تحریکِ ختمِ نبوّت

2011ء تا 2016ء

۹

ترتیب وتحقیق

شاہینِ ختمِ نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت

تحریک ختم نبوت

(۲۰۱۱ء تا ۲۰۱۶ء)

(۹)

ترتیب وتحقیق:

مولانا اللہ وسایا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر: 4783486 (061)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نام کتاب : تحریک ختم نبوت (۲۰۱۱ء تا ۲۰۱۶ء) (جلد نہم)

ترتیب وتحقیق : مولانا اللہ وسایا

صفحات : ۷۱۶

قیمت : ۳۰۰ روپے

اشاعت اوّل : جنوری ۲۰۲۰ء

مطبع : شمشاد پرنٹنگ پریس لاہور

ناشر : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

جلد اوّل	۱۹۳۴ء	تا	۱۹۵۳ء
جلد دوم	۱۹۵۴ء	تا	ابتداء۱۹۷۴ء
جلد سوم	۲۹؍مئی۱۹۷۴ء	تا	۷؍ستمبر۱۹۷۴ء
جلد چہارم	۸؍ستمبر۱۹۷۴ء	تا	۳۱؍دسمبر۱۹۸۵ء
جلد پنجم	۱۹۸۶ء	تا	۱۹۹۱ء
جلد ششم	۱۹۹۲ء	تا	۱۹۹۷ء
جلد ہفتم	۱۹۹۸ء	تا	۲۰۰۳ء
جلد ہشتم	۲۰۰۴ء	تا	۲۰۱۰ء
جلد نہم	۲۰۱۱ء	تا	۲۰۱۶ء
جلد دہم	۲۰۱۷ء	تا	۲۰۱۹ء

Ph: 061-4783486

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فہرست

تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں ۲۰۱۱ء کے حالات وواقعات	۲۹
چناب نگر کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کی تیاری شروع	۳۰
متعصب اور تنگ نظر عیسائی پوپ بنیی ڈکٹ کی قانون ناموس رسالت کے بارہ میں ہرزہ سرائی	۳۲
ناموس رسالت قانون کی حمایت میں تاریخی مارچ فقید المثال جلسہ عام	۳۴
تحفظ ناموس رسالت کیلئے ملک گیر ہڑتال نے حکمرانوں کی آنکھیں کھول دیں	۳۴
تحفظ ناموس رسالت پر پاکستانی قوم کی وحدت ویکجہتی سے یورپی پارلیمنٹ بوکھلاہٹ کا شکار	۳۵
قانون توہین رسالت کے سلسلہ میں خوش آئند پیش رفت	۳۷
تحریک ناموس رسالت......تازہ صورتحال	۳۹
آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت ﷺ کانفرنس لاہور	۴۱
الحمدللہ! تحریک ناموس رسالت کی سو فیصد کامیاب ہوگئی	۴۵
حکومت پاکستان کی طرف سے ''تحفظ ناموس رسالت'' قانون سے متعلق تازہ فیصلہ کا مکمل ترجمہ	۵۰
توہین رسالت کے مرتکب مجرم پر قانونی عدالتی چارج	۵۴
چیچہ وطنی کی قادیانی عبادت گاہ سے اسلامی شعائر ہٹادیئے گئے	۹۰
نئی آبادی بلدیہ ٹاؤن کراچی میں مرکز ختم نبوت کی افتتاحی تقریب	۹۰
قرآن کریم کی بے حرمتی کے خلاف ملک گیر احتجاج	۹۳
قرآن پاک کی بے حرمتی کے شرمناک فعل کے خلاف ملک بھر میں احتجاج جاری	۹۴
قادیانیوں کے مرکز سے غیر قانونی اسلحہ برآمد کیا جائے: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت	۹۵
مولانا فضل الرحمٰن پر قاتلانہ حملوں کے خلاف احتجاج	۹۵
نئی قادیانی سازش عروج پر! ختم نبوت چناب نگر پر پابندی	۹۶
ختم نبوت کورس کے انعقاد کا لاہور ہائی کورٹ کا مستحسن فیصلہ	۱۰۱
ضلع لودھراں میں قادیانی عبادت گاہ کی تعمیر	۱۰۳
قادیانی عبادت گاہ سے کلمہ طیبہ محفوظ کرلیا گیا	۱۰۳
پاکستان کی سالمیت کے خلاف قادیانی سازش پکڑی گئی، چناب نگر میں منشیات واسلحہ فروشی	۱۰۳
وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نصاب میں آئینہ قادیانیت کو شامل کرلیا گیا	۱۰۵

ایس.ایچ.او کی مرزائیت نوازی اور ختم نبوت کی فتح	۱۰۵
جناب ممتاز احمد قادری کو سزائے موت	۱۰۵
اجلاس اسٹیرنگ کمیٹی......تحریک ناموس رسالت ۱۲/اکتوبر ۲۰۱۱ء ۸/بجے رات منصورہ	۱۰۶
توہین رسالت وقرآن کیس کراچی	۱۰۸
دہلی کے بعد لندن میں بھی قادیانیوں کی قرآن نمائش پر پابندی لگ گئی	۱۰۸
ایبٹ آباد یوٹیلٹی سٹورز نے شیزان کی مصنوعات اٹھوا دیں	۱۱۱
چناب نگر (ربوہ) میں قادیانی ریاست کا خاتمہ کیا جائے	۱۱۱
سانحہ کراچی! جامع مسجد باب الرحمت اور دفتر ختم نبوت صحیح صورتحال	۱۱۱
گرامی قدر محترم جناب آئی جی سندھ پولیس	۱۱۵
مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکز پر حملے کے خلاف شدید احتجاج	۱۲۰
قائد جمعیۃ مولانا فضل الرحمٰن کی دفتر ختم نبوت کراچی آمد	۱۲۰
مجلس تحفظ ختم نبوت نیپال کی کارکردگی	۱۲۲
منصور اعجاز قادیانی بیس سال سے سی آئی اے کا ایجنٹ	۱۲۳
ٹوبہ، گوہر شاہیوں کی ناپاک کوشش ناکام	۱۲۵
ختم نبوت ایکشن کمیٹی ٹیکسلا	۱۲۵
میانوالی بنگلہ کیقادیانیوں کا قبول اسلام	۱۲۶
چناب نگر میں دو قادیانیوں کا قبول اسلام	۱۲۷
تعلقہ ماتلی: بھیل برادری کے ۱۳۷ افراد کا قبول اسلام	۱۲۷
پوپ ہمارے مذہبی معاملات میں مداخلت کرنے سے گریز کرے	۱۲۷
۲۶ عیسائی ممالک میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین پر سزائے موت	۱۲۸
تحفظ ناموس رسالت کانفرنس ساہیوال	۱۲۹
ختم نبوت کانفرنس چینیوٹ	۱۲۹
جلسہ سیرت رحمۃ للعالمین	۱۲۹
تحفظ ناموس رسالت کانفرنس ننکانہ	۱۲۹
جامع مسجد احمد نگر میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۱۳۰
بخاری مسجد چناب نگر میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس	۱۳۰

ختم نبوت وسیرت النبی ﷺ کانفرنسیں	۱۳۰
سہ روزہ ختم نبوت کورس حلقہ شیر شاہ کراچی	۱۳۱
تحفظ ناموس رسالت کانفرنس چوک اعظم	۱۳۱
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع سرگودھا کی سرگرمیاں	۱۳۲
مبلغین کا سہ ماہی اجلاس	۱۳۲
تیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ٹنڈو آدم	۱۳۳
سیرت النبی ﷺ کانفرنس حافظ آباد	۱۳۶
دنیا پور میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس	۱۳۶
تحفظ ختم نبوت سیمینار	۱۳۶
ختم نبوت کانفرنس کروڑ لعل عیسن	۱۳۷
سالانہ ختم نبوت کانفرنس لیہ	۱۳۷
ختم نبوت کانفرنس بستی شیخ جلو	۱۳۸
ختم نبوت کانفرنس لسکانی والا	۱۳۸
ختم نبوت کانفرنس قلندر آباد ضلع مانسہرہ	۱۳۸
تحفظ ناموس رسالت کانفرنس ایبٹ آباد	۱۳۹
سہنہ گجرات میں ختم نبوت کانفرنس	۱۴۰
عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس جہلم کی کامیابی	۱۴۰
خطبہ استقبالیہ ...... تاریخی ختم نبوت کانفرنس میونسپل سٹیڈیم جہلم	۱۴۲
جلسہ ختم نبوت دریا خان مری سندھ	۱۴۵
جلسہ ختم نبوت پھل شہر	۱۴۵
جھنگ میں ختم نبوت کانفرنس	۱۴۵
سہ روزہ رد قادیانیت کورس نواب شاہ	۱۴۶
ختم نبوت کانفرنس نواب شاہ	۱۴۶
ختم نبوت کانفرنس محراب پور	۱۴۶
۳۰ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس اٹک	۱۴۷
تحفظ ختم نبوت خواتین اسلام کانفرنس سرگودھا	۱۴۷

گوجرانوالہ میں ردقادیانیت وعیسائیت کورس	۱۴۸
ختم نبوت کانفرنس مظفرگڑھ	۱۴۹
مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری مدظلہ کا دورہ کراچی	۱۴۹
سالانہ ختم نبوت کانفرنس گمبٹ	۱۵۰
ختم نبوت کانفرنس کرک	۱۵۱
سہ ماہی اجلاس مبلغین	۱۵۱
تاجدارختم نبوت کانفرنس سیدوالا	۱۵۲
سہ روزہ ردقادیانیت کورس حسن ابدال	۱۵۳
مبلغین ختم نبوت کا کراچی کی مضافاتی بستیوں کا دورہ	۱۵۳
ختم نبوت کانفرنس گگومنڈی	۱۵۴
ختم نبوت کانفرنس ماموں کانجن	۱۵۴
سہ روزہ تحفظ ختم نبوت تربیتی کورس	۱۵۵
۲۶ویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس برمنگھم	۱۵۵
دنیاپور میں ردقادیانیت کورس	۱۵۹
ختم نبوت کورس کوٹ ادومظفرگڑھ	۱۶۰
عقیدہ ختم نبوت سے متعلق تقریری مقابلہ	۱۶۰
۱۸واں سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر......تفصیلی کاروائی	۱۶۰
عظمت قرآن وتحفظ ختم نبوت کانفرنس نواب شاہ	۱۷۱
ختم نبوت کانفرنس سکرنڈ	۱۷۲
عظمت قرآن کانفرنس	۱۷۲
ختم نبوت کورس ٹوبہ ٹیک سنگھ	۱۷۲
۳۷ویں یوم ختم نبوت کے حوالے سے ختم نبوت کانفرنسوں کا انعقاد	۱۷۲
ٹاؤن شپ لاہور میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس	۱۷۵
مولانا شجاع آبادی کا دورہ کوہاٹ	۱۷۵
ختم نبوت کانفرنس بہاول نگر	۱۷۶
ختم نبوت کانفرنس چیچہ وطنی	۱۷۶

سالانہ ختم نبوت کانفرنس سرگودھا	۱۷۷
۳۰ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر	۱۷۹
سابق قادیانی جناب طاہر منصور خاں کا ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں خطاب	۱۸۳
لورالائی میں ختم نبوت کانفرنس	۱۸۶
ختم نبوت کانفرنس سکھر	۱۸۶
مرکزی مبلغین حضرات کے نوابشاہ کی مساجد میں بیانات	۱۸۸
تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں ۲۰۱۲ء کے حالات وواقعات	**۱۸۹**
باغی رسول شیخ آصف کی گرفتاری	۱۹۰
کنری میں قادیانی کے ہاتھوں قادیانیوں کا قتل	۱۹۰
MUNSIF HYD P2 22-2-2012	۱۹۱
وقف بورڈ آندھرا پردیش انڈیا میں قادیانی غیر مسلم	۱۹۲
چناب نگر میں حکومتی بے بسی، قتل کی وارداتیں	۱۹۲
گستاخ رسول کی قبر سے تختیاں اتار لی گئیں	۱۹۴
راجن پور میں قادیانیت ایک مرتبہ پھر ہار گئی	۱۹۵
بھکر میں قادیانیوں کی اشتعال انگیزی	۱۹۵
تونسہ شریف سے گستاخ رسول کی گرفتاری	۱۹۶
تونسہ شریف گستاخ رسول کے خلاف مقدمہ کی سماعت شروع	۱۹۶
پیر محل میں ایک مرتبہ پھر قادیانی سازش ناکام	۱۹۷
بھکر میں قادیانیت کی تبلیغ پر قادیانی ملزم کی گرفتاری	۱۹۷
ٹالی سندھ میں قادیانی عبادت گاہ بنانے کی سازش ناکام بنادی گئی	۱۹۷
امریکی گستاخانہ فلم کے خلاف کراچی میں احتجاجی ریلی	۱۹۷
حیدرآباد میں توہین رسالت کا دلخراش واقعہ	۱۹۸
پیر محل میں گوہر شاہیوں کی غنڈی گردی	۲۰۰
ننگر پارکر میں قادیانیوں کی شرانگیزیاں	۲۰۰
قادیانیوں نے قانونی کارروائی سے بچنے کے لئے قبریں توڑنے کا ڈرامہ رچایا: امت رپورٹ	۲۰۱
وزارت خارجہ، وزارت داخلہ، قومی اسمبلی، پنجاب پولیس اور قادیانی	۲۰۲

گستاخِ رسول ڈاکٹر کی حمایت میں این جی اوز مافیا میدان میں آ گئی	۲۰۵
قادیانی لابی نے سازش کے تحت پاکستانی سفارتخانہ استعمال کیا	۲۰۶
سردار قیصر وسیم خان قیصرانی نے قادیانیت چھوڑ کر اسلام قبول کر لیا	۲۰۸
چنگا بنگیال میں قادیانیوں کا قبول اسلام	۲۰۹
چھوکر خورد ضلع گجرات	۲۰۹
گیارہ قادیانیوں نے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا	۲۱۰
انڈونیشیا میں ایک سو چونسٹھ قادیانیوں کا قبولِ اسلام	۲۱۰
خوشاب شہر میں ایک قادیانی خاندان کے گھرانے کا قبول اسلام	۲۱۰
پیلووینس میں قادیانیوں کا قبول اسلام	۲۱۰
دنیا پور میں قادیانی کا قبول اسلام	۲۱۱
سرائے نورنگ اور پشاور میں قادیانیوں کا قبول اسلام	۲۱۱
سرائے نورنگ میں چھتیس قادیانیوں کا قبول اسلام	۲۱۱
گولارچی (سندھ) قادیانی گھرانے کا قبولِ اسلام	۲۱۲
رتوچھ میں چار خاندانوں کا قبول اسلام	۲۱۲
تخت ہزارہ میں قادیانیوں کا قبول اسلام	۲۱۲
روڈہ ضلع خوشاب میں قادیانیوں کا قبول اسلام	۲۱۲
ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں قادیانیوں کا قبول اسلام	۲۱۲
امیر جماعت احمدیہ خوشاب کا قبول اسلام	۲۱۳
جہلم میں مزید سات افراد نے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا	۲۱۳
پیلووینس میں سابق قادیانی خاندان کے سربراہ گل شیر اوران کے بیٹے کا قبول اسلام	۲۱۴
تخت ہزارہ ضلع سرگودھا کے ایک قادیانی خاندان کا قبولِ اسلام	۲۱۴
تخت ہزارہ میں قادیانی خاندان کا قبول اسلام	۲۱۶
قادیانیت سے توبہ	۲۱۶
ختم نبوت کانفرنس ٹنڈوالہ یار	۲۱۷
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورہ تھرپارکر	۲۱۷
ردقادیانیت کورس بہاول پور	۲۱۷

ختم نبوت کانفرنس مروٹ وبہاول نگر	۲۱۷
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی خیبر پختونخواہ کے دورہ پر	۲۱۸
سالانہ ختم نبوت کانفرنس سرائے نورنگ ضلع لکی مروت	۲۱۸
ختم نبوت کانفرنس کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ	۲۱۹
لودھراں میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس	۲۲۰
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا تبلیغی دورہ بہاول نگر	۲۲۰
روداد تبلیغی پروگرام اوکاڑہ، قصور	۲۲۰
جامع مسجد محمدیہ چناب نگر میں سالانہ جلسہ سیرت النبی ﷺ	۲۲۱
مرکزی جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی میں جلسہ سیرت رحمۃ للعالمین ﷺ	۲۲۱
سرگودھا میں ماہانہ پروگرام	۲۲۲
خاتم النّبیین کانفرنس حلقہ منظور کالونی	۲۲۲
دوسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس چوک اعظم، لیہ	۲۲۴
ختم نبوت کانفرنس میانوالی بنگلہ ضلع گوجرانوالہ	۲۲۵
ردِقادیانیت کورس ڈسکہ، سیالکوٹ	۲۲۵
ختم نبوت کانفرنس موسیٰ والا ضلع گوجرانوالہ	۲۲۶
ردقادیانیت کورس اونچی کھرولیاں ضلع سیالکوٹ	۲۲۶
۳۱ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ٹنڈو آدم	۲۲۶
مولانا اللہ وسایا اور مولانا قاضی احسان احمد کا دورہ سکھر	۲۲۷
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورہ ٹوبہ	۲۲۹
کسوانہ میں ختم نبوت کانفرنس	۲۲۹
ختم نبوت کانفرنس نواب شاہ	۲۲۹
دارالعلوم حسینیہ دادو	۲۲۹
علماء کنونشن حیدرآباد	۲۲۹
ہالانی میں جلسہ ختم نبوت	۲۳۰
گمبٹ میں جلسہ ختم نبوت	۲۳۰
ختم نبوت کانفرنس پنوں عاقل	۲۳۰

ٹیکسلا کی ڈائری	۲۳۰
ختم نبوت کانفرنس ماموں کانجن	۲۳۱
ختم نبوت کانفرنس بنوں	۲۳۱
ختم نبوت کانفرنس پیرووال ضلع خانیوال	۲۳۲
مولانا محمد اکرم طوفانی کا دورہ خیبر پختونخوا	۲۳۲
اندرون سندھ ختم نبوت کانفرنسیں	۲۳۳
کوئٹہ کی ڈائری	۲۳۳
سہ روزہ تحفظ ختم نبوت اور ردقادیانیت کورس، کوئٹہ	۲۳۴
ختم نبوت کانفرنس کوئٹہ	۲۳۴
ختم نبوت کانفرنس کوئٹہ	۲۳۵
مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی مدظلہ کی کراچی میں تبلیغی واصلاحی مصروفیات	۲۳۵
ختم نبوت کانفرنس خانوزئی	۲۳۸
ختم نبوت کانفرنس ژوب	۲۳۹
ختم نبوت کانفرنس لورالائی	۲۳۹
سہ ماہی اجلاس مبلغین	۲۳۹
حیدرآباد میں ردقادیانیت کورس	۲۴۰
تین روزہ تربیتی ختم نبوت کورس کوٹ ادو	۲۴۱
گوجرانوالہ میں ردقادیانیت کورس	۲۴۱
ختم نبوت کانفرنس ملکوال	۲۴۱
ستائیسویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس برمنگھم	۲۴۱
ردقادیانیت کورس اشرف المدارس	۲۴۵
۱۹رواں سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر کی رپورٹ	۲۴۶
انیسویں سالانہ ختم نبوت کورس کے شرکاء	۲۴۷
کامونکی میں سہ روزہ ختم نبوت کورس	۲۵۳
جامعہ خالد بن ولید میں مولانا شجاع آبادی کا خطاب	۲۵۳
پروگرام سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس اترا	۲۵۳

پھالیہ میں خطابات	۲۵۵
شادی پورہ میں ردقادیانیت کورس	۲۵۵
ختم نبوت تربیتی کورس لاہور	۲۵۵
شورکوٹ میں ردقادیانیت کورس	۲۵۵
جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی میں مولانا اللہ وسایا کے لیکچرز	۲۵۵
بہاولپور میں سالانہ درس قرآن	۲۵۵
گولڑہ شریف میں تاجدار ختم نبوت کانفرنس	۲۵۶
مجلس کے مرکزی مبلغین کے سہ ماہی اجلاس میں اہم فیصلے	۲۵۶
ختم نبوت کانفرنس اسلام آباد کی کارروائی	۲۵۷
ہزارہ ڈویژن میں ختم نبوت کانفرنسیں	۲۶۰
صوبہ خیبر پختونخوا میں ختم نبوت کانفرنسوں کی بہاریں	۲۶۰
مردان، نوشہرہ، چارسدہ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنسیں بسلسلہ ۷ ستمبر یوم ختم نبوت	۲۶۱
سالانہ ختم نبوت کانفرنس بہاول پور	۲۶۲
ختم نبوت کانفرنس سرگودھا	۲۶۳
۱۰ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ٹوبہ ٹیک سنگھ	۲۶۳
ختم نبوت کانفرنس ماموں کانجن	۲۶۴
۳۱ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر ...... لمحہ لمحہ کی رپورٹ	۲۶۴
ختم نبوت کانفرنس فاضل پور	۲۶۹
پانچ روزہ ردقادیانیت کورس کراچی	۲۶۹
ساہیوال میں مرکزی ناظم اعلیٰ مدظلہ کی دعوتی وتنظیمی مصروفیات	۲۷۲
سہ اجلاس مبلغین	۲۷۳
ردقادیانیت کورسز	۲۷۴
مولانا شجاع آبادی کی سرگودھا میں تشریف آوری	۲۷۵
پیلووینس اور خوشاب کا تین روزہ دورہ	۲۷۵
سہ روزہ ختم نبوت کورس پیر محل	۲۷۵
سات روزہ ختم نبوت کورس ٹوبہ ٹیک سنگھ	۲۷۶

ختم نبوت کانفرنس سرائے نورنگ	۲۷۶
تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں ۲۰۱۳ء کے حالات وواقعات	**۲۷۷**
لاہور میں قادیانیوں کے پریس پر چھاپہ توہین رسالت پر مبنی کتابیں برآمد کر لی گئیں	۲۷۸
ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گوہر شاہیوں کے جلوس پر پابندی	۲۷۹
عاصمہ جہانگیر کے ممکنہ وزیراعظم بننے پر علماء کا احتجاج	۲۸۰
جدید ذرائع ابلاغ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت	۲۸۰
لاہور میں قادیانیوں کا ایک اور تبلیغی مرکز پکڑا گیا	۲۸۱
اسلام جیت گیا...مرزائیت ہار گئی	۲۸۳
نگران حکومت میں قادیانیوں کی خفیہ سرگرمیاں بڑھ گئیں	۲۸۳
بنگلہ دیش توہین رسالت کے نئے قانون کے لئے لاکھوں افراد کا مظاہرہ: پولیس سے جھڑپیں ایک جاں بحق	۲۸۴
چناب نگر کے احمد یوسف قتل کیس	۲۸۴
دیباچہ ...... قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ	۲۸۶
قادیانی ایشو پر قومی اسمبلی کی مصدقہ رپورٹ	۳۰۱
توہین رسالت کا غلط الزام اور اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارش	۳۰۳
توہین رسالت قانون میں ترمیم کی ضرورت نہیں: چیئرمین نظریاتی کونسل	۳۰۴
بلدیاتی امیدواروں کے لئے ختم نبوت کے حلف نامہ کی بحالی	۳۰۵
مجلس تحفظ ختم نبوت ساؤتھ دہلی کا اجلاس عام	۳۱۲
سانحہ راولپنڈی.....سوچی سمجھی سازش	۳۱۲
سپریم کونسل قائم کرنے کا اعلان	۳۱۴
قادیانیوں کی جانب سے ایک دھمکی	۳۱۶
بہاولپور چوک فوارہ کا نام ’’ختم نبوت چوک‘‘ ہائیکورٹ کا فیصلہ	۳۱۷
کراچی سے گوادر کے سفر کی روئیداد	۳۱۷
تونسہ میں دو قادیانیوں کا قبولِ اسلام	۳۱۹
قادیانی سربراہ مرزا مسرور احمد کے رضاعی بھتیجے جناب شمس الدین کا قبول اسلام	۳۲۰
شیخوپورہ کے قادیانی خاندان کے ۹ر افراد کا قبولِ اسلام	۳۲۶
شیخوپورہ میں ایک قادیانی خاتون کا قبول اسلام	۳۲۶

نامور سابق قادیانی رانا عظمت اللہ مجاہد ایڈووکیٹ کا قبول اسلام	۳۲۷
خانیوال میں قادیانی گھرانے کا قبول اسلام	۳۳۲
تونسہ شریف میں تین قادیانیوں کا قبول اسلام	۳۳۲
ختم نبوت کانفرنس ٹنڈو الہ یار	۳۳۲
ردِ قادیانیت کورس بہاول پور	۳۳۳
حلقہ بلدیہ ٹاؤن میں سیرت خاتم الانبیاء ﷺ پروگرامز	۳۳۳
لیہ میں ختم نبوت کانفرنس	۳۳۷
ختم نبوت کورس بہاول نگر	۳۳۷
سہ ماہی اجلاس مبلغین ختم نبوت	۳۳۸
ختم نبوت کانفرنس میاں چنوں	۳۳۸
اجتماعات ختم نبوت ضلع ڈیرہ غازی خان	۳۳۹
سہ روزہ ختم نبوت کورس لاہور	۳۴۰
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس	۳۴۰
ختم نبوت کانفرنسوں کا مبارک سلسلہ	۳۴۰
ختم نبوت کانفرنس ملتان	۳۴۱
ختم نبوت کانفرنس پنوعاقل	۳۴۱
ختم نبوت کانفرنس سکھر	۳۴۲
عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس نواب شاہ	۳۴۲
خانیوال میں ختم نبوت کانفرنس	۳۴۲
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورہ ٹوبہ	۳۴۳
ہری پوری میں جماعتی سرگرمیاں اور کانفرنس	۳۴۳
ختم نبوت کانفرنس پیر جگی موڑ چک نمبر ۵۱۶	۳۴۴
ختم نبوت کانفرنس کوٹ ادو	۳۴۴
جامعہ مخزن العلوم خان پور میں ختم نبوت کی بہاریں	۳۴۴
ختم نبوت کانفرنس رحیم یار خان	۳۴۵
دوروزہ تحفظ ختم نبوت کورس کنری	۳۴۶

تربیتی نشست حب چوکی شہر	۳۴۶
ختم نبوت کانفرنس فیصل آباد	۳۴۶
ختم نبوت کانفرنس ساہیوال	۳۴۷
ختم نبوت کانفرنس گوجرانوالہ	۳۴۷
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین کا سہ ماہی اجلاس	۳۴۸
۲۸ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم	۳۴۸
ختم نبوت کورس ٹوبہ	۳۵۷
حضرت ناظم اعلیٰ مدظلہ کا دورہ سندھ	۳۵۸
دوروزہ کورس مدرسہ عائشہ للبنات حیدرآباد	۳۵۹
سہ روزہ ختم نبوت کورس حیدرآباد	۳۵۹
۲۰رواں سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر	۳۶۰
بیسواں سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر کے شرکاء	۳۶۳
دوسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس سرائے صالح ہری پور	۳۶۸
ختم نبوت کورس صادق آباد میں پانچ ہزار افراد کی شرکت	۳۶۹
مبلغین ختم نبوت کا سہ ماہی اجلاس	۳۷۰
ختم نبوت کانفرنس بہاول پور	۳۷۰
ختم نبوت کانفرنس لاہور	۳۷۱
ختم نبوت کانفرنس اسلام آباد بسلسلہ یوم ختم نبوت ۷رستمبر	۳۷۱
ختم نبوت کانفرنس پشاور	۳۷۳
ختم نبوت کانفرنس بنوں	۳۷۳
سالانہ ختم نبوت کانفرنس کوہاٹ	۳۷۳
مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈوآدم کی سرگرمیاں	۳۷۴
مردان، چارسدہ، نوشہرہ میں ختم نبوت کانفرنسیں	۳۷۴
ختم نبوت کورس گوجرانوالہ	۳۷۴
ختم نبوت کانفرنس پچنند	۳۷۵
ختم نبوت کانفرنس ڈنگہ	۳۷۵

ختم نبوت کنونشن پھالیہ	۳۷۵
ختم نبوت کانفرنس منڈی بہاؤالدین	۳۷۵
ختم نبوت انعام گھر لاہور	۳۷۵
ختم نبوت کانفرنس احمد پور سیال	۳۷۶
ختم نبوت کانفرنس پھلروان	۳۷۶
ختم نبوت کانفرنس قصور	۳۷۶
ختم نبوت کانفرنس ہائے مانسہرہ	۳۷۶
ختم نبوت کانفرنس کہروڑپکا	۳۷۶
ختم نبوت کانفرنس سرگودھا	۳۷۶
ختم نبوت کانفرنس، میاں چنوں	۳۷۷
سالانہ عظمت انبیاء کانفرنس، شاہ لطیف ٹاؤن	۳۷۷
سالانہ پانچ روزہ تحفظ ختم نبوت کورس کراچی	۳۷۸
۳۲ رویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر	۳۸۰
تحفظ ختم نبوت کانفرنس ماموں کانجن	۳۸۴
ملکوال میں ختم نبوت کانفرنس	۳۸۵
شان قرآن کانفرنس رجانہ	۳۸۵
ختم نبوت کنونشن ائمہ وخطباء کرام تحصیل کوٹ ادو	۳۸۵
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا خیبر پختونخواہ کا دس روزہ تبلیغی دورہ	۳۸۵
ختم نبوت کانفرنس بنوں	۳۸۸
ختم نبوت کانفرنس شبقدر	۳۸۹
مولانا محمد اکرم طوفانی کا دس روزہ دورہ کراچی	۳۸۹
تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں ۲۰۱۴ء کے حالات وواقعات	**۳۹۱**
امریکا کا اشتعال انگیز اقدام اور وفاقی وزیر کا جرأت مندانہ جواب	۳۹۲
پنجاب یونیورسٹی میں قادیانی ڈائریکٹر	۳۹۴
گوجرانوالہ فسادات قادیانیوں کو قانون کا پابند بنایا جائے	۳۹۵
گوجرانوالہ واقعے کے اصل محرکات	۳۹۷

امریکہ کی قادیانیوں کی ناروا پشت پناہی	۳۹۹
مرزا اڑہ سیل کردیا گیا	۴۰۱
ڈسکہ میں قادیانیوں کے منہ پر ایک اور طمانچہ	۴۰۱
گوجرخان میں ختم نبوت کی سرگرمیاں	۴۰۲
لاہور ہائیکورٹ سے آسیہ کی سزا برقرار	۴۰۳
چناب نگر میں قادیانی اور پولیس کیا کررہی ہے؟	۴۰۳
قادیانی مربی نذیر کے قبول اسلام کی داستان اور مظالم کی ہوش ربا کہانی	۴۰۴
قادیانی رہنما اخلاقی گراوٹ کا شکار	۴۰۸
دفتر ختم نبوت بھکر کا افتتاح	۴۱۹
چناب نگر میں ختم نبوت فری ڈسپنسری کا قیام تعارف وخصوصیات	۴۱۹
فیصل آباد کے ایک قادیانی خاندان کا قبول اسلام	۴۱۹
شیخوپورہ میں تین قادیانیوں کا قبول اسلام	۴۲۰
قبول اسلام	۴۲۰
قادیانی رینجر اہلکار کا قبول اسلام	۴۲۰
بدین میں ۶ قادیانیوں کا قبول اسلام	۴۲۱
لیہ کے ایک خاندان کا قبول اسلام	۴۲۱
پیرمحل میں چھ افراد کا قبول اسلام	۴۲۱
لیہ میں جامع مسجد ختم نبوت کا سنگ بنیاد وختم نبوت کانفرنس	۴۲۱
ختم نبوت کانفرنس چوک اعظم	۴۲۱
کراچی کی تبلیغی رپورٹ	۴۲۲
ختم نبوت کانفرنس جام شورو	۴۲۳
سیرت النبی ﷺ پروگرام ضلع ڈی آئی خان	۴۲۳
چناب نگر میں جلسہ سیرت النبی ﷺ	۴۲۴
پانچ روزہ پروگرام کراچی	۴۲۵
علماء ومشائخ سیمینار لکی مروت	۴۲۶
تحفظ ختم نبوت کانفرنس میانوالی	۴۲۷

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورۂ ٹوبہ ٹیک سنگھ	۴۲۷
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دروہ جھنگ	۴۲۷
مولانا شجاع آبادی کے شیخوپورہ میں دعوتی واصلاحی خطاب	۴۲۸
ختم نبوت کورس گوجرانوالہ	۴۲۸
مولانا شجاع آبادی کے ڈیرہ غازی خان میں تبلیغی پروگرام	۴۲۹
دارالقراء کوٹ ہیبت کے جلسہ سے خطاب	۴۲۹
مفکر ختم نبوت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کے تبلیغی وتنظیمی اسفار	۴۲۹
سالانہ سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس، جیکب آباد	۴۳۰
۳۳ویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ٹنڈو آدم	۴۳۰
ختم نبوت کانفرنس پنو عاقل	۴۳۰
ختم نبوت کانفرنس گمبٹ	۴۳۱
ختم نبوت کانفرنس سنانواں	۴۳۱
ختم نبوت کانفرنس محراب پور	۴۳۱
ختم نبوت کانفرنس بہاول نگر	۴۳۲
ختم نبوت کانفرنس پیر جگی موڑ کوٹ ادو	۴۳۲
سہ روزہ تحفظ ختم نبوت کورس گلشن حدید کراچی	۴۳۲
ختم نبوت کانفرنس خانیوال	۴۳۲
ختم نبوت کانفرنس پاکپتن	۴۳۲
چوتھی سالانہ ختم نبوت کانفرنس ٹاؤن شپ لاہور	۴۳۳
ختم نبوت کانفرنس لکی مروت	۴۳۳
ختم نبوت کانفرنس کوٹ ادو	۴۳۳
ختم نبوت کانفرنس رحیم یار خان	۴۳۴
عظیم الشان فقیدالمثال ختم نبوت کانفرنس لاہور	۴۳۵
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کا دورہ سندھ	۴۳۷
ختم نبوت کانفرنس سکھر	۴۳۷
ختم نبوت سیمینار کھرڑہ	۴۳۸

ختم نبوت کانفرنس،نواب شاہ	۴۳۸
ختم نبوت کانفرنس کنری	۴۳۸
کاروان ختم نبوت گوجر خان	۴۳۸
چناب نگر ومضافات میں سلسلہ دروس قرآنیہ	۴۳۹
سہ ماہی اجلاس مبلغین	۴۳۹
عالمی مجلس بنوں کے زیراہتمام تربیتی پروگراموں کا انعقاد	۴۳۹
ختم نبوت کانفرنس جھنگ	۴۴۰
ختم نبوت کانفرنس ژوب	۴۴۰
ختم نبوت کانفرنس لورالائی	۴۴۰
ختم نبوت کانفرنس خانوزئی	۴۴۱
سہ روزہ ختم نبوت کورس گوجرانوالہ	۴۴۱
معراج مصطفیٰ کانفرنس باندھی	۴۴۱
ختم نبوت کانفرنس ٹیکسلا	۴۴۱
تحفظ ختم نبوت سیمینار، بدین	۴۴۲
سالانہ ختم نبوت کانفرنس قصور	۴۴۲
عشق مصطفیٰ کانفرنس پتوکی	۴۴۲
۲۱واں سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر کی روئیداد	۴۴۳
سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر کے شرکاء	۴۴۵
تحفظ ختم نبوت کورسز	۴۵۱
ختم نبوت کانفرنس برمنگھم	۴۵۲
مولانا شجاع آبادی کے تبلیغی ودعوتی اسفار	۴۵۷
ہری پور میں عشرۂ ختم نبوت	۴۵۸
عشرۂ ختم نبوت	۴۵۹
ختم نبوت کانفرنس کوہاٹ	۴۶۰
ختم نبوت کانفرنس اسلام آباد	۴۶۰
ختم نبوت کانفرنس پشاور	۴۶۱

یوم تشکر ریلی	۴۶۱
ختم نبوت سیمینار چوک اعظم	۴۶۱
ختم نبوت کانفرنس سکھر	۴۶۲
ختم نبوت کانفرنس چارسدہ	۴۶۲
ختم نبوت کانفرنس مردان	۴۶۲
ختم نبوت کانفرنس نوشہرہ	۴۶۲
ختم نبوت کانفرنس جھنگ	۴۶۳
ختم نبوت کانفرنس پروآ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان	۴۶۳
ختم نبوت کانفرنس شیخوپورہ	۴۶۳
پانچ روزہ تحفظ ختم نبوت تربیتی کورس کراچی	۴۶۴
ختم نبوت کانفرنس ٹوبہ ٹیک سنگھ	۴۶۵
ننکانہ میں انعام گھر کا انعقاد	۴۶۵
تینتیسویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر	۴۶۶
ختم نبوت چوک کا افتتاح	۴۷۲
ختم نبوت کانفرنس ٹل	۴۷۳
ختم نبوت کانفرنس لکی مروت	۴۷۳
ختم نبوت کانفرنس بنوں	۴۷۳
چارسدہ میں سہ روزہ ختم نبوت کورس	۴۷۴
ختم نبوت کانفرنس نوشہرہ کلاں	۴۷۴
خطبہ جمعۃ المبارک	۴۷۴
تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں ۲۰۱۵ء کے حالات وواقعات	**۴۷۵**
فرانسیسی جریدہ اور گستاخانہ خاکے	۴۷۶
خاکوں پر فرانسیسی کمپنی کی تیل سپلائی روک دی	۴۷۷
حکومت پنجاب کے قائم کردہ متحدہ علماء بورڈ پنجاب کا فیصلہ	۴۷۸
گیمبیا میں بھی قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا	۴۷۹
گیمبیا میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے پر مبارکباد	۴۸۱

چار پاکستانی سفارت خانوں میں قادیانی افسران کی تعیناتی کا انکشاف	۴۸۲
کھلا خط	۴۸۲
انٹرنیٹ کے میدان میں ایک اور قدم	۴۸۳
قادیانی عبادت گاہ کے مینار ومحراب......سیشن کورٹ کا تاریخی فیصلہ	۴۸۵
قادیانی ممنوعہ رسائل اور کتب کی اشاعت پر مقدمہ	۴۸۸
سیشن جج ساؤتھ کراچی کی عدالت سے قادیانی ماہنامہ ’’انصار اللہ‘‘ کے ایڈیٹر و پبلشر کے وارنٹ گرفتاری	۴۸۸
قادیانی محاذ پر ایک اور شاندار کامیابی	۴۹۰
انڈونیشیا میں قادیانیوں کی عبادت گاہ سیل	۴۹۱
بخدمت جناب ڈائریکٹر صاحب ...... دعوہ اکیڈمی اسلام آباد	۴۹۲
دعوہ اکیڈمی اسلام آباد کے مبارک اقدام	۴۹۴
۱۴ اگست کی سرکاری تقریب قادیانی مرکز میں کیوں؟	۵۰۱
پنجاب اسمبلی، خیبر پختونخواہ اسمبلی، قومی اسمبلی اور ختم نبوت کا مسئلہ	۵۰۳
قدیم مسجد گولیکی ہتھیانے میں قادیانی ناکام	۵۰۷
مولانا اللہ وسایا کی روزنامہ ’’اسلام‘‘ سے خصوصی گفتگو	۵۰۹
مدرسہ ختم نبوت چناب نگر میں فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد	۵۱۳
سرائے نورنگ میں ختم نبوت چوک، ضلعی دفتر اور لائبریری کا افتتاح	۵۱۳
حافظ آباد میں قادیانی کا قبول اسلام	۵۱۴
لیہ میں قادیانی کا قبول اسلام	۵۱۴
رحمۃ اللعالمین کانفرنس چیچہ وطنی	۵۱۴
سالانہ ختم نبوت کانفرنس بلدیہ ٹاؤن	۵۱۴
سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس منظور کالونی کراچی	۵۱۶
سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس کراچی	۵۱۷
ختم نبوت کانفرنس اسکاؤٹ کالونی کراچی	۵۱۸
محراب پور میں ختم نبوت کانفرنس	۵۱۹
سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس نارتھ کراچی	۵۱۹
عرفات مسجد خیر پور میرس میں ختم نبوت کانفرنس	۵۱۹

پنوعاقل میں ختم نبوت کانفرنس	۵۱۹
سہ ماہی اجلاس مبلغین حضرات	۵۱۹
چوتھی سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس پچنند	۵۲۰
سالانہ ختم نبوت کانفرنس سکھر	۵۲۲
ختم نبوت کانفرنس لکی مروت	۵۲۲
ختم نبوت کانفرنس محراب پور	۵۲۳
سالانہ ختم نبوت کانفرنس نوابشاہ	۵۲۳
ختم نبوت کانفرنس ضلع کرک	۵۲۴
مولانا قاضی احسان کا دورہ کوہاٹ	۵۲۴
ختم نبوت کانفرنس شبقدر	۵۲۴
ختم نبوت کانفرنس قصور	۵۲۴
چنیوٹ میں تین روزہ کورس	۵۲۵
طالبات کے لئے دوروزہ ختم نبوت کورس قصور	۵۲۶
تاریخ ساز ختم نبوت کانفرنس حیدرآباد	۵۲۶
کارروائی سہ ماہی اجلاس مبلغین	۵۲۷
ختم نبوت کانفرنس ٹیکسلا	۵۲۸
تحفظ ختم نبوت سیمینار کوئٹہ	۵۲۸
ختم نبوت کانفرنس لاہور	۵۲۹
سالانہ ختم نبوت کانفرنس پنوعاقل	۵۳۰
ختم نبوت کورس لاہور	۵۳۰
سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس گوادر	۵۳۱
۳۴واں تحفظ ختم نبوت کورس، چناب نگر کی اختتامی تقریب	۵۳۳
چونتیسواں سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر کے شرکاء	۵۳۵
مولانا قاضی احسان احمد کا اندرون سندھ لا دورہ	۵۴۱
تحفظ ختم نبوت تربیتی کیمپ، دارالعلوم دیوبند	۵۴۲
تحفظ ختم نبوت پروگرام کراچی میٹروول	۵۴۸

ختم نبوت کورس شورکوٹ	۵۴۹
سہ ماہی اجلاس مبلغین حضرات	۵۴۹
ختم نبوت کورسسز	۵۵۰
۳۰رویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم	۵۵۰
تین روزہ تحفظ ختم نبوت کورس وختم نبوت کانفرنس چمن	۵۵۰
ختم نبوت کانفرنس خانوزئی	۵۵۱
دروس ختم نبوت کوئٹہ	۵۵۱
ختم نبوت کانفرنس نارووال	۵۵۱
ختم نبوت کانفرنس پسرور	۵۵۲
ختم نبوت کانفرنس سیالکوٹ	۵۵۲
عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس اسلام آباد	۵۵۲
تحفظ ختم نبوت سیمینار	۵۵۴
سندھ میں عشرہ ختم نبوت	۵۵۴
تاریخ ساز ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد آسٹریلیا لاہور	۵۵۵
چھ روزہ تحفظ ختم نبوت کورس کراچی	۵۵۶
پانچویں سالانہ عظیم الشان دفاع ختم نبوت کانفرنس اورنگی ٹاؤن	۵۵۸
چونتیس ویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر ۲۹،۳۰ر اکتوبر ۲۰۱۵ء	۵۵۹
ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کا اختتامی خطاب	۵۶۷
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کا اجلاس	۵۷۳
حضرت ناظم اعلیٰ کا دورہ کنری	۵۷۴
ختم نبوت کورسسز	۵۷۴
ختم نبوت کانفرنس پروآ	۵۷۵
ختم نبوت کانفرنس شیخوپورہ	۵۷۵
میاں چنوں میں چوتھی سالانہ ختم نبوت کانفرنس	۵۷۵
ختم نبوت کورس شہر سلطان	۵۷۶
ختم نبوت کنونشن	۵۷۶

ختم نبوت کورس راولپنڈی	۵۷۶
میرپور آزاد کشمیر اور جہلم کا تبلیغی دورہ	۵۷۷
سیرت النبی ﷺ پروگرام حیدرآباد	۵۷۸
ختم نبوت کانفرنس جہلم	۵۷۹
گوجرانوالہ ختم نبوت کانفرنسیں	۵۸۰
مولانا اللہ وسایا کا دورۂ کراچی	۵۸۰
ختم نبوت کورس رینالہ خورد	۵۸۰
ختم نبوت کورس اوکاڑہ	۵۸۰
سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس	۵۸۰
تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں ۲۰۱۶ء کے حالات وواقعات	**۵۸۱**
ممتاز قادری کی شہادت اور ہماری مروجہ دانش کا المیہ	۵۸۲
ممتاز قادری کی سزا میں دُہرا معیار کیوں؟	۵۸۳
عاشق رسول ﷺ جناب ممتاز قادری	۵۸۵
ردقادیانیت کی کتب پر کوئی پابندی نہیں	۵۸۹
قائدآباد میں چوک ختم نبوت کا افتتاح	۵۹۰
گھانا میں پاکستانی تبلیغی جماعت کو قادیانیوں نے گرفتار کرایا	۵۹۱
ضلع خوشاب میں ساٹھ سال بعد مسجد مسلمانوں کے حوالے	۵۹۲
قادیانی اڑتالیس آف شور کمپنیاں	۵۹۲
ختم نبوت چوک سرائے نورنگ کا نوٹیفیکیشن	۵۹۵
بدین میں قادیانی دہشت گردوں کے خلاف ایف.آئی.آر کا عکس	۵۹۷
قادیانیوں کی حمایت کرنے کا انجام، حمزہ علی عباسی برطرف	۵۹۸
قادیانی مذہب کی الجزائر میں کوئی جگہ نہیں	۶۰۵
ختم نبوت کیس کا فیصلہ آ گیا	۶۰۵
بدین میں قادیانی دہشت گرد گروہ کے ۲۴ کارندے گرفتار	۶۰۶
قادیانی انسانی اسمگلروں کا نیٹ ورک بے نقاب	۶۰۶
ختم نبوت چوک میانوالی روڈ تلہ گنگ	۶۰۸

پیمرا کا خلافِ آئین وقانون نوٹس کیوں؟	۶۰۸
منظور کالونی میں ختم نبوت چوک کا افتتاح	۶۱۰
بین المسالک صوبائی امن کانفرنس اور قادیانی مسئلہ	۶۱۱
تعلیمی ادارے قادیانیوں کو واپس کرنے کا فیصلہ قبول نہ کرنے کا اعلان	۶۱۳
قائداعظم یونیورسٹی کے شعبہ کو قادیانی کے نام سے منسوب کرنا	۶۱۴
قادیانیوں کی دوکان سے مقامات مقدسہ کی تصویر محفوظ کر لی گئی	۶۱۵
سانحہ دوالمیال کی تفصیلی رپورٹ	۶۱۵
ایک ہی خاندان کے ۱۸؍افراد کا قبول اسلام	۶۱۷
فیصل آباد میں اکیس قادیانی افراد کا قبول اسلام	۶۱۷
چار قادیانیوں کا قبول اسلام	۶۱۸
کراچی میں ختم نبوت کانفرنسیں	۶۱۸
سالانہ ختم نبوت کانفرنس منظور کالونی	۶۱۹
سیرت خاتم الانبیاء کانفرنسز کراچی	۶۲۰
کل کراچی بین المدارس تقریری مقابلہ جات بسلسلہ تحفظ ختم نبوت ۷؍جنوری تا ۳؍مارچ ۲۰۱۶ء	۶۲۰
کل کراچی تقریری مقابلہ	۶۲۶
سہ ماہی اجلاس مبلغین	۶۲۷
ختم نبوت کانفرنس کراچی	۶۲۸
سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس لیاقت آباد	۶۲۹
مولانا اللہ وسایا کا سیالکوٹ میں تبلیغی دورہ	۶۲۹
ختم نبوت کانفرنس کتوزئی شبقدر	۶۳۰
ختم نبوت کانفرنس قلعہ دیدار سنگھ	۶۳۰
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ کا دورۂ بدین	۶۳۰
ختم نبوت کانفرنس سکھر	۶۳۰
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا تبلیغی دورہ اسلام آباد	۶۳۱
یک روزہ ردقادیانیت کورس قصور	۶۳۱
ختم نبوت کانفرنس قصور	۶۳۱

ختم نبوت کورس کنری	۶۳۲
جامعہ فاروقیہ میں ختم نبوت کانفرنس	۶۳۲
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورہ چکوال	۶۳۲
فیصل آباد میں ختم نبوت کانفرنس	۶۳۲
مولانا شجاع آبادی کا دورہ لکی مروت	۶۳۳
ختم نبوت کورس بنوں	۶۳۳
ختم نبوت کانفرنس صوابی	۶۳۳
ختم نبوت کانفرنس سیالکوٹ	۶۳۳
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا سیالکوٹ کا تبلیغی سفر	۶۳۴
ختم نبوت کانفرنس گوجرانوالہ	۶۳۴
ختم نبوت کانفرنس جھنگ	۶۳۴
ختم نبوت کانفرنس لیہ	۶۳۵
ختم نبوت کانفرنس فیصل آباد	۶۳۵
ختم نبوت کانفرنس چک نمبر۱۰۵ پیر جگی موڑ ضلع لیہ	۶۳۵
ختم نبوت کانفرنس رحیم یار خان	۶۳۵
رحیم یار خان بار سے خطاب	۶۳۶
ختم نبوت کانفرنس خانپور	۶۳۶
سالانہ ختم نبوت کانفرنس خانیوال	۶۳۶
فیصل آباد الفتح گراؤنڈ کی سالانہ کانفرنس	۶۳۷
ختم نبوت کانفرنس سرگودھا	۶۳۷
ملک وال ختم نبوت کانفرنس	۶۳۷
ختم نبوت کانفرنس بنوں	۶۳۸
ختم نبوت کورس ڈیرہ اسماعیل خان	۶۳۸
ختم نبوت کانفرنس لکی مروت	۶۳۸
ختم نبوت کانفرنس ٹاؤن ٹو پشاور	۶۳۹
ختم نبوت کانفرنس لاہور	۶۳۹

تحفظ ختم نبوت کانفرنس شبقدر	۶۳۹
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین کا سہ ماہی اجلاس	۶۴۰
ختم نبوت سیمنار لطیف آباد حیدرآباد	۶۴۱
سالانہ ختم نبوت کانفرنس، نواب شاہ	۶۴۱
ختم نبوت کانفرنس محراب پور	۶۴۱
ختم نبوت کانفرنس گمبٹ	۶۴۲
ختم نبوت کانفرنس پنوعاقل	۶۴۲
مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری مدظلہ کا لیہ میں خطاب	۶۴۲
سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر	۶۴۲
پینتیسویں سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر کے شرکاء	۶۴۶
چناب نگر میں دورۂ حدیث کا اجراء	۶۶۴
رپورٹ سہ ماہی اجلاس مبلغین	۶۶۶
ختم نبوت کورس شورکوٹ	۶۶۶
مولانا محمد اسحاق ساقی کا خطبہ جمعہ	۶۶۷
ختم نبوت کورس ٹوبہ ٹیک سنگھ	۶۶۷
سہ روزہ ختم نبوت کورس علی پور	۶۶۷
مولانا اللہ وسایا کا ایک روزہ دورہ گوجرانوالہ	۶۶۸
ختم نبوت کانفرنس کنری	۶۶۸
۳۱ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم	۶۶۸
یوم تحفظ ختم نبوت پرگرامز کراچی	۶۶۹
ختم نبوت کانفرنس ایبٹ آباد	۶۷۰
تحفظ ختم نبوت کانفرنس	۶۷۱
ختم نبوت سیمینار کہروڑپکا	۶۷۱
ختم نبوت کورس وجلسہ خوشاب	۶۷۱
فتح مبین کانفرنس ماموں کانجن	۶۷۱
ختم نبوت کانفرنس ٹوبہ ٹیک سنگھ	۶۷۲

یوم ختم نبوت گوجرہ	۶۷۲
یوم پاکستان وتحفظ ختم نبوت ٹنڈو الہ یار	۶۷۲
یوم ختم نبوت ریلیاں تاجہ زئی وسرائے نورنگ	۶۷۲
ختم نبوت کانفرنس حیدرآباد	۶۷۳
یوم ختم نبوت سیمینارز ملتان	۶۷۳
ختم نبوت کانفرنس راجن پور	۶۷۴
ختم نبوت کانفرنس غلام محمد آباد فیصل آباد	۶۷۴
ختم نبوت کانفرنس فیصل آباد	۶۷۴
سیالکوٹ میں دروس ختم نبوت بسلسلہ عشرہ ختم نبوت	۶۷۴
ختم نبوت کانفرنس گوجرانوالہ	۶۷۵
ختم نبوت کانفرنس کوٹ سلطان	۶۷۵
ختم نبوت کانفرنس پہاڑپور	۶۷۵
ختم نبوت کانفرنس ضلع لکی مروت	۶۷۶
یوم ختم نبوت ودفاع پاکستان ریلیاں بنوں	۶۷۶
پانچ روزہ تحفظ ختم نبوت کورس کراچی	۶۷۷
دفتر مرکزیہ ملتان میں مبلغین کا سہ ماہی اجلاس	۶۷۷
تحفظ ختم نبوت تربیتی نشست وتقسیم انعامات	۶۷۸
ختم نبوت کانفرنس چیچہ وطنی	۶۷۸
۵ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس پچنند	۶۷۹
تحفظ رسالت وحسین رضی اللہ عنہ زندہ باد کانفرنس کہروڑ پکا	۶۷۹
پینتیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی رپورٹ	۶۷۹
ختم نبوت کانفرنسز بلوچستان	۶۹۶
ختم نبوت کانفرنس جیکب آباد	۶۹۷
ختم نبوت انعام گھر لاہور	۶۹۷
ختم نبوت کانفرنس قصور	۶۹۸
ختم نبوت کانفرنس طوگانی بونیز	۶۹۸

ختم نبوت کورس واسک لوئیر دیر	۶۹۸
بنوں میں ختم نبوت کانفرنسیں	۶۹۸
ختم نبوت کانفرنس فیصل آباد	۶۹۸
بھلوال میں خطبہ جمعہ	۶۶۹
ختم نبوت کانفرنس راوی روڈ لاہور	۶۶۹
۲۳ روزہ اجتماعات بسلسلہ سیرت خاتم الانبیاء ﷺ	۶۶۹
ختم نبوت کانفرنس میانوالی	۶۶۹
ختم نبوت کانفرنس ہڈالی	۷۰۰
پیلووینس میں خطبہ جمعہ	۷۰۰
ختم نبوت کانفرنس لکی مروت	۷۰۰
جامع مسجد الصادق بہاولپور میں ختم نبوت کانفرنس	۷۰۰
سالانہ ختم نبوت کانفرنس منظور کالونی کراچی	۷۰۰
کلویا ٹوبہ میں ختم نبوت کانفرنس	۷۰۱
ختم نبوت کانفرنس چکوال	۷۰۱
سہ ماہی اجلاس مبلغین	۷۰۱
ختم نبوت کانفرنس شاہ لطیف ٹاؤن کراچی	۷۰۲
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے اجلاسوں کی کارروائیاں	**۷۰۳**
عالمی مجلس کی مرکزی مجلس شوریٰ اور مجلس عمومی و مجلس عاملہ کے اجلاسات	۷۰۴
(۱۱۳واں) اجلاس مجلس شوریٰ	۷۰۴
(۱۱۴واں) اجلاس مجلس شوریٰ	۷۰۶
(۱۱۵واں) اجلاس مجلس شوریٰ	۷۰۷
(۱۱۶واں) اجلاس مجلس عمومی	۷۰۹
(۱۱۷واں) اجلاس مجلس شوریٰ	۷۰۹
(۱۱۸واں) اجلاس مجلس شوریٰ	۷۱۰
(۱۱۹واں) اجلاس مجلس شوریٰ	۷۱۱
(۱۲۰واں) اجلاس مجلس عمومی	۷۱۳
(۱۲۱واں) اجلاس مجلس شوریٰ	۷۱۴

تحریک ختم نبوت

کے سلسلہ میں

۲۰۱۱ء

کے

حالات وواقعات

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

چناب نگر کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کی تیاری شروع

سیف اللہ خالد بیورو چیف راولپنڈی …… روزنامہ امت کی رپورٹ

چناب نگر (سابق ربوہ) کو قادیانی اسٹیٹ بنا کر اردگرد کے مسلمانوں کے خلاف جارحانہ کارروائیوں کا سلسلہ دراز ہوگیا۔ ہر قادیانی کے لئے اسلحہ لائسنس جاری کروالیا گیا ہے۔قادیانی جماعت نے چناب نگر کے ڈھائی سوا یکڑ سرکاری رقبے سمیت سات سوا یکڑ شہری رقبے پر قبضہ کرلیا ہے۔ان کی بڑی عبادت گاہیں قبضہ کی گئی زمین پر قائم ہیں۔اس صورتحال کو دیکھتے ہوئے مسلمانوں نے چناب نگر میں قادیانیوں کو دیئے گئے رقبے کی پیمائش کا مطالبہ کردیا ہے۔

پنجاب کے حساس ضلع جھنگ کے پڑوس میں نئے بننے والے ضلع چنیوٹ کی سب تحصیل چناب نگر پر قادیانیوں کا تسلط اہل علاقہ کے لئے مصائب کا سبب بن گیا ہے۔لاہور میں قادیانی معبد پر دہشت گردی کے بعد چناب نگر میں قادیانی جماعت نے اپنی گرفت مزید مضبوط کرلی ہے۔پہلے مرحلے میں شہر میں داخلے کے راستے بند کرنے کے بعد اب شہر کو چاروں طرف سے بند کرکے شہر کے اندر مختلف بلاکس کو ایک دوسرے سے الگ کرکے قلعہ بندیاں کی جارہی ہیں۔گذشتہ دنوں چناب نگر کے ایک دورے میں انکشاف ہوا کہ شہر میں واقع دو سرکاری تعلیمی اداروں کا راستہ بھی قادیانی جماعت نے بند کردیا ہے۔گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول اور گورنمنٹ جامعہ گرلز کالج میں سے اوّل الذکر کی پرنسپل ایک قادیانی خاتون ہے۔جب کہ کالج کی پرنسپل قادیانیت سے تائب ہونے والی مسلمان خاتون ہے۔یہ دونوں تعلیمی ادارے دارالضیافت روڈ پر قادیانی عبادت گاہ مبارک کے قریب واقع ہیں۔قادیانی جماعت نے سڑک پر بیریئر لگا کر اور سیمنٹ کے بلاک رکھ کر ان دونوں اداروں کا راستہ بند کردیا ہے۔جس سے طالبات کو دو سے تین کلومیٹر کا چکر کاٹ کر مین روڈ سے کالج جانا پڑتا ہے۔

اس حوالے سے بات چیت کرتے ہوئے گرلز کالج کی ایک استاد نے امت کو بتایا کہ معاملہ سیکورٹی کا نہیں بلکہ نومسلم کالج پرنسپل کو سزا دینے کا ہے۔جس نے مرزائی جماعت کی حکم عدولی کرتے ہوئے کالج کے سالانہ فنکشن میں مرزائی خواتین کے بجائے مسلمان خواتین ڈی سی او اور ڈی پی او کی بیگمات کو مہمان خصوصی کے طور پر بلایا تھا۔چونکہ چناب نگر کی تاریخ میں پہلی مرتبہ کسی تعلیمی ادارے میں مسلمان کو مہمان خصوصی بنایا گیا۔اس لئے یہ کالج عتاب کا شکار ہے۔شہر سے گزرتے ہوئے انتہائی خوف وہراس کے ماحول کا احساس ہوتا ہے۔ہر گلی محلے میں داخلی راستے پر مستقل نوعیت کے بیریئر لگائے جارہے ہیں اور اس شدید جبر کے ماحول سے خود قادیانی بھی پریشانی کا شکار ہیں۔ مرکزی بازار کے ایک قادیانی رہنما نے امت سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ سیکورٹی کے نام پر قادیانی جماعت نے جس طرح کا روّیہ اختیار کررکھا ہے۔اس نے پورے شہر کو پریشان کردیا ہے۔مشاہدے میں آیا کہ شہر میں مختلف وردیوں میں لوگ گشت کررہے تھے۔جن کے بارے میں بتایا گیا کہ اس شہر میں پولیس اور عدالت کی بجائے قادیانی جماعت کی چار سیکورٹی فورسز اور ان کی اپنی عدالت کا حکم چلتا ہے۔

ذرائع نے بتایا کہ چناب نگر میں قادیانی جماعت کے چار فورسز کے درمیان معاملات کو اس طرح تقسیم کیا گیا ہے کہ: (۱) خدام الاحمدیہ فورس گلی محلے کی سطح پر پہرے داری سے لے کر چھوٹے موٹے تنازعات میں لوگوں کی پکڑ دھکڑ اور نچلی سطح پر انٹیلی جنس نظام کو منظّم کرتی ہے۔(۲) اس کے بعد حفاظت مرکز فورس ہے۔جس کے پاس جدید ترین گاڑیاں، اسلحہ اور مواصلاتی نظام موجود ہے۔یہ فورس شہر کے چہار اطراف ناکوں کے علاوہ شہر میں مسلح گشت کا بندوبست کرتی ہے اور اس کا بھی اپنا انٹیلی جنس نیٹ ورک ہے۔یہ فورس کسی بھی سڑک کو

کھولنے اور بند کرنے کے فیصلے کی مجاز ہے اور اکثر بے سبب سڑکیں بند کرتی اور کھولتی رہتی ہے۔ اس کے گشت کرتے ہوئے دستے کسی بھی وقت کسی بھی شخص کی تلاشی لینے کا اختیار رکھتے ہیں۔ (۳) اس سے اوپر صدر عمومی فورس ہے۔ جس کو قادیانی جماعت کے صدر کا ذاتی دستہ خیال کیا جاتا ہے۔ یہ فورس، خدام الاحمدیہ اور حفاظت مرکز فورس کے کنٹرول سے باہر رہتے ہوئے کسی بھی معاملے کو کنٹرول کرتی ہے۔ (۴) ان سب سے بالاتر امور عامہ فورس ہے۔ جو شہر کے مجموعی نظم ونسق اور سیکورٹی کی ذمہ دار ہے۔ اس کا اپنا انٹیلی جنس نیٹ ورک ہے اور یہ شہر کے ساتھ اردگرد کی مسلمان آبادیوں میں بھی وارداتیں کرنے سے باز نہیں آتی۔ چناب نگر اور اردگرد کے علاقوں میں کیا صورتحال ہے۔ اس کا اندازہ ڈی پی او چنیوٹ کے دفتر میں ہونے والی ایک میٹنگ میں قادیانی جماعت کے ناظم عمومی اور مرکزی ترجمان سلیم الدین کی گفتگو سے لگایا جاسکتا ہے۔ چناب نگر پولیس کے ایک ذمہ دار نے امت کو بتایا کہ ڈی پی او آفس میں ایک تنازع کے سلسلے میں میٹنگ میں سلیم الدین نے مسلمان فریق کو دھمکی دی اور کہا کہ ہمیں ایزی نہ لیں۔ ہم اب نہ صرف پوری طرح مسلح ہیں۔ بلکہ جارحانہ عزائم بھی رکھتے ہیں۔ ہمارے ساتھ معاملات ہماری شرائط پر ہوں گے۔ اگر ہمارے خلاف کوئی بھی کارروائی ہوئی تو یاد رکھیں چناب نگر کا ہر قادیانی مسلح ہے اور یہ اسلحہ ہم نے گھروں میں سجانے کے لئے نہیں رکھا۔

ذرائع کے مطابق اس دھمکی آمیز گفتگو کے بعد پولیس حکام نے اپنے ذرائع سے ریکارڈ چیک کیا تو معلوم ہوا کہ سلیم الدین کی بات غلط نہیں تھی۔ قادیانی جماعت نے قریباً ہر شہری کے نام پر اسلحہ حاصل کر رکھا ہے۔ ان میں بعض لائسنس ڈی سی او آفس کے ذریعے معمول کے طریقہ کار کے مطابق جب کہ زیادہ تر ارکان پارلیمنٹ اور مختلف بیوروکریٹس وغیرہ کے کوٹے پر وفاقی وزارت داخلہ سے حاصل کئے گئے ہیں۔

پولیس ذرائع کے مطابق قادیانی جماعت کے پاس اتنی بڑی تعداد میں ہتھیار اور ان کی چار سیکورٹی فورسز علاقے میں امن کے لئے ایک مستقل خطرہ ہیں۔

دوسری طرف ریونیو حکام کے مطابق قادیانی جماعت نے چناب نگر کے تقریباً سات سوا ایکڑ شہری رقبے پر جبراً قبضہ کر رکھا ہے اور اس کی مرکزی عبادت گاہ اقصیٰ، دفتر صدر عمومی، عبادت گاہ مہدی، عبادت گاہ بلال اور بلال مارکیٹ پوری کی پوری ناجائز قبضہ کر کے بنائی گئی ہے۔ ریونیو ریکارڈ کے مطابق چناب نگر کا کل رقبہ 2068 ایکڑ تھا۔ جن میں سے دوسوا ایکڑ رقبے پر واقع پہاڑ ختم ہوچکے ہیں اور اب یہ جگہ پلین ہوگئی ہے۔ یوں 2068 ایکڑ میں سے صرف 333 ایکڑ رقبہ ناقابل رہائش اور پہاڑ پر مشتمل ہے۔ قادیانی جماعت کو صرف 1036 ایکڑ رقبہ لیز پر دیا گیا تھا۔ جس کے بارے میں بعض ذرائع کا کہنا ہے کہ لیز بھی بہانہ ہے۔ وہ لیز تو بہت پہلے ختم ہوچکی ہے۔ اس 1036 ایکڑ میں سے 86 کنال رقبہ تھانہ کے لئے 133 ایکڑ اراضی مسلم کالونی کی خاطر اور 539 کنال جگہ کالج کے لئے منہا کر لی گئی۔ یوں قادیانیوں کے پاس جائز یا ناجائز 1957 ایکڑ رہائشی جگہ باقی بچی۔ مگر برسرزمین صورتحال یہ ہے کہ قادیانی ہر خالی جگہ کو اپنی لیز ڈ زمین قرار دے کر قبضہ کرتے چلے جارہے ہیں اور اس وقت دریائے چناب سے لے کر چونگی نمبر 3 تک چناب نگر کا پورا 2068 ایکڑ رقبہ ان کے قبضے میں ہے۔ اس میں سے صرف 133 ایکڑ مسلم کالونی، 150 ایکڑ کے قریب سرکاری جگہ، پہاڑ کاٹنے والے مزدوروں کے قبضے میں اور 333 ایکڑ پر پہاڑ ہیں۔ باقی ہر جگہ قادیانیوں نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے۔

قادیانیوں کا طریقہ واردات یہ ہے کہ ہر خالی جگہ، یہاں تک کہ پہاڑ کٹنے سے خالی ہونے والی جگہ پر بھی ان کا مختار عام عبیداللہ پہنچ جاتا ہے اور اسے لیز ڈ جگہ قرار دے کر کسی نہ کسی قادیانی کو الاٹ کردی جاتی ہے۔ ایسی ہی ایک کارروائی میں دو ہفتے قبل مسلم کالونی کے مسلمانوں نے دارالعلوم شرقی محلّہ میں پہاڑ کی جگہ قبضے کی کوشش ناکام بنا کر پولیس کو بلوالیا اور مسلمانوں کے دباؤ پر پولیس کو مختار عام عبیداللہ

کو بھی گرفتار کرنا پڑا۔ جو چند گھنٹے بعد رہا ہو گیا۔ چناب نگر میں ایک اور تشویش ناک امر منظوری اور نقشے کے بغیر بننے والی پراسرار دیوہیکل عمارتیں ہیں۔ جن کا مصرف اور حیثیت کسی کو معلوم نہیں اور ان کی تعمیر زور وشور سے جاری ہے۔ اس صورتحال کے پیش نظر مقامی مسلمانوں نے کمشنر کو درخواست دی ہے کہ قادیانیوں کو ماضی میں دی گئی 1036 ایکڑ اراضی کی پیمائش کر کے اس کی حد مقرر کی جائے کہ وہ کہاں سے کہاں تک ہے۔ تاکہ ان کے ناجائز قبضے کی راہ روکی جاسکے۔ یہ امر شاید عمومی طور پر قارئین کے لئے دلچسپی کا حامل ہوگا کہ چناب نگر شہر میں کوئی گھر کوئی مکان کسی شخص کی ملکیت نہیں ہے۔ بلکہ مقامی قادیانی بھی اپنے گھروں کے مالک نہیں۔ ساری زمین کی مالک قادیانی جماعت ہے اور دفتر مختار عام کے ذریعے گھر اور دکانیں قادیانیوں کو عارضی بنیادوں پر دی جاتی ہیں۔

قادیانی جماعت کا مرکز اور دارالخلافہ میں امت کے ذرائع نے انکشاف کیا کہ بہت سے مجبور لوگ ایسے ہیں جو محض گھر چھن جانے کے خوف سے قادیانیت چھوڑنے سے ڈرتے ہیں۔ اگر حکومت آج تمام رہائشی لوگوں کو مالکانہ حقوق عطاء کر دے تو لوگوں کی بہت بڑی تعداد اسلام قبول کر سکتی ہے اور ناجائز قابض قادیانیوں کے زیر قبضہ قریباً سات سو ایکڑ قیمتی اراضی فروخت کر کے کروڑوں روپے کا ریونیو اکٹھا کیا جاسکتا ہے۔ علاقے کے سروے کے دوران لوگوں سے بات چیت میں یہ امر سامنے آیا ہے کہ مقامی مسلمان قادیانی سیکورٹی فورسز اور دفتر مختار عام کے قبضہ گروپ سے تنگ ہیں۔ اگر حکومت نے فوری طور پر کوئی پیش بندی نہ کی تو اس کے خلاف علاقے میں بڑے پیمانے پر احتجاج شروع ہوسکتا ہے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جنوری ۲۰۱۱ء ص ۳۶ تا ۳۸)

متعصب اور تنگ نظر عیسائی پوپ بینی ڈکٹ کی قانون ناموس رسالت کے بارہ میں ہرزہ سرائی

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

آج کی دنیا قرآنی ہدایات، اسلامی تعلیمات اور نبی آخرالزمان ﷺ کی حیات طیبہ سے پہلوتہی کی بناء پر فتنہ، فساد، ظلم وبربریت، قتل وغارت، بے غیرتی وبے حیائی اور بے دینی وبے راہ روی کی آماجگاہ بنی ہوئی ہے۔ اخلاقی پستی آخری حدوں کو چھورہی ہے، دنیا کی محبت اپنی انتہاء کو پہنچ گئی ہے، ان حالات میں ایک مسلمان کی عزت وحرمت، توقیر وتعظیم اور رعب ودبدبہ غیروں کے دلوں سے جاتا رہتا ہے، جیسا کہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

’’عن ثوبان رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ: یوشک الامم ان تداعی علیکم کما تداعی الاکلة الی قصعتھا، فقال قائل: ومن قلة نحن یومئذ؟ قال: بل انتم یومئذ کثیر ولکنکم غثاء کغثاء السیل، ولینزعن اللّٰہ من صدور عدوکم المھابة منکم، ولیقذفن اللّٰہ فی قلوبکم الوھن! فقال قائل: یارسول اللّٰہ! وما الوھن؟ قال: حب الدنیا وکراھیة الموت (سنن ابوداؤد ص ۵۹۰)‘‘ ﴿حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ وقت قریب آتا ہے جب کہ تمام کافر قومیں تمہارے مٹانے کے لئے (مل کر سازشیں کریں گی اور)، ایک دوسرے کو اس طرح بلائیں گی جیسے دسترخوان پر کھانا کھانے والے (لذیذ) کھانے کی طرف ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔ کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہماری قلتِ تعداد کی وجہ سے ہمارا یہ حال ہوگا؟ فرمایا: نہیں! بلکہ تم اس وقت تعداد میں بہت ہوگے، البتہ تم سیلاب کے جھاگ کی طرح ناکارہ ہوگے، یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دل سے تمہارا رُعب اور دبدبہ نکال دیں گے اور تمہارے دلوں میں ’’بزدلی‘‘ ڈال دیں گے! کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! بزدلی سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔﴾

مسلم عوام ہوں یا حکمران، ہر ایک میں یہی ’’وہن‘‘ یعنی دنیا کی محبت اور موت سے ناپسندیدگی بہت زیادہ سرایت کر چکی ہے۔ یہی

وجہ ہے کہ ہر ایک اپنے اپنے مقام پر یہی سوچتا اور سمجھتا ہے کہ اسلام، مذہب اور شریعت کے دفاع میں اگر میں نے کوئی کوشش و کاوش کی تو اندیشہ ہے کہ کہیں میرے مفادات متاثر نہ ہو جائیں۔ چنانچہ اسی بناپر وہ لوگ جن کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے اقتدار کی طاقت، قلم کی قوت عطا کی ہے یا اپنی آواز کو مؤثر طور پر لوگوں تک پہنچانے کے ذرائع ان کے قبضہ اور کنٹرول میں ہیں، وہ لوگ اسلام کی صحیح صورت اور نقشہ پیش کرنے کی بجائے یہودیوں، عیسائیوں اور بے دین لوگوں کی ترجمانی کا فریضہ نبھارہے ہیں، جس کی بناپر کفار، یہ طمع اور توقع کرنے میں حق بجانب ہیں کہ ہم سے مفادات کے خواہاں اور آرزومند، ہماری ہی وکالت اور ہمارے ہی مطالبات کو اپنی عوام پر مسلط کریں گے، یہی وجہ ہے کہ ویٹی کن میں بیٹھا ہوا ایک متعصب اور تنگ نظر عیسائی بار بار یہ ہرزہ سرائی کرتا ہے کہ پاکستان ناموس رسالت کے قانون کو ختم کرے، جیسا کہ درج ذیل خبر ہے:

''ویٹی کن سٹی (اے ایف پی/رائٹرز) عیسائیوں کے روحانی پیشوا پوپ بینی ڈکٹ نے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان ناموس رسالت کا قانون ختم کرے اور آسیہ بی بی کو رہا کرے۔ ملک میں آباد مسیحی برادری کو تحفظ فراہم کیا جائے تاکہ وہ تشدد اور امتیازی سلوک کے خوف کے بغیر اپنے مذہبی عقائد کے مطابق زندگی گزار سکیں۔ انہوں نے کہا کہ گورنر پنجاب سلمان تاثیر کے المناک قتل سے ظاہر ہوتا ہے اس سمت میں فوری پیش رفت کی ضرورت ہے۔ ناموس رسالت قانون عیسائیوں جیسی مذہبی اقلیتوں کے خلاف ناانصافی اور تشدد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ تفصیلات کے مطابق ۱۹۹ ممالک کے سفارت کاروں سے سالانہ خطاب کے دوران پوپ بینی ڈکٹ نے پاکستان سے مطالبہ کیا کہ پاکستان توہین رسالت کی حوصلہ شکنی کرنے کے لئے ملک میں رائج ناموس رسالت ایکٹ کو منسوخ کرے، کیونکہ اس قانون کو عذر بنا کر اقلیتی عیسائی برادری کے خلاف استعمال کیا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں آباد مسیحی برادری کو تحفظ فراہم کیا جائے تاکہ وہ تشدد اور امتیازی سلوک کے خوف کے بغیر اپنے مذہبی عقائد کے مطابق زندگی گزار سکیں اور توہین رسالت کے جرم میں سزا پانے والی آسیہ بی بی کو رہا کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ گورنر پنجاب کے المناک قتل سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس سمت میں فوری پیش رفت کی ضرورت ہے۔ انہوں نے پاکستان، چین، مصر اور مشرق وسطیٰ کے ممالک سے شہریوں کی مذہبی آزادی کو یقینی بنانے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ مذہبی آزادی انسان کا پہلا حق ہے۔ انہوں نے رواں سال کو مذہبی آزادی کا سال قرار دیا۔'' (روزنامہ جنگ کراچی، مؤرخہ ۱۱؍جنوری ۲۰۱۱ء)

کسی آزاد ملک کے آئین اور قانون کے بارہ میں یہ مطالبہ کرنا کہ یہ قانون ختم کیا جائے، یہ اس ملک میں کھلی مداخلت، اس ملک میں بسنے والے مختلف مذاہب کے پیروکاروں کو تصادم پر ابھارنے کے علاوہ تمام تر سفارتی آداب کے بھی خلاف ہے۔

اسی طرح پوپ بینی ڈکٹ کا گورنر پنجاب سلمان تاثیر کے قتل کو بڑا المیہ قرار دینا اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ درحقیقت سلمان تاثیر انہیں قوتوں کی خوشنودی کے لئے توہین رسالت کے قانون کو کالا قانون کہہ کر اس کی تبدیلی وترمیم کے لئے کوشاں تھے۔ جس کی پاداش میں انہیں اپنے ہی محافظ کے ہاتھوں اپنی جان سے ہاتھ دھونے پڑے۔

پوپ بینی ڈکٹ کو پاکستان میں بسنے والے عیسائیوں کی سلامتی کے بارہ میں مگرمچھ کے آنسو بہانے کی قطعاً ضرورت نہیں، اس لئے کہ وہ پاکستان میں محفوظ ومأمون ہیں، ان کی جان، مال، عزت وآبرو کو آئینی طور پر تحفظ حاصل ہے۔

بہرحال مسلمان ہو یا عیسائی، ہندو ہو یا قادیانی، کسی بھی مذہب ومسلک کا فرد ہو، جب تک پاکستان کی سلامتی، آئین پاکستان اور اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی نہیں کرے گا، اسے ہر اعتبار سے تحفظ حاصل ہے اور رہے گا، لیکن اگر کوئی اس کی پابندی نہیں کرے گا، خواہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہو، اس کے خلاف بھی قانون حرکت میں آئے گا۔

حکمرانوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ عیسائیت اور یہودیت اسلام کی دشمن ہے، وہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کی پامالی اور شعائر اسلام کی توہین وتنقیص کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے بلکہ حقائق وواقعات سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اسلام، قرآن، پیغمبر اسلام اور مسلمانوں کی دشمنی، ازل سے ان کے رگ وریشہ میں رچی بسی ہوئی ہے، تاریخ شاہد ہے کہ کبھی کوئی عیسائی اور یہودی اسلام اور مسلمانوں کی ترقی تو کجا، ان کا وجود برداشت کرنے کا روادار نہیں رہا، مگر افسوس کہ مسلم حکمران ہمیشہ اپنے دشمن کو پہچاننے میں ٹھوکر کھاتے آئے ہیں اور انہوں نے ہمیشہ اپنے مفادات کی خاطر مسلمانوں کو ذبح اور مسلم حکومتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کرایا ہے۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی مؤرخہ ۲۳ تا ۳۱ رجنوری ۲۰۱۱ء ص ۵،۶)

ناموس رسالت قانون کی حمایت میں تاریخی مارچ فقید المثال جلسہ عام

تیسرا مرحلہ ۹ رجنوری ۲۰۱۱ء بروز اتوار تبت سینٹر کراچی میں تاریخی مارچ اور فقید المثال جلسہ عام طے ہوا تھا۔ اس عظیم الشان جلسہ کے لئے تحریک ناموس رسالت کے رہنماؤں نے اپنے اپنے حلقوں میں زبردست محنت کی۔ باہمی مشاورت کے کئی اجلاس ہوئے۔ اتحاد ویکجہتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مختلف امور کے لئے کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ شہر بھر میں اہم اہم مقامات پر اس تاریخی مارچ اور جلسہ کی تشہیر کے لئے خوبصورت بینرز لگائے گئے۔ جن میں مختلف نعرے درج تھے۔ اخبارات ورسائل اور ٹی وی چینلز نے دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نمائش اور جماعت اسلامی کے دفتر ادارۂ نورحق میں منعقدہ پریس کانفرنسوں کی بھرپور کوریج کی۔ ۸ رجنوری ۲۰۱۱ء کو قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن کی سربراہی میں مقامی ہوٹل میں تمام دینی وسیاسی جماعتوں کے سربراہوں کی مشترکہ پریس کانفرنس رکھی گئی جس میں اس فقید المثال جلسہ کی تیاریوں کا جائزہ لیا گیا اور قانون ناموس رسالت کے سلسلہ میں اپنے ٹھوس مؤقف کا اعادہ کیا گیا۔ ۹ رجنوری ۲۰۱۱ء کو عظیم الشان جلسہ عام میں شرکت کے لئے کراچی کے غیور مسلمانوں کے قافلے بعد دوپہر جلسہ گاہ کی جانب آنا شروع ہوگئے۔ لاکھوں عاشقان رسول ہاتھوں میں جھنڈے اٹھائے نعرے لگاتے ہوئے جوش وجذبہ کے ساتھ آگے بڑھ رہے تھے۔ عوام کا نظم وضبط مثالی تھا۔ تبت سینٹر پہنچ کر یہ تاریخی مارچ عظیم الشان جلسہ میں تبدیل ہوگیا اور ہیڈ برج پر اسٹیج مختلف تنظیموں کے جھنڈوں اور خوبصورت بینرز سے مزین کیا گیا تھا۔ جہاں ملکی وغیر ملکی میڈیا موجود تھا۔ رینجرز، پولیس اور دیگر سیکورٹی اداروں کے اہلکار اور افسران بڑی تعداد میں تعینات تھے۔ لاکھوں کے اس اجتماع سے مولانا فضل الرحمٰن، سیّد منور حسن، صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، مولانا عبدالغفور حیدری، حافظ حسین احمد، مولانا یوسف قصوری، مولانا اللہ وسایا، قاری محمد حنیف جالندھری، علامہ جعفر سبحانی، حافظ عاکف سعید، امیر حمزہ، مولانا اسعد تھانوی اور دیگر رہنماؤں نے خطاب کیا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان مارچ ۲۰۱۱ء ص ۵۳)

تحفظ ناموس رسالت کیلئے ملک گیر ہڑتال نے حکمرانوں کی آنکھیں کھول دیں

تحفظ ناموس رسالت کے لئے ملک گیر ہڑتال اور احتجاجی ریلیاں نکال کر مسلمانوں نے حکمرانوں کی آنکھیں کھول دیں کہ مسلمان سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں مگر حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کبھی برداشت نہیں کر سکتے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ کے مرکزی مبلغ مولانا تجمل حسین، سرپرست مولانا نعمت اللہ شیخ، امیر حکیم عبدالواحد بروہی، جنرل سیکریٹری عبدالسمیع شیخ، انجینئر جاوید احمد شیخ، مولوی جنید احمد، عبداللطیف شیخ، سکندر کھرل نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم عاصمہ جہانگیر کے بیان کی بھرپور مذمت کرتے ہیں کہ اس نے تحفظ ناموس رسالت تحریک کو دہشت گردی کہا ہے۔ اس نے سترہ کروڑ مسلمانوں کے دینی جذبات کو سخت مجروح کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان شاء اللہ ۹ رجنوری کو کراچی میں جلسہ عام میں بھرپور شرکت کو یقینی بنایا جائے گا۔

(ماہنامہ لولاک ملتان مارچ ۲۰۱۱ء ص ۵۲)

تحفظ ناموس رسالت پر پاکستانی قوم کی وحدت ویکجہتی سے یورپی پارلیمنٹ بوکھلاہٹ کا شکار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

اسلام اور امت مسلمہ کی اساس و بنیاد کسی رنگ، نسل، قوم، برادری، قبیلہ، علاقہ یا زبان پر نہیں بلکہ ایک نظریہ اور پیغام پر ہے۔ جس امت، قوم یا جماعت کی بنیاد کسی نظریہ پر ہوتی ہے، اسے اپنی بقاء کے لئے اس نظریہ کا تحفظ اس طرح کرنا پڑتا ہے جس طرح ایک جاندار اپنی جان کی اور ذی روح مخلوق اپنی روح کی حفاظت کرتی ہے، کیونکہ جب تک نظریہ قائم اور زندہ رہتا ہے، قوم باقی رہتی ہے اور جیسے ہی نظریہ کمزور پڑ جائے، قوم کی وحدت ویکجہتی ختم ہو جاتی ہے اور رفتہ رفتہ وہ قوم صفحۂ ہستی سے مٹ جاتی ہے۔

اسلام کی اساس اور بنیاد کلمہ توحید ہے اور کلمہ توحید کا اقرار اور تصدیق کرنے والی قوم امت مسلمہ کہلاتی ہے۔ امت مسلمہ کی وحدت، یکجہتی، بقاء اور تحفظ کے لئے جس طرح اللہ کی وحدانیت، خالقیت، مالکیت اور رزاقیت پر ایمان فرض، لازم اور ضروری ہے، اسی طرح نبی آخرالزماں، خاتم الانبیاء، سیّدالاولین والآخرین فخر دوعالم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت اور آپ کی حرمت وعظمت پر ایمان، اس کا تحفظ اور دفاع بھی فرض، لازم اور ضروری ہے۔

امت مسلمہ نے اسلامی عقائد ونظریات کی حفاظت کے لئے جب بھی خواب غفلت سے بے داری کا ثبوت دیتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں اور فرائض کا ذرا سا احساس کیا اور ان کی بجا آوری کے لئے پختہ عزم اور مصمم ارادہ کا اظہار کیا ہے تو اسلام دشمنوں، کفار کے آلہ کاروں اور ان کے لے پالک حکمرانوں پر کپکپی، قنوطیت، مایوسی اور بوکھلاہٹ طاری ہو جاتی ہے، جس کی بنا پر وہ اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ جب سے پاکستانی قوم نے متحد اور متفق ہو کر ناموس رسالت قانون میں کسی قسم کی ترمیم یا تبدیلی کے خلاف اور اس کے تحفظ کا علم بلند کیا ہے، اس دن سے اعدائے دین، این جی اوز، سیکولر عناصر، مغربی اقوام، متعصب وتنگ نظر بنی ڈکٹ پوپ اور یورپی پارلیمنٹ کا چین وسکون غارت اور ان کی نیندیں حرام ہوگئی ہیں۔ انہیں سمجھ نہیں آ رہا کہ وہ کیا کریں اور کیسے کریں؟ کیونکہ اسلام اور مسلمانوں کو مٹانے کے لئے ان کے ناپاک عزائم، سازشی منصوبے اور ان کی تمام تر تدبیریں ضائع اور رائیگاں چلی گئیں۔ یورپی پارلیمنٹ کے دوروزہ اجلاس میں ممتاز قادری کو ملنے والی عوامی حمایت، وکلا کی طرف سے ممتاز قادری پر گل پاشی پر اظہارِ افسوس اور یورپی یونین کے رکن ممالک کو پاکستان کے نام نہاد معتدل حلقوں کی مالی معاونت کی ہدایت اسی بوکھلاہٹ اور مایوسی کا اظہار ہے، تفصیل کے لئے روزنامہ نوائے وقت کی خبر ملاحظہ ہو:

’’اسٹراسبرگ (ثنا نیوز) یورپی پارلیمنٹ کی قراردادوں کی مزید تفصیلات کے مطابق ان میں کہا گیا ہے کہ توہین رسالت ایکٹ پر جامع نظر ثانی ضروری ہے۔ پاکستانی حکومت اپنے سیکورٹی اداروں کو شدت پسندوں سے پاک کرے، پاکستانی فوج، عدلیہ اور سیاسی طبقے کے بعض حلقوں کی جانب سے مذہبی انتہاء پسندوں کی حمایت تشویشناک ہے۔ اسٹراسبرگ میں دو دن کی بحث کے بعد یورپی پارلیمنٹ نے دو الگ قراردادیں منظور کیں۔ ایک قرارداد کے ذریعے گورنر پنجاب سلمان تاثیر کے قتل کی مذمت کی۔ یورپی یونین نے اپنی قرارداد میں پاکستان کو مذہبی آزادی اور رواداری کے ان تمام بین الاقوامی معاہدوں اور قراردادوں کی یاددہانی کرائی، جن کی وہ توثیق کر چکا ہے۔ یورپی پارلیمنٹ نے اپنی قرارداد میں آئین پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق سے متعلق آرٹیکل کا حوالہ دیتے ہوئے حکومت پاکستان پر زور دیا کہ اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنائے۔ ایک قرارداد میں گورنر پنجاب سلمان تاثیر کے قتل کے ملزم کو ملنے والی حمایت، وکلاء کی طرف سے ان پر گل پاشی اور مذہبی جماعتوں کی طرف سے گورنر سلمان تاثیر کے قتل کو جائز قرار دینے پر افسوس کا اظہار کیا۔ یورپی پارلیمنٹ نے

پاکستانی حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنے سیکورٹی اداروں کو شدت پسندوں سے پاک کرے۔ یورپی پارلیمنٹ نے حکومت پاکستان کی طرف سے شدت پسندی کو روکنے کے لئے کئے جانے والے اقدامات کی حمایت کی۔ یورپی پارلیمان نے کہا ہے کہ پاکستانی فوج، عدلیہ اور سیاسی طبقے کے بعض حلقوں کی جانب سے مذہبی انتہاء پسندوں کی حمایت پر اسے گہری تشویش ہے۔ اس کے علاوہ یورپی پارلیمان نے مقتول گورنر پنجاب سلمان تاثیر کے قتل کی شفاف تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے اور یورپی یونین کے رکن ممالک کو پاکستان کے ان معتدل حلقوں کی اصولی اور مالی معاونت جاری رکھنے کی ہدایت کی ہے جو ملک میں انسانی حقوق کے فروغ اور توہین رسالت کے قانون کے خاتمے کے لئے کوشاں ہیں۔ آسیہ مسیح کا ذکر کرتے ہوئے یورپی پارلیمنٹ نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ وہ آسیہ مسیح اور ان کے خاندان کے تحفظ کو یقینی بنائے۔ اپنی دوسری قرارداد میں یورپی پارلیمنٹ نے مصر، نائیجیریا، پاکستان، فلپائن، قبرص، ایران اور عراق میں عیسائیوں پر ہونے والے مبینہ حملوں کی مذمت کی اور مطالبہ کیا گیا کہ ۳۱؍جنوری ۲۰۱۱ء کو یورپی یونین کی کمیٹی برائے خارجہ امور بھی، عیسائیوں کے ساتھ ہونے والی زیادتیوں اور ان کی مذہبی آزادی کے احترام پر بحث کرے۔ یورپی یونین کی امورِ خارجہ کی سربراہ کیتھرین ایشٹن نے کہا کہ دنیا بھر میں عیسائیوں کے ساتھ ہونے والی زیادتیوں کے بارے میں، یورپی یونین نظریں نہیں پھیرے گی۔ انہوں نے عراق اور مصر میں عیسائیوں پر ہونے والے حملوں کی مذمت کی۔ کیتھرین ایشٹن نے کہا کہ عالمی برادری کو مذہب کے نام پر تفریق کے سامنے ڈٹنا پڑے گا اور انتہاء پسندی کا بہترین جواب، مذہب وعقائد کی آزادی کا عالمگیر معیار ہے۔ قرارداد میں بھارت میں مسلمان اور عیسائی اقلیتوں پر حملوں کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔ قرارداد میں یہ مطالبہ بھی کیا گیا ہے کہ زرداری اپنے اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے آسیہ کی سزا معاف کردیں۔‘‘

(روزنامہ نوائے وقت، ۲۲؍جنوری ۲۰۱۱ء)

یورپی یونین کی ان قراردادوں سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ گورنر پنجاب سلمان تاثیر، رکن قومی اسمبلی شیریں رحمٰن اور اقلیتی امور کے وفاقی وزیر شہباز بھٹی جیسے لوگوں کا گروہ انہیں کے لئے کام کررہا تھا، جس کے ردِعمل میں گورنر پنجاب کو اپنے ہی سرکاری محافظ کے ہاتھوں اپنی جان سے ہاتھ دھونے پڑے۔

ان یورپی ممالک کی تلملاہٹ اور بوکھلاہٹ سے ہمارے اکابر کی یہ بات اظہر من الشمس ہوگئی ہے کہ بیرونی ممالک جب بھی کوئی فنڈنگ کرتے ہیں اس کے پس منظر میں دوسرے مقاصد کے علاوہ مسلم دشمنی، اسلام دشمنی اور اسلامی تہذیب کا خاتمہ پنہاں ہوتا ہے۔ اسی طرح پاکستان میں مصروفِ کار این جی اوز، لادین سیکولر عناصر اور نام نہاد معتدل روشن خیال اسکالروں کے روپ میں میڈیا پر نمودار ہوکر لیکچر دینے والے درحقیقت یہ سب اسی اسلام دشمنی اور مسلم دشمنی کی کڑیاں ہیں اور بیرونی آقاؤں کے ایجنٹ اور ان کے تنخواہ دار ہیں۔

ان حالات میں اب بھی اگر حکمرانوں نے تحریک ناموس رسالت کے قائدین کے مطالبات کو نہ مانا تو پاکستانی قوم یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوگی کہ حکومت اپنے بیرونی آقاؤں کی ہدایات اور اشاروں پر عمل کررہی ہے اور انہیں پاکستانی قوم سے کوئی سروکار نہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ قانون دانوں، اساتذہ کرام، داعیانِ دین، اربابِ صحافت، ادیبوں، دانش وروں، عمال حکومت، علمائے کرام، طلباء وطالبات، اہل تجارت ومعیشت غرض ہر شعبۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے ہر طرح کے افراد، ہر جگہ اور ہر سطح پر باہمی ربط و تعلق اور اپنی صفوں میں مزید اتحاد واتفاق پیدا کریں۔ اسی طرح نظریہ پاکستان اور اپنے دینی عقائد ونظریات کی حفاظت کریں اور نبی آخرالزماں ﷺ کی حرمت وعظمت کا تحفظ اور دفاع کو اپنا مقصد اولین اور فرض اولین بنالیں تو ان شاء اللہ کفار کی تمام تر سازشیں اور ناپاک منصوبے پیوست خاک ہوجائیں گے۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز!

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵؍فروری ۲۰۱۱ء ص۵،۶)

قانون توہین رسالت کے سلسلہ میں خوش آئند پیش رفت

الحمد للہ وسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی

قانون توہین رسالت میں کسی قسم کی ترمیم وتنسیخ یا اسے غیر مؤثر کرنے کی مبینہ کوششوں کے خلاف پاکستان کی مذہبی وسیاسی جماعتیں، دینی تنظیمیں، عشق رسول سے سرشار اور غیرت وحمیت کی حامل عوام باہمی اتفاق واتحاد سے تحریک چلارہی ہیں۔ تحریک ناموس رسالت کے مشترکہ پلیٹ فارم سے پُرامن احتجاجی ریلیاں، ملک گیر ہڑتال اور کراچی ولاہور میں لاکھوں نفوس پر مشتمل عظیم الشان احتجاجی جلسے منعقد کئے جاچکے ہیں۔ مسلمانانِ پاکستان نے اپنی اجتماعی آواز ملکی ایوانوں اور بیرونی دنیا تک پہنچادی ہے کہ پیغمبر آخرالزماں ﷺ کی عزت وناموس کی حفاظت کے لئے دنیا بھر کے مسلمان ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہیں۔ امت مسلمہ اپنے نبی ﷺ کی گستاخی ہرگز برداشت نہیں کرے گی۔ قانون توہین رسالت کا ہر محاذ پر دفاع کیا جائے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ برف پگھلنے لگی ہے، حکومت نے عوام الناس کے پُرزور مطالبوں پر کان دھرنا شروع کردیا ہے۔ وزیر قانون بابر اعوان نے وزیراعظم کو مشورہ دیا ہے کہ شیری رحمٰن کا بل مسترد کردیا جائے اور ناموس رسالت قانون میں کوئی ترمیم نہ کی جائے۔ لیجئے خبر ملاحظہ فرمائیں:

’’اسلام آباد (انصار عباسی) وزیر قانون بابر اعوان نے وزیراعظم کو مشورہ دیا ہے کہ نہ تو وہ ناموس رسالت کے قانون میں کوئی ردو بدل کریں اور نہ ہی آسیہ مسیح کی سزا معاف کریں۔ ان کا کہنا ہے کہ توہین رسالت کے مرتکب ہونے والے شخص کے لئے موت کی سزا شرعی عدالت نے تجویز کی ہے اور وہ اسلام کی تعلیمات اور قرآن وسنت کے عین مطابق ہے۔ وزیراعظم کو پیر کے روز بھیجے گئے ایک ریفرنس میں وزیراعظم سے شیری رحمٰن کا وہ بل مسترد کرنے کا کہا ہے جس میں انہوں نے ناموس رسالت کے قانون میں تبدیلی چاہی ہے۔ انہوں نے اس تأثر کو بھی مسترد کردیا کہ ناموس رسالت کا قانون معاشرے کے صرف ایک طبقے کو نشانہ بناتا ہے، ساتھ ہی انہوں نے متعدد ممالک کی مثال بھی دی جہاں توہین رسالت کا قانون موجود ہے، انہوں نے زور دیتے ہوئے وزیراعظم کو تجویز دی کہ توہین رسالت کے مجرم کو پی پی سی ۱۸۶۰ سیکشن ۲۹۵-سی کے تحت موت کی سزا اسلامی تعلیمات اور قرآن وسنت کے عین مطابق ہے اور اس کو تبدیل کرنے یا ترمیم کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ دی نیوز کو ریفرنس کی ملنے والی غیر دستخط شدہ نقل سے پتہ چلتا ہے کہ نہ صرف وزارت داخلہ نے آسیہ مسیح کے لئے معافی کا کیس آگے بڑھایا بلکہ ایک اور ریفرنس اقلیتوں کی وزارت کی جانب سے بھی دائر کیا گیا ہے کہ پاکستان میں ناموس رسالت کے قانون میں ترمیم کی جائے۔ وزیر قانون کے ریفرنس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پس پردہ نہ صرف ناموس رسالت کے قانون میں ترمیم کی کوششیں کی جارہی تھیں بلکہ یہ کوشش بھی کی جارہی تھی کہ آسیہ مسیح کی اپیل کی اعلیٰ عدلیہ میں سماعت سے قبل ہی اسے معافی دلوادی جائے۔ وزیراعظم کو یاددہانی کرائی گئی ہے کہ آئین کے مطابق پاکستان ایک نظریاتی ریاست ہے جہاں آئین ایسے معاشرے کی تشکیل کا مطالبہ کرتا ہے جہاں مسلمان انفرادی و اجتماعی طور پر اسلامی تعلیمات اور تقاضے جو کہ قرآن وسنت کے مطابق متعین کئے گئے ہیں پر عمل کرتے ہوئے زندگی گزار سکیں اور ساتھ ہی اقلیتوں اور مظلوم وغریب طبقے کو جائز اور قانونی مفادات کا تحفظ فراہم ہو۔ آسیہ مسیح کی معافی کے لئے وزارت داخلہ کی کوششوں کے حوالے سے وزیر قانون نے کہا کہ وزارت داخلہ اس سلسلے میں زیر التوأ مقدمات کے قواعد کا احترام کیا جائے۔ ایگزیکٹو حکام کی جانب سے کسی اقدام کی ضرورت نہیں، کیونکہ مسماۃ آسیہ نورین کرمنل پراسیجر کوڈ ۱۸۹۸ کے سیکشن ۴۱۰ کے تحت اپنے اعتراف جرم میں قانونی مدد کے لئے اپیل دائر کرچکی ہے۔ اقلیتوں کی وزارت کی جانب سے قانون میں ترمیم کے لئے زور دینے کے حوالے سے کہا ہے کہ جہاں تک اقلیتی برادری کی وزیر اعظم پاکستان کو بھیجی گئی درخواست جو کہ قانون وانصاف و پارلیمانی امور ڈویژن کو توہین رسالت کے قانون میں ترامیم پر فوری غور کے لئے

بھیجی گئی، اس میں کوئی جان نہیں ہے۔ لہٰذا اس پر کوئی کارروائی نہ کی جائے۔ مختلف مثالوں کا حوالہ دیتے ہوئے وزیر قانون نے کہا کہ چند پروپیگنڈے سے بھرے ذہن اور ایجنڈے لئے کچھ لوگ یہ غلط تأثر دیتے ہیں کہ پاکستان میں موجود قانونی ضابطے انسانی حقوق کے عالمی قوانین کے معیار کے نہیں ہیں اور ان کو دنیا بھر میں تسلیم نہیں کیا جاتا، یہ تأثر مکمل بے بنیاد اور بے کار ہے۔ شیری رحمٰن کے بل کے حوالے سے وزیر قانون نے لکھا کہ ''پرائیویٹ ممبرز بل جو کہ حالیہ طور پر میڈیا میں ہے اور متعلقہ رکن نے اسے زبانی واپس بھی لے لیا ہے'' جس طرح ناموس رسالت کے قانون پر گزشتہ پیراگرافس میں مباحثہ کیا گیا ہے بالکل اسی طرح فیڈرل شریعت کورٹ بھی آرٹیکل ۲۰۳ (ڈی) کی ذیلی شق کے تحت اس کا جائزہ لے کر فیصلہ کر چکی ہے کہ جو معاملہ زیر بحث ہے وہ اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔ اس لئے متبادل سزا اسلامی تعلیمات سے متصادم ہے۔ یہ فیصلہ آرٹیکل ۲۰۳ (ڈی) شق ۲ کی ذیلی شق (بی) کے تحت پہلے ہی مؤثر ہو چکا ہے، لہٰذا مذکورہ بالا جائزے کے تحت رکن قومی اسمبلی مسماۃ شہر بانو رحمٰن (شیری رحمٰن) کی جانب سے پیش کیا جانے والا فوجداری قانون (ناموس رسالت کا جائزہ) (ترمیمی) بل برائے ۲۰۱۰ء مسترد کئے جانے کے لائق ہے۔ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ ناموس رسالت کا قانون صرف پاکستان ہی میں ہے اور ایک مخصوص طبقے کو ہی نشانہ بناتا ہے ان کو جواب دیتے ہوئے وزیر قانون نے ان ممالک کے نام بتائے جہاں ناموس رسالت کا قانون موجود ہے جن میں افغانستان، آسٹریلیا، آسٹریا، بنگلہ دیش، برازیل، کینیڈا، ڈنمارک، مصر، فن لینڈ، جرمنی، یونان، بھارت، انڈونیشیا، ایران، آئر لینڈ، اسرائیل، اردن، کویت، ملائیشیا، مالٹا، نیدرلینڈ، نیوزی لینڈ، نائیجیریا، سعودی عرب، سوڈان، متحدہ عرب امارات، یونائیٹڈ کنگ ڈم، یمن اور امریکا شامل ہیں۔ انہوں نے ان ممالک میں ناموس رسالت کے حوالے سے کئے گئے کیسوں کے فیصلوں کا حوالہ بھی دیا۔ مخصوص طبقے کو نشانہ بنانے کے حوالے سے کئے جانے والے پروپیگنڈے کا جواب دیتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ پاکستان ایک ذمہ دار ملک ہے جس میں ایک ایسا آئینی میکنیزم موجود ہے جس میں عدالتی مقدمات اور اپیلوں کے ذریعے بچاؤ کا طریقہ موجود ہے، یہاں تک کہ ۱۹۸۶ء سے لے کر اب تک اطلاعات کے مطابق اس قانون کے تحت کوئی سزائے موت نہیں دی گئی ہے۔ یہ واضح ہوتا ہے کہ ملک میں رائج عدالتی نظام شہریوں کو مکمل تحفظ فراہم کرتا ہے۔'' (روزنامہ جنگ کراچی، مؤرخہ ۸؍فروری ۲۰۱۱ء)

وزیر قانون کے اس ریفرنس کو منظور کرتے ہوئے وزیراعظم یوسف رضا گیلانی نے قانون ناموس رسالت میں ترمیم کی تجویز اور توہین رسالت کی مجرمہ آسیہ مسیح کو معاف کرنے کی تجویز کو مسترد کر دیا ہے۔ اس سلسلہ کی خبر ملاحظہ ہو:

''اسلام آباد (رپورٹ: انصار عباسی) ایک زبردست پیش رفت کے طور پر وزیراعظم یوسف رضا گیلانی نے منگل کو اپنے وزیر قانون کی تجویز کو منظور کرتے ہوئے وزارت اقلیتی امور کی جانب سے ناموس رسالت قانون میں ترمیم کی تجویز اور وزارت داخلہ کی آسیہ مسیح کو معاف کرنے کی تجویز مسترد کر دی۔ پرنسپل سیکریٹری خوشنود لاشاری کے دستخط کے ساتھ وزیراعظم سیکریٹریٹ کی جانب سے جاری ہونے والے حکم نامے میں بتایا گیا ہے کہ ''وزیراعظم کو وزیر برائے امور قانون، انصاف اور پارلیمانی معاملات کی پیش کردہ تجاویز کو منظور کرتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں متعلقہ وزارتوں کو قابل عمل تجاویز کے لئے ہدایت جاری کی جارہی ہیں اور اس حوالے سے ان تجاویز کی نقول علیحدہ سے آپ (وزارتوں) کو بھجوائی جارہی ہیں'' اس نمائندے سے بات چیت کرتے ہوئے وزیر قانون بابر اعوان نے بھی اس بات کی تصدیق کی کہ وزیراعظم نے ان کی تجاویز کی توثیق کر دی ہے اور انہوں نے نہ صرف ناموس رسالت قانون میں ترمیم کے متعلق تجاویز مسترد کر دی ہیں بلکہ وزارت داخلہ کی جانب سے آسیہ مسیح کی معافی کے لئے بھجوائی جانے والی سفارش بھی واپس بھجوا دی گئی ہے۔ اب آسیہ مسیح کی اپیل فیصلہ سنائے جانے کے سلسلے میں لاہور ہائی کورٹ میں موجود ہے۔'' (روزنامہ جنگ کراچی، مؤرخہ ۹؍فروری ۲۰۱۱ء)

اخبارات میں ہے کہ وزیراعظم یوسف رضا گیلانی نے جے یو آئی (ف) کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن کو ٹیلی فون کیا، جس میں ناموس رسالت قانون سمیت ملک کی سیاسی صورتحال پر تبادلۂ خیال کیا گیا۔ وزیراعظم نے مولانا فضل الرحمٰن کو یقین دہانی کرائی کہ ناموس رسالت قانون میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ جس پر مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ ٹھوس اور عملی اقدامات تک تحریک جاری رہے گی۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حکمرانوں کو خلوص نیت سے ان اعلانات پر عملی اقدامات کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ آمین۔ ان ربک فعال لما یرید! (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۲۳ تا ۲۸ ؍فروری ۲۰۱۱ء ص ۵،۶)

تحریک ناموس رسالت ...... تازہ صورتحال

ننکانہ کے متصل گاؤں اٹانوالی کی رہائشی ایک مسیحی خاتون آسیہ کو سیشن کورٹ سے سزا ہوئی۔ پنجاب کے سابق گورنر سلمان تاثیر نے اس سے شیخوپورہ جیل میں جاکر ملاقات کی۔ امریکہ نے اس خاتون کے خاندان کو امریکہ کی نیشنیلٹی دینے کا اعلان کیا۔ ادھر ویٹی کن سٹی میں پوپ نے تحفظ ناموس رسالت قانون کو ختم کرنے اور آسیہ کو رہا کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس کے نتیجہ میں ۲۹ ؍نومبر ۲۰۱۰ء کو کراچی جمعیت علماء پاکستان کے زیراہتمام آل پارٹیز کانفرنس منعقد کی گئی۔ جس میں ''تحریک ناموس رسالت'' کے نام سے ایک پلیٹ فارم تشکیل دیا گیا۔ جس کے کنوینیر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر قرار پائے۔ ۱۲ ؍دسمبر ۲۰۱۰ء کو راولپنڈی میں مرکزی جماعت اہل سنت، ۱۳ ؍دسمبر ۲۰۱۰ء کو لاہور جمعیت علماء اسلام (س) کے تحت میں آل پارٹیز کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔ ۱۵ ؍دسمبر ۲۰۱۰ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام اسلام آباد میں عظیم الشان آل پارٹیز کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں ۲۴ ؍دسمبر ۲۰۱۰ء کو ملک بھر میں یوم احتجاج، ۳۱ ؍دسمبر ۲۰۱۰ء کو شٹر ڈاؤن ہڑتال کی اپیل کی گئی۔ ۹ ؍جنوری ۲۰۱۱ء کو کراچی میں جلسہ عام کا اعلان کیا گیا۔

۲۴ ؍دسمبر ۲۰۱۰ء کو ملک بھر میں یوم احتجاج منایا گیا۔ پورے ملک میں جمعہ کے موقعہ پر اسلامیان وطن نے ملک کے کونہ کونہ میں احتجاج کیا۔ ۳۱ ؍دسمبر ۲۰۱۰ء کو پاکستان کی تاریخ کی مثالی ہڑتال ہوئی۔ قصبات و دیہات تک میں مسلمانوں نے شٹر ڈاؤن کر کے اس ہڑتال کو کامیاب بنایا۔ ۹ ؍جنوری ۲۰۱۱ء کے کراچی کے جلسہ عام کے لئے جناب شبیر ابوطالب، مولانا قاری محمد عثمان، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا سید حماد اللہ شاہ، جمعیت اہل حدیث، جماعت اسلامی کے جناب محمد حسین محنتی، الدعوۃ، تحریک اسلامی، ملت اسلامیہ کے نمائندگان نے کراچی کے جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے دن رات ایک کر دیئے۔ مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو نے کراچی میں ڈیرے ڈال دیئے۔ کراچی کے در و دیوار بینروں سے سج گئے۔ اندازہ فرمایئے ایک لاکھ ہینڈ بل اور کئی سو بینر صرف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے شائع کر کے تقسیم کئے۔ چنانچہ ۹ ؍جنوری ۲۰۱۱ء کو کراچی کے چاروں اطراف سے وفود، قافلے، ریلیوں کی شکل میں رواں دواں جلسہ گاہ تبت سنٹر کراچی میں پہنچے تو تبت سنٹر سے مزار قائد تک انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر موجزن تھا۔ چہار سو سر ہی سر نظر آتے تھے۔ جلسہ سے تمام جماعتوں کے قائدین نے خطاب فرمایا۔ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر، جناب سید منور حسن، مولانا فضل الرحمٰن، پیر عبدالخالق بھرچونڈی شریف اور دیگر قائدین کی قیادت میں اس عظیم الشان ریلی اور جلسہ عام نے کراچی کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا۔ مولانا فضل الرحمٰن نے اپنے اختتامی بیان میں فرمایا کہ اگر حکومت پاکستان نے وائٹ ہاؤس میں اپنے امریکی آقاؤں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ تحفظ ناموس رسالت کے قانون کو ختم کر دیں گے تو میں بھی روضۂ رسول اللہ ﷺ پر عہد کر کے آیا ہوں کہ ہم اپنی جان نچھاور کر دیں گے۔ لیکن اس قانون کو ختم نہیں ہونے دیں گے۔ آپ کا بیان اس جلسہ عام کا حاصل بیان تھا۔ الحمدللہ! یوں تحریک کا ایک مرحلہ پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

آئندہ کا پروگرام: ۱۵ر دسمبر ۲۰۱۰ء کی اے. پی. سی کے فیصلوں کے مطابق ۹ر جنوری ۲۰۱۱ء کے جلسہ عام میں اگلے پروگرام کا اعلان کرنا تھا۔ چنانچہ جمعیت علماء اسلام کل پاکستان نے تحریک ناموس رسالت میں شامل تمام جماعتوں کے سربراہوں کو ۸ر جنوری ۲۰۱۱ء بعد از عشاء کراچی کے میرٹ ہوٹل کی اے. پی. سی میں جمع کیا۔ مولانا فضل الرحمٰن کی سربراہی میں رات کے بارہ بجے تک آل پارٹیز کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس میں فیصلہ ہوا کہ ۳۰ر جنوری ۲۰۱۱ء کو لاہور میں احتجاجی جلسہ عام منعقد ہوگا۔ اس سے قبل ۲۹ر جنوری ۲۰۱۱ء کو تحریک ناموس رسالت میں شامل جماعتوں کے سربراہوں کا اجلاس لاہور میں ہوگا۔ اس کی میزبانی جماعت اسلامی کرے گی۔ اس سے اگلے پروگرام کو طے کیا جائے گا اور اس کا اعلان ۳۰ر جنوری ۲۰۱۱ء کے جلسہ عام میں کیا جائے گا۔

حکومت اور ناموس رسالت:

۱...... آسیہ کیس کے نتیجہ میں حکمران جماعت کی رکن شیریں رحمان نے بارہ قومی اسمبلی کے ممبران سے دستخط کرا کر قومی اسمبلی میں بل جمع کرایا کہ اس قانون کو ختم یا تبدیل کیا جائے۔ تا حال وہ بل حکمران جماعت نے واپس لینے کا شیریں رحمان کو پابند نہیں کیا۔ البتہ کہا گیا کہ بل داخل دفتر کر دیا گیا ہے۔ اس کا معنی یہ ہے کہ وہ بل ابھی زندہ ہے۔ قومی اسمبلی کی پراپرٹی ہے۔ جب حالات سازگار ہوں گے اس بل کو نکال کر پھر اسمبلی میں زیر بحث لایا جائے گا۔ یہ فیصلہ حکومت کی بدنیتی کا مظہر ہے۔ اس بل کو داخل دفتر کی بجائے اسمبلی کے فلور میں پیش ہو کر خود پیش کرنے والا رکن اس بل کو واپس لینے کا اعلان کرے اور اس کا یہ اعلان اسمبلی کی کارروائی کا حصہ بنے۔ تا حال حکومت نے ایسا نہیں کیا۔

۲...... آسیہ کیس کے بعد صدر مملکت آصف علی زرداری نے وفاقی اقلیتی امور کے وزیر شہباز بھٹی کی سربراہی میں کمیٹی قائم کی تھی۔ جس نے تحفظ ناموس رسالت کے قانون میں ترامیم تجویز کرنی تھیں۔ تحریک ناموس رسالت کا مطالبہ تھا کہ اس کمیٹی کو کالعدم قرار دیا جائے۔ اخبارات میں حکومت کا مبہم سا بیان شائع ہوا کہ کمیٹی کو کام کرنے سے روک دیا گیا۔ گویا اسے تا حال تحلیل نہیں کیا گیا۔ ان اقدامات سے لگتا ہے کہ حکومت نے ابھی تک جو جو اعلان کئے، وہ بے دلی سے کئے۔ خوش دلی کے ساتھ حکومت ان مطالبات کو تسلیم کرنے میں ہچکچا رہی ہے۔ ان حالات میں ہمارا مطالبہ ہے کہ: (۱) شیریں رحمٰن کے بل کو قومی اسمبلی سے واپس لیا جائے۔ (۲) حکومت نے اس قانون میں ترمیم کے لئے جو کمیٹی بنائی ہے۔ اسے تحلیل کیا جائے۔

جب تک حکومت واضح طور پر ان مطالبات کو تسلیم نہیں کرتی۔ ہم سب کو اپنی جدوجہد کو جاری رکھنا ہوگا۔

☆...... وزیراعظم پاکستان کا یہ فرمانا کہ ہم نے اس قانون میں ترمیم کا فیصلہ نہیں کیا۔

☆...... وزیراعظم پاکستان کا یہ فرمانا کہ ہم اس قانون میں ترمیم نہیں کر رہے۔

یہ وہ دو اعلان ہیں جو یکے بعد دیگرے انہوں نے کہے۔ لیکن یہ دونوں مبہم ہیں۔ ان کا فرمانا کہ ہم نے ترمیم کا فیصلہ نہیں کیا۔ یعنی حکومتی حلقوں میں ترمیم کا مسئلہ زیر غور ہے۔ ابھی تک ہم نے ترمیم کا فیصلہ نہیں کیا یا ہم ترمیم نہیں کر رہے۔ گویا ابھی نہیں پھر؟ یہ دونوں مبہم اعلان قوم کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کے مترادف ہیں۔ حکومت کا فرض بنتا ہے کہ وہ مندرجہ بالا مطالبات کو صدق دل کے ساتھ اپنے ایمان کا تقاضہ سمجھ کر تسلیم کرے۔ رحمت عالم ﷺ کی ذات اقدس کی عزت وناموس کا مسئلہ تمام مسلمانوں کا، اپوزیشن وحکومت کا، عوام وخواص کا، دینی وسیاسی سب جماعتوں کا مشترکہ مسئلہ ہے۔ اس میں جتنی جلدی واضح فیصلہ کا اعلان ہوگا۔ حکومت کے لئے اتنا ہی مفید ہے۔

(ماہنامہ لولاک ملتان مارچ ۲۰۱۱ء ص ۳،۴)

آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت ﷺ کانفرنس لاہور

تحریک ناموس رسالت کے سلسلہ میں تیسرے مرحلہ پر ''آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس'' کے لئے مؤرخہ ۲۹؍جنوری ۲۰۱۱ء کو منصورہ میں جماعت اسلامی کی میزبانی میں اجلاس منعقد ہوا، جس کی صدارت امیر جماعت اسلامی پاکستان جناب سید منور حسن نے کی۔

تلاوت: قاری وقار احمد چترالی، امام جامع مسجد منصورہ نے کی۔

نعت: قاری محمد زوار بہادر نے پیش کی۔

دعائے مغفرت: مولانا عبدالرحمٰن اشرفی، امریکی غنڈوں کے ہاتھوں اور ڈارون حملوں میں شہید ہونے والوں کے لئے مغفرت کی دعا کی گئی، نیز امیر جماعت نے قائدین کا خیر مقدم کیا اور بتلایا کہ کراچی، راولپنڈی، لاہور، اسلام آباد میں کانفرنسیں ہوئیں۔ ۲۴؍دسمبر ۲۰۱۰ء کو مظاہرے اور ۳۱؍دسمبر ۲۰۱۰ء کو ملک بھر میں عظیم الشان ہڑتال ہوئی۔

سیّد منور حسن نے اجلاس کے اغراض ومقاصد بیان کرتے ہوئے بتلایا کہ:

۱...... وزیراعظم، فلور آف دی ہاؤس پر اعلان کریں کہ ناموس رسالت قانون میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔

۲...... شیری رحمٰن بل واپس لیا جائے۔

۳...... پوپ اور یورپ کے قانون کے متعلق بیانات کا نوٹس لیا جائے۔

۴...... یورپی پارلیمنٹ قرارداد کی تردید کی جائے۔

انہوں نے کہا کہ مطالبات جب تک تسلیم نہیں ہوتے، ریلیوں کا سلسلہ جاری رہنا چاہئے۔ ناموس رسالت کے قانون کو ایجنڈا بنانا چاہئے۔ تحریکوں کی کامیابی کا انحصار پُرامن رہنا چاہئے، لیکن تحریک پُرامن رہے، ہمارا ایجنڈا کوئی مخفی نہیں، غلبۂ دین کا ایجنڈا ہے۔

مولانا فضل الرحمٰن نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اکابر علمائے کرام زعماء قوم، دنیا میں اس وقت جو کشمکش ہے۔ اس کے حقیقی عناصر کیا ہیں؟ ہم روزِ اول سے یہ رائے رکھتے ہیں کہ یورپ اور امریکا اور اس کی قیادت کا ایجنڈا اسلامی تہذیب، تمدن اور اقدار کا خاتمہ ہے۔ اسلامی سوسائٹی اور اقدار کے لئے جو بنیادی وسائل اور عوامل ہیں، وہ ادارے ہیں جو اسلامی علوم کے حوالہ سے اسلامی طرزِ حیات بتلاتے ہیں، چونکہ اسلام علم اور تربیت دونوں کا نام ہے، اسلام انسان کو انسان بناتا ہے۔ اعتدال کی روش کا داعی اور علمبردار ہے۔ انہوں نے اس اسلوب کو انتہاء پسندی قرار دیا ہے۔ خواہشات کی اتباع کو روشن خیالی قرار دیا ہے۔ اقتدار پسند طبقہ کے لئے امریکا کی وفاداری کا مکمل اعتراف کرنا اقتدار کے ایوانوں تک پہنچنے کے لئے ضروری ہے۔ نیز آئین کی اسلامی دفعات ان کے لئے بوجھ ہیں، مسلسل ملکی سیاست اور پارلیمنٹ پر دباؤ ہے، جناب رسول اللہ ﷺ کی ناموس کی بے حرمتی کی جاتی ہے، بے حرمتی سے ہمارے پاس کچھ نہیں رہتا، سب سے زیادہ لابی، این جی اوز ہیں جو اس قانون کے خلاف احتجاج کرتی رہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکرادا کرنا چاہئے کہ عوام نے قومی سطح پر مثبت ردِعمل کیا ہے۔ تحریری طور پر ہم نے مطالبات بھیجے، تمام سیاسی مذہبی جماعتیں ایک ہی اضطراب رکھتی ہیں اور وہ ناموس رسالت کی وجہ سے ہے۔ اس پر ہمیں خود اعتمادی آنی چاہئے، قانون میں تبدیلی نہیں ہوگی یہ دھوکا ہے، کیونکہ پروسیجر میں تبدیلی سے قانون غیر موثر ہوجاتا ہے۔ بل اسمبلی کی ملکیت ہے۔ ابھی تک واپس نہیں لیا۔ کراچی کے جلسہ کے اگلے روز پوپ کا بیان آیا، یورپی پارلیمنٹ کی قرارداد آئی، ملکی قیادت ان کی پیروکار ہے۔ لہٰذا ہم متحد ہوکر اس جدوجہد کو دوام دیں گے، ہم نے ناموس رسالت اور اس کے لوازمات کے حوالہ سے تحریک کو آگے بڑھایا ہے، عافیہ صدیقی کو ۸۶ سال سزا دی گئی جو جھوٹ پر مبنی کیس ہے۔ ابھی آسیہ کے متعلق عدالتی حیثیت موجود ہے۔ لاہور میں واقع

ہونے والا واقعہ کس نے کیا، بلیک واٹر کا ہے، مقتولین کو مجرم اور مجرم کو بے گناہ قرار دیا جارہا ہے۔ ان حساس معاملات پر پوری سنجیدگی کے ساتھ لائحہ عمل دینا ہے۔ اپنی فوج، پارلیمنٹ، معیشت بین الاقوامی دباؤ میں ہے، ہم نے غیر مسلح اور عوامی جدوجہد سے دباؤ سے نکالنا ہے۔ یہ تحریک پاکستان کی بقاء کی تحریک ہے۔

تحریک ناموس رسالت رابطہ کمیٹی کے کنوینر صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر نے کہا کہ پانچویں آل پارٹیز ناموس رسالت کانفرنس ہے، ہم نے چار مطالبات رکھے:

۱...... وزیراعظم پارلیمنٹ میں ناموس رسالت میں ترمیم نہ کرنے کا اعلان کریں۔

۲...... اقلیتی وزیر شہباز بھٹی کی سرکردگی میں بنائی گئی کمیٹی تحلیل کی جائے۔

۳...... آسیہ مسیح کیس سے متعلق عدالتی فیصلہ پر عمل درآمد کیا جائے۔

۴...... شیری رحمٰن بل اسمبلی سے واپس لیا جائے، انہوں نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ ۲۴؍دسمبر مظاہرے ۳۱؍دسمبر ۲۰۱۰ء کی ہڑتال ۹؍جنوری ۲۰۱۱ء کا کراچی کا جلسہ ہوا۔ حکمران اپنے بیانات کے ذریعہ کنفیوژن پیدا کررہے ہیں، جب کہ ہم نے تحریری مطالبات بھی پیش کردیئے ہیں، جن کا ''ہاں'' یا ''نہ'' میں جواب آنے تک ہماری تحریک جاری رہے گی۔

تجاویز: (۱) یہ جنگ پارلیمنٹ میں بھی شروع کی جائے، تحریک التوا، بل وغیرہ پیش کئے جائیں۔ (۲) اگلے اقدام صوبائی ہیڈ کوارٹرز میں ریلیاں منعقد کی جائیں، پشاور میں ریلی کا اعلان کیا جائے۔ ممتاز قادری کے گھر میں ریلی کی صورت میں جانا چاہئے، قانونی امداد کے لئے وکلا کی ٹیم تشکیل دی جائے۔ علماء بھی بھرپور تعاون کریں۔ قرآن وسنت کی روشنی میں اعلان کریں۔ (۳) ناموس رسالت کے ساتھ ساتھ نظامِ مصطفیٰ کے لئے لائحہ عمل تیار کیا جائے۔

چوہدری شجاعت حسین نے کہا کہ میں مسلم لیگ کے سربراہ کی حیثیت سے نہیں بلکہ غلام مصطفیٰ کی حیثیت سے حاضر ہوا ہوں، اس تحریک نے سیاسی اختلافات کے باوجود دوریاں ختم کردیں۔ ناموس رسالت کے قانون میں کسی قسم کی تبدیلی برداشت نہیں کی جائے گی، کیونکہ قرآن، سنت، انبیاء کرام کی توہین، کوئی مسلمان برداشت نہیں کرسکتا۔ اس قانون کو ذاتی اغراض ومقاصد کے لئے بھی استعمال کرنا کفر سے کم گناہ نہیں۔ ناموس رسالت کا محافظ اللہ تعالیٰ ہے۔ تحفظ ناموس رسالت نظریہ پاکستان ہے۔

تجویز: ہم اپنا مشن جاری رکھیں، کمیٹی بنا کر حکمرانوں سے ملاقات کی جائے۔ مذاکرات کرنے چاہئیں، نہ ماننے کی صورت میں اگلا قدم اٹھایا جائے۔

علامہ ساجد میر نے کہا کہ اتحاد ویکجہتی اور جہدِ مسلسل سے اگلا پروگرام ابھی طے کیا جائے۔ اگر ہمارے قدم پیچھے ہٹ گئے تو ہمیں بہت پسپائی کرنی پڑے گی، مزید مشکلات پیدا ہوں گی۔ پارلیمنٹ میں جدوجہد، عافیہ صدیقی کے حوالہ سے سلمان رشدی امریکا، گوانتاناموبے میں قرآن پاک کی توہین کے خلاف آواز اٹھائی جائے، یورپ کو مقدس گائے نہ سمجھا جائے، بھرپور تعاقب کیا جائے۔ باعزت شکل یہ ہے کہ حکومت خود دعوت دے اور باضابطہ دعوت دی جائے تو ہمیں انکار نہ ہوگا۔

علامہ ساجد نقوی نے کہا کہ دینی قوتوں کے لئے آزمائش کا مرحلہ ہے، وحدت کو مضبوط کیا جائے، جدوجہد مسلسل جاری رہنی چاہئے، موجودہ حکومت نے باقاعدہ کوئی اعلان نہیں کیا، کوشش یہ ہونی چاہئے، منفی پہلو سے گریز کرنا چاہئے، حکومت سے رابطوں سے کوئی حرج نہیں، مطالبات واضح طور پر تسلیم کریں، باہمی مشاورت سے اگلا اقدام اٹھانا چاہئے۔

خواجہ سعد رفیق پاکستان مسلم لیگ (ن) ممبر قومی اسمبلی نے کہا کہ مجھے میاں صاحب نے بھیجا ہے، توہین رسالت کی سزا میں تخفیف کا کوئی تصور نہیں کیا جاسکتا، پاکستان کی کوئی پارلیمنٹ یا حکومت کو حق ہے نہ اختیار ہے، یہ قانون اور تحریک اندرون و بیرون ملک میں ہونے والی سازشوں کا دفاع ہے۔ البتہ قانون استعمال میں احتیاط ضروری ہے، قانون اس لئے وضع کیا گیا تاکہ لوگ قانون اپنے ہاتھ میں نہ لیں، اس قانون کے لئے پاکستان مسلم لیگ کے کارکن کل کی ریلی میں شرکت کریں گے، مغرب کی سازشوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ تعزیرات پاکستان اس کا راستہ روکتا ہے کہ غلط الزام لگانے والے کے لئے عمر قید یا سزائے موت۔ ایسا معاملہ اسلامی نظریاتی کونسل کے سپرد کیا جائے۔

مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ ’’تحریک ناموس رسالت‘‘ کا یہ پلیٹ فارم محض ایک نکاتی ایجنڈا پر معرض وجود میں آیا ہے، اس حوالہ سے ہی ہمیں جدوجہد کو آگے بڑھانا چاہئے، اس میں کامیابی ہمارے بہت سارے دینی مقاصد میں معاون ومدد ہوگی، لیکن اس وقت اپنی تمام کاوش تحفظ ناموس رسالت کے لئے وقف رکھیں تو بہت بہتر ہوگا۔ اس عنوان پر کامیابی کے بعد دیگر امور کے لئے علیحدہ مشاورت اور طریق کار کو زیر بحث لایا جائے۔ اس وقت دیگر مسائل کو اس مسئلہ تحفظ ناموس رسالت کے ساتھ نتھی کرنا نہ صرف غلط مبحث کا باعث ہوگا بلکہ بہت سارے شکوک وشبہات بھی جنم لیں گے کہ اس مسئلہ کی آڑ میں دیگر فوائد حاصل کرنے کی کوشش شروع ہوگئی ہے، اس سے عوام بھی مایوسی کا شکار ہوں گے۔ امید ہے کہ اس پلیٹ فارم کو اسی کام کے لئے ہی وقف رکھا جائے گا۔ وفد گورنمنٹ سے ملاقات کرے، مولانا فضل الرحمٰن، سیّد منور حسن، صاحبزادہ ابوالخیر کو اختیار دے دیا جائے کہ وہ وفد کی تشکیل کریں۔ اس قانون کے غلط استعمال ہونے کی بات زیر بحث آئی ہے، اس قانون کے تحت پرچہ درج کرنے کے لئے قانون میں یہ طریق کار موجود ہے کہ تھانہ میں درخواست دی جائے جس کی انکوائری ایس پی رینک کا افسر کرے۔

پروفیسر حافظ محمد سعید...... الیکٹرونک میڈیا گورنر کے قتل کے بعد مختلف الاذہان لوگوں کو بٹھلا کر شکوک وشبہات پیدا کررہا ہے کہ مذہبی طبقہ شدت پسند ہے جب کہ سیکولر طبقہ اعتدال پسند ہے۔ یہ بین الاقوامی ایجنڈے کا حصہ ہے، الیکٹرونک میڈیا کے ذمہ داروں سے بھی ملاقاتیں کی جائیں۔ طبقات کی تقسیم سے ملک کو بچایا جائے۔

جناب اعجاز الحق...... اسلامی نظریاتی ملک میں بیٹھ کر عالم اسلام کے خلاف سازش ہورہی ہے۔ میڈیا کو تحفظ ناموس رسالت کے عنوان پر ایک پمفلٹ بنا کر تقسیم کیا جائے، پوری قوم کو ساتھ لے کر چلنے کی ضرورت ہے، انٹرنیٹ پر علماء کرام اور دین دار طبقے کے خلاف زہر اگلا جارہا ہے، سوسائٹی کو توڑنے کی کوشش کی جارہی ہے، دین کا تحفظ علماء کرام کا فرض ہے، آج تک اس مسئلہ میں کسی کو سزا نہیں دی گئی (یعنی سزا پر عمل درآمد نہیں ہوا) اسلامی ملک میں اپنے حکمرانوں سے بھیک مانگی جارہی ہے۔ اسلام آباد کی طرف ایک لانگ مارچ کی کال دی جائے۔ ناموس رسالت کے لئے جان کی قربانی دینی پڑے تو یہ سودا سستا ہے۔

مولانا قاری محمد حنیف جالندھری...... ناموس رسالت کا تحفظ ہماری شاہ رگ ہے، جس پر حملہ کیا گیا ہے۔ اس مسئلہ اور اس کے قانون پر مسلمان حساس ہیں، یہ تمام تر کامیابی کے لئے والہانہ وابستگی ضروری ہے:

۱...... ہماری جدوجہد ناموس رسالت کے لئے خالصتاً ہو۔

۲...... آئندہ بھی تحریک پُرامن رہے۔

۳...... قابل اطمینان اور فیصلہ کن اعلان کے بغیر تحریک کو ختم نہیں کرنا چاہئے، خط میڈیا کو جاری کیا جائے۔

۴...... مس یوز کس سیاق وسباق کے بغیر کی جارہی ہے؟ حدود اللہ میں ترمیم کی گئی تو اس وقت بھی یہ ہی عذر پیش کیا گیا کہ اس کا استعمال صحیح کرنا مقصود ہے۔

پوپ، یورپی یونین، باہر کی دنیا غلط پروپیگنڈا کررہی ہے، پورے قانون کو کالا قانون کہا گیا، حالانکہ یہ اللہ ورسول کا بنایا ہوا قانون، آئین پاکستان کا غلط استعمال کیا گیا، تو کیا آئین پاکستان کو غلط نہیں کہا گیا تو کیا اس کو ختم کردیا جائے؟

تجویز: وزیراعظم نے کچھ وضاحتیں کی ہیں جو ناکافی ہیں، لہٰذا صدر مملکت اس قانون کی وضاحت کریں۔

پیر عبدالرحیم نقشبندی...... یہ تجویز دی کہ آئندہ پروگرام اسلام آباد میں رکھا جائے، اگر سارے قائدین دھرنا دیں تو حکومت اعلان کرنے پر مجبور ہوجائے گی، مسلم لیگ ن کے ایم این اے ایاز امیر کی ناروا گفتگو آتی رہتی ہے، میاں نواز شریف اس کا نوٹس لیں۔

حافظ عاکف سعید امیر تنظیم اسلامی...... اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنی صفوں میں اتحاد واتفاق برقرار رکھیں، مسلمانوں کو لڑانے کی عالمی سازشیں ناکام ہورہی ہیں، ہمارا سب سے بڑا جرم قرآن وسنت کا عدم نفاذ ہے، حدود کے خلاف بل بغاوت ہے۔حق وباطل کا یہ معرکہ آخری مرحلہ میں داخل ہوچکا ہے، اس کی کامیابی تک تحریک جاری رہے۔

خواجہ معین الدین گوریجہ......اس اتحاد کو مستقل حیثیت دی جائے، اس سلسلہ میں کمیٹی تشکیل دی جائے جو مستقل بنیادوں پر ہو۔

مولانا عبدالرؤف فاروقی...... اس قانون کی تبدیلی ابلیسی سازش ہے، ملک توڑنے کے لئے پاکستان کو تقسیم کرنے کی سازش کی جارہی ہے، یہ مطالبات پوپ، امریکا کی سوچی سمجھی اسکیم ہے۔اس تحریک کو ایک نکاتی ایجنڈا پر محدود رکھا جائے۔اس کے بعد دوسری اسلامی دفعات کے تحفظ کے لئے بھی کوشش کی جائیں، ہماری جماعت تحریک کے تمام مطالبات کی بھرپور تائید کرتی ہے۔

پیر جی سیّد عطاء المہیمن شاہ بخاری...... دشمن حضور ﷺ کے وجود کو متنازعہ بنانے کی کوشش کررہا ہے جب کہ یہ قانون اور اس کے مطابق فیصلے یہ فیصلے عدالت نبوی کے ہیں، جسے چیلنج نہیں کیا جاسکتا، ختم نبوت کا فیصلہ فیصلۂ خداوندی ہے۔ پارلیمنٹ میں مولانا فضل الرحمٰن بل پیش کریں۔

۱...... سیاسی راہنماؤں کی میٹنگ بلائی جائے، یہ ہمارے سب کے ایمان کا مسئلہ ہے۔

۲...... چاروں صوبائی اسمبلیوں میں قراردادیں منظور کرائی جائیں۔

۳...... بارایسوسی ایشنز سے قراردادیں آنی چاہئیں۔

آغا مرتضیٰ پویا......ایک مستقل کمیٹی تشکیل دی جائے جو اسلامائزیشن کی حفاظت کرے اور ہمیں ایک اسلامی انقلاب کی طرف بڑھنا چاہئے۔

مولانا فضل الرحیم......ایک وعدہ کرکے اٹھیں کہ ہم تقسیم نہ ہوں، آپس میں نہ الجھیں، میں تمام قائدین کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

حافظ ابتسام الٰہی ظہیر...... اصول قانونی ہے، آسیہ کو سزا عدالت نے دی، آپ ملک میں لاقانونیت کو ہوا دینا چاہتے ہیں، توہین رسالت ناقابل معافی جرم ہے، پوپ، ملکہ برطانیہ اکٹھے ہوچکے ہیں، ہمیں بھی اجماع امت کا مظاہرہ کرنا پڑے گا۔

اعجاز احمد چوہدری......تحریک انصاف نے حمایت کا اعلان کیا۔

حافظ عبدالغفار روپڑی نے تجویز دی کہ چار اہم ستون ہیں: علماء کرام، سیاست دان، میڈیا، حکمران یہ اتحاد کرلیں تو ملک کے تمام مسائل حل ہوسکتے ہیں۔

مولانا رشید احمد لدھیانوی نے تجویز دی کہ آئندہ پروگرام پشاور میں ہو۔کل کے پروگرام میں خواجہ سعد رفیق پیغام پہنچائیں کہ میاں نواز شریف کل کے پروگرام میں پہنچیں۔

انتظامیہ سے امیر العظیم، حاجی احسان الحق نے بتایا کہ راستوں کا تعین ہو چکا ہے، لاہور کی انتظامیہ نے بہت تعاون کیا ان کا شکریہ ادا کیا۔امیر العظیم: ایک بجے نماز ظہر، سوا ایک بجے روانگی، قائدین مال روڈ کے ذریعہ پنڈال کی طرف تشریف لائیں گے۔

سیّد منور حسن نے کہا کہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ لوگوں کو اعتماد میں لیں، یہ تحریک جاری رکھیں گے اور لاکھوں، کروڑوں لوگوں کو سمجھا دیں گے، ایک نکاتی ایجنڈا ہے۔ان حالات میں حکومت سے مذاکرات کا نہیں سوچنا چاہئے۔سینٹرنگ کمیٹی پہلے سے موجود ہے، جس کے صدر ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر ہیں۔۲۰؍فروری ۲۰۱۱ء کو پشاور ریلی، ۱۹؍فروری ۲۰۱۱ء کو کانفرنس اے.پی.سی پشاور میں منعقد ہوگی، جس میں آئندہ کے لائحہ عمل کا اعلان کریں گے۔ممتاز قادری کیس میں قانونی معاونت کی کمیٹی تشکیل دی جائے گی جو اس کے کیس کی پیروی کرے گی، چینلز کے ذمہ داران کے لئے وجود تشکیل دیں گے اور یہ ۲۰؍فروری ۲۰۱۱ء سے پہلے پہلے ہو جائے گا۔پشاور ریلی میں لانگ مارچ کی ڈیڈ لائن دیں گے، آنے والے جمعات میں انہیں معاملات پر خطاب کیا جائے، مذہبی جنونیت کی اصطلاح کی تردید بھرپور انداز میں کی جائے، کل کے جلسہ میں کیا بات کرنی ہے، سیکولر اور لبرل کہلانے والے جنونی ہیں نہ کہ مذہبی لوگ۔

آل پارٹیز کانفرنس کا اجلاس صدر کی دعاء سے ہوا، مجلس کی نمائندگی امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ، مولانا اللہ وسایا، مفتی ظفر اقبال، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور راقم الحروف محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کی۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی مؤرخہ یکم تا ۷؍مارچ ۲۰۱۱ء ص ۷ تا ۱۰)

الحمدللہ! تحریک ناموس رسالت کی سو فیصد کامیاب ہوگئی

نومبر ۲۰۱۰ء کے آخری عشرے میں چک نمبر ۳؍اٹانوالی ضلع ننکانہ کی مسیحی خاتون کے خلاف سیشن جج شیخوپورہ کا فیصلہ آیا۔ملک میں ایک بار پھر تحفظ ناموس رسالت کے خلاف مغربی این جی اوز، یہودی، مسیحی لابیاں، امریکہ اور ویٹی گن کے پوپ سمیت متحد ہوگئے۔قانون کی منسوخی یا کم از کم اس میں ایسی ترمیم کہ جس سے قانون کی افادیت ختم ہو جائے۔ان کا ایجنڈا تھا۔قانون ختم کرنے کے لئے مخالف قوتیں آندھی کی طرح نمودار ہوگئیں۔اس کے نتیجہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اسلام آباد ڈریم لینڈ ہوٹل میں آل پارٹیز کانفرنس طلب کی جس کے متعلق مولانا زاہد الراشدی لکھتے ہیں:

۱۵؍دسمبر ۲۰۱۰ء کو اسلام آباد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے مسئلہ پر آل پارٹیز کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت جمعیت علمائے اسلام پاکستان کے امیر مولانا فضل الرحمٰن نے کی اور اس میں تمام مکاتب فکر اور دینی جماعتوں کے قائدین اور راہنماؤں نے شرکت کی۔ایک عرصہ کے بعد مختلف مکاتب فکر کے راہنماؤں کا اس قدر بھرپور اور نمائندہ اجتماع دیکھنے میں آیا اور ان شاء اللہ تعالیٰ قومی سیاست اور دینی جدوجہد پر اس کے دیرپا اثرات محسوس کئے جائیں گے۔تمام راہنماؤں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ تحفظ ناموس رسالت ﷺ اور تحفظ عقیدہ ختم نبوت سمیت دستور کی تمام اسلامی دفعات کے خلاف سیکولر حلقوں کی مہم دراصل پاکستان کے اسلامی نظریاتی تشخص کو ختم کرنے اور اسے سیکولر ملک بنانے کی عالمی سازشوں کا حصہ ہے۔اس لئے ان کوششوں کا متحد ہوکر مقابلہ کرنے کی ضرورت ہے اور ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی طرح ایک بار پوری قوم کو کل جماعتی دینی فورم پر متحد کرنا وقت کا ناگزیر تقاضا ہے۔

اجلاس میں طے پایا کہ ’’تحریک ناموس رسالت ﷺ رابطہ کمیٹی‘‘ کے نام سے متحدہ پلیٹ فارم تشکیل دے کر تمام مکاتب فکر کو اس پر جمع کیا جائے گا۔ جمعیت علمائے پاکستان (نورانی گروپ) کے صدر جناب ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر رابطہ کمیٹی کے سربراہ ہوں گے اور یہ رابطہ کمیٹی آل پارٹیز کانفرنس میں شریک تمام جماعتوں کے نمائندوں پر مشتمل ہوگی۔

آل پارٹیز کانفرنس میں ملک کے اسلامی نظریاتی تشخص، قومی خودمختاری، دستور کی اسلامی دفعات اور خاص طور پر تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے قانون کے تحفظ کے لئے قومی سطح پر جدوجہد منظم کی جائے گی۔ جس کا آغاز ۲۴؍دسمبر ۲۰۱۰ء کو ملک بھر میں یوم احتجاج سے ہوگا۔ جب کہ ۳۱؍دسمبر کو پورے ملک میں شٹر ڈاؤن ہڑتال ہوگی اور ۹؍جنوری ۲۰۱۱ء کو کراچی میں عظیم الشان عوامی اجتماع ہوگا جس سے تمام مکاتب فکر کے قائدین خطاب کریں گے اور تحریک کے آئندہ لائحہ عمل کا اعلان کیا جائے گا۔

ہم ایک عرصہ سے اس بات پر زور دیتے آرہے ہیں کہ عالمی استعمار کی یلغار سے نہ صرف پاکستان کی قومی خودمختاری اور ملکی سالمیت کو مسلسل خطرات لاحق ہیں۔ بلکہ پاکستان کا اسلامی تشخص اور پاکستانی قوم کا اسلامی عقیدہ وثقافت بھی اس کی زد میں ہے۔

جس کے لئے عالمی استعمار کے اہل کار ایک عرصہ سے ملک کے اندر سرگرم عمل ہیں۔ اس کا مقابلہ صرف دینی قوتیں کر سکتی ہیں اور اس کے لئے ان کا باہمی اتحاد اور مشترکہ فورم ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں گزشتہ ماہ کے دوران کراچی، لاہور اور اسلام آباد میں جمعیت علمائے اسلام، عالمی مجلس احرار اسلام، ملی مجلس شرعی، جمعیت علمائے پاکستان اور جماعت اسلامی کے زیراہتمام نصف درجن کے لگ بھگ مشترکہ اجتماعات منعقد ہوئے۔ جن سے قومی وحدت اور ملی یکجہتی کے رجحانات کو فروغ حاصل ہوا اور سب سے آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۵؍دسمبر کو اسلام آباد میں منعقد ہونے والی مذکورہ آل پارٹیز کانفرنس نے ان تمام اجتماعات کے فیصلوں اور تجاویز کو عملی شکل دیتے ہوئے قومی سطح پر دینی جماعتوں کے مشترکہ محاذ کی تشکیل کا اعلان کر دیا ہے جو ایک خوش آئندہ امر ہے اور ملک کا ہر محبّ وطن شہری اس پر اطمینان کا اظہار کرے گا۔

اس حوالہ سے ہماری اصل تجویز تو یہ تھی کہ ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی طرز پر ’’کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت‘‘ کو بحال کیا جائے جو اپنا ایک مستقل ماضی اور تعارف رکھتی ہے اور ہم اس کے لئے مختلف کالموں میں گزارش کرتے آرہے ہیں۔ لیکن ’’تحریک تحفظ ناموس رسالت رابطہ کمیٹی‘‘ کے عنوان سے ایک نئے فورم کی تشکیل بھی بسا غنیمت ہے اور ہم اس کا خیر مقدم کرتے ہوئے اس پیش رفت پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر محترم شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم اور ان کے رفقاء کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

ملک بھر کے دینی حلقوں سے ہماری گزارش ہے کہ وہ موجودہ ملکی حالات اور قومی صورتحال کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے ’’تحریک تحفظ ناموس رسالت رابطہ کمیٹی‘‘ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ بھرپور تعاون کریں۔ تاکہ دین، ملک اور قوم کے خلاف استعماری قوتوں کی سازشوں کا متحد ہو کر مقابلہ کیا جاسکے۔ (اداریہ ماہنامہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ جنوری ۲۰۱۱ء)

اجلاس کے فیصلوں پر عمل درآمد:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی میزبانی میں اسلام آباد کی اے پی سی نے فیصلہ کیا کہ ۲۴؍دسمبر ۲۰۱۰ء کو پورے ملک میں یوم احتجاج منائیں اور ۳۱؍دسمبر ۲۰۱۰ء کو ملک گیر ہڑتال کی جائے۔ چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے روزنامہ اسلام کے ملک بھر کے ایڈیشنوں میں ۲۲، ۲۳؍دسمبر ۲۰۱۰ء میں ذیل کا اشتہار شائع کیا:

ملک بھر کی تمام دینی وسیاسی جماعتوں نے اس کے لئے جدوجہد شروع کی۔ اللہ رب العزت کی عنایت کردہ توفیق سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام رفقاء نے بھی بھرپور محنت کی۔ الحمدللہ! پورے ملک میں مثالی طور پر یوم احتجاج کامیاب ہوا۔ ۳۱؍دسمبر ۲۰۱۰ء کو ملک بھر میں عدیم النظیر ہڑتال ہوئی۔ اس سے ملک کے اندر تحریک ناموس رسالت ﷺ کے حوالے سے فضاء بنی۔

۸؍جنوری ۲۰۱۱ء کو کراچی میں جمعیت علمائے اسلام پاکستان کی میزبانی میں آل پارٹیز کانفرنس منعقد ہوئی۔ تمام مکاتب فکر، تمام مسالک کی تمام قابل الذکر جماعتیں مذہبی وسیاسی قیادت جمع ہوئی۔ ۹؍جنوری ۲۰۱۱ء کو کراچی میں جلسہ عام تھا۔ پورے کراچی کے درودیوار گواہ ہیں کہ ہر جماعت نے اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے محنت کی۔ ایک لاکھ سے زائد ہیڈ بل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی نے تقسیم کئے۔ ستر ہزار روپے سے زائد کے بینرز اور فلیکس شہر بھر میں لگوائے گئے۔ ۹؍جنوری کو جلسہ عام ہوا۔ کراچی کی تاریخ کا عظیم ترین جلسہ تھا۔ انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر موجزن تھا۔ کراچی کے جلسہ عام میں اعلان کیا گیا کہ ۲۹؍جنوری ۲۰۱۱ء کو لاہور میں جماعت اسلامی کی میزبانی میں اے پی سی اور ۳۰؍جنوری ۲۰۱۱ء کو لاہور میں ریلی وجلسہ ہوگا۔

کراچی کی ریلی وکانفرنس کے بعد فقیر راقم، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا عبدالنعیم، مولانا محمد عرفان نے لاہور میں کیمپ لگالیا۔ ہر روز لاہور میں مختلف مقامات پر کئی کئی بیانات واجتماع ہوئے۔ قصور، شیخوپورہ، ننکانہ میں ضلع کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔ سیالکوٹ اور گوجرانوالہ میں جمعہ کے اجتماعات رکھے گئے۔ گوجرانوالہ میں مولانا محمد عارف، سیالکوٹ میں مولانا فقیر اللہ اختر پوری جماعت کی قیادت میں سرگرم ہوگئے۔ سرگودھا ڈویژن میں مولانا محمد اکرم طوفانی نے بمع اپنی پوری جماعت کے دن رات اس کام کے لئے وقف کئے رکھے۔ راولپنڈی ڈویژن میں مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی، مولانا محمد طیب فاروقی، مولانا قاضی ہارون الرشید، مولانا زاہد وسیم، مولانا قاضی مشتاق الرحمٰن اور دیگر جماعتی احباب نے اپنے ایمان کا تقاضا سمجھ کر کوشش کی۔

۳۰؍جنوری کی ریلی:

چنانچہ راولپنڈی سے ستر بسوں کا قافلہ مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی، سرگودھا سے تیس سے زائد بسوں کا قافلہ مولانا محمد اکرم طوفانی کی قیادت میں لاہور کی ریلی میں شامل ہوا۔ یہ صرف دوشہروں کی رپورٹ ہے۔ اسی طرح صادق آباد سے اٹک تک مولانا رشید احمد لدھیانوی کنوینر تحریک ناموس رسالت پنجاب نے دن رات ایک کردیئے۔ ہر ایک جماعت نے مقدور بھر محنت کی۔ ۲۹؍جنوری کو جماعت اسلامی کے مرکز منصورہ میں اے پی سی منعقد ہوئی۔ اس میں فیصلہ کیا گیا کہ ۱۹؍فروری ۲۰۱۱ء کو پشاور میں اے پی سی جمعیت علمائے اسلام کی میزبانی میں منعقد ہوگی۔ ۲۰؍فروری کو جلسہ عام ہوگا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کی پوری قیادت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی کی قیادت میں متحرک ہوگئے۔ اسلام آباد کے مبلغ مولانا محمد طیب فاروقی نے پشاور جاکر تبلیغی جدوجہد شروع کردی۔

ادھر ۳۰؍جنوری کو لاہور میں جلسہ عام ہوا۔ لاہور کے درودیوار عشق رسالت مآب ﷺ کی فضاؤں سے گونجنے لگے۔ جلسہ عام کیا تھا۔ پورے پنجاب کی تمام دینی قیادت وسیاسی سیادت جمع ہوگئی۔ دیوبندی، بریلوی، شیعہ، سنی، اہلحدیث، حنفی، ن لیگ، ق لیگ، تحریک انصاف، علماء مشائخ، شیوخ حدیث، سیاسی قائدین۔ غرض تمام امت ناموس رسالت کے جھنڈے تلے جمع ہوگئی۔ جلسہ عام ہوا اور مثالی طور پر کامیاب ہوا۔

پیدل مارچ:

اس تحریک میں اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے بہت سارے مناظر ایسے دیکھنے نصیب ہوئے جنہوں نے ماضی کی محبتوں کی داستانوں کو حقیقت کا روپ دے دیا۔ ہڑپہ سے جناب حاجی محمد رمضان بگھیلا کی قیادت میں ایک قافلہ نے ہڑپہ سے لاہور تک کا پیدل مارچ کیا۔ تین راتیں سفر میں گزریں۔ انہوں نے اپنے آبلہ ہائے پاء سے حکومت پر واضح کردیا کہ ناموس رسالت کے لئے بڑی سے بڑی قربانی خندہ پیشانی سے دینے کے لئے امت تیار ہے۔

لاہور کے کامیاب پروگرام کے بعد جیسا کہ گزشتہ لولاک کے اداریہ میں عرض کیا تھا کہ ’’برف پگھل رہی ہے‘‘ چنانچہ قائد جمعیت، تحریک ناموس رسالت کے روح رواں مولانا فضل الرحمٰن صاحب صدر مملکت کی دعوت پر ملاقات کے لئے تشریف لے گئے تو انہوں نے مژدہ سنایا کہ وزارت قانون نے سمری بھیجی تھی۔ اسے وزیراعظم نے منظور کرلیا ہے۔ چنانچہ صدر مملکت کے فون کرنے پر وزیراعظم نے مولانا فضل الرحمٰن کو دعوت دی۔ آپ وہاں تشریف لے گئے۔ وزیراعظم نے وزیراعظم سیکرٹریٹ کی طرف سے منظور کردہ فائل آپ کے سپرد کی۔ یہ سمری ۸؍فروری ۲۰۱۱ء کی منظور کردہ ہے۔ چنانچہ مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے وہ سمری مولانا صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر صاحب کو بھجوائی۔ ڈاکٹر صاحب نے ۱۰؍فروری ۲۰۱۱ء کو اسلام آباد میں تحریک ناموس رسالت کمیٹی کا اجلاس منعقد کیا۔ جس میں کمیٹی کے ارکان کے علاوہ نامور قانون دانوں نے بھی شرکت کی۔ وزارت قانون کی سمری کے ایک ایک حرف کو زیر غور لایا گیا۔ تمام حضرات کی متفقہ رائے ہوئی کہ سمری میں یہ تسلیم کرلیا گیا ہے کہ:

۱...... آسیہ کیس عدالتی طریقہ کار کے مطابق چلے گا۔

۲...... شیریں رحمان کا بل واپس

۳...... قانون ناموس رسالت میں کسی قسم کی ترمیم یا تنسیخ نہ ہوگی جہاں تک اقلیتی امور وزارت داخلہ کی رپورٹیں تھیں ان سب کو مسترد کردیا گیا۔

یہ اتنی بڑی کامیابی تھی کہ اس پر اللہ رب العزت کا جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

چنانچہ ۱۰رفروری ۲۰۱۱ء کے اجلاس میں طے ہوا کہ ۱۱رفروری جمعہ کے دن بعد از عشاء منصورہ میں تحریک ناموس رسالت میں شامل تمام جماعتوں کا سربراہی اجلاس ہو اور اس میں اس کمیٹی کی رائے کو پیش کر کے مرکزی قیادت تحریک کے جاری رکھنے یا کامیابی پر ختم کرنے کا اعلان کرے۔ چنانچہ پروگرام کے مطابق ۱۱رفروری کو اجلاس ہوا۔ اس میں تحریک میں کامیابی پر پوری قوم کو مبارک باد دی گئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نمائندگان نے اپنے امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کی ہدایت کے مطابق اجلاس کے سامنے یہی رائے رکھی کہ کمیٹی برقرار رکھی جائے۔ تاکہ وہ اس سمری پر عمل درآمد سے باخبر رہے۔ البتہ تحریک کا کامیاب ہونے کے باعث اختتام کا اعلان کر دیا جائے۔ کم وبیش تمام جماعتوں کے نمائندگان کی یہی رائے تھی۔ چنانچہ اعلان کیا گیا کہ ۱۹رفروری ۲۰۱۱ء کی اے پی سی اور ۲۰رفروری کا جلسہ عام وریلی پشاور عدم ضرورت کے باعث منسوخ کی جاتی ہیں۔ البتہ ۱۸رفروری کے جمعہ کو یوم تشکر کے طور پر منایا جائے گا۔ چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ذیل کا اشتہار روزنامہ اسلام میں شائع ہوا:

تمام مطالبات منظور ہو جانے پر مبارک باد

جمعۃ المبارک کو یوم تشکر منایا جائے

"تحریک ناموس رسالت" میں شامل تمام دینی وسیاسی جماعتوں، تمام اداروں، تمام شخصیات، سب کو مبارک ہو کہ حکومت نے تحریری طور پر تسلیم کر لیا کہ:

(۱)...... آسیہ کیس عدالتی طریقہ کے مطابق چلے گا۔ (۲)...... شیریں رحمٰن کا بل واپس لے لیا۔

(۳)...... ۲۹۵۔سی میں کسی بھی قسم کی ترمیم وتنسیخ نہ ہوگی۔

اس حکومتی فیصلہ پر اسلامیان وطن کی جبین نیاز اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جانی چاہئے۔ جس نے اس گئے گذرے دور میں حضور علیہ السلام کی عزت وناموس کے مسئلہ پر پوری امت کو جمع کر دیا اور اس فقید المثال کامیابی سے سرفراز فرمایا۔ فالحمد للّٰہ اولاً وآخراً عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلامیان وطن سے اپیل کرتی ہے کہ

۱۸ فروری جمعہ کو خطباء کرام اس مسئلہ پر خطبہ جمعہ دیں پوری قوم تشکر منائے

نوٹ: انشاء اللہ! جمادی الاوّل کے ماہنامہ لولاک ملتان میں حکومتی فیصلے کا پورا متن بمع ترجمہ شائع کیا جارہا ہے۔

شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی امیر مرکزیہ...... مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نائب امیر

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری...... مرکزی ناظم اعلیٰ...... مولانا صاحبزادہ عزیز احمد...... نائب امیر

قارئین کرام! ہر وہ شخص جس نے اخلاص کے ساتھ اس تحریک میں حصہ لیا۔ وہ سب مبارک باد کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہوا کہ بغیر کسی ابتلاء کے اللہ رب العزت نے سو فیصد کامیابی سے سرفراز فرمایا۔

شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ: کے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر بننے کے بعد یہ پہلی تحریک تھی جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے آپ کی قیادت باسعادت میں بھرپور حصہ لیا۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے کامیابی سے سرفراز فرمایا۔ چنانچہ آپ نے ۱۵ردسمبر کو اسلام آباد، ۸رجنوری کو کراچی، ۲۹رجنوری کو لاہور کی اے پی سی میں بذات خود تمام تر عوارضات کے باوجود شرکت فرمائی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے اسلام آباد وکراچی کے اجلاسوں میں شرکت فرمائی۔ ان اکابر کی سرپرستی میں اس کامیابی پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اللہ رب العزت کے حضور جبین نیاز شکر بجالاتی ہے۔

خانقاہ سراجیہ:

قارئین کرام! ایک اور بھی سنئے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب نوراللہ مرقدہ کی

رحلت کے بعد یہ پہلی تحریک تھی جس میں خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین صاحبزادہ خلیل احمد صاحب اور آپ کے برادر گرامی صاحبزادہ سعید احمد صاحب نے اسلام آباد کی اے۔ پی۔ سی میں شرکت کی۔ محترم صاحبزادہ سعید احمد صاحب نے لاہور کی ریلی کے لئے اپنے علاقہ میں بھرپور محنت کر کے اپنے والد گرامی حضرت قبلہ کی روح پرفتوح کو خوش کیا کہ خانقاہ سراجیہ کی بستی سے اپنے خرچہ پر دو بسوں کا قافلہ لے کر لاہور کے جلسہ میں شریک ہوئے۔

قارئین کرام! یقین فرمایئے کہ اس تحریک نے ایک بار پھر دینی ماحول کو زندہ جاوید بنادیا ہے۔ اللہ رب العزت اس فضاء کو برقرار رکھنے کی توفیق دیں۔ آمین!

حکومت پاکستان کی طرف سے ''تحفظ ناموس رسالت'' قانون سے متعلق تازہ فیصلہ کا مکمل ترجمہ

نیشنل اسمبلی، وفاقی وزارت داخلہ، وفاقی وزارت خارجہ، وفاقی وزارت اقلیتی امور اور دیگر ملکی وغیر ملکی اداروں وشخصیات نے وزیراعظم پاکستان کو اپنی اپنی طرف سے خطوط لکھے اور یادداشتیں بھجوائیں۔ وزیراعظم پاکستان نے وفاقی وزیر قانون وپارلیمانی امور کو وہ تمام مواد بھجوا کر ان کی رائے مانگی۔ وفاقی وزارت قانون سے ان تمام امور پر تفصیل سے غور کرنے کے بعد ایک تفصیلی سمری تیار کر کے وزیراعظم پاکستان کو بھجوائی۔ وزیراعظم نے سمری پر دستخط کر کے اسے قانونی حیثیت دے دی۔ ذیل میں اس سمری کا مکمل ترجمہ پیش خدمت ہے۔ یہ ترجمہ پروفیسر ڈاکٹر عتیق الرحمٰن فیصل نے کیا ہے۔ ادارہ!

ناموس رسالت قوانین کا مختلف حوالوں سے ایک مکمل جائزہ (انبیاء علیہم السلام کے متعلق قوانین کا جائزہ):

وزیراعظم پاکستان، وزارت قانون، انصاف وپارلیمانی امور کی طرف سے پیش کی گئی تجاویز کو (ناموس رسالت قانون کے حق میں) بخوشی منظور کرتے ہیں اور اس سلسلے میں متعلقہ وزارتوں کو قابل عمل تجاویز کے متعلق ہدایت جاری کی جارہی ہیں۔ دستخط: خوشنود اختر لاشاری

پرنسپل سیکرٹری وزیراعظم پاکستان

۸؍فروری ۲۰۱۱ء

پاکستان میں قوانین رسالت کے متعلق سوالات کا تفصیلی جائزہ:

حال میں طرح طرح کے مختلف خطوط، مختلف افراد، تنظیموں اور غیر ملکیوں کی طرف سے محترم وزیراعظم پاکستان کو لکھے گئے ((حوالہ PM.SECRETARIAT 4.0.NO.5 FS/2010(30)، (بتاریخ ۳۰؍دسمبر ۲۰۱۰ء آسیہ بی بی کیس) اور مختلف حوالہ جات جو کہ وزارت داخلہ کی طرف سے (بحوالہ لیٹر نمبر 4.0/7/32/2010 Ptns dated 8/12/2010) وزارت عظمیٰ کو بھجوائے گئے۔ یہ سب خطوط سزایافتہ آسیہ نورین کے متعلق لکھے گئے ہیں۔ جیسے کہ ایک معروف ترین عدالت نے سزا سنائی۔ اب ایک اور ریفرنس قانون رسالت میں ترمیم کے حوالے سے اقلیتی امور کی وزارت کی طرف سے بھیجا گیا ہے۔

۲...... وزارت خارجہ کی طرف سے وزارت عظمیٰ کو اسی اشو پر ایک ریفرنس (بتاریخ ۲۳؍نومبر ۲۰۱۰ء DG(Americas-2010)) بھجوایا گیا۔

۳...... شیری رحمٰن (MNA) کی طرف سے پیش کئے گئے ترمیمی بل قانون رسالت (Amendment Law 2010) کو سیکرٹریٹ نیشنل اسمبلی نے وزارت عظمیٰ کو بحث اور تبصرے کے لئے بھجوایا۔ موصوفہ پینل کوڈ اور کریمنل لاء برائے قانون رسالت ۱۸۶۰ء (جو کہ پاکستانی قانون کا حصہ ہے) اور اس کے ساتھ ساتھ ۱۸۹۸ء کے کوڈ آف کریمنل لاء میں ترمیم چاہتی تھی۔

زیر دستخطی (محترم وزیراعظم صاحب) کو آگاہ کیا گیا کہ MNA شیری رحمٰن نے اس ارادے سے نوٹس دیا ہے کہ قانون رسالت کے بل میں ترمیم کر کے ترمیمی قانون رسالت متعارف کروایا جائے۔(Amendment Law 2010) یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ (شیریں رحمٰن کی طرف سے) پیش کئے گئے بل کی موزونیت کے حوالے سے فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے (PLD1991 فیڈرل شریعت کورٹ 10) کی روشنی میں وزارت قانون، انصاف وپارلیمانی امور کی مفصل رائے لی جائے۔

۴...... اس معاملے کی حساسیت اوراہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے وزارت قانون، انصاف اور پارلیمانی امور نے اس معاملے کا جائزہ قرآن وحدیث (ارشادات نبوی) اور پاکستان میں نافذ العمل قانون رسالت (پینل کوڈ 295-C-1860) اوراسی طرح اس قانون کا دوسرے ملکوں میں نافذ العمل ہونے کے حوالے سے تفصیلی جائزہ لیا ہے۔

۵...... پرائیویٹ ممبر بل (جوکہ شیری رحمٰن MNA کی طرف سے نیشنل اسمبلی میں پیش کیا گیا ہے) پر حالیہ بحث کے حوالے سے جو کہ قانون رسالت سے متعلق ہے۔ قومی اسمبلی سیکرٹریٹ نے پہلی دفعہ اس سوال کا جواب فیڈرل شریعت کورٹ (PLD 1991.FSC P-10) کے فیصلے کی مسلمہ حیثیت کو برقرار رکھتے ہوئے پہلے ہی اس کو بلند ترین حیثیت میں منظور کیا ہوا ہے اور اس کو اسی اسلامی تصریحات (قرآن وحدیث کے مطابق) لاگو کیا ہوا ہے۔

آج بھی یہ قانون اور فیصلہ اسی طرح رائج ہے۔ آئین پاکستان کے تحت یہ قانون پہلے ہی سے بالوضاحت موجود تھا کہ قانون کے کسی بھی حصے یا شق کے متعلق کوئی فورم تشکیل دیا جائے کہ آیا یہ اسلامی تصریحات سے مطابقت رکھتا ہے یا نہیں۔ یہ اختیارات فیڈرل شریعت کورٹ کو(203-D اسلامک ریپبلک آف پاکستان کے قانون کے مطابق) دیئے گئے ہیں اور اس آرٹیکل کا متن نیچے دیا گیا ہے اور اس معاملے میں کسی بھی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔

شریعت کورٹ کے آئینی حدود واختیارات:

’’شریعت کورٹ ازخود نوٹس لے کر یا پاکستان کے کسی شہری یا وفاقی یا صوبائی حکومت کی رٹ پر اس سوال کا جائزہ لے سکتی ہے اور فیصلہ دے سکتی ہے کہ آیا کہ وہ قرآن وسنت اور اسلامی تصریحات کے مطابق ہے یا نہیں۔‘‘

۶...... بلاشبہ پاکستان کی پارلیمنٹ کو قوانین کی تشریح، ترمیم اور تنسیخ کے وسیع تر اختیارات ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ پارلیمانی روایات اور ٹھوس آئینی روایات کے مطابق یہ قانون جو کہ پارلیمنٹ نے رائج کیا ہے اور کئی عشروں سے موجود رہا ہے اور عدلیہ کی انتہائی گہرے جائزے اور جانچ پڑتال میں رہا ہے اور اس سلسلے میں انتہائی آئینی تجزیئے میں رہا ہے۔ رہا پیش کردہ ترمیمی بل جس کو زبانی طور پر متعلقہ ممبر نے واپس لے لیا ہے اور اس بل کی واپسی کے سلسلے میں ممبر نے کہیں بھی انکار نہیں کیا ہے۔ قانون رسالت جوکہ دیئے گئے پیراگرافس میں بحث کیا گیا ہے۔ جسے پہلے ہی وفاقی شرعی عدالت نے (شق 2 آرٹیکل 203-D) میں جائزہ لیا ہے اور پہلے ہی اس کا فیصلہ کیا ہے کہ یہ قانون (قانون رسالت) عین اسلامی تصریحات کے مطابق ہے اور اعلان کر دیا ہے کہ اس کی سزا اسلامی تصریحات (احکامات) کے عین مطابق ہے۔ اس لئے متذکرہ بالا قانون رسالت کا نظرثانی شدہ سزا کا ترمیمی بل ۲۰۱۰ء جسے شیریں رحمٰن نے اسمبلی میں پیش کیا تھا۔ اسے مسترد کیا جاتا ہے۔

۷...... قرآن پاک سے اس سلسلے میں چند آیات کا نیچے حوالہ دیا گیا ہے۔

آیت نمبر۱: ’’اور بعض ان میں بدگوئی کرتے ہیں۔ نبی کی اور کہتے ہیں کہ یہ شخص سننے والا ہے تو کہہ سننے والا ہے تمہارے بھلے کے

واسطے یقین رکھتا ہے اللہ پر، اور یقین کرتا ہے مسلمانوں کی بات کا اور رحمت ایمان والوں کے حق میں تم میں سے اور جو لوگ بدگوئی کرتے ہیں اللہ کے رسول کی ان کے لئے عذاب ہے دردناک۔'' (توبہ:۶۱)

آیت نمبر۲: ''وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ان پر لعنت ہے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔'' (الاحزاب:۵۷)

آیت نمبر۳: ''اے ایمان والو! اپنی آواز کو اپنے نبی کی آواز سے بلند نہ کرو اور بات کرتے ہوئے تم نہ چیخو ان کے پاس جیسے بعضے تم میں سے آپس میں چیختے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع کر دیئے جائیں اور تمہیں خبر (شعور) بھی نہ ہو۔ (الحجرات:۲)

آیت نمبر۴: ''تم پیغمبر کی دعا کو اپنے بعض لوگوں کی دعا کی طرح نہ سمجھو۔ اللہ تم میں سے ان لوگوں کو جانتا ہے۔ جو نظریں چرا کر اپنے آپ کو چھپاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو کہ احکامات کو نظر انداز کرنے کی سازش کرتے ہیں جانتا ہے۔ خبردار ہو کہ ان کو غم اور دردناک عذاب پہنچے۔'' (النور:۶۳)

آیت نمبر۵: ''تاکہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی عزت کرو اور اس کی قدر کرو اور اس کی تعریف کرو۔ صبح وشام۔'' (الفتح:۹)

آیت نمبر۶: ''اے ایمان والو! تم پیغمبر کے گھروں میں طعام کے لئے بلا اجازت داخل نہ ہو۔ لیکن اگر تمہیں دعوت دی جائے تو داخل ہونا اور جب کھانا ختم ہو جائے۔ تب چلے جاؤ اور گفتگو کے سلسلہ میں زیادہ دیر وہاں مت ٹھہرو۔ یہ بات نبی کریم ﷺ کے لئے باعث تکلیف ہوتی ہے اور وہ تمہارے وہاں جانے پر عار محسوس کرتے ہیں۔ لیکن اللہ اس حق کے کہنے میں عار محسوس نہیں کرتا اور جب تم کوئی چیز حضور ﷺ کی ازواج مطہرات سے پوچھنا چاہو تو اسے پردے کے پیچھے سے پوچھو۔ یہ تمہارے اور ان کے دلوں کے لئے اطہر ہے۔ نبی کریم ﷺ کو تکلیف (ایذا) پہنچانا نامناسب ہے (اس بات کی اجازت نہیں) انہیں نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے (کسی سے بھی) ان کی زندگی کے بعد بھی نکاح کی اجازت نہیں۔ یہ اللہ کے نزدیک بہت گناہ کی بات ہے۔'' (الاحزاب:۵۳)

آیت نمبر۷: ''وہ لوگ جو اللہ اور اس کے پیغمبر کی مخالفت کرتے ہیں۔ وہ بہت ہی ذلیل لوگوں میں سے ہوں گے۔'' (المجادلہ:۲۰)

آیت نمبر۸: ''بے شک اے نبی تمہارا دشمن دم کٹا ہے۔'' (الکوثر:۳)

آیت نمبر۹: ''وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کو قتل کر دیا جائے گا یا ان کو پھانسی (صلیب چڑھانا) دے دی جائے گی اور ان کے ہاتھ اور پاؤں (متبادل سمتوں سے) کاٹ دیئے جائیں گے۔ یا انہیں وہاں سے (اس جگہ سے) نکال دیا جائے گا۔ پس دنیا میں بھی ان کے لئے ذلت ہے اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔'' (المائدہ:۳۳)

آیت نمبر۱۰: ''اگر وہ عہد کے بعد اپنے عہد سے پھر جائیں اور تمہارے دین پر طعن وتشنیع کریں تو کفار کے سرداروں سے قتال کرو۔ کیونکہ ان کا کوئی ایمان نہیں۔ کیونکہ وہ پھرنے (اپنے عہد سے) والے ہیں۔'' (التوبہ:۱۲)

(اب کچھ حوالہ جات احادیث سے درج ذیل ہیں)

حدیث نمبر۱: ''حضرت انس بن مالک ؓ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن حضور ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور وہ اپنے سر پر خود پہنے ہوئے تھے جب انہوں نے اسے اتارا۔ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ ابن خطل غلاف کعبہ سے چمٹ رہا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس کو قتل کر دو اور مالک نے بیان کیا کہ اس دن حضور ﷺ احرام کی حالت میں نہیں تھے اور اللہ بہتر جانتا ہے۔'' (صحیح بخاری ج۵ باب۵۸۲ ص۴۰۵،۴۰۶)

حدیث نمبر۲: ’’نبی کریم ﷺ نے فرمایا (جابر بن حیان ؓ سے) کہ کعب بن اشرف (یہودی) کو مارنے کے لئے کون تیار ہے؟ محمد ؓ بن مسلمہ نے عرض کیا۔ ’’کیا آپ ﷺ پسند فرمائیں گے کہ میں اسے مار ڈالوں۔‘‘ تو نبی کریم ﷺ نے اجازت دی۔ (ہاں کہی) تو مجھے یہ کہنے کی اجازت دی کہ میں جب چاہوں اسے قتل کردوں۔ نبی کریم ﷺ نے اجازت عطاء فرمائی۔‘‘ (صحیح بخاری ج۴ باب ۱۷۱ ص۱۰۸)

حدیث نمبر۳: ’’حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے انصار میں سے کچھ لوگوں کو ابورافع (یہودی) کے قتل کے لئے بھیجا اور عبداللہ ؓ بن عاتک کو ان کا امیر بنایا۔ ابورافع نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کرتا تھا اور آپ ﷺ کے دشمنوں کی مدد کرتا تھا۔ وہ حجاز کی سرزمین میں ایک قلعے میں رہتا تھا۔ جب سورج غروب ہونے کے بعد اس کے قلعے تک پہنچے اور تب لوگ اپنا سامان اپنے گھروں میں (واپس) لا چکے تھے۔ تو عبداللہ ؓ بن عاتک اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم اپنی جگہ پر بیٹھ جاؤ اور میں گیٹ کے دربان سے گیٹ میں داخل ہونے کے لئے کوئی حربہ کروں گا تو عبداللہ ؓ قلعے کی طرف روانہ ہوئے اور جب دروازے پر پہنچے تو انہوں نے اپنے آپ کو قصداً کپڑوں میں ڈھانپ لیا۔ تاکہ دربان انہیں (وہیں کا سمجھتے ہوئے) اندر بلالے۔ لوگ اندر جاچکے تھے اور دربان نے عبداللہ ؓ کو (قلعے کے خدام) میں سے سمجھتے ہوئے کہا۔ او اللہ کے بندے۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو اندر داخل ہوجاؤ۔ کیونکہ میں گیٹ بند کرنا چاہتا ہوں۔ عبداللہ ؓ نے اپنی کہانی میں اضافہ کرتے ہوئے کہا کہ میں قلعے میں داخل ہوگیا اور اپنے آپ کو چھپالیا۔ جب لوگ اندر داخل ہوگئے تو دربان نے دروازہ بند کرلیا اور چابیاں لکڑی کی ایک کھونٹی سے لٹکا دیں۔ میں اٹھا اور چابیاں لے کر میں نے دروازہ کھول دیا۔ کچھ لوگ رات کے وقت ابورافع کے ساتھ خوشگوار رات گذارنے کے لئے اس کے کمرے میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ جب اس کے ساتھی رات کی تفریح کے بعد چلے گئے تو میں اس کی طرف بڑھا اور جب میں نے ایک دروازہ کھولا تو اسے اندر سے بند کردیا۔ میں نے اپنے آپ سے کہا۔ کیا ان لوگوں کو میری موجودگی کا پتہ چلنا چاہئے۔ وہ مجھے اس کو قتل کرنے تک نہیں پکڑسکیں گے۔ تب میں اس تک پہنچ گیا اور اسے اپنے خاندان کے درمیان تاریک کمرے میں سوئے ہوئے پایا۔ لیکن میں اس کی موجودگی کی صحیح جگہ کو نہ پاسکا۔ اس لئے میں زور سے چلّایا۔ ’’اے ابورافع‘‘ ابورافع نے کہا کون ہے۔ میں اس آواز کی سمت چل پڑا اور تلوار سے اس پر وار کیا۔ لیکن میں اس پریشانی کے سبب اسے قتل نہ کرسکا کہ وہ زبردست چلّایا اور میں مکان سے باہر آگیا اور چند لمحے اس کا انتظار کیا اور تب دوبارہ اس کی طرف گیا۔ اے ابورافع یہ کیسی آواز (شور) ہے؟ ابورافع نے کہا۔ تمہاری ماں (خوار) ہو۔ ایک آدمی میرے گھر میں داخل ہوا اور تلوار سے مجھ پر وار کیا۔ میں نے اسے اور شدت سے تلوار ماری۔ لیکن اسے قتل نہ کرپایا۔ پھر میں نے تلوار کو اس کے پیٹ میں اتنا دبایا کہ اس کی کمر تک جا پہنچی۔ پھر مجھے احساس ہوا کہ اب میں نے اسے مار ڈالا ہے۔ میں نے ایک ایک کرکے دروازے کھولے اور پھر میں سیڑھیوں تک پہنچ گیا۔ (آخری سیڑھی تک) اور میں نے سمجھا میں آخری سیڑھی تک پہنچ گیا ہوں۔ میں نے باہر قدم رکھا۔ گر پڑا اور چاندنی رات میں میری ٹانگ ٹوٹ گئی۔ میں نے ٹانگ کو اپنی پگڑی سے باندھ لیا اور آگے روانہ ہوا اور دروازے پر جا بیٹھا اور کہا کہ آج رات میں نہیں باہر جاؤں گا۔ جب تک یہ نہ جان لوں کہ وہ مرچکا ہے۔ اگلے دن صبح (مرغ کے اذان کے وقت) موت کا اعلان کرنے والا دیوار پر کھڑا اعلان کررہا تھا کہ میں ابورافع جو کہ حجاز کا سوداگر ہے۔ اس کی موت کا اعلان کرتا ہوں۔ پھر میں اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور کہا اب ہم اپنے آپ کو بچائیں۔ کیونکہ اللہ نے ابورافع کو مار دیا ہے۔ اس کے بعد میں اپنے ساتھیوں کے ہمراہ روانہ ہوا اور پاک پیغمبر ﷺ کے پاس پہنچ کر پورا قصہ عرض کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ’’اپنی ٹوٹی ہوئی ٹانگ کو باہر نکالو۔‘‘ میں نے اسے باہر نکالا آپ ﷺ نے اسے ملا تو یہ ایسے ٹھیک ہوگئی۔ جیسے اسے کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔ (یعنی کوئی تکلیف تھی ہی نہیں)‘‘ (صحیح بخاری ج۵ باب نمبر۱۷ ص۲۵۱ تا ۲۵۳)

حدیث نمبر۴: ''حضرت عمیرؓ بن امیہ سے مصدقہ روایت ہے کہ اس کی مشرکہ بہن اسے تنگ کیا کرتی تھی۔ جب وہ حضورﷺ سے ملتا تو وہ (ان کے سامنے) حضورﷺ کو گالیاں دیتی تھی۔ آخرکار ایک دن اس (حضرت عمیرؓ) نے اسے قتل کر دیا۔ اس کے بیٹے چلاّئے اور کہا ہم ان قاتلوں کو جانتے ہیں جنہوں نے ہماری ماں کو قتل کیا ہے اور ان لوگوں کے والدین مشرک (کافر) ہیں۔ حضرت عمیرؓ نے سوچا کہ اس عورت کے بیٹے غلط آدمیوں کو قتل نہ کر دیں۔ وہ نبی کریمﷺ کے پاس آئے اور تمام صورتحال عرض کی۔ رسول اللہﷺ نے کہا، تم نے اپنی بہن کو کیوں قتل کر دیا ہے؟ حضرت عمیرؓ نے عرض کی وہ مجھے آپ کے متعلق تکلیف پہنچاتی تھی۔ نبی کریمﷺ نے اس عورت کے بیٹوں کو بلوایا اور قاتلوں کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے قاتلوں کے بارے میں کچھ اور لوگوں کے نام لئے۔ نبی کریمﷺ نے انہیں اطلاع دی اور اعلان کیا کہ اس (عورت) کا قتل ٹھیک ہوا ہے۔'' (مجمع الزوائد و منبع الفوائد ج۵ ص۲۶۰)

(جیسا کہ یہ PLD 1991-FSC10 میں رپورٹ شدہ ہے)

حدیث نمبر۵: ''حضرت عکرمہؓ سے مستند روایت ہے کہ ایک شخص نے حضورﷺ کو گالی دی تو پاک پیغمبرﷺ نے فرمایا مجھے اس دشمن کے خلاف کون مدد دے گا۔ حضرت زبیرؓ نے فرمایا میں۔ تب حضرت زبیرؓ اس سے لڑے اور اسے مار ڈالا۔ نبی کریمﷺ نے اسے یہ نیکی عطاء فرمائی۔''(PLD 1991 FSC10/25 میں رپورٹ کی گئی)

حدیث نمبر۶: ''عبداللہؓ بن محمد سے سفیان بن عیینہ سے اور عمرؓ سے (ان تمام حوالوں سے) حضرت جابرؓ نے روایت کی ہے کہ نبی کریمﷺ نے فرمایا کہ کون کعب بن اشرف کو قتل کرے گا۔ کیونکہ پیغمبرﷺ کو بہت ستایا ہے۔ محمد بن مسلمہ نے دریافت کیا۔ اے اللہ کے پیغمبرﷺ کیا آپ پسند فرمائیں گے کہ میں اسے قتل کروں؟ تو آپﷺ نے فرمایا ہاں اور انہوں نے اسے مار ڈالا۔'' (صحیح مسلم کتاب الجہاد ۲۱۵۸)

حدیث نمبر۷: ''یہ بیان کیا گیا ہے۔ فتح مکہ کے بعد حضورﷺ عام معافی کا اعلان کر چکے تو آپﷺ نے ابن خطل اور اس کی کنیزوں کو جو کہ نبی کریمﷺ کے متعلق گستاخانہ شاعری کرتی تھیں۔ ان کے قتل کا حکم فرمایا۔ (الشفاء از قاضی عیاض ج۲ ص۵۸۴)

(PLD 1991 FSC10 میں رپورٹ کیا گیا ہے)

سیکشن ۲۹۵-سی: پاکستان کے پینل کوڈ (تعزیرات پاکستان) اسی قانون سے متعلق ہے جو کہ زیر بحث ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ سیکشن ۲۹۵-سی ۱۸۶۰ء پر اور کورٹ کے مجوزہ چارج پر بھی طائرانہ نظر ڈال لی جائے جو کہ درج ذیل ہیں۔

۲۹۵-سی قانون کی تشریح گستاخانہ الفاظ کا استعمال (نبی کریمﷺ یا انبیاء علیہم السلام کے متعلق):

''جو شخص الفاظ کے ذریعے جو بولے گئے یا تحریر کئے گئے یا ظاہری نقوش کے ذریعے یا کسی بہتان کے ذریعے یا طعن آمیزی کے ذریعے یا خوشامد کے ذریعے بالواسطہ یا بلاواسطہ ہو پاک پیغمبرﷺ کے مقدس نام کی بے حرمتی کرتا ہے۔ اسے سزائے موت دی جائے گی۔ یا عمر قید دی جائے گی اور جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔'' توہین رسالت پر مندرجہ ذیل چارج کورٹ آف سیشن وغیرہ کی طرف سے (اس نیچے دی گئی شکل کے مطابق چارج لگایا جائے گا)

توہین رسالت کے مرتکب مجرم پر قانونی عدالتی چارج

''یہ کہ تم نے فلاں مہینے کی فلاں تاریخ کو لکھ کر یا خطاب کرتے ہوئے ان الفاظ کا یا ظاہری نقوش یا بہتان کا ذکر کیا جو کہ اس نے جان بوجھ کر اور بدنیتی کے ارادے سے پاک پیغمبر محمدﷺ کے مقدس نام کی بے حرمتی کی ہے۔ ایسے نازیبا تاثرات (الفاظ) استعمال کئے۔

اس طرح تم اس جرم کے مرتکب ہوئے اور اس طرح پاکستان پینل کوڈ ۱۸۶۰ء کی شق ۲۹۵-سی کے مطابق سزا (سزائے موت اور عمر قید اور جرمانہ) کے مستحق ہوئے۔''

اور میری (جج) کی ہدایت پر اس الزام کی ٹرائل عدالت کے ذریعے کی گئی۔

متذکرہ بالا قرآنی آیات اور پاک پیغمبر ﷺ کی روایات سے عیاں ہے کہ قرآن وسنت اور پاکستان کے آئین کے مطابق ناموس رسالت کی بے حرمتی پر سزائے موت مقرر کی گئی ہے اور دستور پاکستان میں ایسے الفاظ کو استعمال کرنے سے جو کہ عملاً اور بدنیتی پر مبنی ہوں (اس خاص الزام میں) ایسے معاملے میں جو سزا رکھی گئی ہے۔ پاکستان کی اور کوئی بھی عدالت اس سے ہٹ کر کوئی اور سزا نہیں دے سکتی۔ یہ قانون کورٹ پر اس کے غلط استعمال پر دو ضمانتیں قدغن کے طور پر فراہم کرتا ہے۔ پہلی بات یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ جج اس جرم کے تعین کے وقت بنظر غائر دیکھے اور دوسرا یہ کہ توہین رسالت کے جرم کے اصل ارتکاب کو دیکھے۔ جرم کے معاملے میں انصاف کی رو سے یہ دونوں اصول بین الاقوامی طور پر مسلمہ ہیں اور بین الاقوامی معیاروں کے مقاصد پر پورا اترتے ہیں۔

توہین رسالت کا جرم تقریباً تمام الہامی مذاہب میں قابل سزا جرم ہے۔ اس کی ایک زندہ مثال ''یہودیت'' سے لی جاسکتی ہے۔ (تورات بک تین سے) (تورات:۱۶:۲۴، Livities) میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ: ''وہ جو اہانت رسول کرتے ہیں۔ ان کو یقیناً سزائے موت دی جائے گی۔''

اس غلط پروپیگنڈے کو ختم کرنے کے لئے کہ توہین رسالت کا قانون صرف پاکستان ہی میں رائج ہے اور اس طریقے سے صرف ایک مخصوص طبقے کو ٹارگٹ کرنے کے لئے (یہ قانون) بنایا گیا ہے۔ (یہ تاثر بالکل غلط ہے) اس سلسلے میں ہم توہین رسالت کے قانون کو مختلف ممالک میں رائج قوانین کے حوالے سے دیکھتے ہیں۔

(تقابلی جائزہ درج ذیل ہے)

افغانستان: افغانستان جو کہ ایک اسلامی ریاست ہے۔ توہین رسالت کے قانون کو شریعت کی روشنی میں قتل یا پھانسی کی سزا دیتی ہے۔

آسٹریلیا: قانون ناموس رسالت کے معاملے میں کچھ ریاستوں اور علاقوں میں جرم ہے اور کچھ میں نہیں ہے۔ ناموس رسالت کے سلسلے میں توہین رسالت کے مجرم کو آخری دفعہ ۱۹۱۹ء میں وکٹوریہ میں پھانسی دی گئی۔

آسٹریا: آسٹریا میں توہین رسالت کے سلسلہ میں دو شقیں موجود ہیں۔ (۱) ۱۸۸/ مذہبی تعلیمات میں تبدیلی لانا۔ (۲) ۱۸۹/ مذہبی تعلیمات کو (ڈسٹرب) گڑبڑ پیدا کرنا۔

بنگلہ دیش: بنگلہ دیش قانون رسالت کی بے حرمتی کو قانوناً روکتا ہے اور مذہبی جذبات کو مجروح کرنے سے بھی روکتا ہے اور گفتگو کی آزادی کے سلسلے میں دیگر قوانین اور پالیسیوں کو بھی روکتا ہے۔

برازیل: آرٹیکل ۲۰۸/ پینل کوڈ کے مطابق عوامی طور پر ایسا کوئی بھی عمل جو مذہبی تعلیمات میں تبدیلی کا باعث بنے ایک قابل سزا جرم ہے۔ جس کی سزا ایک مہینے سے ایک سال تک ہوسکتی ہے۔ یا جرمانہ بھی ہوسکتا ہے۔

کینیڈا: کینیڈا کے کریمنل کوڈ کے مطابق اہانت رسول ایک جرم ہے۔ لیکن کینیڈین حکومت ان شقوں کو چارٹر آف رائٹس اینڈ فریڈم کے حوالے سے دیکھتی ہے۔ ۱۹۳۵ء میں کینیڈا میں قانون رسالت کے مجرم کو پھانسی دے دی گئی۔

ڈنمارک: ڈنمارک میں پینل کوڈ نمبر ۱۴۰/ توہین رسالت کے متعلق ہے۔ لیکن ۱۹۳۸ء کے بعد جب کہ ایک نازی گروپ کو

غیر مذہبی پروپیگنڈے کی بناء پر سزا دی گئی تھی۔ اس واقعے کے بعد اس شق کا استعمال نہیں کیا گیا۔ نفرت پر مبنی تقاریر کے حوالے سے ۲۶۶ بی کے قانون کا آزادانہ استعمال کیا جاتا ہے۔ توہین رسالت کے قانون کے خلاف ۲۰۰۴ء میں تجاویز دی گئیں۔ لیکن اکثریت نہ ہونے کی وجہ سے یہ ناکام ہوگئیں۔

مصر: مصریوں کی اکثریت سنی العقیدہ ہے۔ اکثریت قانون رسالت کو مصر کی اقلیتوں خاص طور پر شیعہ، صوفی، عیسائیوں، بہائی اور دہریوں کو تنگ کرنے کے لئے استعمال کرتی ہے۔

اردن: اردن کا قانون توہین رسالت سے روکتا ہے اور مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے سے روکتا ہے یا نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی سے روکتا ہے۔ ان حدود کی خلاف ورزی کرنے والے کو تین سال تک کی سزا اور جرمانہ کیا جاسکتا ہے۔

کویت: کویت ایک اسلامی ملک ہے۔ یہ اہانت رسول کو سنی اسلام کے مطابق قانون کے ذریعے روکتا ہے تاکہ شریعت کے ذریعے۔ اہانت رسول کے ملزم کویت میں عام طور پر شیعہ، تعلیمی اداروں اور صحافیوں کو ٹارگٹ کرتے ہیں۔

ملائشیا: ملائشیا مذہب کی توہین سے روکتا ہے اور مذہبی معاملات کی توہین کو تعلیم کے ذریعے سے روکتا ہے اور اس سلسلے میں الیکٹرانک میڈیا اور اخباری میڈیا پر قانونی پابندی عائد کرتا ہے۔ ملائشیا میں کچھ ریاستیں شرعی کورٹس کے ذریعے سے اسلام کی حفاظت کرتی ہیں۔ لیکن جہاں شریعت لاگو نہ ہوتی ہو وہاں ملائشین پینل کوڈ مجرموں کو سزائیں دیتا ہے۔

مالٹا: توہین رسالت کے خلاف قوانین کی بجائے حکومت مالٹا نے مذہب میں تبدیلی اور غیر اخلاقی جرائم کے خلاف قوانین بنائے ہیں۔ ۱۹۳۳ء کے قانون شق نمبر ۱۶۳ (کریمنل کوڈ) رومن کیتھولک مذہب کی خلاف ورزی سے روکتا ہے۔ یہ مالٹا کا مذہب ہے۔ مالٹا کے مذہب میں ردوبدل یا ترمیم کرنے والے کو ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے ایک سے چھ ماہ کی قید دی جاتی ہے۔ آرٹیکل نمبر ۱۶۴ کی رو سے مالٹا کی تہذیب میں کسی قسم کی تحریف یا ردوبدل کرنے والے کو ایک سے تین ماہ کی قید کی سزا دی جاتی ہے۔ آرٹیکل ۳۳۸ بی کے مطابق اگر کوئی شخص بیشک نشہ کی حالت میں کوئی ایسے غیر موزوں یا غلط الفاظ استعمال کرتا ہے یا غیر اخلاقی حرکات کرتا ہے تو وہ آرٹیکل نمبر ۳۴۲ کے مطابق بھی عوامی جذبات کو مجروح کرنے یا ناشائستگی پھیلانے پر سزا کا مستوجب ہوگا۔ ۳۳۸ بی میں اہانت رسالت کے مرتکب شخص کو گیارہ یورو اور ۶۵ سینٹ جرمانہ کیا جائے گا اور زیادہ سے زیادہ تین ماہ تک قید کی سزا دی جائے گی۔ ۲۰۰۸ء میں ۶۲۱؍افراد کے خلاف مالٹا میں توہین رسالت کے سلسلے میں کاروائی کی گئی۔

نیدرلینڈ: نیدرلینڈ کی ریاست میں توہین رسالت پر آرٹیکل نمبر ۱۴۷ کی رو سے تین مہینے کی جیل ہے یا ۳۸۰۰ یورو کا جرمانہ ہے۔

نیوزی لینڈ: نیوزی لینڈ میں سیکشن ۱۲۳ کرائمز ایکٹ ۱۹۶۱ء کے مطابق اگر کوئی شخص توہین رسالت پر مبنی کوئی مواد شائع کرتا ہے تو اس کو ایک سال کی سزا ہے۔ اس سلسلے میں The maari land کے پبلشر جان گلوور کو ۱۹۲۲ء میں سزا دی گئی۔

نائیجیریا: نائیجیریا میں سیکشن ۲۰۴ کے مطابق توہین رسالت ایک جرم ہے اور شریعت کورٹس کو کچھ ریاستوں میں شریعت کے مطابق کام کرنے کی اجازت ہے۔ آزاد خیالی کے عنصر کے سبب نائیجیریا میں کورٹس کی آئینی حیثیت کو اکثر غصب کیا گیا ہے۔

سعودی عرب: سعودی عرب کا ریاستی مذہب اسلام ہے۔ ملک میں سنی اور وہابی فرقے موجود ہیں۔ ملک کے قوانین ایک خوبصورت آمیزہ ہیں۔ شریعت کے اور اعلیٰ مذہبی سکالرز کے فتویٰ کی روشنی میں فیصلے کئے جاتے ہیں جو مختلف سزاؤں کی شکل یا موت کی شکل میں ہوسکتے ہیں۔

سوڈان: سوڈان میں ریاستی مذہب سنی اسلام ہے۔ملک کی تقریباً ۷۰ فیصد آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے۔باقی ایک بڑا گروپ جو تقریباً ۲۵ فیصد ہے اینیمسٹ (Animist) مذہب پر مشتمل ہے۔سیکشن ۱۲۵/سوڈانی کریمنل ایکٹ کے مطابق مذہب کی تذلیل، نفرت یا توہین کی سختی سے ممانعت ہے اور اس سیکشن کے مطابق جرمانے اور مختلف سزائیں دی جاسکتی ہیں۔(جرمانہ زیادہ سے زیادہ ۴۰ لیشز ہے) نومبر ۲۰۰۷ء میں اگر سوڈانی ٹیڈی بیئر بیلس فیمی کیس (Sudanese taddy bear balesphemy case) بہت مشہور ہوا۔دسمبر ۲۰۰۷ء میں یہ سیکشن دو مصری بک سیلرز کے خلاف استعمال ہوا۔کیونکہ انہوں نے کورٹ کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ ؓ کے متعلق نازیبا الفاظ استعمال کئے تھے۔ان دو بک سیلرز کو چھ ماہ کی سزا دی گئی۔

متحدہ عرب امارات: یو.اے.ای توہین رسالت کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔وہ شریعت کے قوانین کے عین مطابق اور غیر مسلموں کے خلاف جج حضرات کی سماعت کے بعد مختلف سزائیں دی جاتی ہیں۔

برطانیہ: برطانیہ میں توہین رسالت کے قوانین صرف عیسائیت کے متعلق تھے۔آخری توہین رسالت کا معاملہ ۲۰۰۷ء میں ایک گروپ کرسچین وائس کے خلاف ہوا۔جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک (Gay) کے طور پر سٹیج پر پیش کیا گیا۔اس گروپ پر الزمات لگائے گئے۔لیکن ویسٹ منسٹر کے مجسٹریٹ نے پھر ہائیکورٹ نے یہ الزمات یہ کہہ کر مسترد کردیئے کہ سٹیج یا تھیٹر پر یہ قوانین لاگو نہیں ہوتے۔آخری کامیاب کیس برطانیہ میں ۱۹۷۷ء میں ڈینس لیمن کے خلاف دائر ہوا جو گے نیوز کا ایڈیٹر تھا۔اس کی ایک لکھی گئی نظم (The love thaf dares to speak its name) جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق غلط کردار پیش کیا گیا۔لیمن کو پانچ سو پونڈ کا جرمانہ کیا گیا اور نو ماہ کی قید ہوئی۔اسی نظم نے ۲۰۰۲ء میں (Trafalyas squasc) صرح میں اسی طرح لوگوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا۔لیکن کوئی آئینی کاروائی یا سزا نہیں ہوئی۔۹/دسمبر ۱۹۲۱ء آخری شخص برطانیہ میں جسے توہین رسالت پر سزا ہوئی۔اس کا جان ولیم گوٹ تھا۔اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے یروشلم (بیت المقدس) میں داخلے کے متعلق من گھڑت کہانی پیش کی تھی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا موازنہ ایک سرکس کے مسخرے سے کیا تھا۔اسے نو مہینے کی سخت قید بامشقت کی سزا دی گئی۔سکاٹ لینڈ میں توہین رسالت کا آخری کیس ۱۸۴۳ء میں ہوا۔جب کہ ۱۶۹۷ء میں ایک سکاٹش باشندے تھامس ایکن ہڈ کو توہین رسالت پر پھانسی دے دی گئی۔۵/مارچ ۲۰۰۸ء کو کریمنل جسٹس اور امیگریشن ایکٹ ۲۰۰۸ء میں توہین رسالت کی قانونی دفعات کے حوالے سے انگلینڈ اور ویلز میں کچھ تبدیلیاں کی گئیں اور عام قانون توہین رسالت ختم کردیا گیا۔۸/جولائی ۲۰۰۸ء کو شاہی منظوری سے یہ نیا تبدیل شدہ قانون لاگو ہوگیا۔

یمن: یمن میں بھی دوسری اسلامی ریاستوں کی طرح توہین رسالت پہ قوانین اور سزائیں موجود ہیں۔مذہبی اقلیتوں، ذہین لوگوں، فنکاروں، رپورٹرز اور ہیومن رائٹس کی تنظیموں کو نقصان پہنچانے پر سزائیں ہیں۔اگر کوئی شخص واقعتاً توہین رسالت کا مرتکب ہوتا ہے تو یمن کی شرعی کورٹس اسے سزائے موت دیتی ہے۔

امریکہ: امریکہ کے ابتدائی ایام میں توہین رسالت پر موت کی سزا تھی۔لیکن اس میں لچک یا تبدیلی کے مشی گن اوکلاہوما، ساؤتھ کیرولینا، میساجوزٹس اور پنسلوانیا ہیں۔ریاستوں کے توہین رسالت کے متعلق قوانین موجود ہیں۔امریکہ کی کچھ ریاستوں میں ابتدائی دنوں میں توہین رسالت سے متعلق قوانین موجود ہیں۔مثلاً باب ۲۷۲ میساچوزٹس میں عام قوانین میں ایک شق موجود ہے جو ۱۶۹۷ء کی ریاستی قوانین میں اسی سے متعلق ہے۔سیکشن ۳۶/جو کوئی بھی ارادتاً اللہ پاک کے مقدس نام کی بے حرمتی کرے گا۔انکار کی صورت میں کوسنے کی صورت میں یا ملحدانہ انداز میں خدا کی عبادت کرے گا یا اس کی مخلوق کو برا بھلا کہے گا یا گورنمنٹ کو اور دنیا کو برا بھلا کہے گا یا

عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کوئی غلط الفاظ کہے گا یا توہین آمیز یا مضحکہ خیز انداز اختیار کرے گا تو اسے ایک سال یا تین سو ڈالر سے زیادہ سزا نہیں دی جائے گی اور اسے آئندہ کے لئے اچھے رویئے کا پابند کیا جاسکتا ہے۔ قانون کے سیکشن ۲؍۱ے اور نمبر ۴۱۷ کے مطابق اس سلسلے میں ہائی کورٹ کے مقابلے میں کسی اور عدالت سے بریت کے بعد وہ اعلیٰ عدالتوں میں سزا کے خلاف اپیل کرسکتا ہے۔ کوئی بھی کیس جو کہ ۳۷۴؍ر سیکشن کے تحت اور ۳۷۶ کے تحت اور کریمنل کوڈ ۱۸۹۸ء کے تحت سزا کی توثیق کی جاسکتی ہے۔ یا کوئی اور سزا قانون کے تحت یا فرد جرم عائد کرسکتی ہے اور کسی بھی دفعہ کے ملزم کو جسے سیشن کورٹ نے سزا دی ہو یا نئے ٹرائل کا حکم دیا جاسکتا ہے۔ اسی مقدمے کی دوبارہ یا ترمیم شدہ قانون کے تحت بری بھی کیا جاسکتا ہے۔

پرائم منسٹر آف پاکستان:

اس موقع پر میں آپ کی توجہ اس معاملے کے ایک اور پہلو کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ کچھ پروپگنڈا سے بھرے ہوئے ذہن اور اسی طرح کے ایجنڈا سے بھرے ہوئے افراد ایک غلط تأثر دیتے ہیں کہ پاکستان میں اس سلسلے کے جو قوانین ہیں وہ حقوق انسانی کے بین الاقوامی معیاروں پر پورا نہیں اترتے یا یہ قوانین عالمی سطح پر قابل قبول نہیں ہیں۔ یہ تأثر کلی طور پر بے بنیاد اور بیمار ساختہ ہے۔ اس کی قریب ترین مثال یہ پیش کی جاسکتی ہے کہ انڈیا میں ۱۹۷۳ء کے کریمنل کوڈ (ایکٹ ۲۔۱۹۷۴ء) کے باب نمبر xxviii میں اسی طرح کی شق کے مطابق توہین رسالت کے متعلق سیشن کورٹ کے ذریعہ اسی طرح کی سزا سنائی گئی۔ ۳۶۶؍ر سزائے موت سیشن کی طرف سے ہائی کورٹ کی طرف بھجوانا۔ جب سیشن کورٹ سزائے موت سناتی ہے تو کیس ہائی کورٹ میں داخل کیا جائے گا اور سزا پر اس وقت تک عمل درآمد نہیں کیا جائے گا جب تک ہائی کورٹ اس کی توثیق نہ کردے۔ تقابلی مطالعہ کے فائدے کے حوالے سے ایک اسی طرح کی گنجائش جو پاکستان کے کریمنل کوڈ ۱۸۹۸ء سیکشن ۳۷۴ میں موجود ہے میں اس کا ذکر کروں گا۔

شق ۳۷۴؍ر سزائے موت کا سیشن کورٹ کی طرف سے ہائی کورٹ میں داخل کیا جانا۔ جب سیشن کورٹ سزائے موت سناتی ہے تو کیس ہائی کورٹ میں داخل کیا جائے گا اور سزا پر اس وقت تک عمل درآمد نہیں کیا جائے گا جب تک ہائی کورٹ اس سزا کی توثیق نہ کردے۔ اس تقابلی مطالعے سے بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ پاکستان کریمنل کوڈ ۱۸۹۳ء اور انڈین کریمنل کوڈ ۱۹۷۳ء میں توہین رسالت کے سلسلے میں موجود قانون کے الفاظ تک یکساں ہیں۔ اس ثابت شدہ تجزیئے کے تناظر میں یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ اس سلسلے میں پاکستان میں حالیہ قوانین اس طرح کے مقدمات کے ٹرائل اور قانونی اطلاق کے سلسلے میں بین الاقوامی معیار اور ضرورتوں کے عین مطابق ہیں۔ مجھے یہاں افسوس سے کہنا پڑے گا کہ پاکستان میں اس سلسلے میں موجودہ کریمنل کوڈ ۱۹۴۷ء کی آزادی کے بعد نہیں بنایا گیا۔ بلکہ اس سلسلے میں برطانوی عہد کا قانون ہی رائج رہا ہے۔ پاکستانی عوام دیگر اقوام کے اندر باوقار مقام بناسکتے ہیں اور بین الاقوامی خوشی اور انسانیت میں اپنا پورا حصہ ڈال سکتے ہیں۔ اس حکم کا سوسائٹی میں ادراک اس وقت تک نہیں حاصل ہوسکتا ہے جب تک اس کی باقاعدہ قانون سازی نہ ہو اور اداروں میں رائج نہ ہو۔ اس ریاست کا مذہب اسلام ہے۔ جہاں پہ قرآن وسنت قانون کے بڑے ماخذ مانے جاتے ہیں۔ اب سیکشن ۲۹۵سی کا ٹھوس حیثیت کی بات ہوگی جو کہ پاکستان پینل کوڈ ۱۸۶۰ء ایکٹ نمبر۳۔۱۹۸۶ء پر لایا گیا (اسی قانون میں یہ شامل ہے) اس موقع پر پہلے سے وضاحت شدہ اور مکمل شکل میں قانون موجود ہے۔ جو کہ درج ذیل ہے:

۲۹۵-سی نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخانہ الفاظ تبصرے یا آراء۔ جو کوئی بھی اپنے الفاظ کے ذریعے چاہے وہ بولے گئے ہوں یا لکھے گئے ہوں یا مرئی نقوش کے ذریعے یا بہتان کے ذریعے یا طعن آمیز کنایہ کے ذریعے یا غلط دلکشی کے ذریعے (غلط طریقے سے

گھیرا) بالواسطہ یا بلاواسطہ نبی کریم ﷺ کے پاک نام کی بے حرمتی کرتا ہے۔ اسے سزائے موت دی جائے گی یا عمر بھر کی قید اور جرمانے کا مستوجب ہوگا۔ قانون کے اس ٹکڑے پر پارلیمنٹ، پارلیمانی فورم، فورسز کے اندر اور باہر بہت زیادہ بحث ہوئی اور ایک آئینی عدالت کے سامنے بھی بحث ہوچکی ہے۔ فیڈرل شریعت کورٹ نے اس قانون کا قرآن وسنت کی روشنی میں بہت گہرا جائزہ لیا۔ بعنوان مقدمہ محمد اسماعیل قریشی پاکستان بذریعہ سیکرٹری قانون وپارلیمانی امور (PLD 1991 FSC P.10) اس نتیجہ پر پہنچے کہ توہین رسالت کے معاملے میں سزائے موت کے علاوہ کوئی بھی اور سزا اسلامی احکامات کے خلاف ہے۔ کچھ پیرے فیصلے میں سے نیچے پیش کئے جارہے ہیں۔

کافرہ آسیہ کے خلاف درج ذیل۔ پیرا نمبر۳۳۔ الفاظ (شتم، سب اور ایذاء) نبی کریم ﷺ کی توہین کے لئے (معاذ اللہ) قرآن وسنت میں استعمال ہوتے ہیں۔ جن کا مطلب، ابتلا میں ہونا، نقصان پہنچانا، گرانا، اہانت کرنا، توہین کرنا، دشمنی کرنا، اشتعال دلانا، مجروح کرنا، مشکل یا مصیبت میں ڈالنا، بہتان طرازی کرنا، منصب سے گرانا، حقارت کرنا وغیرہ۔

(Arabic English Lexicon Book-1 Part-1 P.44)

لفظ شتم کا مطلب تذلیل کرنا، گالی دینا، انتقام لینا، ڈانٹ ڈپٹ کرنا، ملامت کرنا، شہرت کو گرانا۔

(PLD 1991 FSC 10 P.26)

پیرا نمبر۶۶: عملاً تمام ماہرین قانون اور سکالرز اس بات پر متفق ہیں کہ تمام انبیاء کا ناموس ایک مقدس ترین امر ہے اور کسی بھی نبی یا رسول کی شان میں گستاخانہ الفاظ کی سزا صرف موت ہے۔

پیرا نمبر۶۷: اوپر کی گئی بحث کے تناظر میں یہ رائے قائم کرتے ہیں کہ پاکستان پینل کوڈ سیکشن ۲۹۵سی میں جو عمر قید کی سزا ہے وہ اسلامی احکامات قرآن پاک اور سنت کے خلاف ہے۔ اس لئے یہ الفاظ (عمر قید) اس میں سے حذف کئے جاتے ہیں۔ (**p.35 pld 1991 fsc page-10**) (اس عظیم ترین فتح پر پوری امت مسلمہ کو مبارک باد)

پاکستان میں عدلیہ کے مروجہ روایات کے مطابق مضبوط آئینی قانون عدالتوں میں موجود ہے۔ اس واضح نظام کے تحت ہر وہ جرم جس پہ موت کی سزا ہے سیشن کورٹ کی طرف سے ٹرائل کیا جاتا ہے۔ پاکستان پینل کوڈ ۱۸۹۸ء اور قانون شہادت آرڈر ۱۹۸۴ء کی شقیں ایک شفاف ٹرائل کی ضمانت مہیا کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۹۷۳ء اٹھارویں ترمیم ایکٹ ۲۰۱۰ء کے مطابق قانونی طور پر ہر ملزم کے شفاف ٹرائل کو یقینی بناتی ہے اور اس کو پورے آئینی وعدالتی پراسس میں سے گزارا جائے گا۔ پاکستان میں اس قانون کے تحت ہر ملزم کو ایک قانونی ماہر کی خدمات مہیا کی جاتی ہیں اور اسے اپنے دفاع کا مکمل حق دیا جاتا ہے اور کسی بھی ملزم کو اپنے پسندیدہ وکیل کی خدمات لینے سے نہیں روکا جاتا اور یہ آئین پاکستان کے آرٹیکل نمبر۱۰ شق نمبر۱ بنیادی انسانی حقوق کے عین مطابق ہے۔ ایک مرتبہ ہائی کورٹ کی جانب سے سزائے موت سنائے جانے کے بعد پاکستان کریمنل کوڈ ۱۸۹۸ء سیکشن ۳۷۴ کے تحت پھر یہ سزا منسوخ نہیں کی جاسکتی۔ ۳۷۴شق۔ جب سیشن کورٹ سزائے موت سناتی ہے تو کیس ہائی کورٹ میں بھیج دیا جاتا ہے اور سزا پر عمل درآمد نہیں ہوتا۔ جب تک ہائی کورٹ اس کی توثیق نہ کردے۔

۱۸: ایک ملزم جوکہ سیشن جج یا ایڈیشنل سیشن جج کی طرف سے سزا یافتہ ہووہ ہائی کورٹ میں کریمنل کوڈ ۱۸۹۸ء سیکشن ۴۱۰ کے تحت اپیل کرسکتا ہے۔ بریت کی صورت میں صوبائی حکومت پبلک پراسیکیوٹر کو ہدایت کرسکتی ہے کہ وہ کریمنل کوڈ ۱۸۹۸ء سیکشن ۴۱۷ کے تحت ہائی کورٹ میں اپیل کرے۔

۲۰: پھر ایک اور حل ملزم یا سزا یافتہ کے لئے مہیا کیا گیا ہے کہ وہ سیکشن اے کریمنل کوڈ ۱۸۹۸ء کے تحت اپیل کرے۔ مزید یہ کہ ایک اور حل بھی مہیا کیا گیا ہے کہ ملزم اور سزا یافتہ شخص اور دکھی شخص کو پاکستان کی ایک اور اعلیٰ عدالت اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین ۱۹۷۳ء آرٹیکل ۱۹۸۵ء شق نمبر۲ کے تحت سپریم کورٹ میں سابقہ (سزائے موت) سزا کے متعلق سماعت کرانے کا حق ہوگا۔

۲:۱۹۸۵ ہائی کورٹ کی طرف سے سزائے موت کے آخری فیصلے کے خلاف اپیل کرنے کا حق ہوگا۔

اے...... اگر ہائی کورٹ کسی ملزم کے رہائی کی اپیل واپس کرتی ہے اور اسے سزائے موت دیتی ہے یا زندگی بھر کے لئے ملک بدری یا عمر قید کی سزا دیتی ہے یا نظرثانی پر سزا پہ سزا بڑھا دیتی ہے

بی...... اگر ہائی کورٹ نے خود ہی اپنی مرضی سے ماتحت عدالت سے کوئی مقدمہ لے لیا ہے اور اس طرح کے ٹرائل میں ملزم کو سزا (یعنی سزائے موت) سناتی ہے جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

سی...... اگر ہائی کورٹ نے ہائی کورٹ کی توہین پر کسی پر سزا مسلط کی ہے۔

۲۱۔ سپریم کورٹ کی فائنل ججمنٹ کے بعد بھی یا کسی اور کورٹ اور ٹربیونل کی ججمنٹ کے بعد بھی اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کے صدر کو آئین کے آرٹیکل نمبر۴۵ کے تحت یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے معافی دے دے۔ سزائے موت کو سزائے قید میں بدل دے یا سزا معاف کردے۔ معطل کردے یا تبدیل کردے۔ کوئی بھی سزا جو کسی بھی عدالت۔ ٹربیونل یا کسی دوسری مجاز عدالت نے دی ہو صدر پاکستان کے ان اختیارات کی عدالتی جانچ پڑتال، عبدالمالک دی سٹیٹ کے کیس میں pld 2006 sc 365 کی گئی۔ اس کیس سے مجھے معزز سپریم کورٹ آف پاکستان کو بطور ایڈووکیٹ مدد دینے کا شرف حاصل ہوا۔ (بسلسلہ پٹیشن اور اپیلوں کے) اس بنچ کی سربراہی چیف جسٹس آف پاکستان مسٹر جسٹس افتخار محمد چوہدری نے کی اور یہ بنچ جسٹس رانا بھگوان داس، مسٹر جسٹس فقیر محمد کھوکھر، مسٹر جسٹس محمد جاوید بٹر، مسٹر جسٹس تصدق حسین جیلانی پر مشتمل تھا۔ فوری حوالہ کے لئے متعلقہ پیرا نیچے دیا گیا ہے۔

آرٹیکل نمبر۴۵۔ ۴۸ (۲) اور اے۔۲ کریمنل پروسیجر کوڈ ۱۸۹۸ء آف وی۔۴۰۲ ایس...... صدر پاکستان کے اختیارات آئین کے آرٹیکل نمبر۴۵ کے تحت رعایت دیئے جانے کے متعلق۔ اس آرٹیکل کی ساخت اور گنجائش۔

صدر پاکستان کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ بلامداخلت کسی بھی جرم میں کسی کو بھی رعایت دے سکتے ہیں اور کوئی بھی ماتحت عدالت صدر کے اختیارات کو مسترد نہیں کرسکتی۔ صدر کے ایسے اختیارات آئین کے آرٹیکل اے۲ کی رو سے متجاوز نہیں ہیں اور یہ صدر کے اختیارات سزا کو معاف کرنے۔ سزائے موت کو عمر قید میں بدلنے۔ سزا کو ملتوی کرنے۔ گھٹانے یا معطل کرنے یا کسی بھی سزا کو تبدیل کرنے کے حوالے سے ہیں اور یہ اختیارات ۴۰۲ سیکشن کے خلاف نہیں ہیں جو کہ پاکستان کے کریمنل کوڈ ۱۸۹۸ء کا حصہ ہیں۔ اوپر کی گئی طویل بحث جو کہ توہین رسالت کے سلسلہ میں سزائے موت کے متعلق ہے اور جس کا ذکر پینل کوڈ ۱۸۶۰ء سیکشن ۲۹۵ سی میں ہے۔ یہ اسلامی احکامات جو کہ قرآن پاک اور نبی کریم ﷺ کی سنت میں بیان کئے گئے ہیں کے عین مطابق ہے اور ان میں کسی بھی قسم کی تبدیلی یا ترمیم کی ضرورت نہیں۔ اس لئے وہ تمام حوالہ جات جن کا ذکر پیراگراف نمبر ۱ میں کیا گیا ہے۔ ان کا بے بنیاد ہونے اور غلط لئے جانے کی بنا پر قانون کے تحت منفی جواب دیا گیا ہے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین ۱۹۷۳ء آرٹیکل ۱۹۰۹ کے تحت کوئی بھی شخص قانون کے دائروں کے اندر رہتے ہوئے زندگی یا آزادی سے محروم نہیں کیا جائے گا اور تمام شہری قانون کی نگاہ میں برابر ہیں اور تمام کو آئین کے آرٹیکل نمبر۲۵ شق نمبر ۱ کے تحت مساوی تحفظ حاصل ہے۔ یہ واضح وجہ تھی کہ پاکستان پینل کوڈ ۱۸۶۰ سیکشن ۲۹۵۔سی سیشن کورٹس میں ٹرائل کئے جاسکتے ہیں اور عام

وجوہات کی بناء پر اس کو کسی سپیشل کورٹ میں ٹرائل نہیں کیا جاسکتا۔ یہ سب کچھ ٹرائل کے عمل کو شفاف، کھلا، صاف اور معتبر بناتا ہے۔

۲۳...... ایک اور پہلو جو اس معاملے میں مختصر طور پر بتایا جارہا ہے کہ پاکستان میں مذہبی آزادی ہے۔ ہمارے آئینی دائرہ کار میں مذہب اور مذہبی اداروں کی آزادی کی بنیادی حقوق کی بنیاد پر یہ وضاحت کر دی ہے جو کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے ۱۹۷۳ء کے آئین آرٹیکل نمبر ۲۰ پیراگراف A کے تحت کورٹس کے سامنے انصاف کا حق رکھتے ہیں۔ یہ ضمانت دی جاتی ہے کہ ہر شہری کو اس کے مذہب کی پریکٹس، اس کی اشاعت اور اس کی وضاحت کی آزادی ہے اور پیراگراف B کے تحت ہر مذہبی گروہ ہر مذہبی لیبل اور ہر فرقے کو اپنے آپ کو قائم کرنے، برقرار رکھنے اور اپنے مذہبی اداروں کو چلانے کا حق ہوگا۔ اس آرٹیکل میں یہ بھی واضح ہے جو کہ انصاف قانون اور آئین کے بین الاقوامی اصولوں سے مطابقت رکھتا ہے۔ جس میں ہر فرقے کو اپنے مذہب کی پریکٹس، اشاعت اور اس کی وضاحت اور اسے آگے بڑھانے کی مکمل آزادی ہے اور ان کو اپنے مذہبی اداروں کو چلانے کی مکمل آزادی ہے۔ مگر بیشک یہ سب کچھ قانون پبلک آرڈر اور اخلاقیات کے دائروں میں رہ کر کرنا ہے۔

۲۴...... پاکستان ایک ذمہ دار ریاست کے محور پہ (مقدمات کے سلسلے میں) اپیلوں، آئینی اور دیگر عملی حل کے متعلق ایک بھرپور آئینی ڈھانچہ مہیا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ۱۹۸۶ء سے لے کر آج تک اس قانون کے تحت کوئی سزا نہیں کی گئی۔ یہ حقیقت ایک واضح ثبوت ہے کہ ہمارے ملک میں عدالتی کارروائیاں انتہائی مضبوطی کے ساتھ قانون پر عمل پیرا ہیں۔

۲۵...... وزارت داخلہ کو یہ ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اس معاملے میں ملزمان کو پوری آئینی جدوجہد میں سے گزرنے دیں۔ کسی قسم کا عمل آسیہ نورین سے متعلق انتظامیہ سے مطلوب نہیں ہے۔ جیسا کہ آسیہ نورین پہلے ہی تمام قانونی امداد سیکشن ۴۱۰ کریمنل کوڈ ۱۸۹۸ کے تحت ہائی کورٹ کے سزائے موت کے فیصلے کے خلاف لے چکی ہے۔

۲۶...... اس لئے اقلیتوں کی وزارت کی طرف سے وزیراعظم پاکستان کو کی گئی درخواست جو کہ وزارت قانون، انصاف اور پارلیمانی امور نے توہین رسالت کے آئین کو مدنظر رکھتے ہوئے بہت غور سے دیکھی ہے۔ اقلیتوں کی طرف سے دی گئی درخواست میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اس لئے اس سلسلے میں کوئی قدم نہیں اٹھایا جاسکتا۔

۲۷...... جب سے وزارت خارجہ نے وزارت داخلہ کی طرف سے بھیجے گئے مواد کو دیکھنا شروع کیا ہے تو یہ مناسب لگتا ہے کہ حالیہ نظر ثانی شدہ فیصلے کی ایک نقل وزارت خارجہ کو بھیجی جائے۔ اس چیز کی بھی سفارش کی گئی ہے کہ وزیراعظم تمام ڈویژن اور دیگر متعلقہ اداروں کو وزارت قانون انصاف و پارلیمانی امور کی رائے کے بغیر کسی قسم کے عوامی تبصروں سے آئین اور آئینی نتائج کے حوالے سے احتراز کریں۔ کیونکہ یہ گورنمنٹ آف پاکستان کے بزنس رولز ۱۹۷۳ء کی ضرورت ہے۔

ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان

وفاقی وزیر قانون انصاف اور پارلیمانی امور

Dy No: 611/M/PSP/2011 ڈائری نمبر

مؤرخہ ۸؍فروری ۲۰۱۱ء

برائے پرائم منسٹر آف اسلامی جمہوریہ پاکستان کی طرف سے نقل ارسال کی گئی۔

۱...... سپیکر قومی اسمبلی پاکستان اسلام آباد

۲...... وزیر امور خارجہ، اسلام آباد

۳...... وزیر داخلہ، اسلام آباد

PRIME MINISTER'S SECRETARIAT
ISLAMABAD

Subject: A DETAILED EXAMINATION OF QUESTIONS ARISING OUT OF BLASPHEMY LAWS IN PAKISTAN

28. The Prime Minister has been pleased to approve the proposals contained in the subject note of Minister for Law, Justice & Parliamentary Affairs. Ministries concerned are being conveyed necessary directions on actionable proposals, copies of which are being endorsed to you separately.

(Khushnood Akhtar Lashari)
Principal Secretary
to the Prime Minister
08.02.2011

Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs

No. 611/PSPM/m/2011

PSPM

Government of Pakistan
Ministry of Law, Justice & Parliamentary Affairs
*****

Subject: A DETAILED EXAMINATION OF QUESTIONS ARISING OUT OF BLASPHEMY LAWS IN PAKISTAN.

The instant reference emanates from a number of letters written by different individuals, organizations, foreigners etc, to the Prime Minister of Pakistan which were sent to this Ministry vide PM's Secretariat u.o. No.5(30)/FSA/2010, dated 30th December, 2010 and OGW/Misc/Asia bibi/2011, dated 15th January, 2011 as well as a separate reference sent by the Ministry of Interior vide their letter No. u.o. 7/32/2010-Ptns, dated 8th December, 2010 to this Ministry. All are related to the conviction of Mst. Aasia Noreen (a convict sentenced under the blasphemy law by a court of competent jurisdiction). Still another reference is sent by the Ministry of Minorities calling for amendment in the blasphemy laws in Pakistan.

2. The Ministry of Foreign Affairs vide u.o. No. DG(Americas)-1/2010, dated 23rd November, 2010 sent a reference on the same issue to this Ministry.

3. The Secretariat of National Assembly of Pakistan vide No.F.23(45)/2010-Legis, dated 15th December, 2010 sent a reference seeking views/comments of this Ministry on a Private Member's Bill moved by Mst. Shehrbano Rehman (Sherry Rehman), MNA, titled as "the Criminal Law (Review of Punishment for Blasphemy) (Amendment) Bill, 2010", calling for amendment in the blasphemy laws in Pakistan as enshrined in the Pakistan Penal Code 1860 as well as in the Code of Criminal Procedure 1898. The query of the National Assembly Secretariat for ready reference is reproduced hereinbelow:

> "The undersigned is directed to state that Ms. Sherry Rehman, MNA has given notice of her intention to introduce the Criminal Law (Review of Punishment for Blasphemy) (Amendment) Bill, 2010, (Copy enclosed). It has been decided that before taking further action with regard to its admissibility, the views/comments of the Ministry of Law, Justice and Parliamentary Affairs may be solicited in the light of Federal Shariat Courts decision reported in PLD 1991 Federal Shariat Court 10."

4. Keeping in view the nature and significance of the issue, it has been examined by the Minister for Law, Justice & Parliamentary Affairs himself in the light of Quran and Hadith of the Holy Prophet (SAW) and the relevant statutory laws enacted in Pakistan; section 295C of the Pakistan Penal Code 1860, as well as blasphemy laws in other countries.

5. The present debate on the blasphemy laws sprung out of a Private Member's bill moved by Mst. Shehrbano Rehman (Sherry Rehman), MNA. Therefore I proceed to answer the query of the National Assembly Secretariat at the first instance. The admitted position remains that Federal Shariat Court in its reported judgment PLD 1991 FSC Page 10 has already approved and upheld this law being valid and in consonance with the Injunctions of Islam as laid down in Holy Quran and Sunnah of the Holy Prophet (SAW). This judgment as well as the law holds the field to date. Under the constitutional scheme of Pakistan the legislature was wise enough to create a forum for examining any piece of legislation as to whether it is intra vires or ultra-vires of the Injunctions of Islam. These powers are vested under Article 203D of the constitution of the Islamic Republic of Pakistan in the Federal Shariat Court and the text of this Article referred below, leaves no room for any doubt in this regard:-

> "203D. **Powers, jurisdiction and functions of the court**.- (1) The Court may, either of its own motion or on the petition of a citizen of Pakistan or the Federal Government or a Provincial Government, examine and decide the question whether or not any law or provision of law is repugnant to the Injunctions of Islam, as laid down in the Holy Quran and the Sunnah of the Holy Prophet (SAW)."

6. No doubt that the Parliament of Pakistan has ample and abundant powers of enactment, amendment, abolition and repeal of laws. But at the same time under the Parliamentary practices and well founded legislative traditions this law which is enacted by the Parliament and it remained in tact for decades and was also duly subjected to strict process of judicial scrutiny by a constitutional court, having such exclusive jurisdiction in the matter. The present Private Member's Bill as reported in the press stands verbally withdrawn by the Member concerned too. No such denial has appeared anywhere from the mover of the Bill. The blasphemy law as discussed in the preceding paragraphs have already been examined by the Federal Shariat Court and under clause (2) of Article 203D; Federal Shariat Court has already decided that the legislative instrument under question is in accordance with the Injunctions of Islam and has declared the alternative punishment repugnant to the Injunctions of Islam. This decision by virtue of proviso (b) to clause (2) of Article 203D has taken effect already, therefore, in view of the aforesaid resume the Criminal Law (Review of Punishment

for Blasphemy) (Amendment) Bill, 2010 moved by Mst. Shehrbano Rehman (Sherry Rehman), MNA is liable to be rejected.

7. At the very outset a few verses from the Holy Quran on the subject may be reproduced hereinbelow:

وَمِنْهُمُ ٱلَّذِينَ يُؤْذُونَ ٱلنَّبِىَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ ۚ قُلْ أُذُنُ خَيْرٍ
لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ ءَامَنُوا۟
مِنكُمْ ۚ وَٱلَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ ٱللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٦١﴾

And of them are those who vex the Prophet and say: He is only a hearer. Say: A hearer of good for you, who believeth in Allah and is true to the believers, and a mercy for such of you as believe. Those who vex the messenger of Allah, for them there is a painful doom.
Surat Al-Tauba, Verse 61

إِنَّ ٱلَّذِينَ يُؤْذُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ لَعَنَهُمُ ٱللَّهُ فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْءَاخِرَةِ وَأَعَدَّ
لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿٥٧﴾

Lo! Those who malign Allah and His messenger, Allah hath cursed them in the world and the hereafter, and hath prepared for them the doom of the disdained.
Surat Al-'Ahzāb, Verse 57

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَرْفَعُوٓا۟ أَصْوَٰتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ ٱلنَّبِىِّ وَلَا تَجْهَرُوا۟
لَهُۥ بِٱلْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَٰلُكُمْ وَأَنتُمْ لَا
تَشْعُرُونَ ﴿٢﴾

O ye who believe! Lift not up your voices above the voice of the Prophet, nor shout when speaking to him as ye shout one to another, lest your works be rendered vain while ye perceive not.

Surat Al-Ĥujurāt, Verse 2

لَّا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُم بَعْضًا ۚ قَدْ
يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ مِنكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ
يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٦٣﴾

Make not the calling of the messenger among you as your calling one of another. Allah knoweth those of you who steal away, hiding themselves. And let those who conspire to evade orders beware lest grief or painful punishment befall them.

Surat An-Nūr, Verse 63

لِّتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ
بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿٩﴾

That ye (mankind) may believe in Allah and His messenger, and may honour Him, and may revere Him, and may glorify Him at early dawn and at the close of day.

Surat Al-Fatĥ, Verse 9

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَدْخُلُوا۟ بُيُوتَ ٱلنَّبِىِّ إِلَّآ أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ
إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَٰظِرِينَ إِنَىٰهُ وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَٱدْخُلُوا۟ فَإِذَا طَعِمْتُمْ
فَٱنتَشِرُوا۟ وَلَا مُسْتَـْٔنِسِينَ لِحَدِيثٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِى ٱلنَّبِىَّ
فَيَسْتَحْىِۦ مِنكُمْ ۖ وَٱللَّهُ لَا يَسْتَحْىِۦ مِنَ ٱلْحَقِّ ۚ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ
مَتَٰعًا فَسْـَٔلُوهُنَّ مِن وَرَآءِ حِجَابٍ ۚ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ
وَقُلُوبِهِنَّ ۚ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَن تُؤْذُوا۟ رَسُولَ ٱللَّهِ وَلَآ أَن
تَنكِحُوٓا۟ أَزْوَٰجَهُۥ مِنۢ بَعْدِهِۦٓ أَبَدًا ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِندَ ٱللَّهِ
عَظِيمًا ﴿٥٣﴾

O ye who believe! Enter not the dwellings of the Prophet for a meal without waiting for the proper time, unless permission be granted you. But if ye are invited, enter, and, when your meal is ended, then disperse. Linger not for conversation. Lo! That would cause annoyance to the Prophet, and he would be shy of (asking) you (to go); but Allah is not shy of the truth. And when ye ask of them (the wives of the Prophet) anything, ask it of them from behind a curtain. That is purer for your hearts and for their hearts. And it is not for you to cause annoyance to the messenger of Allah, nor that ye should ever marry his wives after him. Lo! That in Allah's sight would be an enormity.

Surat Al-'Aĥzāb, Verse 53

إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ

Those who oppose Allah and His messenger, they will be among those most humiliated.
Surat Al-Mujadala, Verse 20

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ

Lo! It is thy insulter (and not thou) who is without posterity.
Surat Al-Kausar, Verse 3

إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَن يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم مِّنْ خِلَافٍ أَوْ يُنفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ۚ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ

The only reward of those who make war upon Allah and His messenger and strive after corruption in the land will be that they will be killed or crucified, or have their hands and feet on alternate sides cut off, or will be expelled out of the land. Such will be their degradation in the world, and in the hereafter theirs will be an awful doom.
Surat Al-Maida, Verse 33

وَإِن نَّكَثُوا أَيْمَانَهُم مِّن بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ
فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنتَهُونَ

And if they break their pledges after their treaty (hath been made with you) and assail your religion, then fight the heads of disbelief – Lo! They have no binding oaths – in order that they may desist.
Surat Al-Tauba, Verse 12

8. Now some extracts on the question of blasphemy from Sunnah of the Holy Prophet (SAW) may be cited below:-

٥٨٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ:
حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ

يَوْمَ الفَتْحِ وَعَلَى رَأسِهِ المِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: ابنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأستارِ الكَعْبَةِ، فَقَالَ: اقْتُلْهُ. قَالَ مَالِكٌ: وَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صلى اللهُ عليهِ وسلَّم فِيما نُرَى وَاللهُ أعْلَمُ يَوْمَئِذٍ مُحْرِماً

Narrated Anas bin Malik (RA): On the day of the Conquest, the Prophet (SAW) entered Mecca, wearing a helmet on his head. When he took it off, a man came and said, "Ibn Khatal is clinging to the curtain of the Ka'ba." The Prophet (SAW) said, "Kill him." (Malik a sub-narrator said, "On that day the Prophet (SAW) was not in a state of Ihram as it appeared to us, and Allah knows better)."

(Sahih Bukhari, Vol. V, Chapter 582, Page 405-406)

٢٧١ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صلى اللهُ عليهِ وسلَّم قَالَ: مَنْ لِكَعْبِ بنِ الأشْرَفِ؟ فَقَالَ مُحَمَّدُ بنُ مَسْلَمَةَ: أتُحِبُّ أنْ أقْتُلَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأْذَنْ لِي فَأقُولَ، قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ.

Narrated Jabir (RA): The Prophet (SAW) said, "Who is ready to kill Ka'b bin Ashraf (i.e. a Jew)." Muhammad bin Muslama replied, "Do you like me to kill him?" The Prophet (SAW) replied in the affirmative. Muhammad bin Muslama said, "Then allow me to say what I like." The Prophet (SAW) replied, "I do (i.e. allow you)."
(***Sahih Bukhari, Vol. IV, Chapter 271, Page 168***)

٣٧١ ـ حدثنا يوسف بن موسى:
حدثنا عبيد الله بن موسى، عن إسرائيل،
عن أبي إسحاق، عن البراء بن عازب
قال: بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم
إلى أبي رافع اليهودي رجالاً من الأنصار
فأمّر عليهم عبد الله بن عتيك، وكان
أبو رافع يؤذي رسول الله صلى الله
عليه وسلم ويعين عليه، وكان في حصن
له بأرض الحجاز. فلما دنوا منه
وقد غربت الشمس وراح الناس
بسرحهم، فقال عبد الله لأصحابه:
اجلسوا مكانكم، فإني منطلق
ومتلطف للبواب لعلي أن أدخل.
فأقبل حتى دنا من الباب، ثم تقنع
بثوبه كأنه يقضي حاجة، وقد دخل
الناس فهتف به البواب: يا عبد الله،

إن كنت تريد أن تدخل فادخل،
فإني أريد أن أغلق الباب. فدخلت
فكمنت فلما دخل الناس أغلق
الباب ثم علق الأغاليق على ود، قال
فقمت إلى الأقاليد فأخذتها ففتحت
الباب وكان أبو رافع يسمر عنده وكان
في علالي له. فلما ذهب عنه أهل
سمره صعدت إليه. فجعلت كلما
فتحت بابا أغلقت علي من داخل،
قلت: إن القوم نذروا بي لم يخلصوا
إلي حتى أقتله، فانتهيت إليه، فإذا
هو في بيت مظلم وسط عياله لا أدري
أين هو من البيت. فقلت: يا أبا
رافع، فقال: من هذا؟ فأهويت نحو
الصوت فأضربه ضربة بالسيف وأنا
دهش فما أغنيت شيئا، وصاح فخرجت
من البيت فأمكث غير بعيد، ثم
دخلت إليه. فقلت: ما هذا الصوت
يا أبا رافع! فقال: لأمك الويل إن
رجلا في البيت ضربني قبل بالسيف،
قال: فأضربه ضربة أثخنته ولم أقتله،
ثم وضعت ضبيب السيف في بطنه
حتى أخذ في ظهره، فعرفت أني
قتلته، فجعلت أفتح الأبواب بابا
بابا، حتى انتهيت إلى درجة له
فوضعت رجلي وأنا أرى أني قد

انتهيت إلى الأرض فوقعت في ليلة
مقمرة فانكسرت ساقي فعصبتها
بعمامة ثم انطلقت حتى جلست على
الباب ، فقلت : لا أخرج الليلة حتى
أعلم أقتلته ؟ فلما صاح الديك قام
الناعي على السور فقال : أنعى أبا رافع
تاجر أهل الحجاز . فانطلقت إلى
أصحابي فقلت النجاء ، فقد قتل الله
أبا رافع . فانتهيت إلى النبي صلى الله
عليه وسلم فحدثته ، فقال لي : ابسط
رجلك ، فبسطت رجلي فمسحها
فكأنها لم أشتكها قط

Narrated Al-Bara' bin 'Azib (RA); Allah's Apostle (SAW) sent some men from the Ansar to (kill) Abu Rafi', the Jew, and appointed 'Abdullah bin 'Atik as their leader. Abu Rafi' used to hurt Allah's Apostle (SAW) and help his enemies against him. He lived in his castle in the land of Hijaz. When those men approached (the castle) after the sun had set and the people had brought back their livestock to their homes. 'Abdullah (bin 'Atik) said to his companions, "Sit down at your places. I am going, and I will try to play a trick on the gate-keeper so that I may enter (the castle)." So 'Abdullah proceeded towards the castle, and when he approached the gate, he covered himself with his clothes, pretending to answer the call of nature. The people had gone in, and the gate-keeper (considered 'Abdullah as one of the castle's servants) addressing him saying, "O Allah's Servant! Enter if you wish, for I want to close the gate." 'Abdullah added in his story, "So I went in (the castle) and hid myself. When the people got inside, the gate-keeper closed the gate and hung the keys on a fixed wooden peg. I got up and took the keys and opened the gate. Some people were staying late at night with Abu Rafi' for a pleasant night chat in a room of his. When his companions of nightly entertainment went away, I ascended to him, and whenever I opened a door, I closed it from inside. I said to myself, 'Should these people discover my presence, they

will not be able to catch me till I have killed him.' So I reached him and found him sleeping in a dark house amidst his family, I could not recognize his location in the house. So I shouted, 'O Abu Rafi!' Abu Rafi' said, 'Who is it?' I proceeded towards the source of the voice and hit him with the sword, and because of my perplexity, I could not kill him. He cried loudly, and I came out of the house and waited for a while, and then went to him again and said, 'What is this voice, O Abu Rafi? He said, 'Woe to your mother! A man in my house has hit me with a sword! I again hit him severely but I did not kill him. Then I drove the point of the sword into his belly (and pressed it through) till it touched his back, and I realized that I have killed him. I then opened the doors one by one till I reached the staircase, and thinking that I had reached the ground, I stepped out and fell down and got my leg broken in a moonlit night. I tied my leg with a turban and proceeded on till I sat at the gate, and said, 'I will not go out tonight till I know that I have killed him.' So, when (early in the morning) the cock crowed, the announcer of the casualty stood on the wall saying, 'I announce the death of Abu Rafi', the merchant of Hijaz. Thereupon I went to my companions and said, 'Let us save ourselves, for Allah has killed Abu Rafi', 'So I (along with my companions proceeded and) went to the Prophet (SAW) and described the whole story to him. He said, 'Stretch out your (broken) leg. I stretched it out and he rubbed it and it became alright as if I had never had any aliment whatsoever,"
(Sahih Bukhari, Vol. V, Chapter 371, Pp 251 - 253)

"It has been related on the authority of Umair Ibn Umayyah that he had a "mushrikah" sister who teased him when he met the Holy Prophet (SAW) and used to abuse the Holy Prophet (SAW). At last one day he killed her with his sword. Her sons cried and said, "we know her murderers who killed our mother and the parents of these people are "mushrik (Infidels)." When Umair thought that her sons may not murder wrong persons, he came to the Holy Prophet (SAW) and informed about the whole situation. The prophet (SAW) said to him, "have you killed your sister." He said, "Yes." Prophet (SAW) said, "Why" He said that she was harming me in your relation. The Prophet (SAW) called her sons and asked about the murderers. They show other persons as murderers. Then Prophet informed them and declared her death as vain. ***(Majmauz Zawaid wa Manbaul Fawaid, Vol. V., page 260). – As reported in PLD 1991 FSC 10"***

"It has been related on the authority of Ikrimah that a person abused the Holy Prophet (SAW). The Holy Prophet (SAW) said, "Who will help me against my (this) enemy." Zubair said, "I". Then he (Zubair) fought with him and killed him. The Holy Prophet (SAW) gave him this goods. ***(As reported in PLD 1991 FSC 10/25)"***

"It is reported from Ishaq bin Ibrahim, from Abdullah bin Muhammad, from Sufyan bin Anya, from Umro. Hazrat Jabar (RA) that the Holy Prophet (SAW) said who would kill Ka'ab bin Ashraf because he had teased the Holy Prophet (SAW) much. Muhammad bin Musailma asked "O Prophet of Allah. Do you wish I should kill him". The Holy Prophet (SAW) said," yes."................ and they killed him. ***(Sahih Muslim, Kitab-al-Jihad 2158)"***

"It has been narrated that after the conquest of Makkah, the Holy Prophet (SAW) after giving general pardon ordered killing of Ibn Khatal and his she-slaves who used to compose defamatory poems about the Holy Prophet (SAW). ***(Al-Shifa by Qazi Ayaz, Vol II, page 284 Urdu Translation. As reported in PLD 1991 FSC 10"***

9. Section 295C of Pakistan Penal Code 1860 is the relevant law under discussion. Therefore, it is necessary to have a look on section 295C as well as the proposed charge for the presiding officer of the court concerned as referred hereinunder:-

"[295C. **Use of derogatory remarks etc., in respect of Holy Prophet (SAW).**- Whoever by words, either spoken or written, or by visible representation, or by any imputation, innuendo, or insinuation, directly or indirectly, defiles the sacred name of the Holy Prophet Muhammad (SAW) shall be punished with death, or imprisonment for life, and shall also be liable to fine."]

"Charge, I ________________________ (name and office of Court of Session, etc.) hereby charge you _______ (name of the accused as follows:

That you, on or about the _______ day of ________ at ______ by writing (or speaking) the words (mention them or by visible representation or by imputation) defiled the sacred name of Holy Prophet Muhammad (SAW) with the deliberate and malicious intention to use such derogatory remarks thereby committed offence

punishable u/s 295C, Pakistan Penal Code 1860, and within my cognizance.

And I direct that you be tried on the said charge (by this Court).

It is explicit from the aforementioned verses of Holy Quran as also the traditions of Holy Prophet (SAW) that the Capital punishment for blasphemy was well founded in Quran and Sunnah and the legislature of Pakistan was quite conscious of the mater by using the words, "deliberate and malicious intention" in the specimen charge and no court can frame the charge other than specified in the law itself. This provides two guarantees as a check on the abuse of process of court. First that mens-rea needs to be seen and gone into by the judge at the time of indictment of the accused and second the actus-rea which means the actual commission of the offence of blasphemy. These two principles of criminal administration of justice are internationally recognized and meet the international standards for all practical purposes and intents.

10. Blasphemy as an offence is punishable in almost all the revelational religions. A ready example may be cited from JUDAISM. In the third book of Torah Levitievs 24:16 states that those who speak blasphemy "SHALL SURELY BE PUT TO DEATH".

11. In order to dispel the false propaganda and baseless proposition that blasphemy law is enacted only in Pakistan and thus it allegedly targets a particular class of people, let us see a brief history and comparative provisions of blasphemy laws prevalent in different countries which is as under:-

Afghanistan

An Islamic state, Afghanistan prohibits blasphemy as an offence under Sharia. Blasphemy may be punished by penalties up to execution by hanging.

Australia

The states, the territories, and the Commonwealth of Australia are not uniform in their treatment of blasphemy. Blasphemy is an offence in some

jurisdictions but is not in others. The last attempted prosecution for blasphemy by the Crown occurred in the state of Victoria in 1919.

Austria

In Austria, two sections of the penal code relate to blasphemy:

- § 188 : Vilification of Religious Teachings
- § 189 : Disturbance of Religious Practice

Bangladesh

Bangladesh discourages blasphemy by a provision in its penal code that prohibits "hurting religious sentiments," and by other laws and policies that suppress freedom of speech.

Brazil

Art. 208 of the penal code states that "publicly vilifying an act or object of religious worship" is a crime punishable with 1 month to a year of incarceration, or fine.

Canada

The Criminal Code of Canada lists **blasphemous libel** as a crime; but the Code's provision contravenes provisions in the superseding Canadian Charter of Rights and Freedoms.

The Crown last prosecuted a charge of blasphemous libel in *R.* v. *Rahard* (1935).

Denmark

In Denmark, Paragraph 140 of the penal code is about blasphemy. The paragraph has not been used since 1938 when a Nazi group was convicted for antisemitic propaganda. The hate speech paragraph (266b) is used more frequently. Abolition of the blasphemy clause was proposed in 2004, but failed to gain a majority.

Egypt

The vast majority of Egyptians are Sunni. The majority uses the law against blasphemy with other laws to persecute members of Egypt's minorities, especially: Shia, Sufi, Christians, Bahai, and atheists.

European initiatives

The Parliamentary Assembly of the Council of Europe in Strasbourg adopted on 29 June 2007 Recommendation 1805 (2007) on blasphemy, religious insults and hate speech against persons on grounds of their religion.

A religious insult is forbidden in Andorra, Cyprus, Croatia, the Czech Republic, Denmark, Spain, Finland, Germany, Greece, Iceland, Italy, Lithuania, Norway, the Netherlands, Poland, Portugal, Russian Federation, Slovakia, Switzerland, Turkey and Ukraine.

Finland

In Finland, section 10 of chapter 17 of the Criminal Code relate to blasphemy. Unsuccessful attempts were made to rescind the section in 1914, 1917, 1965, 1970, and 1998.

Germany

In Germany, blasphemy is covered by Article 166 of the Strafgesetzbuch, the German criminal law. If a deed is capable of disturbing the public peace, blasphemy is actionable. In 2006, Manfred van H. (also known as "Mahavo") was prosecuted for blasphemy.

Greece

Articles 198, 199, and 201 of the Greek Penal Code create offences which involve blasphemy. Article 198 "Malicious Blasphemy" provides:

> *1. One who publicly and maliciously and by any means blasphemes God shall be punished by imprisonment for not more than two years.*
>
> *2. Except for cases under paragraph 1, one who by blasphemy publicly manifests a lack of respect for the divinity shall be punished by imprisonment for not more than three months.*

Article 199 "Blasphemy Concerning Religions" states: *One who publicly and maliciously and by any means blasphemes the Greek Orthodox Church or any other religion tolerable in Greece shall be punished by imprisonment for not more than two years.*

Jordan

Jordan's Penal Code prohibits anyone from blaspheming Islam, demeaning Islam or Muslim feelings, or insulting Prophet Mohammed (). Violating the prohibitions makes the violator liable for imprisonment (up to three years) and a fine.

Kuwait

Kuwait is an Islamic state. It suppresses any blasphemy against Sunni Islam with legislation rather than by applying Sharia. Accusations of blasphemy in Kuwait usually target the Shia, academics, and journalists.

Malaysia

Malaysia prevents insult to religion and to the religious by education, by restrictions upon the broadcasting and publishing media, and by the legal system. Some states in the Malaysian federation operate Sharia courts to protect Islam, and, when Sharia is not applicable, the Malaysian Penal Code provides penalties for offenses against religion.

Malta

Instead of a law against blasphemy, Malta has laws against the vilification of religion, and against immorality. Enacted in 1933, Article 163 of Malta's Criminal Code prohibits vilification of the Roman Catholic Apostolic Religion, which is Malta's religion. Vilification of Malta's religion makes the vilifier liable to imprisonment for a term from one to six months. By Article 164, vilification of any cult "tolerated by law" makes the vilifier liable to imprisonment for a term from one to three months. Article 338(bb) imposes liability upon anyone who, "even though in a state of intoxication, publicly utters any obscene or indecent words, or makes obscene acts or gestures, or in any other manner not otherwise provided for in this Code, offends against public morality, propriety or decency". Article 342 provides:

> In respect of the contravention under article 338(bb), where the act consists in uttering blasphemous words or expressions, the minimum punishment to be awarded shall in no case be less than a fine (*ammenda*) of eleven euro and sixty-five cents (11.65) and the maximum punishment may be imprisonment for a term of three months . . . .

In 2008, criminal procedures were initiated against 621 people for blaspheming in public.

Netherlands

The Kingdom of the Netherlands prohibits blasphemy by a provision in its penal code. Article 147 punishes (by up to three months in jail or a fine of the second category (i.e. up to €3,800).

New Zealand

In New Zealand, Section 123 of the Crimes Act 1961 allows for imprisonment up to one year for anyone who publishes any "blasphemous libel". The only person prosecuted for blasphemous libel in New Zealand was John Glover, publisher of *The Maoriland Worker* (a newspaper), in 1922.

Nigeria

Nigeria prohibits blasphemy by section 204 of its Criminal Code and by permitting Sharia courts to operate in some states. Vigilantism frequently usurps the jurisdiction of the courts.

Saudi Arabia

Islam is Saudi Arabia's state religion. The country's monarchy favors one school of Sunni Islam, namely, Wahhabism. The country's laws are an amalgam of rules from Sharia, royal edicts, and fatawa from the Council of Senior Religious Scholars. Those laws prescribe penalties up to the death penalty for blasphemy.

Sudan

Sudan has Sunni Islam as its state religion. About seventy percent of the country's population is Muslim. The next largest group—about twenty-five percent of the population—is animist.

Section 125 of the Sudanese Criminal Act prohibits "insulting religion, inciting hatred and showing contempt for religious beliefs." The section includes as penalties: imprisonment, a fine, and a maximum of forty lashes. In November 2007, the section gave rise to the Sudanese teddy bear blasphemy case. In December 2007, the section was used against two

Egyptian booksellers. They were sentenced to six months in prison because they sold a book that the court deemed an insult to Hazrat Aisha (R.A.), one of Prophet Mohammed's () wives.

United Arab Emirates

The United Arab Emirates discourage blasphemy by controlling what is published and distributed, by using Sharia punishments against Muslims, and by using judge-made penalties against non-Muslims.

United Kingdom

Blasphemy laws in the United Kingdom were specific to blasphemy against Christianity. The last attempted prosecution under these laws was in 2007 when the fundamentalist group Christian Voice sought a private prosecution against the BBC over its broadcasting of the show Jerry Springer: The Opera (which includes a scene depicting Jesus, dressed as a baby, professing to be "a bit gay"). The charges were rejected by the City of Westminster magistrates court. Christian Voice applied to have this ruling overturned by the High Court, but the application was rejected. The court found that the common law blasphemy offences specifically did not apply to stage productions (s. 2(4) of the Theatres Act 1968) and broadcasts (s. 6 of the Broadcasting Act 1990).

The last successful blasphemy prosecution (also a private prosecution) was Whitehouse v. Lemon in 1977, when Denis Lemon, the editor of Gay News, was found guilty. His newspaper had published James Kirkup's poem The Love that Dares to Speak its Name, which allegedly vilified Christ and his life. Lemon was fined £500 and given a suspended sentence of nine months imprisonment. It had been "touch and go", said the judge, whether he would actually send Lemon to jail. In 2002, a deliberate and well-publicised public repeat reading of the poem took place on the steps of St Martin-in-the-Fields church in Trafalgar Square, but failed to lead to any prosecution.

The last person in Britain to be imprisoned for blasphemy was John William Gott on 9 December 1921. He had three previous convictions for blasphemy when he was prosecuted for publishing two pamphlets which satirised the biblical story of Jesus entering Jerusalem (Matthew 21:2-7), comparing Jesus to a circus clown. He was sentenced to nine months' hard labour.

The last prosecution for blasphemy in Scotland was in 1843. In 1697, a Scottish court hanged Thomas Aikenhead for blasphemy.

On 5 March 2008, an amendment was passed to the Criminal Justice and Immigration Act 2008 which abolished the common law offences of blasphemy and blasphemous libel in England and Wales. (Common law is abolished, not repealed.) The Act received royal assent on 8 May 2008, and the relevant section came into force on 8 July 2008.

Yemen

Accusations of blasphemy in Yemen serve the same purpose there as elsewhere. The accusations victimize religious minorities, intellectuals and artists, reporters and human rights defenders, and opponents of the ruling clique. If vigilantism or abuse by the authorities does not kill an accused or force an accused into exile, the accused in Yemen will be subject to Islamic law (Sharia). Sharia, according to some interpretations, prescribes death as the proper punishment for blasphemy.

United States

In early days of United States even death was provided as the penalty for blasphemy, however, the law is extinct now.

Massachusetts, Michigan, Oklahoma, South Carolina, Wyoming, and Pennsylvania have laws that make reference to blasphemy. Some US states still have blasphemy laws on the books from the founding days. For example, Chapter 272 of the Massachusetts General Laws - a provision based on a similar colonial era Massachusetts Bay statute enacted in 1697 - states:

> Section 36. Whoever willfully blasphemes the holy name of God by denying, cursing or contumeliously reproaching God, His creation, government or final judging of the world, or by cursing or contumeliously reproaching Jesus Christ or the Holy Ghost, or by cursing or contumeliously reproaching or exposing to contempt and ridicule, the holy word of God contained in the holy scriptures shall be punished by imprisonment in jail for not more than one year or by a fine of not more than three hundred dollars, and may also be bound to good behavior.

The history of Maryland's blasphemy statutes suggests that even into the 1930s, the First Amendment was not recognized as preventing states from passing such laws. An 1879 codification of Maryland statutes prohibited blasphemy:

> Art. 72, sec. 189. If any person, by writing or speaking, shall blaspheme or curse God, or shall write or utter any profane words of and concerning our Saviour, Jesus Christ, or of and concerning the Trinity, or any of the persons thereof, he shall, on conviction, be fined not more than one hundred dollars, or imprisoned not more than six months, or both fined and imprisoned as aforesaid, at the discretion of the court.

12. Constitutionally speaking, Pakistan is an ideological state as laid down in the Preamble to the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan ever since 12th day of April, 1973 with the name as "Islamic Republic of Pakistan". This Constitution makes it clear, unambiguously and unequivocally that the sovereignty over the entire Universe belongs to Almighty ALLAH alone, and the authority to be exercised by the people of Pakistan within the limits prescribed by Him is a sacred trust. And whereas it is the will of the people of Pakistan to establish an order wherein the State shall exercise its powers and authority through the chosen representatives of the people wherein the principles of democracy, freedom, equality, tolerance and social justice, as enunciated by Islam, shall be fully observed.

13. The Constitution of the Islamic Republic of Pakistan also demands the creation of a society wherein the Muslims shall be enabled to order their lives in the individual and collective spheres in accordance with the teachings and requirements of Islam as set out in the Holy Quran and Sunnah and wherein adequate provision shall be made to SAFEGUARD THE LEGITIMATE INTERESTS OF MINORITIES and backward and depressed classes.

14. It is also noteworthy that we, the people of Pakistan being conscious of our responsibility before Almighty Allah and men and being cognisant of the sacrifices made by the people in the cause of Pakistan and being faithful to the declaration made by the Founder of Pakistan, Quaid-i-Azam Mohammad Ali Jinnah, that Pakistan would be a democratic State based on Islamic principles of social justice, gave this constitution to ourselves so

that the people of Pakistan may prosper and attain their rightful and honoured place amongst the nations of the world and make their full contribution towards international peace and progress and happiness of humanity.

15. This order in the society can never be achieved unless the relevant legislation is done and it is institutionalized as well. Islam is the state religion in the country whereas Quran and Sunnah are the chief sources of legislation.

16. Now coming to validity of section 295C which was brought on Pakistan Penal Code 1860 through Act No. III of 1986. At this stage it is apt to reproduce the same for analysis qua a judgment quoted earlier which has already attained finality:-

> "295C. **Use of derogatory remarks, etc., in respect of the Holy Prophet (SAW).** - Whoever by words, either spoken or written, or by visible representation, or by any imputation, innuendo, or insinuation, directly or indirectly, defiles the sacred name of the Holy Prophet Muhammad (SAW) shall be punished with death, or imprisonment for life, and shall also be liable to fine."

This piece of legislation has already been debated in and outside of the Parliament, Parliamentary Forums and also before a constitutional court. The Federal Shariat Court examined the law in hand in the light of Quran and Sunnah in the case titled "Muhammad Ismail Qureshi vs Pakistan through Secretary, Law and Parliamentary Affairs" [PLD 1991 FSC Page 10] and found the alternative punishment for life as against the Injunctions of Islam. A few paras from the judgment may be reproduced as below:-

> "33. The words (شتم - سب) and (اذی) have been used for the contempt of the Prophet in Holy Qur'an and Sunnah. (سب) means to suffer, to harm, to molest, to contemn, to insult, to annoy, to irritate, to injure, to put to trouble, to malign, to degrade, to scoff. (Arabic English lexicon, E.W. Lane, Book-I, Part-I page 44). The word (شتم) means to insult, to abuse, to revile, to scold, to curse, to defame." [PLD 1991 FSC 10 – page 26]

> 66. Practically, all the Jurisconsults and Scholars agreed that in view of the above verses and the equal status of all the

Prophets as such, the same penalty of death as determined above shall apply, in case any one utters contemptuous remarks or offers insult, in any way, to any one of them.

67. In view of the above discussion we are of the view that the alternate punishment of life imprisonment as provided in section 295C, Pakistan Penal Code 1860 is repugnant to the Injunctions of Islam as given in Holy Qur'an and Sunnah and therefore, the said words be deleted therefrom." [page 35 - PLD 1991 FSC Page 10]

17. There exists a very strong lego-constitutional judicial hierarchy of courts in Pakistan. Under this credible system every offence punishable with death is triable by a Court of Session. Chapter XXIIA of Criminal Procedure Code 1898 and the Provisions of Qanun-e-Shahadat Order 1984 is a guarantee for fair trial. Apart from this lawfully assured process at present, right to fair trial for every accused is made a fundamental right under Part II of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973 vide Constitution (Eighteenth Amendment) Act, 2010, which ensures that in every criminal charge against any person the accused shall be entitled to a FAIR TRIAL as well as DUE PROCESS. In Pakistan under this system of trial every accused is represented by a legal expert, having, every right of defence and no accused person can be denied the right to consult and be defended by a legal practitioner of his own choice, according to the fundamental rights under clause (1) of Article 10 of the Constitution. The death penalty, if awarded CANNOT BE EXECUTED unless it was confirmed by a Division Bench of the High Court concerned as is clear from the bare reading of section 374 of the Criminal Procedure Code 1898 which reads as under:

> "374. When the Court of Session passes sentence of death, the proceedings shall be submitted to the High Court and the sentence shall not be executed unless it is confirmed by the High Court."

18. An accused person convicted on a trial held by sessions judge or an additional sessions judge, may appeal to the High Court under section 410 of the Criminal Procedure Code 1898. In case of an acquittal the provincial Government may direct the public prosecutor to file an appeal under section 417 of the Criminal Procedure Code 1898 before the High Court

from the order of acquittal passed by any court other than a High Court and as per sub-section (2A) of section 417 ibid a person aggrieved by the order of acquittal may also file an appeal against such order.

19. In any case submitted under section 374 the High Court under section 376 of Criminal Procedure Code 1898 may confirm the sentence, or pass any other sentence warranted by law, or may annul the conviction, and convict the accused of any offence of which the Sessions Court might have convicted him, or order a new trial on the same or an amended charge, or may acquit the accused person.

At this juncture I may advert to another aspect of the matter that some propaganda driven minds and agenda driven individuals give a wrong impression that procedural laws in Pakistan do not meet the international standards of human rights or these laws are not recognizable globally. This impression is totally baseless and ill-founded. The closest example in this regard could be cited from India where Code of Criminal Procedure 1973 (Act 2 of 1974) in its Chapter XXVIII lays down the similar provision of confirmation of death sentences inflicted by the session court as under:

> "366. ***Sentence of death to be submitted by court of session***.- (1) When the court of session passes sentence of death, the proceedings shall be submitted to the High Court and the sentence shall not be executed unless it is confirmed by the High Court."

For the benefit of comparative reading I may mention here a similar provision in Pakistani law which is section 374 Criminal Procedure Code 1898.

> "374. ***Sentence of death to be submitted by court of session***.(1) When the court of session passes sentence of death, the proceedings shall be submitted to the High Court and the sentence shall not be executed unless it is confirmed by the High Court."

It is evident from the comparative reading of the Pakistani Code of Criminal Procedure 1898 and Indian Code of Criminal Procedure 1973 that even the wording of the law is the same. So in view of this proven analysis, so far as the law in Pakistan is concerned, it meets the international requirements and standards of prosecution and trials, etc. I may note it sadly that the present Code of Criminal Procedure in Pakistan is an enactment not done after the independence in 1947 rather the law enacted during the British rule is adopted.

20. Then there is a remedy available to the accused/convict to file an appeal before the High Court under section 411A, Criminal Procedure Code 1898. Further, there is a remedy available to every accused/convict and also an aggrieved person before the apex court of Pakistan. Under paragraph (a) of clause (2) of Article 185 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, Supreme Court shall have jurisdiction to hear and determine appeals from judgments/sentences passed by a High Court. The said relevant provision is reproduced below:

> "185(2) An appeal shall lie to the Supreme Court from any judgment, decree, final order or sentence of a High Court–
>
> (a) if the High Court has on appeal reversed an order of acquittal of an accused person and sentenced him to death or to transportation for life or imprisonment for life; or, on revision, has enhanced a sentence to a sentence as aforesaid; or
>
> (b) if the High Court has withdrawn for trial before itself any case from any court subordinate to it and has in such trial convicted the accused person and sentenced him as aforesaid; or
>
> (c) if the High Court has imposed any punishment on any person for contempt of the High Court."

21. Even after the finality of the judgment by the Supreme Court of Pakistan or any other court or tribunal the President of the Islamic Republic of Pakistan under Article 45 of the constitution could also exercise powers to grant pardon, reprieve and respite, and to remit, suspend or commute any sentence passed by any court, tribunal or other authority. These powers of the President were also made subject to the judicial scrutiny in the case titled as Abdul Malik vs The State [PLD 2006 SC 365]. In this case I have had the honour of assisting the Hon'ble Supreme Court of Pakistan as an Advocate for some of the appellants and the petitioners. The Bench was headed by the Chief Justice of Pakistan, Mr. Justice Iftikhar Muhammad Chaudhry comprising of Mr. Justice Rana Bhagwandas, Mr.Justice Faqir Muhammad Khokhar, Mr. Justice M. Javed Buttar and Mr. Justice Tassaduq Hussain Jillani. The relevant paragraph of the said judgment is reproduced below for ready reference:

> "---- Arts. 45. 48(2) & 2-A --- Criminal Procedure Code (V of 1898), S. 402 --- Power of President of Pakistan to grant remissions in terms of

Art.45 of the Constitution --- Nature and scope --- President enjoys unfettered powers to grant remissions in respect of offences and no clog stipulated in a piece of subordinate legislation could abridge such powers of the President --- Such powers of the President were not violative of the spirit of Art.2-A of the Constitution---Power of the President to grant pardon, reprieve, respite, remit or suspend, or commute any sentence was not subject to S.402, Criminal Procedure Code, 1898---Principles."

22. In the light of afore-going discussion the death penalty for blasphemy provided in section 295C of the Pakistan Penal Code 1860 is well in accordance with the Injunctions of Islam as laid down in the Holy Quran and Sunnah of Holy Prophet (SAW) and NEED NOT TO BE CHANGED OR AMENDED. Therefore, all the references mentioned in paragraph 1 are answered in negative being misconceived and unfounded under the law. As per Article 9 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, no person shall be deprived of life or liberty save in accordance with law and all citizens are equal before law and are entitled to equal protection of law under clause (1) of Article 25 of the Constitution. This was the precise reason that section 295C of the Pakistan Penal Code 1860 is triable by the sessions court being the court of common causes and it is not subjected to trial before any special court, which makes the process of trial transparent, open, fair and credible.

23. Another aspect of the matter which is to be touched briefly is the freedom of religion in Pakistan. Our constitutional scheme has made the freedom to profess religion and to manage religious institutions a fundamental right which is also justiceable before the courts of law under paragraph (a) of Article 20 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, it is guaranteed that every citizen shall have the right to profess, practice and propagate his religion and also under paragraph (b) every religious denomination and every SECT thereof shall have the right to establish, maintain and manage its religious institutions. There is a rider in this Article which is also in consonance with the global principles of justice, law and constitutionalism which makes this freedom to profess, practice or propagate the religions for every SECT and to establish, maintain and manage religious institutions, OF COURSE, subject to law, public order and morality.

24. Pakistan being a very responsible state was capable to create such lego-constitutional mechanism for trials, appeals and constitutional and

(ماہنامہ لولاک ملتان ۲۰۱۱ء ص ۹ تا ۵۱)

other procedural remedies that ever since 1986 till date, reportedly, no execution has taken place under this law so far. This fact is an ample proof alone of safeguards embodied in the entrenched judicial practices in this country.

25. The Ministry of Interior is advised to follow the legal course of respecting the principle re lis-pendens. No action is required by executive authorities as Mst. Aasia Noreen had already sought herself legal remedy under section 410 of the Criminal Procedure Code 1898 by filing an appeal against her conviction in the concerned High Court challenging the judgment of the trial court and penalty of death sentence.

26. So far as the request made to the Prime Minister of Pakistan by the Ministry of Minorities which is also referred to the Law, Justice & Parliamentary Affairs Division to look into the reforms of blasphemy legislation as a matter of urgency is concerned, it has no substance. Therefore, no action is recommended.

27. Since the Ministry of Foreign Affairs sought briefing material from this Ministry, therefore, it is appropriate that a copy of instant review be sent separately to the Ministry of Foreign Affairs. It is also recommended that the Prime Minister may advise all Divisions and other concerned quarters not to make public comments on the issues involving constitutional intricacies or legal consequences without the opinion of the Ministry of Law, Justice & parliamentary Affairs as this is the requirement of Government of Pakistan's Rules of Business, 1973.

(DR. ZAHEERUDDIN BABAR AWAN)
Minister for Law, Justice &
Parliamentary Affairs

Dy No 611/M/PSP/2011
Dated: 8-2-2011

The Prime Minister of the
Islamic Republic of Pakistan
Islamabad.

Copy to:

1. The Speaker, National Assembly of Pakistan, Islamabad.
2. Minister for Foreign Affairs, Islamabad.
3. Minister for Interior, Islamabad.

چیچہ وطنی کی قادیانی عبادت گاہ سے اسلامی شعائر ہٹادیئے گئے

چیچہ وطنی: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی درخواست پر تھانہ غازی آباد کی پولیس انتظامیہ نے قادیانی عبادت گاہ سے کلمہ طیبہ، محراب اور دیگر اسلامی شعائر صاف کردیئے ہیں، جس سے مسلمانوں میں پائی جانے والی اشتعال انگیزی دور ہوگئی۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر عمل درآمد کروانے اور علاقائی امن برقرار رکھنے پر دینی ومذہبی اور سماجی حلقوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ مختلف حلقوں کی طرف سے تعزیرات پاکستان کی دفعات ۲۸۹-بی اور ۲۸۹-سی پر عمل درآمد کرانے پر پولیس انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق گزشتہ دنوں تھانہ غازی آباد کی حدود میں واقع گاؤں چک ۱۱/۳۰-ایل میں جنونی قادیانیوں نے غیرآئینی طور پر اپنی عبادت گاہ کا محراب بنالیا اور اس کے فرنٹ پر کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات کی تختیاں نصب کردی تھیں، جس سے علاقہ بھر کے مسلمانوں اور تمام مکاتب فکر کے علماء کرام میں شدید اشتعال پھیل گیا۔ قبل اس کے کہ کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما ہوا اور وہاں کے مسلمان قانون کو ہاتھ میں لے کر تصادم کی صورت پیدا کریں۔ دانشمندی کا ثبوت دیتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں قاری زاہد اقبال، مولانا عبدالحکیم نعمانی، جمعیت علماء اسلام کے مفتی محمد عثمان نے قانونی چارہ جوئی کے لئے فوری طور پر تھانہ غازی آباد میں درخواست دائر کردی۔ مدعیان کی طرف سے درخواست میں موقف اختیار کیا گیا تھا کہ قادیانیوں کے غیرآئینی اور اشتعال انگیز اقدام تعزیرات پاکستان کی دفعات ۲۹۸-بی، ۲۹۸-سی کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔ لہٰذا قادیانیوں کی عبادت گاہ سے محراب، کلمہ طیبہ، قرآنی آیات اور دیگر اسلامی شعائر کو محفوظ کیا جائے۔ فریقین کا موقف سننے کے بعد ایس ایچ او تھانہ غازی آباد نے افسران بالا کی مشاورت سے قادیانی عبادت گاہ سے اسلامی شعائر ہٹادیئے، جس سے علاقہ بھر کے مسلمانوں میں پایا جانے والا اشتعال دور ہوگیا۔ مذکورہ تمام کارروائی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں مولانا محمد ارشاد، قاری محمد اصغر عثمانی، مولانا کفایت اللہ حنفی، جمعیت علماء اسلام تحصیل کے امیر مولانا پیر جی عزیز الرحمٰن رائے پوری، رانا احمد نواز، حافظ حبیب اللہ، جامعہ محمدیہ کے مولانا عبدالباقی، مولانا عبدالباری، مولانا عبدالہادی، ابوحنیفہ اکیڈمی کے ناظم اعلیٰ عبدالعلیم حنفی، مجلس احرار اسلام کے محمد عابد مسعود ڈوگر سمیت شہر بھر کی تمام مذہبی قیادت پیش پیش رہی۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۲۳ تا ۲۸ فروری ۲۰۱۱ء ص ۱۱)

نئی آبادی بلدیہ ٹاؤن کراچی میں مرکز ختم نبوت کی افتتاحی تقریب

۲۶ فروری ۲۰۱۱ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب بمقام جامع مسجد عائشہ سیکٹر ۴-آئی نئی آبادی بلدیہ ٹاؤن کراچی میں مرکزِ ختم نبوت کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی، جس میں شہر بھر کے جید علمائے کرام شریک ہوئے۔ جامعۃ الرشید کے مولانا قاری محمد شعیب کو تلاوت کلام مجید کے لئے دعوت دی گئی، جنہوں نے سورۂ شمس کی تلاوت سے سامعین کے دلوں کو منور کیا۔ کمسن خوش الحان نعت خواں حافظ نعمان الٰہی نے حمد ونعت سے سامعین کو محظوظ کیا۔

استاذ الحدیث، امام وخطیب جامع مسجد حذیفہ ﷺ مولانا سعید الرحمٰن نے اپنے دلنشیں انداز میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح نبی کریم ﷺ کی ذات مسلمانوں کے لئے عظیم سعادت ہے اسی طرح ختم نبوت کا تحفظ بھی مسلمانوں کے لئے بڑی سعادت ہے۔ بلدیہ ٹاؤن میں مرکز ختم نبوت کا قیام اہلِ علاقہ پر اللہ تعالیٰ کا احسانِ عظیم ہے، یہ اہل علاقہ کے لئے بڑی سعادت ہے، اس پر اہل علاقہ کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ بلدیہ ٹاؤن کے امیر، جامعہ حقانیہ کے مدیر، جامع مسجد بلال کے امام وخطیب مولانا مفتی فیض الحق مدظلہ

نے اپنے خطاب میں کہا کہ حضور اکرم ﷺ کی ذات گرامی اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں میں سے انتہائی قیمتی نعمت ہے۔ قادیانی پیغمبر اسلام ﷺ، مسلمانوں اور پاکستان کی دشمنی پر تلے ہوئے ہیں، ان کی گستاخیوں اور مغلظات سے نبی کریم ﷺ محفوظ رہے نہ ہی صحابہ کرامؓ، علمائے اسلام اور نہ ہی عامۃ المسلمین، اس لئے قادیانیت سے دشمنی اور ان کا تعاقب ہر مسلمان کی دینی اور ایمانی غیرت کا تقاضا ہے۔

حمد ونعت کے لئے مشہور نعت خواں مولانا حافظ محمد اشفاق کو دعوت دی۔ انہوں نے اپنے خوبصورت اور محبت بھرے انداز میں سامعین کے دلوں کو عشق ومحبت نبوی سے سرشار کیا۔

نماز عشاء کے بعد باقاعدہ دوسری نشست کا آغاز ہوا، جامعہ منہاج الشرعیہ اورنگی ٹاؤن کے خوش آواز قاری سیّد نصیر حسین شاہ صاحب کو تلاوت کلام مجید کے لئے دعوت دی۔ انہوں نے آیاتِ ختم نبوت کی قرأتوں میں تلاوت فرما کر مجمع سے داد تحسین وصول کی۔ نعت رسول مقبول مولانا حافظ محمد شعیب نے پیش کی۔

اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق نائب امیر مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید کے فرزند ارجمند، عالم باعمل مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی کو دعوت خطاب دی گئی۔ مولانا نے اپنے بیان میں کہا کہ حضور اکرم ﷺ پورے عالم کے لئے رحمت بن کر آئے، حضور ﷺ نے انسانیت کو درندگی اور حیوانیت سے نکال کر کامیابی کے راستہ پر ڈال دیا۔ حضور ﷺ کی تعلیم کا یہ اثر تھا کہ ابوبکر، صدیق اکبرؓ بن گیا، عمر بن خطاب تھا، فاروق اعظمؓ بن گیا، عثمان تھا ذوالنورین بن گیا، علی تھا شیر خدا حیدر کرارؓ بن گیا۔

پروگرام کے مہمان خصوصی قطب الاقطاب شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا نوراللہ مرقدہ کے خلیفہ مجاز، معروف روحانی پیشوا، مدیر جامعہ معہد الخلیل الاسلامی بہادر آباد کراچی، بزرگ عالم دین مولانا محمد یحییٰ مدنی مدظلہ سے بیان کی درخواست کی گئی۔ حضرت نے انتہائی خیرخواہانہ، ناصحانہ اور شیریں بیان میں کہا کہ اصل چیز حضور ﷺ کی سیرت کو اپنانا ہے۔ حضور ﷺ کی سیرت زندگی میں صرف ادب سے نہیں بلکہ محبت سے آئے گی کیونکہ محبت، ادب پر غالب ہوتی ہے، جس طرح کوئی مال دار اپنی اولاد کے لئے وراثت میں مال چھوڑتا ہے، اسی طرح ہمارے نبی ﷺ نے اپنی اس امت کے لئے وراثت میں اعمال چھوڑے ہیں، حضور ﷺ کا ہر ایک عمل زمین وآسمان سے زیادہ وزنی اور قیمتی ہے، صحابہ کرامؓ نے حضور اکرم ﷺ کی سیرت کو اپنایا تو اللہ تعالیٰ نے بدر میں باوجود بے سروسامانی کے عالم میں ہونے کے فتح اور غلبہ نصیب فرمایا۔ مسلمان کی دعوت اس وقت مؤثر ہوتی ہے جب وہ خود بھی پورے دین پر عمل کررہا ہو، مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی زندگی کو نمونہ بنایا ہے، ختم نبوت کا اصل تحفظ حضور ﷺ کی زندگی پر اپنی زندگی کو ڈھالنا ہے، ہر بیان وجلسہ میں عمل کرنے کی نیت سے شرکت کرنا چاہئے، اگر انسان کسی ایک بیان پر بھی عمل کرے تو یہ اس کے لئے کافی ہوجائے گا۔ انسان تو انسان ہے حضور ﷺ کی محبت سے تو حیوان بھی سرشار تھے۔ حجۃ الوداع میں یوم نحر کو ہر اونٹ کا اپنے آپ کو قربانی کے لئے پیش کرنا اسی محبت کا واضح ثبوت ہے، ہر انسان کی کامیابی بندوں کی بندگی سے نکل کر بندوں کے رب کی بندگی میں لگنے میں حضور ﷺ نے بتائی ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ غازی خان کے رہنما مولانا عبدالعزیز لاشاری کو دعوت خطاب دی گئی۔ مولانا لاشاری نے اپنے بیان میں قادیانیت کی نقاب کشائی کرتے ہوئے کہا کہ مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس نے دعویٰ مسیحیت کے ثبوت میں اس الہام کو پیش کیا تھا:

’’میرے مسیح ہونے کی علامت یہ ہے کہ میری وجہ سے غیرمسلم دنیا سے ختم ہوں گے۔‘‘

اللہ تعالیٰ نے مرزا کو رسوا کرنا تھا، اس لئے غیرمسلم دنیا سے کیا ختم ہوتے خود مرزا قادیانی کا قصبہ قادیان بھی سکھوں سے بھر گیا اور

آج بھی وہاں سکھوں کی تعداد قادیانیوں سے زیادہ ہے۔ میں کراچی کے قادیانیوں کو چیلنج کرتا ہوں کہ اس الہام کی رو سے ذرا اپنے گرو کو سچا ثابت کردیں؟ ہمارا ایمان ہے کہ قادیانی اپنے گرو مرزا قادیانی کو تا قیامت کبھی بھی سچا ثابت نہیں کر سکتے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا مجاہد مختار نے اپنے بیان میں عقیدۂ ختم نبوت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت چودہ سو سال سے آج تک مسلمانوں کا متفقہ اجماعی اور بنیادی عقیدہ رہا ہے۔ اس میں ذرہ بھر تاویل وترمیم کی کوئی گنجائش نہیں، اس میں تاویل وتحریف کرنے والا قطعی کافر ہے، اس کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ حضور ﷺ سے محبت ہر مسلمان کے ایمان کا لازمی حصہ ہے، اس لئے کوئی مسلمان حضور ﷺ کی ختم نبوت پر ڈاکا برداشت نہیں کر سکتا۔

اس کے بعد ایک بار پھر حمد ونعت کے لئے حافظ محمد وجیہہ کو دعوت دی گئی، انہوں نے خوبصورت ومسحورکن اور دلکش انداز میں سامعین کو حمد ونعت سے محظوظ کیا۔

حمد ونعت کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد مائک پر تشریف لائے، انہوں نے کہا کہ میں اس پروگرام کے انعقاد پر آپ تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں، اپنی اور اپنی جماعت کی طرف سے آپ تمام حضرات کو مرکزِ ختم نبوت کے قیام پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور آپ سے اس مرکز کی ذمہ داریوں کو بھرپور انداز میں آگے بڑھانے کی اور کام میں تعاون کی اپیل کرتا ہوں۔ دلی خواہش تھی کہ آج آپ حضرات کے سامنے اس مضمون کو بیان کروں کہ مرزائیت کہاں سے چلی تھی، کہاں کھڑی ہے؟ اور ہم کہاں سے چلے تھے اور کہاں پہنچ گئے؟ لیکن پروگرام کی طوالت کے پیش نظر اسے ملتوی کرتا ہوں زندگی باقی رہی تو پھر کبھی ان شاء اللہ۔

اس کے بعد قاضی احسان احمد نے انتہائی ادب واحترام سے شہید ختم نبوت مولانا مفتی سعید احمد جلال پوری کے جانشین، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ سے اختتامی کلمات اور دعاء کے لئے گزارش کی۔

مولانا مدظلہ نے اختتامی کلمات میں کہا کہ الحمدللہ! ہماری جماعت کو ہر دور میں اپنے اکابر کی سرپرستی حاصل رہی ہے، اکابر کی سرپرستی اور ارشادات کی روشنی میں ہماری جماعت نے ہر محاذ پر کامیابی حاصل کی ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت کی عظمت واہمیت کے پیش نظر ہم نے مختلف مسالک کے باہمی اختلافات کو فراموش کر کے انہیں ایک پلیٹ فارم پر متحد کیا ہے، اور ہر میدان جیتا ہے۔ آج بھی جب ہر طرف سے ناموس رسالت کے قانون کو ختم کرنے کی کوشش کی جارہی تھی، الحمدللہ! عوام کے تعاون سے آپ کی جماعت نے اپنے مشن میں کامیابی حاصل کی ہے۔ وزیراعظم تک جن کے پاس ملاقات کا وقت نہیں تھا، خود ہمیں فون کرنے، گفتگو کرنے اور مسئلہ کا حل تلاش کرنے پر مجبور ہوئے۔ جو ناموس رسالت کے قانون کو مٹانا چاہ رہا تھا، اللہ نے اسے ایسے مٹایا کہ اس کے جنازہ پڑھانے کے لئے کوئی نہیں مل رہا تھا۔ بلدیہ ٹاؤن میں نئے مرکز ختم نبوت کا قیام اپنے مشن میں کامیابی کی طرف پیش رفت کی نوید ہے۔ مولانا مدظلہ کی بابرکت دعا سے پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

پروگرام میں مذکورہ حضرات کے علاوہ درج ذیل حضرات نے شرکت کی: مفتی عبدالجبار (جنرل سیکریٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ میٹروول کراچی)، مولانا عطاء اللہ (حیدرآباد)، مولانا عبدالقیوم قاسمی (مدیر جامعہ معارف اسلامیہ سعید آباد کراچی)، مولانا ڈاکٹر عطاء الرحمٰن رحمانی (مدیر جامعہ عثمانیہ احیاء العلوم سعید آباد کراچی)، مولانا علی سیّد (مدیر جامعہ عمر جامع مسجد مکہ سعید آباد کراچی)، مولانا ابو محمد عبدالمالک (استاذ الحدیث جامعہ دارالعلوم الصفہ سعید آباد کراچی)، بریلوی مکتب فکر کے رہنما قاری محمد ابراہیم سعیدی طاہری (امام وخطیب جامع مسجد مرتضیٰ نئی آبادی کراچی)، مولانا محمد نثار، مولانا محمد اسماعیل، مولانا محمد حسین و دیگر اساتذہ کرام (جامعہ عمر سعید آباد کراچی)، مولانا قاری سیّد شاہ حیدری (امام وخطیب جامع مسجد عائشہ سعید آباد نمبر۸ کراچی)، قاری محمد خالد (نائب امام جامع مسجد امیر

معاویہ سعید آباد کراچی)، مولانا مفتی مشتاق احمد شیرازی (استاد و ناظم مدرسہ اُم حبیبہ للبنات مجاہد کالونی مومن آباد کراچی)، مولانا عبیدالرحمٰن (امام جامع مسجد عائشہ میٹروول کراچی)، مولانا کفایت اللہ (استاد معہد العربیہ جامعہ حقانیہ سعید آباد کراچی)، مولانا محمد اسحاق (امام وخطیب جامع مسجد دارِارقم سعید آباد کراچی)، مولانا محمد شمشاد (استاد جامعہ دارالعلوم الصفہ سعید آباد کراچی)، مولانا توصیف احمد (مبلغ ختم نبوت کراچی) اور مولانا مفتی محمد سلیمان (استاد جامعہ معہد الخلیل الاسلامی بہادر آباد کراچی)، مولانا سائیں حفیظ الرحمٰن (مدرس جامعہ ندوۃ العلم سعید آباد کراچی)، مولانا فتح محمد (مدیر مدرسہ بدرالعلوم جامع مسجد فاروق اعظم)، مولانا سراج احمد (استاذ جامعہ عثمان غنی سعید آباد کراچی)، مولانا عمرزاد (امام وخطیب جامع مسجد سبحانیہ سعید آباد کراچی)، مولانا عنایت اللہ شاہ۔

ان کے علاوہ اور بھی کئی سیاسی، مذہبی، سماجی بااثر شخصیات نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ تمام حضرات کی شرکت کو قبول فرما کر فلاح دارین اور نجات آخرت کا ذریعہ بنائیں۔ تحفظ ختم نبوت کے لئے مرتے دم تک ہم سب کو مال وجان لگانے کی توفیق عطا فرمائے۔ پروگرام کے انعقاد وکامیابی کے لئے جس کسی نے بھی ظاہری وباطنی جو بھی کوشش کی ہے اسے اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر مزید آگے بڑھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

پروگرام کی تیاری وکامیابی اور نظم وضبط کے قیام میں بھائی محمد اسماعیل انجم، بھائی سیّد محمد شاہ، بھائی محمد یوسف، بھائی محمد یعقوب، چاچا عبدالکریم، بھائی محمد صابر، قاری الطاف، قاری محمد ایاز، قاری محمد عابد، بھائی ظہیر، بھائی شبیر، بھائی آفتاب، بھائی تمریز، حاجی گل بھائی اورنگزیب خان کے ای ایس سی والے، جناب محمد نواز تھانہ موچکو ودیگر حضرات نے بھرپور اور نمایاں کردار ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی محنت وکوشش کو قبول فرما کر دنیا وآخرت میں جزائے خیر عطا فرمائے۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی مؤرخہ ۲۳ تا ۳۱؍مارچ ۲۰۱۱ء ص۲۱ تا ۲۳)

قرآن کریم کی بے حرمتی کے خلاف ملک گیر احتجاج

اسلام آباد، لاہور، کراچی، ملتان، پشاور، فیصل آباد سمیت ملک کے تمام چھوٹے بڑے شہروں میں مظاہرے، جلسے، جلوس اور احتجاجی ریلیاں، امریکی پرچم اور ملعون پادری کے پتلے نذرِ آتش۔

اسلام آباد میں جے یو آئی کی اقوام متحدہ کے دفتر تک ریلی، اعظم سواتی نے مذمتی یادداشت پیش کی۔

پنجاب اسمبلی کے اقلیتی ارکان کی بازوؤں پر سیاہ پٹیاں باندھے اجلاس میں شرکت، کے پی اسمبلی میں قرارداد مذمت منظور۔

اسلام آباد، لاہور، کراچی، ملتان، پشاور (نیوز رپورٹر+نمائندگان، نامہ نگاران) مذہبی جماعتوں کی کال پر پورے ملک میں ملعون امریکی پادری کی طرف سے قرآن کریم کی بے حرمتی کی کے خلاف یومِ احتجاج منایا گیا، نماز جمعہ کے بعد ملک گیر احتجاجی مظاہرے، ریلیاں، جلسے اور جلوس نکالے گئے، جن میں ہزاروں افراد نے شرکت کی اور ملعون امریکی پادری کے خلاف شدید نعرے بازی کی گئی، جب کہ ملعون پادری کے پتلے اور امریکی پرچم نذرِ آتش کئے گئے، تحریک حرمتِ رسول نے جلد ملک بھر کی دینی وسیاسی جماعتوں کا سربراہی اجلاس بلانے کا اعلان کر دیا۔ خیبر پختونخوا اسمبلی میں مذمتی قرارداد منظور کی گئی جب کہ پنجاب اسمبلی کے ارکان نے امریکی پادری کی قرآن کی حرمت کے خلاف احتجاجاً بازوؤں پر سیاہ پٹیاں باندھ کر اجلاس میں شرکت کی، ملعون امریکی پادری کی طرف سے قرآن پاک کی بے حرمتی اور دو پاکستانیوں کے قاتل جاسوس ریمنڈ ڈیوس کی رہائی کے خلاف جماعت اسلامی، تحریک حرمتِ رسول، جمعیت علماء اسلام (ف)، مجلس تحفظ ختم نبوت، جماعۃ الدعوہ، جمعیت علماء اسلام (س)، تنظیم اسلامی، جمعیت اہلحدیث، جمعیت علماء پاکستان، جماعت اہلسنت، مجلس احرار ودیگر دینی جماعتوں کی اپیل پر ملک بھر میں احتجاج کیا گیا اور مظاہروں، ریلیوں، جلسوں اور حرمت قرآن کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ صوبائی دارالحکومت لاہور میں سب سے بڑا مظاہرہ فیصل چوک مال روڈ پر تحریک حرمتِ رسول میں شامل جماعتوں کی طرف سے مشترکہ طور

پر کیا تھا۔اس موقع پر شرکاء کی جانب سے ملعون امریکی پادری وامریکا کے خلاف زبردست نعرے بازی کی گئی اور ملعون پادریوں کے پتلے جلائے گئے۔شرکاء کی طرف سے امریکی ریمنڈ ڈیوس جیسے ملک میں موجود سینکڑوں بلیک واٹر کے درندوں کو فی الفور ملک سے باہر نکالنے کا مطالبہ کیا گیا۔لاہور اور دیگر شہروں میں بھی یوم احتجاج منایا گیا اور مظاہروں، ریلیوں، جلوسوں اور حرمت قرآن کانفرنسوں کا انعقاد کیا گیا۔جمعیت علماء اسلام (ف) نے ملعون پادری ٹیری جونز کے ہاتھوں قرآن پاک کی بے حرمتی اور لیبیا میں امریکا اور دیگر اتحادیوں کی غیرقانونی مداخلت کے خلاف مذمتی یادداشت اقوام متحدہ کے دفتر میں پیش کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ وہ ملعون امریکی پادری کو قرارواقعی سزا دلوانے کے لئے کردار ادا کرے۔جمعیت علماء اسلام کے سینیٹر اعظم سواتی کی قیادت میں اقوام متحدہ کے دفتر تک احتجاجی ریلی نکالی گئی جس میں درجنوں افراد نے شرکت کی، مظاہرین نے ہاتھوں میں پلے کارڈز اور بینرز اٹھار کھے تھے جن پر امریکی پادری کے خلاف نعرے درج تھے، شرکاء نے مذمتی یادداشت اقوام متحدہ کے دفتر کے حکام کے حوالے کی۔پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں اقلیتی ارکان اسمبلی نے قرآن پاک کی بے حرمتی کے خلاف شدید احتجاج کرتے ہوئے امریکی پادری کے خلاف عالمی عدالت انصاف میں مقدمہ چلانے کا مطالبہ کیا ہے۔اس موقع پر اقلیتی ارکان نے بازوؤں پر سیاہ پٹیاں باندھیں اور احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ بھی کیا۔علاوہ ازیں اقلیتی ارکان نے قرآن کی بے حرمتی کے خلاف ملک بھر میں ہونے والے احتجاجی مظاہروں کی بھرپور حمایت کا اعلان کردیا۔جماعت اسلامی پاکستان کے امیر سیّد منور حسن کی اپیل پر کراچی، سکھر، لاڑکانہ، حیدرآباد، میرپور خاص، نواب شاہ، اور ٹنڈو آدم سمیت دیگر شہروں میں زبردست احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔فیصل آباد میں بھی یوم احتجاج منایا گیا۔اس موقع پر مختلف دینی و مذہبی جماعتوں سمیت عیسائی برادری نے بھی احتجاجی جلوس، مظاہروں اور جلسوں میں شرکت کی اور ملعون پادری کے خلاف مقدمہ چلانے اور امریکی سفیر کو طلب کرکے احتجاج ریکارڈ کرانے کا مطالبہ کیا۔مختلف مقامات پر ملعون پادری کے پتلے بھی جلائے گئے۔ملتان سمیت جنوبی پنجاب میں امریکی پادری کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا، احتجاجی ریلیاں نکالی اور مظاہرے کئے گئے۔جنوبی پنجاب کے شہروں ملتان، بہاولپور، وہاڑی، رحیم یار خان، ڈیرہ غازی خان، لیہ، بھکر، کوٹ سلطان سے موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق جمعہ کے اجتماعات میں قراردادیں پاس کی گئیں اور قرآن پاک جلانے والے ملعون پادری کے خلاف عالمی عدالت میں مقدمہ چلا کر اسے سزائے موت دینے کے مطالبات کئے گئے۔کراچی میں جماعت اسلامی کے تحت بنوری ٹاؤن مسجد سے نمائش چورنگی تک ریلی نکالی گئی، ریلی میں مسیحی برادری بھی شریک تھی۔میمن مسجد کے باہر جمعیت علماء پاکستان اور سنی اتحاد کونسل نے بھی مظاہرہ کیا۔ (روزنامہ اسلام کراچی، ۲۶؍مارچ ۲۰۱۱ء، ہفت روزہ ختم نبوت کراچی مؤرخہ ۱۶تا۲۳؍اپریل ۲۰۱۱ء ص۲۲،۲۳)

قرآن پاک کی بے حرمتی کے شرمناک فعل کے خلاف ملک بھر میں احتجاج جاری

کراچی؍لاہور (وقائع نگار) ملعون امریکی پادری ٹیری جونز کی طرف سے (نعوذ باللہ) قرآن پاک کی بے حرمتی کے خلاف ملک بھر میں احتجاج گزشتہ روز بھی جاری رہا۔شیخوپورہ، چکوال، خانقاہ ڈوگراں، اوکاڑا، وہاڑی، مظفرآباد، ملتان اور دیگر شہروں میں مختلف دینی وسیاسی جماعتوں کی جانب سے جلسوں، مظاہروں اور ریلیوں کا انعقاد کیا گیا جن میں تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے ہزاروں افراد نے شریک ہوکر شدید غم وغصہ کا اظہار کیا۔تحریک حرمت رسول کے رہنماؤں کی طرف سے مظاہروں اور حرمت قرآن کانفرنسوں سے خطابات کے دوران حکمرانوں سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ محض بیان بازی سے کام نہ لیں اسلامی ملکوں کو ساتھ ملا کر مشترکہ حکمت عملی وضع کی جائے۔کراچی کے وکلاء نے احتجاجی مظاہرے میں ٹیری جونز کی پھانسی کا مطالبہ کیا۔مظاہرے کے دوران زبردست نعرے بازی کی گئی، کراچی بار کے نائب صدر عبدالمجید یوسفی ودیگر نے سٹی کورٹ سے لائٹ ہاؤس تک احتجاجی ریلی نکالی۔اوکاڑا میں تحریک حرمت رسول کے

زیراہتمام پریس کلب کے باہر بڑا مظاہرہ کیا گیا جس میں جماعۃ الدعوہ، جماعت اسلامی، مرکزی جمعیت اہلحدیث اور متحدہ جمعیت اہلحدیث کے کارکنان کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ مظاہرہ سے تحریک حرمت رسول اور جماعۃ الدعوہ پاکستان کے رہنما حافظ سیف اللہ منصور، جمعیت اہلحدیث کے رہنما مولانا محی الدین لکھوی، حافظ بلال صدیقی، مرکزی جمعیت اہلحدیث کے فاروق، جماعۃ الدعوہ کے رہنما مولانا محمد اقبال ودیگر نے خطاب کیا۔ مقررین نے اپنے خطاب میں کہا کہ قرآن پاک کی بے حرمتی جیسے واقعات روکنے کے لئے نیٹو کی سپلائی لائن فی الفور کاٹ دی جائے۔ مرکز دارالسلام چکوال میں حرمت قرآن کانفرنس سے جماعۃ الدعوہ چکوال کے امیر مولانا عبداللہ نثار، مولانا فاروق محسن، قاری مطیع الرحمٰن ودیگر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان غیرت مند ہیں قرآن کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کرسکتے۔ جماعۃ الدعوہ آزاد کشمیر کے امیر مولانا عبدالعزیز علوی نے مظفر آباد میں ملعون پادری کے خلاف نکالی گئی حرمت قرآن ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امریکا دنیا میں ذلیل ورسوا ہوگا۔ مختلف دینی جماعتوں کی طرف سے شیخوپورہ، خانقاہ ڈوگراں، وہاڑی، ملتان ودیگر شہروں میں بھی جلسوں، حرمت قرآن کانفرنسوں اور مظاہروں کا انعقاد کیا گیا۔ کوئٹہ میں جمعیت علماء اسلام کے جنرل سیکریٹری مولانا عبدالغفور حیدری اور حافظ حمداللہ نے وزیرستان پر امریکی ڈرون حملوں اور قرآن کریم کی بے حرمتی کو انسانی تاریخ کا سیاہ ترین باب قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ امریکا کی اس جارحیت پر اس سے سفارتی اور تجارتی تعلقات منقطع کرے اور عملاً اپنے عوام سے اظہار ہمدردی کرے۔ (روزنامہ نوائے وقت کراچی، مؤرخہ ۲۷؍مارچ ۲۰۱۱ء، ہفت روزہ ختم نبوت کراچی مؤرخہ ۱۶تا۲۲؍اپریل ۲۲،۲۳)

قادیانیوں کے مرکز سے غیرقانونی اسلحہ برآمد کیا جائے: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

قادیانیت سے تائب ہونے والے نومسلم طاہر منصور کے تأثرات وپریس کانفرنس

اسلام آباد (ثناء نیوز) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت چناب نگر (ربوہ) میں قادیانیوں کے مرکز سے غیرقانونی اسلحہ برآمد کرکے اپنی تحویل میں لے، وہاں کی غیرآئینی عدالتوں کے فیصلوں کو منسوخ کیا جائے۔ ان خیالات کا اظہار مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے جنرل سیکریٹری قاری عبدالوحید قاسمی اور دیگر علماء نے قادیانیت سے تائب ہونے والے نوجوان طاہر منصور کے ہمراہ پریس کانفرنس کرتے ہوئے کیا۔ عقیدۂ ختم نبوت کی حقانیت سے متاثر ہوکر قادیانی نوجوان طاہر منصور نے مولانا محمد طیب کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔ طاہر منصور نے کہا کہ وہ خاندانی طور پر قادیانی تھا اور قادیانی جماعت کے مختلف عہدوں پر فائز رہا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے، وہ استحکام پاکستان کے دشمن ہیں، چناب نگر (ربوہ) دہشت گردوں کی پناہ گاہ ہے، وہاں چھوٹے بڑے اسلحے کی چھاؤنی ہے۔ انہوں نے حکومت اور چیف جسٹس سے مطالبہ کیا کہ میرے دو بچوں کو میرے حوالے کیا جائے۔ علماء کرام نے کہا کہ وزیر داخلہ اور ضلعی انتظامیہ طاہر منصور کو تحفظ فراہم کرے اور ان کے بچوں کو ان کے حوالے کیا جائے، اگر طاہر منصور کو کچھ ہوا تو اس کی ذمہ داری وفاقی حکومت، وزیر داخلہ، ضلعی انتظامیہ اور راولپنڈی اسلام آباد کی جماعت احمدیہ کے عہدیداروں خصوصاً خدام الاحمدیہ کے کارکنوں پر ہوگی۔ علماء کرام نے کہا کہ سوات کی طرح حکومت اپنی رٹ قائم کرنے کے لئے چناب نگر (ربوہ) میں بھی آپریشن کرے۔ چیف جسٹس وہاں کی غیرآئینی عدالتوں کا ازخود نوٹس لیں اور ان عدالتوں کو خلاف قانون قرار دیں۔ (روزنامہ امت کراچی، مؤرخہ ۶؍جون ۲۰۱۱ء، ہفت روزہ ختم نبوت کراچی مؤرخہ ۸تا۱۵؍جولائی ۲۰۱۱ء ص۱۷)

مولانا فضل الرحمٰن پر قاتلانہ حملوں کے خلاف احتجاج

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مرکزی ناظم نشرواشاعت مولانا عزیزالرحمٰن

ثانی، امیر ضلع مولانا محمد اشرف مجددی، نائب امیر مولانا قاری منیر احمد قادری، سیکرٹری جنرل مولانا قاری حافظ محمد یوسف عثمانی، ناظم اطلاعات سید احمد حسین زید، ناظم مالیات پروفیسر حافظ محمد انور، ناظم تبلیغ مولانا عبدالغفور آرائیں، مرکزی مبلغین مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا محمد عارف شامی، حافظ محمد ثاقب، پروفیسر محمد اعظم نفیسی نے جمعیت علماء اسلام کے مرکزی امیر، چیئرمین پارلیمانی کشمیر کمیٹی مولانا فضل الرحمٰن ایم۔این۔اے کی ریلی پر خودکش حملے کی شدید مذمت کی ہے اور اسے بزدلانہ کارروائی قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ دہشت گردی کی یہ واردات حکومتی پالیسیوں کا شاخسانہ اور امریکی ایجنٹوں کی کارروائی ہے۔ اس طرح کی کارروائیوں سے دینی حلقوں کی قوت اور حوصلہ کو پست نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ لادین عناصر ملک میں انتشار پھیلانے کے لئے دینی قیادت کو منظر سے ہٹانے کے لئے کوشاں ہیں۔ ان کے خلاف جس قدر کارروائی کی جائے کم ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس سازش کو بے نقاب کیا جائے اور مرتکب عناصر کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ سٹوڈنٹس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں چوہدری عبدالرؤف گھمن، ظہیر احمد ہاشمی، نوید رفیق بٹ، حافظ محمد ناصر، سید حسان احسن زید اور فیصل بلال نے بھی دہشت گردی کی اس واردات کی شدید مذمت کرتے ہوئے ملزمان کو بے نقاب کر کے کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ملک دشمن اور دین مخالف عناصر کی کارروائی ہے اور امریکی سازش دکھائی دیتی ہے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۱ء ص ۵۵)

نئی قادیانی سازش عروج پر! ختم نبوت چناب نگر پر پابندی

اس وقت ملک عزیز میں ایک بار پھر قادیانی سازشیں عروج پر ہیں۔ ہمارے حکمران باہم دگر دست بگریبان ہونے کے باعث دوست و دشمن کی پہچان سے تہی دست ہیں۔ ان حالات میں چہار سو اندھیرا نظر آتا ہے۔ کیا ہو رہا ہے۔ پس پردہ کون ملک عزیز کی وحدت پر کلہاڑا چلا رہا ہے؟ اس طرف کسی کا دھیان نہیں۔ بھلا توجہ فرمائیے کہ:

۱...... گذشتہ سال قادیانی مراکز لاہور پر حملہ ہوا۔ کئی جانیں ضائع ہوئیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اسی دن اعلان کیا کہ اس سانحہ کے ملزمان کو قانون کے کٹہرے میں لایا جائے۔ ایک ملزم موقع پر صحیح وسالم گرفتار ہوا۔ اس سے باقی ملزمان کو تلاش کرنا بہت آسان ہوگیا تھا۔ لیکن آج تک حکومت وقادیانی خاموش ہیں۔ حکومتی خاموشی تو سمجھ میں آتی ہے۔ کہ سب کچھ ان کے علم میں ہے۔ لیکن وہ زبان پر نہیں لانا چاہتے۔ قادیانی کیوں خاموش ہیں؟ یہ ایک گہرے تدبر کا معاملہ ہے۔ حکومت میں چھپے قادیانی عناصر وقادیانی قیادت نے یہ ڈرامہ سٹیج کیا تاکہ باہر کی دنیا سے سیاسی پناہ کے نام پر ویزوں کا دھندا چلتا رہے۔ سال بھر اس واقعہ کی کمائی قادیانی قیادت نے کھائی۔ یہ سب ان کا کیا دھرا تھا۔

۲...... اب حال ہی میں دوسرا ڈرامہ کیا۔ ہمیں برطانیہ سے فون پر دوستوں نے اطلاع دی کہ کسی ویب سائٹ پر تین پوسٹر ایک ایک ورقہ ہیں۔ اس میں قادیانیوں کے خلاف تشدد پر لوگوں کو ابھارا گیا ہے۔ عالمی مجلس نے ان اشتہارات کو دیکھا تو اگلے روز اخبارات کو بیان جاری کیا کہ یہ قادیانی ذہن کی تخلیق ہے۔ روزنامہ اسلام میں اشتہار شائع کیا کہ جان بوجھ کر قادیانی اس طرح کی مذموم حرکت سے ایک پرامن جدوجہد کی حامل جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو بدنام کرنا چاہتے ہیں۔ خود قادیانیوں نے برطانیہ میں گھر گھر اور سفارت خانوں میں ان اشتہاروں کو انٹرنیٹ سے نکال کر عمدہ کاغذ پر شائع کر کے تقسیم کیا۔ چناب نگر (قادیانی مرکز) میں بھی تمام حکومتی ایجنسیوں کو قادیانیوں نے یہ اشتہار فراہم کئے۔ ہم اس وقت سمجھ گئے کہ اس ڈرامہ سے قادیانی دہرا فائدہ حاصل کرنے کے درپے ہیں: (الف) ویزوں کے تسلسل کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ (ب) اور یہ کہ ایک دینی جماعت جس نے ہمیشہ اتحاد بین المسلمین کا سٹیج ملک کو مہیا کیا۔ قادیانی کفر کو آئینی جدوجہد سے چاروں شانے چت کیا۔ اس جماعت پر قدغن لگوانے کی تیاری ہو رہی ہے۔ ہم نے وزیراعظم پاکستان سے لے کر ہوم سیکرٹری پنجاب تک کو اپنے خدشات سے باخبر کیا۔

۳...... دیکھا جائے تو یہ اتفاقی واقعات نہیں بلکہ ایک گہری خطرناک کاروائی ہے۔ اسٹیبلشمینٹ (Stablishment) کا وفاقی سیکرٹی سہیل احمد کو لگایا گیا۔ جس کے تحت پورے ملک کے سیکرٹریز اور پوری بیوروکریسی ہے۔ وہ مبینہ طور پر قادیانی ہیں۔ قادیانی لابی اور اس کے گماشتے نیا کھیل کھیلنا چاہتے ہیں۔ ہماری بیوروکریسی لکیر کے فقیر کی طرح قادیانی لابی کی خوشنودی کے لئے آنکھیں بند کئے ہوئے ہے۔

۴...... روزنامہ اسلام ۲۷؍جون ۲۰۱۱ء کی خبر ہے۔ حکومت نے سابق آئی۔جی سندھ، ڈی۔جی۔ایف۔آئی۔اے وسیم احمد کو محکمہ داخلہ میں ایڈیشنل چیف سیکرٹری مقرر کیا ہے۔ اسٹیبلشمینٹ کا سیکرٹری قادیانی ہو۔ محکمہ داخلہ کا ایڈیشنل چیف سیکرٹری قادیانی ہو تو پھر اس ملک کے قادیانی نرغے میں ہونے میں کیا کسر باقی رہ جاتی ہے؟ وسیم احمد قادیانی کو سپریم کورٹ کے حکم پر اس کی کرپشن و نااہلی کی وجہ سے ڈی.جی، ایف.آئی.اے کے عہدہ سے برطرف کیا گیا۔ رحمٰن ملک صاحب کو قادیانی گروہ نے کیا پڑیا سنگھائی ہے کہ وہ قادیانیت نوازی میں اتنے مست ہوگئے ہیں کہ سپریم کورٹ کے برطرف کردہ شخص کو وزارت داخلہ کا ایڈیشنل چیف سیکرٹری مقرر کردیا ہے۔ محض اس لئے اس کو نوازا جارہا ہے کہ وہ قادیانی ہے۔ ورنہ اس کے کرپشن و نااہلی کے تذکروں سے تو سپریم کورٹ تک گونج اٹھے ہیں۔ ان حالات کو دیکھ کر کسی کار خیر کی توقع رکھنی جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ ان امور کو ہم نے دیکھا تو ہمارا ماتھا ٹھنکا کہ کچھ ہونے والا ہے۔

۵...... وہی ہوا جس کا خدشہ تھا کہ مؤرخہ ۲۸؍جون ۲۰۱۱ء کو ڈی۔پی۔او چنیوٹ نے بلا کر زبانی کہہ دیا کہ تیسواں سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر ان حالات میں منعقد نہ کیا جائے۔ غالباً ہوم آفس پنجاب نے ان کو چٹھی ارسال کی کہ ’’ہمیں خفیہ ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ردقادیانیت کورس منعقد ہورہا ہے۔‘‘ عقلمند، شریف انسان سے کوئی پوچھے کہ: (الف) جو کورس تیس سال سے ہورہا ہے۔ (ب) جس کے اشتہار چھپ کر پورے ملک میں متعدد دینی رسائل میں اشتہار و مضمون شائع ہوئے۔ مؤرخہ ۲۰؍جون ۲۰۱۱ء کو روزنامہ اسلام کے تمام ایڈیشنوں میں مضمون شائع ہوا۔ وہ خفیہ ذرائع کی اطلاع کیسی؟ محض پابندی لگانے کے لئے عذر تراش کر اپنے مجرم ضمیر کی خلش کو چھپانے کے لئے ’’خفیہ ذرائع سے معلوم ہوا‘‘ کا لفظ استعمال کیا گیا۔

۶...... پھر یہ کورس تیس سال سے خیر و خوبی سے ہورہا ہے۔ خالصتاً اسلامی نقطۂ نظر سے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کو واضح کیا جاتا ہے۔ منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے شبہات کا قرآن وسنت کی روشنی میں رد کیا جاتا ہے۔ مطبوعہ نصاب پڑھایا جاتا ہے۔ جو کام انتیس سال سے ہوا۔ کسی مکھی کے پر، مچھر کی ٹانگ، کا نقصان نہیں ہوا۔ اب اس کو بندش کے نشانہ پر رکھنا سراسر مندرجہ بالا قادیانی سازشوں کی ایک خطرناک یا اس کا ’’فیصلہ کن‘‘ مرحلہ ہے۔

۷...... ہم نے کورس کو محض علمی جدوجہد کے تسلسل کے دائرہ کار میں رکھنے کے لئے داخلہ فارم میں شرائط رکھی ہیں: (الف) طالب علم اپنا یا اپنے والد کا شناختی کارڈ یا مدرسہ کا سرٹیفکیٹ ہمراہ لائے۔ (ب) غیر نصابی سرگرمیوں پر پابندی ہوگی۔ (ج) کسی طالب علم کو چناب نگر، دریا یا پہاڑوں پر جانے کی اجازت نہ ہوگی۔ (د) کسی خلاف قانون جماعت کا لٹریچر و سٹیکر رکھنے کی اجازت نہ ہوگی۔ ان تمام شرائط کے ساتھ داخلہ ہوگا۔ (ھ) مطبوعہ نصاب پڑھایا جائے گا۔ (و) اس کا امتحان ہوگا، امتحان پاس کرنے والوں کو سند ملے گی۔ ایک دینی جماعت کا ایک دینی ادارہ میں سالانہ ریفریشر کورس/علمی معلوماتی سالانہ سمرکیمپ ہوتا ہے۔ ملک عزیز کا دینی ادارہ مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر جو وفاق المدارس سے ملحق ہے۔ اس کی دیوقامت چاردیواری میں کورس ہوتا ہے اور اس سال بھی ہوگا۔ اس سے روکنا ہمارے خیال میں وہ خطرناک قادیانی کھیل ہے جو کھیلا جارہا ہے۔ کیا ایسے ہو جائے گا؟ کہ امت ۱۹۷۴ء سے پہلے کی پوزیشن پر چلی جائے اور قادیانی پھر سے پر پرزے نکال کر اسلام کو کفر اور کفر (قادیانیت) کو اسلام ثابت کرنے لگ جائیں اور اس کے لئے وہ ہوم سیکرٹری کی چٹھی کو

استعمال میں لائیں۔ایسے ہو جائے گا؟ یہ پوری مسلمان قوم کے سوچنے کا مسئلہ ہے۔ پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی۔

نوٹ: اس مضمون پر مشتمل یاداشت قومی رہنماؤں کو بذریعہ ڈاک ارسال کی گئی۔ان میں سے بعض حضرات کے جوابات کا نمونہ پیش خدمت ہے:

SENATE OF PAKISTAN
Parliament House
Islamabad

SENATE OF PAKISTAN
Leader of the Opposition

No.LOP/Sen/06-11

مورخہ:11 جولائی 2011ء

برادرم محترم جناب اللہ وسایا صاحب، مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، پاکستان

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

امید ہے کہ آپ بمع احباب کے عافیت سے ہوں گے۔آپ کا گرامی نامہ مجھے بروقت ملا لیکن مصروفیت کی وجہ سے آپ کو جواب جلدی نہیں دے سکا۔آپ نے قادیانیوں کی سازشوں سے متعلق اپنے خط میں تحریر فرمایا ہے اور بجا فرمایا ہے کہ قادیانی ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہونے کے علاوہ اتحاد بین المسلمین کے دشمن بھی ہیں اور اپنے آقاؤں کے اشارے پر چلتے ہوئے ملک اور امت مسلمہ کے خلاف انتہائی گہری سازشوں میں مصروف عمل رہتے ہیں۔ان کی سرگرمیوں پر تمام مسلمانوں کو نظر رکھنا اسلامی فریضہ ہے۔

جہاں تک ڈی پی او چنیوٹ کا اقدام ہے اس حوالے سے میں نے چیف سیکرٹری پنجاب سے بات کی تھی تو ان کا جواب مثبت تھا۔ یقیناً قادیانیوں کو اس کے حوالے سے گمراہ کن پروپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں۔اور متعلقہ آفیسروں کے کان بھرتے رہتے ہیں۔اس سلسلے میں مایوسی کی کوئی بات نہیں۔

انشاءاللہ ہم سب مل کر پرامن جدوجہد کے ذریعے ان کی سازشوں کو بے نقاب بھی کریں گے اور ان کے عقائد و نظریات کے سد باب کیلئے اپنا فرض منصبی ادا کرتے رہیں گے۔

والسلام

مولانا عبدالغفور حیدری

محترم جناب اللہ وسایا صاحب،
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت،
ہیڈ آفس، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت،
ایچ پی روڈ، ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لیاقت بلوچ
سیکرٹری جنرل جماعت اسلامی پاکستان
(سابق ممبر قومی اسمبلی)

حوالہ نمبر: 4212
تاریخ: 4.7.11

محترم مولانا اللہ وسایا صاحب
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
اللہ تعالیٰ آپ کو خیر وعافیت سے رکھے۔ آمین
آپ کی تحریر "نئی قادیانی سازش عروج پر" موصول ہوئی۔ تحریر کے مندرجات سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ قادیانیت کس طرح کن کن اہم مناصب پر فائز ہے اور گل کھلا رہی ہے۔
پاکستان اس وقت جن شدید مسائل اور بحرانوں کا شکار ہے۔ یہ قادیانی لابی اس کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے پنجے مزید راسخ کر رہی ہے۔
یہ امر بھی انتہائی افسوسناک ہے کہ آپ کے ہاں اس حوالہ سے کیا جانے والا سالانہ کورس بھی اب ان کی آنکھوں میں کھٹکتا ہے اور اس کی بندش کے لیے وہ اقدامات کر رہے ہیں۔
کورس کے حوالہ سے تو آپ مقامی انتظامیہ سے رابطہ رکھ کر مسئلہ حل کر لیں۔ دیگر حوالوں سے اکٹھے مل بیٹھنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔
اللہ تعالیٰ ہمیں دین متین کی خدمت کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

والسلام
خاکسار
(دستخط)
(لیاقت بلوچ)

منصورہ ملتان روڈ، لاہور پاکستان فون: 5-35432391 - 24-35419520 فیکس: 5432194 ; موبائل: 0300-8456292
رہائش: C-108 نیو مسلم ٹاؤن لاہور فون: 2-042-35857171 E-mail: amir@ji.org.pl - URL: http://www.jamaat.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم
جماعت اسلامی پاکستان
حوالہ نمبر: 4189
تاریخ: 2.7.11

محترم المقام حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ
شکر گزار ہوں کہ آپ نے قادیانیوں کی نئی سازشوں سے آگاہ کرنے کے لئے تفصیلی تحریر ارسال فرمائی۔ بلاشبہ قادیانی اور اسٹیبلشمنٹ میں موجود ان کے سرپرست پاکستان میں فتنہ و فساد اور اشتعال انگیزی پیدا کر کے اپنے مذموم مقاصد آگے بڑھانا چاہتے ہیں۔ یہ امر انتہائی افسوسناک اور حکومت پنجاب کے لئے انتہائی شرمناک ہے کہ ان کی طرف سے محض قادیانیوں کی خوشنودی کے لئے گزشتہ تیس سالوں سے مدرسہ عربیہ چناب نگر میں جاری ختم نبوت کورس کو روکنے کے اقدامات کئے گئے ہیں۔ حکمرانوں کو شاید ان معاملات پر امت مسلمہ کے احساسات و جذبات کا احساس نہیں۔
جماعت اسلامی پاکستان انشاء اللہ ہمیشہ کی طرح اب بھی اس معاملہ میں آپ کو ہر طرح کی تائید و حمایت اور بھرپور جد و جہد کا یقین دلاتی ہے اور آپ جب بھی کسی تعاون کے لئے فرمائیں گے ہمیں ہمرکاب پائیں گے۔
اللہ کریم ہمارا حامی و ناصر ہو' آمین۔

والسلام
خاکسار
منور حسن
(سید منور حسن)
امیر جماعت اسلامی پاکستان

مرکزی دفتر: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ۔ ملتان

منصورہ ملتان روڈ لاہور پاکستان فون 35419520-24-35432391 فیکس 35432194 E-mail: amir@ji.org.pk - URL: http://www.jamaat.org

(ماہنامہ لولاک ملتان ستمبر ۲۰۱۱ء ص ۴۹ تا ۵۳)

ختم نبوت کورس کے انعقاد کا لاہور ہائی کورٹ کا مستحسن فیصلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ!

پنجاب ہوم آفس سے ڈی پی او چنیوٹ کے نام ایک رپورٹ آئی۔ جس میں درج تھا کہ:

الف...... ’’خفیہ ذرائع سے معلوم ہوا کہ مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ میں تیسواں سالانہ ردقادیانیت کورس ۹؍جولائی سے ۲۹؍جولائی ۲۰۱۱ء کو منعقد ہورہا ہے۔ کورس میں قادیانی مذہب کے خلاف لیکچر دیئے جاتے ہیں۔ موجودہ حالات میں ایسے کورسز کا انعقاد ذہن سازی اور قادیانیوں کے خلاف کاروائیوں میں اضافہ کا باعث بن سکتا ہے۔

ب...... لہٰذا آپ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ موجودہ ملک میں پائی جانے والی دہشت گردی کے تناظر میں اس قسم کے کورسز کی ہرگز اجازت نہیں ہونی چاہئے۔ آپ اس سلسلہ میں تصدیق کریں اور اس کو روکنے کے لئے قانونی اور انتظامی کاروائی عمل میں لائیں۔‘‘

۱...... اس عبارت کو بار بار پڑھیں۔ حکومتی دوائر میں چھپے قادیانی عناصر اور شاطر قادیانی دماغ کی عیاری ملاحظہ ہو جو کورس تیس سال سے ہورہا ہے، جس کے اس سال بھی ہر سال کی طرح اشتہار چھپ کر ملک بھر میں چسپاں ہوئے۔ ماہنامہ لولاک، ہفت روزہ ختم نبوت، روزنامہ اسلام میں اشتہار و داخلہ کے لئے شرائط پر مشتمل ہدایات شائع ہوئیں۔ اسے خفیہ ذرائع سے تعبیر کرنا یہ وہی ذہنیت ہے جو ۱۹۷۴ء کے پارلیمنٹ کے فیصلہ کو کالعدم و بے اثر کرنے کے لئے زخمی سانپ کی طرح بل کھا رہی ہے۔

۲...... اس رپورٹ میں یہ درج ہونا کہ: ’’کورس میں قادیانی مذہب کے خلاف لیکچر دیئے جاتے ہیں۔‘‘ قرآن وسنت، پاکستان کی پارلیمنٹ، سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلہ جات، اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات، رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد کے مطابق ختم نبوت کا منکر کافر ہے۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ: ’’ہم نبی اور رسول ہیں۔‘‘ (ملفوظات ج۱۰ ص۱۲۷)

مرزا غلام احمد قادیانی کے اس دعویٰ کے باعث انکار ختم نبوت لازم آیا۔ اب ختم نبوت کے منکرین کے خلاف کورس نہ پڑھایا جائے۔ یورپ، ایشیا، امریکا اور افریقہ کی یونیورسٹیوں میں تقابل ادیان کورس ہوتے ہیں۔ اس پر پی.ایچ.ڈی کی سندیں ملتی ہیں۔ اسلام اور قادیانیت کا تقابلی جائزہ ایک دینی مدرسہ میں ہو تو یہ پاکستان کی بیوروکریسی کی مصلحت کے خلاف۔ آخر اس کا کوئی جواز ہے؟

۳...... ’’قادیانیوں کے خلاف ذہن سازی و کاروائیوں کا باعث بن سکتا ہے۔‘‘ یہ بہت دور کی کوڑی لائی گئی ہے۔ جب سے قادیانیت نے انگریز کی کوکھ سے جنم لیا۔ اس دن سے آج تک جہاں کہیں کوئی واقعہ ہوا۔ اس کا اصل باعث قادیانیوں کی اپنی شرانگیزی ہے۔ ایک بار بھی مسلمانوں کی طرف سے ابتداً نہیں ہوئی۔ گزشتہ سال کا لاہور کا وقوعہ۔ وہ بھی قادیانی قیادت وایجنسیوں کی ملی بھگت کا نتیجہ ہے۔ موقع پر ایک ملزم کو گرفتار کرنا، پھر اس کیس کے باقی ملزمان کو ٹریس نہ کرنا۔ قادیانیوں کا اس پر چپ سادھ لینا۔ کیا یہ غمازی نہیں کر رہا کہ محض بیرون ملک قادیانیوں نے سیاسی پناہ کے لئے ویزے بڑھانے کی یہ سازش کی۔ قادیانیوں سمیت پوری حکومت اس پر متفق ہے کہ عالمی مجلس کا ان کارروائیوں سے نہ کوئی تعلق تھا، نہ ہے، نہ ہوگا۔ ایک پرامن جدوجہد پر کاربند تمام مسالک کے مشترکہ پلیٹ فارم کو مورد الزام ٹھہرانا نہ ملک کی خدمت ہے نہ حکومت کی۔

۴...... ’’ملک میں پائی جانے والی دہشت گردی کے تناظر میں اس قسم کے کورسسز کی ہرگز اجازت نہیں ہونی چاہئے۔ روکنے کے لئے قانونی وانتظامی کاروائی عمل میں لائیں۔‘‘ اس رپورٹ کا یہ جملہ بتاتا ہے کہ مسجد میں جوتی چوری کا اندیشہ ہو تو مسجد گرانے کا فیصلہ جس طرح احمقانہ اقدام ہوگا۔ اسی طرح یہ جملہ بھی عقلمندی کے ترازو میں تولنا مشکل ہے۔ ہاں! البتہ یہ خدشہ ضرور ہے کہ قادیانی، قادیانی نواز لابیاں اپنی رپورٹ کو سچا ثابت کرنے کے لئے کوئی ڈرامہ نہ کریں۔ لیکن اس پر نظر رکھنا اور اس کا انسداد کرنا پولیس وانتظامیہ کی ذمہ داری ہے۔

گزشتہ چند سالوں میں آج تک جس جس ساتھی نے کورس پڑھا۔ جس کو جو جو سند دی گئی۔ ہر ایک کا مکمل پتہ ولدیت، سند نمبر تک ہمارے پاس موجود ہیں۔ پورے ملک میں ہمارے مدرسہ کا ردقادیانیت کورس پڑھا ہوا ساتھی آج تک قانون شکنی میں ملوث نہیں پایا گیا۔ کیا ملک بھر کی کوئی یونیورسٹی ایک مسکین جماعت کے تیسرے درجہ کے مدرسہ کی اس کارکردگی کے چیلنج کو قبول کر سکتی ہے۔ یونیورسٹیوں کے پڑھے ہوئے تخریب کاری میں ملوث ہوں تو یونیورسٹی بند نہیں کی جاتی۔ ہمارے مدرسہ کے کسی طالب علم پر کسی بڑے جرم کا الزام تو درکنار دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کا الزام بھی نہیں لگا۔ جس کا گواہ ہمارا تیس سالہ ریکارڈ ہے۔ پھر اس کورس کو بند کر دینا، دنیا میں انوکھے ونادر فیصلے کی کوئی مثال ہے؟

قارئین! اس رپورٹ کے ملتے ہی ڈی پی او صاحب نے مولانا غلام مصطفیٰ کو بلا کر کورس کی بندش کا حکم نامہ سنا دیا۔ جس سے سخت پریشانی ہوئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس سلسلہ میں اپنے امیر مرکزیہ مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم سے صورتحال عرض کر کے آپ کی ہدایات کی روشنی میں تین اقدام کئے:

۱...... اس پوری صورتحال پر مشتمل روزنامہ اسلام میں مضمون لکھا۔ جو ۳۰؍جون ۲۰۱۱ء کو ملک بھر کے ایڈیشنوں میں شائع ہوا۔

۲...... مرکزی وصوبائی حکومت کے اعیان وانصار کو اس کی کاپی بھیجی گئی۔ راولپنڈی دارالعلوم زکریا کے مہتمم مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی نے پوری صورتحال جا کر مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ سے بیان فرمائی۔ خانقاہ سراجیہ کے صاحبزادہ ملک سعید احمد نے بھی صورتحال سے حضرت مولانا دامت برکاتہم کو مطلع کیا۔

۳...... یکم؍جولائی ۲۰۱۱ء کو لاہور ہائیکورٹ میں رٹ دائر کر دی گئی۔

اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ ۴؍جولائی ۲۰۱۱ء کی شام مولانا غلام مصطفیٰ کے پاس پولیس کے کارندے آئے اور کورس کا شیڈول معلوم کیا۔ اس سے مثبت اشارہ معلوم ہوا۔ آج ۵؍جولائی ۲۰۱۱ء کو لاہور ہائیکورٹ کے جناب جسٹس محمد انوار الحق کے ہاں رٹ کی سماعت ہوئی۔ ملک عزیز کے ممتاز قانون دان جناب خواجہ ابرار مجال، نامور ایڈووکیٹ ہائیکورٹ، جناب چوہدری غلام مصطفیٰ پیش ہوئے۔ دلائل سننے کے بعد جسٹس محمد انوار الحق نے مرکزی وصوبائی ڈویژنل وضلعی حکومت کے لئے آرڈر پاس کیا کہ کورس کے انعقاد میں کوئی ناروا پابندی ومداخلت نہ کی جائے۔ جو کورس ہوتا ہے ہونے دیا جائے۔

لیجئے! ایک بار پھر قادیانیت ہار گئی اور اسلام جیت گیا۔ فالحمدللہ! ہم بھی تلخی کو بھول جاتے ہیں۔ ضلعی انتظامیہ بھی۔ ہم ایک ایک ساتھی کا مکمل ایڈریس وکوائف کے بغیر داخلہ نہ کریں گے۔ ضلعی حکومت کو تمام مطلوبہ معلومات مہیا کریں گے۔ ڈی پی او صاحب چنیوٹ بھی مکمل سیکورٹی مہیا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کار خیر کی توفیق سے نوازیں۔ قادیانیوں کو ہدایت نصیب فرمائیں اور ملک عزیز پاکستان کی پردہ غیب سے حفاظت فرمائیں۔ آمین! (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۲۳ تا ۳۱؍جولائی ۲۰۱۱ء ص۵،۶)

ضلع لودھراں میں قادیانی عبادت گاہ کی تعمیر

لودھراں کے قریب بستی جت والا میں قادیانیوں نے مسجد طرز کی اپنی عبادت گاہ بنانی شروع کی۔ خفیہ طریقے سے اس کا کام چھت تک پہنچ گیا۔ ۱۶؍رمضان المبارک ۱۶؍اگست ۲۰۱۱ء کو ختم نبوت کے کارکن مولانا غلام مرتضیٰ، مفتی عبدالصمد نے دفتر ختم نبوت بہاول پور اطلاع دی اور مجلس بہاول پور کے مبلغ مولانا محمد اسحاق ساقی جماعتی کارکنوں کے ہمراہ موقع پر پہنچ گئے۔ ادھر پولیس راؤ جمشید کی سربراہی میں پہنچی تو مستری مزدور کام چھوڑ کر بھاگ گئے۔ ۱۸؍رمضان المبارک کو اہل علاقہ کے لئے افطاری کا انتظام کیا گیا۔ مسلمانوں نے ایمانی غیرت کا ثبوت دیا۔ خاص طور پر جناب پیر ظفر علی شاہ، صاحبزادہ پیر فضل الرحمان، منہاج القرآن کے نمائندے جناب نصراللہ بابر نے شرکت فرما کر ختم نبوت کے کارکنوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ پیر ظفر علی شاہ نے مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اسحاق ساقی کے بیان سے قبل ضلع لودھراں کی انتظامیہ کو مخاطب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ اس مرزاڑے کو دو دن کے اندر نہ گرایا گیا تو پھر ہم خود گرائیں گے۔ الحمدللہ ۲۰؍رمضان المبارک ۲۰؍اگست ۲۰۱۱ء کو ٹھیک دو دن بعد ڈی۔ پی او لودھراں نے کمیٹی والوں کو بھیجا اور مرزائیوں کے مرزاڑے کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ اس کامیابی پر اللہ رب العزت کا جتنا شکریہ ادا کریں کم ہے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان اکتوبر ۲۰۱۱ء ص ۲۸)

قادیانی عبادت گاہ سے کلمہ طیبہ محفوظ کرلیا گیا

کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی تحریک پر ضلع وہاڑی کی انتظامیہ نے چک نمبر ۲۴۵؍ای بی گگو منڈی میں قادیانی عبادت گاہ سے کلمہ طیبہ، قرآنی آیات اور شعائر اسلامی کو محفوظ کرلیا۔ جس سے علاقہ بھر کے مسلمانوں میں پایا جانے والا اشتعال دور ہوگیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا عبدالحکیم نعمانی اور مولانا عبدالستار گورمانی نے تحریک میں شامل تمام دینی وسیاسی جماعتوں، علمائے کرام، صحافیان اور تاجر نمائندوں کی اس کاوش کو خراج تحسین پیش کیا ہے اور امید ظاہر کی ہے کہ مستقبل میں بھی اپنی تمام تر صلاحیتوں کو تحفظ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے بروئے کار لائیں گے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان اکتوبر ۲۰۱۱ء ص ۲۸)

پاکستان کی سالمیت کے خلاف قادیانی سازش پکڑی گئی، چناب نگر میں منشیات واسلحہ فروشی

۱۹؍اگست ۲۰۱۱ء کو چناب نگر تھانہ میں مقدمہ نمبر ۳۶۶/۱۷/۱۰۳۳۱ درج ہوا۔ جس میں درج ہے کہ:

نمبر۱...... (الف) عزیز الرحمٰن ولد خلیل الرحمٰن قوم راجپوت قادیانی سکنہ چناب نگر۔ (ب) عطاء المجیب ولد عبدالرحیم قوم پٹھان قادیانی سکنہ چناب نگر نے گروہ تشکیل دے رکھا ہے۔ جو منشیات واسلحہ فروشی کرتے ہیں۔

نمبر۲...... صوبہ سرحد سے منشیات واسلحہ لاتے ہیں۔

نمبر۳...... اسلحہ پر خود نمبر لگاتے ہیں۔

نمبر۴...... جعلی اسلحہ لائسنس تیار کر کے اس پر ڈی سی او اسلام آباد کی خود ساختہ اور جعلی مہر لگاتے ہیں۔

نمبر۵...... علاقہ میں کافی لوگوں کو جعلی لائسنس اور اسلحہ فروخت کر چکے ہیں۔

نمبر۶...... ملزمان کے پاس جعلی لائسنس نمبر لگانے والے آلات موجود ہیں۔

نمبر۷...... موقعہ پر چرس کے علاوہ پانچ عدد جعلی لائسنس مجریہ ڈی سی او اسلام آباد، اٹھارہ عدد آہنی مہریں، اسلحہ پر جعلی نمبر لگانے کی نو عدد مہریں، پسٹل جن کے نمبر رگڑے ہوئے تھے۔

نمبر۸...... رائفل آٹھ ایم ایم بمع میگزین وگولیاں، رائفل ۲۴۴ بور، کلاشنکوف کی گولیاں، شناختی کارڈ کے فوٹو جن کے جعلی اسلحہ لائسنس بنانے تھے۔وغیرہ کی پولیس چناب نگر نے برآمدگی ظاہر کی ہے۔

مرزاغلام احمد قادیانی جیسے جعلی نبی کی جعلی امت نے جعل سازی سے ناجائز اسلحہ منگوایا،جعلی لائسنس بنا کر ملک بھر کے قادیانیوں میں کہاں کہاں بھجوایا۔سیکورٹی کی نام نہاد ایجنسیاں بنا کر قادیانی سیکورٹی گارڈ مختلف کمپنیوں اوراداروں کوجعلی لائسنس ناجائز اسلحہ سمیت مہیا کئے۔ آج تک کتنا اسلحہ منگوایا گیا۔کون کون سی جگہ سٹاک کیا گیا۔کہاں کہاں مہیا کیا گیا۔جن لوگوں کے پاس جعلی لائسنس وناجائز اسلحہ ہے۔ان کے خلاف کریک ڈاؤن کیا جانا چاہئے تھا۔لیکن ہماری اطلاع یہ ہے کہ بہت سارا اسلحہ پولیس نے ظاہر ہی نہیں کیا۔نہ ہی اس گروہ کے دیگر ملزمان گرفتار ہوئے۔نہ ہی جعلی لائسنس یافتہ لوگوں کو گرفتار کیا گیا۔پوری قادیانی جماعت اپنے افراد کے اس گھناؤنے جرم کو چھپانے کے درپے ہے۔

آج تک ہم الزام عائد کرتے تھے کہ ہرلڑائی، فتنہ وفساد اور دہشت گردی کے پیچھے قادیانی ہاتھ ہے۔ ہمارا وہ اعتراض صرف دشمنی کی بنیاد پر نہیں تھا۔اس ایف آئی آر نے ثابت کردیا ہے کہ یہ الزام نہیں تھا۔ بلکہ ایک حقیقت ہے جس کو اب جھٹلایا نہیں جاسکتا۔کیا پاکستان گورنمنٹ اور پنجاب حکومت اس کیس کے تمام مقتضیات پر عمل کرے گی یا یہ کہ مقامی پولیس اپنی جیبیں بھر کر ایک بار پھر قادیانی جماعت کوموقعہ دے دی گی کہ وہ ناجائز اسلحہ سے پورے ملک کے قادیانیوں کے گھروں کو بارودخانہ بنادیں۔تاکہ قریہ قریہ قادیانی جرائم کی پرورش کرسکیں اور ملک کو دہکتے تندور کی طرح بھسم کردیا جائے۔ خاکم بدہن۔ یہ سب کچھ ہونے کے باوجود اگر اس کیس کی بھرپور تفتیش کر کے پوری مجرم ٹیم کوکٹہرے میں نہیں لایا گیا تو پھر اس ملک کا خداحافظ ہے۔

کہاں ہیں وہ ایجنسیاں جو قادیانیوں کے کہنے پر ختم نبوت کورس چناب نگر کورکوانے کے درپے ہوجاتی ہیں؟ کہاں ہیں وہ افسران جو مکھی پر مکھی مار کر حق وسچ ، جھوٹ وباطل کی تمیز کرنے کی زحمت نہیں کرتے۔

وزیراعلیٰ پنجاب، وزیرداخلہ اگر توجہ فرمائیں تو صرف ایک کیس کی صحیح تفتیش سے پورے ملک میں دہشت گردی کے سیلاب کا چشمہ تلاش کیا جاسکتا ہے اوراس کی روک تھام مؤثر انداز میں ہوسکتی ہے۔کیا حکومت ہماری اس صدائے بےنوا کو اہمیت دے گی؟

ایف آئی آر کی نقل یہ ہے:

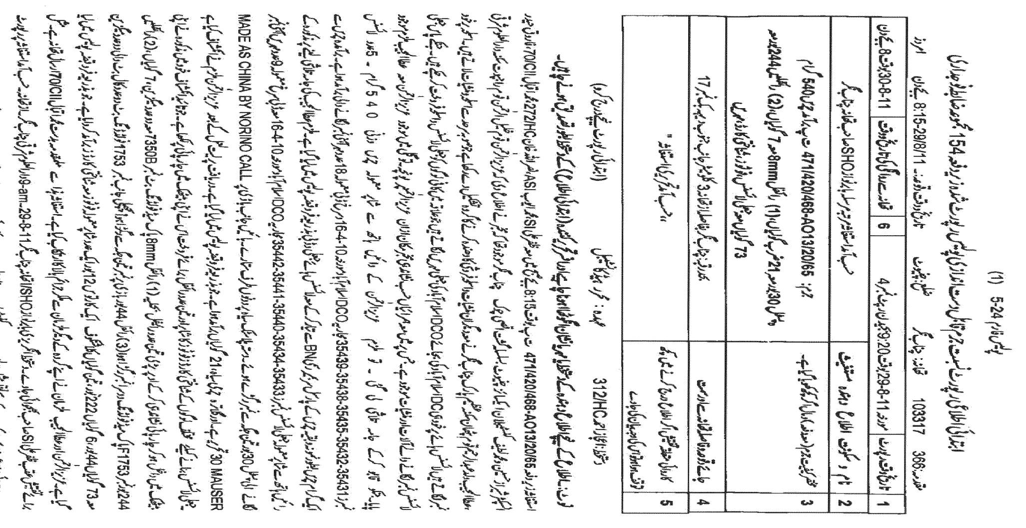

(ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۱ ص۴ تا۶)

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نصاب میں آئینہ قادیانیت کوشامل کرلیا گیا

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مرکزی دفتر ملتان میں شیخ الحدیث، یادگار اسلاف مولانا سلیم اللہ خان مدظلہ کی زیرصدارت وفاق المدارس کی تیرہ رکنی نصاب کمیٹی کا ۱۹،۲۰ رستمبر ۲۰۱۱ءکو اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں بنین وبنات کے وفاق المدارس کے نصاب پرنظر ثانی کی گئی۔ دیگر فیصلوں کے علاوہ نصاب کمیٹی نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ ’’آئینہ قادیانیت‘‘ جو آج سے عرصہ پہلے وفاق المدارس کے حکم پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ترتیب دی تھی۔ اس کتاب کو وفاق کے درجہ سابعہ یعنی موقوف علیہ میں شامل کرلیا گیا اور التبیان فی علوم القرآن کے پرچہ کے ساتھ آئینہ قادیانیت سے بھی سوال وفاق کے سالانہ امتحان میں شامل ہوگا۔

۲۱ رستمبر کو وفاق المدارس کی مرکزی مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں وفاق کی نصاب کمیٹی کے فیصلہ کی متفقہ طور پر توثیق کردی گئی۔ یوں اللہ تعالیٰ نے کرم کا معاملہ کیا اس فیصلہ پر وفاق المدارس کو جتنا خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے۔ بہت ہی شکریہ۔

واجرھم علی اللہ تعالیٰ ۰ آمین! (ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۱ء ص۳)

ایس.ایچ.او کی مرزائیت نوازی اور ختم نبوت کی فتح

خاں دا چک تحصیل کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مؤرخہ ۷ رستمبر کے حوالے سے ہرسال ختم نبوت کے بینرز لگائے جاتے ہیں۔ اس سال بھی یوم فتح ۱۹۷۴ء کی فتح ختم نبوت کے بینرز لگائے۔ تھانہ صدر کمالیہ کے ایس ایچ او بنام الیاس جٹ نے جاکر مرزائیت نوازی کا ثبوت دیتے ہوئے بینرز اتار دیئے اور ختم نبوت کے رضاکار حافظ عدیل ارشد کو حراست میں لے لیا اور مسئلہ ختم نبوت کو سیاسی مسئلہ اور ایک فرقہ قرار دیتے ہوئے شہدائے ختم نبوت پر طعن وتشنیع کرنے لگا۔ اس صورتحال پر حافظ عدیل ارشد کو تو احباب نے چھڑوالیا۔ الیاس جٹ کی مرزائیت نوازی پر بڑا افسوس ہوا۔ جامعہ عربیہ نعمانیہ کمالیہ میں علماء کرام کو اکٹھا کر کے پریس کانفرنس کی گئی۔ جس میں علماء کرام نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ آئین پاکستان پر طعن وتشنیع کرنے والا مرزائیت نوازی اور مسئلہ ختم نبوت کو ایک سیاسی اور فرقہ وارانہ لبادہ اوڑھا کر اہل اسلام کے دلوں کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ ہم اس کی برطرفی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ جمعہ کو کمالیہ کی مساجد میں مطالبات پیش کئے جائیں۔ چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا جامعہ نعمانیہ میں، مولانا قاضی عبدالخالق، مولانا عبدالحکیم نعمانی نے خضریٰ مسجد اور الکریم میں مولانا محمد خبیب نے نیم والی مسجد میں بیانات کئے اور بھرپور احتجاج اور مطالبات پیش کئے۔ مولانا اللہ وسایا نے فرمایا یہ مسئلہ آج کا نہیں ساڑھے چودہ سوسالہ اجماعی مسئلہ ہے۔ اس کے لئے قربانیاں ہوچکی ہیں اور مسئلہ حل ہوچکا ہے۔ الیاس جٹ کے کہنے سے آئین پاکستان اور شریعت کا مسئلہ بدلنے والا نہیں ہے۔ بعد جمعہ کے مولانا نے صحافیوں کے سوالات کے جوابات دیئے اور فرمایا اس کی معافی یا تبدیلی تک ہمارا احتجاج باقی رہے گا۔ بالآخر دوسرے روز انتظامیہ جس میں ڈی ایس پی اور ایس ایچ او متعلقہ افراد نے جامعہ فاروقیہ میں علماء کرام سے معافی مانگ لی۔ ایک مرتبہ پھر کفر مرزائیت ہار گئی اور اسلام جیت گیا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۱ء ص۵۶)

جناب ممتاز احمد قادری کو سزائے موت

رسوائے زمانہ سلمان تاثیر سابق گورنر پنجاب کی تحفظ ناموس رسالت قانون کے خلاف یادہ گوئی اور اہانت رسول کی مرتکب مسیحی خاتون آسیہ سے جیل میں جاکر اظہار ہمدردی کے فعل بد پر مشتعل ہوکر جناب ممتاز احمد قادری نے مبینہ طور پر اسے ٹھکانے لگا دیا تھا۔ ممتاز قادری کو موقعہ پر گرفتار کرلیا گیا۔ اڈیالہ جیل میں خصوصی عدالت نے اس کے کیس کی سماعت کی۔

یکم/ اکتوبر ۲۰۱۱ء کو خصوصی عدالت نمبر۲ کے جج سید پرویز علی شاہ نے فیصلہ سناتے ہوئے قرار دیا کہ ممتاز قادری کو دو مرتبہ سزائے موت دو لاکھ روپیہ جرمانہ، عدم ادائیگی جرمانہ پر چھ ماہ کی سزا مزید دی جائے۔

یہ فیصلہ سنتے ہی اسی روز راولپنڈی میں مظاہرے ہوئے۔ آج اس تحریر کے وقت مؤرخہ ۴/ اکتوبر ہے۔ پورے ملک میں جگہ جگہ اس فیصلہ کے خلاف مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے۔ جج نے اپنے فیصلہ میں لکھا کہ کسی شخص کے کسی عمل سے کسی کو قتل کرنے کا لائسنس نہیں دیا جاسکتا۔ لیکن جناب جج صاحب نوٹ فرمائیں کہ آپ کے اس فیصلہ نے اس بات کا لائسنس مہیا کر دیا ہے کہ جو شخص جہاں چاہے قانون پاکستان کا مذاق اڑائے۔ اس کے خلاف کوئی انگلی نہیں اٹھاسکتا۔ اگر کسی نے انگلی اٹھائی تو عدالت اسے الٹا لٹکا دے گی۔

اگر یہی انصاف ہے تو پھر چپ بھلی ہے۔ جناب ذوالفقار علی بھٹو کے خلاف سپریم کورٹ کے فیصلہ کو آج تک پیپلز پارٹی یعنی وفاقی حکومت نے تسلیم نہیں کیا۔ جناب نواز شریف صاحب کے خلاف نااہلی کے فیصلہ کو ’’ن لیگ‘‘ نے تسلیم نہیں کیا تھا۔ تو ان دو نظائر کے ہوتے مسلمانان پاکستان کو بھی اجازت دیں کہ وہ برملا اس فیصلہ سے متعلق اپنے نقطۂ نظر کو واضح کرسکیں۔

اگر ریمنڈ ڈیوس کے ہاتھوں قتل ہونے والے مقتول کے ورثاء کو راضی کر کے قومی خزانے سے دیت دے کر ریمنڈ ڈیوس کو رہا کیا جاسکتا ہے تو سلمان تاثیر کے ورثاء کو راضی کرنے کا کام حکومت اپنے ذمہ لے کر دیت ادا کر کے ممتاز قادری کو رہا کیا جائے۔ یہ قرین قیاس نہیں کہ ایک امریکی کی رہائی کے لئے حکومت یہ کارنامے سرانجام دے اور ایک عاشق رسول کو لٹکا دیا جائے۔

تحریک ناموس رسالت کمیٹی کے سربراہ جناب ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر صاحبزادہ صاحب نے مؤرخہ ۵/ اکتوبر ۲۰۱۱ء بروز بدھ لاہور میں تحریک ناموس رسالت میں شامل تمام جماعتوں کا اجلاس طلب کر رکھا ہے۔ آج مؤرخہ ۴/ اکتوبر کو پرچہ پریس بھجوایا جارہا ہے۔ تفصیل اگلے شمارہ میں پیش خدمت ہوگی۔ تاہم قارئین و جماعتی رفقاء دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جناب ممتاز قادری کو سلامتی نصیب فرمائیں۔ آمین!

(ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۱ء ص۳،۴)

اجلاس اسٹیرنگ کمیٹی...... تحریک ناموس رسالت ۱۲/ اکتوبر ۲۰۱۱ء ۸/ بجے رات منصورہ

شرکاء: صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر مجددی، لیاقت بلوچ، مولانا امیر حمزہ، مولانا عبدالمالک، مولانا امجد خان، قاری محمد یعقوب شیخ، ظہیرالدین بابر، مرزا محمد ایوب بیگ، مولانا اللہ وسایا، ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، محمد حسین محنتی، حافظ ساجد انور۔

۞...... محترم لیاقت بلوچ نے شرکاء اجلاس کو خوش آمدید کہا اور ممتاز حسین قادری کے کیس کے حوالہ سے شرکاء کو بریف کیا۔ تحریک ناموس رسالت ﷺ کے کنوینر صاحبزادہ ابوالخیر زبیر نے اسٹیرنگ کمیٹی کے ارکان کو حالات سے آگاہ کیا اور ہدایات دیں۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ ممتاز حسین قادری کا مقدمہ جسٹس (ر) خواجہ محمد شریف اور جسٹس (ر) نذیر غازی لڑیں گے۔ ان کے ساتھ وکلاء کا اچھا پینل بن گیا ہے۔ وکلاء سے کوآرڈینیشن اور بھرپور تعاون کے لئے ہماری ضرورت ہے۔

۞...... آئندہ کے اقدامات کے حوالہ سے حسب ذیل امور مجموعی ڈسکشن کے نتیجے میں طے کئے گئے۔

۱...... کیس کی سماعت کے دن عدالت کے باہر عوام کی بھرپور شرکت اور ممتاز قادری سے اظہار ہمدردی کا اہتمام تحریک ناموس رسالت کی شامل جماعتیں کریں گی۔ اس کے لئے اسلام آباد اور راولپنڈی کے افراد پر مشتمل درج ذیل کمیٹی بنائی گئی جو مزید مشاورت اور اقدامات کرے گی۔

جماعت اسلامی: میاں محمد اسلم، سجاد عباسی، زبیر خان۔

JUP: حامد رضا بھٹی۔

JUI(S): مولانا عبدالخالق ہزاروی، مولانا رمضان علوی۔

JUI(F): مولانا عتیق الرحمان، مولانا تاج محمد، مولانا عبدالمجید ہزاروی۔

مجلس تحفظ ختم نبوت: مولانا محمد طیب فاروقی، مولانا قاضی ہارون الرشید، مولانا عبدالرؤف شیخ الحدیث۔

جمعیت اتحاد العلماء: مولانا عبدالجلیل نقشبندی۔

جماعۃ الدعوۃ: منظور جمال، مولانا شفیق الرحمان، راشد عباسی۔

تنظیم اسلامی: راجہ اصغر

جمعیت اہل حدیث: مولانا عبدالعزیز حنیف۔

ہر پیشی کے موقع پر تمام جماعتیں اپنے اپنے پرچم کے ساتھ شرکت کریں گی اور وہیں اس موقعہ پر اجلاس بھی کیا جائے گا۔

۲...... عوام وخواص میں یہ احساس بیدار کیا جائے گا کہ سلمان تاثیر مجرم تھا اور اپنے قتل کا خود ذمہ دار تھا۔

۳...... اس مسئلہ کی علمی اور شرعی تفصیلات سے آگاہ کرنے کے لئے بڑے شہروں میں سیمینارز کا ایک بھرپور شیڈول ترتیب دیا گیا۔ جس کے مطابق درج ذیل پروگرامات/سیمینارز ترتیب دیئے جائیں گے۔

۞...... مؤرخہ ۱۷/اکتوبر کو ملتان میں مشترکہ پروگرام کیا جائے گا۔

۞...... ماہ نومبر میں کراچی اور لاہور میں سیمینارز ہوں گے۔

۞...... ماہ دسمبر میں اسلام آباد، پشاور، کوئٹہ اور فیصل آباد میں سیمینارز کے پروگرامات ترتیب دیئے جائیں گے۔

۴...... مشترکہ فتویٰ اور لٹریچر کی فراہمی۔

یہ طے پایا کہ مشترکہ فتویٰ کے لئے مولانا عبدالمالک اور مولانا مفتی محمد خان قادری مل کر تیاری کریں گے۔ اس فتویٰ کی اشاعت کے علاوہ تمام دینی جماعتیں اپنے رسائل وجرائد میں اس حوالہ سے خصوصی مضامین شائع کروائیں گے۔ تاکہ اس کے نتیجے میں آگاہی ہو اور ایک ماحول بنے۔

عمومی ڈسکشن میں یہ بات بھی سامنے آئی کہ ممکن ہے کہ اس مرتبہ عدلیہ اس کیس کو بہت طوالت دے دے۔ اس کے لئے ہمیں ذہناً تیار رہنا ہوگا اور ایک لمبے عرصے تک اس ایشو کو زندہ رکھنا ہوگا۔ ہر جمعہ کو کہیں نہ کہیں اس حوالہ سے مظاہرے ہوتے رہنے چاہئیں۔ عدالت میں تاریخ کے موقع پر عدالت کے باہر عاشقان رسالت کی موجودگی کا ہدف تدریجاً بڑھاتے رہنا چاہئے۔ سیمینارز میں صائب الرائے افراد، وکلاء، تاجر اور میڈیا کے افراد کی شرکت کا اہتمام کیا جائے۔ تاکہ یہ افراد رائے عامہ ذہن سازی کر سکیں۔ ان سرگرمیوں کی میڈیا میں کوریج کے حوالہ سے ذمہ داران صحافی حضرات سے ملاقاتوں کا بھی اہتمام کیا جائے گا۔

والسلام!

(حافظ ساجد انور)

(ماہنامہ لولاک ملتان دسمبر ۲۰۱۱ء ص ۱۷، ۱۸)

توہین رسالت وقرآن کیس کراچی

کراچی (رپورٹ: دانش امتیاز) ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج (جنوبی) نے توہین رسالت، قرآن اور اہلِ بیت و دیگر الزامات میں ملوث ۳ مفرور ملزمان کے ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے۔ فاضل عدالت نے آئندہ سماعت پر ملزمان کے ضمانتی کو بھی طلب کر لیا۔ ہفتے کو ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج (جنوبی) شاہد حسین چانڈیو نے توہین رسالت، قرآن اور اہل بیت و دیگر الزامات میں ملوث ۳ مفرور ملزمان بشارت، محمد یونس اور حامد کرزئی کے ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کرتے ہوئے ملزمان کو ۱۷رنومبر ۲۰۱۱ء کو گرفتار کر کے پیش کرنے کا حکم دیا۔ فاضل عدالت نے آئندہ سماعت پر ملزمان کے ضامن کو بھی طلب کر لیا۔ سماعت کے موقع پر مقدمے کے اہم و مرکزی ملزم شیخ سکندر اور اعجاز غریبی و دیگر بھی موجود تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قانونی مشیر و ماہر قانون دان منظور احمد میؤ راجپوت نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ توہین رسالت، قرآن اور اہل بیت کی شان میں گستاخی کا کیس ۲۰۰۳ء سے زیر التواء کا شکار ہے اور ملزمان کی طرف سے سماعت پر تاخیری حربے استعمال کئے جاتے ہیں تا کہ کیس کو نہیں چلایا جا سکے جب کہ ملزمان کی عدالت عالیہ ایک مرتبہ اور فاضل عدالت ۲ مرتبہ درخواست ضمانت مسترد کر چکی۔ مدعی مقدمہ سمیت گواہان ہر پیشی پر عدالت میں موجود ہوتے ہیں اور یہ ایک سنجیدہ مسئلہ ہے لیکن کورٹس ان معاملات کو سنجیدگی سے نہیں لے رہی ہیں۔ انہوں نے اپنے دلائل میں مزید کہا کہ ملزمان نے سماعت کے دوران بھی دو مرتبہ حضور (ﷺ) کی شان میں گستاخی کی اور اگر ملزمان کے خلاف پہلے ہی کوئی کارروائی عمل میں لائی جاتی تو ملزمان دوبارہ یہ حرکت نہ کرتے جب کہ مقدمے میں ملوث شاہ نورانی اور شکور و دیگر کے استثناء کو ختم کر کے انہیں فاضل عدالت میں بلایا جائے تا کہ آئندہ سماعت پر ملزمان کے خلاف فردِ جرم عائد کی جا سکے۔ اس موقع پر فاضل عدالت میں موجود ملزمان کے وکیل حسن جعفر رضوی نے یقین دہانی کرائی کہ آئندہ سماعت پر ملزمان عدالت میں موجود ہوں گے۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۲۳راکتوبر ۲۰۱۱ء، ہفت روزہ ختم نبوت ۸تا۲۲رنومبر ص۱۵)

دہلی کے بعد لندن میں بھی قادیانیوں کی قرآن نمائش پر پابندی لگ گئی

مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے کادیانیوں (صحیح لفظ چھوٹی کاف سے ہے) نے ’’قرآن نمائش‘‘ کے عنوان سے ایک منصوبہ بند کھیل دہلی میں کھیلنا چاہا اور اس کے لئے گذشتہ ماہ اکتوبر ۲۰۱۱ء میں کانسٹی ٹیوشن کلب کے ایک انتہائی مہنگے ’’اسپیکر ہال‘‘ کو ایک سکھ ممبر اسمبلی کے ذریعہ تین دن کے لئے بک بھی کرا لیا لیکن ان کا یہ کھیل اس وقت بگڑ گیا جب کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کی تحریک پر ہندوستان کے مسلمان اس سازش کے خلاف متحرک ہو گئے اور بالآخر حکومت کو Stop کا بورڈ لگا کر پروگرام ہال کو سیل کرنا پڑا۔

کادیانیوں نے اپنے جس گھناؤنے منصوبے کو ’’قرآن نمائش‘‘ کے نام سے انجام دینے کی سازش تیار کی تھی اس کا مقصد یہ تھا کہ چونکہ دنیا بھر کے مسلمان کسی قیمت پر کادیانیوں کو مسلمان ماننے کے لئے تیار نہیں اس لئے خود کو مسلمان جتلانے کے لئے ہندوستان کی جمہوری حکومت میں انہیں ایک راستہ یہ نظر آیا کہ کچھ زرخرید حکومتی اہل کاروں کو اعتماد میں لے کر خود کو حکومت کی نظر میں نہ صرف یہ کہ مسلمان بلکہ اس سے ایک قدم آگے بڑھ کر خود کو مسلمانوں کا نمائندہ باور کرایا جائے

اور اس مقصد کی تکمیل میں ’’قرآن نمائش‘‘ (Quran Exhibition) کا عنوان کچھ زیادہ ہی مؤثر ثابت ہوگا۔ چنانچہ اسی غرض سے انھوں نے بے دریغ پیسہ بہایا اور ایسے ممبران پارلیمنٹ کو جو کادیانیوں کے حقائق سے پوری واقف نہ ہوں اپنے

پروگرام میں شریک کرنے کی غرض سے مذکورہ اسپیکر ہال بک کرالیا۔

قرآن نمائش اوراس کے پیغام کو عام کرنے اور دوسری قوموں تک پہنچانے کا عمل یقیناً ایک نیک اور مقدس عمل ہے اور مسلمان تو اس معاملے میں اس قدر حساس ہیں کہ اگر بدھسٹ، ہندو، سکھ، پارسی غرض کوئی بھی دیگر مذہب کے لوگ قرآن پاک کا اسٹال لگانا چاہیں یا اس کو نمائش کے لئے ادب واحترام کے ساتھ پیش کرنا چاہیں تو ہندوستان کے مالدار مسلمانوں کو چھوڑ یئے؛ کتنے ایسے غریب مسلمان آپ کو مل جائیں گے جو مفت میں اپنے پیسے سے قرآن مجید کے نسخے فراہم کردیں گے بلکہ اپنے وقت کی بھی قربانی دیں گے۔ دہلی کے بعض ناشرین ایسے بھی ہیں جنھوں نے ایک سو سے زائد مختلف سائزوں اور خوبصورت سے خوبصورت ڈیزائنوں میں اور قیمتی سے قیمتی اوراق میں قرآن مجید کی طباعت کو بطور دینی خدمات، سرانجام دیا ہے۔ لیکن اگر کوئی غیر مسلم ناشر جو قرآن مجید پر ایمان نہ رکھتا ہو اور خود کو اس طرح کے پروگرام کے بہانے قرآن مقدس کا نمائندہ باور کرانے لگے تو ادنی درجے کا مسلمان بھی اس کو برداشت نہیں کرے گا۔ کیوں کہ قرآن کی نمائش ایک علیحدہ عمل ہے اور خود کو قرآن کا نمائندہ باور کرانا ایک دوسرا عمل ہے ''قرآن مجید کی نمائش'' کا حق کسی بھی مذہب کے ماننے والے کو حاصل ہے بشرطیکہ وہ قرآن مجید کے ادب واحترام کا جو حق ہے وہ ادا کرے۔ لیکن مسلمانوں یعنی قرآن مجید پر ایمان لانے والوں کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کے ماننے والوں کو اس کا حق نہیں دیا جاسکتا کہ وہ خود کو قرآن مجید کا نمائندہ بتائیں۔ اگر ایسا کیا جائے تو فتنہ وفساد کا دروازہ کھل جائے گا اور پھر قرآن مجید کی اور اس کے حقوق کی حفاظت نہ صرف یہ کہ مشکل ہو جائے گی بلکہ اسطرح قرآن مجید بازیچہ اطفال بن کر رہ جائے گا۔

یہی وجہ ہے کہ جب کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کو قادیانیوں کی اس سازش کی اطلاع ہوئی تو بلاکسی تاخیر کے مجلس کے ذمہ داران نے اس کو بے نقاب کرنے کی مستقل تحریک چھیڑ دی اور دہلی جامع مسجد کے امام جناب مولانا احمد بخاری، سابق اقلیتی کمیشن کے چیرمین کمال احمد فاروقی وغیرہ نے تو اپنے پورے لاؤلشکر کے ساتھ اپنی گرفتاری بھی پیش کردی کیوں کہ قادیانی جو مرزاغلام قادیانی کو مہدی، مسیح اور نبی مانتے ہیں ان کا ایمان قرآن مجید پر نہیں ہوسکتا، اور نہ ہی اسلامی اصول کی روشنی میں وہ مسلمان کہلانے کے حق دار ہوسکتے ہیں، پھر انھیں ''قرآن نمائش'' کے عنوان سے قرآن مجید یا مسلمانوں کا نمائندہ کہلانے کا حق کیسے دیا جاسکتا ہے!۔ ہاں اگر اس عمل میں قادیانی مخلص ہیں اور مرزا قادیانی کو بھی چھوڑنا نہیں چاہتے تو دیگر غیر مسلموں کی طرح پہلے وہ خود کو غیر مسلم تسلیم کریں اور اپنے غیر مسلم ہونے کا اعلان کریں اور پھر قرآن نمائش کا پروگرام عمل میں لائیں تو وہ دیکھیں گے کہ ہر مسلمان اس عمل میں ان سے آگے ہوگا اور جامع مسجد کے کھلے میدان میں انھیں جگہ دی جائے گی۔ لیکن یاد رکھئے قادیانی ایسا کبھی نہیں کرسکیں گے اور ہرگز نہیں کریں گے کیوں کہ ان کے مذموم مقاصد کا اس نیک عمل سے کوئی لینا دینا نہیں۔ انھیں تو اسلام دشمن قوتوں کے سہارے خود کو قرآن مجید کا خادم اور نمائندہ جتلا کر قرآن مجید کو (نعوذ باللہ) بچوں کا کھیل تماشا بنانا ہے۔

اس نیک عمل میں روزنامہ صحافت دہلی کا رول بھی قابل تحسین رہا کہ اس نے کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کی آواز میں ایسی قوت پیدا کردی جس نے حکومت کے کان کھول دیئے اور حکومت نے مسلمانوں کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے قادیانیوں کے دکھاوے کے ''قرآن نمائش'' پر بروقت روک لگا کر پروگرام ہال کو سیل کر کے stop کا بورڈ لٹکا دیا۔ اس طرح خود کو مسلمان باور کرانے یا قرآن مجید کا نمائندہ جتلانے کی قادیانی منصوبہ بندی خاک میں مل گئی۔

خدائی قدرت کا ایک اور کرشمہ کہئے یا قرآن مجید کا زندہ معجزہ کہ اس معاملہ میں قادیانیوں کے سرپرست اعظم برٹش حکومت نے بھی لندن میں اپنی سرپرستی سے ہاتھ کھینچ لیا ہے اور واضح لفظوں میں یہ پیغام دے دیا کہ قادیانی ایسی سازشیں نہ رچائیں جس سے خود حکومت مصیبت میں مبتلا ہو جائے۔

لندن سے موصولہ حالیہ خبروں کے مطابق، ہندوستان میں اپنی ناکامی دیکھ کر قادیانیوں نے ایک بار پھر سازش رچائی کہ اس منصوبہ کو اپنے آقاؤں کی گود لندن میں پہلے انجام دیا جائے تاکہ یہاں سے جب ’’قرآن نمائش‘‘ کے پروگرام کی خبریں نشر ہوں گی تو مسلمانوں کی نمائندگی کا لندنی سرٹیفکٹ ہندوستان اور دیگر جمہوری ممالک میں بھی کام آئے گا اور ہندوستانی حکومت، برطانوی سرٹیفکٹ سے مرعوب ہوکر کم ازکم آئندہ کے لئے اجازت تو دے ہی دے گی۔ مگر خدائی انتظام دیکھئے کہ لندن کے ’’ڈیوز بری‘‘ شہر میں ۳ دسمبر ۲۰۱۱ء میں جیسے ہی قادیانیوں نے ’’قرآن نمائش‘‘ کا اعلان کیا، مسلمان مشتعل ہوگئے اور وہاں بھی مسلمانوں کے احتجاج کو منصفانہ احتجاج سمجھتے ہوئے حکومت برطانیہ نے قادیانیوں کے پروگرام پر روک لگادی اس طرح ’’باوا اعظم‘‘ کی گود میں بھی ان کی ساری منصوبہ بندی خاک میں مل گئی۔ قادیانیوں نے کافی واویلا مچایا مگر حکومت نے ایک نہ سنی اور کھلی آنکھوں سے لندن کے غیرمسلم اور مسلمان یہ نظارہ دیکھتے رہے کہ قادیانی، مرزاغالب کے ایک شعر پر تضمین کرتے اور اپنی ذلت ورسوائی کے ترانے گاتے ہوئے اپنے اصل ہیڈکواٹر حیفا (اسرائیل) میں شکایت لے کر پہنچ گئے کہ:

ذلیل و خوار تو دنیا میں ہم پہلے بھی تھے لیکن بڑے بے آبرو ہوکر ترے کوچے سے ہم نکلے
نکلنا ہند سے ذلت میں سنتے آئے تھے لیکن تیرے لندن سے بھی بے آبرو ہوکر ہم نکلے

حکومتی سطح پر قادیانیوں کے نمائشی پروگرام کو مسترد کرنے اور حکومت کے کسی بھی اہل کار کے شریک نہ ہونے سے دانشوروں کا یہ تجزیہ ہے کہ برٹش حکومت نے قادیانیوں کو مسلمانوں کا یا قرآن کا نمائندہ ماننے سے انکار کردیا اور انصاف کا جو تقاضا تھا اس کو پورا کیا ورنہ اس بات کا شدید خطرہ تھا کہ حکومت کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑتا اور ہندوستانی حکومت جس مصیبت سے بچ نکلی تھی، قادیانی اسی مصیبت میں برطانوی حکومت کو مبتلا کردیتے اور عالمی سطح پر یہ اس کے لئے دردسری بن جاتا۔

لیکن اس موقع سے ہندوستانی حکومت کے ارباب حل وعقد کو اپنے اُس اہل کار کا نوٹس ضرور لینا چاہئے جس نے دہلی میں قادیانیوں کے پروگرام میں شرکت کرکے اقلیتی کمیشن کے چیئرمین جیسے باوقار سرکاری پوسٹ کو داغدار بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ گذشتہ دنوں بنگال کی ممتا حکومت کو اسی قسم کے مرض یعنی عثمان غنی قادیانی کو چیئرمین بنانے کی غلطی سے کسی طرح نجات ملی تھی، ان پیش آمدہ حالات کی خطرناکی واضح ہونے کے باوجود کسی سرکاری اہل کار کا قادیانیوں کی سازش میں شریک ہونا حکومت کی جمہوریت پر داغ لگانے کے مترادف ہے۔ کیوں کہ مذہب کے نام پر کسی فتنہ کو ہوا دینا جمہوری حکومتوں کو زیب نہیں دیتا۔

قادیانیوں کو بڑھاوا دینے والے عناصر اور قادیانیوں کو بھی ہم یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ اگر ان میں کچھ حق وصداقت ہے تو مرزا غلام قادیانی کی کتابوں، اور الہام، وحی کے نام پر اس کے خودساختہ منتروں کی نمائش کریں۔ انگلش اور ہندی زبان میں ’’اسلامی قربانی‘‘ نامی اس ٹریکٹ کا رسم اجرا کریں جس میں مرزا کو عورت اور خدا کو نعوذ باللہ قوت رجولیت کا اظہار کرتے دکھا گیا ہے۔ انگلش میں اس منتر کا ترجمہ کرکے ہمارے وزیراعظم کو پیش کریں جس میں مرزا قادیانی کے حیض آنے، پھر حاملہ ہونے اور پھر بچہ جننے جیسی کتھا کہانی لکھی گئی

ہے۔انگریزوں کی چاپلوسی میں مرزا کادیانی نے پچاس ہزار سے زائد جو کتابیں لکھی ہیں اُن کا ہندی وانگلش میں ترجمہ کرا کے ہندوستانی ممبران پارلیمنٹ کو پیش کریں۔کیابات ہے کہ مرزائی جن کتابوں کے نمائندے ہیں ان کا (Exhibition) نہیں کرتے اور جس کے وہ حقدار نہیں اس کے لئے بے تحاشہ روپیہ پیسہ خرچ کرتے ہیں؟

(نوٹ) یادرہے کہ ڈیوزبری برطانیہ اور دہلی کے بعد برطانیہ کے ایک ہڈرسفیلڈ میں بھی کادیانیوں نے قرآن نمائش منعقد کرنا چاہی۔وہاں کی دینی قیادت کے بھرپور احتجاج سے وہاں بھی کادیانیوں پر پابندی لگ گئی۔ **والحمد للہ!**

(ماہنامہ لولاک ملتان مارچ ۲۰۱۲ء ص ۲۱ تا ۲۳)

ایبٹ آباد یوٹیلٹی سٹورز نے شیزان کی مصنوعات اٹھوادیں

ختم نبوت یوتھ فورس کے گزشتہ اجلاس میں یوٹیلٹی سٹورز کارپوریشن کو یہ وارننگ دی گئی تھی کہ وہ شیزان کی سرپرستی ترک کردیں اور سٹوروں پر سے شیزان کی تمام مصنوعات چار اگست تک اٹھالیں ورنہ اس کے خلاف تحریک چلائی جائے گی اور اگر ضرورت پڑی تو یوٹیلٹی سٹورز کے بائیکاٹ کا بھی فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔اس پر بدھ تین اگست کو ایبٹ آباد کے اکثر سٹوروں سے شیزان کی مصنوعات اٹھائی گئی اور ایک خصوصی کریک ڈاؤن میں ان پر ان کی فروخت بند کردی گئی ہے۔شہریوں نے اس کامیابی پر ختم نبوت یوتھ فورس کو مبارکباد پیش کی ہے۔

(ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۱ء ص ۵۶)

چناب نگر(ربوہ) میں قادیانی ریاست کا خاتمہ کیا جائے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ چناب نگر سابقہ ربوہ میں قادیانی ریاست کا خاتمہ کیا جائے اور ناکہ بندی کو بند کیا جائے۔انہوں نے کہا کہ چناب نگر میں بھی حکومتی رٹ قائم کی جائے اور پاکستانی قوانین نافذ کئے جائیں۔غیر مسلم قادیانیوں کی اجارہ داری ختم کی جائے اور چناب نگر میں دوسرے شہروں کی طرح مسلمانوں کو آنے جانے کی آزادی دی جائے اور قادیانی ناکہ بندی ختم کی جائے۔قادیانی کمانڈوز کی جگہ پولیس تعینات کی جائے اور عملی طور پر چناب نگر کو کھلا شہر بنایا جائے اور حکومت پلاٹوں دکانوں کی خرید وفروخت پر خود رجسٹری فیس وصول نہیں کرے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۱ء ص ۴۹)

سانحہ کراچی! جامع مسجد باب الرحمت اور دفتر ختم نبوت صحیح صورتحال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہٖ الذین اصطفیٰ

پاکستان بننے کے بعد کراچی میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا دفتر سائرہ مینشن بالمقابل ریڈیو پاکستان، ایم.اے جناح روڈ پر قائم ہوا۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے دوران کراچی میں مجلس کے مبلغ مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر تھے۔امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری، مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر، شیعہ مکتب فکر کے معروف رہنما اور آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری جنرل سید مظفر علی شمسی، معروف احرار رہنما مجاہد ملت ماسٹر تاج الدین انصاری اسی دفتر سے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں گرفتار ہوئے تھے۔

۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں کامیابی کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا مفتی احمد الرحمٰن تھے۔ وہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ سید محمد یوسف بنوری ٹاؤن کے مہتمم اور عالمی مجلس کے مرکزی نائب امیر بھی تھے۔ تب شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا ماہنامہ ''بینات'' کراچی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام کی سرپرستی کے باعث قیام کراچی میں تھا۔

مفتی صاحب مرحوم، حضرت لدھیانوی مرحوم کی زیر ہدایت سائرہ مینشن سے جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش کراچی میں دفتر منتقل کیا گیا۔ بعد میں اس کی عظیم الشان تعمیر ہوئی۔ جو اس وقت اپنی خوبصورتی اور محل وقوع کی اہمیت کے پیش نظر ہر گزرنے والے مسلمان کو دعوت نظارہ دیتی ہے۔

یکم رمحرم کا وقوعہ قتل ودھرنا وگھیراؤ:

یکم رمحرم ۱۴۳۳ھ بروز اتوار ۲۷ رنومبر ۲۰۱۱ء کو کالعدم سپاہ صحابہ کے کارپردازان کراچی المعروف اہل سنت والجماعت نے یوم سیدنا فاروق اعظمؓ کے سلسلہ میں پرانی نمائش چورنگی کے راستہ اپنی ریلی تبت سینٹر لے جانا تھی۔ ان کے بعض لوگ جامع مسجد باب الرحمت کے پارکنگ میں جمع ہوئے۔ ریلی میں یہاں سے شریک ہوئے۔ ان کے بعض حضرات کا باہر مسجد کے گراؤنڈ میں آنا اور وہاں سے ریلی کے جلوس میں شریک ہونا شیعہ حضرات نے بھی نوٹ کیا۔ اس لئے کہ نصف صدی کے لگ بھگ اسی چورنگی کے قریب نشتر پارک میں شیعہ حضرات کی مسجد، امام بارگاہ ہے۔ آغاز محرم سے وہاں ان کی اپنے عقیدہ کے مطابق بھرپور سرگرمیاں ہوتی ہیں۔ پرانی نمائش کی چورنگی پر محرم کے دس دنوں میں شیعہ مسلک کی سرگرمیوں کا عروج ہوتا ہے۔ ربیع الاوّل کے بارہ دنوں میں سنی تحریک کے حضرات اس چورنگی کو اپنی سرگرمیوں کے لئے مختص کرتے ہیں۔ ویسے ہر سیاسی ومذہبی تہوار و پروگرام کے لئے یہ چورنگی مرکز کا کام دیتی ہے۔ جب سے اس چورنگی کی بغل میں مسجد باب الرحمت اور دفتر ختم نبوت کا قیام ہوا ہے۔ فرقہ واریت کے حوالہ سے کبھی یہاں کوئی تنازعہ کھڑا نہیں ہوا۔

یکم رمحرم الحرام یوم فاروق اعظمؓ کا جلوس اس چورنگی پر پہنچا تو راستہ میں پہلے سے شیعہ حضرات نے اپنی سبیلیں لگائی ہوئی تھیں۔ ان کے وہاں کیمپ بھی موجود تھے۔ چورنگی پر نعرہ بازی ہوئی۔ فریقین نے ایک دوسرے کو ترچھی نظروں سے دیکھا۔ لیکن اتنے میں ریلی آگے بڑھ گئی۔ سبیلوں وکیمپوں پر شیعہ حضرات کا موجود ہونا، ان کی سرگرمیوں کو نہ روکنا اور نہ ہی جلوس کا روٹ تبدیل کرنا، فریقین کو اجازت دے دینا لگتا ہے کہ نادیدہ قوتیں فریقین کے کندھوں کو تھپتھپا رہی تھیں۔

تبت سینٹر جا کر اہل سنت والجماعت کا جلوس اختتام پذیر ہوا۔ قیادت وکارکن مختلف جہتوں سے چل دیئے۔ کچھ شرکاء کی واپسی اسی راستہ سے ہوئی۔ کسی سبیل پر شرکاء جلوس کے پسماندگان اور سبیل پر متعین شیعہ کارکنوں کی تو تکار، منہ ماری کے دوران کسی نے فائرنگ کر دی۔ جس کے نتیجہ میں دو شیعہ کارکن موقع پر جان کی بازی ہار گئے۔ بھگدڑ واقع ہوئی۔ جلوس کے بعض پسماندگان نے مسجد باب الرحمت کا رخ کیا۔ خود تو آئے اور ہمارے لئے مفت کی آفت ہمراہ لائے۔ ''ہم تو ڈوبے ہیں صنم تجھے بھی لے ڈوبیں گے'' کا مصداق۔ عصر کا وقت تھا۔ مسجد باب الرحمت میں حضرت لدھیانوی کے زمانہ سے اتوار کے روز عصر کے بعد مجلس ذکر ہوتی ہے۔ مولانا سعید احمد جلالپوری کے زمانہ سے بھی یہ معمول جاری رہا۔ آج کل مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ امیر عالمی مجلس کراچی، مجلس ذکر کے معمولات کو پورا کراتے ہیں۔ عصر کی نماز کھڑی تھی۔ دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے منتظمین، مسجد کے نمازیوں اور مجلس ذکر کے شرکاء کو قطعاً علم نہ تھا کہ باہر کون آیا، کون گیا۔ پارکنگ میں کون آئے تھے، کون گئے تھے۔ اب باہر کیا ہوا ہے؟ نماز کے دوران شرکاء جلوس کے پسماندگان کا دگڑ دگڑ کرتے ہوئے مسجد میں آنا۔ اس سے دفتر کے ساتھیوں اور نمازیوں کو خیال ہوا کہ باہر کچھ ہوا ہے۔ کیا ہوا ہے؟ قطعاً علم نہ ہوسکا۔

سلام پھیرتے ہی مسجد کے دروازے پیٹے گئے۔ معلوم ہوا کہ نماز کے دوران وضوخانہ کا جو دروازہ ہمیشہ کھلا ہوتا ہے وہ بھی کسی نے اندر سے بند کر دیا ہے۔ اسے کھولا گیا تو رینجرز کے اہلکار پندرہ بیس (یا کم وبیش) اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے آتے ہی دفتر کے ساتھیوں، نمازیوں اور ذاکرین کو علیحدہ ایک سائیڈ پر کر دیا اور آؤٹ سائیڈ سے آنے والے حضرات کو علیحدہ ایک سائیڈ پر بٹھا دیا۔ بعض موجود حضرات کا کہنا ہے۔ نووار دیعنی جلوس کے پسماندگان میں سے بعض کو مارا گیا۔ تشدد ہوا، ہاتھ اور آنکھیں باندھی گئیں۔ ان سے اسلحہ برآمد کیا۔ (جتنے منہ اتنی باتیں۔ صحیح صورتحال اللہ تعالیٰ جانتے ہیں) اتنے میں مسجد کے باہر شیعہ حضرات نے گھیراؤ کر لیا۔ سڑک والی دیوار توڑی گئی۔ مسجد کا گھیراؤ کیا گیا۔ پتھراؤ ہوا۔ شیشے ٹوٹے۔ دروازے، کھڑکیوں کو توڑنے کی کوشش کی گئی۔ نقصان پہنچایا گیا۔ ان کا مطالبہ تھا کہ ہمارے قاتل اندر ہیں۔ ان کو ہمارے سپرد کرو۔ خدانہ کرے اگر وہ اندر داخل ہو جاتے تو اتنا نقصان ہوتا کہ اس کے تصور سے بھی روح کانپتی ہے۔

آج ملتان دفتر ختم نبوت میں نماز کے دوران فقیر (اللہ وسایا) اتفاق سے موبائل بند کرنا بھول گیا۔ مغرب کی نماز میں موبائل سے کال آئی۔ فقیر نے کاٹ دی۔ دوسری، تیسری، فقیر کاٹتا رہا۔ بڑی بے چینی سے نماز پڑھی گئی۔ سلام پھیرتے ہی دیکھا تو مولانا محمد اعجاز کا فون تھا۔ مسجد کے ہال سے باہر صحن میں آیا تو ان سے رابطہ ہوا۔ انہوں نے صورتحال بتائی۔ فقیر نے قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کو فون کیا۔ مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، جناب قاضی حسین احمد، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کو فون کر کے صورتحال بتائی۔ اب فون بند کیا تو جوابات ملنے شروع ہو گئے۔ مولانا ثانی نے بتایا کہ مولانا عبدالغفور حیدری سے بات ہوگئی ہے وہ ائیرپورٹ کراچی سے شہر آرہے ہیں۔ ان کی آئی.جی سندھ، ڈی.آئی.جی کراچی، ایڈیشنل آئی.جی سندھ سے بات ہوگئی ہے۔ انہوں نے صورتحال کو سنبھالنے کا عندیہ دیا ہے اور یہ کہ آئی.جی صاحب دفتر ختم نبوت کراچی کے باہر پہنچ گئے ہیں۔

اتنے میں یکے بعد دیگرے مولانا فضل الرحمٰن کے تین فون آئے۔ آپ مسلسل ملتان، فقیر سے، خانقاہ شریف، کراچی بنوری ٹاؤن سب حضرات سے رابطہ میں رہے۔ سب سے پہلے آپ نے گورنر سندھ کو فون کیا۔ آپ کے فون کے چند منٹ بعد پولیس ورینجرز نے شیلنگ کر کے مظاہرین کو دوڑانا شروع کر دیا۔ جلوس کے پسماندگان کو علیحدہ گاڑیوں میں تھانہ روانہ کیا گیا۔ دفتر کے ساتھیوں، نمازیوں، مجلس ذکر کے شرکاء اور دفتر کے فیملی کوارٹرز میں رہائش پذیر اہل خانہ کو ایک ساتھ دوسری گاڑی میں روانہ کیا گیا۔

مولانا امداد اللہ مدرس جامعۃ العلوم الاسلامیہ، قاری محمد اقبال، سید حماد اللہ شاہ رہنمائے جمعیت علماء اسلام، مولانا قاضی احسان احمد، رانا محمد انور، محترم جناب منظور احمد میوؒ برابر صورتحال سے باخبر تھے۔ انتظامیہ سے رابطہ، باہر کے حضرات کو اطلاعات دیتے رہے۔ مولانا فضل الرحمٰن، مولانا عبدالغفور حیدری کی بروقت کرم فرمائی وسرپرستی سے پیش آمدہ ناگہانی مصیبت سے بال بال اللہ رب العزت نے بچالیا کہ کوئی جانی نقصان نہ ہوا۔ اتنے میں جناب قاضی حسین احمد کا فون آگیا کہ جناب ساجد نقوی تو ملک سے باہر ہیں۔ البتہ جناب وزارت حسین نقوی سے بات ہوگئی ہے۔ وہ اس پر سخت رنجیدہ خاطر ہیں کہ ختم نبوت کا پلیٹ فارم تو مشترکہ ہے۔ اسے کیوں نشانہ بنایا گیا۔ انہوں نے اپنی کراچی کی قیادت سے بات کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

محترم وزارت حسین نقوی بھکر کے ہیں۔ جناب ڈاکٹر دین محمد فریدی نے بھی ان سے رابطہ کیا تو انہوں نے بتایا کہ کراچی بات کر رہا ہوں۔ اطمینان رکھیں۔ دفتر ختم نبوت کی نگہداشت کے لئے دل وجان سے کوشاں ہوں۔ آٹھ بجے کے قریب دفتر کے ساتھی، نمازی وشرکاء مجلس ذکر کو دوسری سائیڈ سے تھانہ لے جایا گیا۔ دفتر کا ہال، دفتر کا کمرہ فیملی کوارٹرز کو تالے لگا کر ساتھی دفتر سے رخصت ہوئے۔ اس وقت دفتر میں رینجرز والے تھے۔

مولانا فضل الرحمٰن صاحب کو تازہ صورتحال سے آگاہ کیا گیا تو آپ نے صوبہ سندھ کی قیادت سے بات کی کہ ناگہانی باہر سے آنے والے اور دفتر میں موجود، نمازی وذاکرین دونوں کی پوزیشن جدا جدا ہے۔ جن جن حضرات پر آپ کو شبہ ہو ہم قطعاً ان کی سفارش نہیں کرتے۔ چاہے وہ ہمارے نمازی ساتھی یا دفتر کا عملہ بھی کیوں نہ ہو۔ لیکن اگر یہ بے گناہ ہیں تو اندھے کی لٹھ مشکوک و بے گناہ سب کو برابر نہ رکھیں۔ اللہ رب العزت کا کرم ہے کہ جن جن سول، یا رینجرز، پولیس یا صوبائی انتظامیہ کے آفیسران سے جس کی بات ہوئی۔ سب آفیسران نے یہ کہا کہ دفتر، اس کا عملہ، نمازی وذاکرین بے قصور ہیں۔ ان کو ہم نے گرفتار نہیں کیا۔ صرف حفاظتی نقطۂ نظر سے حصار میں لیا ہے۔ قصہ کوتاہ کہ رات بارہ بجے تمام ہمارے ساتھیوں کو رہا کر دیا گیا۔

لیکن یہ صدمہ کبھی نہ بھولے گا کہ ہمارے اہل خانہ، معصوم دودھ پینے والے بچوں، نمازیوں اور دفتر کے عملہ کو جب آزاد کیا جارہا تھا تو باہر سے ایک صاحب (شرکاء جلوس) نے پولیس افسران سے واویلا کیا کہ یا تو دوسروں کو بھی رہا کرو۔ ورنہ ان کو بھی رہا نہ کرو۔ ان کے نزدیک گھر میں بیٹھے ہوئے غیر متعلقہ حضرات اور اس شوروشر سے جان بچا کر گھس آنے والے دونوں کو ایک ترازو میں تولنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن ان کا کیا شکوہ کرنا ہے:

ایں خانہ ہمہ آفتاب است

اللہ تعالیٰ نے ہماری اس بلائے ناگہانی سے جان چھڑادی۔ رات ساڑھے بارہ بجے کے بعد کہیں جاکر سکھ کا سانس لینا نصیب ہوا۔

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم تو ایک ایک سیکنڈ تمام کارروائی کی سرپرستی فرمارہے تھے۔ امیر مرکزیہ مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم سے بھی مسلسل رابطہ رہا۔ آپ بھی برابر دعاؤں سے ہماری سرپرستی فرمارہے تھے۔

۲ محرم الحرام، ۲۸؍نومبر ۲۰۱۱ء:

جمعیت علماء اسلام کراچی کے رہنما مولانا قاری محمد عثمان، جامعۃ العلوم الاسلامیہ کے مولانا امداد اللہ، مولانا حافظ عبدالقیوم نعمانی، مولانا محمد اعجاز، مولانا قاضی احسان احمد، قاری محمد اقبال، راؤ منظور احمد ایڈووکیٹ، جناب رانا محمد انور، جامعۃ العلوم الاسلامیہ میں جمع ہوئے۔ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم کے صاحبزادہ مولانا محمد سعید اور دیگر حضرات بھی شریک مشاورت ہوئے۔ طے ہوا کہ:

۱...... انتظامیہ سے ملاقاتیں کر کے صحیح صورتحال سے انہیں باخبر کیا جائے۔

۲...... دفتر ختم نبوت پر رینجرز کا قبضہ ہے۔ وہاں پر جاکر اپنے دفتری معمولات کو شروع کیا جائے۔

۳...... گورنر، وزیراعلیٰ، آئی۔جی، ایڈیشنل آئی۔جی، ڈی۔آئی۔جی، کمشنر، وزیرداخلہ، ہوم سیکرٹری اور دیگر حضرات سے ملاقات کا وقت لیا جائے۔

۴...... کراچی کی شیعہ قیادت کو بھی صحیح صورتحال سے باخبر کیا جائے۔

۵...... چنانچہ ان متذکرہ حضرات سے ملاقات کے لئے محضرنامہ تیار کیا گیا۔

کمشنر صاحب سے اسی دن پہلے وقت ملاقات ہوگئی۔ کمشنر صاحب نے وفد کے مطالبات کو ہمدردی سے سنا اور تمام مطالبات کو تسلیم کرنے کا وعدہ کیا۔ نیز انہوں نے کہا کہ ضلعی، ڈویژنل، وپراونشل ہر میٹنگ میں یہی دھرایا گیا کہ اس وقوعہ سے ذرہ برابر مجلس تحفظ ختم نبوت، مسجد اور نمازیوں کا قطعاً تعلق نہیں ہے۔ اندر داخل ہونے والے یا باہر گھیراؤ کرنے والے دوسرے لوگ تھے۔ مجلس کا اس میں قطعاً دخل نہیں۔ کمشنر صاحب نے فرمایا کہ شام کو آپ دفتر میں جائیں۔ دفتر کا تمام نظم سنبھال لیں۔ اس وقت مقتولین کا جنازہ اس چورنگی پر ہورہا

ہے۔سخت دباؤ ہے۔اس سے ہم فارغ ہوں تو دفتر آپ کے سپرد ہوجائے گا۔شام کو محترم قاری محمد اقبال، راؤ منظور احمد ایڈووکیٹ، جناب سید انوارالحسن شاہ دفتر گئے۔تو رینجرز کا لشکر دفتر میں براجمان۔دفتر کے تالے کاٹے ہوئے۔فیملی کوارٹرز کے تالے کاٹے ہوئے۔سیف ٹوٹے ہوئے۔ہر گھر سے زیورات ونقدی، دفتر سے سیف توڑ کر جو طوفان نگہبانوں (رینجرز) نے قائم کیا ہوا تھا۔الامان۔غرض جو محافظ تھے انہوں نے جو حشر کیا وہ بہت ہی افسوسناک تھا۔اب تازہ صورتحال، مطالبات اور نقصانات کی تفصیل مرتب کی گئی۔ان میں سے آئی جی صاحب کو جو محضر نامہ پیش کیا گیا۔اس میں تمام تفصیلات موجود ہیں۔اس کی نقل پیش خدمت ہے۔

گرامی قدر محترم جناب آئی جی سندھ پولیس

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

معروض آنکہ علماء کرام کا یہ نمائندہ وفد جو آج مؤرخہ ۲۸؍نومبر ۲۰۱۱ء بروز پیر آپ سے ملاقات کررہا ہے۔اس ملاقات کا پس منظر گزشتہ روز دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت متصل جامع مسجد باب الرحمت واقع پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ پر رونما ہونے والا دل سوز، رقت آمیز اور انتہائی دردناک واقعہ ہے جس کی تفصیلات سے آنجناب بخوبی واقف ہوچکے ہیں، تاہم وفد کا آپ کی خدمت میں پیش ہونا ایک تو اس غرض سے ہے کہ ہم یعنی علماء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آپ کے سامنے اپنی پوزیشن اور جماعتی اصول اور ترتیب کو واضح کریں اور آنجناب کے توسط سے اپنے جائز حقوق اور مطالبات پورے کئے جانے کی بھرپور درخواست کریں۔

گزارش یہ ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کا وہ نمائندہ اجتماعی، اتفاقی اور غیر متنازعہ پلیٹ فارم ہے جو ایک عرصہ سے امت مسلمہ کے ایمان کی حفاظت، عقیدہ ختم نبوت کی پاسبانی کا فریضہ انتہائی ذمہ داری کے ساتھ پورا کررہا ہے، غرض یہ ہے کہ یہ پلیٹ فارم کسی ایک مسلک یا گروہ کی ترجمانی نہیں بلکہ ملت اسلامیہ اور اسلامیان پاکستان کی تحفظ ناموس رسالت سے متعلق رہنمائی کرتا ہے، جب سے فتنہ قادیانیت نے سر اٹھایا امت کے جید ترین اسکالر میدان میں آئے اور عوام کو آنحضرت ﷺ کی عزت کا کیس سمجھایا۔اس کے لیے مولانا انور شاہ کشمیری ہوں یا مولانا ثناء اللہ امرتسری، شیعہ رہنما علی الحائری ہوں، یا مولانا احمد رضا خان بریلوی ہوں یا پیر مہر علی شاہ گولڑوی ان تمام اکابرین نے ختم نبوت کے تحفظ کی صدا کو آسمان کی بلندیوں تک پہنچایا۔

اس سے آگے چلیں ۱۹۵۳ء/۷۴ء کی تحریک ہائے ختم نبوت میں بھی آپ کو تمام مکاتب فکر ایک جان نظر آئیں گے۔سید اظہر حسن زیدی، مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری، بریلوی مکتبہ فکر کے مولانا سید محمد احمد قادری، شیعہ مکتبہ فکر کے مظفر علی شمسی، علی غضنفر کراروی، مولانا عبداللہ روپڑی، مولانا علامہ احسان الٰہی ظہیر، مفتی جعفر حسین، سید محمد دھلوی اور مولانا شاہ احمد نورانی، آغا مرتضیٰ حسن پویا، پروفیسر غفور احمد، دیگر جماعتوں کے رہنماؤں پر نظر ڈالتے جائیں اور ان کی اسی پلیٹ فارم پر زیارت کرتے چلے جائیں، آج بھی جب کہ ہم اور آپ ۲۰۱۱ء سے گزر رہے ہیں، مولانا فضل الرحمٰن، سید منور حسن، مولانا سمیع الحق، علامہ ساجد میر، علامہ ضیاء اللہ شاہ بخاری، ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر، علامہ محمد انس نورانی، علامہ ساجد علی نقوی، ہدایت حسن نجفی اور دیگر امت کے زعما اسی پلیٹ فارم پر جمع ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ ایسے نمائندہ پلیٹ فارم کو اس طرح نقصان کیوں پہنچایا گیا، واضح رہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا کسی قسم کی ریلی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

محمد اعجاز مصطفیٰ — قاری محمد عثمان

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی — امیر جمعیت علماء اسلام کراچی

دفتر اور گھروں میں نقصانات کا تخمینہ

قاضی احسان احمد کے گھر سے:

۱......گھر کی الماریاں اور دروازوں کو بری طرح توڑا گیا ۲......گولڈن گھڑی، پرفیوم وغیرہ۔

۳......طلائی زیورات وزن تقریباً، 11 تولہ سونا۔ ۴......خشک میوہ جات جو ہاتھ لگ گیا۔

انور رانا کے گھر سے:

۱......شہداء کے ورثا کے لیے امانتیں اور ہفت روزہ رسید بک کے ایک لاکھ اکہتر ہزار روپے۔(1,71000/=)

۲......ایک عدد سیٹیزن گھڑی لیڈیز، ایک عدد سیٹیزن گھڑی جینٹس ، ۳......چاندی کی انگوٹھی ایک عدد۔

سید انوار الحسن کے:

۱......30 بور پستول لائسنس یافتہ۔ ۲......نقد رقم، دولاکھ بیس ہزار روپے(2,20000)

۳......موبائل فون نوکیا ڈبل سم • C-2 اور کاغذات۔

کمال شاہ کے:

۱......تیس ہزار روپے کیش(30,000) ۲......چھ جوڑے کپڑے۔ ۳......موبائل چارجر

مولانا اعجاز کے:

ایک عدد لیپ ٹاپ core i5

اللہ وارث کے:

۱......زیورات(2 تولہ سونا) ۲......نقدی پندرہ ہزار روپے(15000) ۳......موبائل فون

مولانا توصیف احمد کے:

۱......نیو ہینڈ بیگ ۲......ایروسافٹ کے جوتے ۳......شہد کی بوتل ۴......موبائل چارجر

۳رمحرم ۲۹رنومبر ۲۰۱۱ء:

آج مختلف افسران سے ملاقاتیں رہیں۔ دفتر کھل گیا۔ نقصانات کا جائزہ لینے کے لئے ایس ایس پی، ڈی آئی جی، رینجر آفیسران آئے۔ انہوں نے پورے دفتر کا جائزہ لیا۔ آج تمام رینجر پولیس دفتر سے باہر چلی گئیں۔ مین گیٹ پر موبائل کھڑی کی گئیں یا چھت پر چند اہل کار موجود رہے۔ ایف آئی آر درج کرانے کے لئے افسران سے ملاقاتیں ہوئیں۔ وہ ایف آئی آر کا رجسٹر لے کر دفتر آئے۔ جب ہماری طرف سے اس نقصان کی تمام تر ذمہ داری رینجرز اور پولیس پر ڈالی گئی تو وہ منقار زیر پر ہوئے۔ ایف آئی آر میں انہوں نے پوری پولیس مہارت سے کام لیا۔ اللہ رب العزت ترس فرمائیں۔ آج کے روز طے ہوا کہ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد جا کر اسلام آباد مولانا فضل الرحمان کو ملیں جو آپ نے تعاون فرمایا اس پر شکریہ ادا کریں۔ مزید پوری صورتحال سے آپ کو باخبر کیا جائے۔ چنانچہ آج شام صاحبزادہ صاحب کی مولانا فضل الرحمان مدظلہ سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے صوبائی حکومت سے مذاکرات کی تفصیلات سے محترم صاحبزادہ صاحب کو آگاہ فرمایا۔ نیز فرمایا کہ میں پہلی فرصت میں جا کر کراچی دفتر پریس کانفرنس کروں گا اور معاملہ کو آبرومندانہ طور پر حل کریں گے۔ آج رات گئے فقیر نے ملتان سے کراچی کا سفر کیا۔

۴؍محرم ۳۰؍نومبر ۲۰۱۱ء:

آج صبح مولانا صاحبزادہ عزیز احمد بھی اسلام آباد سے کراچی تشریف لائے۔ محترم رانا محمد انور اور فقیر راقم نے آپ کو ائیرپورٹ سے لیا۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ گئے۔ مخدوم محترم مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا امداد اللہ، راؤ منظور احمد ایڈووکیٹ، قاری محمد اقبال، مولانا محمد سعید بھی تشریف لائے۔ ایف آئی آر میں پولیس کے دجل کا کیا حل ہو۔ ایس ایچ او، ڈی ایس پی صاحب بھی تشریف لائے۔ عصر تک مشاورت جاری رہی۔ آج طے ہوا کہ کل دفتر میں اپنے مسلک کے تمام اہم دینی مدارس کے نمائندگان کا اجلاس طلب کیا جائے۔ گیارہ بجے سے ڈیڑھ بجے تک اجلاس ہو۔ تین بجے پریس کانفرنس رکھی جائے۔ عصر کے بعد دفتر حاضری ہوئی۔ عشاء تک قیام رہا۔ شہر کی قیادت تشریف لاتی رہی۔ ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ محترم صاحبزادہ عزیز احمد نے جامعہ اسلامیہ کلفٹن مفتی ابوہریرہ کے ہاں اور فقیر نے جامع مسجد خاتم النّبیین جامعہ یوسفیہ میں مولانا محمد طیب لدھیانوی کے ہاں جا کر قیام کرنا تھا۔ جو پہلے سے طے تھا۔ چنانچہ ایسے ہوا۔

۵؍محرم، یکم دسمبر ۲۰۱۱ء:

مولانا محمد طیب لدھیانوی، مولانا حبیب الرحمان لدھیانوی کی سرپرستی میں فقیر دفتر حاضر ہوا تو مولانا قاری محمد عثمان، مولانا امداد اللہ، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، رانا محمد انور، مولانا عبیداللہ خالد جامعہ فاروقیہ، مولانا محمد اعجاز، مولانا صاحبزادہ محمد سعید تشریف لا چکے تھے۔

معلوم ہوا کہ وزیر داخلہ سندھ نے ملاقات کے لئے ساڑھے گیارہ بجے دن بلایا ہے۔ چنانچہ متذکرہ حضرات ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔

مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی اور فقیر راقم علماء میٹنگ میں شریک ہوئے۔ ہر چند کہ گزشتہ روز عشاء کے قریب صرف فون پر اطلاع کی گئی تھی۔ کوئی دعوت و ایجنڈا نہ بھجوایا جاسکا۔ لیکن تمام اہم دینی مدارس کے نمائندگان اجلاس میں شریک ہوئے۔ اس سے بہت ہی حوصلہ ہوا۔ طے ہوا کہ ۱۰؍محرم کے بعد بڑا، بھرپور تمام مکاتب فکر کا نمائندہ اجلاس بلایا جائے۔ اتنے میں وزیر داخلہ سے ملاقات کے لئے جانے والا وفد بھی تشریف لے آیا۔ انہوں نے بھی مثبت ملاقات کے نتائج سے باخبر کیا۔ ظہر کی نماز تک اجلاس جاری رہا۔

ظہر کے بعد رینجرز و پولیس کی ہائی کمان ملاقات کے لئے دفتر آئی۔ ان کا اصرار تھا کہ پریس کانفرنس ملتوی کی جائے۔ حالات میں تلخی ہے۔ امن کا تقاضا ہے۔ ہمارے حضرات نے ان پر واضح کیا کہ اطمینان رکھیں۔ پریس کانفرنس تو کسی قیمت پر ملتوی نہ ہوگی۔ ہم اعلان سے قبل تو بار بار سوچتے ہیں کہ یہ اعلان کریں یا نہ کریں۔ لیکن جب اعلان ہو جائے تو ملتوی کرنا وہ کوئی اور ہوگا۔ ہم سے اس کی توقع نہ رکھیں۔ پریس کانفرنس ہوئی۔ اس کا متن یہ ہے۔

پریس کانفرنس کا متن:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد، جمعیت علماء اسلام کراچی کے امیر قاری محمد عثمان، مولانا عبدالکریم عابد، مولانا اقبال اللہ، قاری محمد اقبال۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، عقیدہ ختم نبوت کی پاسبانی کا فریضہ ادا کرتے ہوئے دنیا بھر میں فتنۂ قادیانیت کے خلاف برسرپیکار ہے۔ پاکستان میں تمام مکاتب فکر کی تائید وحمایت سے نہ صرف ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو تمام مکاتب فکر کے زعماء نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے غیرمسلم اقلیت قرار دلوایا بلکہ آج تک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تمام مکاتب فکر کی تائید سے اس عظیم مشن کی تکمیل کے لئے

میدان عمل میں ہے۔تاریخ گواہ ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا فرقہ واریت سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے ہر دور اور ہمیشہ فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے اسی جذبہ سے جدوجہد کی ہے، جس جذبہ سے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی تحریک چلائی جارہی ہے۔

یکم محرم کو کراچی میں ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت فرقہ واریت کی آگ بھڑکانے کے لئے باب رحمت مسجد پر شرپسندوں اور ملک دشمن عناصر نے حملہ کر کے نہ صرف مسجد کے تقدس کو پامال کیا بلکہ تمام دفتری عملہ اور اتوار کے روز کی حسب معمول مجلس ذکر کے درجنوں لوگوں دفتر میں موجود فیملی گھروں کو محصور کر رکھا جس سے بہت بڑے خون خرابے کا اندیشہ تھا کہ فوری طور پر رینجرز اور پولیس کی بھاری نفری نے حالات پر قابو پانے کے لئے اقدامات کئے، جس کے بعد رات ۸ بجے سے پوری مسجد اور دفتر ختم نبوت کا کنٹرول رینجرز اور پولیس نے سنبھال کر ختم نبوت کے پورے دفتری عملہ کو بشمول فیملی وخواتین اور بچوں کے درخشاں تھانہ لے جاکر بند کر دیا، بعدازاں مذاکرات کے بعد چونکہ مجلس ختم نبوت کا ایسے کسی بھی واقعہ سے تعلق نہیں تھا پورے عملہ فیملی اور مجلس ذکر کے شرکاء کو رہا کر دیا گیا۔لہٰذا آج اس سانحہ سے پیدا شدہ صورتحال پر غور کے لئے کراچی کے اکابر علماء کرام کا ایک نمائندہ اجلاس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر صاحبزادہ عزیز احمد کی صدارت میں منعقد ہوا۔

اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ جمعہ ۲ ؍دسمبر کو کراچی بھر میں سانحہ نمائش کے خلاف یوم احتجاج منایا جائے گا۔ائمہ مساجد اور خطباء نماز جمعہ کے اجتماعات میں مسجد باب الرحمت کے تقدس کی پامالی اور جلاؤ گھیراؤ کی مذمتی قراردادیں منظور کرائیں گے۔

اجلاس میں اس سانحہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے عوام سے پُرامن رہنے کی اپیل کی۔اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ سانحہ نمائش کی عدالتی تحقیقات کروا کر ذمہ داروں کو قرار واقعی سزا دی جائے تاکہ آئندہ ملک اور اسلام دشمن عناصر شہر کے امن کو تباہ کرنے کی ناپاک سازش نہ کرسکیں۔اجلاس میں مسجد کے تقدس کو پامال کرنے، جلاؤ گھیراؤ کی شدید مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ دفتر ختم نبوت میں کئے گئے نقصانات کا ازالہ کرتے ہوئے درج ذیل مطالبات کو فوری منظور کیا جائے۔ورنہ تمام مکاتب فکر کا اجلاس طلب کر کے آئندہ کا لائحہ عمل ہماری مجبوری ہوگی۔

مطالبات:

۱...... اس سانحہ کی اعلیٰ سطحی تحقیقات کر کے شرپسند عناصر کو بے نقاب کیا جائے اور ان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

۲...... دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت واقع پرانی نمائش کے احاطے کے اردگرد مضبوط اونچی دیوار لگا کر دی جائے۔

۳...... بوقت سانحہ دفتر میں موجود عملہ اور محفل ذکر میں شریک احباب کے مالی نقصان کی فی الفور تلافی کی جائے۔

۴...... مستقل بنیادوں پر ہمہ وقتی مکمل سیکورٹی کا انتظام خصوصاً محرم اور ربیع الاول کی کسی بھی ریلی جلسہ یا جلوس کی صورت میں کیا جائے۔

۵...... دفتر ختم نبوت کے عملہ اور مجلس ذکر میں موجود افراد سے رینجرز نے موبائل فون لے لیے تھے وہ تمام واپس کروائے جائیں۔

۶...... دفتر کی پارکنگ میں موجود جن چار گاڑیوں اور ۴۲ موٹر سائیکلوں کو جلایا گیا، ان کا معاوضہ ادا کیا جائے۔

۷...... ۲۷ ؍نومبر ۲۰۱۱ء یکم محرم ۱۴۳۳ھ کو انتظامیہ نے عملہ کو دفتر ختم نبوت سے بے دخل کیا، اور مسجد سمیت پورے دفتر اور فیملی گھروں کو اپنے کنٹرول میں لے لیا اور اس کے بعد دفتر ختم نبوت کے مرکزی ہال کے دروازے کا تالہ توڑا اور اندر کے دروازوں، گھروں کے دروازوں اور گھر میں موجود الماریاں اور بکسے وغیرہ توڑ کر ان میں سے نقدی، لیپ ٹاپ، قیمتی اشیاء، زیورات اٹھا لیے گئے، تمام نقصانات کا تدارک کیا جائے۔

۸...... ۲؍دسمبر جمعہ کو خطباء میں اس شر پسندی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کریں گے اور فرقہ واریت سے شہر کو بچانے کی اہمیت پر خطاب کیا جائے گا۔ پریس کانفرنس سے کچھ وقت پہلے شیعہ قیادت کا فون آیا کہ ہم اس واقعہ پر اظہار ہمدردی کے لئے دفتر آنا چاہتے ہیں۔ ہم اس سانحہ سے اظہار لاتعلقی کرتے ہیں۔ گھیراؤ کرنے والے شر پسند تھے۔ ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ اس پر ان حضرات کا اس ہمدردی پر شکریہ ادا کیا گیا۔

آج کے دن بعض اخبارات میں اہل سنت جماعت کی طرف سے اشتہار شائع ہوا کہ جینا ہوگا، مرنا ہوگا، دھرنا ہوگا، دھرنا ہوگا۔ ۲؍دسمبر جمعہ کو اس پرانی نمائش چورنگی پر دھرنا کا اعلان تھا۔ پریس کانفرنس کے بعد جناب مولانا محمد رضوان، حافظ محمد عمران برادران تشریف لائے کہ ابھی شیعہ حضرات کے مقرر نے سٹیج پر اعلان کیا ہے۔ ہم نے خود سنا ہے کہ آدمی بھی ہمارے مرے ہیں۔ وہ قاتل ہیں۔ دھرنا بھی وہی دینا چاہتے ہیں۔ تو ہم تیار ہیں۔ اب دھمکیاں نہ دیں۔ کل پوری تیاری کرکے آئیں۔ ہم بھی وہاں ان کا انتظار کریں گے۔ صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا ہے۔ اب وہ ضرور آئیں۔ یہ دونوں بھائی بہت پریشان کہ ادھر دھرنے کا اعلان، ادھر تیار رہنے کا اعلان۔ کل کیا ہوگا۔ دفتر کی سیکورٹی کے لئے فکر کرنا چاہئے۔ فقیر نے مسکرا کر کہا کہ اطمینان رکھیں۔ کچھ نہیں ہوگا؟ انہوں نے کہا کہ وہ کیسے؟ فقیر نے عرض کیا کہ رات کسی ایک آفیسر کا (اہل سنت کی قیادت کو) فون آئے گا۔ ادھر دھرنا ملتوی ہوجائے گا۔ نہ نومن تیل ہوگا۔ نہ رادھا ناچے گی۔ چنانچہ اگلے دن یہی ہوا کہ دھرنا ملتوی ہوگیا۔ جو عزیز محض دین کے حوالہ سے آئے اور گرفتار ہوئے، بے قصور ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو رہائی نصیب فرمائے۔ جو قصور وار ہیں، حکومت کا فرض بنتا ہے کہ انہیں قانون کے سپرد کریں، کسی پر زیادتی نہ ہونی چاہئے۔

یکم؍دسمبر شام تک جن حضرات کی وجہ سے ہم ابتلاء کی اس بھٹی سے گزرے ان کی طرف سے رسمی ہمدردی کے دو بول بھی نہیں سنے۔ جیتے رہو شیر دل بہادر ایسے کیا کرتے ہیں۔ ۲؍دسمبر کی صبح ایک دوست کا فون آیا۔ اس پر فقیر نے یہ شکوہ نوٹ کرایا۔ اس کے بعد کسی کا ہمارے کسی بزرگ کو فون آئے تو وہ بعد از مرگ واویلا والی بات ہوگی۔ وہ اور ہوں گے جن کو تم سے امید وفا ہوگی۔

فقیر ۲؍محرم الحرام کو واپس آ گیا۔ صاحبزادہ صاحب بھی واپس تشریف لے گئے۔ ۷؍محرم کو گورنر سندھ نے ملاقات کے لئے بلایا۔ رفقاء گئے۔ انہوں نے وعدے فرمائے۔ کمشنر صاحب نقصانات کے تخمینہ کی تعیین کے لئے تشریف لائے۔ آگے جو اللہ رب العزت کو منظور ہوگا۔ اس تحریر کے وقت آج ۸؍محرم الحرام ہے۔ ۹، ۱۰؍محرم درمیان میں باقی ہیں۔ اللہ تعالیٰ پورے ملک سمیت کراچی کو فرقہ واریت کی لعنت سے محفوظ فرمائیں۔

پیشگی دل میں جو خدشہ ہے عرض کئے دیتا ہوں کہ وفاقی وزیر داخلہ جناب رحمان ملک جہاں تخریب کاری ہو فوراً کالعدم لشکر جھنگوی یا کالعدم سپاہ صحابہ پر الزام دھر دیتے ہیں۔ لیکن اس واقعہ کو انہوں نے غیرملکی سازش قرار دیا ہے۔ اس تبدیلی کی وجہ یہ سمجھ میں آتی ہے کہ نادیدہ قوتوں نے اب پھر دونوں پہلوانوں کو میدان میں اترنے کا گرین سگنل دے دیا ہے۔ خاکم بدہن۔ اللہ تعالیٰ فرقہ واریت کے عفریت سے ہمارے ملک کی حفاظت فرمائیں۔

لیجئے! یہاں تک ۹؍محرم کو پروف پڑھ چکا تھا تو جھنگ سے ایک افسوسناک اطلاع ملی۔ ایران کا امریکی ڈرون کو گرادینا، برطانیہ وایران کا ایک دوسرے کے سفیروں کو باہر نکال کرنا۔ سعودیہ کے حضرات کا مختلف لوگوں کو بلا کر میٹنگز کرنا وغیرہ۔ کڑیوں کو ملایا جائے۔ بلوچستان کی صورتحال کو سامنے رکھا جائے۔ پاکستان میں میموسیکنڈل سے توجہ ہٹانے کے لئے نیا ایشو درکار ہے۔ غرض اندرون وبیرون کے حالات غمازی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس ملک عزیز کو نئی آفت سے بچادیں۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز!

قارئین کرام! آپ کا ہمارا دین کا رشتہ ہے۔ ساری زندگی بزرگوں سے یہی پڑھا ہے کہ جسے حق سمجھا **علی الاعلان علی رغم الانف الاعداء!** برملا کہا اور اب بھی عرض کرتا ہوں کہ گولی، اور گالی مسئلہ کا حل نہیں۔ ٹھنڈے دل سے مسائل کا حل تلاش کیا جانا چاہئے۔ اسی میں ملک وملت کی خیرخواہی مضمر ہے۔ اوّل وآخر، دوست ودشمن، اپنے پرائے، سب سے یہی درخواست ہے۔ سمجھ آجائے تو شکریہ! نا سمجھ آئے تو دیوار پر ماردی جائے۔ ہم رہیں نہ رہیں اللہ تعالیٰ ملک عزیز کی حفاظت فرمائیں۔ آمین۔ **بجاہ النبی الکریم!**

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی مؤرخہ ۸تا۲۲دسمبر ۲۰۱۱ء ص۴تا۱۱، ماہنامہ بیّنات وغیرہ)

مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکز پر حملے کے خلاف شدید احتجاج

حیدرآباد، میرپورخاص، سکھر، ٹنڈوآدم (بیوروروپورٹس، نامہ نگار، پ ر) باب الرحمت پر حملہ مجلس تحفظ ختم نبوت کا سندھ بھر میں زبردست احتجاج، قادیانی لابی ملوث ہے، سازش بے نقاب کر کے اصل ملزمان گرفتار کئے جائیں، مجلس تحفظ ختم نبوت ناموس رسالت کے مشن پر گامزن پرامن مسلکی اختلافات سے الگ جماعت ہے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر جامع مسجد باب الرحمت نمائش چورنگی پر حملے توڑ پھوڑ پر سندھ بھر میں شدید احتجاج ریکارڈ کرایا گیا ہے، اس سلسلے میں حیدرآباد، ٹنڈوآدم، میرپورخاص، ٹنڈوالہ یار، کوٹری، سجاول، لاڑکانہ، نواب شاہ، سانگھڑ، گمبٹ، سکھر، پنوعاقل سمیت سندھ بھر میں علامہ احمد میاں حمادی، مولانا عبدالغفور قاسمی، سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو، مولانا محمد علی صدیقی، طاہر مکی، قاری محمد امجد مدنی، مفتی امان بلوچ، مولانا محمد راشد مدنی، مفتی عرفان، مولانا راشد حبیب، حفیظ الرحمٰن فیض، مولانا عبدالغفور مینگل، عبدالسمیع شیخ، ڈاکٹر سیف الرحمٰن آرائیں، قاری رفیق اللہ، مولانا محفوظ الرحمٰن شمس، شیخ القرآن قاری خلیل احمد، قاری خلیل الرحمٰن، مولانا حبیب اللہ انڈھڑ، قاری حماداللہ انڈھڑ، مولانا عبدالمجید ہالیجوی سمیت کئی علماء کرام نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے دفتر پر حملہ اور توڑ پھوڑ کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ قادیانیوں کی جانب سے خطرناک سازش ہے، مجلس تحفظ ختم نبوت کا مسلکی اختلافات سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہم مسلکی شدت پسندی کی بھرپور مذمت کرتے ہیں، ایسی پُرامن تنظیم کے دفتر پر حملہ قادیانی ہی کر سکتے ہیں کیونکہ مجلس تحفظ ختم نبوت قادیانیوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی میں ہمہ تن مصروف رہتی ہے، علماء کرام نے وزیر داخلہ سے مطالبہ کیا ہے کہ فقط متعلقہ علاقے کا دورہ کر کے مذمت کرنا کافی نہیں فوری طور پر اس واقعے کی تحقیقات کروا کر اصل سازش بے نقاب کر کے ملزمان گرفتار کئے جائیں، دریں اثنا علماء کرام نے تمام مسالک کے علماء کرام سے کہا ہے کہ وہ محرم میں بھائی چارگی اور دوسروں کے مسلک کا احترام برقرار رکھیں، مسلکی فسادات اور اختلافات سے نقصان امت مسلمہ اور فائدہ قادیانیوں سمیت امریکی لابی کو ہوگا، انہوں نے کہا کہ تمام صحابہ کرام ؓ جنہوں نے ایک پلک جھپکتے نبی کریم ﷺ کی زیارت کی وہ ہمارے امام اور ان سے محبت ایمان کا حصہ ہے، صحابہ ؓ پر تبرا سے بھی اختلافات بڑھتے ہیں، اس پر بھی شیعہ علماء غور کریں اور اجتناب کریں۔

(روزنامہ ''اسلام'' کراچی ۳۰؍نومبر ۲۰۱۱ء، ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۲۲؍دسمبر ۲۰۱۱ء ص۱۸)

قائد جمعیۃ مولانا فضل الرحمٰن کی دفتر ختم نبوت کراچی آمد

پاکستان ایک بار پھر افواہوں، اسکینڈلوں اور بحرانوں کی زد میں ہے۔ ایک طرف ۲۶؍نومبر ۲۰۱۱ء کی شب نیٹو افواج کے ہیلی کاپٹروں نے پاکستانی فوج کی تین چیک پوسٹوں پر حملہ کر کے ایک میجر اور ایک کیپٹن سمیت ۲۸ فوجیوں کو شہید اور ۳۵ سے زائد جوانوں کو زخمی کر دیا۔ دوسری طرف پاکستان کے وجود کے ازلی دشمن قادیانیوں کے ایک مہرے اعجاز منصور نے اپنے پیشروؤں کی طرح خبث باطن کا

اظہار اور پاکستان دشمنی کا ثبوت دیتے ہوئے میموگیٹ اسکینڈل کھڑا کر کے پاکستان کو بدنام اور بیرونی آقاؤں کو خوش کرنے کی ناکام کوشش کی۔ تیسری طرف پاکستان دشمن لابیوں کی قدیم روّش کہ جب ملک پاکستان پر بیرونی بحران آئے تو اندرونی طور پر بھی اسے اضطراب اور انتشار میں مبتلا کر دو۔ یہی وجہ ہے کہ ۲۶ر نومبر ۲۰۱۱ء کی شب پاکستانی فوج کی چیک پوسٹوں پر بمباری کی گئی اور ۲۷ر نومبر ۲۰۱۱ء مطابق یکم رمحرم الحرام ۱۴۳۳ھ اتوار کے دن بعد نماز عصر نمائش چورنگی پر رونما ہونے والے ایک سانحے کو (جس کی تفصیل آپ نے گزشتہ شمارے میں ملاحظہ فرمائی) آڑ بنا کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے دفتر اور جامع مسجد باب الرحمت پر یلغار کر دی گئی، تاکہ کراچی میں مذہبی تصادم کرا کر پاکستانیوں کو ایک بار پھر باہم دست وگریبان اور فرقہ وارانہ فسادات کی بھٹی میں جھونک دیا جائے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جزائے خیر دے ہمارے اکابر کی نشانی اور جمعیت علمائے اسلام کے امیر مولانا فضل الرحمٰن کو کہ جن کے سیاسی تدبر اور دوراندیشی نے اس سازش کو بھانپ لیا اور بروقت اس کو روکنے کی تدابیر اختیار کیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ امیر محترم اور قائد جمعیت جب ۱۰ر دسمبر ۲۰۱۱ء کو کراچی تشریف لائے تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی دفتر میں بھی تشریف لائے اور ایک پُر ہجوم پریس کانفرنس کی، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

’’کراچی (اسٹاف رپورٹر) جمعیت علماء اسلام کے سربراہ اور قومی کشمیر کمیٹی کے چیئرمین مولانا فضل الرحمان نے کہا ہے کہ میمو گیٹ اسکینڈل کے خالق قادیانی ہیں جو اسلام اور پاکستان کے دشمن ہیں، یہ ایک لاوارث دستاویز ہے، ۹/۱۱ کے بعد مذہبی قوتوں کے خلاف ہونے والی کارروائی کا مقصد پاکستان کو افغانستان بنانے کی سازش تھی جس کو مذہبی قیادت نے ناکام بنا دیا، متحدہ مجلس عمل (ایم.ایم.اے) کے قیام سے فعالیت تک فرقہ واریت میں کمی آئی اور کسی کی جرأت نہیں ہوئی کہ کوئی فرقہ واریت کو فروغ دے سکے، ہم جلد ایم.ایم.اے کو فعّال کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ الیکشن کے نتائج سے قبل کسی کو بڑی چھوٹی قوت قرار دینا قبل از وقت ہے ایسا کہنے والی قوتیں کوئی اور ہوتی ہیں۔ صدر پاکستان بیمار ہیں اور وہ ملک میں ضرور واپس آئیں گے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ہفتہ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر مسجد باب الرحمت سے پریس کانفرنس کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر جے یو آئی کے امیر قاری محمد عثمان، مولانا عبدالکریم عابد، محمد اسلم غوری، مولانا محمد غیاث، مولانا حماد اللہ شاہ، ڈاکٹر نصیر الدین سواتی، مولانا امداد اللہ، مولانا حافظ عبدالقیوم نعمانی، مولانا اعظم جہانگیری، ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، قاضی احسان احمد، محمد انور رانا، قاضی فخر الحسن، شمس الرحمان اور دیگر بھی موجود تھے۔ مولانا فضل الرحمان نے کہا کہ ہم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر اور مسجد باب الرحمت میں چند روز پہلے پیش آنے والے واقعہ کی مذمت اور علماء سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں، ختم نبوت، امت مسلمہ کا ایسا پلیٹ فارم ہے جس نے ہمیشہ امت کو ایک جگہ جمع کرنے میں اہم کردار ادا کیا ۱۹۵۱ء کی ۲۲ نکاتی قرارداد مقاصد آج بھی ملی اور جمہوری اثاثہ ہے۔ اس وقت جب کہ عالمی قوتیں مسلمانوں کو تعصّبات میں لڑوا کر امت کو منتشر کروانا چاہتی ہیں اور ایسے واقعات سے ان سازشوں کو تقویت ملتی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ امت وحدت کا مظاہرہ کر کے ایسے عناصر کی حوصلہ شکنی کرے جو فرقہ واریت کو فروغ دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے سیاسی محاذ پر کام کرنے والی دینی قوتیں مذہبی ہم آہنگی کے فروغ اور فرقہ واریت کے خاتمے پر یقین رکھتی ہیں۔ جمعیت علماء اسلام کے سربراہ نے کہا کہ دینی قوتوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی ضرورت ہے جس کے لیے ایم ایم اے کو بحال اور فعّال کرنے کی ضرورت ہے امید ہے کہ ہم جلد کامیاب ہونگے، متحدہ مجلس عمل اپنا دستور اور منشور رکھتی ہے جس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اس بات کو بھی تسلیم کر لینا چاہئے کہ

پاکستان کا جمہوری نظام مستحکم نہیں ہے اوراس کو مستحکم کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ایم ایم اے کی بحالی کے حوالے سے ۱۳؍دسمبر ۲۰۱۱ء کو اس ضمن میں اہم اعلان متوقع تھا تاہم کچھ دن کی تاخیر ہوگئی ہے۔جمعیت علماء اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمان نے کہا کہ جے یو آئی اور جماعت اسلامی اب بھی پارلیمنٹ میں ایم ایم اے کی نشستوں پر فعّال اور متحرک ہیں اور اسی پلیٹ فارم سے ہی حرکت میں رہیں گے۔میمو گیٹ اسکینڈل کے خالق قادیانی ہیں جو اسلام اور پاکستان دشمن ہیں، یہ ایک لاوارث دستاویز ہے ہم حسین حقانی کو تو پہچان لیں گے لیکن منصور اعجاز کو کون پہچانے گا جو قادیانی پس منظر رکھنے والا شخص ہے اور قادیانی ہمیشہ اسلام اور پاکستان کے دشمن رہے ہیں۔ایک اور سوال پر انہوں نے کہا کہ الیکشن کے نتائج سے قبل کسی کو بڑی چھوٹی قوت قرار دینا نہیں چاہئے یہ عوام پر چھوڑ نا چاہئے اور اگر کوئی کسی قوت کو نمبر دے رہا ہے تو اس کو سمجھنا چاہئے۔ایک اور سوال پر کہا کہ ہم کسی کے ساتھ دنیا میں دشمنی نہیں چاہتے لیکن دوستی بھی غلامی کی طرح نہیں چاہتے ہیں۔پاکستان اور امریکہ کے اب تک آقا اور غلام کی حیثیت سے تعلقات رہے ہیں، اگرچہ حجم میں امریکا ہم سے بڑا ہے لیکن چین بھی تو بڑا ہے آخر ہم اس کو دوست اور امریکا کو آقا کیوں سمجھتے ہیں؟ دراصل یہ روّیوں کا معاملہ ہے۔انہوں نے کہا کہ جب افغانستان میں روس شکست کھا رہا تھا تو کمیونسٹ کے خلاف تحریک چلی اور آج جب امریکہ افغانستان میں شکست کھا رہا ہے تو سرمایہ داری کے خلاف دنیا بھر میں تحاریک چلائی جارہی ہیں اس لئے اب امت مسلمہ کو بھی سوچنا ہوگا۔مولانا فضل الرحمان نے ایک اور سوال پر کہا کہ گزشتہ دس برس سے عالمی قوتوں نے دینی جماعتوں کے خلاف سازشوں کا سلسلہ جاری رکھا اور پاکستان کو بھی افغانستان بنانے کی سازش کی اور مختلف آپریشنز کئے، دہشتگرد اور انتہاء پسندی جیسے القابات سے مذہبی قوتوں کو نوازنے کے علاوہ ان پر پاکستان کی زمین تنگ کرنے کی کوشش کی گئی جس کا اصل مقصد پاکستان کو بھی افغانستان بنانا تھا لیکن مذہبی قوتوں نے آئینی اور قانونی راستہ اختیار کر کے اس سازش کو ناکام بنادیا اس کا تمام سہرا مذہبی قیادت کو جاتا ہے۔دراصل ۹/۱۱ کے بعد شروع ہونے والی جنگ تہذیبی ٹکراؤ تھا، لیکن بدقسمتی سے ہمارے یہاں سیکولر ذہن رکھنے والی جمہوری قوتوں کی سوچ عالمی سامراج کی سازش کے نتیجہ میں مغربی سوچ کے قریب تر ہوجاتی ہے اور مذہبی قوتوں کی جمہوری سوچ کو انتہاء پسندی اور دہشتگردی سے جوڑنے کی کوشش کی جاتی ہے یہی ہماری غلط فہمی ہے۔انہوں نے کہا کہ پاکستان میں علماء اور مذہبی جماعتوں کا ایک کردار ہے اس کو تسلیم کرنا ہوگا۔ہم نے پارلیمان اور عوام میں رہ کر ہر سازش کا مقابلہ کیا۔دنیا کو دو چار خودکش بمبار تو نظر آئے، لیکن انہیں وہ ہزاروں لوگ نظر نہیں آئے جنھیں خودکش بمبار بننے سے روک کر واپس لایا گیا۔ایک سوال پر انہوں نے کہا کہ صدر پاکستان بیمار ہیں اور وہ ملک میں ضرور واپس آئیں گے۔‘‘

اللہ تعالیٰ پاکستان اور اہلِ پاکستان کی حفاظت فرمائے۔پاکستان کے دشمنوں اور ان کے ایجنٹوں کو ناکام و نامراد بنائے اور مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق کی نعمت سے سرفراز فرمائے۔آمین!　　(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۲۳تا۳۱؍دسمبر ص۵،۶)

مجلس تحفظ ختم نبوت نیپال کی کارکردگی

محترمی ومکرمی جناب حضرت امیر صاحب حفظہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،　　اللہ کرے آپ بخیر وعافیت ہوں

الحمدللہ! یہاں کے جملہ احباب بخیر ہیں اور شب و روز بعافیت گزر رہے ہیں۔مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمی حسب استطاعت جاری ہے۔گزشتہ دنوں ایک پروگرام جھوراہاٹ میں کیا گیا۔الحمدللہ! پورے علاقے کے لوگ شریک ہوئے۔مولانا محمد حضرت، مولانا محیی

الدین، مولانا اختر حسین، محمد جبریل نے خطاب کیا۔ پندرہ دن قبل بھٹہ (اینٹ بننے کی جگہ) ایک جلسہ منعقد کیا گیا، نیز مشرقی نیپال کے حسّاس علاقوں کے دورے کئے گئے اور مختلف مساجد میں دروس وخطابات کے اہتمام کئے گئے، اسی طرح مغربی نیپال نارائنی انچل کے دورے کئے گئے، بیرگنج سے تقریباً ۳۰ کلومیٹر شمال مغرب جنگل کے کنارے ایک گاؤں رنگپور میں مرزائی مبلغ سے بحث ومباحثہ کے بعد ان کی کتابیں اور اشتہارات ضبط کئے گئے، اس دورہ کے درمیان معلوم ہوا کہ قصبہ پرسونی بھاٹا میں قادیانی اسکول میں کئی مسلمان بچے زیر تعلیم ہیں۔ چنانچہ وہاں مقامی لوگوں کی ایک نشست بلاکر مرزائی تعلیم اور اس کی زہرناکی کو واضح کیا گیا، چنانچہ لوگوں نے اپنے بچوں کو مرزائی اسکول سے نکال لیا اور دوسرے اسکول میں داخل کرایا۔ اسی طرح بیرگنج مرلی جہاں قادیانی آفس ہے مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت نے متعدد دورے کئے انفرادی ملاقاتوں اور جمعہ کے خطبوں کے ذریعے علاقہ کے عوام وخواص کو عقیدۂ ختم نبوت سمجھایا اور قادیانی فریب کاریوں کا پردہ چاک کیا، کچھ دنوں سے (مسلم ٹی وی) کے نام سے مرزائیوں نے نیپال میں بھی ٹیلی ویژن پروگرام نشر کرنا شروع کردیا تھا اور یہ کام سرکار کی منظوری لئے بغیر ہورہا تھا، چنانچہ کاٹھمنڈو پہنچ کر وہاں کے دردمند وحساس احباب کو جوڑا گیا، آپس میں صلاح ومشورہ کے بعد طے پایا کہ وزیر مواصلات کو عرضداشت دی جائے، چنانچہ نیپالی جامع مسجد کاٹھمنڈو کے ذمہ داران کی سرکردگی میں تمام مکاتب فکر کے نمائندوں پر مشتمل ایک وفد تشکیل پایا۔ ۱۷/افراد پر مشتمل وفد نے وزیر مواصلات سے ملاقات کرکے وزیر موصوف کو خبردار کیا کہ ملک نازک صورتحال سے گزر رہا ہے طبقاتی کشمکش سر اٹھارہا ہے، ایسے میں مرزائی (مسلم دشمن) عناصر کو (مسلم ٹی وی) کے نام سے ٹیلی ویژن پروگرام چلانے کی اجازت دینا (جو سراسر اسلام کے مخالف ہے) اس سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوں گے، اس سے ملک میں فرقہ واریت پھیل سکتی ہے اور ملکی امن وامان کو سخت خطرہ لاحق ہوسکتا ہے۔

وزیر موصوف نے وفد کے تحریری بیان کو مثبت قدم قرار دیتے ہوئے یقین دہانی کرائی کہ مذکورہ ٹی وی چینل پروگرام روک لگایا جائے گا اور ساتھ ہی یہ بتایا کہ وزیر داخلہ سے مل کر ان کے سامنے بھی بات رکھی جائے گی۔ یہ مجلس کی کارکردگی کی اجمالی رپورٹ ہے جو محض اللہ تعالیٰ کے بھروسے اور آپ حضرات کی دعاؤں سے انجام دیا جارہا ہے، دعاء فرماویں اللہ رب العزت اخلاص کے ساتھ تاحیات خدمت دین کی توفیق دے۔ والسلام!

خادم القوم محمد اسلام ندوی

صدر مجلس تحفظ ختم نبوت نیپال

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی یکم تا ۷ دسمبر ۲۰۱۱ء ص ۱۴)

منصور اعجاز قادیانی بیس سال سے سی آئی اے کا ایجنٹ

لاہور (اے پی اے) قادیانی عقیدے کے حامل اور پیدائشی طور پر امریکی شہری منصور اعجاز کا پورا نام منصور اعجاز ہے۔ وہ ۱۹۶۱ء میں امریکی ریاست فلوریڈا میں پیدا ہوا۔ اس کے والد کا نام احمد اعجاز تھا۔ جس کا تعلق قادیانی جماعت احمدیہ سے تھا اور وہ مشہور سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام کا کزن تھا۔ دادا قادیانی جماعت کے بانی آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کے ابتدائی ۳۱۳/ساتھیوں میں شامل تھا۔ والد نیوکلیئر سائنسدان اور امریکہ کی مشہور ورجینیا ٹیک یونیورسٹی کا پروفیسر تھا جس نے امریکہ کے ایٹمی ہتھیاروں کے ڈیزائن کی تیاری میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ نیویارک میں مقیم منصور اعجاز ایک ارب پتی امریکی بزنس مین ہے۔ اس نے تین بار شادی کی۔ پانچ بچے ہیں۔ اس کا اپنا پرائیویٹ جیٹ ہوائی جہاز ہے جس پر وہ اکثر یورپ کے مختلف ممالک کے دورے پر رہتا ہے۔ اس کے سابق امریکی نائب صدر الگور، سینٹر

جان کیری اور جنرل جیمز جونز سے قریبی مراسم ہیں۔ منصور اعجاز پچھلی دو دہائیوں سے امریکی سی آئی اے کے لئے ایجنٹ کے طور پر کام کر رہا ہے۔ سی آئی اے کا سابق ڈائریکٹر جیمز وولسی اس کا انتہائی قریبی رفیق کار ہے۔ منصور اعجاز بہت سالوں سے دنیا کے اہم چینلوں مثلاً سی این این، فاکس اور بی بی سی کے علاوہ کئی دوسرے یورپین ممالک کے پروگراموں میں تجزیہ نگار کی حیثیت سے شریک ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ اس کے کالم اور مضامین باقاعدگی سے مشہور اخبارات اور جرائد میں چھپتے رہتے ہیں۔ اپنے ٹی وی تبصروں اور اخباری مضامین میں اس کا خاص نشانہ پاکستان کا ایٹمی پروگرام اور آئی سی آئی ہے۔ جن کے خلاف وہ پچھلے پندرہ سال سے لکھ رہا ہے۔ منصور اعجاز کے مبینہ طور پر یہودی میڈیا سے انتہائی قریبی تعلقات ہیں اور فاکس نیوز پر اس کے ایک سو سے زائد پروگرام نشر ہو چکے ہیں۔ اگلے مہینے نومبر میں منصور اعجاز نے میڈیا میں ایک میمو جاری کیا جو بقول اس کے اسے واشنگٹن میں پاکستانی سفیر حسین حقانی نے لکھوایا تھا۔ اس میموگیٹ سکینڈل نے پاکستانی سیاست میں بھونچال پیدا کر دیا اور ساڑھے تین سال سے واشنگٹن میں پاکستانی سفیر کے عہدے پر فائز حسین حقانی کو اسلام آباد واپس آ کر استعفیٰ دینا پڑا۔ میموگیٹ اسکینڈل کا حتمی ڈراپ سین جلد متوقع ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ قادیانی مذہب سے تعلق رکھنے والے اور یہودی میڈیا، سی آئی اے اور تھنک ٹینکس کے لئے کام کرنے والے منصور اعجاز کا کھلایا ہوا گل کیا رنگ لاتا ہے۔ اس کی حالیہ مہم بھی کہیں اسی سلسلے کی کوئی کڑی تو نہیں؟

(روزنامہ خبریں ملتان ۴؍دسمبر ۲۰۱۱ء، ماہنامہ لولاک ملتان جنوری ۲۰۱۲ء ص ۵۵،۵۶)

روزنامہ ”خبریں“ ملتان 4 دسمبر 2011ء

منصور اعجاز قادیانی 20 سال سے سی آئی اے کا ایجنٹ

اپنا پرائیویٹ جیٹ طیارہ، سابق نائب امریکی صدر الگور، جان کیری، جنرل جیمز جونز سے قریبی تعلقات

والد سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام کے کزن، دادا مرزا غلام احمد کے ابتدائی 313 ساتھیوں میں شامل تھا

لاہور (اے پی اے) قادیانی عقیدے کے حامل اور پیدائشی طور پر امریکی شہری منصور اعجاز کا پورا نام منصور اعجاز ہے۔ وہ 1961 میں امریکی ریاست فلوریڈا میں پیدا ہوا۔ اس کے والد کا نام مجدد احمد اعجاز تھا جس کا تعلق قادیانی جماعت احمدیہ سے تھا اور وہ مشہور سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام کا کزن تھا۔ دادا قادیانی جماعت کے بانی مرزا غلام احمد کے ابتدائی 313 ساتھیوں میں شامل تھا۔ والد نیوکلیئر سائنسدان اور امریکہ کی مشہور ورجینیا ٹیک یونیورسٹی کا پروفیسر تھا جس نے امریکہ کے ایٹمی ہتھیاروں کے ڈیزائن کی تیاری میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ نیویارک میں مقیم منصور اعجاز ایک ارب پتی امریکی بزنس مین ہے۔ اس نے تین بار شادی کی، پانچ بچے ہیں۔ اس کا اپنا پرائیویٹ جیٹ ہوائی جہاز ہے جس پر وہ اکثر یورپ کے مختلف ممالک کے دورے پر رہتا ہے۔ اس کے سابق امریکی نائب صدر الگور، سینیٹر جان کیری اور جنرل جیمز جونز سے قریبی مراسم ہیں۔ منصور اعجاز پچھلی دو دہائیوں سے امریکی CIA کیلئے ایجنٹ کے طور پر کام کر رہا ہے۔ CIA کا سابق ڈائریکٹر جیمز وولسی اس کا انتہائی قریبی رفیق کار ہے۔ منصور اعجاز بہت سالوں سے دنیا کے اہم چینلوں مثلاً سی این این، فاکس اور بی بی سی کے علاوہ کئی دوسرے یورپین ممالک کے پروگراموں میں تجزیہ نگار کی حیثیت سے شریک ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ اس کے کالم اور مضامین باقاعدگی سے مشہور اخبارات اور جرائد میں چھپتے رہتے ہیں۔ اپنے ٹی وی تبصروں اور اخباری مضامین میں اس کا خاص نشانہ پاکستان کا ایٹمی پروگرام اور ISI ہے جن کے خلاف وہ پچھلے 15 سال سے لکھ رہا ہے۔ منصور اعجاز کے مبینہ طور پر یہودی میڈیا سے انتہائی قریبی تعلقات ہیں اور فاکس نیوز پر اس کے 100 سے زائد پروگرام نشر ہو چکے ہیں۔ اگلے مہینے نومبر میں منصور اعجاز نے میڈیا میں ایک میمو جاری کیا جو بقول اس کے اسے واشنگٹن میں پاکستانی سفیر حسین حقانی نے لکھوایا تھا۔ اس میموگیٹ سکینڈل نے پاکستانی سیاست میں بھونچال پیدا کر دیا اور ساڑھے تین سال سے واشنگٹن میں پاکستانی سفیر کے عہدے پر فائز حسین حقانی کو اسلام آباد واپس آ کر استعفیٰ دینا پڑا۔ میموگیٹ سکینڈل کا حتمی ڈراپ سین جلد متوقع ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ قادیانی مذہب سے تعلق رکھنے والے اور یہودی میڈیا، CIA اور تھنک ٹینکس کیلئے کام کرنے والے منصور اعجاز کا کھلایا ہوا گل کیا رنگ لاتا ہے۔ اس کی حالیہ مہم بھی کہیں اسی سلسلے کی کوئی کڑی تو نہیں؟

ٹوبہ، گوہرشاہیوں کی ناپاک کوشش ناکام

مؤرخہ ۱۵، ۱۶/دسمبر ۲۰۱۱ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ضلع ٹوبہ کے مختلف مقامات پر دور جدید کا مسیلمہ کذاب فتنہ گوہرشاہی کے عنوان سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور مولانا محمد خبیب مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ٹوبہ کے بیانات طے ہوئے۔ ٹوبہ کے گوہرشاہیوں نے یہ پروگرام روکنے اور رکوانے کی سرتوڑ کوشش کی۔ ڈی. پی. او ضلع ٹوبہ کے پاس پہنچے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مشکور ہے ڈی. پی. او ضلع ٹوبہ کی جس نے گوہرشاہیوں کی سن کر یک طرفہ کارروائی کی بجائے مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی جنرل سیکرٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت وممبر امن کمیٹی وخطیب بلال مسجد غلہ منڈی کو بلوالیا۔ مولانا نے بڑے دلائل ووضاحت کے ساتھ گوہرشاہیوں کا عقیدہ بتلایا اور اپنے مدبرانہ انداز میں فرمایا کہ ان کے عقائد وکفریات مجھ سے سننے کی بجائے آپ بریلوی اور اہل حدیث مکاتب فکر کے علماء سے پوچھ لیں۔ اس کے بعد جو آپ فیصلہ فرمائیں گے قبول ہوگا۔ الحمدللہ! اللہ تبارک وتعالیٰ نے فتح عطاء فرمائی۔ ۱۵/دسمبر بروز جمعرات بعد نماز عشاء چک نمبر ۳۱۵ کالا پہاڑ میں قاری عبدالرشید، محترم ماسٹر صاحب، مولانا نوید کی محنت وکوشش اور بھائی شفیق کی معاونت سے ایک شاندار پروگرام ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور حمد ونعت کے بعد مولانا خبیب نے فتنہ گوہرشاہی کے کفریہ عقائد ونظریات گوہرشاہیوں کی کتب سے مدلل گفتگو کی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اسی موضوع پر مفصل اور ناصحانہ انداز میں خطاب فرمایا۔ ۱۶/دسمبر بروز جمعۃ المبارک صبح کا درس قادری مسجد محلہ اسلام پورہ میں مولانا مجیب الرحمٰن لدھیانوی اور چوہدری عبدالغفور کی کاوش سے مولانا شجاع آبادی نے درس قرآن دیا۔ عقیدۂ ختم نبوت اور ردمرزائیت پر اور مولانا خبیب احمد نے فیروزی مسجد اسلام پورہ میں درس دیا۔ مولانا سید مطیع الرحمٰن عباسی اور مولانا سید ریحان احمد عباسی کے ہاں مولانا شجاع آبادی نے ایک بجے تک مرکزی جامع مسجد تالاب بازار ٹوبہ میں خطاب فرمایا۔ بعد از بیان مولانا نے بلال مسجد اندرون غلہ منڈی میں صاحبزادہ مولانا سعداللہ، عبیداللہ لدھیانوی کی دعوت پر تفصیلی اور مدلل خطاب فرمایا۔ اللہ کے فضل وکرم سے پھر ایک مرتبہ ٹوبہ کی مساجد سے فتنہ گوہرشاہی کی آواز نے گوہرشاہیوں کی نیندیں غارت کردیں اور مولانا خبیب احمد نے خطبہ جمعۃ المبارک چک نمبر ۲۹۵ گ.ب بیریانوالا میں اور گزشتہ جمعہ چک نمبر ۱۴۸ اگ.ب المعروف چوہلہ میں پڑھایا۔ مولانا شجاع آبادی کے تمام پروگرام بڑی شاندار کامیابی کے ساتھ پائے تکمیل تک پہنچے۔

(ماہنامہ لولاک ملتان فروری ۲۰۱۲ء ص ۵۳)

ختم نبوت ایکشن کمیٹی ٹیکسلا

چند علماء کرام کا وفد پیر طریقت سراج الواصلین مولانا عبدالغفور دامت برکاتہم کے ہاں آیا۔ انہوں نے خبر دی کہ ضلع راولپنڈی کی تحصیل ٹیکسلا کے ایک دیہات نامی احاطہ میں ایک بدبخت ملعون شخص عابد کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ خبر سنتے ہی میٹنگ طلب کی گئی۔ اسی میٹنگ میں رات گیارہ بجے، فیصلہ طے پایا کہ صبح گیارہ بجے شہر کے فلاں مقام پر تمام جماعتوں کو دعوت دے کر اجلاس طلب کیا جاوے۔ علی الصبح تمام دوستوں کو اطلاع کردی گئی۔ جس کی بناء پر اجلاس بروقت بھرپور حاضری زیرصدارت مولانا عبدالغفور منعقد ہوا۔ جس میں جمعیت علماء اسلام (ف) کے حکیم محمد اسعد، محمد اقبال اعوان اور حکیم محمد سعید بمع اپنے رفقاء کے مولانا عمر فاروق بمع رفقاء کار، مسلک بریلوی کے محمد داؤد اور مکتب اہل حدیث کے مولانا محمد اکرم شاکر، جماعت اسلامی کے مولانا غلام سرور اور وکلاء کے نمائندہ محمد افضل جنجوعہ ایڈووکیٹ انجمن تاجران کے صدر شیخ ضیاء، پروانہ ختم نبوت یادگار اسلام مولانا محمد اسحاق، خطیب ٹیکسلا مولانا مفتی شبیر احمد، جناب حافظ محمد

رفیق ودیگر علماء کرام باثر سیاسی تمام پارٹیوں کی شخصیات اس موقع پر موجود تھیں۔ ان تمام کی میزبانی حاجی ظہیرالدین بابر نے کی۔ ہر ایک نے اظہار خیال کیا۔ آخر میں چند علماء کرام، وکلاء اور سیاسی شخصیات پر مشتمل ایک ختم نبوت ایکشن کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جو اس مسئلہ کو عدالت میں لے جاوے۔ اس کذاب کی قرار واقعی سزا تک جہدو جہد کو جاری رکھے اور باقی ساتھی تحصیل بھر میں ختم نبوت کے عنوان پر کانفرسوں، دروس کا انعقاد کریں۔ تاکہ عوام الناس کو آگاہ کیا جائے۔ آخر میں صدر اجلاس مولانا عبدالغفور نے ایک گھنٹہ ختم نبوت اور جھوٹے مدعیان نبوت کے عنوان پر تفصیلی خطاب فرمایا اور دعاء کے ساتھ اجلاس کا اختتام کیا۔ اب اگلا مرحلہ تھا ایف.آئی.آر درج کروانا۔ تو شام ۴ربجے سے ختم نبوت ایکشن کمیٹی کے اراکین تھانہ ٹیکسلا میں گئے۔ رات ۱۰ربجے تک ڈی.ایس.پی سے مذاکرات چلتے رہے۔ انتظامیہ کی کوشش تھی کہ مدعی نبوت کو مینٹل ثابت کیا جائے۔ بالآخر عوامی اور علماء کرام کے شدید دباؤ کی وجہ سے رات ۱۱ربجے ایف.آئی.آر درج کی گئی۔ ایک گھنٹے بعد ۱۲را کتوبر کی رات ۱۳را کتوبر میں شامل ہوگئی۔ اب صبح چناب نگر کانفرنس کا افتتاح ہونا تھا۔ ادھر ہم نے دفتر ختم نبوت ٹیکسلا میں پھر ایک اجلاس طلب کیا۔ اس میں جمعہ کے لئے قراردادیں تحریر کی گئیں اور مزید انتظامیہ کو اس حساس مسئلہ پر توجہ دینے اور غیرت کا ثبوت دینے کے لئے (راقم) نے فون ڈی.ایس.پی کو ملایا تو حضرت نے اس سے تفصیلی بات کی اور ان کو باور کروایا کہ انتظامیہ ہوش کے ناخن لے۔ مجرم کو قرار واقعی سزا دلوانے کے لئے قانون کے سپرد کرے۔ چناب نگر کانفرنس میں مولانا محمد اکرم طوفانی نے حکمرانوں کو للکارا، ادھر ٹیکسلا میں بھی احتجاج ہوا۔ **الحمد للہ علی ذالک!** اللہ کرے اس مرد درویش طوفانی صاحب کی بات ان اونچا سننے والوں کی سمجھ میں آجاوے۔ ادھر ٹیکسلا عدالت میں پراسرار طور پر اس کذاب کو جج کے سامنے پیش کیا گیا۔ رب کریم نے کرم کا معاملہ فرمایا کہ جج کے سامنے ایس.ایچ.او نے کہا۔ یہ دیوانہ ہے۔ ہماری طرف سے جناب محمد افضل جنجوعہ کے ساتھ پندرہ وکلاء اور مدعی کیس جناب حافظ عبدالحکیم تھے۔ جنجوعہ صاحب نے کہا جج صاحب ہمارے ایس.ایچ.او اور ڈی.ایس.پی دونوں دیوانے ہیں ان کا بھی معائنہ کروائیں۔ اس پر جج نے اس کذاب غلام عابد کو جیل روانہ کر دیا۔ **الحمد للہ علی ذالک!** (ماہنامہ لولاک ملتان جنوری ۲۰۱۲ء ص۵۲،۵۳)

میانوالی بنگلہ کے قادیانیوں کا قبول اسلام

میانوالی بنگلہ کے رہائشی محمد وحید ناصر نے دارالعلوم مدنیہ ڈسکہ کے مہتمم مولانا محمد ایوب خان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور قادیانیت سے بیزاری کا اعلان کرتے ہوئے، آنجہانی مرزا قادیانی کو جھوٹا قرار دیا۔ اس موقع پر دارالعلوم مدنیہ ڈسکہ میں تقریب منعقد ہوئی، جس میں میانوالی بنگلہ کے مسلمان احباب نے بھرپور شرکت کی مولانا فقیراللہ اختر، مولانا غلام مرتضیٰ اور مولانا حافظ محمد اسحاق نے بھی خطاب فرمایا۔ مولانا فقیراللہ اختر کی دعاء پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

محمد وحید ناصر کے اسلام لانے کے تھوڑے ہی عرصہ بعد اس کے ماموں چوہدری سہیل احمد سندھو، ان کی بیوی نورِ بصیرت، ان کی بیٹی عائلہ نور نے بھی قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کر لیا، میانوالی بنگلہ میں علماء کرام نے حیات مسیح کے موضوع پر تبادلہ خیال کیا، چوہدری سہیل احمد اور اس کی بیوی نے آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی پر لعنت بھیجتے ہوئے قادیانیت کو جھوٹ کا پلندہ قرار دیا۔ دارالعلوم کے مہتمم مولانا محمد ایوب خان، مولانا غلام مرتضیٰ اور دیگر مسلمانوں کی موجودگی میں مولانا ایوب خان نے کلمہ پڑھایا اور ان کی استقامت کے لئے دعاء فرمائی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد فقیراللہ اختر، ضلعی امیر پیر سیّد احمد گیلانی، مولانا حافظ احمد مصدق قاسمی اور ختم

نبوت کے یوتھ فورس کے مرکزی صدر سیّد محبوب احمد گیلانی کی محنت سے رسول پور بھلیاں سیالکوٹ کے ریاض احمد کے صاحبزادے شہزاد ریاض نے قادیانیت ترک کر کے اسلام قبول کرلیا ہے۔شہزاد ریاض کے قبول اسلام کے سلسلہ میں مولانا بشیر احمد قاسمی اور قاری محمد شفیق ڈوگر کی مساعی قابل قدر ہے۔یاد رہے کہ ریاض احمد کے انتقال پر یہ اشکال پیدا ہوگیا تھا کہ وہ مسلمان نہیں ہے،اس کا جنازہ بھی ایک قادیانی مربی نے پڑھایا جس پر مولانا فقیر اللہ اختر، حافظ احمد مصدق قاسمی اور سیّد محبوب احمد گیلانی نے پولیس کو درخواست دی پولیس نے انکوائری کے بعد اور اہل علاقہ کی گواہی پر فیصلہ ہوا کہ ریاض احمد کا بیٹا شہزاد ریاض قادیانی ہے،اسی نے مربی کو بلوا کر جنازہ پڑھوایا تھا۔تھانہ تحصیل بازار سیالکوٹ میں علاقہ کے ڈی ایس پی کی موجودگی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ فقیر اللہ اختر کے ہاتھ پر شہزاد ریاض نے اہل علاقہ اور ختم نبوت یوتھ فورس کے نوجوانوں کی موجودگی میں اسلام قبول کیا۔اللہ تعالیٰ اسے استقامت نصیب فرمائیں۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶تا۲۲/جون ۲۰۱۱ء ص۲۰)

چناب نگر میں دو قادیانیوں کا قبول اسلام

۲۸/رجب المرجب ۱۴۳۲ھ بروز جمعۃ المبارک خطبہ اور نماز سے پہلے ایک نوجوان ندیم احمد ولد گلزار احمد نے اپنے شوق اور دلی جذبہ سے مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی کی جامع مسجد ختم نبوت میں مولانا غلام رسول دین پوری کے ہاتھ پر سینکڑوں کے اجتماع کے سامنے اسلام قبول کیا۔جب کہ تین چار دن بعد ۲/شعبان المعظم بمطابق ۵/جولائی بعد از نماز عشاء مذکورہ نوجوان اپنے والد گلزار احمد کو بھی جامع مسجد ختم نبوت میں لے آیا اور اسے مولانا غلام مصطفیٰ کے دست پر مسلمان کرا کر حلقۂ اسلام میں داخل کرایا۔گلزار احمد عرصہ ۵۰ سال سے قادیانیت پر رہا اور چناب نگر (سابقہ ربوہ) کے قادیانیوں کے لنگر خانہ کا سالہا سال سے خادم رہا ہے۔اب اللہ تعالیٰ نے باپ، بیٹے کو یہ سعادت نصیب فرمائی کہ مرزا غلام احمد قادیانی دجال وکذاب کی خودساختہ جھوٹی نبوت پر چار حرف بھیج کر حضورﷺ کی ختم نبوت کا اقرار کیا۔

(ماہنامہ لولاک ملتان ستمبر ۲۰۱۱ء ص۵۶)

تعلقہ ماتلی: بھیل برادری کے ۱۳۷ افراد کا قبول اسلام

تعلقہ ماتلی کے مختلف علاقوں میں آباد ہندو بھیل برادری کے افراد نے گزشتہ روز مدرسہ بیت السلام نیو مسلم شیخ کالونی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق امیر مولانا خواجہ خان محمد کے فرزند ارجمند اور جانشین مولانا خواجہ خلیل احمد کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔قاری عبدالرشید رحیمی نے نومسلموں کو کلمہ پڑھایا۔اس موقع پر جن ہندو افراد نے اسلام قبول کیا ان میں جیوگا اسلامی نام عبداللہ،سوڈی کا سکینہ، اعجاز کا محمد اعجاز، الیاس کا محمد الیاس، ملوک کا محمد یعقوب،گل شیر کا علی شیر، حسنہ کا حسینہ،مکھری کا حنیفہ،حکیمہ کا وحیدہ، حاجی کا خان محمد، حوا کا حوا بی بی، ساتوں کا سلمان، رانو کا جان محمد، سارنگ کا محمد سلیم، عارب کا ارباب، گڈی کا مریم بی بی،گل کا گل محمد، رانی کا رانی بی بی، گلاب کا محمد صدیق اور دیگر نومسلم افراد کا ہندو سے بدل کر اسلامی نام رکھا گیا۔

(روزنامہ اسلام کراچی، مؤرخہ ۱۴/دسمبر ۲۰۱۱ء)

پوپ ہمارے مذہبی معاملات میں مداخلت کرنے سے گریز کرے

دو روزہ رد قادیانیت کورس میں مولانا اللہ وسایا کا خطاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامعہ علوم شرعیہ ساہیوال میں ۱۲،۱۳/جنوری ۲۰۱۱ء کو بوقت ظہر تا عصر دو روزہ ردِقادیانیت کورس کا انعقاد ہوا۔کورس سے مولانا اللہ وسایا، مولانا طارق مسعود، مولانا عبدالحکیم نعمانی اور مفتی محمد عثمان نے خطاب کیا۔کورس میں جامعہ علوم

شرعیہ کے اساتذہ کرام، طلباء اور بیرونی حضرات نے بھرپور شرکت کی۔ مولانا محمد طاہر رشیدی کے علاوہ متحدہ اہل حدیث کے راہنما مولانا سیّد ضیاء اللہ شاہ بخاری، قاری ابوبکر صدیق، مولانا محمد اسلم ہراج، مولانا عبدالفتاح، قاری محمد نافع مسعود نے خصوصی شرکت کی۔

کورس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قربِ قیامت میں آسمانوں سے نزول فرمائیں گے اور وہ اپنی شریعت وملت کو رائج کرنے کی بجائے شریعت محمدیہ کے پھیلاؤ اور نفاذ پر عمل پیرا ہوں گے اور نزول کے بعد دجال کو قتل کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام، قرآن، اہل اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہودیوں کے مقابلہ میں وکیل صفائی کا کردار ادا کررہے ہیں، جب کہ موجودہ عیسائی، قادیانی ایماء پر حکومت سے توہین رسالت کا سرکاری اجازت نامہ لینا چاہتے ہیں۔ ناموس رسالت ایکٹ کے غلط استعمال کا واویلا کرنے والی لابیاں دراصل اس کے خاتمہ کے لئے کوشاں ہیں۔ حرمت رسول اور عقیدۂ ختم نبوت کے لئے جب قانون خاموش ہوجائے گا تو پھر غازی علم دین شہید کے کردار کو اجاگر کرنے والے پیدا ہوں گے۔ ناموس رسالت قانون کو کالا قانون کہنا اور جوتے کی نوک پر رکھنا، آسیہ ملعونہ کے خلاف عدالتی فیصلے کو بلڈوز کرنا اور علماء کرام کو جاہل کہنا کفر پروری اور انتہاء پسندی ہے۔ مذہبی آزادی اور آزادی رائے کی آڑ میں پاپائے روم نے جنس پرستی کو جائز قرار دیا۔ پوپ ہمارے مذہبی معاملات میں مداخلت سے گریز کرے اور حکومت پاکستان قانون توہین رسالت کو ختم کرنے کے متعلق پوپ کے بیان پر عالمی سطح پر شدید احتجاج کرے۔ انہوں نے کہا کہ استعماری وکلیسائی قوتیں پاکستانی حکمرانوں کو ناموس رسالت ایکٹ کو ختم کرنے کی ڈکٹیشن دے رہی ہیں۔ حالانکہ ملک وملت اور اقلیتوں کے مفاد کا تقاضا ہے کہ مذکورہ قانون کو برقرار رکھا جائے اور اس پر سختی سے عمل درآمد کرایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ناموس رسالت کا مسئلہ سیاست چمکانے کا نہیں بلکہ ہماری نجات وشفاعت کا مسئلہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضور اکرم ﷺ کی ذات اقدس پر نبوت کی تکمیل کو شریعت کی اصطلاح میں عقیدۂ ختم نبوت کہا جاتا ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے کلمہ طیبہ، نماز، ذبیحہ، حج اور صوم وصلوٰۃ کا اعتبار نہ کرتے ہوئے اس کے خلاف جنگ یمامہ برپا کی جس میں بارہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جامِ شہادت نوش کیا اور مسیلمہ کذاب کے ارتدادی فتنہ کو اس کے انجام بد تک پہنچایا۔

قادیانی گروہ آیت خاتم النّبیین اور آیاتِ ختم نبوت میں تحریف وترمیم کرکے عوام کی آنکھوں میں دھول جھونک رہا ہے۔ مولانا اللہ وسایا نے کذباتِ مرزا اور کفریات مرزا قادیانی پر بھی خصوصی لیکچر دیا۔ کورس کے آخر میں شرکائے کورس کے لئے عالمی مجلس کا مطبوعہ لٹریچر مفت تقسیم کیا گیا۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵؍فروری ۲۰۱۱ء ص۲۶)

۲۶ عیسائی ممالک میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین پر سزائے موت

ساہیوال (نمائندہ خصوصی) قانون تحفظ ناموس رسالت میں مجوزہ ترمیم کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامعہ محمدیہ چک ۸۵/۶-آر میں مقامی امیر مولانا کلیم اللہ رشیدی کی صدارت میں ۱۳؍جنوری ۲۰۱۱ء کو بعد نماز مغرب ایک عظیم الشان تحفظ ناموس رسالت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت کی سعادت قاری محمد عثمان المالکی نے حاصل کی، جب کہ نعتیہ کلام مولانا محمد شاہد عمران عارفی نے پیش کیا۔ کانفرنس میں مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، قاری عبدالجبار، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا محمد اسماعیل رشیدی اور محمد اسلم بھٹی سمیت متعدد مذہبی رہنماؤں نے شرکت وخطاب کیا۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ ناموس رسالت ایکٹ کے ''مس یوز'' ہونے کے عذر لنگ کا سہارا لے کر قانون توہین رسالت کی اصل روح کو ختم کرنے کی گھناؤنی سازشیں بام عروج کو پہنچ

چکی ہیں۔ پیپلز پارٹی کے لبرل اور سیکولر جماعتی ارکان قانون تحفظ ناموس رسالت کو بازیچہ اطفال نہ بنائیں۔ مقررین نے کہا کہ توہین رسالت قانون کے غلط استعمال کا جھوٹا پروپیگنڈا کرنے والے بتائیں کہ کیا ملک میں باقی تمام قوانین کا غلط استعمال نہیں ہوتا؟ ناموس رسالت ایکٹ اقلیتوں کی سلامتی کے لئے ہے اور پاکستان دنیا کا واحد ملک ہے جہاں پر اقلیتوں کو مراعات اور مکمل آزادی حاصل ہے۔ بعض مفاد پرست اقلیتی عناصر اپنے غیر محفوظ ہونے کا تأثر دے کر مغربی خیراتی اور مالیاتی اداروں سے خطیر سرمایہ بٹور رہے ہیں۔

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس، ساہیوال

ساہیوال (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۲؍جنوری ۲۰۱۱ء کو بعد نماز مغرب جامع مسجد الحبیب طارق بن زیاد کالونی میں ایک عظیم الشان تحفظ ناموس رسالت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت معروف سماجی شخصیت شیخ عبدالحفیظ گوریجہ نے کی۔ نقابت کے فرائض مولانا قاری عبدالغفار قاسم نے سرانجام دیئے۔ تلاوت قاری محمد عثمان المالکی نے کی، جب کہ کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا، قاری عبدالجبار، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا محمد شاہد عمران عارفی اور مولانا عبدالستار نے خطاب کیا۔ مقررین نے کہا کہ حرمتِ رسول ﷺ کا مسئلہ ہمیں اپنی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کی عزتوں سے زیادہ عزیز ہے۔ قانون تحفظ ناموس رسالت میں ترمیم وتنسیخ کرنے والی لابیوں کے پاس اپنا مؤقف پیش کرنے کے لئے جاندار اور ٹھوس شواہد نہیں۔ محض وہ مغربی آقاؤں کے آموختہ کو بار بار دہرا رہے ہیں۔ امت مسلمہ ناموس رسالت پر سمجھوتہ اور کمپرومائز کی دعوت دینے والوں کا محاسبہ ومحاکمہ جاری رکھے گی۔ ناموس رسالت ایکٹ کو متنازع بنانے والے بدنصیب، بدنیت اور استعماری قوتوں کے گماشتے ہیں۔ اسلامی قوانین کا مذاق اڑانے والے فرعون اور نمرود کے انجام بد کو بھی یاد رکھیں۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵؍فروری ۲۰۱۱ء ص ۲۵،۲۶)

ختم نبوت کانفرنس چینجی

۵؍فروری ۲۰۱۱ء بروز ہفتہ بعد نماز ظہر تا عصر جامع مسجد ڈھیری والی چینجی میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس زیرسرپرستی جانشین مرشد عالم صاحبزادہ پیر عبدالرحیم نقشبندی، سجادہ نشین خانقاہ حبیبیہ نقشبندیہ چکوال زیرصدارت مولانا عبدالحمید خطیب مرکزی جامع مسجد چینجی منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام پاک قاری نور محمد تلہ گنگ، نعت محمد امین برادران چوکیرہ سرگودھا نے پیش کی۔ جب کہ قاری سعید احمد مہتمم جامعہ علویہ حیدریہ تلہ گنگ، علامہ ممتاز احمد کلیار جڑانوالہ نے فتنۂ قادیانیت پر مدلل گفتگو فرمائی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض میزبان محفل پروانہ ختم نبوت مولانا محمد جاوید توحیدی خطیب جامع مسجد ڈھیری والی چینجی نے ادا کئے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان مئی ۲۰۱۱ء ص ۴۵)

جلسہ سیرت رحمۃ اللعالمین

۱۱؍فروری ۲۰۱۱ء بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں ایک عظیم الشان جلسہ بعنوان ’’سیرت رحمۃ اللعالمین‘‘ رکھا گیا۔ جس کی صدارت مولانا غلام مصطفیٰ نے فرمائی اور بیان مولانا ممتاز احمد کلیار نے فرمایا۔ ضلع چنیوٹ کے مسلمانوں نے بھرپور شرکت کی۔ نظمیں اور بیانات ختم نبوت کے مبارک موضوع پر ہوئے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان مئی ۲۰۱۱ء ص ۵۲)

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس ننکانہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۲؍فروری ۲۰۱۱ء کو جامع مسجد اشرفیہ المعروف اونچی مسجد غلہ منڈی ننکانہ میں تحفظ ناموس

رسالت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کے مہمان خصوصی مولانا اللہ وسایا تھے۔ کانفرنس میں مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا عبدالنعیم کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس کے جملہ امور کی نگرانی چوہدری نصیب الٰہی گجر، مولانا محمد یحییٰ، قاری محمد اقبال، قاری محمد ارشد نے کی۔ جب کہ کانفرنس میں مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ کے رہنماؤں مہر محمد اسلم ناصر، چوہدری عبدالحمید رحمانی، مہر محمد شوکت سمیت تمام عہدیداران نے خصوصی شفقت کرتے ہوئے کانفرنس کے آخر تک موجود رہے۔ کانفرنس کی اختتامی دعا پیر رضوان نفیس نے کرائی۔

(ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۱ء ص۵۴)

جامع مسجد احمد نگر میں جلسہ سیرت النبی ﷺ

۱۴ر فروری ۲۰۱۱ء کو جامع مسجد مسلم ختم نبوت واقع احمد نگر میں ''سیرت النبی ﷺ'' کے موضوع پر ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولانا غلام مصطفیٰ، قاری محمد یامین گوہر، مولانا غلام رسول دین پوری نے بیانات کئے۔ مولانا غلام مصطفیٰ نے مسجد کی واگزاری کی مفصل روداد بیان کی۔ جب کہ قاری محمد یامین گوہر اور مولانا غلام رسول دین پوری نے سیرت النبی ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر بیانات کئے۔ الحمدللہ! سامعین کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ مسجد میں تل دھرنے کی جگہ نہیں تھی۔ اختتام پروگرام پر ماحضر بھی پیش کیا گیا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان اپریل ۲۰۱۱ء ص۵۷)

بخاری مسجد چناب نگر میں سیرت النبی ﷺ کانفرنس

۱۲ر ربیع الاوّل ۱۴۳۲ھ کو بخاری مسجد چناب نگر میں ایک عظیم الشان ''ولادت باسعادت حضور خاتم النّبیین ﷺ'' کے عنوان سے جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر کے مبلغ مولانا غلام مصطفیٰ، جناب قاری محمد یامین گوہر اور دیگر علماء کرام نے شرکت فرمائی اور بیانات کئے۔ عقیدۂ ختم نبوت حضور ﷺ کی ولادت باسعادت اور سیرت بیان کرنے کے ساتھ ساتھ قادیانیوں کو دعوت اسلام دی گئی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان اپریل مئی ۲۰۱۱ء ص۵۷)

ختم نبوت وسیرت النبی ﷺ کانفرنسیں

۱۷ر فروری ۲۰۱۱ء بروز جمعرات، مصطفیٰ آباد کالونی، فیصل آباد میں ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا اللہ وسایا اور مولانا غلام مصطفیٰ اور مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے شرکت فرمائی اور مسئلہ ختم نبوت پر پراثرات بیانات فرمائے اور فتنۂ قادیانیت سے مسلمانوں کو آگاہ کیا۔

۱۸ر فروری ۲۰۱۱ء بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن چناب نگر میں حسب معمول ''سیرت النبی ﷺ'' کے موضوع پر عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولانا اللہ وسایا، مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے بیان فرمائے۔ خصوصی خطاب مولانا اللہ وسایا کا ہوا۔ حضرت نے عقیدہ ختم نبوت پر بیان فرمایا۔ قادیانیوں کو دعوت اسلام دی۔ الحمدللہ! مسلمانوں نے بھرپور انداز میں شرکت کی۔ اسٹیشن کے سامنے تک مجمع نظر آرہا تھا۔ ان شاءاللہ! ایک وقت آئے گا کہ تلاش کرنے پر بھی قادیانی نظر نہیں آئیں گے۔

پورے ملک کی طرح چناب نگر اور ضلع چنیوٹ کے طول وعرض میں تحریک تحفظ ناموس رسالت کی اپیل پر احتجاجی مظاہرے، ہڑتال اور ریلیاں منعقد ہوئیں۔ جن میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام، مشائخ عظام، دینی وسیاسی کارکنوں نے بھرپور شرکت کر کے غیرت ایمانی کا ثبوت دیا۔ مولانا غلام مصطفیٰ کی دعوت پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا سب ہیڈکوارٹر تحریک کا مرکز رہا۔

(ماہنامہ لولاک ملتان مئی ۲۰۱۱ء ص۵۵)

سہ روزہ ختم نبوت کورس، حلقہ شیر شاہ کراچی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ شیر شاہ کے زیر اہتمام سہ روزہ ختم نبوت تربیتی کورس جامع مسجد شافعی میں منعقد کیا گیا۔ یہ کورس ۱۸ تا ۲۰ رفروری ۲۰۱۱ء تک جاری رہا۔ ۱۸ رفروری ۲۰۱۱ء بروز جمعہ بعد نماز عشاء افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا توصیف احمد نے کہا کہ اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کو آخری نبی بنا کر بھیجا، اب آپ ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا، اگر کسی نئے نبی نے آنا ہوتا تو حضرت صدیق اکبرؓ نبوت کے سب سے زیادہ مستحق تھے، کیونکہ وہ افضل البشر بعد الانبیاء ہیں، اگر نبوت جاری ہوتی تو حضرت عمرؓ اس کے زیادہ مستحق تھے، کیونکہ ان کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا: ’’**لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب**‘‘ اگر یہ نبی نہیں ہو سکتے تو پھر چودہ صدیاں بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب دنیا میں تشریف لائیں گے تو وہ اپنی شریعت کی تبلیغ نہیں کریں گے بلکہ آپ ﷺ کی نبوت ورسالت کی تبلیغ کریں گے اسی دین وشریعت کی طرف لوگوں کو متوجہ کریں گے اور آپ ﷺ کے امتی کی حیثیت سے دنیا میں تشریف لائیں گے۔

۱۹ رفروری بروز ہفتہ کو اس کورس کی دوسری نشست منعقد ہوئی جس میں جامع مسجد شافعی شیر شاہ کے امام وخطیب مولانا مفتی عبدالرحمٰن مدظلہ نے حجیت حدیث کے موضوع پر بیان فرمایا۔ کورس کے درمیان اس موضوع کو رکھنے کا مقصد عوام الناس کو فتنہ انکارِ حدیث سے آگاہ کرنا اور لوگوں کے دلوں میں حدیث کی اہمیت بٹھانا تھا، مولانا محترم نے اس موضوع پر سیر حاصل بحث کی جس سے لوگوں کو الحمدللہ بہت نفع ہوا۔

۲۰ رفروری بروز اتوار بعد نماز عشاء تیسری نشست منعقد ہوئی جس میں پہلا بیان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا مجاہد مختار کا ہوا جنہوں نے آیاتِ خاتم النّبیین کی روشنی میں عقیدۂ ختم نبوت کو واضح فرمایا۔ اس کورس کا آخری درس مرکزی مبلغ ختم نبوت مولانا قاضی احسان احمد نے دیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی اپنے دجل وفریب کے ذریعے اسلام کی حسین وجمیل عمارت میں نقب زنی کرنا چاہتے ہیں اور قادیانیت وہ فتنہ ہے جو رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کرتا ہے، اللہ رب العزت اپنے گستاخ کو اور شریعت مطہرہ کے دیگر شعائر کی توہین کرنے والے کو توبہ کی توفیق دیتے ہیں لیکن اللہ رب العزت اپنے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں اتنے غیور ہیں کہ آپ ﷺ کے گستاخ کو عموماً توبہ کی توفیق عنایت نہیں فرماتے اور قادیانی ٹولہ روئے زمین پر آپ ﷺ کے گستاخوں کا سب سے خطرناک ٹولہ ہے جس کے خلاف کام کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

آخر میں تقریباً ۱۷ افراد نے تحفظ ختم نبوت کے لئے کام کرنے کا عزم مصمم کیا۔ اللہ رب العزت ان حضرات کو اپنے پیارے حبیب ﷺ کی ختم نبوت کی محنت کے لئے قبول فرمائے۔ استاد محترم مفتی عبدالرحمٰن، مولانا عبدالعزیز، مولانا محمد یونس، بھائی محمد عرفان، محمد عدنان اور دیگر ساتھیوں کی کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے۔ آمین! (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶ تا ۲۲ رمارچ ۲۰۱۱ء ص ۲۷)

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس چوک اعظم

جامعہ اسلامیہ ہائی سکول نزد جامع مسجد توحیدیہ چوک اعظم ۲۴ رفروری ۲۰۱۱ء بروز جمعۃ المبارک میں تحفظ ناموس رسالت کانفرنس بڑی شان وشوکت سے منعقد ہوئی۔ جس میں تلاوت قرآن پاک قاری محمد افضل وقاری محمد ابوبکر مدنی نے کی۔ نقابت کے فرائض مولانا عبدالرؤف نفیسی نے سرانجام دیئے۔ صدارت چوک اعظم جماعت کے سرپرست ڈاکٹر احمد خان نیازی نے کی۔ مہمان خصوصی مولانا

محمد حسین، ضلعی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ تھے۔ کانفرنس کی نگرانی چوک اعظم یونٹ کے امیر مولانا مفتی محمد یٰسین ربانی نے کی۔ کانفرنس سے اہل حدیث مکتبہ فکر کے مولانا محمد اکرم شہزاد، جماعت اسلامی کے مولانا احسان اللہ محسن، اتحاد اہل سنت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد الیاس گھمن، مولانا عبدالرؤف چشتی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماء مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا اللہ وسایا نے خطاب فرمایا۔ ان حضرات نے کہا کہ رحمت دوعالم ﷺ کی عزت وناموس کا تحفظ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ مغربی این۔جی۔اوز، اوران کے ٹکڑوں پر پلنے والے افرادول کے کانوں کی کھڑکیاں کھول کرسن لیں کہ تحفظ ناموس رسالت کا مسئلہ ہماری موت وحیات کا مسئلہ ہے۔

(ماہنامہ لولاک ملتان مئی ۲۰۱۱ء ص ۵۴)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع سرگودھا کی سرگرمیاں

سرگودھا میں تحفظ ناموس رسالت ﷺ وختم نبوت کے عظیم اجتماعات اور آخر میں ۲؍مارچ ۲۰۱۱ء بروز بدھ کو عظیم الشان تحفظ ناموس رسالت ﷺ کانفرنس ربیع الاوّل کے مبارک مہینے میں ختم نبوت کے پیغام کو گلی ومحلّہ میں پہنچانے کے لئے تقریباً ساٹھ کے قریب پروگرام منعقد ہوئے۔ اس کے علاوہ مستورات کے لئے درس کا خصوصی اہتمام کیا گیا۔ یہ تمام پروگرام مولانا محمد اکرم طوفانی کی زیرنگرانی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے سرپرست استاذ الحدیث مولانا نور محمد کی زیرنگرانی انعقاد پذیر ہوئے۔ ان تمام پروگراموں میں امیر محترم مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا رضوان، مولانا عبدالرحیم، مولانا حیدرعلی، مولانا ثناء اللہ ایوبی، محترم قاری رحمت اللہ، مولانا مفتی جہانگیر اور بہت سے علماء کرام نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور مساجد کے علاوہ گلیوں اور گھر گھر میں جاکر ختم نبوت کا پیغام پہنچا کر اکابرین کی یاد کو تازہ کر دیا۔ اللہ کے فضل وکرم سے مضافات میں بھی بہت احسن انداز میں ختم نبوت کے پروگرام منعقد ہوتے رہتے ہیں اور کئی ایک یونٹوں میں ہفتہ وار اور کچھ ماہانہ پروگرام تسلسل کے ساتھ ہوتے رہتے ہیں۔ سرگودھا میں عالمی مجلس کا ترجمان ماہنامہ لولاک ۸۰۰ اور ہفت روزہ ختم نبوت ۷۰ رسالے تقسیم ہورہے ہیں۔ ان شاء اللہ! ارادہ ہے ہم اس تعداد کو بڑھا کر ۱۰۰۰ تک پہنچائیں گے۔ خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد فرماتے تھے کہ جیسے سرگودھا میں ختم نبوت کا کام ہورہا ہے۔ پوری دنیا میں شروع ہو جائے۔ اے کاش گنبد خضریٰ والے آقا مدنی ﷺ حشر والے دن کہہ دیں۔ سرگودھا والوں نے میری عزت وناموس کے لئے کام کیا ہے۔ اس کی وجہ سے پل صراط کا راستہ آسان ہوجائے۔ جام کوثر مل جائے۔ میزان عمل پر آقا ﷺ کے اٹھے ہوئے ہاتھ نظر آجائیں اور حضور ﷺ خود جنت میں داخل کروارہے ہوں۔ آمین!

(ماہنامہ لولاک ملتان مئی ۲۰۱۱ء ص ۵۳،۵۴)

مبلغین کا سہ ماہی اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا سہ ماہی اجلاس ۴،۵ مارچ ۲۰۱۱ء کو دفتر مرکزیہ ملتان میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی مختلف نشستوں کی صدارت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری اور مولانا اللہ وسایا نے کی۔ ملک بھر سے آنے والے تمام مبلغین نے شرکت کی۔ اجلاس میں تحریک تحفظ ناموس رسالت کی کامیابی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا گیا اور تحریک میں شامل تمام دینی وسیاسی جماعتوں کے قائدین، مختلف مکاتب فکر کے علمائے کرام اور مشائخ عظام کا شکریہ ادا کیا گیا کہ جن کی شبانہ روز محنتوں سے اللہ پاک نے کامیابی سے سرفراز فرمایا۔ وادی نیلم آزاد کشمیر میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے آزاد کشمیر گورنمنٹ سے قادیانیوں کی سرگرمیوں پر قدغن لگانے اور انہیں آئین وقانون کا پابند بنانے کا مطالبہ کیا گیا اور مولانا مفتی خالد میر کو ہدایت کی گئی کہ وہ وادی نیلم کا فی الفور دورہ کرکے مقامی علمائے

کرام کے تعاون سے انسدادی کوشش فرمائیں۔ مجلس کے جن علاقوں میں مستقل دفاتر ہیں۔ان دفاتر میں بالخصوص فیصل آباد، بہاول پور، راولپنڈی، کنری، ٹالپی (سندھ) میں ہر ماہ درس کو مستقل کیا جائے۔لٹریچر المہدی والمسیح، شناخت، گالیاں کون دیتا ہے مسلمان یا قادیانی، قادیانی جنازہ اور قادیانی ذبیحہ فوری طور پر چھاپنے کا فیصلہ کیا گیا۔ نیز سندھی زبان میں علامہ احمد میاں حمادی سے مشاورت ورہنمائی کے بعد اشاعت کا فیصلہ کیا گیا۔تین قسم کے اسٹیکرز چھاپنے کے لئے مرکزی ناظم ونشرواشاعت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کو ہدایت کی گئی۔ممتاز قادری کیس پر غور وخوض کیا گیا۔ نیز اسلام آباد وراولپنڈی جماعت کو ہدایت کی گئی کہ وہ ہر پیشی پر اپنے وکلاء کو شرکت کا پابند کریں۔ نیز قاری عبدالوحید قاسمی اسلام آباد، مولانا قاضی ہارون الرشید، مولانا عبدالرؤف، قاضی مشتاق احمد پر مشتمل کمیٹی قائم کی گئی جو وکلاء اور موصوف کے اہل خانہ سے رابطہ رکھے گی۔ جہلم، رحیم یارخان، حیدرآباد میں بین الاضلاعی کانفرنسیں منعقد کرنے اور بہاول پور، خانیوال، دنیاپور، صوابی، بنوں، نوشہرہ، نوابشاہ، پنوں عاقل، ٹنڈو آدم، میرپور ماتھیلو، سانگھڑ، راجن پور، فاضل پور سمیت کئی ایک مقامات پر ضلعی اور مقامی کانفرنسیں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔احتساب قادیانیت جلد انیس اگلی سہ ماہی کے لئے مطالعہ اور تلخیص کے لئے منتخب کی گئی۔مبلغین کا آئندہ اجلاس یکم اور دور جب المرجب کو منعقد ہوگا۔مجلس کے مبلغین نے ملتان کی دودرجن سے زائد مساجد میں جمعۃ المبارک کے اجتماعات سے خطاب کیا۔ جامعہ مفتاح العلوم حیدرآباد کے شیخ الحدیث مولانا شمس الدین کی وفات، مولانا محمد احمد مدنی اور ان کے بیٹے مولانا ابوبکر کی المناک شہادت پر افسوس کا اظہار کیا گیا۔ نیز ان کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔ مولانا محمد احمد مدنی اور ان کے ساتھیوں کے قاتلوں کی فی الفور گرفتاری کا مطالبہ کیا گیا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان مئی ۲۰۱۱ء ص۵۲،۵۳)

تیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ٹنڈو آدم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۲؍مارچ ۲۰۱۱ء بروز ہفتہ کو تیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس شاہ عبداللطیف ہائی اسکول گراؤنڈ ٹنڈو آدم میں بعد نماز عشاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم کی سرپرستی میں منعقد ہوئی۔ نائب امیر مرکزیہ صاحبزادہ مولانا خواجہ عزیز احمد، تحریک ناموس رسالت کے رہنما مولانا ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر، سابق سینیٹر حافظ حسین احمد، شیخ الحدیث مولانا عبدالغفور قاسمی اور ملک بھر سے جید علمائے کرام، کارکنانِ ختم نبوت اور عاشقان مصطفیٰ شریک ہوئے، تلاوت کلام پاک اور حمد ونعت شریف کے بعد پروگرام کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

امیر مرکزیہ شیخ الحدیث، مخدوم العلماء، مولانا عبدالمجید لدھیانوی نے مختصر خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ تحفظ ختم نبوت کی خاطر سردھڑ کی بازی لگادیں گے، ماضی میں بھی ہم نے قربانیاں دیں اور اب بھی تیار ہیں امریکا اور مغربی ممالک مسلمانوں کے جذبات کا احترام کریں، توہین آمیز خاکوں میں بھی امریکا اور مغرب نے مسلمانوں کی دل آزاری کی ہے، انہوں نے امریکی کانگریس کی جانب سے توہین رسالت آئین میں تبدیلی کا دباؤ بڑھانے کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکی کانگریس ہمارے اندرونی معاملات میں مداخلت سے باز رہے، انہوں نے تحریک تحفظ ناموس رسالت کمیٹی کے چیئرمین ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر زبیر سے کہا کہ وہ فوری طور پر کمیٹی اجلاس بلوا کر ردعمل کا اظہار کریں انہوں نے کہا کہ مذکورہ کمیٹی بحال رہے گی اور تمام جماعتوں کے نمائندگان صاحبزادہ ابوالخیر زبیر کی سرکردگی میں حالات پر نظر رکھیں گے، اگر حکمرانوں نے امریکی دباؤ میں آکر قانون میں ترمیم یا اسے غیر مؤثر کرنے کی کوشش کی تو ماضی کی ریلیوں سے بڑی ریلی اب اسلام آباد میں نکالیں گے، امیر مرکزیہ نے کانفرنس کی کامیابی پر علامہ احمد میاں حمادی اور رفقائے کار اہلیان شہر کا شکریہ ادا کرتے

ہوئے اس توقع کا اظہار کیا کہ آئندہ بھی تحفظ ناموس رسالت کے مسئلے پر اہلیان شہر زندہ دلی کا مظاہرہ کرتے رہیں گے۔

صاحبزادہ ابوالخیر زبیر نے کہا کہ توہین رسالت قانون میں امریکی مداخلت پر بہت جلد تحریک تحفظ ناموس رسالت کا اجلاس بلوا کر آئندہ کے لائحہ عمل کا اعلان کیا جائے گا، انہوں نے کہا کہ مسلمان حرمت رسول پر مرمٹنے کو تیار ہیں، حکومت اس مسئلے پر غیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے امریکی دباؤ کو مسترد کردے، بصورت دیگر مسلمان راست اقدام اٹھانے پر مجبور ہوں گے۔ مرکزی نائب امیر ختم نبوت ابن خواجہ خان محمد صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد نے اپنے خطاب میں کہا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کی قادیانیوں سے کوئی ذاتی مخاصمت نہیں، ہم آج بھی قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتے ہیں کہ وہ مرزا قادیانی پر لعنت بھیج کر محمد عربی ﷺ کے دامن سے وابستہ ہو جائیں تو ہمارے بھائی ہیں، لیکن اگر وہ آخری نبی ﷺ کی ختم نبوت کے انکار پر اصرار کریں گے تو ہم ان کا تعاقب جاری رکھیں گے، انہوں نے قادیانیوں سے کہا کہ ہماری آئین کی پاسداری کو کمزوری نہ سمجھیں اور قادیانی آئین کے دائرے میں ہی رہ کر اپنے حقوق کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔

کانفرنس کے نگران علامہ احمد میاں حمادی نے کہا کہ ایف آئی اے جیسا اہم ادارہ اور اس کا ڈائریکٹر جنرل وسیم احمد سکہ بند قادیانی ہے اس کو ایف آئی اے کا سربراہ بنایا جانا افسوس ناک عمل ہے، اور سپریم کورٹ کے حکم کے باوجود حکومت کی جانب سے یہ جواب ملا کہ اس کا ڈائریکٹر رہنا ضروری ہے، سمجھ سے بالاتر اور سپریم کورٹ کے فیصلے کا مذاق ہے، پی پی کو کم از کم اس قسم کی حکمت عملی اور اشتعال انگیزی سے گریز کرنی چاہئے، پی پی پی کے قائد بھٹو نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا حکومت کے اس جواب پر تو بھٹو کی روح بھی تڑپ اٹھی ہوگی۔ پاکستان میں امریکی مداخلت ہر طرح سے مسلمانوں کی لے لمحۂ فکریہ ہے، انہوں نے کہا کہ پاکستان میں امریکی مداخلت کا سب سے بڑا ثبوت ریمنڈ ڈیوس ہے اسے فی الفور پھانسی دینا قوم کے دل کی آواز ہے۔

مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور صاحبزادہ مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی نے کہا کہ مسلمانوں کا اتحاد وقت کی ضرورت ہے فرقہ واریت پھیلانے والے امت مسلمہ کو کمزور کرنے کی سازشوں میں لگے ہوئے ہیں، قوم کبھی بھی فرقہ واریت پھیلانے والوں کو معاف نہ کرے گی، امت مسلمہ اپنے اتحاد کے ذریعے ہی ہر مقصد میں کامیابی حاصل کر سکتی ہے، انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ قادیانی کمپنی شیزان کی تمام مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں، کیونکہ قادیانی کمپنیاں مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لئے مالی امداد مہیا کرتی ہیں۔

سابق سینیٹر حافظ حسین احمد نے کہا کہ شہباز بھٹی قتل کو سلمان تاثیر کیس کے ساتھ نہ ملایا جائے، سلمان کھلم کھلا توہین رسالت کا مرتکب ہو چکا تھا، جب کہ بھٹی نے اقلیتی وزیر ہونے کے باوجود اس مسئلہ پر اتنی زبان درازی نہ کی جتنی مسلمان کہلوانے والے گورنر نے کی، انہوں نے وزیر داخلہ عبدالرحمان ملک سے کہا کہ وہ سورۂ اخلاص غلط پڑھنے کا غصہ مدارس پر نہ اتاریں بلکہ وہ آجائیں تو ہم انہیں اس سے بھی چھوٹی سورت یاد کروا دیں گے، دینی مدارس اسلام کے قلعے ہیں پاکستان کی دینی سرحدات کے محافظ ہیں، وزیر داخلہ الزام تراشی کے بجائے حقائق کو مدنظر رکھیں، علماء خود دہشت گردی کا شکار ہیں، مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید سے لے کر مفتی سعید احمد جلالپوری شہید تک کون سا ایسا عالم ہے جو محفوظ ہو، علماء خود تو محفوظ نہیں وہ دہشت گردی کروا رہے ہیں؟ میں وزیر داخلہ کو اچھی طرح جانتا ہوں، دو منٹ میں بیان بدل دیتے ہیں، یہ ان کا ہی بیان تھا کہ ''کوئی میرے سامنے توہین رسالت کرے تو میں اسے قتل کردوں گا'' اب قوم فیصلہ کرے کہ سلمان تاثیر کو قتل کرنے والا مجرم ہے؟ دینی مدارس پر زبان درازی اور الزام تراشی بند کی جائے، انہوں نے کہا کہ ہم قادیانیوں کو آئین میں رہنے کی تلقین کرتے ہیں جب کہ وہ آئین کی دھجیاں بکھیرنے میں مصروف ہیں۔

شیخ الحدیث مولانا عبدالغفور قاسمی نے اپنے خطاب میں کہا کہ حضور ﷺ کی ختم نبوت روز روشن کی طرح عیاں ہے، امام اعظم ابوحنیفہ کا فتویٰ ہے کہ ’’جو شخص جھوٹے مدعی نبوت سے فقط اس کی نبوت کی دلیل پوچھے تو پوچھنے والا بھی کافر ہوجاتا ہے۔‘‘ قادیانی کسی نرمی کے مستحق نہیں، مسلمان اس مسئلہ پر غیرت کا مظاہرہ کریں، قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کریں، قادیانیوں سے لین دین نہ کریں جو مسلمان قادیانیوں کی حمایت کرے یا ان سے لین دین رکھے وہ ہم میں سے نہیں ہے، قادیانیوں سے ہمدردی رکھنے والا یا کوئی سیاسی لیڈر جوان کی حمایت کرے جیسے ماضی قریب میں کی گئی وہ مسلمان نہیں، میں اسے اسلام سے خارج قرار دیتا ہوں، عوام کسی عالم کو قادیانیوں کے حامیوں کے ساتھ بیٹھا ہوا دیکھ کر دھوکہ نہ کھائیں اس کے اپنے مفادات اور مجبوریاں بھی ہوسکتی ہیں اگر چہ ایسا نہیں کرنا چاہئے قادیانی اور انکے حامیوں کیساتھ مفادات کی خاطر بھی نرم رویہ رکھنا قریب الکفر ہے لیکن کسی عالم دین کے کسی قادیانی حامی پارٹی سے تعلقات کی وجہ سے فتویٰ نہیں بدلتا، میں کسی ایسے عالم کو عالم ہی نہیں کہتا کہ وہ اسلام کا ٹھیکیدار کہلوا کر قادیانیوں کے حامیوں کی غلامی کرے، مولانا قاسمی نے کہا کہ قیامت میں دو کیمپ لگے ہوں گے ایک محمد عربی ﷺ اور اس کے حامی اور اس کے غلاموں کا اور دوسرا کیمپ قادیانیوں اور ان کے حامیوں کا ہوگا، بس اب ہر مسلمان کو سوچ لینا چاہئے کہ وہ کس کے پاس جانا چاہتا ہے۔ مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، صاحبزادہ حافظ محمد سعید لدھیانوی، مولانا اسامہ رضوان، محمد طاہر مکی، مولانا محمد راشد مدنی، مفتی حفیظ الرحمان، مولانا محمد نذر، مولانا محمد علی صدیقی اور دیگر علمائے کرام نے بھی کانفرنس سے خطاب کیا۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی یکم تا ۷ر اپریل ۲۰۱۱ء ص ۲۵ تا ۲۷)

ختم نبوت کانفرنس کی جھلکیاں:

☆...... کانفرنس کی صدارت حضرت الامیر اور نائب امیر مرکزیہ نے فرمائی، حضرت الامیر کی دعاء سے ہی کانفرنس کا آغاز ہوا، نگرانی صوبائی امیر اور داعی کانفرنس علامہ احمد میاں حمادی کررہے تھے، حضرت الامیر نے نائب امیر مرکزیہ صاحبزادہ عزیز احمد کو اسٹیج پر کھڑا کرکے عوام سے ان کا تعارف کروایا اور ان کی خدمات پر انہیں داد تحسین دی۔

☆...... مرکزی رہنماؤں کا ٹنڈو آدم پہنچنے پر پرتپاک استقبال کیا گیا۔

☆...... امیر مرکزیہ عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ، نائب امیر مرکزیہ صاحبزادہ عزیز احمد کی کانفرنس میں تشریف آوری سے کانفرنس کی رونق دوبالا ہوگئی۔

☆...... میڈیا کوریج کے لئے جدا گیلری کا انتظام کیا گیا۔

☆...... مولانا محمد راشد مدنی اسٹیج سیکرٹری اور قراردادیں پیش کرنے کے فرائض احسن طریقے سے سرانجام دیتے رہے۔

☆...... کانفرنس گزشتہ سالوں کی نسبت بھرپور خوشگوار اور مکمل پرامن رہی۔

☆...... کانفرنس میں کراچی کے دینی مدارس کے علاوہ اندرون سندھ سکھر، پنو عاقل، کنری، مٹھی، بدین، میرپور خاص، گھوٹکی، محراب پور، شہداد پور، وغیرہ سے طلباء قافلوں کی صورت میں شرکت کے لئے آئے جب کہ نعت شریف کراچی مدرسہ کے طالب علم ابوبکر شاہ نے خوبصورت انداز میں پیش کی۔

☆...... کراچی سے صاحبزادہ مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی اپنے رفقاء کے ہمراہ تشریف لائے جب کہ مجلس کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ کی قیادت میں دفتر ختم نبوت کے ناظم رانا محمد انور، قانونی مشیر ختم نبوت منظور احمد میؤ راجپوت ایڈووکیٹ، سید انوارالحسن، حافظ محمد

سعید لدھیانوی، محمد عمار، محمد خبیب نفیس، حیدرآباد سے مولانا محمد نذر، کوٹری سے مولانا عبدالمجید، حاجی زمان خان، نوابشاہ سے مولانا محمد امجد مدنی، شہداد پور دارالعلوم حسینیہ کے شیخ الحدیث مولانا محمد سلیم، قاری عبدالرشید، جھول سے مولانا غلام مصطفیٰ، پنوعاقل سے مولانا ایم حبیب اللہ، فقیر محمد انڈھڑ، حافظ شہاب الدین، مفتی نافع مصطفیٰ، حافظ عبدالغفار شیخ، نے اپنے جماعتی رفقاء اور عہدیداروں سمیت کانفرنس میں شرکت کی جب کہ ٹنڈو آدم کی جمعیت علماء اسلام کے مولانا عثمان سموں، قاری محمد عباس، جامعہ مدینۃ العلوم کے شیخ الحدیث مفتی عبدالحیٰ بروہی، مفتی محمد امان اللہ بلوچ، حافظ عبدالمالک انصاری، قاسم العلوم کے حاجی محمد ہاشم، مولانا دوست محمد فاروقی، جامعہ محمدیہ کے مفتی محمد یعقوب مکسی، سانگھڑ کے چانڈیو قبیلے کے راہنماء نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی یکم تا ۷/اپریل ۲۰۱۱ء ص ۲۵ تا ۲۷)

سیرت النبی ﷺ کانفرنس حافظ آباد

۱۵/مارچ ۲۰۱۱ء کو حافظ آباد میں سیرت النبی ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں حافظ حسین احمد، سید محمد اسماعیل شاہ کاظمی، مولانا ضیاء الدین آزاد اور حافظ عبدالوہاب جالندھری نے خطاب کیا۔ اس کی سرپرستی مولانا محمد الطاف نے کی۔

(ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۱ء ص ۵۵)

دنیاپور میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام دنیاپور میں مؤرخہ ۲۴/مارچ ۲۰۱۱ء کو عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں شہر اور مضافات سے ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی۔ کانفرنس کی صدارت امیر مرکزیہ مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم نے فرمائی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مفتی محمد ظفر اقبال، جمعیت علماء اسلام صوبہ خیبر پختونخواہ کے ایم۔ پی۔ اے مولانا مفتی کفایت اللہ، مولانا محمد الیاس گھمن، مولانا محمد الیاس چنیوٹی، جماعت اسلامی کے سیّد وسیم اختر سمیت دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث تمام مکاتب فکر کے راہنماؤں نے خطاب کیا اور اس عزم کا اظہار کیا کہ ناموس رسالت اور ختم نبوت کے تحفظ کی تحریک جاری رہے گی اور کسی بدباطن کو ٹیڑھی آنکھ سے نہیں دیکھنے دیا جائے گا۔ مجلس کے مقامی یونٹ کے راہنماؤں اور مولانا مفتی محمد ظفر اقبال کی شبانہ روز محنت سے کانفرنس کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔ ضلع بھر سے علماء کرام نے مولانا محمد میاں، مولانا اللہ بخش، مولانا شیخ حبیب احمد، قاری محمد مرتضیٰ کی قیادت میں شرکت کی اور کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸ تا ۱۵/مئی ۲۰۱۱ء ص ۲۴)

تحفظ ختم نبوت سیمینار

کراچی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام امیر مرکزیہ، شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم کی سرپرستی میں ۲۷/مارچ ۲۰۱۱ء بروز اتوار صبح ۱۱ بجے گل بہار لان، بہادرآباد میں عظیم الشان ''تحفظ ختم نبوت سیمینار'' منعقد کیا گیا، جس کی صدارت جامعہ معہد الخلیل کے مہتمم مولانا محمد یحییٰ مدنی دامت برکاتہم نے کی، جب کہ مہمان خصوصی مفسر قرآن مولانا محمد اسلم شیخوپوری مدظلہ تھے۔ مختلف بینرز، پوسٹرز اور دعوتی خطوط کے ذریعے اس کی تشہیر کی گئی تھی۔ ختم نبوت کے موضوع سے محبت اور لگاؤ کی برکت سے علماء کرام، طلباء، تاجر حضرات، وکلا، کالجز و یونیورسٹیز کے اساتذہ و طلباء، کارکنانِ ختم نبوت اور دیگر معزز شہریوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ خواتین کے لئے باپردہ انتظام کیا گیا تھا۔

تلاوتِ کلام پاک صاجزادہ حافظ محمد بن قاضی احسان نے کی۔ امیر مرکزیہ مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم نے اپنے مختصر خطاب میں فرمایا کہ اللہ رب العزت نے انسان کو دو چیزوں کا مرکب بنایا ہے، جسم اور روح جسم کا تعلق زمین سے تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی ضروریات کے لئے ارضی چیزیں مہیا کیں۔ روح کی نسبت اپنی طرف کی ''ونفخت فیه من روحی'' روح کی تربیت کے انتظام و انصرام کے لئے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کا سلسلہ شروع کیا۔ تمام انبیاء علیہم السلام کے دور میں کسی نے جھوٹا دعویٰ نبوت نہیں کیا اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا نمائندہ نہیں باور کرایا۔ نبی آخرالزماں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد جھوٹے مدعی نبوت پیدا ہوئے لیکن امت مسلمہ نے کسی جھوٹے مدعی نبوت کو قبول نہیں کیا، اس لئے آنحضرت ﷺ کی نبوت ورسالت قیامت تک کے لئے ہے۔ آپ ﷺ کے بعد مدعی نبوت کذاب ودجال ہے۔

مفسر قرآن مولانا محمد اسلم شیخوپوری مدظلہ نے اپنے بیان میں کہا کہ اللہ جل شانہ نے آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء کا اعزاز بخشا، یہ شرف اور خصوصیت صرف محمد عربی ﷺ کو عنایت فرمائی گئی۔ مسیلمہ کذاب نے تاج ختم نبوت پر حملہ آور ہونے کی ناکام کوشش کی۔ حضرت حبیب بن زید رضی اللہ عنہ نے اپنے جسم کے ٹکڑے کروالئے لیکن مسیلمہ کذاب کی نبوت کا اقرار نہیں کیا۔ امت مسلمہ آج بھی پیغمبر اسلام ﷺ کی عزت وناموس کی حفاظت کے لئے ہر طرح کی قربانی دینے کے لئے تیار ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے بیان کرتے ہوئے سامعین کے سامنے ختم نبوت سیمینار کی غرض وغایت اور عقیدہ ختم نبوت کی فضیلت واہمیت اجاگر کی۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیت جیسے فتنہ کے سدباب کے لئے ہم سب کو حتی المقدور کوشش وجدوجہد کرنا ہوگی۔ قادیانیوں کی فتنہ انگیزیوں اور شرپسندانہ سرگرمیوں سے آگاہ رہنے کی ضرورت ہے۔ ہم خود بھی بچیں اور اپنی نوجوان اولاد کو بھی ان کے مکروفریب سے بچائیں۔ مولانا محمد یحییٰ مدنی دامت برکاتہم کی دعاء کے ساتھ یہ عظیم الشان سیمینار اختتام پذیر ہوا۔ (ہفت روزہ کراچی ۸تا۱۵/اپریل ۲۰۱۱ء ص۲۶)

ختم نبوت کانفرنس کروڑلعل عیسن

ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد نور کروڑلعل عیسن میں مؤرخہ ۲۸/مارچ ۲۰۱۱ء کو منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت ضلعی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا محمد حسین اور تحصیل کے امیر جناب میاں محمد اکبر نے کی۔ جب کہ نقابت کے فرائض مولانا محمد فاروق نے سرانجام دیئے۔ جلسہ سے مولانا قاری عبدالشکور، مولانا عبدالستار، مولانا عبدالمجید قاسمی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالروف چشتی آف اوکاڑہ نے خطاب کیا۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا حکومت گستاخوں کی سرپرستی کرنے کی بجائے اپنے ایمان کی فکر پیدا کریں۔ اپنے قول اور فعل سے اسوہ رسول کا نمونہ دکھا کر مسلمانوں میں پائی جانے والی بے چینی کو دور کریں۔

(ماہنامہ لولاک ملتان مئی ۲۰۱۱ء ص۵۴)

سالانہ ختم نبوت کانفرنس لیہ

سالانہ ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد کرنال لیہ شہر میں مؤرخہ ۲۸/مارچ ۲۰۱۱ء بعد نماز ظہر منعقد ہوئی۔ جس میں مہمان خصوصی جانشین خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ تھے۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا

اللہ وسایا، مجلس احرار اسلام کے رہنما مولانا سید عطاء المؤمن شاہ بخاری، عوامی خطیب مولانا عبدالرؤف چشتی نے خطاب کیا۔ کانفرنس کی نگرانی ضلعی ناظم مولانا قاری عبدالشکور، ماسٹر محمد شفیق نے کی۔ صدارت ضلعی امیر مولانا محمد حسین نے کی۔ مقررین نے اپنے بیان میں کہا کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے قیام کا مقصد صرف اور صرف اسلام اور اس کے عادلانہ نظام کے نفاذ میں مضمر ہے۔ تحفظ ناموس رسالت کے قانون کی حفاظت ہر مسلمان پر فرض بھی ہے اور قرض بھی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان مئی ۲۰۱۱ء ص۵۴، ۵۵)

ختم نبوت کانفرنس بستی شیخ جلو

ختم نبوت کانفرنس بستی شیخ جلو (لیہ) میں بڑی شان وشوکت سے مارچ میں منعقد ہوئی۔ جس میں تلاوت کی سعادت قاری محمد اویس نے حاصل کی اور نعت مبارک مولانا محمد خذیمہ اور طاہر بلال چشتی نے پیش کی۔ کانفرنس سے مولانا عبدالستار، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالرؤف چشتی نے خطاب فرمایا۔ ان حضرات نے اپنے خطاب میں سیرت نبی ﷺ پر مفصل بیان فرمائے۔ ان حضرات نے فرمایا ہے کہ گیا سے گیا مسلمان بھی نبی کریم ﷺ کی عزت وناموس پر مر مٹنے کو تیار ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ ملک میں امن برقرار رکھنے کے لئے امتناع قادیانیت آرڈیننس پر عمل کو یقینی بنائیں۔ کانفرنس کی صدارت ضلعی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ مولانا محمد حسین نے کی۔

(ماہنامہ لولاک ملتان مئی ۲۰۱۱ء ص۳۱)

ختم نبوت کانفرنس لسکانی والا

مارچ میں مدرسہ حسین ابن علی لسکانی والا کروڑ لعل عیسن میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں تلاوت کلام پاک قاری غلام عباس نے کی اور نظم محمد عرفان تونسوی اور عبدالشکور ربانی برادران نے پیش کی۔ کانفرنس سے مولانا ثناء اللہ نقشبندی، مولانا عبدالستار، مولانا عبدالمجید قاسمی، مولانا عبدالرؤف چشتی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ ان حضرات نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور فضیلت پر بیان فرمایا۔ ان حضرات نے فرمایا کہ عقیدہ ختم نبوت پورے اسلام کی اساس اور بنیاد ہے۔ اس عقیدہ کے بغیر دین اسلام کی عمارت ناقص اور کمزور ہوگی۔ لہٰذا ہم سب کچھ قربان کرسکتے ہیں۔ (ماہنامہ لولاک ملتان مئی ۲۰۱۱ء ص۳۱)

ختم نبوت کانفرنس قلندر آباد ضلع مانسہرہ

تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس علاقہ قلندر آباد کے زیراہتمام سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے سلسلے میں یکم/اپریل ۲۰۱۱ء بروز جمعۃ المبارک مرکزی جامع مسجد قلندر آباد میں کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ جو زیرصدارت مولانا محمد ہارون خطیب جامع مسجد ہذا تھی۔ کانفرنس کا باقاعدہ آغاز قاری سعیدالرحمٰن نے تلاوت قرآن پاک سے کیا۔ بعد میں مختصر بیان مولانا ضیاء الرحمٰن نے کیا۔ جو کہ قلندر آباد یوتھ فورس کے سرپرست بھی ہیں۔ بعد میں جنرل سیکرٹری یوتھ فورس قاری بشارت نے خطبہ استقبالیہ پڑھا۔ مولانا ہارون نے مولانا اللہ وسایا کی آمد کے سلسلے میں خیر مقدمی کلمات کہتے ہوئے ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ آخر میں مولانا اللہ وسایا دامت برکاتہم نے جب ممبر پر تشریف لائے تو لوگ عقیدت سے کھڑے ہوگئے۔ مولانا اللہ وسایا نے اپنے بیان میں تحریک ناموس رسالت ﷺ کے آغاز سے انتہاء تک کے حالات شرکاء کانفرنس کے سامنے تفصیل سے بیان کئے اور تحریک کی کامیابی پر عوام سے اظہار تشکر فرمایا۔ بعد میں عیسائی مذہب کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے مولانا نے فرمایا کہ اگر دیکھا جائے تو پوری دنیا میں احسان فراموش کوئی قوم ہے تو وہ عیسائی ہیں۔ کیونکہ اسلام،

قرآن اور خود حضورﷺ کی ذات اقدس، عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے بارے میں ان کی والدہ ماجدہ پر یہودیت کی طرف سے لگائے گئے الزامات پر صفائی کے وکیل ہیں۔ جب کہ عیسائی بجائے اس پر مسلمانوں کے احسان مند ہوتے۔ الٹا یہودیت کے آلہ کار بن کر حضورﷺ کی شان میں گستاخی کے مرتکب ہورہے ہیں۔ اس پر ہماری حکومتیں بجائے سدباب کے ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے بیرونی آقاؤں کے اشارے پر ان گستاخوں کو بیرون ملک بھیج رہے ہیں۔ جس پر وہ مزید شہہ پاتے ہوئے آسان راستے سے ویزوں کے حصول کے لئے اور زیادہ حد سے نکلتے جارہے ہیں۔ ستم یہ کہ اوپر سے قانون تحفظ ناموس رسالت کو ختم کرنے کی بھی باتیں چل نکلیں اور بالآخر مجلس تحفظ ختم نبوت کو میدان میں اترنا پڑا اور الحمدللہ! کامیابی حاصل کی۔ (۱) نماز جمعۃ المبارک کے بعد مولانا اللہ وسایا کے دست مبارک سے قلندر آباد کے مرکزی چوک کا تحفظ ختم نبوت چوک کے نام سے باقاعدہ افتتاح کیا گیا۔ (۲) اور ختم نبوت یوتھ فورس بحالی یونٹ کے دفتر کا بھی افتتاح کیا گیا۔ اس پورے پروگرام میں تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس علاقہ قلندر آباد نے صدر یوتھ فورس محمد اعظم کی قیادت میں زبردست انتظامات کر رکھے تھے۔ جس میں خدمت سیکورٹی اور استقبالیہ شامل تھے۔ مولانا کی آمد اور چوک کے افتتاح کے موقع پر پھولوں کے ہار اور گلاب کی پتیاں نچھاور کر کے مولانا اللہ وسایا سے عقیدت کا اظہار دیکھنے کے لائق تھا۔ بہترین ساؤنڈ سسٹم کی بدولت عیسائی مشنری ہسپتال اور عیسائی رہائشی کالونیوں تک مولانا کی تقریر کا ایک ایک لفظ پہنچتا رہا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۱ء ص۵۳،۵۴)

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس ایبٹ آباد

ناموس رسالت کی تحریک کی کامیابی پوری پاکستانی قوم کی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ تمام مکاتب فکر کے اتحاد نے حکومت کو مطالبات منظور کرنے پر مجبور کردیا۔ عیسائی دنیا پر قرآن پاک کا احسان ہے کہ قرآن پاک نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کے وکیل صفائی کا کردار ادا کیا۔ اس پر شکر گزار ہونے کی بجائے قرآن پاک جلایا جارہا ہے اور ناموس رسالت کے قانون کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا جارہا ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا نے ایبٹ آباد میں عظیم الشان آل پارٹیز ناموس رسالت کانفرنس مؤرخہ ۴؍اپریل ۲۰۱۱ء سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ کانفرنس کی صدارت مولانا پیر قاضی ارشد الحسینی نے کی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض محمد ساجد اعوان نے سرانجام دیئے۔ محمد خورشید اور جنید مصطفیٰ نے نعتیں پیش کیں۔ معزز مہمانوں کا شکریہ ڈسٹرکٹ خطیب مولانا عبدالواجد نے ادا کیا۔ مقررین میں تاجر رہنما نصیر خان جدون، مظہر خان، تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کے صدر وقار خان جدون، جماعت اسلامی کے عبدالرزاق عباسی، جمعیت اہل حدیث کے مولانا سرفراز خان فاروقی، مولانا ہارون الرشید شامی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مفتی وقار الحق عثمانی، جمعیت علماء اسلام کے مولانا محمد صدیق شریفی، مولانا شکیل اختر جدون، سنیٹر مولانا سید ہدایت اللہ شاہ، شباب اسلامی کے مفتی نذیر قریشی، وفاق المدارس کے مولانا سردار حبیب الرحمٰن، سنی علماء کونسل کے مفتی عبدالبصیر رازی، جمعیت علماء پاکستان کے مولانا نذیر القادری اور سجادہ نشین طوروشریف پیر سید محمد کمال شاہ کاظمی شامل تھے۔ مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ بے نظیر بھٹو کے دور حکومت میں ناموس رسالت کے قانون کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی تو ملک کے مسلمانوں نے زبردست تحریک چلا کر حکومت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کردیا۔ اب آسیہ مسیح کیس میں امریکہ، یورپی یونین، پوپ سمیت پاکستانی حکومت کے عزائم تمام مکاتب فکر دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث، شیعہ، تمام مذہبی وسیاسی جماعتوں کے سربراہان، مدارس عربیہ کی تمام تنظیمات کے اتحاد نے ناکام بنادیئے۔ عیسائی پادری کی طرف سے قرآن جلانا مسلم

حکمرانوں کی بے ضمیری کا نتیجہ ہے۔ کانفرنس کا اختتام خطیب ہزارہ مولانا شفیق الرحمٰن کی اختتامی دعاء پر ہوا۔ کانفرنس میں تمام مکاتب فکر کے قائدین، مشائخ عظام، خطباء، سیاسی قائدین اور وکلاء نمائندوں نے شرکت کی۔ جب کہ ضلع بھر کے طول وعرض سے بے شمار عاشقان رسول ﷺ کانفرنس میں شریک ہوئے۔

قراردادیں:

۱...... تحفظ ناموس رسالت کے قانون 295/C میں کسی بھی قسم کی ترمیم یا تنسیخ نہ کرنے کی حکومتی یقین دہانی پر ہم حکومت پاکستان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

۲...... مساجد، مدارس، مزارات اور علماء کرام پر ہونے والے خودکش حملوں کو ہم اسلام اور ملک دشمنی سمجھتے ہیں۔ انٹیلی جینس ایجنسیز اس سلسلے میں اپنا کردار ادا کریں اور بلیک واٹر جیسی دہشت گرد تنظیموں کی کارروائیوں کا سدباب کیا جائے۔

۳...... ڈرون حملے ملکی سلامتی اور وقار کے لئے زہر قاتل ہیں۔ امن وامان اور اس کے نتیجے میں مہنگائی کا طوفان انہی ڈرون حملوں کا نتیجہ ہے۔ حکومت اور افواج پاکستان مشترکہ حکمت عملی کے تحت انہیں بند کروانے کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔

(ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۱ء ص۵۲،۵۳)

سہنہ گجرات میں ختم نبوت کانفرنس

کھاریاں کینٹ کے قریب بخاری مسجد قائم ہے، جسے قلندر احرار مولانا محمد شریف احرار نے تعمیر کرایا۔ مولانا محمد شریف سراپا احرار تھے اور امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری کے عشق میں فناء اور قادیانیت کے لئے ننگی تلوار تھے۔ عسر ویسر میں ختم نبوت کا علم تھامے رکھے۔ آپ کی مجاہدانہ تبلیغ سے دسیوں قادیانی حلقہ بگوش اسلام ہوئے، کچھ عرصہ کراچی میں مجلس کے مبلغ رہے۔ دنیاپور لودھراں میں بھی قادیانیوں کا ناطقہ بند رکھا۔ بندہ گجرات کے مضافاتی علاقوں کے تبلیغی دورہ پر تھا کہ مولانا محمد قاسم سیوطی اور صوبیدار اللہ رکھا کی معیت میں بخاری مسجد میں حاضری دی۔ مولانا احرار کے نواسے مولانا محمد اسعد اور مولانا قمر الزمان نے خوش آمدید کہا اور کانفرنس کا مطالبہ کیا تو ۴؍اپریل ۲۰۱۱ء بعد نماز عشاء بخاری مسجد میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا احرار کے بھائی نے کی۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ مبلغین نے سامعین سے عہد لیا کہ وہ مولانا محمد شریف احرار کے مشن کو جاری وساری رکھیں گے۔ نیز مولانا محمد اسعد کو بھی یقین دلایا کہ مجلس ان کی سرپرستی جاری رکھے گی۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵؍مئی ۲۰۱۱ء ص۲۴)

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس جہلم کی کامیابی

جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کے جواں سال مہتمم، زیرک عالم دین مولانا قاری محمد ابوبکر صدیق، تحریک خدام اہل سنت کے سربراہ قاضی ظہور الحسین اظہر، جہلم کی تمام دیوبندی قیادت جو ہمارے مخدوم مولانا عبداللطیف جہلمی، مولانا قاری محمد عمر خبیب کی تربیت یافتہ ہے۔ ان سب حضرات نے مل جل کر ایک کارخیر کا بیڑہ اٹھایا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے فاضل خطیب ومرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، اسلام آباد کے مبلغ مولانا محمد طیب فاروقی، جہلم وکشمیر کے مبلغ مولانا مفتی خالد میر، منڈی بہاؤالدین وگجرات کے مبلغ مولانا محمد قاسم، سیالکوٹ کے مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر، راولپنڈی کے مبلغ مولانا زاہد وسیم نے اس کانفرنس کی کامیابی کے لئے شب وروز محنت کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے سرپرست پیرطریقت مولانا عزیزالرحمٰن ہزاروی، راولپنڈی مجلس کے امیر مولانا قاضی مشتاق احمد، راولپنڈی مجلس کے رہنما مولانا قاضی ہارون الرشید، دارالعلوم فاروقیہ راولپنڈی کے مہتمم اوروفاق المدارس کے مرکزی ناظم مولانا قاضی عبدالرشید، جامعہ مدنیہ اٹک کے مہتمم مولانا قاضی راشدالحسینی ایسی بے دار مغز قیادت نے کانفرنس کی کامیابی کے لئے دن رات ایک کردیا۔ اللہ رب العزت بہت ہی جزائے خیر سے سرفراز فرمائیں خطیب اہل سنت مولانا عبدالحق خان بشیر، خطیب ومہتمم جامعہ مسجد حیات النبی گجرات وامیر پاکستان شریعت کونسل پنجاب کو، کہ انہوں نے اس کانفرنس کی کامیابی کے لئے گجرات سے جہلم کے کئی سفر کئے۔ تمام امور کی مکمل سرپرستی ونگرانی فرمائی۔ مغرب سے فجر تک کانفرنس کو ایک کامیاب کنٹرولر کی طرح خوبصورت وماہر سٹیج سیکرٹری کے طور پر چلایا۔

۶؍اپریل ۲۰۱۱ء مغرب کے بعد سے کانفرنس کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ ساڑھے تین بجے رات جاکر کانفرنس بخیروخوبی اختتام پذیر ہوئی: اٹک سے گوجرانوالہ، کشمیر سے منڈی بہاؤالدین، سیالکوٹ سے تلہ گنگ تک قافلے سڑکوں پر رواں دواں ہوئے تو وہ منظر ایسا دلکش تھا کہ جس نے دیکھا جھوم اٹھا۔ رب کریم کی رحمت کے فرشتوں نے بھی آسمانوں سے جھانک کر دیکھا ہوگا تو حضور سرورکائنات ﷺ کی امت کے لئے دعاگو ہوگئے ہوں گے۔ اٹک، راولپنڈی سے جو قافلہ مولانا پیر عزیزالرحمٰن ہزاروی اور دیگر حضرات کی قیادت میں روانہ ہوا۔ گردونواح سے جو قافلے اس کارواں میں شریک ہوتے گئے۔ یہ کارواں جہلم پہنچتے پہنچتے کئی صد گاڑیوں پر مشتمل ہونے کے باعث قابل رشک ہوگیا۔ اسی طرح چکوال سے مولانا قاضی ظہورالحسین اظہر کی قیادت میں جو قافلہ روانہ ہوا وہ خدام اہل سنت کی روایات کا بھرپور امین قافلہ تھا۔ ایسے دلفریب نظاروں سے عرصہ بعد آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس عظیم کانفرنس کے انعقاد پر اللہ رب العزت کا لاکھوں لاکھ شکر ادا کرتی ہے۔ جس نے محض اپنے فضل وکرم سے اس کانفرنس کو پرامن انداز میں کامیاب فرمایا۔ ذیل میں مقررین کے اسماء گرامی پیش خدمت ہیں۔

بعدازمغرب اجلاس اوّل:

تلاوت: قاری حبیب احمد جہلمی۔

نعت: مطیع الرحمٰن ہاشمی۔

اسٹیج سیکرٹری: خطیب اہل سنت مولانا عبدالحق خان بشیر۔

صدرارت: اللہ وسایا۔

خطاب: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیزالرحمٰن ثانی۔

دوسرا اجلاس بعدازعشاء:

صدارت: شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد۔

تلاوت: قاری عبیداللہ۔

نعت: مولانا محمد قاسم گجر۔

خطاب: مولانا عبداللہ انور، تلہ گنگ، حکیم مختار احمد الحسینی، جہلم، مولانا سعید یوسف، آزاد کشمیر، مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر، لاہور، مولانا قاضی ارشدالحسینی اٹک، اللہ وسایا ملتان، مولانا ریاض خان سواتی گوجرانوالہ، مولانا قاضی مشتاق احمد راولپنڈی، امیرمرکزیہ مولانا عبدالمجید لدھیانوی۔

خطبہ استقبالیہ: مولانا قاری محمد ابوبکر صدیق جہلم۔

خطاب: مولانا زاہد الراشدی گوجرانوالہ، مولانا قاضی عبدالرشید راولپنڈی، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری ملتان۔

قرارداد یں: مولانا عبدالحق خان بشیر اسٹیج سیکرٹری۔

خطاب: مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی، مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری ساہیوال، مولانا قاضی ظہور الحسین اظہر چکوال، مولانا محمد عالم طارق چیچہ وطنی، مولانا مفتی کفایت اللہ مانسہرہ۔

اختتامی خطاب: مولانا محمد الیاس گھمن سرگودھا۔

کلمات تشکر: مولانا قاری محمد ابوبکر صدیق جہلم۔

اختتامی کلمات: مولانا عبدالحق خان بشیر گجرات۔

اختتامی دعاء: مولانا صاحبزادہ عزیز احمد خانقاہ سراجیہ۔

نعرہ تکبیر، تاج وتخت ختم نبوت زندہ باد، خلافت راشدہ حق چار یار، اسلام زندہ باد، پاکستان پائندہ باد کے نعروں کی گونج میں بخیر وخوبی ساڑھے تین، پونے چار بجے فارغ ہوئے۔ مہمانوں سے الوداع کے بعد جب جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام پہنچے تو مؤذن نے کہا: اللہ اکبر! واقعی اللہ سب سے بڑا ہے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۱ء ص۴،۵)

خطبہ استقبالیہ ...... تاریخی ختم نبوت کانفرنس میونسپل سٹیڈیم جہلم

منعقدہ مورخہ ۶؍اپریل ۲۰۱۱ء ...... مولانا قاری محمد ابوبکر صدیق، صدر استقبالیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم، اما بعد!

معزز مہمانان ذی وقار، علماء کرام ومشائخ عظام، مختلف دینی جماعتوں کے سربراہان ونمائندگان اور مختلف اضلاع سے تشریف لانے والے سامعین ذی قدر وذی احترام...... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام مدنی محلّہ جہلم کے تعاون سے منعقد ہونے والی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس میونسپل سٹیڈیم جہلم میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہم سب جمع ہیں۔ آیئے سب سے پہلے ہم سب مل کر دعا کریں کہ اس کانفرنس میں شریک ہونے والے تمام حضرات کی شرکت کو اللہ تعالیٰ شرف قبولیت سے نوازیں اور ذریعۂ نجات وشفاعت بنائیں۔ اللہ کرے کہ یہ تاریخی ختم نبوت کانفرنس ملک عزیز کی وحدت وسلمیت، اتحاد بن المسلمین اور عقیدہ ختم نبوت کی فکری اساس کو مضبوط کرنے کا باعث ثابت ہو۔ آمین!

حضرات گرامی قدر......! عقیدہ ختم نبوت! دین کی اساس اور وحدت امت مسلمہ کی بنیاد ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، تبلیغ وجہاد جیسے فرض اعمال کے لئے عقیدہ ختم نبوت کو وہی حیثیت حاصل ہے جو بدن کے لئے روح کو۔ جس طرح بدن روح کے بغیر مردہ ہے۔ اسی طرح ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط ایمان کے بغیر، تمام اعمال، سعی لاحاصل ہیں۔ اس کے بغیر کسی عمل کی کوئی قدر وقیمت اللہ کے ہاں نہیں ہے۔ اسی مسلمہ اہمیت کی وجہ سے یہ عظیم ومبارک عقیدہ دین اسلام کی روح کہلاتا ہے۔

حضرات ذی وقار......! ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:''النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسهم''رحمت دوعالمﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ:''لایؤمن احدکم حتیٰ اکون احب الیه من والده وولده والناس اجمعین''ان بیّن احکامات کی روشنی میں ہر شخص اپنے آپ کو آسانی کے ساتھ پرکھ سکتا ہے کہ اس میں کتنا ایمان ہے؟ آنحضرتﷺ کی ذات اقدس سے کتنی محبت ہے؟ آنحضرتﷺ کی عزت وناموس کے تحفظ کی فکر اور احساس ہے یانہیں؟ اگر اس کے دل میں توحید باری تعالیٰ، ایمان بالملائکہ، ایمان بالکتب، ایمان بالرسل، قیامت، ایمان بالقدر ہے اور آپﷺ کی محبت اور آپﷺ کی عزت وناموس کے تحفظ کا احساس نہیں تو پھر اس شخص کو یقین کر لینا چاہئے کہ میرا دل ایمان سے خالی ہے۔ اعاذنا اللہ تعالیٰ منه!

حضرات گرامی قدر......! دنیا جانتی ہے کہ قادیانیت کا بانی مرزاغلام احمد قادیانی علیہ ماعلیہ بقول خود انگریز کا خودکاشتہ پودا ہے۔ اس کا خمیر انگریز کی کاسہ لیسی سے اٹھایا گیا ہے۔ قادیانیت کا وجود اسلام کی نفی ہے۔ قادیانیت امت مسلمہ کے تشخص کو برباد کرنے کی انگریزی سازش ہے۔ قادیانیت کا وجود امت مسلمہ کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کی اغیار کی مکروہ چال ہے۔ قادیانی ملک وملت کے غدار ہیں۔ قادیانی سربراہ مرزامحمود آنجہانی نے تقسیم ہندوستان سے قبل کہا تھا کہ ہم کوشش کریں گے کہ ہندوستان کی تقسیم نہ ہو۔ اگر یہ تقسیم ہوگئی تو عارضی ہوگی۔ ہم کوشش کریں گے کہ ہندو مسلم قومیں پھر اکٹھی ہو جائیں اور اکھنڈ بھارت بن جائے۔ قادیانیوں کے نام نہاد نبی کا مدفن بھارت میں ہے۔ وہ اس کے حصول اور اکھنڈ بھارت کے لئے بے قرار ہیں۔ پاکستان میں انہوں نے اپنے نام نہاد خلیفہ کی لاش کو امانتاً دفن کیا ہوا ہے۔ قادیانیوں نے تقسیم کے وقت مسلم لیگ سے علیحدہ اپنا موقف ریڈکلف کے سامنے پیش کر کے کشمیر کے لئے واحد زمینی راستہ ہندوستان کو مہیا کیا۔ قادیانی پاکستان سے قادیان کی حفاظت کے نام پر درویشان قادیان کے بھیس میں پاکستان سے ویزے لے کر گروہ در گروہ اور جماعت در جماعت قادیان جاتے ہیں اور وہاں بھارت کے تربیتی کیمپوں سے ٹریننگ لیتے ہیں۔ یہ سب کچھ حکومتی اہلکاروں کے علم میں ہے۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو پاکستان میں تمام تر تخریبی کاروائیوں کے ڈانڈے قادیانیت سے ملتے ہیں۔ جس کی واضح مثال، رسول پور تارڑ نزد پنڈی بھٹیاں میں قادیانی کے گھر سے اسلحہ اور ہینڈ گرنیڈ کا برآمد ہونا اور اس کا اعتراف کرنا کہ قادیان کے تربیتی کیمپ میں اس نے دہشت گردی کی تربیت حاصل کی ہے۔ خود چناب نگر میں قادیانی جماعت نے دارالقضاء کے نام پر اپنا علیحدہ عدالتی نظام قائم کر رکھا ہے۔ اس کے اپنے علیحدہ اسٹامپ پیپرز ہیں۔ علیحدہ سمن حاضری ووارنٹ ہیں۔ علیحدہ جج ہیں۔ جسمانی اور جرمانہ کی سزائیں دی جاتی ہیں۔ حکومت پاکستان اگر حکومتی رٹ قائم کرنے کے دعویٰ میں مخلص ہے تو اس کی انکوائری کرائے اور قادیانیوں کی غیرقانونی کارروائیوں پر قدغن لگائے۔ امید ہے کہ نہ صرف حکومت بلکہ چیف جسٹس آف پاکستان بھی ان غیرقانونی کاروائیوں کا نوٹس لیں گے۔ قادیانیوں نے مسلمانوں سے علیحدہ اپنا نبی، صحابہ، خلفاء، ام المومنین، اہل بیت کے شعائر بنا رکھے ہیں۔ خود کو مسلمان کہہ کر وہ آئین پاکستان سے کھلی بغاوت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ ان کی خلاف آئین کاروائیوں کو روکنا اور انہیں آئین پاکستان کا پابند بنانا حکومت کے ذمہ ہے۔

حضرات محترم! جہلم وہ شہر ہے جہاں قادیانیت کے بانی مرزاغلام احمد قادیانی عدالتوں کے چکر کاٹتے اور کچہریوں کی خاک پھانکتے رہے۔ تب جہلم کے ایک مرد مجاہد، نامور عالم دین مولانا کرم الدین دبیر ساکن بھیں نے اسے ناکوں چنے چبوائے۔ تب سے آج تک اس سرزمین پر قادیانیت کا تعاقب جاری ہے۔ جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کے بانی مولانا عبداللطیف جہلمی، آپ کے صاحبزادہ وجانشین مولانا قاری خبیب احمد، حضرت دبیر کے جانشین مولانا قاضی مظہر حسین بانی تحریک خدام اہل سنت نے اپنے اپنے ادوار میں قادیانی

فتنہ کو ٹکنے نہ دیا۔ آج بھی اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے ان حضرات کے جانشین، متوسلین، ومعتقدین، علیٰ رؤس الاشہاد اس امر کا برملا اظہار کرتے ہیں کہ ہم اپنی زندگی کے آخری سانس تک قادیانی فتنہ کا تعاقب جاری رکھیں گے۔

حضرات ذی وقار! جہلم ہمیشہ تحریکوں کا مرکز رہا ہے۔ ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی تحریک ہائے ختم نبوت! ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ ۲۰۱۱ء کی تحریک حرمت رسول میں جہلم نے کلیدی کردار ادا کیا۔ امید ہے کہ یہ عظیم الشان تاریخی ختم نبوت کانفرنس بھی ختم نبوت کے تحفظ کی پرامن اور آئینی جدوجہد میں ایک سنگ میل ثابت ہوگی۔

حضرات گرامی! عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے حوالہ سے دو اہم امور اس کانفرنس کے ذریعہ آپ کے سامنے رکھے جارہے ہیں۔ امید ہے کہ آپ ان اہم امور کو کانفرنس کا اعلامیہ سمجھیں گے۔

امر اوّل: اس عظیم الشان تاریخی ختم نبوت کانفرنس میونسپل سٹیڈیم جہلم کا یہ اجتماع تمام مکاتب فکر کے علماء سے ضروری درخواست کرتا ہے کہ ہر مہینہ میں جمعہ کا ایک خطبہ عقیدہ ختم نبوت کے بیان کے لئے مختص کریں۔ تاکہ ملک بھر کے عوام وخواص کو عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے کفریہ عقائد سے باخبر کیا جاسکے۔

امر دوم: یہ اجلاس اسلامیان وطن سے عموماً اور شرکائے کانفرنس کے لئے خصوصاً لازم قرار دیتا ہے کہ جس طرح ہر قادیانی اپنے جھوٹے مدعی نبوت کے ملعونہ عقائد کے لئے سرگرم عمل ہے۔ اس طرح ہمارا بدرجہ اتم یہ فرض بنتا ہے کہ ہم اپنے سچے نبی ﷺ کے سچے امتی ہونے کے ناتے، سچ کے اظہار اور قادیانیوں کے مکروہ عزائم کی تردید کے لئے میدان عمل میں نئے ولولہ سے اتریں۔ اس کا طریق کار یہ ہے کہ خود بھی قادیانیت سے بچیں اور کم ازکم ہر مسلمان ہر روز ایک شخص کو فتنہ قادیانیت کی سنگینی سے باخبر کرے اور عہد لے کہ وہ قادیانیوں سے ہر قسم کا اجتناب برتے گا اور اپنے اپنے حلقۂ اثر میں لوگوں کو قادیانیت سے بچائے گا۔ اس عمل کو پرامن اور تبلیغی انداز میں اتنا عام کر دیں کہ چہار سو عقیدۂ ختم نبوت کے سدابہار پھولوں کی مہک اور خوشبو پھیل جائے۔

حضرات گرامی! قادیانی فتنہ کے مقابلہ میں اللہ رب العزت نے امت کو بیش بہا کامیابیوں سے نوازا۔

۱...... ۱۹۷۴ء میں قادیانی غیرمسلم اقلیت قرار پائے۔

۲...... ۱۹۸۴ء میں قادیانیت کے خلاف امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری ہوا۔

۳...... سپریم کورٹ، ہائیکورٹ نے متعدد بار قادیانیوں کے خلاف فیصلے صادر کئے۔

۴...... ووٹرلسٹیں آج بھی قادیانیوں کی مسلمانوں سے علیحدہ تیار ہوتی ہیں۔

۵...... پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال ہوا۔

۶...... گوہر شاہی جھوٹے مدعی نبوت کو عدالت سے سزا ہوئی۔

۷...... یوسف کذاب جھوٹے مدعی نبوت کو عدالت سے سزا ہوئی۔

۸...... حال ہی میں ۸؍فروری ۲۰۱۱ء کو تحریک ناموس رسالت کے تمام مطالبات تسلیم ہوئے۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوا۔

امت مسلمہ نے ان شاتمان وغداران رسالت کے خلاف اپنی جدوجہد کو جاری رکھا تو اللہ تعالیٰ اسے بیش ازبیش کامیابیوں سے نوازیں گے۔

حضرات گرامی! اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے تمام دینی جماعتوں، مدارس، جہلم، اسلام آباد، راولپنڈی، اٹک، منڈی بہاؤالدین، گجرات، گوجرانوالہ اور دیگر اضلاع کے علماء وعوام وخواص نے جس اخلاص ومحبت سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام مدنی محلّہ جہلم کی سرپرستی فرمائی۔ میں ان سب کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ کا یہ مخلصانہ تعاون ہمیں ہمیشہ حاصل رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کی توقعات پر پورا اترنے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ آمین! تاج وتخت ختم نبوت زندہ باد!

(ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۱ء ص۱۹،۲۱)

جلسہ ختم نبوت دریا خان مری سندھ

۷/اپریل ۲۰۱۱ء بعد نماز مغرب جامع مسجد دریا خان مری میں جلسہ ختم نبوت کے عنوان سے پروگرام منعقد کیا گیا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع نوشہروفیروز کے مبلغ مولانا تجمل حسین نے بیان کیا۔ بعد نماز عشاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے خصوصی خطاب فرمایا۔ جب کہ جلسہ کی صدارت قاری محمد حسین نے کی۔ جلسہ کے لئے حافظ نیاز احمد اوران کے ساتھیوں نے بہت محنت کی اللہ تعالیٰ سب ساتھیوں کو جزائے خیر عطاء فرمائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے جامع مسجد سوسائٹی نواب شاہ میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کیا۔

(ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۱ء ص۵۳)

جلسہ ختم نبوت پھل شہر

مؤرخہ ۷/اپریل ۲۰۱۱ء بروز جمعرات جامعہ عربیہ مخزن العلوم کی جامع مسجد میں جلسۂ ختم نبوت منعقد کیا گیا۔ جلسہ کا آغاز بعد نماز ظہر تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ حاکم علی بھرٹ نے نظمیں پڑھیں۔ آخر میں مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد کا عقیدۂ ختم نبوت کی حقانیت پر تفصیلی بیان ہوا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا اشفاق الرحمان نے انجام دیئے۔ جامعہ عربیہ مخزن العلوم کے ناظم اعلیٰ مولانا جاوید الرحمٰن پھل اور حافظ عبدالسلام پھل سمیت پھل شہر کے تمام علماء کرام اور دیگر ساتھیوں نے بھرپور شرکت کی۔ جب کہ جلسہ کی صدارت مولانا محمد حسین نے کی۔ جلسہ کے آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر حاضرین میں تقسیم کیا گیا۔

(ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۱ء ص۵۳)

جھنگ میں ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۲/اپریل ۲۰۱۱ء بعد نماز عشاء جامع مسجد شیخ لاہوری میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت مولانا عبدالرحیم مدظلہ نے کی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، جمعیت علماء اسلام کے مرکزی راہنما مفتی کفایت اللہ ایم. پی. اے، خطیب چناب نگر مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا بشیر، مولانا غلام حسین، مولانا ظہور احمد سالک، مولانا عبدالرحیم شیخ الحدیث جامعہ محمودیہ سمیت کئی ایک علماء کرام نے خطاب کیا۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵/مئی ۲۰۱۱ء ص۲۴)

سہ روزہ ردقادیانیت کورس نواب شاہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے یکم،۲،۳؍مئی ۲۰۱۱ءکو نواب شاہ جامع مسجد کبیر میں ردقادیانیت کورس منعقد کیا گیا۔کورس کا دورانیہ مغرب تا عشاء اور بعد نماز عشاء ایک گھنٹہ مقرر کیا گیا اور آخر میں روزانہ سوال وجواب کی نشست مقرر کی گئی۔جس میں حاضرین قادیانیت کے متعلق مختلف سوالات کرتے رہے اور حضرات مناظرین نے تسلی بخش جوابات دیئے۔کورس کا آغاز کلام پاک سے کیا گیا۔ تلاوت قاری عطاء الرحمان مدنی نے کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین نے ابتدائی بیان کیا۔پہلے دن مولانا مفتی حفیظ الرحمان تشریف لائے اور ’’کذبات مرزا‘‘ پر تفصیلی گفتگو فرمائی۔دوسرے دن مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ’’اوصاف نبوت اور مرزا قادیانی‘‘ پر سیر حاصل گفتگو فرمائی اور حوالہ جات نوٹ کروائے اور تیسرے دن مولانا قاضی احسان احمد نے عقیدۂ ختم نبوت کو قرآن، حدیث، اجماع امت اور قیاس سے بیان فرمایا۔اس کورس میں ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے تین سو سے زائد افراد نے شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے کورس کے شرکاء کو کاغذ قلم فراہم کئے گئے اور شرکاء کے لئے تینوں دن قیام وطعام کا بھی بندوبست کیا گیا اور کورس کے اختتام پر شرکاء میں جماعت کے لٹریچر، اسٹیکر وغیرہ کے پیکٹ اور کیلنڈر تقسیم کئے گئے۔ان شاء اللہ اس کورس کے دوررس نتائج ظاہر ہوں گے۔　(ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۱ء ص۵۰،۵۱)

ختم نبوت کانفرنس نواب شاہ

مؤرخہ ۳؍مئی ۲۰۱۱ء بعد نماز عشاء جامع مسجد کبیر ریلوے اسٹیشن نواب شاہ میں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔تلاوت قاری عطاء الرحمٰن مدنی نے کی۔مشہور نعت خواں حافظ اشفاق احمد کراچی نے نظمیں پڑھیں۔افتتاحی بیان مولانا راشد مدنی ٹنڈو آدم کا ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا اللہ وسایا کے خصوصی خطابات ہوئے اور مولانا تجمل حسین نے قرارداد پیش کی۔آخر میں مولانا احمد میاں حمادی نے خطاب فرمایا اور دعاء کرائی۔اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا قاری محمد امجد مدنی نے انجام دیئے۔کانفرنس کی صدارت قاری محمد ارشد مدنی نے کی۔ اس کانفرنس میں مولانا مفتی محمد یونس، مولانا محمد انیس، مولانا سراج الدین، مولانا ارشاد، مولانا عبدالستار بھٹی، مولانا عبدالرشید، مولانا یٰسین، قاری تصور، قاری علی اصغر، قاری عبداللہ فیض سمیت تمام مقامی علماء کرام نے شرکت کی۔

(ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۱ء ص۵۱)

ختم نبوت کانفرنس محراب پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے مؤرخہ ۴؍مئی ۲۰۱۱ء بروز بدھ بعد نماز عشاء جامع مسجد محراب پور میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔تلاوت قاری فتح محمد نے کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت محراب پور کے مبلغ مولانا تجمل حسین، مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا قاضی احسان احمد کا مخصوص انداز میں ولولہ انگیز خطاب ہوا۔آخر میں جمعیت علماء اسلام سندھ کے سیکرٹری قاری کامران احمد کا بیان ہوا۔کانفرنس کی صدارت قاری اسلام الدین نے کی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا عبدالغفار نے انجام

دیئے۔ کانفرنس زیرنگرانی مولانا عبدالصمد ہوئی۔ ان کے علاوہ مولانا محمد ابراہیم، قاری عبدالمنان، مولوی خالد، مولانا شاکر، مفتی شاہد، مولانا محمد احمد، مولانا عبدالشکور، قاری عبدالرحمان، قاری محمد اشرف، حافظ تاج محمد، حافظ محمد اسلم سمیت مقامی علماء کرام نے بھرپور شرکت کی۔ کانفرنس کے اختتام پر حاضرین میں جماعت کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۱ء ص۵۲)

۳۰ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس اٹک

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اٹک کے زیراہتمام تیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس مؤرخہ ۱۱رمئی ۲۰۱۱ء، بروز: بدھ، بعداز نماز مغرب، بمقام: فاروق اعظم، مرکز ختم نبوت اٹک میں منعقد کی گئی۔ کانفرنس کی صدارت قاضی محمد ارشد الحسینی مدظلہ نے کی جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع اٹک کے سرپرست اعلیٰ ہیں۔

اس موقع پر مولانا اللہ وسایا مہمان خصوصی کے طور پر مدعو تھے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالت کا تحفظ ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ مسلمان آقائے نامدار ﷺ کی عزت وحرمت کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

مولانا نے اپنے بیان میں عقیدۂ ختم نبوت کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ عقیدۂ ختم نبوت دین کی اساس اور وحدت امت مسلمہ کی بنیاد ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، تبلیغ و جہاد جیسے فرض اعمال کے لئے عقیدۂ ختم نبوت کو وہی حیثیت حاصل ہے جو بدن کے لئے روح کو، جس طرح بدن روح کے بغیر مردہ ہے، اسی طرح ختم نبوت پر مکمل اور غیرمشروط ایمان کے بغیر تمام اعمال، سعی لاحاصل ہیں، اسی عقیدہ کو دین اسلام کی روح کہتے ہیں۔ مولانا اللہ وسایا نے تمام علمائے کرام سے اپیل کی کہ آپ مہینے میں کم ازکم ایک جمعہ ختم نبوت کے لئے وقف فرمائیں۔

محترم قاضی محمد ارشد الحسینی نے خطاب کے آخر میں دعاء فرمائی اور تمام حاضرین محفل سے گزارش کی کہ عقیدۂ ختم نبوت کی معلومات حاصل کرنے کے لئے ہفت روزہ ''ختم نبوت'' اور ماہنامہ ''لولاک'' کا ضرور مطالعہ فرمایا کریں۔

نقیب محفل مولانا مفتی مسعود احمد خطیب مرکزی جامع مسجد اٹک تھے دیگر علماء کرام میں مولانا عبیداللہ، محمد اسعد الحسینی، مولانا محمد طارق، مولانا ظفر اقبال، معززین شہر اور عوام الناس کی کثیر تعداد تھی۔

کانفرنس کے کامیاب انعقاد میں سب سے بڑا کردار امیر ختم نبوت ضلع اٹک قاضی محمد ثاقب الحسینی نے ادا کیا۔ حضرت امیر صاحب نے شب روز محنت کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کانفرنس کامیاب اور کامران رہی۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵ر جون ۲۰۱۱ء ص۱۲)

تحفظ ختم نبوت خواتین اسلام کانفرنس سرگودھا

۱۲رمئی ۲۰۱۱ء رضا کاران ختم نبوت دھوپ گرمی برداشت کر کے ایک ایک دکان پر جاکر شیزان کے بائیکاٹ پر لوگوں کو آمادہ کر رہے ہیں۔ جس میں محض اللہ کے فضل وکرم اور حضور ﷺ کے نام کی برکت سے بہت کامیابی حاصل ہورہی ہے۔ اس گشت کی سپہ سالاری کا کام محمد حسیب بڑے احسن انداز میں نبھارہے ہیں اور ایک ٹیم برائے مضافات جس کے امیر محمد جاوید علی اور ان کے ساتھ کچھ رضا کار ہر جمعہ

کو اپنا مال اپنی جان کے تحت مرزائیوں سے متاثرہ دیہاتوں میں جاکر جمعتہ المبارک کے خطبہ میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور ردمرزائیت کے عنوان پر پڑھاتے ہیں۔ جس کی بدولت دیہاتوں میں بھی مرزائیوں سے بائیکاٹ کی بہت اچھی فضاء بن رہی ہے۔ ہر انگریزی مہینے کے پہلے جمعہ کو دفتر ختم نبوت میں ماہانہ پروگرام بہت کامیابی سے چل رہا ہے۔ اس ماہ کے اجلاس سے مولانا اللہ وسایا کی آمد پر رضا کاران ختم نبوت خوشی کا اظہار کر رہے تھے۔ اس مہینے میں اللہ کی رحمت اور مولانا محمد اکرم طوفانی کی شبانہ روز محنتوں سے سرگودھا میں ''مجلس دختران تحفظ ختم نبوت'' وجود میں لائی گئی۔ کیونکہ حال ہی میں سرگودھا یونیورسٹی میں سینکڑوں کی تعداد میں قادیانی لڑکیاں داخل ہوئیں۔ جس کی وجہ سے مولانا طوفانی صاحب اکثر پریشان رہتے تھے۔ ''مجلس دختران تحفظ ختم نبوت'' کی یونٹ سیدہ عائشہ الصدیقہ ؓ کے زیراہتمام ۱۲؍مئی ۲۰۱۱ء کو اکرام کالونی میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت خواتین اسلام کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا محمد ابراہیم، مولانا نور محمد ہزاروی اور مولانا محمد اکرم طوفانی نے وجد آفریں بیان کرتے ہوئے کہا۔ حضرت آدم علیہ السلام کے علاوہ تمام نبی عورت کے بطن سے ہی دنیا میں آئے ہیں۔ لہٰذا آج حرمت مصطفیٰ ﷺ کے لئے گلی گلی میں صدا لگاؤ کہ ختم نبوت کے منکر کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اس پروگرام میں ہدیہ نعت کی سعادت محمد افضل نے حاصل کی۔ خواتین نے اختتام پر اس بات کا اظہار کیا۔ عنقریب ہم بھی اپنے علاقوں میں ختم نبوت کے حوالے سے پروگرام کروائیں گی۔ اسی طرح یونٹ سیدہ فاطمتہ الزہرہ ؓ میں ہر اتوار کو بعد نماز عصر باقاعدگی کے ساتھ پروگرام ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ امیر محترم مولانا نور محمد ہزاروی درس وتدریس کے علاوہ آئے روز مختلف مقامات پر درس قرآن یا جلسہ عام میں مصروف رہتے ہیں۔ معاون مبلغ محمد فیصل ندیم مدنی نے تقریباً ۴۵ مقامات مساجد، یونٹوں میں بیان کیا۔ مولانا محمد اکرم طوفانی کے پاس پروگراموں کے علاوہ اگر کوئی شخص بھی دفتر میں آ گیا تو گھنٹہ گھنٹہ اس کو آقا مدنی ﷺ کا مقام سمجھانے میں لگا دیتے ہیں۔ روٹی کا پہلا نوالہ ہاتھ میں ہوتا ہے۔ کھانا بھی یاد نہیں رہتا۔ تحفظ ختم نبوت کے لئے یا اللہ! مولانا طوفانی کا سایہ تادم آخر صحت وعافیت کے ساتھ ہمارے سروں پہ سلامت رکھ۔ آمین!

(ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۱ء ص۵۲،۵۳)

گوجرانوالہ میں ردقادیانیت وعیسائیت کورس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے زیراہتمام چھ روزہ ردقادیانیت وعیسائیت کورس کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا محمد طیب فاروقی، مولانا غلام مرتضیٰ ڈسکہ نے تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ مؤرخہ ۱۴؍مئی ۲۰۱۱ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب جامع مسجد عثمانیہ گرجاکھ میں کورس کا باقاعدہ آغاز کیا گیا اور افتتاحی تقریب میں شہر کے علماء کرام نے شرکت فرمائی۔ تقریب سے مولانا سیف الرحمٰن قاسم نے کورس کے اغراض ومقاصد کے حوالے سے اپنی قیمتی آراء سے مستفید فرمایا۔ کورس روزانہ بعد نماز مغرب تا عشاء مقرر کیا گیا۔ تقریباً دوسو کے قریب طلباء اور ایک سو کے قریب طالبات نے باقاعدہ شرکت کی۔ طالبات کے لئے پردے کا خصوصی اہتمام کیا گیا تھا۔ اس موقع پر مسجد عثمانیہ کے خطیب مولانا شوکت نصیر اور جماعتی یونٹ کے احباب مولانا قاری محمد عارف، مفتی محمد زاہد، قاری محمد عمران طارق، حافظ محمد خالد صفدر ودیگر نے ایک مہینہ پہلے کورس کی بھرپور تشہیر کی۔ روزانہ تین گھنٹے کورس کا دورانیہ مقرر کیا گیا۔ چھ روزہ کورس کی اختتامی تقریب مؤرخہ ۱۹؍مئی ۲۰۱۱ء بروز جمعرات بعد نماز منعقد ہوئی۔ جس میں شہر کے علماء کرام کے علاوہ پروفیسر ڈاکٹر عبدالماجد مشرقی، مولانا شوکت نصیر خطیب عثمانیہ مسجد گرجاکھ، مفتی محمد زاہد، مولانا محمد عارف شامی، محترم بابر رضوان باجوہ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مفصل خطاب فرمایا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے رہنماؤں مولانا محمد اشرف

مجددی، حافظ محمد یوسف عثمانی، قاری عبدالغفور آرائیں، مولانا قاری منیر احمد قادری، سید احمد حسین زید، پروفیسر حافظ محمد انور، حافظ الیاس قادری نے شرکت کی۔ آخر میں تمام شرکاء کورس میں جماعت کی طرف سے سند اعزاز اور انعامات پیش کئے گئے۔

(ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۱ء ص ۴۶)

ختم نبوت کانفرنس مظفرگڑھ

مؤرخہ ۱۶؍مئی ۲۰۱۱ء بروز پیر بعد نماز عشاء بمقام واٹر پلانٹ چوک مظفرگڑھ بسلسلہ تحفظ ختم نبوت وحمد ونعت کانفرنس منعقد ہوئی، جو کہ زیر اہتمام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ونوجوانان احناف مظفرگڑھ تھی۔ اس عظیم الشان کانفرنس میں اسٹیج سیکرٹری کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مظفرگڑھ کے مبلغ قاضی عبدالخالق نے سرانجام دیئے۔ تلاوت کلام پاک قاری محمد زبیر وقاری محمد ریاض نے کی۔ قاری محمد آصف رشیدی آف گوجرانوالہ، جناب شہید الاسلام آف کراچی، نونہال بچی آمنہ اظہر، سید عزیز الرحمٰن شاہ نے اپنا نعتیہ کلام پیش کیا اور مولانا نصرالاسلام شیرازی، ایم.این.اے جمشید خان دستی، مولانا محمد اسامہ رضوان، قاضی عبدالخالق اور مولانا مفتی ابوبکر نے اپنے مفصل بیانات سے لوگوں کے دلوں کو گرمایا۔ اس کے علاوہ قاری محمد طیب قاسمی جتوئی، محمد انس بن مالک علی پور، قاری محمد احمد علی مدنی، مولانا محمد اسماعیل عاصم، محترم محمد ارشد اور ضلع مظفرگڑھ کی دینی وسیاسی شخصیات نے شرکت کی۔ پروگرام کے انتظامات کو محمد نوید، محمد اظہر اور محمد خالد نے بڑے اچھے انداز میں کنٹرول کیا ہوا تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مظفرگڑھ کے مبلغ نے قرارداد پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ضلع مظفرگڑھ میں تین افراد نے حضورﷺ کی گستاخی کا ارتکاب کیا ہے۔ جن پر ۲۹۵-سی درج ہو چکا ہے اور تینوں گستاخ اس وقت گرفتار ہیں۔ آج کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ موجودہ قانون توہین رسالت کے مطابق ان مجرموں کو سزا دی جائے۔

(ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۱ء ص ۵۰)

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ کا دورہ کراچی

گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ مختصر وقت کے لئے کراچی کے دورۂ پر تشریف لائے، اس سنہری موقع سے استفادہ کرتے ہوئے ہمارے دوست واحباب نے ختم نبوت کے مختلف مراکز میں حضرت ناظم اعلیٰ مدظلہ کے پروگرام ترتیب دیئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۴؍مئی ۲۰۱۱ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد رفاہ عام سوسائٹی ملیر میں مولانا دامت برکاتہم نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

گزشتہ چودہ صدیوں میں جتنے علماء کرام گزرے ہیں، ان کی تاریخ کو دیکھا جائے تو پیدائش کسی اور جگہ کی ہے اور وفات کسی اور جگہ کی ہے۔ ہمارے مولانا سیّد محمد یوسف بنوری کو لیجئے: افغانستان میں پیدا ہوئے، پشاور میں تعلیم پائی۔ ڈابھیل میں بھی علم حاصل کیا پھر ٹنڈو الہ یار میں پڑھاتے رہے اور کراچی آکر جامعہ علوم اسلامیہ کی بنیاد رکھی اور یہیں رحلت فرمائی۔

کوئی تاجر، دنیادار، افسر اپنا گھر نہیں چھوڑتا، مگر علمائے امت کے مقدر میں اللہ رب العزت نے یہ لکھا ہے، پڑھیں گے کہیں اور فیض کہیں پھیلائیں گے اور آخری وقت کہیں اور ہوں گے۔ اسی طرح یہ علماء حق دین اسلام اور ختم نبوت کی حفاظت کے لئے اپنا کردار ادا کرتے رہیں گے۔

۱۵ر مئی بروز اتوار صبح ۱۱ بجے دفتر ختم نبوت پرانی نمائش میں ایک تربیتی نشست منعقد کی گئی۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت حافظ ارقم و حافظ محمد نے حاصل کی، بعدازاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے طلباء پر زور دیا کہ اپنے اکابرین پر اعتماد کیا جائے اور اپنے اکابرین کے ہوتے ہوئے دائیں بائیں دیکھنے کی ضرورت نہیں ہونی چاہئے۔ ارشاد ربانی ہے: ''اللہ سے ڈرتے رہو اور سچے لوگوں کی معیت اختیار کرو۔'' اس کا فائدہ: ''المرء مع من احب'' ہے، دنیا میں اکابرین کی معیت اختیار کریں گے تو آخرت میں بھی ان شاء اللہ اکابرین کی معیت حاصل ہوگی۔

اس کے بعد حضرت ناظم اعلیٰ مدظلہ نے خطاب فرمایا۔ حضرت مدظلہ نے اہلِ حق اور اکابر علمائے امت کی تاریخ بیان کرتے ہوئے کہا کہ شروع سے لے کر آج تک حق والوں پر تکلیف آتی رہی۔

شمیم مسجد دہلی کالونی میں بعد نماز عشاء ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ آپ ﷺ کی احادیث مبارکہ کو دل سے تسلیم کرنا ایمان کا حصہ ہے۔ آپ ﷺ کی احادیث مبارکہ کے مقابلے میں عقل کو ایک طرف کردیں اور دل کو حاضر کردیں اور آپ ﷺ کی سنت پر عمل کریں اور سنت رسول کا استہزأ نہ کیا جائے، جو آدمی سنت رسول کا مذاق اڑائے، ہنسی مزاح کرے، تو تمام علماء کے نزدیک اس کا ایمان خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ ایمانیات پر عمل کرے، اللہ رب العزت کو ایک مانے اور اس طرح مانے جس طرح آپ ﷺ نے مانا ہے، موحد ہونا اللہ رب العزت کی طرف سے خاص انعام ہے اور انبیاء کرام کو اس ترتیب کے مطابق مانو جو اللہ رب العزت نے رکھی ہے، حضرت آدم علیہ السلام کو اوّل اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آپ ﷺ سے پہلے مانو، آپ ﷺ کو آخری نبی مانو اگر آپ ﷺ کو آخری نبی نہ مانا تو ترتیبِ خداوندی کو غلط ٹھہرانا ہے۔

۱۶ر مئی بروز پیر شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی کے خلیفہ مجاز مولانا یحییٰ مدنی مدظلہ کی طرف سے ناشتے کی دعوت پر جامعہ معہد الخلیل تشریف لے گئے۔ ناشتے کے بعد طلباء سے خصوصی بیان کیا۔ حضرت مدظلہ نے فرمایا کہ علم کی ترقی کے لئے ذرائع علم کا ادب و احترام ضروری ہے۔ اسباب علم کے آداب کو جتنا ملحوظ رکھا جائے گا، اتنا ہی علم میں نور پیدا ہوگا، اپنے اساتذہ کرام، کتابیں، حتیٰ کہ تپائی، درس گاہ، چوکیدار، باورچی، خاکروب غرض کسی کی بے ادبی کی تو علم نافع حاصل نہیں ہوگا۔ حضرت مدظلہ نے طلبا کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ تقویٰ اختیار کیا جائے، اس سے کسبی علوم کے علاوہ وہبی علم بھی حاصل ہوگا اور اللہ رب العزت تقویٰ کی برکت سے علم باطنی اور ظاہری دونوں سے آراستہ کریں گے۔

ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ نے اپنے دستِ مبارک سے جامعہ میں ۹۰ فیصد سے زائد نمبر حاصل کرنے والے طلباء کرام کو انعامات تقسیم کئے۔ اس موقع پر مولانا یحییٰ مدنی مدظلہ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی اور ملتان کے دفاتر کے لئے اپنی مطبوعات کے قیمتی سیٹ پیش کئے۔ اللہ جل شانہ ہمارے ان اکابر کو صحت و عافیت کے ساتھ دیر تک سلامت رکھے تاکہ ہم ان کے فیوض وبرکات سے مستفید ہوسکیں۔ آمین۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶ تا ۲۲ رجون ۲۰۱۱ء ص۱۹،۲۰)

سالانہ ختم نبوت کانفرنس گمبٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۹ر مئی ۲۰۱۱ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء پھول باغ گمبٹ میں نویں سالانہ عظیم الشان ختم

نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ کے امیر حکیم عبدالواحد بروہی نے کی، جب کہ مولانا محمد رمضان جوائنٹ سیکریٹری جے یو آئی صوبہ سندھ نگران تھے۔اسٹیج سیکرٹری کے فرائض شیخ الحدیث مولانا نعمت اللہ شیخ نے انجام دیئے۔

تلاوت کی سعادت قاری امیر علی رند نے حاصل کی۔حاکم علی بھرٹ اور حافظ دلدار احمد نے نظمیں پڑھیں، ابتدائی بیان مولانا تجمل حسین نے کیا، پھر مولانا عبداللہ عباسی جنرل سیکریٹری جمعیت علمائے اسلام ضلع خیر پور نے بیان کیا۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب کیا۔ان کے بعد مولانا اللہ وسایا کا تفصیلی خطاب ہوا، مولانا میر محمد میرک امیر جمعیت علماء اسلام ضلع خیر پور کا بیان ہوا، اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے رہنما علامہ احمد میاں حمادی کا بیان ہوا۔آخر میں سینیٹر علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو جنرل سیکریٹری جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ نے اپنے خیالات سے سامعین کو مستفید کیا۔

کانفرنس میں مختلف حلقوں سے علماء کرام، مولانا مفتی عبدالقادر کولاب جیل، مولانا حزب اللہ ٹھیڑی، مولانا قاضی حبیب اللہ ٹھیڑی، مولانا حکیم اللہ ڈرب مہر شاہ، مولانا مفتی محمد ادریس کنڈیارو، مولانا عبدالعلیم کنڈیارو، مولانا محمد ایوب کنڈیارو، مولانا عبدالقیوم جوگی ہالانی، مفتی محمد عابد ہالانی، مولانا عبدالغفار محراب پور، مولانا اشفاق الرحمٰن پھل شہر، مولانا آصف محمود پھل کھرڑاہ، مولانا حماداللہ کمب، مولانا نور محمد میمن رانی پور اور مولانا سیّد احمد شاہ رپڑی سمیت کثیر تعداد میں علماء کرام قافلوں سمیت شریک ہوئے۔

مولانا عبدالصمد، مولانا عبدالغنی، مولانا ہدایت اللہ، قاری امیر احمد، قاری ظہور احمد، قاری محمد انور، مولانا الطاف، حافظ جنید احمد، عبدالسمیع شیخ، جاوید احمد شیخ سمیت مقامی حضرات نے کانفرنس میں بھرپور شرکت کی اور انتظامات سنبھالے۔اللہ تعالیٰ تمام ساتھیوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔رات گئے تک یہ عظیم الشان کانفرنس جاری رہی جب کہ کانفرنس کے اختتام پر حاضرین میں مجلس کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶ تا ۲۲؍جون ۲۰۱۱ء ص ۲۶)

ختم نبوت کانفرنس کرک

۲۲؍مئی ۲۰۱۱ء بروز اتوار کرک میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔کانفرنس کی صدارت مجلس کے ضلعی امیر مولانا محمود الرحمٰن نے کی۔جب کہ سرپرستی صاحبزادہ نجیب احمد نے فرمائی۔مہمان خصوصی مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی تھے۔کانفرنس کی تیاری کے لئے ایک ہفتہ قبل مجلس کے مبلغ مولانا عابد کمال نے ضلع کرک کے تمام مدارس کا دورہ کیا۔مختلف سکولز میں پروگرام کئے۔کانفرنس کا آغاز قاری غلام فرید کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔اس کے بعد رؤف برادران اور جاوید انور نے نعتیہ کلام پیش کیا۔پہلا بیان مولانا سعید احمد کا ہوا۔اس کے بعد قاری سیف الدین نے ترانہ پیش کیا۔ترانے کے بعد مولانا عابد کمال نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔تیسرا بیان سابق قادیانی جناب عرفان محمود برق کا ہوا جس میں انہوں نے قادیانیت کے بخئیے ادھیڑے۔آخری بیان مہمان خصوصی مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی کا ہوا۔جس میں انہوں نے عقیدہ ختم نبوت کے ایک ایک پہلو کو اجاگر کیا۔پروگرام کا اختتام مولانا خواجہ خان محمد کے فرزند ارجمند صاحبزادہ نجیب احمد کی دعاء سے ہوا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان ستمبر ۲۰۱۱ء ص ۱۷)

سہ ماہی اجلاس مبلغین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا سہ ماہی اجلاس مؤرخہ ۴،۵؍جون ۲۰۱۱ء کو دفتر مرکزیہ ملتان میں ہوا۔جس کی صدارت مولانا اللہ وسایا نے کی۔

اجلاس میں آل پاکستان چناب نگر ختم نبوت کورس کے انتظامات کو حتمی شکل دی گئی اور طے ہوا کہ کورس میں حسب سابق ملک بھر سے جید علمائے کرام شریک ہوکر عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت، حیات مسیح علیہ السلام، قرآن، احادیث نبویہ اور اجماع امت جیسے اہم عنوانات پر خطاب کریں گے۔ حالات کے پیش نظر تمام شرکاء اپنے شناختی کارڈ اصل ونقل ہمراہ لائیں یا مدرسہ کے منتظمین سے تصدیقی سرٹیفکیٹ، تمام شرکاء کورس کو اصول وضوابط کی پابندی کرنا لازمی ہوگا۔ اجلاس میں طے کیا گیا کہ کورس کا آغاز ۹؍جولائی کو صبح ۸ بجے ہوگا اور تین دن تک داخلہ جاری رہے گا۔ تین روز کے بعد آنے والوں سے معذرت۔ اجلاس میں طے کیا گیا کہ کورس کے دوران چناب نگر کے مضافاتی اضلاع میں سمر کیمپ منعقد کئے جائیں گے۔ مبلغین ومناظرین ختم نبوت سمر کیمپ کے شرکاء سے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیت کے غلیظ عقائد پر لیکچر دیں گے۔ اجلاس میں طے کیا گیا کہ رمضان المبارک سے پہلے پہلے ملک بھر میں منعقد ہونے والے سمر کیمپوں میں مجلس کے مبلغین انتظامیہ سے رابطے کر کے لیکچرز کی سبیل نکالیں۔

اجلاس میں طے کیا گیا کہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس ۱۳،۱۴؍اکتوبر ۲۰۱۱ء کو چناب نگر میں نہایت تزک واحتشام سے منعقد ہوگی۔ مولانا اللہ وسایا کی سرکردگی میں مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی پر مشتمل کمیٹی قائم کی گئی جو تمام مکاتب فکر کے راہنماؤں سے ابھی سے رابطے قائم کر کے کانفرنس میں شرکت کی دعوت دے گی۔

اجلاس میں طے کیا گیا کہ بہاولنگر اور دوسرے علاقوں میں کانفرنسیں رمضان المبارک کے بعد منعقد کی جائیں گی۔ تاکہ وہ مرکزی کانفرنس کے لئے معاون ثابت ہوں۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ عصری تعلیمی اداروں میں مجلس کے راہنماؤں کے لیکچرز کا انتظام کیا جائے۔ تاکہ نسل نو کو ختم نبوت کی اہمیت سے آگاہ کیا جائے۔

آئندہ سہ ماہی کے لئے ''ائمہ تلبیس'' کے مطالعہ وتلخیص کا فیصلہ کیا گیا۔ آئندہ میٹنگ ۸،۹؍شوال المکرّم کو ہوگی۔ احباب ۷؍شوال المکرّم شام کو تشریف لائیں۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۱ء ص۵۶)

تاجدار ختم نبوت کانفرنس سیدوالا

مولانا اللہ وسایا مدظلہ، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کے ہمراہ ۸؍رجب المرجب مطابق ۲۱؍جون ۲۰۱۱ء بعد از نماز عصر ملتان سے براستہ فیصل آباد سیدوالا تشریف لائے۔ جڑانوالہ روڈ پر حافظ مشتاق احمد ابالوی، مقامی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے قاری محمد رمضان حیدری، رانا محمد عدنان فیصل اور دیگر ساتھیوں کے ساتھ مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا استقبال کیا۔ مولانا حیات، حافظ مشتاق احمد کو اپنے ہمراہ لے کر سیدوالا سے ۸،۹ کلومیٹر دور چک نمبر ۶۳؍۱۵ منشی والا تشریف لے گئے، جہاں پر مہر محمد اسلم ناصر ایڈووکیٹ ضلعی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب، مجاہد ختم نبوت حاجی عبدالحمید رحمانی، رانا محمد اکرم، مہر شوکت علی آف ننکانہ کے علاوہ رانا رفیق الرحمٰن، رانا ابرار احمد، رانا محمد اسلم، رانا محمد شفیق، رانا ذوالقرنین، رانا سیف الرحمٰن، رانا عمران کاشف، رانا محمد حسین، رانا ظہیر عباس، مولانا محمد اسلام عابد اور دیگر اہل گاؤں نے مولانا صاحب کا استقبال کیا۔ گاؤں کی مسجد میں مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے قادیانیوں کی قانونی حیثیت پر بیان شروع کر دیا اور پاکستان کی تمام عدالتوں کی طرف سے قادیانیت کے کفریہ عقائد کے خلاف فیصلوں پر مدلل تقریر کی۔ نماز مغرب سے دس منٹ پیشتر حاجی عبدالحمید رحمانی نے اپنے مخصوص انداز میں بیان کیا۔ نماز مغرب کے فوراً بعد مولانا اللہ وسایا نے ختم نبوت کے موضوع پر مختصر مگر جامع بیان

کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریروں کے حوالہ جات سے مرزائیت کی دھجیاں اڑائیں۔ ایک گھنٹہ بعد حضرت جی کی دعاء پر اس نشست کا اختتام ہوا اور سید والا کے لئے روانگی ہوئی۔

نماز عشاء کے قریب یہ قافلہ مولانا اللہ وسایا کی قیادت میں مدرسہ جامعہ فاروقیہ تعلیم القرآن سید والا پہنچا، جہاں پر مولانا حاجی حبیب الرسول، قاری محمد حبیب عثمان نعمانی، چوہدری حاجی مختار احمد نمبردار، میاں محمد حنیف، حافظ محمد صدیق آف چک نمبر ۶۶/۱۴ چوہدری خادم حسین مقامی صدر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ڈاکٹر حاجی خالد محمود، میاں محمد افضل ملتانی، رانا محمد سلیم اختر، ملک حاجی اللہ یار، ملک محمد طفیل، شیخ لیاقت علی، ماسٹر حاجی افتخار الحسینی، مولانا افتخار احمد علوی، رائے حاجی مقبول حسین، رائے حق نواز، حافظ ابوبکر قاسمی، مہر ملک محمد رفیق، ماسٹر حاجی محمد دین، ماسٹر رانا محمد رمضان فوجی، رانا محمد اقبال، رانا لیاقت علی، رانا عتیق الرحمٰن، رانا حفیظ الرحمٰن، رانا عبدالمنان، رانا ایوب الرحمٰن، رانا اخلاق الرحمٰن، ماسٹر رانا عبدالمجید، رانا محسن سلطانی، رانا ظاہر اقبال، رانا جمشید افتخار اور دیگر ممبران عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت علاقہ سید والا نے حضرت کا استقبال کیا، نماز عشاء کے فوراً بعد تاجدار ختم نبوت کانفرنس کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا۔ تلاوتِ قاری محمد رمضان حیدری نے کی۔ نعت شریف محمد عامر مظاہر آف جڑانوالہ نے پیش کی۔ اس کانفرنس کی صدارت جرنیل ختم نبوت جناب حاجی عبدالمجید رحمانی نے کی، جب کہ جناب مہر محمد اسلم ناصر ایڈووکیٹ ننکانہ بھی اسٹیج پر جلوہ افروز تھے۔ قریباً آدھ گھنٹہ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے مسئلہ ختم نبوت بیان کیا۔ اس کے بعد مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے ایمان افروز خطاب شروع کیا ایک گھنٹہ مدلل بیان کے بعد مولانا نے تقریر ختم کی تو حافظ مشتاق احمد ناظم مدرسہ نے رانا غلام محمد مرحوم سابق امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سید والا، ڈاکٹر عبدالباسط مرحوم بن ڈاکٹر حاجی عبدالحفیظ کے بارے میں چند تعزیتی کلمات کہے اور معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں گیارہ بجے رات مولانا خلیفہ حاجی حبیب الرسل خطیب جامع مسجد حنفیہ المعروف لال مسجد کی دعاء کے ساتھ یہ جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی یکم تا ۷/اگست ۲۰۱۱ء ص ۲۵)

سہ روزہ ردقادیانیت کورس حسن ابدال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد محلّہ اندرون حسن ابدال میں مؤرخہ ۲۱ تا ۲۳/جون ۲۰۱۱ء کو ردقادیانیت کورس منعقد ہوا۔ کورس کا انتظام نوجوان عالم دین شبیر احمد، قاری اکرام اللہ مجددی، مولانا محمد نوید نے کیا۔

۲۱/جون ۲۰۱۱ء عصر سے عشاء تک مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت اور مرزا قادیانی کے دجل وفریب کے خلاف مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے لیکچر دیا۔ ۲۲/جون ۲۰۱۱ء عصر سے مغرب تک صوبہ خیبر پختونخواہ کے مبلغ مولانا محمد عابد کمال نے عقیدہ ختم نبوت کے متعلق قرآن وحدیث سے دلائل دیئے۔ جب کہ مغرب سے عشاء تک مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اجرائے نبوت سے متعلق قادیانیوں کے شکوک وشبہات کے جوابات پیش کئے۔ ۲۳/جون ۲۰۱۱ء عصر سے مغرب تک آخری نشست سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے رفع ونزول مسیح علیہ السلام کے عنوان پر بیان کیا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان اگست ۲۰۱۱ء ص ۳۹)

مبلغین ختم نبوت کا کراچی کی مضافاتی بستیوں کا دورہ

۲۳/جون ۲۰۱۱ء بعد از نماز ظہر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد، مبلغ مولانا توصیف احمد اور ضلع

غربی کے مبلغ مولانا عبدالحئی مطمئن نے کراچی کے انتہائی غربی جانب مضافات کے علاقے UC-8 اللہ بنو، مبارک ولیج روڈ کا دورہ کیا اور مقامی رہبر بھائی عبدالمالک (اللہ بخش گوٹھ اللہ بنو) نے خوب دلچسپی کے ساتھ اس سفر کو تکمیل تک پہنچایا۔ سب سے پہلے سہ پہر کے وقت مرکزی مسجد (حسینی گوٹھ) اللہ بنو، میں اللہ بخش گوٹھ اور حسینی گوٹھ کے احباب سے مولانا قاضی احسان احمد نے عقیدۂ ختم نبوت کے حوالے سے نہایت ہی مؤثر خطاب کیا اور شرکاء کو قادیانی فتنہ کی سنگینیوں سے آگاہ کیا۔ بعد از نماز عصر مولانا قاضی احسان احمد نے دریا خان گوٹھ میں حفاظت ایمان اور ختم نبوت کے موضوع پر تفصیلی بیان کیا، جس سے وہاں کے دیہی لوگ عقیدۂ ختم نبوت سے خوب واقف ہوئے۔ واپسی پر بعد از نماز مغرب لشکری گوٹھ جامع مسجد سیف (المقعودی) میں مولانا توصیف احمد نے مختصراً عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت بیان کی اور نمازیوں کو قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کی ترغیب دلائی۔ سامعین نے بیان بڑی دلجمعی سے سنا اور قادیانی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کرنے کا عہد کیا۔ پروگرام مولانا اورنگزیب امام وخطیب جامع مسجد قوۃ الاسلام کی نگرانی میں ہوا۔ رب کریم جملہ رفقاء کے تعاون کو تحفظ ختم نبوت کے مشن کی سربلندی کے لئے قبول فرمائے۔ مندرجہ ذیل گوٹھوں میں ختم نبوت کی آواز پہنچائی گئی: دیہہ اللہ بنو کے گوٹھ، حاجی محمد یعقوب گوٹھ، الوافی گوٹھ، حسینی گوٹھ، اللہ بخش گوٹھ، موسیٰ گوٹھ، جلکانی گوٹھ، سومار گوٹھ، دیہہ من کے گوٹھ، دریا خان گوٹھ، موسیٰ گوٹھ، فیضو گوٹھ، جمعہ گوٹھ۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۲۳ تا ۳۱ رجولائی ۲۰۱۱ء ص ۱۵ تا ۱۸)

ختم نبوت کانفرنس گگومنڈی

کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۹ رجون ۲۰۱۱ء کو بعد نماز عشاء گگومنڈی شہر کے مین بازار میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت مدرسہ اشرف العلوم کے مہتمم مولانا قاری جان محمد نے کی۔ جب کہ کانفرنس سے جامعہ خالد بن ولید ٹھینگی کے مہتمم شیخ الحدیث مولانا ظفر احمد قاسم، جامعہ حنفیہ بورے والا کے مولانا قاری محمد طیب حنفی، جماعت اہل سنت کے علامہ مولانا شفیق احمد چشتی، مولانا مفتی حبیب الرحمٰن، مولانا احمد دین صدیقی، مولانا ظفر اللہ فریدی، جمعیت علمائے اسلام کے مفتی محمد عثمان، مفتی محمد ارشد، مولانا عبدالنعیم نعمانی، مولانا عبدالخالق وٹو، اہلحدیث مکتبہ فکر کے مولانا احمد علی سیف، حافظ محمد ادریس ضیاء، مولانا محمد ابوبکر، عالمی مجلس ساہیوال وہاڑی کے مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا عبدالستار گورمانی، حافظ شبیر احمد وہاڑی، انجمن تاجران گگومنڈی کے حافظ محمد جاوید اقبال، مرزا محمد سلیم، مجلس احرار اسلام کے عبداللطیف خالد چیمہ، مولانا شوکت محمود، قاری محمد اکرام جاوید، مولانا عبداللطیف اور مولانا محمد اشرف نے شرکت وخطاب کیا۔ مقررین نے قادیانی سرگرمیوں پر انتظامیہ کی چشم پوشی کے خلاف شدید احتجاج کیا اور خلاف اسلام قادیانی سرگرمیوں پر پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کیا۔

(ماہنامہ لولاک ملتان ستمبر ۲۰۱۱ء ص ۵۵،۵۶)

ختم نبوت کانفرنس ماموں کانجن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جولائی میں جامع مسجد حافظ حسام الدین ریلوے گراؤنڈ ماموں کانجن میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین مولانا صاحبزادہ خلیل احمد نے۔ جب کہ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا ضیاء الدین آزاد، مولانا خبیب احمد، مولانا عبدالرشید، مولانا عبدالحکیم نعمانی، متحدہ جمعیت اہلحدیث کے مولانا ضیاء اللہ شاہ بخاری، جمعیت علماء اسلام کے مولانا علیم الدین شاکر، مرکز سراجیہ لاہور کے صاحبزادہ رشید احمد سمیت دینی ومذہبی جماعتوں کے نمائندوں نے شرکت کی اور خطاب کیا۔

(ماہنامہ لولاک ملتان ستمبر ۲۰۱۱ء ص ۳۵)

سہ روزہ تحفظ ختم نبوت تربیتی کورس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام حلقہ اسٹیل ٹاؤن میں تین روزہ تربیتی نشست مؤرخہ یکم تا۳؍جولائی ۲۰۱۱ء جامع مسجد مصطفیٰ میں مولانا صادق شاہ مدظلہ کی زیرنگرانی منعقد کی گئی، جس میں اہل علاقہ نے بھرپور شرکت کی۔ کورس میں شریک افراد کی تعداد ۸۰ سے زائد تھی، کورس کا وقت چونکہ مختصر تھا یعنی مغرب تا عشاء، اس کا لحاظ رکھتے ہوئے تین موضوعات کا انتخاب کیا گیا۔ پہلے دن مولانا توصیف احمد مبلغ ختم نبوت نے حیات عیسیٰ علیہ السلام پر سیر حاصل گفتگو کی۔ دوسرے دن بروز ہفتہ مبلغ مولانا عبدالحیٔ نے مرزا غلام احمد قادیانی کی ذاتی زندگی پر تفصیلی گفتگو کی اور حوالہ جات کے ساتھ اس کا پوسٹ مارٹم کیا۔ تیسرے دن بروز اتوار مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ مبلغ ختم نبوت نے عقیدۂ ختم نبوت سے سامعین کو آگاہ کیا، بعد نماز عشاء مولانا قاضی احسان احمد مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور اس مشن سے وابستگی کا نوجوانوں سے عہد لیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ یہ تقریب مولانا مفتی صادق شاہ مدظلہ کی دعاء ہی سے اختتام پذیر ہوئی۔ مولانا اکرم شاہ شیرازی، مولانا عبدالباسط، مولانا جنید اور مولانا حفیظ الرحمٰن نے امید ظاہر کی کہ ان شاءاللہ! ہم علاقہ میں مزید اس طرح کے کورس منعقد کراکر آگاہی کا یہ سلسلہ جاری رکھیں گے۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی یکم تا۷؍اگست ۲۰۱۱ء ص۲۵)

۲۶ویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس برمنگھم

گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی ۳؍جولائی ۲۰۱۱ء بروز اتوار کو برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کے زیراہتمام ۲۶ویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سینٹرل مسجد برمنگھم میں منعقد ہوئی۔ برطانیہ کے مختلف شہروں سے ہزاروں کی تعداد میں اہلِ اسلام جوق در جوق اس عظیم الشان کانفرنس میں شرکت اور عقیدۂ ختم نبوت سے اپنی دلی وابستگی کے اظہار کے لئے تشریف لائے۔ یہ کانفرنس یورپ میں مسلمانوں کا سب سے دوسرا بڑا اجتماع ہوتا ہے۔ جس کی تیاری کے لئے پاکستان سے علمائے کرام کا وفد برطانیہ جاتا ہے اور مختلف شہروں کی مساجد اور اسلامک سینٹرز میں مختصر پروگرام رکھے جاتے ہیں اور عاشقانِ مصطفیٰ کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ اس کانفرنس کی دو نشستیں ہوتی ہیں۔

پہلی نشست کا آغاز قاری آصف ادریس کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ حافظ ابوبکر حیدری اور دیگر نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ اور کانفرنس کے کنوینر صاحبزادہ مولانا عزیز احمد نے اپنے خطاب میں کہا کہ اسلام دشمن قوتوں نے اسلام اور مسلمانوں کو نیست ونابود کرنے کے لئے ہر دور میں نت نئے ہتھکنڈے اور نئے نئے حربے استعمال کئے، لیکن اسلام ایک زندہ مذہب ہے جو قیامت تک باقی رہنے کے لئے ہے، اپنی سازشوں سے نہ کوئی اسلام کو نقصان پہنچا سکا ہے اور نہ ہی مسلمانوں کو ختم کیا جاسکتا ہے۔ ہر دور میں نت نئے فتنے پیدا ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے، لیکن امت مسلمہ نے ہمیشہ ان فتنوں کا مقابلہ کیا ہے، امت مسلمہ میں پیدا ہونے والا سب سے پہلا فتنہ انکارِ ختم نبوت کا فتنہ ہے، حضور اکرم ﷺ کے زمانہ سے امت اس فتنہ کا مقابلہ کرتی چلی آئی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں اس فتنہ کے خلاف جہاد کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں مزید کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت ایمان کا حصہ ہے۔ قادیانیت اسلام کے خلاف ایک بغاوت کا نام ہے، اس فتنہ سے امت مسلمہ کے ہر فرد کو آگاہ کرنا چاہئے۔ قادیانیت مسلمانوں کے خلاف سازش کا نام ہے اور ہم ہر میدان میں ان سازش کو ناکام بنادیں گے اور ہر جگہ اس فتنہ کا مقابلہ کریں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ نے کانفرنس کے نام اپنے پیغام میں کہا کہ اسلام اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ آخری دین ہے، جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پیغمبر آخرالزماں حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ کو عطاء کیا۔ یہ دین اسلام آخری پسندیدہ دین ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو صرف دین ہی نہیں دیا بلکہ اسے کامل ومکمل کر کے اپنی نعمت تمام کردی۔ مولانا عبدالمجید لدھیانوی نے مزید کہا کہ حضور اکرم ﷺ سے محبت ایمان کی علامت ہے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ہر کارکن امت مسلمہ کا ہر فرد حضور اکرم ﷺ کی عزت وناموس کی حفاظت کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرسکتا ہے۔ انہوں نے اپنے پیغام میں مزید کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے، اس پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان قوم ایک امن پسند قوم ہے، اس کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں، آج پروپیگنڈا کے تحت خصوصاً مسلمانوں، مذہبی قوتوں کو دہشت گرد ثابت کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، جب کہ علمائے کرام نے مدارس ومساجد کے منبر ومحراب سے ہمیشہ امن کا درس دیا ہے، مدارس ومساجد کسی جنگل، ویرانے یا ممنوعہ علاقوں میں قائم نہیں ہیں بلکہ وہ شہروں اور آبادیوں کے درمیان قائم ہیں اور وہاں کوئی نوگو ایریا نہیں ہے، ان کے دروازے ہمیشہ کھلے ہیں، ہر شخص کھلی آنکھوں سے مشاہدہ کرسکتا ہے کہ وہاں کیا تعلیم دی جاتی ہے اور یہاں نونہالوں کو کیا سکھایا جاتا ہے۔ انہوں نے علماء ومدارس و مساجد اور مذہبی قوتوں پر دہشت گردی کے الزامات کو یکطرفہ قرار دے کر مسترد کردیا ہے۔

جامعہ اشرفیہ لاہور کے نائب مدیر عظیم مذہبی اسکالر مولانا حافظ فضل رحیم نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی ہر جگہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں، ان کے پاس دو ہی راستے ہیں یا تو وہ مرزائیت سے توبہ کر کے مرزا غلام احمد قادیانی سے برأت کا اظہار کریں اور ختم المرسلین مولائے کل آنحضرت ﷺ کے دامن سے وابستہ ہوجائیں یا پھر پوری امت مسلمہ کے فیصلہ اور آئین پاکستان کو تسلیم کرتے ہوئے اپنے آپ کو غیرمسلم تسلیم کریں اور اسلام کا نام استعمال کرنا چھوڑ دیں، انہوں نے کہا کہ قادیانی اور مرزائی چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتے ہیں اور یہ عقیدۂ ختم نبوت کے منافی ہے عقیدۂ ختم نبوت کو نہ ماننے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے، اس لئے ان کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے انگلینڈ اور یورپ کے مسلمانوں کو خصوصیت سے توجہ دلائی کہ وہ اپنی نئی نسل کے ایمان کی حفاظت کریں، ان کی دینی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ دیں ان کے عقائد درست کریں اور حضور اکرم ﷺ کی محبت ان کے دلوں میں پیدا کریں۔

اقرأ روضۃ الاطفال کے نائب مدیر اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما مفتی خالد محمود نے کہا کہ ختم نبوت دین کا بنیادی عقیدہ ہے، اس عقیدہ پر اسلام کی پوری عمارت قائم ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس عقیدہ کی وجہ سے اس امت کا اپنا تحفظ ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت انسانیت پر ایک احسان عظیم ہے، اس عقیدہ نے بتایا کہ بنی نوع اپنی بلوغ اور کمال کو پہنچ گئی ہے اس میں خدا کے آخری پیغام کو قبول کرنے کی صلاحیت پیدا ہوئی ہے۔ اس کے اندر خود اعتمادی کی روح پیدا ہوچکی ہے، اسے اب بار بار نئی نبوت کے لئے آسمان کی طرف دیکھنے کی ضرورت نہیں، قادیانیت اسلام کے خلاف سازش اور نبوت محمدی کے خلاف بغاوت ہے، اس نے ختم نبوت کا انکار کر کے دین اسلام کے اس سرحدی خط کو منقطع کیا ہے جو اس امت کو دوسری امتوں سے ممتاز کرتا ہے۔

مولانا امداد اللہ قاسمی نے کہا کہ قادیانی روز اول سے دجل وفریب سے کام لے کر اپنی جھوٹی نبوت کا کھوٹا سکہ چلانے میں مصروف ہیں، لیکن وہ ہر جگہ ناکام ہورہے ہیں، جھوٹی تاویلیں کر کے وہ تھک چکے ہیں اور وہ تاویلیں اور دجل وفریب کی دلدل میں پھنستے

چلے جارہے ہیں۔انہیں چاہئے کہ وہ حقیقت کا سامنا کریں اور دجل وفریب کے جال کوتوڑ کر باہرنکلیں اورعقل سلیم استعمال کرتے ہوئے سچے دل سے دین اسلام سینے سے لگائیں آخرکب تک وہ اس سراب کے پیچھے بھاگتے رہیں گے۔انہوں نے قادیانیوں کودعوت اسلام دیتے ہوئے کہا کہ آپ حضرات ایک جھوٹے نبی کو چھوڑ کر سچے نبی کے دامن سے وابستہ ہوجاؤ۔اگرآپ ختم نبوت کو مانتے ہوئے حضور اکرم ﷺ کواللہ تعالیٰ کا آخری نبی مان لیتے ہواور مرزاغلام احمد قادیانی سے برأت کا اظہار کرتے ہوتو تم ہمارے بھائی ہوہم تمہیں سینے سے لگانے کے لئے تیار ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یو کے مبلغ مفتی محمود الحسن نے کہا کہ قادیانیوں کے دو ہی مسئلے ہیں: ختم نبوت سے انکار، دوسرے نزول عیسیٰ علیہ السلام سے انکار حالانکہ یہ دونوں عقیدے قرآن وحدیث سے ثابت ہیں،ان کا انکار کرنا قرآن وحدیث کا انکار ہے،شروع میں خودمرزا غلام احمد قادیانی حضور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کا اقرار کرتا رہا ہے،آخر میں ختم نبوت کا انکار کرکے خودنبوت کا دعویٰ کر بیٹھا،اسی طرح ستائیس سال تک مرزاغلام احمد قادیانی کا یہ دعویٰ رہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے،آسمانوں پر زندہ ہیں لیکن ستائیس سال کے بعداس نے کہنا شروع کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انتقال ہوگیااوروہ خودمسیح موعود بن بیٹھا جس آدمی کے دعوؤں میں تضاد ہواس کی بات کا کیا اعتبار ہے۔

مذہبی اسکالرمفتی محمد سہیل نے کہا کہ امت محمدیہ کواللہ تعالیٰ نے عزت وشرف عطاء کیااور یہ صدقہ ہے حضوراکرم ﷺ کی ختم نبوت کا۔مرزاغلام احمد قادیانی نے حضوراکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کی ہےاورآپ کے منصب نبوت پرڈاکا ڈالااورکہا کہ وہ بعینہ محمد رسول اللہ ہےاور یہ اس کا دوسرا جنم ہے،اس نے اپنے آپ کوحضوراکرم ﷺ سے کامل جتایا،آپ ﷺ کو پہلی رات کے اوراپنے آپ کو چودھویں رات کے چاند سے تشبیہ دی،مسلمانوں کوان کی سازشوں سے ہوشیار رہنا چاہئے۔

ختم نبوت اسلامک سینٹر کے امام حافظ محمد اقبال نے کہا کہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے اسلام کی تعلیمات ابدی ہیں،یہی وجہ ہے کہ اس نے ہرمخالف پروپیگنڈے کا مقابلہ کیااور ہرطرح کی مخالفت کے وجوداپنی عالمگیریت وابدیت ثابت کی ہے۔

خطیب پنجاب مولانارفیق جامی نے کہا کہ آج مسلمانوں کواوراسلام کودبانے اورختم کرنے کی کوشش کی جارہی ہےلیکن یہ اتنا ہی ابھرتا ہے جتنا اس کودبایا جاتا ہے۔اسلام کوکبھی مٹایااوردبایانہیں جاسکتا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت انگلینڈاور یورپ کے امیر مولانا حافظ محمد نگین نے کہا کہ قادیانی فتنہ قادیان میں پیدا ہوا،پاکستان میں پروان چڑھااوراب اس نے یورپ میں پناہ حاصل کی ہے،ہمارے اکابر نے اس فتنہ کا بھرپور مقابلہ کیا ہےاورہم بھی اس فتنہ کا مقابلہ کرتے رہیں گےاورآقائے نامدار ﷺ کی ناموس کی حفاظت کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔کانفرنس سے مولانا اسلام علی شاہ، مولانا عبدالرشید ربانی،قاری فیض اللہ چترالی،حافظ محمد ایوب،منظوراحمد میؤ راجپوت،مولانا خلیل احمد ودیگر علماء نے خطاب کیا۔اجلاس کی پہلی نشست کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ صاحبزادہ مولانا عزیز احمد نے کی۔

دوسری نشست:

اسلام پُرامن معاشرے کا خواہاں ہے۔بدامنی اوردہشت گردی کوانسانی فلاح وسکون کے لئے زہرقاتل قرار دیتا ہے۔مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کرکے مسلمانوں سے اپنی راہیں جدا کرلی ہیں۔قادیانیت اسلام کے متوازی الگ دین ومذہب ہے۔لہٰذا منکرین ختم نبوت کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں۔پاکستانی پارلیمنٹ،اعلیٰ عدالتوں کے علاوہ کشمیراسمبلی،رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ،جنوبی

افریقہ (کیپ ٹاؤن) کی غیر مسلم عدالت نے بھی قادیانیوں کے کفر پر مہر تصدیق ثبت کردی ہے۔ ان خیالات کا اظہار مختلف ممالک کے ممتاز علمائے کرام نے ۳؍جولائی کو برمنگھم کی سینٹرل مسجد میں منعقدہ ۲۶ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی دوسری نشست سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، اب قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ قرآن آخری آسمانی کتاب اور امت محمدیہ آخری امت ہے۔

قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن نے کانفرنس کے نام اپنے پیغام میں کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہر سال برطانیہ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کرتی ہے اور اس میں تمام مسلمانوں کو شرکت کی دعوت دیتی ہے۔ یہ جماعت درحقیقت اسلامی سرحدوں کی حفاظت کا فریضہ انجام دے رہی ہے۔ جب کبھی کسی نے اسلامی سرحدوں پر حملہ آور ہونے کی کوشش کی، اس جماعت نے پوری امت کو آواز دی اور اسے بیدار کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ نے کانفرنس کے نام اپنے پیغام میں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے امن وسلامتی کو بہت بڑی نعمت اور احسان قرار دیا ہے۔ اسلام پُرامن معاشرے کا خواہاں ہے جس معاشرے میں جان ومال، عزت وآبرو کو خطرات درپیش ہوں ایسا انسانی معاشرہ عدم تحفظ کی بناء پر ترقی نہیں کرسکتا۔ اسلام بدامنی اور دہشت گردی کو انسانی فلاح وسکون کے لئے زہر قاتل قرار دیتا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے کہا کہ قادیانیت انگریزوں کا خودکاشتہ پودا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کر کے مسلمانوں سے اپنی راہیں الگ کرلی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ منکرین ختم نبوت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں بلکہ قادیانیت ایک الگ مذہب اور اسلام کے متوازی دین ہے۔

ہندوستان کے ممتاز عالم، مفسر قرآن مولانا انیس احمد بلگرامی نے کہا کہ آج کا دور بڑا پُرفتن دور ہے۔ اسلامی معاشرے پر مغربی تہذیب وتمدن کی یلغار ہے۔ نئی نسل کو اسلامی تعلیمات سے متنفر کرنے کے لئے ان کے ذہنوں میں شکوک وشبہات پیدا کئے جارہے ہیں۔ مذہب اسلام کے مسلّمہ اصولوں اور بنیادی عقائد کی من مانی تشریح کر کے نوجوان نسل کو تذبذب کا شکار کیا جارہا ہے۔ اس صورتحال میں تمام مسلمان عموماً اور یورپ وانگلینڈ کے مسلمان خصوصاً اپنی نئی نسل کی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ دیں۔ اسلام کے سنہری اصولوں سے انہیں روشناس کرائیں اور پیغمبر آخرالزماں ﷺ کی عقیدت ومحبت ان کے قلوب میں راسخ کریں تاکہ دنیا اور آخرت کی ذلت ورسوائی سے بچ جائیں۔

مولانا عبدالکریم ندیم نے کہا کہ مغربی ممالک میں اسلام کے بڑھتے ہوئے اثرات اور امن پسندانہ تعلیمات کی بدولت اسلام قبول کرنے کا رجحان بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے، جس سے اہل یورپ بوکھلاہٹ کا شکار ہیں اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کررہے ہیں۔ اسی طرح قادیانی بھی اپنے خلاف ناانصافیوں کا جھوٹا پروپیگنڈا کر کے یورپی حکومتوں کو مسلم ممالک سے بدظن کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

جمعیت علماء اسلام برطانیہ کے سرپرست اعلیٰ مولانا عبدالرشید ربانی نے اس عظیم الشان کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ مرزائی اور قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ماننے کی وجہ سے اسلام کے دائرے سے خارج ہیں۔ سب سے پہلے کشمیر اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے منکرین ختم نبوت کو متفقہ طور پر غیر

مسلم اقلیت قرار دیا۔ پاکستانی ہائی کورٹس اور سپریم کورٹ کے جج نے بھی مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کو کافر قرار دیا۔ اپریل ۱۹۷۴ء میں رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ میں قادیانیوں کے خلاف قرارداد پاس کر کے دنیا بھر کے علمائے اسلام نے قادیانیت کے کفر پر اجماع منعقد کیا۔ یہاں تک کہ جنوبی افریقہ (کیپ ٹاؤن) کی عدالت کے غیر مسلم جج نے بھی اپنے فیصلہ میں لکھا کہ قادیانیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

امام اہل سنت مولانا سرفراز خان صفدر کے صاحبزادہ مولانا عبدالحق بشیر نے کہا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کا حکم دیا، حالانکہ مسیلمہ اور اس کے ماننے والے اہل قبلہ، کلمہ گو، قرآن پڑھنے والے، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ ادا کرتے تھے۔ تمام اعمال مسلمانوں جیسے تھے، مسیلمہ آنحضرتﷺ کی نبوت کا بھی اقرار کرتا تھا۔ اس کے باوجود اس کے خلاف لشکر کشی کی گئی اور بارہ سو صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ نے عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔

بلجیم کے مولانا عبدالحمید نے کہا کہ نجاتِ آخرت کا انحصار آنحضرتﷺ کی پیروی میں ہے۔ ہم مرزائیوں اور قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دیتے ہیں کہ آیئے محمد عربیﷺ کے دامن سے وابستہ ہوجایئے۔ مثیل مسیح، ظلی و بروزی کے چکر سے آزاد ہوکر آنحضرتﷺ کی اتباع کیجئے اور دنیا وآخرت کی فلاح پایئے۔

بریڈفورڈ کے مولانا ابراہیم نے کہا کہ میں اس کانفرنس کے شرکاء سے اپیل کروں گا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے بھرپور تعاون کیجئے۔ ان کے پروگراموں میں دوست واحباب کے ساتھ شریک ہوں۔ اس عقیدہ سے اپنی وابستگی کا ثبوت دیں۔ قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں پر نظر رکھیں۔

برمنگھم ختم نبوت کانفرنس کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ مغربی ممالک میں مسلمانوں کا یہ سب سے بڑا اجتماع ہوتا ہے، جس میں برطانیہ کے مختلف شہروں کے علاوہ بلجیم، جرمنی اور دیگر یورپی ممالک سمیت ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش کے علمائے کرام بھی کثیر تعداد میں شرکت کرتے ہیں۔ اس کانفرنس کی دوسری نشست کی صدارت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے کی۔ تلاوت قاری آصف ادریس نے جب کہ سیّد عزیز الرحمٰن شاہ، طاہر بلال چشتی اور حافظ ابوبکر حیدری نے نعت رسول مقبول پیش کی۔ صاحبزادہ سعید احمد، مولانا محمد ایوب سورتی، قاری زاہد حسین، قاری تصور الحق، حافظ ممتاز الحق، مفتی محمد طارق، نعمان مصطفیٰ، محمد رضوان، مولانا اسلم زاہد، حافظ انور، حافظ اسامہ اور چوہدری افضل ودیگر نے شرکت کی۔ یہ کانفرنس صاحب صدر کی پُرسوز دعاء پر اختتام پذیر ہوئی۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی مؤرخہ ۲۳ تا ۳۱؍جولائی ۲۰۱۱ء ص۱۵ تا ۱۸)

دنیاپور میں ردقادیانیت کورس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام مؤرخہ ۵ تا ۷؍جولائی ۲۰۱۱ء کو سہ روزہ ردقادیانیت کورس منعقد ہوا۔ کورس کی ہرروز دو دو نشستیں منعقد ہوئیں۔ صبح ۸ تا ۱۲ بجے مدرسہ انوار الہدیٰ ملتان روڈ میں خواتین کے لئے نشست رکھی گئی۔ جس میں شہر اور مضافات سے ایک سو سے زائد خواتین نے شرکت کی۔ جب کہ مغرب سے عشاء تک مکی مسجد میں مردوں کے لئے نیز مکی مسجد سے متصل خواتین کے لئے بھی علیحدہ انتظام کیا گیا۔ ۵، ۶؍جولائی کو مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے لیکچر دیئے۔ جب کہ ۷؍جولائی کو مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے بیان کیا۔

نیز ۸؍جولائی جمعتہ المبارک کے بعد آخری تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں مدرسہ ابوبکر صدیقؓ کے چار حفاظ کو اسناد دی گئیں اور ان کی دستار بندی بھی ہوئی۔ آخری نشست کے مہمان خصوصی مولانا شجاع آبادی تھے۔ کورس کا انتظام حاجی سیف اللہ فاروق، محمد طیب عثمان، قاری محمد اکرم، مولانا عبدالرؤف، جناب محمد ندیم اور دوسرے رفقاء نے کیا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان ستمبر ۲۰۱۱ء ص ۵۴،۵۵)

ختم نبوت کورس کوٹ ادو مظفرگڑھ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۵تا۷؍جولائی ۲۰۱۱ء بروز منگل، بدھ، جمعرات جامع مسجد فاروق اعظم نزد ریلوے چوک پرانی غلہ منڈی کوٹ ادو میں ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ مولانا قاضی عبدالخالق نے کورس کے اغراض ومقاصد بیان کئے۔ مولانا منیر احمد نعمانی علی پوری نے مفصل بیان فرمایا اور دعاء فرمائی۔ دوسرے روز مولانا محمد ادریس مدرس مدرسہ جامعہ مظاہر العلوم کوٹ ادو نے حیات عیسیٰ علیہ السلام کے موضوع پر لیکچر دیا۔ تیسرے روز مولانا قاضی عبدالخالق اور مولانا محمد ادریس، مولانا غلام حسین مرکزی مبلغ جھنگ نے مفصل خطاب فرمایا اور دعاء فرمائی۔ آخر میں شرکاء کورس میں ایک سیٹ لٹریچر کا اور سٹیکر وغیرہ تقسیم کئے گئے۔ شرکاء کورس کی تعداد تقریباً ۲۰۰ تھی۔ آخر میں ایک صاحب نے تمام شرکاء کے لئے آموں کی دعوت کا اہتمام کیا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان ستمبر ۲۰۱۱ء ص ۳۵)

عقیدہ ختم نبوت سے متعلق تقریری مقابلہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے ذیلی مرکز جامع مسجد اقصیٰ شاہ لطیف ٹاؤن میں ایک عظیم الشان تقریری مقابلہ ۹؍جولائی ۲۰۱۱ء کو منعقد ہوا۔ اس تقریب میں درجن سے زائد مقررین نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وافادیت اور قادیانی عقائد پر بہت اچھے بیانات کئے۔ مقابلہ میں شرکت کرنے والے طلباء بہت ہی کم عمر بچے تھے، مگر خوب تیاری کر کے حصہ لیا۔ اول پوزیشن حافظ محمد عمر نے حاصل کی جو متعلم مدرسہ دارالعلوم قاسمیہ بھینس کالونی سے ہے، دوم حافظ عبدالماجد متعلم مدرسہ احمد المدارس برکاتِ مدینہ کالونی نے حاصل کی جب کہ سوم عبدالرؤف فاروقی نے حاصل کی، جن کا تعلق مدرسہ عربیہ اسلامیہ ملیر سے ہے۔ پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات بھی تقسیم کئے گئے ہر مقرر کو ایک کتابچہ بھی فراہم کیا گیا۔ پروگرام کی سرپرستی مولانا عبدالرزاق ہزاروی نے کی جب کہ صدارت مجلس کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے کی۔ منصفین مولانا عبدالباسط اور مولانا عبدالماجد تھے۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مبلغ مجلس مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ نے سرانجام دیئے۔ تقریباً دو گھنٹے تک یہ پروگرام جاری رہا۔ اہل علاقہ اور مقامی علماء کرام نے خوب سراہا۔ آخر میں مولانا عبدالماجد کی دعاء پر یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی مؤرخہ یکم تا۷؍اگست ۲۰۱۱ء ص ۲۶)

۱۸واں سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر...... تفصیلی کاروائی

اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے حسب سابق ۶؍شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ مطابق ۹؍جولائی ۲۰۱۱ء بروز ہفتہ صبح آٹھ بجے مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دارالمبلغین کے تحت سالانہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔

کورس کا آغاز مولانا سیف اللہ خالد ناظم اعلیٰ جامعہ اسلامیہ امدادیہ چنیوٹ کی دعاء سے ہوا۔ فقیر راقم نے شرکاء سے چند ضروری گزارشات کیں۔ جن پر کورس کے دوران عمل پیرا ہونا ضروری تھا۔ پہلا سبق مولانا غلام رسول دین پوری نے پڑھایا اور یوں حسب روایت بروقت کورس کا آغاز ہوگیا۔

موانع اور اللہ تعالیٰ کی مدد:

گزشتہ سال قادیانیوں نے سازش سے جھوٹی درخواستیں بھیج کر کورس کو بند کرانے کی پیش بندی کی۔ لیکن اللہ رب العزت نے فضل فرمایا کہ قادیانیوں کی تمام تر کافرانہ سازشوں، یہودیانہ خصلتوں کے باوجود کورس بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا اور قادیانیوں کی تمام جھوٹی درخواستوں کی نحوست کو اللہ رب العزت نے قادیانیت کے منہ پر ماردیا۔

امسال قادیانیوں نے کورس کے آغاز سے قبل اپنی زیرزمین سازشوں کا آغاز کیا۔ حکومت کو درخواستیں دیں کہ چناب نگر میں یہ کورس نہ ہونا چاہئے۔ گویا ربوہ (چناب نگر) کو کھلا شہر قرار دلوانے کا جو فیصلہ ذوالفقار علی بھٹو صاحب کے زمانہ میں ہوا تھا۔ قادیانی اسے کالعدم قرار دلوانے کے درپے ہوئے۔ حکومتی ایجنسیوں کے بعض اہل کاروں کی خوب آؤ بھگت کر کے کورس بند کرانے کے لئے رپورٹیں بھجوائیں۔ ایجنسیوں کے اہل کاروں نے اندھادھند مکھی پر مکھی مارتے ہوئے خالصتاً قادیانی مفاد میں رپورٹ دی کہ ملکی حالات چناب نگر میں کورس کرانے کے متحمل نہیں۔ اس رپورٹ پر ہوم آفس سے ڈی۔سی۔او چنیوٹ کو حکم آیا کہ کورس نہیں ہونا چاہئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اس کورس کے ذمہ داران نے حالات سے اندازہ لگایا کہ امسال قادیانیوں نے جو سازش چلی ہے۔ اس مختصر وقت میں حکومتی اہل کاروں اور ذمہ داران کو مطمئن کرنا مشکل ہوگا۔ جب کہ کورس میں چند دن باقی تھے۔ بالآخر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم کی اجازت ودعاء سے لاہور ہائیکورٹ میں رٹ دائر کر دی گئی۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد رضوان رٹ کی تیاری کے لئے باہمی رابطہ میں رہے۔ جناب خواجہ ابرار مجال بیرسٹر نے اپیل تیار کی۔ جناب چوہدری غلام مصطفیٰ ایڈووکیٹ ہائیکورٹ آپ کے ہمراہ رہے۔ دیگر وکلاء وقانون دان حضرات نے بھرپور دلچسپی کا اظہار کیا۔ جناب خواجہ صاحب نے رٹ ایسے مضبوط پیرایہ میں تیار کی کہ اگلے دن ساعت کے پہلے مرحلہ میں ہائیکورٹ کے جسٹس جناب محمد انوار الحق نے کورس کے جاری رہنے کا آرڈر جاری کر دیا اور حکومت کو پابند کیا کہ وہ کسی بھی قسم کی کوئی ہراسمنٹ نہ کرے۔ اس کی تفصیلات پہلے گزر چکی ہیں۔

اللہ رب العزت نے فضل فرمایا کہ بیس یوم شب وروز کورس بڑی آب وتاب، جاہ وجلال، شان وشوکت کے ساتھ منعقد ہوا۔ شرکاء کورس کو پابند کیا کہ قادیانی زخمی سانپ کی طرح منہ میں چھپکلی لئے بڑی مشکل سے اپنا وقت گزار رہے ہیں۔ قادیانی اور ایجنسیوں کے وہ اہل کار جنہوں نے اس کورس کو ختم کرانے کی کوشش کی تھی۔ وہ اپنی خفت مٹانے کے لئے بہانے تلاش کر رہے ہیں۔ کورس کے شرکاء بیدار مغزی سے کورس میں شریک رہیں اور چاروں سمت نظر رکھیں کہ کوئی نادیدہ قوت ہماری اس پرامن جدوجہد کو سبوتاژ نہ کر سکے۔

الحمدللہ! ایسے ہوا کہ پورے کورس کے دوران جن پولیس اہل کاروں، انتظامیہ اور ایجنسیوں کے ذمہ داران نے ڈیوٹی دی یا دورے کئے۔ سب نے اس پرامن خالص علمی ریفریشر کورس کے کامیاب انعقاد پر مجلس کے رہنماؤں کو مبارک باد دی۔

ایجنسی کا وہ شخص جس نے رپورٹ لکھی کہ کورس نہیں ہونا چاہئے اور قادیانی درخواستوں کا اتنا حکومت کو نقصان ضرور ہوا کہ ۲۹ رسال کا ریکارڈ گواہ ہے کہ صرف دو پولیس والوں کی ڈیوٹی ہوتی تھی۔ اس سال انتظامیہ نے ڈیڑھ صد نفری مقرر کی۔ تمام تر پریشانی پر خود ضلعی انتظامیہ اس ایجنسی کے آدمی کو کوستی رہی کہ تمہاری اس قادیانیت نوازی اور جھوٹی، من گھڑت، خودساختہ، فرضی رپورٹ کی بنیاد پر حکومت کو اتنا اہتمام کرنا پڑا۔ بہرحال اللہ رب العزت نے کرم کا معاملہ کیا کہ کورس ہوا اور بخیر وخوبی ہوا۔

کورس کے اساتذہ کرام:

امسال کورس پڑھانے کے لئے مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد رضوان، حاجی اشتیاق احمد، جناب خالد مسعود ایڈووکیٹ، مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا محمد احمد مدرس مدرسہ عربیہ ختم نبوت، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا غلام مرتضٰی اور دیگر نے شرکت فرمائی۔

خدام اہل سنت پاکستان کے سربراہ مولانا قاضی ظہور الحسین اظہر، عالمی مجلس کے نائب امیر مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، جامعہ صولتیہ مکہ مکرمہ کے استاذ الحدیث مولانا سیف الرحمٰن، اتحاد اہل سنت پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد الیاس گھمن، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے امیر مولانا مفتی محمد حسن نے بطور خاص کورس میں شرکت سے سرفراز فرمایا اور ان حضرات کے خصوصی بیانات سے کورس کے شرکاء نے بھرپور استفادہ کیا۔

انتظامات کا جائزہ:

حسب سابق کورس کے داخلہ کی نگرانی مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور مولانا محمد احمد نے کی۔ رجسٹرات کی تکمیل کا کام مولانا غلام رسول دین پوری نے سرانجام دیا۔ کورس کے شرکاء کی رہائش اور مکتبہ کے کام کی نگرانی مولانا عبدالرشید سیال نے کی۔ مولانا محمد اسحٰق ساقی، مولانا محمد خبیب نے کھانے کے نظم کی سرپرستی کی۔ قاری عبید الرحمٰن، قاری محمد رمضان، مولانا محمد شاہد، قاری محمد سلمان، قاری ارشاد احمد نے مہمانوں کی مہمان داری میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔

۶؍شعبان کو کورس شروع ہوا۔ ۲۶؍شعبان جمعہ کے روز صبح آٹھ بجے کورس کی اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ کورس کے منتظم خاص مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد نے سٹیج کے نظم کو سنبھالا۔ مولانا صاحبزادہ خلیل احمد زیب آستانہ خانقاہ سراجیہ کندیاں کورس کے درمیان میں ایک روز تشریف لائے اور کورس کی اختتامی تقریب میں بھی بطور خاص تشریف لائے۔ امیر مرکزیہ دامت برکاتہم نے کورس کے شرکاء اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پر احسان فرمایا۔ جمعرات بعد از نماز عشاء سے اگلے روز کورس کے اختتام تک آپ نے قیام فرمایا۔

حضرت امیر مرکزیہ کا خطاب:

جمعہ کے روز اختتامی تقریب میں نظم وتلاوت کے بعد صرف شیخ الحدیث استاذ العلماء حکیم العصر مولانا عبدالمجید لدھیانوی امیر مرکزیہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا بیان ہوا۔ آپ نے بڑی شرح وبسط سے کورس کی غرض وغایت، افادیت واہمیت سے شرکاء کورس کو باخبر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ عقائد کی تصحیح نجات کے لئے ضروری ہے۔ اعمال صالحہ کی قبولیت کا مدار عقائد کی تصحیح پر مبنی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ قیامت کے روز تمام انبیاء، اولیاء، قرآن مجید کے حفاظ، نیک وزاہد لوگ اپنے اپنے پہچاننے والوں کی اللہ رب العزت کے حضور بخشش کی درخواست کریں گے۔ ان کی طلب پر بہت سارے ایسے لوگ جو جہنم میں جل رہے ہوں گے۔ انہیں جہنم سے خلاصی ملے گی اور وہ جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ حتیٰ کہ اہل جنت بھی اپنے جاننے والوں کی سفارش کریں گے۔ حتیٰ کہ ایک جنتی گزرتے ہوئے کو جہنمی پکار کر کہے گا۔ میاں تم مجھے نہیں پہچانتے، میں نے آپ کو وضو کے لئے پانی دیا تھا۔ یاد آنے پر یہ جنتی اس جہنمی کو اللہ تعالیٰ سے درخواست کر کے جنت لے جائے گا۔ سب کی سفارش کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ایسے لوگ جن کے ایمان اتنے مخفی ہوں گے کہ ان کے ایمان پر کوئی مطلع نہ ہو گا۔ ان کو بھی اللہ تعالیٰ ان کے ایمان کی معمولی رمق کے باعث جہنم سے نکال کر جنت میں بھیجیں گے۔

کفر واسلام کا مسئلہ اتنا دقیق مسئلہ ہے کہ اس پر بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ اس کورس میں آپ کو یہی پڑھایا جاتا ہے کہ قادیانیت کا کفر اتنا کھلا کفر ہے کہ نصف النہار کی مانند واضح ہے۔ اس میں تشکیک پیدا کرنا، ان کے کفر کو ہلکا کرنا بجائے خود نقصان کا باعث ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تمام جماعتیں، تمام ادارے جو بھی اپنی اپنی جگہ دین کا کام کررہے ہیں۔ سب جسد واحد کی طرح ہیں۔ ایک دوسرے کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہئے۔ ایک دوسرے کے کام کی تحسین کرنی چاہئے۔ لیکن ناک کو کبھی آنکھ کی جگہ لینے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ ورنہ نقصان ہوگا۔ غرض آپ نے شرح وبسط سے کورس کے شرکاء کو کام کرنے کے لئے بھرپور جدوجہد کی طرف متوجہ فرمایا۔ آپ نے بہت تفصیل سے اظہار خیال فرمایا۔

آپ کی ایمان پرور، حقائق افروز گفتگو کے بعد شرکاء کورس جو فارغ التحصیل علماء کرام تھے۔ انہوں نے آپ سے اجازت حدیث طلب کی۔ آپ نے کمال شفقت سے انہیں سند حدیث کی اجازت سے سرفراز فرمایا۔ فالحمدللہ تعالیٰ! حضرت امیر مرکزیہ کے ایمان افروز بیان کے بعد شرکاء کورس کو اسناد دی گئی۔ مولانا صاحبزادہ خلیل احمد، مولانا سیف اللہ خالد، قاری عبدالرحمٰن ضیاء، قاری عبدالحمید، قاری یامین گوہر، مولانا سروری، مولانا قاری گلزار احمد، صاحبزادہ مبشر محمود اور جناب رضوان نفیس ودیگر حضرات سے اپنے مبارک ہاتھوں سے مجلس کی کتابوں کا سیٹ واسناد دیں۔

تقریری مقابلہ:

کورس کے پہلے دن سے آخر تک تعلیم کے ساتھ ساتھ شرکاء کورس کو تقریر اور مناظرہ کی تربیت اور عملی مشق کرائی جاتی ہے۔ دس دس ساتھیوں پر مشتمل گروپ بنائے جاتے ہیں۔

امسال ۴۳۳ شرکاء کورس تھے۔ جن کے تر تالیس گروپ بنائے گئے۔ ہر گروپ سے نمایاں نمبر لینے والے ایک ایک ساتھی کو لے کر تقریری مقابلہ کرایا گیا۔ تقریری مقابلہ میں منصفی کے فرائض مولانا قاضی احسان احمد، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا محمد قاسم، مولانا محمد عارف، مولانا غلام مرتضیٰ نے انجام دیئے۔ اسی طرح کورس میں قادیانی شبہات کے تینوں حصے پڑھائے گئے۔ ہر جمعرات کو ایک ایک حصہ کا امتحان ہوا۔ کل تین پیپر ہوئے۔ اربعین فی الختم نبوت اور خطبہ جمعہ کا تقریری امتحان ہوا۔

کورس کے تحریری امتحانات میں اوّل پوزیشن رول نمبر ۲۵ محمد عمر فاروق نے حاصل کی۔ رول نمبر ۲۲۲، محمد عمر منڈی بہاؤالدین نے دوسری پوزیشن حاصل کی اور رول نمبر ۲۵۸ محمد الیاس گلگت نے تحریری امتحان میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔

اسی طرح تقریری مقابلے میں رول نمبر ۲۳۵ محمد شاہین اختر قصور نے اوّل پوزیشن حاصل کی۔ دوسری پوزیشن بہاولپور کے محمد طیب ظفر رول نمبر ۲۷ نے حاصل کی اور رول نمبر ۵۷ محمد ضیاء الحق جن کا تعلق ڈسٹرکٹ چکوال سے ہے نے تقریری امتحان میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔

اسمائے گرامی شرکاء کورس:

نمبر شمار	نام وولدیت	ضلع	نمبر شمار	نام وولدیت	ضلع
1	عاقب جاوید بن محمد طفیل جاوید	لودھراں	2	محمد مبشر نذیر بن محمد نذیر	چنیوٹ
3	انس رضوان بن قاری شبیر احمد عثمانی	چنیوٹ	4	عبدالمنان بن محمد بخش	رحیم یار خان

5	محمد شاہد اقبال بن محمد اقبال	چنیوٹ	6	محمد عامر شہزاد بن غلام حیدر	چنیوٹ
7	محمد عمران کبیر بن محمد کبیر	چنیوٹ	8	سہیل احمد بن محمد ناصر	چنیوٹ
9	حبیب اللہ بن عامیل خان	ٹانک	10	رحمت اللہ بن حاجی گل محمد	لورالائی
11	محمد عمران بن عبدالرشید	سیالکوٹ	12	شفقت اعجاز بن محمد اعجاز	خوشاب
13	طاہر ریاض بن ریاض حسین	خانیوال	14	وارث الانبیا بن مولوی عبدالمنان	مردان
15	امیر حمزہ بن معراج الدین	مالاکنڈ	16	محمد عابد بن محمد جہانگیر	آزاد کشمیر
17	ساجد محمود بن مشتاق احمد	خانیوال	18	ابرار احمد بن ثناء اللہ اعوان	مظفر آباد
19	محمد عباس ایوبی بن محمد ایوب	مظفر آباد	20	یوسف خان بن منور خان	دیر
21	نوید شاہد بن ڈاکٹر فضل الٰہی	اٹک	22	ہشتمند خان بن مشال محمد	مالاکنڈ
23	آصف اللہ بن رحمت اللہ	ہری پور	24	عبدالقادر بن محمد امیر خان	باغ
25	سمیع اللہ بن نقیب احمد	مالاکنڈ ایجنسی	26	جواد حسین بن محمد حسین	ہٹیاں بالا
27	محمد سلیم بن غلام شبیر	ڈی آئی خان	28	محمد منشاء بن محمد اقبال	سرگودھا
29	محمود الرحمٰن بن خطاب گل	کرک	30	طارق محمود بن جمیل محمود	سرگودھا
31	عبدالصمد بن جناب گل	ہنگو	32	بلال حمید بن حمید اللہ خان	مردان
33	محمد عطاء المحسن بن کرم الٰہی	بہاول پور	34	بشیر احمد لون بن عبدالغنی لون	مظفر آباد
35	محمد محسن بن عبدالمجید	آزاد کشمیر	36	ابوبکر صدیق بن عبدالشکور	رحیم یار خان
37	محمد طیب بن مولانا غلام مصطفیٰ	بہاول پور	38	محمد عمران بن مقبول احمد	بہاول پور
39	محمد مصعب عمر بن خواجہ عمر ناصر	بہاول پور	40	حافظ محمد علی بن مولانا عبدالشکور	بہاول پور
41	محمد ارشد بن ملک واحد بخش	بہاول پور	42	محمد حسن بن عبدالخالق	بہاول پور
43	محمد ابوبکر صدیق بن محمد اکرم دلشاد	بہاول پور	44	محمد ابرار قمر بن محمد قمر منیر	لاہور
45	سمیع اللہ بن محمد اسماعیل	جہلم	46	محمد اکرم بن عبدالقادر	بہاول پور
47	محمد شاہد بن عاشق محمد	بہاول پور	48	عبدالصمد بن قاری عبدالرزاق	سکھر
49	کلیم اللہ بن عنایت اللہ	سکھر	50	عبدالحئی بن مولانا عبداللطیف	سکھر
51	عمران احمد پھل بن محمد عرس	نواب شاہ	52	محمد اسلم گل بن خیر محمد گل	نوشہرو فیروز
53	عبدالجبار مچل بن شمس الدین مچل	نوشہرو فیروز	54	عبدالرزاق نہڑی بن محمد موچار نہڑی	عمرکوٹ
55	سلیم اللہ گل بن خیر محمد گل	نوشہرو فیروز	56	حسین احمد بن جندوڈا	رحیم یار خان
57	محمد عباس جمالی بن عالم خان جمالی	ٹمیاری	58	محمد عامر گل بن عبدالغفور	خیر پور
59	محمد آصف بن محمد یعقوب چانڈیہ	نوشہرو فیروز	60	خلیل اللہ بن عالم خان	نوشہرو فیروز

61	شبیر حسین بن لعل خان	خوشاب	62	عبدالواحد بن محمد الیاس	چنیوٹ
63	محمد عثمان بن غلام مصطفیٰ	خانیوال	64	نوید احمد بن پشم گل	ٹوبہ ٹیک سنگھ
65	محمد ندیم بن محمد عاشق	ٹوبہ ٹیک سنگھ	66	محمد اسرار بن محمد دین	بھاولنگر
67	دین محمد بن محمد یوسف	کشمور	68	عبدالقیوم بن عبدالوہاب	نصیرآباد
69	محمد خان نہڑی بن عبدالکریم نہڑی	عمرکوٹ	70	عبدالمالک مورجو بن عبدالغنی مورجو	نوشہروفیروز
71	عبداللطیف بن غلام ربانی	مظفرآباد	72	محمد عتیق الرحمٰن بن محمد رفیق	شیخوپورہ
73	محمد صفدر بن فضل کریم	مظفرگڑھ	74	محمد شاکر بن حافظ ربنواز	مظفرگڑھ
75	محمد ضیاء الحق بن محمد ظہور الحق	چکوال	76	شفیق الرحمٰن بن حافظ محمد بخش	لودھراں
77	محمد ارشد بن محمد صدیق	ملتان	78	محمد یوسف نواز بن محمد ربنواز	رحیم یارخان
79	حافظ حماد فاروق بن مولانا عمر فاروق	راولپنڈی	80	محمد کامران بن انعام اللہ	کلاچی
81	محمد ہارون بن رحمت اللہ	ڈی آئی خان	82	صابر شاہ بن سید نجم الوہاب	صوابی
83	تنویر احمد بن غلام محمد	بہاول نگر	84	حاکم خان بن محمد نواز خان	میانوالی
85	محمد احمد بن عبدالحکیم	بہاول نگر	86	محمد رضوان بن محمد رمضان	ڈی آئی خان
87	عاطف ادریس بن محمد ادریس	سیالکوٹ	88	فیاض احمد عثمانی بن قاری غلام مرتضیٰ	سیالکوٹ
89	محمد سفیان بن محمد یاسین	سیالکوٹ	90	قمر فیاض احمد بن فیاض احمد	سیالکوٹ
91	محمد سعید بن عظیم بخش	مظفرگڑھ	92	محمد اقبال بن مرید حسین	ڈی آئی خان
93	محمد احسان اللہ بن خان محمد	میانوالی	94	محمد اظہر بن امام بخش	ڈی آئی خان
95	محمد صدیق بن سید گل خان	بھکر	96	محمد اعظم بن عبدالغفور	قصور
97	محمد بلال معاویہ بن قاری عزیز الرحمٰن	بھکر	98	محمد زبیر بن عبدالرزاق	ساہیوال
99	احمد سعید بن محمد سرور عابد	ساہیوال	100	شہباز اختر بن محمد اسحاق	ساہیوال
101	کفایت شاہ بن زمان خان	نوشہرہ	102	محمد عارف بن دین محمد	قصور
103	محمد خالد بن خادم حسین	خانیوال	104	محمد جاوید بن عبدالغفور	ملتان
105	محمد عمران بن اصغر علی	فیصل آباد	106	عمران خالد بن خالد محمود	بھکر
107	اسد شفیق بن محمد شفیق	جھنگ	108	سجاد علی حیدر بن میاں محمد	خوشاب
109	عبدالغفار بن محمد اکرم	اٹک	110	عبدالمالک بن مولوی دوست محمد	کوہلو
111	شکیل احمد بن محمد شفیع	قصور	112	منصور احمد بن رمضان	نوشہرہ
113	شفیع اللہ بن نورولی	نوشہرہ	114	محمد عثمان بن ہمت خان	نوشہرہ
115	نعیم الحق بن ثناء الدین	نوشہرہ	116	جنید انجم بن گل بہادر	نوشہرہ

117	معروف ہاشم رشید بن عبدالرشید	ٹوبہ ٹیک سنگھ	118	غفران حیدر بن رفاقت حسین	اوکاڑہ
119	عمر فاروق بن محمد اقبال	فیصل آباد	120	عبدالباسط بن خالد حسن	بھاولنگر
121	بدر جلیل بن جلیل الرحمٰن	بھاولنگر	122	محمد عمر بن محمد اعظم	بھاولنگر
123	حافظ عبدالرحمٰن بن حافظ باغ علی	بھاولنگر	124	برکت علی عابد بن اصغر علی خالد	چنیوٹ
125	محمد عامر جمیل بن محمد جمیل	ننکانہ	126	سیف الرحمٰن بن عبدالرحمٰن	بندکورائی
127	عبدالمجید بن عطاء المحسن	فیصل آباد	128	محمد طلحہ احسن بن محمد احسن	فیصل آباد
129	محمد عبداللہ بن جمعہ خان	اپردیر	130	محمد نعیم اللہ بن امیر محمد	بکھر
131	ذیشان ریاض بن ریاض الحق	ٹوبہ ٹیک سنگھ	132	محمد طیب بن جواز الحق	ٹوبہ ٹیک سنگھ
133	محمد شفیق ندیم بن محمد رفیق ندیم	خانیوال	134	علی حسنین بن صوفی حقنواز	جھنگ
135	جمیل احمد تنولی بن بنارس خان	ایبٹ آباد	136	سہیل عباس بن محمد سعید اختر	حافظ آباد
137	بابر شہزاد بن عبداللطیف	فیصل آباد	138	فدا حسین بن حبیب اللہ	گلگت
139	محمد زبیر بن علاؤ الدین	شیخوپورہ	140	فضل ربی حقانی بن ہاشم خان	کرم ایجنسی
141	راشد امین حقانی بن زرستان	نوشہرہ	142	احمد مصطفیٰ بن عبدالوہاب	صوابی
143	محمد صلاح الدین بن محمد امین	خانیوال	144	سجاد معاویہ بن عتیق الرحمٰن	مانسہرہ
145	ملک محسن شہزاد بن طالب حسین	جھنگ	146	مزمل حسین بن محمد علی	جھنگ
147	محمد ابوبکر صدیق بن قاری غلام حسین	جھنگ	148	محمد عابد بن محمد اقبال	رحیم یارخان
149	غلام عباس بن محمد ابراہیم	مظفر گڑھ	150	محمد طارق بن حافظ محمد یار	رحیم یارخان
151	وقاص نصیر بن نصیر احمد	رحیم یارخان	152	عبدالماجد بن محمد یونس	بہاول نگر
153	محمد الیاس خان بن محمد اللہ	ہنگو	154	محمد ارشد بن محمد اسلم	لیہ
155	عبدالرحمٰن عابد بن قابل شاہ	اٹک	156	محمد شاہد عقیل بن عبدالمجید	ساہیوال
157	محمد بابر خان بن محمد یونس	مانسہرہ	158	اسداللہ خان بن شیر عباس خان	بنوں
159	محمد زاہد بن محمد شفیق	رحیم یارخان	160	محمد ذیشان بن یار محمد	میانوالی
161	اطہر محمود بن اکرام علی	ننکانہ	162	راحت محمود بن محمد اسلم	ننکانہ
163	کلیم اللہ بن قاری شبیر احمد عثمانی	فیصل آباد	164	اسداللہ غالب بن حاجی فیض رسول	فیصل آباد
165	عدنان رشید بن محمد رشید	بھاولنگر	166	شہزاد محمود بن محمد ذوالفقار	فیصل آباد
167	محمد بلال بن غلام ربانی	راولپنڈی	168	محمد اجمل رحمانی بن محمد بوٹا رحمانی	فیصل آباد
169	احسان معاویہ بن محمد علی	لاہور	170	محمد فیاض بن عبدالحلیم	لودھراں
171	حسنین معاویہ بن محمد منظور احمد	منڈی بہاؤالدین	172	محمد ریاض بن محمد ایوب	قصور

173	محمد افضال بن شمس الزمان	قصور	174	یاسر شہزاد بن ناصر علی	فیصل آباد
175	محمد حماد علی بن عبدالمجید	فیصل آباد	176	خرم وقاص بن محمد یار فگار	فیصل آباد
177	جمیل احمد بن مولانا شکیل احمد	لاہور	178	محمد عبدالمنان بن محمد اشرف علی	منڈی
179	محمد جمیل بن اللہ وسایا	راجن پور	180	محمد اظہر بن حاجی عبدالغفار	ڈی جی خان
181	عبدالاحد اویس بن محمد ظفر اقبال	راجن پور	182	قادر بخش بن حاجی نور محمد	لاہور
183	رانا ظہیر حسن بن رانا مہدی حسن	چنیوٹ	184	محمد شعیب انجم بن محمد رمضان انجم	قصور
185	انعام الحسن بن احمد حسن	قصور	186	سعید الرحمٰن خان بن عطاء اللہ خان	کوہاٹ
187	جلال حبیب بن عبدالرشید	کوہاٹ	188	محمد اقبال بن رحیم خان	دیر
189	فیضان الحق بن طالب الحق عباسی	لاہور	190	عبدالعزیز حیات بن حیات اللہ	مانسہرہ
191	محمد عمران بن قاری عبدالرزاق	مظفر گڑھ	192	محمد فہیم بن محمد ابراہیم	ڈی آئی خان
193	اللہ دتہ بن احمد علی	خانیوال	194	محمد عمران بن خان محمد	مظفر گڑھ
195	محمد نعمان بن اسلام الدین	سرگودھا	196	محمد اویس احمد بن شکیل احمد شہزاد	راولپنڈی
197	محمد یامین بن محمد اسرائیل	مانسہرہ	198	ہارون رشید بن فقیر خان	پشاور
199	محمد سعید بن فدا حسین	مانسہرہ	200	محمد طاہر بن محمد عارفین	مانسہرہ
201	محمد ایوب بن حسین بخش	مٹیاری	202	محمد خالد عابد بن مولانا یار محمد عابد	بہاول پور
203	محمد عزیز اللہ بن غلام محمد	بہاول پور	204	محمد اصغر علی بن اللہ داد	بہاول پور
205	محمد اکرم بن محمد مدنی خان	بہاول پور	206	محمد اکمل بن محمد مدنی خان	بہاول پور
207	محمد سجاد بن محمد یار	بہاول پور	208	عبدالماجد بن حبیب احمد	بہاول پور
209	محمد عمر فاروق بن رحیم بخش	وہاڑی	210	محمد سہیل بن محمد اشتیاق	بہاول پور
211	محمد یوسف معاویہ بن عبدالعزیز	بہاول پور	212	عبدالمجید بن اللہ وسایا	بہاول پور
213	محمد اختر بن حاجی محمد بخش	مظفر گڑھ	214	عبدالصمد بن محمد طیب اطہر	فیصل آباد
215	اسد اللہ زاہد بن سبحان زاہد	اسلام آباد	216	محمد یاسر قاسمی بن عبدالوحید قاسمی	اسلام آباد
217	حافظ عبدالعزیز بن ملک فردوس	پشاور	218	محمد یونس چیمہ بن محمد اسلم چیمہ	بہاول پور
219	محمد جاوید بن غلام اکبر	بہاول پور	220	محمد امتیاز حسین بن عبدالغفور	بہاول پور
221	عبدالرشید بن عبدالعزیز	بہاول پور	222	محمد عمر بن ملک خوشی محمد	منڈی
223	محمد عمر فاروق بن محمد اسلم	اوکاڑہ	224	شاہد اقبال بن سردار علی	اوکاڑہ
225	محمد یار قمر بن محمد مشتاق	اوکاڑہ	226	اعجاز حسین بن قادر بخش	اوکاڑہ
227	محمد عاصم بن محمد قاسم	بہاول پور	228	محمد نوید جاوید بن جاوید اقبال	بہاول پور

229	محمد آصف بن سکندر علی	چنیوٹ	230	محمد سلیمان بن حافظ عبدالمالک	مظفرگڑھ
231	وقاص انوراقبال بن انوراقبال	لاہور	232	محمد عارف بن عبدالکریم	راجن پور
233	محمد ریاض بن محمد یٰسین	فیصل آباد	234	محمد کامران بن عاشق حسین	راولپنڈی
235	شاہین اختر بن محمد اختر	قصور	236	محمد سلیم بن محمد یٰسین	بہاول نگر
237	عبدالرحمٰن بن محمد یامین	جھنگ	238	محمد اعظم بن اللہ دتہ	فیصل آباد
239	محمد آصف ندیم بن عبدالغفار	جھنگ	240	محمد نواز بن نور احمد	فیصل آباد
241	محمد صابر بن عبدالمجید	قصور	242	محمد عثمان زاہد بن صادق علی	ننکانہ
243	محمد جاوید بن محمد اصغر	ننکانہ	244	محمد ابوبکر بن صادق علی	ننکانہ
245	محمد قاسم بن احمد دین	شیخوپورہ	246	محمد کامران بن مشال خان	نوشہرہ
247	خالق محمود بن منیر احمد	رحیم یار خان	248	عبدالصمد بن صلاح الدین	فیصل آباد
249	محمد متین بن محمد سعید	کراچی	250	محمد رضوان بن قاری فیض الرحمٰن	کراچی
251	محمد لئیق الرحمٰن بن محمد یعقوب	گوجرانوالہ	252	محمد عمر فاروق بن عبیداللہ	اٹک
253	محمد امجد اسلام بن اسلام الدین	کراچی	254	محمد مصطفیٰ نذیر بن حاجی نذیر احمد	کراچی
255	وقاص جہانگیری بن عطائی خان	کراچی	256	محمد خادم بن مولانا غلام فرید	کراچی
257	ہارون رشید بن محمد مسکین	کراچی	258	محمد الیاس بن میرزا خان	گلگت
259	محمد عمر فاروق بن غلام یٰسین	کراچی	260	نور احمد بن محمد اسماعیل	کراچی
261	سعد احمد بن حیدر عثمانی	کراچی	262	محمد اختر علی بن شرف خان	چکوال
263	زین العابدین بن حیات خان	کراچی	264	گلزار احمد بن جہانزیب	کراچی
265	محمد فرقان بن عبدالرشید	کراچی	266	محمد یعقوب بن محمد حنیف	کراچی
267	مزمل شبیر بن محمد شبیر	کراچی	268	محمد انور بن غلام محمد	رحیم یار خان
269	طالب حسین بن رحمت اللہ	خیر پور میرس	270	غلام مصطفیٰ بن حاجی سرور	خیر پور میرس
271	امداد اللہ بن محمود خان	خیر پور میرس	272	محمد طیب ظفر بن ڈاکٹر محمد ظفر	بہاول پور
273	محمد شفیق عثمانی بن شبیر احمد	بہاول پور	274	محمد ساجد بن واثق حسین	بہاول پور
275	محمد یونس خان بن محمد بخش خان	بہاول پور	276	محمد سلمان بن نذیر احمد	رحیم یار خان
277	محمد اصغر بن محمد صادق	بہاول پور	278	محمد مکی بن مولانا اللہ یار	وہاڑی
279	محمد نعیم بن محمد عطاء اللہ	بہاول پور	280	عبدالمالک بن محمد نواز خان	بہاول پور
281	محمد احمد بن محمد بلال خان	بہاول پور	282	محمد معظم بن محمد حنیف	وہاڑی
283	صدیق عثمان بن مولانا عبدالستار	بہاول پور	284	ظہیر احمد بن غلام حسین	گھوٹکی

285	عبدالحمید بن محمد حسن	گھوٹکی	286	محمد ادریس بن محمد ہاشم	سکھر
287	محمد ارشاد گوندل بن یونس علی	حافظ آباد	288	عابد محمود بن اسلام دین	شیخوپورہ
289	محمد آصف بن عبدالرحیم	مظفر گڑھ	290	امداداللہ بن محمد راشد	سکھر
291	محمد عمیر خالد بن محمد خالد محمود	گوجرانوالہ	292	ممتاز احمد بن منظور حسین	فیصل آباد
293	وسیم احمد بن عبداللطیف	ٹوبہ ٹیک سنگھ	294	شیراز شوکت بن شوکت علی	گجرات
295	نور سلطان بن محمد افضال	گجرات	296	محسن یعقوب بن محمد یعقوب	گجرات
297	عثمان ضیاء بن ضیاء اللہ	گجرات	298	نصراللہ ارشد بن ارشد علی	گجرات
299	محمد علی بن محمد اخلاق	کوٹلی	300	اسدالرحمٰن بن اعجاز الکریم	گجرات
301	عباس احمد بن عبدالمجید	گجرات	302	محمد مبین ضیاء بن محمد امین ضیاء	لاہور
303	عبدالرحمٰن ساجد بن نور احمد	فیصل آباد	304	اسد علی بن ارشاد احمد	فیصل آباد
305	محمد وقاص انجم بن محمد ظہور احمد	فیصل آباد	306	محمد عبدالماجد بن محمد قدیر	لودھراں
307	عبدالرحمٰن بن محمد خالد	فیصل آباد	308	محمد ناصر بن محمد نواز	بہاول پور
309	محمد رضوان بن عبدالستار	بہاول پور	310	محمد طاہر بن عبدالرزاق	بہاول پور
311	غلام مصطفیٰ بن محمد رمضان	ڈی جی خان	312	محمد عمیر بن عبدالواحد	لودھراں
313	محمد طیب بن اللہ بخش	بہاول پور	314	محمد منیب الرحمٰن بن ملک محمد اکرم	بہاول پور
315	محمد ابوبکر بن غلام قادر	بہاول پور	316	محمد مغیرہ ظفر بن محمد ظفر	بہاول پور
317	محمد شمس الرحمٰن بن محمد طیب	بہاول پور	318	رضوان افتخار بن افتخار اللہ خان	راولپنڈی
319	زاہد محمود بن عبدالغفور	سیالکوٹ	320	فرمان علی بن گلزار احمد	سیالکوٹ
321	حامد اللہ بن پائندہ خان	نوشہرہ	322	محمد ارشاد بن شیر افسر خان	صوابی
323	حضرت بلال بن محترم گل	چارسدہ	324	محمد شاہ بن امان اللہ	اپردیر
325	محمد یوسف بن امام بخش	ڈی جی خان	326	عابد شہزاد بن محمد اشرف	بھکر
327	محمد ندیم بن محمد دین	کراچی	328	غلام مصطفیٰ بن سعداللہ	چنیوٹ
329	محمد جاوید بن محمد اعظم	مظفر گڑھ	330	سلطان احمد بن عبدالقادر	وہاڑی
331	عبدالخالق بن نذیر احمد	وہاڑی	332	معتز احمد بن فیض محمد	چارسدہ
333	محمد ارشد بن محمد حبیب	چارسدہ	334	محمد اسماعیل بن محمد رمضان	خوشاب
335	محمد احسان الحق بن محمد اسلم	گوجرانوالہ	336	محمد رمضان بن عنایت اللہ	میانوالی
337	محبت خان بن وکیل خان	پشاور	338	محمد خورشید بن اصغر علی	چنیوٹ
339	محمد فاروق بن شوکت علی	جھنگ	340	عبدالقدوس بن احمد خان	سرگودھا

341	مولوی بشیر خان بن فیروز دین	آزاد کشمیر	342	محمد عثمان ربانی بن محمد ربانی	کراچی
343	ارشد محمود بن فرزند علی	گوجرانوالہ	344	نوید احمد بن عبدالحمید	گجرات
345	طلحہ عثمان بن محمد رمضان	نارووال	346	عبیداللہ بن محمد ہاشم	نارووال
347	شہباز شریف بن محمد ظریف	میانوالی	348	محمد شاہد بن نذیر احمد	قصور
349	محمد عمر فاروق بن محمد عطاء اللہ	مظفرگڑھ	350	نذیر احمد بن ملک اللہ وسایا	مظفرگڑھ
351	محمد افضل گجر بن چوہدری عالمگیر	مظفرگڑھ	352	عبدالوحید بن عبدالحمید نقشبندی	مظفرگڑھ
353	عبدالشکور بن حاجی الٰہی بخش	مظفرگڑھ	354	محمد عامر نواز بن رب نواز	مظفرگڑھ
355	شاہد محمود بن محمد خالد محمود	مظفرگڑھ	356	محمد آصف بن محمد اسلم	مظفرگڑھ
357	محمد ممتاز بن حاجی عبدالغفور	مظفرگڑھ	358	محمد جہانگیر بن محمد صادق	مظفرگڑھ
359	محمد آصف بن محمد نذیر احمد	رحیم یار خان	360	حفیظ الرحمٰن بن محمد صدیق	مظفرگڑھ
361	محمد فیصل اقبال بن محمد اقبال	مظفرگڑھ	362	محمد عمران بن قاری عبدالرشید	مظفرگڑھ
363	محمد خلیل معاویہ بن منیر احمد	مظفرگڑھ	364	عبدالکریم اشرفی بن مولوی اشرف دین	رحیم یار خان
365	محمد سجاد بن غلام قادر	بہاول پور	366	محمد صفدر بن حاجی محمد نواز	لودھراں
367	عبدالحسیب بن ارشد محمود	سیالکوٹ	368	اسرار احمد بن سلطان احمد	دیر
369	احمد علی بن طالب حسین	ساہیوال	370	سعید الرحمٰن بن قاری عبدالرحمٰن ضیاء	جھنگ
371	عبیداللہ معاویہ بن محمد احمد	ملتان	372	محمد قاسم بن محمد اعظم	ملتان
373	شبیر احمد بن احمد خان	منڈی بہاؤالدین	374	عبدالرب بن محمد فاضل	اٹک
375	ارشاد احمد بن عبدالغنی	گھوٹکی	376	محمد عثمان بن محمد فیاض	رحیم یار خان
377	مجیب الرحمٰن بن حفیظ الرحمٰن	وہاڑی	378	ضیاء اللہ بن حبیب اللہ	کراچی
379	محمد یاسر مجید بن مجید اختر	بہاول پور	380	محمد امین بن محمد اقبال	چنیوٹ
381	محمد بلال مکی بن حافظ بشیر احمد	ملتان	382	محمد سعد اللہ بن قاری حماد اللہ	رحیم یار خان
383	محمد کاشف بن کریم بخش	رحیم یار خان	384	محمد ناصر محمود بن مقبول احمد	بہاول نگر
385	قادر بخش بن قاری شمس الدین	رحیم یار خان	386	سیف اللہ بن محمد منیر	فیصل آباد
387	محمد سرفراز بن محمد سرور	قصور	388	عبدالستار بن محمد احمد	مظفرگڑھ
389	محمد فاروق بن غلام مرتضٰی	مظفرگڑھ	390	محمد ارشد بن غلام فرید	سرگودھا
391	محمد ہارون بن عبداللطیف	فیصل آباد	392	عبدالواجد بن الہندو	گھوٹکی
393	عبدالجبار بن محمد قاسم	گھوٹکی	394	عبدالمجید بن عبدالرحمٰن	بہاول پور
395	محمد محسن عزیز بن عزیز الرحمٰن	خانیوال	396	حافظ محمد شاہد بن محمد سرور	گوجرانوالہ

397	محمد اکرام الحق بن باقر حسین	خانیوال	398	محمد عبدالرحمٰن بن قاری فیض محمد	رحیم یارخان
399	محمد ذیشان بن اشتیاق احمد	نارووال	400	افتخار حسین بن اللہ دیار	فیصل آباد
401	اورنگزیب بن دوست محمد	ہری پور	402	توصیف اقبال بن عبدالستار	کراچی
403	محمد نوید شاہ بن محمد روزدار شاہ	شیخوپورہ	404	ابوسفیان بن عبدالخالق	گوجرانوالہ
405	یاسر منیر بن امیر باز	چکوال	406	محمد خبیب احمد بن محمد رمضان صدیقی	چکوال
407	محمد اقبال بن سراج دین	حافظ آباد	408	عبدالسمیع بن قاری عبدالحئی	مظفرگڑھ
409	عمران سمیر بن سمیر خان	قصور	410	محمد آصف اقبال بن محمد اقبال	گوجرانوالہ
411	وقاص احمد جان بن محمد جان	اٹک	412	محمد سرفراز بن چوہدری شمشاد علی	رحیم یارخان
413	محمد عارف بن حفیظ اللہ قریشی	ڈی جی خان	414	محمد نور بن محمد ظاہر شاہ	راولپنڈی
415	محمد عامر بن محمد اسلام الدین	مظفرگڑھ	416	محمد رضوان بن نزیارام	بہاول پور
417	وقار احمد بن منیر احمد اختر	بہاول پور	418	محمد لقمان بن حاجی انوار الحق	بہاول پور
419	محمد مدبر عزیز بن عزیز قمر	وہاڑی	420	فرخ شہزاد بن دین محمد	عمرکوٹ
421	محمد سلیم بن محمد علی	خانیوال	422	محمد فاروق بن محمد ادریس	گوجرانوالہ
423	محمد طیب بن حافظ محمد ابوبکر	سیالکوٹ	424	محمد ابوبکر بن حافظ عبداللطیف	گوجرانوالہ
425	محمد متین ضیاء بن محمد امین ضیاء	لاہور	426	محمد عاصم علی شاہ بن سید زین العابدین	ایبٹ آباد
427	محمد جان عالم بن محمد کمال	پشاور	428	محمد صادق بن محمد عمر	پشاور
429	محمد معاذ بن میاں ریاض احمد	رحیم یارخان	430	محمد عثمان بن مرزا محمد اختر	رحیم یارخان
431	جہانگیر اسحاق بن محمد اسحاق	کوٹلی	432	محمد اشفاق بن ولد اقبال مسیح	شیخوپورہ
433	محمد امجد بن خلیل احمد	قصور			

نوٹ: رول نمبر ۵،۶،۳۹،۴۰،۵۶،۶۲،۷۶،۱۳۱،۱۹۰،۱۹۳،۱۹۷،۱۹۹،۲۰۰،۲۲۳،۲۲۴،۲۲۵،۲۲۶،۲۲۹،۲۷۱،۳۲۰،۳۸۲، ۳۸۳،۳۹۸،۳۹۹،۴۱۰،۴۱۱،۴۱۵،۴۲۸ کے حامل حضرات امتحان میں شریک نہ ہوئے۔

عظمت قرآن وتحفظ ختم نبوت کانفرنس نواب شاہ

مؤرخہ ۱۷؍جولائی ۲۰۱۱ء بروز اتوار جامع مسجد کبیر ریلوے اسٹیشن نواب شاہ میں عظمت قرآن وتحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز بعد نماز عشاء سے ہوا۔ تلاوت کلام پاک قاری عطاء الرحمٰن مدنی اور قاری طیب نے کی۔ حافظ نعیم شاکر نے نظمیں پڑھیں۔ پھر مولانا سعید احمد گھوٹکی والوں کا بیان ہوا۔ اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میرپور خاص کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی اور مولانا گل حسن گبول گھوٹکی والوں کا بیان ہوا۔ آخر میں مولانا عبدالغفور حقانی نے خطاب کیا اور دعاء کرائی۔ یہ کانفرنس مولانا عبدالسلام کی زیرصدارت ہوئی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا قاری محمد امجد نے انجام دیئے۔

اس کانفرنس میں مولانا قاری محمد ارشد مدنی کے ایصال ثواب کے لئے خصوصی دعاء کرائی گئی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان اکتوبر ۲۰۱۱ء ص۱۱)

ختم نبوت کانفرنس سکرنڈ

مؤرخہ ۱۸؍جولائی ۲۰۱۱ء بروز پیر جامع مسجد مدینہ میں جمعیت علماء اسلام سکرنڈ کے تعاون سے ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کی صدارت مولانا مفتی احمد خان نے کی۔ کانفرنس کا باقاعدہ آغاز صبح نو بجے تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ مولانا علی احمد چنہ نے نعت پڑھی۔ مولانا مفتی زین العابدین، مولانا نظام الدین جوکیو، مولانا تجمل حسین، آخر میں مہمان خاص عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میرپورخاص کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی کا خطاب ہوا اور کانفرنس کا اختتام مفتی احمد خان کی دعاء پر ہوا۔ اس کانفرنس میں مولانا مسرور احمد، مولانا مفتی سلیم اللہ، حافظ عبدالخالق خاصخیلی، مولانا علی نواز پرھیار، مولانا عبدالغفار سمیت دیگر تمام مقامی علماء کرام نے بھرپور شرکت کی۔

(ماہنامہ لولاک ملتان اکتوبر ۲۰۱۱ء ص۱۱)

عظمت قرآن کانفرنس

مغرب سے رات گئے تک مدرسہ اشرفیہ تعلیم القرآن محلہ اندرون حسن ابدال کے زیراہتمام عظمت قرآن کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی سرپرستی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن اور جامعہ دارالقرآن فیصل آباد کے مہتمم قاری محمد یاسین مدظلہ نے کی۔ کانفرنس سے دارالعلوم دیوبند کے فاضل اور حضرت مدنی کے شاگرد رشید مولانا مطلع الانوار ضرب مؤمن کے کالم نویس قاری منصور احمد، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ کانفرنس رات گئے جاری رہی۔

(ماہنامہ لولاک ملتان اگست ۲۰۱۱ء ص۳۹)

ختم نبوت کورس ٹوبہ ٹیک سنگھ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے زیراہتمام دوسرا سالانہ ختم نبوت کورس کا انعقاد ہوا۔ کورس ٹوبہ شہر ومضافات کے مختلف مقامات پر منعقد ہوئے۔ تمام مقامات پر مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین میں سے مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا غلام حسین جھنگ، مولانا عبدالحکیم نعمانی چیچہ وطنی، مقامی علماء کرام میں سے مولانا عطاء اللہ شاکر بیریانوالے، مولانا سعد اللہ سعدی، مولانا مجیب الرحمٰن لدھیانوی، مولانا نصراللہ انور نے شرکت کی۔ حضرات نے کورس میں شرکاء کو اپنے اپنے بیانات سے مستفید فرمایا۔ ایک مرتبہ پھر ٹوبہ شہر ومضافات ختم نبوت کی صداؤں سے گونج اٹھا۔ ان تمام پروگراموں میں سرپرستی محترم قاضی فیض احمد، صدارت مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی امیر مجلس ٹوبہ ٹیک سنگھ، قیادت مولانا سید مطیع الرحمٰن عباسی نے کی۔ جب کہ کورس کی ذمہ داری قاضی امتیاز احمد، شیخ زاہد، لالہ عثمان بٹ کی تھی اور نگران ومعاون خاص مولانا محمد خبیب مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ ٹیک سنگھ تھے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان ستمبر ۲۰۱۱ء ص۵۵)

۳۷ویں یوم ختم نبوت کے حوالے سے ختم نبوت کانفرنسوں کا انعقاد

۷؍ستمبر ۲۰۱۱ء یوم ختم نبوت کے حوالے سے ملک بھر میں اجتماعات ہوئے۔ جس میں ۷؍ستمبر ۲۰۱۱ء کا مرکزی پروگرام صوبہ خیبرپختونخواہ کے دارالحکومت پشاور، مردان عیدگاہ، مرکزی جامع مسجد پبی نوشہرہ میں بھی حسب سابق امسال ۳۷واں یوم ختم نبوت انتہائی مذہبی ولولے سے منایا گیا۔ ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت کے مجاہدین اور شہداء کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ کانفرنس کو براہ

راست انٹرنیٹ پر براڈ کاسٹ کیا جارہا تھا۔پشاور میں سکیورٹی کے خدشہ اور انتظامیہ کی درخواست پر کانفرنس ختم نبوت چوک قصہ خوانی کی بجائے مسجد قاسم علی خان میں منعقد کی گئی۔ مسجد اپنی کشادگی کے باوجود تنگ دامانی کا مناظر پیش کررہی تھی جس کی وجہ سے مسجد کے باہر سڑکیں بھی شرکاء سے اٹ گئیں جن کو بڑی سکرین کے ذریعے مسجد کے باہر قصہ خوانی بازار میں جلسے کی کاروائی دکھائی جارہی تھی۔ پشاور اور مردان ختم نبوت کانفرنس خواجہ خواجگان مولانا خان محمد کے خلیفہ مجاز مولانا عبدالغفور قریشی دامت برکاتہم کے زیرصدارت شروع ہوئی۔ جب کہ پبی کانفرنس کی صدارت مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی نے کی۔مولانا اللہ وسایا تمام کانفرنسوں کے مہمان خصوصی تھے۔

پشاور میں کانفرنس کا آغاز قاری محمد عاصم سمیع کی تلاوت سے ہوا۔جنہوں نے ختم نبوت کے حوالے سے آیت تلاوت فرما کر غلامان محمد عربی ﷺ کے دلوں کو گرمایا۔ہدیہ نعت اور ترانہ ختم نبوت مولانا احسان قدیر اور طاہر رشید نے پیش کر کے مجمع لوٹ لیا۔پروفیسر مولانا خیرالبشر نے اپنے دلآویز خطاب میں مجاہدین ختم نبوت اور شہداء کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔انہوں نے کہا کہ جب ملک کی تمام دینی اور مذہبی جماعتوں نے ایک پلیٹ فارم مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے سٹیج سے ۱۹۷۴ء میں یک جہتی کا اظہار کیا تو ۹۰ سالہ قربانیاں رنگ لائیں۔علماء کرام سیاسی زعماء اور اہل وطن نے جیلیں بھر کر غلامئ خاتم النّبیین ﷺ کا ثبوت دیا اور بالآخر ۷ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی پاکستان نے متفقہ طور پر مرزا غلام قادیانی اور اس کی ذریت کے ناسور کو ملت اسلامیہ کے جسد اطہر سے کاٹ کر غیرمسلم اقلیت قرار دیا۔انہوں نے کہا کہ صوبہ خیبر پختونخواہ کے لئے یہ اعزاز ہے کہ اس تحریک کی قیادت خیبر تا کراچی اور قومی اسمبلی کے اندر اہل خیبر پختونخواہ کے علماء کرام نے فرمائی۔

کانفرنس کے مہمان خصوصی مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ تحفظ ختم نبوت کا کام خاتم النّبیین ﷺ کی سنت ہے اور اس کام میں لگ جانا ایسا ہے جیسے صدیقی لشکر میں شامل ہو جانا۔انہوں نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کا اساسی عقیدہ ہے جس کی اہمیت اللہ تعالیٰ نے اس عقیدے کے لئے ۱۰۰/آیتیں نازل فرما کر بیان فرمائی ہے۔، جب کہ آقائے مدنی ﷺ نے اپنے وصف ذاتی مقام ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ۲۱۰/احادیث مبارکہ ارشاد فرمائی ہیں۔مزید یہ کہ امت کا پہلا اجماع جو کہ صحابہ کرام ؓ کا اجماع تھا ختم نبوت کے مسئلہ پر دور صدیقی میں ہوا۔جب کہ مسیلمہ کذاب کے خلاف مسلح جہاد کیا گیا اور اسے کیفر کردار تک پہنچایا گیا۔انہوں نے کہا کہ ہر دور میں مسلمان حکمرانوں نے صدیقی سنت پر عمل کرتے ہوئے جھوٹے مدعیان نبوت کو جہنم واصل کیا۔برصغیر میں انگریز سامراج نے مسلمانوں میں تشتت اور افتراق کا بیج اپنے غلام مرزا غلام قادیانی کے ذریعے بویا جس نے انگریز سرکار کی اطاعت اور جہاد کی منسوخی کا چرخہ چلایا۔انہوں نے کہا کہ قادیانی اور اس کے پیروکاروں نے ہمیشہ ملت اسلامیہ کو نقصان پہنچایا ہے۔شاعر مشرق علامہ اقبال مرحوم نے درست فرمایا تھا کہ قادیانی اسلام اور وطن دونوں کے غدار ہیں۔یہی وجہ ہے کہ آج بھی ان لوگوں کی سرپرستی اہل یورپ اسلام دشمنی کے لئے کررہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ خاتم المرسلین ﷺ کے پروانے ان کی عیاریوں سے خود کو باخبر رکھیں اور اپنی اولاد کو عقیدہ ختم نبوت سے آگاہ رکھ کر قادیانیوں کے دجل وفریب سے بچائیں۔

قاری سمیع اللہ جان فاروقی نے فرمایا کہ ان کانفرنسوں کے انعقاد کا مقصد یہ ہے کہ جو نئی نسل ۹۰ کی دہائی سے بعد میں پیدا ہوئی ہے اپنے اسلاف کی عظیم قربانیوں سے آگاہ رہیں۔اسی مقصد کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیرسایہ تحفظ ختم نبوت کا کام کر کے حضور ﷺ کی شفاعت کے حقدار بننے کی کوشش فرمائیں۔

مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی نے فرمایا کہ اگر قادیانی چاند پر بھی چلے گئے تو وہاں بھی ان کا پیچھا کیا جائے گا۔انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو ملکی آئین کا پابند بنایا جائے اور امتناع قادیانیت آرڈیننس ۱۹۸۴ء پر عمل درآمد کرایا جائے۔ پشاور کانفرنس میں قرارداد یں مولانا شفیق الرحمٰن نے پیش کیں۔

پشاور کانفرنس کے شرکاء میں مولانا عبدالغفور قریشی، صاحبزادہ مولانا قاری محمد ذکریا، مولانا اللہ وسایا، مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی، مولانا نورالحق نور، پروفیسر مولانا خیرالبشر، پروفیسر مولانا اشفاق، مولانا میاں گل طوفان، مولانا لعل دادشاہ، قاری محمد حسین، مفتی عبدالشکور، مفتی واجد علی، مولانا عبدالکریم، قاری محمد عاصم، مولانا شفیق الرحمٰن، حکیم تاج محمد، مولانا بخت زادہ، مولانا سعید احمد، قاری شہادت عمر، مولانا محمود الحسن، مولانا قاری سیف اللہ، مولانا عابد کمال اور مجلس پشاور کے ٹاؤن ناظمین نائب ناظمین اور ضلع بھرکی دینی قیادت وعوام نے بھرپور شرکت فرمائی۔

<u>ختم نبوت کانفرنس مردان</u>: مردان ختم نبوت کانفرنس جو کہ جامع مسجد کسئی میں منعقد ہونی تھی۔شرکاء کی کثرت کی وجہ سے اس کو عیدگاہ شمسی روڈ میں منعقد کیا گیا۔مردان کانفرنس میں قادیانی مصنوعات اور قادیانیوں سے مکمل سوشل بائیکاٹ کا عہد لیا گیا۔کانفرنس کی صدارت شیخ مولانا عبدالغفور قریشی نے فرمائی۔مہمان خصوصی مولانا اللہ وسایا تھے۔مردان کانفرنس کثیر تعداد میں علماء کی شرکت کی وجہ سے بہت بارونق اور تاریخی اعتبار سے نہایت کامیاب رہی۔کانفرنس سے مقامی بزرگ علماء کے بیانات کے علاوہ مولانا الیاس گھمن، مولانا اللہ وسایا اور مجلس صوبہ خیبر پختونخواہ کے امیر مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی کا تاریخی خطاب ہوا۔

کانفرنس میں تلاوت کلام پاک اور نعت مقبول سے شرکاء کے دلوں کو گرمایا گیا۔جب کہ کانفرس کا اختتام شیخ مولانا عبدالغفور قریشی کی پرسوز اور رقت انگیز دعاء سے ہوا۔مردان کانفرنس کے شرکاء میں شیخ مولانا عبدالغفور قریشی، صاحبزادہ مولانا قاری محمد زکریا، مولانا اللہ وسایا، مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی، مولانا الیاس گھمن، مفتی رشید، مفتی خالد، حافظ فضل خالق، مولانا سعید اللہ، مولانا قاضی عمر خطاب، قاری اکرام الحق، مفتی اعظم افریقہ رضاء الحق، مولانا غلام ربانی المعروف محبّ باباجی، شیخ الحدیث مولانا اسرائیل، مولانا اعزاز الحق، سابقہ ایم این اے مولانا شجاع الملک، مولانا اسرارالحق حقانی، مولانا قاری عبدالغفور، مولانا ندیم، مولانا فضل علیم، مولانا مفتی سجاد الحجابی، مولانا فیضان الحق صوابی، مولانا عابد کمال اور ضلع بھرکی دینی قیادت نے شرکت فرمائی۔

<u>ختم نبوت کانفرنس پبی</u>: پبی ضلع نوشہرہ میں پہلی مرتبہ مسجد خان خیل میں یوم ختم نبوت کے حوالے سے کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔کانفرنس میں مقامی علماء اور کثیر تعداد میں عوام الناس نے شرکت فرمائی۔پبی کانفرنس کی صدارت مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی نے کی۔جب کہ مہمان خصوصی مولانا اللہ وسایا تھے۔مولانا کے خصوصی بیان کے بعد اختتامی بیان اور دعاء مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی نے کی۔ کانفرنس میں مولانا محمد زاہد جامع مسجد خان خیل، مولانا قاری محمد اسلم، مفتی حاکم علی، مفتی فضل غنی، مولانا عابد کمال اور ضلع بھرکی دینی قیادت نے شرکت فرمائی۔مولانا عبدالغفور قریشی پشاور میں رات گزار کر صبح مردان کانفرنس میں شرکت کے بعد ٹیکسلا روانہ ہوگئے، جس کے بعد انہوں نے کرک ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کرنی تھی۔جب کہ مولانا اللہ وسایا پبی سے مانسہرہ کے ساتھیوں عبدالرؤف روفی اور یاسر کے ہمراہ تھچھ اور کالاڈھاکہ تعزیتی دورے پر روانہ ہوگئے۔　　(ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۱ء ص۵۲تا۵۵)

ٹاؤن شپ لاہور میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

ستمبر۲۰۱۱ء میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹاؤن شپ کے زیر اہتمام سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس آرائیں چوک ٹاؤن شپ میں تزک واحتشام کے ساتھ منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا ضیاء اللہ شاہ بخاری، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد عالم طارق، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے مبلغ مولانا عبدالنعیم، مرکز ختم نبوت عائشہ مسجد لاہور کے خطیب مولانا محبوب الحسن، جامع مسجد ختم نبوت گوجرانوالہ کے خطیب مولانا عمر حیات لاہور، مرکز ختم نبوت کے امام ومدرس قاری محمد صدیق توحیدی سمیت متعدد علماء کرام نے شرکت کی۔ نعت ونظم سید سلمان گیلانی، ناصر محمود میلسوی نے پیش کی۔ کانفرنس کی صدارت سید نفیس الحسینی شاہ کے خادم خاص پیر رضوان نفیس نے کی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے علماء کرام نے کہا کہ قادیانیت اسلام سے متصادم گروہ ہے۔ قادیانی گروہ کا چیف گرو اور اس کی ذریت یہ انگریز کے نمک خوار ہیں اور خود مرزا بے ایمان نے انگریز کے کہنے پر جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا۔ قادیانی انگریز کے گماشتے اور ٹاؤٹ ہیں۔ قادیانی اسلام کا لبادہ اوڑھ کر سادہ لوح مسلمانوں کا ایمان لوٹنے کی ناپاک جسارت کررہے ہیں۔ جب تک دنیا میں ایک بھی قادیانی ہے ہماری ان کے خلاف پرامن آئینی اور قانونی جدوجہد جاری رہے گی۔ علماء کرام نے کہا کہ قادیانیوں کو پاکستان کی تمام عدالتوں اور پارلیمنٹ نے کافر قرار دیا ہے۔ علماء کرام نے اہل اقتدار سے پرزور مطالبہ کیا کہ عدالتوں کے فیصلہ جات اور پارلیمنٹ کے فیصلے کی روشنی میں قادیانیوں کو آئین اور قانون کا پابند بنائے۔ مقررین نے افسران، عوام اور زندگی کے ہر طبقے سے تعلق رکھنے والے حضرات سے گزارش کی کہ زر، زن اور ذاتی مفادات کی خاطر ختم نبوت کے عظیم مشن سے غداری نہ کریں۔ کانفرنس کے جملہ انتظامات یونٹ ٹاؤن شپ کے عہدیداران، کارکنان، بھائی محمد آصف، مولانا محمد کاشف، مفتی مبشر، قاری عبدالستار ابراہیمی نے کئے۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے سلسلے میں متعدد کارنر میٹنگز، تربیتی نشستیں رکھی گئیں۔ کارکنان ختم نبوت ٹاؤن شپ نے کانفرنس کو کامیاب بنانے میں رات دن بھرپور محنت اور جدوجہد کی۔ الحمدللہ! کانفرنس ہر لحاظ سے کامیاب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ان نوجوان کارکنوں کی محنت کو قبول فرمائے اور زیادہ سے زیادہ ختم نبوت کا کام کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین!　(ماہنامہ لولاک ملتان اکتوبر۲۰۱۱ء ص۸)

مولانا شجاع آبادی کا دورہ کوہاٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ۱۶؍ستمبر۲۰۱۱ء کو کوہاٹ شہر میں تشریف لائے۔ جہاں آپ نے جامع مسجد محلّہ میاں بادشاہ میں عشاء کی نماز کے بعد ’’عقیدۂ ختم نبوت دین اسلام کی بنیاد‘‘ کے عنوان پر ایک گھنٹہ بیان کیا، جس میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

۱۷؍ستمبر۲۰۱۱ء کو مدرسہ انوار الصحابہ ؓ جنگل خیل میں اسباق کی افتتاحی تقریب بعد نماز عصر منعقد ہوئی۔ جس میں مجلس خیبر پختونخواہ کے مبلغ مولانا محمد عابد کمال نے پشتو زبان میں بیان کیا، جب کہ آصف ترابی نے نعت پیش کی۔ بعدازاں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے فضیلت علم، مدارس کی اہمیت وضرورت اور عقیدۂ ختم نبوت پر خطاب کیا۔ مولانا محمد عاصم شنواری ناظم تبلیغ کوہاٹ نے مہمان مکرم کا شکریہ ادا کیا۔

۱۷/ستمبر بعد نماز عشا جامع مسجد سبیل ہنگو روڈ محمد زئی میں مولانا شجاع آبادی نے درس قرآن دیا۔جس میں نمازیوں کی کثیر تعداد کے علاوہ مولانا محمد اسماعیل مہتمم مدرسہ سیّدنا امیر معاویہ محمد زئی، قاری محمد عبداللہ نے خصوصی شرکت کی۔تمام پروگراموں کا انتظام حاجی محمد علی نے کیا۔مولانا شجاع آبادی نے جمعیت طلباء اسلام کے سابق رہنما حاجی جاوید پراچہ سے بھی ملاقات کی جب کہ رہائش حاجی محمد شعیب کے گھر محلّہ میاں بادشاہ میں رہی۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۲۳ تا ۳۱/اکتوبر ۲۰۱۱ء ص ۲۱)

ختم نبوت کانفرنس بہاول نگر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامع مسجد مہاجر کالونی میں مؤرخہ ۱۶/ستمبر ۲۰۱۱ء کو سالانہ ختم نبوت کانفرنس حکیم العصر شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرپرستی اور شیخ الحدیث مولانا جلیل احمد اخون کی خصوصی دعاء سے انعقاد پذیر ہوئی۔جس کی صدارت خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد کے جانشین مولانا خواجہ خلیل احمد کندیاں شریف نے کی۔

تمام مکاتب فکر کے علماء نے خطاب کیا۔تلاوت کلام جناب قاری عبدالحمید صدیقی نے کی۔ہدیہ نعت جناب حافظ محمد شریف منچن آبادی، حافظ محمد یحییٰ حافظ آبادی، قاری سیف اللہ خالد بہاولنگری نے پیش کیا۔مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ منکرین ختم نبوت سے کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں ہوگا۔حکومت وقت قادیانیوں کو آئین کا پابند بنائے۔مولانا نے کہا کہ سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر پر پابندی لگوانے کے لئے قادیانیوں نے سازش کی، ہائی کورٹ نے فیصلہ کیا کہ کورس ہوگا۔حکومت کسی قسم کی کوئی رکاوٹ پیدا نہ کرے۔شرکاء کانفرنس نے وعدہ کیا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے سب کچھ قربان کردیں گے۔مولانا محمد اسحاق ساقی مبلغ بہاولپور، مولانا عبدالحکیم نعمانی مبلغ ساہیوال، مولانا عزیزالرحمٰن، مولانا بشیر احمد شاد چشتیاں، مولانا حافظ مسعود قاسم قاسمی فقیروالی، مولانا قاری اکرام اللہ عارفی نے خطاب کیا۔

کانفرنس میں آخری خطاب مولانا سید محمد اسماعیل شاہ کاظمی کا ہوا۔مبلغ ختم نبوت مولانا محمد قاسم رحمانی نے قرارداد پیش کی کہ ضلعی انتظامیہ فورٹ عباس چک نمبر ۲۴۱-ایچ.ایل میں قادیانی سرگرمیوں کا نوٹس لے۔قادیانی تبلیغ پر پابندی نہ لگائی گئی تو ہم ہائی کورٹ میں جائیں گے۔

کانفرنس کی تیاری کے لئے بہاولنگر کی ہر دلعزیز شخصیت جناب حاجی عبدالرحمٰن قریشی، مولانا قاری محمد اکرام اللہ عارفی نے مبلغ ختم نبوت مولانا محمد قاسم رحمانی کے ساتھ مل کر رات دن ایک کردیئے۔کانفرنس مثالی طور پر کامیاب ہوئی۔مولانا سعید احمد جنرل سیکرٹری ختم نبوت بہاولنگر انتظامی امور کے نگران تھے۔حاجی عبدالرحمٰن قریشی نے کانفرنس سے قبل معزز مہمانوں کے اعزاز میں استقبالیہ دیا۔جس میں دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث مکاتب کی نمائندہ قیادت نے شرکت کی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۱ء ص ۳۱)

ختم نبوت کانفرنس چیچہ وطنی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام مرکزی جامع مسجد میں مؤرخہ ۲/اکتوبر ۲۰۱۱ء کو ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔جس کی صدارت مولانا محمد ارشاد نے کی۔جب کہ مہمان خصوصی پیر طریقت، شیخ الحدیث والتفسیر مولانا سید جاوید حسین شاہ دامت برکاتہم فیصل آباد تھے۔کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد عالم طارق، مولانا عزیزالرحمٰن ثانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔تلاوت قرآن پاک کی سعادت قاری محمد عثمان مالکی نے حاصل کی۔جب کہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا مفتی محمد عثمان نے سرانجام دیئے۔مولانا عبدالحکیم نعمانی، قاری زاہد اقبال، قاری محمد اصغر، عبدالعلیم مہمانوں کی خدمت میں مصروف رہے۔

علماء کرام نے کہا کہ غازی ممتاز قادری کیس کی اپیل ہائی کورٹ میں کریں گے۔انہوں نے کہا کہ مرکزی اورصوبائی حکومتیں ریمنڈ ڈیوس کی طرف سے دیت دے سکتی ہیں۔تو ممتاز قادری کی طرف سے کیوں نہیں دی جاسکتی۔انہوں نے امریکی دھمکیوں کی پرزور مذمت کرتے ہوئے کہا کہ مادروطن کی ایک ایک انچ زمین کے دفاع کے لئے پوری قوم فوج کے ساتھ ہے۔

(ماہنامہ لولاک ملتان نومبر۲۰۱۱ءص۴۹)

سالانہ ختم نبوت کانفرنس سرگودھا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام عظیم الشان چھٹی سالانہ ختم نبوت کانفرنس سرگودھا ۶؍اکتوبر۲۰۱۱ء بعد ازمغرب تا اذانہائے فجر عیدگاہ گراؤنڈ میں حسب سابق آب وتاب سے منعقد ہوئی۔اس کانفرنس کی تیاری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اکرم طوفانی کی زیر سرپرستی، عالمی مجلس کے کارکنوں، شبان ختم نبوت کے رفقاء نے تین ماہ قبل شروع کردی تھی۔شہر کو مختلف اشتہاروں، بینروں اور فلیکس بورڈوں سے سراپا استقبال بنادیا گیا تھا۔عالمی مجلس سرگودھا کے امیر محترم استاذ العلماء مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا محمد رضوان، مولانا مفتی محمد طاہر مسعود اور دیگر علمائے کرام کی قیادت میں شہر وضلع بھر میں ختم نبوت کانفرنس سرگودھا کی دعوتی مہم کے سلسلہ میں ختم نبوت کے دعوتی پروگرام منعقد ہوئے۔جگہ جگہ اعلانات ہوئے۔ جمعہ پر ضلع بھر کے خطیب حضرات نے ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لئے عوام سے بھرپور اپیلیں کیں۔ میانوالی، بھکر، خوشاب، سرگودھا تک کے اضلاع سے قافلے تیار ہوئے۔ جونہی ۶؍اکتوبر ہوئی۔ان اضلاع سے قافلوں کارخ سرگودھا کی جانب تھا۔

کانفرنس سے دوتین روز قبل انظامیہ نے ناروا طور پر پابندی عائد کردی اورکانفرنس کے سرپرست ومنتظم اعلیٰ مولانا محمد اکرم طوفانی کو بلاکر پابند کردیا کہ مولانا محمد الیاس گھمن، مولانا محمد عالم طارق، مولانا سید عبداللہ مظہر اور اللہ وسایا کانفرنس میں شریک نہیں ہوسکتے۔ایک ایک ماہ کے لئے ان سب حضرات کا سرگودھا میں داخلہ بند کردیا گیا۔مولانا رضوان کو گھر پر نظر بند کردیا گیا۔غرض کسی ناعاقبت اندیش رپورٹر کی رپورٹ پر اندھے کی لٹھ ناروا پابندی کے باوجود منتظمین نے ہر حال میں کانفرنس کرنے کا پروگرام ترتیب دیا۔اللہ رب العزت کے کرم کے اپنے فیصلے ہوتے ہیں۔اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے۔اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دبادیں گے۔اللہ رب العزت نے کرم فرمایا تمام تر ناروا ظالمانہ پابندی، ضلعی انتظامیہ کی قادیانیت نوازی کے باوجود ۶؍اکتوبر کی مغرب تک عظیم الشان سٹیج، خوبصورت پنڈال، چاروں طرف کارکنوں کی رضا کارانہ ڈیوٹیاں، اس آب وتاب شان وشوکت کے مظاہرے پیش کرنے لگیں کہ ختم نبوت کے پروانوں کے قلوب اللہ رب العزت کے حضور سجدہ شکر بجالائے۔قادیانی وقادیانی نواز حلقہ نے اس منظر کو دیکھا توان کے دلوں کی طرح ان چہروں پر بھی مایوسی کی سیاہی نے قبضہ جمالیا۔

مغرب کے بعد خانقاہ عالیہ قادریہ رشیدیہ کے چشم وچراغ مولانا میاں محمد اجمل قادری صاحب دامت برکاتہم نے مجلس ذکر سے کانفرنس کے ماحول کو یادالٰہی کا گہوارہ بنادیا۔عشاء کی جونہی نمازیں ختم ہوئیں چاروں طرف سے قطار اندر قطار یدخلون فی دین اللہ افواجا کا منظر نظر آنے لگا۔وفود در وفود، قافلے در قافلے، کارواں در کارواں، اس شان سے پنڈال میں آناً فاناً جمع ہوئے شروع ہوئے کہ لاکھوں انسانوں کو اپنی وسعت میں سمیٹنے والا گراؤنڈ بھی تنگی دامن کا شکوہ کرنے لگا۔

تلاوت ونظم کے بعد استاذ العلماء مولانا نور محمد صاحب ہزروی نے کانفرنس کے نظم کو سنبھالا اور اسٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دینے لگے۔ راقم اللہ وسایا کو مولانا محمد اکرم طوفانی نے پابند کر دیا تھا کہ آپ کانفرنس میں شریک نہ ہوں۔ مولانا عبداللہ شاہ مظہر، مولانا محمد عالم طارق، مولانا محمد الیاس گھمن صاحب کو اطلاع نہ ہوسکی۔ نہ ہی حکومتی احکام ان تک پہنچے۔ چنانچہ وہ حضرات کانفرنس میں شریک ہوگئے۔ ادھر مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب نے ان پابندیوں کے باعث احتیاطی تدابیر کیں کہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا محمد عارف شامی مبلغین حضرات کو فوری طور پر سرگودھا طلب کر لیا۔ عشاء کے بعد بیانات کا سلسلہ شروع ہوا۔

سرپرست...... مولانا عبدالغفور صاحب ٹیکسلا

صدراجلاس...... مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں

مہمان خصوصی...... مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

خطاب...... مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا محمد علی صدیقی بدین سندھ، مولانا محمد عارف شامی گوجرانوالہ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، پیر طریقت مولانا محمد اجمل قادری، یادگار اسلاف مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد الیاس چنیوٹی ایم پی اے، جناب عبدالرزاق ڈھلوں ایم پی اے، مولانا مفتی کفایت اللہ ایم پی اے، مولانا سید عبداللہ شاہ مظہر کراچی، فخر السادات مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری ساہیوال، مولانا محمد عالم طارق وکیل صحابہ، مولانا محمد الیاس گھمن خطیب اسلام

کانفرنس عشاء کے بعد سے فجر کی اذانوں تک جاری رہی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد صاحب کے خلیفہ مجاز مولانا عبدالغفور آف ٹیکسلا کی دعا پر بخیر وخوبی کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

کانفرنس میں ایک مقرر کے ساتھ آنے والے برخود غلط، عجلت پسند، خیروبرکت، سوچ وفہم سے عاری بعض شہرت کے بھوکے، کارکنوں کے باعث ایک آدھ غیر مناسب امر بھی وقوع پذیر ہوا۔ جو نہیں ہونا چاہئے تھا۔ اس کا ہم سب کو افسوس ہوا۔ لیکن ضلعی انتظامیہ کی ناروا پابندی کے باعث اسٹیج پر ذمہ دار ساتھی موجود نہ تھے۔ جس سے ان نادان دوستوں سے غیر مناسب امر وقوع پذیر ہوا۔ تاہم اتنی بڑی کانفرنس کا خیروخوبی کے ساتھ ہوجانا محض انعام الٰہی ہے۔ اس پر جتنا اللہ رب العزت کا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ ختم نبوت زندہ باد، مولانا محمد اکرم طوفانی پائندہ باد۔

مقررین نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وضرورت، حیات عیسیٰ علیہ السلام، قادیانیوں کی ملک وملت کے خلاف سازشوں کا پردہ چاک کرتے ہوئے کہا کہ ملک بھر میں ہونے والی تخریب کاریوں اور دہشت گردی کی پشت پر قادیانی سازش کارفرما ہے۔ چناب نگر کو مسلمانوں کے لئے نوگو ایریا بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ قادیانی مسلح جماعت کے خدام الاحمدیہ کے نوجوان بیرل لگا کر مسلمانوں کو شہر میں داخل ہونے کے لئے تلاشیوں سے گزارتے ہیں۔ چناب نگر سب تحصیل تھی۔ اس کی حیثیت ختم کر کے قادیانیوں کو کھلی چھٹی دی ہوئی ہے۔ چناب نگر میں حکومتی رٹ کہیں نظر نہیں آتی۔ قادیانیوں کے اپنے سول کورٹ، سیشن کورٹ، ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ ہیں اور آخری عدالت ہیڈ آف دی جماعت مرزا مسرور احمد کی ہے۔ مقررین نے چناب نگر کی حیثیت بحال کرنے اور قادیانیوں کی عدالتوں اوقاف کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان دسمبر ۲۰۱۱ء ص ۴۵ تا ۴۷)

۳۰ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی بزرگ رہنما، ولی کامل مولانا مفتی محمد حسن زید مجدہم ۱۲؍اکتوبر ۲۰۱۱ء کی عشاء کے قریب تشریف لائے۔ ۱۳؍اکتوبر ۲۰۱۱ء بروز جمعرات صبح کی نماز کے بعد آپ نے درس قرآن مجید سے کانفرنس کے پروگرام کا آغاز فرمایا۔ اشراق تک آپ کا درس جاری رہا۔ محترم مولانا قاری محمد ابوبکر اوران کے رفقاء نے درس کے بعد مہمانان، وفود، وقافلوں کے شرکاء کو کھانے کے پنڈال میں ناشتہ کرایا۔ اللہ رب العزت مولانا قاری محمد ابراہیم کو بہت ہی صحت ورحمت سے سرفراز فرمائیں کہ تیس سال سے وہ کھانا کھلانے کے شعبہ کو احسن انداز میں چلا رہے ہیں۔ اس باران کی صحت متحمل نہ تھی۔ تیس سال سے ان کی قیادت میں نظم کی تربیت حاصل کرنے والے آپ کے صاحبزادہ مولانا قاری محمد ابوبکر، قاری محمد اشفاق نے خوب سے خوب تر انداز میں کام کو سرانجام دیا۔

مولانا فقیر اللہ اختر ان کے رفقاء خصوصی مہمانوں کے نظم کو سنبھالتے ہیں۔ اس دفعہ مدرسہ اورنئی رہائش گاہوں میں مہمانان خصوصی کی رہائش تقسیم ہوگئی تو جامعہ باب العلوم کہروڑپکا کے ناظم مولانا مفتی محمد ظفر اقبال دامت برکاتہم جامعہ کے طلباء کی بھاری بھرکم ٹیم اور اپنے برادر قاری محمد زاہد اقبال کے ہمراہ تشریف لائے اور پہلے سے طے شدہ فیصلہ کے مطابق مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی کے اساتذہ جو مفتی ظفر اقبال کے شاگردان عزیز ہیں، حضرت مفتی صاحب نے ان کے ہمراہ نئی رہائش گاہوں کے مہمانان خصوصی کی ضیافت کا نظم قابل رشک طور پر سنبھالا۔ فالحمدللہ!

کانفرنس کا پہلا اجلاس:

مؤرخہ ۱۳؍اکتوبر ۲۰۱۱ء صبح ۹ بجے مولانا محمد علی صدیقی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا ضیاء الدین آزاد کانفرنس کے پہلے اجلاس کی کاروائی کے آغاز کے لئے ساعی ہوگئے۔

اجلاس اوّل:

صدارت...... مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری۔

تلاوت...... مولانا قاری محمد یوسف۔

آغاز...... مولانا صاحبزادہ خلیل احمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کی مبارک دعاء سے کانفرنس کا آغاز ہوا۔

افتتاحی کلمات...... مولانا احمد میاں حمادی ٹنڈو آدم۔

نعت...... حافظ محمد شریف منچن آبادی، حافظ محمد عثمان۔

مہمان خصوصی...... یادگار اسلاف مولانا محمد عبداللہ بھکر، سرپرست جمعیت علماء اسلام پاکستان۔

خطاب...... جناب حافظ عبدالوہاب جالندھری حافظ آباد، مولانا عبدالرزاق مجاہد اوکاڑہ، مولانا عبدالنعیم لاہور، مولانا محمد عارف شامی گوجرانوالہ، مولانا عبدالحکیم نعمانی ساہیوال، مولانا قاری محمد امجد مدنی نواب شاہ۔

اسٹیج سیکرٹری...... مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا ضیاء الدین آزاد۔

اختتامی دعاء...... مولانا محمد عبداللہ مدظلہ بھکر۔

اس کے بعد کھانا ونماز ظہر کے لئے وقفہ ہوا۔ ظہر کی نماز کی امامت قاری عبیدالرحمٰن نے کرائی۔

دوسرا اجلاس:

مؤرخہ ۱۳؍اکتوبر ۲۰۱۱ء بروز جمعرات ظہر کی نماز کے بعد منعقد ہوا۔

صدارت...... مولانا مفتی محمد ظفر اقبال جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا۔

تلاوت...... جناب قاری محمد مسعود خان ربانی فاروق آباد۔

نعت...... جناب اسامہ اجمل جامعہ قاسمیہ شاہدرہ لاہور۔

افتتاحی خطاب...... یادگار اسلاف مولانا محمد عبداللہ بھکر۔

مہمان خصوصی...... مولانا سید جاوید حسین شاہ فیصل آباد۔

خطاب...... مولانا عبدالستار لیہ، استاذ العلماء مولانا محمد ارشاد چیچہ وطنی، خطیب اسلام مولانا قاری خلیل احمد بندھانی۔

نعت...... جناب ابوبکر گوجرانوالہ۔

خطاب...... یادگار اسلاف مولانا قاضی ظہور الحسین اظہر امیر تحریک خدام اہل سنت پاکستان، استاذ العلماء مولانا فضل الرحیم نائب جامعہ اشرفیہ لاہور۔

مہمانان گرامی...... مولانا شہاب الدین موسیٰ زئی شریف، مولانا محبّ اللہ لورالائی۔

خطاب...... مولانا عطاء الرحمٰن ایم.این.اے مرکزی رہنماء جمعیت علماء اسلام پاکستان۔

اختتامی دعاء...... صاحبزادہ مولانا غلام اللہ ہالیجی شریف۔

اجلاس سوم:

مؤرخہ ۱۳؍اکتوبر ۲۰۱۱ء بروز جمعرات بعد از عصر ہر سال سوال وجواب کی نشست ہوتی ہے۔ امسال مقرر مہمانان گرامی کی کثرت کے باعث عصر کے بعد مولانا محمد ممتاز کلیار کا بیان ہوا۔ اس اجلاس کا اختتامی خطاب پیر طریقت مولانا پیر ناصر الدین خاکوانی دامت برکاتہم نے فرمایا جو مغرب کی اذانوں پر اختتام پذیر ہوا۔ آپ نے ازراہ شفقت منتظمین کی درخواست پر مغرب کی نماز کی امامت بھی فرمائی۔

اجلاس چہارم:

مؤرخہ ۱۳؍اکتوبر ۲۰۱۱ء بروز جمعرات بعد از مغرب کانفرنس کے چوتھے اجلاس کا آغاز ہوا۔

خطاب...... مولانا عبدالرؤف چشتی، مولانا قاضی ارشد الحسینی دامت برکاتہم۔

حضرت قاضی صاحب نے ایمان پرور جہاد آفریں خطاب کے بعد عشاء کی نماز تک مجلس ذکر بھی کرائی۔ ذکر کے دوران گردونواح میں ذکر الٰہی سے ایسا سماں قائم ہوا کہ درودیوار ذکر الٰہی سے درخشاں ہوگئے۔ **فالحمدللہ!**

اجلاس پنجم:

مؤرخہ ۱۳؍اکتوبر ۲۰۱۱ء بروز جمعرات عشاء کی نماز کے بعد کانفرنس کے پانچویں اجلاس کا آغاز ہوا۔

صدارت...... یادگار اسلاف پیر طریقت مولانا محمد یحییٰ مدنی خلیفہ مجاز برکۃ العصر شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی۔

تلاوت...... جناب قاری سید محمد شاہ۔

نعت...... جناب نیاز الرحمٰن فیصل آباد۔

خطاب...... مولانا محمد ایوب خان ڈسکوی مہتمم جامعہ مدنیہ ڈسکہ، جناب حافظ محمد عاقب جاوید دنیا پور طالب علم رہنما، مولانا سعود افضل سکھر شیخ الحدیث جامعہ حمادیہ۔

مکالمہ...... (جامعہ قاسمیہ گوجرانوالہ کے دو طلباء نے رد قادیانیت پر شاندار مکالمہ پیش کیا)

خطاب...... پیر طریقت مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی راولپنڈی، استاذ الحدیث مولانا محمد یوسف خان جامعہ اشرفیہ لاہور۔

مہمانان خصوصی...... مولانا صاحبزادہ خلیل احمد خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف، میاں محمد رضوان نفیس لاہور، سردار میر عالم خان لغاری مدینہ طیبہ(سعودی عرب)، مولانا پیر ناصر الدین خاکوانی، مولانا میاں محمد اجمل قادری، مولانا قاضی ارشد الحسینی، مولانا نور الحق نور، مولانا محمد عبداللہ ٹوبہ ٹیک سنگھ، مولانا مفتی محمد بن مفتی محمد جمیل خان، مولانا مفتی خالد محمود اقراء روضۃ الاطفال۔

خطاب...... مولانا عبدالحق خان بشیر گجرات۔

نعت...... جناب حافظ محمد شریف منچن آباد، فیصل بلال گوجرانوالہ۔

خطاب...... مولانا میاں محمد اجمل قادری سجادہ نشین خانقاہ قادریہ شیرانوالہ، مولانا پیر عبدالشکور نقشبندی چکوال، مولانا صاحبزادہ عبدالخبیر آزاد خطیب شاہی مسجد لاہور، مولانا محمد ظفر قاسم مہتمم جامعہ خالد بن ولید وہاڑی، پیر طریقت خواجہ عبدالماجد صدیقی خانیوال، مولانا صاحبزادہ قاری ابوبکر صدیق مہتمم جامعہ حنفیہ جہلم، مولانا زاہد الراشدی شیخ الحدیث گوجرانوالہ، مولانا ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر صدر مرکزیہ جمعیت علماء پاکستان، مولانا صاحبزادہ محمد امجد خان مرکزی رہنماء جمعیت علماء اسلام پاکستان۔

نعت...... جناب طاہر بلال چشتی جھنگ۔

خطاب...... مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری مرکزی رہنماء جمعیت اہل حدیث، قاری شیخ محمد یعقوب لاہور، مولانا نور محمد ہزاروی سرگودھا۔

نعت...... جناب امین برادران۔

خطاب...... مولانا مفتی کفایت اللہ مرکزی رہنماء جمعیت علماء اسلام پاکستان۔

اسٹیج سیکرٹری...... مولانا قاضی احسان احمد۔

رات ۳؍بجے جاکر اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

درس قرآن مجید:

مؤرخہ ۱۴؍اکتوبر ۲۰۱۱ء بروز جمعہ صبح کی نماز کی امامت مولانا قاری زرین احمد راولپنڈی۔

درس قرآن مجید...... یادگار اسلاف، شیخ الحدیث والتفسیر مولانا میر محمد شیخ الحدیث جامعہ حمادیہ خیر پور وشیخ الحدیث جامعہ دارالہدیٰ ٹھیڑی۔ آپ کا درس اشراق تک جاری رہا۔ رات گئے تاخیر سے اجلاس ختم ہونے کے باوجود پورا پنڈال آپ کے درس قرآن کے دوران میں بھرا ہوا تھا۔

چھٹا اجلاس:

مؤرخہ ۱۴؍اکتوبر ۲۰۱۱ء بروز جمعۃ المبارک صبح ۹؍بجے کانفرنس کے چھٹے اجلاس کا آغاز ہوا۔

صدارت...... پیر طریقت پیر عبدالحفیظ رائے پوری چک نمبر ۱۱ چیچہ وطنی۔

تلاوت...... جناب صاحبزادہ قاری نصیر احمد چنیوٹ۔

نعت...... جناب قاری زین العابدین، جناب قاری ابوبکر، جناب اسامہ اجمل۔

خطاب...... مولانا عبدالرشید سیال فیصل آباد، جناب ڈاکٹر دین محمد فریدی بھکر، مولانا عبدالوحید قاسمی اسلام آباد، مولانا غلام حسین، مولانا ذکاء اللہ جھنگ، جناب محمد شرحبیل سرگودھا، مولانا محمد اکرم طوفانی سرگودھا، مولانا احمد میاں حمادی ٹنڈوآدم۔

تلاوت...... مولانا قاری عطاء الرحمٰن عابد گوجرانوالہ۔

خطاب...... خطیب سندھ مولانا عبدالحمید لنڈ، جناب طاہر منصور خان اسلام آباد، مولانا محمد یحییٰ مدنی کراچی۔

دستار بندی:

مولانا محمد یحییٰ مدنی دامت برکاتہم کے بیان کے بعد مولانا صاحبزادہ خلیل احمد، مولانا محمد یحییٰ مدنی، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا مفتی محمد حسن لاہور، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر سے اس سال حفظ مکمل کرنے والے ۲۲ حفاظ کرام کی دستار بندی کرائی۔ فالحمدللہ! یادرہے کہ مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر مسلم کالونی میں حفظ وناظرہ، گردان، بنین وبنات کے علاوہ درجہ کتب میں اعدادیہ سے درجہ خامسہ تک بنین کی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام کے علاوہ عصری تعلیم میٹرک تک دی جاتی ہے۔ حفظ وگردان اور درجہ کتب بنین اور بنات کے درجہ سمیت چارصد سے زائد طلباء وطالبات زیور تعلیم سے آراستہ ہورہے ہیں۔

خطاب جمعۃ المبارک:

نماز جمعۃ المبارک سے قبل خطاب مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے فرمایا۔ خطبہ وامامت جمعہ کے فرائض بھی آپ نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس کا مکمل پنڈال بھر گیا۔ پنڈال سے باہر شرقی دیوار متصل سکول کے گراؤنڈ میں صفوں کا اہتمام کیا گیا۔ اس کے باوجود رش اتنا زیادہ تھا کہ جامع مسجد میں دوسرا جمعہ کا اہتمام کرنا پڑا۔

ساتواں اختتامی اجلاس:

مؤرخہ ۱۴؍اکتوبر ۲۰۱۱ء جمعہ کی نماز کے بعد کانفرنس کا اختتامی اجلاس منعقد ہوا۔

صدارت...... مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔

مہمان خصوصی...... پیر طریقت مولانا عبدالغفور ٹیکسلا، مولانا صاحبزادہ خلیل احمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ، پیر طریقت مولانا پیر ناصرالدین خاکوانی ملتان۔

تلاوت...... ملک عزیز کے نامور قاری بین الاقوامی شہرت یافتہ قاری احسان اللہ فاروقی۔

خطاب...... جناب حافظ عاکف سعید امیر تنظیم اسلامی پاکستان، شیخ الحدیث مولانا محمد نواز بانی جامعہ قادریہ ملتان۔

پیغام...... شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم کی طرف سے شرکائے کانفرنس کے نام پیغام آپ کی طرف سے مولانا مفتی محمد ظفر اقبال نے پڑھ کر سنایا۔

قراردادیں...... مولانا محمد انس نے صدر اجلاس مولانا صاحبزادہ عزیز احمد کے حکم سے آپ کی طرف سے گھن گرج سے منظور کرائیں۔

خطاب...... مولانا مفتی محمد طیب شیخ الحدیث جامعہ امدادیہ فیصل آباد، مولانا محمد عالم طارق۔

اختتامی خطاب...... خطیب اسلام مولانا محمد الیاس گھمن مرکزی ناظم عمومی اتحاد اہل سنت پاکستان۔

نوٹ: پروگرام کے مطابق خطیب دلپذیر مولانا عبدالحمید وٹو کا بیان خطیب اسلام مولانا محمد الیاس گھمن مدظلہ سے پہلے طے تھا مگر مولانا وٹو صاحب کو تشریف لانے میں تاخیر ہوگئی۔ عصر کی اذانوں تک مولانا گھمن صاحب کا بیان جاری رہا۔ تاخیر کے باوجود مولانا عبدالحمید وٹو نے آخر میں خطاب کیا۔

صدر اجلاس...... مولانا صاحبزادہ عزیز احمد کے حکم پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی بزرگ مولانا مفتی محمد حسن نے اختتامی دعاء فرمائی۔

عجیب اتفاق:

۱...... کانفرنس کا آغاز بھی مولانا مفتی محمد حسن کے درس قرآن سے ہوا اور اختتام بھی آپ کی دعاء سے ہوا۔

۲...... درس قرآن کے لئے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے آپ سے استدعا کی اور دعاء کے لئے مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے آپ سے حکم فرمایا۔ دونوں حضرات کے نام میں لفظ عزیز مشترک ہے۔ شکریہ تمام شرکاء کا جن کی تشریف آوری ومحنت سے کانفرنس کو اللہ تعالیٰ نے چار چاند لگادیئے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان دسمبر ۲۰۱۱ء ص۳۴ تا ۴۰)

سابق قادیانی جناب طاہر منصور خاں کا ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں خطاب

جناب طاہر منصور خان اسلام آباد کے رہائشی ہیں۔ پیدائشی قادیانی تھے۔ حق تعالیٰ نے ایمان واسلام کی سعادت سے سرفراز فرمایا۔ قادیانیت پر چار حرف بھیج کر مسلمان ہوگئے۔ اسلام آباد کے مبلغ مولانا محمد طیب فاروقی انہیں ۱۳،۱۴/اکتوبر ۲۰۱۱ء کی سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر پر دعوت دے کر ہمراہ لائے۔ آپ کا کانفرنس میں بیان ہوا۔ یہ بیان بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس میں انہوں نے اپنے اسلام قبول کرنے کے علاوہ قادیانیت کے اندرون کے ناگفتہ حقائق کو طشت از بام کیا ہے۔ اس دفعہ اس بیان کو لولاک میں شائع کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته، نحمده ونصلی علیٰ رسوله الکریم. اما بعد!

میں کوئی مقرر تو نہیں ہوں۔ لیکن سب سے پہلے میں شکریہ ادا کرتا ہوں تمام بزرگان کا کہ جنہوں نے مجھے موقع دیا کہ اس پرنور مجلس میں شریک ہوں اور کوشش کروں گا کہ تمام جید بزرگان کے سامنے کچھ عرض کر سکوں اور کچھ بتا سکوں۔ میرا نام طاہر منصور خان ہے اور میں پیدائشی قادیانی تھا اور ایک کٹر قادیانی گھرانے سے میرا تعلق تھا۔ والد، والدہ دونوں کی طرف سے نسلاً قادیانی تھا۔ میری فیلڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی ہے۔ اسلام آباد میں ہوتا ہوں۔ میں کئی اہم عہدوں پر قادیانی جماعت میں فائز رہا ہوں اور کام کرتا رہا ہوں۔ جس میں خدام الاحمدیہ کے عہدے ہیں، امور عامہ کے ہیں، تبلیغ کے ہیں، تربیت کے ہیں اور اس میں جو ایسوسی ایشن آف کمپیوٹر پروفیشنلز کا بھی میں ہیڈ رہا ہوں۔ اس کے علاوہ خاص بات یہ ہے کہ سعودی عرب میں قادیانی جماعت کا میں حج کے موقع پر امام تھا اور وہاں پر جتنی بھی چھپ کر انڈر گراؤنڈ ایکٹوٹیز کی جاتی ہیں۔ اس کو میں ہیڈ کرتا رہا تھا اور وہاں سے پہلی مرتبہ نبی پاک ﷺ کے روضہ مبارک پر حاضر ہوا۔ وہاں سے میرے دل میں یہ خیال آیا کہ میں جب اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں گا تو میں کیا جواب دوں گا کہ میں کس امت کا ماننے والا ہوں؟ اور وہاں سے یہ بیج میرے ذہن میں یہ بویا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کا نور میرے دل میں ڈالا کہ یہ قادیانیت دجل ہے، کفر ہے اور اس کے علاوہ کچھ نہیں۔ یہ بارہ سال پرانی بات ہے۔ اس کے بعد میں نے تحقیق شروع کی اور کافی بہت سی چیزیں میرے سامنے آتی گئیں اور کھل کر نظر آتی گئیں۔

خاص طور پر اس وقت میرے سامنے یہ دجل اور فریب صحیح طرح سے کھلا کہ جب میرا عقد ایک قادیانی گھرانے میں چناب نگر میں ہوا اور میں نے اپنی آنکھوں سے ان کے جو اکابرین ہیں یہاں چناب نگر میں ان کو دیکھا اور بہت قریب سے ان کو جانا، تو میں اس نتیجے پر پہنچا کہ یہ صرف اور صرف ایک فیملی بزنس ہے اور یہ عیاش اور مکار اور دشمن ملک اور دشمن اسلام لوگوں کا ٹولہ ہے اور اس کہنے میں مجھے کوئی شک نہیں ہے اور میں سو فیصد یقین کے ساتھ یہ بات کہہ رہا ہوں۔ کیونکہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو کہ یہاں چناب نگر میں اسٹیٹ ودان اسٹیٹ بنی ہوئی ہے۔ جہاں پہ پاکستان کا قانون نہیں چلتا۔ ان کی اپنی سیکورٹی ہے اور وہ کسی قانون کو نہیں مانتے۔ اپنی عدالتیں ہیں اور بہت سے ایسے قادیانی ہیں جو کہ یہاں پر بھی اور دنیا بھر میں اس وقت بہت پسے ہوئے ہیں اور دبے ہوئے ہیں۔ وہ عدالتوں میں نہیں جاسکتے۔ کورٹ میں نہیں جاسکتے۔ انہیں جانے کی اجازت نہیں ہے اور اگر کوئی آواز بھی اٹھاتا ہے تو اس کو یا تو دبا دیا جاتا ہے یا اس کے خاندان میں اس کے گھر کے اندر اس کے والدین کو یا بچوں کو ہر کسی کے ساتھ ظلم کیا جاتا ہے کہ اس طرح سے سوشلی جکڑ لیا جاتا ہے کہ وہ اس سے باہر نہ نکل سکے اور حتیٰ کہ اب چناب نگر میں جیسے کہ پچھلے چند ماہ میں دیکھا ہوگا کہ دو ٹارگٹ کلنگز بھی ہوچکی ہیں اور جو کوئی ان کے خلاف آواز اٹھاتا ہے وہ اس کو دبانے کی یہاں تک کوشش کرتے ہیں کہ وہ اس کو ختم بھی کر دیتے ہیں۔ جہاں تک میرا ذاتی تعلق ہے۔ میری والدہ نے بھی الحمدللہ! ۲۷؍رمضان المبارک اس سال اسلام قبول کرلیا ہے اور ۶۵ سال کی عمر میں اور مجھے یہ پیغام دیا گیا۔ میرے اپنے سگے بھائی کی طرف سے جو کہ اس ''اس کو انگریزی میں کلٹ کہتے ہیں'' اور یہ پیغام دیا گیا کہ آپ قادیانی خلیفہ مرزا مسرور سے معافی مانگیں اور آپ کہیں کہ میرا مسلمانوں سے، ختم نبوت سے کوئی تعلق نہیں۔ میرے دو بچے ہیں۔ ایک بیٹی یسرا طاہر اور ساڑھے پانچ سال کا بیٹا یاسر ہے جو کہ پچھلے ۹ ماہ سے چناب نگر میں موجود ہیں اور وہ قید ہیں اور مجھے نہ ان سے ملنے دیا گیا ہے اور نہ میری ان سے بات کرائی گئی ہے اور بالکل واضح ہے کہ مجھے یہ پیغام دے دیا گیا ہے کہ تم چونکہ مسلمان ہوگئے ہو۔ اس لئے تم دہشت گرد ہو اور مولویوں کے ساتھ مل گئے ہو۔ اس لئے یہ بچے اب جماعت کے ہیں اور ان کو ہم اپنا مربی اور واقف بنائیں گے اور یہ اب مسلمان نہیں بنیں گے۔ ہم ان کو مسلمان نہیں بننے دیں گے۔ اس سے آپ اندازہ لگائیں کہ چناب نگر میں پاکستان کا قانون نہیں چلتا ہے۔

مجھے یہ پیغام دیئے گئے کہ آپ مرزا مسرور سے معافی مانگیں۔ شاید اس کے دل میں کوئی رحم آجائے اور وہ آپ کے بچوں سے آپ کی ملاقات کروادے۔ آپ ان کی سوچ کا اس سے اندازہ لگائیں۔ لیکن الحمدللہ! جس دن سے میں مسلمان ہوا ہوں۔ اس دن سے آج تک ہر آنے والا دن میرے ایمان میں ترقی کا باعث بنا ہے اور میں اس بات پر انتہائی خوش ہوں کہ صرف پاکستان کے چار، پانچ لاکھ قادیانی جن کو اپنی طاقت پر گھمنڈ ہے۔ (ان کو میں نے چھوڑا ہے مگر) اس وقت ایک مسلم امہ کا ایک حصہ ہوں۔ جس کے سامنے قادیانیت کفر کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتی اور میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ وہی ماحول میں نے دیکھا ہے جو کہ انصار اور مہاجرین کے صحابہ کرام ﷺ نے دیکھا تھا کہ تمام مسلمانوں کے دل اور گھر کے دروازے میرے لئے کھلے ہیں تو اس سے بڑی اور کیا سعادت ہوگی کہ اسلام میں آنا تو میں نے تمام قادیانیوں کو اور جو بھی مرزا غلام احمد کے ماننے والے ہیں خواہ وہ لاہوری کہتے ہیں اپنے آپ کو یا احمدی کہتے ہیں۔ ان کو اسلام میں آنے کی دعوت دیتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ کی سنت کے مطابق اور ان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جو آپ کو بتایا گیا ہے کہ مسلمان ٹیرارسٹ اور نعوذ باللہ! اس قسم کی کوئی بات نہیں ہے۔ میں آپ کے سامنے ایک مثال موجود ہوں۔ ''آئی ایم اے ہائیلی کوالیفائیڈ پرسن'' (I am a highly qualified person.) اور اس سوسائٹی میں موجود ہوں اور میرے علاوہ اور بھی بہت سے ایسے دوست ہیں۔ اس وقت جو نظام جماعت ہے۔ قادیانی یا قادیانیوں کا یا جماعت احمدیہ وہ اس کو کہتے ہیں وہ نظام ختم ہو چکا ہوا ہے۔ وہ ٹوٹ چکا ہے۔ درہم

برہم ہو چکا ہے۔ جرمنی میں، یورپ میں، جو نوجوان ہیں وہ فرسٹریٹڈ ہیں اور وہ جماعت چھوڑ رہے ہیں اور وہ آہستہ آہستہ الحمدللہ! مسلمانوں سے مل رہے ہیں تو میرا آپ سب کو یہ پیغام ہے کہ آپ بھی قادیانیوں کو تبلیغ کریں اور ان کو دعوت حق پہنچائیں۔ خواہ یونیورسٹیوں میں ہوں، سکولوں میں ہوں، کالج میں ہوں۔ اپنا جو ہم نے فرض ادا کرنا ہے وہ ہم ضرور کریں اور نیک نیتی کے ساتھ اپنے دل میں پیار محبت کا جذبہ لئے ہوئے کہ یہ اندھیرے اور تاریکیوں میں ہیں۔ جو اس وقت نوجوان ہیں قادیانیوں کے ان کو کچھ پتہ نہیں کہ ان کا کیا مذہب ہے۔ وہ دھریت کی طرف جارہے ہیں۔ نوجوانوں کے ہاتھوں میں انہوں نے اسلحہ پکڑا دیا ہے اور چناب نگر میں یہ آپ کو سب کو پتہ ہے کہ سدومیت اور شہوت کا راج ہے۔ سو ہمیں کوشش کرنی ہے کہ ہمیں ان کو بچانا ہے اور اسلام کی طرف لے کر آنا ہے تو یہی میرا پیغام ہے اور سب کو کہ مجھے بھی اور میری والدہ کو بھی دعاؤں میں یاد رکھئے اور اسلام کا پیغام جہاں تک ہوسکتا ہے وہ ہم ضرور پہنچائیں اور جو بھی ہمارے تئیں ہوسکتا ہے ہم اپنے ملک کو بچانے کے لئے اور اسلام کو بچانے کے لئے وہ ہم ضرور کریں۔ جہاں تک چناب نگر کا تعلق ہے۔ تو یہ بات سب کو ہی پتہ ہے میں دوبارہ یہ بات کہوں گا کہ وہ اسٹیٹ ودان اسٹیٹ ہے۔ ان کی اپنی عدالتیں ہیں۔ اپنے قانون ہیں۔

ہر طرح کا آپ اس کو ٹیرارسٹ کہہ لیں جو بندہ کوئی جرم کر کے آتا ہے وہ چناب نگر اس کی پناہ گاہ ہے۔ کسی کو نہیں پتہ وہاں پر کون رہتا ہے۔ قصر خلافت میں کون رہتا ہے۔ دارالضیافت میں کون رہتا ہے۔ کون لوگ وہاں آتے جاتے ہیں۔ وہ دوسرے ملکوں کے ہیں۔ دشمن ممالک کے لوگ ہیں۔ لیکن یہ ہمارے ملک کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہے اور یہ ہمارے لئے بہت بڑا چیلنج ہے۔ اسی طرح میں چونکہ سعودی عرب میں رہا ہوں۔ میں نے یہی بتایا ہے کہ وہاں پر بھی ہر شہر میں ہر جگہ پر قادیانیوں کے مراکز اور نیٹ ورک قائم ہیں۔ صرف اور صرف دینی غیرت چاہئے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ ہمارے اندر دینی غیرت پیدا ہو جائے گی۔ ہماری اسٹیبلشمنٹ میں، ہمارے افسران میں، اور تو ان شاءاللہ یہ کوئی بھی دیر نہیں ہے اور ان شاءاللہ کچھ سالوں میں آپ دیکھیں گے کہ یہ ان کا نظام ختم ہو چکا ہے۔ ابھی ان کے نوجوان آہستہ آہستہ یا تو وہ دہریت کی طرف جارہے ہیں۔ ہمیں کوشش یہ کرنی ہے کہ ان کو دین اسلام اور حق کی طرف لائیں۔ تاکہ ہم انہیں جہنم کے عذاب سے بچاسکیں۔ دوبارہ میں آپ سب سے دعاء کی درخواست کروں گا کہ آپ مجھے بھی اور میرے بچوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ میں کچھ ارباب کا ذکر کرنا چاہوں گا۔ یہاں پر میرے دوست فہیم صاحب تشریف رکھتے ہیں۔ جن کا بہت کردار ہے میرے اس اسلام کی قبولیت میں۔ اس کے علاوہ محترم متین خالد صاحب ہیں جن کی ایک کتاب ہے ''ثبوت حاضر ہیں'' اس کتاب نے بھی مجھے اس فیصلہ کرنے کی طرف آمادہ کیا۔ کیونکہ وہی تمام کتابیں اور وہی لٹریچر ہمارے گھروں میں موجود تھا۔ مگر ہم نے کبھی اٹھا کر نہیں دیکھا تھا۔ کیونکہ ہمیں سلیکٹو سٹڈی کروائی جاتی تھی تو اس سے بھی میں اس طرف مائل ہوا۔ اس کے علاوہ کینیڈا میں ایک احمد کریم شیخ صاحب ہیں وہ بھی مسلمان ہوئے۔ کافی عرصہ ہوگیا ان کی بھی تقاریر اور لیکچرز اور جہاں تک مجلس ختم نبوت کا تعلق ہے میں یہ بتادوں کہ ہم کہیں پر بھی ختم نبوت کا جب میں کفر میں تھا۔ کفر کی زندگی میں تھا۔ لفظ لکھا ہوا دیکھتے تھے تو ہم اس جگہ سے نہیں گزرتے تھے۔ میں کبھی مسجد کے قریب نہیں گزرا تھا۔ کیونکہ ہمیں بتایا جاتا تھا کہ مسجد میں ٹیرارسٹ ہوتے ہیں۔ ٹھیک ہے جی اور لیکن الحمدللہ! میں نے اپنی اسلام کی قبولیت سے پہلے مساجد میں جا کہ چھپ کے دیکھنا شروع کیا اور مجھے ہر جگہ پہ قادیانیت کا دجل اور جھوٹ واضح ہوگیا کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ کیونکہ مساجد خدا کی عبادت کرنے والے خوبصورت پیارے مسلمانوں سے بھری ہوئی ہیں اور تمام مسلمان پرامن ہیں اور اس طرح مجلس تحفظ ختم نبوت کی میں اگر بات کروں تو یہاں پر بھی اور باہر سے بھی احباب سے میرا رابطہ ہے۔ سارے الحمدللہ! پرامن پیار کرنے والے اور محبت کرنے والے لوگ ہیں اور جو میں نے ماحول پایا ہے۔ اسلام میں آکر وہ ماحول مجھے پہلے بالکل میسر نہیں تھا تو میرے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے

استقامت دے اور مجھے میری وجہ سے اور بہت سے لوگوں کو اور نوجوانوں کو قادیانیت سے اسلام کے نور کی طرف لانے کی توفیق عطاء فرمائے۔ ٹھیک ہے جی! جزاک اللہ احسن الجزاء! (ماہنامہ لولاک ملتان دسمبر ۲۰۱۱ء ص۴۱تا۴۴)

لورالائی میں ختم نبوت کانفرنس

مؤرخہ ۲۵؍اکتوبر ۲۰۱۱ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام لورالائی میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مہمان خصوصی مولانا قاضی احسان احمد مبلغ کراچی اور مولانا مفتی محمد راشد مدنی تھے۔ کانفرنس عصر سے لے کر عشاء تک جاری وساری رہی۔ کانفرنس کی صدارت امیر ختم نبوت لورالائی مولانا ممتاز احمد نے کی۔ (خطیب مرکزی جامع مسجد لورالائی) کانفرنس میں مولانا قاضی احسان احمد نے تفصیلی خطاب کیا اور جھوٹے مدعیان نبوت کا پوسٹ مارٹم کیا اور حضور علیہ السلام کی عظمت وشان بیان کی اور لوگوں کو تحفظ ختم نبوت کی ترغیب دی۔ مولانا مفتی راشد مدنی نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت بیان کی اور سامعین کو بزرگوں کے واقعات سنا کر تحفظ ختم نبوت کے کام کرنے کی ترغیب دی مولانا محمد یونس نے کہا اس وقت ہر طرف سے فتنے ہی فتنے منظر پر آرہے ہیں اور ان سب فتنوں میں قادیانیت کا فتنہ سب سے زیادہ خطرناک اور زہریلا ہے۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے مولانا ممتاز احمد امیر لورالائی، محترم حاجی خواجہ محمد اشرف، مولانا محمد عمر اور بھائی عبیداللہ نے دن رات ایک کر کے محنت کی۔ آخر میں امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان مولانا عبدالواحد کا پشتو زبان میں خطاب ہوا اور حضرت امیر صاحب کی دعاء پر کانفرنس کا اختتام ہوا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان دسمبر ۲۰۱۱ء ص۴۴)

ختم نبوت کانفرنس سکھر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام عظیم الشان تحفظ ختم نبوت ودفاعِ پاکستان کانفرنس مرکزی جامع مسجد بندر روڈ سکھر میں مؤرخہ ۲۹؍اکتوبر ۲۰۱۱ء کو ہوئی، جس کی صدارت ولی کامل سجادہ نشین درگاہ ہالیجی شریف مولانا عبدالصمد دامت برکاتہم نے کی۔ مہمانانِ خصوصی مولانا عبدالغفور حیدری، مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو، صاحبزادہ مولانا عبدالحبیب پیر شریف، مولانا اللہ وسایا، ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری تشریف لائے، جب کہ ان حضرات کے علاوہ مولانا نعیم اللہ کوٹ سبزل والے، مولانا میر محمد میرک، مولانا قاری کامران احمد حیدرآباد بھی شریک ہوئے۔

کانفرنس کی پہلی نشست کا بعد نماز مغرب تلاوت کلام پاک سے آغاز ہوا، تلاوت حافظ عمر شکیل اور نعت عبدالسمیع نے پیش کی، بعدازاں مبلغ ختم نبوت گمبٹ مولانا تجمل حسین، مولوی محمد معروف شریک دورۂ حدیث جامعہ اشرفیہ اور حافظ عبدالقیوم نے بیانات کئے مقررین نے عقیدۂ ختم نبوت کے حوالہ سے گفتگو کی۔

نماز عشاء کے وقفہ کے بعد دوسری نشست کا آغاز قاری محمد عاصم کی تلاوت سے ہوا، نعت حاجی امداداللہ پھلپوٹو نے پڑھی۔

مولانا محمد علی صدیقی (مبلغ میرپورخاص) نے اپنے بیان میں کہا کہ ختم نبوت کے تحفظ کا کام کرنے کی اطلاع گنبد خضرأ میں نبی کریم ﷺ کو ہوتی ہے اور آپ ﷺ اس سے خوش ہوتے ہیں۔

مولانا نعیم اللہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام میں سے خلیل، کلیم اور روح اللہ تو بنایا لیکن تاج ختم نبوت صرف آپ ﷺ پر سجایا۔

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ نے فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام جن سے انسانیت اور نبوت کا آغاز ہوا، ان کے شانوں کے

درمیان لکھا تھا ’’محمد رسول اللہ خاتم النّبیین‘‘ اور آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں تو آپ کے دونوں شانوں کے درمیان ختم نبوت کی مہر موجود تھی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دور میں ختم نبوت کی حفاظت کے لئے جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب سے مقابلہ کیا ۷۰۰ حفاظ شہید ہوئے اور مسیلمہ کو قتل کیا گیا اور اس کے ساتھیوں میں سے جو چھپ گئے تھے، انہیں بھی ڈھونڈ کر قتل کیا۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جہاد کیا، یہ اس وقت اللہ کے مقبول بندے تھے، اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگیا۔ مسیلمہ سے کروڑ ہا درجہ بدتر آدمی مرزا قادیانی ہے جو اپنے آپ کو (معاذ اللہ) حضرت محمد ﷺ سے بہتر کہتا ہے۔

مولانا عبدالصمد ہالیجوی مدظلہ نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت ایمان کی روح ہے، جو شخص تمام نبیوں کو مانے اور خاتم النّبیین کو نہ مانے وہ انسان ہی نہیں۔ تحفظ ختم نبوت عقیدہ کا مسئلہ ہے، اس لئے ہم اس کو علی الاعلان بیان کرتے ہیں۔ ختم نبوت کے عقیدے پر گولی بھی لگے تو قبول ہے۔ اس کے لئے پھانسی آئے تو قبول ہے، آنحضرت ﷺ کی عزت وناموس کی حفاظت کے لئے ضرورت پڑی تو میں پھانسی کے پھندے کو بھی چوموں گا۔ میرا تعلق جمعیت علماء اسلام سے ہے اور عقیدے کے لحاظ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ ہوں، ختم نبوت کی جماعت حضرت شیخ الہند کی جماعت ہے۔ اس جماعت میں حضرت مدنی بھی شریک تھے۔

مولانا عبدالغفور حیدری نے کہا کہ تحفظ ناموس رسالت کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین جو کہیں گے ہم اس پر لبیک کہیں گے، ہر دور میں جھوٹے مدعی نبوت پیدا کئے گئے، یہودیوں اور عیسائیوں کے ہاتھ ان کی پشت پر رہے۔ اس طرح مرزا غلام احمد قادیانی کو انگریزوں نے منتخب کیا۔ ۱۹۵۳ء میں تحریک چلی، مسلمانوں نے جانوں کا نذرانہ پیش کیا، پھر ۱۹۷۴ء میں تحریک چلی، ہمارے اکابر نے اسمبلی سے باہر اور اسمبلی کے اندر تحریک چلائی اور قادیانی سربراہ کو بلا کر اس پر جرح کی گئی اور انہیں پاکستان کی قومی اسمبلی نے کافر اقلیت قرار دیا۔ یہ سب ہمارے اکابر دیوبند کی کاوش ہے، اکابر دیوبند کی وجہ سے پاکستان کا آئین اسلامی ہے، اگر یہ اکابر نہ ہوتے تو اس ملک کا آئین اسلامی نہ ہوتا۔ آج یہ لوگ اس آئین کو بدلنا چاہتے ہیں، ہم کہتے ہیں کہ کسی بھی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والے کو سزائے موت ہونی چاہئے، کیونکہ ہم تمام انبیاء کرام کو ماننے والے ہیں۔ سلمان تاثیر نے قانون کی خلاف ورزی کی تو اس کو ممتاز قادری نے قتل کردیا، اس کو کسی نے قتل کرنے کے لئے نہیں کہا تھا، لیکن عشق رسول میں آکر اس نے خود فیصلہ کیا، تمام مسلمانوں میں ختم نبوت کے حوالہ سے دورائے نہیں ہیں، یہی نقطۂ اتحاد ہے۔

مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے کہا کہ قرآن مجید کا محفوظ ہونا صدقہ ہے حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت کا، تبلیغی جماعت کا ہر آدمی یہ کہتا ہے کہ تبلیغ کا کام حضور ﷺ کی ختم نبوت کے صدقے ہمیں ملا ہے۔ ختم نبوت کا انکار آپ ﷺ کی نبوت، شریعت اور آپ ﷺ کی اس امت کا انکار ہے۔ نماز، روزہ، تبلیغ، جہاد وغیرہ تمام فرائض کا تعلق حضور اکرم ﷺ کے اعمال کے ساتھ ہے اور ختم نبوت کا تعلق حضور ﷺ کی ذات کے ساتھ ہے، جس طرح انسان کے تمام اعضاء پر جان مقدم ہوتی ہے، اسی طرح تمام اعمال پر عقیدہ ختم نبوت مقدم ہے۔ مولانا موصوف نے مرزا قادیانی کی مغلظات بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس بدبخت نے قرآن، صحابہ، امہات المومنین اور نبی کریم ﷺ کی توہین کی ہے، لہٰذا ختم نبوت کا نعرہ قرآن، صحابہ رضی اللہ عنہم، ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اور اسلام کی حفاظت کا نعرہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم قانون توہین رسالت ختم نہیں ہونے دیں گے۔ ممتاز قادری کی ایک ٹھاہ نے شیری رحمٰن اور رحمٰن ملک جیسوں کے قبلے درست کردیئے، اگر ریمنڈ ڈیوس کو چار قتل کرنے کے باوجود حکومت رہا کرسکتی ہے تو ممتاز قادری کو بھی اسی طرح رہا کرے۔ جو شخص کسی قادیانی سے دوستی رکھتا ہے وہ قیامت کے روز محمد عربی ﷺ کی زیارت نہیں کرے گا۔

صاحبزادہ مولانا عبدالمجیب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ختم نبوت پر مضبوط ایمانی جذبہ عطاء فرمائیں اوراس کا عملی زندگی میں بھی مظاہرہ کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر پیغمبر سے مختلف انداز اور مقام پر گفتگو فرمائی، لیکن خاتم النّبیین ﷺ کو عرش پر بلا کر گفتگو فرمائی، جس سے بلند کوئی مقام نہیں، تمام مسلمانوں کو قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کرنا چاہئے۔ افسوس ہے کہ مسلمان جانتے ہیں پھر بھی قادیانیوں سے دوستی رکھتے ہیں۔

قاری کامران احمد نے کہا کہ ایک یہودیہ جو حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کرتی تھی اس کو ایک نابینا صحابی ؓ نے قتل کیا۔ تحفظ ختم نبوت اوردفاعِ پاکستان کے لئے علماء دیوبند نے ہراول دستہ کا کردار ادا کیا ہے۔ مشرقی اور مغربی پاکستان میں پہلا پرچم مولانا ظفر احمد عثمانی اور مولانا شبیر احمد عثمانی نے لہرایا۔ اس ملک کے اندر اگر کوئی قانون چلے گا تو وہ اسلامی قانون چلے گا۔ ڈاکٹر خالد محمود سومرو نے کہا کہ اگر ممتاز قادری کو کچھ ہوا تو ہر گھر سے ممتاز قادری پیدا ہوگا۔ اس ملک میں جو بھی توہین رسالت کرے گا، اس کا انجام وہی ہوگا جو سلمان تاثیر کا ہوا۔ منکرین ختم نبوت کا علاج سیّدنا صدیق اکبر ؓ نے کیا، ختم نبوت کا پرچم لہرایا ہم بھی یہ پرچم لہرائیں گے، کسی کو اجازت نہیں دی جاسکتی کہ ختم نبوت پر ڈاکا ڈالے۔ ہم سے پوچھا جاتا ہے کہ تم دین کے ٹھیکیدار ہو؟ سنو! ہم دین کے چوکیدار ہیں۔

مولانا قاری خلیل احمد بندھانی جن کی زیرنگرانی یہ کانفرنس منعقد ہوئی، انہوں نے قراردادیں پیش کیں اور کانفرنس کے کامیاب کرنے میں انہوں نے بھرپور کردار ادا کیا۔ اسٹیج پر مولانا بشیر احمد، مفتی محمد شفیع، مولانا محمد صالح انڈھڑ، مولانا غلام اللہ ہالیجوی، مولانا پروفیسر عطا محمد، مولانا قمر الدین ملانہ اور شہر کے دیگر علماء کرام اور معززین موجود تھے۔ مولانا محمد حسین ناصر (مبلغ سکھر) اپنی ٹیم حافظ امیر معاویہ، حافظ عبدالحئی، محمد مبشر، محمد بلال اور دیگر ساتھیوں سمیت مہمانوں کے انتظامات میں مصروف رہے جب کہ اسٹیج اور جلسہ گاہ کو سیکورٹی کے حوالہ سے جامعہ اشرفیہ سکھر کے طلبا نے احسن انداز سے سنبھالا، جن کی سرپرستی مولانا عبدالمالک مدرس جامعہ اشرفیہ نے کی۔ کانفرنس سے آخری خطاب ڈاکٹر خالد محمود سومرو نے کیا، اس طرح رات ڈھائی بجے ڈاکٹر صاحب نے بیان کے بعد اختتامی دعاء فرمائی۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۲۳ تا ۳۰ نومبر ۲۰۱۱ء ص ۲۴، ۲۵)

مرکزی مبلغین حضرات کے نوابشاہ کی مساجد میں بیانات

۲۷؍دسمبر ۲۰۱۱ء کو بعد نماز عشاء جامع مسجد سوسائٹی میں مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے درس قرآن دیا۔ ۲۸؍دسمبر ۲۰۱۱ء بعد نماز فجر جامع مسجد باب رحمت منوں آباد میں مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے بیان کیا۔ ۲۸؍دسمبر ۲۰۱۱ء کو مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جامعہ باب البرہان منوں آباد میں طلباء اور علماء کو بیان کیا۔ ۲۸؍دسمبر ۲۰۱۱ء کو مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے جامعہ دارالعلوم نواب شاہ کے طلباء اور علماء سے ایک گھنٹہ بیان کیا۔ ۲۸؍دسمبر ۲۰۱۱ء کو بعد نماز عشاء جامع مکی مسجد مریم روڈ لائن پار نواب شاہ میں مولانا قاضی احسان احمد کا تفصیلی بیان ہوا۔

۲۹؍دسمبر ۲۰۱۱ء کو بعد نماز فجر مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے درس دیا۔ ۲۹؍دسمبر ۲۰۱۱ء کو صبح نو بجے سے دس بجے تک جامعہ عزیزیہ حسینیہ دوڑ کے علماء اور طلباء سے مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے بیان فرمایا۔ ۳۰؍دسمبر ۲۰۱۱ء کو بعد نماز فجر جامع مسجد کبیر میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے درس دیا۔ جمعہ کے بیانات میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جامع مکی مسجد لائن پار نواب شاہ میں خطبہ جمعہ کا خطاب کیا۔ مولانا قاضی احسان احمد نے جامع مسجد باب الریان غلام رسول شاہ کالونی نواب شاہ میں جمعہ کا خطاب کیا اور مولانا تجمل حسین نے کبیر مسجد نواب شاہ میں جمعہ کا بیان کیا۔

تحریک ختم نبوت

کے سلسلہ میں

۲۰۱۲ء

کے

حالات وواقعات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باغی رسول شیخ آصف کی گرفتاری

۷؍جنوری ۲۰۱۲ء شام کے ساڑھے چھ بجے کہروڑ پکا سے باغیٔ رسول شیخ آصف کو گرفتار کیا گیا، جس پر ۲۹۵-سی کے تحت امیر مرکزیہ شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ کی سرپرستی اور مفتی محمد ظفر اقبال کی زیرنگرانی مقدمہ درج ہوا۔ ۸؍جنوری کو مبلغ ختم نبوت بہاولپور مولانا محمد اسحاق ساقی اور شیخ آصف کے ساتھ پولیس کی موجودگی میں ایک ویڈیو بنی تاکہ شیخ آصف اپنے بیان سے پھر نہ جائے، شیخ آصف جب مولانا کے ساتھ بیٹھا تو کہنے لگا کہ: ''میری اصلاح کردو یا میں آپ کی اصلاح کردوں؟'' مولانا نے کہا: بہت اچھا! شیخ آصف نے کہا کہ اللہ نے میرے دل پر مہر نبوت لگادی ہے، مولانا محمد اسحاق ساقی نے کہا کہ مہر نبوت دکھائیں تو وہ کہنے لگا کہ دل کی مہر کوئی دکھا سکتا ہے؟ اور کہنے لگا کہ اللہ رب العزت نے مجھے بیت المقدس میں نماز پڑھانے کا اعزاز بخشا اور کہروڑ پکا کے کمہار سراج نے میرے پیچھے نماز پڑھی، پھر اللہ رب العزت نے مجھے جنت دکھائی، مولانا نے پوچھا کہ کیا جہنم بھی دیکھی تھی؟ شیخ آصف نے کہا: ہاں! جہنم بھی دیکھی تھی، مولانا نے کہا کہ جب جہنم دیکھی تھی تو اپنے باپ مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ جہنم میں رہ جاتا اور باپ بیٹا دونوں مزے کرتے، پھر شیخ کہنے لگا کہ سورۂ صٰفّت امت کی راہنمائی کے لئے میرے اوپر اللہ رب العزت نے نازل کی تو مولانا نے کہا کہ اس سورت کی کوئی آیت یا اس کا ترجمہ یا اس کا شانِ نزول تو بتا، لیکن اس کو کچھ بھی نہیں آتا تھا۔ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو ہر فتنہ سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی مؤرخہ ۲۳ تا ۲۹؍فروری ۲۰۱۲ء ص ۲۱)

کنری میں قادیانی کے ہاتھوں قادیانیوں کا قتل

۱۱؍فروری ۲۰۱۲ء کو شام آٹھ بجے قادیانی عبادت گاہ کنری سندھ کے مین گیٹ کے سامنے قادیانی ادریس شاہ بن احمد شاہ نے (جو قادیانی عبادت گاہ کا چوکیدار ہے) فائرنگ کرکے دو قادیانی سعود احمد ولد محمود احمد قادیانی اور فخرالدین فخری ولد محمد رفیق قادیانی کو موقع پر ڈھیر کردیا۔ دونوں قادیانی موقع پر فی النار والسقر ہوکر مردار ہوئے۔ تیسرا قادیانی رفیق نامی فائرنگ میں شدید زخمی ہوکر ہسپتال جا پہنچا۔ فائرنگ کی آواز سن کر گردونواح کے لوگ اکٹھے ہوگئے۔ قادیانی اس کیس کو مذہبی کیس بناکر مسلمانوں کو ملوث کرنا چاہتے تھے۔ لیکن عوام کے اکٹھا ہوجانے اور ملزم کے موقعہ پر معلوم ہوجانے پر قادیانی منصوبہ ناکام ہوگیا۔

اس سے کچھ عرصہ قبل قادیانی جماعت کنری کے گرو گھنٹال شیخ سمیع قادیانی کے گھر کی چھت سے چڑھ کر گھر میں قادیانی نصیر داخل ہوا۔ اس نے شیخ سمیع قادیانی کو بندوق کے بٹ بھی مارے اور پھر چھت سے چھلانگ لگا کر قریبی گڑھے میں چھپ گیا۔ واویلا ہونے پر محلّہ کے مسلمان بھی جمع ہوگئے۔ انہوں نے گھیرا ڈال لیا۔ ایس.ایچ.او، پولیس کے ہمراہ موقعہ پر آگئے اور گڑھے سے ملزم کو پکڑ کر حوالہ جیل کیا۔ ملزم ابھی تک جیل میں ہے۔ شیخ سمیع بھی قادیانی اور ملزم نصیر بھی قادیانی۔ ان دونوں واقعات سے لگتا ہے کہ قادیانیوں کے گھروں میں جوتیوں میں دال بٹ رہی ہے۔ آپس میں شدید اختلافات کا شکار ہوکر خود ایک دوسرے پر حملہ آور ہورہے ہیں۔ بعض مردار ہورہے ہیں۔ بعض ہسپتالوں کو سدھار رہے ہیں اور بعض جیلوں کو آباد کررہے ہیں۔ ان کے یہ باہمی اختلافات ہی ان شاء اللہ العزیز! ان کی تباہی وبربادی کا باعث بن رہے ہیں۔

کنری کی قادیانی پارٹی سخت شرمسار ہے۔ ندامت کے عرق میں غرق ہے۔ ان کے چہرے مرزا قادیانی کے قلب کی طرح سیاہی چوس بن گئے ہیں۔ اللہ رب العزت کی دھرتی ان پر تنگ ہورہی ہے۔ ایک گستاخ رسول، مردود زماں مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی ملعون کی پیروی نے ان کو نہ دین کا چھوڑا ہے نہ دنیا کا۔

لیکن ان کی شقاوت قلبی دیکھئے کہ منہ گٹر میں ہے اور پاؤں آسمان کی جانب کرنے سے اب بھی باز نہیں آرہے۔ ادریس قادیانی کی فائرنگ سے دو قادیانی موقعہ پر مردود ہوئے۔ ایک زخمی ہوا۔ وہ تو مسلمانوں کے موقعہ پر جمع ہونے سے ڈرامہ نہ کرسکے۔ ورنہ وہ اسے پہلے نہ معلوم قتل قرار دے کر مذہبی کیس بنانا چاہتے تھے۔

قادیانیوں کے پاس جدید اسلحہ ہے۔ اس کے باوجود ملزم نصیر قادیانی جس نے شیخ سمیع قادیانی پر حملہ کیا۔ اس کو قادیانیوں کا نہ پکڑنا۔ اس کا تعاقب نہ کرنا۔ اس ملزم کا سمیع شیخ قادیانی کو صرف بٹ مارنا اور نقصان نہ دینا۔ ملزم کو فرار کا موقع دینا۔ یہ سب امور وقرائن بتاتے ہیں کہ وہ اس کو بھی مذہبی رنگ دینا چاہتے تھے۔ یہ ڈرامہ خود انہوں نے تیار کیا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے کرم کیا کہ موقع پر ہمسایوں نے ملزم کا گھیرا تنگ کردیا۔ پولیس آگئی اور ملزم پکڑا گیا۔ ورنہ اگر وہ بھاگ جاتا تو قادیانی ڈرامہ مکمل ہوکر مسلمانوں پر ملبہ ڈال دیا جاتا۔ لیکن اللہ رب العزت نے کرم کیا کہ ملزم کے موقعہ پر پکڑے جانے سے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوگیا اور قادیانی جماعت کے چہروں پر کالک کا ایک اور کوٹ ہوکر دنیا کے سامنے روسیاہ ہوگئے۔ اسی طرح کنری میں مختلف سڑکوں پر اللہ ورسول کا نام لکھا گیا۔ ایک بار تو قادیانی عبادت گاہ کی سڑک پر یہ لکھا ہوا پایا گیا۔ شہر میں ہندو آبادی بھی ہے۔ قادیانی خود سڑکوں پر اللہ رب العزت، رحمت عالم ﷺ کے اسماء گرامی لکھ کر اس کو ہندوؤں کے کھاتہ میں ڈال کر یہاں ہندو مسلم فساد کرانے کی دوبارہ ناکام کوشش کرچکے ہیں۔ غرض قادیانی سازش عروج پر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے کئے کی سزا میں ماخوذ فرمائیں۔ تاکہ ملک ان کے شر سے بچا رہے۔ آمین! (ماہنامہ لولاک ملتان مئی ۲۰۱۲ء ص۳،۴)

MUNSIF HYD P2 22-2-2012

قادیانیوں کو غیرمسلم قرار دینے کا فیصلہ کروڑوں مسلمانوں کی آواز۔

مظاہر علوم سہارنپور کا صدر نشین وقف بورڈ مولانا خسرو پاشاہ کے نام ستائشی مکتوب۔

وقف بورڈ آندھراپردیش انڈیا کا شاندار فیصلہ۔

حیدرآباد ۲۱؍فروری ۲۰۱۲ء (پریس نوٹ) سیکرٹری جامعہ مظاہر العلام سہارنپور یوپی نے ایک خط مولانا خسرو پاشا صدر نشین وقف بورڈ آندھراپردیش کو روانہ کرتے ہوئے کہا کہ آپ کی صدارت میں منعقدہ میٹنگ میں قادیانیوں کو صاف طور پر غیرمسلم قرار دے کر ان کو اوقاف کی فہرست سے خارج کرنے کا فیصلہ نہ صرف یہ کہ اعتدال پسندانہ مؤقف کا اظہار ہے۔ بلکہ حقیقت پسندانہ اور دانشمندانہ نظریہ کا اعلان بھی ہے۔

قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دینے کا یہ فیصلہ جہاں مشرق ومغرب میں پھیلے ہوئے کروڑوں مسلمانوں کی آواز ہے۔ وہیں خائب وخاسر فتنین وشرپسند جماعت قادیانیت کے منہ پر زوردار طمانچہ بھی ہے۔ بہاولپور کی عدالت نے ۱۹۲۶ء سے ۱۹۳۵ء تک مکمل نوسال تفصیلی بحث وتمحیص اور فریقین کے دلائل سننے کے بعد مرزائیوں کو غیرمسلم قرار دے کر ایک خوش آئند قدم اٹھایا تھا۔ جو دوسروں کے لئے نظیر کا باعث بنا اور اس مقدمہ کے دوران مولانا خلیل احمد سہارنپوری کے حکم سے مولانا عبداللطیف صاحب (ناظم مظاہر العلوم سہارنپور) بہاولپور میں مقیم رہے۔

اسی طرح پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کے تیسرے سربراہ مرزا ناصر کو صفائی کا پورا موقع دینے اور سننے کے بعد غیر مسلم ہونے کا آرڈر جاری کیا تھا۔

ایک دوسرے موقع پر ایک سو چار ملکوں کی نمائندہ تنظیم ’’رابطہ عالم اسلامی‘‘ ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے چکی ہے۔ ان فیصلوں کو صادر ہوئے ایک عرصہ بیت چکا ہے۔ اب وقف بورڈ آندھرا پردیش کے تازہ ترین فیصلے نے بلاشبہ دوسرے سرکاری اداروں کے لئے خصوصاً مرکزی وقف بورڈ کیلئے ایک نظیر قائم کر دی ہے۔ روانہ کردہ مکتوب میں مولانا محمد شاہد سیکرٹری مظاہر العلوم سہارنپور نے مزید کہا کہ میں عالم اسلام کے ایک عظیم ادارہ جامعہ مظاہر العلوم کے سیکرٹری ہونے کی حیثیت سے اپنا دینی وملی اور اخلاقی فریضہ سمجھتے ہوئے اپنی جانب سے اور جامعہ کی جانب سے آندھرا پردیش وقف بورڈ خصوصاً آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اللہ جل شانہ آپ حضرات کو اس سعی جمیل کا بہترین بدلہ دونوں جہاں میں مرحمت فرمائے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان مئی ۲۰۱۲ء ص ۴۱)

وقف بورڈ آندھرا پردیش انڈیا میں قادیانی غیر مسلم

قارئین کے لئے یہ خبر خوشی کا باعث ہوگی کہ وقف بورڈ اندھرا پردیش انڈیا کے صدر مولانا خسرو پاشاہ نے اپنے فیصلہ میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے کر مسلم وقف بورڈ کے دروازے قادیانیوں پر بند کر دیئے ہیں۔ انڈیا جیسے سیکولر ملک کے ایک نیم سرکاری ادارہ کا یہ فیصلہ، قادیانیوں کی مزید ذلت کا باعث بنے گا اور اہل اسلام انڈیا کے اس سے حوصلے بلند ہوں گے۔ قادیانیت مزید رسوائی کی وادی میں گر گئی اور حق کو فتح نصیب ہوئی۔ فالحمدللہ تعالیٰ! (ماہنامہ لولاک ملتان مئی ۲۰۱۲ء ص ۴۳،۴۲)

چناب نگر میں حکومتی بے بسی، قتل کی وارداتیں

۱۵؍مارچ ۲۰۱۱ء کو چناب نگر میں ایک صحافی رانا ابرار حسین کے قتل کے بعد اب تک مزید دو افراد موت کے منہ میں جا چکے ہیں۔ صحافی کے قتل کی سازش بے نقاب ہوتے دیکھ کر قادیانی جماعت کے باغی گروپ کے سربراہ چوہدری احمد یوسف کو قتل کر دیا گیا اور پھر احمد یوسف کے قتل کی سازش طشت ازبام ہوتی دیکھ کر قادیانی جماعت کا حاضر خدمت عہدیدار ماسٹر عبدالقدوس قتل کر دیا گیا۔ یوں ایک سال کی مدت میں تین افراد قادیانی جماعت کی دہشت گردی کی نذر ہو گئے۔ مارچ ۲۰۱۱ء میں صحافی کے قتل کے اگلے دن ڈی پی او چنیوٹ نے پریس کانفرنس میں کہا تھا کہ: ’’یہ قتل مکمل طور پر ذاتی رنجش کی بنیاد پر ہوا ہے اور ابھی تک کے واقعات سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے، لیکن ہم اس کیس کی مختلف پہلوؤں سے تفتیش کریں گے تاکہ کسی کو کوئی اعتراض نہ رہے۔‘‘ دوسری طرف چنیوٹ پریس کلب کے ذمہ داران اور علاقہ کے علماء کرام کا مؤقف اس سے مختلف تھا، ان کے بقول یہ قتل قادیانی جماعت کی سازش کا نتیجہ تھا کیونکہ مقتول قادیانی جماعت کی سرگرمیوں کے حوالے سے متعدد بار رپورٹنگ کر چکے تھے اور انہوں نے قادیانی جماعت کی بہت سی اندرونی کہانیوں کو اخبارات کی زینت بنایا، جس کی وجہ سے قادیانی جماعت کی طرف سے مقتول کو متعدد بار قتل کی دھمکیاں بھی دی گئیں، ان حالات کے تناظر میں دیکھا جائے تو یہ پلانٹڈ قتل ہے جو کسی عام آدمی کا ذاتی فعل نہیں ہوسکتا، بلکہ اس میں کسی گروہ یا جماعت کا ملوث ہونا ضروری ہے۔

وقت نے ثابت کیا کہ چنیوٹ پریس کلب کے عہدیداران اور علمائے کرام کا موقف درست تھا۔ صحافی کے قتل کے بعد سرکاری گاڑی میں سوار پولیس افسران اور پریس کلب چنیوٹ کے صدر قادیانی جماعت کی چیک پوسٹوں کو عبور کر کے بڑی مشکل سے جائے وقوع پر پہنچنے میں کامیاب ہوئے۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ چناب نگر کا سیکورٹی کا نظام کتنا فعّال اور فول پروف بنایا گیا ہے۔ ایک

پولیس افسر اور پریس کلب کے صدر بھی بآسانی چناب نگر میں داخل ہونے سے قاصر ہیں۔ قابل توجہ بات یہ ہے کہ جس شہر میں پولیس افسران آسانی کے ساتھ داخل ہونے سے قاصر ہیں، وہاں کا کوئی رہائشی اپنے پاس بغیر لائسنس کا اسلحہ کیسے رکھ سکتا ہے کہ جس سے وہ کسی کو قتل کرنے کا جذبہ بھی رکھتا ہو؟ یہ بات ایف آئی آر کو مشکوک بنادینے کے لئے کافی ہے کہ مبینہ ملزم جسے ایف آئی آر میں نامزد کیا گیا ہے اور جس کے بارے میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ اس نے ذاتی رنجش کی بناء پر صحافی کو قتل کردیا وہ بھی قادیانی جماعت سے تعلق رکھتا ہے تو لازمی طور پر اس کے پاس موجود بغیر لائسنس اسلحہ اس کی جماعت کو طرف سے مہیا کیا گیا ہے یا پھر اس کی جماعت کے نوٹس میں ہے کہ مذکورہ شخص ایک بغیر لائسنس پسٹل کا مالک ہے، اگر یہ دونوں باتیں یا ان میں سے ایک بھی درست ہے تو پھر پریس کلب وعلمائے کرام کے موقف کو تقویت ملتی ہے کہ یہ قتل ایک گہری اور سوچی سمجھی سازش کا نتیجہ ہے۔ قادیانی جماعت کی طرف سے مذکورہ ملزم کو قتل پر مامور کیا گیا تھا یا کم از کم قادیانی جماعت کے ذمہ داران اس قتل کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے اس سازش سے آگاہ تھے۔

اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ صحافی کا قتل واقعتاً قادیانی جماعت کے ذمہ داران کی سازش مجرمانہ کا نتیجہ ہے اور یہی بات علماء کرام وپریس کلب چنیوٹ کے ذمہ داران کی طرف سے کہی گئی ہے۔ سوال یہ ہے کہ جہاں کوئی شخص اپنے گھر میں کوئی مہمان نہیں ٹھہراسکتا، وہاں کوئی اپنے پاس ناجائز اسلحہ ''جماعت'' کی اجازت وعلم کے بغیر کیسے رکھ سکتا ہے؟ مقتول صحافی کا قادیانی جماعت کے باغی گروپ کے چوہدری احمد یوسف سے گہرا تعلق تھا اور احمد یوسف، مقتول کو قادیانی جماعت کی اندرونی کہانیوں سے آگاہ کرتا رہتا تھا۔ صحافی کے قتل کے بعد احمد یوسف نے اس قتل کا کھوج لگایا اور اس نے یہ معلوم کرلیا کہ صحافی کے قتل میں قادیانی جماعت کے ذمہ دار براہ راست ملوث ہیں۔ اس کے بعد احمد یوسف کو بھی قتل کی دھمکیاں دی گئیں جس کا اظہار اس نے ۲۷؍ستمبر ۲۰۱۱ء کو اعلیٰ حکام کو لکھے گئے ایک خط میں بھی کیا۔ اس نے قبل از وقت اعلیٰ حکام سے استدعا کی کہ قادیانی جماعت اس کے قتل کے درپے ہے اور اگر وہ قتل کردیا گیا تو اس کی ذمہ داری فلاں فلاں پر ہوگی مگر کسی نے اس کے خط پر توجہ دینا ضروری نہ سمجھا۔ بالآخر ۴ اور ۵؍اکتوبر ۲۰۱۱ء کی درمیانی شب چوہدری احمد یوسف کو نامعلوم افراد نے ان کے گھر میں گھس کر ڈنڈوں اور کلہاڑیوں سے تشدد کرکے ہلاک کردیا۔ حسب روایت اس قتل کو بھی دبانے کی کوشش کی گئی مگر مقتول کی بیٹی اور بیٹے نے ہر قسم کے حالات کا سامنا کرنے کا تہیہ کرتے ہوئے اپنے والد کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کا فیصلہ کیا۔ انہوں نے حکام بالا کو درخواستیں دے دے کر اس قتل کی تفتیش پر مجبور کیا اور اس مقدمہ میں قادیانی جماعت کے ایک عہدیدار ماسٹر عبدالقدوس کو گرفتار کروانے میں کامیاب ہوگئے۔ پولیس نے چند دن ماسٹر عبدالقدوس سے تفتیش کی جس کی روشنی میں پولیس کچھ حقائق جاننے میں کامیاب ہوئی۔ قادیانی جماعت نے ماسٹر عبدالقدوس کی بیماری کا بہانہ بناکر اسے پولیس حراست سے چھڑالیا اور اپنے پرائیویٹ ہسپتال میں علاج کی غرض سے داخل کروادیا مگر دوسرے دن ہی اس کی موت کا اعلان کرتے ہوئے اسے قتل قرار دیا اور الزام پولیس پر لگادیا۔

ذرائع کے مطابق ماسٹر عبدالقدوس سے ہونے والی تفتیش سے ثابت ہوتا ہے کہ احمد یوسف کے قتل میں قادیانی جماعت کے ذمہ داران ملوث ہیں۔ بہرحال اس راز سے مکمل طور پر آگاہ ماسٹر عبدالقدوس کو راستے سے ہٹاکر قادیانی جماعت کے ذمہ داران کافی حد تک مطمئن ہوگئے ہیں، مگر چوہدری احمد یوسف کے لواحقین چین سے بیٹھنے والے نہیں۔ انہوں نے ڈی پی او چنیوٹ کو اپنے باپ کے قتل کی آزادانہ تفتیش کی درخواست کی جس پر دومرتبہ ڈی پی او چنیوٹ کے آفس میں فریقین کو آمنے سامنے بٹھاکر تفتیش کی گئی۔ مقتول پارٹی کے بقول یہ تفتیش غیر جانبدارانہ نہیں ہورہی، بلکہ قادیانی جماعت کے ذمہ داران کو تحفظ دینے کی کوششیں کی جارہی ہیں، اس پر انہوں نے تفتیش تبدیل کرنے کی استدعا کی ہے۔

دلچسپ امر یہ ہے کہ دومرتبہ ہونے والی تفتیش کے دوران قادیانی جماعت کے ذمہ داران اپنی بے گناہی ثابت کرنے سے قاصر رہے مگر دوسری طرف ڈی پی او چنیوٹ ملزمان کو گرفتار کرنے سے بھی عاجز نظر آتے ہیں، بلکہ وہ ملزمان کو مکمل پروٹوکول کے ساتھ ڈی پی او آفس میں بٹھاتے ہیں جب کہ مدعی مقدمہ سے عام سائلین کی طرح کا سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ ۲۶رمئی ۲۰۱۲ء کی تفتیش کے بعد اب صورتحال یہ ہے کہ اس مقدمہ کی تفتیش کرائم برانچ فیصل آباد کے سپرد کردی گئی ہے جب کہ مقدمہ میں ملوث ملزمان میں سے دو اہم افراد ملک سے بھاگنے کا پروگرام بنا چکے ہیں۔ یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کہ قتل جیسے سنگین مقدمہ میں مطلوب ملزمان ملک سے کس طرح بھاگ جانے میں کامیاب ہوتے ہیں؟ لیکن اگر مذکورہ اہم ملزمان جو کہ دراصل تین افراد کے قتل میں ملوث ہیں، فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے تو مقتولین کے ورثاء کی انصاف کے حصول کی کوشش ناکام ہوجائے گی۔

بہرحال اگر احمد یوسف کے قتل کی میرٹ پر تفتیش کرلی جائے تو اس سے مزید دو قتل کے واقعات کا سراغ لگایا جاسکتا ہے۔ ڈی پی او چنیوٹ کی حد تک تو یہ واضح نظر آتا ہے کہ پولیس قادیانی جماعت کے ذمہ داران کو بچانے کی کوشش میں ہے، اب دیکھتے ہیں کہ کرائم برانچ فیصل آباد اس کیس کے متعلق کیا روّیہ اپناتی ہے۔ کیا پولیس اپنی غیر جانبداری کو یقینی بناسکے گی، یہ تو وقت اور تفتیش خود بتائے گی۔ ادھر ذرائع کا کہنا ہے مقتول احمد یوسف کی بیٹی نجمہ محمود کی کراچی کی رہائش گاہ کے قریب قادیانی جماعت نے ایک مکان کرائے پر لے کر نجمہ محمود کی نگرانی اور ڈرانے دھمکانے کا سلسلہ تیز کردیا ہے، جب کہ قادیانی جماعت اس بات کا سنجیدگی سے جائزہ لے رہی ہے کہ مرزا مسرور کے بعد چناب نگر کی ٹاپ کی قادیانی قیادت اس کیس کو قادیانی حکمت عملی کے تحت کس حد تک کامیابی سے ہمکنار کرسکے گی؟ اس سوال کا جواب بہت جلد سامنے آجائے گا اور عین ممکن ہے بعض ذمہ داران کی تنزلی کا حکم لندن قادیانی ہیڈ کوارٹر سے چناب نگر موصول ہوجائے۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۱۴رجون ۲۰۱۲ء، ہفت روزہ ختم نبوت کراچی یکم تا ۷رجولائی ۲۰۱۲ء ص۱۷، ۱۸)

گستاخ رسول کی قبر سے تختیاں اتارلی گئیں

گستاخ رسول بشیر کذاب کی قبر سے روضہ رسول ﷺ، کلمہ طیبہ اور چاروں قل کی تختیاں اتارلی گئیں۔ چند سال قبل بہاولنگر میں چوہدری بشیر احمد نامی گستاخ رسول نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ مبلغ ختم نبوت بہاولنگر مولانا محمد قاسم رحمانی نے کیس کیا۔ دو سال کے عرصہ کے بعد بہاولنگر عدالت نے ۲رلاکھ روپے جرمانہ اور سزائے موت سنائی۔ جھوٹے مدعی نبوت کو بہاولپور جیل بھیج دیا گیا۔ جہاں وہ طبعی موت سے جہنم رسید ہوا۔ بہاولنگر کے مبلغ نے تحریک چلائی کہ اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے رتو انہوں نے قبرستان کی حدود سے باہر اپنے رقبہ میں اس کی قبر بنائی۔ ابھی کچھ عرصہ پہلے اس کے متعلقین نے روضہ رسول ﷺ، کلمہ طیبہ، چاروں قل شریف کی تختیاں قبر پر لگادیں۔ جس سے پورے شہر میں اشتعال پھیل گیا۔ لوگ ختم نبوت دفتر آنے لگے۔ مبلغ نے سکیورٹی برانچ میں انٹیلی جنس کے نمائندوں کو فون کیا۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ تختیاں اتر جائیں گی۔ مگر کافی دن گزر گئے۔ تختیاں نہ اتریں۔ تو مبلغ نے سخت لہجہ اپناتے ہوئے انٹیلی جنس والوں کو کہا کہ تم بدامنی پھیلانا چاہتے ہو تو ہمارے سینے گولیاں کھانے کے لئے تیار ہیں۔ سب کچھ برداشت کرسکتے ہیں۔ مگر روضہ رسول ﷺ کی توہین برداشت نہیں کرسکتے۔ مبلغ ختم نبوت نے پلے کارڈ لکھوائے اور پورے شہر میں لگادیئے جس سے انتظامیہ پریشان ہوئی۔ گستاخ کا مقدمہ نمبر پوچھا۔ مبلغ نے بتایا۔ انتظامیہ نے تختیاں اتار کر فون کیا کہ تختیاں اتر گئی ہیں۔

(ماہنامہ لولاک ملتان مئی ۲۰۱۲ء ص۵۴)

راجن پور میں قادیانیت ایک مرتبہ پھر ہار گئی

۲رجون۲۰۱۲ءراجن پور کے علاقے فاضل پور کی نواحی بستی المعروف مکوڑے والی میں ایک مرزائی نیاز احمد نامی ۳۱رمئی ۲۰۱۲ء بروز جمعرات کومرا تو قادیانیوں نے اس کا جنازہ پڑھنے کے بعد اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دیا۔۲رجون ۲۰۱۲ء بروز ہفتہ کو وہاں کا ایک آدمی مولانا قاری حماد اللہ حیدری کے پاس آیا اور اس نے سارا واقعہ سنایا تو مولانا نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع راجن پور کے امیر مولانا حافظ علی محمد صدیقی سے رابطہ کیا اور صورتحال سے آگاہ کیا۔مولانا نے علاقہ کے علماء مولانا مفتی ارشاد احمد حقانی، قاری عبدالجبار، مولانا الٰہی بخش ساقی، مولانا محمد عثمان، قاری محمد صادق لشاری، جلیل الرحمٰن صدیقی، مولانا عبدالمنان چشتی سمیت وفد کی صورت میں ڈی سی او سے ملے اور تمام صورتحال سے آگاہ کیا۔ڈی سی او صاحب نے حالات کو بھانپتے ہوئے فوراً تھانہ صدر فاضل پور کو آرڈر جاری کیا کہ مجھے عصر کی نماز سے پہلے مسلمانوں کا قبرستان اس مردود سے خالی ملنا چاہئے اور اسی وقت مرزائیوں کے صدر سے رابطہ کیا اور اس سے بھی کہا کہ تم کافر ہو۔تم نے مسلمانوں کے قبرستان میں اپنا مردہ دفن کیوں کیا۔اسے فوراً نکال لو۔ورنہ حالات کے ذمہ دار تم خود ہوگے۔اس طرح اس مردود کو مسلمانوں کے قبرستان سے نکال کر مرزائیوں کے مرگھٹ ٹھیری میں ڈال دیا گیا۔جو لوگ اس مرزائی کے جنازہ میں اس کو مسلمان سمجھ کر شریک ہوئے تھے۔ان کا تجدید ایمان اور تجدید نکاح بھی مدرسہ انوار القرآن فاضل پور میں مولانا قاری حماد اللہ حیدری نے کرادیا ہے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان ستمبر۲۰۱۲ء ص۱۳)

بھکر میں قادیانیوں کی اشتعال انگیزی

بھکر: (ڈاکٹر دین محمد فریدی) ڈھانڈلہ گلی ریلوے اسٹیشن بھکر کے مشرقی جانب قادیانیوں کا تقریباً چھ کنال میں مرکز سالہا سال سے ہے۔یہاں قادیانی مرکز کے سامنے اہم سیاسی ڈھانڈلہ خاندان کا گھر ہے، اسی وجہ سے یہ گلی ڈھانڈلہ گلی کے نام سے مشہور ہے۔اس خاندان کے مشہور بزرگ جناب غلام حسن خان ڈھانڈلہ جب ۱۹۷۴ء میں ایم این اے تھے تو وہ دینی غیرت اور عقیدۂ ختم نبوت سے سرشار تھے، یہی وجہ ہے جب قومی اسمبلی میں قادیانیوں کے خلاف قرارداد پیش کی گئی تو غلام حسن خان ڈھانڈلہ مرحوم اس قرارداد کے تائید کنندگان میں سے تھے۔

ماہ اپریل ۲۰۱۲ء کے اوائل میں قادیانیوں نے اپنے مرکز کے سامنے کی دیوار گرا کر دوبارہ تعمیر شروع کی، میرا گزر ہوا، میں نے وہاں کے ذمہ دار سے کہا کہ دیوار جیسے پہلے تھی ویسے ہی ہو، اضافہ نہ ہونے دینا۔۳رمئی ۲۰۱۲ء کو میرے موبائل پر فون آیا کہ ڈھانڈلہ گلی سے بات کر رہا ہوں قادیانیوں نے دیوار تعمیر کر کے اوپر پختہ مورچے بنا لئے ہیں۔یکے بعد دیگرے تین چار افراد نے رابطہ کیا میں نے رانا محمد یعقوب کو صورتحال کا جائزہ لینے کے لئے بھیجا، پھر جناب سیّد ظفر حسین برنی، قاری سید حسین احمد الحسینی، قاری عمران کو بھیجا سب نے اطلاع دی کہ بات صحیح ہے۔۸رمئی ۲۰۱۲ء کو جماعتی ساتھیوں کا اجلاس بلایا۔ڈی سی او بھکر سے ملاقات کا وقت مانگا، ۱۵رمئی ۲۰۱۲ء کو ملاقات ہوئی، میرے ساتھ مولانا محمد علی صدیقی، رانا محمد یعقوب، قاری سید حسین احمد الحسینی، قاری محمد عمران، مولانا شکیل احمد، مولانا محمود الحسن اور دوسرے احباب تھے، ہم نے تمام صورتحال سامنے رکھی۔ڈی سی او نے کارروائی کا وعدہ کیا مگر ساتھ ہی ڈی پی او بھکر سے ملاقات کا کہا، ہمارا وفد ڈی پی او بھکر رائے اعجاز احمد کی خدمت میں حاضر ہوا، تمام صورتحال بیان کی۔رائے اعجاز احمد کھرل بہت زیرک آفیسر ہیں۔صورتحال سمجھ گئے۔انسپکٹر تھانہ سٹی بھکر کی ڈیوٹی لگائی الحمدللہ ثم الحمدللہ! گفت وشنید کے ذریعے انتظامیہ نے اس حساس معاملہ کو اہمیت دی۔۲۱رمئی ۲۰۱۲ء صبح گلی والوں نے دیکھا کہ قادیانی مورچے خود گرا رہے ہیں۔فوراً ہی مبارکباد کے فون آگئے اور اشتعال کی کیفیت ختم ہوگئی۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۲۳ تا ۳۱ جولائی ۲۰۱۲ء ص۲۷)

تونسہ شریف سے گستاخ رسول کی گرفتاری

تحصیل تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازیخان کے معروف قصبہ کوٹ قیصرانی میں قبرستان کے جھاڑوکش عبدالغفور قیصرانی نامی ازلی بدبخت نے سرعام ختم نبوت اور خاتم المرسلین ﷺ کی گستاخی کی اور انتہائی نازیبا الفاظ کے ساتھ توہین رسالت کا ارتکاب کیا۔ اس واقعہ کے خلاف کوٹ قیصرانی میں مکمل ہڑتال اور احتجاجی جلسہ ہوا۔ اس سے پہلے مولانا امان اللہ اختر کی مدعیت میں ملعون گستاخ کے خلاف توہین رسالت ایکٹ کے تحت ۲۹۵سی کا مقدمہ درج ہوا اور ملعون کو سنٹرل جیل ڈیرہ غازیخان بھیج دیا گیا۔ اجلاس میں مقدمہ کی پیروی کرنے اور ڈی پی او سے ملاقات کر کے مقدمہ کا چالان مکمل کر کے عدالت میں پیش کرنے کا فیصلہ ہوا اس سلسلہ میں نمائندہ وفد نے ڈی پی او ڈیرہ غازیخان سے ملاقات کی اور اپنے جذبات واحساسات سے آگاہ کیا۔ ڈی پی او صاحب نے فوری طور پر مقامی ایس ایچ او کو چالان مکمل کرنے کی ہدایت کی وفد میں مولانا قاری جمال عبدالناصر، مولانا عبدالرحمٰن غفاری، مولانا غلام اکبر ثاقب، مولانا امان اللہ اختر، مولانا کامل مسعود، مولانا محمد اسحاق ساجد، قاری محمد اسماعیل کھلول، مولانا عبدالعزیز احسن، حمید اللہ چنگوانی، حکیم عبدالرحمٰن جعفر شامل تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ڈیرہ غازیخان کے مبلغ مولانا محمد اقبال نے اپنے اخباری بیان میں تمام دینی قیادت سے اپیل کی ہے کہ اس گستاخ رسول قیصرانی کو کیفر کردار تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کریں۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۲ء ص ۵۶)

تونسہ شریف گستاخ رسول کے خلاف مقدمہ کی سماعت شروع

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل تونسہ شریف کے امیر مولانا عبدالعزیز لاشاری نے پریس ریلیز جاری کرتے ہوئے کہا کہ گستاخ رسول عبدالغفور قیصرانی کے خلاف مقدمے کی سماعت ایڈیشنل جج حاجی محمد اسلم تونسہ شریف کی عدالت میں شروع ہوگئی ہے۔ تونسہ شریف کوٹ قیصرانی میں ۲۲/اپریل ۲۰۱۲ء کو گستاخ رسول عبدالغفور قیصرانی نے رسول پاک ﷺ کی شان میں گستاخانہ الفاظ ادا کئے تھے۔ کوٹ قیصرانی کے مسلمانوں نے تھانہ ریتڑہ میں ۲۹۵سی کے تحت مقدمہ درج کرنے کی درخواست دی۔ چنانچہ پولیس نے پرچہ درج کر کے ملزم کو گرفتار کرلیا ہے۔ ملزم اس وقت ڈسٹرک جیل ڈیرہ غازی خان میں قید ہے۔ پولیس کی تمام تفتیش کے بعد اب مقدمہ کی سماعت شروع ہوگئی ہے۔ اس مقدمہ کی تمام سرپرستی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کررہی ہے۔ ۱۸/جون کی پیشی پر تحصیل تونسہ کی تمام مذہبی جماعتوں کی دینی قیادت نے شرکت کی۔ اس مقدمے کو ڈیل کرنے کے لئے ختم نبوت ناموس رسالت وکلاء فورم بنایا گیا۔ اس فورم میں سینئر وکیل محمد اقبال خان قیصرانی، سیّد رضا حسین رضوی ایڈووکیٹ، عبدالرشید قیصرانی ایڈووکیٹ، حق نواز خان قیصرانی ایڈووکیٹ، اشتیاق احمد خان لاشاری ایڈووکیٹ نے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ مولانا محمد اقبال مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ڈیرہ غازی خان نے کہا ہے کہ کوئی بھی مسلمان اس گستاخ رسول کی حمایت میں نہ آئے۔ چونکہ یہ حضور ﷺ کی عظمت کا مسئلہ ہے۔ اس گستاخ رسول کو اپنے جرم کی سزا ملنی چاہئے۔ مولانا محمد اقبال نے مرکزی جماعت ختم نبوت کی طرف سے پیشی پر حاضری دی اور یقین دلایا ہے کہ اس مقدمہ کی پیروی ہماری جماعت کرے گی۔ اس سے پہلے تمام مذہبی جماعتوں نے ایک کمیٹی بنائی جس میں مولانا عبدالعزیز لاشاری، مولانا امان اللہ، مولانا حبیب الرحمٰن عثمانی، مولانا غلام فرید قیصرانی، حاجی یار محمد، مولانا عبدالعزیز قطبی، ظہور احمد فاتح، پروفیسر عطاء محمد جعفری، مولانا عبدالرحیم، مولانا عبدالغفور گورمانی۔ اس کمیٹی کی سرپرستی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کرے گی۔ مجلس ختم نبوت ضلع ڈیرہ غازی خان کے امیر عبدالرحمٰن غفاری، مولانا غلام اکبر ثاقب جنرل سیکریٹری، مولانا محمد اسحٰق ساجد، مولانا عبدالقدوس چشتی، مولانا عبدالعزیز احسن نے اس واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے تحصیل تونسہ

شریف کی دینی قیادت کو اپنے تعاون کی یقین دہانی کراتے ہوئے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ پولیس کی تمام تفتیش مولانا جمال عبدالناصر کی کاوش سے ہوئی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان دسمبر۲۰۱۲ء ص۵۵)

پیرمحل میں ایک مرتبہ پھر قادیانی سازش ناکام

بستی اوڈاں پیرمحل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گزشتہ اڑھائی سال سے ایک جگہ جہاں قادیانی مردہ دفن کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ پیرمحل کے علماء کرام خصوصاً مفتی عابد فرید اور مفتی محمد شیراز کی محنت سے بستی والوں نے ساتھ مل کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی جنرل سیکرٹری مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی کو آ گاہ کیا۔ رٹ دائر کی گئی اور عدالت نے یہ فیصلہ دیا کہ جب تک عدالت حتمی فیصلہ نہیں کرتی۔ اس وقت تک مرزائی اپنا مردہ دفن نہیں کر سکتے اور مرزائیوں کے لئے حکومت نے متبادل جگہ دی۔ اس کے باوجود اب اس جگہ کا سروے ہونا تھا تو فراڈی جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی کے پیروکاروں نے فراڈ کرتے ہوئے ایک قبر نما ڈھیری بنادی۔ تاکہ پتہ چلے ہمارا قبرستان آباد ہے۔ اس سازش سے بستی والوں نے مفتی محمد عابد کو آ گاہ کیا۔ انہوں نے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مبلغ مولانا محمد خبیب کو فوراً اطلاع دی۔ جمعہ کے دن مغرب کے بعد بستی کے ڈیرہ پر مشاورتی اجلاس ہوا۔ مفتی عابد فرید اور مولانا محمد خبیب نے مشاورت سے اس کا حل نکالا۔ ہفتہ صبح دس بجے تھانہ صدر کے ایس ایچ او سے وقت طے کر کے ملاقات کی۔ ایس ایچ او اور انتظامیہ نے بھرپور معاونت کی۔ اس قبر نما ڈھیری کو برابر سطح پر کر دیا۔ الحمدللہ ایک مرتبہ پھر قادیانی سازش ناکام بنادی گئی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان اگست۲۰۱۲ء ص۵۷)

بھکر میں قادیانیت کی تبلیغ پر قادیانی ملزم کی گرفتاری

بھکر کی تحصیل منکیرہ کے چک نمبر ۷۰/ایم ایل میں کچھ قادیانی گھرانے آباد ہیں۔ جنہوں نے قادیانیت کی تبلیغ کو اپنا وطیرہ بنایا ہوا ہے۔ ۲۷/جون ۲۰۱۲ء کو ایک قادیانی منصور احمد نے مسلمان نوجوانوں کے سامنے قرآن پاک کی مختلف آیات کا غلط ترجمہ کر کے وفات مسیح علیہ السلام پر استدلال کیا۔ اس پر مسلمانوں میں اشتعال کا پیدا ہونا فطری امر تھا۔ ڈاکٹر دین محمد فریدی نے ڈی پی او بھکر کو تمام صورتحال سے بذریعہ درخواست آ گاہ کیا۔ ۵/جولائی کو دفعہ ۲۹۸سی کے تحت منکیرہ تھانہ میں ایف آئی آر درج ہوئی۔ نامزد قادیانی ملزم گرفتار ہوا۔ ۶/جولائی کو سول جج منکیرہ کی عدالت میں سماعت ہوئی۔ بعد سماعت قادیانی ملزم منصور احمد کو جوڈیشنل حوالات میانوالی بھیج دیا گیا۔

ٹالھی سندھ میں قادیانی عبادت گاہ بنانے کی سازش ناکام بنادی گئی

ٹالھی کے نزدیک بیس واٹر شکیل قادیانی اپنی عبادت گاہ کی تعمیر کر رہا تھا۔ مبلغ ختم نبوت مولانا مختار احمد اور حافظ منیر احمد وہاں پہنچے اور ان کی تعمیر کا کام رکوا دیا گیا۔ ختم نبوت کنزی کے صدر ریاض احمد اور محمد ناصر نے ڈی ایس پی صاحب کو مطلع کیا۔ مولانا مختار احمد اور حافظ منیر نے ایس ایچ او بنی سر کو شکیل قادیانی کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی اور ان سے کہا کہ امن وامان قائم رکھتے ہوئے اس معاملے کا نوٹس لیں اور قانونی طریقے سے ان کی اس مختصر عبادت گاہ کو گرایا جائے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان ستمبر۲۰۱۲ء ص۵۷)

امریکی گستاخانہ فلم کے خلاف کراچی میں احتجاجی ریلی

بدبخت امریکیوں نے آنحضرت ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخانہ فلم ریلیز کر کے تعصب اور عداوت کی انتہاء کر دی ہے۔ مسلم دنیا سراپا احتجاج ہے۔ احتجاجی جلوس اور ریلیاں نکالی جارہی ہیں۔ پاکستان میں بھی مذہبی جماعتیں اور تنظیمیں اپنے اپنے طور پر احتجاج

کررہی ہیں۔ ۲۱؍ستمبر۲۰۱۲ء بروز جمعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام بھی عظیم الشان ریلی اوراحتجاجی جلوس نکالا گیا۔ امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے محبت وعقیدت کے جذبات سے سرشار عاشقانِ رسول ریلی میں شرکت کے لئے جوق در جوق چلے آرہے ہیں۔ اس لئے کہ شفاعت محمدی ہر مسلمان کے دل کی آرزو ہے۔

یہ ۲۱؍ستمبر۲۰۱۲ء جمعہ کا دن ہے۔ ہر مسجد کے منبر ومحراب سے صدائے تحفظ ختم نبوت بلند ہورہی ہے۔ درودیوار تحفظ ناموس رسالت کے نعروں سے گونج رہے ہیں۔ ہر مسلمان آنحضرت ﷺ سے اپنی محبت کا اظہار کرنے کے لئے بے تاب ہورہا ہے۔ نماز سے فارغ ہوئے، مسجدوں کے باہر عاشقان مصطفیٰ ﷺ کا ایک جم غفیر عشاق کی فہرست میں نام لکھوانے کے لئے آگے بڑھ رہا ہے۔ قافلے روانہ ہوئے۔ جامعہ علوم اسلامیہ سیّد محمد یوسف بنوری ٹاؤن سے ایک عظیم الشان تحفظ ناموس رسالت ریلی اوراحتجاجی مارچ کا اعلان سنتے ہی سب کے سب رضا کارانِ ختم نبوت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بینروں تلے جمع ہونے لگے۔ جمعیت علماء اسلام کراچی کے امیر جناب قاری محمد عثمان کی قیادت میں ریلی کا آغاز ہوا۔ ریلی خراماں خراماں نمائش چورنگی پہنچی۔ جہاں پہلے سے موجود عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جمعیت علماء اسلام کے کارکن منتظر تھے۔ قیادت کی آمد پر ریلی میں مزید چار چاند لگ گئے۔ فضاء نعروں سے گونج رہی تھی۔ ریلی نمائش چورنگی سے اپنے قافلوں کو لیتے ہوئے تبت سینٹر کی طرف بڑھی۔ ٹرک پر سوار علماء کرام شرکاء ریلی سے مختلف اوقات میں خطاب کرتے رہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کے زیراہتمام نکلنے والی ریلی کا اختتام ٹاور پر ہوا۔ اسی طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ دہلی کالونی، منظور کالونی، پاکستان چوک اور دیگر علاقوں سے آنے والی ریلیوں اور جے ٹی آئی کے زیراہتمام نکلنے والی ریلی کا اختتام پریس کلب پر ہوا۔ ریلی سے خطاب کرتے ہوئے علماء کرام نے کہا کہ تحفظ ناموس رسالت ہمارا ایمانی مسئلہ ہے۔ یہ ہماری غیرت وحمیت کا مسئلہ ہے۔ ہم اس کے تحفظ کے لئے اپنی جان قربان کرنا سعادت سمجھیں گے۔ ہم حکمرانوں سے کہتے ہیں کہ وہ ہمارے جذبات امریکی ایوانوں تک پہنچائیں اور بھرپور احتجاج کریں مسلم ممالک مشترکہ لائحہ عمل طے کریں اور امریکا پر دباؤ ڈالیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین کے مرتکب کے خلاف قانونی بنائیں۔ (ماہنامہ لولاک ملتان دسمبر۲۰۱۲ء ص۵۵،۵۶)

حیدرآباد میں توہین رسالت کا دلخراش واقعہ

حیدرآباد میں بھی ۱۶؍ستمبر۲۰۱۲ء بروز اتوار غلامان حضرت محمد ﷺ، توہین رسالت ﷺ کے خلاف اپنا احتجاج ریکارڈ کرار ہے تھے۔ حیدرآباد شہر اور بازار مکمل بند تھا۔ اس دوران نصراللہ نامی شخص آیا اور اس نے استفسار کیا کہ مارکیٹ کیوں بند کی ہے۔ مسؤلین نے جواب دیا کہ پیغمبر اسلام ﷺ کی گستاخی ہوئی ہے۔ اس لئے ہم نے دکانیں بند کی ہیں۔ تو نصراللہ نے جواباً سخت دلخراش، خطرناک کلمات پیغمبر اسلام ﷺ اور امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے متعلق کہے۔ جس پر موقع پر موجود نجیب اللہ نامی شخص نے نصراللہ کے منہ پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ توبہ کرو۔ تم نے یہ کلمات کہہ کر بہت بڑا گناہ کیا ہے۔ بعدازاں مقامی علماء کرام اس بات کی تحقیق کے لئے نصراللہ کو ملنے کے لئے آئے۔ جس پر نصراللہ کی طرف سے فائرنگ کی گئی۔ مقامی نوجوان محمد افضل کے سر پر گولی لگی۔ نصراللہ نے اس کے بعد معصوم بننے کے لئے (باوجود اس کے کہ توہین رسالت بھی کی اور ساتھی کو زخمی بھی کیا) پولیس کو اپنے گھر بلا کر ایف آئی آر درج کرائی۔

۱۷؍ستمبر صبح ہٹری تھانہ میں اس کے خلاف 295-C کے تحت امیر جمعیت علماء اسلام مولانا تاج محمد نے شہر کے دیگر علماء کرام کے ساتھ مل کر ایف آئی آر درج کرائی۔ اس مسئلے کے تمام پہلو پر غور وفکر کرنے اور اس کے حوالے سے لائحہ عمل طے کرنے کے لئے ۱۷؍ستمبر بعد

عشاء دفتر ختم نبوت اور ۲۳ رستمبر کو مفتاح العلوم میں شہر کے تمام علماء کرام کا اجلاس ہوا۔اجلاس میں وفاق المدارس، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت علماء اسلام، اہلسنت والجماعت کے حضرات اور عظیم دینی درسگاہیں مفتاح العلوم، مظاہر العلوم، ریاض العلوم ودیگر دینی مدارس کے مفتیان کرام شریک ہوئے۔اجلاس میں مدعی کچلول خان ولد خان داد اور گواہوں نجیب اللہ خان، حکیم سعید، فیروز خان، اکرام اللہ، معاذ اللہ خان، ہاشم صاحب، سعید خان، خانم اللہ، روحان خان کے بیانات سنے گئے۔

نصراللہ خان نے اپنی حمایت میں اپنے آپ کو معصوم ثابت کرنے کے لئے تین مزدوروں کو بھی استعمال کیا کہ میرے حق میں یہ گواہی دیں کہ میں نے یہ کلمات نہیں ادا کیے۔مگر ان مزدوروں نے مفتاح العلوم میں مفتیان کرام کے سامنے اجلاس میں گواہی دی کہ ہمیں بہلا پھسلا کر لایا گیا۔اصل حقیقت سے ہم واقف نہیں ہیں اور ہم تو عین واقعہ کے وقت موجود ہی نہیں تھے۔اسی طرح نصراللہ خان اپنی حمایت میں دو اور نوجوانوں انگڑ خان پٹھان اور فدائے نظر پٹھان کو بھی اپنے حق میں بطور گواہی کے پیش کیا۔مگر یہ دونوں نوجوان بھی نصراللہ کے خلاف جج ملک حسان جوڈیشل مجسٹریٹ نمبر۶ کی عدالت میں ۱۶۶ کے تحت بیان ریکارڈ کرا چکے ہیں۔اسی طرح نصراللہ کی طرف سے یہ واویلا بھی کیا گیا کہ میرا ان سے کاروباری تنازع تھا۔جس پر مجھے انتقام کا نشانہ بنایا گیا۔مگر یہ بھی ایک کھلا جھوٹ تھا۔کیونکہ ان کے مابین جو تنازع تھا وہ واقعہ سے ایک ماہ چند یوم قبل جرگہ نے پختون روایات کے مطابق فیصلہ کیا تھا کہ نصراللہ بطور جرمانہ کے نجیب اللہ کو ۵۰ ہزار اور دو بکرے ادا کرے گا۔مگر نجیب اللہ نے یہ کہہ کر کہ نصراللہ میرا پرانا جگری دوست تھا۔اس سے رقم اور بکرے لوں۔اس کو معاف کیا اور گلے لگایا۔اس واقعہ کی گواہی حاجی عصمت اللہ صاحب اور ان کے رفقاء نے مفتاح العلوم میں دی۔اسی طرح نجیب اللہ نے بھی بارہا یہ بات کی کہ علماء کرام کی ایک کمیٹی بنائی جائے۔ہمارے تنازعات کے حوالے سے تحقیق کی جائے کہ اگر ہمارے درمیان کوئی چپقلش ثابت ہو جائے تو میرا منہ کالا کر کے گدھے پر بٹھا کر شہر میں گھمایا جائے۔

تمام علماء کرام نے فیصلہ کیا کہ گستاخ رسول کو گرفتار کیا جائے اور اس پر توہین رسالت ﷺ کا مقدمہ چلایا جائے اور جرم ثابت ہونے پر کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔نصراللہ خان ۲۸ رستمبر کو سیشن کورٹ میں اپنی ضمانت کے لئے آیا۔ضمانت مسترد ہوئی اور سیشن کورٹ کے احاطے سے اسے گرفتار کر لیا گیا۔۱۶ رستمبر تا ۳ رنومبر ڈیڑھ ماہ کی جدوجہد کے بعد چالان پیش ہوا۔اس عرصے میں کافی نشیب وفراز آئے۔گستاخ رسول کو راہ دینے کی کوشش کی گئی۔مگر جناب فاروق آزاد کی مسلسل شب وروز کی محنت اور تمام دینی ومذہبی جماعتوں اور مدارس کے حضرات کی دعاؤں کے طفیل اللہ پاک نے مدد فرمائی۔ہمارے رفقاء ان کی تمام چالوں کے سامنے سد سکندری بن گئے۔اب کیس دہشت گردی کورٹ میں چلے گا۔اللہ رب العزت کامیابی نصیب فرمائیں۔

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب کی خدمت میں کیس کی رپورٹ پیش کی اور دعاؤں کی درخواست کی۔حضرت نے کیس کی کامیابی کے لئے دعاؤں سے نوازا۔

اس کیس میں وفاق المدارس، جمعیت علماء اسلام، اہل سنت والجماعت، دینی مدارس، مفتاح العلوم، مظاہر العلوم، ریاض العلوم کے حضرات شہر بھر خصوصاً ہالہ ناکہ کے علماء کرام گواہان سب کی محنت وجدوجہد قابل تحسین ہے۔سب حضرات کیس کے لئے اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جنوری ۲۰۱۳ء ص ۵۱،۵۲)

پیرمحل میں گوہرشاہیوں کی غنڈی گردی

ٹوبہ ٹیک سنگھ .... پیرمحل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تمام مذہبی وسیاسی جماعتوں اور مکاتب فکر یعنی دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث کی گستاخانہ فلم کے خلاف اجتماعی ریلی واحتجاج سے ایک دن قبل گوہرشاہیوں نے ’’انجمن سرفروشانِ اسلام‘‘ کے نام پر غنڈہ گردی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ریلی نکالنے کی کوشش کی۔ ضلعی انتظامیہ اور تمام علماء کرام جن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سرپرست مولانا مفتی شیراز، جنرل سیکریٹری مفتی محمد عابد فرید، مولانا قاری عتیق الرحمٰن، مولانا عبدالحنان صدیقی، مولانا دلشاد ودیگر کے منع کرنے کے باوجود باز نہ آئے اور بزور طاقت ریلی نکالی۔ چنانچہ مزاحمت کرنے پر گوہرشاہیوں نے پولیس اہلکاروں سمیت کئی افراد پر آزادانہ لاٹھی اور ڈنڈوں کا استعمال کیا اور مفتی محمد عابد فرید صاحب اور بھائی دلشاد صاحب پر قاتلانہ حملہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں مفتی صاحب کو سر میں شدید چوٹ لگی کہ ۵۰ کے قریب ٹانکے لگے اور بھائی دلشاد کے بھی ۳۰ کے قریب ٹانکے لگے۔ اس غنڈہ گردی کے ردِعمل میں پورے پیرمحل کی ساری جماعتیں اکٹھی ہوئیں۔ شدید احتجاج ہوا اور ذمہ داروں کو گرفتار کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ انتظامیہ نے حالات کے پیش نظر سارے گوہرشاہی گرفتار کئے۔ بائیس گوہرشاہیوں کے خلاف ایف آئی آر کٹی، انتظامیہ اور قانون کے حوالے کردیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور دیگر جماعتوں کے ذمہ دار حضرات نے کہا کہ ہم ضلعی انتظامیہ خصوصاً محمد الیاس جٹ ایس ایچ او تھانہ پیرمحل کے ممنون اور شکرگزار ہیں، جنہوں نے بروقت کارروائی کرکے حالات پر قابو پایا۔ معلوم ہوا کہ باقاعدہ منصوبہ بندی سے سارے گوہرشاہی کوئی فیصل آباد کا، کوئی جھنگ کا، کوئی شورکوٹ کا اور کوئی پیرمحل کا ٹوبہ کے حالات خراب کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے تھے۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶تا۲۲؍اکتوبر ۲۰۱۲ء ص۱۷)

ننگرپارکر میں قادیانیوں کی شرانگیزیاں

یہ علاقہ محل وقوع کے اعتبار سے پاکستان کے جنوب مغرب میں انڈیا کی سرحد کے قریب پہاڑوں کے دامن میں واقع ہے۔ سیروسیاحت کے اعتبار سے خوبصورت علاقہ ہے۔ اس امن پسند علاقے میں قادیانیوں نے اپنی ارتدادی سرگرمیوں کے لئے اپنے مراکز قائم کئے ہوئے ہیں۔ بظاہر طاہر ہسپتال، گریس کمپیوٹر اسکول، ڈسپنسریاں اور رفاعی ادارے بنائے ہیں۔ مگر ان اداروں کی آڑ میں سادہ لوح لوگوں میں قادیانیت کا زہر پھیلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ختم نبوت کے مجاہدوں نے چناب نگر سے ننگرپارکر تک ان کا تعاقب کیا ہے۔ ہر جگہ ان کو ذلیل ورسوا اور شکست دی ہے۔ کچھ عرصے پہلے ننگرپارکر میں اس فتنے نے سر اٹھانے کی کوشش کی تھی۔ لیکن ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی، قاری احمد علی درس، قاری اللہ ورایو نے ان کو آڑے ہاتھوں لیا۔ اس طرح فتنہ دب گیا۔ اب ۲۱؍ستمبر کو پورے پاکستان میں امریکا کے خلاف یوم عشق مصطفیٰ منایا گیا۔ باقی شہروں کی طرح ننگرپارکر میں بھی بہت بڑی احتجاجی ریلی نکالی گئی، کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی اور ننگرپارکر کے پہاڑ ختم نبوت زندہ باد، قادیانیت مردہ باد کے نعروں سے گونج رہے تھے اور قادیانی دانت پیس رہے تھے۔ اس ریلی میں جمعیت علماء اسلام ضلع تھرپارکر کے امیر قاری احمد علی درس نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم ناموس رسالت کے لئے اور ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جان قربان کرنا اپنے لئے سعادت سمجھتے ہیں۔ مولانا نے بتایا کہ اسلام کوٹ کی ایک ریلی میں ایک ہندو ڈاکٹر شنکرلال نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہم ہندو برادری، مسلمانوں کے نبی اکرم ﷺ کی عزت وناموس کا تحفظ اپنا قومی فریضہ سمجھتے ہیں، ہم مسلمانوں کے اس غم میں برابر کے شریک ہیں کہ امریکا نے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے۔ پُرامن ریلی کے اختتام پر قاری اللہ ورایو نے دعاء کرائی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۲ء ص۵۶)

قادیانیوں نے قانونی کارروائی سے بچنے کے لئے قبریں توڑنے کا ڈرامہ رچایا: امت رپورٹ

لاہور میں قادیانی قبرستان سے شعائر اسلامی ختم کرانے کا عدالتی حکم حاصل کیا گیا تھا۔

پولیس قبروں پر کلمہ طیبہ اور آیات لکھنے کا مقدمہ درج کرنے میں ٹال مٹول کرتی رہی۔

دباؤ ڈالنے پر ڈی ایس پی نے کارروائی کا وعدہ کیا۔ ۲۴ گھنٹے بعد کتبے اکھاڑنے کا دعویٰ سامنے آ گیا۔ پنجاب پولیس کے بعض افسران قادیانیوں کی پشت پناہی کررہے ہیں: ذرائع!

قانونی کارروائی سے بچنے اور پاکستان کو بدنام کرنے کی خاطر قادیانیوں نے لاہور میں قبروں کے کتبے توڑنے کا ڈرامہ رچایا۔ عدالتی حکم کے باوجود قادیانیوں کے خلاف مقدمہ درج کرنے میں متأمل ایس ایچ او نے قادیانیوں کی شکایت پر فوراً پرچہ درج کرلیا۔ پنجاب پولیس قادیانیوں کی پشت پناہی کررہی ہے، جب کہ تحفظ ختم نبوت کی تبلیغ جرم قرار دے دی گئی ہے۔ لاہور سے امت کو دستیاب شواہد کے مطابق ماڈل ٹاؤن میں قادیانی قبرستان میں قبروں کے کتبے توڑنے کا مقدمہ دراصل ختم نبوت لائرز فورم کی قانونی چارہ جوئی سے بچنے اور پاکستان کو بدنام کرنے کی ایک سازش کے سوا کچھ نہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ماڈل ٹاؤن لاہور میں قادیانیوں کے اس قبرستان میں آئین پاکستان کے امتناع قادیانیت ایکٹ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے شعائر اسلامی کا استعمال کیا گیا تھا، جس سے عام مسلمانوں کی جانب سے غلطی سے اسے مسلمانوں کا قبرستان کہنے کا احتمال پیدا ہورہا تھا۔ اس پر ختم نبوت لائرز فورم کے رہنما رانا طفیل رضا ایڈووکیٹ نے جولائی ۲۰۱۲ء میں پولیس کو درخواست دی مگر پولیس حکام اس معاملے میں مسلسل ٹال مٹول سے کام لیتے رہے۔ جس پر انہوں نے دفعہ ۲۲۔اے کے تحت مقدمہ کے اندراج کے لئے سیشن جج کی عدالت میں درخواست دائر کی اور وہاں سے اندراج مقدمہ کا حکم حاصل کرنے میں کامیاب رہے۔ بتایا جاتا ہے کہ ماڈل کالونی کے ایس پی اور ڈی ایس پی نے اس عدالتی حکم کے باوجود قبروں کے کتبوں پر کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات لکھنے کا مقدمہ درج کرنے کے بجائے قادیانیوں کے ایماء پر کارروائی کرتے ہوئے لاہور میں تبلیغی واصلاحی مرکز سراجیہ کے سربراہ صاحبزادہ رشید احمد اور ان کے کارکنوں پر نہ صرف قادیانیوں کے خلاف لٹریچر تقسیم کرنے کے الزام میں مقدمہ درج کیا بلکہ انہیں گرفتار بھی کرلیا گیا۔ قادیانیوں کے خلاف مقدمہ کے مدعی رانا محمد طفیل رضا ایڈووکیٹ نے امت کو بتایا کہ انہوں نے قادیانیوں کے خلاف سی-۲۹۸ کے تحت پرچہ درج کرانے کی کارروائی شروع کررکھی تھی، پولیس نے جولائی میں دی گئی درخواست پر کارروائی نہ کی تو اگست میں وہ ماتحت عدالت میں چلے گئے، جہاں سے حکم حاصل کرلینے کے باوجود پولیس نے مقدمہ درج کرنے میں تساہل سے کام لیا اور قادیانیوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی، تاہم اس حوالے سے دباؤ جاری رہا۔ مگر کوئی نتیجہ برآمد ہونے کے بجائے ۸؍نومبر کو ایک کارکن امجد کو اور ۱۲؍نومبر کو مرکز یہ سراجیہ کے سربراہ صاحبزادہ رشید احمد کو گرفتار کرلیا گیا۔ اس حوالے سے لاہور پولیس میں ایس. پی رینک کے ایک افسر نے امت کو بتایا کہ پنجاب پولیس میں ڈی.آئی.جی سے اوپر کے افسران موجود ہیں اور وہ ذاتی طور پر جانتے ہیں کہ صاحبزادہ رشید احمد کو قادیانی قبرستان اور قادیانی عبادت گاہوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی سے روکنے کے لئے گرفتار کیا گیا۔

پولیس ذرائع کے مطابق مذکورہ پولیس افسران تمام پولیس کارروائی میں قادیانی لٹریچر کو فرقہ ورانہ لٹریچر قرار دے کر قادیانیوں کو مسلمانوں کا ایک فرقہ ثابت کرنے کے ساتھ پولیس ریکارڈ میں ایک بات کو روایت بنانے پر کام کررہے ہیں کہ قادیانیوں کے خلاف کوئی بھی لٹریچر قابل دست اندازی پولیس قرار دے دیا جائے۔ ایک اعلیٰ سطح کے پولیس ذریعے نے بتایا کہ لاہور میں صاحبزادہ رشید احمد کی

گرفتاری بلاشبہ قانونی چارہ جوئی روکنے کی کوشش تھی مگر اس سے پہلے ہڑپہ ضلع ساہیوال میں انہی افسران کے حکم پر قادیانیت کے خلاف لٹریچر تقسیم کرنے پر مقدمہ درج کیا جاچکا ہے اور کندیاں میں بھی ایسی ہی کارروائی جاری ہے۔

حیرت انگیز بات یہ ہے کہ صاحبزادہ رشید احمد کے خلاف ساہیوال میں جس کلینڈر کی بناء پر مقدمہ درج کیا گیا ہے، اس میں صرف قادیانیوں کے خلاف آئینی شقوں کے حوالے درج ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ پنجاب پولیس کی نظر میں قادیانیوں کے خلاف آئینی دفعات بھی قابل دست اندازی پولیس ہیں۔

لاہور سے دستیاب اطلاعات کے مطابق صاحبزادہ رشید احمد کی عدالتی حکم پر رہائی کے بعد بھی جب پولیس پر وکلاء فورم کا دباؤ جاری رہا تو ڈی۔ایس۔پی نے مدعیان سے وعدہ کیا کہ محرم کے بعد وہ قادیانی قبرستان سے شعائر اسلامی ختم کرادیں گے، تاہم مقدمہ پھر بھی درج نہیں کیا گیا۔ جب کہ جس روز کتبے اکھاڑنے کا پرچہ درج کرادیا گیا (تین روز قبل) ڈی۔ایس۔پی نے مدعیان کو اطلاع دی تھی کہ ۲۴ گھنٹے میں مسئلہ حل ہوجائے گا اور ۲۴ گھنٹے بعد کتبے اکھاڑنے کا دعویٰ سامنے آ گیا۔ مقامی تھانے میں ایک باخبر پولیس ذمہ دار نے اعلیٰ افسران کے عتاب کے ڈر سے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ اس نے خود موقع واردات کا معائنہ کیا ہے وہاں ایسی کوئی واردات ہوئی ہی نہیں اور نہ ہی ایسا ہونا ممکن ہے کیونکہ کم ازکم پانچ مسلح سیکورٹی گارڈ اس قبرستان میں ہر وقت موجود رہتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ ان کی موجودگی میں باہر سے آ کر کوئی کس طرح یہ کارروائی کرسکتا ہے۔ معاملہ صرف اتنا ہے کہ قادیانیوں کو اعلیٰ پولیس افسروں کا تعاون حاصل ہے اور وہ اس کا فائدہ اٹھا کر پرچہ درج کروانے میں کامیاب ہوگئے۔ جس میں ۱۵ نامعلوم افراد کو ملزم ٹھہرایا گیا ہے۔ قادیانیوں کے خلاف مقدمے کے مدعی رانا طفیل ایڈووکیٹ نے امت کو بتایا کہ قادیانیوں نے مصری شاہ میں اپنی عبادت گاہ کو بھی مسجد کے مشابہ بنا رکھا تھا جس پر قانونی کارروائی کرتے ہوئے اس پر سے کلمہ اور دیگر اسلامی شعائر کو محفوظ کرادیا گیا۔ اسی طرح لاہور میں ان کی ایک بڑی عبادت گاہ گڑھی شاہو میں موجود ہے، جہاں یہ لوگوں کو ورغلا کر لاتے ہیں اور انہیں مسجد کا جھانسہ دے کر تبلیغ کی جاتی ہے۔

اس سلسلے میں عدالت میں ایک درخواست دائر کی گئی جس میں نامزد کیا گیا ہے کہ قادیانی خاتون مائرہ، سادہ لوح مسلمان خواتین کو ورغلا کر لے جاتی ہے اور اس عبادت گاہ کو مسجد کہا جاتا ہے۔ جس پر عدالت نے پولیس کو حکم دیا ہے کہ وہ اس کی مسجد سے شباہت کو ختم کروائے جس پر عمل کرتے ہوئے کلمہ اور دیگر آیات ہٹادی گئی ہیں۔

اب پولیس منبر اور محراب ہٹانے میں لیت ولعل سے کام لے رہی ہے چونکہ ایک طرف قبرستان دوسری طرف مصری شاہ اور گڑھی شاہو کی عبادت گاہوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی سے جان چھڑانے اور مدعیوں کو ملزم بنانے کی خاطر کتبے توڑنے کا ڈرامہ رچایا گیا ہے جس کے خلاف لاہور میں شدید غم وغصہ پایا جاتا ہے۔ اس حوالے سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مجلس احرار اور ختم نبوت رابطہ کمیٹی نے وزیر اعلیٰ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ قادیانیت نواز اور قادیانی پولیس افسروں کی کارروائیوں کا نوٹس لیں ورنہ حالات کی خرابی کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔ (روزنامہ امت کراچی، ۶ دسمبر ۲۰۱۲ء، ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۲۳ تا ۳۱ دسمبر ۲۰۱۲ ص ۱۱،۱۲)

وزارت خارجہ، وزارت داخلہ، قومی اسمبلی، پنجاب پولیس اور قادیانی

۱۰ دسمبر ۲۰۱۲ء روزنامہ جنگ کے ص ۳ پر جناب انصار عباسی کا مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں صراحت سے درج ہے کہ:

۱...... ایک اہم مغربی ملک میں قادیانیوں کے کنونشن کے لئے پاکستان کے سفارت خانے نے پاکستانیوں کو ای میل کئے کہ وہ قادیانیوں

کے کنونشن میں شرکت کریں۔

۲...... اس سفارت خانے نے قادیانی کنونشن میں شرکت کے لئے جو دعوت نامے بھیجے اس میں قادیانیوں کو’’احمدیہ مسلم جماعت‘‘ لکھا۔

۳...... اسی طرح چند دن ہوئے کہ لاہور تھانہ غالب مارکیٹ میں صاحبزادہ رشید احمد صاحب پر ایک مقدمہ درج کیا گیا۔ جو سو فیصد نہیں بلکہ کروڑ فیصد غلط تھا۔ ان پر الزام لگایا کہ وہ چوک میں لٹریچر تقسیم کر رہے تھے۔ پولیس والے کو مدعی وگواہ بنایا گیا۔ پھر لٹریچر وہ پیش کیا جو قادیانی عقائد کے رد میں تھا۔

مرزاغلام احمد قادیانی کی کتب روحانی خزائن کے نام سے ۲۳ جلدوں میں چناب نگر سے قادیانی جماعت دھڑا دھڑ چھاپ رہی ہے۔ جو سراسر اسلام کے خلاف، خدا تعالیٰ، رسول مقبول ﷺ، صحابہ کرامؓ واہل بیتؓ، اولیائے امت اور امت مسلمہ کی اہانت اور گالیوں پر مشتمل ہیں۔ ان پر پابندی تو درکنار، الٹا جو قادیانیوں کے عقائد پر رسائل چھپیں ان پر کیس اور دفعہ ۱۱ڈبلیو انسداد دہشت گردی کی لگائی گئی۔ گویا ختم نبوت کے لٹریچر پر پولیس اور وزارت داخلہ دہشت گردی کی دفعات لگا کر قادیانی عقائد کا تحفظ کرنا چاہتی ہے۔

اس سے قبل بھی ٹاؤن شپ ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد پر یہی دفعہ لگائی گئی۔ لگتا ہے کہ وزارت داخلہ یا پنجاب پولیس میں کوئی شہ دماغ ایسا ہے جس نے قادیانیت کے تحفظ کی قسم کھا رکھی ہے۔ ایف، آئی، اے کا ڈائریکٹر سکہ بند قادیانی لگایا گیا ہے۔ یہ سب وزارت داخلہ کے کرم کے معاملے ہیں۔

ان امور کو سامنے رکھا جائے تو لگتا ہے کہ وزارت داخلہ وخارجہ دونوں نے قادیانیت نوازی پر کمر باندھ لی ہے۔

چوہدری سر ظفر اللہ قادیانی جب پاکستان کا وزیر خارجہ بنا تھا تو اس نے پاکستان کے دنیا بھر کے سفارتخانوں کو قادیانیت کی تبلیغ کا اڈہ بنادیا تھا۔ جس پر بیرونی دنیا میں یہ تأثر ابھرنے لگا تھا کہ شاید پاکستان قادیانی ریاست ہے۔ تب ظفر اللہ قادیانی آنجہانی کی اس حرکت کے ردعمل میں ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت چلی۔ جس کے نتیجہ میں امت کی بے پناہ قربانی کے بعد قادیانیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے سامنے بند باندھ دیا گیا۔

صاحبزادہ رشید احمد پر ناجائز مقدمہ سے اندازہ ہوا کہ جناب عبدالرحمٰن ملک وفاقی وزیر داخلہ پاکستان کے وجود میں (خدانہ کرے، معاذاللہ) ظفر اللہ قادیانی کی روح حلول کر آئی ہے۔ یہ جو کچھ ہو رہا ہے جہاں بدترین قادیانیت نوازی ہے۔ وہاں عقل دشمنی کی بھی انتہاء۔

جس ملک کی نیشنل اسمبلی نے قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا اور اس وقت جب کہ قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا جو جماعت حکمران تھی، آج بھی وہی جماعت حکمران ہے۔ ان کے عہد اقتدار میں قادیانیوں کے کنونشن میں پاکستانیوں کو شرکت کے دعوت نامے پاکستان کا سفارت خانہ ارسال کرتا ہے۔ کیا یہ سفارت خانہ پاکستان کا ہے یا قادیانی جماعت کا؟ جو آفیسر پاکستان کے خزانہ سے آب ودانہ کھا کر قادیانیت کے نقارچی کا کردار کرتا ہے۔ اس سے کوئی پوچھنے والا نہیں کہ تم کیا کر رہے ہو؟

پاکستان کے قانون، قومی اسمبلی، سینٹ آف پاکستان، سپریم کورٹ آف پاکستان کے وہ فیصلے جن میں قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت تسلیم کیا گیا۔ جو شخص ان کو سبوتاژ کرتا ہے۔ ہمیں بتایا جائے کہ اس کی ہم کیا تاویل کریں؟ کیا سمجھیں کہ وزارت خارجہ قادیانیوں کی آماجگاہ بن گئی ہے یا یہ کہ وہ پاکستان میں ایک طے شدہ مسئلہ کو پھر متنازعہ بنانا چاہتی ہے؟ اگر ایسے ہے تو یہ اس کی بھول ہے۔ انہیں کبھی نہیں بھولنا چاہئے کہ مسئلہ ختم نبوت کو متنازعہ بنانے والوں کا یہ جرم قبروں میں بھی انہیں سکون سے نہیں رہنے دے گا۔ بقول آغا شورش کاشمیری جن

لوگوں نے رحمت عالم ﷺ کی ختم نبوت کے مسئلہ کو نظر انداز کیا۔ وہ خود ''قصہ پارینہ'' بن گئے۔ عمر بھر وہ روح کے سرطان میں مبتلا رہے۔ ان کے اس جرم نے ان کا سکون برباد کر دیا۔ جو افسران اس طرح کا کھیل کھیل رہے ہیں۔ وہ سخت غلط فہمی میں مبتلاء ہیں۔ لگتا ہے کہ موجودہ حکومت کو بدنام کرنے اور اسے مزید گھمبیر مسائل میں مبتلاء کرنے کے لئے وہ ملک دشمن طاقتوں کے آلہ کار کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ پاکستان کا قانون کہتا ہے قادیانی غیر مسلم ہیں۔ سفارت خانہ اپنے دعوت نامہ میں انہیں ''احمدیہ مسلم جماعت'' لکھتا ہے۔ یہ جنون کی انتہاء ہے یا عقل دشمنی؟ یہ اہلکار قادیانیت نوازی میں اتنا اندھا ہو گیا ہے کہ اسے پاکستان کے قانون کو پامال کرنے میں بھی کوئی خوف محسوس نہیں ہوتا۔ اس کا یہ اقدام کسی خطرناک اور گھناؤنی سازش کی غمازی کرتا ہے۔ مان لیا کہ جناب عبدالرحمٰن ملک صاحب کے جناب الطاف حسین سے بہت گہرے مراسم ہیں۔ لیکن کیا قادیانیت نوازی میں یہ ایک دوسرے کے حلیف بھی بن گئے ہیں؟ عبدالرحمٰن ملک کا وفاقی وزیر داخلہ بننا پاکستان کے وقار کے لئے ایک سوالیہ نشان ہے اور لاہور پولیس کے اس متعلقہ اہلکار کا قادیانیوں کی سپورٹ کرنا ایک انتہائی مذموم حرکت ہے۔

سفارت خانہ کے جس شخص نے قادیانیوں کو مسلمان کہا اس پر ۲۹۸-سی کے تحت پرچہ درج کیا جائے۔ اسے ملازمت سے بیک بنی ودوگوش برطرف کیا جائے اور اسے قانون کے سپرد کیا جائے۔ کیا وفاقی سیکرٹری خارجہ اپنی ذمہ داری پوری فرمائیں گے۔ امید ہے کہ اس پر ضابطہ کی کارروائی سے ممنون فرمایا جائے گا۔

وزارت خارجہ کا قلمدان محترمہ حنا ربانی صاحبہ کے پاس ہے۔ وہ خاتون ہونے کے ناتہ سے بہت ہی قابل احترام ہیں۔ لیکن ان کے زیر سایہ بیرون ملک کیا کیا گل کھلائے جا رہے ہیں۔ اس پر توجہ فرمائی جائے۔ قادیانیت نوازی قطعاً ناقابل برداشت ہے۔ ہم وفاقی سیکرٹری داخلہ اور آئی جی پنجاب سے درخواست کرتے ہیں کہ لاہور کے جس اہلکار نے پرچہ درج کر کے قادیانیت نوازی کا ثبوت دیا۔ اس کے خلاف محکمانہ کارروائی کی جائے۔ کیا وفاقی سیکرٹری داخلہ اس پر توجہ فرمائیں گے۔

اس صورتحال کے معلوم ہوتے ہی مولانا محمد شریف ہزاروی، مولانا محمد طیب اور دوسرے اسلام آباد کے حضرات علماء کرام نے ۱۰؍دسمبر ۲۰۱۲ء کو قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن صاحب، مولانا عطاء الرحمٰن صاحب، مولانا عبدالغفور صاحب حیدری دامت برکاتہم سے ملاقات کی۔ ۱۱؍دسمبر ۲۰۱۲ء کی شام کو ہی قومی اسمبلی کا اجلاس ہونے والا تھا۔ چنانچہ قومی اسمبلی میں سفارت خانہ کی قادیانیت نوازی پر مولانا عطاء الرحمٰن صاحب نے آواز بلند کی۔ روزنامہ اسلام ۱۲؍دسمبر ۲۰۱۲ء کی خبر ملاحظہ ہو۔

<u>قومی اسمبلی قادیانیوں کو مسلم قرار دینے پر پاکستانی سفارتخانے سے بازپرس کا مطالبہ:</u>

۱۱؍دسمبر کو قومی اسمبلی کے اجلاس میں پوائنٹ آف آرڈر پیش کرتے ہوئے مولانا عطاء الرحمٰن نے کہا کہ:

''وزارت خارجہ سیکولر بن چکی ہے۔ کچھ عرصہ قبل امریکا میں گستاخانہ فلم کے خلاف ہمارے سفارتخانے نے اسلام کے بارے میں اصل حقائق واضح کرنے کے نام پر ایک تقریب کا انعقاد کیا جس میں قادیانیوں کو مسلم قرار دیا گیا جو آئین کے مطابق غیر مسلم ہیں۔ انہوں نے ایوان سے مطالبہ کیا کہ کینیڈا میں قائم پاکستانی سفارتخانے سے بازپرس کی جائے کہ قادیانیوں کو مسلم قرار دینے کی کوشش کیوں کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ اگر اس معاملہ پر توجہ نہ دی گئی تو ہم اس معاملے کو عوام میں اٹھائیں گے۔ اس پر سید نوید قمر نے کہا کہ آئین میں واضح ہے کہ قادیانی یا احمدی مسلمان نہیں ہیں۔ تمام حکومتی ادارے آئین کے پابند ہیں۔ ہم تحقیق کریں گے اصل حقائق کیا ہیں؟ حکومت اس معاملہ میں بہت واضح موقف رکھتی ہے۔'' (روزنامہ اسلام ملتان ۱۲؍دسمبر ۲۰۱۲ء، ماہنامہ لولاک ملتان فروری ۲۰۱۳ء ص۳ تا ۵)

گستاخِ رسول ڈاکٹر کی حمایت میں این جی اوز مافیا میدان میں آ گئی

رمشا مسیح کیس میں متحرک امریکی سفارت خانے کا اہلکار بھی حمایت کررہا ہے، مقدمہ کو خاندانی تنازعہ قرار دینے کی کوششیں شروع، ڈی ایس پی اشرف شاہ مقدمے کے اندراج میں ٹال مٹول کرتا رہا، دینی حلقوں کے شدید احتجاج پر ایف آئی آر درج ہوئی، امریکا پلٹ ڈاکٹر افتخار شیخ کا ریمانڈ حاصل کرلیا گیا

توہین رسالت کے ملزم امریکا پلٹ ڈاکٹر افتخار شیخ کو گرفتاری کے بعد عدالت میں پیش کر کے ریمانڈ حاصل کرلیا گیا۔ مگر پولیس افسران ابھی تک ملزم کو تحفظ دینے اور سہولت فراہم کرنے پر بضد ہیں، جب کہ گستاخ رسول ڈاکٹر افتخار کی حمایت میں بعض این جی اوز بھی میدان میں آ گئی ہیں۔ مقدمہ کو خاندانی تنازع کی شکل دینے کے لئے بعض میڈیا پرسنز بھی متحرک ہوگئے ہیں۔ ڈاکٹر افتخار شیخ جو دعویٰ کرتا ہے کہ وہ امریکی ادارے "SUNY" سے نہ صرف پی ایچ ڈی ہے، بلکہ وہاں سینئر ریسرچ ایسوسی ایٹ بھی ہے اور امریکا کی ایسوسی ایشن آف ریسرچ ایسوسی ایٹ ڈپارٹمنٹ آف میڈیسن اسٹیٹ یونیوسٹی آف نیویارک کا صدر ہے۔ اس کے سگے بڑے بھائی شیخ عبدالرشاد اور اس کے بیٹے شیخ عثمان الرشاد نے دسمبر کے پہلے ہفتے میں علماء سے رابطہ کیا اور بتایا کہ شیخ عبدالرشاد کے بھائی ڈاکٹر شیخ افتخار نے ۷ کے قریب کتب تحریر کی ہیں، جن میں بعض کتب میں اس نے توہین آمیز عقائد کا اظہار بھی کیا ہے اور وہ نماز کی فرضیت، حدیث، یہاں تک کہ (نعوذ باللہ) حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے معصوم ہونے کو بھی تسلیم نہیں کرتا۔ لہٰذا اس کے بارے میں رائے دی جائے، اس پر علماء نے پولیس سے رابطہ کرنے کا مشورہ دیا، جس پر شیخ عبدالرشاد کے صاحبزادے اور ملزم کے بھتیجے شیخ عثمان نے ۴؍دسمبر۲۰۱۲ء کو اسلام آباد کے تھانے آئی-۹ (انڈسٹریل ایریا) میں مقدمے کے اندراج کے لئے درخواست دائر کی، مگر پولیس نے مقدمہ درج کرنے سے انکار کردیا، جس پر شیخ عثمان نے علماء مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین کے علاوہ آئی جی اسلام آباد سے رابطہ کیا، جنہوں نے اسی دن ۴؍دسمبر کو اندراج مقدمہ کا حکم دے دیا، مگر اس کے باوجود متعلقہ تھانہ ڈی ایس پی اشرف شاہ مقدمے میں رکاوٹ بنا رہا۔

اطلاعات کے مطابق چار روز قبل شیخ عثمان نے ڈی ایس پی کے رویئے سے مایوس ہوکر علماء سے رابطہ کیا، جس پر راولپنڈی اور اسلام آباد کے علماء مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا عبدالوحید قاسمی کی قیادت میں ڈی ایس پی کے پاس گئے، جس نے انہیں ظہر سے لے کر رات گیارہ بجے تک بٹھائے رکھا اور کہا کہ یاد رکھو میرا نام اشرف شاہ ہے، جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ مولانا عبدالوحید قاسمی کا کہنا ہے کہ اس نے پانچ مرتبہ دہرایا کہ میرا نام اشرف شاہ ہے، یاد کرلو جس پر علماء نے اسے کہا کہ ہم تمہارا نام یاد کرنے نہیں پرچہ درج کروانے آئے ہیں۔ کافی بحث کے بعد اس نے انہیں اگلے روز آنے کے لئے کہہ دیا۔ اگلے روز پھر یہی تماشا کیا گیا کہ علماء کو ظہر کے وقت بلوا کر رات کے گیارہ بجے ملاقات کی اور کہا کہ اصل کتب اگر ابھی لے آؤ تو ابھی مقدمہ درج کرلیتا ہوں۔ علماء نے اصل کتب کسی جگہ محفوظ کررکھی تھیں، کیونکہ ملزم نے اپنے بھتیجے کے خلاف اسی تھانے میں مقدمہ درج کرادیا تھا کہ وہ اس کے گھر سے کتابیں چرا کرلے گیا ہے اور خطرہ تھا کہ پولیس یہ کتابیں ہی غائب نہ کردے، جس پر کتابوں کا ایک ایک نسخہ محفوظ جگہ رکھا گیا تھا، جو وعدے کے مطابق اگلے روز ڈی ایس پی کو پیش کردیا گیا اور ڈی ایس پی کی موجودگی میں تین وکلاء فضل الرحمٰن نیازی، احمد فواد بھٹی اور قاسم نواز نے متنازعہ عبارات والے صفحات کو اسکین کیا اور کتاب کے اصل صفحات پر دستخط کرکے کتب حوالے کردیں۔ اس پر اشرف شاہ نے کہا کہ کل پرچہ درج ہوجائے گا۔ مگر اگلے روز ہفتے کو بھی پرچہ درج کرنے کے بجائے نہ صرف وہ ٹال مٹول کرتا رہا بلکہ کتب دینے سے بھی انکار کردیا، جس پر علماء نے رات بارہ بجے تھانے

کے باہر دھرنا دینا شروع کر دیا اور طلباء کو بلوایا گیا۔ احتجاج کو دیکھتے ہوئے کتب حوالے کی گئیں تو علماء یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ بعض قابل اعتراض عبارت والے صفحات کتابوں میں سے پھاڑ کر الگ کر دیئے گئے تھے۔ جس پر تلخی بھی ہوئی اور صفحات دوبارہ اپنی جگہ چسپاں کر کے پولیس کے دستخط کر دیئے گئے۔

مولانا عبدالوحید قاسمی نے امت کو بتایا کہ علماء اور مدعی حضرات پولیس کے رویے سے عاجز آ چکے تھے، لہٰذا اتوار کے روز دوپہر دو بجے بعد نماز ظہر اسلام آباد کے نائنتھ ایونیو کو بلاک کر دیا، جس پر پولیس نے ڈاکٹر افتخار کو گرفتار کر لیا، مگر پرچہ درج کرنے کے بجائے جھوٹی تسلیوں پر جلوس منتشر کرانے کی کوشش کی گئی، جس پر علماء نے مطالبہ کیا کہ جب تک پولیس ایف آئی آر درج کر کے اسے چوک میں نہیں لائے گی، احتجاج ختم نہیں ہوگا۔ اس پر عشاء کے وقت جا کر ایف آئی آر درج کر کے کاپی حوالے کی گئی، تاہم علماء نے جب ملزم کو دیکھنے پر اصرار کیا تو پولیس نے اسے ایس پی آفس کے ایک کمرے میں اطمینان سے بٹھا رکھا تھا۔

تاہم گزشتہ روز پیر کو عدالتی وقت ختم ہونے کے بعد پولیس نے ملزم کا ریمانڈ تو حاصل کر لیا ہے، مگر مدعی اور علماء کو اب بھی اس امر کا یقین نہیں کہ ملزم کی حمایت میں آخری حد تک جا کر دھمکیاں دینے والے ڈی ایس پی اشرف شاہ کی موجودگی میں تفتیش کا عمل منصفانہ ہو سکے گا۔

دوسری جانب گزشتہ روز عدالت میں پیشی کے وقت میڈیا کے ایک مخصوص طبقے نے یہ سوال بھی اٹھانے کی کوشش کی کہ ملزم اور مدعی کے درمیان خاندانی تنازع ہے، جس پر مدعی مقدمہ شیخ عثمان نے واضح کیا کہ ان کے اور ان کے چچا کے درمیان کوئی کاروباری تنازعہ نہیں ہے اور ویسے بھی ثبوت کتابوں میں شائع شدہ موجود ہیں۔ ایسے میں کسی سازش کا کیا احتمال رہ جاتا ہے، تاہم ماضی میں توہین رسالت کے ملزموں کی حمایت میں متحرک کردار ادا کرنے والی بعض این جی اوز اور مخصوص مولوی بھی گزشتہ روز اسلام آباد کے ایک فائیو اسٹار ہوٹل میں متحرک دکھائی دیئے، جہاں امریکی سفارت خانے کا ایک اہلکار جو رمشا مسیح کیس میں بھی متحرک تھا، پایا گیا۔

خطرہ ہے کہ اس کیس کو بھی این جی اوز کی کمائی کا ذریعہ بنا دیا جائے گا۔ دوسری جانب ایک اعلیٰ پولیس افسر نے امت کو بتایا کہ پولیس کو الزام دینا درست نہیں ہے۔ وزارت داخلہ کی جانب سے واضح احکام موجود ہیں کہ توہین رسالت کا کوئی کیس درج نہ کیا جائے اور اگر مقدمہ درج کرنا مجبوری ہو تو چالان تک نوبت نہیں آنی چاہئے۔

دریں اثناء یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ توہین رسالت کے مقدمات کے حوالے سے پولیس فورسز کے تین اعلیٰ افسران جو ریاست کے بجائے قادیانی خلیفہ سے وفاداری کا علی الاعلان اظہار کرتے ہیں، وہ بھی متحرک ہیں اور اپنا اثر و رسوخ استعمال کر رہے ہیں۔

(روزنامہ امت کراچی، مؤرخہ ۱۱ر دسمبر ۲۰۱۲ء، ہفت روزہ ختم نبوت کراچی یکم تا ۷ر جنوری ۲۰۱۳ء ص ۲۵،۲۶)

قادیانی لابی نے سازش کے تحت پاکستانی سفارتخانہ استعمال کیا

کینیڈا میں گستاخانہ امریکی فلم کے خلاف پروگرام میں قادیانیت کے فروغ کے لئے لٹریچر تقسیم کیا گیا، مسلمانوں کو حضور اکرم ﷺ کی فضیلت بیان کرنے کا دھوکا دے کر دعوت دی گئی: مولانا عطاء الرحمٰن!

پاکستان کے باخبر مذہبی اور دینی حلقوں میں اس خبر نے شدید تشویش کی لہر دوڑا دی ہے کہ کینیڈا میں پاکستان کا سفارت خانہ قادیانیوں کے مقاصد اور قادیانیت کی تبلیغ کے لئے استعمال ہو رہا ہے دینی حلقے وزارت خارجہ کی اس وضاحت پر ابھی انگشت بدنداں تھے جس میں پاکستان کی وزارت خارجہ نے پاکستان کے آئین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کہا تھا کہ متحدہ قومی موومنٹ پاکستان کے سیکولر امیج

کی ترجمانی کرتی ہے۔اب قادیانی لابی کی جانب سے سازش کے تحت کینیڈا کے پاکستانی سفارت خانے میں خود کو مسلمان ظاہر کر کے ایک تقریب کے انعقاد کی اطلاعات سامنے آگئیں۔کینیڈا میں پاکستان کے سفارت خانے نے مبینہ طور پر اسلام دشمن امریکی فلم کے تناظر میں نبی آخرالزماں ﷺ کی زندگی کے بارے میں ''اصل حقائق'' بیان کرنے کے لئے قادیانیوں کی مدد حاصل کی اور اس پروگرام میں شرکت کے لئے سفارت خانے سے مسلمانوں کو ای میل اور ایس ایم ایس کے ذریعے دعوت دی گئی۔سفارت خانے کی جانب سے دعوت ملنے پر مسلمان خاص طور پر پاکستانی مسلمان دھوکے میں آگئے اور ان کی ایک بڑی تعداد نے اس پروگرام میں شرکت کی۔۲۰رنومبر۲۰۱۲ء کو ہونے والے اس پروگرام کا اصل مقصد قادیانیت کی تبلیغ اور سادہ لوح مسلمانوں کو نبی آخرالزماں ﷺ کی نسبت سے دعوت دے کر دراصل اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل تھا۔مرزاغلام احمد قادیانی کے پیروکار قادیانی جن کو ایک طویل اور ایمان افروز جدوجہد کے بعد حکومت پاکستان نے کئی دہائی قبل متفقہ طور پر غیرمسلم اقلیت قرار دیا تھا اور ان پر پابندی عائد کر دی گئی تھی کہ وہ مسلمانوں کے شعائر میں سے کوئی بھی شناخت استعمال نہیں کر سکتے اور نہ اپنے آپ کو مسلمان کہلوا سکتے ہیں۔کینیڈا کے پاکستانی سفارت خانے کے دعوت نامے میں انہیں ''احمدیہ مسلم جماعت'' کے رکن تحریر کیا گیا تھا۔

پاکستان کے سفارت خانے کی معاونت سے ہونے والے اس کنونشن میں اس وقت گڑبڑ ہوگئی جب کچھ لوگ اس پروگرام کے پس پردہ مقاصد کی تہہ تک پہنچ گئے اور انہوں نے اس پر احتجاج بھی کیا۔لیکن یہ کنونشن جن میں اکثریت قادیانی غیرمسلموں کی تھی،مسلمانوں کے احتجاج کے سبب کچھ تعطل کے بعد دوبارہ شروع ہوگیا تھا۔ نبی آخرالزمان ﷺ کی شان اقدس کے نام پر دیئے گئے دعوت ناموں کی وساطت سے منعقد کئے گئے پروگرام کے آخر میں قادیانی لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

جمعیت علمائے اسلام (ف) کے رہنما اور رکن قومی اسمبلی مولانا عطاء الرحمٰن جنہوں نے گزشتہ روز قومی اسمبلی کے ایوان میں بھی یہ واقعہ اٹھایا اور اس کی شدید مذمت کی۔انہوں نے امت سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے ایوان میں وعدہ کیا ہے کہ وہ اس واقعے کی تحقیقات کرائے گی اور ایوان کو اس سے آگاہ کرے گی،اس لئے ہم چند دن ان تحقیقات کا انتظار کریں گے اور اگر واقعہ کے ذمہ داروں کے خلاف کارروائی نہ ہوئی اور حقائق سے آگاہ نہ کیا گیا تو ہم انتہائی قدم اٹھائیں گے۔مولانا عطاء الرحمٰن نے کہا کہ ہم یہ قطعاً برداشت نہیں کر سکتے کہ ہمارا سفارت خانہ قادیانیت کی تبلیغ اور فروغ کے لئے استعمال ہو اور اس سے بھی بڑھ کر انتہائی قابل مذمت اقدام یہ ہوا کہ مسلمانوں کو حضور اکرم ﷺ کی شان اقدس کے حوالے سے اور ان کی فضیلت بیان کرنے کا دھوکا دے کر دعوت دی گئی۔رکن قومی اسمبلی مولانا عطاء الرحمٰن نے کہا کہ ہم یہ تسلیم کرنے پر تیار نہیں ہیں کہ ایسا نادانستگی میں ہوا ہوگا،کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ مغرب کے پروردہ کچھ عناصر ہماری بیوروکریسی میں موجود ہیں اور اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں جو اس طرح کی حرکتیں کرتے ہیں۔

مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد نے بھی اس واقعے کا سخت نوٹس لیا ہے،مجلس کے مرکزی رہنما مولانا محمد طیب نے امت سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی لابی نے ایک سازش کے ذریعے کینیڈا میں پاکستان کے سفارت خانے کو استعمال کیا،ہم اس کی شدید مذمت کرتے ہیں۔اگر حکومت نے ذمہ داروں کے خلاف فوری طور پر مؤثر کارروائی نہ کی تو مجلس تحفظ ختم نبوت بھرپور احتجاج کرے گی۔

(روزنامہ امت کراچی،مؤرخہ ۱۳ردسمبر۲۰۱۲ء،ہفت روزہ ختم نبوت کراچی مؤرخہ یکم تا ۷رجنوری ۲۰۱۳ء ص۲۴)

سردار قیصر وسیم خان قیصرانی نے قادیانیت چھوڑ کر اسلام قبول کرلیا

سردار قیصر وسیم خان قیصرانی تحصیل تونسہ شریف کی قوم قیصرانی بلوچ کی چیف فیملی سے تعلق رکھتے ہیں۔ بدقسمتی سے اس گھرانے کا ایک صدی سے پہلے ہی قادیانی گروہ سے تعلق چلا آرہا ہے۔ اس گھرانے کی ہمارے علاقے میں ایک لمبی داستان ہے۔ مختصر یہ ہے کہ سردار قیصر وسیم خان قیصرانی انتیس جنوری ۲۰۱۲ کو شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے سامنے مسلمان ہونے والے مشہور بیرسٹر سردار امام بخش قیصرانی کے چچازاد بھائی ہیں۔ موجودہ پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر سردار شیر علی گورچانی کے کزن ہیں۔ حلقہ ۲۴۰ میں کامیاب ہونے والی مسلم لیگی ایم پی اے محترمہ شمعونہ عنبرین قیصرانی کے قریبی رشتہ دار ہیں۔ سردار قیصر وسیم خان قیصرانی عرصہ تین سال سے ہی عالمی مجلس ختم نبوت کے ذمہ داران اور مقامی علماء کرام سے رابطے میں چلے آرہے ہیں۔ ۱۲ر ستمبر ۲۰۱۱ کو ملتان کے مرکزی دفتر ختم نبوت میں مولانا اللہ وسایا سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں مولانا اللہ وسایا نے سردار صاحب کو اڑھائی گھنٹے قادیانیت کے بارے میں بریفنگ دی۔ اس بریفنگ کی مکمل آڈیو تیار کی گئی جس کی تمام کارروائی ماہنامہ لولاک ملتان فروری ۲۰۱۲ تا مئی ۲۰۱۲ء تک چار قسطوں میں چھپ چکی ہے بلکہ اب یہ مولانا اللہ وسایا کی مشہور کتاب ''قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے'' ص ۲۵۷ تا ۲۹۶ پر شائع ہوچکی ہے۔ اسی عرصہ میں سردار صاحب، مولانا عبدالعزیز لاشاری امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل تونسہ شریف سے ملتے رہے۔ خود مولانا عبدالعزیز لاشاری بھی سردار صاحب سے رابطے میں رہے۔ علماء اولیاء سردار قیصر وسیم خان قیصرانی کی ہدایت کے لئے دعائیں کرتے رہے۔

سردار صاحب نے اسی سال عید قربانی کے موقع پر اظہار کیا کہ اب میں مسلمان ہونے کا اعلان کرنا چاہتا ہوں مگر طے ہوا کہ مولانا امان اللہ کوٹ قیصرانی والے حج پر گئے ہوئے ہیں۔ ان کی واپسی پر ہی شیڈول تیار کیا جائے گا۔ سردار قیصر وسیم خان قیصرانی اعلیٰ تعلیم یافتہ اور زمین دار پیشہ آدمی ہیں۔ اپنی قوم اور علاقہ میں اعلیٰ مقام رکھتے ہیں۔ ان کے دل میں قادیانیت کے بارے میں زمانہ طالب علمی سے ہی شبہات موجود تھے۔ اللہ پاک نے انہیں رشتہ داری کے حوالے سے گورچانی خاندان سے جوڑا۔ گورچانی خاندان سیاست شرافت کے لحاظ سے اپنے علاقہ میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ ان سے رشتہ کے تعلق نے قادیانیت سے نفرت کا مادہ پیدا کردیا۔

۱۲ر ستمبر ۲۰۱۱ء کو مولانا اللہ وسایا کی بریفنگ نے سردار صاحب کے دل میں جتنے شبہات تھے ان کے متعلق سمجھا دیا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی طرف سے سردار صاحب کو رد قادیانیت کے بارے میں کافی کتابیں دی گئیں تاکہ ان کے دل میں مکمل قادیانیت سے نفرت پیدا ہوجائے۔ اس محنت اور تبلیغ کا یہ رزلٹ آیا کہ آج مورخہ ۲۰۱۳۔۱۱۔۲۹ جمعۃ المبارک کا دن سردار صاحب کے لئے مبارک بن کر آیا کہ انہوں نے قادیانیت چھوڑ کر مسلمان ہونے کا اعلان کردیا۔

مرکزی عیدگاہ رتیڑہ میں مولانا عبدالرحمٰن غفاری امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ڈیرہ غازیخان، مولانا عبدالعزیز لاشاری، تونسہ مولانا محمد اقبال مبلغ ختم نبوت، مولانا قاری جمال عبدالناصر صاحب، مولانا امان اللہ صاحب، مولانا عبدالغفور گرمانی، قاری محمد رمضان رتیڑہ، قاری محمد اسلم، قاری عنایت اللہ ملکانی، قاری کامل مسعود صاحب، مولانا ابوبکر تونسوی، مولانا غلام اکبر ثاقب، مفتی عبدالرحمٰن خالد، مولانا عبداللطیف بلوچ، مولانا غلام مصطفیٰ اشعری، قاری اللہ وسایا شادن لُنڈ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کی پوری قیادت شامل تھی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان سردار قیصر وسیم خان قیصرانی کا قادیانیت چھوڑ کر مسلمان ہونے پر خیر مقدم کرتی ہے۔ دعاء ہے اللہ پاک سردار صاحب کو عقیدہ ختم نبوت پر قائم اور حضور پاک ﷺ کی غلامی میں رکھے۔

بیان حلفی:

منکہ مسمی قیصر وسیم خان قیصرانی ولد سردار وسیم خان قیصرانی سکنہ کوٹ قیصرانی تحصیل تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازیخان شناختی کارڈ نمبر 32103-8288197-5 خداوند قدوس کو حاضر وناظر مانتے ہوئے اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی ولد مرزا غلام مرتضیٰ سکنہ قادیان ضلع گورداسپور انڈیا کو دعویٰ نبوت میں دجال وکذاب، مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ نیز مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی یا مذہبی مصلح ماننے والے قادیانی اور لاہوری گروپوں جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں کو بھی دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ نیز میرا مسلمانوں کی طرح عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں۔ حضور پاک ﷺ کی حدیث کے مطابق قرب قیامت نازل ہوں گے۔ آئندہ میرا ان قادیانیوں کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہوگا۔ اللہ پاک مجھے دین اسلام اور عقیدہ ختم نبوت ﷺ پر استقامت عطاء فرمائے۔ دستخط: سردار قیصر وسیم خان قیصرانی! (ماہنامہ لولاک ملتان جنوری ۲۰۱۴ء ص ۵۵،۵۶)

چنگا بنگیال میں قادیانیوں کا قبول اسلام

جہلم سے پنڈی جاتے ہوئے جی.ٹی روڈ پر ایک قصبہ گجرخان آتا ہے۔ اس سے شمال کی جانب ایک گاؤں چنگا بنگیال نام کا ہے۔ یہاں کا ایک شخص فضل احمد، مرزا قادیانی کے ہاتھ پر قادیانی ہوا۔ مرزا محمود کے زمانہ میں یہ فضل احمد اخبار الفضل قادیان کا ایڈیٹر بھی رہا۔ چنگا بنگیال کی آبادی میں چند ڈھوک ہیں۔ ان میں پچیس گھرانے قادیانیوں کے تھے۔ ۸؍جنوری ۲۰۰۴ء میں فقیر کا ایک قادیانی مربی سعید سے یہاں مناظرہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کا معاملہ فرمایا۔ گاہے بگاہے بہت سے گھرانے مسلمان ہوئے۔ اس مناظرہ کے لئے فقیر (مولانا اللہ وسایا) کو جناب محمد آصف پروفیسر لے گئے۔ ان کا خاندان بھی قادیانی تھا۔ کئی گھرانے مسلمان ہوئے۔ اب ایک شخص محمود قادیانی تھا بیمار ہوا، اپنے چار صاحبزادوں کو بلایا اور کہا کہ بیٹا تم بھی قادیانی ہو۔ میں بھی بظاہر قادیانی تھا۔ اب میری موت کا وقت قریب ہے۔ میں اعلان کرتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں۔ کوئی قادیانی میرے جنازہ میں آپ لوگوں سمیت شریک نہ ہو۔ مرنے کے بعد مجھے مسلمانوں کے سپرد کردینا۔ وہ مجھے غسل دیں۔ جنازہ پڑھیں اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں۔ میں عرصہ سے قادیانیت پر لعنت بھیج چکا۔ یہ معاملہ میرے اور میرے رب کے درمیان راز تھا۔ آج اعلان ضروری سمجھا۔ اللہ تعالیٰ نے کرم کیا کہ محمود صاحب کے تمام بیٹوں نے اسی وقت باپ کے سامنے اسلام قبول کرلیا۔ یہ سب ختم نبوت کی بہاریں ہیں۔ اگر یہاں پچیس گھرانے قادیانی تھے۔ تو اب صرف چند گھرانے قادیانی رہ گئے ہوں گے۔ باقی سب مسلمان ہوگئے۔ فالحمدللہ!

چھوکر خورد ضلع گجرات

چھوکر خورد ضلع گجرات میں ایک شخص قادیانی ہوا تھا۔ اس کے بیٹے کا نام فضل الٰہی تھا۔ اس کا بیٹا غلام عباس اور وہ اس کی تمام اولاد مسلمان ہوگئی۔ اوّلاً جو شخص قادیانی ہوا اس کے پوتے اب دینی مدارس چھوکر خورد اور جامعہ حسینیہ نکودر ضلع جہلم میں دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو عالم باعمل بنائیں۔ اس چھوکر خورد میں ایک اور شخص فیض رسول نمبردار قادیانی ہوا۔ اس کا بیٹا غلام رسول نمبردار قادیانی تھا۔ (مولانا اللہ وسایا کا اس سے ۴؍فروری ۱۹۹۸ء کو مناظرہ ہوا) یہ چار بھائی دو بہنیں ان کے داماد سب قادیانی تھے۔ آہستہ آہستہ کر کے تمام قادیانی چھوکر خورد چھوڑ گئے۔ ان کی زمین ومکان موجود، لیکن قادیانی قادیانیت سمیت اس گاؤں سے غائب۔ گویا پورا گاؤں قادیانیت کی نحوست سے صاف ہوگیا۔ کچھ مسلمان ہوگئے۔ کچھ گاؤں چھوڑ گئے۔

گیارہ قادیانیوں نے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرلیا

جہلم کے مضافات میں واقع محمود آباد نامی گاؤں سے تعلق رکھنے والے دو خاندانوں پر مشتمل گیارہ افراد نے قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کرلیا جن میں خواتین بھی شامل ہیں۔ قادیانیت سے تائب ہونے والے ان افراد میں سے مرد حضرات نے مسجد گنبد والی میں مولانا مفتی محمد شریف صاحب کے ہاتھ پر کلمہ پڑھا۔ جب کہ خواتین کو حضرت مفتی صاحب نے قاری محمد عمر فاروق صاحب کے ہمراہ ان کے گھر جاکر کلمہ پڑھایا اور دعاء فرمائی کہ رب تعالیٰ آپ کا قبولِ اسلام مبارک فرمائے اور آپ کو اس پر استقامت عطاء فرمائے۔ جہلم کے قریب محمود آباد ہے۔ خالصتاً قادیانی آبادی۔ عرصہ ہوا ایک پروفیسر منور احمد ان کے بھائی جو قادیانی جماعت کے مربی تھے مسلمان ہوئے۔ انہوں نے جامعہ حنفیہ جہلم کو مسجد کے لئے جگہ دی۔ جامعہ کے مہتمم مولانا قاری خبیب احمد صاحب مرحوم نے وہاں مسجد ومدرسہ قائم کیا۔ یہ مرکز جہاں دینی تعلیم کی ترویج کا باعث ہے وہاں قادیانیوں کے لئے آیۃ من آیات اللہ ہے۔

انڈونیشیا میں ایک سو چونسٹھ قادیانیوں کا قبولِ اسلام

انڈونیشیا میں ایک سو چونسٹھ قادیانیوں نے اسلام قبول کرلیا۔ تفصیلات کے مطابق انڈونیشیا کی وزارت مذہبی امور کے ہیڈ آفس کے ایک اعلامیہ کے مطابق انڈونیشیا کے شہر ''سرولینگن'' "SAROLANGUN" کے تمام قادیانیوں نے قادیانیت کو ترک کرکے اسلام قبول کرلیا ہے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان لانے کا اعلان اور قادیانی تعلیمات کو ترک کرنے کا برملا اظہار کردیا ہے۔ واضح رہے کہ قادیانیوں کے قبولِ اسلام کے پس منظر میں انڈونیشیا کی علماء کونسل اور تحفظ ختم نبوت کی عظیم بازگشت کارفرما ہی ہے۔ الحمدللہ! تحفظ ختم نبوت کی صدا سے پوری دنیا میں قادیانیوں کا کفر وارتداد عیاں ہو رہا ہے اور اسلام کی حقانیت کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پہنچ رہا ہے۔

خوشاب شہر میں ایک قادیانی خاندان کے گھرانے کا قبول اسلام

عبدالمجید ولد عبدالحکیم قوم رانا ماچھی سکنہ محلّہ حکیما نوالہ چوک خوشاب اور اس کی بیٹی مسماۃ زیب النساء مع اپنے تین بیٹوں کے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع خوشاب کے سرپرست مولانا قاری سعید احمد اسد کے ہاتھوں پر بروز جمعۃ المبارک ۱۹راگست ۲۰۱۱ء کو اسلام قبول کرلیا۔

پیلو وینس میں قادیانیوں کا قبول اسلام

ضلع خوشاب کی تحصیل نور پور تھل کے گاؤں پیلو وینس میں ایک عرصہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرپرستی میں محنت شروع ہے۔ قادیانیوں کے پاس جاکر ان کے آنجہانی نبی مرزا غلام احمد قادیانی ملعون کے کفر سے آگاہ کرتے ہیں جس کے نتیجے میں اب تک الحمدللہ مندرجہ ذیل حضرات قادیانیت سے تائب ہوکر ختم نبوت پر مکمل طور پر ایمان لاچکے ہیں۔ جن خوش نصیبوں نے مرزائیت پر لعنت بھیج کر اسلام قبول کیا۔ ان کے نام یہ ہے: (۱) علی کھبہ سابق صدر جماعت احمدیہ پیلو وینس۔ (۲) محترم پٹواری لیاقت علی کھبہ، سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پیلو وینس۔ (۳) طارق اقبال کھبہ، رکن جماعت۔ (۴) نور حیات کھبہ۔ (۵) محترم غضنفر علی کھبہ کی زوجہ محترمہ۔ (۶) اقبال کھبہ، رکن جماعت۔ (۷) ریاست علی کھبہ کی صاحبزادی۔ چھوٹے بچے اس کے علاوہ ہیں۔ اسی طرح ۱۷رفروری ۲۰۱۲ء کو ظہر علی اور طارق علی نامی اشخاص نے قادیانیت سے تائب ہونے کا اعلان کیا اور کلمۂ حق کے ساتھ حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ **الحمد للہ!**

دنیا پور میں قادیانی کا قبول اسلام

جامعہ سیدنا علی المرتضیٰ اسلام پور میں علمائے کرام اور صحافیوں اور معززین علاقہ کی موجودگی میں محمد جعفر وٹو نامی ایک شخص نے اسلام قبول کرلیا۔ محمد جعفر کا کہنا ہے کہ میرا جو وقت کفر میں گزرا ہے میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہوں۔ آپ حضرات میرے لئے استقامت کی دعاء کریں اور میں قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتا ہوں اور میں مرزا غلام احمد قادیانی پر لعنت بھیجتا ہوں۔ سرور کائنات ﷺ کو آخری نبی ورسول مانتا ہوں۔

سرائے نورنگ اور پشاور میں قادیانیوں کا قبول اسلام

خوست افغانستان کا ایک باسی عبداللطیف حج کے لئے گھر سے چلا۔ بدنصیبی کہ بجائے حج پر جانے کے قادیان چلا گیا۔ مرزا قادیانی کے ہاتھوں قادیانیت کا طوق پہن کر افغانستان گیا۔ وہاں جاکر مرزا قادیانی کی تعلیمات کے مطابق انگریز کی حمایت اور جہاد مخالفت کا دھندہ شروع کردیا۔ حکومت کو پتہ چلا تو علماء کے پاس کیس آیا۔ چنانچہ خان حبیب اللہ صاحب والئی افغانستان کے عہد حکومت میں ۱۴؍جولائی ۱۹۰۳ء میں عبداللطیف قادیانی کو سنگسار کیا گیا۔ اس کا خاندان افغانستان سے پشاور آگیا اور پھر سرائے نورنگ میں آکر آباد ہوا۔ یہ خاندان اب مستقل قبیلہ بن گیا۔ جن کا تعلق قادیانیت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ اب یہ قبیلہ اسلام قبول کررہا ہے۔ ابھی حال ہی میں :(۱) جناب نصیر احمد، (۲) جناب مبشر، (۳) جناب ابرار، (۴) جناب عامر، (۵) جناب ضیاء الحسن، (۶) جناب روح الدین، (۷) جناب یحییٰ، ساکنان سرائے نورنگ نے قادیانیت ترک کر کے اسلام قبول کرلیا۔ مقامی علمائے کرام کی محنت وجدوجہد جاری ہے۔ توقع ہے کہ بہت خوشخبریاں ملیں گی۔ آج ۱۹؍مارچ ۲۰۱۲ء رات گئے جامع مسجد پایان یونیورسٹی روڈ پشاور میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرحد کے سربراہ مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی کے خطاب کے دوران ایک قادیانی خاندان نے قبول اسلام کا اعلان کیا۔ اس سے قبل بھی پشاور اور اس کے گردونواح میں کئی قادیانی گھرانے اسلام قبول کر چکے ہیں۔ حیات آباد پشاور میں شیریں محل سویٹ ہاؤس وبیکری ہے جس کا مالک شیر افضل ولد عبدالمجید اور اس کے بیٹے مصطفیٰ وعبداللہ قادیانی تھے۔ جب کہ اس کے دو بیٹے بلال وعبدالعزیز خود کو مسلمان کہتے تھے۔ یوں اس قادیانی گھرانہ کے پانچ افراد نے قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کرلیا۔

سرائے نورنگ میں چھتیس قادیانیوں کا قبول اسلام

۲۸؍اپریل ۲۰۱۲ء کو مولانا محمد اکرم طوفانی سرائے نورنگ تشریف لائے۔ شہر کی جامع مسجد پنج پیر میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کیا۔ جس میں علماء، طلباء اور عوام الناس نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اس کے بعد طوفانی صاحب نومسلم بھائیوں کی ملاقات کے لئے ان کے گاؤں تشریف لے گئے۔ نومسلم بھائیوں نے مہمان مکرم کی خوب خاطر تواضع کی اور نورانی اور خوشگوار ماحول میں نومسلم بھائیوں کے ساتھ وقت گزارا۔ قادیانیت پر لعنت بھیج کر رحمت عالم ﷺ کی دامن رحمت میں آنے والے نومسلم بہن بھائیوں کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں: (۱) صاحبزادہ نصیر احمد (سربراہ خاندان)، (۲) زوجہ نصیر احمد، (۳) صاحبزادہ فہد نصیر، (۴) صاحبزادہ ولید احمد، (۵) صاحبزادہ اسد، (۶) صاحبزادہ معید، (۷) دختر صاحبزادہ نصیر احمد، (۸) دختر صاحبزادہ نصیر احمد، (۹) صاحبزادہ ضیاء الحسن (سربراہ خاندان)، (۱۰) زوجہ صاحبزادہ ضیاء الحسن، (۱۱) والدہ صاحبزادہ ضیاء الحسن، (۱۲) صاحبزادہ مبشر احمد (سربراہ خاندان)، (۱۳) زوجہ مبشر احمد، (۱۴) صاحبزادہ اسامہ احمد، (۱۵) دختر مبشر احمد، (۱۶) دختر مبشر احمد، (۱۷) دختر مبشر احمد، (۱۸) دختر مبشر احمد، (۱۹) دختر مبشر احمد، (۲۰) صاحبزادہ عامر (سربراہ خاندان)، (۲۱) زوجہ صاحبزادہ عامر، (۲۲) دختر صاحبزادہ عامر، (۲۳) دختر صاحبزادہ عامر،

(۲۴)صاحبزادہ روح الامین (سربراہ خاندان)، (۲۵)زوجہ روح الامین، (۲۶)صاحبزادہ محمد احمد، (۲۷)دختر روح الامین، (۲۸)صاحبزادہ محمد یحییٰ (سربراہ خاندان)، (۲۹)زوجہ صاحبزادہ محمد یحییٰ، (۳۰)دختر صاحبزادہ محمد یحییٰ، (۳۱)صاحبزادہ ابرار احمد (سربراہ خاندان)، (۳۲)زوجہ صاحبزادہ ابرار احمد، (۳۳)صاحبزادہ ابوبکر احمد، (۳۴)صاحبزادہ معاذ احمد، (۳۵)دختر صاحبزادہ ابرار، (۳۶)صاحبزادہ منور احمد (سربراہ خاندان)

گولارچی (سندھ) قادیانی گھرانے کا قبولِ اسلام

گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گولارچی کے رفقاء کرام کی محنت سے محمد اصغر ارائیں نے اپنے گھر کے ۱۹ افراد سمیت اسلام قبول کرلیا۔ محمد اصغر کے والدین قادیانی نے بدقسمتی سے قادیانیت قبول کرلی تھی، محمد اصغر اور اس کے خاندان نے قبول اسلام گولارچی جماعت کے امیر حکیم مولوی محمد عاشق نقشبندی مولانا محمد علی صدیقی مولوی مسرت کے ہاتھوں پر کیا۔

رتوچھ میں چار خاندانوں کا قبول اسلام

رتوچھ ضلع چکوال کی تحصیل چوآ سیدن شاہ کا ایک مشہور گاؤں ہے جو کھیوڑہ روڈ پر واقع ہے۔ اس گاؤں میں تقریباً ۶۰ قادیانی گھر تھے۔ جن کا تعلق اعوان اور بھٹی برادری سے ہے۔ یہاں قادیانیوں کا ایک ارتدادی مرکز ہے۔ رتوچھ میں یکم ربیع الاوّل کو ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ قادیانیوں نے اس پروگرام کو رکوانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا، مگر ناکام رہے اور کانفرنس اپنی بھرپور شان وشوکت سے منعقد ہوئی۔ پروگرام کے مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا نے عقیدہ ختم نبوت کے موضوع پر قرآن وحدیث سے مدلل اور اپنے تجربات کی روشنی میں پرمغز گفتگو کی۔ جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے ان قادیانیوں کو اسلام قبول کرنے کی توفیق نصیب فرمائی، تائب ہونے والوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں: (۱) شوکت علی بھٹی۔ (۲) زوجہ شوکت اقبال۔ (۳) نعمان شوکت۔ (۴) شوکت اقبال کی تین بیٹیاں۔ (۵) ملک سرفراز احمد۔ (۶) زوجہ ملک سرفراز۔ (۷) بیٹی ملک سرفراز۔ (۸) ملک محمد نعمان دانش۔ (۹) زوجہ نعمان دانش۔ (۱۰) خالد محمود بھٹی۔ (۱۱) زوجہ خالد محمود بھٹی اور ان کی ایک چھوٹی بیٹی شامل ہیں۔ **الحمد للہ!**

تخت ہزارہ میں قادیانیوں کا قبول اسلام

تخت ہزارہ ضلع سرگودھا میں سات افراد پر مشتمل شوکت صاحب کی فیملی نے قادیانیت ترک کر کے اسلام قبول کرلیا ہے۔

روڈہ ضلع خوشاب میں قادیانیوں کا قبول اسلام

۲۰ رستمبر ۲۰۱۲ء کو روڈہ ضلع خوشاب جامعہ رحیمیہ کے صدر حافظ دلاور حسین کے ہاتھ پر شفقت حسین، محسن خان ولد شیر محمد ورک نے قادیانیت ترک کر کے اسلام قبول کرلیا ہے۔

ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں قادیانیوں کا قبول اسلام

۲۰ رستمبر ۲۰۱۲ء جامعہ مدنیہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے مہتمم مولانا ایوب خاں ثاقب کے ہاتھ پر قریبی گاؤں میانوالی بنگلہ کے آٹھ افراد اصغر علی ولد عنایت اللہ اپنے بیٹوں محمد عدیل، محمد عقیل، محمد نبیل اور اپنی بیوی اور تین بیٹیوں سمیت اسلام قبول کرلیا ہے۔

ان واقعات سے میں یہ نہیں کہنا چاہتا کہ قادیانیت ختم ہوگئی۔ تاہم اتنا تو کہے بغیر چارہ نہیں کہ قادیانیت اپنے خاتمہ کی طرف بڑھ

رہی ہے۔قارئین! شاید کوئی دن ایسا نہیں گزرتا کہ کہیں نہ کہیں سے خوش کن خبر نہ ملے۔اللہ تعالیٰ اس محاذ کے تمام رفقاء کی محنتوں کو شرف قبولیت سے نوازیں۔آمین! (ماہنامہ لولاک ملتان نومبر۲۰۱۲ء ص۲۵،۳۰)

امیر جماعت احمدیہ خوشاب کا قبول اسلام

۱۰؍فروری ۲۰۱۲ء بروز جمعۃ المبارک کو ایک قادیانی (جماعت احمدیہ کے امیر) کے ڈیرہ پر سابق قادیانی اسکالر عرفان محمود برق اور مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا محمد اسلم، بھائی عبدالرزاق اور ریاست علی نمبردار کی گفتگو دو قادیانی مربیوں سے ہوئی، اس مجلس میں قادیانی بھی تھے اور مسلمان نوجوان بھی۔مجلس میں ہونے والی گفتگو کے منصف بھی امیر جماعت احمدیہ کے بھائی لیاقت علی پٹواری تھے۔ گفتگو کی نشست رات تین بجے تک چلتی رہی۔قادیانی مربی سوالات کا تشفی بخش جواب دینے سے عاجز رہے۔مجلس برخاست ہونے سے پہلے منصف نے اعلان کیا کہ قادیانی مربی بالکل قادیانی عوام کو مطمئن نہیں کر سکے، لیکن میں نے تمام حوالہ جات کو نوٹ کر لیا ہے تحقیق کے بعد اگر حقانیت نے میرے دل میں گھر کر لیا تو میں پکا سچا مسلمان بنوں گا۔اسی اثناء میں ظہر علی امیر جماعت احمدیہ نے دبے لفظوں میں کہا کہ میں نے صدق دل سے کلمہ پڑھ لیا ہے اور مسلمان ہو گیا ہوں۔اس سے تمام مسلمان ساتھیوں کے دلوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور اگلا سارا دن ایک دوسرے کو فون پر اور بالمشافہ بھی مبارک دیتے رہے، انہی دنوں میں والی بال کے کھلاڑیوں نے سابق قادیانی جناب ظہر علی کو اپنے ایک میچ کے لئے بطور مہمان خصوصی مدعو کیا۔جب ظہر علی میدان میں پہنچے تو کھلاڑیوں نے پُر جوش انداز میں ان کا استقبال کیا۔فی الحقیقت یہ ثمرہ تھا اس محنت کا جو بھائی عبدالرزاق تنہا ہونے کے باوجود اپنے علاقے میں شبانہ روز محنت کرتے رہے، کیونکہ انہوں نے ایک جمعہ کو مولانا عبداللہ احمد کو دعوت دی کہ حیات عیسیٰ علیہ السلام پر گفتگو کریں، حضرت نے بہت ہی مدلل انداز میں حیات عیسیٰ علیہ السلام کو بیان کیا، دوسرے جمعہ پر نزول عیسیٰ علیہ السلام پر گفتگو ہوئی۔تیسرے جمعہ پر مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مہدی علیہ الرضوان اور سیّدنا عیسیٰ ابن مریم کے حالات تفصیلاً دلائل کے ساتھ بیان کئے، اگلے جمعہ کو عظیم اسکالر عرفان محمود برق نے قادیانیت پر بہت پُر مغز گفتگو کی۔مسلسل اس ہونے والی محنت نے امیر جماعت احمدیہ کو سوچنے اور حقائق کی طرف لوٹنے پر مجبور کر دیا۔

۱۷؍فروری ۲۰۱۲ء کو امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خوشاب مولانا اظہار الحسن نے بھی پیلوونیس کی جامع مسجد میں وعظ فرمایا، اس موقع پر ظہر علی نے مسجد میں باضابطہ مسلمان ہونے کا اعلان کیا۔مولانا اظہار الحسن نے کلمہ شہادت پڑھایا اور اس کے سابقہ نام کو برقرار رکھا اس دوران نئے میں ایک قادیانی طارق علی بھی مسلمان ہوا اور ایک عیسائی نے بھی اسلام قبول کر لیا۔اللہ تعالیٰ نومسلم حضرات کو اسلام پر استقامت نصیب فرمائے، ہم سب کو آنحضرت ﷺ کی کامل اتباع نصیب فرمائے۔آمین! (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶تا۲۲؍مارچ ۲۰۱۲ء ص۲۴)

جہلم میں مزید سات افراد نے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا

گزشتہ دنوں جہلم کے نواحی گاؤں محمود آباد سے تعلق رکھنے والے ایک ہی خاندان کے مزید سات افراد نے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا۔جب کہ چند ماہ قبل بھی اسی گاؤں کے گیارہ افراد بھی قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کیا تھا اور اس عظیم مقصد کے لئے جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام مدنی محلہ جہلم میں ایک پُر وقار تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں مقامی علمائے کرام طلباء اور شہریوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔جامعہ ہذا کے رئیس دارالافتاء مولانا مفتی محمد شریف عابد نے عوام کے اس جم غفیر میں ان نومسلموں کو کلمہ پڑھایا اور دائرہ اسلام میں داخل کیا جس پر تقریب کے شرکاء نے فلک وشگاف نعروں کی گونج میں اپنے ان نومسلم بھائیوں کا دین اسلام میں شمولیت پر

خیر مقدم کیا۔ اس موقع پر مہتمم جامعہ مولانا قاری محمد ابوبکر صدیق نے اپنے خطاب میں اسلام قبول کرنے والے نومسلم بھائیوں کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے انہیں ہر طرح سے اپنی حمائیت کا یقین دلایا اور عوام نے بھی جذباتی نعروں کے ساتھ ان کے مؤقف کی تائید کی۔ مولانا نے اس موقع پر محمود آباد کی مقامی مسجد کے پیش امام مولانا طارق محمود، علاقہ کی معروف سیاسی شخصیت چوہدری بابر اور جناب محمد حفیظ کا بھی شکریہ اداء کیا۔ جن کی کوشش اور محنت سے رب تعالیٰ نے ان نومسلموں کو حق کی راہ دکھائی۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے اس عنوان پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے مجلس کے قائدین اور مبلغین کو بھی خراج تحسین پیش کیا۔ آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے مبلغ مولانا محمد طیب فاروقی جو کہ اس تقریب میں خصوصی طور پر شریک ہوئے۔ انہوں نے اپنے مختصر خطاب میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور نومسلموں کو مبارکباد پیش کی۔ اس خاندان کی خواتین کو دوسرے دن علی الصبح مولانا حافظ حسین احمد مدنی اور مولانا طارق محمود نے ان کے گھر میں جا کر کلمہ پڑھایا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۲ء ص ۲۴)

پیلوونیس میں سابق قادیانی خاندان کے سربراہ گل شیر اوران کے بیٹے کا قبول اسلام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سرگرم رکن بھائی عبدالرزاق، جناب ریاست علی نمبردار اور مجلس کے ضلعی مبلغ مولانا محمد اسلم کی محنتوں کو اللہ رب العزت نے بارآور کیا۔ سوا ماہ قبل صدقِ دل سے کلمہ طیبہ پڑھنے والے پیلوونیس مرزائی جماعت کے امیر اور خزانچی جناب لیاقت علی پٹواری کے ۸۰ سالہ والد جناب گل شیر نے بھی ۱۴رمئی ۲۰۱۲ء کو رات بارہ بجے قبولِ اسلام کا اعلان کر دیا۔ الحمدللہ! صبح کے وقت یہ خبر مرزائیوں پر شدید گراں گزری اور قادیانیوں کے گھروں میں صفِ ماتم بچھ گئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پیلوونیس کے ذمہ داران اور مبلغ مجلس نے دن رات گل شیر صاحب سے طویل نشستیں کیں، ان کے تمام اشکالات کا تسلی بخش جواب دیا رحمت حق جوش میں آئی اور انہیں مرزا قادیانی اور اس کے عقائد پر لعنت بھیج کر محمد عربی ﷺ کے دامن شفقت میں آنا نصیب ہوا۔ مقامی مسلمانوں نے اس پرُ جوش خوشی و مسرت کا اظہار کیا اور نومسلم بزرگ کے لئے استقامت کی دعائیں کیں۔ ابھی تمام مرزائی بے چینی اور قیامت صغریٰ کی کیفیت سے دوچار تھے کہ اگلے روز ۱۵رمئی ۲۰۱۲ء بروز منگل شام ۶ بجے کے قریب اس کے بیٹے باقر علی (جو کہ ایک پڑھا لکھا اور باصلاحیت نوجوان ہے نے ذاتی طور پر خود دلچسپی لے کر قادیانی حوالہ جات لکھے اور خود ان کو مطلوبہ مقام سے دیکھا اور سیاق وسباق کے حوالہ سے سمجھا) ۲۷رسالہ نوجوان نے قبولِ اسلام کا اعلان کیا ہے، مسلمانوں کے لئے یہ تمام خبریں حوصلہ افزاء ہیں۔ تمام قارئین سے اپیل ہے کہ ان تمام نومسلموں کے لئے استقامت کی دعاء فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا خاتمہ بالایمان فرمائے۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶ تا ۲۲رجون ۲۰۱۲ء ص ۱۸)

تخت ہزارہ ضلع سرگودھا کے ایک قادیانی خاندان کا قبولِ اسلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

ضلع سرگودھا میں ایک دوست ہیں، جناب عبدالقیوم عاصم، انہیں عقیدہ ختم نبوت کے سلسلہ میں حق تعالیٰ نے دل دردمند دیا ہے۔ وہ اس کے لئے شب وروز فکر مند رہتے ہیں۔ قادیانی اعتراضات کے جوابات کے سلسلہ میں فون پر کبھی کبھار وہ بات کرتے ہیں۔ آج ۱۳رستمبر ۲۰۱۲ء کو انہوں نے فون پر مبارک باد دی کہ تخت ہزارہ ضلع سرگودھا میں ایک قادیانی خاندان مسلمان ہو گیا ہے۔ میں نے ان سے عرض کی کہ میں چناب نگر ہوں۔ آپ یہاں آجائیں تو زبانی تفصیلی حالات معلوم ہو جائیں گے۔ میرا خیال تھا کہ وہ سرگودھا سے تشریف لائیں گے، قریب ہے مگر انہیں بہت دور سے تشریف لانا پڑا۔ آنے جانے پر ان کے پانچ گھنٹے صرف ہوئے۔ لیکن ان کی شفقت کہ وہ تشریف لائے۔

انہوں نے بتایا کہ تخت ہزارہ میں ایک آرائیں فیملی ہے جو قادیانی تھی۔ اس فیملی کے سربراہ شوکت احمد ہیں۔ ان کے والد صاحب کا نام احمد تھا۔شوکت صاحب کے دو بیٹے ہیں۔عمران اور اکرام ان کی تین بیٹیاں ہیں اور ایک اہلیہ مجھے (عبدالقیوم صاحب کو) معلوم ہوا کہ وہ پورا خاندان جو سات افراد پر مشتمل ہے مسلمان ہوگیا ہے۔قادیانیت پر لعنت بھیج کر اسلام قبول کرلیا ہے۔ نئے سرے سے ان کا نکاح ہوا ہے۔قبول اسلام انہوں نے اپنے گاؤں کے امام مسجد جو سید بھی ہیں مولانا سید شبیر حسین شاہ کے ہاتھ پر کیا ہے۔ان کے اسلام لانے پر پورے قصبہ تخت ہزارہ میں خوشی منائی گئی۔دیگیں چڑھائی گئیں۔مٹھائیاں تقسیم ہوئیں۔ یہ فرماتے ہیں کہ مجھے شوق ہوا کہ میں اس گاؤں میں خود جاکر ان نومسلم حضرات سے ملوں اور ان سے اظہار خوشی کروں۔

چنانچہ ایک اسکول ماسٹر جناب شکیل خان سے رابطہ کیا۔انہوں نے حامی بھری۔عبدالقیوم صاحب وہاں گئے۔ بہت سارے دوستوں سمیت شوکت احمد صاحب کے گھر حاضر ہوئے۔ مٹھائی پیش کی، مبارکباد دی۔ اتنے میں بیسیوں اور دوست جمع ہوگئے۔شوکت صاحب سے قبول اسلام کی کہانی دریافت کی تو انہوں نے بتایا کہ جناب عبدالمجید صاحب ہمارے بزرگ ہیں۔دور کی رشتہ داری وتعلق کے باعث احترام میں ہم انہیں چچا کہتے ہیں۔ یہ پہلے قادیانی تھے۔عرصہ ہوا مسلمان ہوگئے۔ وہ برابر ہمیں تبلیغ کرتے رہتے تھے کہ قادیانیت دھوکہ وفراڈ ہے۔کذب ودجل ہے اسلام کے نام پر اسلام کو بدنام کرنے اور اسلام کے تشخص کو برباد کرنے کی اغیار کی ایک سازش ہے۔ وہ ہمیں دلائل سے قائل کرتے رہے۔تا آنکہ اللہ رب العزت نے ہمارے سینے کھول دیئے۔ہم نے اسلام قبول کرنے اور قادیانیت کو ترک کرنے کا اعلان کیا۔گاؤں وعلاقہ سے مسلمانوں نے اس اقدام پر ہمیں اتنی محبت دی جس کا ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔ اللہ رب العزت کی قدرت کے قربان جس نے ہمیں کفر سے نکال کر اسلام کی ابدی غلامی میں قبول فرمالیا۔ہم گھر کے سات افراد ایک ساتھ مسلمان ہوئے۔تخت ہزارہ میں آرائیں فیملی سے واحد گھرانہ تھا جو قادیانی رہ گیا تھا۔اب ہمارے مسلمان ہونے سے تخت ہزارہ میں آرائیں فیملی کا کوئی شخص قادیانی نہیں رہا۔

جناب عبدالقیوم صاحب کا کہنا ہے کہ مجھے شوق ہوا کہ جناب میاں عبدالمجید صاحب سے ملنا چاہئے جو ان لوگوں کے قبول اسلام کا باعث بنے تو جناب عبدالمجید صاحب سے ملاقات ہوئی۔ ان سے پوچھا کہ آپ نے کیسے قادیانیت ترک کی اور کیسے قبول اسلام کیا؟ تو عبدالمجید صاحب آرائیں نے بتایا کہ مرزا ناصر قادیانی کا دور تھا، میں قادیانی تھا۔ ایک رات مجھے خواب آیا جیسے مجھے کوئی کہہ رہا ہے کہ: ’’جن کو تم نے قبول کیا ہے۔انہیں دیکھا بھی ہے۔‘‘ اس پر میری جاگ ہوگئی۔ میں اٹھا، پانی پیا، چلا پھرا اور پھر لیٹ گیا۔ دوبارہ پھر خواب میں دیکھا کہ کوئی وہی کہہ رہا ہے جو پہلے کہا تھا کہ: ’’جن کو تم نے قبول کیا ہے ان کو دیکھا بھی ہے۔‘‘ صبح اٹھا تو میں نے اس کا ترجمہ یہ کیا کہ مجھے چناب نگر (ربوہ) جاکر ان کو دیکھنا چاہئے۔ ان میں رہ کر ان سے فیض حاصل کرنا چاہئے۔ چنانچہ قادیانیت کے نام زندگی وقف کرنے کا ارادہ کرکے چناب نگر گیا۔مرزا ناصر سے ملا اور سارا ماجرا عرض کیا کہ اب پوری زندگی قادیانی جماعت کے نام وقف کرتا ہوں۔ مرزا ناصر نے مجھے قبول کرلیا۔ضروری کارروائی کے بعد مجھے قصر خلافت (نام نہاد مرزا ناصر کی رہائش گاہ) پر مالی کے عہدہ پر پودوں وگھاس کی دیکھ بھال کی ڈیوٹی پر لگادیا۔ مجھے قریباً چھ ماہ گزر گئے۔ مرزا ناصر کی اس کوٹھی پر بہت سارے اور بھی خادم تھے۔ان میں ایک کی پانی پر ڈیوٹی تھی۔ایک دن دیکھا کہ اس پانی والے سے ایک اور شخص جو اسی کوٹھی کا ملازم تھا الجھ رہا ہے۔ میں قریب گیا تو معلوم ہوا کہ اس پانی والے نے دوسرے ملازم کی بیٹی سے زیادتی کی ہے۔اب کئی افراد کھڑے تھے۔ یہ سنتے ہی کہ یہ اچھے واقف زندگی ہیں کہ دوسروں کی بیٹیوں کی عزتوں سے کھیلتے ہیں۔ میرے پاس بیلچہ تھا غصہ میں، میں نے وہ پانی والے کے سر پر بلند کیا۔موجود حاضرین نے بیلچہ قابو کرلیا اور مجھے سرزنش کی کہ کیا کرتے ہو؟ مجھے اس پر بہت تعجب ہوا کہ عجیب بے غیرتی ہے۔ان لوگوں کی غیرت کا جنازہ نکل گیا کہ ایک شخص دوسرے کی بیٹی کی عزت پائمال کرتا ہے اسے کوئی کچھ نہیں

کہتا اور مجھے الٹا کوس رہے ہیں۔ان کے اس بے حمیّتی کے عمل پر میرے دن رات اس ادھیڑ پن میں گزرنے لگے۔

ایک جمعہ کو نماز جمعہ سے گھنٹوں پہلے صف اوّل میں جگہ حاصل کرنے کے لئے تیاری کر کے قادیانی عبادت گاہ اقصیٰ صف اوّل میں جا بیٹھا۔اب جب لوگ آتے گئے، صفیں پُر ہوتی گئیں تو پہلی چار صفوں والوں کی تلاشی اور انٹرویو ہوئے۔جب میرا پتہ چلا کہ مالی ہوں تو صف اوّل سے مجھے بہت پیچھے کی صفوں میں دھکیل دیا گیا۔عزتِ نفس کے مجروح ہونے کا مجھے شدید احساس ہوا۔اتنے میں مرزا ناصر آئے۔نماز کے دوران ان کے اپنے آدمی چار صفوں کی تلاشی اور بھرپور سیکورٹی کے باوجود دائیں بائیں ان کے مسلح گارڈ جو نماز پڑھنے کی بجائے اسلحہ تانے کھڑے رہے۔اس صورت نے مجھے نڈھال کر دیا۔سامان اٹھایا، قادیانیت پر لعنت بھیج کر چناب نگر (ربوہ) چھوڑ کر گھر آ گیا۔یوں وہ خواب کہ:''جن کو قبول کیا ہے۔انہیں دیکھا بھی ہے۔'' اتنے عرصہ بعد مجھ پر منکشف ہوا کہ قادیانیت کا یہ گھناؤنا کردار اندرون خانہ یہ حال ہے۔بس ان واقعات سے قدرت نے مجھے اسلام کی گود میں واپس لے لیا۔اب اللہ تعالیٰ نے فضل کیا کہ میری تبلیغ سے یہ ایک سات افراد پر مشتمل شوکت صاحب کا گھرانہ مسلمان ہوگیا۔

قارئین!۷/ستمبر۲۰۱۲ء کو پشاور ختم نبوت کانفرنس کے دوران ایک تبلیغی بھائی کی زبانی ساڑھے تین سو قادیانی افراد کے مسلمان ہونے کی خبر ملی۔اس کی مزید تفصیل کے لئے لاہور کا سفر کرنا ہے۔خدا کرے کہ بہت جلد وہ خبر بھی قارئین تک پہنچا سکوں۔لیجئے!ان تخت ہزارہ کے سات افراد کے مسلمان ہونے کی خبر جو ۲۳/اگست ۲۰۱۲ء کے روزنامہ ایکسپریس صفحہ:۴ کالم:۳ سرگودھا ایڈیشن میں شائع ہوئی۔وہ ملاحظہ فرمائیں۔

تخت ہزارہ میں قادیانی خاندان کا قبول اسلام

تخت ہزارہ (نمائندہ ایکسپریس) قادیانی خاندان نے اسلام قبول کر لیا۔شہر میں جشن کا سماں، تفصیل کے مطابق تخت ہزارہ کے رہائشی چوہدری شوکت علی ولد احمد قوم آرائیں اور ان کے خاندان کے سات افراد نے اسلام کی حقانیت سے متاثر ہوکر جامع مسجد تخت ہزارہ کے امام سید شبیر حسین شاہ کے ہاتھ پر گزشتہ روز اسلام قبول کر لیا۔سابق قادیانی خاندان کے دائرہ اسلام میں داخل ہونے پر تخت ہزارہ میں جشن منایا گیا اور دیگیں پکا کر تقسیم کی گئیں۔شبیر حسین شاہ نے کہا کہ اسلام ہی واحد ایسا دین مبین ہے جس پر چل کر انسانیت کی فلاح ممکن ہے۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی یکم تا ۷/اکتوبر ۲۰۱۲ء ص۵،۶)

قادیانیت سے توبہ

۱۰/محرم الحرام ۱۴۳۴ھ، بمطابق ۲۵/نومبر ۲۰۱۲ء بروز اتوار بعد نماز عشاء چھنی قریشیاں چناب نگر کے رہائشی جناب خلیل احمد صاحب نے مولانا غلام مصطفیٰ صاحب (مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر) کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا جب کہ کچھ عرصہ قبل موصوف مذکور کے تین بھائیوں نے قادیانیت سے توبہ کی اور مولانا کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا، ان تین بھائیوں کی برکت سے خلیل احمد صاحب نے قادیانیت کو جھوٹا مذہب سمجھ کر خیرباد کہا اور حلقہ بگوش اسلام ہوگئے۔چنانچہ نماز عشاء کے فوراً بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ادارہ مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کی مرکزی جامع مسجد ختم نبوت میں مولانا غلام مصطفیٰ صاحب نے پہلے ان کے تین بھائیوں کے قبولِ اسلام کی روداد سنائی اور پھر اسے کلمہ شہادت اور شہادتین کا ورد کرا کر حضور اقدس ﷺ کی ختم نبوت اور عقیدۂ حیات مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا اقرار کرایا اور مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں سے انکار اور ان کے دجال وکذاب ہونے کا واشگاف الفاظ میں اقرار کرایا۔اس کے بعد مولانا غلام رسول دین پوری سے دعاء کا کہا۔دعاء کے بعد مدرسہ عربیہ ختم نبوت کے جمیع اساتذہ وطلباء اور

جملہ نمازیوں نے اس کا خیر مقدم کیا، اپنے گلے سے لگایا اور مبارکباد پیش کی۔ جامع مسجد ختم نبوت مبارکباد دینے سے گونج اٹھی۔ اللہ تعالیٰ نوجوان خلیل احمد صاحب کے اسلام کو قبول فرمائیں اور ان کی برکت سے جملہ خاندان اور دیگر قادیانیوں کو حلقہ بگوش اسلام ہونے کی توفیق عطاء فرمائیں۔ آمین! (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶تا۲۲؍دسمبر۲۰۱۲ء ص۲۷)

ختم نبوت کانفرنس ٹنڈو والہ یار

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲؍جنوری ۲۰۱۲ء بعد نماز عشاء جامع مسجد مکی میرواہ روڈ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دنیا کا نظام تباہ ہوجائے، کائنات ملیا میٹ ہو جائے، سورج، ستارے بے نور ہوجائیں یہ سب کچھ ہوسکتا ہے لیکن آپ ﷺ کی زبان اقدس سے نکلی ہوئی بات غلط نہیں ہوسکتی۔ مولانا قاضی احسان احمد نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت پر پورے دین کی بنیاد ہے۔ اس بنیادی عقیدہ کی حفاظت کے لئے ۱۲۰۰ صحابہ کرامؓ نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مدظلہ نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ جب علامہ سیّد انور شاہ کشمیری نے فتنۂ قادیانیت کا مطالعہ کیا تو آپ نے اپنے تمام شاگردوں اور طلباء کو تردید قادیانیت کی طرف متوجہ کیا اور آپ فارغ التحصیل ہونے والے طالب علم کو تحفظ ختم نبوت کا کام کرنے کی نصیحت کیا کرتے تھے۔ ایک موقع پر فرمایا کہ جس شخص نے ایک گھنٹہ بھی عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے کام کیا۔ اس کو ضرور آپ ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی۔ اگر ہم ختم نبوت کا کام نہ کریں تو گلی کا کتا بھی ہم سے اچھا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے مالک سے وفاداری کا مظاہرہ کرتا ہے۔ اس کانفرنس میں اسٹیج سیکریٹری کے فرائض جامعہ صدیق اکبر کے استاذ مولانا خالد نثار نے سرانجام دیئے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان اپریل۲۰۱۲ء ص۲۶)

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورہ تھرپارکر

۵؍جنوری ۲۰۱۲ء مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی دوپہر کو ضلع مٹھی مدرسہ نورالہدیٰ پہنچے۔ ظہر کی نماز کے فوراً بعد پروگرام شروع ہوا۔ مولانا نے ''عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کیوں ضروری ہے؟'' پر سیر حاصل خطاب کیا۔ دعاء کے بعد مولانا موسیٰ درس مہتمم مدرسہ نورالہدیٰ سے مٹھی کی صورتحال معلوم کی۔ بعد نماز مغرب اسلام کوٹ مدرسہ عثمانیہ میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت کے موضوع پر تفصیلی خطاب کیا۔ صبح کا درس بھی عثمانیہ مدرسہ اسلام کوٹ میں دیا۔ اگلے روز جمعۃ المبارک کا خطبہ حضرت مولانا نے ننگرپار کے مدرسہ حق میں دیا۔

(ماہنامہ لولاک ملتان اپریل۲۰۱۲ء ص۵۱)

ردقادیانیت کورس بہاول پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد اشرف غلہ منڈی میں دوروزہ ردقادیانیت کورس ۸، ۹؍جنوری ۲۰۱۲ء کو منعقد ہوا۔ ۸؍جنوری ۲۰۱۲ء مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے عصر سے مغرب تک عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور مغرب سے عشاء اجرائے نبوت سے متعلق قادیانیوں کے شبہات کے جوابات دیئے۔ ۹؍جنوری ۲۰۱۲ء مولانا مفتی محمد راشد مدنی مبلغ رحیم یارخان نے لیکچر دیئے۔ کورس میں دوسو سے زائد حضرات نے شرکت کی۔ انتظامات کی نگرانی مولانا محمد اسحاق ساقی نے کی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان مارچ۲۰۱۲ء ص۵۶)

ختم نبوت کانفرنس مروٹ وبہاول نگر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں نے سالانہ ختم نبوت کانفرنس جامعہ حمادیہ مروٹ میں ۱۰؍جنوری ۲۰۱۲ء بعد نماز عشاء

خطاب کیا۔عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی اہمیت، ردقادیانیت پر مدلل بیانات کئے۔مبلغ بہاولنگر مولانا محمد قاسم رحمانی نے اکابرین ختم نبوت کی قربانیوں کو بیان کرتے ہوئے اکابرین کو خراج تحسین پیش کیا۔۱۱رجنوری ۲۰۱۲ء بعد نماز عشاء جامع مسجد گلزار فورٹ عباس میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں مولانا مفتی راشد مدنی نے ردعیسائیت پر مدلل خطاب کیا۔مولانا محمد اسحاق ساقی نے عقیدہ ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام پر مدلل بیان کیا۔مولانا محمد قاسم رحمانی نے بیان کرتے ہوئے حکومت وقت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو آئین پاکستان کا پابند بنایا جائے۔تمام قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے تو کسی بھی گستاخ رسول کو کسی بھی پیغمبر کی شان میں گستاخی کرنے کی ہمت نہ ہو۔اگر حکومت ملک میں امن چاہتی ہے تو عیسائیت، یہودیت اور مرزائیت نواز افسروں کو فوراً برطرف کرے۔۱۳رجنوری ۲۰۱۲ء دن گیارہ بجے ڈاہرانوالہ کالج کے طلبہ کو خطاب کیا۔مولانا مفتی راشد مدنی نے مرزا قادیانی کے کفریہ عقائد بیان کرتے ہوئے کہا کہ جب تک روئے زمین پر ایک بھی قادیانی باقی ہے۔اس کا تعاقب جاری رہے گا۔مسلمان طلبہ سے عہد لیا کہ کسی بھی قادیانی سے دوستی نہیں رکھیں گے۔عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ختم نبوت کے رضا کار بن کر رہیں گے۔اسی روز بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد جنڈوالہ میں مفصل، مدلل بیانات ہوئے۔مرکزی رہنماؤں کا تین روزہ تبلیغی دورہ بہت کامیاب رہا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان اپریل ۲۰۱۲ء ص۵۲،۵۳)

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی خیبر پختونخواہ کے دورہ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مؤرخہ ۱۶،۱۷رجنوری ۲۰۱۲ء صوبہ خیبر پختونخواہ کے دورہ پر تشریف لائے۔جہاں آپ نے بنوں، سرائے نورنگ اور ڈیرہ اسماعیل خان میں ختم نبوت کے اجتماعات سے خطاب کیا۔مولانا شجاع آبادی کے علاوہ مولانا محمد الیاس گھمن، مولانا محمد عابد کمال، مولانا عبدالستار نے بھی خطاب کیا۔موصوف نے المرکز الاسلامی بنوں کا بھی دورہ کیا۔مرکز کے بانی جمعیت علماء اسلام کے معروف راہنما مولانا سید نصیب علی شاہ تھے۔موصوف نے ادارہ پر کئی ایک شعبہ جات شروع کئے جو ان کے فرزند گرامی کی نگرانی میں کامیابی سے چل رہے ہیں۔ (ماہنامہ لولاک ملتان مارچ ۲۰۱۲ء ص۴۰)

سالانہ ختم نبوت کانفرنس سرائے نورنگ ضلع لکی مروت

۱۷جنوری ۲۰۱۲ء کو جامع مسجد مجیدی مسجد نورنگ میں سیرت خاتم المرسلین ﷺ کے عنوان سے ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔کانفرنس کے مہمان خصوصی مولانا محمد الیاس گھمن، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد عابد کمال، مولانا عبدالستار تھے۔کانفرنس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی جن میں درجنوں علماء کرام، خطباء، طلباء شامل تھے۔اسی طرح ۱۲فروری ۲۰۱۲ء بروز اتوار بمقام جامع مسجد مجیدی سرائے نورنگ چھٹی سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی مولانا اللہ وسایا تھے۔یہ کانفرنس تحصیل سرائے نورنگ کی تاریخ کی سب سے کامیاب کانفرنس تھی۔کیونکہ اس کانفرنس میں پانچ قادیانیوں نے علماء کرام کے سامنے اسلام قبول کرلیا۔کانفرنس سے چند دن پہلے علماء کرام، طلباء اور کارکنان ختم نبوت تحصیل نورنگ کے کئی ایک اجلاس ہوئے جس میں کانفرنس کی تیاری کا جائزہ لیا گیا۔واضح رہے کہ سرائے نورنگ کے مضافات میں کوٹلہ شفیع آباد علاقے میں چند قادیانی خاندان بستے ہیں اور قبول اسلام کا یہ واقعہ پورے علاقے میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گیا۔اسلام لانے والے نومسلم بھائیوں کے نام یہ ہیں۔صاحبزادہ عامر ولد ابراہیم، صاحبزادہ روح الامین ولد ظہور احمد، صاحبزادہ مبشر احمد ولد محمد شفیع، صاحبزادہ نصیر احمد ولد عبدالقدوس۔۱۱رفروری ۲۰۱۲ء کو جب یہ حضرات اسلام قبول کر گئے تو عاشقان ختم نبوت ضلع لکی مروت اور دیگر مسلمان بھائیوں کی خوشی کی انتہاء نہ تھی اور ہر کوئی دوسرے بھائی کو اس عظیم واقعہ کی مبارکباد دیتا رہا اور ۱۲فروری بروز اتوار کو نورنگ سٹی

میں چھٹی سالانہ کانفرنس کے موقع پر پورے سرائے نورنگ میں عید کا سماں تھا۔لوگ جوق درجوق آنا شروع ہوگئے اور آن ہی آن میں ہزاروں کا مجمع جمع ہوگیا جن میں سینکڑوں علماء کرام کے علاوہ طلباء، تاجر برادری، مہمانان گرامی، سول سوسائٹی اور عام مسلمان بھائیوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔تلاوت جناب محمد مبشر نے فرمائی۔اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد ابراہیم ادھمی نے سرانجام دیئے۔جب کہ صدارت حاجی امیر صالح خان (امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت) نے کی۔خیبر پختونخواہ کے مشہور نعت خواں حضرات نے اپنے نعتیہ کلام سے شرکاء کانفرنس کو محظوظ کیا۔اس نشست میں جمعیت علماء اسلام تحصیل نورنگ کے امیر مفتی ضیاء اللہ نے ختم نبوت کے لئے ہمارے اکابر علماء کرام کی خدمات اور قربانیوں کا تذکرہ کر کے مؤثر خطاب فرمایا۔اسی طرح مولانا عابد کمال، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، سینئر مولانا قاری محمد عبداللہ، مولانا خلیل الرحمٰن، مولانا عبدالغفار، مولانا سعد اللہ، مولانا غلام محمد، مولانا عبدالحمید اور دیگر علماء وخطباء کرام نے ختم نبوت کے مقدس عنوان پر خطاب کیا۔اس پہلی نشست میں اسلام قبول کرنے والے ان چار نومسلم حضرات کے علاوہ صاحبزادہ ضیاء الحسن ولد ظہور احمد کانفرنس میں تشریف لائے اور مولانا اللہ وسایا مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور دیگر معزز علماء کے سامنے پھر کلمہ پڑھا اور اس طرح مجموعی طور پر نومسلم حضرات کی تعداد پانچ ہوگئی۔ظہر کی نماز کے بعد کانفرنس کی دوسری نشست شروع ہوئی۔تلاوت مولانا قاری سیف الرحمٰن نے فرمائی۔جب کہ صدارت حاجی امیر صالح خان کے حصے میں آئی۔نعتیہ کلام حاجی حمید اللہ، فقیر ملک شہزادہ اور حافظ نیک دراز خان نے پیش کیا۔اس نشست میں مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا اللہ وسایا، استاد الحدیث مولانا احمد سعید، مولانا مفتی عظمت اللہ بنوی، مولانا سعد اللہ، مولانا عبدالستار اور دیگر علماء کرام نے خطاب کیا۔اس کانفرنس میں مولانا عبدالرحیم، مولانا بشیر احمد حقانی، مولانا اعزاز اللہ، مولانا عاطف اللہ، مفتی اختر علی شاہ، مولانا سفیر اللہ، مولانا محمد گل، مولانا شبیر احمد حقانی، سابق ناظم حیات اللہ خان وزیر اور دیگر علماء کرام اور سول سوسائٹی سے تعلق رکھنے والے عام مسلمانوں نے شرکت کی۔مجموعی طور پر کانفرنس انتہائی کامیاب رہی اور عصر تک شرکاء کا رش برقرار رہا۔کانفرنس کے آخر میں مولانا ابراہیم ادھمی نے قراردادیں پیش کیں جو درج ذیل ہیں:

۱...... عاشق رسول ﷺ ممتاز قادری کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔
۲...... چناب نگر کچی آبادیوں کے رہائشیوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔
۳...... چناب نگر کا سب تحصیل کا درجہ بحال کیا جائے۔
۴...... تمام مسلمان بھائی قادیانی مصنوعات سے مکمل اجتناب کریں۔
۵...... قادیانیوں کے ٹی وی چینل پر پابندی لگائی جائے۔
۶...... قادیانیوں کو امتناع آرڈیننس قانون کا پابند بنایا جائے۔
۷...... ہم اسلام قبول کرنے والے اپنے نومسلم بھائیوں کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

کانفرنس کا اختتام شیخ الحدیث مولانا سیف اللہ جان نقشبندی (مدرسہ تعلیم الاسلام نورنگ) کی دعاء پر ہوا۔

(ماہنامہ لولاک ملتان اپریل ۲۰۱۲ص ۴۹تا ۵۰)

ختم نبوت کانفرنس کوٹ ادو ضلع مظفرگڑھ

۱۸ر جنوری ۲۰۱۲ء بروز بدھ بعد نماز عشاء جامع مسجد مکہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔کانفرنس کا آغاز قرآن مجید کی تلاوت

اور نعتیہ کلام سے ہوا۔ مولانا مفتی محمد عارف مدرس جامعہ مظاہر العلوم اور مولانا مفتی زین العابدین کے بیانات ہوئے۔ آخری اور مفصل خطاب مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے فرمایا۔ کانفرنس میں شہر کے جید علماء کرام اور عوام الناس کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا قاضی عبدالخالق مبلغ حلقہ نے سرانجام دیئے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان اپریل ۲۰۱۲ء ص۵۱)

لودھراں میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد صدیق اکبرؓ المعروف (لاری اڈے والی) میں ۲۰؍جنوری ۲۰۱۲ء بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا محمد میاں مہتمم جامعہ سراج العلوم نے کی۔ جب کہ مہمان خصوصی جامعہ باب العلوم کہروڑپکا کے ناظم اعلیٰ مولانا مفتی ظفر اقبال تھے۔ کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالغفور حقانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، منہاج القرآن کے مولانا نصیر اللہ بابر نے خطاب کیا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان مارچ ۲۰۱۲ء ص۴۰)

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا تبلیغی دورہ بہاول نگر

۲۷؍جنوری ۲۰۱۲ء کو مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مرکزی جامع مسجد اشرف العلوم بخشن خان میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کیا۔ مبلغ بہاول نگر مولانا محمد قاسم رحمانی نے چک نمبر۸ سیٹھا والہ میں جمعہ پڑھایا۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد اقصیٰ جنڈ والہ میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے قرآن وحدیث کی روشنی میں مدلل بیان کیا۔ ۲۸؍جنوری ۲۰۱۲ء کو مرکزی جامع مسجد میں درس قرآن دیا۔ مبلغ بہاول نگر نے ٹبے والی مسجد میں درس دیا اور بہاول نگر کا سفر کیا۔ دن بارہ بجے مولانا محمد اسماعیل نے بار روم میں وکلاء سے خطاب کیا۔ آخر میں سوالات کی نشست ہوئی۔ ایک وکیل نے سوال کیا ''مرزائی مسلمانوں کے ساتھ کھا پی سکتے ہیں؟'' مولانا نے مدلل جواب دیا جس کی وجہ سے صدر بار روم نے اسی وقت اعلان کر دیا کہ مرزائیوں کے علیحدہ برتن ہوں گے۔ اس اعلان پر بار روم ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد مدینہ میں مولانا محمد اسماعیل نے بیان دیا۔ ۲۹؍جنوری ۲۰۱۲ء کو جامع العلوم عیدگاہ بہاول نگر میں طلباء سے خطاب کیا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان اپریل ۲۰۱۲ء ص۵۳)

روداد تبلیغی پروگرام اوکاڑہ، قصور

۳۱؍جنوری ۲۰۱۲ء کو بعد نماز مغرب ختم نبوت کانفرنس امیر معاویہؓ مسجد طوطل پتوکی میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب کا مفصل بیان ہوا۔ مولانا عبدالوحید خطیب امام نے عشائیہ دیا۔ یکم؍فروری ۲۰۱۲ء کو مولانا اللہ وسایا اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی بار روم دیپال پور ضلع اوکاڑہ میں بیان کیا اور سوالات کے وکلاء صاحبان کو تسلی بخش جوابات دیئے۔ میزبانی کا شرف چوہدری غلام عباس تمنا ایڈووکیٹ نے حاصل کیا۔ بعد ازاں دیپال پور جامع مسجد شاہی میں نماز عصر سید محمد انور شاہ بخاری اور ریاض الجنہ حافظ محمد شعبان کی مسجد میں مغرب کی نماز پڑھی اور مدرسہ کی ترقی کے لئے دعاء کی۔ بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس بلقیسیہ مسجد میں مولانا سید ضیاء اللہ بخاری مرکزی جمعیت اہل حدیث ساہیوال، مولانا اللہ وسایا اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ میزبانی کا شرف مقبول احمد تبسم غوری، مولانا عبدالجبار چوہدری اقبال نے سرانجام دیئے۔

۲؍فروری ۲۰۱۲ء بصیر پور مدنی مسجد میں طلباء سے بیان کیا ظہر تا عصر ختم نبوت کانفرنس منڈی احمد آباد اوکاڑہ مرکزی قائدین ختم نبوت کے بیانات ہوئے۔ قاری عبدالستار بابر سلطان مغل، حاجی لیاقت زرگر نے استقبال کیا۔ بعد ازاں الہ آباد جامعہ رحمانیہ ضلع قصور میں

ختم نبوت کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالرزاق مجاہد مبلغ ختم نبوت قصور کے بیانات ہوئے۔

کانفرنس مفتی عبدالعزیز عزیزی کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ محمد عمران نے نعت رسول مقبول ﷺ پیش کی۔ ۱۰ربیع الاوّل ۳فروری کو جمعتہ المبارک کا خطبہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جامعہ محمودیہ رینالہ خورد اور مولانا عبدالرزاق نے مسجد الیاس میں پڑھایا۔ میزبانی اور تواضع مولانا محمد اکرام اللہ اور قاری محمد رمضان نے کی۔ سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر تفصیلی بیان اور مرزا قادیانی کا دجل بیان کیا اور مرزائیوں سے قطع تعلق کرنے کا کہا۔

۱۳فروری کو علی المرتضیٰ قصور میں مولانا قاری کامران، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا عبدالرزاق مجاہد مبلغ قصور کا بیان ہوا۔ قصور جامعہ رحیمیہ ترتیل القرآن نے ایک ہنگامی اجلاس میں پروگرام ترتیب دیئے۔ جس میں قصور جماعت کے ممبران نے شرکت کی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان اپریل ۲۰۱۲ء ص۱۳)

جامع مسجد محمدیہ چناب نگر میں سالانہ جلسہ سیرت النبی ﷺ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامع مسجد ریلوے اسٹیشن چناب نگر میں مورخہ ۱۰ربیع الاوّل ۱۴۳۳ھ، مطابق ۳فروری ۲۰۱۲ء کو ۳۷واں سالانہ جلسہ ''سیرت النبی ﷺ'' منعقد ہوا جس میں مناظر اسلام مولانا اللہ وسایا، مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا خان عابد حسین نے بیانات کئے۔ مولانا اللہ وسایا نے اہمیت ختم نبوت، فضیلت امت محمدیہ بیان کرتے ہوتے قادیانیوں کا دلائل کے ساتھ رد فرمایا اور انہیں دعوت اسلام دیتے ہوئے فرمایا کہ مرزا قادیانی کے دھوکے میں مت آؤ! آج وقت ہے۔ اسلام قبول کر لو! ورنہ وہ وقت دور نہیں کہ چناب نگر کیا پوری دنیا میں قادیانیت کا بیج نظر نہیں آئے گا۔ پھر گوجر خان کے قصبات میں رہنے والے قادیانیوں کے قبول اسلام کے تفصیلی واقعات سے آگاہ فرمایا۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ قادیانی دنیا میں شور مچاتے تھے کہ پاکستان اسمبلی نے قادیانیت کے کفر کا کوئی فیصلہ صادر نہیں کیا۔ الحمدللہ! عالمی مجلس نے اسمبلی کی کارروائی کسی نہ کسی طرح حاصل کر کے چھاپا۔ ساٹھ ہزار سے زیادہ تعداد میں کئی بار وہ کارروائی چھپی اور ملک وبیرون ملک تقسیم ہوئی۔ قادیانیت کے منہ پر طمانچہ ایسا لگا کہ سکوت کی مہر لگ گئی۔ پھر کچھ عرصہ رہ کر شور وغل شروع کر دیا کہ یہ کارروائی اسمبلی کی نہیں۔ بلکہ یہ مولویوں کی گھڑی ہوئی کہانی ہے۔ اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ آج عرصہ دراز بعد فہمیدہ مرزا صاحبہ نے وہ کارروائی پوری کی پوری چھاپ دی ہے۔ ان شاءاللہ! اب اچھے طریقے سے زناٹے دار طمانچہ قادیانیت کے سیاہ رو پر رسید ہو جائے گا اور ان کا کفر مزید آشکار ہو جائے گا۔ آخر میں مولانا غلام مصطفیٰ نے قرارداد پیش فرمائی اور نماز جمعہ سے قبل ایک عیسائی نے اسلام قبول کیا۔ جب کہ اسے کلمہ پڑھانے کے لئے مولانا اللہ وسایا نے مولانا دین پوری کو حکم فرمایا اور نام خود حضرت نے محمد عبداللہ تجویز فرمایا۔

(ماہنامہ لولاک ملتان اپریل ۲۰۱۲ء ص۵۱،۵۲)

مرکزی جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی میں جلسہ سیرت رحمۃ للعالمین ﷺ

۱۲ربیع الاوّل ۱۴۳۳ھ، مطابق ۵فروری ۲۰۱۲ء بروز اتوار جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں ایک عظیم الشان سیرت رحمتہ للعالمین ﷺ کے موضوع پر بعد از نماز مغرب جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں سیرت اور ولادت باسعادت کے حوالے سے عمدہ تقاریر ہوئیں۔ صدارت وسرپرستی مولانا غلام مصطفیٰ نے فرمائی۔ حمد ونعت کے ساتھ ساتھ مولانا محمد امین، مولانا غلام رسول دین پوری ودیگر نے بیان کیا۔ آخری بیان اور اختتامی دعاء مولانا غلام مصطفیٰ نے فرمائی۔ الحمدللہ! اختتام جلسہ تک شرکاء حضرات جم کر بیٹھے رہے۔ اختتام پر

جناب محمد ظفر اقبال جٹ و دیگر احباب کی طرف سے کھانے کا انتظام بھی تھا۔ اللہ تعالیٰ اس پروگرام کو بھی قبول فرمائیں۔

(ماہنامہ لولاک ملتان اپریل ۲۰۱۲ء ص ۵۲)

سرگودھا میں ماہانہ پروگرام

سرگودھا میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ڈپٹی سیکرٹری مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی کی زیر سرپرستی دفتر ختم نبوت لکڑ منڈی میں ختم نبوت کے نوجوانوں کا ماہانہ پروگرام ۶ر فروری ۲۰۱۲ء بروز جمعۃ المبارک کو منعقد کیا گیا اور یونٹوں کے قافلے ٹھیک اڑھائی بجے دفتر پہنچے۔ مولانا محمد اکرم طوفانی اور سٹی صدر جناب عاصم اشتیاق نے تمام ساتھیوں کو خوش آمدید کہا۔ مولانا محمد اکرم طوفانی نے مختصر خطاب کیا۔ ان ورکروں سے سرگودھا کے ''عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت'' کے امیر مولانا نور محمد ہزاروی نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہم لوگوں نے ''فتنہ قادیانیت'' کے خلاف مرتے دم تک کام کرنا ہے اور حضور ﷺ کی ذات کے لئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے اور انہوں نے ورکروں سے ہاتھ اٹھا کر اس بات کا بھی عہد لیا کہ وہ ہمیشہ اسی طرح حضور ﷺ کی ذات کے لئے گلی کوچوں، چوک، بازار وغیرہ میں حضور ﷺ کی ختم نبوت کے سپاہی بن کر پھرتے رہیں گے۔ ان کے بعد سرگودھا کے قائد حافظ مولانا محمد اکرم طوفانی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے وہ ورکروں کا اتنا ہجوم دیکھ کر اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور رو پڑے۔ پھر انہوں نے ورکروں کو کہا کہ حضور ﷺ کی ذات کے کام کو کبھی بھی کسی صورت میں بھی ہلکا یا ختم ہونے نہ دینا۔ کوئی بھی وقت آ جائے، چاہے ظالم حکمران ہوں یا جو مرضی ہو کسی سے ڈرنا مت۔ حضور ﷺ کی ذات کے لئے جان بھی دینا پڑے تو دریغ نہ کرنا۔ کیونکہ اس مشن میں خون ہے شہیدوں کا۔ ہمارے اکابرین قربانیاں دیتے آئے ہیں۔ ہم نے اپنے تمام مسلمان بہن بھائیوں کو اس فتنے سے بچانا ہے اور اس مشن کے لئے ہمیں اپنی راتوں کی نیند اور جانوں کا نذرانہ پیش کرنا پڑے تو کریں گے۔ ان شاءاللہ! تمام ورکروں نے طوفانی صاحب کی باتوں سے اتفاق کرتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر اس مشن کے لئے جان دینے کا وعدہ کیا۔ اختتامی دعاء مولانا محمد اکرم طوفانی نے کروائی۔　(ماہنامہ لولاک ملتان اپریل ۲۰۱۲ء ص ۵۱)

خاتم النّبیین کانفرنسز حلقہ منظور کالونی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام حلقہ منظور کالونی، محمود آباد کراچی میں ''سیرت خاتم النّبیین ﷺ'' کے عنوان سے مختلف مساجد میں کانفرنسز کا انعقاد ہوا، تمام کانفرنسز کی سرپرستی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ نے کی۔

پہلا پروگرام: ۶ر فروری ۲۰۱۲ء بروز پیر جامع مسجد اشرفیہ لیاقت اشرف کالونی میں منعقد ہوا۔ پروگرام کا آغاز قاری تصور حیات کی تلاوت سے ہوا۔ جناب عرفان سعید نے حمد ونعت پیش کی۔ اس پروگرام کے مہمان خصوصی مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ اور مولانا قاضی منیب الرحمٰن مدظلہ تھے۔ قاضی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کی کامیابی حضرت خاتم النّبیین ﷺ کے راستہ اور طریقہ پر ہے، ہم یہی دعوت قادیانیوں کو بھی دیتے ہیں کہ وہ جھوٹے نبی پر لعنت بھیج کر سچے نبی کے دامن سے وابستہ ہو جائیں۔ مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ نے کہا کہ آئندہ بھی ایسی محافل کا انعقاد ہونا چاہئے تاکہ ہم غفلت سے دور رہ کر بیداری والی زندگی گزاریں ورنہ قادیانیت، فتنہ گوہر شاہی اور اسی طرح دیگر فتنے ہمارے ایمان پر ڈاکا ڈال سکتے ہیں۔ پروگرام کا اختتام مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ کی دعاء پر ہوا۔ پروگرام کے بعد شرکاء میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

دوسرا پروگرام: ۷رفروری ۲۰۱۲ء بروز منگل جامع مسجد فردوس محمود آباد نمبر ۵ میں منعقد ہوا۔ مسجد انتظامیہ نے پروگرام کے حوالے سے بہترین انتظامات کئے۔ تلاوت قاری تصور حیات نے کی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض امام مسجد مولانا نصرمن اللہ نے بہترین انداز میں انجام دیئے۔ اس پروگرام کی صدارت مولانا خان محمد ربانی نے کی۔ مہمان خصوصی مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا احسن راجہ تھے۔ قاضی صاحب نے انتہائی دردِ دل سے شرکاء کو قادیانیت کا مسئلہ سمجھایا، قادیانیت کا زہریلا بچھو کس طریقے سے معاشرے میں اپنے زہریلے اثرات منتقل کررہا ہے، بے دینی کا سیلاب کس تیزی کے ساتھ ہمارے گھروں میں پھیل رہا ہے، لیکن ہم نے غفلت کی چادر اوڑھ رکھی ہے۔ قاضی صاحب نے کہا کہ ہماری غفلت اور دین سے دوری کی وجہ سے فتنۂ گوہرشاہی علاقے میں اپنے جھنڈے اور بینرز آویزاں کررہا ہے چند سرپھروں کے علاوہ کسی مسلمان کو فکر ہی نہیں۔ پروگرام کے دوسرے مہمان مولانا احسن راجہ نے اپنی مخصوص آواز اور انوکھے انداز سے سیرت خاتم الانبیاء ﷺ کے مختلف پہلوؤں کو شرکاء کے سامنے بیان کیا۔ محفل کا اختتام مولانا خان محمد ربانی کی دعاء پر ہوا۔ پروگرام میں کثیر تعداد میں عوام نے شرکت کی اسی طرح علاقے کی معزز شخصیات، مولانا محمد بلال، مولانا محمد فیصل، قاری محمد قاسم، قاری سلیم اللہ خالد اور دیگر علماء کرام نے بھی شرکت کی۔

تیسرا پروگرام: ۸رفروری ۲۰۱۲ء جامع مسجد عائشہ صدیقہ منظور کالونی میں منعقد ہوا۔ قاری محمد عمران نے پُرسوز تلاوت اور حمد و نعت محمد عرفان سعید نے پیش کی۔ کانفرنس کے مہمان خصوصی استاذ جامعہ علوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کی ملیر شاخ کے مولانا قاضی منیب الرحمٰن تھے۔ قاضی صاحب نے آپ ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ امت کے ساتھ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا کیا تعلق تھا اور آج امت کا حضور ﷺ سے کیا تعلق ہے؟ جتنا حضور ﷺ سے تعلق مضبوط ہوگا اتنا ہی ایمان میں نکھار پیدا ہوگا۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے اردگرد کے ماحول پر کڑی نگاہ رکھیں تاکہ کوئی فتنہ گر ہمارے ایمان کو ہم سے چھین نہ لے۔ مسلمانوں کا محبت نبوی ﷺ کی وجہ سے یہ حق بنتا ہے کہ آپ ﷺ کے دشمن قادیانیوں کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے۔

چوتھا پروگرام: ۹رفروری ۲۰۱۲ء جامع مسجد اقصیٰ (پہاڑی والی) ہل ٹاؤن میں منعقد ہوا۔ قاری تصور حیات کی تلاوت اور حمد ونعت عمر فاروق اور مفتی حسن صاحب نے پیش کی۔ بیان سے پہلے مسجد کے زیرانتظام مدرسہ تحفیظ القرآن کے طلباء وطالبات میں امتحان کے نتائج کا اعلان ہوا اور اوّل، دوم اور سوم آنے والوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ پروگرام کے مہمان خصوصی مولانا فضل سبحان مدظلہ نے کہا کہ آپ ﷺ کامل نبی ہیں، اب کسی اور نبی کی قطعی ضرورت نہیں۔ آپ ﷺ کو تمام انبیاء علیہم السلام کی صفات اور کمالات سے نوازا گیا۔ آج دنیا سکون کی تلاش میں بھٹکتی پھررہی ہے، پریشان ہے، مگر سکون نہیں ملتا، سکون ہے تو دین محمدی میں ہے، آنحضرت ﷺ کے طریقوں میں ہے، لیکن افسوس کہ ہم نے سائنس کی تحقیق کو تو مان لیا، لیکن حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بتائے ہوئے فرمودات پر عمل نہ کیا۔ پروگرام کا اختتام مولانا کی دعاء پر ہوا۔

پانچواں پروگرام: ۱۱رفروری ۲۰۱۲ء جامع مسجد مریم عیدگاہ چوک منظور کالونی میں منعقد ہوا، جس کی صدارت پیر طریقت مولانا حافظ عبدالقیوم نعمانی نے کی۔ تلاوت اور نعت شریف کے بعد نعمانی صاحب نے کانفرنس کے اغراض ومقاصد شرکاء کے سامنے بیان کئے۔ حلقہ منظور کالونی کے ذمہ دار مولانا محمد بلال کا روح پرور بیان ہوا۔ پروگرام کے مہمان خصوصی مولانا فضل سبحان مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انسان دو چیزوں کا مجموعہ ہے، ایک روح دوسرا جسم، جس طرح جسم کے لئے غذا کی ضرورت ہے اسی طرح روح کے لئے بھی غذا کی ضرورت ہے اور روح کی غذا ذکر اللہ ہے اور انسان اللہ کا ذکر اس وقت کرے گا جب دل ایمان کی باکمال دولت سے منور ہوگا۔ سارا

دین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے طفیل اس امت کو ملا۔ یہ امت آخری امت ہے اس کے بعد کوئی امت نہیں، حضور ﷺ آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ قرآن کریم آخری کتاب ہے اس کے بعد اور کوئی کتاب قابل قبول نہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نبوت کا دعویٰ کر کے خود بھی گمراہ ہوا اور جو لوگ اس کے نقش قدم پر چلے ان کو بھی گمراہ کیا۔

چھٹا پروگرام: ۱۳؍فروری ۲۰۱۲ء جامع مسجد مقدس اعظم ٹاؤن میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت مولانا قاری محمد صدیق سواتی نے کی۔ حلقہ منظور کالونی کے امیر مولانا محمد بلال نے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیئے۔ حلقہ ملیر کے مبلغ مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ نے حضور ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ کی پوری زندگی امت کے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔ پروگرام کے دوسرے مہمان مولانا احسن راجہ نے رحمت دو عالم ﷺ کے بچپن، جوانی، قبل النبوت، بعد النبوت کے حالات پر روشنی ڈالی۔ آپ ﷺ صرف انسانوں کے لئے نہیں بلکہ جانوروں اور جنات کے لئے بھی رحمت بن کر آئے۔ آخر میں شرکاء مجلس سے فتنۂ قادیانیت کے بائیکاٹ کا عہد لیا گیا۔

ساتواں پروگرام: ۱۸؍فروری ۲۰۱۲ء جامع مسجد مہتاب شاہ بخاری سولجر بازار میں منعقد ہوا۔ پروگرام کا آغاز مولانا نور تاج کی تلاوت سے ہوا۔ حافظ صبغت اللہ نے خوبصورت آواز میں ہدیہ حمد ونعت اور شانِ صحابہ ؓ پر اشعار کا مجموعہ پیش کیا۔ پروگرام کے مہمان خصوصی مولانا فضل سبحان نے سیرت کے موضوع پر مفصل گفتگو کی۔ خصوصاً شرکاء کو سنت کی اہمیت پر لانے کے لئے واقعات پیش کئے کہ آج ہم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت پر عمل کریں تو ضرور کل قیامت کے دن پاس ہو جائیں گے اور قلبی سکون بھی اسی سنت والی زندگی میں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’من تشبہ بقوم فھو منہ‘‘ جو لوگ جس قوم کی مشابہت، نقل اتارتے ہیں کل انہیں کے ساتھ ہوں گے۔ آج ہم ذرا اپنی زندگی پر نظر دوڑائیں، ہماری خوشی، غمی، ہمارے اخلاق ولباس، کھانا، پینا کس کے طریقے پر ہے؟ اگر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے طریقے پر ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے اور اگر نبی کے طریقے پر نہیں ہے تو فکر کرنی چاہئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے فتنۂ قادیانیت سے متعلق شرکاء کو آگاہ کیا، انہوں نے کہا کہ آج ہمارے پاس ہر کام کے لئے فراغت اور پیسہ ہے نہیں فرصت تو ختم نبوت کے مشن کے لئے نہیں۔ کانفرنس کا اختتام جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے استاذ مولانا محمد فاروق کی دعا پر ہوا۔ یاد رہے کہ اس مسجد میں کافی عرصہ سے مذہبی تنازعات کی وجہ سے کوئی کانفرنس یا محفل نہ ہوئی۔ تقریباً پچاس سال میں پہلی مرتبہ ختم نبوت کانفرنس ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کو ہمیشہ کے لئے جاری فرمائے۔ آمین! (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸ تا ۱۵ مارچ ۲۰۱۲ء ص ۲۵، ۲۶)

دوسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس چوک اعظم، لیہ

۱۱؍فروری ۲۰۱۲ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد صدیق اکبر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام چوک اعظم (لیہ) میں زیر سرپرستی مولانا عبدالمجید شیخ الحدیث جامعہ قاسمیہ شرف الاسلام ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد کی گئی۔ اس کانفرنس کی صدارت مولانا ربنواز فتح پور (امیر جمعیت علماء اسلام ضلع لیہ) نے کی، جب کہ نگرانی مفتی محمد یاسین ربانی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چوک اعظم نے کی۔ ابتدائی بیان مولانا محمد الیاس اور مولانا سمیع اللہ ربانی نے کئے۔ اس کانفرنس کے مہمان خصوصی مولانا مفتی کفایت اللہ ایم پی اے صوبہ خیبر پختونخواہ تھے۔ بلاشبہ یہ کانفرنس اپنی نوعیت کے اعتبار سے ضلع لیہ کی بہت بڑی کانفرنس تھی، جس کا سارا انتظام اور محنت کا سہرا قاری محمد ابوبکر المدنی (صدر مدرس جامعہ دارالہدیٰ) کے سر ہے جن کی دن رات کی محنت شاقہ اور پُرخلوص دعاؤں سے یہ کانفرنس بفضل ربی کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔ قاری محمد عمر فاروق کی تلاوت سے کانفرنس کی ابتدأ ہوئی، ضلع لیہ کے مشہور نعت خواں اللہ نواز خان سرگانی نے ہدیۂ نعت پیش

کیا۔اس کے بعد مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے بڑے ولولے اور جوش سے سامعین کو عقیدۂ ختم نبوت قرآن وحدیث اور سلف کے اقوال سے سمجھایا۔ بعدازاں مولانا اللہ وسایا نے اپنے مخصوص انداز میں حیات مسیح علیہ السلام پر دلائل و براہین سے مزین خطاب کیا۔تمام سامعین نے ہمہ تن گوش ہوکر حضرت مدظلہ کا بیان سنا۔آخر میں مہمان خصوصی مولانا مفتی کفایت اللہ نے اپنے دل نشین انداز میں حاضرین کے سامنے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ یہ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔اختتامی دعاء مولانا ربنواز فاروقی نے کی۔اللہ تعالیٰ سب حضرات کی کوششوں کو قبول فرمائیں۔آمین! (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵رمارچ ۲۰۱۲ء ص۱۱)

ختم نبوت کانفرنس میانوالی بنگلہ ضلع گوجرانوالہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامع مسجد ختم نبوت میں ۱۴رفروری ۲۰۱۲ء بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت چوہدری ریاست علی نے کی۔ جس سے بریلوی مکتب فکر کے مولانا بدرالدین، وڈالہ سندھواں کے مولانا احسان اللہ فاروقی، بدوملہی کے مولانا رشید احمد ملہی، میانوالی بنگلہ کے مولانا ناطق اقبال طوفانی، مولانا محمد عارف شامی گوجرانوالہ، مفتی محمد کاشف منڈیکی، مفتی محمد عثمان پسرور، مولانا محمد ایوب خان مہتمم دارالعلوم مدنیہ ڈسکہ، مولانا غلام مرتضیٰ ڈسکہ، نومسلم چوہدری سہیل احمد وڑائچ اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔کانفرنس ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہی۔نگرانی محمد اشفاق سندھو اوران کے رفقاء نے کی۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵رمارچ ۲۰۱۲ء ص۲۴)

ردِقادیانیت کورس ڈسکہ، سیالکوٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام دارالعلوم مدنیہ میں ۱۴تا۱۶رفروری ۲۰۱۲ء کو سہ روزہ ردِقادیانیت کورس منعقد ہوا۔کورس کادورانیہ صبح نو بجے سے عصر کی نماز تک ظہر کی نماز کے وقفہ کے ساتھ رہا۔

۱۴رفروری ۲۰۱۲ء: کورس کا آغاز مولانا فقیر اللہ اختر کے سبق سے ہوا، جس میں انہوں نے کورس کے اغراض ومقاصد، ضرورت وافادیت کے عنوان سے لیکچر دیا۔

دارالعلوم مدنیہ کے استاذ مولانا غلام مرتضیٰ نے مسئلہ حیات عیسیٰ علیہ السلام کی مبادیات پر لیکچر دیا۔نصرت العلوم گوجرانوالہ کے شیخ الحدیث مولانا زاہدالراشدی نے قادیانیت کی سنگینی اوران کی ملک وملت دشمنی پر گفتگو فرمائی، پھر بعد نماز ظہر مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اوصافِ نبوت اور کذبِ مرزا پر خطاب کیا اور مرزا قادیانی کے کذاب ودجال ہونے کے پندرہ دلائل بیان کئے۔

۱۵رفروری ۲۰۱۲ء: صبح نو سے دس تک گوجرانوالہ کے مبلغ مولانا محمد عارف شامی نے شرائطِ نبوت کے عنوان پر سیرحاصل گفتگو کی جب کہ مولانا غلام مرتضیٰ نے حیات مسیح علیہ السلام کے دلائل بیان کئے۔ بعد نماز ظہر مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مسئلہ ختم نبوت کا مفہوم بیان کرتے ہوئے مرزائیوں کا عقیدہ اوراجرائے نبوت کے سلسلہ میں قادیانیوں کے مستدلات اوران کا رد کیا۔

۱۶رفروری ۲۰۱۲ء: ۹تا۱۰ بجے تک مولانا غلام مرتضیٰ نے حیات عیسیٰ علیہ السلام کے دلائل دیئے، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے حضرت امام مہدی کا ظہور، علاماتِ قیامت اور حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول کی علامات اور مرزا قادیانی کے دعویٰ مسیحیت ومہدویت کا رد پیش کیا۔ جمعیت علماء اسلام (س) کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عبدالرؤف فاروقی نے مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت اوراس کا پس منظر بیان کیا۔ آخری خطاب شیخ الحدیث مولانا زاہدالراشدی نے کیا۔شرکاء کورس اورکورس کے منتظمین، دارالعلوم مدنیہ کے مہتمم مولانا صاحبزادہ محمد ایوب

خان، ان کے بھائیوں، جامعہ کے شیخ الحدیث مولانا محمد اسحاق کو کورس کے کامیاب انعقاد پر مبارکباد پیش کی اور ملک وملت کو قادیانیت سے درپیش خطرات، یہود وہنود اور نصاریٰ کی سازشی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی، شرکاء کورس کو ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔ آخر میں کورس میں شریک ہونے والے تین سو کے قریب خواتین وحضرات کو اعزازی اسناد دی گئیں۔ مولانا غلام مرتضیٰ اور قاری محمد یامین کنویز مجلس کو اعزازی وامتیازی سندات پیش کی گئیں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مطبوعہ لٹریچر کی ایک ایک کاپی دی گئی۔ کورس مولانا زاہد الراشدی مدظلہ کی دعاء پر اختتام پذیر ہوا۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵؍مارچ ۲۰۱۲ء ص۲۴)

ختم نبوت کانفرنس موسیٰ والا ضلع گوجرانوالہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۵؍فروری ۲۰۱۲ء بعد نماز عشاء جامع مسجد ختم نبوت موسیٰ والا میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت جامع مسجد کے خطیب مولانا غلام مرتضیٰ نے کی۔ کانفرنس سے مولانا محمد عارف شامی، مولانا عبدالواحد رسول نگری اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔ مولانا شجاع آبادی نے اپنے خطاب میں قادیانیت کا کامیاب تعاقب کرنے پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مجلس احرار اسلام، جمعیت علماء اسلام، دارالعلوم دیوبند کے اساتذہ اور فضلاء کو خراج تحسین پیش کیا۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی مؤرخہ ۸تا۱۵؍مارچ ۲۰۱۲ء ص۲۴)

ردقادیانیت کورس اونچی کھرولیاں ضلع سیالکوٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۶؍فروری ۲۰۱۲ء ظہر سے عشاء تک ختم نبوت کورس منعقد ہوا، جس کا انتظام مولانا عبداللطیف نے کیا۔ تلاوت ونعت کے بعد مولانا مطیع اللہ خطیب ڈیفنس لاہور، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت، مسلم، قادیانی متنازعہ چند مسائل کے عنوان پر خطاب کیا۔ عصر سے مغرب تک مولانا غلام مرتضیٰ ڈسکہ نے لیکچر دیا۔ مغرب سے قبل عشاء تک مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے امام مہدی علیہ الرضوان اور حضرت مسیح علیہ السلام کی علامات ورفع ونزول پر بحث کی۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵؍مارچ ۲۰۱۲ء ص۲۴)

۳۱ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ٹنڈوآدم

فروری ۲۰۱۲ء۲۹ ٹنڈوآدم (نامہ نگار) ختم نبوت کے تحفظ کے لئے سردھڑ کی بازی لگادیں گے، اس مسئلہ پر کوئی سودے بازی قبول نہیں کریں گے، قادیانیوں کے حامی کبھی مسلمانوں کے خیرخواہ نہیں ہوسکتے، قادیانیوں کو پاک فوج سے نکالا جائے، توہین رسالت کی معافی نہیں، اسلام میں اس کی سزا قتل ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر مولانا عبدالمجید لدھیانوی، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا عبدالغفور قاسمی، ڈاکٹر خالد محمود سومرو، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ودیگر نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈوآدم کے زیراہتمام ۳۱ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی خاطر سردھڑ کی بازی لگادیں گے، مسئلہ پر کوئی سمجھوتا نہیں کیا جاسکتا، اکابرین جو امانت ہمارے کاندھوں پر رکھ گئے اسے احسن طریقے سے نبھایا جائے گا، انہوں نے کہا کہ قادیانی ملک وملت کے غدار ہیں، یہ کبھی پاکستان کے خیرخواہ نہیں ہوسکتے، حکومت ان کی سرپرستی ترک کرکے ملک کو بچانے کی فکر کرے، قادیانیوں کو تمام ملک کے کلیدی عہدوں سے ہٹاکر مسلم عوام کو ان عہدوں پر بٹھایا جائے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالغفور قاسمی،

ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی نے اپنے خطاب میں قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتے ہوئے کہا کہ یہ لوگ بیرون ملک خود کو مظلوم ظاہر کر کے مراعات حاصل کرتے ہیں، حالانکہ یہ لوگ مسلمانوں پر ظلم کرتے ہیں۔ جماعت اسلامی سندھ کے ڈپٹی سیکریٹری جنرل عبدالوحید قریشی نے اپنے خطاب میں کہا کہ قادیانی ہمارے ملک پر قابض ہونا چاہتے ہیں لیکن جب تک رسول اللہ کا ایک امتی بھی زندہ ہے کبھی ان کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہوگا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہمارا متحدہ پلیٹ فارم ہے اس پر ہم سب کو ایک ہیں، جماعت علماء اسلام کے صوبائی جنرل سیکریٹری ڈاکٹر خالد محمود سومرو، مولانا تاج محمد ناہیوں، مفتی حبیب اللہ پٹھان، مولانا محفوظ الرحمٰن شمس، مولانا عبدالغفور ربانی، عبدالعزیز غوری، مولانا دوست محمد فاروق نے اپنے خطاب میں بین الاقوامی لابیوں اور نام نہاد انسانی حقوق کی تنظیموں اور این جی اوز کی جانب سے توہین رسالت قانون کو ختم کرانے کے مطالبہ کو سختی سے مسترد کرتے ہوئے کہا کہ اس قانون کو ختم کرنے کے لئے جو ہاتھ اٹھیں گے انہیں توڑ دیا جائے گا، ہر اس حکومت کو، سیاسی جماعتوں کو مسلمان ووٹ نہیں دیں گے جو قادیانیوں کی حمایت کرے یا ان کی سرپرستی کرے گی، انہوں نے ایک لسانی تنظیم کے رہنما کی جانب سے غیر مسلم اقلیت کو صدر اور وزیراعظم بنائے جانے کے مطالبہ پر کہا کہ کوئی غیر مسلم پاکستان کا صدر یا وزیراعظم نہیں ہوسکتا، جو لوگ اقلیتوں کے حقوق کی بات کرتے ہیں انہیں اصل فکر قادیانیوں کی ہی ہے انہوں نے مطالبہ کیا کہ اسلام دشمن قادیانی حامی تنظیموں، این جی اوز اور انسانی حقوق کی تنظیموں پر پابندی عائد کی جائے۔ علماء کرام نے بگرام ایئربیس پر قرآن مجید شہید کئے جانے کی شدید مذمت کرتے ہوئے اس جرم میں ان اسلامی حکمرانوں کو بھی ملوث قرار دیا جو امریکا کو افغانستان میں لانے کا سبب بنے، کانفرنس میں حافظ محمد اعظم جہانگیری، مفتی محمد امان اللہ بلوچ، مولانا راشد حبیب، مفتی عرفان، مولانا منظور کمبوہ، مولانا حبیب الرحمٰن سعید، قاری حماد اللہ عبیدی، مولانا محمود الحسین انڈھڑ، مفتی محمد یعقوب مگسی، علی عابد لغاری، مولانا عبدالقدیر حقانی، مولانا عبدالجبار عباسی، مولانا عبداللہ بروہی ودیگر علماء کرام نے بھی شرکت کی۔

☆...... کانفرنس میں سندھ بھر سے ہزاروں افراد نے شرکت کی۔

☆...... مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ دل کی تکلیف کے باوجود کانفرنس کی صدارت اور علامہ احمد میاں حمادی مدظلہ کانفرنس کی نگرانی فرماتے رہے۔

☆...... کانفرنس میں جوانوں نے سیکورٹی کے فرائض بہت احسن طریقے سے انجام دیئے۔

☆...... کانفرنس بعد نماز عشاء شروع ہو کر رات ۲بجے تک جاری رہی۔

☆...... کانفرنس میں اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد راشد مدنی احسن طریقے سے سرانجام دیتے رہے۔

☆...... امیر مرکزیہ مولانا عبدالمجید لدھیانوی کے اسٹیج پر پہنچنے کے ساتھ پرتپاک نعروں کے ساتھ مجمع نے کھڑے ہو کر استقبال کیا۔

☆...... جلسہ گاہ میں مختلف رنگارنگ بینرز لگائے گئے تھے، جس میں تین چیزوں سے ہمیشہ بچیں: ''شیطان، شیزان، قادیان''، قادیانیوں کا جو یار ہے غدار ہے، غدار ہے کے نعرے درج تھے۔

☆...... کانفرنس کی کوریج میں ہر سال کی طرح روزنامہ اسلام نے بہت نمایاں کردار ادا کیا، جس پر علامہ محمد راشد مدنی نے جلسہ میں ان کا بے حد شکریہ ادا کیا۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی یکم تا ۷ اپریل ۲۰۱۲ء ص ۲۵)

مولانا اللہ وسایا اور مولانا قاضی احسان احمد کا دورہ سکھر

یکم /مارچ ۲۰۱۲ء بعد نماز عشاء مولانا اللہ وسایا سکھر تشریف لائے اور ۲/مارچ عالمی مجلس سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر کی

معیت میں قنبر علی خان جامع مسجد میں نماز جمعہ سے قبل ختم نبوت کے حوالہ سے بیان فرمایا اور بعد نماز عشاء سکھر گھنٹہ گھر چوک میں جمعیت علماء اسلام کے زیر اہتمام آئین شریعت کانفرنس سے تفصیلی خطاب فرمایا۔ ۳؍مارچ بروز ہفتہ سے سکھر میں ’’تحفظ ختم نبوت ورد قادیانیت کورس‘‘ کا تین روزہ تین جگہوں پر اہتمام کیا گیا۔ (۱) جامعہ اشاعت القرآن والحدیث ہری مسجد نواں گوٹھ للبنات۔ (۲) جامعہ فاطمۃ الزہراء عثمانیہ مسجد للبنین والبنات۔ (۳) مکی مسجد نزد محمد بن قاسم پارک سکھر جو مدارس عربیہ، سکول، کالج اور شہری حضرات کے لئے عام تھا۔ ان پروگراموں کی تفصیل اس طرح ہے۔

پہلا پروگرام صبح دس بجے مولانا اللہ وسایا نے ہری مسجد میں درس دیا اور بعد ازاں مولانا محمد حسین ناصر نے درس دیا۔ دوسرا پروگرام صبح ساڑھے دس بجے عثمانیہ مسجد میں پہلے مولانا عبداللطیف اشرفی نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور کورس کی غرض وغایت پر گفتگو کی۔ بعد ازاں مولانا اللہ وسایا نے تفصیلی درس دیا جس میں طلباء وطالبات نے نکات نوٹ کئے۔ تیسرا پروگرام مکی مسجد میں بعد نماز ظہر شروع ہوا۔ آغاز حافظ عبدالحیٔ کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ اس کے بعد مولانا قاری خلیل احمد نے کورس کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے جماعت کا تعارف کرایا اور افتتاحی دعاء فرمائی۔ مولانا محمد حسین ناصر نے شرکاء کورس کو قادیانیت سے متعلق لیکچر دیا اور پوائنٹ نوٹ کروائے۔ اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے ختم نبوت کے حوالہ سے تفصیلی اور مؤثر انداز میں درس دیا۔ نماز عصر سے قبل شرکاء کورس کی چائے اور بسکٹ سے ضیافت کی گئی اور بعد نماز عصر مولانا اللہ وسایا کا تفصیلی درس ہوا جس میں طلباء کے ساتھ علماء کرام نے بھی استفادہ کیا۔ کورس کے آغاز میں تمام شرکاء کورس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کی جانب سے پرنٹ شدہ کاپی اور پین تقسیم کئے گئے۔ دوسرے روز ۴؍مارچ جامعہ اشاعت القرآن والحدیث نواں گوٹھ مولانا قاضی احسان احمد، مولانا اللہ وسایا، فاطمۃ الزہراء عثمانیہ مسجد مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد، مکی مسجد مولانا محمد حسین ناصر، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا اللہ وسایا نے درس دیئے۔ تیسرے روز ۵؍مارچ جامعہ اشاعت القرآن والحدیث نواں گوٹھ میں مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا اللہ وسایا، جامعہ فاطمۃ الزہراء بیراج کالونی میں مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان اور مولانا پروفیسر عطاء محمد، مکی مسجد مولانا قاضی احسان احمد نے درس دیئے۔ تینوں دنوں کے کورس میں مولانا اللہ وسایا نے حیات مسیح علیہ السلام اور ظہور مہدی پر، مولانا قاضی احسان احمد نے عقیدہ ختم نبوت پر اور مولانا محمد حسین ناصر نے کذب مرزا پر گفتگو کی اور شرکاء نے تمام معلموں کے دروس بڑی دلجمعی سے سنے اور پوائنٹ نوٹ کئے۔ آخری روز مکی مسجد میں بعد نماز ظہر تا عصر شرکاء کے دوران موضوع کی مناسبت سے تقریری مقابلہ منعقد کیا گیا جس میں مدارس، اسکول اور شہری حضرات نے حصہ لیا اور چودہ مقررین میں سے ۴ نے امتیازی پوزیشن حاصل کی اور جماعت کی طرف سے کتابوں کے انعام کے مستحق قرار پائے اور حسن اتفاق یہ کہ چاروں مقرر مدرسہ جامعہ اشرفیہ سکھر کے منتخب ہوئے۔ اس موقعہ پر مصنّفین کے فرائض مولانا مفتی قمرالدین ملانو مہتمم جامعہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور مولانا مفتی نجم الدین دارالافتار جامعہ ادارۃ الفرقان نے سرانجام دیئے۔ مقابلہ کے آخر میں مولانا قاضی احسان احمد نے امتیازی حیثیت پانے والوں کے علاوہ تمام شرکاء مقابلہ میں کتاب آئینہ قادیانیت تقسیم کی اور اختتامی دعاء فرمائی۔ تمام حاضرین میں جماعت کا مفت لٹریچر لفافوں میں تقسیم کیا گیا اور آخر میں تمام حاضرین کے لئے جماعت کی طرف سے طعام کا انتظام کیا گیا۔ اس طرح یہ تین روز کورس مکمل ہوا۔ آخری روز تقریری مقابلہ قابل دید اور قابل رشک تھا کہ ہر آنے والا مقرر ایک ہی آیت کی تلاوت کرتا۔ لیکن عنوان آیت ایک ہونے کے باوجود مواد، دلائل اور انداز بالکل جداگانہ ہوتا۔ یہ سب برکات ہیں آپ ﷺ کی ختم نبوت کی۔ اس مقابلہ سے ایک طرف تو جذبہ تقریر بڑھا اور دوسری طرف مختلف افراد کی طرف سے ختم نبوت کے عنوان پر بہت سا مواد بھی سامنے آیا۔ اس طرح تین دن کے تین

مقامات کے کورس سے الحمدللہ سینکڑوں طلباء وطلبات تحفظ ختم نبوت اور ردقادیانیت کے لئے تیار ہوگئے اور بہت سے افراد نے جماعت کے ترجمان رسالہ ختم نبوت اور لولاک کے خریدار بننے کا وعدہ کیا۔ تینوں روز مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد نے بعد نماز عشاء مختلف مساجد میں جلسوں اور کانفرنسوں سے بھی بیانات کئے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان مئی ۲۰۱۲ء ص۵۳تا۵۶)

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورہ ٹوبہ

۳؍مارچ ۲۰۱۲ء بروز ہفتہ دن ۱۰ بجے چک نمبر ۵۰۷ ماموں کانجن میں ایک تربیتی اصلاحی نشست عقیدہ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری کے عنوان سے منعقد ہوئی۔ مولانا خبیب احمد ضلعی مبلغ نے عقیدہ ختم نبوت قرآن وحدیث اور صحابہ کرامؓ واکابرین کی نظر میں اور تقابل ادیان پر گفتگو فرمائی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اوصاف نبوت اور مرزا قادیانی کے عنوان سے اور جماعتی سرگرمیوں وسوالات کے جواب دیئے۔ بعد نماز ظہر جامعہ حسین بن علی پھلور میں طلباء واساتذہ کرام سے خطاب فرمایا۔ ۴؍مارچ بروز اتوار جامع مسجد بلال غلہ منڈی ٹوبہ میں درس قرآن دیا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان مئی ۲۰۱۲ء ص۴۸)

کسوانہ میں ختم نبوت کانفرنس

کسوانہ احمد سیال کی تحصیل اور جھنگ ضلع کا معروف قصبہ ہے۔ جہاں قادیانی جراثیم پائے جاتے ہیں۔ جناب حامد سیال اور ان کے رفقاء مبارک باد کے مستحق ہیں۔ جو ان کے مقابلہ میں جدوجہد کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ۴؍مارچ ۲۰۱۲ کو کسوانہ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت ضلعی امیر مولانا ظہور احمد سالک نے کی۔ کانفرنس سے مولانا غلام حسین، مولانا ظہور احمد سالک، قاری عمر حیات، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، بریلوی مکتب فکر کے عالم دین مولانا حیدر علی، علامہ حبیب الرحمان، مولانا غلام رسول دین پوری، امیر جمیعت مولانا غلام محمد سومرو نے خطاب کیا اور کانفرنس عصر تک جاری رہی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان مئی ۲۰۱۲ء ص۴۸)

ختم نبوت کانفرنس نواب شاہ

۱۶؍مارچ ۲۰۱۲ء کو بعد نماز مغرب جامع مسجد کبیر میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت تاجر رہنما حاجی عبدالقیوم قریشی نے کی۔ تلاوت قاری عطاء الرحمٰن مدنی، نعت حافظ اشفاق احمد کراچی نے پیش کی۔ جب کہ مولانا تجمل حسین، قاری امجد مدنی، قاری محمد انیس، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا اعجاز مصطفیٰ کراچی، امیر مرکزیہ مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ، سندھ کے معروف خطیب استاذ العلماء مولانا عبدالغفور قاسمی، مولانا ڈاکٹر خالد محمود نے خطاب فرمایا۔ کانفرنس دو بجے رات تک جاری رہی۔

دارالعلوم حسینیہ دادو

۱۷؍مارچ ۲۰۱۲ء کو حضرت الامیر دامت برکاتہم کی قیادت میں مولانا اعجاز مصطفیٰ، قاضی احسان احمد، مولانا محمد یوسف بہاول پوری، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد انس جلال پوری، ریاض احمد میمن پر مشتمل قافلہ نے دارالعلوم الحسینیہ شہداد پور میں نائب مہتمم مولانا محمد سلیم کے جوان سال بیٹے کی وفات پر اظہار تعزیت کیا اور مولانا محمد اکرم مرحوم کے رفع درجات کی دعاء کی۔

علماء کنونشن حیدرآباد

۱۷؍مارچ ۲۰۱۲ء کو بعد نماز ظہر دفتر ختم نبوت حیدرآباد میں علماء کا کنونشن منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مولانا عبدالسلام قریشی نے

کی۔ جب کہ مولانا عبدالحق مہمان خصوصی تھے۔ مولانا قاضی احسان احمد، مولانا اعجاز مصطفیٰ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ حضرت الامیر دامت برکاتہم کی نمائندگی مولانا مفتی ظفر اقبال نے کی اور اختتامی دعاء بھی کرائی۔

ہالانی میں جلسہ ختم نبوت

۱۸؍مارچ ۲۰۱۲ء قبل ازظہر جامعہ دارالفضل ھالانی میں جلسہ سے مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ مدرسہ جنوبی پنجاب کے معروف شیخ طریقت مولانا فضل علی قریشی کے خلیفہ مولانا سید غلام دستگیر نے قائم کیا۔ جہاں ظاہری وباطنی علوم کی تعلیم وتربیت کی جاتی ہے۔

گمبٹ میں جلسہ ختم نبوت

۱۸؍مارچ ۲۰۱۲ء کو جامع مسجد رحمانیہ میں ظہر سے عصر تک جلسہ ختم نبوت منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مقامی امیر مولانا حکیم عبدالواحد بروہی نے کی۔ جب کہ جمعیت علماء اسلام ضلع خیرپور میرس کے امیر شیخ التفسیر مولانا میر محمد میرک، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا تجمل حسین، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ جلسہ کا انتظام مولانا نعمت اللہ، جاوید اقبال، عبدالسمیع شیخ، مولانا حکیم عبدالواحد بروہی اور دوسرے احباب نے کیا۔

ختم نبوت کانفرنس پنوں عاقل

پنوں عاقل میں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ۱۸؍مارچ ۲۰۱۲ء کو منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مقامی امیر مولانا خلیل الرحمٰن نے کی۔ جب کہ کانفرنس سے مولانا میر محمد میرک، مولانا ممتاز احمد کلیار، مولانا مفتی محمد طاہر ہالیجوی، مولانا قاری خلیل احمد بندھانی، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا تجمل حسین نے خطاب کیا۔ جب کہ آخری بیان مولانا قاضی احسان احمد کا ہوا۔ نعت کی سعادت مولانا عبدالواحد، معشوق علی نے حاصل کی۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہ کر مولانا قاضی احسان احمد کی دعاء پر اختتام پذیر ہوئی۔ حضرت الامیر علالت کی وجہ سے شرکت نہ فرماسکے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان مئی ۲۰۱۲ء ص۵۳،۵۴)

ٹیکسلا کی ڈائری

ملعون غلام عابد کذاب کا کیس اڈیالہ جیل ٹرائل کے مراحل سے گزر رہا ہے اور جناب محمد کلیم کی عدالت میں زیر سماعت ہے۔ صاحب چار تاریخوں پر جیل نہیں آئے۔ مؤرخہ ۲۵؍مارچ ۲۰۱۲ء کو اکابرین ختم نبوت نے فیصلہ کیا۔ پریس کانفرنس اور تحصیل کی سطح پر بڑی ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے مولانا قاضی عبدالرشید کو صاحبزادہ مولانا محمد زکریا نے ان سے رابطہ کیا کہ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری کا ٹائم لے دیں۔ چنانچہ قاری صاحب نے ٹائم عطاء فرمایا۔ پہلی نشست قبل ازنماز عصر قاری عبیداللہ نقشبندی کی مسحورکن آواز میں تلاوت سے شروع ہوئی اور ہدیہ نعت جناب محمد ادریس آصف نے پیش کی صاحبزادہ مولانا مفتی عبدالہادی نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی اہمیت پر بیان فرمایا۔ دوسری نشست بعد ازنماز عصر قاری معاویہ حسن کی تلاوت حافظ محمد ادریس آصف کی نعت سے شروع ہوئی۔ ان کے بعد مولانا مفتی شبیر احمد عثمانی نے مسئلہ ختم نبوت اور ملعون غلام عابد کذاب کے کیس کے متعلق زبردست خطاب کیا۔ بعد نماز مغرب ہدیہ نعت جناب صاحبزادہ طاہر رشید راولپنڈی نے پیش کی صدارت مولانا عبدالغفور نے کی خطاب مولانا ظہور

احمد علوی، مولانا نذیر احمد فاروقی اسلام آباد، مولانا شفیق الرحمٰن راولپنڈی نے کیا۔ چوتھی نشست بعد از نماز عشاء صدارت جناب صاحبزادہ نجیب احمد خانقاہ سراجیہ کندیاں نے کی اور ہدیہ نعت قاری مصباح الاسلام نے پیش کی۔ خطاب مولانا محمد صدیق مدنی آف لیہ، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے کیا۔ جس میں تمام صحافی وکلاء خصوصاً افضل جنجوعہ، انجمن تاجران صرافہ یونین کے رہنما مذہبی سیاسی جماعتوں کے رہنما، بریلوی مکتبہ فکر، جماعت اسلامی، جمعیت اہلحدیث کے رہنماؤں کی موجودگی میں قاری صاحب نے مولانا عبدالغفور کی صدارت میں بڑی جاندار پریس کانفرنس کی۔ حضرت نے جامعہ عربیہ کے فضلاء کی دستار بندی کی اور بنات کی فاضلات کو تقسیم انعام کیا۔ اس کے بعد آخری خطاب سیرت النبی ﷺ اور مسئلہ ختم نبوت آئین پاکستان کے عنوان پر ڈیڑھ گھنٹہ تفصیلی گفتگو کی۔ آخر میں صاحبزادہ نجیب احمد خان کی دعاء سے رات بارہ بجے کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۲ء ص ۵۱،۵۲)

ختم نبوت کانفرنس ماموں کانجن

۲۸؍اپریل ۲۰۱۲ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب جامعہ احیاء العلوم حمید آباد ماموںکانجن میں مولانا محمد طاہر لکھن کی صدارت میں غازی عبدالقدوس رحیمی کی تلاوت سے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ مولانا عبدالرؤف چشتی اوکاڑہ اور مولانا عالم طارق چیچہ وطنی نے سیرت النبی اور عظمت قرآن اور ختم نبوت کے حوالے سے مولانا ضیاء الدین آزاد اور عالمی مجلس کا کردار کے حوالے سے ضلعی مبلغ مولانا خبیب احمد نے اپنے اپنے بیان میں کہا: الحمد اللہ! کثیر تعداد میں قادیانیت کو چھوڑ کر قادیانی اسلام کے دائرہ میں داخل ہو رہے ہیں اور آپ کی جماعت عالمی مجلس نے کتنے مسلمانوں کو قادیانی ہونے سے بچایا اور بچاتی آرہی ہے اور آئندہ کے لئے بھی اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہے گی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۲ء ص ۵۴)

ختم نبوت کانفرنس بنوں

پہلی سالانہ ختم نبوت کانفرنس بنوں کی سرزمین پر ۲۹؍اپریل ۲۰۱۲ء بروز اتوار جامعہ مسجد حافظ جی بیرون لکی گیٹ بنوں میں منعقد ہوئی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا عطاء المحسن استاد جامعہ محمدیہ اور مفتی عظمت اللہ نے انجام دیئے۔ کانفرنس کی صدارت مولانا قاری امام یوسف نے کی۔ تلاوت قرآن پاک معراج القرآن بیرون لکی گیٹ کے قاری نوید صاحب نے کی۔ نعت ملک شیراز نے پیش کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اکرم طوفانی نے خطاب فرماتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ پاکستان اسلامی ملک ہے، اس میں ہم قادیانیوں کو نہیں چاہتے۔ سب سے پہلا بیان صدر کانفرنس نے کیا۔ آپ نے محبت نبوی ﷺ پر بیان کیا۔ معزز مہمانوں میں سے سب سے پہلے مولانا عابد کمال مبلغ کے پی کے نے النبی اولٰی بالمؤمنین من انفسھم پر بیان کیا۔ آپ کے بیان کا خلاصہ یہ تھا کہ مسلمان کی شان یہ ہے کہ آپ کو آقا ﷺ دوجہان سے اپنی جان سے زیادہ محبت ہوتی ہے۔ مولانا عبدالستار نے خطاب فرمایا۔

قراردادیں: اکابر کی موجودگی میں مولانا مفتی عظمت اللہ ازہری نے درج ذیل قراردادیں پیش کیں:

۱...... قادیانی اپنی عبادت گاہوں وغیرہ کے لئے جو اسلامی نام استعمال کرتے ہیں اس پر پابندی لگائی جائے۔

۲...... ممتاز قادری کو فوراً رہا کیا جائے۔

۳...... قادیانی مصنوعات ذائقہ گھی اینڈ آئل، راجہ سوپ صابن، یونیورسل سٹیبلائزر، قاضی دواخانہ حافظ آباد، کیور یٹیو ربوہ انٹرنیشنل، ورسن ہومیو پیتھک کی ادویات، شاہنواز ٹیکسٹائل مل، شاہ تاج شوگر مل منڈی بہاؤالدین، شیزان کمپنی کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔

قراردادوں کو کانفرنس کے سب شرکاء نے ہاتھ کھڑے کر کے منظور کیا۔

الحمدللہ! کانفرنس میں علماء کرام اور مشائخ عظام اور مہتمم حضرات خطباء اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے عوام الناس نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔ یہاں پر ''مشت نمونہ ازخروارے'' سٹیج پر بیٹھے ہوئے معززین میں سے چند نام ذکر کئے جاتے ہیں۔مولانا قاری امام یوسف خلیفہ مجاز مولانا پیر حافظ ذوالفقار احمد نقشبندی، مولانا یعقوب الرحمٰن خطیب جامع مسجد تیل منڈی لکی گیٹ بنوں، مولانا عبدالمومن خطیب مسجد جعفر خان لکی گیٹ کے صاجزادے مولانا حافظ عبداللہ، مولانا سینٹر قاری عبداللہ، مولانا محمد نواز بنوی، مولانا نسیم علی شاہ روڈ بنوں، امام تعبیر رویا مولانا حسام الدین، مولانا اعزاز اللہ حقانی، ثناء خوان مصطفیٰ ﷺ مولانا گل، مولانا حفیظ الرحمٰن المدنی، حاجی محمد ایاز، حاجی محمد نیاز، شیخ الحدیث مولانا محمد زرین، مفتی فرحان اللہ، مولانا شمس الحق، مولانا قاری زبید اللہ، مولانا مفتی شہید نواز، مولانا عبدالجلال شاہ الہاشمی، مولانا مفتی اکرام اللہ، سید ظہیر الدین ایڈووکیٹ قانونی مشیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بنوں ڈویژن صدر ہائی کورٹ سیشن بنوں، مولانا عمر ایاز، مولانا طیب طوفانی نورنگ، صاجزادہ آمین اللہ سرائے نورنگ مولانا مفتی غلام اللہ، مولانا غلام نصیر شاہ فاروقی، مولانا احتشام، مولانا میاں عبدالرحمٰن شاہ، مولانا محمد نواز، حاجی فضل ریاض اور ان کے صاجزادے بھی کانفرنس میں شریک ہوئے۔ جامعہ اشرف العلوم ہویدلنڈی ڈاک بنوں، جامعہ عثمانیہ، جامعہ تحسین القرآن، جامعہ زکریا سورانی، جامعہ معراج القرآن بیرون لکی گیٹ اور جامعہ دارالاحسان کے اساتذہ اور طلبہ والہانہ انداز میں شریک ہوئے۔ کانفرنس کے دوران عوام اور خواص کا جوش وخروش دیدنی تھا۔ شروع سے آخر تک تمام حاضرین بیٹھے رہے اور تمام بیانات کو گوش دل سے سنا۔ الحمدللہ! کانفرنس باخیر وعافیت کے ساتھ مفتی شہاب الدین پوپلزئی مدظلہ کی رقت امیز دعاء پر اختتام پذیر ہوئی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۲ء ص ۵۰،۵۱)

ختم نبوت کانفرنس پیروّوال ضلع خانیوال

۳۰؍اپریل ۲۰۱۲ بعد نماز عشاء جامعہ مسجد الممتاز پیروّوال میں مولانا محمد عاصم حنفی کی زیرنگرانی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی تلاوت کی سعادت حافظ ممتاز احمد نے حاصل کی۔ نعتیہ کلام حافظ محمد طارق نے پیش کیا۔ کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالستار گورمانی، بریلوی مکتب فکر کے ممتاز عالم دین مولانا محمد اسحاق گولڑوی اور مجلس ختم نبوت کے ضلعی امیر پیر خواجہ محمد عبدالماجد صدیقی، مولانا عطاء المنعم نعیم نے خطاب کیا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۲ء ص ۵۳،۵۴)

مولانا محمد اکرم طوفانی کا دورہ خیبر پختونخوا

مولانا اکرم طوفانی نے صوبہ خیبر پختونخوا کا پانچ روزہ طوفانی دورہ کیا جس میں ختم نبوت کانفرنسوں اور بڑے بڑے دینی مدارس میں علماء اور طلباء سے خصوصی خطاب فرمایا۔ دورہ کے پہلے مرحلے میں کوہاٹ، سرائے نورنگ، جامعۃ المرکز اسلامی غوری والا بنوں اور بنوں شوگرمل، جامع مسجد حافظ جی بنوں شہر، کرک شہر اور سابق ایم این اے مفتی ابرار سلطان کے دارالعلوم لاچی ضلع کوہاٹ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنسوں سے خطاب کیا۔ یہ مرحلہ ۲۷؍اپریل سے ۲۹؍اپریل تک کامیابی سے ہم کنار ہوا۔ دوسرے مرحلے میں ۳۰؍اپریل اور یکم رمئی مردان، نوشہرہ، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک اور دارالعلوم تعلیم القرآن باڑہ مارکیٹ پشاور اور جامع مسجد اقصیٰ افغان کالونی پشاور میں عظیم الشان کانفرنسوں سے خطاب کیا۔ تمام دورے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوبائی امیر مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی، مولانا عبدالستار، صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال، جمعیت علماء اسلام کے صوبائی اور ضلعی رہنماؤں اور کثیر تعداد میں صوبے کی دینی قیادت نے بھرپور شرکت کی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۲ء ص ۵۴)

اندرون سندھ ختم نبوت کانفرنسیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام یکم تا۸؍مئی۲۰۱۲ء اندرون سندھ اور کراچی میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوئی۔ یکم مئی مسجد ختم نبوت کوٹری مقررین مولانا اللہ وسایا مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن رحمانی ٹنڈو آدم اور مقامی حضرات نے خطاب کیا۔ اسٹیج سیکرٹری مولانا توصیف احمد تھے۔

۲؍مئی۲۰۱۲ء بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس میر پور خاص مدینہ مسجد شاہی بازار میں زیر نگرانی مولانا حفیظ الرحمان فیض منعقد ہوئی۔ مقررین مولانا اللہ وسایا، قاری کامران احمد، مولانا عبداللہ شاہ مظہر، تلاوت قاری احسان اللہ یوسف زئی اور نعت حافظ عطاء اللہ یوسف زئی حافظ وہیب احمد، اسٹیج سیکرٹری مولانا محمد علی صدیقی تھے۔

۳؍مئی۲۰۱۲ء پہلا پروگرام کوٹ غلام محمد محمدی مسجد میں ہوا جس میں مولانا اللہ وسایا اور مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب کیا۔ اسٹیج سیکرٹری مولانا محمد علی صدیقی، پروگرام کے میزبان ماسٹر محمد اسلم اور مولانا محمد عدنان اور مدرسہ اشرف المدارس کے اساتذہ کرام تھے۔

۳؍مئی۲۰۱۲ء کو دوسرا پروگرام مرکزی سالانہ ختم نبوت کانفرنس کنری جو بعد نماز عشاء بخاری روڈ پر رات ایک بجے تک جاری رہی۔ پروگرام سے مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالغفور قاسمی، مولانا احمد علی عباسی، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب فرمایا۔ اسٹیج سیکرٹری مولانا مختار احمد مبلغ تھرپارکر اور ان کے معاون مولانا محمد علی صدیقی تھے۔ پروگرام کے میزبان مقامی مجلس کے محمد ریاض ارائیں، محمد ناصر، محمد سہیل، حافظ ذیشان محمد سلطان اور دیگر حضرات تھے۔

۴؍مئی۲۰۱۲ء مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کا جمعہ بخاری مسجد کنری، مولانا قاضی احسان احمد مسجد صدیقہ نوکوٹ، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی جھڈو، مولانا اللہ وسایا اور مولانا محمد علی صدیقی مدینہ مسجد گولارچی میں پڑھایا۔ دوسرا پروگرام بعد نماز مغرب مدرسہ خاتم النّبیین سنجر چانگ ضلع ٹنڈو اللہ یار میں ہوا جس میں مولانا سلیم اللہ خان، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالمجید دین پوری، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی اور مولانا قاضی احسان احمد کے بیانات ہوئے۔ اسٹیج سیکرٹری مولانا محمد علی صدیقی کانفرنس کے میزبان مقامی مجلس کے مولانا راشد محبوب، مفتی محمد عرفان، مولانا قادر بخش، مولانا خالد نثار تھے۔

۵؍مئی۲۰۱۲ء ختم نبوت کانفرنس حیدرآباد مسجد فاروق اعظم تلک چاڑی میں بعد نماز عشاء ہوئی جس میں مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالغفور قاسمی، مولانا قاضی احسان احمد کے بیانات ہوئے اور مولانا توصیف احمد اسٹیج سیکرٹری تھے۔ پروگرام کا انتظام مولانا عبدالسلام قریشی، مولانا سیف الرحمان آرائیں، مولانا محمد عارف قاری رفیق اللہ اور دیگر احباب نے ساتھ مل کر کیا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۲ء ص۴۹،۵۰)

کوئٹہ کی ڈائری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے زیر اہتمام سنہری مسجد میں تین روزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا جس میں تقریباً ایک سو حضرات نے شرکت کی۔ ۶؍مئی۲۰۱۲ء کو بعد نماز ظہر مولانا محمد یونس ندیم کے تعارفی بیان سے کورس کا آغاز ہوا تین سے سوا چار بجے تک مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اوصاف نبوت بیان کئے اور مرزا قادیانی کے دعاوی کا جائزہ لیا۔ سوا چار سے پونے چھ بجے تک مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان نے امام مہدی علیہ الرضوان کی اوصاف احادیث نبویہ کی روشنی میں بیان کیں۔ جب کہ مرزا قادیانی کے دعویٰ مہدویت کا

ابطال کیا۔ ۷ر مئی پونے تین سے سوا تین تک مولانا محمد یونس۔ سوا تین سے ساڑھے چار تک مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مرزا قادیانی کے دعاوی کا ابطال کیا۔ ساڑھے چار سے پونے چھ تک مولانا محمد راشد مدنی نے رفع ونزول مسیح علیہ السلام کے عنوان پر لیکچر دیا۔ ۸ر مئی تین سے ساڑھے چار بجے تک مولانا شجاع آبادی نے عقیدہ ختم نبوت آیات قرآنی اور احادیث نبویہ کی روشنی میں پر اختتامی لیکچر دیا۔ جب کہ مفتی راشد مدنی نے مرزائیت کا جنرل پوسٹ مارٹم کیا۔ اس طرح تین روزہ کورس بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ مقامی زعماء، مولانا قاری محمد عبداللہ منیر، حاجی تاج محمد فیروز، حاجی کالے خاں، حمزہ ملوک، محمد عمران خان، عبدالصمد بلوچ چاک وچوبند ہوکر شرکاء کورس کی خدمت میں مصروف رہے۔

(ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۲ء ص۵۲)

سہ روزہ تحفظ ختم نبوت اور ردقادیانیت کورس، کوئٹہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے زیر اہتمام سہ روزہ تحفظ ختم نبوت اور ردِقادیانیت کورس ۷ تا ۹ر مئی ۲۰۱۲ء کو جامع مسجد سنہری میں منعقد کیا گیا، جس میں دینی مدارس، اسکولز، کالجز، یونیورسٹی کے طلبا اور عوام الناس نے بھرپور شرکت کی۔

پہلے روز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے مبلغ مولانا محمد یونس نے شرکائے کورس کے سامنے کورس کی غرض وغایت بیان کی اور تحفظ ختم نبوت کے متعلق لیکچر دیا۔ مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے عقیدۂ ختم نبوت اور مرزا غلام احمد قادیانی کی ذات وکردار کے موضوع پر خطاب کیا۔

دوسرے روز مولانا محمد یونس نے ردِقادیانیت پر بیان کیا جب کہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مرزا قادیانی کی تضاد بیانی پر خطاب کیا اور حاضرین کو حوالہ جات نوٹ کروائے۔ مولانا محمد راشد مدنی نے عقیدہ حیات مسیح علیہ السلام پر لیکچر دیا۔

تیسرے روز مولانا محمد یونس نے قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں فرق واضح کیا اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کذباتِ مرزا پر خطاب کرتے ہوئے مرزا قادیانی کا پوسٹ مارٹم کیا۔ مولانا راشد مدنی نے جھوٹے مدعیانِ نبوت کی تاریخ پر تفصیلی لیکچر دیا۔

دریں اثنا مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی استعماری ایجنڈے کی تکمیل میں مصروف ہیں، مسلمان ختم نبوت کے عقیدے کی قدر مشترک پر متحد ہوجائیں، اہل علم حضرات فتنۂ قادیانیت کی سرکوبی کریں جو قوتیں اسلام اور مسلمانوں کی دشمن ہیں قادیانی ان قوتوں کے دوست ہیں اور دوستی کا حق ادا کررہے ہیں، مسلمانوں میں افتراق وانتشار پیدا کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی کوئی فرقہ نہیں بلکہ ایک دہشت گرد اور خطرناک گروہ ہے۔ قادیانی فتنے کی آبیاری انگریزوں نے کی ہے اور انگریزوں نے ہی مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی بنایا۔ مرزا غلام احمد قادیانی خود اس بات کا اقراری ہے کہ میں انگریز کا خودکاشتہ پودا ہوں۔ الحمدللہ! اکابرین علماء دیوبند نے نہ انگریز کو برداشت کیا اور نہ ہی انگریز کے خودکاشتہ پودے کو برداشت کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اکابرین علماء دیوبند کی ترجمان جماعت ہے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مقصد عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اور فتنہ قادیانیت کا تعاقب کرنا ہے۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸ تا ۱۵ر جون ۲۰۱۲ء ص۲۰)

ختم نبوت کانفرنس کوئٹہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد کوئٹہ میں ۱۰ر مئی ۲۰۱۲ء کو عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ملک کے نامور علماء کرام نے شرکت کی کانفرنس میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا محمد الیاس

گھسن، مولانا منظور احمد مینگل، مولانا انوار الحق حقانی، مولانا عبداللہ منیر، مولانا عبدالرحیم رحیمی، مولانا عبدالواحد، مولانا محمد یونس نے خطاب کیا۔ علماء نے خطاب کے دوران کہا کہ بلوچستان میں مذہبی فرقہ واریت نہیں۔ لیکن سازش کے تحت علماء کا مسلسل قتل ہورہا ہے جو قوتیں اسلام کے خلاف ہیں قادیانی ان کے دوست ہیں اور دوستی کا حق ادا کررہے ہیں۔ (ماہنامہ لولاک جولائی ۲۰۱۲ء ص۵۲،۵۳)

ختم نبوت کانفرنس کوئٹہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے زیراہتمام جامع مسجد گول سیٹلائٹ ٹاؤن کوئٹہ میں ۱۱ر مئی ۲۰۱۲ء کو عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ملک کے نامور علماء کرام نے شرکت کی۔ کانفرنس میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا محمد الیاس گھسن، مولانا منظور احمد مینگل، مولانا عبدالواحد، مولانا عبداللہ منیر، مولانا عبدالرحیم رحیمی، مولانا محمد یونس شیخ الحدیث مولانا عبدالباقی، شیخ الحدیث سید عبدالستار شاہ نے خطاب کیا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۲ء ص۵۳)

مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی مدظلہ کی کراچی میں تبلیغی واصلاحی مصروفیات

وسط مئی میں کراچی کے مختلف علاقوں میں تحفظ ختم نبوت کے پروگرامز منعقد کئے گئے، جن میں اکابرین مجلس تحفظ ختم نبوت اور زعماء کراچی نے خطاب کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی اور بزرگ رہنما مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی مدظلہ خصوصی طور پر ان پروگراموں میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

کراچی: ۱۲ر مئی ۲۰۱۲ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء پختون آباد گراؤنڈ میں مدرسہ سیف العلوم یوسفیہ کے تعاون سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ پختون آباد کے زیراہتمام سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت قاری سعیداللہ شمشیر اور بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں ہدیۂ نعت معروف ومشہور مداح رسول مولانا محمد اشفاق نے پیش کیا۔ کانفرنس سے شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے جانشین اور فرزند ارجمند مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، مفتی حبیب الرحمٰن اور مہمان خصوصی مولانا محمد اکرم طوفانی مدظلہ نے خطاب کیا۔ کلماتِ تشکر مدرسہ سیف العلوم عربیہ کے مہتمم حلقہ پختون آباد اور مجلس کے سرپرست مولانا راحت گل شمشیر نے پیش کئے۔

مولانا طوفانی مدظلہ نے اپنے خطاب میں جہاں قادیانیت اور مرزائیت کے فتنۂ عمیاء سے عوام الناس کو آگاہ کیا وہاں موجودہ دور میں رونماء ہونے والے دیگر فتنوں کی بھی نشاندہی کی اور عوام الناس سے اپیل کی کہ وہ اللہ اور اس کے محبوب رسول محمد عربی ﷺ سے اپنا تعلق مضبوط رکھیں اور ان فتنوں کے تعاقب کے لئے کمربستہ رہیں، رب کریم ہماری حفاظت فرمائے۔ صاحبزادہ حافظ محمد سعید لدھیانوی مدظلہ کی پُرسوز دعاء پر پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

۱۳ر مئی ۲۰۱۲ء بروز اتوار بعد نماز ظہر دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت متصل جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ پر جاں نثارانِ محمد عربی ﷺ کا ایک پُروقار ایمان پرور اجتماع منعقد ہوا، جس میں خدامِ ختم نبوت نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ الحمدللہ! اکابر علماء کرام کے خطابات ہوئے، مہمان خصوصی مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی مدظلہ کا بھی وجد آفریں بیان ہوا، انہوں نے کہا کہ آپ حضرات آئے نہیں بلکہ لائے گئے ہیں، آپ کو رحمت حق چن کر اس پروگرام میں لائی ہے اور یہ کام بہت عظیم ہے، جو آپ کو نصیب ہوا۔ دفاع ناموسِ رسالت حضرت محمد مصطفی ﷺ کی ذات کی حفاظت اور چوکیداری انتہائی عظیم اور بابرکت کام ہے، اس میں اپنی زندگی لگائیں، دونوں جہانوں کی کامیابیاں آپ کے قدم چومیں گی۔ اللہ تعالیٰ توفیق نصیب فرمائے۔ آمین!

۱۴رمئی۲۰۱۲ء بروز پیر صبح ۱۱بجے جامعہ عائشہ صدیقہ ؓ میٹروول میں مفتی عطاء الرحمٰن کے ہاں پروگرام منعقد ہوا، جس میں معززین علاقہ کی کثیر تعداد نے شرکت کی، پروگرام سے جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنما حافظ حسین احمد اور مولانا طوفانی زیدمجدہم نے خطاب کیا۔ اللہ تعالیٰ منتظمین اور مقررین کو انتہائی جزائے خیر نصیب فرمائے جنہوں نے ایمانی بہاروں پر مبنی پروگرام کا انعقاد کیا۔

۱۴رمئی۲۰۱۲ء بروز پیر بعد نماز عصر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ قذافی ٹاؤن کے زیراہتمام تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ مولانا محمد ساجد نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر سیر حاصل، فکرانگیز، دلی جذبات پر مبنی گفتگو کی۔ مولانا نے عوام پر زور دیا کہ فتنہ ہمیشہ چالاکی، عیاری اور دھوکہ سے پھیلتا ہے اور فتنۂ قادیانیت سے متعلق تو حضور ﷺ نے پیشینگوئی فرمائی ہے کہ جتنے جھوٹے مدعیانِ نبوت ہوں گے وہ جھوٹے، دھوکہ باز اور فریبی ہوں گے۔ لہٰذا مرزاغلام احمد قادیانی جھوٹا اور دھوکہ باز تھا۔ ہماری اصل ذمہ داری ان فتنوں سے عوام کو آگاہ کرنا اور دامن رسول سے وابستہ کرنا ہے۔

راقم الحروف (مولانا قاضی احسان احمد) نے بعد نمازِ مغرب بیان کیا، بندہ کے بعد پروگرام کے روح رواں مولانا طوفانی کا اردو، پشتو دونوں زبانوں پر مشتمل گرماگرم پُرمغز خطاب دلپذیر ہوا، الحمدللہ! حقیقت ختم نبوت اور استیصال قادیانیت کے عنوان پر اکابرین ملت کی قربانیوں کی داستانِ عشق ووفاء بیان کر کے سامعین کو اس کام کی حفاظت پر لگنے کے لئے دل وجان سے تیار کیا اور سب نے یک زبان ہوکر فتنۂ قادیانیت کے خلاف کمربستہ ہونے کا وعدہ کیا، رب کریم قبولیت نصیب فرمائے۔ آمین!

۱۵رمئی۲۰۱۲ء بروز منگل بعد نماز مغرب شہید ختم نبوت مولانا سعید احمد جلال پوری کے خلیفہ مجاز شہید ناموس رسالت وناموس صحابہ ؓ مولانا محمد احمد مدنی شہید کے مدرسہ جامعہ محمودیہ مدنیہ بفرزون میں درسِ قرآن کریم کی تقریب منعقد ہوئی، بیان سے قبل مدرسہ کے ہونہار کمسن طلباء نے عربی زبان میں سربلندیٔ اسلام، آزادیٔ فلسطین اور حفاظت مکہ ومدینہ پر انتہائی رقت آمیز اور جذباتی انداز میں نظم پیش کی، جس کا ثبوت مولانا طوفانی مدظلہ کا اس موقع پر آب دیدہ ہونا اور بعد میں ان بچوں کی تحسین اور تعریف کرنا ہے، بیان میں مولانا مدظلہ نے مدرسہ کے موجودہ مہتمم حضرت مدنی کے جانشین مولانا عبدالرحمٰن مدنی کی خدمات کو سراہا اور اکابر سے وابستہ رہنے اور ان کے طرزِ عمل پر قائم رہنے کی نصیحت کی۔ حضور نبی کریم ﷺ کی اپنی امت سے محبت وشفقت کے عنوان پر انتہائی محبوبانہ اور عاشقانہ انداز میں خطاب کیا کہ کوئی آنکھ اشک بار ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔ اللہ تعالیٰ دل وجان، محمد ﷺ پر قربان کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین!

۱۵رمئی۲۰۱۲ء بعد نماز عشاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ موسیٰ کالونی کے زیراہتمام جامع مسجد خلیلہ موسیٰ کالونی میں تحفظ ناموس رسالت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت ونعت رسول مقبول ﷺ کے فوراً بعد مولانا طوفانی نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ ''حب الوطن من الایمان'' پیغمبر ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ وطن کی محبت ایمان میں سے ہے، اپنے وطن کے ساتھ محبت کرنا ایمان کی علامت ہے، ہم اپنے ملک کے ساتھ محبت کرتے ہیں، یہ ہمارے ایمان کی علامت ہے۔ قادیانی جہاں دین اسلام کے دشمن ہیں وہاں اس ملک کے بھی دشمن ہیں، جب ان کے دلوں میں ملک کی محبت نہیں، دین کی محبت نہیں ہے، اللہ اور اس کے رسول کی محبت سے خالی وعاری ہیں تو لازمی بات ہے کہ ان کے پاس ایمان کی دولت کا ذرہ بھی نہیں ہے۔ لہٰذا تمام مسلمان قادیانیت کے فتنہ سے خود بھی بچیں اور لوگوں کو بھی بچائیں۔ شیزان اور دیگر قادیانی اداروں کا بائیکاٹ عشق رسول کا اہم تقاضا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا خاتمہ بالایمان فرمائے۔

۱۶رمئی۲۰۱۲ء بروز بدھ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ اورنگی ٹاؤن کے زیراہتمام دارالعلوم حنفیہ میں بعد نماز عشاء تحفظ ختم نبوت

کانفرنس منعقد ہوئی، تلاوت ونعت رسول مقبول کے بعد حلقہ بلدیہ ٹاؤن کے مبلغ مولانا عبدالحیٔ مطمئن نے کانفرنس کے اغراض ومقاصد اور جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کا مختصر الفاظ میں ذکر کیا۔اس کے بعد راقم الحروف (مولانا قاضی احسان احمد) کا تفصیلی بیان تحفظ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کا استحصال، اکابر کی قربانیوں کی روشنی میں ہوا۔رب کریم نے کمال فضل اور عنایت کا معاملہ فرمایا کہ بات سے بات اور عنوان سے موضوع کی مناسبت سے کچھ پیش کرنے کا موقع میسر آیا۔

آخری خطاب مہمان خصوصی مولانا محمد اکرم طوفانی مدظلہ کا ہوا۔مولانا نے دو باتوں کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ربوہ کا نام کیوں تبدیل کرایا گیا؟ قادیانیوں کو احمدی کہنا کیسا ہے؟ انہوں نے کہا کہ قادیانیت کی بنیاد دجل وفریب، دھوکا وعیاری پر رکھی گئی ہے اگر قادیانی دھوکا، فریب دغابازی، کذب لسانی چھوڑ دیں تو ان کی جھوٹی اور خانہ ساز دعویٰ نبوت کی عمارت یک لخت زمین بوس ہوجائے گی اور کاروبارِ نبوت بند ہوجائے گا۔مولانا نے کہا کہ قادیانی عام مسلمانوں کو اپنے جال میں پھانسنے کے لئے قرآن کریم کی آیت:''واٰوینٰھما الٰی ربوۃٍ ذاتِ قرارٍ وَّ معین (المؤمنون:۵۰)'' کا سہارا لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر ہم غلط اور ناحق ہوتے تو قرآن کریم میں ہمارے شہر کا نام کیوں آتا؟ ہماری بستی کا ذکر کیوں آتا؟ قرآن اور علم قرآن سے ناواقف ایک عام سادہ لوح مسلمان اس دھوکا کا شکار ہوجاتا ہے، مولانا نے کہا کہ یہ قادیانیوں کا دجل ہے،اس آیت کی حقیقت سے ہر مسلمان کو واقف ہونا چاہئے، یہ آیت جناب سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ سیّدہ مریم کے متعلق ہے کہ اللہ کریم فرماتے ہیں کہ:''ہم نے ان کو ٹھکانہ دیا، ایک ٹیلہ پر جہاں ٹھہرنے کا موقع تھا اور پانی نتھرا۔'' معلوم ہوا کہ آیت مبارکہ میں تو سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام اور والدہ عیسیٰ کا ذکر ہے نہ کہ مرزاغلام احمد قادیانی کی ذریت کے نوآباد شہر کا جس کا وجود قادیانیوں کے وجود کے بعد رونما ہوا۔

باقی رہا قادیانیوں کا یہ کہنا کہ ان کے شہر کا نام قرآن کریم میں ہے جس کی وجہ سے یہ شہر مقدس اور قادیانی حق پر ہیں تو اس قرآن کریم میں فرعون کا نام بھی ہے تو سارے مرزائی مرزاغلام احمد قادیانی کو فرعون کہیں اور اس قرآن میں خنزیر کا نام بھی ہے سارے قادیانی اپنے آپ کو خنزیر کے نام سے پکارا کریں تاکہ یہ بھی مقدس ہوجائیں اور برحق بھی بن جائیں۔

دوسری بات مولانا نے یہ کہی کہ قادیانیوں، مرزائیوں کو بعض سادہ لوح مسلمان اور ہمارے تعلیم یافتہ ارباب علم وفن ''احمدی'' کے لفظ سے پکارتے ہیں، یہ بالکل غلط ہے، کسی حال میں بھی کسی مرزائی یا قادیانی کو احمدی کہنا جائز نہیں ہے بلکہ یہ گناہ ہے تمام مسلمان اس بات کا خیال رکھیں اور مرزاغلام احمد قادیانی اور قادیانیوں کو مرزائی کے نام سے پکاریں، اس لئے کہ ''مرزائی'' مرزاغلام احمد قادیانی کا الہامی نام ہے مرزاغلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ مجھے الہام ہوا:''سنفرغ لک یا مرزا'' (تذکرہ طبع دوم،ص:۱۳۳)...اے مرزا! ٹھہر جا ہم ابھی تیرے لئے فارغ ہوتے ہیں...پس جب ہم مرزائیوں کو مرزا قادیانی کے الہامی نام کی طرف نسبت کرکے مرزائی کہتے ہیں تو ان کو اس پر خوش ہونا چاہئے نہ کہ ناراض۔انہوں نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ مسلمان غیرت اور حمیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے قادیانیوں اور مرزائیوں کا مکمل بائیکاٹ کریں،ان کی مصنوعات کی خرید وفروخت سے مکمل اجتناب کریں۔

۱۷؍مئی ۲۰۱۲ء بروز جمعرات بعد نماز عصر مدرسہ معارف القرآن شیریں جناح کالونی کیاڑی ٹاؤن میں ''عظمت قرآن کریم و ختم نبوت کانفرنس'' منعقد ہوئی اور ختم مشکوٰۃ شریف کی محفل بھی منعقد ہوئی۔مغرب کی نماز کے بعد تلاوت ونعت کے بعد راقم الحروف نے بیان کیا، خصوصی خطاب مولانا طوفانی مدظلہ کا ہوا۔مدرسہ کا تعارف اور علاقائی خدمات کا مختصر جائزہ مدرسہ کے مہتمم نے پیش کیا۔سامعین

سے اپیل کی کہ ہر حال میں ختم نبوت کے کام کو ترجیح دیں۔ شیزان کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ کلمات تشکر پیش کرنے کے لئے کیماڑی ٹاؤن میں جمعیت علماء اسلام کے امیر جناب مولانا قاضی فخر الحسن کو دعوت دی گئی آخر میں مولانا طوفانی مدظلہ نے مفصل خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج یہود و ہنود اور نصاریٰ تمام ملت کفر اسلام کے خلاف صف بندی کئے ہوئے ہے۔ تمام عالم کفر قادیانیوں کی پشت پناہی کر رہا ہے، لہٰذا ملت بیضاء ملتِ حنیفیہ کو بھی تردید قادیانیت کے سلسلہ میں اکٹھے ہونا ہوگا اور قادیانیت و مرزائیت کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ مدارس و مساجد، مکاتب قرآنیہ اسلام کی سربلندی کے مضبوط قلعے ہیں، ان کی حفاظت و اعانت ہمارے لئے ذخیرہ آخرت ہے، لہٰذا ان تمام امور کی طرف آپ حضرات کی ہمیشہ نظر رہنی چاہئے۔

۱۸ رمئی ۲۰۱۲ء کو عرفات مسجد منورہ میں جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا طوفانی مدظلہ نے کہا کہ اے غیور مسلمانو! حضور ﷺ ہمارے آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کسی نبی نے نہیں آنا بلکہ جو مائیں نبی جنا کرتی تھیں، خالق کائنات کے خزانہ میں وہ مائیں ہی ختم ہوگئی ہیں۔ لہٰذا حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، اب کوئی اور نبی نہیں آئے گا، اپنے عقیدہ کی اصلاح ضروری ہے، اعمال کی تکمیل و اصلاح ضروری ہے، نماز، روزہ، عبادات کا شوق، فکر آخرت، جنت کے حصول کا شوق، جہنم سے بچنے کا داعیہ ہر مسلمان کے دل و دماغ میں ہر وقت بیدار رہنا چاہئے، اس میں ہماری کامیابی و کامرانی ہے۔ قادیانی فتنہ سے امت کو بچانا ہر اس شخص کی ذمہ داری ہے جس نے محمد ﷺ کا کلمہ پڑھا ہے، آپ یقین کریں محمد ﷺ کی ذات اتنی بلند ذات ہے جن کی عظمت کے معترف اپنے تو اپنے غیر بھی تھے، دوست تو دوست دشمن بھی عظمتوں کے قائل تھے، تاریخ ان حقائق سے بھری پڑی ہے، ہمیں بھی غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے تحفظ ختم نبوت کے کام میں آگے بڑھنا ہے اور دشمنانِ رسول عربی ﷺ کا راستہ روکنا ہے۔ شیزان مرزائیوں کی کمپنی ہے، اس کی تمام مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ اسلامی غیرت و حمیت اور قرآن و سنت کا تقاضا ہے۔

۱۸ رمئی ۲۰۱۲ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء بلدیہ ٹاؤن کی جدید تعمیر سے آراستہ و پیراستہ جامع مسجد بلال میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اکرم طوفانی مدظلہ نے خطاب کیا۔ مولانا نے نہایت دل سوز اور جذباتی انداز میں بیان کیا اور مسلمانوں میں اپنے نبی کریم ﷺ سے متعلق غیرت ایمانی دکھانے کا جذبہ پیدا کیا اور کہا کہ ہمیں دنیا میں اپنے عزیز و اقارب کا ہر رشتہ یاد ہے، یہ میرے والد ہیں، یہ میری والدہ ہیں، یہ میرا بیٹا ہے، غرضیکہ استاد و شاگرد، پیر و مرشد، نوکر، مالک، سارے رشتے یاد ہیں مگر ان میں سب سے باوفا، قیمتی، مؤثر، محبتوں، شفقتوں، عظمتوں سے پُر رشتہ اور اس کے تقاضے کچھ بھی یاد نہیں۔ یاد رکھیں دنیا کے سارے رشتے راستہ میں دم توڑ جائیں گے۔ رشتۂ وفا محمد ﷺ کام آئے گا۔ آیئے! آگے بڑھیں تحفظ ختم نبوت کے کام کو فروغ دیں، اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کے خدام، رفقاء، معاونین، محبین کو اپنی طرف سے کمال جزائے خیر نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین!　　(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی یکم تا ۷ رجون ۲۰۱۲ء ص ۲۶)

ختم نبوت کانفرنس خانوزئی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد خانوزئی میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ۱۴ رمئی ۲۰۱۲ء کو منعقد ہوئی جس میں عالمی مجلس بلوچستان کے مبلغ مولانا محمد یونس، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالواحد نے عوام الناس کے عظیم اجتماع سے خطاب کیا۔　　(ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۲ء ص ۵۳)

ختم نبوت کانفرنس ژوب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد ژوب میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ۱۵؍مئی ۲۰۱۲ء قبل ازعصر منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مقامی امیر شیخ غلام حیدر نے کی کانفرنس سے مولانا عبدالواحد کوئٹہ، صوبائی مبلغ مولانا محمد یونس ندیم اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ کانفرنس عشاء کی نماز تک جاری رہی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۲ء ص۵۳)

ختم نبوت کانفرنس لورالائی

عالمی مجلس بلوچستان کے زیر اہتمام لورالائی میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ۱۵؍مئی ۲۰۱۲ء کو منعقد ہوئی جس میں عالمی مجلس بلوچستان کے مبلغ مولانا محمد یونس، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا عبدالواحد نے عوام الناس کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ علامہ کاشمیری نے فرمایا تھا کہ قادیانی فتنہ سب سے خطرناک فتنہ ہے۔ اگر نجات اخروی چاہتے ہو تو حضور ﷺ کی ختم نبوت کا تحفظ کرو۔ علماء کرام نے کہا کہ جنت میں جانے کا مختصر ترین راستہ تحفظ ختم نبوت کا کام ہے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۲ء ص۵۳)

سہ ماہی اجلاس مبلغین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں اور مبلغین کا سہ ماہی اجلاس ۲، ۳؍رجب المرجب ۱۴۳۳ھ ۲۴، ۲۵؍مئی ۲۰۱۲ء دفتر مرکزیہ میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی تین نشستیں ہوئیں۔ پہلی نشست کی صدارت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری دامت برکاتہم نے کی۔ ۲۴؍مئی کو بعد نماز ظہر منعقد ہوکر عصر کی نماز تک جاری رہی۔ دوسری نشست کی صدارت حافظ محمد ثاقب مدظلہ گوجرانوالہ نے کی۔ جو ۲۵؍مئی ظہر کے بعد سے عصر تک جاری رہی۔ تیسری نشست عصر کے بعد سے مغرب تک جاری رہی۔

اجلاس میں چناب نگر ختم نبوت کورس کے انتظامات کو آخری شکل دی گئی۔

کورس انتظامیہ: مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا محمد خبیب، مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا محمد احمد و اساتذہ کرام جامعہ ختم نبوت چناب نگر ہوں گے۔

اساتذہ کرام: میں مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی، مولانا عبدالقدوس خان قارن گوجرانوالہ، مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا غلام مرتضیٰ ڈسکہ، مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا محمد طیب فاروقی اسلام آباد۔

لولاک: خریداران لولاک سے درخواست کی گئی کہ وہ اپنے رسالہ کو برقرار رکھنے کے لئے تجدید کرالیں اور ۱۴۳۴ء ذوالحجہ تک کا چندہ بھجوادیں۔

خطبات جمعہ: مبلغین نے ملتان شہر کی ۳۸؍مساجد میں جمعۃ المبارک کے خطبات دیئے۔

انبیاء کرام علیہم السلام پر بنائی جانیوالی فلمیں: یورپ، مراکش، ایران سے ریلیز ہونے والی فلمیں جن میں انبیاء کرام علیہم السلام کا کردار بداخلاق، بدعقیدہ اور بدکردار لوگوں کے ذریعہ فلمایا گیا یا مسلمان اداکاروں کے ذریعہ کافروں کا کردار فلمایا گیا پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا گیا کہ انبیاء کرام علیہم السلام پر بنائی جانے والی فلموں پر پابندی عائد کی جائے اور مسلمان ناظرین سے کہا گیا کہ ان کے لئے ایسی فلمیں دیکھنا حرام اور ناجائز ہے۔ دیکھنے والے اللہ پاک سے معافی مانگیں۔ نیز طے ہوا کہ مولانا محمد طیب فاروقی اسلام آباد کے علماء

کرام کا ایک وفد لے کر اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئر مین مولانا محمد خان شیرانی، قائمہ کمیٹی کے چیئر مین جناب نسیم احمد سے ملاقات کر کے کردار ادا کرنے کی درخواست کریں۔ نیز اس سلسلہ میں راقم الحروف (مولانا محمد اسماعیل) وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے جنرل سیکرٹری اور اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن مولانا قاری محمد حنیف جالندھری سے ملاقات کر کے آواز بلند کرنے کی درخواست کریں۔

علماء کرام کے قتل کی مذمت: مفسر قرآن مولانا محمد اسلم شیخوپوری، مولانا نصیب خان استاذ الحدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن کے دست راست مولانا سید محسن شاہ کے قتل کی مذمت کی گئی۔ نیز بنت امیر شریعت محترمہ سیدہ ام کفیل بخاری، مولانا محمد شریف نعمانی کہروڑپکا، قاری عزیز الرحمٰن بہاول پور گھلواں، مبلغ مظفر گڑھ قاضی عبدالخالق کی پھوپھی صاحبہ کی وفات پر دلی افسوس کا اظہار کرتے ہوئے ان کی مغفرت کی دعاء کی گئی۔

مخلوط تعلیم کی مذمت: سرکاری اداروں میں پہلی کلاس سے مخلوط تعلیم شروع کرنے کی مذمت کی گئی اور اسے اخلاقی بے راہ روی کا پیش خیمہ قرار دیتے ہوئے فیصلہ واپس لینے کا مطالبہ کیا گیا۔

ختم نبوت لائرز فورم: لاہور میں ختم نبوت لائرز فورم کے قیام کا خیر مقدم کرتے ہوئے دوسرے علاقوں میں فورم کے قیام کی حوصلہ افزائی اور تعاون کا فیصلہ کیا گیا۔

بار ایسوسی ایشنوں سے خطاب: تمام مبلغین کو ہدایت کی گئی کہ مرکزی حضرات کے دوروں کے موقع پر بار ایسوسی ایشنوں سے خطاب کا پروگرام بنا کر وکلاء کو اس فتنہ سے باخبر کیا جائے۔

نیٹو سپلائی بحالی کی مذمت: اجلاس میں نیٹو سپلائی کے مجوزہ سرکاری پروگرام کی مذمت کی گئی اور اجلاس میں کہا کہ قوم سلالہ چیک پوسٹ پر امریکی حملہ پر صرف معافی نہیں بلکہ امریکیوں سے مکمل انخلا چاہتی ہے۔ نیز پارلیمنٹ کی قرارداد پر مکمل عملدرآمد کا مطالبہ کیا گیا۔

آئندہ سہ ماہی کے لئے کتاب: آئندہ سہ ماہی کے لئے قادیانی شبہات کے جوابات جلد سوم طے ہوئی۔ جس کا مطالعہ اور تلخیص کی جائے گی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۲ ص ۴۸، ۴۹)

حیدرآباد میں ردقادیانیت کورس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام دفتر ختم نبوت آٹو بھان روڈ میں یکم، ۲ اور ۳؍جون ۲۰۱۲ء کو تین روزہ ردقادیانیت کورس زیرنگرانی مولانا عبدالسلام قریشی منعقد ہوا۔ یکم؍جون بعد نماز مغرب افتتاحی بیان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میرپور خاص کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی کا ہوا جس میں انہوں نے کورس کی غرض وغایت اور اہمیت بیان کی۔ دوسرا بیان مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا ہوا جس میں انہوں نے اوصاف نبوت پر گفتگو کی اور مرزا قادیانی کے کذاب ودجال ہونے کے پندرہ دلائل بیان کئے۔ مہمان خصوصی قاری منظور الحق تھے۔ کورس رات گئے تک جاری رہا۔ ۲؍جون کو افتتاحی بیان مولانا توصیف احمد کا ہوا۔ جب کہ مولانا شجاع آبادی رفع ونزول مسیح علیہ السلام قرآن وسنت کی روشنی میں بیان کیا۔ آخر میں سوال وجواب کی نشست ہوئی۔ ۳؍جون کو مولانا محمد علی صدیقی نے امام مہدی علیہ الرضوان پر گفتگو کی۔ جب کہ مولانا شجاع آبادی نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت، قرآن، احادیث نبویہ، اجماع امت اور قیاس کی روشنی میں پر لیکچر دیا۔ مہمان خصوصی مولانا سیف الرحمٰن آرائیں تھے۔ ان کا آخری مختصر بیان بھی ہوا۔ دعاء مولانا عبدالسلام قریشی نے کی۔ کورس میں ایک سو سے زائد علماء کرام، عصری تعلیمی اداروں کے طلبہ نے شرکت کی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان اگست ۲۰۱۲ء ص ۵۳)

تین روزہ تربیتی ختم نبوت کورس کوٹ ادو

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد اللہ والی کوٹ ادو میں تین روزہ تربیتی ختم نبوت کورس منعقد کیا گیا۔ بتاریخ ۱۰،۱۱،۱۲ ؍رجب بروز ہفتہ، اتوار اور پیر روزانہ پہلی نشست بعد نماز مغرب شروع ہوتی اور نماز عشاء تک جاری رہتی اور پھر دوسری نشست بعد نماز عشاء شروع ہوتی اور تقریباً، دوگھنٹہ تک جاری رہتی۔ پہلے دن مولانا غلام حسین جھنگ سے تشریف لائے اور دونوں نشستیں انہوں نے پڑھائیں۔ جب کہ دوسرے دن کی پہلی نشست میں مولانا عبدالستار لیہ سے تشریف لائے اور انہوں نے سبق پڑھایا اور دوسری نشست میں مولانا منیر احمد نعمانی آف علی پور نے بیان فرمایا۔ تیسرے دن کی پہلی نشست میں مولانا محمد ادریس، مولانا مفتی زین العابدین، مولانا قاضی عبدالخالق نے بیان فرمایا اور آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماء مولانا محمد اکرم طوفانی نے دوگھنٹے بیان فرمایا۔ جماعت ختم نبوت کے ضلعی مبلغ مولانا قاضی عبدالخالق نے مسجد کی انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا اور بھائی محمد خالد انصاری، شیخ عابد، عطاء اللہ، خالد محمود، محمد اسلم، محمد عمران، فاروق، ناصر چمن، شیخ انتظار اور خادم مسجد قاری طاہر کا بھی شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے کورس کو کامیاب بنانے میں محنت کی۔

(ماہنامہ لولاک ملتان اگست ۲۰۱۲ء ص ۵۴)

گوجرانوالہ میں ردقادیانیت کورس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۹،۱۰،۱۱ ؍جون ۲۰۱۲ء جامع مسجد حنفیہ کلر آبادی عالم چوک گوجرانوالہ میں سہ روزہ ردقادیانیت کورس منعقد ہوا۔ کورس کا دورانیہ مغرب سے عشاء تھا۔ کورس کا افتتاح مولانا زاہد الراشدی مدظلہ کے افتتاحی کلمات سے ہوا۔ مولانا غلام مرتضیٰ ڈسکہ، مولانا فقیر اللہ اختر سیالکوٹ، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا محمد عارف شامی گوجرانوالہ نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور فضیلت حیات اور رفع ونزول عیسیٰ السلام اور امام مہدی علیہ الرضوان، مرزا قادیانی کے دعاوی باطلہ پر لیکچر دیئے۔ اختتامی کلمات مجلس گوجرانوالہ کے امیر مولانا محمد اشرف مجددی نے سرانجام دیئے۔ جب کہ میزبانی کے فرائض مولانا حافظ فضل الرحمٰن اور حاکم علی نے سرانجام دیئے۔

(ماہنامہ لولاک ملتان اگست ۲۰۱۲ء ص ۵۳)

ختم نبوت کانفرنس ملکوال

۲۱ ؍جون ۲۰۱۲ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب میلاد چوک ملکوال ضلع منڈی بہاؤالدین میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت حافظ محمد ادریس نے کی۔ جب کہ نعت رسول مقبول ﷺ امین برادران نے پیش کی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض قاری عبدالواحد اور منڈی بہاؤالدین کے مبلغ مولانا محمد قاسم نے سرانجام دیئے۔ مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا محمد عمر عثمانی، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا مفتی کفایت اللہ نے خطاب فرمایا۔ قراردادیں مولانا مفتی صفدر علی نے پیش کیں۔ آخری بیان مولانا محمد عالم طارق کا ہوا اور اختتامی دعاء بھی انہوں نے فرمائی۔ کانفرنس رات ڈیڑھ بجے اختتام پذیر ہوئی۔

(ماہنامہ لولاک ملتان ستمبر ۲۰۱۲ء ص ۵۶)

ستائیسویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس برمنگھم

پہلی نشست: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۴ ؍جون ۲۰۱۲ء بروز اتوار سینٹرل مسجد برمنگھم میں ستائیسویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ پہلی نشست میں اپنے صدارتی خطاب میں امیر مرکزیہ شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ نے

کہا کہ منکرین ختم نبوت نے مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنا مقتدا اور نبی مان کر حضور اکرم ﷺ سے اپنا رشتہ ختم کر لیا ہے۔ وہ اسلام کے بھی باغی ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے بھی باغی ہیں۔ انہوں نے خود اپنا راستہ مسلمانوں سے علیحدہ کر لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خاص مسلم اکثریتی اور اسلامی ممالک میں بھی آج مسلمان کو مسلمان رہنے کے لئے سخت محنت اور قربانی کی ضرورت ہے اور آپ لوگ تو ایسے ملک میں رہتے ہیں جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں اور پھر ان ممالک میں مسلمانوں سے متعلق اچھے جذبات نہیں پائے جاتے۔ مسلمان ہمیشہ مخالف پروپیگنڈا کا شکار رہتے ہیں اور غلط فہمیوں اور بدگمانیوں کی وجہ سے ایک آزمائش میں ہیں اور مشکل زندگی گزار رہے ہیں۔ وہاں اپنے تشخص کو برقرار رکھنے اور اپنی نسل کے ایمان وعقیدہ کی حفاظت کے لئے تو بہت زیادہ محنت اور جانفشانی کی ضرورت ہے۔ اس لئے علماء سے اپنا تعلق جوڑیں اور اپنے اور اپنی نسلوں کے ایمان وعقیدہ کے تحفظ کے لئے بھرپور محنت کریں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری غفلت اور بے توجہی سے ہم اپنا دینی تشخص بھی کھو بیٹھیں۔

کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خالص دینی اور مذہبی تنظیم ہے جس کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ مجلس اسلامی سرحدوں کی حفاظت کا فریضہ انجام دی رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کے سر پر ختم نبوت کا تاج سجایا اور آپ کو تمام انبیاء کا سردار بنایا اور آپ پر قصر نبوت کی تکمیل فرمادی جو بھی آپ کے اس اعزاز کو چھیننے اور آپ کی ختم نبوت پر ڈاکا ڈالنے کی کوشش کرے گا۔ ہم اسے ایک لحہ کے لئے بھی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم منکرین ختم نبوت سے بھی کہتے ہیں کہ وہ سو سال سے زیادہ تاویل در تاویل کے چکر میں پھنسے ہوئے ہیں۔ وہ اسلام کی صحیح تعلیمات کا مطالعہ کریں اور مرزا غلام احمد قادیانی کو چھوڑ کر آنحضرت ﷺ کے دامن سے وابستہ ہو جائیں۔

جمعیت علماء ہند کے راہنما مولانا محمود مدنی نے کہا کہ ختم نبوت کا عقیدہ قرآن کریم کا بیان کردہ عقیدہ ہے جو آپ ﷺ کے علوم کے امین و وارث صحابہ کرامؓ نے آگے امت تک پہنچایا اور اس عقیدہ کی حفاظت کر کے امت کو درس دیا کہ اس عقیدہ کی حفاظت جان ومال کی حفاظت سے زیادہ ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان غیر مسلم ممالک میں اپنے بچوں اور اولاد کی دینی تربیت کرنا ضروری ہے اور اس کی ایک ہی صورت ہے کہ یہاں مسلمان مدارس قائم کریں، اسلامی اسکول قائم کریں اور اپنے بچوں کو دینی ماحول دیں۔ تاکہ یہاں کے مادر پدر آزاد ماحول سے ان کو بچایا جاسکے۔

اقرأ روضۃ الاطفال کے ڈائریکٹر اور ختم نبوت کے راہنما مفتی خالد محمود نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام امن وآشتی کا مذہب ہے۔ اسلامی حکومت اپنے ذمی شہریوں کے جان ومال اور عزت وآبرو کی ضامن ہوتی ہے۔ اسلام کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں۔ اسلام تو بدامنی اور دہشت گردی کو انسانی فلاح وسکون کے لئے زہر قاتل قرار دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نجات کا مدار حضور اکرم ﷺ پر ایمان لانا اور آپ کے لائے ہوئے دین کو ماننا ہے اور یہ عقیدۂ ختم نبوت پر ایمان کی صورت میں ہی ممکن ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر خدانخواستہ بفرض محال یہ تسلیم کر لیا جائے کہ آپ ﷺ کے بعد بھی کوئی نبی آسکتا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلے گا کہ اب مدارِ نجات آنحضرت ﷺ کی ذات نہیں۔ بلکہ اس دوسرے نبی پر ایمان لانے سے نجات ہوگی تو قادیانیت نے نئی نبوت کا جھگڑا کر کے دراصل مسلمانوں کے مرکز وفاداری کو بدلنے کی کوشش ہے اور ان کا عقیدت ومحبت کا رشتہ حضور اکرم ﷺ سے کاٹ کر مرزا غلام احمد قادیانی سے جوڑنے کی کوشش کی ہے۔ مکہ ومدینہ کی چھاتیوں کو خشک قرار دے کر قادیان کو دین کا مرکز اور عقیدت کا محور بنا کر پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا کے ناظم اعلیٰ مفتی ظفر اقبال نے کہا کہ دین دشمن طاقتوں نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ مسلمان انتشار و

خلفشار کا شکار رہیں۔ علماء کرام کے اختلافات کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے۔ میں تمام علماء کرام خصوصاً دیوبندی مکتبہ فکر کے علماء سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ آپس کے اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر متحد ہوکر کام کریں اور ایک مضبوط قوت بن کر دین کی محنت وکوششوں کو بروئے کار لائیں۔

مولانا خلیل الرحمٰن نے کہا کہ فتنۂ قادیانیت ہندوستان میں پیدا ہوا اور پاکستان میں پروان چڑھا۔ اس لئے پاکستان کے علماء کرام اس فتنہ کی سنگینی سے زیادہ واقف ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے علماء کرام یہاں آ کر ہمیں اور برطانیہ کے مسلمانوں کو اس فتنہ سے آگاہ کرتے ہیں۔

ختم نبوت یوکے کے راہنما مفتی سہیل احمد نے کہا کہ مرزاغلام احمد قادیانی نے اپنے دعوؤں کے ذریعہ جہاں مسلمانوں کو دھوکا دینے کی کوشش کی۔ وہاں مسلمانوں کو تقسیم کرنے کی بھی کوشش کی۔ مرزاغلام احمد قادیانی نے ان دعوؤں کے ذریعہ اپنی راہ مسلمانوں سے جدا کرلی ہے۔ اب ان کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔

ختم نبوت انگلینڈ کے مبلغ مفتی محمود الحسن نے کہا کہ قادیانی اپنی مظلومیت کا ڈھنڈورا پیٹ کر غیرمسلموں کی ہمدردیاں حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ سب ڈھونگ ہے۔ انہوں نے کہا کہ لوگ قادیانیوں کی چالوں کو سمجھنے لگے ہیں اور اب وہ ان کے دام میں آنے کے لئے تیار نہیں۔

آسٹریلیا سے آئے ہوئے مہمان مقرر شیخ شادی فلسطینی نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ ہم دل وجان سے اس کی حفاظت کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنی اولاد کو دین کے عقائد سمجھانے چاہئیں۔ خصوصاً حضور اکرم ﷺ کی محبت وعقیدت ان کے دلوں میں بٹھانی چاہئے کہ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں کامیابی آپ ﷺ کے طریقہ سے وابستہ ہے۔

کانفرنس کا آغاز قاری قمرالزماں کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جب کہ ہدیۂ نعت پاکستان کے مشہور نعت خوان حافظ ابوبکر حیدری اور قاری عزیزالرحمٰن شاہ نے پیش کیں۔ کانفرنس کی اس نشست سے قاری فیض اللہ چترالی، قاری عبدالرزاق رحیمی، حافظ محمد اقبال، مولانا امداداللہ قاسمی، مولانا اسماعیل رشیدی، قاری تصورالحق، مفتی محمد اسلم اور دیگر علماء کرام نے بھی خطاب کیا۔

دوسری نشست: عقیدہ ختم نبوت نے پوری امت مسلمہ کو متحد کردیا ہے اور انہیں وحدت کی لڑی میں پرودیا ہے۔ اس عقیدہ نے ہمیں ایک ایسے مضبوط رشتہ میں منسلک کردیا ہے جسے زمینی حدود وقیود، زبان ورنگ اور نسل وتہذیب کی تفریق ختم نہیں کرسکتی۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ مولانا خواجہ عزیز احمد نے کانفرنس کی دوسری نشست سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کسی خاص جماعت یا کسی خاص طبقہ کی ذمہ داری نہیں بلکہ اس کی حفاظت کرنا تمام مسلمانوں کا مذہبی فریضہ ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ اور یورپ کے امیر حافظ محمد نگین نے کہا کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ وہ ہمیشہ امن وسلامتی کا درس دیتا ہے اور جھگڑے فساد سے روکتا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اسلام کی سدابہار تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے ہمیشہ سلامتی کا راستہ اختیار کیا ہے۔ ہاں جب کبھی کسی نے مسلمانوں کو مغالطہ میں ڈالا اور اپنے باطل نظریات وعقائد کو دجل وتلبیس سے مسلمانوں میں پھیلانا چاہا تو ہم نے دلائل کی بنیاد پر ان مغالطوں کو دور کرنے کی کوشش کی ہے اور ہمیشہ دلیل سے اپنی بات سمجھائی ہے۔

کانفرنس سے خطاب کرتے علامہ ڈاکٹر خالد محمود نے کہا کہ مرزاغلام احمد قادیانی نے اجرائے نبوت کا عقیدہ پیش کرکے امت مسلمہ میں انتشار وخلفشار پیدا کیا ہے۔ فتنہ قادیانیت کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلمانوں کو باہمی اختلافات اور غلط فہمیوں کو فراموش کرکے

اتحاد واتفاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ آج کا دور امت مسلمہ کے لئے بڑے فتنوں کا دور ہے۔ لیکن آج کا سب سے بڑا المیہ پورے اسلامی معاشرہ پر مغربی تہذیب کی یلغار ہے۔ نئی نسل کے دماغ کو بے دینی کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ دین اسلام اور اسلاف سے نفرت و بیزاری پیدا کرنے کے لئے ان کے ذہنوں میں طرح طرح کے شکوک وشبہات پیدا کئے جارہے ہیں۔ تہذیب جدید کے متوالے یہود ونصاریٰ اور غیروں کی نقالی اور ان کی تہذیب وتمدن کو اپنانے میں اپنے لئے فخر محسوس کررہے ہیں۔

مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی نے کہا کہ حضور اکرم ﷺ سے محبت وعقیدت عین ایمان ہے۔ اگر کسی کے دل میں آپ کی محبت نہیں تو اس کے ایمان پر اعتبار نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ محبت رسول کا تقاضا ہے کہ ہم آپ کی سیرت وصورت کو اپنائیں۔ آپ کے طریقہ پر چلیں۔ آپ کے دوستوں سے محبت کریں اور آپ کے دشمنوں کو اپنا دشمن سمجھیں۔ ناروے سے آئے ہوئے مہمان مولانا مفتی طارق عثمان نے کہا کہ قادیانی حضرات ان ملکوں میں آنے والے نئے مسلمان نوجوانوں کو گھیرنے اور انہیں گمراہ کرکے اپنے جال میں پھنسانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن الحمدللہ! علماء کی محنت اور صحیح راہنمائی کی وجہ سے انہیں اپنے مذموم مقاصد میں کامیابی نہیں ہوتی۔ علماء کرام ہر میدان میں دین کی صحیح تصویر اور اس کی اصل تعلیمات سے عوام الناس کو آگاہ کرتے ہیں۔ اس لئے یورپ کے مسلمانوں کو خصوصیت سے چاہئے کہ وہ علماء سے جڑے رہیں۔ ان سے ہمیشہ رابطہ رکھیں۔ اس لئے کہ جو لوگ علماء سے رابطہ نہیں رکھتے مسلمانوں کی اجتماعیت سے علیحدہ ہوتے ہیں۔ وہ شیطان کا جلد شکار ہوجاتے ہیں۔

مولانا محمد ابراہیم بریڈفورڈ نے اپنے خطاب میں کہا کہ قادیانیت کا فتنہ بہت بڑا فتنہ ہے۔ کیونکہ یہ دجل سے کام لیتا ہے اور مسلمانوں میں گھس کر اسلام اور مسلمان کے نام سے فتنہ پھیلاتا ہے۔ ان کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے شراب کی بوتل پر زمزم کا لیبل لگاکر اسے فروخت کیا جائے۔ اس وجہ سے اس فتنہ کی سنگینی بہت بڑھ جاتی ہے۔

بنگلہ دیش کے مہمان مقرر مولانا فرید مسعود نے کہا کہ اسلام اللہ کا پسندیدہ دین ہے۔ اس دین کے بعد اب کسی اور دین کی ضرورت نہیں۔ حضور اکرم ﷺ سے وابستہ ہوجانے کے بعد اب کسی اور طرف دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ ڈنکاسٹر کے مولانا ابوبکر نے کہا کہ قادیانیوں نے حضور اکرم ﷺ کے آستانے سے ہٹانے کے لئے اپنی نبوت کا شوشہ چھوڑا اور مرزاغلام احمد قادیانی نے اپنے خودساختہ الہامات کے ذریعہ ایک نیا دین پیش کیا قادیانی بظاہر اسلام کا مقدس نام لیتے ہیں۔ مگر اس میں سراسر کفر پوشیدہ ہے۔ قادیانیت استعمار کا خود کاشتہ ایسا خاردار پودا ہے جس میں الجھ کر امت کا اتحاد تار تار ہوچکا ہے۔

بلجیم کے مولانا عبدالحمید نے کہا کہ چودہ سو سال سے کئی افراد نے نبوت کے دعوے کئے۔ مگر اپنے برے انجام سے دوچار ہوئے۔ امت نے کسی جھوٹے مدعی نبوت کو تسلیم نہیں کیا۔ لندن کے شیخ ممتاز الحق نے کہا کہ نبوت کی ابتداً حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی اور آنحضرت ﷺ پر آکر ختم ہوگئی۔ ظلی، بروزی کے لاحقے، سابقے دجل اور فریب ہیں، سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکا دینے کی کوشش ہے۔

مولانا مفتی وقاص نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت میں امت کی وحدت کا راز پوشیدہ ہے اور اس امت کی بقاء کا ضامن ہے اگر یہ عقیدہ درمیان سے نکل جائے تو امت امت نہ رہے گی بلکہ نبوتوں کے دعوؤں سے امتیں جنم لیں گی۔ باٹلی کے مولانا محمد ایوب سورتی نے کہا کہ جب حضور اکرم ﷺ کی عزت وناموس کا مسئلہ آتا ہے تو پوری امت اس کی حفاظت کے لئے ایک جان ہوتی ہے اور اس کے لئے اپنا تن من دھن اور اپنی اولاد قربان کرنے کے لئے تیار ہوجاتی ہے۔

کانفرنس کی اس نشست سے مولانا شبیر احمد، مولانا اسلام علی شاہ، پیر محمد انور، حافظ اظہر اور دیگر علماء کرام نے بھی خطاب کیا۔

سینٹرل مسجد برمنگھم کے خطیب مولانا محمد اسماعیل رشیدی نے مختلف شہروں اور ممالک سے آنے والے علماء ومشائخ اور شرکائے کانفرنس کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور عظیم الشان کانفرنس کو کامیاب بنانے پر مبارکباد پیش کی۔

دوسری نشست کی صدارت مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ مولانا خواجہ عزیز احمد نے کی۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت قاری افضال نے حاصل کی۔ جب کہ ابرار شاہ نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں ہدیہ نعت پیش کیا۔ امیر مرکزیہ مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب کی دعاء پر کانفرنس کا اختتام ہوا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان اگست ۲۰۱۲ء ص ۴۹ تا ۵۲)

ردقادیانیت کورس اشرف المدارس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ کے زیر اہتمام ۲۴؍جون ۲۰۱۲ء بروز اتوار ۲۷ویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس برمنگھم زیر صدارت امیر مرکزیہ شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ منعقد ہوئی۔ دیگر اکابرین اور زعماء ملت کے علاوہ مولانا اللہ وسایا بھی حسب سابق کانفرنس سے تقریباً ۲۲ دن پہلے برطانیہ کی سرزمین پر قدم رنجا فرما ہوئے تھے۔ کانفرنس ختم ہونے کے بعد ۲۷؍جون ۲۰۱۲ء کو واپس کراچی تشریف آوری ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے رب کریم مولانا اللہ وسایا مدظلہ کو صحت وعافیت والی طویل زندگی نصیب فرمائے۔

آپ کی کراچی آمد سے قبل یہاں پر آپ کے پروگرام ترتیب دیئے گئے تھے، چنانچہ طے شدہ پروگرام کے مطابق ۲۷؍جون صبح دس بجے ہی پاکستان کی عظیم روحانی وعلمی درسگاہ جامعہ اشرف المدارس میں طلباء کرام کو فتنہ قادیانیت اور ردِعیسائیت کورس پر لیکچر دینے کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ کورس تین روز تک جاری رہا۔ آپ روزانہ صبح کے وقت تشریف لے جاتے اور سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات، رفع ونزول اور امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور جیسے انتہائی اہم عنوانات پر مدلل اور سیر حاصل لیکچر دیتے، جن کا خلاصہ پیش خدمت ہے:

سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں آپ نے ارشاد فرمایا کہ سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق امت مسلمہ کا عقیدہ ہے کہ آپ سیّدہ مریم علیہا السلام کے بطن مبارک سے محض جبرائیل کی پھونک سے پیدا ہوئے، بنی اسرائیل کے آخری نبی بن کر مبعوث ہوئے، یہود ونصاریٰ نے ان سے بغض وعداوت کا معاملہ کیا، سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کی مذموم سازش تیار کی۔ اللہ تعالیٰ نے یہود ونصاریٰ کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملاتے ہوئے عیسیٰ بن مریم کو اس جسم عنصری کے ساتھ زندہ آسمان پر اٹھالیا۔

قربِ قیامت میں دجال رونما ہوگا تو سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام امت مسلمہ کو اس کے فتنہ سے بچانے کے لئے دوبارہ آسمان سے زمین پر نزول فرمائیں گے۔ دجال کو قتل فرمائیں گے۔ دنیا میں آپ کا نزول ایک امام عادل اور غلام مصطفیٰ کی حیثیت سے ہوگا، آپ کا دوبارہ تشریف لانا ختم نبوت کے عقیدہ کے منافی نہیں ہے اس لئے کہ آپ کو حضور ﷺ سے پہلے نبوت دی گئی تھی۔

اس کے علاوہ دیگر نشانیاں وضاحت کے ساتھ بیان فرمائیں جن کا احادیث طیبہ میں تفصیلی تذکرہ موجود ہے۔ تفصیل کے لئے مراجعت فرمائیں۔ (التصریح بما تواتر فی نزول المسیح)

سیّدنا مہدی علیہ الرضوان سے متعلق گفتگو فرماتے ہوئے مولانا اللہ وسایا نے ارشاد فرمایا کہ ایک بات تو یہ یاد رکھیں کہ امام مہدی علیہ الرضوان اور سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام دو الگ الگ شخصیتیں ہیں، قادیانیوں کے نظریئے کے مطابق ایک شخصیت ہے، یہ درست اور صحیح نہیں ہے، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام الگ شخصیت کا نام ہے اور سیّدنا امام مہدی علیہ الرضوان الگ شخصیت ہے۔

سیّدنا مہدی علیہ الرضوان کا ظہور عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے ہوگا۔ سیدنا مہدی علیہ الرضوان کا نام حضور ﷺ کے نام پر محمد اور والد کا نام

حضورﷺ کے والد کے نام پر عبداللہ ہوگا۔ حضرت فاطمۃ الزہراءؓ کی اولاد میں سے ہوں گے یعنی حسنی حسینی ہوں گے۔

مسلمانوں کے خلیفہ کی وفات پر مہدی علیہ الرضوان مدینہ پاک چھوڑ کر مکہ مکرمہ تشریف لے جائیں گے۔ دوران طواف لوگ آپ کو پہچان لیں گے اور بیعت کی درخواست کریں گے، آپ انکار فرمائیں گے، دوسری طرف اصرار ہوگا، مقامِ ابراہیم اور حجرِ اسود کے درمیان لوگ بیعت کریں گے۔ آپ سات سال حکومت کریں گے۔

آپ کے زمانہ میں پوری دنیا میں خیر وبرکت پھیل جائے گی، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ دجال کا خروج پہلے ہو چکا ہوگا، امام مہدی کے لئے فجر کی نماز کی اقامت کہی جا چکی ہوگی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے امام مہدی نماز کی امامت کی درخواست کریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام انکار کریں گے۔ امامت امام مہدی علیہ الرضوان ہی فرمائیں گے، اس امت کے اعزاز واکرام میں یہ تمام تر تفصیلات احادیث کی کتب میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان امور کی روشنی میں ہمیں اپنے ایمان ویقین کی حفاظت نصیب فرمائے اور فتنۂ قادیانیت سے بچنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ تمام شرکاء کورس، جماعت کے مراکز اور مبلغین سے رابطہ فرمائیں تا کہ اس خطرناک سازش کو صحیح طریقہ سے بے نقاب کیا جاسکے۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۲۳ تا ۳۱؍جولائی ۲۰۱۲ء ص ۲۶)

۱۹؍واں سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر کی رپورٹ

الحمد للہ وکفٰی وسلام علٰی عبادہٖ الذین اصطفٰی. اما بعد!

اللہ رب العزت کی عنایت کردہ توفیق سے رفقاء نے ۲؍شعبان ۱۴۳۳ھ مطابق ۲۳؍جون ۲۰۱۲ء کو سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر کا صبح آٹھ بجے آغاز کیا۔ جامعہ امدادیہ چنیوٹ کے ناظم اعلیٰ اور وفاق المدارس کے ضلعی مسئول مولانا سیف اللہ خالد، مولانا عزیز الرحمٰن رحیمی استاذ الحدیث جامعہ دارالقرآن فیصل آباد نے ابتدائی بیانات ودعاء سے کورس کا آغاز کیا۔ کورس کے تمام امور کی مکمل نگرانی مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے کی۔ مولانا عبدالرشید سیال، مولانا محمد اسحاق ساقی، قاری عبید الرحمٰن، مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا فقیر اللہ اختر نے آپ سے بھرپور تعاون کیا۔ کورس کے تمام تدریسی امور کی نگرانی مولانا غلام رسول دین پوری صدر مدرس مدرسہ ختم نبوت چناب نگر نے کی۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد قاسم رحمانی کے سب سے زیادہ لیکچر ہوئے۔ عالمی مجلس کے ان مناظرین کے علاوہ مندرجہ ذیل اساتذہ کرام کے بھی لیکچر ہوئے۔

<u>اساتذہ کرام:</u> مولانا سید نعیم الدین استاذ الحدیث جامعہ مدنیہ قدیم لاہور، مولانا مفتی محمد حسن استاذ الحدیث وصدر المدرسین جامعہ مدنیہ جدید لاہور، مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی مسئول شعبہ تخصیص دعوت وارشاد خیر المدارس ملتان، مولانا زاہد الراشدی شیخ الحدیث جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ، مناظر اسلام مولانا محمد الیاس گھمن ناظم اعلیٰ اتحاد اہل سنت پاکستان، مجاہد ختم نبوت مولانا محمد اکرم طوفانی سرگودھا، فاضل محقق جناب محمد متین خالد لاہور، مولانا نور محمد ہزاروی استاذ الحدیث جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا، مولانا مفتی محمد انیس مظاہری شیخ الحدیث جامعہ احسان العلوم لاہور، مولانا قاضی محمد ابراہیم خانقاہ مدنی اٹک، مولانا محمد احمد مدرس مدرسہ ختم نبوت چناب نگر، جناب حاجی اشتیاق احمد، ایڈیٹر بچوں کا اسلام، جناب خالد مسعود ایڈووکیٹ تلہ گنگ، مولانا غلام مرتضیٰ صاحب جامعہ مدنیہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کورس کے دوران مختلف اوقات میں مختلف جامعات کے ذمہ داران اساتذہ اور مشائخ تشریف لاتے رہے اور کورس کے شرکاء ان کی زیارت سے مستفیض ہوتے رہے۔ ان حضرات کے تشریف آوری کورس کے منتظمین اور شرکاء کے لئے بہت ہی حوصلہ افزائی کا باعث ثابت ہوئی۔

کورس کے دوران تشریف لانے والے علماء کرام: فیصل آباد سے مولانا غلام محمد، پیر طریقت مولانا سید فاروق ناصر شاہ، مولانا سید خبیب احمد شاہ، قاری محمد حنیف عثمانی، مولانا علامہ سعید احمد اسعد، مولانا مفتی محمد اسماعیل، مولانا محمد اسلم، مولانا سید اظہر شاہ، مولانا ہارون، مولانا پیر اصغر علی، جناب حارث، حافظ محمد حذیفہ، بھائی محمد شعیب، قاری محمد خلیل، مولانا محمد یوسف ربانی کورس کے دوران مختلف مواقع پر تشریف لاتے رہے۔

لاہور سے مولانا محمد خالد، جناب عامر خورشید، جناب محمد ذیشان، مولانا محمد سعید، مولانا عبدالرؤف، مولانا محمد بلال، مولانا محمد احمد، مولانا محمد عثمان، جامعہ صفہ اکیڈمی لاہور کے ناظم عمومی مولانا محمد عابد، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سرپرست ونائب امیر قبلہ نفیس الحسینی صاحب کے خلیفہ مجاز پیر طریقت محترم جناب رضوان نفیس، بھائی محمد نعیم، بھائی ہارون بھی لاہور سے مختلف اوقات میں کورس کے رفقاء کی سرپرستی کے لئے مدرسہ میں تشریف لائے۔

اسی طرح چنیوٹ سے قاری عبدالحمید، حافظ محمد علی، مولانا ہارون، مولانا محمد فاروق، مولانا محمد عمیر چناب نگر، چاہ مخدوماں سے جناب شیر محمد، چناب نگر سے مولانا محمد عابد خان، چنیوٹ سے سرفراز احمد، مولانا محمد یوسف مخدوم، سلانوالی سے قاری محمد اکرم مدنی، اچھروال سے قاری محمد مبین، پھالیہ سے جامع مسجد مہاجرین کے خطیب مولانا مفتی صفدر علی اوران کے گرامی قدر رفقاء، منڈی بہاؤالدین سے مولانا محمد قاسم نے تشریف آوری سے ممنون احسان فرمایا۔ کورس کا اختتام ۱۷؍جولائی ۲۰۱۲ء کو ہوا۔

تقسیم اسناد کی تقریب سعید: اختتامی تقریب میں شرکت کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ استاذ العلماء شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ ایک روز پہلے تشریف لائے۔ آپ نے قریباً چوبیس گھنٹے کورس کے شرکاء کی سرپرستی اور دلجمعی کے لئے چناب نگر مدرسہ ختم نبوت میں گزارے۔ آپ کا سب سے آخری خطاب ہوا۔ آخری تقریب میں شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی جامعہ باب العلوم کہروڑپکا، مولانا قاری محمد ادریس ہوشیارپوری جامعہ رحیمیہ ملتان، پیر طریقت مولانا حافظ پیر ناصرالدین خاکوانی ملتان، پیر طریقت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ، پیر طریقت جناب رضوان نفیس صاحب لاہور، مولانا قاری سیف اللہ خالد جامعہ امدادیہ چنیوٹ، پیر طریقت مولانا سید فاروق احمد ناصر شاہ صاحب فیصل آباد، مولانا سید خبیب احمد شاہ صاحب فیصل آباد، مولانا مفتی محمد ظفر اقبال صاحب کہروڑپکا، مولانا غلام محمد صاحب، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی، مولانا حماد الرحمٰن لدھیانوی، قاری عبدالرحمٰن جھنگ، مولانا غلام حسین جھنگ، قاری عبدالرحمٰن سرگودھا، مولانا شفیق احمد سرگودھا، قاری عبدالحمید چنیوٹ، مولانا قاری محمد ابوبکر شیخوپورہ، مولانا قاری منیر احمد گوجرانوالہ، مولانا مفتی فضل الرحمٰن فیصل آباد، قاری منیر احمد فیصل آباد، مولانا غلام محمد فیصل آباد، مولانا محمد ہارون چنیوٹ، مولانا محمد یوسف ربانی نے شرکاء کورس میں سندات تقسیم فرمائیں اور دست مبارک سے شرکاء کورس کو انعامی کتب عنایت فرمائیں۔ آخر میں امیر مرکزیہ شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید صاحب لدھیانوی دامت برکاتہم کے حکم مبارک پر پیر طریقت مولانا حافظ پیر ناصرالدین خاکوانی نے دعاء خیر فرمائی۔ آپ کی دعاء مبارک پر بخیر وخوبی، اطمینان وسکون سے یہ کورس اختتام پذیر ہوا۔　　(ماہنامہ لولاک ملتان ستمبر ۲۰۱۲ء ص۳،۴)

انیسویں سالانہ ختم نبوت کورس کے شرکاء

کورس میں اس سال شرکاء کی مجموعی تعداد ۲۶۸ تھی۔ ان سب کا امتحان ہوا۔ امتحان میں تین طالب علموں نے پوزیشن حاصل کی۔ جن کے نام بالترتیب یہ ہیں۔ رول نمبر۱۰۵ محمد وسیم بن حاجی محمد اسلم جن کا تعلق لودھراں سے۔ انہوں نے امتحان میں پہلی پوزیشن

حاصل کی۔رول نمبر۶۵ محمد صہیب بن محمد صدیق جن کا تعلق ننکانہ صاحب سے ہے۔انہوں نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔رول نمبر۱۲۷ اکرام اللہ خان بن فتح خان نیازی جن کا تعلق میانوالی سے۔انہوں نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

اسی طرح حسب سابق طلباء کے مابین تقریری مقابلہ ہوا۔جن میں سے منتخب چالیس طلباء نے حصہ لیا۔ان میں سے بھی تین طالب علموں نے پوزیشن حاصل کی۔رول نمبر۱۳۶ محمد صہیب بن میاں محبوب احمد نے تقریری مقابلے میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔رول نمبر۲۱ محمد خبیب بن رفیق احمد۔اس نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔رول نمبر۱۵۶ محمد منان بن محمد رفیق۔اس نے تقریری مقابلے میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔ ان چھ طلباء کو بزرگوں کے ہاتھوں خصوصی انعام سے نوازا گیا۔کورس میں جن حضرات نے شرکت کی ان کی فہرست مندرجہ ذیل ہے:

اسمائے گرامی شرکاءکورس:

نمبرشمار	نام	ولدیت	ضلع	نمبرشمار	نام	ولدیت	ضلع
۱	محمد عزیز	ابراہیم خان	میانوالی	۲	محمد تنویر الیاس	محمد الیاس	نارووال
۳	محمد شعیب	اعجاز علی	قصور	۴	محمد آصف	محمد بوٹا	قصور
۵	محمد ارشاد	ملک آمان	مانسہرہ	۶	محمد طیب	اختر علی	لاہور
۷	فراز پاشا	زاہد نوید پاشا	وہاڑی	۸	فخرالدین	محمد اسرارالدین	چترال
۹	ثناءاللہ	مولانا نذیر احمد	ڈی جی خان	۱۰	محمد ولی اللہ	قاری فضل رحیم	سوات
۱۱	عبدالقدیر	اکبر خان	ہری پور	۱۲	محمد ابرار	محمد خورشید	آزاد کشمیر
۱۳	عازق حسین	شاہ محمد	جموں کشمیر	۱۴	محمد حسین منور	محمد منور حسین	بہاول پور
۱۵	تنزیل الرحمٰن	خلیل الرحمٰن	بہاول پور	۱۶	دین محمد	تاج محمد	قلات
۱۷	عبدالرحمٰن	صلاح الدین	قلات	۱۸	عبدالبصیر	علی حیدر	ہری پور
۱۹	محمد شعیب	سہراب خان	قصور	۲۰	محمد عرفان طارق	محمد ایوب	قصور
۲۱	محمد خبیب	رفیق احمد	ٹوبہ	۲۲	زاہد معاویہ	اصغر علی	ٹوبہ
۲۳	عبدالرحمٰن	لیاقت علی	گوجرانوالہ	۲۴	عبدالقدیر	غلام حسین	گھوٹکی
۲۵	محمد ساجد	سلطان محمود	بھکر	۲۶	محمد عمران طارق	اللہ دتہ	جھنگ
۲۷	محمد اعظم طارق	منظور حسین	جھنگ	۲۸	عبیداللہ	حافظ اللہ دتہ	جھنگ
۲۹	شفیق الرحمٰن	عبدالرحمٰن	بہاول پور	۳۰	محمد سہیل	عبدالشکور	بہاول پور
۳۱	اظہر مسعود	رحمت اللہ	بہاول پور	۳۲	محمد صداقت	عالم زیب	مانسہرہ
۳۳	محمد سعید	غلام یحیٰی	ہری پور	۳۴	عبدالوارث	محمد اسحاق	مانسہرہ
۳۵	محمد ابرار ستی	محمد عجب ستی	ایبٹ آباد	۳۶	سید فاروق شاہ	سید فقیر محمد شاہ	مانسہرہ
۳۷	محمد ابرار	محمد الیاس	ایبٹ آباد	۳۸	محمد انیس	محمد شعیب	ایبٹ آباد
۳۹	الطاف حسین	عبدالرحمٰن	ایبٹ آباد	۴۰	عبدالمالک	تاج محمد	مانسہرہ

۴۱	محمد طیب	عمر حیات	ٹوبہ	۴۲	محمد ندیم عباس	محمد احمد	ٹوبہ
۴۳	سید مظفر محمود	سید احمد شاہ	مظفرگڑھ	۴۴	محمد ثاقب غفور	عبدالغفور	چنیوٹ
۴۵	عارف حسین	فیاض گل	ہری پور	۴۶	فیاض خان	ریاض خان	اٹک
۴۷	عبدالرحمٰن	عبدالرشید	اٹک	۴۸	شکیل احمد	خدابخش	ڈی آئی خان
۴۹	محمد وقاص	ظہور احمد	چنیوٹ	۵۰	عطاء الرحمٰن	عطاء اللہ	استور
۵۱	فہیم الحق	ثناء الدین	نوشہرہ	۵۲	محمد اسرار	فضل وہاب	نوشہرہ
۵۳	فواد علی	فضل ربی	نوشہرہ	۵۴	توصیف عالم	زکریا	نوشہرہ
۵۵	محمد عابد	مشتاق علی	نوشہرہ	۵۶	احمد علی	حضرت نبی	نوشہرہ
۵۷	محسن علی	محمد علی سپراء	چنیوٹ	۵۸	محمد یحییٰ	ذاکر الرحمٰن	ایبٹ آباد
۵۹	محمد خالد حیدری	محمد حسین	بہاولنگر	۶۰	محمد اعجاز	محمد نواز	چنیوٹ
۶۱	زاہد معروف	محمد معروف	مانسہرہ	۶۲	عبداللہ اقبال	افتخار احسن	فیصل آباد
۶۳	محمد آصف	عظمت اللہ	ڈی جی خان	۶۴	صالح محمد	محبوب شاہ	شیرانی
۶۵	محمد صہیب	محمد صدیق	ننکانہ	۶۶	عمر حیات	موج خان	لاہور
۶۷	محمد نوید	محمد شبیر	فیصل آباد	۶۸	محمد طلحہ	ثاقب رفیق	چنیوٹ
۶۹	محمد نافع	مولانا عطاء اللہ	فیصل آباد	۷۰	اکرم شاہ	محمد نور	زیارت
۷۱	خالد محمود	محمود حسین	فیصل آباد	۷۲	محمد عاشر	بشیر احمد	گوجرانوالہ
۷۳	آصف محمود	جمعہ خان	اوکاڑہ	۷۴	محمد عدیل	محمد صادق	فیصل آباد
۷۵	محمد شہروز	نذیر احمد	قصور	۷۶	سیف اللہ	محمد اسلم	کراچی
۷۷	عبدالرؤف	رستم خان	کراچی	۷۸	وجاہت دین	محمد مقبول خان	استور
۷۹	عبدالرحمٰن	دیندار حمید	مردان	۸۰	سید نعیم شاہ	سید سلطان شاہ	بٹگرام
۸۱	مشتاق احمد	مولانا فضل معبود	بٹگرام	۸۲	ہدایت اللہ	حمزہ خان	نوشہرہ
۸۳	طارق عزیز	عبدالقادر	استور	۸۴	عدنان سلیم	محمد سلیم کیانی	پونچھ
۸۵	سعید علی	خان محمد	بٹگرام	۸۶	محمد شعیب	شیر خان	اسلام آباد
۸۷	عبدالوحید	محمد اسلم	لاہور	۸۸	محمد معاذ احمد	محمد الیاس	لاہور
۸۹	محمد عثمان	عمر حیات	سرگودھا	۹۰	امیر معاویہ	محمد سرور	لاہور
۹۱	حمید اللہ	سید اعظم خان	دیر	۹۲	خان زیب	امیر زیب	مردان
۹۳	خالد زبیر	محمد یوسف	خانیوال	۹۴	عصمت اللہ	اللہ دتہ	لاہور
۹۵	محمد ارسلان	محمد سجاد	لاہور	۹۶	محمد رفیق	چار محمد	موسیٰ خیل

۹۷	محمد یعقوب	خالد محمود	ڈی جی خان	۹۸	قیصر احسان	محمد حنیف	خانیوال
۹۹	محمد اویس	حافظ محمد رفیق	خانیوال	۱۰۰	محمد اسماعیل	محمد رمضان	راجن پور
۱۰۱	عامر شہزاد	ظفر اقبال	ملتان	۱۰۲	نعمان احمد	رفعت محمود	گجرات
۱۰۳	عمار یاسر	عبدالرزاق	سیالکوٹ	۱۰۴	محمد انس حمید	عبدالحمید	سیالکوٹ
۱۰۵	محمد وسیم	مہر اسلم	لودھراں	۱۰۶	اسرار احمد	غلام قادر	نوشہرو فیروز
۱۰۷	محمد احمد	عبداللہ	نوشہرو فیروز	۱۰۸	محمد رفیق	محمد شریف	خیر پور میرس
۱۰۹	فضل الرحمٰن	شاہ محمد سومرو	خیر پور میرس	۱۱۰	ممتاز احمد	امام دین	پاکپتن
۱۱۱	محمد مظہر	قاری محمد انور	خیر پور میرس	۱۱۲	عبداللہ	عبدالحمید	خیر پور میرس
۱۱۳	محمد زبیر	محمد حسن	لاہور	۱۱۴	محمد عبداللہ	محمد الیاس	قصور
۱۱۵	محمد عمر فاروق	عبدالحمید	قصور	۱۱۶	ساجد علی	محمد الیاس	لاہور
۱۱۷	محمد نعمان	علاؤالدین	ٹانک	۱۱۸	محمد اسحاق	مولوی نذیر احمد	مظفر گڑھ
۱۱۹	محمد سلمان	حاجی صادق محمد	مظفر گڑھ	۱۲۰	محمد شاہد تاج	تاج محمد	بہاول پور
۱۲۱	محمد الیاس	عمران خان	لاہور	۱۲۲	محمد رمان	عبداللہ	وہاڑی
۱۲۳	عبدالماجد	حبیب احمد	بہاول پور	۱۲۴	محمد فہیم الدین	خلیل احمد	بہاول پور
۱۲۵	عمران حبیب	حبیب احمد	بہاول پور	۱۲۶	محمد ارشاد	شیر محمد	بہاول نگر
۱۲۷	اکرام اللہ	فتح خان	میانوالی	۱۲۸	محمد ثناء اللہ	محمد عبیداللہ	بہاول پور
۱۲۹	محمد یاسین	اللہ دتہ	بہاول نگر	۱۳۰	بلال احمد	محمد منشاء راز	شیخو پورہ
۱۳۱	عتیق الرحمٰن	اظہر حسین	قصور	۱۳۲	عبدالرحمٰن	محمد رمضان	لودھراں
۱۳۳	قاری محمد یعقوب	حافظ ممتاز احمد	رحیم یار خان	۱۳۴	حافظ خالد محمود	غلام محمد	بہاول پور
۱۳۵	محمد اجمل	خادم حسین	لودھراں	۱۳۶	محمد صہیب	میاں محبوب احمد	رحیم یار خان
۱۳۷	محمد زکریا	معاذ خان	پشاور	۱۳۸	ہارون رشید	فقیر خان	پشاور
۱۳۹	سمیع اللہ	اقبال حسین	پشاور	۱۴۰	رفاقت اللہ	عنایت اللہ	پشاور
۱۴۱	شہزادہ	ریدی گل	پشاور	۱۴۲	محمد حذیفہ	شیر محمد	پشاور
۱۴۳	تیمور احمد	منظور احمد	میر پور خاص	۱۴۴	داؤد خان	محمد یوسف	مردان
۱۴۵	فرحان الدین	احسان الدین	مردان	۱۴۶	محمد حامد خاکوانی	محمد عابد خاکوانی	ملتان
۱۴۷	خالد محمود	حافظ عبدالغفور	شیخو پورہ	۱۴۸	عبدالرحمٰن	جمیل ارشد	فیصل آباد
۱۴۹	اویس فاروقی	میاں نذر دین	ٹوبہ	۱۵۰	محمد صداقت	محمد صدیق	فیصل آباد
۱۵۱	محمد طیب	مختار احمد آسی	فیصل آباد	۱۵۲	منور حسین	نور محمد	قصور

۱۵۳	محمد بلال صدیق	نور محمد جھنگوی	جھنگ	۱۵۴	محمد نعمان	قاری منیر احمد	فیصل آباد
۱۵۵	عبدالرحیم	محمد سلیم	فیصل آباد	۱۵۶	محمد منان بشیر	محمد رفیق	بہاول نگر
۱۵۷	محمد صہیب احمد	قاری محمد احمد	فیصل آباد	۱۵۸	عامر اقبال	محمد اقبال انجم	بہاول نگر
۱۵۹	سمیع الرحمٰن	ممتاز احمد	فیصل آباد	۱۶۰	حسنین معاویہ	ظفر اقبال	فیصل آباد
۱۶۱	عبدالاحد	محمد رمضان	فیصل آباد	۱۶۲	محمد یوسف	منظور حسین	گجرات
۱۶۳	محمد اصغر	محمد انار خان	راولپنڈی	۱۶۴	عتیق الرحمٰن	محمد سلامت	قصور
۱۶۵	محمد ذیشان	بہران خان	مردان	۱۶۶	محمد توصیف احمد	جمال دین	لودھراں
۱۶۷	محمد آصف علی	محمد علی	چنیوٹ	۱۶۸	محمد عثمان	محمد عباس	شیخوپورہ
۱۶۹	عبدالوحید اختر	محمد ثناءاللہ	بہاول نگر	۱۷۰	عامر شہزاد	غلام حیدر شاکر	چنیوٹ
۱۷۱	محمد نوید طوفانی	محمد اسلم	سرگودھا	۱۷۲	محمد جمیل	عبدالحفیظ	لاہور
۱۷۳	حبیب اللہ	قاری محمد حیات	قصور	۱۷۴	محمد سفیان	نذیر احمد	رحیم یار خان
۱۷۵	احسان الحق	محمد بوٹا	رحیم یار خان	۱۷۶	زبیر احمد	افسر خان	خیر پور میرس
۱۷۷	عبدالحنان	عبدالرحمٰن	نوشہرو فیروز	۱۷۸	عبدالسلام	محمد مٹھن	خیر پور میرس
۱۷۹	غلام اللہ	مولانا امام دین	سانگھڑ	۱۸۰	محمد جعفر	اللہ رکھا	راجن پور
۱۸۱	مجیب الرحمٰن	محمد وکیل	خیر پور میرس	۱۸۲	محمد طاہر	محمد جمیل	رحیم یار خان
۱۸۳	غلام مصطفیٰ	حاجی صدور	خیر پور میرس	۱۸۴	رضا محمد ربانی	نیاز محمد	خیر پور میرس
۱۸۵	حماداللہ	محمد عیسیٰ	خیر پور میرس	۱۸۶	محمد ایاز	محمد ہارون	شکار پور
۱۸۷	عبدالعظیم	محمد یونس	خیر پور میرس	۱۸۸	محمد اسلم	عبدالغفار	ژوب
۱۸۹	محمد حذیفہ	فضل الرحمٰن	رحیم یار خان	۱۹۰	محمد ساجد	عبدالرزاق	بہاول پور
۱۹۱	محمد ابوبکر رشید	عبدالرشید	بہاول پور	۱۹۲	محمد ابوبکر	حفیظ الرحمٰن	بہاول پور
۱۹۳	محمد ارشد حنیف	محمد حنیف	لودھراں	۱۹۴	محمد طارق	حافظ غلام قاسم	بہاول پور
۱۹۵	حنیف الرحمٰن	قاری حفیظ الرحمٰن	بہاول پور	۱۹۶	ضیاءالرحمٰن	حاجی محمد موسیٰ	مظفر گڑھ
۱۹۷	محمد عطاءالرحمٰن	حاجی محمد موسیٰ	مظفر گڑھ	۱۹۸	محمد مدنی	محمد حنیف	لودھراں
۱۹۹	محمد طیب	خلیل الرحمٰن	ملتان	۲۰۰	محمد مزمل	حاجی محمد اجمل	بہاول پور
۲۰۱	سعد کامران	خالد محمود	گجرات	۲۰۲	عبیدالرحمٰن	اشفاق احمد	گوجرانوالہ
۲۰۳	محمد اکمل	محمد افضل	بہاول پور	۲۰۴	اعجاز حسین	محمد عبداللہ	چنیوٹ
۲۰۵	عمران خان	محمد حیات	چنیوٹ	۲۰۶	فضل الرحمٰن	محمد شریف	پشاور
۲۰۷	عبدالوہاب	محمد عثمان	کراچی	۲۰۸	مدثر احمد	عبدالستار	کراچی

۲۰۹	محمد حشام	عبدالمعین	کراچی	۲۱۰	عابدالرحمٰن	صابر حسین	راولپنڈی
۲۱۱	محمد عادل	محمد عمر	کراچی	۲۱۲	بلال احمد	خلیل احمد	کراچی
۲۱۳	عبدالجبار	محمد انور	کراچی	۲۱۴	محمد عرفان	عبدالرحیم	کراچی
۲۱۵	قاضی محمود	قاضی حماد	کراچی	۲۱۶	عبدالصمد	حسن خان	ژوب
۲۱۷	محمد امیر حمزہ	قاری فتح محمد	سرگودھا	۲۱۸	محمد یار	شاہ محمد	چنیوٹ
۲۱۹	اکرام الحق محمود	محمود الحسن	ملتان	۲۲۰	محمد صدیق	خدابخش	ملتان
۲۲۱	محمد موسیٰ	عاشق محمد	مظفرگڑھ	۲۲۲	محمد زکریا	حاجی عبدالرزاق	مظفرگڑھ
۲۲۳	محمد ندیم	عبدالمالک	مظفرگڑھ	۲۲۴	محمد اسحاق	شاکراللہ خان	رحیم یارخان
۲۲۵	محمد زبیر	محمد اکرم	وہاڑی	۲۲۶	محمد طارق	محمد امیر	وہاڑی
۲۲۷	محمد محمود	محمد قاسم	وہاڑی	۲۲۸	محمد عمران	محمد نواز	وہاڑی
۲۲۹	محمد افتخار	حاجی شیر محمد	چنیوٹ	۲۳۰	حاجی محمد اختر	محمد اکبر	چنیوٹ
۲۳۱	محمد عمر جمیل	محمد جمیل	گوجرانوالہ	۲۳۲	محمد عمران جاوید	محمد جاوید اقبال	رحیم یارخان
۲۳۳	محمد تمیم اختر	علی محمد	رحیم یارخان	۲۳۴	عبدالقیوم	عبدالمجید	نارووال
۲۳۵	شیر عالم	شیر خان	چنیوٹ	۲۳۶	سمیع اللہ	عبدالمجید	مظفرگڑھ
۲۳۷	انوارالحق	محمد خطاب	صوابی	۲۳۸	محمد بہادر	محمد یعقوب	گوجرانوالہ
۲۳۹	عبدالرشید	غلام شبیر	ٹانک	۲۴۰	حبیب اللہ	امیر بخش	رحیم یارخان
۲۴۱	حافظ محمد ہاشم	فقیر احمد	مردان	۲۴۲	سید نجیب اللہ	سید سیف اللہ	خیبرایجنسی
۲۴۳	ماجد یاسین	حاجی محمد رمضان	جھنگ	۲۴۴	محمد ریاض	محمد یوسف	چنیوٹ
۲۴۵	محمد نوراللہ	شیر زمین	مہمند ایجنسی	۲۴۶	محمد عامر امین	محمد شریف	ٹوبہ
۲۴۷	محمد شاہد عقیل	محمد عبدالمجید	ساہیوال	۲۴۸	عبدالغفار	محمد مشتاق	نارووال
۲۴۹	محمود الحسن	محمد یوسف	نوشہرہ	۲۵۰	ابوالمسیب	محمود احمد	قصور
۲۵۱	محمد عزیز سلیم	سلیم اختر	قصور	۲۵۲	محمد راشد	خلیل احمد	لاہور
۲۵۳	سلمان خان	حاجت علی خان	کوہاٹ	۲۵۴	محمد اویس	محمد عبدالواجد	لاہور
۲۵۵	عبدالشکور	مولوی عبدالعزیز	ایبٹ آباد	۲۵۶	محمد ابوبکر	محمد اکرم	ٹنڈو محمد خان
۲۵۷	نجیب الاسلام	نجم الاسلام	چارسدہ	۲۵۸	لقمان خان	تاج میر خان	صوابی
۲۵۹	محمد ارشاد	مختیار احمد	بہاولپور	۲۶۰	محمد	مفتی عبدالجبار	کراچی
۲۶۱	غلام عباس	محمد عنایت	جھنگ	۲۶۲	محمد صفدر عثمان	محمد ربنواز	جھنگ
۲۶۳	عبدالمجید	سلمان گل	پشاور	۲۶۴	عبیدالرزاق	مولانا عبدالرزاق	قصور

۲۶۵	حفیظ الرحمٰن	حافظ عبدالکریم	وہاڑی	۲۶۶	محمد ریاض	حاجی عبدالرحمٰن	بہاول پور
۲۶۷	محمد صفدر حسین	محمد انور حسین	چنیوٹ	۲۶۸	محمد فیاض	غلام رسول	ڈی جی خان

(ماہنامہ لولاک ملتان ستمبر ۲۰۱۲ء ص۵۰،۵۵)

کامونکی میں سہ روزہ ختم نبوت کورس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ اور انجمن اصلاح وتبلیغ مرکزی جامع مسجد فاروق اعظمؓ کامونکی، گوجرانوالہ کے زیر اہتمام سہ روزہ ختم نبوت کورس کا انعقاد کیا گیا، جس میں تحصیل کامونکی سے تعلق رکھنے والے احباب نے شرکت کی۔ ختم نبوت کورس میں مولانا عبدالقدوس قارن، استاذ الحدیث مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ، مولانا محمد طیب مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد، مولانا غلام مرتضیٰ، ڈسکہ ضلع سیالکوٹ، خطیب اعظم کامونکی استاذ العلما، مولانا عبدالواحد رسول نگری اور مبلغ ختم نبوت مولانا محمد عارف شامی نے خطابات کئے۔ کورس کا انعقاد ۳ تا ۵؍جولائی ۲۰۱۲ء بروز سوموار تا بدھ ہوا۔ آخری روز بعد نماز عصر مرکزی جامع مسجد فاروق اعظمؓ کامونکی میں تقریب تقسیم اسناد منعقد ہوئی، جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے امیر مولانا محمد اشرف مجددی، نائب امیر مولانا قاری منیر احمد قادری، ڈپٹی جنرل سیکرٹری سیّد احمد حسین زید، حافظ خرم شہزاد نے شرکت کی۔ اس موقع پر مولانا محمد اشرف مجددی نے شرکائے کورس کو مبارکباد پیش کی اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے حوالے سے قیمتی ارشادات فرمائے۔ اسی طرح مولانا رسول نگری نے بھی تفصیل کے ساتھ عقیدۂ ختم نبوت پر روشنی ڈالی اور شرکائے کورس میں اسناد تقسیم کیں۔ انجمن اصلاح وتبلیغ مرکزی جامع مسجد فاروق اعظمؓ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل کامونکی کے صدر رانا محمد ذوالفقار علی، استاذ محترم مولانا محمد یاسر الطاف، مہر ریاض تحسین اور دیگر مقامی احباب نے کورس کی کامیابی کے لئے بڑھ چڑھ کر محنت کی اور تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ منتظمین کورس اور تشریف لانے والے علماء کرام کو جزائے خیر عطاء فرمائے۔ آمین!

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی یکم تا ۷؍اگست ۲۰۱۲ء ص۱۹)

جامعہ خالد بن ولید میں مولانا شجاع آبادی کا خطاب

جامعہ خالد بن ولید ٹھنگی کالونی وہاڑی میں تقابل ادیان کورس رکھا گیا۔ جس میں دیگر علماء کرام کے علاوہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ختم نبوت دین اسلام کا اساسی عقیدہ، کذب مرزا و دیگر اہم عنوانات پر ۵؍جولائی کو خطاب کیا۔ بعدازاں سوال وجواب کی نشست سے بھی خطاب کیا اور سامعین کے سوالات کے جوابات دیئے۔

(ماہنامہ لولاک ملتان ستمبر ۲۰۱۲ء ص۳۸)

پروگرام سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس اترا

جس میں سب سے پہلے تلاوت کلام الٰہی سے ابتداء ہوئی۔ قاری خدا بخش نے کلام الٰہی کی تلاوت سے جامع مسجد حاجن والی میں آنے والے قریب و دور دراز سے مہمان گرامی کے دلوں کو جلا بخشی۔ پھر نعت رسول مقبول ﷺ کے لئے سرگودھا سے آئے ہوئے نعت خواں نے تمام مجمع کے لوگوں کے دلوں کو محبت رسول کا جذبہ، ولولہ دیا۔ اسی اثناء میں خصوصی مہمان گرامی اور علاقے کے ذی وقار احباب تشریف لائے جن میں علماء، صلحاء، وکلا اور تاجر برادری کے حضرات شریک تھے۔ جنہیں سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دینے والے مولانا مظہر حسین صاحب نے خوش آمدید کہا اور خصوصی نشستوں پر بیٹھنے کی گزارش کی۔

اس کے بعد مولانا محمد اسلم مبلغ عالمی مجلس خوشاب کو سٹیج پر مدعو کیا۔ جنہوں نے حضور ﷺ کی محبت اور مرزا قادیانی کی نفرت بھری

زندگی کا پردہ چاک کیا۔اس کے بعد اسٹیج سیکرٹری نے مولانا غلام مصطفیٰ صاحب سے التماس کیا کہ آپ بھی قیمتی نصائح سے نوازیں۔

حضرت نے تمہیدی کلمات کے بعد فرمایا کہ میرے عزیزان قدر سامعین میں مرزائیت کے گڑھ میں بیٹھ کر ان کی ریشہ دوانیوں پر گہری نظر رکھے ہوئے ہوں اور میری تمام مسلمانوں سے گزارش ہے کہ قادیانیوں کے ہسپتال سے مکمل گریز کریں۔ جہاں انسان اپنا وہاں جا کر دنیاوی نقصان کرتا ہے۔وہیں اخروی کامیابی سے ابدالآباد تک کے لئے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔لہٰذا میری تمام کلمہ گو مسلمان احباب سے گزارش ہے کہ آپ سب سے پہلے اللہ کی طرف رجوع کریں۔ پھر کسی مسلمان حاذق حکیم وڈاکٹر کی طرف رجوع کریں۔اللہ آپ کو ہمیشہ صحت مند وتوانا رکھے۔آخر میں، میں تمام احباب کو مبارکباد دیتا ہوں جنہوں نے دن رات کر کے یہ عظیم الشان پروگرام کامیابی سے منعقد کرایا۔اللہ ان حضرات کے علم وعمل وتقویٰ میں ترقی دے۔آمین!

مولانا نور محمد ہزاروی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا نے شرکاء کانفرنس کو سرگودھا کی کارگزاری بیان فرمائی کہ میں نے وہ گلیاں اور گھر دیکھے ہیں جن کے رہائشی مسلمانوں نے یہ لکھا ہوا ہے’’قادیانی ذراہٹ کر گزریں یہ مسلمان کا گھر ہے‘‘اور دکان داروں نے تو اور بھلی کہی کہ قادیانی ہرگز دکان میں داخل نہ ہو۔ پہلے اسلام لائے پھر دکان میں آئے۔اے مسلمانوں کے جم غفیر! یہاں ختم نبوت کانفرنس سماعت کرنے والے احباب، آج تہیہ کرلو کہ ہم بھی اسی انداز میں ختم نبوت کا دفاع کریں گے۔ان شاءاللہ! پھر وہ دن دور نہیں کہ ہمارے اس خطے سے قادیانیت کا بیج ہی ختم ہو جائے گا۔

مولانا اللہ وسایا صاحب نے بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میرے بھائیو! میرے آقا ومولا، خاتم الانبیاء کی ختم نبوت کے دفاع کو سمجھو۔کیونکہ اللہ رب العزت خود متکلم ہے:’’**النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسهم وازواجه امهاتهم**‘‘فرمایا کہ نبی کریم ﷺ مومنین کی جانوں سے زیادہ حق رکھتے ہیں اور آپ کی بیویاں ایمان والوں کی مائیں ہیں۔

گویا کہ مرزائیت نام ہے میری نبی کی دشمنی کا، یا یوں کہو کہ میرے نبی کا دشمن آج مرزائی ہے۔میں گزارش کروں گا مرزائی کرم فرماؤں سے بھی کہ میں اپنے کندھے کی چادر سے ان کے گھروں کی صفائی کرنے کے لئے تیار ہوں وہ لوگ جو صدق دل سے میرے نبی ﷺ کا کلمہ پڑھ لیں۔ سچے دل سے مسلمان ہو جائیں۔مرزائیت جیسے دنیا کے غلیظ ترین کفر سے بے زاری اختیار کر کے ہمیشہ ہمیشہ کی راحتوں، نعمتوں، آسائشوں اور جنت کے اندر بنے ہوئے بے مثال مکانوں اور ایسی ایسی نعمتوں کے وارث بنو جن کا خیال دل میں آیا نہیں اور آنکھ نے دیکھا نہیں اور کان نے سنا نہیں اور دماغ نے سوچا نہیں۔

کانفرنس کے آخر میں عرفان محمود برق صاحب نے خطاب کیا جنہوں نے کہا کہ میں نے مرزائیت میں آنکھ کھولی۔ان میں جوانہوا۔جو میں نے قادیانیت اور مرزائیت میں گند دیکھا ہے آج تک وہ کسی باطل مذہب کا شعار نہیں ہے اور نہ ہی اس مسلک ومذہب کا وہ حصہ ہے۔یوں کہو کہ قادیانیت پوری دنیا کا چھانٹا ہوا غلیظ ترین وبدترین کفر ہے۔میری تمام مسلمان، کلمہ گو بھائیوں سے گزارش ہے کہ مرزائیت سے ہمیشہ نفرت دل میں بھی رکھو اور اس کا برملا اظہار بھی کرو۔قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ کرو۔بالخصوص آپ کے علاقے کے لوگ ربوہ جا کر اپنے مریضوں کا ایمان ضائع نہ کریں۔ان کا ہسپتال، ہسپتال نہیں بلکہ مسلمانوں کے دلوں سے ایمان کو سلب کرنے اور حضور خاتم الانبیاء ﷺ سے محبت کو ختم کرنے کا بہت بڑا حربہ ہے۔پیر نادر شاہ گیلانی کی دعاء سے کانفرنس خیروخوبی سے اختتام پذیر ہوئی۔

(ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۲ء ص ۴۷، ۴۸)

پھالیہ میں خطابات

مدنی مسجد پھالیہ میں ۱۳؍جولائی ۲۰۱۲ء کا خطبہ جمعہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے دیا۔ جس کا انتظام مفتی منیر احمد نے کیا تھا۔ ۱۴؍جولائی کو مفتی صفدر حسین کی دعوت پر مولانا اللہ وسایا مدظلہ تشریف لائے۔ جہاں بنات اور خواتین سے خطاب کیا۔

(ماہنامہ لولاک ملتان ستمبر ۲۰۱۲ء ص ۳۸)

شادی پورہ میں ردقادیانیت کورس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے زیراہتمام ۱۳،۱۴،۱۵؍جولائی ۲۰۱۲ء کو جامع مسجد بسم اللہ شادی پورہ میں ردقادیانیت کورس کا اہتمام کیا گیا۔ ۱۳؍جولائی ۲۰۱۲ء مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے حیات عیسیٰ علیہ السلام کے موضوع پر تفصیلی خطاب کیا۔ ۱۴؍جولائی ۲۰۱۲ء مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اوصاف وکمالات نبوت پر خطاب کیا۔ ۱۵؍جولائی ۲۰۱۲ء مولانا مفتی محمد اعجاز نے خطاب فرمایا۔ انتظامات مولانا خالد محمود، مولانا عبدالمتین، قاری ظہور الحق، مولانا محمد سعید نے کئے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان ستمبر ۲۰۱۲ء ص ۳۸)

ختم نبوت تربیتی کورس لاہور

نشتر کالونی کاہنہ نیا اور پرانا میں قادیانیوں کی سرگرمیاں سامنے آئیں تو جامعہ عثمانیہ میں آئمہ وخطبہ کے لئے ۱۴؍جولائی ۲۰۱۲ء کو تربیتی ورکشاپ کا انتظام کیا گیا۔ جس میں علاقہ کے تقریباً ایک سو سے زائد علماء کرام، آئمہ وخطبہ نے شرکت کی۔ ورکشاپ کی صدارت عالم باعمل مولانا مفتی محمد حسن مدظلہ امیر مجلس لاہور نے کی اور اختتامی گفتگو اور کلمات ارشاد فرمائے۔ جب کہ مولانا شجاع آبادی نے اپنے تفصیلی بیان میں قادیانیت کے دجل وفریب کا پردہ چاک کیا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان ستمبر ۲۰۱۲ء ص ۳۸)

شورکوٹ میں ردقادیانیت کورس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامع مسجد حیدر کرار شورکوٹ سٹی میں سہ روزہ ردقادیانیت کورس ۱۵،۱۶،۱۷؍جولائی ۲۰۱۲ء کو منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مفتی محمد طلحہ نے کی۔ انتظام محمد اشفاق نے کیا۔ ۱۵،۱۶؍جولائی ۲۰۱۲ء کو مغرب سے عشاء تک مولانا حافظ غلام حسین جھنگوی نے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت، رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام، ظہور امام مہدی علیہ الرضوان پر خطاب کیا۔ ۱۷جولائی ۲۰۱۲ء کو مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جھوٹے مدعیان نبوت کے دجل وفریب، مرزا قادیانی کے دعاوی باطلہ کی تردید کی۔ بھرپور انداز میں قادیانیوں کے ساتھ مناظرہ کرنے کے اصول وضوابط بتلائے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان ستمبر ۲۰۱۲ء ص ۳۱)

جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی میں مولانا اللہ وسایا کے لیکچرز

ہر سال کی طرح امسال یکم سے ۱۰؍رمضان المبارک مطابق ۲۱ تا ۳۰؍جولائی ۲۰۱۲ء تک مولانا اللہ وسایا نے جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت، رفع ونزول مسیح علیہ السلام، امام مہدی علیہ الرضوان کی تشریف آوری کے عنوانات پر لیکچرز دیئے۔ جس سے سامعین نے بھرپور استفادہ کیا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان ستمبر ۲۰۱۲ء ص ۵۶)

بہاولپور میں سالانہ درس قرآن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام سالہاسال سے جامع مسجد الصادق میں یکم سے ۱۴؍رمضان المبارک تک درس قرآن

وحدیث کا اہتمام ہوتا ہے۔حسب سابق امسال بھی یکم تا ۱۴؍رمضان مطابق ۲۱ جولائی تا ۳؍اگست ۲۰۱۲ء یہ سلسلہ جاری رہا۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی عطاء الرحمٰن، مولانا فضل الرحمٰن دھرکوٹی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاسم رحمانی اور مولانا اسحاق نے خطابات فرمائے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان ستمبر ۲۰۱۲ء ص ۵۶)

گولڑہ شریف میں تاجدار ختم نبوت کانفرنس

خانقاہ عالیہ گولڑہ شریف کے بانی قبلہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی تھے۔آپ مولانا احمد علی محدث سہارنپوری شارح بخاری کے شاگرد تھے۔آپ کا خانقاہی تعلق تونسہ شریف کی گدی سے تھا۔اپنے دور میں پیر مہر علی شاہ گولڑوی نابغہ روزگار شخصیت تھے۔

معروف صوفی اور پیر طریقت حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی نے مولانا پیر مہر علی شاہ گولڑوی کو فتنہ قادیانیت کے خلاف کام کرنے کا اشارہ فرمایا تھا۔مرزا غلام احمد قادیانی ملعون قادیان نے جب برصغیر پاک وہند میں ملحدانہ روش اور زندیقانہ چال چلی تو رحمت دوعالم ﷺ کی خواب میں پیر مہر علی شاہ گولڑوی کو زیارت ہوئی۔جس میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ مرزا قادیانی الحادکی قینچی سے میرے دین کے ٹکڑے کر رہا ہے اور آپ خاموش بیٹھے ہیں۔اس اشارہ غیبی کے بعد مولانا پیر مہر علی شاہ گولڑوی نے مرزا قادیانی کے خلاف علمی میدان میں قدم رکھا۔

مرزا قادیانی نے جولائی ۱۹۰۰ء میں پیر صاحب کو لاہور میں مقابلہ کے لئے للکارا۔پیر صاحب نے مرزا قادیانی کے چیلنج کو قبول کیا۔۲۵؍اگست ۱۹۰۰ء کی تاریخ طے ہوئی کہ بادشاہی مسجد لاہور میں دوبدو جمع ہوں گے۔دنیا گواہ ہے۔یہ بات تاریخ کا حصہ ہے کہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی لاہور پہنچ گئے اور مرزا قادیانی لومڑی کی طرح اپنی قادیان کی بل سے باہر نہ نکلا۔لاہور سے قادیانی قادیان گئے۔مگر مرزا قادیانی بزدلی کی لمبی تان کر سو گئے۔لاہور میں جلسہ ہوا۔اس کی پوری تفصیل عرصہ ہوا قسط وار ہم نے ماہنامہ لولاک میں شائع کی اور پھر اسے احتساب قادیانیت میں بھی شائع کر دیا ہے۔اس سال ۲۵؍اگست ۲۰۱۲ء کو معرکہ لاہور کی یاد میں خانقاہ عالیہ گولڑہ شریف میں عظیم الشان تاجدار ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ملک بھر سے مذہبی وسیاسی قیادت جمع ہوئی۔ان شاءاللہ العزیز! یہ کانفرنس تحریک ختم نبوت کے لئے مثالی جدوجہد کو نیا ولولہ وعزم بخشے گی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان اکتوبر ۲۰۱۲ء ص ۵)

مجلس کے مرکزی مبلغین کے سہ ماہی اجلاس میں اہم فیصلے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا سہ ماہی اجلاس ۲۹، ۳۰؍اگست ۲۰۱۲ء کو دفتر مرکزیہ ملتان میں منعقد ہوا۔اجلاس میں ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز فیصلہ جس میں قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا کی یاد میں ملک بھر میں اجتماعات، کانفرنسیں اور سیمینار منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔نیز طے ہوا کہ اس عظیم الشان فیصلہ کی یاد میں ۷؍ستمبر کو پشاور، اسلام آباد، ۸؍ستمبر کو بہاول پور، مردان، نوشہرہ میں بڑے بڑے اجتماعات منعقد ہوں گے۔جس میں مجلس کے مرکزی قائدین کے علاوہ تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام، مشائخ عظام، دینی وسیاسی رہنما، ایم.این.اے، ایم.پی.اے اور سینیٹرز حضرات شرکت فرمائیں گے۔

اجلاس میں قانون تحفظ ناموس رسالت کو تبدیل کرنے کے لئے امریکی دباؤ کی مذمت کی گئی اور اسے پاکستان کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی قرار دیا گیا۔حکمرانوں سے امریکی دباؤ مسترد کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔مسیحیوں کی طرف سے رحمت دوعالم ﷺ اور قرآن پاک کی اہانت کو سوچی سمجھی سکیم کا حصہ قرار دیا گیا تاکہ بیرونی آقاؤں سے دباؤ ڈلوا کر قانون کو ختم کرایا جاسکے۔آنے والے انتخابات میں نگران وزیراعظم کے لئے معروف قادیانی وکیل عاصمہ جہانگیر کے مبینہ نام پر تشویش کا اظہار کیا گیا اور مبلغین کو ہدایت کی گئی

کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں مذکورہ بالا قادیانی نواز وکیل کو چور دروازے سے اقتدار سپرد کرنے کے خلاف بھرپور احتجاج کریں۔

اجلاس میں آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے ابتدائی انتظامات پر غور وخوض ہوا۔ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مرکزی نائب امیر کی سرکردگی میں مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی پر مشتمل کمیٹی قائم کی گئی، جو مولانا فضل الرحمٰن، مولانا سمیع الحق، سید منور حسین، قاضی حسین احمد، علامہ ساجد میر، مولانا عبدالغفور حیدری، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، قاری زوار بہادر، جناب لیاقت بلوچ، مولانا عبدالغفور حقانی، مولانا عبدالکریم ندیم، مولانا حافظ پیر ناصر الدین خاکوانی، صاحبزدہ خلیل احمد، مولانا عبداللہ اظہر، مولانا سید جاوید حسین شاہ، قاضی ظہور حسین اظہر، پیر عبدالرحیم نقشبندی، ارشد الحسینی، میاں محمد اجمل قادری، مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی، مولانا مفتی محمد طیب، مولانا عبدالحمید وٹو، مولانا ممتاز کلیار، مولانا محمد امجد خان، مولانا عبدالمالک خان، مولانا الیاس گھمن سمیت تمام مسالک ومکاتب فکر کے علمائے کرام، مشائخ عظام سے رابطہ کرے گی۔

مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی پر مشتمل کمیٹی کی گئی جو انتظامیہ سے کانفرنس کی اجازت سمیت دوسرے مراحل طے کرے گی۔

اجلاس میں طے ہوا کہ مبلغین کے لئے سہ ماہی ختم نبوت کورس یکم ستمبر صبح آٹھ بجے سے دار المبلغین دفتر مرکزیہ ملتان میں شروع ہوگا۔ جس میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے جید جدا درجہ میں کامیاب ہونے والے علماء کرام شرکت فرماسکتے ہیں۔

شرکاء کورس کو مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا قاضی احسان احمد اور دیگر مرکزی مبلغین تربیت دیں گے۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶تا۲۲ ستمبر ۲۰۱۲ء ص۲۷)

ختم نبوت کانفرنس اسلام آباد کی کارروائی

۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی منتخب جمہوری حکومت نے جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی ملعون اور اس کے پیروکاروں کو ان کے کفریہ عقائد کی بنیاد پر آئینی اور قانونی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا اس پر مسرت موقع کی مناسبت سے عالم اسلام کی عظیم تاریخی فتح کے عنوان پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے زیر اہتمام ۷ ستمبر ۲۰۱۲ء بروز جمعۃ المبارک صبح ۱۰ بجے تا نماز عصر مرکزی جامع مسجد شہید اسلام (لال مسجد) میں ایک تاریخی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا اعلان کیا گیا اور اس اعلان کے مطابق یہ کانفرنس منعقد ہوئی۔

اس کانفرنس کی صدارت کے لیے مرکزی دفتر ملتان کے ذریعہ شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ سے درخواست کی گئی جس کو حضرت الامیر نے قبول فرما کر اہلیان اسلام آباد پر شفقت فرمائی۔ اس کے بعد مولانا عطاء الرحمٰن نے شرکت فرمائی۔ اس کانفرنس کی کامیابی کے لئے دو اجلاس منعقد ہوئے ایک اجلاس جامع مسجد الرحمٰن راولپنڈی زیر صدارت شیخ الحدیث مولانا قاضی مشتاق احمد صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی، دوسرا اجلاس جامع مسجد فاروق اعظم G/9-3 اسلام آباد میں زیر صدارت شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد منعقد ہوا ان دونوں اجلاسوں میں کثیر تعداد میں علماء کرام نے شرکت فرمائی۔ کانفرنس کی تشہیر، اشتہارات، سٹیکر اور بینروں کے ذریعہ کی گئی جس کی نگرانی مولانا محمد طیب صاحب کررہے تھے۔ جب کہ معاونت بھائی طاہر، مسعود احمد، مفتی محمد طاہر، محمد یاسر قاسمی، بھائی محمد قاسم، بھائی عاصم، حافظ محمد آصف زین، حافظ محمد عمر کررہے تھے۔ کانفرنس کی سیکورٹی کے فرائض جامعہ محمدیہ، جامعہ فریدیہ، جامعہ دارالہدیٰ کے طلباء کرام اپنے اپنے اساتذہ کرام کی نگرانی میں سرانجام دے رہے تھے۔ مولانا زاہد وسیم، مفتی خالد میر نے ٹیکسلا، مری، کہوٹہ، حسن ابدال کا دورہ کیا۔ ۷ ستمبر ۲۰۱۲ء صبح ۹ بجے، مولانا محمد طیب، قاری عبدالوحید قاسمی،

لال مسجد میں اپنی پوری ٹیم کے ساتھ حاضر ہوکر خوش آمدیدی اور مطالباتی بینر مسجد کے ہال میں اور باہر حفاظتی جنگلہ پر آویزاں کرادیئے اور لوگ ۹ بجے ہی کثیر تعداد میں پہنچنا شروع ہوگئے تھے۔ لوگوں میں بڑا شوق وجذبہ دیکھنے میں آیا۔ اس لیے کہ اس مسجد میں خصوصاً اسلام آباد میں کافی عرصہ بعد ختم نبوت کانفرنس منعقد ہورہی تھی۔

پہلی نشست کی صدارت جانشین مخدوم المشائخ خواجہ خواجگان مولانا صاحبزادہ خواجہ خلیل احمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ نے فرمائی۔ ۱۱بجے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے سیکرٹری جنرل قاری عبدالوحید قاسمی کی تلاوت قرآن پاک سے نشست کا آغاز کیا گیا۔ جب کہ نعت رسول مقبول ﷺ جامعہ محمدیہ کے طالب علم نے پڑھی۔

خطبہ استقبالیہ شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف صاحب امیر مجلس اسلام آباد رکن مرکزی شوریٰ نے ارشاد فرمایا اور کہا کہ ہم سب اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو تحفظ ختم نبوت کے لیے منتخب کیا ہے۔ آنے والے تمام حضرات کا میں اپنی طرف سے اور مجلس کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور پوری کانفرنس میں نظم وضبط کی درخواست بھی کرتا ہوں۔ اس کے بعد جناب سید اعجاز احمد کاظمی نے نعت رسول مقبول ﷺ پیش کی۔

مولانا ظہور احمد علوی صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ ہم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو اس کانفرنس کے انعقاد پر مبارک باد پیش کرتے ہیں اور ہم اس پلیٹ فارم سے توہین رسالت ایکٹ اور ۲۹۵-سی کی تبدیلی کے حوالے سے کسی قسم کی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی صاحب نے فرمایا ہم نے ہر دور میں تحفظ ختم نبوت اور قادیانیوں کا تعاقب کیا ہے اور ہر محاذ پر ان کو شکست سے دوچار کیا ہے اور قیامت تک اس سلسلہ کو جاری رکھیں گے۔ ان شاء اللہ۔ جناب مہتاب خان، چیف ایڈیٹر روزنامہ اوصاف نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کا تحفظ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ صحافت کے میدان میں شورش کاشمیری کا کردار ہمارے سامنے ہے ہم بھی روزنامہ اوصاف کے ذریعے سے ہر سازش کو ناکام بنانے میں بھرپور کردار ادا کریں گے۔ مولانا محمد عامر صدیق نائب خطیب لال مسجد نے اپنے خطاب میں کہا کہ تحریک تحفظ ختم نبوت ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء میں مولانا محمد عبداللہ شہید اور لال مسجد نے اہم کلیدی کردار ادا کیا تھا۔ ان شاء اللہ اس سنہری کردار کو جاری وساری رکھیں گے۔ ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیت کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا یہ ہمارے اکابرین رحمہم اللہ کی عظیم محنت کا نتیجہ تھا۔

اس نشست کے آخری مہمان خصوصی مولانا اللہ وسایا صاحب نے تفصیلی خطاب فرمایا۔

انہوں نے فرمایا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہمارے رگ وریشہ میں ہے۔ رحمت عالم ﷺ کے اس منصب کا تحفظ اعلیٰ ترین نیکی ہے۔ اس نیکی کی عظمت وشان اگر معلوم کرنا ہے تو مراد رسول ﷺ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے کرو جنھوں نے اپنی عمر کی ساری نیکیاں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی گود میں رکھ کر صرف دفاع ناموس رسالت والی نیکی کا تیسرا حصہ مانگ رہے تھے۔ مولانا اللہ وسایا نے فرمایا ۷؍ستمبر امت مسلمہ کی عظیم فتح اور مسرت کا دن ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے تعاقب میں تمام مکاتب فکر نے خوب کردار ادا کیا ہے اور ۹۰ سالہ پرانا مسئلہ حل ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا پلیٹ فارم پوری امت کا خوب صورت گلدستہ ہے ہم نے اکابرین سے یہ ہی سیکھا اور سمجھا ہے کہ اس مسئلہ کو اپنی ذات کے لیے استعمال کرنا کفر ہے۔ حضرت کے بیان کو اہلیان اسلام آباد نے یادگار بیان قرار دیا اور بہت خوش ہوئے۔ خطبہ جمعتہ المبارک سے پہلے مولانا عبدالعزیز غازی صاحب نے مختصر بیان فرمایا، ہماری مسجد شہید اسلام اہل حق کے لیے ہمیشہ وقف ہے۔ یہ ممبر ومحراب والد مولانا عبداللہ شہید صاحب کی امانت ہے۔ مولانا ہمیشہ اکابرین کے معتمد رہتے تھے۔ میں اس کانفرنس کے

انعقاد پر خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ پھر خطبہ جمعۃ المبارک اور نماز کی امامت کرائی اور بعد میں کانفرنس کے حوالے سے عوام الناس کو کہا کہ اس کانفرنس کے آخر تک جمع رہیں اور غور سے سنیں۔

اس کانفرنس کی دوسری نشست کی صدارت حکیم العصر استاذ المحدثین مولانا عبدالمجید لدھیانوی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے فرمائی۔ نشست کا آغاز مولانا عبدالعزیز غازی کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ جب کہ ہدیہ نعت رسول مقبول ﷺ مداح رسول مصعب فاروقی، حافظ عبدالباسط اور عطاء الرحمٰن عزیز نے پیش کی۔ جب کہ اس نشست سے تاجر رہنما ختم نبوت ایکشن کمیٹی راولپنڈی شرجیل میر، وفاق المدارس عربیہ کے ڈپٹی سیکرٹری مولانا قاضی عبدالرشید صاحب، مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی، مرکزی جمعیت اہل حدیث کے مرکزی سینئر امیر علامہ عبدالعزیز حنیف، مولانا محمود الحسن بالاکوٹی، مولانا شفیق الرحمٰن، مولانا صاحبزادہ حامد الحق حقانی، سابق ایم این اے مولانا محمد اشرف علی نے بھی خطاب کیا۔ جب کہ مولانا مفتی کفایت اللہ ایم. پی. اے، کے پی. اے نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ ۱۹۷۴ء کا تاریخی فیصلہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کی فراست اور امت کو یکجا کرنے کی حکمت کا نتیجہ ہے۔

کانفرنس سے خصوصی خطاب کرتے ہوئے جمعیت علماء اسلام کے رہنما ایم این اے مولانا عطاء الرحمٰن صاحب نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور قادیانیت کا تعاقب اور ان کی سرگرمیوں کا سدباب ہم نے ہمیشہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی پالیسی اور ہدایات کے مطابق دلیل کی بنیاد پر کیا ہے۔ اب بھی ہماری درخواست یہ ہی ہے کہ اس پلیٹ فارم کے ذریعہ سے پوری امت مسلمہ تمام مکاتب فکر یکجان ہو کر تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کی یاد تازہ کرتے ہوئے آگے بڑھیں، میں نے آج بھی قومی اسمبلی میں اس چیز کو دہرایا کہ ۱۹۷۴ء کا تاریخی فیصلہ اور ۱۹۸۴ء کا امتناع قادیانیت ایکٹ کا تقاضا ہے کہ قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں پر حکومت پابندی عائد کر کے آئین کا پابند بنائے۔

حضرت الامیر کا خصوصی بیان ہوا۔ حضرت نے فرمایا کہ میں کوئی خطیب اور مقرر نہیں ہوں۔ میں نے ساری عمر درسگاہ میں گزاری ہے، مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعلق ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت سے ہے۔ اس تاریخی دن ۷ر ستمبر کی خصوصیت کی طرف توجہ دلاؤں گا۔ پہلے لوگ کہتے تھے یہ صرف مولویوں کا مسئلہ ہے۔ یہ لڑتے رہتے ہیں تو اس دن کی یہ خصوصیت ہے کہ اس دن نے فیصلہ دے دیا یہ صرف مولویوں کا مسئلہ نہیں بلکہ قومی اسمبلی کا فیصلہ ہے۔

اس کے بعد تمام عدالتوں نے فریقین کا مؤقف سن کر فیصلہ دیا کہ قادیانیوں کا تعلق مسلمانوں سے نہیں۔ جس طرح یہودی، عیسائی حضور ﷺ کے امتی نہیں، اسی طرح قادیانی بھی حضور ﷺ کے امتی نہیں۔ پھر رابطہ عالم اسلامی کا بھی فیصلہ یہی آیا۔ اس کے بعد ان کے کفر کا انکار قومی اسمبلی کے فیصلے کا انکار ہے۔ ان کے کفر کا انکار عدالتی فیصلے کا انکار۔ ان کے کفر کا انکار قومی اسمبلی اور عدالتوں کی توہین ہے۔

قادیانی کفر کے لیے اب دلائل کی ضرورت نہیں۔ انہوں نے بھی اپنا روٹ تبدیل کیا ہوا ہے۔ لالچ دنیاوی مفادات ہیں۔ دلائل کی بات وہ نہیں کرتے اب مزید دلائل کی ضرورت نہیں۔ اب اس کا علاج فکر آخرت ہے۔ جو چلے گئے ہیں قادیانی بن گئے ان کو واپس آنا ہوگا اگر فکر آخرت نصیب ہو جائے تو آئندہ کوئی ادھر جانے کی کوشش نہیں کرے گا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی اسلام آباد کی نمائندگی کرتے ہوئے مولانا قاضی مشتاق احمد صاحب نے تمام شرکاء کانفرنس مدعوین حضرات کا شکریہ ادا کیا نیز کہا کہ قادیانی پورے ملک کی طرح راولپنڈی میں بھی سازشوں میں مصروف ہیں۔ خصوصاً مکان نمبر ۶۹-ای، ہولی فیملی ہسپتال سے متصل ارتدادی مرکز میں اسلام، ملک وملت کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں۔ ہم ان کی کسی بھی سازش کو

کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔حکومت اور انتظامیہ ان کا نوٹس لے ورنہ حالات کی ذمہ داری ان پر ہوگی۔عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ سیاسی مسئلہ نہیں بلکہ یہ ہمارے ایمان کی بنیاد ہے۔

کانفرنس کا اعلامیہ قاری عبدالوحید قاسمی نے پیش کیا۔انہوں نے کہا کہ ہم تمام شہداء ختم نبوت، لال مسجد جامعہ حفصہ، ناموس صحابہ ؓ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں۔کہ راولپنڈی اسلام آباد میں قادیانیوں کی پراسرار سرگرمیوں کا فی الفور نوٹس لے۔خصوصاً پنڈ بیگوال میں ۳۴۳ کنال پر مشتمل بیت الھدیٰ کے نام سے ارتدادی مرکز کی تعمیر کا سختی سے نوٹس لیا جائے اور اس کی اعلیٰ سطح پر تحقیقات کرائی جائے۔اس لئے کہ یہ ارتدادی مرکز ہمارے قومی اثاثوں کے پاس ہے۔جو کہ ایک یہودی، ہنودی اور اسرائیلی سازش معلوم ہوتی ہے۔۲۹۵-بی،سی کے خلاف ہم کسی بھی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔اگر اس میں کچھ تحفظات ہیں تو حکومت اسلامی نظریاتی کونسل کی طرف جائے جو ایک آئینی ادارہ ہے۔کانفرنس میں کثیر تعداد میں علماء کرام مولانا عبدالغفار، مولانا نذیر فاروقی، مولانا تنویر علوی، مولانا خلیق الرحمٰن چشتی، مفتی عبدالسلام، مفتی وجیہہ الدین، علامہ محمد شریف قریشی، مولانا سعیدالرحمٰن سرور، مولانا محمد خرم، مولانا عزیز الرحمٰن، مولانا محمد شریف ہزاروی، مولانا محمد شارق، قاری محمد طیب، مولانا تاج الدین، مولانا یوسف یعقوب، مولانا ممتاز الحق اور دیگر نے شرکت فرمائی۔کانفرنس کے آخر میں کانفرنس کے سٹیج سیکرٹری مبلغ ختم نبوت مولانا محمد طیب نے علماء کرام اور تمام شرکاء خصوصاً مولانا مفتی ظفر اقبال کا شکریہ ادا کیا اور اعلان کیا کہ ہم اس کانفرنس کے ذریعہ سے قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتے ہیں اور کہا ۷؍ستمبر جہاں مسلمانوں کی فتح اور مسرت کا دن ہے وہاں قادیانیوں کو اپنی ذلت کا احساس دلا کر دعوت اسلام کا پیغام بھی دیا ہے۔نیز انہوں نے اعلان کیا کہ آئندہ ہر سال ۷؍ستمبر کے حوالہ سے اسلام آباد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام عظیم الشان تاریخی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوا کرے گی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۲ء ص ۳۷ تا ۴۰)

ہزارہ ڈویژن میں ختم نبوت کانفرنسیں

مولانا اللہ وسایا کے دورہ ہزارہ کے موقع پر مؤرخہ ۴، ۵ اور ٦؍ستمبر ۲۰۱۲ء کو مختلف علاقوں میں ختم نبوت کانفرنسوں کے انعقاد کی ترتیب رکھی گئی۔جن میں مؤرخہ ۴؍ستمبر مغرب کی نماز کے بعد جامع مسجد خلفائے راشدین بٹ دریاں مانسہرہ، مؤرخہ ۵؍ستمبر ظہر کی نماز کے بعد جامع مسجد طیبہ قلندر آباد، اسی تاریخ مغرب کی نماز کے بعد جامع امام ابوحنیفہ چمبہ حویلیاں، مؤرخہ ٦؍ستمبر دن ایک بجے مرکزی جامع مسجد خلفائے راشدین نتھیا گلی اور سہ پہر تین بجے مرکزی جامع مسجد ایبٹ آباد میں پروگرام تھے۔مولانا نے تحریک ختم نبوت کے محرکات سے لے کر اس قافلہ جدوجہد میں شامل شخصیات کے تحریک کے حوالے سے کردار اور بالآخر فتح پر مبنی انجام تک کے پورے واقعات کی کچھ اس انداز سے منظر کشی کی کہ ہر سامع اپنے آپ کو اس تحریک میں بنفس نفیس شریک سمجھنے لگا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۲ء ص ۳٦)

صوبہ خیبر پختونخوا میں ختم نبوت کانفرنسوں کی بہاریں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ خیبر پختونخوا کے زیر اہتمام صوبہ بھر کے ضلعی ہیڈ کوارٹرز میں ۷؍ستمبر کو یوم تحفظ ختم نبوت کے حوالہ سے ایبٹ آباد، پشاور، کرک، کوہاٹ، سرائے نورنگ، بنوں، مردان، نوشہرہ، چارسدہ میں بڑے بڑے اجتماعات منعقد ہوئے۔اجتماعات سے مرکزی قائدین مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، صوبائی امیر مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی، مولانا قاری سمیع اللہ جان فاروقی، مولانا خیر البشر، مولانا اکرام الحق، مولانا محمد قاسم ایم این اے، مولانا شجاع الملک، مولانا قاری محمد اسلم، مولانا مجاہد خان الحسینی، مولانا حزب اللہ،

مولانا سید محمد گوہر شاہ، مولانا مفتی عبداللہ شاہ، مولانا غلام محمد صادق نے خطاب کیا۔ پشاور مردان میں کانفرنسوں کی صدارت خواجہ خان محمد صاحب کے خلیفہ مجاز مولانا عبدالغفور صاحب دامت برکاتہم ٹیکسلا نے کی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۲ء ص۳۰)

مردان، نوشہرہ، چارسدہ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنسیں بسلسلہ ۷؍ستمبر یوم ختم نبوت

مردان: میں عیدگاہ شمسی روڈ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ تحفظ ختم نبوت اور ناموس رسالت کی حفاظت کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی پاکستان کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔ اعلیٰ سرکاری اور حساس عہدوں پر فائز قادیانیوں کو فی الفور عہدوں سے ہٹایا جائے۔ کانفرنس سے مجلس کے صوبائی امیر مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی۔ جمعیت علماء اسلام کے صوبائی جنرل سیکرٹری ممبر قومی اسمبلی مولانا محمد قاسم، ڈاکٹر شیر علی شاہ، جمعیت کے ضلعی امیر مولانا شجاع الملک، مرکزی تنظیم تاجران کے جنرل سیکرٹری احسان بادشاہ اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امیر مولانا اکرام الحق نے بھی خطاب کیا۔ جلسہ کی صدارت مولانا عبدالغفور ٹیکسلا نے فرمائی۔ کانفرنس کے مہمان خصوصی شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی کے شاگرد رشید، شیخ الحدیث مولانا مطلع الانوار تھے۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے اپنے خطاب میں کہا کہ قادیانیوں نے انگریز سے ساز باز کر کے پاکستان اور اسلام کو نقصان پہنچایا اور اب بھی سازشوں میں مصروف ہیں انہوں نے کہا کہ ملک میں دینی مدارس کے خلاف سازشیں ہو رہی ہیں۔ ممتاز علماء کرام کو چن چن کر شہید کیا جا رہا ہے۔ افغانستان، پاکستان، برما، فلسطین اور کشمیر میں بے گناہ نہتے مسلمانوں کا خون بہایا جا رہا ہے۔ قوم بیدار ہو کر ختم نبوت کے غداروں کی سازشوں کو ناکام بنائیں۔

نوشہرہ: میں مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مفتی شہاب الدین پوپلزئی، قاری محمد اسلم امیر مجلس ضلع نوشہرہ، شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی کے سفر وحضر کے ساتھی مولانا مجاہد خان الحسینی دامت برکاتہم اور قاضی خلیل الرحمٰن خطیب جامع مسجد نوشہرہ کینٹ نے اجتماع سے خطاب کیا۔ اس موقع پر دو قادیانی زاہد حسین اور طاہر حسین مرزا قادیانی پر لعنت بھیج کر حضور اکرم ﷺ کے دامن رحمت سے وابستہ ہوگئے۔

چارسدہ: میں کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا اللہ وسایا نے اعلان کیا کہ آئین میں قادیانیوں اور لاہوریوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور انسداد توہین رسالت کے قانون میں کسی قسم کی ترمیم کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دی جائے گی۔ پاکستان کے آئین کے مطابق قادیانی کافر ہیں۔ قادیانی بین الاقوامی ایجنسیوں کے ساتھ مل کر پاکستان کے خلاف سازشوں میں مصروف عمل ہیں۔ قادیانی سامراج کے ایجنٹ ہیں امتناع قادیانیت آرڈیننس کے مطابق قادیانی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے اور نہ ہی یہ اپنے مذہب کا پرچار کر سکتے ہیں۔ جب تک اس سرزمین پر ایک بھی قادیانی موجود ہے۔ ان کے خلاف جدوجہد جاری رہے گی۔ کانفرنس سے جمعیت علماء اسلام کے ضلعی امیر سابق ایم این اے مولانا سید گوہر شاہ اور سابق ایم این اے مولانا غلام محمد صادق اور ضلعی امیر مجلس مولانا حزب اللہ نے بھی خطاب کیا۔ ان تمام کانفرنسوں میں علماء کرام مشائخ عظام اور مسلمانوں نے ہزاروں کی تعداد میں شرکت کی۔ اس کے علاوہ ۷؍ستمبر یوم ختم نبوت کے سلسلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بنوں میں جامع مسجد حافظ جی سے ضلعی ناظم اعلیٰ مفتی عظمت اللہ کی قیادت میں عظیم الشان ریلی نکالی گئی جس میں مولانا سید نسیم علی شاہ، ظہیر الدین ایڈووکیٹ اور دیگر علماء وزعماء نے قیادت کی۔

(ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۲ء ص۵۵،۵۶)

سالانہ ختم نبوت کانفرنس بہاول پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۸ر ستمبر ۲۰۱۲ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد صادق بہاولپور میں سالانہ کانفرنس کا آغاز قاری محمد اقبال صاحب کی تلاوت قرآن سے ہوا، جناب حضور احمد عضر نے ہدیۂ نعت پیش کیا۔ مولانا عبدالحکیم نعمانی مبلغ ختم نبوت چیچہ وطنی نے اپنے بیان میں کہا کہ ہم نے اپنی زندگیاں ختم نبوت کی چوکیداری کے لئے وقف کردی ہیں جب تک جسم میں خون کا آخری قطرہ اور آخری سانس ہے، عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کریں گے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے مبلغ مولانا محمد اسحاق ساقی نے کہا کہ ہم عقیدہ ختم نبوت کے محافظ اوّل سیّدنا صدیق اکبرؓ کے زمانے میں تحفظ ختم نبوت کے لئے یمامہ کے میدان میں بارہ سو جلیل القدر صحابہ کرامؓ سے لے کر شہدائے ختم نبوت، تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء اور کراچی کی سرزمین پر اکابرین ختم نبوت کی شہادتوں کو سلام عقیدت پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج بھی مسلمان اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ اپنی جان قربان کردیں گے مگر حضور ﷺ کی عزت، آبرو پر کسی قسم کی کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ حضور اقدس ﷺ کے آخری دور مقدس میں اسود عنسی بدبخت نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ آپ نے حضرت فیروز دیلمیؓ کو حکم دیا کہ اسود کو جہنم رسید کرو۔ اسود عنسی کو حضور ﷺ کے فیصلہ کے مطابق قتل کیا گیا۔ دوسرا جھوٹا مدعی نبوت مسیلمہ کذاب تھا اس کو سیّدنا صدیق اکبرؓ نے قتل کرایا۔ وادیٔ مہران کے عظیم خطیب، جمعیت علماء اسلام کے مرکزی راہنما، سینیٹر ڈاکٹر مولانا خالد محمود سومرو نے اپنے بیان میں کہا کہ مسئلہ ختم نبوت سیاسی مسئلہ نہیں، ہمارے ایمان کی بنیاد ہے۔ قادیانیت کا فتنہ بہت بڑا فتنہ ہے، پہلے یہ صرف قادیان میں تھا، اب اسرائیل میں یہودیوں کے ساتھ مل کر امتِ مسلمہ اور دین اسلام کے خلاف سازشیں کررہا ہے اور کچھ حکمران بھی ان کے دام تزویر میں آچکے ہیں۔ ہم یہودیوں کی مرضی نہیں چلنے دیں گے۔ مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور دائرہ اسلام سے خارج ہوگیا۔ اس فتنہ کے خلاف سب سے پہلے علماء لدھیانہ نے کفر کا فتویٰ دیا۔ مسلمانوں نے نوے سال تک جدوجہد کی۔ کانفرنس بارش کے باوجود دو بجے رات تک جاری رہی۔

<u>کانفرنس میں متفقہ طور پر پاس کی جانے والی قراردادیں:</u>

۱...... قادیانیوں کو آئین کا پابند بنایا جائے، امتناع قادیانیت آرڈیننس پر سختی سے عمل کرایا جائے۔

۲...... ملک وملت کے غدار قادیانیوں کو تمام کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔

۳...... مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

۴...... چناب نگر کی کچی آبادی کے عوام کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

۵...... چودہ کروڑ عوام تحفظ ناموس رسالت آرڈیننس پر شب خون مارنے کی اجازت نہیں دیں گے۔

۶...... رمشا مسیح کیس کی آڑ میں ناموس رسالت کے قانون کے خلاف امریکی دباؤ پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت ہے، پاکستانی عوام برداشت نہیں کرے گی۔

۷...... انبیاء علیہم السلام پر بنائی جانے والی فلمیں کھلی گستاخی ہیں، ان کو فوراً بند کیا جائے، جن چینلوں سے ریلیز ہورہی ہیں ان کو سیل کیا جائے۔

(ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۲ء ص۵۳،۵۴)

ختم نبوت کانفرنس سرگودھا

۲۷؍ستمبر۲۰۱۲ء کو مرکزی عیدگاہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام پانچویں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عبدالمجید لدھیانوی، مولانا عبدالمجید ندیم، مولانا خواجہ خلیل احمد، مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیزالرحمٰن ثانی، مولانا الیاس چنیوٹی ایم.پی.اے، مولانا مفتی طاہر مسعود، مولانا محمد اکرم طوفانی، مفتی عبدالقدوس، مولانا مفتی عبدالمعید، مولانا نورمحمد ہزاروی، مفتی جہانگیر حیدر، قاری احمد علی ندیم، عبداللہ سعید ہاشمی، مولانا قاری عبدالوحید، سید سلیمان گیلانی، مولانا قاری ایوب صدیقی، مولانا اکرم عابد، مفتی شفقت علی، مفتی شاہد مسعود، مولانا عزیز احمد نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علاوہ مفتی محمد بلال گل اور دیگر مقررین نے کیا۔ کانفرنس میں لوگوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ علماء کرام نے اس موقع پر اپنے خطاب میں ایک مخصوص طبقے کی طرف سے توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کرنے کی باتوں کو مذہبی انتشار پیدا کرنے کی سازش قرار دیا۔ مقررین نے کہا کہ قادیانی درپردہ ملک میں امن وامان کی صورتحال خراب کررہے ہیں۔ مختلف قراردادوں کے ذریعے مطالبہ کیا گیا کہ توہین رسالت کے واقعات میں ملوث عناصر کو عالمی سطح پر سزائے موت دی جائے اور اس کے لئے قانون سازی کی جائے۔ ملک میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھی جائے، انہیں کلیدی عہدوں سے فوری طور پر ہٹایا جائے، نیٹو سپلائی بند کی جائے، یورپی، امریکی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے۔ سفارتی تعلقات فوری طور پر ختم کئے جائیں۔ کانفرنس کے دوران مختلف قراردادوں کے ذریعے کہا گیا کہ ملک کے اندر جتنی بھی دہشت گردی اور ملکی امن کو تباہ کرنے کے لئے جو کام ہوتے ہیں۔ ان سب میں قادیانیوں کا ہاتھ ہوتا ہے۔ ان حالات میں ہم حکومت سے یہ مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ ایسی اقلیت کو ان سرگرمیوں سے روکا جائے۔ صدر اوباما کے اس بیان پر شدید صدمہ پہنچا کہ اظہار رائے پر پابندی نہیں لگائی جاسکتی اور امریکا میں یہ فلم بند نہیں کی جائے گی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۲ء ص۵۴)

۱۰ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ٹوبہ ٹیک سنگھ

۳۱ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی تیاری کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیرانتظام ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ۱۰ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۲۸؍ستمبر۲۰۱۲ء بروز جمعہ کو منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب نے فرمائی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امیر مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی اور مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن محترم قاضی فیض احمد کی سرپرستی اور لالہ انیس الرحمٰن بٹ کی نگرانی میں کانفرنس کی تین نشستیں ہوئیں۔ خطبہ جمعہ مولانا محمد عالم طارق نے دیا۔ تحفظ ختم نبوت اور ناموس رسالت کانفرنس کی دوسری نشست بعد نماز مغرب ہوئی جس میں تلاوت مولانا قاری احمد عثمان نے کی اور نعت رسول مقبول اور حمد باری تعالیٰ حافظ بشیر احمد عثمانی کے حصہ میں آئی۔ خطاب اور مجلس ذکر مولانا سیّد جاوید حسین شاہ نے فرمائی۔ حضرت نے فرمایا کہ سارے گناہوں کی معافی وتلافی ہوسکتی ہے۔ لیکن گستاخ رسول کی معافی قطعاً نہیں ہوسکتی۔ تیسری نشست بعد نماز عشاء منعقد ہوئی جس میں تلاوت سیّد غلام رسول شاہ نے کی اور حمد ونعت حسان احمد طلحہ کے صاحبزادے انعام الحسن شاہ صاحب، مولانا ذوالقرنین نے مجمع کے دلوں کو گرمایا۔ مقررین میں مولانا سیّد سرفراز الحسن شاہ، مولانا قاضی احسان احمد نے حرمت رسول اور عقیدۂ ختم نبوت کی نزاکت واہمیت پر بیان کیا۔ مولانا محمد الیاس چنیوٹی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ رحمۃ للعالمین ﷺ نے سارے دشمنوں کو معاف فرمادیا مگر گستاخ رسول خواہ مرد ہوں یا عورت، سارے قتل کرنے کا حکم فرمایا۔ مولانا پیر عزیزالرحمٰن ہزاروی نے فرمایا کہ اسلام امن کا درس دیتا ہے، دنگے فساد کا نہیں۔ دنگے فساد کرنے والے اور اپنے آپ کو امن کے علمبردار بتلانے والوں نے پیغمبر اسلام ﷺ کی عزت وناموس پر گستاخانہ فلم بناکر پوری دنیا کا امن تباہ کردیا

ہے اور انہوں نے کہا کہ کفار کے لئے بددعاء کرنا اور گستاخوں کا سر قلم کرنا یہ بھی میرے نبی کی سنت مبارکہ ہے۔ اللہ تعالیٰ گستاخوں پر اپنے کتوں میں سے کوئی کتا مقرر فرمادے اختتامی دعاء پیر صاحب نے بڑی آہ و بکا کے ساتھ کرتے ہوئے مجمع کو رلا دیا، ہر فرد کی آنکھوں سے آنسو ٹپک رہے تھے۔ اس کانفرنس میں مولانا سعد اللہ لدھیانوی، لالہ عبدالوہاب بٹ، بھائی خالد ڈوگر، بھائی مزمل، بھائی عرفان اطہر ناز و دیگر احباب نے بھرپور محنت وکوشش کی اور کانفرنس کے لئے دن رات ایک کر دیئے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۲ء ص ۲۲)

ختم نبوت کانفرنس ماموں کانجن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تحفظ ناموس رسالت کانفرنس ۲۹ ستمبر ۲۰۱۲ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء ریلوے گراؤنڈ جامع مسجد حافظ حسام الدین میں منعقد ہوئی۔ تلاوت قاری عبدالقدوس رحیمی نے کی۔ نعت قاری عابد حسین قبال پوری نے اور مقررین حضرات مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی محمد حسن، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا رضوان نفیس نے بھی شرکت فرمائی۔ مولانا خبیب احمد مبلغ ٹوبہ نے بھی خطاب فرمایا۔ کانفرنس کی نگرانی اور نقابت مولانا ضیاء الدین آزاد نے فرمائی۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔ اگلی صبح ۳۰ ستمبر مدرسہ والی مسجد میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے بیان کیا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۲ء ص ۳۰)

۳۱ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر ...... لمحہ لمحہ کی رپورٹ

<u>پہلی نشست:</u> ۴ اکتوبر ۲۰۱۲ء جمعرات صبح دس بجے کانفرنس کی پہلی نشست کا آغاز ہوا۔

<u>صدارت:</u> ولی کامل مولانا مفتی محمد حسن صاحب لاہور۔

<u>تلاوت:</u> قاری محمد عمار ظفر جامعہ حنفیہ بورے والا۔

<u>افتتاحی کلمات ودعاء:</u> مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کرائی۔ کڑی سے کڑی ملی تو ۳۱ ویں کانفرنس کے شرکاء کا واسطہ در واسطہ تعلق ۱۹۸۲ء کی پہلی ختم نبوت کانفرنس چناب نگر سے جڑا۔ پھر چشم تصور نے دیکھا کہ یہ سلسلہ پاکستان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی پہلی ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ سے متصل ہوا۔ چشم تصور کے جھپکتے ہی قادیان کی احرار ختم نبوت کانفرنس ۱۹۳۴ء میں جا شامل ہوئے۔ لیجئے! لمحوں میں ۲۰۱۲ء کا قافلہ ۱۹۳۴ء کے ساتھیوں کے رہگذر پر کھڑا ہے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری، خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاعبادی، مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر، فاتح قادیان مولانا محمد حیات، شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوری، خواجۂ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد صاحب، پیر کامل پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی، میر کارواں مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی، پروفیسر محمد الیاس برنی، علامہ اقبال، چوہدری افضل حق، ماسٹر تاج الدین انصاری، آغا شورش کاشمیری، مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری، پیر جماعت علی شاہ علی پوری، مناظر اسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری، مناظر ختم نبوت مولانا میر ابراہیم سیالکوٹی، سید مظفر علی شمسی، مولانا سید مرتضیٰ چاند پوری ایسے ہزاروں رہنماؤں کی قیادت میں یہ قافلہ سیدنا صدیق اکبرؓ پہلے محافظ ختم نبوت کے قافلہ کی تلاش میں یمامہ کی جانب رواں دواں ہوا چاہتا ہے کہ اتنے میں سیدنا خالد بن ولیدؓ، سیدنا عکرمہؓ، سیدنا شرحبیلؓ بن حسنہ، سیدنا حبیب ابن زیدؓ، سیدنا ابومسلم خولانیؓ کن کن مقدس شخصیات کے تصوراتی مجلس کی حضوری کے جلوؤں کی ٹھنڈی پرسکون جھونکوں میں پھر اسٹیج کی جانب نظر کی، تو اب مولانا صاحبزادہ عزیز احمد کی پشت پر ان کے والد گرامی کی روح پرفتوح کھڑی مسکراتی نظر آئی۔ اتنے میں قافلہ حق کی بچھڑی کونج حافظ محمد شریف منچن آبادی نے نظم کے لئے مصرعہ اٹھایا۔ نبی آتے رہے سب سے آخر میں نبیوں کے امام آئے۔ (ﷺ)

قارئین! واپس آجائیں اب تقاریر شروع ہوئیں۔

خطاب: مولانا محمد اسلم مبلغ خوشاب، مولانا عبدالستار لیہ، مولانا خبیب احمد ٹوبہ ٹیک سنگھ، مولانا محمد خالد عابد سرگودھا، حافظ عبدالوہاب جالندھری حافظ آباد، سید ضیاء الحسن شاہ ناظم مجلس لاہور، مولانا توصیف احمد مبلغ حیدرآباد، مولانا عظمت اللہ، مولانا سید شعیب احمد ناظم بنوں۔

نعت: قاری عمار ظفر بورے والا، ملک عبدالشکور قاسمی چنی گوٹھ۔

اسٹیج سیکرٹری: مولانا محمد علی صدیقی، مولانا ضیاء الدین آزاد۔

مہمان خصوصی: صاحبزادہ رشید احمد صاحب۔

اختتامی کلمات ودعاء: صدر اجلاس مولانا مفتی محمد حسن صاحب لاہوری، پونے ایک بجے اجلاس ختم ہوا۔ کھانے، نماز کی تیاری کا عمل دھڑا دھڑ شروع ہے۔ چارسو عالم رب کریم کے منتخب بندے سراپا تسلیم ورضا اپنے اپنے اعمال بجا رہے ہیں۔ ایک بجا تو مؤذن نے اذان دی۔ اللہ اکبر! اللہ اکبر! واقعی تمام بڑائیاں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ ڈیڑھ بجے جماعت کھڑی ہوئی۔ قاری عبیدالرحمٰن نے جلسہ گاہ میں جماعت کے فرائض دیئے۔

دوسری نشست: لیجئے! قریباً پونے دو بجے دن دوسرے اجلاس کے لئے مہمانان گرامی سٹیج پر براجمان ہونا شروع ہوئے۔

صدر اجلاس: مولانا سعید احمد اسکندر استاذ جامعۃ العلوم اسلامیہ کراچی۔

مہمان خصوصی: مولانا فضل الرحمٰن درخواستی۔

تلاوت: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی۔

نعت: حافظ محمد شریف منچن آباد، اسامہ اجمل قاسمی لاہور۔

خطاب: مولانا عبدالقیوم حقانی نوشہرہ، مولانا غلام مصطفےٰ چناب نگر، مولانا ممتاز احمد کلیار جڑانوالہ، صاحبزادہ مولانا محمود الحسن نقشبندی چکوال، جناب سید منور حسن امیر جماعت اسلامی لاہور، خطیب ابن خطیب مولانا صاحبزادہ محمد امجد خان لاہور۔

صدارتی خطاب: مولانا سعید احمد اسکندر کراچی۔

دعائے خیر: مہمان خصوصی مولانا فضل الرحمٰن درخواستی خان پور۔

اسٹیج سیکرٹری: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی۔

اذان ...... جماعت کے بعد......

تیسری نشست: مؤرخہ ۴؍اکتوبر بعد از نماز عصر تیسری نشست کا آغاز ہوا۔

اسٹیج سیکرٹری: مولانا محمد علی صدیقی۔

خطاب: محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کا ٹیلیفونک خطاب۔

محفل سوال وجواب میں فقیر راقم (مولانا اللہ وسایا) نے دال دلیا کیا۔

اذان مغرب: مغرب کی جماعت، شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے جانشین مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی کراچی کی امامت میں ادا کی گئی۔

چوتھی نشست: مغرب کی نماز کے بعد ازہد الاولیاء مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی اٹک کے جانشین مولانا پروفیسر قاضی محمد ارشد الحسینی مدظلہ کا خطاب ومجلس ذکر کا عمل عشاء تک جاری رہا۔

عشاء کی اذان ہوئی۔عشاء کی جماعت حافظ قاری عبیدالرحمٰن صاحب نے کرائی۔

پانچویں نشست: مؤرخہ۴/اکتوبر۲۰۱۲ء بعد از نماز عشاء پانچویں نشست کا آغاز ہوا۔

صدارت: مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب، نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔

مہمان خصوصی: پیر طریقت مولانا عبدالغفور ٹیکسلا، پیر طریقت مولانا سید فاروق ناصر شاہ فیصل آباد، پیر طریقت مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب فیصل آباد، پیر طریقت جناب محمد رضوان نفیس لاہور، پیر طریقت مولانا محبّ اللہ صاحب لورالائی، پیر طریقت جناب قاری عبدالمجید جامی مدینہ منورہ، پیر طریقت مولانا مفتی محمد طیب جامعہ امدادیہ فیصل آباد، پیر طریقت مولانا قاری محمد جمیل الرحمٰن اختر لاہور۔

تلاوت: قاری محمد عثمان جامعہ محمدیہ ساہیوال، ڈاکٹر قاری محمد صولت نواز فیصل آباد، قاری محمد احسان اللہ فاروقی لاہور۔

نعت: مولانا مفتی شاہد عمران عارفی ساہیوال، جناب طاہر بلال چشتی جھنگ، جناب محمد امین چوکیرہ، جناب مولانا محمد قاسم گجر لاہور، جناب اسامہ اجمل لاہور، قاری محمد عمار ظفر جامعہ حنفیہ بورے والا، جناب عبدالشکور چنی گوٹھ، قاری محمد شریف منچن آباد۔

خطاب: خطیب وادیٔ مہران مولانا عبدالحمید لُنڈ سٹھارجہ سندھ، مفتی محمد صفدر علی خطیب پھالیہ، قاری علیم الدین شاکر اچھرہ لاہور، مولانا مخدوم محمد صفدر شاہ سرگودھا، جناب حاجی عبدالحمید رحمانی ننکانہ صاحب، مولانا نور محمد ہزاروی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا، مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی راولپنڈی، مولانا صاحبزادہ محمد اشرف علی مہتمم جامعہ تعلیم القرآن راولپنڈی، مولانا عبدالرشید حجازی شیخ الحدیث جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن، مولانا صاحبزادہ عبدالشکور نقشبندی چکوال، مفکر اسلام مولانا مفتی محمود کے صاحبزادہ مولانا عطاء الرحمٰن ایم.این.اے، پیر طریقت مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی خانیوال، ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر صدر جمعیت علماء پاکستان حیدرآباد، قاری محمد زوار بہادر صاحب سیکرٹری جنرل جمعیت علماء پاکستان لاہور، مولانا صاحبزادہ عبدالخبیر آزاد صوبائی خطیب پنجاب لاہور، شیخ الحدیث مولانا ظفر احمد قاسم مہتمم جامعہ خالد بن ولید وہاڑی، مولانا مفتی محمد ضیاء مدنی خطیب جامع مسجد کچہری بازار فیصل آباد، خطیب اسلام مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری سیکرٹری جنرل متحدہ جمعیت اہل حدیث ساہیوال، مولانا محمد ایوب خان ثاقب جامعہ مدنیہ ڈسکہ، مولانا فضل الرحمٰن درخواستی خان پور۔

آخری خطاب دعائے خیر پر فجر کی اذانیں شروع ہوگئیں۔

اسٹیج سیکرٹری: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا محمد علی صدیقی میرپور خاص۔

چھٹی نشست: نماز فجر مؤرخہ۵/اکتوبر۲۰۱۲ء۔

امامت: مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی مفتی دارالافتاء ختم نبوت کراچی۔

درس قرآن: شیخ التفسیر مولانا میر محمد میرک نائب امیر مرکزیہ جمعیت علماء اسلام پاکستان۔

ساتویں نشست: نو بجے دن۔ مؤرخہ ۵/اکتوبر قبل از جمعۃ المبارک۔

صدارت: مولانا محمد انور صاحب مہتمم دارالعلوم ربانیہ پھلور۔

تلاوت: قاری مسعود ربانی فاروق آباد۔

نعت: محمد ابوبکر پشاور، قاری سعید احمد مدنی فیصل آباد، فیصل بلال گیلانی گوجرانوالہ۔

خطاب: مولانا ضیاء الدین آزاد ماموں کانجن، ڈاکٹر دین محمد فریدی بھکر، مولانا راشد مدنی ٹنڈو آدم، مولانا غلام حسین جھنگ، جناب حبیب اللہ متعلم مدرسہ ختم نبوت چناب نگر، جناب محمد شعیب مدرسہ ختم نبوت چناب نگر، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی ابن شہید اسلام حضرت لدھیانوی کراچی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ملتان، قاری محمد اجمل استاذ جامعہ ربانیہ پھلور، جناب محمد مجاہد نور پوری گوجرہ، مکالمہ طلبہ جامعہ قاسمیہ گوجرانوالہ، مفتی محمد عثمان چیچہ وطنی، مولانا محمد عمر عثمانی گجرات، مولانا محمد عارف شامی گوجرانوالہ۔

اذان جمعہ: مولانا قاری محمد عمر عثمانی گجرات۔

خطاب: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ ملتان۔

خطبہ جمعہ: مولانا مفتی محمد حسن امیر عالمی مجلس لاہور۔

قارئین کرام! جمعہ پر جلسہ گاہ کا پورا پنڈال شرکاء سے کھچا کھچ بھر گیا۔ جنوب ومشرق کی جانب پلاٹوں میں شرکاء نے صفیں بنائیں۔ اس کے باوجود نمازیوں کی تعداد اتنی زیادہ تھی کہ جامع مسجد ومدرسہ میں دوسری جمعہ کی جماعت کرانی پڑی۔ اذان مولانا محمد قاسم رحمانی نے کہی۔ خطبہ جمعہ وامامت مولانا غلام رسول دین پوری صدر مدرس مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر نے کرائی۔ اس جمعہ میں مسجد کا ہال، برآمدہ، صحن مسجد، صحن مدرسہ، پلاٹ، اسٹیج فل ہوگئے۔ اتنی حاضری محض اللہ رب العزت کا فضل ہی ہے اور بس۔ دونوں جگہ نماز جمعہ ہو جانے کے بعد اب:

آٹھویں اور آخری نشست کا آغاز: مؤرخہ ۵/اکتوبر ۲۰۱۲ء بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز جمعہ ہوا۔

صدارت: مولانا صاحبزادہ عزیز احمد خانقاہ سراجیہ۔

مہمانان خصوصی: مولانا قاری محمد یٰسین مہتمم جامعہ دارالقرآن فیصل آباد، مولانا سید جاوید حسین شاہ فیصل آباد، مولانا مفتی عطاء الرحمٰن شیخ الحدیث دارالعلوم مدنیہ بہاولپور، مولانا عبدالغفور ٹیکسلا۔

تلاوت: قاری احسان اللہ فاروقی لاہور۔

نعت: سید سلمان گیلانی لاہور۔

خطاب: مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا مفتی محمد ظفر اقبال ناظم جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا نے امیر مرکزیہ مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ کا تحریری پیغام پڑھ کر سنایا۔

خطاب: مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی امیر عالمی مجلس خیبر پختونخواہ، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا قاری عبید الرحمٰن انور امیر عالمی مجلس تلہ گنگ، مولانا محمد طیب فاروقی اسلام آباد، مناظر اسلام مولانا محمد الیاس گھمن مرکزی ناظم اعلیٰ اتحاد اہل سنت پاکستان۔

اختتامی کلمات ودعائے اختتام: پیر طریقت مولانا حافظ پیر ناصر الدین خاکوانی ملتان نے کرائی۔ آپ کی دعائے خیر پر دوروزہ سالانہ عظیم الشان فقید المثال ختم نبوت کانفرنس بخیروخوبی اختتام پذیر ہوئی۔ جناب سید سلمان گیلانی نے اپنی نظم کے دوران جب سامعین کو کھڑا کیا تو پورا پنڈال برآمدوں، دیواروں پر سامعین اور شرکاء کے جم غفیر کا ایک عجیب وغریب نظارہ تھا۔ جس کے منظر کو زیر قلم لانا فقیر کے لئے ممکن نہیں۔

قراردادیں: قراردادیں مولانا عزیز الرحمٰن رحیمی نے پیش کیں۔ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

☆ ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ عظیم الشان اجتماع یہودیوں اور سامراجی گماشتوں کی طرف سے بنائی گئی توہین آمیز فلموں کی شدید مذمت کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ عالمی سطح پر ناموس انبیاء کا قانون بنوانے میں اپنا کلیدی کردار ادا کرے اور امریکہ سے سفارتی تعلقات ختم کرے۔

☆ ...... کانفرنس کا یہ اجتماع پیرمحل میں شرپسند گوہر شاہیوں کی طرف سے مولانا مفتی عابد فرید اور ان کے رفقاء پر قاتلانہ حملے کی پرزور مذمت کرتا ہے اور متعلقہ انتظامیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ پیرمحل اور اس کے قرب وجوار میں فتنہ گوہر شاہیوں کی روک تھام کی جائے۔

☆ ...... مختلف چینلز میں انبیاء کرام علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کردار پر بننے والی فلموں کی نمائش سے اسلامیان پاکستان میں شدید اشتعال کی کیفیت پیدا ہورہی ہے۔ کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایسی تمام فلموں پر پابندی لگائی جائے اور انٹرنیٹ سے توہین آمیز فلموں کو ختم کیا جائے۔

☆ ...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ عاشق رسول ممتاز احمد قادری کو باعزت طور پر رہا کیا جائے اور صدر پاکستان اس کی سزا معاف کرنے کا اعلان کریں۔

☆ ...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ چناب نگر کے سب تحصیل کے درجہ کو فی الفور بحال کیا جائے۔

☆ ...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی دہشت گرد ادارے خدام الاحمدیہ، تحریک جدید، انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ اور تنظیم اطفال الاحمدیہ پر مکمل پابندی عائد کی جائے اور اندرون وبیرون ملک ان کے اثاثے منجمد کئے جائیں۔

☆ ...... کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ سرکاری وپرائیویٹ تعلیمی اداروں کے داخلہ فارموں میں تحفظ ختم نبوت اور مرزا قادیانی کے کفروارتداد کے اقرار پر مبنی حلف نامے کا اندراج کیا جائے اور تعلیمی نصاب میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر مضامین شامل کئے جائیں۔

☆ ...... یہ اجتماع حکومت آزاد کشمیر سے مطالبہ کرتا ہے کہ آزاد کشمیر میں قادیانیوں کی اسلام وملک دشمن سرگرمیوں کی روک تھام کی جائے اور ان کی رجسٹریشن کرتے ہوئے سرکاری محکموں میں ان کی ملازمتوں کا کوٹہ متعین کیا جائے اور محکمہ تعلیم، محکمہ صحت اور محکمہ صنعت وتجارت کے تمام عہدوں سے قادیانیوں کو برطرف کیا جائے۔

☆ ...... یہ اجتماع وفاقی وصوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ رفاہی اور فلاحی کاموں کی آڑ میں سندھ بھر میں قادیانیوں کی کفریہ سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے۔

قادیانی گروہ پاکستان کے آئین کی رو غیرمسلم اقلیت قرار دیا جاچکا ہے۔ اس لئے ان پر کلمہ طیبہ، قرآنی آیات اور اسلامی شعائر کے استعمال پر پابندی ہے۔ لیکن قادیانیوں نے آئین پاکستان، سپریم کورٹ، ہائیکورٹوں، وفاقی شرعی عدالت اور پارلیمنٹ کے تاریخ ساز فیصلوں کو

تسلیم کرنے کی بجائے بغاوت پر مبنی مؤقف اپنایا ہوا ہے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک کے اسلامی ونظریاتی تشخص اور دستور کی اسلامی دفعات پر سختی سے عمل درآمد کرایا جائے اور قادیانیوں کو آئین کا پابند کیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع امریکہ میں قید پاکستانی ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے ساتھ سفاکانہ سلوک کی مذمت کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی رہائی کے لئے اپنی قومی ذمہ داریاں پوری کی جائیں۔

☆...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

☆...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ دینی مدارس کی خودمختاری کو برقرار رکھا جائے۔ علماء کرام اور دینی کارکنوں پر ناجائز مقدمات ختم کئے جائیں اور انہیں فی الفور رہا کیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع دارفانی سے رحلت کرنے والے علماء کرام اور دینی شخصیات مولانا سعید احمد رائے پوری، مولانا اللہ بخش گرواں بہاولپور، مولانا ظہور احمد سالک جھنگ، سیٹھ محمد اشرف اعوان گوجرانوالہ اور دیگر علماء کرام کی وفات پر تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے ان کی بلندی درجات کے لئے دعاء کرتا ہے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۲ء ص ۴۱ تا ۵۲)

ختم نبوت کانفرنس فاضل پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۲۰؍اکتوبر ۲۰۱۲ء کو فاضل پور میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں جمعیت علمائے اسلام کے مرکزی رہنما مولانا حافظ حسین احمد، مولانا مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی، مولانا سیف الرحمٰن درخواستی، مولانا اللہ وسایا، مولانا بشیر احمد اور مولانا تاج محمد حنفی سمیت کئی ایک علمائے کرام نے خطاب کیا۔ علمائے کرام نے کہا کہ ملالہ کیس کی آڑ میں دینی جماعتوں، راہنماؤں اور دین دار عوام کی تضحیک ناقابل برداشت ہے۔ مقررین نے کہا کہ میڈیا جس طرح ملالہ کیس کو اٹھا رہا ہے ایسے ہی اس کو جامعہ حفصہ اور لال مسجد اسلام آباد کے شہداء کا کیس اٹھانا چاہئے تھا۔ امریکی ایجنسیوں نے یہ مسئلہ کھڑا کر کے حرمت رسول ﷺ تحریک سے توجہ ہٹانے کی کوشش کی ہے۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان دسمبر ۲۰۱۲ء ص ۵۶)

پانچ روزہ ردقادیانیت کورس کراچی

الحمدللہ! گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیرانتظام بقرعید کی چھٹیوں میں پانچ روزہ تحفظ ختم نبوت ورد قادیانیت کورس منعقد کیا گیا۔ کورس ۳۰؍اکتوبر تا ۳؍نومبر ۲۰۱۲ء تک جاری رہا، جس میں دینی مدارس کے طلباء نے بھرپور شرکت کی۔ مجلس کے مرکزی مبلغین ودیگر جید علماء کرام نے کورس کے شرکاء کو عقیدۂ ختم نبوت، تحفظ ناموس رسالت، حیات ونزول عیسیٰ علیہ السلام، انکارِ حدیث، ظہور مہدی، مرزا قادیانی کی تضاد بیانی، قادیانی تحریفات کے جوابات جیسے اہم موضوعات پر مدلل ومفصل اسباق پڑھائے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

<u>پہلا دن</u>: کورس کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن کریم سے ہوا، بعدازاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد کا افتتاحی خطاب ہوا، انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت دین کی بنیاد اور اساس ہے۔ دین اسلام کی پوری عمارت اس عقیدے کے اوپر قائم ہے، آج قادیانی اپنے کفر کو پھیلانے کے لئے بھرپور ارتدادی سرگرمیوں میں ملوث ہیں، ہماری بھی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم دلائل اور براہین سے لیس ہوکر میدان عمل میں نکلیں۔ ان کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان کے مبلغ مولانا راشد مدنی نے حیات ورفع

عیسیٰ علیہ السلام پر پُرمغز و مدلل گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ عیسائیوں کے دو گروہ ہیں: ایک کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے گناہوں کے کفارے کے لئے صلیب پر چڑھ گئے، پھر اللہ نے ان کو اٹھالیا۔ دوسرا گروہ کہتا ہے کہ آپ سولی پر چڑھ کر وفات پاگئے۔ آپ کو دفن کیا گیا، تین دن بعد اللہ نے آپ کو آسمان پر اٹھالیا۔ قرآن نے عقیدہ صلیب کی نفی کی، فرمایا: ''وما صلبوہ ''اور عقیدۂ رفع کے اثبات میں کہا: ''بل رفعه الله اليه ''پھر قرآن کریم نے ''ولكن شبه لهم '' سے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہودا نامی شخص پر شبیہ ڈال دی تھی، جس کو پھانسی دے کر یہودی مغالطے میں پڑ گئے تھے۔

مولانا مفتی عبداللہ حسن زئی نے انکارِ حدیث کے فتنۂ پر دلائل و براہین سے لیس سبق پڑھایا۔ مفتی صاحب نے کہا کہ انکارِ حدیث وہ فتنہ ہے کہ جس نے اسلام کی جڑیں ہلانے کی کوشش کی۔ دورِ جدید میں برصغیر میں سرسیّد احمد خان اور مغرب میں طٰہٰ حسین نے اس فتنہ کی بنیاد رکھی۔ سرسیّد کے بعد عبداللہ چکڑالوی، غلام احمد پرویز، عنایت اللہ مشرقی، حبیب الرحمٰن صدیقی اور جاوید احمد غامدی نے اس فتنہ کی آبیاری کی، تمام منکرین حدیث میں قدرِ مشترک یہ ہے کہ یہ معجزات انبیاء کرام علیہم السلام کے منکر ہیں، ان کی دلیل: ''ان الحكم الا لله '' ہے جو خالصتاً خارجی استدلال ہے کیونکہ قرآن میں ہے کہ: ''وما ينطق عن الهوىٰ ان هو الا وحى يوحىٰ '' یہ کہنا کہ حضور ﷺ کے دوسو سال بعد حدیث لکھی گئی باطل غلط ہے۔ حضور ﷺ کے زمانہ میں بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم احادیث لکھا کرتے تھے، البتہ موجودہ ترتیب وتدوین سے نہ تھی کیونکہ اس بات کا خدشہ تھا کہ کہیں قرآن وحدیث میں خلط ملط نہ ہوجائے۔

دوسرا دن: آج پہلا سبق مولانا راشد مدنی نے پڑھایا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے متعلق گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو دجال کے قتل کے لئے روانہ ہوجائیں گے۔ دجال کے ساتھ ستر ہزار یہودیوں کا لشکر ہوگا، اس نے مصنوعی جنت بنا رکھی ہوگی، خدائی کا دعویٰ کرے گا، دجال کے قتل کے بعد تمام یہودی مارے جائیں گے اور پھر تمام ادیان باطلہ بھی مٹ جائیں گے، پوری دنیا میں صرف اسلام کا پھریرہ لہرائے گا۔ نزول عیسیٰ علیہ السلام کے دوسال بعد حضرت مہدی علیہ الرضوان کا انتقال ہوگا، مسلمان ان کا جنازہ پڑھیں گے۔ حضرت عیسیٰ حج وعمرہ ادا کرکے روضۂ اقدس پر حاضر ہوں گے اور سلام پڑھیں گے۔ حضور اکرم ﷺ جواب دیں گے اور حضرت عیسیٰ سنیں گے، حضرت عیسیٰ شادی کریں گے ان کی اولاد ہوگی پھر انتقال ہوگا اور روضۂ اقدس میں دفن ہوں گے۔

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے استاذ مولانا فیصل خلیل نے ''اسلام اور قادیانیت کا اصولی اختلاف'' کے موضوع پر لیکچر دیتے ہوئے کہا کہ اختلافات دو قسم کے ہوتے ہیں:

(۱) فروعی اختلاف: یہ مسائل کا اختلاف ہے، اس سے کفر لازم نہیں آتا۔

(۲) اصولی اختلاف، عقائد کا اختلاف ہوتا ہے جو کفر میں داخل کردیتا ہے۔

مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان فروعی نہیں بلکہ اصولی اختلاف ہے۔ مرزا قادیانی نے اسلام کے کئی بنیادی عقائد سے انکار کیا ہے، سب سے پہلا اختلاف حضور اکرم ﷺ کے آخری نبی ہونے پر ہے۔ مرزا نے خود کو خاتم الانبیاء قرار دیا۔ مرزا نے اسلام کے مسلمہ عقیدے جہاد کی بھی بڑے شدومد سے نفی کی اور لکھا کہ مجھ پر کافروں سے قتال کرنا حرام کردیا گیا۔

مولانا قاضی احسان احمد نے تحریک ختم نبوت کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ برصغیر میں مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا تو علماء کرام اس کے مقابلے میں اٹھ کھڑے ہوئے۔ ۱۹۳۰ء میں علامہ سیّد انور شاہ کشمیری کے حکم پر تمام علماء نے امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری کے ہاتھ پر بیعت کی، پہلی تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں چلی، صرف لاہور میں دس ہزار نوجوان آقا ﷺ

کی حرمت پر قربان ہوگئے، پھر ۱۹۷۴ء میں تحریک چلی اور خون شہیداں رنگ لایا، قادیانیوں کو پاکستان کے آئین میں کافر لکھ دیا گیا، پھر جب ۱۹۸۴ء میں قادیانیوں نے دوبارہ پر پرزے نکالے تو انہیں شعائرِ اسلام استعمال کرنے سے بھی روک دیا گیا۔

تیسرا دن: مولانا مفتی راشد مدنی نے ''ظہور مہدی علیہ الرضوان'' کے موضوع پر سیر حاصل گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ مہدی علیہ الرضوان سے متعلق تین گروہ ہیں: (۱) خوارج: جو آپ کی آمد کے منکر ہیں، (۲) روافض: جنہوں نے آپ کے رتبہ کو انبیاء سے بھی پڑھا دیا، (۳) اہل سنت والجماعت: اس سلسلے میں نہ افراط کا شکار ہے نہ تفریط کا، بلکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ آپ قیامت کی ایک نشانی ہیں۔ قربِ قیامت میں ظاہر ہوں گے نبی علیہ السلام کی اولاد میں سے ہوں گے، نام محمد ہوگا، والد کا نام عبداللہ ہوگا، پوری دنیا میں اسلام نافذ کریں گے۔

جامعہ فاروقیہ کراچی کے استاذ مولانا زر محمد نے اپنے بیان میں قادیانی تحریفات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ قادیانی آیت خاتم النّبیین میں تحریف کرتے ہیں، خاتم کا معنی مہر ہے، یعنی حضور علیہ السلام کی مہر سے نبی بنیں گے۔ مرزا قادیانی بھی اسی طرح نبی بنا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ خاتم النّبیین کا یہ معنی کسی مفسر نے نہیں لکھا اور نہ کسی لغت میں یہ معنی مذکور ہے۔ خود مرزا قادیانی کی عبارت سے اس کی تردید ہوتی ہے۔ مرزا لکھتا ہے: ''اور میرے بعد میرے ماں باپ کے گھر کوئی اولاد پیدا نہیں ہوئی گویا میں اپنے والدین کے لئے خاتم الاولاد تھا۔''

اب ہم مرزائیوں سے پوچھتے ہیں کہ یہاں خاتم الاولاد کا کیا معنی ہے؟ اگر آخری اولاد مراد ہے تو خاتم النّبیین میں بھی آخری نبی مراد لو اور اگر خاتم النّبیین کا مطلب یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کی مہر سے نبی بنتے ہیں تو خاتم الاولاد کا مطلب یہ ہوگا کہ اب مرزا کی مہر سے اولاد پیدا ہوگی۔

مولانا قاضی احسان احمد نے قرآن وحدیث سے عقیدۂ ختم نبوت پر دلائل دیتے ہوئے کہا کہ: ''**والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک** '' اس آیت میں حضور علیہ السلام پر اور آپ سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام پر ایمان لانے والوں کے لئے کامیابی کا اعلان ہے، اگر حضور علیہ السلام کے بعد کسی نبی نے آنا ہوتا، جیسا کہ قادیانی کہتے ہیں تو ''**من قبلک** '' کے بعد ''**من بعدک**'' بھی ہوتا۔ مولانا نے اس کے علاوہ آیت خاتم النّبیین سمیت چند دیگر آیات کی بھی تشریح کی، دوسو دس میں سے چند احادیث کی تشریح کرتے ہوئے کہا کہ حضور ﷺ نے اپنے بعد تیس جھوٹے نبوت کے دعویداروں کی پیشینگوئی کی ہے اور اعلان فرمادیا: ''میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

چوتھا دن: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کے مبلغ مولانا توصیف احمد نے ''مرزا قادیانی کی پیشینگوئیاں'' کے عنوان پر سیر حاصل گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ مرزا قادیانی نے اپنے دور میں بہت سی پیشینگوئیاں کیں اور اللہ تعالیٰ نے اسے ہر موقع پر خائب وخاسر کیا اور اس کی کوئی پیشینگوئی بھی پوری نہ ہوسکی۔ مرزا نے دعویٰ کیا کہ محمدی بیگم میرے نکاح میں آئے گی اور خدائی فیصلہ ہوچکا ہے، مگر مرتے دم تک وہ چلّا تا رہا اور محمدی بیگم کے گھر والوں کو ڈراتا دھمکاتا رہا، مگر وہ باطل کے سامنے ڈٹ گئے اور محمدی بیگم کو مرزا کے نکاح میں دینے سے انکار کردیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی ضلع ملیر کے مبلغ مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ نے ''اوصاف نبوت'' بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہر نبی میں چند اوصاف ہوتے ہیں جن میں سے دو یہ ہیں: (۱) عقل کامل، (۲) حفظ کامل۔ صرف ان دو نشانیوں ہی کو اگر دیکھ لیا جائے تو مرزا ان سے بالکل کورا تھا۔ انبیاء علیہم السلام تو دور کی بات مرزا اپنے عہد کے علماء کے برابر بھی نہیں تھا۔ نبوت کا ایک وصف یہ بھی ہے کہ نبی مرد ہو، عورت نبی نہیں بن سکتی۔ مرزا نے خود کو عورت کہا، اس کی کتابوں میں لکھا ہے کہ: ''میں مریم ہوں اور مجھے حمل بھی ہوا ہے۔'' اسی طرح نبی با اخلاق اور باکردار ہوتا ہے۔ حضور علیہ السلام کے اخلاق اتنے عالی تھے کہ دشمن بھی مانتے تھے جب کہ مرزے نے اپنے نہ ماننے والوں کو کنجریوں کی اولاد کہا، اس کی کتب ایسی گالیوں سے بھری ہوئی ہیں کہ پڑھتے ہوئے بھی شرم آتی ہے، کیا ایسا شخص منصبِ نبوت کے لائق ہے؟

پانچواں دن: آج عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قانونی مشیر منظور احمد میو راجپوت ایڈووکیٹ نے ''قادیانیوں کی قانونی وآئینی حیثیت'' پرلیکچر دیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی آئین کے تحت قادیانی کافر ہیں، یہ خود کو مسلمان ظاہر نہیں کر سکتے۔ کلمہ طیبہ، بسم اللہ، الحمدللہ! اور دیگر اسلامی اصطلاحات استعمال نہیں کر سکتے، اپنے لئے مساجد کی تعمیر وغیرہ نہیں کر سکتے، حتی کہ کسی مسلمان کو سلام بھی نہیں کر سکتے۔ ختم نبوت کے مقدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے بہت سے جج بھی مسئلہ ختم نبوت سے ناواقف ہیں۔ گوہر شاہی کے خلاف مقدمہ میں جج نے مجھ سے کہا کہ آپ کون ہوتے ہیں کسی کو کلمہ پڑھنے سے روکنے والے؟ یہ کیسا اسلام ہے؟ میں نے جواب دیا: ''گوہر شاہی نے جو گستاخیاں کی ہیں اس نے بکواس کی ہے کہ حضور کو میری شبیہ حجر اسود میں نظر آئی، اس لئے آپ ﷺ نے حجر اسود کا بوسہ لیا اور اسلام میں نماز روزہ کچھ نہیں۔'' یہ سب کون سا اسلام ہے اور کس مسلمان کے عقائد ہیں۔

اس کے بعد راقم الحروف (مولانا قاضی احسان احمد) نے مختصر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اب اس کورس کی تکمیل کے بعد میں اور آپ اپنا فرض جان چکے ہیں، ضرورت اس بات کی ہے اب میدانِ عمل میں اترا جائے، کام کی ترتیب بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہم کو اپنے حلقے میں جاکر اسی حوالے سے محنت کرنی ہے، وہاں کچھ دوستوں پر مشتمل ایک حلقہ قائم کریں جو ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کرنے کو تیار ہوں، اپنے علاقے میں ہر ماہ مساجد میں ختم نبوت پر بیان، سالانہ جلسہ، اسکول کے بچوں کے لئے ختم نبوت کوئز پروگرام، لٹریچر کی تقسیم، دکانوں پر سے قادیانی مصنوعات کے خاتمہ کے لئے گشت، انفرادی محنت جیسے میدانوں میں محنت کر کے ہم عوام میں عقیدہ ختم نبوت اور فتنۂ قادیانیت کے حوالے سے شعور اجاگر کر سکتے ہیں۔

مولانا قاضی احسان احمد نے کورس کی اختتامی نشست سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہر قادیانی اپنی جگہ اپنے کفر کی اشاعت کے لئے محنت کررہا ہے۔ قادیانیوں نے ارتدادی سرگرمیوں کے لئے باقاعدہ فنڈ مخصوص کررکھے ہیں اور ادارے بنارکھے ہیں، ہمیں بھی آج میدانِ عمل میں اترنا ہے، ہمیں چاہئے کہ عقیدۂ ختم نبوت کے لئے اپنے اسلاف کی روایات پر چلتے ہوئے تن من دھن سب کچھ واردیں۔

اس کے بعد شرکائے کورس میں ''قادیانی شبہات کے جوابات (جلد اول)'' تقسیم کی گئی اور قادیانیوں سے چند سوال، المہدی والمسیح، آخری زمانے میں آنے والے مسیح کی شناخت اور گالیاں کون دیتا ہے؟ لٹریچر پر مشتمل پیکٹ بھی دیئے گئے۔ کورس کا اختتام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسکاؤٹ کالونی کے راہنما مولانا عبدالسمیع کی دعاء پر ہوا۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۲۳ تا ۳۰ نومبر ص ۲۵ تا ۲۷)

ساہیوال میں مرکزی ناظم اعلیٰ مدظلہ کی دعوتی وتنظیمی مصروفیات

ساہیوال: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری مدظلہ اپنی ضعیف العمری اور پیرانہ سالی کے باوجود ساہیوال کے دوروزہ تبلیغی ودعوتی پروگرام پر تشریف لائے۔

۲؍نومبر کی صبح کو دفتر ختم نبوت جامع مسجد رحیمیہ ریلوے روڈ چیچہ وطنی میں مختصر قیام کیا۔ اس موقع پر کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزا قادیانی کے شیطانی الہامات اور ابلیسی اوہام کو روحانی خزائن کہنے کی بجائے شیطانی خزائن سے تعبیر کرنا چاہئے۔ قادیانی کفریہ عقائد کی تردید کے لئے سب سے پہلے مرزا قادیانی کی کتابوں کے حوالہ جات سے گفتگو کا آغاز ہو، کیونکہ مرزا قادیانی کی کتابیں کذب بیانی، مغلظات، جھوٹی پیش گوئیوں، تکرار اور تضادات سے بھری پڑی ہیں۔

یہاں سے آپ ساہیوال کے لئے عازم سفر ہوئے۔ مولانا عبدالحکیم نعمانی بھی ہمراہ تھے۔ جامع مسجد شہداء فرید ٹاؤن ساہیوال میں جمعۃ المبارک کے تنظیم اجتماع سے آپ نے مثالی اور اصلاحی بیان کیا۔ جامع مسجد شہداء کے منتظمین اور خطیب مولانا قاری منظور احمد طاہر، حاجی بشیر احمد، محمد عبداللہ اور بھائی محمد آصف اور دیگر کارکنوں نے آپ کی آمد کا شکریہ ادا کیا۔

بعدازاں جامع مسجد مدینہ فرید ٹاؤن کے خطیب اور جامعہ علوم شرعیہ کے مدرس مولانا نور محمد کی طرف سے دیئے گئے اعزازیہ میں شرکت کی، وہاں پر ساہیوال کی تمام مذہبی قیادت اور ختم نبوت کے کارکن اور علمائے کرام کثیر تعداد میں موجود تھے۔ مفتی محمد ذکاء اللہ کے پرخلوص اصرار پر دارالعلوم ساہیوال کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے نوازا، مفتی محمد ذکاء اللہ نے مدرسہ کی کاردگی اور رپورٹ پیش کی۔ آپ نے مفتی صاحب کی دینی خدمات کو سراہا اور ادارہ کی تعمیر وترقی کے لئے اخلاص بھری دعاؤں سے نوازا۔

مغرب کی نماز کے بعد جامعہ محمدیہ کوٹ ۶/۸۵ آر میں تجوید وقرأت اور ترجمۃ القرآن کی کلاسز کی افتتاحی تقریب خطاب کرتے ہوئے علماء کرام، طلباء وطالبات کو پند ونصائح فرمائیں اور دینی مدارس اور ملک کی تازہ ترین صورتحال پر سیر حاصل گفتگو فرمائی۔ رات کا قیام جامعہ محمدیہ میں ہوا۔ ۳ر نومبر کی صبح کو جامع مسجد میں درس قرآن دیا اور بخاری قبرستان میں اکابرین جامعہ رشیدیہ اور علوم شرعیہ کی قبور پر فاتحہ خوانی کی۔ بعدازاں جامعہ رشیدیہ تشریف لائے۔

جامعہ کے مہتمم اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی امیر مولانا کلیم اللہ رشیدی نے بھرپور استقبال کیا۔ جامعہ رشیدیہ کے اکابرین کی دینی خدمات کے تذکرہ پر مجلس میں روحانی کیف وسرور پیدا ہوگیا۔ جامعہ کے تمام شعبوں اور انتظامات کے متعلق بھی دلچسپ تبادلہ خیال ہوا۔ جامعہ کے تمام شعبوں اور انتظامات کے حوالے سے جامعہ رشیدیہ کے جرأت مندانہ اور دلیرانہ کردار کو سراہا اور اکابرین جامعہ رشیدیہ کو شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا۔ علاوہ ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قدیم مبلغ مولانا محمد یار کے صاحبزادہ مولانا مطیع الرحمٰن کی طرف سے دیئے گئے ظہرانے میں شرکت کی۔ مولانا مرحوم کی یادگار مدرسہ انوار مدینہ احمد نگر میں تھوڑی دیر قیام فرمایا، اس دوران مولانا محمد عالم طارق کے فرزند مولانا احسن عالم اور مولانا محمد عثمان حیدر آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے۔ اس کے بعد آپ نے خانقاہ عزیزیہ چک گیارہ ایل کے بانی وولی کامل مولانا پیر جی عبدالعزیز رائے پوری کی قبر مبارک پر فاتحہ خوانی کی اور ملتان کے سفر کے لئے عازم ہوئے۔ اللہ تعالیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ کو عمر نوح عطا فرمائے۔ جنہوں نے شفقت کا معاملہ کرتے ہوئے تمام کارکنوں کی حوصلہ افزائی کی اور تحفظ ختم نبوت کے مقدس مشن کی آبیاری کے لئے تشریف لائے۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی مؤرخہ ۸تا۱۵ر دسمبر ۲۰۱۲ء ص۲۷)

سہ اجلاس مبلغین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا سہ ماہی اجلاس ۲۱،۲۲ر ذی الحجہ ۱۴۳۳ھ مطابق ۷،۸ر نومبر ۲۰۱۲ء کو دفتر مرکزیہ ملتان میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی تین نشستیں ہوئیں۔ اجلاس میں گزشتہ سہ ماہی میں وفات پا جانے والے جماعتی عمائدین، دینی رہنماؤں اور کارکنوں کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی اور دعائے مغفرت کی گئی۔ اجلاس میں آئندہ سہ ماہی تبلیغی پروگرام، ردقادیانیت کورسز ترتیب دیئے گئے اور طے کیا گیا کہ آنے والے سال میں نواب شاہ، ملتان، گوجرانوالہ میں عظیم الشان کانفرنسیں کی جائیں گی اور کانفرنس کے مقام، تاریخ، مقامی جماعتوں سے رابطے اور مقررین سے رابطہ کے لئے کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ اجلاس میں طے کیا گیا کہ ۱۵ر محرم الحرام ۱۴۳۴ھ سے مجلس کی رکنیت سازی شروع کی جائے گی۔ پچیس سے ایک سو اراکین تک ایک ممبر مرکزی مجلس عمومی کے لئے منتخب کیا

جائے گا۔ایک سوممبران سے اگر زائد ہوں تو ہر سو پر ایک ممبر مجلس عمومی کے لئے منتخب کیا جائے گا۔مقامی جماعتوں سے کہا گیا کہ مجلس کے دستور کے مطابق عہدیداروں کا انتخاب کریں۔دستور سے زائد عہدیداران غیر دستوری شمار ہوں گے۔آنے والے سال چناب نگر کانفرنس سے پہلے ممبر سازی اور تشکیل جماعت کا مرحلہ مکمل ہوجانا چاہئے۔اجلاس میں طے ہوا کہ ماہ ربیع الاوّل میں میلاد خاتم الانبیاء کانفرنسوں کے نام سے اجتماعات منعقد کئے جائیں اور سرور دوعالمﷺ کی سیرت طیبہ اور عقیدہ ختم نبوت، ناموس رسول اور محبت رسولﷺ کے عنوانات پر خطاب کئے جائیں۔اجلاس میں مزید لٹریچر کی اشاعت کا فیصلہ کیا گیا۔سندھی زبان میں مزید لٹریچر کی اشاعت کی اجازت دی گئی۔ہفت روزہ ختم نبوت کراچی، ماہنامہ لولاک کی اشاعت وترسیل کے متعلق بھی فیصلے ہوئے۔آئندہ سہ ماہی میں احتساب قادیانیت جلد نمبر سولہ کی تلخیص اور مطالعہ کی تمام مبلغین کو ہدایت کی گئی۔جب کہ ایک قرارداد میں سزائے موت کو عمر قید میں تبدیل کرنے کے فیصلہ پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا گیا کہ حکمران امریکہ سمیت مغربی آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے ناموس رسالت کے تحفظ کے قانون میں ترمیم اور اسے غیر مؤثر کرنے کے لئے اگر کوئی عزم رکھتے ہیں تو اسلامیان پاکستان اس کے مقابلہ میں سد سکندری بن جائیں گے اور دفعہ نمبر ۳۰۲ کی آڑ میں گستاخ رسول ایکٹ کو غیر مؤثر یا تبدیل کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔

ردقادیانیت کورسز

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے درج ذیل مقامات پر ختم نبوت کورسز منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا۔

تاریخ	مقام	استاذ
یکم،۲،۳؍دسمبر	خوشاب	مولانا محمد اسماعیل، مولانا محمد اکرم طوفانی
۴،۵،۶؍دسمبر	ٹوبہ ٹیک سنگھ	مولانا محمد اسماعیل، مولانا خبیب احمد
۷،۸،۹؍دسمبر	فیصل آباد	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا غلام محمد
۱۰تا۱۴؍دسمبر	جھنگ	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا غلام حسین
۲۰تا۲۳؍دسمبر	سکھر	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مولانا مفتی محمد راشد مدنی
۲۴،۲۵؍دسمبر	لاڑکانہ	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد راشد مدنی
۲۶،۲۷؍دسمبر	گمبٹ	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا تجمل حسین
۲۹تا۳۱؍دسمبر	نوابشاہ	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا تجمل حسین
یکم تا۴؍جنوری		حسب صوابدید مولانا محمد علی صدیقی
۵،۶؍جنوری	راجن پور	مولانا بشیر احمد، مولانا محمد اسماعیل، مولانا محمد اقبال
۱۲،۱۳؍جنوری	بہاول پور	مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
۱۷تا۱۸؍جنوری	اوکاڑہ	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالرزاق مجاہد
۱۹تا۲۱؍جنوری	لاہور	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی
۲۲،۲۳؍جنوری	گوجرانوالہ	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد عارف

۲۴تا۲۶؍جنوری	منڈی بہاؤالدین	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد قاسم رحمانی
۲۷، ۲۸؍جنوری	خانیوال	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالستار گورمانی

(ماہنامہ لولاک ملتان جنوری ۲۰۱۳ء ص۵۳، ۵۴)

مولانا شجاع آبادی کی سرگودھا میں تشریف آوری

سرگودھا: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ۱۰؍نومبر ۲۰۱۲ء کی شام سرگودھا تشریف لائے۔ جہاں آپ نے نیوسیٹلائٹ ٹاؤن میں منعقدہ تربیتی کنونشن سے خطاب کیا، جس کی صدارت ونقابت کے فرائض مولانا نورمحمد ہزاروی نے سرانجام دیئے، جب کہ مہمان خصوصی مجلس کے مرکزی راہنما مولانا محمد اکرم طوفانی تھے۔ کنونشن کا انتظام مقامی میرج ہال میں کیا گیا تھا۔ کنونشن میں شہر بھر کے علماء کرام، مشائخ عظام نے شرکت کی اور خطاب کیا۔ مولانا نے نوجوانوں سے کہا کہ وہ اپنی جوانیاں توانائیاں انٹرنیٹ، موبائل، فضولیات کے بجائے ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے وقف کردیں۔ انہوں نے کہا کہ مولانا طوفانی خوش نصیب عالم دین ہیں، جنہوں نے اپنے جانشین تیار کر لئے ہیں۔ انہوں نے سرگودھا میں قادیانیت کے لئے بھرپور تعاقب میں انہیں مبارک بادپیش کی۔ کنونشن مفتی شفقت علی کی دعاء سے اختتام پذیر ہوا۔ یکم دسمبر صبح کی نماز کے بعد آپ نے مولانا اسامہ رضوان سے ملاقات کی اور ان کے والد محترم کی وفات پر تعزیت کی۔ مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعاء کی۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی مؤرخہ یکم تا۷؍جنوری ۲۰۱۳ء ص۹)

پیلووینس اور خوشاب کا تین روزہ دورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامع مسجد ختم نبوت میں منعقدہ ایک تربیتی نشست سے خطاب کرتے ہوئے مولانا شجاع آبادی نے نوجوانوں پر زور دیا کہ قادیانیت کے دجل وفریب کا مقابلہ کرنے کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔ یکم؍دسمبر ۲۰۱۲ء کو یہ نشست گیارہ سے بارہ بجے تک منعقد ہوئی۔ یکم دسمبر بعد نماز عشاء مولانا شجاع آبادی نے جامع مسجد صدیق اکبر میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حیات النبی ﷺ اور ختم نبوت لازم وملزوم ہیں۔ ۲؍دسمبر کو دس سے گیارہ بجے تک جامع مسجد ختم نبوت پیلووینس میں تربیتی نشست سے خطاب کیا اور قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کرنے والوں کو مبارک بادپیش کی اور ان کی استقامت کی دعاء کی۔ پروگرام کا انتظام بھائی عبدالرزاق نے کیا۔ ۲؍دسمبر بعد نماز ظہر مدرسہ تعلیم القرآن روڈہ میں حافظ دلاورحسین کی دعوت پر تشریف لے گئے اور آدھ گھنٹہ خطاب کیا۔ ۲؍دسمبر بعد نماز عصر جامعہ عبداللہ بن مسعود ہڈالی میں خطاب کیا۔ ۳؍دسمبر جامعہ علوم شرعیہ جوہرآباد میں سینکڑوں طلباء وعلماء کرام سے خطاب کیا اور انہیں قادیانیت کے دجل وفریب سے آگاہ کیا۔ ۳؍دسمبر بعد نماز مغرب جامع مسجد فاروقیہ خوشاب میں جلسہ ختم نبوت سے خطاب کیا۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی مؤرخہ یکم تا۷؍جنوری ۲۰۱۳ء ص۹)

سہ روزہ ختم نبوت کورس پیرمحل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے زیراہتمام ’’العصر تعلیمی مرکز‘‘ پیرمحل میں تین روزہ کورس ۴تا۶؍دسمبر ۲۰۱۲ء بروز منگل، بدھ، جمعرات کو منعقد ہوا۔ جس میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا محمد خبیب مبلغ ٹوبہ ٹیک سنگھ نے مختلف عنوانات پر لیکچر دیئے۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے عقیدۂ ختم نبوت، کذب مرزا قادیانی، امت مسلمہ اور مرزائی امت کے درمیان جو اختلافات

ہیں، ان کی وجہ اور دلائل واصول مناظرہ پر مدلل ومفصل گفتگو کی اور مولانا محمد خبیب نے ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت، حیات مسیح علیہ السلام اور مرزا قادیانی کے کفر کی وجوہات سے متعلق بیان کیا۔ اسی طرح ۴؍دسمبر ۲۰۱۲ء بروز منگل کو بعد نماز مغرب جامع حنفیہ باب العلوم مل موڑ کمالیہ میں حیات مسیح اور رفع ونزول مسیح پر خطاب کیا۔ بعد میں سوال وجواب کی نشست بھی منعقد ہوئی اور مولانا خبیب نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت ونزاکت پر بیان کیا۔ نیز گوہر شاہی فتنہ کے متعلق بھی تفصیلات سے سامعین کو آگاہ کیا۔ ۵؍دسمبر ۲۰۱۲ء بعد نماز مغرب وعشاء چک نمبر ۱۰ میں مولانا محمد خبیب نے معجزات انبیاء علیہم السلام، ختم نبوت اور مرزا قادیانی کے کردار پر تفصیلی گفتگو کی۔ ۶؍دسمبر ۲۰۱۲ء بعد نماز ظہر مدینہ مسجد، مدینہ مارکیٹ ٹوبہ میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے محفل ذکر میں مدلل ومفصل ذکر کے حوالہ سے بیان کیا اور بعد نماز عشاء قاسمیہ مسجد فیض کالونی میں درس حدیث اور ختم نبوت کے عنوان سے درس دیا۔ تمام پروگرام پیر محل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ دار مولانا مفتی محمد شیراز مدظلہ مدیر ''العصر تعلیمی مرکز'' کی ہمت وکوشش اور معاونت وسعی سے پایۂ تکمیل تک پہنچے۔ ان کے علاوہ تمام معاونین اور مخلص کارکن حضرات کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطاء فرمائے۔ آمین! (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی مؤرخہ یکم تا ۷؍جنوری ۲۰۱۳ء ص۲۶)

سات روزہ ختم نبوت کورس ٹوبہ ٹیک سنگھ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ٹوبہ کے زیر انتظام چک نمبر ۱۴۸ گ.ب چوہلہ میں سات روزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ ۲۳؍دسمبر ۲۰۱۲ء بروز اتوار سے کورس کا آغاز ہوا، جس میں ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب نے مختلف عنوانات پر لیکچر دیئے۔ عقیدۂ ختم نبوت قرآن کریم سے، احادیث نبویہ، تورات وزبور اور انجیل سے شرائطِ نبوت، سیرت امام مہدی وعلامات، حیات مسیح ابن مریم، قادیانیوں سے بائیکاٹ کیوں ضروری ہے اور کریکٹر مرزا قادیانی پر اسباق ہوئے۔ آخر میں سوال وجواب کی نشست ہوئی۔ اس کورس میں تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے مرد وخواتین خصوصاً اسکول وکالج کے طلبا وطالبات نے بھرپور شرکت کی۔ الحمدللہ! شرکاء کی تعداد ۱۱۸ تھی، جنہوں نے تمام موضوعات پر نوٹ بھی لکھے۔ اختتامی تقریب ۳۰؍دسمبر بروز اتوار کو تھی جس میں مولانا غلام رسول دین پوری مدظلہ تشریف لائے اور عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت کے حوالہ سے بیان کیا اور شرکاء کورس کو اسناد، قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے و دیگر کتب مختلف موضوعات پر دی گئیں۔ اختتام پر جامعہ دارالعلوم ربانیہ کے استاذ الحدیث مولانا حفیظ اللہ، مولانا عثمان غنی، مولانا مفتی عبدالجبار نے بھی شرکت کی۔ کورس کے انتظام میں حافظ ذوالفقار علی، مولانا عبداللہ یوسف، مولانا احمد عثمان و دیگر احباب نے بھرپور معاونت ومدد کی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطاء فرمائے۔ آمین ثم آمین! (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۲۳ تا ۳۰؍جنوری ۲۰۱۳ء ص۱۳)

ختم نبوت کانفرنس سرائے نورنگ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرائے نورنگ ضلع لکی مروت کے زیر اہتمام ۱۶؍دسمبر ۲۰۱۲ء بروز اتوار جامع مسجد مجیدی میں ایک عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس ظہر کی نماز کے بعد شروع ہوئی۔ کانفرنس میں تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے ہزاروں افراد نے شرکت فرمائی۔ کانفرنس سے مولانا عبدالرحیم، مولانا اشرف علی، مولانا عابد کمال، مولانا قاری سیف الرحمٰن، مولانا شیخ محمد انور اور مولانا محمد الیاس گھمن نے خطاب فرمایا۔ مقررین نے ختم نبوت، ردقادیانیت اور ردفرق باطلہ پر مفصل روشنی ڈالی اور عوام الناس کو منکرین ختم نبوت کی سازشوں اور ریشہ دوانیوں سے خبردار کیا۔ کانفرنس مغرب تک پوری آب وتاب سے جاری رہی۔ کانفرنس کی صدارت حاجی امیر صالح امیر مجلس لکی مروت نے فرمائی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان مارچ ۲۰۱۳ء ص۵۵)

تحریک ختم نبوت

کے سلسلہ میں

۲۰۱۳ء

کے

حالات وواقعات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لاہور میں قادیانیوں کے پریس پر چھاپہ توہین رسالت پر مبنی کتابیں برآمد کر لی گئیں

سانده میں واقع مکان سے پریس منیجر سمیت خدام احمدیہ کے چار کارکن گرفتار، مالکان کی تلاش میں چھاپے۔

تحریف شدہ قرآنی نسخے اور فرقہ ورانہ فسادات کرانے کے لئے توہین صحابہ پر مشتمل لٹریچر چھاپ کر ملک بھر میں تقسیم کیا جارہا ہے چناب نگر کی جانب سے قادیانی پولیس افسران کی کھنچائی، تفتیش رکوانے کی ہدایت کردی گئی: امت خصوصی رپورٹ۔

لاہور میں توہین رسالت پر مبنی کتب شائع کرنے والا قادیانیوں کا خفیہ پریس پکڑا گیا۔ پولیس نے چھاپہ مار کر سینکڑوں کی تعداد میں کتب کی پلیٹس، ٹریسنگ اور شائع شدہ کتابیں قبضے میں لے کر پریس منیجر سمیت ۴ ملزمان کو گرفتار کرلیا ہے، جب کہ فرار ہوجانے والے مالکان کی گرفتاری کے لئے چھاپے مارے جارہے ہیں۔ قادیانی پولیس افسران ملزموں کو بچانے کے لئے میدان میں آ گئے۔ تفتیشی ٹیم پر دباؤ ڈالنے کا انکشاف۔ تھانہ سانده پولیس نے ۲۹۵-سی کی دفعہ مقدمہ میں شامل کرنے کی خاطر، ہوم ڈپارٹمنٹ سے اجازت طلب کرلی ہے۔ لاہور سے دستیاب اطلاعات کے مطابق، علاقہ سانده میں واقع چھوٹا سانده بس اسٹاپ کے قریب ہی ایک دومنزلہ مکان سے اکثر شام کے وقت کتابوں سے بھری ہوئی ہائی ایس گاڑیاں نکلتی ہوئی دیکھی جاتی تھیں۔ اہل محلّہ کو سرگرمیاں مشکوک لگیں تو انہوں نے اپنے طور پر تحقیقات کیں، جس پر معلوم ہوا کہ اس گھر میں خفیہ طور پر ایک پریس کام کررہا ہے، جس میں قادیانیوں کی وہ تمام کتب شائع ہوتی ہیں، جن میں ملعون مرزا غلام احمد قادیانی نے صرف نبی آخرالزمان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی توہین کی بلکہ سابق انبیاء کرام علیہم السلام کی بھی توہین کی ہے۔ علاقے کے لوگوں نے حاصل کردہ معلومات پر مرکز ختم نبوت سے مشورے کے بعد گزشتہ روز اس وقت پولیس کو ۱۵ پر کال کردی، جب کتابوں سے بھری ایک گاڑی اس پریس سے نکل رہی تھی، جس پر پولیس نے ڈی ایس پی شمس الحق درّانی کی قیادت میں موقع پر پہنچ کر اس گاڑی کی تلاشی لی تو اس میں سے قرآن کریم کا تحریف شدہ ترجمہ، مرزا ملعون کی توہین انبیاء پر مشتمل کتاب ''روحانی خزائن'' اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی توہین پر مبنی کتاب ''ایک غلطی کا ازالہ'' کی سینکڑوں جلدیں برآمد کرلیں، جنہیں چھپا کر لے جایا جارہا تھا۔ پولیس نے اہل علاقہ کی موجودگی میں مکان کے اندر تلاشی لی تو موقع پر موجودہ ملازمین، جو خدام احمدیہ کے کارکن تھے نے مزاحمت کی کوشش کی۔ مگر پولیس نے انہیں گرفتار کرلیا، مکان کے اندر رنگین طباعت کے لئے چار عدد مشینیں لگی ہوئی تھیں اور ایک سو کے قریب کتابوں کی ٹریسنگ اور سینکڑوں کی تعداد میں توہین آمیز مواد پر مشتمل کتب کی پلیٹس بھی موجود تھیں، جن کو پولیس نے اپنی تحویل میں لے لیا ہے، جب کہ بالائی منزل پر اس پریس سے متعلق دفتر اور نگرانی کا بندوبست تھا۔ پولیس نے سارا ریکارڈ قبضے میں لے کر تھانہ سانده میں دفعہ ۲۹۵-بی اور ۲۹۸-سی کے تحت مقدمات درج کر لئے ہیں جب کہ دفعہ ۲۹۵-سی کے تحت مقدمے کے اندراج کے لئے ہوم ڈپارٹمنٹ سے رائے طلب کر لی گئی ہے۔ گزشتہ روز تھانہ سانده میں اس مقدمے کی تفتیش کے دوران ملزمان نے اعتراف کیا کہ ان کا تعلق خدام احمدیہ سے ہے۔ یہ پریس خفیہ طور پر لگایا گیا ہے اور اس کا نام ''بلینک ایرو'' استعمال کیا جاتا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ قادیانی جماعت کا تمام تر توہین آمیز مواد آئین پاکستان کی رو سے غیر قانونی قرار دیا جاچکا ہے، اس پریس میں شائع ہوتا ہے اور اسے چناب نگر سے آنے والی مسافر ویگنوں میں خفیہ طور پر بھر کر چناب نگر لے جایا جاتا ہے۔ اس لٹریچر میں قرآن کریم کے تحریف شدہ تراجم کے علاوہ، توہین صحابہ رضی اللہ عنہم پر مشتمل گمنام لٹریچر

بھی شائع کر کے تقسیم کیا جاتا ہے، جو بعدازاں ملک میں فرقہ وارانہ فسادات کا ذریعہ بنتا ہے۔ ایسے لٹریچر پر مشتمل پلیٹیں بھی برآمد ہوئی ہیں۔ پولیس نے امت کو بتایا کہ گرفتار ملزمان نے تفتیش کے دوران بتایا ہے کہ یہ جگہ ایک قادیانی ناصر نے بلامعاوضہ فراہم کر رکھی ہے۔ ناصر کی شہر میں کئی ایک میڈیکل لیبارٹریاں بھی کام کرتی ہیں۔ یہاں پر لگا ہوا پریس ایک دوسرے قادیانی شیخ طارق محمود نے لگا کر قادیانی جماعت کو وقف کیا ہے اور قادیانی جماعت کا شعبہ وقف اس پریس کے معاملات کا انچارج ہے۔ تفتیش میں یہ بھی انکشاف ہوا ہے کہ اس پریس میں شائع ہونے والا توہین آمیز گستاخانہ لٹریچر شائع کرنے کے تمام مالی اخراجات شیزان کمپنی کے مالکان برداشت کرتے ہیں اور یہ لٹریچر ملک میں مفت بانٹا جاتا ہے۔ پولیس نے ناصر، شیخ طارق محمود اور شیزان کمپنی کی انتظامیہ کو بھی شامل مقدمہ کر کے گرفتاری کی کوششیں شروع کر دی ہیں۔ مقدمے کے مدعی محمد طیب نے امت کو بتایا کہ پولیس نے حیرت انگیز طور پر پھرتی کا مظاہرہ کیا اور پرچہ بھی درج کر لیا ہے، انہیں تفتیشی ٹیم پر مکمل اعتماد ہے جب کہ امت کو لاہور پولیس کے ذرائع نے بتایا ہے کہ پنجاب پولیس کے ایڈیشنل آئی جی انویسٹی گیشن ابوبکر خدابخش نتھوکہ اور ایک اور پولیس افسر وسیم کوثر (دونوں افسران قادیانی ہیں) کو چناب نگر سے ہدایات جاری کر دی گئی ہیں اور وہ تفتیشی ٹیم پر اثر انداز ہونے کی کوشش کر رہے ہیں، لیکن چونکہ ایف آئی آر درج کی جا چکی ہے اور مال مقدمہ بھی پولیس کے پاس محفوظ ہے، اس لئے وہ سردست خود کو بے دست و پا محسوس کرتے ہیں۔ مگر ان کی پوری کوشش ہے کہ کسی طرح اس مقدمے کی تفتیش کو یہیں ختم کرا دیا جائے۔ چناب نگر سے دستیاب اطلاعات کے مطابق یہ پریس قادیانی جماعت کا ایک بڑا خفیہ ہتھیار تھا، جس کے پکڑے جانے کے بعد نہ صرف قادیانی جماعت میں سراسیمگی پھیل گئی ہے، بلکہ قادیانی ذمہ داروں نے قادیانی پولیس افسران کی بھی کھنچائی شروع کر دی ہے اور کوششیں کی جا رہی ہیں کہ اس مقدمے کو ختم کرا دیا جائے۔ (روزنامہ امت کراچی، ۱۰؍جنوری ۲۰۱۳ء، ہفت روزہ ختم نبوت کراچی مؤرخہ یکم تا ۷؍فروری ۲۰۱۳ء ص ۱۵،۱۶)

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گوہر شاہیوں کے جلوس پر پابندی

دور جدید کا مسیلمہ کذاب فتنہ گوہر شاہی المعروف انجمن سرفروشان اسلام کے نام سے ۱۲؍ربیع الاول کو شہر ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جلوس نکالتے تھے۔ ان کے جلوس پر پابندی اور رکوانے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ کی طرف سے ضلعی صدر مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی اور ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب کی طرف سے ایک درخواست ڈی پی او، ایس ایچ او، ڈی سی او کے نام دی گئی اور ساتھ گوہر شاہیوں کے خلاف جھنگ عدالت کا فیصلہ اور گوہر شاہی کتب کے حوالہ جات دیئے گئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ایک وفد نے ڈی سی او سے اور ڈی پی او سے ملاقات کی۔ سکیورٹی برانچ سے کئی ملاقاتیں ہوئی۔ بالآخر ۱۰؍ربیع الاول کو ایس ایچ او تھانہ سٹی نے دونوں فریقوں کو بلوایا۔ دلائل سنے اور ۱۱؍ربیع الاول کو ۱۰ بجے ڈی ایس پی کے پاس جانے کو کہا۔ چھ افراد گوہر شاہیوں کی طرف سے اور سات افراد مجلس کی طرف سے تقریباً تین گھنٹے بحث و مباحثہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے فتح عطاء فرمائی۔ ان کے جلوس پر پابندی عائد کر دی گئی۔ آئندہ بھی ضلعی انتظامیہ سے اجازت لئے بغیر کوئی جلوس نہیں نکالے گی۔ ان شاء اللہ گوہر شاہیوں کا آئندہ بھی تعاقب جاری رہے گا۔ ایک تحریر لکھی گئی جس پر دونوں فریقوں نے دستخط کئے۔ جلوس نہ نکالنے پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے وفد میں مولانا سعد اللہ لدھیانوی، مولانا محمد خبیب، بھائی عرفان اظہر ناز، سنی تحریک سے مولانا صاحبزادہ منعم حسین صدیقی، ختم نبوت فاؤنڈیشن کی طرف سے صاحبزادہ مولانا شمس الزمان قادری، جماعت اسلامی سے ڈاکٹر خلیل احمد، جمعیت علماء اسلام کی طرف سے مولانا طلحہ عباسی و دیگر کارکنان بھرپور شریک رہے۔ ہر جگہ ساتھ دیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطاء فرمائے۔ آمین! (ماہنامہ لولاک ملتان مارچ ۲۰۱۳ء ص ۳۶)

عاصمہ جہانگیر کے ممکنہ وزیراعظم بننے پر علماء کا احتجاج

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر مولانا عبدالمجید لدھیانوی، نائب امرأ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا خواجہ عزیز احمد، مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے خطبات جمعہ میں احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ تحفظ ختم نبوت، ناموس رسالت ایکٹ اور حدود آرڈی نینس کی مخالف عاصمہ جہانگیر کو اگر نگران وزیراعظم بنایا گیا تو تمام دینی جماعتیں اس کے خلاف بھرپور اور منتظم انداز میں تحریک چلائیں گی۔ علماء کرام نے کہا کہ عاصمہ جہانگیر کا نگران وزیراعظم بننا کسی بھی صورت اسلامیانِ پاکستان کو منظور نہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے لاہور، کراچی، حیدر آباد، فیصل آباد، ساہیوال، اسلام آباد، راولپنڈی، اوکاڑہ، شیخوپورہ، ننکانہ صاحب، سکھر، کوئٹہ اور میر پور خاص سمیت ملک کے تمام چھوٹے بڑے شہروں میں احتجاج کیا۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۲۳تا ۲۸؍فروری ۲۰۱۳ء ص ۱۷)

جدید ذرائع ابلاغ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کمیٹی برائے پیغام مجلس بذریعہ انٹرنیٹ کا پہلا اہم اجلاس بروز جمعرات بعد از نماز عصر ۲۸؍فروری ۲۰۱۳ء کو مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت نائب امیر مرکزیہ مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب مدظلہ نے فرمائی۔ اجلاس میں مولانا مفتی خالد محمود، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد راشد مدنی اور ناچیز (محمد شہاب الدین پوپلزئی) نے شرکت کی۔

اجلاس میں تحفظ ختم نبوت، تحفظ ناموس رسالت اور فتنہ قادیانیت کے تعاقب کے لئے جدید ذرائع ابلاغ کے استعمال پر غور کیا گیا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مشن کو شائستہ اور بھلے انداز سے تمام عالم میں پھیلانے کے لئے بذریعہ انٹرنیٹ کیا تگ ودو کرنی چاہیے جس پر ناچیز نے اس سلسلہ میں کمیٹی کو آگاہ کیا کہ سابقہ امیر مرکزیہ قدوۃ العلماء والصلحاء خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد صاحب نور اللہ مرقدہ وبرد اللہ مضجعہ کے دور مسعود میں حضرت کے فیضان وشفقت کے زیر سایہ بذریعہ ویب سائٹ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا پیغام جاری کر دیا گیا تھا۔

www.khatm-e-nubuwwat.com جس پر مجلس کے پیغام کے علاوہ چیدہ چیدہ بنیادی کتب، پمفلٹ، خط وکتابت کورس، بذریعہ ڈاک، ای میل، فون، رابطے کی سہولتوں کے علاوہ ماہنامہ لولاک (ہرماہ) ہفت روزہ ختم نبوت (ہر ہفتے) ہر صارف کو مفت پڑھنے اور اپنے کمپیوٹر میں مفت محفوظ کرنے کی سہولت دی گئی۔

الف...... پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت امیر مرکزیہ کی دعائیں رنگ لائیں اور ماہنامہ لولاک کے لئے علیحدہ ویب سائٹ بنادی گئی جو کہ www.laulak.info کے نام سے ہے اور الحمد للہ اس ویب سائٹ پر اس وقت ماہنامہ لولاک کے ۱۶سال اور پانچ مہینوں کا ریکارڈ بشمول تازہ شمارہ دستیاب ہے۔ جسے کوئی بھی صاحب (user) بلا معاوضہ اپنے کمپیوٹر میں ماہ بہ ماہ مفت پڑھ اور محفوظ کرسکتا ہے۔

ب...... ہفت روزہ ختم نبوت کے لئے علیحدہ www.khatm-e-nubuwwat.info کے نام سے ویب سائٹ بنادی گئی جس میں ہفت روزہ کے گذشتہ پانچ سال کا ریکارڈ اور سال رواں کا ہر ہر شمارہ بمعہ تازہ شمارہ کے موجود ہے۔ ہر صارف user کو اپنے کمپیوٹر میں مفت پڑھنے اور محفوظ کرنے کی سہولت مہیا کی گئی ہے۔

علاوہ ازیں بذریعہ ای میل ameer@khatm-e-nubuwwat.com پر رابطہ کرنے والوں کے سوالات کا جواب دیا جاتا ہے اوران جوابات کے لئے اکابر مجلس کی کتب سے استفادہ کر کے انہیں کے الفاظ میں جواب دیا جاتا ہے۔تاکہ برکت بھی شامل حال رہے اوراگر کسی رابطہ کرنے والے کو قادیانی کتب سے حوالے کی ضرورت ہوتو اس کا عکسی ثبوت بھی بذریعہ ای میل مہیا کیا جاتا ہے۔ اپنی بساط پر ۳ ویب سائٹس کے ذریعے جو خدمت اللہ تبارک وتعالیٰ لے رہے ہیں۔ وہ اکابر مجلس کی سرپرستی میں اللہ کے فضل وکرم سے جاری وساری رہے گی اور یہ تجویز بھی سامنے رکھی کہ بیرون ممالک میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مشن کو پھیلانے کے سلسلے میں مولانا مفتی خالد صاحب زیدمجدہ سے درخواست کی کہ جامعہ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، دارالعلوم کراچی، جامعہ فاروقیہ کراچی، کے ذمہ داران سے ان مؤقر اداروں کے فضلاء کرام جوکہ بیرون ملک دین حقہ کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ان کے ڈاک اورای میل کے پتے اور رابطہ نمبر حاصل کریں۔تاکہ انہیں اس کام کی طرف متوجہ کیا جاسکے اورانہیں ختم نبوت کی خدمت کیلئے مفت کتب، پمفلٹ اور حوالہ جات کی سہولت بذریعہ انٹرنیٹ مہیا کی جاسکے اوران کی خدمت کو بذریعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک نظم میں لایا جاسکے۔تاکہ سب کی مساعی جمیلہ سے اللہ کریم بہتر نتائج عطاء فرمادے۔آمین! (ماہنامہ لولاک ملتان اپریل ۲۰۱۳ء ص۳،۴)

لاہور میں قادیانیوں کا ایک اور تبلیغی مرکز پکڑا گیا

اسلام پورہ سے بڑی تعداد میں گمراہ کن لٹریچر، حاضری رجسٹر، بیعت فارم اورورغلائے گئے مسلمانوں کے کوائف برآمد۔ چارافراد گرفتار کر لئے گئے’’الفضل‘‘ اخبار کے ایڈیٹر عبدالسمیع کی گرفتاری کا عدالتی حکم جاری، پنجاب میں نگران حکومت کے بعد قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیاں بڑھ گئیں: ذرائع!

پنجاب میں نگران حکومت کے بعد قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیاں بڑھ گئی ہیں۔قادیانی خفیہ کے بجائے اب اعلانیہ ممنوعہ لٹریچر تقسیم کرنے لگے۔قادیانی چارہ جوئی کرنے والے مسلمانوں کو دھمکیاں دینے کے علاوہ تعاقب کا سلسلہ بھی شروع کردیا گیا۔لاہور کے علاقے اسلام پورہ میں مقامی مسلمانوں کے ساتھ تصادم ہوتے ہوتے رہ گیا۔امت کو دستیاب اطلاعات کے مطابق قادیانی جماعت کا توہین رسالت وتوہین اسلام اورارتدادی مواد پر مشتمل لٹریچر جس میں ان کا اخبار’’الفضل‘‘ اورمرزا قادیانی کی تمام کتب اور دیگر تبلیغی رسائل وجرائد شامل ہیں، چھاپنا، تقسیم کرنا یا بیچنا آئین کی رو سے جرم قرار دیا جاچکا ہے۔قادیانی جماعت کے اخبار الفضل کو پنجاب کے ہوم سیکریٹری نے ۲۶؍اکتوبر ۲۰۱۱ء کو اپنے آرڈر نمبر ۶۱۵۲۱۰ (IS111) کے تحت بین کررکھا ہے، مگر قادیانی جماعت خفیہ طریقے سے نہ صرف یہ لٹریچر تقسیم کرتی ہے بلکہ خفیہ طور پر تبلیغی ارتدادی مراکز بھی قائم کررکھے ہیں۔نگران حکومت قائم ہونے کے بعد سے اس توہین آمیز لٹریچر کی تقسیم سرِ عام ہونے کی شکایت موصول ہوئی ہیں، جس پر اسلام پورہ پولیس نے چھاپہ مارکر چار قادیانیوں کو گرفتار کرلیا، جب کہ انسداد دہشت گردی عدالت نے دو کی گرفتاری کا حکم جاری کردیا ہے۔واقعے کی تفصیل بتاتے ہوئے مقدمے کے مدعی حسن معاویہ نے بتایا ہے کہ قادیانی اخبار ’’الفضل‘‘ کی لاہور میں غیرقانونی تقسیم کا کام کافی عرصے سے جاری ہے اورلاہور میں قادیانیوں کی سرگرمیاں بند کروانے کے لئے پُرامن کوششیں فروری ۲۰۱۲ء سے شروع ہیں۔جس کے مطابق لاہور کی اخبار مارکیٹ میں’’دارالذکر احمدیہ‘‘ کے نام سے ایک دکان بنائی گئی تھی، جہاں پر’’الفضل‘‘ ہاکروں کے ذریعے تقسیم کیا جاتا تھا۔مسلمانوں کی جانب سے دباؤ ڈالنے اور مذاکرات کرنے کے بعد لاہور کی اخبار مارکیٹ انتظامیہ نے اگست ۲۰۱۲ء میں یہ دکان ختم کرادی، جس پر خدام احمدیہ کے لڑکے اخبار مارکیٹ کے باہر فٹ پاتھ پر رکھ کر’’الفضل‘‘ فروخت کرنے لگے، مگر جلد ہی یہاں سے بھی اخبار مارکیٹ انتظامیہ نے انہیں بھگادیا، اس پر اگست کے آخر میں دو پراڈو اور تین دیگر

گاڑیوں پر مشتمل قادیانی جماعت کا ایک وفد اخبار مارکیٹ انتظامیہ سے ملا اور انہیں کہا کہ وہ مولویوں کی پروانہ کریں، پولیس کو وہ سنبھال لیں گے، مگر انتظامیہ نے ان کی یہ بات ماننے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد سے خدام احمدیہ کے لڑکے خفیہ طور پر یہ اخبار تقسیم کر رہے تھے، لیکن نگران حکومت بننے کے بعد ان کی یہ کارروائیاں اس حد تک بڑھ گئیں کہ انہوں نے بعض جگہ چوراہوں پر نہ صرف یہ اخبار تقسیم کرنا شروع کر دیا بلکہ مسلمانوں کو اپنے ارتدادی تبلیغی مراکز پر آنے کی دعوت بھی دینے لگے۔ حسن معاویہ نے بتایا کہ نہ صرف اخبار مفت تقسیم ہونا شروع ہوا بلکہ اس کے ساتھ ہی اخبار میں ایسی لغو تحریریں مرزا مسرور کی جانب سے شائع ہونے لگیں، جن کا مقصد عام سادہ لوح مسلمانوں کو عشق رسول کے نام پر گمراہ کر کے قادیانیت کی طرف راغب کرنا شامل تھا۔ مثال کے طور پر حسن نے بتایا کہ مرزا قادیانی پر ایمان لانے والے مرزائیوں کا ذکر کرتے ہوئے یہ جھوٹ لکھا گیا کہ:

''حضرت محمد ﷺ نے ایک شخص کے خواب میں آ کر مرزا کو ماننے کا حکم دیا اور نہ ماننے والوں پر لعنت کی۔'' (استغفر اللہ)

ان جھوٹی اور پُرفریب داستانوں کے سبب عام مسلمانوں کے گمراہ ہونے کے خوف سے حسن اور اس کے ساتھیوں نے تھانہ گلشن راوی میں الفضل کی تقسیم کے خلاف درخواست دی، مگر کوئی اثر نہ ہوا۔ بالآخر ۱۰؍اپریل ۲۰۱۳ء کو جب اسلام پورہ میں طارق بلڈنگ کے قریب خالد اشفاق اور اس کے ساتھی الفضل تقسیم کر رہے تھے تو مقامی نوجوانوں طاہر محمود اور عمران علی نے ۱۵ پر کال کر کے پولیس کو بتایا، جس پر محمد یاسین اور تو قیر نامی اہلکار گاڑی نمبر LHO-111 پر آئے اور انہوں نے خالد اشفاق ولد محمد اشفاق، طاہر احمد ولد عبدالسعید شاہ، فیصل احمد طاہر ولد طاہر احمد، اظہر ظریف ولد ظریف قوم جٹ کو موقع سے گرفتار کر لیا۔ اس وقت ان کے قبضے سے الفضل کے علاوہ میگزین انصار اللہ خالد، میگزین تشحیذ الاذہان اور کتاب روحانی خزائن، برآمد کر کے نہ صرف مقدمہ درج کر لیا گیا، بلکہ ۱۱؍اپریل کو انہیں انسداد دہشت گردی نمبر۲ کی عدالت میں پیش کر کے ریمانڈ بھی لے لیا۔ پولیس ذرائع کا دعویٰ ہے کہ ریمانڈ کے دوران ملزموں کی نشاندہی پر اسلام پورہ میں طارق بلڈنگ کے عقب میں ایک شخص طاہر کے گھر میں قائم ارتدادی مرکز پر چھاپہ مارا تو وہاں سے بے شمار کتابیں، قادیانیوں کی حاضری رجسٹر، بیعت فارم گمراہ کئے گئے مسلمانوں کے کوائف اور جن مسلمانوں کو ابھی ابتدائی مرحلے میں دھوکا دیا جا رہا ہے، ان کے کوائف بھی برآمد ہوئے۔ پولیس نے ایف آئی آر نمبر۱۳/۵۱۰ تھانہ اسلام پورہ لاہور کے تحت تمام گرفتار ملزمان خالد اشفاق، طاہر احمد، فیصل احمد، اظہر ظریف سے تفتیش مکمل کر کے انسداد دہشت گردی عدالت نمبر۲ میں گزشتہ روز پیش کر دیا، جہاں عدالت نے شریک ملزم اور ایڈیٹر الفضل عبدالسمیع اور منیجر طاہر مہدی، امتیاز احمد وڑائچ کی گرفتاری کے لئے عدالت سے استدعا کی، جس پر عدالت نے گرفتار ملزموں کو جیل بھیجتے ہوئے پولیس کو حکم دیا ہے کہ ایڈیٹر اور منیجر کو چنیوٹ، چناب نگر سے گرفتار کر کے شامل تفتیش کیا جائے۔ مقدمے کے مدعی حسن معاویہ نے امت کو بتایا کہ گزشتہ روز عدالت میں سماعت کے دوران اور سماعت کے بعد قادیانی وکلاء نے انہیں عدالت میں دھمکیاں دیں اور کہا کہ تم جانتے نہیں کہ کتنا نقصان اٹھانا پڑے گا۔ بعدازاں عدالت سے نکلتے ہوئے قادیانی جماعت کے کارکن مدعی اور ان کے ساتھیوں کی تصویریں اور ویڈیوز بنا کر انہیں ہراساں کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ حسن معاویہ کا دعویٰ ہے کہ جب سے یہ مقدمہ شروع ہوا ہے، کچھ لوگ ان کا پیچھا کرتے پائے گئے ہیں، جس پر انہوں نے تھانہ مصطفیٰ ٹاؤن میں درخواست دے دی ہے اور پولیس اس کی تفتیش بھی کر رہی ہے۔ لاہور سے دستیاب اطلاعات کے مطابق قادیانی جماعت کی ذیلی تنظیم خدام احمدیہ کے لڑکوں نے ملت پارک طارق بلڈنگ کے علاقے میں جا کر لوگوں کو دھمکیاں دیں، جس پر مقامی لوگوں نے اشتعال میں آنے کی بجائے ۱۵ پر کال کر کے پولیس کو طلب کر لیا، جس پر معاملہ رفع دفع ہو گیا، مگر اگلے روز وہی لوگ ایک بار پھر وہاں جا پہنچے جس پر علاقہ ایس ایچ او نے خود ملت پارک کی گلی نمبر۲ میں جا کر حالات کا جائزہ لیا اور وہاں پولیس چوکی قائم کر کے آٹھ اہلکار

کی ڈیوٹی لگادی۔ملت پارک کے لوگوں نے ایس ایچ او کی موجودگی میں اعلان کیا ہے کہ وہ قانون پسند شہری ہیں،لیکن اگر دوبارہ وہ لوگ علاقے میں آئے اور پولیس نے انہیں نہ روکا تو حالات خراب ہونے کی ذمہ داری انتظامیہ اورنگران پنجاب حکومت پر ہوگی۔

(روزنامہ امت کراچی،۱۶؍اپریل ۲۰۱۳ء،ہفت روزہ ختم نبوت کراچی مؤرخہ ۸تا۱۵؍مئی ۲۰۱۳ء ص۱۷،۱۸)

اسلام جیت گیا...مزائیت ہار گئی

چک نمبر۳۱۲ ج.ب گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں قادیانی مرزاڑہ میں کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا۔نئی تعمیر۱۹۹۲ء میں ہوئی۔علماء کرام نے بھرپور آواز اٹھائی،محنت کی۔انتظامیہ نے ساتھ نہ دیا۔قادیانیت نوازی کی۔اب قادیانیوں نے متعلقہ پٹواری سے ملی بھگت کرکے سرکاری سکول میں قبضہ کرکے سکول بنانے کی کوشش کی۔قادیانیوں نے مشورہ کیا کہ تم ایسا کرو بدلہ میں لڑائی ہوگی۔خود اپنے گھروں کو جلا دینا۔تمہارے اقلیت ہونے کی بناء پر گوجرہ کا مسئلہ کھڑا ہوجائے گا۔تمہیں مراعات ملیں گی۔پہلے سے زیادہ تحفظ دیا جائے گا۔چک ہذا کے بھائی رانا افضل نے مجلس ختم نبوت سے مشورہ کیا۔لائحہ عمل بتلایا گیا۔پرچہ کروایا گیا اور مرزائیوں کو گرفتار کروانے کے لئے انتظامیہ سے کئی بار حضرات علماء کرام کی بات چیت بھی ہوئی۔ایک جمعہ کے موقع پر قرارداد پیش کرکے انتظامیہ کو آگاہ کیا گیا کہ گرفتاری مرزائیوں کی کی جائے اور کلمہ طیبہ بھی محفوظ کیا جائے۔الحمدللہ کلمہ طیبہ محفوظ ہوچکا ہے۔مسلک دیوبند کے سید سرفراز الحسن شاہ،مولانا محمد اسلم،ڈاکٹر مجاہد نورپوری، حافظ عبدالحئی،مسلک اہلحدیث کے شیخ ذوالفقار،جماعت اسلامی کے رحمت اللہ ارشد،مسلک بریلوی کے پیر اسراراللہ شاہ،رانا طارق،میاں عرفان،ملک اشفاق نے بھرپور ساتھ دیا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان مارچ ۲۰۱۳ء ص۴۷)

نگران حکومت میں قادیانیوں کی خفیہ سرگرمیاں بڑھ گئیں

قادیانیوں کا اخبار’’الفضل‘‘ بھی پابندی کے باوجود ارتدادی سرگرمیوں میں مصروف۔

چناب نگر(نمائندہ خصوصی) پنجاب میں نگران حکومت کے قائم ہونے کے بعد قادیانیوں کی ارتدادی،خفیہ سرگرمیاں خطرناک حد تک بڑھ گئیں،قادیانی خفیہ کی بجائے اعلانیہ طور پر ممنوعہ وتوہین رسالت پر مبنی لٹریچر چھاپ کر چناب نگر سمیت ملک کے دیگر علاقوں میں تقسیم کرنے لگے،اس کے ساتھ قادیانیوں کا اخبار’’الفضل‘‘ بھی پابندی کے باوجود گستاخانہ مواد اور گمراہ کن لٹریچر چھاپنے وغیر قانونی ارتدادی سرگرمیوں میں مصروف ہے۔مذہبی حلقوں کا اظہار تشویش،احتجاج کا انتباہ۔ذرائع کے مطابق چناب نگر سمیت ملک کے مختلف علاقوں میں قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیاں بڑھ گئیں،قادیانی یہ تمام کام خفیہ کرنے کی بجائے اب اعلانیہ طور پر کرنے لگے جس میں ممنوعہ لٹریچر چھاپ کر تقسیم کیا جاتا ہے۔اس ضمن میں قانونی چارہ جوئی کرنے والے مسلمانوں کو ہراساں اور دھمکیاں اور ان کا تعاقب بھی کیا جاتا ہے۔ذرائع کے مطابق قادیانی جماعت کا توہین رسالت وتوہین اسلام وارتدادی مواد پر مبنی لٹریچر جس میں قادیانی اخبار’’الفضل‘‘اور آنجہانی مرزاغلام احمد قادیانی کی تمام کتب ودیگر رسائل وجرائد شامل ہیں،ان کو بیچنا،چھاپنا آئین کی رو سے جرم ہے جس کا قادیانی ارتکاب کررہے ہیں۔ قادیانی جماعت کے اخبار’’الفضل‘‘ پر ہوم سیکرٹری پنجاب نے ۲۶؍اکتوبر ۲۰۱۱ء کو اپنے آرڈر نمبر (IsIII)،۶۱۵۲۱۰ کے تحت بین لگارکھا ہے جس کے تحت یہ اپنا اخبار شائع نہیں کرسکتے،لیکن یہ سب کچھ ہونے کے باوجود قادیانی آئین پاکستان کی کھلم کھلا دھجیاں اڑاتے ہوئے توہین رسالت،توہین اسلام ودیگر جرائم کا ارتکاب کررہے ہیں،لیکن حکومت اس مسئلے کی طرف سنجیدگی اختیار نہیں کررہی۔

(روزنامہ اسلام کراچی،۱۸؍اپریل ۲۰۱۳ء،ہفت روزہ ختم نبوت کراچی مؤرخہ ۱۶تا۲۲؍مئی ۲۰۱۳ء ص۱۵)

بنگلہ دیش توہین رسالت کے نئے قانون کے لئے لاکھوں افراد کا مظاہرہ: پولیس سے جھڑپیں ایک جاں بحق

مظاہرین ''اللہ اکبر'' کے نعرے لگاتے سڑکوں پر نکل آئے، ڈھاکہ کے داخلی وخارجی راستے بلاک، دارالحکومت کا دوسرے شہروں سے رابطہ منقطع ہوگیا، پولیس نے ربڑ کی گولیاں چلائیں، لاٹھی چارج مظاہرین کا پتھراؤ، ۱۳۷ افراد زخمی بھی ہوئے توہین رسالت کسی صورت برداشت نہیں کرینگے: تنظیم حفاظت اسلامی!

ڈھاکہ (اے ایف پی) بنگلہ دیش میں توہین رسالت کے نئے قانون کے لئے لاکھوں افراد نے مظاہرہ کیا اور دارالحکومت ڈھاکہ کے داخلی وخارجی راستوں کو بلاک کر کے عملی طور پر دارالحکومت کا دوسرے شہروں سے رابطہ منقطع کردیا۔ تفصیلات کے مطابق تنظیم حفاظت اسلامی کے کارکن ''اللہ اکبر'' کے نعرے لگاتے سڑکوں پر نکل آئے۔ مظاہرین نے سڑکیں بلاک کردیں۔ اس دوران مظاہرین کی پولیس سے جھڑپیں بھی ہوئیں جس میں ایک شخص ہلاک اور ۳۵ زخمی ہوگئے۔ پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے لاٹھی چارج کیا اور آنسو گیس کی شیلنگ کے ساتھ ربڑ کی گولیاں چلائیں جب کہ مشتعل مظاہرین نے خودساختہ پٹرول بم پھینکے اور پتھراؤ کیا۔ تنظیم حفاظت اسلامی کے مظاہرین یک نکاتی مطالبہ کرتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ لادین افراد کو ہر صورت پھانسی پر لٹکایا جائے۔ توہین رسالت کسی صورت برداشت نہیں کریں گے۔ اگر حکومت نے مطالبہ تسلیم نہ کیا تو ملک گیر احتجاج کریں گے۔

(روزنامہ نوائے وقت کراچی، ۶؍مئی ۲۰۱۳ء ہفت روزہ ختم نبوت کراچی مؤرخہ ۲۳ تا ۳۱؍مئی ۲۰۱۳ء ص ۱۹)

چناب نگر کے احمد یوسف قتل کیس

قادیانی جماعت نے باغی گروپ کے سربراہ چوہدری احمد یوسف کے قتل کے ڈیڑھ برس بعد مقتول کے ورثاء کو خریدنے کی کوشش شروع کردی ہے۔ قادیانی جماعت نے مقتول احمد یوسف کے ورثاء کو چار کروڑ تک کی پیشکش کردی ہے، تاہم ورثاء نے رقم لینے سے انکار کردیا ہے۔

چوہدری احمد یوسف جو قادیانی جماعت کے باغی کی حیثیت سے جماعت پر شدید تنقید اور جماعت کے ظلم کے خلاف لوگوں کی مدد کیا کرتے تھے، انہیں روزنامہ ''امت'' کے نمائندہ رانا ایاز کے قاتلوں کو شناخت کرنے اور رانا ابرار کے قتل میں قادیانی جماعت کے ملوث ہونے کا دعویٰ کرنے کے بعد ان کے گھر میں گھس کر ۵؍اکتوبر ۲۰۱۱ء کو قتل کردیا گیا تھا۔ اس قتل پر ان کے بیٹے احمد سیف نے نامعلوم افراد کے خلاف تھانہ چناب نگر میں مقدمہ درج کروادیا، بعدازاں مقتول کی بیٹی نجمہ روزی نے بعض اہم ویڈیو، آڈیو اور دستاویزی ثبوتوں کے ذریعے ثابت کیا کہ اس قتل میں قادیانی جماعت پاکستان کے صدر عمومی سمیت قادیانی جماعت کی اعلیٰ قیادت ملوث ہے۔ ثبوت پیش کرنے پر پولیس نے سابق صدر عمومی اللہ بخش صادق، ناظم عمومی سلیم الدین، میجر (ر) سعدی اور مرزا خورشید سمیت اعلیٰ قیادت کو شامل تفتیش کرلیا۔ مقتول کے ورثاء کی تفتیش سے عدم اطمینان کے سبب مقدمے کی تفتیش چنیوٹ سے فیصل آباد منتقل ہوچکی ہے، مگر حیرت انگیز طور پر تفتیشی افسر، رانا شاہد نے جس شخص کو ملزم قرار دیا، اس کو شامل تفتیش کرنے کی خاطر موصوف اس کے گھر سیالکوٹ گئے اور اپنے تبادلے تک مقدمے کی فائل میں ایک لفظ بھی نہیں لکھا۔ اب نئے تفتیشی افسر کا دعویٰ ہے کہ انسپکٹر رانا شاہد نے مقتول کی بیٹی کی جانب سے فراہم کردہ شواہد پر مشتمل یو ایس بی گم کردی ہے اور اب تفتیش ایک بار پھر صفر سے شروع کی جارہی ہے۔ اس اہم موقع پر جب مقدمے کی تفتیش جاری ہے اور مقتول کے ورثاء اپنے اس مؤقف پر قائم ہیں کہ ان کے والد کو قادیانی جماعت کی قیادت نے قتل کرایا ہے، قادیانی جماعت دباؤ اور دھمکی میں ناکام ہو کر اب مدعیوں کو خریدنے کی کوشش کررہی ہے۔ اس سلسلے میں امت سے بات چیت کرتے ہوئے مقتول احمد یوسف کی بیٹی نجمہ عرف روزی

نے بتایا کہ مئی میں قادیانی جماعت برطانیہ کے ایک اہم عہدیدار کی اہلیہ نزہت سلیم نے انہیں فون کیا اور تقریباً چالیس منٹ تک بات کی۔ روزی کے مطابق نزہت سلیم کو وہ بچپن سے جانتی ہیں کہ وہ چناب نگر میں ان کے محلے میں رہتی تھی۔ ان کا کہنا ہے کہ نزہت نے ان کے والد احمد یوسف کے قتل کے ڈیڑھ برس بعد اپنی اس فون کال میں جو فون نمبر ۰۰۴۴۲۰۰۸۲۶۵۵۶۳۳ سے کی گئی، والد کے قتل پر تعزیت کی اور پھر کہا کہ وہ ایک اچھی خاتون ہیں۔ ان کی جانب سے اپنے والد کے مقدمے کی پیروی سے قادیانی جماعت بدنام ہورہی ہے اور قادیانی جماعت کو اعلیٰ سطح پر مسائل کا سامنا ہے۔ خود خلیفہ مسرور بھی پریشان ہیں۔ لہٰذا وہ اپنے والد کے مقدمہ قتل کی پیروی سے پیچھے ہٹ جائے۔ روزی نے بتایا کہ جب اس نے پیچھے ہٹنے سے انکار کیا تو نزہت نے دوسرا پتہ پھینکا اور کہا کہ دراصل اس کے شوہر نے اس کی یہ ذمہ داری لگائی ہے کہ وہ جماعت کی طرف سے روزی کو قائل کرے۔ نزہت نے کہا کہ دیکھو مذہب میں دیت بھی تو جائز ہے، آپ دیت لے لیں اور ساتھ ہی کہا کہ جتنی دیت آپ چاہیں گے مل جائے گی۔ ایک کروڑ دو کروڑ چار کروڑ اور اس سے کئی گنا زیادہ بھی جو رقم منہ سے نکالیں گے مل جائے گی، مگر اس پر روزی کا کہنا ہے کہ اس نے جواب دیا کہ ہم دیت لے کر معاف کر سکتے ہیں مگر ہماری دیت رقم نہیں، ہماری دیت یہ ہے کہ مرزا مسرور قتل تسلیم کر لے، وجہ بتائے کہ اس نے یہ حرکت کیوں کی؟ روزی کا کہنا ہے کہ اس پر نزہت نے مایوس ہوکر فون بند کر دیا۔ اس واقعے کی تصدیق چنیوٹ بار کے سابق صدر صابر شاہ بھی کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ قادیانی جماعت کے کارندوں نے صرف روزی کو ہی پیش کش نہیں کی بلکہ مقدمے کے مدعی اور روزی کے بھائی احمد سیف کو بھی ایک سے زیادہ مرتبہ نہ صرف دھمکایا بلکہ انہیں بھی آفر کی ہے کہ وہ رقم لے کر چپ کر جائیں۔ امت کے استفسار پر چوہدری احمد سیف نے بتایا کہ مقدمے کے نامزد ملزم مرزا قدوس جو پولیس حراست سے رہائی کے بعد مرزائیوں کے اسپتال میں پراسرار طور پر ہلاک ہوگیا تھا، اس کے ساتھی حنان بٹ اور صوبیدار (ر) عبدالستار نے کئی بار ان کے آفس چنیوٹ آ کر انہیں کہا کہ وہ رقم بتائیں کتنی لیں گے، لیکن جماعت کا نام اس قتل میں نہ لیں۔ چوہدری احمد سیف نے یہ بھی بتایا کہ مقدمہ درج کروانے کے فوراً بعد جماعت کے اس وقت کے صدر عمومی اللہ بخش صادق نے انہیں اپنے دفتر بلا کر کہا کہ وہ اپنے والد کے مقدمہ قتل کی تفتیش کے لئے پولیس اور ریاستی اداروں کے بجائے قادیانی جماعت کو درخواست دیں اور معاملہ جماعت کی صوابدید پر چھوڑ دیں۔ ازخود جماعت کا نام نہ لیں۔ ورنہ ان کا سوشل بائیکاٹ کر دیا جائے گا، لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ احمد سیف دھمکی میں آنے کو تیار نہیں تو پھر یہ پیشکش بھی کی کہ جو لینا دینا ہے مل بیٹھ کر کر لیتے ہیں شور نہ مچایا جائے۔

مقتول احمد یوسف کی بیٹی نجمہ عرف روزی جو کراچی میں رہائش پذیر ہیں، انہوں نے امت کو بتایا کہ سب سے شرمناک طریقہ واردات یہ اختیار کیا جارہا ہے کہ ''میرے سسرال کو مجبور کیا جارہا ہے کہ شوہر سے کہو کہ وہ اسے گھر سے نکال دے، پھر ہم جانیں اور ہمارا کام'' روزی کے بقول ان کے شوہر کے بھائی مبشر احمد طاہر پر جماعت دباؤ ڈال رہی ہے جس کے سبب ان کی زندگی شدید پریشانی کا شکار ہے۔

دوسری جانب امت کو معلوم ہوا ہے کہ مقتول احمد یوسف کے بھائی چوہدری بشیر ایڈووکیٹ جو شروع میں اس مقدمے میں اپنی بھتیجی کو سپورٹ کر رہے تھے، اب خاموشی اختیار کر چکے ہیں۔ وہ کیوں پیچھے ہٹے؟ اس سوال پر چوہدری احمد سیف کہتے ہیں کہ ان کی بیٹیاں جوان ہیں اور رہائش بھی چناب نگر میں ہے، اس لئے وہ اتنا ساتھ دے سکتے تھے۔

روزی نے امت سے بات چیت میں کہا ہے کہ پولیس قادیانیوں کی مدد کر رہی ہے۔ ہمارے پیش کردہ شواہد کو ایک طرف درست قرار دیا جاتا ہے تو دوسری جانب قادیانی قیادت کو شامل تفتیش کر کے بھی مقدمہ کی فائل میں کچھ نہیں لکھا جارہا، یہاں تک کہ پولیس نے مقتول کا وقوعہ کے وقت چوری ہونے والا موبائل بھی برآمد کر لیا ہے، مگر ایک برس سے زائد عرصہ گزر جانے کے باوجود برآمد شدہ موبائل کا فائل

میں کوئی تذکرہ نہیں اور نہ ہی تفتیش کی گئی کہ مقتول کا موبائل ان لوگوں تک کیسے پہنچا۔

(روزنامہ امت کراچی،۱۴رجون ۲۰۱۳ء، ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸ تا ۱۵رجولائی ۲۰۱۳ء ص۱۹،۲۰)

دیباچہ ...... قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ

۲۹رمئی ۱۹۷۴ء کو چناب نگر ریلوے اسٹیشن پر قادیانی اوباشوں نے قادیانی دھرم کے نام نہاد چوتھے گرومرزا طاہر احمد کی قیادت میں نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء پر قاتلانہ حملہ کیا۔ اس کے ردعمل میں پاکستان میں تحریک چلی۔ اس وقت پاکستان کے وزیراعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو تھے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ قادیانی مسئلہ کو قومی اسمبلی میں فیصلہ کے لئے پیش کریں گے۔ جہاں قومی اسمبلی کے اراکین، جو آزادانہ، منصفانہ اور جمہوری فیصلہ کریں گے۔ وہ سب کے لئے قابل قبول ہوگا۔ یہ اعلان ہونے کی دیر تھی کہ قادیانی جماعت نے وزیراعظم پاکستان اور قومی اسمبلی کے جنرل سیکرٹری کو درخواست بھجوائی کہ اسمبلی میں ہمارے عقائد پر بحث ہونا ہے تو ہمیں بھی قومی اسمبلی میں پیش ہونے کا موقعہ دیا جائے۔ چنانچہ وزیراعظم پاکستان نے قائد حزب اختلاف، مفکر اسلام مولانا مفتی محمود سے مشاورت کے بعد قادیانی ولاہوری دونوں گروہوں کے سربراہوں کو ان کی درخواست پر قومی اسمبلی میں آکر مؤقف پیش کرنے کی اجازت دے دی۔

اس وقت قومی اسمبلی کے سپیکر جناب صاحبزادہ فاروق علی خان تھے۔ وہ قومی اسمبلی کی اس خصوصی کمیٹی کے بھی چیئرمین قرار پائے۔ ان کی زیرصدارت مہینہ بھر کمیٹی کے اجلاس وقفہ وقفہ سے منعقد ہوتے رہے۔

قادیانی جماعت کے تیسرے چیف گرومرزا ناصر احمد اور لاہوری گروپ کے لاٹ پادری صدرالدین لاہوری، مسعود بیگ لاہوری، عبدالمنان لاہوری پیش ہوئے۔ جب کہ اس وقت پاکستان کے اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار تھے۔ چنانچہ طے ہوا کہ تمام قومی اسمبلی کے اراکین جو خصوصی کمیٹی کے بھی اراکین قرار پائے تھے۔ وہ قادیانی، لاہوری گروپ کے قائدین سے قادیانی دھرم کے بارے میں سوالات کر سکتے ہیں۔ لیکن وہ تمام سوالات اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار کے ذریعہ ہوں گے۔

جناب ذوالفقار علی بھٹو قومی رہنما تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ قادیانی مسئلہ ایسے طور پر حل ہو کہ باہر کی دنیا کا کوئی شخص اس پر حرف گیری نہ کر سکے۔ اس لئے آپ نے قادیانی مسئلہ کو قومی اسمبلی کے سپرد کیا کہ وہ آزادانہ فیصلہ کریں۔ اب مشکل یہ پیش آئی کہ قادیانی ولاہوری گروپ کے سربراہان اور ان پر سوال کرنے والے جناب اٹارنی جنرل قومی اسمبلی کے ارکان نہ تھے۔ انہیں قومی اسمبلی کی کارروائی میں حصہ لینے کا کیسے اہل قرار دیا جائے؟ اس مشکل کو حل کرنے کے لئے پوری قومی اسمبلی کو ’’خصوصی کمیٹی برائے بحث قادیانی ایشو‘‘ میں بدل دیا گیا۔ قومی اسمبلی کے تمام ممبران کو اس خصوصی کمیٹی کا ممبر قرار دیا گیا۔ یوں قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی میں غیرممبران قومی اسمبلی کو بھی بلانے کا راستہ نکالا گیا۔ ان دنوں قومی اسمبلی کے اجلاس سٹیٹ بینک اسلام آباد کی بلڈنگ میں ہوتے تھے۔ چنانچہ قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی میں ۵راگست ۱۹۷۴ء بروز پیر صبح دس بجے قومی اسمبلی کے ہال واقع سٹیٹ بینک اسلام آباد میں مرزا ناصر پر جرح کا آغاز ہوا۔

۵راگست سے لے کر ۱۰راگست تک ۶ردن اور پھر ۲۰راگست سے لے کر ۲۴راگست تک ۵ردن۔ کل گیارہ دن مرزا ناصر احمد چیف قادیانی گروہ پر جرح ہوئی۔ ۲۷راگست اور ۲۸راگست ۲ردن...... صدرالدین، عبدالمنان عمر اور مرزا مسعود بیگ، لاہوری گروپ کے نمائندوں پر جرح ہوئی۔ کل تیرہ دن قادیانی ولاہوری گروپ کے نمائندوں پر جرح مکمل ہوئی۔

قادیانی گروپ کے مرزا ناصر احمد نے قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی میں ۵راگست سے پہلے اپنا ایک بیان پڑھا تھا۔ قادیانی گروپ لیڈر نے قومی اسمبلی کے ہر رکن کو اس کی ایک ایک مطبوعہ کاپی دے دی تھی۔ اس لئے تمام اراکین نے اس کا مطالعہ کر لیا۔ اسے اپنے طور پر

قادیانیوں نے شائع بھی کیا۔حکومت نے جو سرکاری رپورٹ شائع کی ہے۔اس کا آغاز ۵؍اگست کی کارروائی یعنی مرزا ناصر احمد پر پہلے دن کی جرح سے کیا ہے۔

کل جماعتی مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ملت اسلامیہ کا قادیانی فتنہ کے خلاف موقف پیش کرنا تھا۔ چنانچہ مرکزی مجلس عمل کے سربراہ شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوری نے راولپنڈی میں ڈیرہ جمالیا۔ پارک ہوٹل میں آپ کا قیام طے ہوا۔ دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کی لائبریری سے قادیانیت کی کتب اور اخبارات کا ایک ذخیرہ راولپنڈی منتقل کیا گیا۔ قادیانی فتنہ سے متعلق مذہبی بحث کو لکھنے کے لئے شیخ الاسلام مولانا محمد تقی عثمانی اور سیاسی بحث لکھنے کے لئے مولانا سمیع الحق صاحب کو راولپنڈی بلالیا گیا۔ مولانا محمد تقی عثمانی کی مدد کے لئے فاتح قادیان مولانا محمد حیات اور مولانا عبدالرحیم اشعر کے ذمہ حوالجات مہیا کرنے کا کام لگایا گیا۔ قادیانی فتنہ سے متعلق سیاسی بحث لکھنے کے لئے حوالہ جات مہیا کرنے کا کام مولانا تاج محمود اور مولانا محمد شریف جالندھری کے ذمہ لگایا گیا۔ دن بھر خصوصی کمیٹی کے اجلاس میں مفکر اسلام مولانا مفتی محمود، امام اہل سنت مولانا شاہ احمد نورانی، فخر قوم چوہدری ظہور الٰہی مرحوم، عزت مآب جناب پروفیسر غفور احمد شریک ہوتے۔ رات کو حضرت شیخ بنوری کے ہاں یہ سب حضرات یا جو فارغ ہوتے، تشریف لاتے۔ البتہ مفتی صاحب بہرحال ہر روز تشریف لاتے۔ دن بھر میں محضر نامہ کا جتنا حصہ تیار ہوجاتا، وہ سنتے۔ حضرت شیخ بنوری کے حکم پر پیر طریقت سید نفیس الحسینی اپنے کاتب شاگردوں کی ٹیم کے ہمراہ راولپنڈی تشریف لائے۔ جو حصہ محضر نامہ کا تیار ہوجاتا، وہ مولانا سید نفیس الحسینی کے سپرد کردیا جاتا۔ وہ اس کی کتابت کراتے۔ غرض اللہ رب العزت نے فضل فرمایا کہ دن رات مشین کی طرح تمام حضرات اپنا اپنا کام کرتے رہے۔ ادھر ۲۸؍اگست کو لاہوری گروپ پر جرح مکمل ہوئی۔

اگلے دن ۲۹؍اگست (ملت اسلامیہ کا مؤقف جو پہلے سے لکھا جاچکا تھا) کو مفکر اسلام مولانا مفتی محمود نے قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی میں پڑھنا شروع کیا۔ ۲۹، ۳۰؍اگست کو مولانا مفتی محمود نے اپنا بیان مکمل فرمایا جو ملت اسلامیہ کا مؤقف اور چار ضمیمہ جات پر مشتمل تھا۔ ضمیمہ نمبر۱، فیصلہ مقدمہ بہاول پور۔ ضمیمہ نمبر۲، فیصلہ مقدمہ راولپنڈی، ضمیمہ نمبر۳، فیصلہ مقدمہ جمیس آباد، ضمیمہ نمبر۴، فیصلہ مقدمہ جی ڈی کھوسلہ گرداسپور۔ یہ تمام مسودہ مولانا مفتی محمود نے دو دن میں مکمل فرمایا۔

مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزاروی ایم این اے نے اپنی طرف سے علیحدہ محضر نامہ تیار کیا تھا۔ جسے مولانا عبدالحکیم ایم این اے نے ۳۰؍اگست کے اجلاس کے آخری حصہ میں پڑھنے کا عمل شروع فرمایا۔ جو ۳۱؍اگست کے اجلاس کے اختتام تک مکمل ہوگیا۔ ۲؍ستمبر کے اجلاس میں سردار مولا بخش سومرو، شہزادہ سعید الرشید عباسی، صاحبزادہ صفی اللہ، ڈاکٹر ایس محمود عباس بخاری، سردار عنایت الرحمٰن عباسی، چوہدری جہانگیر علی، کرنل حبیب احمد، مولانا غلام غوث ہزاروی، مغل اورنگزیب، راؤ خورشید علی خان، مولانا عبدالمصطفیٰ ازہری، میاں عطاء اللہ، بیگم نسیم جہاں، پروفیسر غفور احمد، خواجہ غلام سلیمان تونسوی، سید عباس حسین گردیزی، جناب عبدالعزیز بھٹی، مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی، چوہدری غلام رسول تارڑ، جناب محمد افضل رندھاوا، چوہدری ممتاز احمد، غلام نبی چوہدری، ملک کرم بخش اعوان، جناب غلام حسن خان ڈھانڈلہ، مخدوم نور محمد ہاشمی اور دیگر ممبران نے قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کی بحث میں حصہ لیا اور قادیانی مسئلہ پر اظہار خیال کیا۔ قادیانی و لاہوری گروپ پر جرح کے بعد قادیانی مسئلہ پر جو ان کی رائے تھی، اپنے اپنے خطابات میں اس کا کھل کر اظہار کیا۔

۳؍ستمبر کو جناب غلام رسول تارڑ، جناب کرم بخش اعوان، مولانا غلام غوث ہزاروی، پروفیسر غفور احمد، ڈاکٹر محمد شفیع، چوہدری جہانگیر علی، مولانا ظفر احمد انصاری، جناب حنیف خان، خواجہ جمال کوریجہ، مولانا عبدالحق، ممبران قومی اسمبلی نے بحث میں حصہ لیا۔

(۴؍ستمبر کو سری لنکا کے وزیراعظم تشریف لائے۔ ان کے اعزاز میں قومی اسمبلی کا اجلاس ہوا۔ اس لئے اس دن کی کارروائی خصوصی کمیٹی کا حصہ نہ تھی)

۵؍ستمبر کو پھر قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کا اجلاس شروع ہوا۔ جناب چوہدری محمد حنیف خان، ارشاد احمد خان، ملک محمد سلیمان، جناب عبدالحمید جتوئی، ملک محمد جعفر، ڈاکٹر غلام حسین، چوہدری غلام رسول تارڑ، احمد رضا خان قصوری کے قادیانی مسئلہ پر قومی اسمبلی میں بیانات ہوئے۔ آج کے اجلاس کے آخری حصہ میں جناب یحییٰ بختیار اٹارنی جنرل نے بحث کو سمیٹنا شروع کیا۔

۶؍ستمبر کو ممبران قومی اسمبلی اور جناب یحییٰ بختیار کے بیانات و بحث اختتام کو پہنچی۔

۷؍ستمبر کو بھی خصوصی کمیٹی کے اجلاس میں ممبران نے بحث میں حصہ لیا۔ ۵؍اگست سے ۷؍ستمبر تک مہینہ بھر سے زائد کے عرصہ میں اسمبلی کی اس مسئلہ پر کارکردگی کے کل ۲۱؍دن ہیں۔ جس کا خلاصہ یوں ہے:

مرزا ناصر احمد	پر جرح	۱۱؍دن	ہوئی۔
لاہوری گروپ	پر جرح	۲؍دن	ہوئی۔
مولانا مفتی محمود	کا بیان	۲؍دن	ہوا۔
مولانا عبدالحکیم	کا بیان	۱؍دن	ہوا۔
ممبران قومی اسمبلی	کے بیانات	۳؍دن	ہوئے۔
ممبران و یحییٰ بختیار	کے بیانات	۲؍دن	ہوئے۔
کل	۲۱؍دن کی کارروائی تھی۔		

۷؍ستمبر کو قومی اسمبلی کا اجلاس ہوا جس میں قادیانی، لاہوری، مرزا قادیانی کے ماننے والے دونوں گروہوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔ اس زمانہ میں قومی اسمبلی کی یہ تمام تر کارروائی آڈیو ریکارڈ کے ذریعہ محفوظ کی گئی۔ خصوصی کمیٹی کی اس تمام کارروائی کو ٹاپ سیکرٹ (انتہائی خفیہ) قرار دے کر سربمہر کر دیا گیا۔ البتہ اسمبلی کے قواعد وضوابط کے مطابق تمام آڈیو کیسٹوں سے اسے کاغذ پر اسمبلی کے عملہ نے منتقل کیا۔ اس خصوصی کمیٹی کی کارروائی کو انتہائی خفیہ کارروائی قرار دے کر اس کی اشاعت کو ممنوع اس لئے قرار دیا گیا کہ قادیانی گروہ نہیں چاہتا تھا کہ ہمارا کچا چٹھا قادیانی عوام کے سامنے آئے کہ کس طرح دن رات ہر اجلاس میں کئی بار قادیانی قیادت نے اپنے عقائد ونظریات سے انحراف کیا اور سیاہ دلی کے ساتھ سفید جھوٹ بولے۔ قادیانی شاطر قیادت دن رات جھوٹ بول کر اپنی عوام کے سامنے میاں مٹھو بنی کہ اگر اسمبلی کی وہ کارروائی چھپ جائے تو آدھا پاکستان قادیانی ہو جائے۔ قادیانی سربراہ مرزا طاہر کا یہ بیان تاریخ کا حصہ ہے۔

ان دنوں جس ٹیم نے قادیانی مسئلہ کو قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کے سامنے پیش کرنے کے لئے محنت کی۔ فقیر راقم کو بھی ان کی جوتیوں میں بیٹھنے کی سعادت حاصل تھی۔ تب مفکر اسلام مولانا مفتی محمود، مولانا شاہ احمد نورانی، چوہدری ظہور الٰہی اور دیگر اراکین اسمبلی دن بھر کی کارروائی سنانے کے لئے شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوری کے پاس راولپنڈی پارک ہوٹل تشریف لاتے۔ ان کی تمام گفتگو، قادیانیوں سے سوالات وجوابات کو تفصیل کے ساتھ فقیر نے کاپی پر نوٹ کیا۔ اسمبلی میں بھی رپورٹنگ کے لئے ساتھی موجود ہوتے تھے۔ جو کارروائی لکھتے رہے۔ وہ تمام کارروائی فقیر نے بھی قلمبند کی۔ کچھ مواد ممبران سے بھی مل گیا۔ اس طرح ''تاریخی قومی دستاویز'' کتاب تیار ہوگئی۔ اس دوران میں اللہ رب العزت کے کرم کا معاملہ ہوا کہ جوہانسبرگ میں لاہوری گروپ کی طرف سے ایک کیس دائر ہوا۔

جوہانسبرگ افریقہ کے مسلمانوں نے رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ سے اس کیس کی پیروی کے لئے مدد مانگی۔ رابطہ نے پاکستان کے اس وقت کے صدر جناب ضیاء الحق سے اس کیس کی معاونت اور پیروی کے لئے درخواست کی۔ پاکستان سے ایک سرکاری وفد افریقہ کے لئے گیا۔ اس میں پاکستان کے لاء سیکرٹری جناب جسٹس (ر) محمد افضل چیمہ صاحب بھی تھے۔ چنانچہ چیمہ صاحب کے ذریعہ وفد کو پاکستان کی قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کی وہ کارروائی جو آڈیو سے رجسٹروں پر منتقل کی گئی تھی۔ اس کی کاپی صدر مملکت کے حکم پر فراہم کی گئی۔ اس وفد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنمایان مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا عبدالرحیم اشعر، جناب عبدالرحمٰن باوا، مولانا منظور احمد الحسینی اور بہت سارے حضرات شریک تھے۔ چنانچہ اس خصوصی کمیٹی کی انتہائی خفیہ کارروائی کی کاپی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ان رہنماؤں کو بھی میسر آ گئی۔ اس تمام مواد سے ملخص کتاب فقیر نے مرتب کی تھی۔ وہ بلا مبالغہ پچاس ساٹھ ہزار کے قریب چھپ کر دنیا میں تقسیم ہوئی۔ انگلش، بنگلہ وغیرہ زبانوں میں بھی اس کے تراجم ہوئے۔

قادیانی جب اسمبلی کی کارروائی کا تذکرہ کرتے تو اس کا خلاصہ یا مفہوم (تاریخی قومی دستاویز) جو بھی آپ فرمائیں، ان کے سامنے کیا جاتا تو وہ دم بخود ہو جاتے۔ قادیانی قیادت اس صورت حال سے بہت پریشان ہوئی۔ ''قومی تاریخ دستاویز'' پونے چار سو صفحات کی کتاب کی اہمیت کم کرنے کے لئے قادیانی قیادت نے مستقل جھوٹ گھڑنے والی پارٹی کا اجلاس کیا اور ایک مضمون تیار کر کے انٹرنیٹ پر رکھ دیا کہ یہ کتاب غلط بیانی پر مشتمل ہے۔ ہم ان سے کہتے رہے اگر یہ غلط ہے تو جو صحیح ہے، وہ آپ آئیں۔ لیکن جھوٹ بولنا اور جھوٹ کی پردہ داری پر سانپ سونگھ جانا۔ یہ قادیانی قیادت کے حصہ میں لکھا ہے۔ غرض اس پر سالہا سال بیت گئے۔

ایک بار محترمہ بینظیر بھٹو کے عہد حکومت میں قومی اسمبلی کے ریکارڈ روم میں آگ بھڑک اٹھی۔ جو ریکارڈ جل گیا ان میں وہ قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کا آڈیو ریکارڈ بھی تھا۔ اس سے تشویش ہوئی کہ قادیانی اس ریکارڈ کو ضائع کرنے کے درپے ہیں۔ لیکن اطمینان تھا کہ وڈیو سے وہ کاغذوں پر منتقل شدہ حصہ ریکارڈ محفوظ تھا۔ آج سے تقریباً ڈیڑھ سال قبل ایک دن خبر آئی کہ محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ مرزا اسپیکر قومی اسمبلی پاکستان نے اس کارروائی کو اوپن کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ اور وہ کارروائی قومی اسمبلی سیکرٹریٹ شائع کر رہا ہے۔ اس اقدام کا ملک بھر میں خیر مقدم کیا گیا۔ اس پر خوشی کے جذبات پر مشتمل مضامین ہم نے شائع کئے۔

لیکن زخمی سانپ کی طرح قادیانی قیادت بلوں میں تڑپتی رہی۔ انہوں نے چپ کا روزہ نہ توڑا۔ محترمہ فہمیدہ مرزا کے بیان پر بھی چھ ماہ بیت گئے۔ اسمبلی کی کارروائی نہ چھپی تو پھر قادیانیوں نے کہنا شروع کیا کہ وہ کیوں نہیں چھاپتے۔ وہ اعلان کا کیا بنا؟ ہمیں اس پر شبہ ہوا کہ شاید پھر قادیانیوں نے اس پر پابندی نہ لگوادی ہو۔ آج سے چند ماہ قبل بزنس ریکارڈز اسلام آباد میں بٹ صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا کہ وہ کارروائی چھپ گئی ہے۔ اس کی بابت تسلی تو ضرور ہوئی۔ لیکن ابھی واہمہ کا شکار تھے کہ اب ۲۰؍جنوری ۲۰۱۲ء کے روزنامہ جنگ میں خبر شائع ہوئی ہے جسے پڑھ کر ہمارے جسم کا ذرہ ذرہ خوشی سے وجد کرنے لگا۔ آپ بھی خبر پڑھیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں:

قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا خفیہ پارلیمانی ریکارڈ اوپن کر دیا گیا:

''اسلام آباد (طاہر خلیل) قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا خفیہ پارلیمانی ریکارڈ اوپن کر دیا گیا۔ اسپیکر ڈاکٹر فہمیدہ مرزا نے ۳۸ سال بعد قادیانی آئینی ترمیم کا خفیہ ریکارڈ اوپن کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو بھٹو دور میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے لئے قومی اسمبلی نے دوسری آئینی ترمیم کی منظوری دی تھی۔ اس مقصد کے لئے پورے ایوان کو قائمہ کمیٹی قرار دے کر اس کے خفیہ اجلاس منعقد کئے گئے۔ چار خفیہ اجلاس میں جماعت احمدیہ کے اس وقت کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے دلائل دیئے

تھے جس پر اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے تفصیلی جرح کی۔ چونکہ ساری کارروائی خفیہ تھی۔ اس لئے تحریری ریکارڈ پارلیمنٹ ہاؤس میں سربمہر رکھا گیا۔ ذرائع نے کہا کہ آفیشل سیکرٹ ایکٹ کے تحت کوئی بھی دستاویز ۳۰سال تک خفیہ رہ سکتی ہے۔ تیس سال کے بعد اسے اوپن کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ ۳۸سال کے بعد موجودہ اسپیکر نے خفیہ قادیانی ترمیمی بل کا سارا ریکارڈ اوپن کرنے کی منظوری دے دی۔

ذرائع نے یہ بھی انکشاف کیا کہ قادیانی آئینی بل کا خفیہ آڈیو ریکارڈ بینظیر دور ۱۹۹۳ء میں جل گیا تھا۔ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے خفیہ ریکارڈ کی تیاری اور طباعت پر قومی اسمبلی کو ۴۶لاکھ روپے خرچ کرنا پڑے ہیں اور سارا ریکارڈ اوپن کر کے جمعرات کو پارلیمنٹ ہاؤس کی لائبریری میں رکھ دیا گیا ہے۔ جہاں اراکان اس سے استفادہ کر سکیں گے۔ علاوہ ازیں سینٹ کے اپوزیشن لیڈر مولانا عبدالغفور حیدری نے بھی قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا پارلیمانی ریکارڈ حاصل کرنے کے لئے قومی اسمبلی سیکرٹریٹ سے باضابطہ رابطہ کر لیا ہے۔''

اس خبر اور بٹ صاحب کے مضمون کے بعد سے ہم مسکین اس کی تلاش میں فکرمند ہوئے۔ مولانا محمد خان شیرانی صاحب چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان سے دفتر ختم نبوت ملتان میں مستقل ایک میٹنگ کی۔ گزشتہ سال ۱۴۳۲ھ کے حج سے پہلے سکھر میں مولانا عبدالغفور حیدری سے میٹنگ ہوئی۔ حج کے بعد دوبارہ رابطہ ہوا۔ کئی سفر کئے۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، قاری نذیر احمد لاہور سے اسلام آباد اتنی بار آئے، گئے کہ شاید ڈائیوو والے بھی پریشان ہوگئے ہوں گے۔ لیکن کام نہ ہوا۔ مولانا قاضی ہارون الرشید، مولانا قاری احسان اللہ، مولانا مفتی محمد اویس عزیز، پیر طریقت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی، مولانا محمد طیب فاروقی، مولانا عبدالوحید قاسمی، مولانا محمد اکرم طوفانی، پتہ نہیں جنون کی حالت میں کس کس کی منتیں کیں۔ بخدا! اس آفیشل اور مکمل کارروائی کو حاصل کرنے کے لئے اتنا جنون تھا کہ بس نہ پوچھئے کہ غم عاشقی میں کہاں کہاں سے گزر گیا۔

روبرو، کوبکو، دربدر اور سربسر۔ کہاں کہاں پر کوشش کی؟ یہ بے قراری کی حالت میں مخلصانہ محنت کی کیفیات تو اللہ رب العزت جانتے ہیں۔ جب بیل منڈھے چڑھتی نظر نہ آئی تو صاحبزادہ سعید احمد صاحب کے گھر لاہور میں مخدوم گرامی مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم سے میٹنگ کرنے کے لئے ملتان سے سفر کر کے لاہور گیا۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، صاحبزادہ سعید احمد، ڈاکٹر قاری عتیق الرحمٰن، سیکرٹری جنرل جمعیت علمائے اسلام پنجاب کے ہمراہ پون گھنٹہ مولانا فضل الرحمٰن سے میٹنگ ہوئی۔ قائد جمعیت نے فرمایا کہ رکاوٹ کیا ہے؟ عرض کیا کہ مولانا حیدری صاحب مدظلہ کئی ملاقاتیں کر چکے ہیں۔ سپیکر فہمیدہ صاحبہ نہیں مان رہی۔ کارروائی چھپ گئی ہے۔ کئی اس کے سیٹ تیار ہو کر اسمبلی، ڈپٹی سپیکر کے دفتر کے ساتھ والے کمرہ میں محفوظ ہیں۔ لیکن تقسیم کے لئے محترمہ آمادہ نہیں۔ اس پر چھیالیس لاکھ ہماری غیر مصدقہ اطلاعات کے مطابق گورنمنٹ کا طباعت پر خرچہ آیا ہے۔ لیکن محترمہ تقسیم پر راضی نہیں۔ مخدوم محترم قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے فرمایا کہ آپ کے خیال میں اس کے نہ دینے کا باعث کیا ہے؟ فقیر نے عرض کیا کہ حکومت کی دون ہمتی یا قادیانی لابی نے باہر سے زور ڈلوایا ہے کہ تقسیم نہ ہو یا حکومت کا واہمہ کہ کوئی قضیہ نہ کھڑا ہو جائے۔ لیکن ہمارے لئے مسئلہ یہ ہے کہ چاہے خود قادیانی رکاوٹ ہوں۔ لیکن وہ میاں مٹھو بن جائیں گے کہ باہر کیوں نہیں لاتے؟ تو اس کا تقاضہ ہے کہ یہ ملنی چاہئے۔ یہ بھی اندیشہ ہے کہ......! اس پر مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم نے روک دیا۔ فرمایا چھوڑ دیجئے۔ میں سمجھ گیا۔ کوشش کرتے ہیں۔ وقت لگے گا نکلوانے میں۔ لیکن مل جائے گی۔ اس پر بھی کافی عرصہ بیت گیا۔ تو مولانا صاحبزادہ عزیز احمد کے ذریعہ بارہا مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم کو یاددہانی کرائی۔ لیکن مولانا کا خیال مبارک تھا کہ ایک دفعہ کہوں گا اور ایسے طور پر کہ وہ انکار نہ کر سکیں۔ مولانا کا مؤقف سو فیصد صحیح تھا۔ لیکن ہماری بے قراری کو کارروائی حاصل کئے بغیر کیسے قرار آئے گا؟ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب دامت برکاتہم کے اس مسئلہ پر اتنے کان کھائے کہ ان کو اس کا نام سنتے ہی الرجی ہو جاتی۔

قارئین کرام! ہر کام کے لئے وقت مقرر ہوتا ہے۔ تھوڑا عرصہ ہوتا ہے کہ برادرزادہ مولانا سہیل باوا کا لندن سے فون آیا کہ لندن کی ایک ویب سائٹ پر قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی برائے قادیانی مسئلہ کی سرکاری آفیشل مکمل کارروائی آ گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ ان سے عرض کیا کہ اس کی سی ڈی بنوائیں۔ ابھی فقیر یہ خبر چھپائے ہوئے تھا کہ برادر جناب محمد متین خالد صاحب نے فرمایا کہ ویب سائٹ پر کارروائی بندہ نے مکمل دیکھ لی ہے۔ مبارک ہو۔ اب سوچوں کہ یا اللہ یہ کیسے ملے گی؟ کچھ دیر کے بعد جناب مولانا قاضی احسان احمد صاحب کا کراچی سے فون آیا کہ قومی اسمبلی کی کارروائی ویب سائٹ پر آ گئی ہے۔ آپ کے علم میں ہے؟ فقیر نے عرض کیا، سنا تو ہے۔ لیکن جب تک دیکھ نہ پائیں، آنکھیں کیسے ٹھنڈی ہوں؟ قاضی صاحب نے فرمایا کہ برادر نبیل صاحب اور جناب سید انوار الحسن صاحب نے اس کا پرنٹ نکالنا شروع کر دیا ہے۔ فقیر اب ان دونوں سے ڈائریکٹ ہو گیا اور عرض کیا: کاغذ اچھا لگائیں۔ کوئی صفحہ رہ نہ جائے۔

لیجئے! خلاصہ یہ کہ مکمل کارروائی انٹرنیٹ لندن کی ویب سائٹ سے مل گئی۔ کل ۲۱/دنوں کی کارروائی کے ۲۱ حصص اور ۳۰۸۳ صفحات تھے۔

مطبوعہ کارروائی کی کاپی ۲۰۱۲ء عید قربان سے چند دن قبل فقیر کو انٹرنیٹ سے ملی۔ پہلے مرحلہ میں مکمل کارروائی کو علیحدہ علیحدہ جلد کرایا۔ اکیس دنوں کی کارروائی اکیس جلدوں میں جلد ہوئی۔ پھر دوبارہ ہر جلد کا دوسرا فوٹوسٹیٹ کرایا اور اس پر کام کا آغاز کیا۔

جدید ایڈیشن:

ابتداء میں یہی خیال تھا کہ اس کا مکمل عکس لے کر شائع کر دیا جائے۔ چونکہ انٹرنیٹ پر ایک چیز پہلے سے موجود ہے۔ حکومت نے شائع کی، مگر تقسیم نہیں کر رہی۔ قادیانیوں نے اسے شائع نہیں کرنا، اب ہمارا فرض بنتا ہے کہ اسے شائع کریں۔ لیکن اس کو چونکہ انٹرنیٹ سے لیا تھا جس نے انٹرنیٹ پر اس کو لوڈ کیا۔ اس نے بھی سکین کر کے اپ لوڈ کیا اور ہم نے اس کا پرنٹ لیا۔ پرنٹ میں تمامتر احتیاط کے باوجود نقل درنقل سے یہ محصّلہ کاپی ایسے نہ تھی جو شائع ہو سکے۔ اب شائع بھی کرنا چاہتے ہیں۔ کمپوزنگ موجود نہیں جو شائع شدہ ہے۔ دوبارہ شائع کرنے سے زرلٹ صحیح نہ آئے گا۔ مجبوراً فیصلہ کیا کہ اس کو دوبارہ کمپوز کرایا جائے۔

۲...... خیال ہوا کہ جب کمپوزنگ دوبارہ کرانا ہے تو جتنا انگریزی کا حصہ ہے اس کا ترجمہ بھی ہو جائے تا کہ اردو پڑھا لکھا تمام طبقہ اس کے ایک ایک حرف سے فائدہ حاصل کر سکے۔ جو کارروائی کی قلمی کاپی جو ہانسبرگ کیس کے سلسلہ میں ملی تھی، اس کاپی میں انگلش کا اردو ترجمہ شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے راولپنڈی کے جناب کے۔ایم سلیم سے اس زمانہ میں کرایا تھا۔ اب جو مطبوعہ سرکاری پرنٹ شدہ کاپی کا عکس انٹرنیٹ سے ملا۔ اس قلمی نسخہ کا ترجمہ اس پرنٹ شدہ نسخہ پر نقل کیا گیا۔ لائبریری میں فقیر کے معاون مولانا محمد صفدر نے بہت مدد کی۔ آج اس موقعہ پر مجھے مولانا اجمل شہید جو کراچی میں مجلس کے مبلغ تھے اور شہادت کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے وہ بہت یاد آ رہے ہیں اور ان کی جدائی کے صدمہ نے پھر زخم کو ہرا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں کہ قلمی نسخہ کے کے۔ایم سلیم کے ترجمہ کو مطبوعہ سرکاری رپورٹ کے صفحات پر منتقل کیا اور اس کے لئے مرحوم نے بلا مبالغہ دن رات ایک کر دیئے۔ بہت ہی کام کے آدمی تھے۔ آج ان کے کام کو دیکھتا ہوں تو وجدان میں یادوں کی ٹیس بے قرار کر دیتی ہے۔ جب تک یہ کتاب دنیا میں رہے گی مرحوم کو ثواب ملتا رہے گا۔ مرحوم کے لئے یہ کتاب صدقہ جاریہ ہے۔ مولانا محمد صفدر، مولانا محمد اجمل دونوں انگریزی سے بقدر ضرورت شناسائی رکھتے تھے۔ جہاں ضرورت پیش آتی مزید رہنمائی عزیز مکرم مولانا حافظ محمد انس سے لیتے تھے۔ اب جونہی ترجمہ کی نقل کا کام مکمل ہو جاتا تو وہ حصہ فقیر کے سپرد کر دیتے۔ فقیر ان کے حوالہ جات پر کام کرنا شروع کر دیتا۔ جن جلدوں پر کام مکمل ہو جاتا تو وہ کمپوزنگ کے

لئے دے دی جاتیں۔ کچھ جلدیں مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید کے جانشین مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی کو بھجوائی گئیں کہ وہ انگلش کی پروف ریڈنگ، ترجمہ کی چیکنگ اور سرخیاں لگادیں۔ آپ نے یہ کام جناب مکرم اطہر عظیم صاحب کو دیا۔ انہوں نے شروع کیا۔ جتنا کیا خوب کیا۔ لیکن ان کی دفتری اپنی مصروفیات کراچی کے حالات کا مدوجزر، پھر اچانک ان کی صحت بگڑ گئی۔ ادھر فقیر کی بے قراری جو کام جتنا جس حالت میں تھا، منگوالیا۔ اردو کے پروف خود پڑھے۔ انگریزی کے پروف پڑھنے کے لئے عزیز مکرم مولانا محمد انس نے سرتوڑ کوشش کی۔ مولانا محمد صفدران کے ساتھ رہے، وہ مرحلہ مکمل ہوا۔

۳...... ملتان میں کمپوزنگ جناب برادر عدنان سنپال نے کی ان کی معاونت مخدوم زادہ حافظ یوسف ہارون نے کی۔ کچھ کام مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ نے کراچی سے کرایا۔ بہت سی فائلیں ملتان وکراچی کی کمپوز شدہ ان کی پروف ریڈنگ اور سرخیاں قائم کرنے کا کام مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ نے سرانجام دیا اور بہت محنت فرمائی۔ اس کراچی کے کام کے انگلش حصہ کی پروف ریڈنگ عزیز مکرم مولانا حافظ محمد انس نے کی۔ غلطیاں جناب برادر عدنان سنپال نے لگائیں۔

۴...... پورے اکیس حصص میں بعض مکمل، بعض ناقص حصے ایسے تھے جن کا انگلش سے اردو میں ترجمہ کا کام باقی تھا۔ وہ جناب برادر عبدالرؤف صاحب کے ذریعہ جناب راؤ ارشد سراج الدین لاہور نے کیا اور دن رات ایک کر کے کیا۔ وہ حصہ اتنا جامع ترجمہ ہے کہ بہت ہی خوشیوں کا سماں باندھے ہوئے ہے۔ محنت ان دوستوں کی۔ دعاء صاحبزادہ خلیل احمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کی، کہ کام ہوا اور خوب ہوا۔ کچھ حصص کا ترجمہ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کی توجہ سے مولانا غضنفر عزیز پروفیسر ہیں۔ انہوں نے کر کے یا کرا کے دیا۔

غرض جناب کے.ایم سلیم راولپنڈی، جناب راؤ ارشد سراج الدین لاہور، جناب مولانا غضنفر عزیز کی محنتوں سے ترجمہ کا کام ہوگیا۔ حکومت کے شائع شدہ نسخہ میں انگلش کا حصہ بغیر ترجمہ کے ہے۔ ہمارے اس مطبوعہ جدید ایڈیشن میں انگلش متن کے ساتھ، اس کا اردو ترجمہ بھی ہے۔ گویا یہ اس جدید ایڈیشن کی وہ خوبی ہے جس نے اس کتاب سے استفادہ کو ہر اردو پڑھے لکھے دوست کے مطالعہ کے قابل بنادیا ہے۔ البتہ ترجمہ کو ہم نے بین القوسین (ان بریکٹ) کردیا ہے تاکہ حکومتی ایڈیشن کا امتیاز واضح رہے۔

۵...... اپریل ۲۰۱۳ء کے اوائل میں قریباً کمپوزنگ کا کام اور ترجمہ مکمل ہوگئے تھے۔ فقیر نے مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری دامت برکاتہم سے اجازت لے کر ڈیرہ غازیخان کے مبلغ مولانا محمد اقبال صاحب کو اپنے ساتھ شامل کرلیا۔ دن رات، سفر وحضر میں پروف ریڈنگ کا کام ہم کرتے رہے۔ بس ان دنوں مسودہ تصحیح کرتے کرتے نیند آتی تھی اور جاگتے ہی پھر کام پر جت جاتے تھے۔ اوّل سے آخر تک تمام پروف پڑھے۔ سرخیاں جہاں ضرورت تھی قائم کیں۔ پھر پورے مسودہ کے انگلش حصہ کی دوبارہ عزیز مکرم حافظ محمد انس حفظہ اللہ تعالیٰ نے پروف ریڈنگ کی۔ اب برادر جناب عبدالرؤف صاحب کا اصرار تھا کہ تمام مسودہ کا انگریزی حصہ اور ترجمہ جناب راؤ ارشد سراج الدین کی نظر سے گذرنا چاہئے۔ یہ فقیر کے دل کی آواز تھی۔ ۲۸؍اپریل ۲۰۱۳ء کی صبح مسودہ راؤ ارشد سراج الدین صاحب کے سپرد کیا کہ وہ نظر ثانی کریں اور فقیر حجاز مقدس اور ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کے سفر پر روانہ ہوگیا۔ روانہ ہوتے وقت فقیر کے اندر کی حالت یہ تھی کہ یہ فیصلہ کرنا مشکل ہورہا تھا کہ مجھے حجاز مقدس کے سفر کی خوشی زیادہ تھی یا اس کتاب کے کام رکنے کا غم زیادہ تھا۔ کام رکنے کا معنی یہ ہے کہ اگر فقیر پاکستان ہوتا تو محترم راؤ ارشد سراج الدین صاحب جتنا مکمل کرتے جاتے فقیر اس کی غلطیوں کی تصحیح کے بعد فائنل کرتا جاتا۔ مہینہ بھر تو یوں گذر گیا۔ پھر چناب نگر کورس کی مصروفیت، یوں دو ماہ گذر گئے۔

محترم راؤ صاحب جتنا مکمل کرتے جاتے وہ برادر عدنان سنپال غلطیاں لگا کر مکمل کرتے جاتے۔ دن رات سفر جاری رہا۔

۱۰رمضان المبارک کوکراچی کے سفر سے ملتان حاضر ہوا تو تمام جلدوں کی پروف ریڈنگ، غلطیوں کی تصحیح وغیرہ کا کام ایک دو دن میں مکمل ہوگیا۔

۶...... حکومت کے شائع کردہ نسخہ میں پہلی سطر سے سوال وجواب شروع ہوا۔ پھر تقاریر وتجاویز، چل سو چل ہزارہا صفحات پر پھیلا ہوا مسودہ ۲۱حصوں پر مشتمل۔ اوّل سے آخر تک کہیں نہیں معلوم تھا کہ کون سی بات کہاں ہے، ضرورت تھی کہ اس مسودہ کی سرخیاں لگائی جائیں۔ عنوانات قائم کئے جائیں تاکہ استفادہ مزید آسان ہوجائے۔

۷...... قومی اسمبلی کے ممبر حضرات کو قادیانیت کے مباحثہ سے پہلی بار پالا پڑا۔ قادیانی ولاہوری گروپ کے سربراہ قادیانیت کی چالبازیوں کے امام اور فن چکر بازی میں مرزاقادیانی کا مکمل پرتو لئے ہوئے تھے۔ بہت سارے مقامات پر حوالہ جات میں ایسا چکر ڈال دیتے کہ سامنے والا جو مکمل آگاہی نہیں رکھتا وہ ایک بار چونک اٹھے کہ کیا ہوگیا۔ مثلاً سیرۃ الابدال کا حوالہ پیش ہوا کہ ص۱۹۳ پر عبارت ہے۔ مرزاناصر نے سر پر آسمان اٹھالیا کہ ۱۶صفحہ کی کتاب ہے۔ ص۱۹۳ کہاں سے آ گیا۔ اتنی بڑی غلط بیانی، یوں غلط بیانی سے قادیانیت کو بدنام کیا جاتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ! اب حوالہ نہ اٹارنی جنرل کو پڑھنے ہی دیا گیا نہ وہ کارروائی میں پیش ہوا۔ نہ مرزاناصر نے حوالہ کا ذکر کیا کہ کیا حوالہ ہے۔ اتنا شور کیا کہ بات ۱۶اور ۱۹۳صفحہ کے شور میں دب گئی۔ اب حوالہ پیش ہی نہیں ہوا۔ کون سا حوالہ تھا۔ کیا فرق لگا۔ کچھ اشارہ بھی ہوتا تو فقیر حوالہ تلاش کر کے لاتا اور معاملہ قارئین پر صاف ہوتا۔ وہ تو نہ ہوا۔ لیکن فقیر عرض کرتا ہے کہ مثلاً تجلیات کے ص۴ پر عبارت ہے: ’’اللہ تعالیٰ نے مجھے چاند قرار دیا اور خود کو سورج قرار دیا۔‘‘ اب قادیانیوں نے کئی کتابوں کو یکجا کر کے شائع کرنا شروع کیا اور اس سلسلہ اشاعت کا نام روحانی خزائن رکھا۔ اس کی جلد۲۰ کے صفحہ۳۹۷ پر یہ عبارت ہے۔ اسی صفحہ کی پیشانی پر تجلیات الٰہیہ بھی لکھا ہے۔ صفحہ۳۹۷ بھی لکھا ہے۔ صفحہ کے بغل میں سائیڈ پر ۴ لکھا ہے۔ اب ایک صاحب صفحہ کی پیشانی کا صفحہ۳۹۷ دیکھ کر کہہ دے کہ تجلیات الٰہیہ ص۳۹۷۔ تو مرزائی عیار کہیں گے کہ کتاب ۲۰صفحات کی ہے۔ ۳۹۷ کدھر سے آ گئے، ناواقف تو ایک دم پریشان ہوجائے گا اور یہی کاریگری مرزاناصر کرتا رہا۔

دوسری مثال ایک غلطی کا ازالہ مرزاقادیانی کا رسالہ ۶ ورقی ہے۔ لیکن خزائن جلد۱۸ کے ص۲۰۸ سے ۲۱۶ پر یہ شامل اشاعت کیا ہے۔ ہر صفحہ کی پیشانی پر ایک غلطی کا ازالہ بھی درج ہے۔ صفحات ۲۰۸ سے ۲۱۶ تک بھی درج ہیں۔ اب پہلی بار جو مرزا کی کتب کو دیکھے، وہ ایک غلطی کا ازالہ ص۲۰۸ کہہ دے تو قادیانی عیار قیادت کو دھوکہ دہی کے لئے موقعہ مل جائے گا کہ چھ ورقی رسالہ کے صفحات ۲۰۸ کیسے؟ یہ جھوٹ ہے۔ یہ الزام ہے۔ ایک رٹی رٹائی گردان دہرادیں گے۔ سننے والے، پڑھنے والے حیران ہوجائیں گے۔ حالانکہ جس نے حوالہ دیا وہ بھی صحیح ہے کہ جو لکھا دیکھا، وہی کہہ دیا۔ یہ تو قادیانی دجل ہے کہ ص۲ کو ص۲۰۸ پر پہنچادیا۔ تو حوالہ جات میں جگہ جگہ قادیانی قیادت نے یہی عیاری کی۔ اب قادیانیوں نے اس دھوکہ دہی کا شاہکار کتاب ’’خصوصی کمیٹی میں کیا گزری‘‘ شائع کی جو مرزاسلطان احمد کی مرتب کردہ ہے۔ یہ کتاب فقیر کے سامنے ہے۔ کچھ حصہ دیکھا بھی مگر فقیر اس کو قابل جواب نہیں سمجھتا کہ قادیانی ہمیں الجھانا چاہتے ہیں۔ یہ ہوا تھا، یہ ہوا تھا۔ اب اس بحث کی ضرورت نہیں۔ جب مکمل کارروائی چھپ کر آ گئی ہے، اسے عام کرو ہر آدمی خود پڑھ کر فیصلہ کرے کہ کون جیتا کون ہارا؟ چنانچہ قادیانی الجھنوں میں پڑنے کی بجائے ہم نے یہی راستہ اختیار کیا کہ مکمل کارروائی کو شائع کردیا جائے۔ جو پیش خدمت ہے۔ انہی امور کے لئے بعض بعض مقامات پر مختصر حواشی (فٹ نوٹ) لکھنے پڑے جو اس ایڈیشن کا امتیازی وصف ہے۔

۸...... تین دن برادر عزیز جناب حافظ محمد یوسف ہارون صاحب اور فقیر نے حواشی اور سرخیاں کمپیوٹر پر پڑھیں۔ یوں آج ۲۵؍جولائی ۲۰۱۳ء ۱۵؍رمضان ۱۴۳۳ھ کو اس کام سے فارغ ہوگئے۔ اب برادر عدنان وبرادر ہارون اس کتاب کی سیٹنگ کر رہے ہیں اور فقیر یہ سطریں لکھ رہا ہے۔ فالحمد للّٰہ تعالیٰ اوّلاً وآخراً! یہاں پر اس اعتراف کے بغیر چارہ نہیں کہ مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر

کے صدر مدرس مولانا غلام رسول دین پوری نے اس کتاب کے لئے فقیر راقم سے بھی زیادہ محنت کی۔ حق تعالیٰ سب کو جزائے خیر دیں۔

جدید ایڈیشن کا امتیاز:

۱...... حکومت کے شائع کردہ ایڈیشن میں انگلش کا ترجمہ نہیں۔ لیکن اس ایڈیشن میں انگلش کا جگہ جگہ ترجمہ بین القوسین موجود پائیں گے۔

۲...... اس ایڈیشن میں قادیانی، لاہوری جرح پر بعض ناگزیر حواشی موجود پائیں گے۔

۳...... مولانا مفتی محمود صاحب نے دودن حکومت اور اپوزیشن دونوں کی طرف سے ''مؤقف ملت اسلامیہ'' نامی کتاب پڑھی۔ اس کا ضمیمہ نمبر۳ فیصلہ مقدمہ جیمس آباد مطبوعہ حکومتی کارروائی میں اشاعت کے دوران خلط ہوگیا۔ فیصلہ کا ص۲۲ پہلے کمپوز کر دیا۔ پھر ص۲۱۔ اس سے مفہوم ہی بدل گیا۔ ہم نے اسے صحیح کمپوز کر دیا۔ اس سے حکومتی ایڈیشن کی کمپوزنگ کی غلطی دور ہوگئی۔

۴...... حکومتی شائع شدہ کارروائی میں جہاں عربی تھی وہ......عربی......کمپوز کر کے چھوڑ دی۔ اگر کتاب کا حوالہ تھا تو ہم نے وہ مکمل عربی عبارت نقل کر دی جس سے پہلے ایڈیشن کی نسبت یہ ایڈیشن جامع ہوگیا۔ اگر حوالہ ہی نہ تھا تو وہ جگہ مجبوراً ایسے گزارنا پڑی۔

۵...... حکومت کے شائع کردہ ایڈیشن اور ہمارے اس ایڈیشن کے کمپوزنگ میں صفحات کا فرق آ گیا۔ چنانچہ اصل حکومتی ایڈیشن کے صفحات کو اس جدید ایڈیشن کے صفحات کے درمیان (بین السطور) میں باریک کر کے ہم نے لکھ دیا۔ اس ایڈیشن کے صفحات کو سامنے رکھ کر حکومتی ایڈیشن سے اس ایڈیشن کا آسانی سے تقابل کیا جاسکتا ہے۔ انشاءاللہ کوئی فرق نہ پائیں گے۔ گویا اس جدید ایڈیشن کے صفحات پہلے ایڈیشن کے صفحات کو بھی واضح کرتے ہیں۔ فالحمد للہ! ہاں البتہ یاد رہے کہ حکومتی ایڈیشن کی جلد۱۶، ص۲۶۱۷ پر ختم ہوئی۔ جلد۱۷، چار صفحے ٹائٹل کے بعد ص۲۶۲۲ سے شروع ہونی چاہئے تھی مگر وہ ص۲۶۹۹ سے شروع ہوئی۔ گویا ستتر صفحات چھوڑ کر اگلا نمبر لگا دیا۔ یہ حکومتی ایڈیشن میں صفحات لگانے میں سرکاری اہلکاروں سے غلطی ہوئی۔ درمیان میں مسودہ غائب نہیں ہے۔ ہر لحاظ سے حکومتی ایڈیشن مکمل ہے۔ ہم نے بھی ہر صفحہ پر بین السطور حکومتی ایڈیشن کے جو صفحات لگائے ان میں اسی غلطی کو رہنے دیا۔ تاکہ حکومتی ایڈیشن اور اس ایڈیشن کا تقابل کیا جائے تو ابہام پیدا نہ ہو۔

۶...... مولانا غلام غوث ہزاروی کا مرتب کردہ محضر نامہ میں مرزا قادیانی نے اپنی ''مقدس نبوت'' کے قلم سے مخالفین کو جو گالیاں دیں وہ درج تھیں۔ مولانا نے قادیانیوں کی جن جن کتابوں سے جمع کردہ قادیانی مغلظات کی فہرست دی، ہم نے ہر ایک گالی کے آگے قادیانی کتابوں کے حوالے لگا دیئے۔ آپ پڑھیں گے تو حیران رہ جائیں گے کہ الف سے یاء تک کوئی ایسا لفظ نہیں جس میں مرزا قادیانی نے گالی نہ دی ہو۔ یہ سبّاب اعظم کا ''سب نامہ'' باحوالہ اس ایڈیشن میں موجود ہے۔ پڑھیں پھر سوچیں کہ مرزا قادیانی لکھنؤ کی بھٹیارنیوں سے بھی گالیوں میں نمبر لے گئے یا نہیں۔ یہ فیصلہ قارئین کریں گے۔

۷...... حکومتی ایڈیشن کو سامنے رکھ کر جہاں کہیں ترجمہ سرخیوں، حواشی اور حوالہ جات پر ہم نے کام کیا ہے۔ ان سب کو بین القوسین کر دیا ہے۔ تاکہ اصل ایڈیشن سے یہ چیزیں ممتاز رہیں۔ متن میں ایک لفظ کی بھی تبدیلی نہیں کی۔ یوں، یہ ایک ایسا ایڈیشن ہے۔ جو پہلے سے بالکل جدا بھی ہے اور ایک حرف کا بھی فرق نہیں۔

بایں ہمہ انسان خطاء کا پتلا ہے۔ کہیں غیر ارادی طور پر کوئی سہو ہوا تو اعتراف قصور کے ساتھ گزارش ہے کہ اس کی اطلاع کر کے قارئین ممنون فرمائیں گے تاکہ تصحیح کی جاسکے۔

۸...... حکومت کے شائع کردہ ایڈیشن کے ۲۱ حصے تھے جو ہم نے اس ایڈیشن کی پانچ جلدوں میں سمو دیئے۔ تفصیل یہ ہے۔

حکومتی ایڈیشن کا حصہ ۱،۲،۳ مکمل...... اس ایڈیشن کی جلد۱ میں ہے۔
حکومتی ایڈیشن کا حصہ ۴،۵،۶،۷،۸ مکمل...... اس ایڈیشن کی جلد۲ میں ہے۔
حکومتی ایڈیشن کا حصہ ۹،۱۰،۱۱،۱۲ مکمل...... اس ایڈیشن کی جلد۳ میں ہے۔
حکومتی ایڈیشن کا حصہ ۱۳،۱۴،۱۵ مکمل...... اس ایڈیشن کی جلد۴ میں ہے۔
حکومتی ایڈیشن کا حصہ ۱۶،۱۷،۱۸،۱۹،۲۰،۲۱ مکمل...... اس ایڈیشن کی جلد۵ میں ہے۔

ہر جلد کے اوّل میں اس جلد میں شامل حصوں کی فہرست دے دی ہے۔

قادیانی حضرات کی کرم فرمائی کے نمونے:

۱...... حکومتی سطح پر اس کارروائی کے اوپن ہوتے ہی قادیانیوں نے ایک کتاب شائع کی۔ ’’خصوصی کمیٹی میں کیا گزری‘‘ کتاب کیا ہے۔ تمسخر، بدکلامی، پھبتیوں کا مجموعہ مثلاً (۱) ’’عقل سلیم سے عاری‘‘ (۲) ’’پرلے درجہ کی بے عقلی‘‘ (۳) ’’پوری اسمبلی اس معاملہ میں ناکام ہوئی‘‘ (۴) ’’ان ......کی قوت فیصلہ کو مفلوج کر دیا تھا‘‘ (۵) ’’مگر عقل وشعور اس کمیٹی میں (جملہ ممبران قومی اسمبلی) ایک جنس نایاب کی حیثیت رکھتی تھی‘‘ (۶) ’’جو کچھ کارروائی کے نام پر ہوا۔ وہ محض ایک ڈھونگ تھا‘‘ یہ کلمات ممبران قومی اسمبلی کے لئے استعمال کئے گئے۔ یہ چھ جملے صرف نمونہ کے طور پر پیش کئے ہیں۔ اس کتاب کو پڑھ کر لگتا ہے کہ حکومت کی طرف سے قومی اسمبلی کی کمیٹی کارروائی کیا شائع ہوئی گویا قادیانیت کے قدموں کے نیچے آگ کا تندور دہکا دیا گیا کہ وہ اب ننگی گالیوں اور بدزبانیوں پر اتر آئے ہیں۔ اس سے اندازہ ہوسکتا کہ اس وقت ان کے دل ودماغ کی کیا حالت بدہے جو انہیں کسی کروٹ چین سے نہیں بیٹھنے دیتی۔

قادیانیوں نے زیادہ تر حوالہ جات پر دھوکہ دہی کی ہے۔ راقم نے جگہ جگہ بین القوسین (ان بریکٹ) اصل قادیانی کتب کے موجودہ ایڈیشن کے حوالہ جات لگا دیئے ہیں۔ قادیانیوں نے اس کتاب میں کیا کہا۔ اس کا نوٹس ہی نہیں لیا۔ حوالہ جات صحیح درج ہونے سے مختلف ایڈیشنوں کے صفحات سے وہ جو دجل کی بولی بولتے تھے وہ از خود بند ہوگئی۔ البتہ حواشی میں جو آب آن غزل میں اس قادیانی کتاب کے مصنف مرزا سلطان کو منہ لگائے بغیر فقیر نے مرزاناصر کو کھری کھری سنانے میں کسی بخل سے کام نہیں لیا۔ قادیانی مصنف پوری اسمبلی کو عقل سے عاری، مفلوج، پرلے درجے کے بے عقل کہے اور ہم جواب میں مرزاناصر کو کچھ سنادیں تو قادیانیوں کو ہے یہ گنبد کی صداء جیسے کہو ویسے سنو، کا مراقبہ کر لینا چاہئے۔

۲...... پاکستان پیپلز پارٹی کا ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں قادیانی جماعت نے ساتھ دیا۔ سپورٹ کی، الیکشن مہم چلائی، مالی، جانی امداد کی۔ اس کتاب ’’خصوصی کمیٹی کیا گزری‘‘ مرزاناصراحمد کا یہ قول نقل کیا۔ ’’ہمیں خداتعالیٰ کا یہ منشاء معلوم ہوتا تھا کہ کسی ایک پارٹی کو مستحکم بنایا جائے۔ چنانچہ ہم نے اپنی عقل سے...... پاکستان پیپلز پارٹی کو......ووٹ دینا ملکی مفاد کے عین مطابق سمجھا۔‘‘

قادیانی جماعت نے خدائی اشارہ کو جو اپنی عقل سے سمجھا، وہ پاکستان پیپلز پارٹی کی حمایت کی شکل میں ظہور میں آیا۔ اب قادیانی عوام غور فرمائیں۔ خدائی اشارہ میں گڑبڑ ہوگئی یا مرزاناصر کی عقل نے مار کھائی کہ جس جماعت کے متعلق خدائی اشارہ سمجھا تھا کہ اس کا ساتھ دو، اسی جماعت نے ان کو غیرمسلم اقلیت قرار دے دیا۔ یہ خدائی اشارہ تھا کہ جس کا نتیجہ غیرمسلم ہونے کی شکل میں بھگتنا پڑا؟

۳...... اس قادیانی کتاب میں اس پر بڑا زور دیا گیا ہے کہ کسی اسمبلی کو کسی کے مذہب کے متعلق فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو ہمارا صرف اتنا سوال ہے کہ آپ درخواست دے کر کیوں اسمبلی کی کارروائی کا حصہ بنے۔ اگر یہ بات بنیادی طور پر غلط تھی۔ تو تمہیں

درخواست کر کے اس غلط کارروائی کا حصہ نہیں بننا چاہئے تھا۔ درخواست دے کر کارروائی کا حصہ بنے جب دیکھا کہ بات نہیں بنتی نظر آتی تو واویلا شروع کر دیا کہ اسمبلی کو اس فیصلہ کا حق نہیں۔ پھر جرح کے دوران مان بھی لیا کہ کون مسلمان ہے کون نہیں۔ اس پر متعلقہ اتھارٹی کو فیصلہ کرنے کا حق حاصل ہے۔

قارئین کرام!

۱...... اسمبلی کی کارروائی کے دوران میں ایک ممبر اسمبلی ایسا نہیں تھا جس نے ایک دفعہ بھی یہ کہا ہو کہ قادیانی مسلم ہیں ان کو غیر مسلم قرار نہ دیں۔ بلکہ تمام ممبران اسمبلی کا اس امر پر اتفاق تھا کہ قادیانی غیر مسلم ہیں۔ آزاد خیال، آزادانہ ماحول میں بحث سننے کے بعد تمام ممبران قومی اسمبلی متفق اللسان تھے کہ قادیانی کافر ہیں۔ ان کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔ مرزا ناصر پر جو سوالات ہوئے مرزا ناصر نے جوابات میں جو جو گوہر فشانی کی اس کا نتیجہ پوری قادیانیت کے سامنے ہے۔

آپ کتاب پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ کس طرح مرزا ناصر لاجواب ہوا، مبہوت ہوا، ششدر رہ گیا، جواب نہ دے سکا۔ چیئرمین نے رولنگ دی کہ گواہ جواب دینے سے کترا رہا ہے۔ انہیں کہنا پڑا کہ سوال کا جواب نہیں آیا۔ مرزا ناصر کو کئی مقامات پر کہنا پڑا کہ میں غلط سمجھا تھا۔ وہ میری غلطی تھی۔ میں معافی چاہتا ہوں۔ یہ منظر دیکھ کر کتاب پڑھتے پڑھتے کئی مقامات پر میری طبیعت میں وجد کی کیفیت پیدا ہوئی۔ قارئین بھی ایسے ہی محسوس کریں گے۔ میں نے یہ چیزیں ارتجالاً عرض تو کر دیں مگر عمداً حوالہ نہیں دیا کہ آپ خود پڑھیں اور فقیر کی طرح حق کی فتح اور باطل کی ذلت آمیز شکست کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور پھر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر بجالائیں کہ کفر ہار گیا اور اسلام جیت گیا۔ **جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا!**

۲...... قادیانی فرماتے تھے کہ اسمبلی کی کارروائی چھپ جائے تو آدھا پاکستان قادیانی بن جائے۔ ہمارے ایک وفد نے اب حال ہی میں قومی اسمبلی کے اس زمانہ کے سپیکر جناب فاروق علی خان سے انٹرویو لیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اب قادیانیوں سے کہیں ناں کہ وہ کارروائی چھپ گئی ہے، آدھے ملک کو کیوں قادیانی نہیں بناتے۔ بناؤ ناں! اب کیا رکاوٹ ہے؟ لیکن اس موقعہ پر فقیر درخواست گزار ہے کہ جو انصاف پسند قادیانی اسے تعصب وبغض سے خالی ہو کر پڑھے، وہ ضرور قادیانیت پر چار حرف ڈال کر حق کو قبول کرلے گا۔ پڑھیئے کہ پڑھنے کی چیز ہے۔

۳...... اس کارروائی میں آپ پڑھیں گے کہ جب ایک ممبر نے مرزا قادیانی کے متعلق کہا کہ مرزا صاحب نے فلاں جگہ یوں لکھا ہے تو دوسرا ممبر کھڑا ہو گیا، اسمبلی کی کارروائی کے دوران، اسمبلی ہال میں کہ ''مرزا قادیانی...... الحرام تھا'' یہ قومی اسمبلی کے ممبر جناب خواجہ محمد جمال کوریجہ کے الفاظ تھے۔ اتنی بڑی گالی لڑھکائی جو دوران مطالعہ آپ پڑھیں گے۔ اس کارروائی کا یہ حصہ ہے۔ ریکارڈ پر ہے میرے نزدیک مرزا ناصر کی جرح کے جوابات کا یہ اثر اسمبلی کے ممبران پر پڑا تھا جن کے متعلق کہا جاتا تھا کہ اس کارروائی کو پڑھ کر آدھا ملک قادیانی ہو جائے گا۔ میرا مؤقف یہ ہے کہ اس کارروائی کو پڑھنے کے بعد خود قادیانی قیادت اپنے عوام کے سامنے سے منہ چھپائے گی۔

۴...... قادیانی قیادت اب بحث بند کرے۔ قیاس کے گھوڑے نہ دوڑائے۔ فریب کے چکر نہ دے۔ کتاب کو ہم نے شائع کر دیا ہے۔ وہ صرف اپنے عوام سے کہے کہ اس کتاب کا مکمل مطالعہ کریں۔ اپنے نصاب کا حصہ سمجھیں۔ یہی اپیل میں اپنے مسلمان بھائیوں سے کرتا ہوں۔ انشاء اللہ! جو بھی مطالعہ کرے گا، اس کے سامنے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔ مطالعہ شرط ہے۔

قارئین کرام! اتنے عرصہ کے بعد یہ کارروائی سامنے آئی ہے۔ جو سرکاری رپورٹ ہے۔ اس کو پڑھیں کہ میں اب آپ کے اور اس

کتاب کے مطالعہ کے درمیان حائل نہیں رہنا چاہتا۔ پڑھیں اور اپنے بزرگوں کی محنت کی داد دیں کہ کس طرح منبر ومحراب کی صداء کو حق تعالیٰ نے قومی اسمبلی میں بلند کرنے کا سامان پیدا کیا۔ فقیر کے خیال میں یہ سب ورفعنالک ذکرک کا مشاہدہ ہے۔ تاکہ حق الیقین کا درجہ حاصل ہو۔ حق کو اللہ تعالیٰ نے سرخرو کیا۔ وتعز من تشاء! قادیانیت پسپا ہوئی۔ وتذل من تشاء! اور اسی منظر کو آپ اس کتاب میں دیکھیں گے۔

حرف آخر:

اس کتاب کی تیاری کے لئے جس جس دوست نے جتنا جتنا حصہ لیا، وہ سب مبارک باد کے مستحق ہیں۔ حق تعالیٰ شانہ انہیں اجر عظیم نصیب فرمائیں۔ فقیر نے مرحلہ بمرحلہ سب کا تذکرہ کر دیا ہے۔ اگر کسی دوست کا تذکرہ ہونا رہ گیا ہو تو اللہ تعالیٰ خطاؤں کو معاف فرمانے والے ہیں۔ مجھے شکریہ ادا کرنا ہے اپنے مخدوم ومطاع مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ، مولانا مفتی خالد محمود کراچی، مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ کا کہ وہ گاہے بگاہے اس کتاب کی بابت پوچھتے رہے اور یوں فقیر کی ڈھارس بندھواتے رہے۔　　محتاج دعا: فقیر اللہ وسایا!

مؤرخہ ۲۷؍جولائی ۲۰۱۳ء، مطابق ۱۷؍رمضان المبارک ۱۴۳۴ھ

تبصرہ بر ’’قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ‘‘:

(جناب محمد متین خالد لاہور) جبیں پہ سجدے کا نشان، چہرے پر تمکنت، علم وعمل میں سرفراز، دین محمدی ﷺ کے سپاہی، شاہین ختم نبوت، خوددار وباحیا مولانا اللہ وسایا مجاہدین تحفظ ختم نبوت کے سرگرم اور پرجوش سالار ہیں۔ پوری دنیا میں قادیانیت کے خلاف برسرپیکار، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں ان کا وجود وہی حیثیت رکھتا ہے جو سمندر کی آغوش میں گوہر شب چراغ کو حاصل ہے۔ تحفظ ختم نبوت کے لئے جدوجہد ان کی زندگی کا مقصد ومحور ہے۔ وہ نہ صرف بطل حریت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی جرأت کے وارث ہیں۔ بلکہ اکابرین تحفظ ختم نبوت کی عظمتوں کے امین بھی۔ انہوں نے اپنی تقریر اور تحریر کے ذریعے ہر خاص وعام میں تحفظ ختم نبوت کا وہ شعور پیدا کیا۔ جس کی ضیاء پاشیوں سے ان کے قلب ونظر علمی طور پر آج بھی پوری طرح منور ہیں۔ تاریخ کے سینے میں وہ روشن لمحات محفوظ رہیں گے جب مولانا اللہ وسایا کی للکار اور یلغار سے قصر قادیانیت پر لرزہ طاری ہوا اور قادیانی مافیا کا گاڈ فادر مرزا ناصر اس کی تاب نہ لاتے ہوئے جہنم واصل ہوگیا۔

مولانا اللہ وسایا کا قلم اور اس سے نکلا ہوا ہر لفظ قادیانیت کے لئے منجنیق کا وہ پتھر ہے جو پورے عزم وایمان سے قادیانیت کے ایوانوں پر گر کر ان کا نام ونشان مٹا ڈالتا ہے اور بڑے بڑے قادیانی اور ان کے ہمنواؤں کا زعم برتری، طلسم آزری، ناز آگہی اور دعویٰ دانشوری اس کے ملبے میں دب کر رہ جاتا ہے۔ مولانا اللہ وسایا قادیانیت کے مکروفن کے حیلوں سے بخوبی آشنا ہیں۔ اس لئے ان کی کتب اس فتنہ کے خلاف ایک اتھارٹی کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان کی شہرہ آفاق کتاب ’’تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء‘‘ اس کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ جس شخص کو بھی اس کتاب کے مطالعے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ وہ یہ حقیقت تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس زندہ وبیدار کتاب کے آئینے میں اس نے براہ راست اپنی آنکھوں سے تحریک کا مشاہدہ کر لیا ہے۔ عشق کے سوز اور محبت کے گداز میں ڈوب کر لکھی جانے والی یہ ایمان پرور کتاب جب شائع ہو کر تقسیم ہوئی تو مجھے بے شمار لوگوں نے بتایا کہ اس کتاب کے مطالعہ کے دوران ان پر ایسی ایمانی اور وجدانی کیفیات طاری ہوئیں کہ وہ بارہا دھاڑیں مار مار کر روتے رہے۔ اس کتاب کے علاوہ ’’تذکرۂ مجاہدین ختم نبوت…… قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد کی سرگزشت…… تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء (تین جلدیں)…… آئینہ قادیانیت…… اور قادیانی شبہات کے جوابات‘‘ مولانا کی قابل ذکر تصانیف ہیں۔

قادیانیت الجھے مکاشفات، بکسے تخیلات، لات ومنات، مہمل نظریات، اندھے مشاہدات اور جنسی تجربات کا فطرت مخالف اور شعور سوز مذہب ہے جس کا ہر پیروکار کفریہ عقل وعقائد کے فالج کا شکار ہے۔ ۲۹؍مئی ۱۹۷۴ء کو دیار جہل ربوہ (حال چناب نگر) میں جو سانحہ پیش آیا۔ اس پر پورا ملک سراپا احتجاج بن گیا۔ ملک کے طول وعرض میں قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیئے جانے کا عوامی مطالبہ گونجنے لگا۔ یاد رہے کہ لاکھوں جگرخراش حوادث کے باوجود امت مسلمہ نے ہر دور میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہمیشہ اپنے خون جگر کا نذرانہ پیش کیا ہے۔ چاہے سر پر موت ہی کیوں نہ کھڑی ہو۔ اس راستہ میں آنے والی ہر مشکل کو انہوں نے ہمیشہ سعادت سمجھ کر بڑی خندہ پیشانی سے قبول کیا۔ حکومت وقت نے اس تحریک کو ہر ممکن طریقے اور حربے سے دبانے کی بھرپور کوشش کی۔ مگر اس کی ہر ترکیب و تدبیر ناکام ونامراد ٹھہری۔

۳۰؍جون ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی میں مولانا شاہ احمد نورانی نے قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیئے جانے کی قرارداد پیش کی۔ جس پر مولانا مفتی محمود، مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری، پروفیسر غفور احمد، مولانا عبدالحق، چوہدری ظہور الٰہی، شیرباز خان مزاری، مولانا محمد ظفر احمد انصاری، مولانا نعمت اللہ، سردار شوکت حیات، علی احمد تالپور اور رئیس عطاء محمد خاں مری سمیت چالیس کے قریب ممبرانِ اسمبلی نے دستخط کئے۔ اس قرارداد میں کہا گیا کہ قادیان کے آنجہانی مرزاغلام احمد قادیانی نے حضور نبی کریم حضرت محمد ﷺ کے بعد اپنے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا۔ قرآنی آیات کا تمسخر اڑایا۔ جہاد کو ختم کرنے کی مذموم کوششیں کیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قادیانیت سامراج کی پیداوار ہے جس کا مقصد مسلمانوں کے اتحاد کو تباہ کرنا اور اسلام کو جھٹلانا ہے۔ قادیانی مسلمانوں کے ساتھ گھل مل کر اور اسلام کا ایک فرقہ ہونے کا بہانہ کر کے اندرونی اور بیرونی طور پر تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ لہٰذا اسمبلی مرزاقادیانی کے پیروکار قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دے کر آئین پاکستان میں ضروری ترمیم کرے۔

۵؍اگست ۱۹۷۴ء کو صبح دس بجے سپیکر قومی اسمبلی صاحبزادہ فاروق علی خاں کی صدارت میں اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا۔ جس میں وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو، وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ، وفاقی وزیر برائے مذہبی امور مولانا کوثر نیازی سمیت پوری کابینہ نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد قادیانی جماعت کے وفد کو جس کی سربراہی قادیانی خلیفہ مرزاناصر کر رہا تھا بلایا گیا۔ اسمبلی میں طے پایا گیا کہ کوئی رکن قومی اسمبلی براہ راست مرزاناصر سے سوال نہ کرے۔ بلکہ وہ اپنا سوال لکھ کر اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار کو دیدے جو خود مرزاناصر سے اس بارے میں دریافت کریں گے۔ دنیا کی تاریخ میں جمہوری نظامِ حکومت کا یہ واحد واقعہ ہے کہ اکثریت کی بنیاد پر فیصلہ کرنے کے بجائے قادیانی مذہب کے دونوں فرقوں (ربوی ولاہوری) کے سربراہوں کو اپنا اپنا مؤقف پیش کرنے کے لئے بلایا گیا۔

حکومت نے اسمبلی کو ایک کمیٹی کا درجہ دے کر قادیانیت کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا اختیار دیا۔ قومی اسمبلی میں قادیانی کفریہ عقائد کے حوالے سے ان پر تفصیلی جرح کی گئی۔ انہیں صفائی کے تمام مواقع فراہم کئے گئے۔ ۱۳؍روز کی جرح کے بعد دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوگیا۔ اس کارروائی کے نتیجے میں ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو ملک کی منتخب پارلیمنٹ نے ایک آئینی ترمیم کے ذریعے متفقہ طور پر قادیانی جماعت کے دونوں گروہوں (ربوہ گروپ اور لاہوری گروپ) کو غیرمسلم اقلیت قرار دے دیا اور یوں مسلمانوں کا ۹۰؍سالہ مسئلہ آئینی طور پر حل ہوا۔

پارلیمنٹ میں قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیئے جانے کی یہ روداد اتنی دلچسپ، دلنشیں، عوامی، سادہ اور آسان ہے کہ اسے پڑھتے ہوئے ہر قاری پر ایسی کیفیت طاری ہوتی ہے گویا کہ وہ قومی اسمبلی میں بیٹھا براہ راست خود یہ کارروائی دیکھ رہا ہے۔ مولانا اللہ وسایا مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ۲۹۵۲؍صفحات پر مشتمل ''قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ (۵؍جلدیں)'' ایسی

قومی وتاریخی دستاویز کو بڑی جانگسل محنت اور عرق ریزی سے تلاش اور پھر تخریج کر کے ایک ملی و دینی فریضے کی تکمیل کی ہے۔ یوں رب العزت نے ہر مسلمان کے دل میں ان کے لئے محبت وعقیدت کے لازوال جذبات پیدا کر دیئے ہیں۔

قادیانیوں کو مسلمانوں کے ساتھ مناظروں اور کج بحثی کا بہت شوق ہے۔ ہر قادیانی چونکہ مذموم عزائم کے پیش نظر مخصوص موضوعات پر اپنے تئیں بھرپور تیاری کے ساتھ مسلح ہوتا ہے۔ اس کے برعکس عام مسلمان ان موضوعات سے تقریباً نابلد ہوتا ہے۔ یوں بظاہر قادیانی کو ایک مسلمان پر عارضی برتری حاصل ہوجاتی ہے پھر پروپیگنڈہ کے زور پر قادیانی فاتح اور مسلمان مفتوح کہلاتا ہے۔ میرے خیال میں اگر کوئی مسلمان اس روداد کا بنظر عمیق مطالعہ کرلے تو دنیا کا کوئی قادیانی اس سے مناظرے اور مجادلے کی جرأت نہیں کرے گا۔

قادیانی ۱۹۷۴ء سے لے کر اب تک یہ کہتے چلے آرہے ہیں کہ اگر یہ کارروائی شائع ہوجائے تو آدھا پاکستان قادیانی ہوجائے گا۔ قومی اسمبلی کی یہ کارروائی شائع ہونے سے قادیانیوں کا دیرینہ مطالبہ پورا ہوگیا۔ لیکن حیرت ہے کہ اس قومی تاریخی دستاویز سے قادیانیوں کے ہاں صف ماتم بچھ گئی ہے۔ کیونکہ اس وقت کے اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار مرحوم نے ایک سوال پر کہ ’’قادیانیوں کا کہنا ہے کہ اگر یہ روداد شائع ہوجائے تو آدھا پاکستان قادیانی ہوجائے گا۔‘‘ کا جواب دیتے ہوئے کہا تھا کہ ’’سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ کارروائی ان کے خلاف جاتی ہے۔ ویسے وہ اپنا شوق پورا کرلیں۔ ہمیں کیا اعتراض ہے۔ ان دنوں ساری اسمبلی کی کمیٹی بنادی تھی اور کہا گیا تھا کہ یہ ساری کارروائی سیکرٹ ہوگی۔ تاکہ لوگ اشتعال میں نہ آئیں۔ میرے خیال میں اگر یہ کارروائی شائع ہوگئی تو لوگ قادیانیوں کو ماریں گے۔‘‘ (انٹرویونگار منیر احمد منیر ایڈیٹر ’’ماہنامہ آتش فشاں‘‘ لاہور، مئی ۱۹۹۴ء)

سابق اٹارنی جنرل اور معروف قانون دان جناب یحییٰ بختیار نے جس لگن، جانفشانی اور قانونی مہارت سے امت مسلمہ کے اس نازک اور حساس کیس کو لڑا، قادیانی شاطر سربراہوں پر طویل اور اعصاب شکن جرح کے بعد جس طرح ان سے ان کے عقائد وعزائم کے بارے میں سب کچھ اگلوایا۔ بلکہ اعتراف جرم کروایا۔ وہ انہی کا حصہ ہے۔ جس پر وہ صد ستائش کے مستحق ہیں۔ بلاشبہ ان کی یہ خدمت سنہرے حروف سے لکھی جانے کے قابل ہے۔ علاوہ ازیں مولانا مفتی محمود، مولانا شاہ احمد نورانی اور مولانا ظفر احمد انصاری کی عالمانہ جرح نے بھی نہ صرف قادیانی سربراہ مرزاناصر کی ’’علمیت‘‘ کا پول کھول دیا۔ بلکہ قادیانیت کے بھیانک چہروں اور سربستہ رازوں کی ایسی نقاب کشائی کی جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ امت مسلمہ ان کی شاندار اور روشن خدمات پر ہمیشہ احسان مند رہے گی۔ صدیوں میں کہیں پیدا ہوتا ہے حریف ’’ان‘‘ کا۔

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس کارروائی کے نتیجہ میں قومی اسمبلی کا کوئی ایک رکن بھی قادیانی نہیں ہوا۔ کسی رکن قومی اسمبلی نے کارروائی کا بائیکاٹ نہیں کیا۔ کسی رکن قومی اسمبلی نے اجلاس سے واک آؤٹ نہیں کیا۔ کسی رکن قومی اسمبلی نے قادیانیوں کی حمایت نہیں کی۔ اس کے برعکس نہ صرف تمام ارکان نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا۔ بلکہ قادیانی خلیفہ مرزاناصر کی ٹیم میں شامل ایک معروف قادیانی مرزاسلیم اختر چند ہفتوں بعد قادیانیت سے تائب ہوکر مسلمان ہوگیا۔ حالانکہ قادیانی خلیفہ مرزاناصر پوری ٹیم کے ساتھ مکمل تیاری سے بڑی خوشی سے قومی اسمبلی گیا۔ اس کے اسمبلی کے اندر داخل ہونے کا انداز بڑا فاتحانہ، تکبرانہ اور تمسخرانہ تھا۔ اس کا خیال تھا کہ میں تاویلات اور شکوک وشبہات کے ذریعے اسمبلی کو قائل کرلوں گا۔ مگر بری طرح ناکام رہا۔ قادیانی قیادت نے قومی اسمبلی کے تمام اراکین میں ۱۸۰ صفحات پر مشتمل کتاب ’’محضرنامہ‘‘ تقسیم کی۔ جس میں اپنے عقائد کی بھرپور ترجمانی کی۔ اس کتاب کے آخری صفحہ پر ’’دعا‘‘ کے عنوان سے لکھا ہے کہ ’’دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے معزز ارکان اسمبلی کو ایسا نور فراست عطا فرمائے کہ وہ حق وصداقت پر مبنی ان

فیصلوں تک پہنچ جائیں جوقرآن وسنت کے تقاضوں کے عین مطابق ہوں۔‘‘سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر قادیانیوں کی دعا قبول ہوئی تو وہ قومی اسمبلی کا یہ فیصلہ قبول کیوں نہیں کرتے؟ اور اگر دعا قبول نہیں ہوئی تو وہ جھوٹے ہیں۔

قادیانی اعتراض کرتے ہیں کہ قومی اسمبلی کی اس کارروائی کو اِن کیمرہ، خفیہ کیوں رکھا گیا۔ یہ کارروائی اخبارات میں روزانہ کیوں شائع نہ ہوئی؟ اس سوال کا جواب قومی اسمبلی کے اس وقت کے سپیکر جناب صاحبزادہ فاروق علی خان نے اپنے ایک انٹرویو میں دیتے ہوئے کہا:’’بحث اور کارروائی کے دوران ایسی باتوں کے پیش آنے کا بھی امکان تھا کہ اگر منظر عام پر آئیں تو مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچ سکتی تھی۔ قادیانی فرقوں کے رہنماؤں کو بھی بلانا تھا۔ ان کا نقطۂ نظر بھی سننا تھا۔ ظاہر ہے وہ جو کچھ کہتے، مسلمانوں کو ہرگز اتفاق نہ ہوتا۔ لہٰذا کارروائی خفیہ ہی رکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ ناموس رسالت کا مسئلہ نازک اور حساس ہے۔ مسلمان جان بھی قربان کر دینا ایک انتہائی معمولی بات سمجھتا ہے۔ لہٰذا کسی بھی خطرناک جذباتی صورتحال سے بچنے کے لئے اس کارروائی کو خفیہ رکھنا ہی مناسب تھا۔ حضور رسالت مآب ﷺ کی ذات گرامی کے ساتھ امت کو جو والہانہ عشق ہے۔ اس کو زبان وقلم سے بیان کرنا ناممکن ہے۔ اس خفیہ بحث کا فیصلہ کھلا تھا اور اس فیصلے سے ملت اسلامیہ آج تک مطمئن ہے۔‘‘

(قومی اسمبلی کے سابق سپیکر صاحبزادہ فاروق علی خان سے اختر کاشمیری کا انٹرویو، روزنامہ’’جنگ‘‘ جمعہ میگزین ۳ تا ۹ ستمبر ۱۹۸۲ء)

قادیانی کہتے ہیں یہ ایک یکطرفہ فیصلہ تھا۔ یہ بات لاعلمی اور تعصب پر مبنی ہے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ جمہوری نظام حکومت میں کوئی بھی اہم فیصلہ ہمیشہ اکثریتی رائے کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ لیکن قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیئے جانے کا فیصلہ شاید دنیا کا واحد اور منفرد واقعہ ہے کہ حکومت نے یہ فیصلہ کرنے سے پہلے قادیانی جماعت کے سربراہ مرزاناصر کو پارلیمنٹ میں آکر اپنا نقطۂ نظر پیش کرنے کے لئے دعوت دی۔ جہاں اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار نے اس پر، قادیانی کفریہ عقائد کے حوالہ سے جرح کی۔ مرزاناصر نے اپنے تمام عقائد ونظریات کا برملا اعتراف کیا۔ بلکہ تاویلات کے ذریعے ان کا دفاع بھی کیا۔ لہٰذا ملک کی منتخب پارلیمنٹ نے ۱۳؍دن کی طویل بحث و تمحیص کے بعد آئین کے آرٹیکل ۱۰۶؍اور ۲۶۰؍کی شق ۳؍میں ترمیم کرتے ہوئے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دے دیا۔ لیکن قادیانیوں نے حکومت کے اس فیصلہ کو آج تک تسلیم نہیں کیا۔ بلکہ الٹا وہ مسلمانوں کا تمسخر اڑاتے ہیں اور انہیں سرکاری مسلمان ہونے کا طعنہ دیتے ہیں۔ وہ خود کو مسلمان اور مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں اور آئین میں دی گئی اپنی حیثیت کو تسلیم نہیں کرتے۔

قادیانی کہتے ہیں کہ اس وقت اراکین اسمبلی کی اکثریت زانی اور شرابی تھی۔ انہیں کوئی حق حاصل نہ تھا کہ وہ ایسا فیصلہ کرتے۔ قادیانیوں سے پوچھنا چاہیے کہ انہوں نے اس وقت اسمبلی کا بائیکاٹ کیوں نہ کیا؟ کیا انہیں وہاں زبردستی لے جایا گیا تھا؟ حالانکہ وہ تو وہاں گئے ہی اس لئے تھے کہ قومی اسمبلی جو بھی فیصلہ کرے گی۔ ہمیں قبول ہوگا۔ عجیب بات ہے کہ اگر قادیانیوں کو پارلیمنٹ غیرمسلم اقلیت قرار دے تو وہ زانی اور شرابی، اگر سپریم کورٹ انہیں کافر قرار دے تو یہ کہنا کہ یہ تو انگریزی قانون پڑھے ہوئے ہیں۔ انہیں شریعت کا کیا علم؟ اور اگر علمائے کرام انہیں غیرمسلم کہیں تو یہ اعتراض کہ ان کا تو کام ہی یہی ہے۔

بہت کم ایسی کتابیں ہوتی ہیں جن کا مطالعہ ناگزیر ہوتا ہے۔ زیرنظر کتاب بھی انہی کتابوں میں سے ایک ہے۔ ہر مسلمان کو اس کے مطالعہ سے استفادہ کرنا چاہیے۔ ارباب دانش کی رائے ہے کہ نسل نو کی فکری راہنمائی کے لئے یہ کتاب تعلیمی اداروں اور دینی مدارس کے نصاب کے لئے بے حد موزوں اور مفید ہے۔ ان شاء اللہ! مولانا اللہ وسایا کی اس کاوش کو علمی ومذہبی حلقوں میں بے حد پذیرائی حاصل ہوگی۔ یہ قومی وتاریخی دستاویز’’قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ‘‘ جس کا مدتوں سے انتظار تھا۔ وقت کی اہم ضرورت

کو پورا کرتی ہے۔ تاریخ کے نازک لمحات محفوظ کرنے پر مولانا اللہ وسایا پوری امت مسلمہ کی طرف سے بے حد مبارک باد کے مستحق ہیں: اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ! (ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۳ء ص ۳۴ تا ۳۸)

قادیانی ایشو پر قومی اسمبلی کی مصدقہ رپورٹ

(محمد شاہ نقشبندی) قادیانی ایشو پر قومی اسمبلی کی مصدقہ رپورٹ کو مولانا اللہ وسایا کتابی شکل میں شائع کر کے امت مسلمہ کے دلی شکریہ کے مستحق ہوگئے ہیں۔ آپ نے اس رپورٹ کے اوپن ہوتے ہی جس جس طرح اس کے حصول کی کوششیں کیں۔ یہ آپ کا ایمانی جذبہ اور منصب کا تقاضا تھا۔ آپ کی انتھک محنت اور کاوشیں قابل قدر ولولہ انگیز ہیں۔ اس رپورٹ کے اوپن ہونے کی سرگزشت ''لولاک'' کے اندر مولانا ہی کے قلم سے پڑھنے کو ملی۔ دل شوق سے لبریز ہوگیا۔ کتاب کی زیارت کی خواہش دل میں مچلنے لگی کہ جلد سے جلد ہاتھ لگ جائے۔ پردۂ غیب سے اس کی زیارت کا فوری انتظام ہوگیا۔ ایک کتاب شناس دوست ازخود کتاب لے کر جامعہ سیدہ فاطمۃ الزہراء مراد پور میں آپہنچے اور کتاب بندہ کے حوالے کرتے ہوئے کہنے لگے: ''آپ کے ذوق کی چیز لایا ہوں۔'' سبحان اللہ! الحمدللہ! جزاہ اللہ تعالیٰ خیرا فی الدنیا والآخرۃ!

ایک نعمت غیر مترقبہ ہاتھ لگ گئی۔ پانچ جلدوں پر محیط کتاب اور میرے ذوق، میری تشنگی کی چاہت کہ ایک دم سے کتاب کو پی کر اپنی تشنگی کو سکون بخشا جائے۔ مگر ایسا ممکن نہ تھا۔ دن رات ایک کر کے کتاب کی پانچ جلدیں نظروں سے گذر گئیں۔ مرزا قادیانی کائنات کا بدترین انسان تھا۔ اس انگریز کے پٹھو نے امت مسلمہ کو شدید مشکلات اور مصائب سے دوچار کیا۔ مگر قربان جائیں ''النبی الخاتم ﷺ'' کے شیدائیوں پر کہ انہوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ اہل علم نے اپنے علم کا نذرانہ پیش کیا۔ خطیبوں نے عوام کے دلوں کو گرمئی عشق مصطفیٰ ﷺ سے جوش دے کر اور ہمارے شعراء حضرات ختم نبوت اور عشق مصطفیٰ ﷺ سے لبریز اشعار سامنے لاتے رہے اور امین گیلانی مرحوم کہتے رہے کہ پاؤں دھو کر پی لے گا گیلانی! صدر اگر فرمائیں مرزا قادیانی کافر ہے۔ بالآخر یہ قربانیاں رنگ لائیں اور ''قادیانیت'' کے پوسٹ مارٹم کے لئے بہت ہی عمدہ جگہ کا انتخاب ہوا۔ ''قومی اسمبلی''۔ حزب اختلاف کے قائد مولانا مفتی محمود نے قومی اسمبلی میں قادیانی ایشو پر تحریک پیش کی۔ اسی طرح مولانا غلام ہزاروی نے اپنے گروپ کی طرف سے بھی تحریک پیش کی۔ قومی اسمبلی نے فتنہ قادیانیت کو اسمبلی میں زیر بحث لانے کی قراردادیں منظور کرلیں اور بڑی سنجیدگی کے ساتھ اس پر غور وفکر شروع ہوا۔

قادیانیوں کے پوپ کو اسمبلی کے فلور پر لانے کے لئے پوری قومی اسمبلی کو کمیٹی کی شکل دینا پڑی اور قادیانی پوپ مرزا ناصر کو اپنے بابا کے جھوٹے اعلان نبوت کا دفاع کرنے کا پورا پورا موقع دیا۔ اپنے لاؤ لشکر کو ساتھ لے کر پوری قوت کے ساتھ آنجہانی مرزا قادیانی کی خودساختہ نبوت کا دفاع کیا مگر نامراد لوٹا: ''یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا''

خوش نصیب وکیل اور پاکستان کے اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار نے اپنی کمال ذہانت، حاضر دماغی سے مرزا قادیانی پر تابڑ توڑ حملے کئے۔ اس کے مکروفریب کا پول ممبران اسمبلی اور پوری دنیا کے سامنے رکھ دیا۔ یحییٰ بختیار کو اس علمی، سیاسی بحث کے لئے اسمبلی کے قابل فخر ممبر مولانا مفتی محمود، مولانا ظفر احمد انصاری، مولانا غوث ہزاروی جیسے علماء کرام تیار کرتے رہے۔ ناصر اور یحییٰ بختیار کی بحث کے بعد مولانا مفتی محمود نے ممبران اسمبلی کے سامنے قادیانیوں کے وجوہ کفر کو اس طرز پر بیان فرمایا کہ سامعین عش عش کرا ٹھے۔ اسی طرح مولانا غلام غوث ہزاروی نے بھی بڑا اعلیٰ محضرنامہ پیش فرمایا۔ جسے مولانا عبدالحکیم نے اسمبلی میں پڑھ کر سنایا۔ وجدان کہتا ہے کہ قبروں میں شہدائے ختم نبوت کی ارواح نے جشن مسرت منایا ہوگا۔ بالخصوص محدث کبیر علامہ انور شاہ کشمیری، محدث وفقیہ مفتی محمد شفیع عثمانی اور امیر شریعت سید عطاء

اللہ شاہ بخاری کی ارواح تو وجد میں آ گئی ہوں گی کہ ان کے شاگردوں نے اسمبلی کے فلور پر مرزا قادیانی کے پرخچے اڑا دیئے۔ جی چاہتا کہ چند اشعار کے ذریعہ ان تمام عشاقان نبی کو خراج عقیدت پیش کردوں:

اللہ اللہ کتنا اونچا ہے مقام مصطفیٰ
شاہ کا بھی شاہ ہوتا ہے غلام مصطفیٰ
اس کو دنیا کی کوئی طاقت مٹا سکتی نہیں
جس کے دل پر ہوگیا ہے نقش نام مصطفیٰ
کس لئے وہ ہاتھ پھیلائے کسی کے سامنے
آب کوثر کا اس ہے تشنہ کام مصطفیٰ
ذرہ ذرہ یہ گواہی دے رہا ہے دہر کا
اس جہاں میں سب سے افضل ہے مقام مصطفیٰ
انبیاء میں اولین ہیں، اور ختم المرسلین
ہے ازل سے تا ابد روح مقام مصطفیٰ

قومی اسمبلی کے سپیکر، معزز اراکین، قائد ایوان، سبھی نے اپنے غلام مصطفیٰ ﷺ ہونے کا ثبوت دیا اور بحث کے بعد وزیر قانون نے اسمبلی میں آئین کے اندر ترمیم کا اعلان کیا اور قائد ایوان جناب ذوالفقار علی بھٹو نے اس پر دستخط ثبت کر کے اپنی بخشش کا پروانہ حاصل کر لیا۔ ۱۹۷۴ء کی اس تحریک میں راقم الحروف نے بھی ایک ادنیٰ امتی کی حیثیت سے حصہ لیا۔ مانسہرہ میں ۱۹۷۴ء کی تحریک کے مناظر اب بھی آنکھوں کے سامنے پھرتے ہیں۔ مرکزی جامع مسجد کے خطیب مولانا عبداللہ خالد، جامع مسجد ناڑی کے خطیب مولانا عبدالحئی، معہد القرآن کے مدیر مولانا قاری فضل ربی، پروانہ ختم نبوت مولانا سید غلام نبی شاہ، قاضی خلیل احمد، مولانا سید نواب حسین شاہ۔ مگر مانسہرہ میں جب جلوس نکلتے تو مولانا غلام نبی شاہ اور جبوڑی کے جلوس کا انتظار ہوتا۔ جب جبوڑی کا جلوس آتا تو مانسہرہ کے در و دیوار بھی بولنے لگتے۔ یہ سب مناظر اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پروانے اپنے دل میں یہ عزم بالجزم کئے ہوئے ہیں:

عزم بالجزم:

گردن طاغوت وباطل کو جھکایا جائے گا
خواجۂ کونین کا ڈنکا بجایا جائے گا
ہم کسی فرعون کی طاقت سے ڈر سکتے نہیں
ناچ تگنی کا حریفوں کو نچایا جائے گا
کررہے ہیں اہل ربوہ سازشوں پہ سازشیں
اب انہیں اسلام کے در پر جھکایا جائے گا
قرن اول کی روایت کا پھریرا تھام کر
ارض پاکستان کو جنت بنایا جائے گا
ہم کسی بھی دشمن اسلام کے ساتھی نہیں
ہم جو کہتے ہیں وہ کر کے بھی دکھایا جائے گا

تحفظ ناموس ختم نبوت کا دفاع سنت صدیقی اور ہر مسلمان کی شرعی واخلاقی ذمہ داری ہے۔ جس پر جنگ یمامہ میں سات سو کے قریب صحابہ کرامؓ نے اپنی جان کی بازی لگا کر جام شہادت نوش کیا اور بیس ہزار سے زائد مرتدین کو فنافی النار کر کے امت مسلمہ کے لئے ایک گرانقدر مثال اور قابل تقلید نمونہ پیش کر دیا کہ آنحضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد جو دعویٰ نبوت کرنے کی کوشش کرے گا۔ اس کا وہی انجام ہوگا۔ جو مسیلمہ کذاب کا ہوا۔

آنحضرت ﷺ کی محبت مومن کی متاع ایمان ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسهم'' کہ نبی کریم ﷺ مومنوں کو اپنی جانوں سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔ شمع نبوت پر مسلمان پروانہ وار اپنی جانوں کو نچھاور کرتے چلے آئے ہیں اور تا قیامت یہ جذبہ سلامت رہے گا۔ صحابہ کرامؓ کی زندگی اس سلسلہ میں تمام مسلمانوں کے لئے مشعل راہ ہے۔

(ماہنامہ لولاک ملتان مارچ ۲۰۱۴ء ص ۴۵ تا ۴۷)

توہین رسالت کا غلط الزام اور اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارش

۱۸، ۱۹؍ستمبر ۲۰۱۳ء کو اسلامی نظریاتی کونسل کا اہم اجلاس منعقد ہوا، ایجنڈا اکیس نکات پر مشتمل تھا، جن پر دو روزہ بحث مباحثہ کے بعد سفارشات کو حتمی شکل دی گئی۔ ۱۹؍ستمبر کے اخبارات میں اس خبر نے دینی حلقوں کو چونکا دیا کہ اسلامی نظریاتی کونسل نے توہین رسالت کا جھوٹا الزام لگانے والے کو اسی سزائے موت کا حق دار قرار دینے کی سفارش کی ہے، جو الزام ثابت ہونے پر ملزم کو دی جاسکتی ہے۔ کونسل کے ایک رکن نے بی بی سی کو بتایا کہ ہم نے سفارش کی ہے کہ توہین رسالت کا جھوٹا الزام لگانے والے کو بھی سزا دی جاسکے، کیونکہ توہین رسالت کا جھوٹا الزام لگانے والا بھی دراصل توہین رسالت کا مرتکب ہوتا ہے۔ مذکورہ رکن کے بقول کونسل کے اجلاس میں توہین رسالت کے قوانین کے مبینہ غلط استعمال کے بعد حالیہ واقعات زیر بحث آئے، جس کے بعد جھوٹا الزام لگانے والے کو کڑی سزا دینے کا قانون بنانے کی سفارش کی گئی۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ توہین رسالت کی طرح توہین رسالت کا جھوٹا الزام لگانا بھی سنگین جرم ہے اور اس کا مرتکب بھی کڑی سزا کا مستحق ہے، لیکن اس شخص کو بعینہٖ وہی سزا دینا جو حقیقی گستاخ رسول کی ہے، محل نظر ہے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے اس حقیقت کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے کہ آئین کی دفعہ ۲۹۵ میں شق سی کا اضافہ صدر جنرل محمد ضیاء الحق شہید اور وزیر اعظم محمد خان جونیجو کے دور اقتدار میں کیا گیا۔ پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخی کے مجرم کے لئے عمر قید یا موت کی سزا کے قانون کی منظوری دی۔ ۳۰؍اکتوبر ۱۹۹۰ء کو وفاقی شرعی عدالت نے ''عمر قید'' کی سزا کو غیر شرعی قرار دے کر منسوخ کردیا اور صرف موت کی سزا کو برقرار رکھا۔

اس وقت سے مغرب اور حقوق انسانی کی نام نہاد تنظیمیں اس قانون کے خلاف پروپیگنڈے میں مصروف ہیں۔ مغرب کی طرف سے پاکستان کی مختلف حکومتوں پر اس قانون میں ترمیم وتخفیف کے لئے دباؤ ڈالا جاتا رہا، بعض حکمران اس میں ترمیم کے لئے آمادہ بھی ہوئے لیکن عوامی طاقت کے خوف سے وہ اس میں تبدیلی نہ کرسکے۔ اس ضمن میں مغرب کی ایک کوشش یہ بھی تھی کہ توہین رسالت کا جرم ثابت کرنا اس قدر پیچیدہ اور مشکل بنادیا جائے کہ نہ صرف ملزم سزائے موت سے بچ جائے بلکہ کوئی شخص مدعی بننے کی جرأت وہمت بھی نہ کرسکے۔ آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی سے گناہگار امتیوں کا جو تعلق ہے وہ نہ مغرب کی سمجھ میں آسکتا ہے، نہ اس طبقے کی سمجھ میں آسکتا ہے جس کے نزدیک معیار خوب وزشت وہی ہے جو مغرب طے کرے اور علم وہ ہے جس کا سرچشمہ آکسفورڈ اور ہارورڈ سے چھوٹے، انہیں اندازہ ہی نہیں ہوسکتا کہ ایک کلمہ گو مسلمان کے لئے آنحضرت ﷺ کے ساتھ غیر مشروط اطاعت اور والہانہ محبت وعشق کس قدر ضروری ہے؟

مشرق ومغرب میں صرف ایمان اور عقیدے ہی کا فرق نہیں، تہذیبی روایات میں بھی بڑا فرق ہے۔ مغرب میں بائبل کے عہد عتیق میں بھی پیغمبروں کے بارے میں ایسی لغو اور بے ہودہ باتیں لکھی ہوتی ہیں کہ مسلمان ان کا تصور بھی گناہ سمجھتا ہے۔ اسلام سے زیادہ تہذیب سکھانے والا اور روادار مذہب دنیا میں کوئی اور نہیں ہے، یہ اپنے منہ میاں مٹھو بننے والی بات نہیں، ہماری چودہ سو سالہ تاریخ اس کی شاہد ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ کسی بدبخت دریدہ دہن کو بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں گستاخی کی اجازت دے دی جائے۔ ایسے گستاخوں کا منہ بند کرنے کے لئے قانون توہین رسالت کا پوری قوت وشوکت کے ساتھ برقرار رہنا ضروری ہے، جو شخص توہین رسالت کا جھوٹا الزام عائد کرے وہ بھی مستحق تعزیر ہے اور قانون میں اس کے لئے سخت سزا موجود بھی ہے۔ عدالت چاہے تو اسے عمر قید تک کی سزا دے سکتی ہے، اس لئے ہماری رائے میں توہین رسالت کا جھوٹا الزام لگانے والے کے لئے نیا قانون بنانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اخبارات میں خبر آنے کے بعد اسلامی نظریاتی کونسل کے اس فیصلے پر حیرت اور افسوس ہوا، جامعہ خیر المدارس کے مہتمم مولانا محمد حنیف جالندھری بھی اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن ہیں، خیال ہوا کہ مولانا سے صحیح صورتحال کا پتا چل سکے گا۔

مولانا اجلاس سے واپس تشریف لائے تو معلوم ہوا کہ جس اجلاس میں اسلامی نظریاتی کونسل نے یہ فیصلہ کیا، اس اجلاس میں مولانا موصوف کسی عذر کی وجہ سے شریک نہ تھے۔ دوسرے اجلاس میں جب انہیں اسلامی نظریاتی کونسل کی اس سفارش کا علم ہوا تو انہوں نے دینی حلقوں کی بھرپور ترجمانی کرتے ہوئے اس تجویز کو ناقابل قبول قرار دیا۔ مولانا نے کہا کہ کونسل کی سفارشات قرآن وسنت کی روشنی میں ہونی چاہئیں۔ قرآن وسنت میں اس کی کوئی نظیر نہیں کہ مدعی کے جھوٹا ثابت ہونے کی صورت میں اسے وہی سزا دی جائے جو صادق ہونے کی صورت میں مدعا علیہ کو ملنی چاہئے تھی۔ اگر کوئی شخص کسی پر قتل عمد کا جھوٹا الزام عائد کرے اور دوران تفتیش اس کا جھوٹا ہونا ثابت ہو جائے تو عدالت اسے اس لئے موت کی سزا نہیں دے گی کہ قتل عمد کی سزا موت ہے۔ تاہم ایسا شخص تعزیری سزا کا مستحق ہے، جو عدالت کی صوابدید پر ہے۔ جھوٹے الزام پر سزاء کا قانون پہلے سے موجود ہے، اس لئے صرف توہین رسالت کے جھوٹے الزام پر الگ قانون سازی دراصل قانون ناموس رسالت کو غیر مؤثر بنانے کی عالمی سازش ہے۔ توہین رسالت کے جھوٹے الزام پر سزائے موت کا قانون بنا کر لوگوں کو خوفزدہ کیا جارہا ہے تاکہ کوئی شخص مدعی نہ بن سکے۔

مولانا کی پرزور، پراثر تقریر پر اسلامی نظریاتی کونسل کے تمام ارکان نے اس تجویز کو واپس لیتے ہوئے مولانا کی رائے سے اتفاق کیا۔ یوں بحمداللہ اسلامی نظریاتی کونسل کی مجوزہ سفارش سے دینی حلقوں میں اضطراب کی جو کیفیت پیدا ہوگئی تھی وہ ختم ہوگئی۔ اس سلسلہ میں یہ امر بھی ملحوظ رہے کہ جب عام مسلمان یہ سمجھیں گے کہ قانونی طور پر شاتم رسول کو انجام تک پہنچانا بہت مشکل ہے، تو وہ از خود اسے سزا دینے کی کوشش کریں گے۔ ماضی کے بے شمار واقعات اس کے شاہد ہیں کہ جب کسی گستاخ نے دریدہ دہنی کا مظاہرہ کیا تو اس کا قصہ تمام کرنے کے لئے قانون کے متحرک ہونے کا انتظار نہیں کیا گیا۔ دور رسالت میں ایک نابینا صحابی کی باندی نے شان رسالت میں گستاخی کی تو انہوں نے اپنے ہاتھوں سے اسے قتل کر دیا۔ آنحضرت ﷺ کو اس کی اطلاع دی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کا خون ہدر اور رائیگاں ہے۔

(بلوغ المرام فی احادیث الاحکام، ص:۱۲۳)

اسلامی نظریاتی کونسل کے اصحاب علم وفضل ارکان سے یہ حقیقت مخفی نہیں ہوگی کہ قانون ناموس رسالت کے غلط استعمال کا واویلا اصل میں مغرب اور اس کے ہمنواؤں کا جھوٹا اور بے بنیاد پروپیگنڈا ہے۔ توہین رسالت کے جھوٹے الزام پر سزائے موت کی تجویز بھی انہی مغربی سازشوں کا تسلسل ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل نے یہ تجویز واپس لے کر ایمانی غیرت ومحبت اور دوراندیشی کا ثبوت دیا ہے۔

(روزنامہ اسلام کراچی ۲۲؍ستمبر ۲۰۱۳ء)

توہین رسالت قانون میں ترمیم کی ضرورت نہیں: چیئرمین نظریاتی کونسل

اسلام آباد (نمائندہ جنگ) اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین مولانا محمد خان شیرانی نے کہا ہے کہ تحفظ ناموس رسالت قانون میں کسی ترمیم کی ضرورت نہیں ہے، اگر کوئی شخص اس قانون کا غلط استعمال کرتا ہے تو اس کی سزاء کا قانون پہلے سے موجود ہے۔ وہ پیر کو پریس کانفرنس سے خطاب کررہے تھے۔ گزشتہ ہفتے ہونے والے اجلاس کے فیصلہ سے متعلق وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگر کوئی شخص غلط شہادت دے تو اس کے خلاف دفعہ ۱۹۴ کے تحت کارروائی کی جاسکتی ہے اور کوئی دعویٰ ہی غلط دائر کرے تو اس کے خلاف دفعہ ۲۱۱ کے تحت کارروائی کی جاسکتی ہے، یہ دونوں قوانین ایسے ہیں جن کی مدد سے تمام قوانین کا غلط استعمال روکا جاسکتا ہے۔ یہ فیصلہ جج کو کرنا ہے کہ شہادت غلط ہے یا دعویٰ غلط ہے اور وہ اس کے مطابق سزاء دینے کا اختیار رکھتے ہیں، لہٰذا تحفظ ناموس رسالت کے قانون کا غلط استعمال روکنے کے لئے تحفظ ناموس رسالت کے قانون میں ترمیم کی کوئی ضرورت نہیں ہے، یہ مطالبہ جج سے کیا جاسکتا ہے کہ دعویٰ غلط کیا گیا ہے،

اس کا کونسل سے کوئی تعلق نہیں ہے۔تعزیرات پاکستان میں قانون کا غلط استعمال روکنے کی سزائیں مقرر ہیں ان کا استعمال کیا جائے۔ڈی این اے ٹیسٹ کے بارے میں مولانا محمد خان شیرانی نے کہا کہ ڈی این اے ٹیسٹ ایک مفید ایجاد ہے اس کو قرینے کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے، اگر کوئی جج اس قرینے کو دوسرے قرائن کے ساتھ ملا کر مثلاً زنا بالجبر کا کیس ہو تو اسے استعمال کیا جاسکتا ہے۔تاہم ڈی این اے حد کے لئے بنیادی شہادت نہیں ہوسکتی۔انہوں نے کہا کہ کونسل نے تحفظ حقوقِ نسواں کے قانون کو یکسر مسترد کردیا ہے اور ہمارا واضح مؤقف ہے کہ اس کی بہت سی دفعات ایسی ہیں جو قرآن وسنت کی واضح ترجمانی نہیں کرتیں۔انہوں نے کہا کہ حدود آرڈی نینس اس ضمن میں صحیح راہنمائی کرتا ہے۔تحفظ حقوق نسواں کا قانون صحیح نہیں ہے۔شریعت میں زنا سنگین جرم ہے جب کہ جبر سے اس میں شدت پیدا ہوتی ہے لیکن تحفظ حقوق نسواں کے قانون کا سارا زور صرف زنا بالجبر پر ہے، اس میں کئی خامیاں ہیں۔مثلاً رضا مندی سے زنا کی سزا ایک ماہ سے پانچ سال تک ہے۔مولانا محمد خان شیرانی نے کہا کہ آئین کی آرٹیکل ۲۲۰ کے تحت کونسل کا فریضہ یہ ہے کہ وہ قانون سازی کے عمل میں راہنمائی کرے۔معاشرے کو اسلامی خطوط پر ڈھالنے کے لئے مذہبی قوانین تیار کرے اور حکومت کو دے۔انہوں نے کہا کہ ہم نے ۱۹۹۷ء سے ۲۰۰۹ء تک کی کونسل کی تمام سفارشات جو ۱۸ رپورٹوں پر مبنی ہیں سینیٹ قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں میں جمع کرادی ہیں۔میں نے ہمیشہ اسپیکر قومی اسمبلی سے بات کی ہے کہ ان رپورٹس پر بحث کرائی جائے۔انہوں نے کہا کہ کونسل کا کام چونکہ قانون سازی میں مدد دینا ہے، لہٰذا اسے وزارت مذہبی امور کی بجائے وزارت قانون وانصاف وپارلیمانی امور کے ماتحت ہونا چاہئے۔اس سے قبل کونسل وزارت قانون پارلیمانی امور کے تحت رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ کونسل کے فیصلوں پر دوران اجلاس کوئی رکن انفرادی رائے نہیں دے گا تاکہ ابہام پیدا نہ ہو۔میڈیا بھی چیئرمین یا سیکرٹری سے بات کر کے رپورٹنگ کرے۔

(روزنامہ ’’جنگ‘‘ کراچی، مؤرخہ ۲۴رستمبر۲۰۱۳ء، ہفت روزہ ختم نبوت کراچی مؤرخہ ۸تا۱۵راکتوبر۲۰۱۳ء ص۱۶،۱۷)

بلدیاتی امیدواروں کے لئے ختم نبوت کے حلف نامہ کی بحالی

رائے ونڈ کے اجتماع میں شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی کے نواسے مظاہر العلوم سہارنپور کے ناظم تعلیمات مولانا محمد شاہد سہارنپوری، تبلیغ کے عالمی رہنما مولانا محمد زبیر الحسن سے ملاقات کے لئے ۹رنومبر۲۰۱۳ء کو صبح چناب نگر سے رخت سفر باندھا ہی تھا کہ حضرو ضلع اٹک سے ایک صاحب نے فون کیا کہ سپریم کورٹ کے حکم پر چاروں صوبوں نے بلدیاتی الیکشن کروانے کے لئے اقدامات کئے ہیں۔ بلوچستان، سندھ، خیبر پختونخواہ نے اپنے صوبوں کے بلدیاتی امیدواروں کے لئے فارم اپنے اپنے صوبہ کے الیکشن کمیشن کی ویب سائٹ پر جاری کئے ہیں۔تینوں صوبوں کے فارموں میں مسلمان امیدواروں کے لئے ختم نبوت کا حلف نامہ شامل ہے۔لیکن جو فارم الیکشن کمیشن پنجاب نے ویب سائٹ پر جاری کیا ہے۔اس میں ختم نبوت کا حلف نامہ نہیں ہے۔یہ خبر سنتے ہی دل ودماغ پر جو گزری اسے الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔

۷رستمبر۱۹۷۴ء کو پاکستان کی پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔قادیانیوں نے اسے تسلیم نہ کر کے آئین سے بغاوت کا ارتکاب کیا۔ہماری بیدار مغز قیادت نے حکومتی سطح پر ختم نبوت کا حلف نامہ تیار کیا کہ جو شخص خود کو مسلمان کہے۔وہ یہ حلف نامہ پر کرے۔حلف نامہ یہ ہے:

’’میں حلفیہ اقرار کرتا/کرتی ہوں کہ میں خاتم النّبیین حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط طور پر ایمان رکھتا/رکھتی ہوں اور یہ کہ میں کسی ایسے شخص کا/کی پیروکار نہیں ہوں جو حضرت محمد ﷺ کے بعد اس لفظ کے کسی بھی مفہوم یا کسی بھی تشریح کے لحاظ سے پیغمبر

ہونے کا دعویدار ہوا ور نہ ہی میں ایسے دعویدار کو پیغمبر یا مذہبی مصلح مانتا/مانتی ہوں۔ نہ ہی میں قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ سے تعلق رکھتا/رکھتی ہوں یا خود کو احمدی کہتا/کہتی ہوں۔‘‘

شناختی کارڈ، پاسپورٹ، ووٹرلسٹوں، الیکشن لڑنے کے لئے امیدواروں کے فارم غرض سرکاری کاغذات میں جو شخص مسلمان ہونے کا دعویدار ہو۔ وہ حلف نامہ پر کرے۔ اس سے قادیانیوں کے لئے مشکل پیدا ہوگئی کہ وہ آئین سے بغاوت کر کے خود کو مسلمان کہتے ہیں تو مرزا قادیانی کے کذب پر دستخط کرنے پڑتے ہیں اور اگر دستخط نہیں کرتے تو خود کو غیرمسلم تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں۔ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بنا۔ قادیانیوں نے خود کو مسلمان لکھوایا۔ کیس بنے تو چوتھے قادیانی چیف گرو نے قادیانیوں کو ہدایت کی کہ مسلمان کے بجائے خود کو احمدی لکھوائیں۔ گویا حلف نامہ نے قادیانیوں کو مسلمانوں سے جدا کر دیا۔

جناب بھٹو صاحب کے زمانہ میں یہ حلف نامہ جاری ہوا۔ جناب بھٹو صاحب کو سزائے موت جسٹس مشتاق نے دی تھی۔ جنرل ضیاء الحق نے ریٹائرمنٹ کے بعد جسٹس مشتاق کو چیف الیکشن آف پاکستان بنا دیا۔ جسٹس مشتاق کے سر پر سوار تھا کہ پاکستان پیپلز پارٹی برسراقتدار آئی تو مجھے لٹکا دیں گے۔ مرزا ناصر قادیانی لاٹ پادری نے جسٹس مشتاق کی اس کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے جھانسہ دیا کہ آپ ووٹر لسٹوں سے فارم کے حلف نامہ میں تبدیلی کر دیں۔ جسے قادیانی بھی پر کرسکیں۔ تاکہ ان کا مسلمانوں میں شمار ہو۔ اس تبدیلی کے بدلہ میں ہم ظفر اللہ قادیانی کے ذریعے آپ کو ہیگ کی عالمی عدالت کا جج لگوا دیں گے۔ آپ باہر چلے گئے تو پیپلز پارٹی کی دست برد سے بچ جائیں گے۔

۱...... چیف الیکشن کمشنر آف پاکستان جسٹس (ر) مشتاق حسین کے لئے بلّی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا۔ وہ آمادہ کیا ہوئے ووٹرلسٹوں کے فارم کے حلف نامہ میں تبدیلی کر کے فارم چھاپنے شروع کر دیئے۔ مولانا محمد شریف جالندھری ان دنوں عالمی مجلس کے ناظم اعلیٰ تھے۔ انہوں نے اصل حلف نامہ اور تبدیل شدہ دونوں لئے۔ عالمی مجلس کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد، مولانا تاج محمود تینوں حضرات مفکر اسلام مولانا مفتی محمود سے سی ایم ایچ ہسپتال راولپنڈی میں ملے۔ عیادت کی اور اس صورتحال پر مشاورت کی۔ مفتی صاحب نے نوابزادہ نصر اللہ خان کو بلالیا۔ تمام حضرات نے غور وفکر کے بعد طے کیا کہ نوابزادہ صاحب جنرل ضیاء الحق سے بات کریں۔ انہوں نے بات کی۔ ضیاء صاحب نے جسٹس مشتاق سے پوچھا۔ انہوں نے بتایا کہ فارم تو چھپ گئے ہیں۔ اب ان کو کینسل کریں تو کروڑوں کا نقصان ہوگا۔ ضیاء صاحب نے نوابزادہ صاحب نے معذرت کر لی اور خود اسی شام عمرہ کے لئے چلے گئے۔ نوابزادہ مرحوم نے مفتی صاحب کو ملاقات کی تفصیلات سے آگاہ کیا کہ ضیاء مشتاق گٹھ جوڑ پٹھے پر ہاتھ نہیں رکھنے دیتا۔ مفتی صاحب نے ضیاء صاحب کے پرائیویٹ سیکرٹری سے کہا کہ میری ضیاء صاحب سے بات کرواؤ۔ سعودیہ میں بات ہوئی۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ تبدیل شدہ حلف والے فارم کینسل کرو۔ اصل حلف والے فارم شائع کرو۔ ورنہ آپ کا ہمارا راستہ جدا جدا۔ اس وارننگ سے ضیاء صاحب کی گردن کا سریا خم کھا گیا۔ تبدیل شدہ حلف والے فارم کینسل ہوئے۔ کفر ہار گیا۔ اسلام جیت گیا۔ یہ ۸؍اکتوبر ۱۹۷۸ء کی بات ہے۔

۲...... پھر جب جنرل پرویز مشرف برسراقتدار آئے۔ ضیاء صاحب نے جداگانہ انتخابات کی طرح ڈالی تھی۔ پرویز مشرف نے ان کو مخلوط کر دیا۔ مخلوط انتخابات کے لئے ووٹرلسٹیں بننا شروع ہوئیں تو پھر حلف نامہ حذف کر دیا گیا۔ اب جنرل ضیاء کی جگہ پرویز مشرف تھے اور مولانا مفتی محمود کی جگہ مولانا فضل الرحمٰن تھے۔ کیس وہی کھڑا ہوگیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب تھے۔ آپ سے تمام صورتحال عرض کی۔ یہ ۲۸؍اپریل ۲۰۰۲ء کی بات ہے۔ ۳۰؍اپریل ۲۰۰۲ء کو پرویز مشرف کا ’’صاف شفاف ریفرنڈم‘‘ تھا۔ یکم مئی کو ۴؍بجے شام مولانا فضل الرحمٰن سے ڈیرہ

اسماعیل خان میں مولانا صاحبزادہ عزیز احمد اور فقیر نے شرف ملاقات حاصل کیا۔۲رمئی کوئٹہ میں جمعیت کا جلسہ تھا۔مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے وہاں سے تحریک کا آغاز کردیا۔۴،۵رمئی کو جمعیت کی شوریٰ کا لاہور میں اجلاس تھا۔ جمعیت نے اس مطالبہ کو ملک گیر بنادیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے تمام دینی جماعتوں کے اشتراک وتعاون سے جگہ جگہ جوت جگائی۔۱۰رمئی ۲۰۰۲ء کو یوم احتجاج منایا گیا۔ ۲۸رمئی ۲۰۰۲ء کو آل پارٹیز کانفرنس فلیٹیز ہوٹل لاہور میں مولانا فضل الرحمٰن کی زیرصدارت منعقد ہوئی۔ چاروں مکاتب فکر، تمام سیاسی، مذہبی جماعتوں کے قائدین نے شرکت کی۔مشترکہ اعلامیہ میں ''ووٹرلسٹوں میں حلف نامہ کو حذف کرنے کا فیصلہ واپس لیا جائے ورنہ تحریک چلائیں گے'' کا اعلان کیا گیا۔حق تعالیٰ نے کرم کیا۔ پرویز مشرف کی حکومت نے ۳۱رمئی ۲۰۰۲ء کو حلف نامہ بحال کردیا۔ایک بار پھر کفر ہار گیا اور اسلام جیت گیا۔

۳...... اب ۹رنومبر ۲۰۱۳ء کی فون کال سے معلوم ہوا کہ تینوں صوبوں کے بلدیاتی امیدواروں کے فارم میں حلف نامہ ہے۔ پنجاب حکومت کے فارموں میں حلف نامہ نہیں ہے۔ چناب نگر سے لاہور ساڑھے ۹ بجے پہنچے۔ برادر حافظ شفیق الرحمٰن سے لاہور، مولانا قاضی احسان احمد سے کراچی، حافظ محمد انس سے ملتان عرض کیا کہ الیکشن کمیشن کی صوبائی ویب سائٹ سے امیدواروں کے فارم نکالیں۔ حافظ محمد شفیق نے آدھ گھنٹہ میں فارم نکال کردے دیئے۔ واقعی خبر صحیح تھی کہ تینوں صوبوں میں حلف نامہ ہے۔ پنجاب میں نہیں۔ اب مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب سے عرض کیا کہ آپ مولانا فضل الرحمٰن صاحب سے رپورٹ عرض کریں اور مدد کی درخواست کریں۔

ادھر فقیر نے جناب مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، جناب لیاقت بلوچ، مولانا امجد خان، مولانا عبدالخبیر آزاد، مولانا اسعد عبید، مولانا رشید احمد لدھیانوی اور دیگر نہ معلوم کن کن حضرات سے صورتحال عرض کی۔ سب نے مدد کا وعدہ کیا۔ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب نے فرمایا کہ ملک بھر سے الیکشن کمشنر کو ای میل کے ذریعہ اس غلطی پر احتجاج نوٹ کرایا جائے۔ چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ صاحب کی طرف سے یہ درخواست ای میل کی گئی:

بخدمت جناب چیف الیکشن کمیشن آف پاکستان

گزارش ہے کہ پاکستان میں ممکنہ بلدیاتی الیکشن ۲۰۱۳ء کے لئے جو کاغذات نامزدگی (NOMINATION FORM) برائے کینیڈیٹ الیکشن کمیشن (پنجاب) کی طرف سے جاری کئے گئے ہیں ان میں ختم نبوت کے حلف نامے کو شامل نہیں کیا گیا۔ حالانکہ یہ فارم مسلم کینیڈیٹ کے لئے علیحدہ طور پر اور غیرمسلم کینیڈیٹ کے لئے علیحدہ طور پر ہوتے ہیں۔ جیسا کہ دوسرے صوبوں (سندھ، بلوچستان، خیبرپختونخواہ) کی صوبائی گورنمنٹوں نے علیحدہ شائع کئے ہیں۔لیکن پنجاب گورنمنٹ نے دونوں کو اکٹھا شائع کیا ہے۔ جس سے مسلم اور غیرمسلم نمائندوں کی پہچان مشکل ہوگئی ہے اور امتناع قادیانیت آرڈیننس غیرمؤثر ہونے کا خدشہ ہے۔

سابق صدر ضیاء الحق مرحوم اور پرویز مشرف کے زمانہ اقتدار میں بھی یہ مذموم حرکت کی گئی اور فارم سے ختم نبوت کے حلف نامے کو ختم کیا گیا۔ مسلمانان پاکستان کی عظیم ترین جدوجہد سے یہ قادیانیت نوازی کوششیں ناکام بنادی گئیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ پرنٹ شدہ فارموں کو گورنمنٹ نے ضائع کیا اور نئے فارم جن میں ختم نبوت کا حلف نامہ شامل تھا۔ ان کو شائع کیا۔ اب بھی درخواست کی جاتی ہے کہ ان پرنٹ شدہ فارموں کو ضائع کرکے نئے فارم شائع کئے جائیں۔ نئے فارم شائع کرنا گورنمنٹ کی شرعی وآئینی ذمہ داری ہے اور مسلمانان پاکستان کا تسلیم شدہ مطالبہ ہے۔ لہٰذا اس پر عمل کیا جائے۔ مزید یہ کہ ان مشکل حالات میں جن میں ملک کسی قسم کی غیریقینی صورت حال کا متحمل نہیں۔ الیکشن کمیشن پنجاب میں چھپے قادیانی یا قادیانیت نواز آدمی کو جس نے بغیر ختم نبوت کے حلف نامے کے فارم شائع کئے ہیں اس کو

معطل کر کے سزا دی جائے۔ تاکہ مسلمانان پاکستان کے دلوں کے اندر پائی جانے والی تشویش کا ازالہ کیا جاسکے۔

باقی تینوں صوبوں کی لوکل گورنمنٹ نے اپنے جاری کئے گئے کاغذات نامزدگی (NOMINATION FORM) فارم میں ختم نبوت کا حلف نامہ شامل کیا ہے۔ لہٰذا آنجناب سے درخواست کی جاتی ہے کہ باقی صوبوں کی طرح صوبہ پنجاب کے فارموں میں ختم نبوت کے حلف نامہ کو شامل کیا جائے۔ تاکہ منکرین ختم نبوت (لاہوری وقادیانی گروپ) کا کوئی آدمی مسلمانوں کے نمائندہ کے طور پر بلدیاتی الیکشن میں حصہ نہ لے سکے۔ آنجناب کی حضورﷺ سے محبت کا یہی تقاضا ہے۔ اس لئے پرزور امید کی جاتی ہے کہ اس اہم ترین امر پر فوری عمل کیا جائے گا۔ والسلام! (مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری ...... جنرل سیکرٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

ادھر تبلیغی اجتماع میں شرکت کے لئے چارسدہ کے برادر عبدالرحمٰن صاحب لاہور تشریف لائے ہوئے تھے۔ انہوں نے مولانا فضل الرحمٰن صاحب کے صاحبزادہ صاحب اور سیکرٹری صاحب کو نوٹ کرایا کہ وہ فقیر راقم سے مولانا کی بات کرائیں۔ چنانچہ ۲؍بجے دن کے قریب اللہ رب العزت نے کرم کیا کہ مولانا فضل الرحمٰن صاحب کا فون آگیا۔ ان سے تفصیل عرض کی۔ آپ نے فون بند کرتے ہی الیکشن کمشنر پنجاب کو فون کیا۔ انہوں نے عذر کیا کہ ہمیں تو جو صوبائی حکومتیں فارم تیار کر کے دیتی ہیں وہی شائع کرتے ہیں۔ باقی صوبوں نے حلف نامہ فارم میں دیا۔ پنجاب حکومت نے نہیں دیا۔ جس نے جو دیا وہ ہم نے لگا دیا۔ اس پر مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے فرمایا کہ: ''بھٹو کے دور سے آج تک انتخابات چاہے مخلوط ہوں یا جداگانہ۔ مرکزی انتخابات ہوں یا بلدیاتی جو پینتالیس سال سے فارموں میں حلف نامہ ہوتا ہے۔ اس دفعہ کو حذف کر کے پنجاب حکومت اور الیکشن کمیشن دونوں نے خلاف قانون کیا ہے۔ جو ہمارے نزدیک قابل قبول نہیں۔ جس نے یہ سازش کی ہے وہ دل ودماغ سے یہ نکال دے کہ بغیر حلف کے کوئی فارم جمع ہوگا۔ ہم اس کی راہ میں سرسکندری بنیں گے۔ فوراً تدارک کیا جائے۔'' پنجاب الیکشن کمیشن کے سربراہ نے کہا کہ میں بھی صوبائی حکومت سے کہتا ہوں۔ آپ کا پیغام پہنچاتا ہوں۔ آپ (مولانا فضل الرحمٰن صاحب) بھی چیف منسٹر پنجاب سے بات کرلیں۔ تھوڑی دیر بعد مولانا کے سیکرٹری کی کال سے معلوم ہوا کہ الیکشن کمشنر پنجاب سے مولانا کی بات ہوگئی۔ اب چیف منسٹر پنجاب سے رات بات ہوگی۔

جناب لیاقت بلوچ صاحب، مولانا عبدالخبیر کے بھی فون آئے کہ وہ مسلسل رابطہ میں ہیں۔ لیکن دشمن کی عیاری دیکھیں کہ وار کرنے کے لئے وہ وقت چنا جب دو چھٹیاں تھیں۔ ہفتہ کو اقبال ڈے۔ اگلا دن اتوار۔ اب ساری نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں کہ مولانا فضل الرحمٰن کی چیف منسٹر صاحب سے بات ہوجائے۔ رات ساڑھے گیارہ بجے فون کی گھنٹی بجی۔ آنکھ کیا کھلی۔ مقدر بھی جاگ اٹھا۔ مولانا فضل الرحمٰن دامت برکاتہم قائد محترم مخدوم ابن مخدوم کا فون تھا۔ علیک سلیک خیر خیریت کے بعد فرمایا کہ: ''میری ابھی چیف منسٹر پنجاب جناب شہباز شریف صاحب سے فون پر بات ہوئی ہے۔ تفصیل سے دوٹوک بات ہوئی ہے کہ حلف نامہ کی بحالی کے بغیر کوئی دوسرا راستہ نہیں۔ جناب میاں شہباز شریف نے جواباً کہا کہ: ''مولانا آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے احسان فرمایا کہ اس فروگذاشت پر مطلع فرمایا۔ مجھے نہیں معلوم کیا ہوا۔ ابھی نوٹس لیتا ہوں۔'' مولانا فضل الرحمٰن کا فقیر نے سراپا شکریہ ادا کیا۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی دوسرے کمرے سے اٹھ کر آگئے۔ مولانا امجد خان کو فون کیا کہ مسئلہ تو حل ہوگیا۔ خبر بھجوائیں۔ اگلے روز ۱۰؍نومبر ۲۰۱۳ء کے جنگ لاہور میں یہ خبر شائع ہوئی:

''بلدیاتی انتخابات کے نامزدگی فارم میں ختم نبوت کا حلف نامہ ختم کیا گیا ہے تو فوری کارروائی ہوگی' شہباز شریف کی مولانا فضل الرحمٰن کو یقین دہانی: اسلام آباد (نامہ نگار خصوصی) پنجاب کے وزیراعلیٰ شہباز شریف نے کہا ہے کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت میں قانون اور شریعت کے منافی کوئی کام نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے کہا کہ بلدیاتی انتخابات کے نامزدگی کے فارم میں ختم نبوت کا حلف نامہ ختم

کرنے کی بات اگر ٹھیک ہے۔تو اس پر فوری کارروائی ہوگی اور وہ ذاتی طور پر اس معاملے کی تحقیقات کرائیں گے۔وزیراعلیٰ نے یہ یقین دہانی جمعیت علمائے اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن کی جانب سے اس جانب توجہ دلانے پر کرائی کہ یہ بلدیاتی انتخابات کے لئے امیدواروں کے لئے جس فارم کا اجراء کیا گیا ہے۔اس میں امیدوار کے لئے ختم نبوت کا حلف نامہ ختم کر دیا گیا ہے۔جس کا فوری طور پر نوٹس لیا جائے۔شہباز شریف نے اس معاملے کی جانب توجہ دلانے پر مولانا فضل الرحمٰن کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ وہ فوری طور پر اس کا نوٹس لے رہے ہیں اور اس ضمن میں کارروائی سے انہیں بھی آگاہ کیا جائے گا۔''

یہ خبر بھی ملاحظہ فرمائیں:

''بلدیاتی الیکشن کے کاغذات نامزدگی میں ختم نبوت کا حلف نامہ دوبارہ شامل کیا جائے۔مجلس ختم نبوت اور جماعت اسلامی کا مطالبہ۔مولانا فضل الرحمٰن کا وزیراعلیٰ پنجاب کو ٹیلیفون: لاہور (خبر نگار خصوصی + سٹاف رپورٹر) جنرل سیکرٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے الیکشن کمیشن کو خط لکھا کہ پاکستان میں بلدیاتی الیکشن ۲۰۱۳ء کے لئے جو کاغذات نامزدگی برائے امیدواران الیکشن کمیشن (پنجاب) کی طرف سے جاری کئے گئے ہیں۔ان میں ختم نبوت کے حلف نامے کو شامل نہیں کیا گیا۔یہ دوبارہ شامل کیا جائے۔یہ فارم مسلم امیدواروں کے لئے علیحدہ اور غیر مسلم امیدواروں کے لئے علیحدہ ہوتے ہیں۔جب کہ دوسرے صوبوں (سندھ، بلوچستان، خیبر پختونخواہ) کی صوبائی گورنمنٹوں نے علیحدہ شائع کئے ہیں۔لیکن پنجاب گورنمنٹ نے دونوں کو اکٹھا شائع کیا ہے۔جس سے مسلم اور غیر مسلم نمائندوں کی پہچان مشکل ہوگئی ہے اور امتناع قادیانیت آرڈیننس غیر مؤثر ہونے کا خدشہ ہے۔جنرل ضیاء الحق اور پرویز مشرف کے دور حکومت کی طرح اب بھی درخواست ہے کہ ان پرنٹ شدہ فارموں کو ضائع کر کے نئے فارم شائع کئے جائیں۔جماعت اسلامی کے سیکرٹری جنرل لیاقت بلوچ نے پنجاب حکومت کی طرف سے بلدیاتی انتخابات میں امیدواروں کی نامزدگی کے لئے تیار کردہ فارم سے ختم نبوت کے حوالے سے حلف نامہ کو ختم کرنے کی شدید مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ اس حلف نامہ کو فوری طور پر دوبارہ فارم میں شامل کیا جائے۔پریس ریلیز کے مطابق جے یو آئی کے امیر مولانا فضل الرحمٰن نے وزیراعلیٰ شہباز شریف سے ٹیلی فون پر گفتگو کی۔نامزدگی فارم میں ختم نبوت کے حوالے سے حلف نامہ نہ ہونے پر تشویش کا اظہار کیا۔وزیراعلیٰ نے اہم مسئلہ پر توجہ دلانے پر مولانا کا شکریہ ادا کیا اور یقین دلایا کہ اس بات کا نوٹس لے کر تحقیقات کروائیں گے اور حلف نامہ شامل کروائیں گے۔'' (جنگ ۱۰رنومبر ۲۰۱۳ء)

اللہ تعالیٰ کے کرم کو دیکھیں کہ ۹رنومبر کو صبح اطلاع ملی کہ ووٹر لسٹ سے حلف نامہ حذف ہوا۔۹رنومبر کے ختم ہونے سے پہلے رات گئے بحالی کا مژدہ سن لیا۔۱۰رنومبر کو اخبارات میں خبریں بھی پڑھیں جواب قارئین نے بھی پڑھ لیں۔لیکن ہماری تشویش کا یہ مرحلہ باقی تھا کہ آج اتوار ہے۔دفاتر بند، نوٹیفکیشن نہ ہوا تو ۱۱رنومبر پیر کو یہی فارم بغیر حلف کے تقسیم ہونا شروع ہوگئے۔دشمن تو پھر بھی سازش میں کامیاب ہوگیا۔اس پر عمل درآمد پنجاب میں ہونا ہے۔مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، مولانا عبدالخبیر آزاد سے عرض کیا کہ وہ الیکشن کمشنر، وزیر قانون پنجاب، چیف سیکرٹری سے رابطہ کریں۔(اطلاع یہ ہے کہ آخر الذکر صاحب ہی بنیادوں میں پانی مرنے کا باعث تھے۔سراپا حیرت ناک خبریں ہیں) محترم جناب لیاقت بلوچ سے بھی فون پر عرض کی کہ وہ فیصلہ پر عملدرآمد کے لئے مدد کریں۔انہوں نے فرمایا کہ میں درخواست تیار کر کے خود اٹھتا ہوں۔چھٹی کے باوجود اپنے ذرائع سے چیف منسٹر تک درخواست پہنچاتا ہوں۔چنانچہ ۱۰رنومبر کی صبح انہوں نے یہ درخواست ان تک پہنچائی:

مکرمی ومحترمی میاں محمد شہباز شریف صاحب وزیر اعلیٰ صوبہ پنجاب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے

آمدہ بلدیاتی انتخابات کے حوالے سے پنجاب حکومت نے امیدواروں کے لئے جو نامزدگی فارم تیار کیا ہے۔اس میں سے حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت کے حوالے سے حلف نامہ نکال دیا گیا ہے۔ یہ ایک تشویشناک عمل ہے جس پر مذہبی اور دینی حلقوں کی طرف سے بھی سخت ردعمل آرہا ہے۔خصوصاً تحریک ختم نبوت کے ذمہ داران نے رابطہ کرکے احتجاج کے ساتھ دکھ اور رنج کا بھی اظہار کیا ہے۔

آپ کی اس طرف توجہ مبذول کروانے کا مقصد یہ ہے کہ اس حلف نامے کو مذکورہ فارم میں شامل کئے جانے کے احکامات جاری کریں۔ یہ ناپاک جسارت کرنے والوں کا کھوج لگائیں اور انہیں سخت ترین سزادیں۔ کیونکہ ایسا صرف پنجاب ہی میں ہوا ہے۔ باقی تینوں صوبوں کے تیار کردہ نامزدگی فارم میں یہ حلف بدستور شامل ہے۔ یوں پنجاب حکومت کے بارے میں غلط فہمی پیدا ہورہی ہے اور خدشہ ظاہر کیا جارہا ہے کہ یہ حرکت بیوروکریسی میں موجود قادیانی لابی کی بھی ہوسکتی ہے تاکہ وہ اپنے لئے راہ ہموار کریں اور یہ باقاعدہ ایک سوچے سمجھے منصوبہ کا حصہ بھی ہوسکتا ہے تاکہ کفر کی عالمی طاقتوں کو خوش کرکے ان سے مالی امداد حاصل کی جاسکے۔ یہ دونوں سبب بھی بیک وقت اس ناپاک جسارت اور مذموم حرکت کا محرک ہوسکتے ہیں۔

آپ سے گزارش ہے کہ اس غلطی کے تدارک کا فوری اہتمام کریں تاکہ حالات مزید بگڑنے نہ پائیں۔ آپ کے تعاون کے لئے شکر گزار رہوں گا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ آمین! والسلام! خاکسار: لیاقت بلوچ

سیکرٹری جنرل جماعت اسلامی پاکستان

تھوڑی دیر بعد مولانا عبدالخبیر آزاد نے بتایا کہ الیکشن کمشنر نے بتایا ہے کہ حکومت پنجاب نے بغیر حلف کے فارم دینے سے روک دیا ہے۔ فارم کے ساتھ حلف نامہ بھی جاری ہوگا اور اس کے بغیر کوئی فارم قابل قبول نہ ہوگا۔ تسلی ہوئی۔ مگر حق الیقین کے درجہ پر پہنچنے کے لئے ابھی عشق کے امتحان اور بھی ہیں۔ جامعہ اشرفیہ میں مولانا فضل الرحیم نے اسی سلسلہ میں میٹنگ طلب کی اور عملدرآمد کے لئے جدوجہد کو مزید مؤثر بنانے کا فیصلہ ہوا۔ مولانا محمد اکرم طوفانی نے فون کیا کہ آج امن کمیٹی کی ضلعی میٹنگ تھی۔ میں نے دھواں دھار طریقہ سے ہی نہیں بلکہ طوفانی طور پر حلف نامہ کا مسئلہ اٹھایا۔ تو ڈی سی او سرگودھا نے میرے کان میں آکر کہا کہ مبارک ہو۔ مسئلہ حل ہوگیا ہے۔ تمام الیکشن اتھارٹیز کو اطلاع مل گئی ہے کہ فارم کے ساتھ حلف نامہ پر کرنا لازمی ہوگا۔ ورنہ فارم قبول نہ ہوگا۔ مولانا کی اس اطلاع سے تسلی تو ہوئی۔ لیکن ابھی خلش باقی تھی۔ شام ساڑھے سات بجے مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب کا فون آیا کہ نوٹیفکیشن ہوگیا ہے۔ تمام اتھارٹیز کو پابند کردیا گیا ہے۔ صبح سے عمل درآمد کے نظارے ہوں گے۔ یہ ٹی وی پر اعلان سات بجے شام کی خبروں میں میں نے خود سنا ہے۔ یہ سنتے ہی اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر بجالائے۔ فقیر نے مولانا فضل الرحمٰن کو میسج کیا: ’’حضرت! مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی محنتوں کو قبول فرمایا۔ آپ کی کوششوں سے نوٹیفکیشن ہوگیا ہے۔ ٹی وی پر خبر آگئی ہے۔ شکریہ بہت ہی شکریہ!‘‘

رات گئے مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے فون پر فرمایا کہ ابھی رانا ثناء اللہ صاحب سے ملاقات ہوئی ہے۔ مبارک ہو نوٹیفکیشن ہوگیا ہے۔ اب صبح اٹھے تو خبر تھی:

’’کاغذات نامزدگی میں ختم نبوت کا حلف شامل کردیا ہے: رانا ثناء اللہ۔ لاہور (خبرنگار) صوبائی وزیر بلدیات وقانون رانا ثناء اللہ خان نے کہا ہے کہ بلدیاتی انتخابات کے نامزدگی فارمز میں ختم نبوت کا حلف نامہ شامل کردیا گیا ہے۔ اس ضمن میں محکمہ قانون نے ترمیمی

نوٹیفکیشن جاری کردیا ہے۔انہوں نے کہا کہ صوبے بھر کے ریٹرننگ افسروں کو ہدایت کردی گئی ہے کہ وہ انتخابی امیدواروں سے ان نامزدگی فارمز پر دستخط کرائیں جن میں ختم نبوت کے حلف نامے کا ذکر ہے۔‘‘ (نوائے وقت ملتان ۱۱رنومبر۲۰۱۳ء)

۱۱رنومبر صبح سے امیدواروں نے فارم لینے شروع کئے۔مولانا عزیز الرحمٰن ثانی،مولانا غلام مصطفیٰ صاحب چنیوٹ سے فارم کے ساتھ حلف نامہ بھی لائے۔امیدواروں کو جس کھڑکی سے فارم مل رہے تھے۔ساتھ میں حکومت حلف نامہ بھی دے رہی تھی کہ اس کے بغیر مسلمان امیدوار کا فارم قبول نہ ہوگا۔یہی اطلاع مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب نے میانوالی الیکشن آفس سے معلومات حاصل کرنے کے بعد دی۔لیجئے آپ بھی حلف نامہ پڑھیں:

AFFIDAVIT

I, ______________ S/O, D/O, W/O _______a candidate, solemnly swear that;

I beleive in the absolute and unqualified finality of the Prophethood of Muhammad (Peace be upon him), the last of the prophets and that i am not the follower of any one who claims to be a Prophet in any sense of the word or of any description whatsoever after Prophet Muhammad (Peace be upon him), and that i do not recognize such a claimant to be Prophet or a religious reformer, nor do I belong to the Qadiani group or the Lohori group or call myself an Ahmadi.

Signature/ Thumb of the Candidate

CNIC #________________________

Adress: ________________________

لیجئے قارئین!اب اجازت سے پہلے پھر میرے ساتھ مل کر فرمایئے کہ:’’کفر ہار گیا۔اسلام جیت گیا۔‘‘(درمیان میں فروری ۲۰۰۴ء میں جب ارشاد حسن خان چیف الیکشن کمشنر تھے تب بھی یہی ہوا تھا کہ:’’پہلے کینسل ہوا۔پھر بحال ہوا۔اس کی تفصیلات پھر سہی۔)

جناب!کیا قادیانی کرم فرما توجہ کریں گے کہ بار بار کی ذلت آمیز شکست سے دوچار ہونے کے بجائے چارحرف مرزا قادیانی پر بھیج دیں۔۱۹۷۸ء سے ۲۰۱۳ء تک اس جدوجہد میں حق تعالیٰ نے اہل اسلام کو فتح سے سرفراز کیا۔زندگی کا پتہ نہیں۔لیکن قادیانی نہ بھولیں کہ ہم رہیں نہ رہیں جب تک ایک بھی مسلمان زندہ ہے۔قادیانیت کا تعاقب جاری رہے گا۔امت کبھی اس مسئلہ سے صرف نظر نہیں کرے گی۔سیدنا صدیق اکبرؓ سے یہی تسلسل ہے جو جاری رہے گا۔ان شاءاللہ!

مجھے عرض کرنا ہے کہ یہ بات کہ حضرت الامیر دامت برکاتہم کو جس وقت لاہور حلف نامہ کے حذف ہونے کی خبر سنائی تو آپ جس طرح دل گرفتہ ہوئے اور پھر بحالی پر جس انبساط کا ظہور ہوا۔میرے لیے وہی کیفیات کافی ہیں اور بس۔کیا قارئین فقیر کی اس درخواست کو دل میں جگہ دیں گے کہ قائد محترم مولانا فضل الرحمٰن صاحب کو اپنی دعاؤں میں کبھی نہ بھولیں۔وہ ہمارے محسن ہیں اور سوائے دعاؤں کے ہم

انہیں اور کیا صلہ دے سکتے ہیں؟ انہیں دنیا میں رب کی رحمت اور آخرت میں حضورﷺ کی شفاعت نصیب ہو۔ آمین!

(ماہنامہ لولاک ملتان دسمبر ۲۰۱۳ء ص ۳ تا ۱۰)

مجلس تحفظ ختم نبوت ساؤتھ دہلی کا اجلاس عام

مؤرخہ ۲۸؍نومبر ۲۰۱۳ بروز جمعرات بعد نماز عشاء دہلی کے مشہور معروف مسلم علاقہ سنگم وہار کی بڑی مسجد فردوس مسجد میں مجلس تحفظ ختم نبوت ساؤتھ دہلی کا اجلاس عام منعقد کیا گیا جس میں سنگم وہار، تغلق آباد، دیولی گاؤں، دکشن پوری وغیرہ سے بڑی تعداد میں ائمہ مساجد اور مسلمانوں نے شرکت کی۔

اجلاس کی صدارت مجلس کے صدر جناب قاری ربیع الحسن صاحب مدرسہ زینت العلوم دکشن پوری نے کی جب کہ نظامت کے فرائض مجلس کے مبلغ مولانا محمد عارف قاسمی راجستھانی نے ادا کئے۔ امام مسجد فردوس کی تلاوت قرآن مجید سے پروگرام کا آغاز ہوا۔

اجلاس کے خصوصی مہمان مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند نے اپنے تفصیلی بیان میں کہا کہ اس وقت مسلمانوں کے اردگرد سیاسی، سماجی اور مذہبی ہر طرح کے فتنے منڈلا رہے ہیں اور یہ کوئی نئی بات نہیں اس سے پہلے بھی مسلمانوں کی آزمائش طرح طرح سے ہوتی رہی ہے لیکن اللہ کے مخلص بندوں کو شیطان کبھی گمراہ نہیں کرسکتا۔ اس وقت ضرورت ہے کہ دینی خدمات میں خلوص پیدا کیا جائے تاکہ ہمارا شمار بھی اللہ کے مخلص بندوں میں ہو۔ ان فتنوں میں قادیانیت نے مسلمانوں کو زیادہ نقصان پہنچایا ہے اب سیاسی رنگ میں قادیانی، بی جے پی اور آر ایس ایس کا آلۂ کار بن کر راست طور پر مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور اُن میں انتشار پیدا کرنے میں لگے ہیں جو کام اسلام دشمن طاقتیں براہ راست نہیں کر پاتیں اس کام کو قادیانی لوگ مسلمان کہلا کر مسلمانوں کے نام پر انجام دے رہے ہیں مسلمانوں کو اس سے باخبر رہنے اور بچنے کی ضرورت ہے۔ قادیانیوں کا سب سے بڑا کام مسلمانوں کے اندر قرآن وحدیث سے ثابت شدہ عقائد واعمال میں تشکیک پیدا کرنا اور انتشار پیدا کرنا ہے۔ دہلی کے مختلف علاقوں سے اطلاع مل رہی ہے کہ لاہوری قادیانیوں اور قادیان کے قادیانیوں نے اپنے تحریف شدہ قرآن پاک کو مسلمانوں کی مساجد میں چوری چھپے رکھ دیتے ہیں۔ عام مسلمانوں کو پتہ بھی نہیں چلتا کہ وہ ترجمہ والا قرآن پاک قادیانیوں کا پڑھ رہے ہیں یا صحیح ترجمہ قرآن پڑھ رہے ہیں، قادیانی فتنہ کی اس خطرناک صورتحال نے ایک عجیب تشویش مسلمانوں میں پیدا کردی ہے۔ ترجمہ قرآن پڑھنے والوں کو چاہئے کہ وہ علماء سے رجوع کریں اور صحیح ترجمہ والا قرآن پڑھیں۔

اجلاس میں مرکز التراث الاسلامی دیوبند کے نائب ڈائریکٹر مولانا محمد جنید رانچوی، مولانا شاہد انور بانکوی۔ مولانا محمد غانم کٹکی، مولانا عبدالستار، حاجی سلیم الدین سیفی، الحاج احسان علی سیفی، بھائی محمد حنیف، بھائی عبدالغفار جناب سراج صاحب انجینئر اور قرب وجوار کی مساجد کے تمام ائمہ ومتولیانِ مساجد نے جوش وخروش سے حصہ لیا۔ مولانا شاہ عالم صاحب کی دعاؤں پر شب ۱۰ بجے اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔

(ماہنامہ لولاک ملتان جنوری ۲۰۱۴ء ص ۴۵)

سانحہ راولپنڈی..... سوچی سمجھی سازش

محرم الحرام میں عاشورہ کا دن پہلے بھی آتا تھا، لیکن اس سے پہلے اس دن سے کبھی کوئی خوف، کوئی فکر اور کوئی پریشانی لاحق نہیں ہوتی تھی، بلکہ اس دن کے آنے سے صحابہ کرامؓ کی عظمتوں، ان کی رفعتوں، ان کی قربانیوں اور دین اسلام پر ان کی فداء کاریوں کی ایک بار پھر یاد تازہ ہوجاتی تھی اور ہر مؤمن مسلمان جو صحابہ کرامؓ اور اہل بیت عظامؓ کی محبت اپنے سینوں میں رکھتا ہے، ان کے

دلوں میں بھی دین اسلام پر مر مٹنے اوراحیائے دین کے شعبوں میں سے کسی نہ کسی شعبہ میں اپنے آپ کو کھپادینے کا جذبہ دل میں موجزن اور ٹھاٹھیں مارتا تھا، لیکن اب خود اپنے آپ کو مسلمان کہلوانے والوں اور دین اسلام کا دم بھرنے والوں نے اسلام اوراسلامی تاریخ کا چہرہ ایسا مسخ اور داغ دار کردیا کہ دین اسلام کے متلاشیوں اوراس سے فیضیاب ہونے کا ارادہ رکھنے والوں کو اسلام اور دین اسلام کی تعلیمات کا صاف وشفاف، خوبصورت دمکتا وچمکتا چہرہ کہیں نظر نہیں آتا۔

وجہ اس کی یہ ہے کہ ہرایک نے اپنی خواہشات، خودساختہ بدعات ورسومات اوراپنے لایعنی توہمات وافکار کو دین واسلام کا نام دے کران کی ترویج واشاعت کو اپنا مقصداولین بنادیا اوراپنے مخالفین کو دین اسلام کا منکر، گستاخ، گمراہ اورنا معلوم کیا کیا کہا گیا۔

اب بات صرف یہاں تک نہیں رکی بلکہ ہرایک نے اسلام کا کلمہ پڑھنے اوراس کا دم بھرنے کے باوجود اپنے شوق، اپنی ترجیحات اوراپنے خیالات کو ہی دین اسلام اور دین حق سمجھ کراس کو عملی جامہ پہنادیا اوراپنے طبقے کے ماسوا کو دین سے خارج اور بے دین کہنے کو ہی دین کی بڑی خدمت باور کیا جانے لگا۔ جس کی نحوست یہ ظاہر ہوئی کہ آج اپنے ماسوا کوئی کسی کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں اور مسلمانوں کی اجتماعیت پارہ پارہ ہوکررہ گئی۔

اہل علم کا نظریات کا اختلاف آج کا نہیں بلکہ چودہ صدیاں اس پر بیت گئی ہیں، لیکن یہ عدم برداشت کا کلچران ادوار میں ہمیں کہیں نظر نہیں آتا اور حالت یہ ہوگئی ہے کہ ایسے لوگوں کو صرف وہی لوگ گناہگار اور گردن زدنی کے مستحق نظر آنے لگے جو اپنے حلیے، لباس وپوشاک، سیرت وصورت، وضع وقطع اورانداز واطوار سے دین سے متعلق اور منسوب ہوتے ہیں یا وہ لوگ جو خانۂ خدا میں اپنے خالق ومالک کی بارگاہ میں سربسجود ہوکراپنی عجز وانکساری کا اظہار اورحق بندگی کی ادائیگی میں مصروف ہوتے ہیں یا رسول کریم ﷺ کے مدرسہ صفہ میں پڑھنے والے صحابہ کرام ؓ کی یادتازہ رکھنے والے مدارس میں پڑھنے والے طلباء بنتے ہیں یا وہ تاجر برادری کے افراد اوران کے کاروبار جوان دینی اداروں سے ملحقہ ہوتے ہیں، جیسا کہ اس محرم الحرام ۱۴۳۵ھ یوم عاشورہ میں تازہ واقعہ جامعہ تعلیم القرآن راولپنڈی اوراس کے راجہ بازار کا ہے، جس کی تفصیلات اخبارات کے الفاظ میں اس طرح آئی ہیں:

’’راولپنڈی (نمائندہ خصوصی، خبرایجنسیاں) راولپنڈی میں یوم عاشور کے جلوس میں شامل شرپسند عناصر نے جامعہ تعلیم القرآن اور مسجد پر حملہ کرکے ۱۱طلباء اور۴ نمازیوں کو شہید، جب کہ ۱۰۰ سے زائد افراد کو زخمی کردیا، شرپسندوں نے مسجد، مدرسے اورراجا بازار کی ۱۰۰ دکانوں کو نذرآتش کردیا، ہنگامہ آرائی کے دوران جامعہ تعلیم القرآن کے متعدد طلباء لاپتا بھی ہوگئے، حکومت نے صورت حال کو کنٹرول کرنے کے لئے فوج کو طلب کرلیا، بعدازاں راولپنڈی شہر میں کرفیو نافذ کردیا گیا، ادھر پنجاب حکومت نے واقعے کی عدالتی تحقیقات کرانے اورملوث افراد کو سخت سزادینے کا اعلان کردیا۔ تفصیلات کے مطابق جمعہ کی تقریر کے دوران ۲۰ کے قریب مسلح افراد مسجد کا گیٹ توڑ کراندر آئے اور صحن میں جمع ہوکرنعرے بازی شروع کردی، اس دوران نمازیوں نے انہیں باہر نکال دیا، نماز کے بعد ڈیڑھ سو کے قریب چھریوں، ڈنڈوں اور بندوقوں سے مسلح افراد نے حملہ کردیا، ان کے ہاتھوں میں پیٹرول کے کین بھی تھے، انہوں نے آتے ہی توڑ پھوڑ جلاؤ گھیراؤ اور نشانہ بنا کر فائرنگ کا سلسلہ شروع کردیا، جس سے ۱۰۰ سے زائد افراد زخمی، جب کہ ۴ نمازیوں اور ۱۱ طلباء سمیت ۱۵ افراد شہید ہوگئے، حملہ آوروں کی ٹولی فوارہ چوک پر موجود جلوس سے آئی تھی، حملہ آوروں نے مغرب تک مسجد ومدرسہ کے احاطے میں رہ کرقتل وغارت کا سلسلہ جاری رکھا، انتظامیہ شرپسندوں کی موجودگی اورقتل وغارت سے مکمل طور پر باخبر تھی مگر کچھ بھی نہیں کیا، واقعے میں مسجد ومدرسہ کی پوری عمارت اورملحقہ مارکیٹیں مکمل طور پر جل کرتباہ ہوگئیں۔ شرپسندوں نے کپڑے کی مارکیٹ کو بھی آگ لگادی جس سے کم ازکم ۱۰۰ دکانیں جل گئیں،

شرپسندوں نے آگ بجھانے کے لئے آنے والی فائر بریگیڈ کی گاڑیوں کو بھی روک دیا۔ضلعی انتظامیہ نے صورت حال پر کنٹرول پانے کے لئے فوج کو طلب کرلیا جس کے بعد شہر کے ۱۹ تھانوں کی حدود میں کرفیو نافذ کردیا گیا۔ پنجاب حکومت نے راولپنڈی میں ہنگامہ آرائی کی جوڈیشنل انکوائری کا حکم دے دیا اور کہا ہے کہ ذمہ داروں کے خلاف دہشت گردی ایکٹ کے تحت سخت کارروائی کی جائے گی۔ پنجاب کے وزیرقانون رانا ثناء اللہ نے ہفتہ کو نجی ٹی وی چینل سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ راولپنڈی میں پیش آنے والا واقعہ افسوسناک اور قابل مذمت ہے۔ انہوں نے کہا کہ صوبائی حکومت نے اس دلخراش واقعہ کی جوڈیشنل انکوائری کا حکم دے دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ذمہ داروں کے خلاف دہشت گردی ایکٹ کے تحت سخت کارروائی کی جائے گی۔ وزیراعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے سانحہ راولپنڈی کی تحقیقات کے لئے صوبائی وزیرقانون رانا ثناء اللہ خان کی سربراہی میں ۵ رکنی کمیٹی قائم کردی جو ۳ روز میں اپنی رپورٹ پیش کرے گی جب کہ آئی جی پنجاب کی جانب سے کروائی جانے والی ابتدائی تحقیقات میں پولیس اور ضلعی انتظامیہ کو واقعہ کا ذمہ دار قرار دے دیا۔ ذرائع کے مطابق وزیر اعلیٰ شہباز شریف کو ہفتہ کے روز پیش کی جانے والی ابتدائی تحقیقاتی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ پولیس نے اپنی نااہلی کو چھپانے کے لئے فوج اور رینجرز کی خدمات لینے کی بجائے خود معاملے کو ہینڈل کرنے کی کوشش کی، جس کی وجہ سے امن وامان کی صورت حال مزید خراب ہوئی اور جانی ومالی نقصان ہوا۔'' (روزنامہ اسلام کراچی، ۱۷؍نومبر ۲۰۱۳ء)

ہرمسلمان یہ پوچھنے کا اختیار رکھتا ہے کہ جو فعل اور عمل اسلام میں کفر سمجھا جاتا ہے، جس کا کرنے والا بجاء طور پر قرآن وسنت کی روشنی میں مرتد اور آئین پاکستان کی رو سے قابل مواخذہ وسزا ٹھہرتا ہے۔ وہی عمل اگر عاشورہ کے دن کیا جائے، نواسۂ رسول کی شہادت کے غم کی آڑ میں کیا جائے، نماز پڑھنے والے لوگوں پر گولیاں برسائی جائیں، قرآن کریم کے نسخوں کو شہید کیا جائے، مسجد اور مدرسہ میں کیمیکل ڈال کر اس میں آگ کے شعلے بھڑکا کر اسے بھسم کردیا جائے تو بتایا جائے کہ ایسے لوگوں کا شمار کن میں ہوگا؟ اور یہ کون لوگ ہیں، کہاں سے آئے ہیں، کن کے اشاروں پر آئے ہیں اور کس کے ساتھ آئے ہیں اور پولیس والے کیوں غائب ہوئے ہیں، یہ وہ تمام سوالات ہیں جن کا جواب حکومت اور انتظامیہ کے ذمہ ہے؟ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵؍دسمبر ۲۰۱۳ء ص۵،۶)

سپریم کونسل قائم کرنے کا اعلان

۵؍دسمبر ۲۰۱۳ء جمعرات صبح دس بجے جامع مسجد پرانا قلعہ راولپنڈی میں امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی کی صدارت میں وفاق المدارس کی دعوت پر ملک گیر علماء کرام اور دینی جماعتوں کا مشترکہ اجلاس ہوا۔ اجلاس میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت علماء اسلام، اہل سنت والجماعت، جمعیت اشاعت التوحید، مجلس احرار اسلام، تحریک خدام اہل سنت، اتحاد اہل سنت اور تمام بڑے مدارس اور تنظیموں کے سربراہان اور نمائندگان نے شرکت کی۔ امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی کی صدارت میں منعقدہ اس اجلاس میں قائد انقلاب اسلامی مولانا فضل الرحمٰن، مولانا سمیع الحق، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری، مولانا اشرف علی، مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی، مولانا قاضی عبدالرشید، سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری، مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ، مولانا اورنگزیب فاروقی، مولانا ڈاکٹر قاری عتیق الرحمٰن، مولانا قاضی ظہور الحسین اظہر، مولانا اللہ وسایا، مولانا حافظ فضل الرحیم، مولانا ارشاد احمد کبیر والا، مولانا انوار الحق، مولانا سعید یوسف، مولانا سید عدنان کاکاخیل، مولانا مفتی محمد جامعۃ الرشید، مولانا محمد الیاس گھمن، مولانا مفتی محمد نعیم، مولانا عبیداللہ خالد، مولانا قاری محمد ابوبکر جہلم، مولانا ڈاکٹر سیف الرحمٰن، مولانا محمود الحسن اشرف، مولانا مفتی کفایت اللہ، مولانا گل نصیب خان، مولانا پیر سیف اللہ خالد، مولانا رشید اشرف،

مولانا راحت علی ہاشمی، مولانا امداداللہ، مولانا مفتی محمد طیب، مفتی طاہر مسعود، مولانا عبدالمجید، مولانا گلزار قاسمی، مولانا محمد ابراہیم، مولانا زبیر صدیقی، مولانا قاضی نثار، مولانا محمد ادریس کنڈیارو، مولانا قاری مہراللہ، مولانا فیض محمد، مولانا مفتی صلاح الدین، قاری خلق داد عثمان، مولانا حبیب الرحمٰن، مولانا مسعود الرحمٰن عثمانی، مولانا عبدالمجید ہزاروی، مولانا عبدالغفار، مولانا ظہور احمد علوی، مولانا نذیر فاروقی، مفتی عبدالرحمٰن، مولانا شبیر احمد، مولانا پیر اویس عزیز ہزاروی، مولانا شمس الرحمٰن معاویہ، مولانا قاضی ہارون الرشید، مولانا محمد طیب فاروقی، مولانا زاہد وسیم اور مفتی امان اللہ ودیگر علمائے کرام اور تاجر رہنما جناب شرجیل نے شرکت کی۔

اجلاس میں سانحہ تعلیم القرآن راولپنڈی پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا اور یوم عاشورہ پر پیش آنے والے اس سانحے کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ نے باہمی اتفاق رائے سے سپریم کونسل بنانے کا بھی فیصلہ کیا۔ سپریم کمیٹی دیوبندی مکتب فکر کے رہنماؤں جید علمائے کرام سے رابطے کر کے متفقہ طور پر حکمت عملی مرتب کرے گی۔ امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ اس کونسل کے سربراہ ہوں گے۔

اجلاس میں کہا گیا کہ سانحہ راولپنڈی افسوسناک ہے۔ حکومت متاثرہ افراد کی بحالی کے لئے کردار ادا کرے۔ اجلاس میں کمیشن کی رپورٹ جلد مکمل اور ذمہ داروں کا تعین کر کے ان کو کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ کیا گیا۔ جمعیت علمائے اسلام ف کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ مستقبل میں ایسے واقعات سے بچنے کے لئے پنجاب حکومت کو اقدامات کرنا ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت سانحہ کے حوالے سے جو بھی اقدامات کرے اس پر پوری قومی قیادت کو اعتماد میں لیا جائے۔ مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ عالمی قوتیں مسلمانوں کو کمزور کرنے کے لئے ان کے مابین تصادم اور نفرتیں پیدا کرنے کی سازش میں مصروف ہیں۔ امت مسلمہ اور پاکستانی قوم فرقہ وارانہ جھگڑوں کی متحمل نہیں ہوسکتی۔ انہوں نے کہا کہ راولپنڈی کے دلخراش سانحہ کے بعد ملک بھر میں شدید ردعمل کو روکنے کے لئے علمائے کرام اور مذہبی رہنماؤں نے جس تدبر اور حکمت عملی سے کام لیا وہ قابل ستائش ہے۔ مولانا سمیع الحق نے کہا ہے کہ پاکستان کو اس وقت صلیبی دہشت گردی کا سامنا ہے۔ امریکی ڈرون حملے شہروں تک پہنچ چکے ہیں۔ اس کا راستہ نہیں روکا جا رہا ہے۔ مولانا سمیع الحق نے کہا کہ اس وقت پورا ملک حالت جنگ میں ہے اور قوم کو یکجہتی کی ضرورت ہے۔ قوم کو متحد ہو کر تمام سازشوں کو ناکام بنانا ہوگا۔ وفاق المدارس کے مرکزی سیکرٹری جنرل مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے کہا کہ حکومت پنجاب اس واقعہ کے ذمہ دار حملہ آوروں کو جلد از جلد کیفر کردار تک پہنچائے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ جن پولیس افسران کو معطل کیا گیا۔ ان کے خلاف فیکٹ فائنڈنگ کمیٹی کے سفارشات کی روشنی میں غفلت برتنے پر کارروائی بھی ہونی چاہئے کہ حکومت کی جانب سے سانحہ راولپنڈی کی تحقیقات کے لئے بنایا گیا۔ کمیشن محض روایتی نہیں بلکہ عملی ہونا چاہئے۔ سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری نے کہا کہ کراچی کے حالات خراب کرنے میں بلیک واٹر ملوث ہے جو ٹارگٹ کلنگ اور دہشت گردی کر رہی ہے۔

اس اجلاس میں مولانا محمد الیاس گھمن نے بھی اجلاس کے شرکاء سے خطاب کیا اور مختصر وقت میں اپنی تجاویز پیش کرتے ہوئے کہا کہ ملک کو پیش آمدہ مسائل کے لئے جید اور مستند علماء پر مشتمل فقہی بورڈ بنادیا جائے اور اس بورڈ کی رائے پورے مسلک کی رائے شمار ہو۔ مختلف مسلکی اور نظریاتی تنظیمات کا ایک ایک فرد لے کر ایک مشاورتی بورڈ بنایا جائے تاکہ ہر تنظیم اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے اس انداز میں کام کرے کہ باہمی تصادم کی نوبت نہ آئے اور بورڈ کو جمعیت علماء اسلام اور وفاق المدارس کے زیر نگرانی کر دیا جائے اور اس نگران بورڈ کی ہدایات پر عمل کرنے کے لئے تنظیمات کو پابند بنایا جائے۔ موجودہ صورتحال میں مسلک دیوبند کو متحد کرنے کے لئے تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی ہی میں قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن، مولانا سمیع الحق اور صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان مولانا سلیم اللہ خان اور صدر

دارالعلوم کراچی مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہم کی سرپرستی اور نگرانی میں ایک اجلاس طلب کیا جائے اور مہتمم دارالعلوم دیوبند قاری محمد طیب قاسمی، مولانا قاضی نور محمد، مولانا محمد علی جالندھری اور شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان نے جس تحریر پر دستخط فرمائے تھے۔ اسی پر دستخط کرنے کے لئے فریقین کو پابند کیا جائے۔ نظام تعلیم کو مضبوط اور محفوظ رکھنے کے لئے وفاق المدارس العربیہ پاکستان جب کہ ملک میں نظام شریعت کو نافذ کرنے کے لئے جمعیت علماء اسلام کو مضبوط بنایا جائے اور الیکشن کے دنوں میں متفق اور متحد ہوکر جمعیت علماء اسلام کے پلیٹ فارم پر الیکشن لڑا جائے اور اسمبلی اور سینیٹ میں مؤثر کردار ادا کیا جائے۔ تمام تر دینی وسیاسی معاملات میں قیادت پر مکمل اعتماد کیا جائے اور کچھ اختلاف رائے بھی ہو تو اس کا اظہار سٹیجوں پر نہ کیا جائے۔

اجلاس کے بعد متفقہ اعلامیہ میں مطالبہ کیا گیا کہ راولپنڈی کے ملزمان کو کیفر کردار تک پہنچانے، فرقہ وارانہ کشیدگی کے سدباب کے لئے مؤثر قانون سازی اور تحقیقاتی کمیشن کی رپورٹ کو منظر عام پر لانے کے لئے ترجیحی بنیادوں پر عملی اقدامات کئے جائیں۔ حکومت پنجاب اپنے وعدوں پر عمل درآمد کو ہر صورت یقینی بنائے۔ فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے لئے مؤثر قانون سازی کی جائے اور تمام مکاتب فکر کی مذہبی رسومات کے لئے حدود کا ازسرنو تعین کیا جائے۔ تاکہ گنجان آباد علاقوں میں کوئی تصادم کی فضاء نہ بن سکے۔ مسجد دارالعلوم تعلیم القرآن اور متاثرہ مارکیٹ کی مقررہ شیڈول میں تعمیر کو یقینی بنایا جائے۔ کمیشن میں شہادتیں دینے کی تاریخ میں توسیع کی جائے۔ سانحہ کے بعد پولیس افسران کی معطلی کافی نہیں بلکہ ان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔ اڑھائی بجے مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی کی دعاء پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جنوری ۲۰۱۴ء ص۳ تا ۵)

قادیانیوں کی جانب سے ایک دھمکی

جالندھر پنجاب سے شائع ہونے والے ایک روزنامہ کے مطابق مؤرخہ ۲۰؍دسمبر ۲۰۱۳ء کو قادیانیوں کی جانب سے ایک خبر شائع ہوئی۔ جس میں نام نہاد ’’احمدیہ جماعت‘‘ پر لگاتار مظالم ڈھائے جانے کی بات کہی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی دھمکی دی گئی ہے کہ اگر ان پر ایسے ہی جبر اور ظلم ہوتا رہا تو تیسری عالمی جنگ بھی چھڑ سکتی ہے۔ لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ اُن پر مظالم کس کی جانب سے ڈھائے جارہے ہیں اور کہاں ڈھائے جارہے ہیں۔ اس کی کوئی وضاحت نہیں کی گئی ہے۔ بظاہر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس پروپیگنڈے کا مقصد برطانیہ امریکہ اور اسرائیل کے حکام کو خوش کرنا ہے۔ ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ جس آزادی سے قادیانی فرقہ کے لوگ ہندوستان میں مسلمانوں پر ظلم وستم ڈھا رہے ہیں۔ اس کے جواب میں ہندو یا مسلمان ایک فیصد بھی کوئی کارروائی نہیں کرتے۔ بھلا اس سے بڑا ظلم کیا ہوگا کہ مسلمانوں کے تمام حقوق پر قادیانی لوگ خود کو مسلمانوں سے الگ مانتے ہوئے بھی غاصبانہ قبضہ کررہے ہیں۔ جب چاہتے ہیں جہاں چاہتے ہیں اپنے مردوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں گاڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب کہ کسی ایک مسلمان کو اپنے مرگھٹ میں دفن کی اجازت نہیں دے سکتے۔ اسی طرح قادیان میں مسلمانوں کو گھر بسانے کی بھی اجازت نہیں۔ جن مسلمانوں نے قادیان میں گھر بنایا۔ اُن کو چن چن کر قادیانیوں نے شہید کردیا۔ جب کہ مسلمانوں کے درمیان ان کی نکسیر تک نہیں پھوٹتی۔ برادران وطن ہندوؤں نے بھی اپنے درمیان انہیں جگہ دے رکھی ہے۔ مگر قادیانی ہیں کہ اپنے گرو مرزا غلام قادیانی کو شری کرشن اوتار کا درجہ دیتے ہیں۔ بھلا اس سے بڑی توہین ہندوؤں کی اور کیا ہوسکتی ہے۔ حیرت ہے کہ پھر بھی قادیانی خود کو مظلوم اور ہندوؤں یا مسلمانوں کو ظالم بتاتے ہیں۔ سچ ہے ان لوگوں کی ہمیشہ سے یہ سازش رہی ہے کہ کسی طرح سے ہندوستان میں امن وامان کی قائم فضاء کو بدامنی اور جنگ وجدال میں تبدیل کیا جائے تاکہ ان کے برطانوی آقاؤں کو دوبارہ ہندوستان میں پیر جمانے کا موقع مل سکے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان فروری ۲۰۱۴ء ص۲۵)

بہاولپور چوک فوارہ کا نام ’’ختم نبوت چوک‘‘ ہائیکورٹ کا فیصلہ

بہاول پور چوک فوارہ کا نام ختم نبوت چوک رکھنے کے لئے رفقاء نے کوشش کی۔ بورڈ و بینر لگائے۔ انتظامیہ نے اتار دیئے۔ جناب حاجی محمد شفیع صاحب کی طرف سے ہائیکورٹ لاہور کے بنچ بہاول پور میں کیس دائر کر دیا گیا۔ ۳۱؍دسمبر ۲۰۱۳ء کو سال کی آخری خوش کن خبر اسلامیان پاکستان کو سننے کے لئے ملی کہ ہائیکورٹ میں انتظامیہ کے وکلاء نے ختم نبوت چوک نام رکھنے پر اعتراض نہیں کیا۔ چنانچہ بہاول پور ہائیکورٹ بینچ نے فیصلہ سنا دیا کہ چوک فوارہ کا نام چوک ختم نبوت ہوگا۔ جناب مشتاق احمد وڑائچ، اختر حسین رامے، محمد اشفاق، الطاف نواز چنڑ ان تمام وکلاء نے کیس کی پیروی میں بھرپور حصہ لیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس فیصلہ پر دلی خوشی کا اظہار کیا۔

(ماہنامہ لولاک ملتان فروری ۲۰۱۴ء ص۵۲)

کراچی سے گوادر کے سفر کی روئیداد

ملکِ خداداد پاکستان ظاہری اور باطنی اعتبار سے رب کریم کی عنایات سے مالا مال ہے، کہیں سرسبز و شاداب میدانی علاقے، کہیں لہلہاتی کھیتیاں، کہیں بلند و بالا دلکش و خوبصورت پہاڑ جو برف پوش ہیں تو کہیں سبز گہرے رنگ کا لباس زیب تن کئے ہوئے، ناظرین کے لئے قدرتی مناظر کا بیش بہا خزانہ اور روح پرور نظارے ہیں۔

بلوچستان پاکستان کا رقبہ کے اعتبار سے سب سے بڑا صوبہ ہے، طول و عرض میں پھیلے ہوئے اس وسیع و عریض صوبہ کو بھی رب تعالیٰ نے بہت سی نعمتوں سے مالا مال کیا ہے۔ عجیب و غریب طرز کے بلند پہاڑ، رنگا رنگ کی شکل و صورت، نقش و نگار سے آراستہ و پیراستہ، خالق کائنات کی قدرت کی گواہی دے رہے ہیں۔

چند ماہ قبل تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں تربت کا دورہ کیا اور اب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کی مشاورت سے گوادر اور گرد ونواح کے علاقوں میں تبلیغی پروگراموں کا نظم قائم کیا گیا، چنانچہ بروز بدھ ۱۱؍دسمبر ۲۰۱۳ء کی صبح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دیرینہ محبّ مولانا احمد شاہ بلوچ کی ہمراہی میں راقم گوادر کے سفر پر روانہ ہوا۔ یوسف گوٹھ سے جاوید ایکسپریس کے ذریعہ سفر شروع ہوا، آرام دہ، خوبصورت بس کا سفر اور بھی دلچسپی کا باعث بن گیا، بس بل کھاتی خوبصورت سڑک کے نشیب و فراز پر گھومتی اور فراٹے بھرتی ہوئے منزل کے قریب ہو رہی تھی۔ ظہر کی نماز اوڑ ماڑہ ساحل سمندر پر واقع مسجد میں ادا کی، جس کے پہلو میں ایک سادہ مگر پُر وقار ہوٹل بھی موجود ہے نماز ادا کی، کھانا کھایا، دوبارہ سفر شروع کیا، بس اوڑ ماڑہ، پسنی، غلنیٹ، سربندر کے راستہ سے ہوتی ہوئی شام ۷ بجے گوادر ٹرمینل پر پہنچ گئی۔ جہاں جامعہ علوم اسلامیہ کوہ بن وارڈ کے مہتمم مولانا ریاض احمد اور متعلم تیمور پہلے سے موجود تھے۔ بڑے پرتپاک انداز میں استقبال کیا اور خیر مقدمی کلمات کہے۔ جامعہ علوم اسلامیہ قبل از عشاء پہنچے تو اسکول کے چھوٹے بچے جو بعد ظہر قرآن کریم کی تعلیم اور بعد مغرب اسکول کا ہوم ورک یہاں کرتے ہیں کا ایک جم غفیر تھا، چڑیوں کی چہچاہٹ کی طرح مدرسہ کے در و دیوار گونج رہے تھے۔ فضاء قرآن کریم کی صداؤں سے مسحور کن ماحول پیش کر رہی تھی، نماز عشاء اور کھانے کے بعد مختصر تعارف اور سفر کی غرض و غایت پیش کی اور آرام گاہ کی طرف چل دیئے۔

نماز فجر با جماعت ادا کرنے کے بعد علاقائی دستور کے مطابق چائے نوش کی اور پھر آج بروز جمعرات کی مصروفیات کے متعلق مشاورت شروع ہوئی تو بعد مشورہ طے پایا کہ آج قبل از ظہر تک مدارس کا دورہ، علماء سے ملاقات بعد ازاں اگلے سفر کا نظم قائم کیا جائے گا۔ چنانچہ مولانا سلمان، مولانا محمد علی، طالب علم تیمور کے ہمراہ مدارس کا دورہ شروع ہوا۔

سب سے پہلے جامعہ علوم اسلامیہ کوہ بن کے مدرسین اور طلباء کے سامنے راقم نے عقیدۂ ختم نبوت کے سلسلہ میں تفصیلی بیان کیا، کام کی اہمیت اور علماء کرام کو ذمہ داریوں کا احساس دلایا۔ یہاں سے فارغ ہونے کے بعد مدرسہ قاسم العلوم میں حاضری کا شرف حاصل ہوا، یہاں پر ہمارے میزبان مدرسہ کے ناظم مولانا محمد خیر تھے، انہوں نے علاقائی رواج کے مطابق پُر جوش انداز میں اپنے مہمانوں کا استقبال کیا۔ مدرسہ کے اساتذہ کرام کو جمع کیا، یہاں پر بھی اسی سابقہ عنوان پر گفتگو ہوئی، تمام اساتذہ کرام اور مدرسین نے تحفظ ختم نبوت کے لئے کام کرنے کا عزم کیا۔ بعدازاں مدرسہ مطلع العلوم کے لئے روانہ ہوئے، چندمنٹ موٹر سائیکل کی سواری اختیار کرنے کے بعد مدرسہ میں پہنچ گئے، جہاں پر پہلے سے اطلاع کے مطابق مدرسین واساتذہ کرام جمع تھے، ملاقات ہوئی، یہاں پر جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مختصر تعارف اوراغراض ومقاصد سے ساتھیوں کو آگاہ کیا، تمام احباب انتہائی خوشی محسوس کررہے تھے کہ اس دورافتادہ علاقہ میں اکابر کی جماعت کے کارکنوں کا آنا اور تحفظ ختم نبوت کی صداؤں کو بلند کرنا ہمارے لئے سعادت اورخوش بختی کی بات ہے۔ راقم نے ایک بات جو کثرت سے ان احباب کے سامنے رکھی وہ یہ تھی کہ بظاہر جسمانی شکل وصورت میں یہاں قادیانیت کا وجود مسدود لگ رہا ہے، مگر ان کی مصنوعات کی شکل میں قادیانیوں کا وجود ہماری نظروں کے سامنے ہے۔ فتنۂ قادیانیت سے آگاہ کرنے کے بعد ان کی مشروب ساز کمپنی شیزان اوراس کے مالکان کی ارتدادی سرگرمیوں سے ان کو آگاہ کیا، تمام احباب نے اس تمام گفتگو کی پُرزور تائید کی اور ہر لحاظ سے تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ قبل ازظہر کی طے شدہ مصروفیات میں سے ایک جگہ باقی تھی جس کی طرف جانا ہوا، علاقہ کا نام گھٹی ڈور ہے، یہاں پر مدرسہ حمادیہ واقع ہے، مولانا لطف اللہ اوران کے مدرسہ کے اساتذہ اور مولانا محمد مجاہد خطیب جامع مسجد فقیر کالونی سے تفصیلی ملاقات ہوئی، تحفظ ختم نبوت مشن سے متعلق مشاورت بھی ہوئی۔ علاقائی علماء اور خطباء کرام کی فہرست، مساجد کے نام اور ایڈریس جمع کرنے اور جلد مطلع کرنے کی ذمہ داری مولانا محمد مجاہد اور مولانا سلمان کے سپرد کی۔ ہردواحباب نے خوش دلی سے یہ خدمت قبول کی۔

نماز ظہر اپنے میزبان مولانا ریاض کے مدرسہ میں ادا کی، کھانا کھانے کے بعد اگلا سفر شروع ہوا، جیوانی ایران کے بارڈر کے بالکل قریب کا علاقہ ہے، مین سڑک سے جیوانی کو مڑتے ہوئے تقریباً ۳۱ کلومیٹر اور جیوانی پہنچ کر سمندری راستہ سے تقریباً دس بارہ کلومیٹر کے فاصلے پر ایران شروع ہوجاتا ہے۔

جیوانی میں مولانا محمد زاہد صاحب فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن ہمارے میزبان تھے، یہاں نماز عصر ادا کی، ان سے اپنی آمد سے متعلق مختصر گفتگو ہوئی، چائے نوش کی، نماز مغرب کے لئے علاقہ جیوانی کے ممتاز عالم دین استاذ العلماء مولانا مفتی عبدالستار صاحب کے یہاں پہنچ گئے، مغرب کے بعد مولانا سے نہایت خوشگوار ماحول میں تفصیلی نشست ہوئی، جس میں مولانا مدظلہ نے بار بار اس بات پر زور دیا کہ آپ حضرات بہت اہم کام کررہے ہیں، ہمیں بھی کرنا چاہئے، دوران گفتگو خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد کا ذکر خیر بھی آیا اور مولانا نذرالرحمٰن بھی گفتگو کا حصہ بنے۔ رب کریم ہماری جماعت اور اکابر کی محنتوں کو قبول فرمائے۔ مولانا نے یقین دلایا کہ ہم علاقہ بھر میں ختم نبوت سے متعلق ہرکام کے لئے تیار ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطاء فرمائے۔ مولانا سے ملاقات کے بعد واپس مولانا زاہد صاحب کی قیام گاہ کی طرف آئے، نماز عشاء جامع مسجد ذوالنورین کوہ سر جیوانی میں ادا کی، جہاں پر رفیق سفر مولانا احمد شاہ بلوچ نے بلوچی زبان میں انتہائی پُرمغز اور پُرتاثیر خطاب کیا۔ عقیدۂ ختم نبوت، ناموس رسالت کا دفاع اور گستاخان رسول قادیانیوں کی مصنوعات کے بائیکاٹ پر زوردار انداز میں بیان کیا، راقم کی دعاء پر پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ کھانا مولانا زاہد صاحب کے ہاں طے تھا جس میں خلوص کے ساتھ تکلف بھرا ہوا تھا، سلیقے اور قرینہ کے ساتھ دسترخوان چنا گیا۔ اللہ رب العزت ان احباب کی مہمان نوازی قبول فرمائے بعدازاں کام کے متعلق تفصیلی بات

چیت ہوئی، جس پر مولانا زاہد نے آئندہ کم ازکم دودن کے وقت اور جمعہ کا مطالبہ کیا جسے مولانا احمد شاہ بلوچ نے قبول کیا۔

ہماری رہائش سے تقریباً دس منٹ پیدل کی مسافت پر سمندر کی موجیں ٹھاٹھیں مار رہی تھیں، جس کے نظارے کے لئے بروز جمعہ بعد نماز فجر چائے نوش کرنے کے بعد مولانا احمد شاہ، راقم اور قاری حنظلہ کا جانا ہوا، قاری حنظلہ ہمارے مقامی رہبر اور ساتھی تھے، جنہوں نے تفصیل سے ہمیں سیر کرائی۔ سمندر کی حدود میں تاحد نظر چھوٹی بڑی ہزاروں کی تعداد میں کشتیاں موجود تھیں جو اپنے مشن کے لئے سرگرداں نظر آرہی تھیں، کہیں ناؤ کے ہمسفر اور کہیں سامان کنارے لگ رہا تھا، اس پرکشش منظر سے خوب لطف اندوز ہوئے۔ ناشتہ کرنے کے بعد واپسی کا سفر شروع ہوا۔ گوادر تقریباً ۷۰ سے ۸۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر تھا، تقریباً ۱۱ بجے جامعہ اسلامیہ عربیہ پہنچ گئے، جہاں سے اگلے ہدف کی تیاری شروع ہوئی۔

نماز جمعہ میں عوام الناس کے اجتماع سے خطاب کرنے کے لئے جامع مسجد فیض میں مولانا احمد شاہ بلوچ اور جامع مسجد بلال میں راقم کی ترتیب طے ہوئی، ہر دو احباب نے تحفظ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری اور فتنۂ قادیانیت کی شرانگیزیوں سے متعلق عوام کو آگاہ کیا اور آخر میں حسب ترتیب ہفت روزہ ختم نبوت اور لٹریچر وافر مقدار میں تقسیم کیا گیا، جامع مسجد بلال گوادر کی بڑی مساجد میں سے سب سے بڑی مسجد ہے، لٹریچر کافی تعداد میں ہونے کے باوجود کم محسوس ہوا، رب کریم رفقاء کی محنتوں کو قبول فرمائے۔

جامعہ علوم اسلامیہ گوادر کی جس پہاڑی کے پہلو میں قائم ہے، اس کی بلندی کی وجہ سے دن ڈھلنے سے پہلے ہی مدرسہ میں سورج ڈھل جاتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد ہم نے اس پہاڑی کی جانب سیر کا پروگرام بنایا، چنانچہ مولانا سلمان، مولانا محمد راشد، قاری عبدالقدوس کی معیت میں سیر وتفریح کا سفر شروع ہوا۔ پہاڑی کے اس سمت تو بہت ہی دلفریب، دلکش اور جاذب نظر منظر سامنے آیا۔ ایک طرف بحرۂ عرب کا پُرسکون اور دور دراز تک پھیلا ہوا گہرا پانی، دوسری طرف بلند پہاڑ کی چوٹی نیچے خوبصورت، صاف ستھری سڑک اور اس کے ساتھ گوادر کی بندرگاہ جس کی بناء پر پسماندہ علاقہ بھی آسمان کی بلندیوں کو چھونے لگا، غریب عوام امیر اور امیر، امیر تر ہوگئے، بھوکے سونے والے شکم سیر ہونے لگے، یہ رب کی دین ہے، جسے چاہے نوازدے، بہرکیف اس جزیرہ پر قائم گوادر اپنی سادگی کی بناء پر پُرکشش اور جاذب نظر لگ رہا تھا۔

یہاں سے قافلہ سُر بندر کی طرف روانہ ہوا، جہاں نماز مغرب میں ملاقات طے تھی، تقریباً ۲۵ کلومیٹر کا سفر تیز رفتاری اور جذبہ سے طے کرتے ہوئے مدرسہ توحیدیہ سُر بندر پہنچے، جہاں طے شدہ پروگرام کے مطابق مولانا عبدالرشید، حافظ اللہ بخش اور بلوچی زبان کے نوجوان شاعر عبدالغفار اور دیگر معززین علاقہ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا پیغام پہنچایا۔ تمام احباب نے اس کام کو کرنے کا عزم کیا اور آئندہ سر بندر میں پروگرام رکھنے کا عندیہ ظاہر کیا۔ نماز مغرب واپس گوادر میں ادا کی، بلوچی شاعری سے بھی لطف اندوز ہوئے۔

رات آٹھ بجے گاڑی گوادر سے کراچی کے لئے روانہ ہوئی اور اگلے روز بروز ہفتہ صبح ۵ بجے کراچی یوسف گوٹھ ٹرمینل پہنچ گئے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے سفر کو بحرمت حضور نبی کریم ﷺ قبول فرماکر دارین کی سعادت نصیب فرمائے، ان تمام علاقوں میں ختم نبوت کی بہاریں قائم فرمائے۔ آمین! (مولانا قاضی احسان احمد) (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵/جنوری ۲۰۱۴ء ص۱۹،۲۰)

تونسہ میں دو قادیانیوں کا قبولِ اسلام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان میں ہمارے نمائندے کے مطابق بزدار کے سلطان احمد ولد افضل علی اور محمد افضل ولد محمد خان قوم بلوچ نے بزدار کے مولانا محمد بخش بزدار کے ہاتھ پر قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کرلیا۔ یہ دونوں آپس

میں چچازاد بھائی ہیں، اس علاقہ کی قادیانی عبادت گاہ کے متولی تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک وفد جس میں مولانا عبدالعزیز لاشاری، مولانا محمد اقبال مبلغ ختم نبوت، مولانا امان اللہ قیصرانی امیر جمعیت علماء اسلام تحصیل تونسہ شریف دیگر معززین علاقہ نے جا کر ان نو مسلموں کو مبارک باد دی۔ مولانا عبدالعزیز لاشاری نے تفصیل بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ان دونوں حضرات کی اولاد، بھائی، بیوی اور بچے پہلے سے ہی مسلمان تھے، مگر یہ دونوں باضد تھے جب انہوں نے مسلمان ہونے کا اعلان کیا تو ان کا ایک بھائی جو ضلع لیہ میں قادیانی ہے، ان نومسلم بزرگوں کو آ کر دوبارہ قادیانی بنانے کی کوشش کرتا رہا، مگر یہ ثابت قدم رہے اور قادیانی بھائی کو دعوتِ اسلام دی اور اس پر مرزا قادیانی کے مکروفریب واضح کئے۔ محمد افضل کے ایک بیٹے نے بتایا کہ ہم اپنے بزرگوں کو اکثر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر پڑھاتے تھے، جن کی بدولت اللہ پاک نے ان کو ہدایت عطاء فرمائی، الحمدللہ! تحصیل تونسہ شریف بستی بزدار میں قادیانی جماعت کا تخم ہی ختم ہوگیا۔ اس پسماندہ علاقہ میں امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولانا لال حسین اختر اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین دعوت وتبلیغ کا کام ہمیشہ کرتے رہے۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی مؤرخہ ۲۳ تا ۲۸ رفروری ۲۰۱۳ء ص ۲۵)

قادیانی سربراہ مرزا مسرور احمد کے رضاعی بھتیجے جناب شمس الدین کا قبول اسلام

یہ عشق نہیں آساں بس اتنا سمجھ لیجئے
اک آگ کا دریا ہے اور ڈوب کے جانا ہے

محترم شمس الدین صاحب وہ خوش نصیب انسان ہیں جو عرصہ دراز قادیانیت کی پرفریب راہوں پر بھٹکنے کے بعد حق وصداقت کی فطری اور حقیقی جستجو لئے اسلام کی دہلیز تک پہنچے اور روشنی ونور کی بستی میں داخل ہوگئے اور قبول اسلام کے بعد پہلا انعام خداوندی زیارت بیت اللہ شریف کی صورت میں ملا۔ گنبد خضریٰ کی ٹھنڈی چھاؤں میں پیارے آقاء دوجہاں ﷺ کے قدموں میں کھڑے ہوکر درود وسلام پڑھنے کی انہیں اور ان کی اہلیہ کو سعادت نصیب ہوئی۔ یہاں یہ بات کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ جو لوگ پیدائشی مسلمان ہیں وہ شاید ان لوگوں کی عظمت کردار کو نہ سمجھ سکیں۔ جنہوں نے اپنے مذہب قادیانیت کو ترک کر کے اسلام قبول کیا۔ مذہب ترک کرنا کوئی معمولی واقعہ نہیں اور نہ یہ لباس بدلنا، گھر بدلنا، ملک بدلنا جیسا کوئی عمل ہے۔ بلکہ ترک مذہب کرنے والا کبھی اپنے ماحول سے بغاوت کرتا ہے۔ کبھی اسے اپنے والدین چھوڑنا پڑتے ہیں۔ کبھی وہ اپنے دوستوں کو دشمنوں میں بدلتے دیکھتا ہے۔ کبھی عزیز واقارب کی موجودگی میں تنہائی کا عذاب محسوس کرتا ہے، کبھی اسے ایمان کی خاطر اپنے مفادات کو پس پشت ڈالنا پڑتا ہے اور کبھی زندگی سے محرومی کی سزا بھی ملتی ہے اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ انتہائی اخلاص ومحبت کے ساتھ اسلام قبول کرتا ہے اور اپنا سب کچھ چھوڑ کر پرخار وادیوں میں عزیمت کی منزلیں طے کرتا ہوا آبلہ پا، اسلام کی وادی امن میں پہنچتا ہے تو یہاں کچھ لوگ اس پر شک وشبہ کا اظہار کرتے ہیں۔ اس کے ہر عمل کو ایک مخصوص زاویے سے جانچتے ہیں اور دیکھتے ہیں۔ یہ بات ان متلاشیان حق کے لئے سب سے زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے۔ مگر مبارکباد کے مستحق ہیں یہ اہل عزیمت جو ہر پریشانی ومصیبت کا نہایت خندہ پیشانی سے مقابلہ کرتے ہیں۔ اللہ رب العزت قدم قدم پر ان کی مدد فرماتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے ایمان کے لئے کسی شہادت کے محتاج نہیں۔ بلکہ پورا معاشرہ، اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان کے ایمان کی گواہی دیتے ہیں۔

محترم شمس الدین ۱۹۷۴ء میں محلّہ فیکٹری چناب نگر میں پیدا ہوئے۔ موصوف کے والد حمید احمد مرزا مسرور احمد (سربراہ جماعت قادیانی) کے رضائی بھائی ہیں۔ محترم شمس الدین صاحب مرزا مسرور احمد کے رضائی بھتیجا ہیں۔ امید ہے کہ مرزا مسرور احمد محترم شمس الدین کے بھتیجا ہونے کا انکار نہیں کریں گے۔

محترم شمس الدین نے ابتدائی تعلیم چناب نگر میں حاصل کی۔ تین سال فضل عمر ہسپتال میں بھی خدمت سرانجام دے چکے ہیں۔

ملازمت کے سلسلہ میں آج کل عارضی طور پر لاہور مقیم ہیں۔محترم شمس الدین صاحب کے دادا فتح محمد کے دادا نے مرزاغلام احمد قادیانی کی بیعت کی تھی۔ جب وہ قادیان گئے تو مرزاغلام احمد قادیانی کے خادم نے پوچھا کہ آپ دور سے پیدل آئے ہیں۔کھانا کھالو۔انہوں نے کہہ دیا کہ ہمیں بھوک نہیں ہے۔کچھ دیر بعد پھر پوچھا کہ کھانا کھاؤ گے۔انہوں نے پھرانکار کیا کہ ہمیں بھوک نہیں ہے۔کچھ دیر بعد مرزاغلام احمد قادیانی مہمان خانے میں خود آئے اور کہا کہ مجھے اللہ نے خبر دی ہے کہ آپ کو بھوک لگی ہوئی ہے۔آپ کھانا کھالیں۔فتح محمد کے دادا نے کھانا کھا کر مرزاغلام احمد قادیانی کی بیعت کر لی کہ مرزا قادیانی کو ہماری بھوک کا غیب کے ذریعہ پتہ چل گیا ہے کہ انہیں بھوک لگی ہوئی ہے۔ جب کہ مرزا قادیانی کے خادم نے پہلے پوچھ لیا تھا کہ آپ کہاں سے آئے ہیں اور یہاں پہنچنے میں کتنا وقت لگا ہے اور خادم نے مرزا قادیانی کو بتادیا تھا۔اتنی دور سے مہمان آئے ہیں اور کھانا نہیں کھاتے۔مرزا قادیانی نے اپنے اندازے کوغیب کی خبر میں تبدیل کرلیا۔ان کی سادگی مرزا قادیانی کی عیّاری کے کام آگئی۔یوں محترم شمس الدین صاحب کے آباؤ اجداد قادیانی ہوئے۔(اس بات کے راوی موصوف کے اہل خانہ ہیں) راقم (ماسٹرعبدالقیوم سرگودھا) ۱۷رفروری ۲۰۱۳ء محترم عرفان محمود برق صاحب اور محمد ظفر اللہ رانجھہ (للیانی) کی معیت میں محترم شمس الدین صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔قبول اسلام کی مبارک باددی اور قادیانیت ترک کرنے کا سبب معلوم کیا۔

محترم شمس الدین صاحب نے بتایا کہ میری پیدائش قادیانی ماں باپ کے گھر ہوئی۔میری فیملی کے تمام افراد سوائے میری اہلیہ کے قادیانی ہیں۔میں اور میری اہلیہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اکٹھے اسلام قبول کیا ہے۔بدقسمتی سے میرے آباؤ اجداد مرزاغلام احمد قادیانی کی حقیقت کے بارے کچھ جانے بغیر قادیانیت کو قبول کر بیٹھے۔انہیں بتایا گیا تھا کہ یہ ’’اسلام‘‘ کی اصلاح کے لئے آسمانی دعوت ہے اور مرزاغلام احمد کی صورت میں مسیح موعود اور مہدی موعود ظاہر ہوگئے ہیں۔میرا بھی یہی عقیدہ تھا کہ قادیانیت ہی صحیح اسلام ہے اور قادیانی ہی سچے مسلمان ہیں اور دوسرے لوگ کافر، دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ہم مرزائیت کے بارے میں صرف مرزائی علماء کی تحریرات پڑھا کرتے تھے۔چنانچہ یہ نظریہ پختہ ہوتا گیا کہ قادیانی ہونے کی حیثیت سے ہم ہی حق پر ہیں اور جولوگ مرزاغلام احمد، مسیح موعود اور مہدی موعود پر ایمان نہیں لاتے وہ باطل پر ہیں۔میں نے مرزائیت کے بارے مرزائی لٹریچر ہی پڑھا تھا۔مسلمانوں نے مرزائیت کے بارے میں جو کچھ تحریر کیا ہے وہ میرے علم میں نہیں تھا۔اللہ رب العزت جب کسی انسان پر خاص فضل وکرم کرتا ہے تو اسے دین اسلام کا علم عطاء فرماتا ہے۔میری ہدایت کا ذریعہ بخاری شریف اور مسلم شریف اور مسند ابی یعلیٰ موصلی کی احادیث بنیں۔حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔یقیناً ابن مریم تم میں حاکم عادل ہوکر اتریں گے۔پس صلیب توڑیں گے۔خنزیر کو قتل کریں گے۔جنگ ختم کردیں گے۔مال کی اس قدر کثرت ہوجائے گی کہ اسے کوئی قبول نہ کرے گا۔یہاں تک کہ دنیا اور دنیا بھر کے سب مال ومتاع سے ایک سجدہ اچھا معلوم ہوگا۔ (صحیح بخاری ج۱ص۴۹۰)

نوٹ: ’’مسلمانوں کے لئے صحیح بخاری نہایت متبرک اور مفید کتاب ہے۔‘‘ (کشتی نوح ص۶۰، خزائن ج۱۹ص۶۵)

جب میں نے اس حدیث مبارکہ کو پڑھا تو میں سوچ میں پڑ گیا کہ میرے آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ قسم کھائے بغیر بھی کوئی بات فرمادیں تو درست ہوتی ہے۔اس کو ماننا ہمارے لئے ضروری ہوتا ہے اور اس حدیث مبارکہ میں میرے پیارے نبی ﷺ قسم اٹھا کر فرمارہے ہیں اور ساتھ تاکید بھی فرمارہے ہیں۔قسم اس وقت اٹھائی جاتی ہے جب کوئی بات عقلاً ماننا محال ہو۔یقین دہانی کی آخری حد ہوتی ہے۔جب کوئی عام مسلمان بھی قسم کھا کر بات کرتا ہے تو ہم فوراً مان جاتے ہیں اور اس خبر یا بات میں کوئی اشتباہ نہیں رہتا۔ہم اس مسلمان کی

بات مان لیتے ہیں اور اس حدیث مبارکہ میں آقائے دو جہان نبی کریم ﷺ قسم اور تاکید سے بات فرما رہے ہیں کہ ’’(عیسیٰ) ابن مریم تم میں حاکم عادل ہو کر اتریں گے۔‘‘ آپ ﷺ کے فرمان کی وجہ سے ہم نے قرآن مجید کو قرآن مجید مانا ہے۔ جب کہ ہم نے خود اس کو اترتے نہیں دیکھا۔ دوسری آسمانی کتابوں کو مانا ہے۔ ان کو بھی اترتے نہیں دیکھا۔ جنت کو بغیر دیکھے مانا، دوزخ کو بغیر دیکھے مانا، فرشتوں کو مانا۔ علاوہ اس کے جو بھی ہمیں کوئی شخص یقینی خبر دیتا ہے تو ہم مان لیتے ہیں۔ جب میں اور میری اہلیہ نے اس حدیث شریف پر غور وفکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے دلوں کو ایمانی دولت سے منور کر دیا۔ رفتہ رفتہ میرے دل میں قادیانیت کے خلاف شکوک وشبہات پیدا ہونے لگے اور آہستہ آہستہ ہمارے دل سے قادیانیت نکلنے لگی۔ پہلے قادیانیت کی حقانیت پر سو فیصد یقین تھا تو اب مسلسل میرا یقین کم ہونا شروع ہوا۔ پھر میں نے خالی الذہن ہو کر اسلامی لٹریچر کا مطالعہ شروع کیا۔ دوسری حدیث مبارکہ پڑھی جو کہ مسلم شریف میں ہے: ’’حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ضرور ابن مریم (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) فج روحاء (مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام) کی گھاٹی میں حج یا عمرہ یا دونوں کی لبیک پکاریں گے ایک ساتھ۔‘‘

(مسلم شریف جلد اوّل ص ۳۱۶)

مرزا قادیانی کے نزدیک بھی یہ حدیث ۱۸۹۱ء تک درست تھی۔ (ازالہ اوہام ص ۸۸۴، خزائن ج ۳ ص ۵۸۲)

اس حدیث مبارکہ میں بھی حضور نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا کر فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ضرور بہ ضرور تشریف لائیں گے۔ قسم کے بارے میں مرزا قادیانی کا فیصلہ بھی سن لیجئے۔ جو بات قسم اٹھا کر کہی جائے اس سے صرف ظاہر معنی مراد لئے جاتے ہیں وہاں تاویل یا استثناء نہیں ہوتا۔ مرزا قادیانی نے خود یہ اصول بیان کیا۔

ترجمہ: ’’اور قسم کھا کر کوئی بات کہنا اس پر دلالت کرتا ہے کہ کہی ہوئی بات ظاہر پر محمول ہے۔ اس میں نہ کوئی تاویل ہے اور نہ کوئی استثناء۔ ورنہ قسم کھانے کا کیا فائدہ ہے۔‘‘ (حمامتہ البشریٰ ص ۱۴ حاشیہ، خزائن ج ۷ ص ۱۹۲)

تیسری حدیث مبارکہ (حافظ ابویعلیٰ موصلی ۳۰۷ھ) ترجمہ: ’’قسم اس ذات عالی کی جس کے قبضے میں ابوالقاسم (ﷺ) کی جان ہے۔ عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) ضرور اتریں گے امام ہو کر، منصف ہو کر، حکم بن کر، عدل کرنے والے پھر آپ (علیہ السلام) عیسیٰ میری قبر پر آئیں گے اور فرمائیں گے کہ اے محمد (سلام ہو تم پر) تو میں ضرور جواب دوں گا۔‘‘ (مسند ابی یعلیٰ ج ۶ ص ۱۰۱)

ان تینوں احادیث کو جب میں نے غور وفکر سے پڑھا تو میرا یقین مزید پختہ ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تین بار قسم کھا کر تاکید فرما رہے ہیں۔ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہی دوبارہ نازل ہوں گے۔ دوسری طرف مرزا قادیانی قسمیں کھا کر کہہ رہے ہیں۔ حق کی قسم ابن مریم فوت ہو گیا ہے۔ دوبارہ نہیں آئے گا۔ مرزا قادیانی کا یہ بیان بھی میرے سامنے تھا۔ ’’کہ یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مسیح ابن مریم کے آنے کی پیش گوئی ایک اوّل درجہ کی پیش گوئی ہے۔ جس کو سب نے باتفاق قبول کر لیا اور جس قدر صحاح میں پیش گوئیاں لکھی گئی ہیں۔ کوئی پیش گوئی اس کے ہم پلہ اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی تواتر کا اوّل درجہ اس کو حاصل ہے۔ انجیل بھی اس کی مصدق ہے۔ اب اس قدر ثبوت پر پانی پھیرنا اور یہ کہنا کہ یہ تمام حدیثیں موضوع ہیں۔ درحقیقت ان لوگوں کا کام ہے جن کو خدا تعالیٰ نے بصیرت دینی اور حق شناسی سے کچھ بھی حصہ بخرہ نہیں دیا۔‘‘ (ازالہ اوہام ص ۵۵۷، خزائن ج ۳ ص ۴۰۰)

مرزا قادیانی کے دونوں بیانات میں کتنا تضاد ہے۔ بھلا جو کسی جھوٹ کو قسم کھا کر بیان کرے اس سے بڑا ملعون کون ہو سکتا ہے؟ اس پر خدا، رسول (ﷺ) کی اور تمام کائنات کی لعنت برستی ہے۔ مرزا قادیانی یہ بھی کہتے ہیں۔ سچے کے کلام میں تضاد نہیں ہوا کرتا اور

جھوٹ بولنا نجاست خوری ہے۔ کائنات کا وہ سب سے عظیم فرد خاتم الانبیاءﷺ جو صدق وراستی کا پیکر تھا جس نے کبھی کسی کافر سے بھی جھوٹ نہ بولا تھا۔ وہ عظیم ہستی جو مخالفین میں بھی امین وصادق کے عظیم الشان لقب سے معروف تھی، اس نے قسم اٹھا کر فرمایا تھا کہ: ’’اس ذات برحق کی قسم کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ عنقریب تم میں مریم صدیقہ کے فرزند ارجمند لازماً نازل ہوں گے۔‘‘

(بخاری، مسلم وغیرہ)

ایک طرف اس عظیم ہستی کی قسم اور حلف وتاکید اور دوسری طرف مرزا قادیانی صاحب کا اپنا ’’الہام‘‘ کیا دونوں میں کوئی تقابل اور توازن ہے؟ واضح حقیقت کو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے میں سمجھ گیا کہ صادق وامینﷺ کے مقابلہ میں مرزا قادیانی کی کیا وقعت ہے؟ مرزا قادیانی نے اپنا (عقیدہ حیات مسیح، نزول مسیح) قرآن وحدیث سے نہیں بدلا۔ بلکہ اپنے خاص الہام سے بدلا۔ قرآن وحدیث کے مقابلے میں کسی کے الہام کی کیا وقعت ہے؟ قرآن وحدیث کا مخالف الہام شیطانی ہوسکتا ہے۔ رحمانی نہیں ہوسکتا۔ قرآن کے مفہوم کو بدلنے والا جماعت مسلمین سے خارج ہے۔ مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ’’جب تک مجھے خدا نے اس طرف توجہ نہ دی اور بار بار نہ سمجھایا کہ تو مسیح موعود ہے اور عیسیٰ فوت ہوگیا ہے۔ تب تک میں اسی عقیدہ (نزول مسیح) پر قائم تھا۔ جو تم لوگوں کا عقیدہ ہے۔‘‘

(اعجاز احمدی ص۶، خزائن ج۱۹ ص۱۱۳)

اگر وفات مسیح اور عدم نزول کا عقیدہ قرآن مجید میں ہوتا۔ سب سے پہلے قرآن مجید اس کا اعلان کرتا۔ معلم اعظم محمد رسول اللہﷺ قرآن مجید کو سمجھنے اور سمجھانے والے وہ اعلان فرمادیتے اور تیس آیات قرآنی کی نشاندہی فرمادیتے۔ تیرہ سوسال کے مجددین کو بھی وفات عیسیٰ کی آیات نظر نہ آئیں۔ مرزا قادیانی کو ۱۸۹۱ء تک قرآن دانی کا دعویٰ ہونے کے باوجود ’’عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام‘‘ فوت ہوگئے ہیں کی تیس آیات نظر نہ آئیں۔ چودھویں صدی میں مرزا قادیانی کو قرآن مخالف الہام ہونے شروع ہوئے کہ عیسیٰ بن مریم فوت ہوگئے۔ ان الہامات کی کیا وقعت ہوگی؟

مزید مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ’’یہ تو ایک سرّ الٰہی اور بھید کی بات تھی جو آج سے قبل کسی پر بھی منکشف نہ ہوئی تھی۔ نہ نبی (ﷺ) پر نہ صحابہؓ اور آئمہ دین پر، نہ قرآن میں نہ حدیث میں۔ بلکہ یہ تو ایک سرّ مکتوم تھا۔ جسے اب خدا نے صرف اور صرف مجھ پر ہی منکشف فرمایا۔‘‘

(اتمام الحجہ ص۲، خزائن ج۸ ص۲۷۵)

مرزائیت کو سمجھنے میں ازالہ اوہام کی مندرجہ ذیل عبارت نے میری بھرپور راہنمائی کی۔ مرزائی حضرات! اس عبارت پر غور وفکر کریں تو ان شاء اللہ بہت فائدہ ہوگا۔ مرزا قادیانی لکھتے ہیں۔ (خلاصہ عبارت مرزا قادیانی) ابن مریم اور دجال اور یاجوج ماجوج کی حقیقت کاملہ آنحضرتﷺ پر منکشف نہ ہوئی۔ چونکہ سامنے کوئی نمونہ نہ تھا۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۶۹۲، خزائن ج۳ ص۴۷۳)

اور اب مرزا قادیانی پر وہ ہو بہو منکشف ہوگئی۔

مرزا قادیانی کو یہ بات بھی مسلم ہے کہ رسول اللہﷺ پر ابن مریم، دجال، یاجوج ماجوج کی حقیقت ہو بہو منکشف نہ ہوئی اور کما حقہ اسے نہ سمجھے۔ بلکہ ان کی حقیقت سمجھنے میں اجتہادی غلطی رہی اور مرزا قادیانی نے کماحقہ سمجھ لیا اور ان پر امور مذکورہ کی حقیقت کاملہ منکشف نہ ہوئی۔’’اب نزاع صرف مندرجہ ذیل امور میں ہے۔ (۱) کیا یہ اجتہادی امور ہیں؟ (۲) انبیاء سے اجتہادی امور میں غلطی ہوسکتی ہے؟ (۳) ان امور میں اگر مرزا قادیانی کا علم باوجود امتی ہونے کے رسول اللہﷺ پر بڑھ جائے تو آنحضرتﷺ کی کوئی تنقیص وتوہین نہیں؟

ابن مریم اور دجال، یاجوج ماجوج کا علم امور اعتقادیہ میں سے ہے، نہ کہ اجتہادیہ میں سے۔ ہر مسلمان اس سے واقف ہے۔

علامات قیامت امور دینیہ، ایمانیہ میں سے ہے۔ مرزا قادیانی کا بھی اتفاق ہے کہ امور دینیہ ایمانیہ میں انبیاء کرام غلطی سے پاک ہوتے ہیں اور خطا کی گنجائش نہیں ہوتی۔ مرزا قادیانی کی عبارت ملاحظہ ہو:''لیکن امور دینیہ میں اس خطاء کی گنجائش نہیں ہوتی۔ کیونکہ ان کی تبلیغ میں من جانب اللہ بڑا اہتمام ہوتا ہے۔'' (ازالہ اوہام ص۶۹۱، خزائن ج۳ ص۴۷۲)

مرزا قادیانی صاحب کے مسلم بزرگ علامہ عبدالوہاب شعرانی کا فیصلہ سنئے۔ ترجمہ:''یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا نزول آسمان سے کتاب وسنت سے ثابت ہے۔ حق یہی ہے، عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اسی جسد عنصری کے ساتھ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے اور اس پر ایمان لانا واجب ہے۔'' (الیواقیت والجواہر)

لہٰذا یہ تمام مذکورہ امور دینیہ ایمانیہ ہیں۔ جن سے کسی قسم کی اجتہادی غلطی ناممکن ہے اور ان امور میں کسی امتی کا علم نبی ﷺ سے زیادہ ماننا کھلا کفر ہے۔ کیونکہ یہ امور غیبیہ سوائے وحی ربانی کے عقل سے معلوم ہی نہیں ہوسکتے اور سید الانبیاء ﷺ اگر ان امور غیبیہ اور اس وحی کو سمجھنے میں غلطی کریں تو اصلاح پھر کون کرے گا۔ ان امور میں مرزا قادیانی کا علم رسول اللہ ﷺ سے زیادہ ماننا کلمہ کے دوسرے حصے کا (محمد رسول اللہ ﷺ) انکار ہے جو کہ سارے دین کا انکار ہے۔ دوسری بات اگر انبیاء کرام سے خدانخواستہ اجتہادی لغزش ہو تو وہ اس پر قائم نہیں رہتے۔ حفاظت الٰہی ان کو کسی غلطی پر باقی نہیں چھوڑتی۔ بلکہ من جانب اللہ انہیں اس پر متنبہ کر دیا جاتا ہے۔ کسی امتی کا علم حضور ﷺ سے زیادہ ہونا ناممکن ہے۔ ہمارے آقا مولا اعلم الاوّلین والآخرین پر مرزا قادیانی کا یہ محض بہتان اور اتہام صریح ہے کہ:''ابن مریم، دجال، یاجوج ماجوج کی موبمو حقیقت منکشف نہ ہوئی اور نہ وحی الٰہی نے اس کی عمیق تہ کا پتا دیا۔''

مرزا قادیانی کی ایک اور عبارت ملاحظہ ہو:''مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتایا گیا کہ نزول اپنے اصل مفہوم کے لحاظ سے حق ہے۔ لیکن مسلمان (تیرہ صدیوں کے) اس کی حقیقت کو نہیں سمجھ سکے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ اس کو پردہ اخفاء میں رکھنے کا تھا۔ پس اللہ کا فیصلہ غالب آیا اور لوگوں کے ذہنوں کو اس مسئلہ کی حقیقت روحانیہ سے خیالات جسمانیہ کی طرف پھیر دیا اور وہ اسی پر قانع ہوگئے اور یہ مسئلہ پردہ اخفاء میں رہا۔ جیسے کہ دانہ خوشے میں چھپا ہوتا ہے۔ کئی صدیوں (تیرہ صدیوں) تک حتیٰ کہ ہمارا زمانہ آگیا...... پس اللہ تعالیٰ نے اس بات (نزول عیسیٰ) کی حقیقت کو ہم پر منکشف کیا۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص۵۵۲، ۵۵۳، خزائن ج۵ ص۵۵۲، ۵۵۳)

حضور نبی کریم ﷺ احادیث مبارکہ میں قسم کھا رہے ہیں اور تاکید سے فرما رہے ہیں کہ عیسیٰ ابن مریم ضرور بہ ضرور نازل ہوں گے۔ مسیح ابن مریم ہی دوبارہ نازل ہوں گے نہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی ابن چراغ بی بی اور نہ ہی اس سے مراد''مثیل مسیح'' ہے۔ آنحضرت ﷺ احادیث میں قسم کھا رہے ہیں کہ ابن مریم نازل ہوں گے اور مرزا قادیانی بھی قسم کھا کر کہتا ہے۔ میں وہی مسیح موعود ہوں۔ یہاں قابل غور بات یہ ہے کہ ایک مسلمان کو کس کی بات پر اعتماد کرنا چاہئے؟ آنحضرت ﷺ کی خبر پر یا مرزا قادیانی کی خبر پر؟

احادیث مبارکہ سے واضح ہو چکا ہے کہ آنے والے مسیح کا نام''عیسیٰ'' ہوگا۔ جب کہ مرزا قادیانی کا نام''غلام احمد'' تھا۔ کہاں ''غلام احمد'' اور کہاں''عیسیٰ'' فرق صاف ظاہر ہے۔ مسیح علیہ السلام کی والدہ کا نام مریم صدیقہ ہے۔ جب کہ مرزا کی والدہ کا نام''چراغ بی بی'' مسیح علیہ السلام نازل ہوں گے جب کہ مرزا قادیانی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ آنے والا مسیح مرزا قادیانی نہ ہوا۔ بلکہ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام آنے والے مسیح ہیں۔ مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے نزول عیسیٰ علیہ السلام کی حقیقت حضور نبی کریم ﷺ اور تیرہ صدیوں کے مسلمانوں (پہلی صدی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں) سے چھپائے رکھی اور صرف مجھ پر منکشف کی۔ کذب اور دجل کی اپنی مثال آپ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جتنے انبیاء کرام دنیا میں انسانوں کی ہدایت وراہنمائی کے لئے بھیجے انہوں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے میں سستی

نہیں کی۔ مرزا قادیانی چونکہ خود انگریزی کوشش سے ’’نبی‘‘ بنے ہیں اور ان کی ’’نبوت‘‘ کسبی (کوشش سے) ہے اور حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تک سب انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوت وہبی (من اللہ) ہے۔ شاید اس لئے مرزا قادیانی نے اپنا عقیدہ ۱۰سال تک چھپائے رکھا اور وحی کے باوجود اپنا عقیدہ نہیں بدلا اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے رہے کہ ’’اخفاء کرنا میرے نزدیک گناہ ہے اور کمینے آدمیوں کی عادت ہے۔‘‘ (الاستفتاء ص۳۶، خزائن ج۲۲ ص۶۵۷)

اب قادیانی بتائیں کہ اللہ کے حکم کو چھپانے والا کون ہوتا ہے؟ مرزا قادیانی تسلیم کرتے ہیں کہ یہ بھید شروع میں کسی پر نہ کھلا اور یہ رمز کسی کی سمجھ میں نہیں آیا۔ تمام لوگ اس سے بے خبر رہے۔

’’میرے دعویٰ کی بنیاد انہیں الہامات سے پڑی اور انہیں میں خدا نے میرا نام عیسیٰ رکھا اور جو مسیح موعود کے حق میں آیتیں تھیں وہ میرے حق میں بیان کردیں۔ اگر علماء کو خبر ہوتی کہ ان الہامات سے تو اس شخص کا مسیح ہونا ثابت ہوتا ہے تو وہ کبھی ان کو قبول نہ کرتے۔ یہ خدا کی قدرت ہے کہ انہوں نے قبول کرلیا اور اس پیچ میں پھنس گئے۔‘‘ (اربعین نمبر۲ ص۲۱، خزائن ج۱۷ ص۳۶۹)

مرزا قادیانی کہتے ہیں۔ آمد مسیح کے بارے میں قرآن مجید کی ایک دو نہیں بلکہ کئی آیات تھیں۔ اب ان کا مصداق مسیح ابن مریم نہیں رہے۔ بلکہ ان کا مصداق اب میں غلام احمد ابن چراغ بی بی ہوگیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ بن مریم کو اس مقام سے فارغ کر کے مجھے اس پر فائز کردیا ہے۔ (العیاذ باللہ) کتنی حماقت آمیز گپ ہے۔ پہلے تو ازروئے قرآن اسی مسیح نے آنا تھا جو مریم صدیقہ علیہا السلام کے فرزند تھے۔ مگر اب ان آیات کا مصداق وہ نہیں رہے۔ بلکہ خدا نے مجھے ان آیات کا مصداق بنادیا ہے۔ کیا کبھی ایسا ہونا ممکن ہے؟ کہ کسی آیت کا مصداق ہی بدل جائے۔ یہ بات ناممکن ہے۔ حضرت مسیح کے مصداق کی تبدیلی کی بات کرنا جہالت آمیز گپ ہے۔ دوسری بات مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ میرے مسیح موعود ہونے کی بنیاد انہی الہامات سے پڑی۔ گویا مرزا قادیانی اعتراف کرتے ہیں کہ وہ قرآن وحدیث کی بنیاد پر مسیح موعود نہیں بلکہ اپنے الہامات کی بناء پر مسیح موعود ہیں۔ دجل وفریب کی حد ہے۔ دعویٰ میں تاخیر وہ بھی سوچ سمجھے منصوبہ سے کر رہے ہیں۔ اگر وہ الہامات اپنے وقت پر ظاہر کئے جاتے تو لوگ مرزا قادیانی کے پیچ میں نہ پھنستے۔ نبی کا کردار ایسا نہیں ہوتا کہ دھوکہ دہی سے کام لے۔ اللہ تعالیٰ سب کو سمجھ عطاء فرمائے کہ قادیانیت کس قدر دھوکہ اور فریب ہے۔ سادہ لوح لوگ لاعلمی سے پھنس جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے اور قادیانیت سے نکلنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: ’’بے شک اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا اور جماعت پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے اور جو کوئی اس سے جدا ہوگا وہ دوزخ میں جاگرے گا۔‘‘ (ترمذی شریف)

جماعت بمعنی ’’اجتماعی وحدت‘‘ لہٰذا امت مسلمہ بحیثیت مجموعی بے دین اور گمراہ نہیں ہوسکتی۔ اس طرح تمام محدثین، مفسرین، مجددین اور اکابرین امت اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور اخیر زمانہ میں نازل ہوں گے۔ جیسا کہ قرآن مجید اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے۔ خود مرزا غلام احمد قادیانی کا کہنا ہے: ’’ان المسیح ینزل من السماء بجمیع علومه‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص۴۰۹، خزائن ج۵ ص۴۰۹)

ترجمہ: یعنی عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے کامل علوم کے ساتھ نازل ہوں گے۔

جناب شمس الدین کی اپیل:

میں نہایت سنجیدگی اور خلوص کے ساتھ، میں ان سب لوگوں سے جو اسلام کی سچی محبت اور تلاش میں اب تک قادیانیت کو قبول کئے

ہوئے ہیں، اپیل کرتا ہوں کہ وہ اچھی طرح یہ سمجھ لیں کہ کسی اعتبار سے بھی قادیانیت اسلام نہیں ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اس کے بانی نے اس کو ’’احمدیت‘‘ کا نام دیا۔ یہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ شروع سے یہ ایک نیا مذہب ہے۔ علاوہ بریں قادیانیوں کے چند بنیادی عقائد اور اعمال قادیانیت کو اسلام سے بالکل جدا کر دیتے ہیں۔ اس لئے اس کے کٹر پیروؤں کو قرآن کے اس ارشاد کو یاد رکھنا چاہئے اور اس پر غور وفکر کر لینی چاہئے کہ جو بھی اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب کا طالب ہو تو اس سے وہ مذہب قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ خسارہ پانے والوں میں ہوگا۔ (قرآن مجید)

اللہ رب العزت سے دعاء ہے کہ حق کا بول بالا ہو۔ کفر کا منہ کالا ہو۔ میرے لئے دعاء کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے دین کی خدمت کی توفیق اور استقامت عطاء فرمائے اور شمس الدین اسم بامسمّٰی بنادے۔ آمین ثم آمین! (یعنی دین کا آفتاب دین کی روشنی پھیلانے والا، اسلام کی اشاعت کرنے والا بنادے)

خصوصی پیغام:

میرے وہ احباب جو کسی بھی وجہ سے قادیانیت کو ہی سچا اسلام سمجھے بیٹھے ہیں اور مرزا قادیانی کی واضح عبارات کی تاویلات کرتے کرتے تھکتے نہیں۔ ان سے میری خصوصی گزارش ہے۔ وہ اختلافی مسائل کو اس طرح سمجھنے کی کوشش کریں۔ جس طرح تیرہ صدیوں کے مجددین کرام نے سمجھا ہے۔ صحابہ کرامؓ، محدثین کرام نے سمجھا ہے۔ امید ہے پھر ان کو فیصلہ کرنے میں غلطی نہیں لگے گی۔ یک طرفہ دلائل سننے سے آپ کسی درست فیصلہ پر نہ پہنچ سکیں گے۔ آپ کا خیرخواہ: شمس الدین...... رابطہ کے لئے: 0303-34068314

شیخوپورہ کے قادیانی خاندان کے ۹؍افراد کا قبولِ اسلام

۱۱؍جون ۲۰۱۳ء بروز منگل ناصر محمود ولد فضل محمد، قوم مغل کی اہلیہ وفات پاگئی، اہلِ محلّہ نے اس گھرانے کے قادیانی ہونے کی شہادت دی، کیونکہ ناصر محمود کا والد قادیانی تھا، جس کی وجہ سے ناصر محمود کی اہلیہ کو علماء کرام نے متفقہ طور پر مسلمانوں کے قبرستان میں دفنانے کی اجازت نہ دی۔ ورثاء اپنے مسلمان ہونے کی یقین دہانی کرواتے رہے، لیکن اہل محلّہ نے کہا کہ باپ کے بعد اولاد نے رائج طریقہ کے مطابق قادیانیت سے توبہ اور اسلام کا باقاعدہ اعلان نہیں کیا تو وہ علماء کی دعوت پر ایسا کرنے پر تیار ہوگئے تاکہ آئندہ اس لیبل کی وجہ سے ہمیں آئینِ پاکستان کے مطابق اسلامی حقوق سے محروم نہ کیا جاسکے۔ چنانچہ ۱۲؍جون ۲۰۱۳ء بروز جمعرات بوقت نماز عصر جامع مسجد اقصیٰ اہلحدیث نزد ریلوے جنڈیالہ روڈ شیخوپورہ میں ناصر محمود ولد فضل محمد اور اس کے خاندان کے دیگر نو افراد نے نماز عصر کے بعد مسجد میں ہی تمام نمازیوں کی موجودگی میں مولانا قاری عزیز الرحمٰن عزیز کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور بآواز بلند شہادتین کا اقرار کیا اور گواہی دی کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد قیامت تک نبوت کا دعویٰ کرنے والا غلام احمد قادیانی سمیت کوئی بھی شخص کذاب اور لعین ہے اور اس کے پیروکار گمراہ اور کافر ہیں۔ اس موقع پر موجود بطور گواہ چند نمازیوں کے بھی دستخط لئے گئے۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶تا۲۲؍جولائی ۲۰۱۳ء ص۲۶)

شیخوپورہ میں ایک قادیانی خاتون کا قبول اسلام

حکیم یعقوب احمد قادیانی جو کہ خالد روڈ پر رہائش پذیر ہے۔ اس کی بیٹی مسماۃ نور صباء جو کہ رانا عاصم علی صاحب کے ایک پرائیویٹ سکول میں معلم تھیں۔ رانا عاصم علی صاحب اور محترمہ نور صباء صاحبہ کے مابین قادیانیت اور اسلام پر حلقہ پھلکا مباحثہ ہوتا رہتا تھا۔

محترمہ نورصباح صاحبہ کی دلچسپی کو دیکھتے ہوئے رانا عاصم علی صاحب نے مبلغ ختم نبوت ریاض احمد صاحب کو محترمہ کے اشکالات کو رفع کرنے کے لئے دعوت دی۔ انہوں نے دودن کی کوشش سے محترمہ کو قائل کیا کہ قادیانیت اور قادیانی دجل وفریب کا دوسرا نام ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کاذب اور جھوٹا ہے۔ مولانا ریاض احمد کے ساتھ قاری فہیم عابد اور مولانا محمد الیاس ناظم ضلع شیخوپورہ اور حافظ اظہر فاروق آباد بھی موجود تھے اور مسماۃ نورصباء نے قادیانیت پر لعنت بھیج کر حضرت محمد عربی ﷺ کے دامن عافیت سے وابستہ ہوگئی یہ سارا معاملہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی پیڈ پر تحریری طور پر موجود ہے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان ستمبر۲۰۱۳ء ص۵۵)

نامور سابق قادیانی رانا عظمت اللہ مجاہد ایڈووکیٹ کا قبول اسلام

’’چوہڑے کے گھر اور بادشاہ کے محل کا کیا موازنہ‘‘

بہت سارے لوگوں کے لئے یہ بات شاید عام ہو کہ جب سے قادیانیت امت مسلمہ کی طرف سے متفقہ طور پر غیرمسلم اور اقلیت تسلیم کی جاچکی ہے۔ تو اب ہم اس معرکہ ٔکفر واسلام سے سبکدوش ہوچکے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ امت مسلمہ نے قادیانیت کی زہر کو ہمیشہ بھرپور ختم کرنے کی کوشش کی اور ہر خاص وعام کو اس کے مہلک دجل اور اجتماعی نقصانات کو آشکارا کرنے کی کوشش کی۔ یہ فتنہ اپنی موت مرچکنے کے قریب ہے۔ لیکن روئے زمین پر یہ وہ وبائی زہر ہے جس کی غلاظت کے چھینٹے جس جس پر، جتنے جتنے اور جہاں جہاں پڑے۔ اس نے ایک وبائی شکل اختیار کر لی۔ شیطان کو ابن آدم کی گمراہی کے لئے جو وافر اور ارزاں سامان قادیانیت مہیا کرتی ہے۔ اس کی نظیر امت مسلمہ کی چودہ سو سالہ تاریخ میں نہیں ملتی۔ علمائے حقہ روز اول سے اپنی ذمہ داریاں ادا کر رہے ہیں۔ لیکن جب تک امت مسلمہ انفرادی حیثیت میں اس اجتماعی مسئلہ کو اپنا بنیادی مسئلہ نہیں سمجھتی اور اس فتنہ عظیمہ کو اپنے سر پر سوار کر کے قرآن وحدیث کے تریاق سے دھو نہیں ڈالتی۔ قادیانیت کی بدبونت نئے نام سے امت مسلمہ کے افراد کو گمراہ کرتی رہے گی۔

یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ اگر نفس کا بندہ محض دنیا کے لئے محنت کرے تو اس محنت کو شکل مل جاتی ہے اور یہ کیسے ممکن ہے کہ جس فتنہ کے خاتمہ کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد سب سے متقدر ہستی سیدنا صدیق اکبرؓ نے جو سعی جمیلہ فرمائی تھی اور کاذبان نبوت کا خاتمہ فرمایا تھا۔ اب یہ کیسے ممکن ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم النّبیین ماننے والے اگر یہ ذمہ داری ادا کریں تو رب ذوالجلال اسے آب یاری نہ بخشے۔ جہاں قادیانیت اپنے مہلک اثرات چھوڑتی ہے تو ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کا غیبی نظام ہدایت کے ساماں پیدا فرمادیتا ہے۔ علامہ اقبال نے انہی لوگوں کے بارے کہا تھا کہ:’’اگر کعبہ کے پاسبان اپنی ذمہ داری چھوڑ دیتے ہیں تو کبھی کبھار اسے اپنے پاسبان صنم خانے سے بھی مل جاتے ہیں۔‘‘

قادیانیت کے صنم خانے سے اٹھ کر سوئے ہدایت آنے والا رانا عظمت اللہ بھی انہی خوش بختوں میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے نور اسلام سے منور ومشرف کیا۔ توبہ اور رجوع الی اللہ کی توفیق بخشی۔ ابدی نار جہنم بننے والا ہمیشہ ہمیشہ خلد بریں میں جانے والا بن گیا۔ اپنے پیارے آقا دوجہاں ﷺ کے عشق ومحبت کی آگ اٹھی اور دائیں بائیں پھیلتی گئی۔ ایمان چمن میں بہار آئی تو خوشبوئیں دور دور تک پھیلتی گئیں۔ عقیدہ ختم نبوت کو مقصد حیات بنانے والوں کے گھروں میں جہاں گھی کے چراغ جلے تو وہیں قادیانیت کا کفرستان اس کی کاری ضرب سے محو حیرت ہوا۔ ان کے قبول اسلام کی روداد سوائے اس کے کچھ نہیں ہے کہ:’’گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے‘‘

رانا عظمت اللہ قادیانی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ان کے پردادا نے قادیانیت کو قبول کیا۔ پھر یہ سرطان (نہایت تکلیف دہ اور مہلک پھوڑا) سارے خاندان میں پھیل گیا اور اس نے وبائی شکل اختیار کر لی۔ نسل درنسل منتقل ہوتا رہا۔ رانا عظمت اللہ پر بھی اس کا شدید

حملہ ہوا۔مگر بچانے والا بہت بڑا ہے۔اس نے اپنے فضل وکرم سے بچا کر گلشن اسلام میں پہنچا دیا۔

رانا عظمت اللہ سے میری ملاقات بھائی ریاست علی نمبردار پیلو وینس کی موجودگی میں محترم شمس الدین (جو کہ موجودہ قادیانی جانشین مرزا مسرور احمد کے رضاعی بھتیجا ہیں) کے مکان پر ہوئی۔رانا صاحب نے قبول اسلام کی روداد بیان کرتے ہوئے بتایا کہ:''میں نے چک نمبر۱۰۹ر،ب، جڑانوالہ قادیانی گھرانے میں آنکھ کھولی۔بدقسمتی سے میرے پردادا نے اس سرطان کو سوچے سمجھے بغیر قبول کیا تھا۔ پھر یہ سرطان پھیلتا پھیلتا نسل درنسل مجھے بھی ورثہ میں ملا۔اس چک کو میرے آباؤاجداد نے ہی آباد کیا۔جب میں نے ہوش سنبھالا تو مجھے معلوم ہوا کہ میرے والدین اور خاندان کے دوسرے لوگ بھی قادیانی ہیں اور ہمارا دوسرے مسلمانوں سے دینی اور دنیوی کوئی تعلق نہیں ہے۔ہم مسلمانوں کی نماز جنازہ پڑھنا حرام سمجھتے تھے۔مسلمانوں کی غم وخوشی میں شرکت حرام سمجھتے تھے۔مجھے یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی تھی کہ مسلمانوں کی مسجد نمازیوں سے بھری ہوتی تھی اور کردار کے لحاظ سے بھی بہت اچھے تھے اور ہماری عبادت گاہ میں بہت تھوڑے نمازی ہوتے تھے اور ہمارے نمازیوں کی اکثریت بدکردار تھی۔ہماری عبادت گاہ کے قریب آم اور مالٹے کے باغات تھے۔ہماری عبادت گاہ کا مؤذن اذان دے کر کبھی کبھی باغ سے مالٹے چوری کرتا اور مالٹے گھر رکھنے کے بعد باجماعت نماز ادا کرتا۔ایک دن آم چوری کرتا ہوا پکڑا گیا۔جس سے ہماری جماعت کو بہت شرمندگی اٹھانی پڑی۔

محترم منظور احمد صاحب میرے مخلص دوست تھے اور مخلص مسلمان بھی تھے اور رشتہ دار بھی تھے۔اتفاق سے ہم دونوں کسی کام کے سلسلہ میں فیصل آباد گئے۔منظور احمد صاحب نے وہاں ایک بزرگ سے میری ملاقات کروائی۔اس بزرگ نے مجھے گلے لگا کر پوچھا کہ کیا آپ کے دل میں پیارے آقا محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت ہے۔میں نے جواب دیا ساری دنیا جہاں سے زیادہ محبت ہے۔انہوں نے نصیحت کی کہ:''اس بات پر قائم رہنا'' اللہ تعالیٰ آپ کو دین ودنیا میں کامیاب کرے گا۔ان بزرگوں کی یہ بات میرے دل میں گھر کر گئی۔ ہر آئے دن میرے دل میں اپنے پیارے آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت بڑھتی گئی۔مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائیت سے میں دور ہوتا گیا۔ مرزائیت کے تمام عیوب میرے سامنے آئینہ کی طرح تھے۔مگر قادیانیت چھوڑنے کی ہمت نہیں پڑ رہی تھی۔

فیصل آباد میں میرے اور دوست احباب بھی تھے۔قادیانی جماعت نے جاسوسی کے لئے مختلف مساجد میں ہماری ڈیوٹیاں لگا رکھی تھیں کہ جمعہ کی نماز پڑھ کر دوبارہ اپنی نماز پڑھنا۔علماء کرام کی تقاریر نوٹ کرنا کہ ہماری جماعت کے بارے کیا کہتے ہیں۔تاہم پوری طرح جاسوسی کرتے اور اپنی جماعت کو رپورٹ دیتے تھے۔

ایک دفعہ میں گھر آیا کہ کیا دیکھتا ہوں کہ ''عقیدہ ختم نبوت'' کے عنوان کی ایک کتاب ہمارے گھر پڑی ہے۔ایسی کتاب میں نے زندگی میں پہلی بار دیکھی تھی۔مسلمان علماء کرام کی لکھی ہوئی کتابیں پڑھنے سے سخت منع کیا گیا تھا۔ہم صرف اپنی جماعت کی کتابیں (لٹریچر) پڑھتے تھے۔میں یہ کتاب دیکھ کر حیران ہوا۔امی جان نے پوچھنے پر بتایا کہ میری ایک مسلمان سہیلی ہے۔وہ آئی تھی۔معلوم نہیں وہ دانستہ یہ کتاب رکھ گئی ہے یا غیردانستہ رکھ گئی ہے۔میں نے کتاب کو بڑے غوروفکر سے اور خالی الذہن ہوکر پڑھنا شروع کیا کہ اس میں کیا لکھا ہے۔ جوں جوں کتاب پڑھتا گیا میرے دل سے کفر کا زنگ اترتا گیا۔اس کتاب میں ۲۶ر احادیث ختم نبوت کے عنوان پر درج تھیں۔جو عقیدہ ختم نبوت کے مفہوم کو واضح کر رہی تھیں۔کتاب کے مؤلف کا نام یاد نہیں۔اللہ تعالیٰ مؤلف کو غریق رحمت کرے۔آمین!

کتاب میں لکھا تھا کہ:''عقیدہ ختم نبوت اسلام کی بنیاد واساس ہے جس پر مکمل ایمان رکھے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا۔ قرآن مجید کی ۱۰۰ر آیات اور ۲۰۰ر سے زائد احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔

آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی نیا نبی نہیں۔ پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور آخری نبی اور رسول حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ نبوت اور رسالت کا سلسلہ آپ ﷺ پر ختم کر دیا گیا ہے۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین، تبع تابعین، محدثین، متکلمین، علماء کرام، صوفیاء کرام، سمیت پوری امت مسلمہ کا اس بات پر اجماع رہا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی بعثت کے ساتھ نبوت اور رسالت کا دروازہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند ہوگیا اور آپ ﷺ کے بعد کسی شخص کو اس منصب پر فائز نہیں کیا جائے گا۔ جس طرح قرآن مجید کی نصوص قطعیہ سے عقیدہ ختم نبوت ثابت ہے۔ بالکل اسی طرح یہ عقیدہ حضور ﷺ کی احادیث متواترہ سے بھی ثابت ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں خاتم النّبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (ابوداؤد ج۲، ص۲۲۸) مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا اور مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔ (مشکوٰۃ ص۵۱۲) رسالت اور نبوت ختم ہو چکی ہے۔ پس میرے بعد نہ کوئی رسول اور نہ نبی۔ (ترمذی ج۲ ص۵۱) میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔ (ابن ماجہ ص۲۹۷)''

کتاب ''عقیدہ ختم نبوت'' میں یہ لکھا تھا کہ آپ ﷺ آخرالانبیاء کس طرح ہو سکتے ہیں۔ حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانہ میں آسمان سے اتریں گے۔ تو آپ ﷺ آخرالانبیاء کس طرح ہوئے؟ اس کا بھرپور جواب درج تھا کہ آخرالانبیاء کے یہ معنی ہوئے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی بھی شخص کو نئے سرے سے نبی نہ بنایا جائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ ﷺ سے پہلے نبی بنائے گئے۔ اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے سے ختم نبوت کی مہر نہیں ٹوٹتی اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہی آخری نبی ہوئے۔ آپ ﷺ کے بعد اگر کوئی نئے سرے سے دعویٰ نبوت کرے۔ تو وہ دائرہ اسلام سے خارج سمجھا جائے گا۔ جیسا کہ مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا اور دائرہ اسلام سے خارج ٹھہرایا گیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ تشریف لا کر اپنی نبوت کے احکام نافذ نہیں فرمائیں گے۔ بلکہ خود بھی شریعت محمدیہ ﷺ پر عمل پیرا ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے اور حاکم عادل ہوں گے۔ حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ:

''میری مثال مجھ سے پہلے انبیاء کے ساتھ ایسی ہے جیسے کسی شخص نے گھر بنایا اور اس کو بہت عمدہ آراستہ وپیراستہ کیا۔ مگر اس کے ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ تعمیر سے چھوڑ دی۔ پس لوگ اس کے دیکھنے کو جوق در جوق آتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی گئی۔ (تاکہ مکان کی تعمیر مکمل ہو جاتی) چنانچہ میں نے اس جگہ کو پر کیا اور مجھ سے ہی قصر نبوت مکمل ہوا اور میں ہی خاتم النّبیین ہوں (یا) مجھ پر تمام رسل ختم کر دیئے گئے۔ (بخاری، مسلم)''

اس حدیث مبارکہ کو پڑھ کر میں سوچ میں پڑ گیا۔ اس حدیث مبارکہ سے ہر قسم کی نبوت کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے کس بلیغ تمثیل کے ساتھ تمام اوہام کا استیصال فرمایا ہے۔ کیونکہ اس تمثیل کا حاصل یہ ہے کہ نبوت ایک عالی شان محل کی طرح پر ہے۔ جس کے ارکان انبیاء علیہم السلام ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے اس عالم میں تشریف لانے سے پہلے یہ محل بالکل تیار ہو چکا تھا اور اس میں صرف ایک اینٹ کے سوا اور کسی قسم کی گنجائش تعمیر میں باقی نہیں تھی جس کو آنحضرت ﷺ نے پورا فرما کر قصر نبوت کی تکمیل فرما دی۔ اب اس میں نہ نبوت تشریعیہ کی گنجائش ہے اور نہ غیر تشریعی، نہ ظلی نہ بروزی۔ یہ حدیث جس طرح نبوت تشریعیہ کے انقطاع کے لئے روشن دلیل ہے۔ اسی طرح ہر قسم کی نبوت کے اختتام کا اعلان ہے۔

یہی حدیث مبارکہ میری ہدایت کا سبب بنی۔ میں مرزائیت سے دور ہوتا گیا۔ جو شخص جتنا مرزا قادیانی سے دور ہوتا ہے۔ وہ اتنا ہی نبی کریم ﷺ سے قریب ہوتا ہے۔ مرزا قادیانی سے جتنی نفرت زیادہ ہوتی ہے۔ اسی قدر پیارے آقا ﷺ سے محبت زیادتی ہوتی ہے۔ جتنی قادیان سے نفرت زیادہ ہوگی۔ اتنی ہی مدینہ منورہ سے محبت زیادہ ہوگی۔ میرا ہر قدم اپنے پیارے نبی ﷺ کی طرف اٹھ رہا تھا اور میں یہ سوچنے پر مجبور ہوگیا کہ ہم قادیانی کتنے بدنصیب اور بدبخت ہیں۔ جنہوں نے اپنے پیارے رسول ﷺ کی احادیث مبارکہ کو مرزا قادیانی

کے کہنے پر پس پشت ڈال رکھا ہے۔ بظاہر ہم کہتے ہیں کہ ہم احادیث کو مانتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ہم صرف وہ احادیث مانتے ہیں جن کو مرزا قادیانی درست کہتے ہیں۔ جو حدیث مرزا قادیانی کی تعلیم کے خلاف ہو۔ ہم اسے ردی میں پھینک دیتے ہیں۔ کیونکہ مرزا قادیانی کو اختیار دیا گیا ہے کہ ذخیرہ احادیث میں سے جس حدیث کو چاہے درست قرار دے اور جس کو چاہے غلط۔ وہ حدیث پر حکم ہوکر آیا ہے۔ (معاذ اللہ) درحقیقت ہم حدیث رسول ﷺ کے منکر ہیں۔ یہی ہماری بدنصیبی تھی۔

پھر میں ایک دن جمعتہ المبارک کی نماز پڑھنے کے لئے جامع مسجد میں گیا۔ ایک عالم دین سیرت النبی ﷺ کے عنوان پر تقریر فرمارہے تھے۔ تقریر سن کر میں بے حد متاثر ہوا۔ قادیانیت کا بت میں نے دل سے نکال کر توڑ دیا اور اپنا ایمانی رشتہ پیارے مدنی ﷺ سے جوڑ لیا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور تائب ہوا اور نور اسلام سے مشرف ہوا۔ بوئے اسلام لے کر میں اپنے گاؤں پہنچا۔ سب قادیانیوں کو اکٹھا کر کے اپنے قبول اسلام کی داستان ان کو سنائی۔ دعوت اسلام ان پر پیش کی اور انہیں بتایا قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے۔ مرزا قادیانی ایک کتب فروش ہے۔ مرزا قادیانی کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ ایک سیاسی جماعت ہے۔ عیسائیوں اور یہودیوں کے مفاد کے لئے کام کررہی ہے۔ مرزا قادیانی نے خود بھی تسلیم کیا ہے کہ میں انگریز کا خودکاشتہ پودا ہوں۔ اجرائے نبوت اور وفات عیسیٰ علیہ السلام کی بحث صرف اس لئے کی جاتی ہے کہ مرزا قادیانی کا کردار لوگوں کی نظروں سے اوجھل رہے۔ اسی لئے کوئی قادیانی مبلغ مرزا قادیانی کی سیرت پر مناظرہ کرنے کے لئے آمادہ نہ ہوتا۔ قادیانیوں کو مزید بتایا کہ الحمدللہ! میں قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام میں داخل ہو چکا ہوں۔ میرا قادیانیت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مرزا قادیانی کے تمام دعوے جھوٹے ہیں۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے قادیانیت سے نجات دی۔ قادیانیوں نے میری ان باتوں کو مذاق سمجھا۔ بعد میں ان کو یقین ہوگیا کہ میں نے قادیانیت پر چار حرف بھیج کر چھوڑ دیا ہے۔ یہ باتیں میرے اہل خانہ پر بھی ناگوار گزریں۔ گھر والوں سے اچھا خاصا جھگڑا ہوا۔ آخر گھر چھوڑ کر لاہور منتقل ہوا۔ ترک قادیانیت کے اسباب میں سے ایک سبب مرزا قادیانی کی تضاد بیانیاں ہیں۔ روحانی خزائن (قادیانی کتب) تضادات سے پر ہیں۔ نمونہ کے طور پر چند ایک پیش کئے دیتا ہوں:

۱...... ’’میں حلفاً کہتا ہوں میرا کوئی استاد نہیں۔‘‘ (ایام صلح ص۱۴۷، خزائن ج۱۴ ص۳۹۴)

تضاد...... ’’میرے کئی استاد ہیں جو میرے لئے نوکر رکھے گئے۔ (فضل الٰہی، فضل احمد، گل علی شاہ، امیر شاہ)‘‘

(کتاب البریہ ص۱۴۸ تا ۱۵۰، خزائن ج۱۳ ص۱۷۹ تا ۱۸۱)

۲...... ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے وطن گلیل میں فوت ہوگئے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۴۷۳، خزائن ج۳ ص۳۵۳)

تضاد...... ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بلاد شام میں موجود ہے۔‘‘ (اتمام الحجۃ ص۱۸، خزائن ج۸ ص۲۹۶، ۲۹۷)

’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر یروشلم میں ہے۔‘‘ (اتمام الحجۃ ص۲۱، خزائن ج۸ ص۲۹۹)

’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ہے۔‘‘ (راز حقیقت ص۲۰، خزائن ج۱۴ ص۱۷۲)

۳...... ’’لد سے مراد بیت المقدس کا ایک گاؤں ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۲۲۰، خزائن ج۳ ص۲۰۹)

تضاد...... ’’لد سے مراد لدھیانہ (ہندوستان کا ایک گاؤں ہے)‘‘ (الہدیٰ ص۹۲، خزائن ج۱۸ ص۳۴۱ حاشیہ)

۴...... ’’میرا نام غلام احمد ولد غلام مرتضیٰ ہے۔‘‘ (کتاب البریہ ص۱۳۴، خزائن ج۱۳ ص۱۶۲)

تضاد...... ’’اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں۔‘‘ (تحفۃ الندوہ ص۵، خزائن ج۱۹ ص۹۸)

۵...... ’’ہمیں محمد ﷺ کے بعد کسی نبی کی حاجت نہیں ہے۔‘‘ (حمامتہ البشریٰ ص۴۹، خزائن ج۷ ص۲۴۴)

تضاد...... ’’وحی الٰہی نے میرا نام محمد ﷺ رکھا ہے۔‘‘ (تذکرہ ص۴۸۱)

۶...... ’’اور ہمارے رسول کے بعد کوئی نبی کیسے آسکتا ہے۔ جب کہ آپ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہوگئی اور اللہ نے آپ کے ذریعے نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا ہے۔‘‘ (حمامتہ البشریٰ ص۲۰، خزائن ج۷ص۲۰۰)

تضاد...... ’’یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے بعد آنحضرت ﷺ وحی الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہوگیا ہے۔‘‘ (براہین احمدیہ ج۵ ص۱۸۳، خزائن ج۲۱ص۳۵۴)

۷...... ’’کم فہم لوگ مجھے مسیح موعود خیال کرتے ہیں۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۱۹۰، خزائن ج۳ص۱۹۲)

تضاد...... ’’میرا دعویٰ ہے کہ میں مسیح موعود ہوں۔‘‘ (تحفہ گولڑیہ ص۱۱۸، خزائن ج۱۷ص۲۹۵)

۸...... ’’حضرت مسیح آسمان سے اتریں گے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۸۱، خزائن ج۳ص۱۴۲)

تضاد...... ’’حضرت مسیح کا نزول آسمان سے نہیں ہوگا۔‘‘ (حمامتہ البشریٰ ص۲۴، خزائن ج۷ص۲۰۶)

۹...... ’’میری دادیاں مغلیہ خاندان سے تھیں۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۲۰۱، خزائن ج۲۲ص۲۰۹ حاشیہ)

تضاد...... ’’میری دادیاں سادات سے تھیں۔‘‘ (نزول المسیح ص۴۹، خزائن ج۱۸ص۴۲۶ حاشیہ)

۱۰...... ’’دابتہ الارض سے مراد طاعون۔‘‘ (نزول المسیح ص۳۹، خزائن ج۱۸ص۴۱۶)

تضاد...... ’’دابتہ الارض سے مراد علماء سوٗ۔‘‘ (حمامتہ البشریٰ ص۸۶، خزائن ج۷ص۳۰۸)

مرزا قادیانی نے خود ہی لکھا تھا کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں۔ کیونکہ ایسے طریق سے انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔ اس فیصلے سے مجھے اتفاق ہوگیا کہ یہ شخص پاگل بھی ہے اور منافق بھی۔

میں کبھی کبھی اپنے گاؤں آتا تھا۔ گھر والے قادیانیت چھوڑنے کی وجہ سے ناراض تھے۔ انہی دنوں میری شادی ایک مسلمان گھرانے میں ہوگئی۔ گویا کہ والدین ناراض تھے۔ پھر بھی انہوں نے میری شادی میں بھرپور شرکت کی۔ شادی کے بعد میں نے اپنی مستقل رہائش لاہور میں رکھ لی۔ کچھ عرصہ بعد والدہ محترمہ کو اپنے گھر لے آیا اور ان پر اسلام کی حقیقت پیش کی۔ انہوں نے اسلام کو دل وجان سے قبول کرلیا۔ میری خوشیوں کی انتہاء تھی کہ رب ذوالجلال نے والدہ کو جنت کا مستحق بنادیا ہے۔ والدہ کے قبول اسلام کے بعد اہلیہ اور والدہ سمیت عمرہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ عمرہ پر جاتے ہوئے والد نے مرزا قادیانی کی طرح کہا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ تمہارا جہاز گرجائے گا یا تمہارے خیمہ کو آگ لگ جائے گی۔ تم پاکستان واپس نہیں آسکو گے۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری مدد فرمائی۔ ہم بخیریت گھر واپس آگئے۔ مرزا قادیانی کے الہاموں اور پیش گوئیوں کی طرح والد صاحب کا الہام اور پیش گوئی جھوٹی ثابت ہوئی۔ والد کو جب اپنے جھوٹے الہام کی طرف توجہ دلائی تو مرزا قادیانی کی طرح تاویل کرتے ہوئے کہہ دیا کہ میں نے تمہارے لئے خیریت سے واپس آنے کی دعاء مانگی تھی۔ والدہ صاحبہ سے جب پوچھا گیا کہ مکہ اور قادیان میں کیا فرق ہے؟ والدہ صاحبہ نے کہا کہ: ’’چوہڑے کے گھر اور بادشاہ کے محل کا کیا موازنہ۔‘‘

آخری گزارش:

میں نے قادیانیت میں رہ کر جو دیکھا اسے من وعن پیش کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ کوئی سعید روح ان سطور کو پڑھ کر قادیانیت کی پرخار وادی سے نکلنے کی کوشش کرے اور جو قادیانیت میں پھنسنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی توفیق سے نکل چکے ہیں۔ انہیں استقامت نصیب فرمائے۔ آمین! (رانا عظمت اللہ ایڈووکیٹ) (ماہنامہ لولاک ملتان اکتوبر ۲۰۱۳ء ص۴۵تا۵۰)

خانیوال میں قادیانی گھرانے کا قبول اسلام

گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خانیوال کے امیر پیر خواجہ محمد عبدالماجد صدیقی مدظلہ کے ہاتھ پر ایک قادیانی گھرانے نے قادیانیت پر لعنت بھیج کر اسلام قبول کرلیا ہے، جن کے نام درج ذیل ہیں:

زاہدہ شاہین بنت نذیر احمد، زوجہ مبشر احمد تصور، سکنہ گرین ٹاؤن خانیوال، شناختی کارڈ نمبر: 36102-1825539-6

ابرار جنید بن مبشر احمد تصور، سکنہ گرین ٹاؤن خانیوال۔

ضرار جمشید بن مبشر احمد تصور، سکنہ گرین ٹاؤن خانیوال، شناختی کارڈ نمبر: 36102-7107894-5

فاطمہ تحریم بنت مبشر احمد تصور، سکنہ گرین ٹاؤن خانیوال، شناختی کارڈ نمبر: 36102-5098511-0

نومسلموں نے عہد کیا کہ آج کے بعد ہمارا قادیانی یا لاہوری دونوں گروپوں کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ ہم نبی آخرالزماں ﷺ کی ختم نبوت پر کامل یقین رکھتے ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات طیبہ کے قائل ہیں۔ جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج مانتے ہیں۔

اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع خانیوال کے مبلغ مولانا عبدالستار گورمانی، ڈاکٹر محمد آصف، مفتی محمد زاہد، اکبر علی، قاری محمد فاروق، ماسٹر ولی محمد اور قاری ذوالفقار احمد نے اسلام قبول کرنے والوں کو مبارک باددی اور حضرت امیر صاحب نے اس گھرانے کے لئے استقامت کی دعاء فرمائی۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶ تا ۳۱ راکتوبر ۲۰۱۳ء ص۱۲)

تونسہ شریف میں تین قادیانیوں کا قبول اسلام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل تونسہ کے امیر مولانا عبدالعزیز لاشاری، جنرل سیکرٹری حکیم عبدالرحیم جعفر کی موجودگی میں علامہ محمد عبدالستار تونسوی کے مدرسہ جامعہ عثمانیہ تونسہ شریف میں تین قادیانیوں مجاہد اسلام ولد فتح محمد، محمد عابد ولد محمد رفیق اور مسماۃ غلام فاطمہ زوجہ فتح محمد نے قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کرلیا۔ ان نومسلموں کے آباؤ اجداد قادیانی تھے۔ انہوں نے قادیانیت سے برأت کا حلف نامہ لکھ دیا ہے۔ محمد عابد ولد محمد رفیق نے قصبہ مورجھنگی میں بریلوی مکتب فکر کے معروف عالم دین قاری عبدالعزیز باروی کے سامنے متعدد گواہوں کی موجودگی میں قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کیا۔

مولانا عبدالعزیز لاشاری اور قاری محمد اسلم نے مورجھنگی جاکر مولانا باروی اور نومسلم کو مبارک باد پیش کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امیر مولانا عبدالرحمٰن غفاری، ضلعی جنرل سیکرٹری مولانا غلام اکبر ثاقب، ضلعی مبلغ مولانا محمد اقبال، مولانا عبدالقدوس چشتی، مولانا محمد اسحاق ساجد نے نومسلموں کو جماعت کی طرف سے رد قادیانیت پر مشتمل لٹریچر دیا، ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے انہیں مبارک باددی اور ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانی کرائی اور استقامت کی دعاء کی۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶ تا ۲۲ نومبر ۲۰۱۳ء ص۱۱)

ختم نبوت کانفرنس ٹنڈ والہ یار

۲ رجنوری ۲۰۱۳ء بروز بدھ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ٹنڈ والہ یار سندھ تشریف لائے۔ جامعہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ٹنڈ والہ یار میں ظہر کی نماز سے قبل علماء وطلباء کی مجلس سے تحفظ ختم نبوت اور ردِ قادیانیت کے موضوع پر مفصل ومدلل خطاب کیا۔ اسی روز بعد نماز عشاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈ والہ یار کے زیر اہتمام عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی۔ تلاوت

کلام پاک کے ذریعے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ کانفرنس سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں حاضرین کو سیرت سرورِ کائنات ﷺ، ردِ قادیانیت اور فتنۂ گوہر شاہی کے بارے میں آگاہ کیا۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے تمام قادیانیوں کو دعوتِ اسلام دیتے ہوئے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آپ کی بھی خیر خواہ جماعت ہے۔ ہم قادیانیوں کو خاتم النّبیین ﷺ کی رحمت کے سائے تلے آنے کی دعوت دیتے ہیں اور آپ کو دنیا وآخرت میں سرخرو کرانا چاہتے ہیں۔ تمام حاضرین نے پورے نظم وضبط وتوجہ کے ساتھ علماء کرام کے خطاب سماعت کئے۔ کانفرنس میں اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا توصیف احمد (مبلغ حیدرآباد) نے سرانجام دیئے۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی مؤرخہ ۲۳ تا ۳۱؍جنوری ۲۰۱۳ء ص۱۶)

ردِ قادیانیت کورس بہاول پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامع مسجد اشرف غلہ منڈی میں ۱۲، ۱۳؍جنوری ۲۰۱۳ء کو دوروزہ ردِ قادیانیت کورس منعقد ہوا۔ کورس کا دورانیہ عصر تا عشاء تھا۔ ۱۲؍جنوری ۲۰۱۳ء عصر سے مغرب تک مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت و فضیلت پر لیکچر دیا۔ مغرب سے عشاء تک مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت اور قادیانیوں کے شکوک وشبہات کے جوابات دیئے۔

۱۳؍جنوری ۲۰۱۳ء کو مولانا اللہ وسایا نے قادیانیوں کے عقائد وعزائم اور ان کے مقابلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جدوجہد کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔ پروگرام کی سرپرستی الحاج سیف الرحمٰن امیر اور مولانا مفتی عطاء الرحمٰن نائب امیر مجلس بہاولپور نے کی جب کہ انتظامات مولانا محمد اسحاق ساقی نے کئے۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی مؤرخہ یکم تا ۷؍مارچ ۲۰۱۳ء ص۱۳)

حلقہ بلدیہ ٹاؤن میں سیرت خاتم الانبیاء ﷺ پروگرامز

۱۳ تا ۲۳؍جنوری ۲۰۱۳ء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ بلدیہ ٹاؤن کراچی کے زیراہتمام سیرت خاتم الانبیاء ﷺ کے عنوان پر حلقہ بھر میں ۱۵ پروگرام منعقد کئے گئے، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

پہلا پروگرام: ۱۳؍جنوری بروز اتوار بعد نماز مغرب جامع مسجد رحمانیہ سوات کالونی میں منعقد ہوا۔ پروگرام سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب کیا۔ پروگرام میں مقامی علماء کے علاوہ کثیر تعداد میں مسلمانوں نے شرکت کی۔ شرکاء کا ولولہ، جذبہ اور جوش وخروش قابل دید تھا۔

دوسرا پروگرام: اسی دن بعد مغرب جامع مسجد مدنیہ پریشان چوک فقیر کالونی میں منعقد ہوا۔ تلاوت کی سعادت حافظ محمد منشاء نے، حمد ونعت کی سعادت مولانا طارق شاہ نے حاصل کی۔ اس موقع پر مولانا مفتی فیض الحسن نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ: ’’حضور ﷺ سے محبت ایمان کی جان ہے، یہ محبت آل، اولاد، رشتہ دار، عزیز واقارب اور تمام انسانیت سے زیادہ ہونی چاہئے۔ یہ محبت ایمان کی علامت ہے۔ ہمارا وجود آنحضرت ﷺ کی برکت سے ہے، محبت کے ساتھ اطاعت بھی ضروری ہے کیونکہ بغیر اطاعت، محبت صرف دھوکا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور ﷺ کی محبت میں اولاد، والدین سب کو قربان کیا، جس کی زندہ مثال غزوۂ بدر ہے۔

عشاء کے بعد مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضور ﷺ کی شان بہت بلند ہے اور آپ ﷺ کی نسبت سے جمع ہونا بھی سعادت ہے۔ آپ ﷺ کا پسینہ مبارک عطر سے زیادہ معطر تھا۔ ایک لڑکی کو آپ ﷺ کا پسینہ مبارک جہیز کے طور پر دیا گیا۔ اس کی خوشبو تین نسلوں تک آتی رہی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ سے نسبت ہوگئی تو بعد انبیاء تمام انسانوں کے سردار بن گئے۔

پروگرام میں مولانا مفتی محمد اسلم، مولانا محمد سراج، مولانا محمد اشفاق، مفتی حیات اللہ، مولانا محمد ارشد، بھائی محمد صابر، بھائی سیّد محمد شاہ، بھائی سیّد کمال شاہ کے علاوہ بڑی تعداد میں اہل علاقہ نے شرکت کی۔

تیسرا پروگرام: ۱۴؍جنوری ۲۰۱۳ء بروز پیر بعد نماز مغرب جامع مسجد امیر حمزہ ؓ ۱۲نمبر سعید آباد میں منعقد ہوا۔ مولانا عنایت اللہ عادل نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ: سیرت منانے کی چیز نہیں اپنانے کی چیز ہے۔ سیرت اپنانے میں کامیابی ہے، اس لئے ہمیں ساری زندگی سیرت اپنانا چاہئے، اللہ تعالیٰ نے حضور کی ذات کو اپنے بندوں کے لئے عملی زندگی کا نمونہ قرار دیا ہے۔

مولانا عبدالقیوم قاسمی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ: ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سر سے پاؤں تک ہر عیب سے پاک تھے جب کہ مرزا قادیانی سر سے پاؤں تک عیب دار ہے۔ قادیانی ہمارے نبی کا نام لے کر اس سے مرزا قادیانی کی ذات مراد لیتے ہیں، یہ قادیانیوں کا دھوکا ہے، ہمارے نبی بھی عیب سے پاک، آپ کی جماعت بھی عیب سے پاک، جب کہ مرزا قادیانی بھی جھوٹا اور کافر، اس کے پیروکار بھی جھوٹے اور کافر ہیں۔ مرزا قادیانی سچا ہوتا تو قرآن میں ضرور اس کا تذکرہ ہوتا، لیکن قرآن میں تو واضح الفاظ میں ختم نبوت کا اعلان ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ قیامت تک تمام انسانیت کے نبی ہیں، آپ ﷺ نبیوں کے بھی نبی ہے۔

چوتھا پروگرام: ۱۵؍جنوری ۲۰۱۳ء بروز منگل بعد نماز مغرب جامع مسجد محمدی و مدرسہ مصعب بن عمیر یوسف گوٹھ میں منعقد ہوا۔ تلاوت کی سعادت حافظ عبدالمنان اور حافظ عزیز امین اور نعت کی سعادت حافظ محمد محسن نے حاصل کی، جب کہ نظامت کے فرائض مدرسہ کے ناظم مولانا قاضی امین الحق آزاد نے سرانجام دیئے۔

مولانا مفتی محمد اسلم اور مولانا مفتی فیض الحق نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور ﷺ کی محبت ایمان کی جان ہے، اس لئے حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے حضور ﷺ پر سب کچھ قربان کر دیا۔ اولاد بھی قربان، والدین بھی قربان، دولت بھی قربان، عزت بھی قربان، حضور ﷺ کی محبت میں حضرت حذیفہ ؓ اپنے والد عتبہ کے مقابلہ پر آئے اور حضرت عبداللہ ؓ اپنے والد رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول کے مقابلہ پر آئے۔ پروگرام میں مولانا محمد کرخی، مولانا قاری امین الدین ہزاروی، مولانا قاضی امین الحق آزاد، مولانا غلام اللہ اور کثیر تعداد میں اہل علاقہ نے شرکت کی جب کہ آس پاس کی مساجد اور محلوں سے بھی بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

پانچواں پروگرام: ۱۷؍جنوری ۲۰۱۳ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب جامع مسجد حذیفہ ۹نمبر سعید آباد میں منعقد ہوا۔ مولانا مفتی ضیاء الرحمٰن نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ: امت کی کامیابی حضور ﷺ کے سنت طریقوں میں ہے۔ آپ ﷺ کے روضۂ مبارک کی مٹی عرش سے بھی افضل ہے۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے، جھوٹی نبوت کا دعویدار اتنا بڑا کافر ہے کہ اس سے دلیل کا مطالبہ کرنے والا بھی کافر ہے۔ ہمارے نبی کا نام محمد و احمد ہے کیونکہ آپ ﷺ تمام انبیاء علیہم السلام کے آخر میں مبعوث ہوئے۔ مولانا عبدالقیوم قاسمی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضور ﷺ کی چاہت پر اللہ نے قبلہ تبدیل کیا۔ تمام انبیاء کے کمالات اللہ تعالیٰ نے مجموعی طور پر آپ ﷺ کو عطاء فرمائے۔ مرزا قادیانی نے جھوٹ بولا کہ قرآن میں قادیان کا نام ہے۔ قادیانیوں کا مرزا سے متعلق مجدد اور پیر ہونے کا دعویٰ صرف دھوکا ہے۔

چھٹا پروگرام: ۱۸؍جنوری ۲۰۱۳ء بروز جمعہ جامع مسجد نورانی رشید آباد میں بعد نماز مغرب منعقد ہوا۔ مفتی ضیاء الرحمٰن نے اپنے بیان میں کہا کہ جس طرح سورج کی موجودگی میں کسی چراغ کی ضرورت نہیں، اسی طرح حضور اکرم ﷺ کی موجودگی میں تاقیامت کوئی انسان نبی نہیں بن سکتا، ختم نبوت کے صدقے امت محمدیہ کو تیمّم کی اجازت دی گئی۔ حضور اکرم ﷺ قصرِ نبوت کی آخری اینٹ ہے۔ ختم نبوت کا منکر کذاب و دجال ہے۔

ساتواں پروگرام: اسی دن جامع مسجد فاتح خیبر، خیبر چوک اتحاد ٹاؤن میں بعد نماز مغرب منعقد ہوا۔ نظامت کے فرائض قاری احسان الرحمٰن نے ادا کئے۔ مولانا مفتی فیض الحق نے خطاب کیا۔

آٹھواں پروگرام: ۱۹؍جنوری ۲۰۱۳ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب جامع مسجد مدثر سعید اللہ گوٹھ میں منعقد ہوا۔ مولانا قاری سیّد شاہ حیدری نے اپنے بیان میں کہا کہ حضور اکرم ﷺ امام الانبیاء ہیں، نبیوں کے بھی نبی ہیں، خاتم النّبیین ہیں، آپ ﷺ سے سچی محبت کرنا ایمان کی علامت ہے۔ آپ ﷺ کی محبت کا یہ بھی تقاضا ہے کہ آپ ﷺ کے دشمنوں سے دشمنی رکھی جائے۔ قادیانی رمرزائی آپ ﷺ کے دشمن اور باغی ہیں، اس لئے ہر مسلمان کو فتنۂ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے جدوجہد کرنی چاہئے۔ مولانا پروفیسر عبدالودود نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ: ہمارے نبی اللہ کے محبوب ہیں، آپ ﷺ کی تمام ادائیں اللہ کو پسند ہیں۔ اسی لئے آپ ﷺ کے طریقوں میں اللہ تعالیٰ نے کامیابی رکھی ہے، یہی نبی کی شان ہوتی ہے۔ اس کے مقابل مرزا قادیانی جھوٹا ہے، خود بھی دوزخی ہے اور اس کے پیروکار بھی دوزخ کا ایندھن ہیں۔

نواں پروگرام: ۲۰؍جنوری ۲۰۱۳ء بروز اتوار بعد نماز مغرب جامع مسجد رحمانیہ نئی آبادی میں منعقد ہوا۔ تلاوت کی سعادت قاری محمد یوسف رحمانی نے حاصل کی۔ مولانا مفتی صہیب امین نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاء کا ثمرہ ہیں۔

آپ ﷺ کی شان خود خدا نے اپنے کلام مبارک میں بیان فرمائی ہے۔ آپ ﷺ سچے اور آخری نبی ہیں۔ پروگرام میں مقامی علماء کرام کے علاوہ بڑی تعداد میں مسلمانوں نے شرکت کی۔

دسواں پروگرام: اسی دن بعد نماز مغرب جامع مسجد امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ۹ نمبر سعید آباد میں منعقد ہوا۔ نظامت کے فرائض مسجد کے امام وخطیب قاری محمد عابد نے سرانجام دیئے۔ مولانا مفتی شاہد نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ: ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ انقلابی نبی ہیں۔ آپ ﷺ کی آمد سے قبل معاشرہ میں ہر خرابی موجود تھی۔ انسان انسان کا دشمن تھا، قتل وغارت گری اور بے حیائی تھی، ظلم وستم کا بازار گرم تھا، انسان انسان کی غلامی پر مجبور تھا، آپ ﷺ تشریف لائے تو انسانیت کو اندھیروں سے نکال کر ترقی کے عروج پر پہنچایا اور دنیا کا امام بنا دیا۔

مفسر قرآن مولانا عبدالقیوم قاسمی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تمام نبیوں کے سردار اور اللہ کے محبوب ہیں۔ آپ ﷺ انتہائی حسین وجمیل تھے، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک آسمان کا سورج ہے، ایک میرا سورج ہے، میرا سورج آسمان کے سورج سے زیادہ حسین وجمیل ہے۔ آپ ﷺ سچے تھے، اس لئے نصرت ومعیت خداوندی آپ ﷺ کے شامل حال تھی۔ مرزا قادیانی جھوٹا تھا، اس لئے ہر میدان میں ذلت ورسوائی سے شرمسار ہوا۔

گیارہواں پروگرام: ۲۱؍جنوری ۲۰۱۳ء بروز پیر بعد نماز مغرب جامع مسجد معراج مصطفیٰ گلشن غازی میں منعقد ہوا۔ تلاوت کی سعادت قاری محمد جاوید اور نعت کی سعادت حافظ انیس الرحمٰن نے حاصل کی۔ مولانا مفتی فیض الحق نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آپ ﷺ کامل ترین انسان ہیں، آپ ﷺ کی اعلیٰ اخلاق وکردار کی گواہی ساری انسانیت نے دی، آپ ﷺ کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے تو وہ کافر، دجال اور جھوٹا ہے۔ یہ فتویٰ آج سے ۱۴سو سال قبل لسان نبوت سے جاری ہوا ہے۔ اس لئے کسی قادیانی کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مولانا خادم حسین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے نبی وہ عظیم نبی ہیں کہ آپ ﷺ کے امتی بننے کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام نے

بھی دعائیں مانگی ہیں۔اللہ تعالیٰ نے بن مانگے ہمیں آخری امت میں پیدا کر دیا، یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے۔ پروگرام میں مولانا عبداللہ ازہر، مولانا داؤد کے علاوہ دیگر علماء کرام اور بڑی تعداد میں اہل علاقہ نے شرکت کی۔

بارہواں پروگرام: ۲۲؍جنوری ۲۰۱۳ء بروز منگل بعد نماز مغرب جامع مسجد نور آفریدی کالونی میں منعقد ہوا۔ تلاوت کی سعادت حافظ محمد لقمان نے حاصل کی۔ مولانا مفتی محمد اسلام نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضور اکرم ﷺ کا تذکرہ سننا سنانا حصولِ شفاعت کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں میں سب سے زیادہ عظیم اور بڑی نعمت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات ہے، جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر احسان جتایا ہے۔ مولانا خادم حسین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہر نیک عمل کی قبولیت کے لئے ایمان شرط اول ہے۔ ایمان تمام اعمال کی روح وجان ہے اور ایمان کی جان حضور اکرم ﷺ کی سچی محبت ہے۔ مرزا قادیانی بہت بڑا مجرم ہے کیونکہ وہ ختم نبوت کا ڈاکو ہے، اس لئے وہ اور اس کے پیروکار سب کافر ہیں، ہر مسلمان کو قادیانیوں سے دور رہ کر اپنے ایمان کی حفاظت کرنی چاہئے۔ پروگرام میں مولانا عنایت اللہ شاہ اور مقامی علماء کرام کے علاوہ بڑی تعداد میں مسلمانوں نے شرکت کی اور جوش وجذبہ کا اظہار کیا۔

تیرہواں پروگرام: ۲۳؍جنوری ۲۰۱۳ء بروز بدھ بعد نماز مغرب جامع مسجد غانم بن عبدالرحمٰن، مدرسہ معارف اسلامیہ ۸ نمبر سعید آباد میں منعقد ہوا۔ تلاوت کی سعادت مولانا قاری محمد اشفاق اور نعت کی سعادت حافظ فرمان اللہ نے حاصل کی۔ مولانا عبدالقیوم قاسمی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضور اکرم ﷺ تمام کائنات کے عظیم ترین نبی اور پیغمبر ہیں، پوری کائنات میں آپ ﷺ کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ آپ ﷺ کی تعلیمات کامیابی کی ضامن ہیں، آپ ﷺ کا تابعدار دونوں جہانوں میں سربلند وسرخرو ہوتا ہے۔ مولانا پروفیسر عبدالودود نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے نبی کی شان اتنی اونچی ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت آپ ﷺ کی شان بیان نہیں کرسکتی۔ سعادت کے لئے انسانوں نے مختلف اعتبار سے آپ ﷺ کی شان بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔

پروگرام میں مقامی علماء کرام سمیت بڑی تعداد میں اہل علاقہ آخر تک توجہ سے شریک رہے۔

چودھواں پروگرام: ۲۴؍جنوری ۲۰۱۳ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب جامع مسجد بابری ثانی ۸ نمبر سعید آباد میں منعقد ہوا۔ حافظ اسد اللہ نے تلاوت اور حافظ ابراہیم شاہ نے نعت کی سعادت حاصل کی۔ مولانا عبدالعزیز نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہر مسلمان کو حضور ﷺ سے سچی محبت کرنی چاہئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور ﷺ کی محبت میں آل اولاد سب کچھ قربان کیا۔ حضور اکرم ﷺ کی محبت کا تقاضا ہے کہ شیزان کا بائیکاٹ کیا جائے، کیونکہ یہ نبی کریم ﷺ کے باغیوں کی کمپنی ہے۔ مولانا رحمت اللہ تونسوی نے اپنے خطاب میں کہا کہ آپ ﷺ کا کوئی استاذ نہیں جب کہ آپ ﷺ معلم انسانیت ہیں، فتنۂ قادیانیت حضور ﷺ کی توہین وگستاخی کا نام ہے، کوئی مسلمان حضور ﷺ کی توہین کسی صورت برداشت نہیں کرسکتا، ہر مسلمان حضور ﷺ کی حرمت پر کٹ مرنا اپنے لئے اعزاز وسعادت سمجھتا ہے۔ مولانا پروفیسر عبدالودود نے اپنے خطاب میں کہا کہ حضور ﷺ روح کائنات ہیں، آپ ﷺ اکیلے میدان میں آئے اور ساری دنیا پر چھاگئے۔ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں، اللہ کے محبوب سے ہر مسلمان کو عشق ومحبت ہے، آپ ﷺ کی تشریف آوری کا مقصد اخلاق حسنہ کی تکمیل ہے۔ سیرت اپنانے کی چیز ہے منانے کی نہیں۔ ہمیں اپنی عملی زندگی پر محنت کرنی چاہئے۔ ہر مسلمان کو اپنے ایمان کی حفاظت کرنی چاہئے۔ پروگرام میں قاری ساجد محمود اور مقامی علماء کرام کے علاوہ اہل محلّہ نے شرکت کی۔

پندرہواں پروگرام: اسی روز بعد نماز مغرب جامع مسجد حنفیہ گلشن غازی میں منعقد ہوا۔ نظامت کے فرائض مولانا یٰسین نے

انجام دیئے۔ مولانا سعید الرحمٰن نے خطاب میں کہا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ وہ عظیم ہستی ہیں جن کی بعثت کو اللہ نے اپنے کلام میں بطورِ احسان جتلایا ہے۔ ہمیں حضور ﷺ سے صرف زبانی محبت کافی نہیں بلکہ عملی محبت کی ضرورت ہے، عملی محبت آپ ﷺ کی کامل تابعداری کا نام ہے۔ مولانا عبدالقیوم قاسمی نے خطاب میں کہا کہ درود شریف پڑھنا روح کی غذا اور شفاعت نبوی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا مقام اتنا بلند ہے کہ باقی انبیاء کو تو اللہ نے نام سے پکارا جب کہ آپ ﷺ کو کہیں بھی نام سے نہیں پکارا، آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔ قادیانی ختم نبوت کے منکر ہیں، علماء نے جان ومال کی قربانی دے کر عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اور قادیانیت کی تردید کی۔ آج بھی مسلمان تحفظ ختم نبوت کی خاطر ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ پروگرام میں مولانا عبدالستار اور مقامی علماء کرام کے علاوہ بڑی تعداد میں اہل علاقہ نے شرکت کی۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی یکم تا ۷؍مارچ ۲۰۱۳ء ص ۲۲ تا ۲۵)

لیہ میں ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد کرنال میں یکم؍فروری ۲۰۱۳ء کو سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت مقامی امیر مولانا محمد حسین مدظلہ نے کی۔ کانفرنس کی تین نشستیں ہوئیں۔ پہلی نشست جمعہ سے قبل منعقد ہوئی، جس سے مولانا عبدالقادر ڈیروی نے خطاب کیا، آپ کا خطاب جمعہ تک رہا۔ نیز خطبہ جمعہ اور نماز جمعہ بھی موصوف نے پڑھائی۔ دوسری نشست بعد نماز جمعہ منعقد ہوئی جس سے ابن امیر شریعت سیّد عطاء المومن بخاری حسنی مدظلہ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا، نعتیہ کلام محمد حنیف نے پیش کیا۔ تیسری نشست بعد نماز عشاء منعقد ہوئی جس میں مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالستار ودیگر نے خطاب کیا۔ مولانا کا خطاب رات گئے تک جاری رہا۔ قبل ازیں مولانا اللہ وسایا نے کوٹ سلطان مولانا عبدالغفور گورمانی کی دعوت پر جمعہ کا خطبہ دیا، جب کہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جامع مسجد حافظ آباد میں مولانا قاری محمد اسلم نیازی کی دعوت پر جمعہ کے اجتماع سے خطاب کیا۔ ختم نبوت کانفرنس کی نقابت وانتظامات قاری عبدالشکور گرواں نے بحسن وخوبی سرانجام دیئے۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶ تا ۲۲ مارچ ۲۰۱۳ء ص ۱۳)

ختم نبوت کورس بہاول نگر

۳؍فروری ۲۰۱۳ء بروز اتوار بعد نماز مغرب ختم نبوت کورس کی پہلی نشست مدینہ جامع مسجد میں شروع ہوئی۔ مولانا محمد قاسم رحمانی نے امراء ختم نبوت کی خدمات پر گفتگو کی۔ مولانا محمد اسحاق ساقی نے جماعتی پالیسی اور مبلغین کی شبانہ روز کاوشوں کو خراج عقیدت پیش کیا۔ آخری بیان مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کیا۔ دوسرے روز کو صبح کا درس مولانا محمد اسماعیل نے جامع مسجد عثمانیہ نظام پورہ، مولانا محمد اسحاق ساقی جامع مسجد خضریٰ شہزاد نگر میں دیا۔ دن کو مولانا فیض احمد کی بیمار پرسی کی۔ بعد نماز مغرب کورس کی دوسری نشست شروع ہوئی۔ مولانا محمد اسماعیل نے عقیدہ ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام پر قرآن وحدیث کی روشنی میں دلائل دیئے اور قادیانی اشکالات کا رد کیا۔

۵؍فروری ۲۰۱۳ء کو صبح کا درس مولانا محمد اسحاق ساقی نے جامع مسجد مدنی مدنی کالونی، مبلغ بہاول نگر مولانا محمد قاسم رحمانی نے جامع مسجد ہری قریش میں دیا۔ بعد نماز مغرب کورس کی آخری نشست جامعۃ العلوم عیدگاہ کی وسیع وعریض مسجد میں ہوئی۔ مبلغ بہاول نگر مولانا محمد قاسم رحمانی نے ظہور مہدی علیہ الرضوان پر بیان کیا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے نزول عیسیٰ علیہ السلام پر بیان کیا۔ بعد نماز عشاء سوال وجواب کی محفل ہوئی۔ طلباء نے مختلف سوالات کئے۔ مولانا نے جوابات دیئے۔ تینوں دن سامعین نے نوٹ بھی لکھے۔

(ماہنامہ لولاک ملتان اپریل ۲۰۱۳ء ص ۲۴)

سہ ماہی اجلاس مبلغین ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا سہ ماہی اجلاس ۷،۸؍فروری ۲۰۱۳ء بروز جمعرات، جمعہ منعقد ہوا۔ جس کی مختلف نشستوں کی صدارت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا نے کی۔ اجلاس میں تیس کے قریب ملک بھر سے آئے ہوئے مبلغین حضرات نے شرکت فرمائی۔ اجلاس میں علامہ عبدالستار تونسوی، مولانا محمد اشرف ہمدانی، مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری، مولانا سید حسان علی شاہ، مفتی محمد صالح، مولانا محمد اجمل شاہین، مولانا غریب اللہ صوابی، قاری عبدالتواب الحسینی پنوعاقل، قاضی حسین احمد، پروفیسر غفور احمد، سید کمال شاہ، حافظ رانا محمد ابوبکر بھکر، حافظ محمد یوسف بہاولپور، مولانا نذیر احمد داماد مولانا غلام غوث ہزاروی، حافظ نثار احمد بہاولپور، اہلیہ محترمہ جناب میاں مسعود احمد دین پوری، قاری سعید احمد تلہ گنگ، چوہدری محمد طفیل، مولانا قاری عبدالحئی عابد لاہور، مولانا عبدالقیوم ہزاروی، مولانا محمد الیاس خطیب آرمی لودھراں، حافظ احمد زکریا نواب شاہ، والدہ محترمہ مولانا تاج محمد، والد محترم منظور احمد راجپوت ایڈووکیٹ سمیت تمام مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی گئی اور دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعاء کی گئی۔ اجلاس میں محبت نبوی کے تقاضے، فتنہ قادیانیت، آئینہ قادیانیت، فیصلہ آپ کریں لٹریچر چھاپنے کا فیصلہ کیا گیا۔ ممبر سازی کی رفتار تیز کرنے اور جمادی الآخر تک ممبر سازی کی تکمیل اور جماعتوں کی تشکیل کا فیصلہ کیا گیا۔ ویب سائٹ کھولنے کا فیصلہ کیا گیا تاکہ اس کے ذرائع ابلاغ کے ذریعہ قادیانیت کا مؤثر مقابلہ کیا جاسکے۔ تمام مبلغین کو ہدایت کی گئی کہ وہ آئینہ قادیانیت جامعات میں پڑھانے کی کوشش کریں اور جامعات کی انتظامیہ سے درخواست کی گئی کہ وہ اپنی جامعات میں مبلغین کو ہفتہ میں ایک لیکچر دینے کی سہولت دیں۔ کراچی کے حالات پر تشویش کا اظہار کیا گیا جید علماء کرام اور طلباء دین کے قتل کی پرزور مذمت کی گئی اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ قاتلوں کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچائے۔ ۲۸؍فروری کو ملتان میں منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس کے انتظامات کے لئے مولانا محمد اسحاق ساقی کی سرکردگی میں کمیٹی قائم کی گئی۔ قومی اسمبلی کے ۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز فیصلے سے متعلق مکمل ریکارڈ جو اکیس جلدوں پر مشتمل ہے، میں سے ۱۸ جلدوں کی کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ کی تکمیل پر اللہ پاک کا شکر ادا کیا گیا اور مولانا اللہ وسایا کی مساعی جمیلہ پر انہیں خراج تحسین پیش کیا گیا۔ ۲۸؍فروری ملتان، ۶؍مارچ پنوعاقل، ۷؍مارچ سکھر، ۸؍مارچ نواب شاہ، ۱۸؍اپریل جھنگ، ۱۹؍اپریل فیصل آباد، ۲۷؍اپریل گوجرانوالہ کی کانفرنسوں کی کامیابی کے لئے مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد حسین پر مشتمل کمیٹی قائم کی گئی۔

اخباری اطلاعات کے مطابق معروف قادیانی پس منظر رکھنے والی وکیل عاصمہ جہانگیر کی نگران وزارت عظمیٰ کے لئے مبینہ طور پر نام آنے کی مذمت کی گئی اور مسلم لیگ ن سے نام واپس لینے کا مطالبہ کیا گیا اور اجلاس میں اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ کسی قادیانی پس منظر رکھنے والے کو چور دروازے سے پاکستان کی وزارت عظمیٰ کے لئے تقرری کو کسی صورت میں قبول نہیں کیا جائے گا۔ اجلاس میں کئی ایک تنظیمی فیصلے کئے گئے۔ اجلاس مولانا عابد کمال کی دعاء پر اختتام پذیر ہوا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان مارچ ۲۰۱۳ء ص۵۲،۵۳)

ختم نبوت کانفرنس میاں چنوں

۲۰؍فروری ۲۰۱۳ء بروز بعد نماز عشاء سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ نقابت کے فرائض مولانا محمد قاسم طارق نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس سے مولانا محمد سجاد نورانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا عبدالکریم ندیم نے خطاب فرمایا۔

جب کہ میزبانی کے فرائض چوہدری محمد جاوید اور مرزا عبدالوحید اور دیگر احباب نے انجام دیئے۔ کانفرنس تقریباً رات دو بجے تک جاری رہی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان اپریل ۲۰۱۳ء ص۲۴)

اجتماعات ختم نبوت ضلع ڈیرہ غازی خان

۲۰، ۲۱، ۲۲ر فروری ۲۰۱۳ء کو بستی بزدار کے دو قادیانی بھائی محمد افضل اور سلطان احمد قادیانیت پر تین حرف بھیج کر مسلمان ہوگئے، سب سے پہلا اجتماع بستی بزدار میں منعقد ہوا مولانا اللہ وسایا نے قادیانیت سے تائب ہونے والوں کو مبارکباد پیش کی ان کی استقامت کے لئے دعاء کی اور بعد نماز عشاء عظیم الشان اجتماع سے ولولہ انگیز خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ’’قادیانیت دم توڑ رہی ہے قادیانی کوئی مذہب نہیں ایک وقت آئے گا قادیانی ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملیں گے بستی بزدار میں موجود قادیانی عبادت گاہ مقفل ہوچکی ہے۔ مولانا محمد بخش اور ڈاکٹر ریاض احمد نے اس اجتماع کا اہتمام کیا مولانا اللہ وسایا نے قادیانیت کے تمام تاروپود بکھیر کر رکھ دیئے فضاء ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے گونجتی رہی۔

اگلے دن ۲۱ر فروری بعد نماز فجر مرکزی عیدگاہ کوٹ قیصرانی میں مولانا اللہ وسایا نے درس قرآن مجید دیا گزشتہ سال اسی مقام پر سردار امام بخش خان قیصرانی کے قادیانیت سے تائب ہونے پر ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی تھی جس سے حافظ حسین احمد، مولانا اللہ وسایا، سردار موصوف اور دیگر علماء نے خطاب کیا تھا اس کانفرنس کے بعد قادیانیوں کے ایماء پر عبدالغفور نامی ایک بدبخت نے توہین رسالت کا ارتکاب کیا تھا اسلامیان کوٹ قیصرانی نے غیرت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے گستاخ رسول کے خلاف ۲۹۵-سی کا مقدمہ درج کرایا ملعون گستاخ پابند سلاسل ہے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مقدمہ کی پیروی کر رہی ہے۔

مولانا اللہ وسایا نے ناموس رسالت کی عظمت واہمیت کے موضوع پر درس دیا کثیر تعداد میں علماء اور جاں نثارانِ ختم نبوت شریک ہوئے عیدگاہ کے خطیب مولانا امان اللہ اختر قیصرانی نے درس کا اہتمام فرمایا۔

اسی دن بعد نماز عشاء جامع مسجد یونین کونسل وہوا میں عظیم الشان اجتماع منعقد ہوا، بارش کے باوجود کثیر تعداد میں علماء اور عوام شریک ہوئے، مولانا اللہ وسایا نے ختم نبوت کے موضوع پر خطاب فرمایا اور ناموس رسالت کی تحریکوں میں اسلامیان پاکستان کی ولولہ انگیز شرکت کا تذکرہ کیا انہوں نے ان تحریکوں میں قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن کی جانفشانی پر انہیں خراج تحسین پیش کیا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت وہوا کے امیر مولانا عبدالغفور سبحانی ان کے رفقاء حافظ عبدالحنیف، قاری غلام سرور، مولانا عبدالمجید قیصرانی، قاری سمیع اللہ قریشی، قاری عبدالقیوم قیصرانی، قاری امیر محمد نے اس اجتماع کا اہتمام کیا۔

۲۲ر فروری ۲۰۱۳ء نماز جمعہ سے قبل جامع مسجد شہلانی تونسہ میں مولانا اللہ وسایا نے خطاب کیا اس مسجد کے گردونواح میں متعدد قادیانی گھرانے آباد ہیں مولانا موصوف نے ختم نبوت، حیات عیسیٰ اور کذب مرزا کے موضوع پر مفصل خطاب کیا اور قادیانیوں کے دجل و فریب کا پردہ چاک کیا۔ حکیم عبدالرحیم جعفران کے برادران اور رفقاء نے اس اجتماع کا اہتمام کیا۔

اس سلسلہ کا آخری اجتماع جامع مسجد مدنی شادن لنڈ میں منعقد ہوا شادن لنڈ میں بھی متعدد قادیانی آباد ہیں مولانا اللہ وسایا نے نزول مسیح اور ظہور مہدی کے موضوع پر مفصل خطاب کیا مولانا قاری جمال عبدالناصر، مولانا مفتی خالد محمود، مولانا محمد اقبال میلسوی کے بیان بھی ہوئے، محترم شہزاد حمید، بھائی خلیل احمد، قاری محمد بلال قاری اللہ وسایا رحیمی اور ان کے رفقاء نے اس اجتماع کا اہتمام کیا۔ مولانا اللہ

وسایا نے شادن لنڈ میں تحریک تنظیم اہل سنت پاکستان کے نائب صدر صاحبزادہ مولانا محمد عمر فاروق تونسوی سے تفصیلی ملاقات کی اور مختلف امور پر تبادلہ کیا، ملک وملت کے معروف نعت گو سردار اللہ نواز سرگانی نے تمام اجتماعات میں شرکت کی اور شرکاء کو نعتیہ کلام سے محظوظ کیا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل تونسہ کے امیر مولانا عبدالعزیز لاشاری رفیق سفر رہے ان اجتماعات میں گورنمنٹ کالج لیہ کے لیکچرار گستاخ رسول شیخ عبدالوحید کے خلاف غم وغصہ کے خلاف ۲۹۵-سی کی دفعہ لگانے، اسے گرفتار کرنے اور قرار واقعی سزا دینے کا پرزور مطالبہ کیا گیا۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی مؤرخہ یکم تا ۷/اپریل ۲۰۱۳ء ص۲۳)

سہ روزہ ختم نبوت کورس لاہور

سہ روزہ کورس دارالعلوم عزیزیہ للبنین والبنات مکی مسجد ۲۲ علامہ اقبال روڈ لاہور میں ہوا۔ مختلف مکتبہ فکر کے دینی مدارس، سکول وکالجز کے طلباء تاجر برادری وملازمین وعلماء کرام نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ ۲۲/فروری ۲۰۱۳ء بروز جمعۃ المبارک نماز مغرب کے بعد مختصراً تلاوت ہوئی۔ مولانا نعیم الدین نے فتنہ قادیانیت کے اعتراضات کے جواب دیئے۔ ان کے بعد یادگار اسلاف مولانا مفتی محمد حسن نے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت کو بیان کیا۔ کورس کے دوسرے دن ۲۳/فروری بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مولانا محبوب الحسن طاہر نے قادیانیت کے طریقہ تبلیغ کے عنوان پر بیان فرمایا۔ بعد نماز عشاء مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے حیات، وفات مسیح کے عنوان پر بیان فرمایا۔ جس میں مرزائی عقائد کی حیات، مسیح کے بارے میں وضاحت فرمائی۔ کورس کے تیسرے روز ۲۴/فروری بروز اتوار بعد نماز مغرب مولانا منیر احمد نے قادیانیت سے تائب ہوکر دائرہ اسلام میں آنے والے خوش نصیب لوگوں کی ایمان افروز کارگزاریاں سنائیں۔ بعد از نماز عشاء مختصر تلاوت ونعت کے بعد مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ظہور مہدی اور مرزے کی شخصیت کے بارے میں بیان فرمایا۔ مولانا امجد خان کا بیان ہوا۔ جس میں انہوں نے شہداء ختم نبوت کی قربانیوں کا تذکرہ فرمایا اور دعاء سے قبل کورس میں شرکت کرنے والے حضرات کو دارالعلوم عزیزیہ کی جانب سے اسناد اور کتب بھی دی گئیں۔ اسناد اور کتب حاصل کرنے والے افراد کی تعداد تقریباً ۲۷۵ تھی۔ کورس مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کی دعاء پر اختتام پذیر ہوا۔

(ماہنامہ لولاک ملتان اپریل ۲۰۱۳ء ص۱۳)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس

۲۸/فروری ۲۰۱۳ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس امیر مرکزیہ مولانا عبدالمجید صاحب لدھیانوی دامت برکاتہم کی زیرصدارت منعقد ہوا۔ اجلاس میں سال گزشتہ کے شوریٰ کے فیصلوں کی توثیق کی گئی۔ مجلس کے مدارس، مساجد، شعبہ تبلیغ، شعبہ نشرواشاعت، شعبہ تعمیرات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا اور اہم فیصلہ جات کئے گئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ انٹرنیٹ کے لئے ایک کمیٹی قائم کی گئی جو مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی پشاور، مولانا مفتی خالد محمود، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی پر مشتمل ہے۔ اس کا بعد از عصر اجلاس ہوا۔

ختم نبوت کانفرنسوں کا مبارک سلسلہ

الحمدللہ! یوں تو پورے ملک بھر میں کوئی ایسا دن نہیں جاتا جہاں کہیں نہ کہیں ختم نبوت کانفرنس منعقد نہ ہوئی ہو۔ لیکن فروری، مارچ، اپریل، مئی، جون کے پانچ ماہ میں خصوصیت اور اہتمام کے ساتھ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنسوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

۱۲/مارچ...... ختم نبوت کانفرنس اٹک ۱۹/مارچ...... ختم نبوت کانفرنس خانیوال

۲۳؍مارچ......ختم نبوت کانفرنس ہری پور ۲۶؍مارچ......ختم نبوت کانفرنسیں ضلع رحیم یارخان

۲۷؍مارچ......ختم نبوت کانفرنسیں ضلع رحیم یارخان

اور ۲۷؍اپریل کو عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس گوجرانوالہ میں منعقد ہوگی۔ جماعتی احباب ان کانفرنسوں کی کامیابی کے لئے اللہ رب العزت کے حضور دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامیابیوں سے سرفراز فرمائیں۔ آمین! (ماہنامہ لولاک ملتان اپریل ۲۰۱۳ء ص ۵۶)

ختم نبوت کانفرنس ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر میں ۲۸؍فروری ۲۰۱۳ء کو عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت مولانا امین الدین پاشا اور مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے کی۔ مہمان خصوصی قائد تحریک ختم نبوت شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم تھے۔ کانفرنس سے ابن امیر شریعت مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری، مولانا محمد الیاس گھمن، مولانا انوارالحق، مولانا عبدالواحد کوئٹہ، مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا رشید احمد لدھیانوی، مولانا عبدالرؤف ربانی رحیم یارخان، مولانا ظفر احمد قاسم وہاڑی، مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی خانیوال، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یارخان، مولانا خبیب احمد ٹوبہ ٹیک سنگھ سمیت کئی علمائے کرام نے خطاب کیا۔ کانفرنس دو بجے رات تک جاری رہ کر مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری کی دعاء پر اختتام پذیر ہوئی۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا خبیب احمد، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد اقبال، مولانا عبدالستار، مولانا ریاض احمد، مولانا عبدالرزاق مجاہد دن رات مصروف رہے۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا قاضی احسان احمد، مولانا مفتی محمد راشد مدنی اور محمد اسماعیل نے سرانجام دیئے۔ نعت سید سلمان گیلانی نے پیش کی۔ سیکورٹی کے فرائض جامعہ اشرفیہ مانکوٹ کے طلباء نے مہتمم جامعہ مولانا محمد احمد انور کی سرپرستی میں انجام دیئے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان اپریل ۲۰۱۳ء ص ۴۵)

ختم نبوت کانفرنس پنوعاقل

۶؍مارچ ۲۰۱۳ء قادیانی عالمی سامراجی ایجنڈے کی تکمیل کے لئے سرگرم ہیں۔ انہوں نے ملکی سلامتی کو داؤ پر لگا رکھا ہے۔ نئی نسل ان حالات سے بے خبر ہے، ان میں دین کا ضروری علم تک نہیں ہے، دینی اداروں اور تنظیموں کو بالخصوص جدید تعلیمی اداروں تک رسائی حاصل کرنی چاہئے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے استفادہ کرنا چاہئے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا نے ختم نبوت کانفرنس پنوعاقل سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر نے اپنے بیان میں کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت دین کی بنیاد ہے۔ اس عقیدے کے تحفظ کے لئے بارہ سو صحابہ کرامؓ نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے ثابت کر دیا کہ جان، مال اولاد سب کچھ قربان کیا جاسکتا ہے لیکن حضور ﷺ کے بعد کسی جھوٹے مدعی نبوت کو برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ مولانا عبداللطیف اشرفی نے اپنے بیان میں کہا کہ انیسویں صدی کی ابتداء میں مرزا قادیانی نے جب نبوت کا دعویٰ کیا تو ہندوستان بھر کے علماء کرام نے اس کی مخالفت کی اور اس کے خلاف کفر کے فتویٰ جاری کئے۔ مولانا محمد راشد مدنی ٹنڈوآدم نے اپنے بیان میں کہا کہ ختم نبوت کا مسئلہ وہ واحد مسئلہ ہے کہ جس پر امت مسلمہ نے کبھی کمپرومائز نہیں کیا اور نہ ہی اس بارے میں کمپرومائز کا تصور کیا جاسکتا ہے۔ کانفرنس میں مولانا عبدالقیوم ہالیجوی، مولانا محمد صالح انڈھڑ، مولانا رحیم بخش سومرو، مفتی محمد جمیل کورائی اور مولانا محمد یحییٰ عباسی نے خطاب کیا۔ کانفرنس میں مولانا عبدالجبار ہالیجوی مدظلہ نے خصوصی شرکت کی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۳ء ص ۵۳،۵۴)

ختم نبوت کانفرنس سکھر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس مرکزی جامع مسجد بندر روڈ سکھر میں ۷؍مارچ ۲۰۱۳ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت درگاہ ہالیجی شریف کے چشم وچراغ مولانا عبدالقیوم ہالیجوی نے کی جب کہ مولانا خواجہ خلیل احمد خانقاہ سراجیہ کندیاں والے مہمان خصوصی تھے۔ کانفرنس سے مجلس تحفظ ختم نبوت کے دیگر راہنماؤں مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، قاری خلیل احمد بندھانی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا بشیر احمد، مولانا مسعود افضل ہالیجوی، مولانا عبداللطیف اشرفی، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا اسد اللہ میمن، مولانا عبدالمجیب قریشی اور دیگر نے بھی خطاب کیا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۳ء ص ۵۳)

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس نواب شاہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۸؍مارچ ۲۰۱۳ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب سے لے کر رات دو بجے تک جامع مسجد کبیر نواب شاہ میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کی صدارت مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف والوں نے کی جب کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ نے کانفرنس کی مکمل سرپرستی فرمائی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض قاری محمد امجد مدنی اور مولانا محمد علی صدیقی نے سرانجام دیئے۔

قاری سمیع اللہ نے تلاوت کی سعادت حاصل کی، مولانا محمد راشد مدنی اور مفتی حفیظ الرحمٰن کے بیانات ہوئے بعد نماز عشاء دوسری نشست میں تلاوت قاری محمد یونس نے کی اور حافظ عبداللہ عبدالقادر نے ہدیہ نعت پیش کیا، اس کے بعد مولانا قاضی احسان احمد کا ولولہ انگیز خطاب ہوا، بعدازاں مولانا عبدالمجیب قریشی بیر شریف والوں کا خطاب ہوا، پھر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت دم توڑ رہی ہے، قادیانیت دن بدن روبہ زوال ہورہی ہے، قادیانیوں کی کثیر تعداد حلقہ بگوشِ اسلام ہورہی ہے اور وہ وقت بھی آئے گا کہ قادیانیت ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گی۔ اس کے بعد حافظ محمد اشفاق نے نظمیں پڑھیں پھر مولانا احمد حسن عباسی درگاہ شاہ پور چاکر والوں کا مختصر خطاب ہوا، اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین نے قراردادیں پیش کیں۔ آخر میں شیخ المعقول والمنقول سائیں مولانا عبدالغفور قاسمی کا تفصیلی خطاب ہوا اور انہوں نے دعاء کرائی۔ اس کانفرنس میں پورے سندھ سے محبانِ ختم نبوت نے ہزاروں کی تعداد میں قافلوں کی صورت میں بھرپور شرکت کی۔

کانفرنس کی تیاری کے لئے مبلغین ختم نبوت مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا تجمل حسین نے اندرون سندھ کا دورہ کیا، اسی دورہ کے دوران نواب شاہ شہر کی مساجد اور مدارس میں بیانات سمیت مختلف شہروں، محراب پور، بھریا روڈ، خانواہن، دریا خان مری، پھل شہر، جوٹا مروی، ہوت گوٹھ، کھڈر، کھڑاہ، دوڑے مہر گوٹھ، دوڑ شہر، سانگھڑ، کھپرو وغیرہ میں دعوتی پروگرامز کے لئے گئے اور عوام الناس کو کانفرنس میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے مختلف کمیٹیاں تشکیل دی گئیں، ہر کمیٹی نے اپنی ذمہ داری خوب نبھائی، خصوصاً قاری محمد انیس، قاری امجد مدنی، قاری تصور، قاری علی اصغر، بھائی بلال خان، بھائی عبدالرؤف سمیت مقامی جماعت کے عہدیداروں نے خوب محنت کی۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی مؤرخہ یکم تا ۷؍اپریل ۲۰۱۳ء ص ۲۰)

خانیوال میں ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۹؍مارچ ۲۰۱۳ء بعد نماز عشاء جامع مسجد المینار میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد

ہوئی، جس کی صدارت مقامی امیر مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی مہتمم جامعہ مالکیہ، سجادہ نشین خانقاہ مالکیہ نے کی، جب کہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مجلس کے مقامی ناظم مولانا عطاء المنعم نعیم نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس سے ملک کے معروف خطیب مولانا محمد رفیق جامی کے علاوہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، اکرام القادری، مولانا عبدالستار گورمانی سمیت کئی علماء کرام نے خطاب کیا۔ علماء کرام نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور ناموس رسالت کی حفاظت کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا اور قادیانیت کے خاتمہ تک پُرامن تحریک جاری رکھیں گے۔ مقررین نے کہا کہ کسی قادیانی یا قادیانی پس منظر رکھنے والے کو پاکستان کے اقتدار پر چور دروازے سے قبضہ نہیں کرنے دیا جائے گا، اگر کسی قادیانی پس منظر رکھنے والے کو مسلط کیا گیا تو بھرپور مزاحمت کی جائے گی۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہ۔ دریں اثنا ۲۰ تا ۲۲ / مارچ کو خانقاہ مالکیہ کا سالانہ روحانی اجتماع منعقد ہوا، جس میں خانقاہ مالکیہ سے تربیت حاصل کرنے والے علماء کرام، مشائخ عظام اور صوفیاء کرام نے خطاب کیا۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۲۳ تا ۳۰ / اپریل ۲۰۱۳ء ص ۱۰)

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورہ ٹوبہ

۱۷ / مارچ ۲۰۱۳ء بروز پیر بعد نماز مغرب چک نمبر ۱۴۸ گ،ب میں تحفظ قرآن کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا نے فرمایا کہ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کا فریضہ ہے۔ مرزائیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ مولانا ممتاز احمد کلیار نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہی اسلام کا تحفظ ہے۔ یہی وہ کام ہے جس پر انسان اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔ ۱۸ / مارچ ۲۰۱۳ء کو فجر کا درس جامع مسجد غلہ منڈی میں ٹوبہ ٹیک سنگھ میں دیتے ہوئے فرمایا کہ ناموس رسالت اور ختم نبوت کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہر وقت اور ہر جگہ موجود ہے۔ جب ضرورت پڑے خون کا آخری قطرہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے پیش کردیں گے۔

(ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۳ء ص ۴۸ تا ۵۶)

ہری پوری میں جماعتی سرگرمیاں اور کانفرنس

جنوری ۲۰۱۳ء ربیع الاوّل ۱۴۳۴ھ سے ضلع ہری پور کی رکنیت سازی کا کام مولانا طیب فاروقی (مبلغ اسلام آباد) کی زیرنگرانی شروع ہوا الحمدللہ! پورے ضلع کے دور دراز علاقوں تک رکن سازی کی گئی، اس کے بعد ۲ / فروری ۲۰۱۳ء کو جامع مسجد القریش میں انتخابی اجلاس منعقد ہوا، جس کی سرپرستی مولانا قاضی مشتاق (راولپنڈی) نے کی۔

انتخابی عمل (ناظم انتخاب) مولانا محمد طیب فاروقی نے انجام دیا، جس میں مولانا قاری محمد فدا امیر، مولانا مفتی ہارون الرشید شامی ناظم، مولانا شمس القدیر ناظم تبلیغ، سیف الرحمٰن سیف ناظم مالیات اور مولانا حسین احمد ناظم نشرواشاعت منتخب ہوئے۔ اس اجلاس میں علاقے کے ڈھائی سو کے قریب علماء کرام نے شرکت کی۔

اسی اجلاس میں ۲۳ / مارچ ۲۰۱۳ء کو سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کیا گیا۔ مؤرخہ ۱۶ تا ۲۲ / مارچ ۲۰۱۳ء تک مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد طیب فاروقی، مولانا قاضی مشتاق اور مولانا زاہد وسیم نے ضلع بھر میں پروگرام کئے، اسی سلسلے میں ۲۲ / مارچ بروز جمعہ مولانا قاضی مشتاق نے نماز جمعہ جامع مسجد سیدنا صدیق اکبرؓ سرائے صالح میں پڑھائی۔ ان حضرات کے علاوہ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے جامع مسجد علی خان، مولانا زاہد وسیم نے جامع مسجد غازی اور مولانا محمد طیب فاروقی نے جامع مسجد محلّہ کھوہ ہری پور میں نماز جمعہ پڑھائی۔

الحمدللہ! ۲۳؍مارچ ۲۰۱۳ء کو ایلمنٹری کالج گراؤنڈ ہری پور میں ایک عظیم الشان اور تاریخی ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوا، جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء سے وقت لیا گیا۔ بریلوی مکتب فکر کے مولانا صاحبزادہ کمال شاہ، اہلحدیث کے مولانا مقصود احمد سلفی سے وقت طے ہوا اور ان کے علاوہ ملک بھر سے جید علماء کرام تشریف لائے، جن میں متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن، مناظر اسلام مولانا منظور احمد مینگل، مولانا مفتی محمود الحسن مسعودی، مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی، مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی مشتاق، مولانا اکرام اللہ مجددی، حافظ حسین احمد قابل ذکر ہیں۔ کانفرنس کی صدارت خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد کے خلیفہ مجاز پیر طریقت مولانا عبدالغفور مدظلہ (ٹیکسلا) نے کی۔ ملک کے مشہور ثناء خواں حافظ عبدالقادر (کراچی) نے ختم نبوت پر کلام پیش کیا۔ اسٹیج سیکرٹری کی خدمات مولانا محمد طیب فاروقی، مولانا احسان عظیم اور مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے سرانجام دیں۔

کانفرنس کی کامیابی اور انتظام کے لئے مولانا قاری فدا محمد (امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ہری پور) کی سرپرستی میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی، جس میں مولانا محمد طیب فاروقی، مولانا زاہد وسیم، مفتی ہارون الرشید، مولانا سعید، مولانا مرتضیٰ، مفتی احسان عظیم، مفتی عامر شہزاد، سیف الرحمٰن سیف شامل تھے۔ کمیٹی نے دن رات محنت کر کے اس کانفرنس کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔ اللہ رب العزت ان حضرات کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین!

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶تا۲۲؍مئی ۲۰۱۳ء ص ۲۷)

ختم نبوت کانفرنس پیر جگی موڑ چک نمبر ۵۱۶

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۴؍مارچ ۲۰۱۳ء بروز اتوار دن گیارہ بجے تا نماز عصر بمقام جامع مسجد ختم نبوت چک نمبر ۵۱۶؍تحصیل کوٹ ادو میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں تلاوت قاری محمد یاسین نے کی اور محمد ریاض جھنگوی نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ جب کہ مولانا محمد صادق، مولانا قاضی عبدالخالق، مولانا عبدالمجید فاروقی، پیر جی غلام محمد دین پوری، مولانا قاری عبداللطیف جتوئی، سید محمد کفیل شاہ بخاری، مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔ بہت سے مقامی علمائے کرام ومعززین علاقہ نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ کانفرنس کے تمام اخراجات کا انتظام چوہدری محمد مشتاق گجر نے کیا۔ پروگرام میں بڑی کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

(ماہنامہ لولاک ملتان مئی ۲۰۱۳ء ص ۵۵)

ختم نبوت کانفرنس کوٹ ادو

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۴؍مارچ ۲۰۱۳ء بروز اتوار بعد نماز عشاء بمقام جامع مسجد اللہ والی وارڈ نمبر ۱۰؍کوٹ ادو میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جب کہ مولانا محمد ادریس، مولانا مفتی زین العابدین، قاضی عبدالخالق، مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا محمد موسیٰ، صوفی عبدالستار، چوہدری عبدالرزاق، محمد ارشد صدیقی ودیگر مقامی علماء کرام نے شرکت کی۔ آخری اور خصوصی خطاب مولانا اللہ وسایا کا ہوا۔ آپ نے حیات عیسیٰ علیہ السلام کے موضوع پر مفصل خطاب فرمایا۔ بھائی محمد خالد، محمد عابد ودیگران کے نوجوان رفقاء نے کانفرنس کے انتظامات بڑے احسن انداز میں کئے۔ اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائیں۔ آمین!

(ماہنامہ لولاک ملتان مئی ۲۰۱۳ء ص ۵۵)

جامعہ مخزن العلوم خان پور میں ختم نبوت کی بہاریں

ولی کامل جناب میاں مسعود احمد دین پوری مدظلہ کی زیر صدارت شیخ الاسلام حافظ القرآن والحدیث مولانا محمد عبداللہ درخواستی کی

یادگار جامعہ مخزن العلوم خان پور میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی۔ حافظ الحدیث حضرت درخواستی ان عہد ساز شخصیات میں سے تھے جنہوں نے بیک وقت ہر محاذ پر دادِ شجاعت دی اور ہر فتنہ کا مردانہ وار مقابلہ کیا، سب سے خطرناک فتنۂ قادیانیت کو آڑے ہاتھوں لیا اور اس محاذ پر طویل عرصہ سے مصروف عمل، معروف ادارہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مکمل سرپرستی فرمائی۔ کانفرنس میں مفکر ختم نبوت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے مجاہدین ختم نبوت کے واقعات سنائے۔ اسی دوران شاعر ختم نبوت سیّد سلمان گیلانی تحفظ ختم نبوت پر جذبات ابھارتے رہے۔ اسٹیج اکابر علماء کرام سے بھر چکا تھا۔ مہتمم جامعہ ہذا مولانا فضل الرحمٰن درخواستی مدظلہ، مولانا مطیع الرحمٰن درخواستی، مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی مدظلہ، جنرل سیکرٹری ختم نبوت جماعت مولانا خلیل الرحمٰن درخواستی مدظلہ، مولانا جمیل الرحمٰن درخواستی مدظلہ، شیخ الحدیث مولانا امیر محمد تونسوی، مولانا خلیل الرحمٰن ڈاہر مدظلہ، مولانا عبدالغفار تونسوی، مفتی محمد طاہر دین پوری، مولانا شفیق، مولانا سیف اللہ دین پوری ودیگر اکابرین کثیر تعداد میں موجود تھے۔ مولانا اللہ وسایا اسٹیج پر تشریف لائے تو پنڈال ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا، عرصہ دراز سے جناب میاں مسعود احمد دین پوری مدظلہ کی موجودگی میں مولانا اللہ وسایا مدظلہ خطاب فرماتے ہیں تب واضح محسوس ہورہا ہوتا ہے کہ جناب میاں صاحب کی مکمل توجہات مولانا پر مرتکز ہیں۔ مولانا اللہ وسایا نے تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کی مکمل کارروائی تفصیلاً بیان فرمائی مجمع پر کبھی کپکپی طاری ہوتی تو کبھی آنکھوں کے کٹورے آنسوؤں سے بھر جاتے، دوران گفتگو جب مفتی محمود کی مجاہدانہ قیادت کا ذکر آیا تو پنڈال ”مفتی تیرا قافلہ رواں دواں، رواں دواں“ کے نعرے بلند ہوتے۔ آخر میں جناب میاں مسعود احمد دین پوری مدظلہ کے مبارک کلمات اور دعاء پر کانفرنس کا اختتام ہوا، نیز آخر میں جامعہ کے فارغ التحصیل علماء کرام وحفاظ کرام کو اسناد بھی تقسیم کی گئیں۔ کانفرنس کی کامیابی میں ایک اہم کردار مولانا خلیل الرحمٰن درخواستی کا تھا جنہوں نے جانفشانی کے ساتھ کانفرنس کے سلسلہ میں مختلف اجلاس منعقد کئے۔ مختلف شعبے قائم کئے اور مکمل نگرانی فرمائی۔ سیکورٹی کے فرائض مولانا شبیر احمد جالندھری مدظلہ کی زیرنگرانی تھے۔ عصر کی نماز سے قبل کانفرنس بخیروخوبی تکمیل کو پہنچی۔ عصر کی نماز جانشین حضرت درخواستی مدظلہ مولانا فضل الرحمٰن کی امامت میں ہوئی بعدازاں انہوں نے رقت آمیز دعاء کروائی، جس سے جامع مسجد سسکیوں سے گونجتی رہی نماز کے بعد شرکائے کانفرنس کی لنگر سے مہمان نوازی کی گئی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۳ء ص۵۵،۵۶)

ختم نبوت کانفرنس رحیم یارخان

کانفرنس کی ابتدا تلاوت کلام پاک سے ہوئی۔ اس کے بعد سیّد سلمان گیلانی تشریف لائے اور جب مدینہ میں حاضری اور روضۂ اقدس پر سلام کا نقشہ کھینچا تو اجتماع کو لوٹ لیا بعدازاں سرگودھا سے تشریف لائے ہوئے شعلہ بیاں خطیب مولانا محمد اسامہ رضوان نے خطاب کیا۔ مفکر ختم نبوت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کے خطاب کا آغاز ہوا وہی کانوں میں رس گھولتی آواز اور دل سے نکل کر دل میں اتر جانے والا درد، جی ہاں دل تک رسائی اسی آواز کی ہوتی ہے جو دل سے نکلے حضرت والا نے دین پور شریف کے اکابرین کی ختم نبوت کے سلسلہ میں والہانہ قربانیوں کا ذکر کیا۔ سیّد سلمان گیلانی ایک مرتبہ پھر تشریف لائے اور پھر قادیانیت کے وہ پرخچے اڑائے کہ برسوں قادیانی یاد کریں گے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جنرل سیکرٹری مولانا خلیل اللہ شیخ الحدیث تشریف لائے۔ کانفرنس اپنے عروج پر تھی کہ موسلادھار بارش شروع ہوگئی۔ لیکن مجمع جوں کا توں جذبہ عشق محمدی سے سرشار بیٹھا رہا۔ اسٹیج پر قاری اظہر اقبال، علامہ عبدالرؤف ربانی، مفتی عبداللطیف، میاں مظہر نثار، قاری ظفر اقبال شریف قاری خلیل الرحمٰن، مولانا عارف فاروقی عباسی، انس محمود ودیگر بھی موجود تھے۔ آخر میں مولانا اللہ وسایا اسٹیج پر تشریف لائے اور مشاورت کے بعد دور دراز سے تشریف لائے ہوئے سامعین کے پیش نظر اختتامی دعاء فرمادی تاکہ

بارش کی وجہ سے واپسی پر سامعین پریشان نہ ہوں یوں یہ یادگار کانفرنس اپنے اختتام کو پہنچی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۳ء ص ۵۵)

دوروزہ تحفظ ختم نبوت کورس کنری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۳۱؍مارچ اور یکم؍اپریل ۲۰۱۳ء کو کنری میں مولانا مختار احمد مبلغ ختم نبوت عمرکوٹ نے دو روزہ تحفظ ختم نبوت کورس ترتیب دیا۔ جس میں مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا توصیف احمد حیدرآباد اور مولانا محمد علی صدیقی میرپور خاص سے تشریف لائے۔ یہ کورس بخاری مسجد کنری میں منعقد کیا گیا، جس کا دورانیہ ظہر تا عصر تھا، ابتداء میں مولانا محمد علی صدیقی نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت بیان کی۔ اس کے بعد مولانا قاضی احسان احمد نے قادیانی عقائد ونظریات پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

دوسرے روز مولانا مختار احمد نے کورس کی غرض وغایت بیان کرنے کے ساتھ شرکائے کورس کا شکریہ ادا کیا بعدازاں مولانا قاضی احسان احمد نے اپنے مخصوص انداز میں قادیانیت کا پوسٹ مارٹم کیا، اس موقع پر حافظ محمد ذیشان نے کہا کہ ان شاء اللہ! آئندہ بھی ہر دو ماہ کے بعد ایسے پروگرام ترتیب دیں گے۔ (ہفت روزہ ختم نبوت یکم تا ۷؍مئی ۲۰۱۳ء ص ۱۲)

تربیتی نشست حب چوکی شہر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ حب چوکی شہر کے زیراہتمام ۱۱؍اپریل ۲۰۱۳ء بعد نماز مغرب مرکزی جامع مسجد حب چوکی میں خصوصی ختم نبوت تربیتی نشست کا انعقاد ہوا۔ مولانا محمد حافظ امان اللہ اور دیگر احباب کی محنت سے یہ پروگرام ترتیب دیا گیا۔ اس نشست میں بڑی تعداد میں اہل علاقہ، علماء کرام، طلباء اور عامۃ الناس نے شرکت کی اور جامع مسجد کا اندرونی ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ جامعہ فاروقیہ کے متعلم حافظ محمد انس نے تلاوت کی اور حافظ کرامت اللہ نے ترانۂ ختم نبوت پیش کیا جب کہ نظامت کے فرائض حافظ امان اللہ نے سرانجام دیئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع غربی کے مبلغ مولانا عبدالحیٔ مطمئن نے اس تربیتی نشست میں بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہر دور میں امت مسلمہ نے تحفظ ختم نبوت کے لئے بے مثال قربانیاں دی ہیں، یہ قربانیاں ہمیں بھی دعوت فکروعمل دے رہی ہیں کہ ہم بھی اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنی خدمات پیش کریں۔ مہمانِ خصوصی مولانا مفتی فیض الحق نے اپنے خطاب میں کہا کہ: ''عقیدۂ ختم نبوت ہر مسلمان کا ایمان ہے، یہ دین اسلام کی اساس وبنیاد ہے، یہ ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا امتیازی وصف ہے، اس کی حفاظت ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے، یہ تحفظ دنیا میں حصولِ سعادت وزیارت نبوی اور آخرت میں حصولِ شفاعت نبوی کا ذریعہ ہے۔ یہ تحفظ جنت کی ضمانت ہے۔ تحفظ ختم نبوت کے لئے اللہ تعالیٰ خوش بخت اور سعادت مند انسانوں کا انتخاب کرتا ہے۔'' اس مرکزی جامع مسجد کے امام وخطیب بزرگ عالم دین مولانا مفتی کفایت اللہ کی دعاء پر پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵؍مئی ۲۰۱۳ء ص ۱۸)

ختم نبوت کانفرنس فیصل آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۸؍اپریل ۲۰۱۳ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء بمقام الفتح گراؤنڈ سلیمی چوک ستیانہ روڈ فیصل آباد میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کا آغاز مولانا مفتی عبدالرحمٰن کی تلاوت سے ہوا۔ نعتیہ کلام سید سلمان گیلانی، قاری سعید مدنی، قاری محمد ہارون نے پیش کی۔ مولانا غلام حسین مبلغ جھنگ، مولانا مفتی خبیب شاہ، مولانا محمد امجد، مولانا زاہد محمود قاسمی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا اللہ وسایا، مولانا طاہر ریحان عباسی، مولانا محمد الیاس

گھمن کے بیانات ہوئے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا عبدالرشید سیال نے ادا کئے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۳ء ص ۵۵)

ختم نبوت کانفرنس ساہیوال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۹/اپریل ۲۰۱۳ء کو جامع مسجد الحبیب طارق بن زیاد کالونی ساہیوال میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں تلاوت کی سعادت قاری محمد عثمان المالکی نے حاصل کی، نعتیہ کلام مدثر ولی اور محمد ذیشان نے پیش کیا، نقابت کے فرائض جامع مسجد الحبیب کے خطیب مولانا عبدالغفار قاسم نے سرانجام دیئے، جب کہ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا عبدالحکیم نعمانی، قاری عبدالجبار، محمد آصف سعید، ادارہ معارف القرآن کے بانی قاری محمد شکیل احمد عثانی، جامعہ عثمانیہ پتوکی کے مہتمم پروفیسر مسعودالحسن رشیدی، مولانا محمد عمران اشرفی، جمعیت علماء اسلام کے مفتی محمد یاسر بشیر جالندھری، قاری منظور احمد طاہر، جامع مسجد یاسین کے خطیب قاری نصیر احمد، مولانا اظہار الحق اور قاری محمد نوید سمیت مختلف مذہبی شخصیات نے خطاب کیا۔ کانفرنس کی صدارت کے فرائض جناب عبدالحفیظ گوریجہ نے سرانجام دیئے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۳ء ص ۲۶)

ختم نبوت کانفرنس گوجرانوالہ

عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے منی اسٹیڈیم شیخوپورہ موڑ گوجرانوالہ میں ۲۷/اپریل ۲۰۱۳ء کو ڈویژنل ختم نبوت کانفرنس کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کے بنیادی اور اجتماعی عقائد میں سے اہم عقیدہ ہے جس پر غیر مشروط طور پر ایمان لائے بغیر آدمی مسلمان نہیں ہوسکتا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے برطانوی سامراج کے اشارہ ابرو پر نبوت کا دعویٰ کر کے دین اسلام میں نقب لگانے کی کوشش کی۔ امت مسلمہ کے تمام مکاتب فکر نے مرزا غلام احمد قادیانی کو دعویٰ نبوت اور توہین انبیاء کرام جیسے مسائل کی وجہ سے متفقہ طور پر کافر قرار دیا جس پر ۱۹۷۴ء میں پاکستان قومی اسمبلی نے ایک متفقہ ترمیم کے ذریعہ مہر تصدیق ثبت کی۔ اعلیٰ عدالتوں نے آئینی فیصلے کئے جن کا تحفظ کیا جائے گا۔ مولانا قاضی احسان احمد، پاکستان شریعت کونسل کے جنرل سیکرٹری مولانا زاہد الراشدی، اتحاد اہل سنت کے سربراہ مولانا محمد الیاس گھمن، جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، جامعہ مخزن العلوم خان پور کے مہتمم حافظ الحدیث حضرت درخواستی کے جانشین مولانا فضل الرحمٰن درخواستی، خانقاہ زاہدیہ قادریہ اٹک کے سجادہ نشین مولانا قاضی ارشد الحسینی، جامعہ نصرۃ العلوم کے ناظم مولانا محمد ریاض خان سواتی، مرکزی جمعیت اہل حدیث کے سربراہ علامہ ساجد میر، جمعیت علماء اسلام کے مرکزی ناظم نشرواشاعت مولانا محمد امجد خان، بادشاہی مسجد لاہور کے خطیب مولانا عبدالخبیر آزاد نے خطاب فرمایا۔ بارگاہ رسالت مآب میں گلہائے عقیدت جناب سید سلمان گیلانی نے پیش کیا۔ سیکورٹی کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے چاک وچوبند دستے نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس میں پیر رضوان نفیس، قاری محمد یوسف عثانی، قاری منیر احمد قادری، سید احمد حسین زید، مولانا گلزار احمد قاسمی، مولانا مفتی نعیم اللہ، مولانا عبدالرحیم، مولانا محمد قاسم، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا عبدالنعیم، قاری عمر حیات، مولانا ظفر اقبال کہروڑپکا، چوہدری بابر رضوان احمد باجوہ، قاری گلزار احمد آزاد، سید حفیظ الرحمٰن شاہ، مولانا محمد عارف شامی، مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا داؤد احمد، جناب عمر عثمان ہاشمی، جناب حاجی شاہ زمان، مفتی جمیل احمد، پروفیسر عبدالماجد مشرقی، مولانا خالد محمود، مولانا محمد اخلاق،

قاری عبدالعزیز ودیگر سینکڑوں علماء کرام نے شرکت کی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۳ء ص۵۴)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین کا سہ ماہی اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا سہ ماہی اجلاس ۳،۴؍مئی ۲۰۱۳ء بروز جمعۃ المبارک اور ہفتہ منعقد ہوا۔ دو درجن سے زائد مبلغین نے ملتان شہر کی اہم مساجد میں جمعۃ المبارک کے اجتماعات سے خطاب کیا اور عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیت کی سنگینی کو اجاگر کیا۔ اجلاس کی چار نشستیں منعقد ہوئیں۔ مختلف نشستوں کی صدارت مولانا عزیزلرحمٰن جالندھری، مولانا غلام مصطفیٰ نے کی۔

مرحومین کے لئے ایصال ثواب: گزشتہ سہ ماہی میں وفات پانے والے جماعتی رفقاء، مولانا محمد مشتاق ہڈالی خوشاب، مولانا محمد عبداللہ مہرشاہ، حاجی غلام نبی جہاں خان بھکر، حکیم منظور احمد چیچہ وطنی، قاری اسلام الدین محراب پورسندھ، عبدالرحیم خان نیازی کچا کھوہ، عم محترم مولانا عبدالرشید غازی اللہ یار سیال احمد پور سیال، والد محترم اور فرزند ارجمند مولانا مفتی محمد شیراز پیر محل، اہلیہ محترمہ مولانا مفتی محمد جمیل خان شہید سمیت تمام مسلمانوں کے لئے فاتحہ خوانی اور دعائے مغفرت کی گئی۔

ممبر سازی کی تکمیل اور جماعتوں کی تشکیل: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سہ سالہ ممبر سازی جاری ہے۔ تمام رفقاء کو ہدایت کی گئی کہ ۳۰؍شعبان المعظم تک ممبر سازی کی تکمیل اور جماعتوں کی تشکیل مکمل کی جائے۔

چناب نگر سالانہ ختم نبوت کورس: سالانہ ختم نبوت کورس ۵ تا ۲۷؍شعبان المعظم مطابق ۱۵؍جون تا ۷؍جولائی ۲۰۱۳ء جامع مسجد ختم نبوت چناب نگر میں منعقد ہوگا۔ شیخ الحدیث مولانا زاہد الراشدی، مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی، مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالقدوس خان قارن، مولانا محمد الیاس گھمن، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاری غلام مرتضیٰ ڈسکہ، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا محمد احمد بہاول پوری، جناب حاجی اشتیاق احمد اور جناب محمد متین خالد سمیت اساتذہ فن عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت، عقیدہ رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام، قادیانیت کے عقائد وعزائم، سمیت اہم مسائل پر لیکچر دیں گے۔

کورس میں دینی مدارس کے طلباء واساتذہ کرام، عصری تعلیمی اداروں کے سٹوڈنٹس وٹیچرز شرکت کر سکتے ہیں۔ کورس کے انتظامات کے لئے مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا عبدالرشید سیال، مولانا غلام مصطفیٰ پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دے دی گئی۔ تمام مبلغین کو ہدایت کی گئی کہ وہ اپنے اپنے علاقہ جات کے جامعات کے منتظمین اور اساتذہ کرام سے مل کر طلبہ اسلام سے خطاب فرمائیں اور انہیں کورس میں شرکت کی ترغیب دیں۔ جنوبی پنجاب کے جامعات میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی خطاب فرمائیں گے۔ لاہور ڈویژن مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، گوجرانوالہ ڈویژن مولانا فقیر اللہ اختر، سرگودھا ڈویژن مولانا محمد اکرم طوفانی دورے کریں گے۔ مبلغین کو کہا گیا کہ ملک میں ہونے والے الیکشن میں کسی قادیانی کو مسلم نشست پر اور کسی قادیانی نواز کو کامیاب نہ ہونے دیں۔ کورس کے دنوں میں چنیوٹ، لالیاں، احمد نگر سمیت مضافاتی قصبات میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ آئندہ سہ ماہی کے لئے احتساب قادیانیت جلد ۱۸؍مطالعہ کے لئے تجویز کی گئی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۳ء ص۴۸،۴۹)

۲۸ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم

۱۲؍مئی ۲۰۱۳ء، فقیر اللہ وسایا...... شام پونے چھ بجے لندن ہیتھرو ایئرپورٹ پر جہاز اترا۔ امیگریشن کے مراحل سے فارغ ہوکر

ایئرپورٹ سے باہر آیا۔تھوڑی دیر میں مولانا مفتی محمود الحسن مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مولانا حافظ محمد اقبال امام وخطیب ختم نبوت سنٹر لندن ایئرپورٹ پر تشریف لائے۔ مغرب کے قریب دفتر حاضری ہوئی۔کھانا کھایا۔عشاء پڑھ کر سو گیا۔صبح نماز کے بعد پھر آرام ہوا۔آج ۱۳رمئی کو پاکستان فون کئے۔قریباً شام تک پورے ملک سے رزلٹ آچکا تھا۔تین سیٹیں جماعت اسلامی، دس سیٹیں جمعیت علماء اسلام کو قومی اسمبلی کی ملیں۔ دینی محاذ سرے سے ناک آؤٹ ہوگیا۔شورکوٹ، جھنگ کی کامیابی کی اطلاع بھی افواہ ثابت ہوئی۔ بہت افسوس ہوا۔انٹر نیٹ پر مولانا محمود الحسن صاحب خبریں سناتے اور پڑھاتے رہے۔

۱۳رمئی ...... کو مغرب سے عشاء تک ’’ٹوٹنگ جامع مسجد‘‘ میں ختم نبوت کے عنوان پر بیان ہوا۔مولانا منور حسین سورتی، مولانا مفتی محمد یوسف ڈنکا، مولانا ممتاز الحق صاحب سے جلسہ پر ملاقات ہوئی۔

۱۴رمئی ...... عصر کے بعد مولانا منور حسین سورتی نے دعوت کی۔ مغرب تا عشاء ’’کرائیڈن‘‘ کی جامع مسجد میں بیان ہوا۔ مولانا مفتی محمد سہیل صاحب جو مولانا سعید احمد جلال پوری مرحوم کے برادر زادہ اور جامعۃ العلوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے فاضل ہیں اور مولانا محمد انور صاحب، جو مولانا غلام محمد علی پوری مرحوم کے صاحبزادہ اور مولانا منظور احمد الحسینی مرحوم کے بھانجے اور آپ کے جانشین ہیں۔ یہ حضرات ملنے کے لئے تشریف لائے۔اللہ پاک ان کو اس کی جزائے خیر دیں۔

۱۵رمئی ...... کو عصر سے مغرب تک ’’ویمبلٹن‘‘ کی جامع مسجد میں مولانا ممتاز الحق صاحب کا انگریزی میں اور فقیر کا اردو میں بیان ہوا۔مولانا صاحب جو افریقہ کے پڑھے ہوئے ہیں، پہلے سٹرلنگ میں ہوتے تھے۔آج کل کرائیڈن کے علاقہ میں مدرسہ چلاتے ہیں۔ان کے ہاں دوپہر کا کھانا تھا۔

۱۶رمئی ...... کو مغرب سے عشاء تک ’’مدنی مسجد آکسفورڈ‘‘ میں بیان تھا۔مولانا عطاء اللہ خان جو جامعہ فاروقیہ کراچی کے فاضل ہیں، وہ میزبان تھے۔مولانا ممتاز الحق صاحب کا انگلش میں اور فقیر کا اردو میں بیان ہوا۔یاد رہے ان تمام پروگراموں کے منتظم مولانا مفتی محمود الحسن صاحب تھے جو ہر جگہ ہمراہ رہے۔

۱۷رمئی ...... کو جمعہ کا دن تھا۔مولانا مفتی محمد سہیل جلال پوری، مولانا مفتی محمد انور علی پوری، مولانا مفتی محمود الحسن اور فقیر راقم نے ناشتہ مولانا مفتی محمد سہیل صاحب کے ہاں کیا۔ وہاں سے مولانا مفتی محمد انور کی قیادت میں ’’کارڈف‘‘ حاضر ہوئے۔فقیر کا جمعہ کا بیان مدنی مسجد میں ہوا۔باقی تینوں حضرات کے دوسری مساجد میں جمعہ کے بیانات ہوئے۔ جمعہ کے بعد مولانا قاری غلام نبی صاحب نے دعوت کی۔ فراغت کے بعد نیوپورٹ جناب محمد ثناء اللہ صاحب کے مکان پر حاضر ہوئے۔ بھائی فاروق صاحب، مولانا عبدالرزاق رحیمی سے بھی یہاں ملاقات ہوئی۔ واپسی پر فقیر اور مولانا مفتی محمود الحسن صاحب کراؤلی اتر گئے۔ باقی حضرات لندن آگئے۔

۱۸رمئی ...... بروز ہفتہ کراؤلی میں حاضری تھی۔ مولانا محمد زاہد اور ان کے گرامی قدر رفقاء نے ایک سالہ عالم کورس شروع کر رکھا ہے جو جمعہ شام، ہفتہ، اتوار کو صبح آٹھ بجے سے بارہ بجے تک ہوتا ہے۔اس میں تین اساتذہ شرکاء کو لیکچر دیتے ہیں۔ان کی ایک کلاس جو یونیورسٹیز کے طلباء وطالبات پر مشتمل ہے، قریباً چالیس پچاس اس کے شرکاء ہیں۔انہوں نے ہفتہ کا دن ختم نبوت کے لئے وقف کر دیا۔ وقفہ وقفہ سے فقیر کے گھنٹہ گھنٹہ کے تین بیانات ہوئے۔ آخر میں سوال وجواب کی محفل بھی ہوئی۔ فقیر کے خیال میں اس سفر کا یہ بہت ہی عمدہ پروگرام رہا۔ عصر سے مغرب تک جامع مسجد کراؤلی میں مولانا ممتاز الحق صاحب کا انگلش اور فقیر کا اردو میں بیان ہوا۔ یاد رہے کہ فقیر کے تمام بیانات کا ہر جگہ جہاں ضرورت تھی ساتھ ساتھ رواں ترجمہ انگلش میں بھی ہوتا رہا۔

جمال الدین سابق قادیانی کا واقعہ:

۱۹رمئی ...... کوظہر کے بعد جامع مسجد ابوبکر’’ساؤتھ ہال‘‘ میں مولانا ممتاز الحق اور فقیر کے بیان ہوئے۔آج یہاں ایک عجیب واقعہ ہوا۔ بیان ہوا اور بہت تفصیلی ہوا۔ پھر سوال وجواب، فقیر نے بتایا کہ بستی بزدار ضلع ڈیرہ غازی خان میں قادیانیت کا صفایا ہوا۔منڈی بہاؤالدین کے قریب ۹ قادیانی حضرات مولانا عبدالماجد صاحب خطیب جامع مسجد مرکزی منڈی بہاؤالدین کے ہاتھ پر اسلام لائے۔ بالکل منبر کے سامنے ایک خوش شکل بزرگ، پگڑی باندھے، جبہ زیب تن کئے، ہاتھوں میں رنگ برنگی انگشتریاں پہنے تھے۔ جاذب نظر معلوم ہوتے تھے۔ اچانک فقیر کو خطاب کیا کہ مولانا! آپ مجھے نہیں جانتے، میں آپ کو جانتا ہوں۔ میرے والد قادیانیوں کے افریقہ میں مبلغ تھے۔ بحری جہاز کے حادثہ میں فوت ہوئے۔ میرا نام جمال الدین ہے۔ میں پیدائشی قادیانی تھا۔ قادیان میں بھی زیارت کے لئے گیا۔ حق تعالیٰ نے میری بھی رہنمائی کی، اہلیہ سمیت مسلمان ہوگیا ہوں۔ اسی مسجد ابوبکر’’ساؤتھ ہال‘‘ میں جمعہ پڑھتا ہوں۔ جمعہ پر آپ کے بیان کا اعلان سنا۔ زیارت اور بیان سننے کے لئے آ گیا۔ روشن دین تنویر، اللہ دتہ جالندھری، عطاء المجیب راشد سب قادیانی مناظر مجھے جانتے ہیں۔ میرے اسلام لانے کا سب قادیانی قیادت کو علم ہے۔ بیسیوں قادیانی مسلمان ہوچکے ہیں۔ جب کہ میں تین سال سے مسلمان ہوں۔ اسی مسجد میں جمعہ پڑھ رہا ہوں۔ خطیب صاحب سے علیک سلیک ہے۔ محبت واحترام کا رشتہ ہے۔ مگر انہیں بھی معلوم نہیں کہ میں قادیانی تھا۔ اب مسلمان ہوا ہوں۔ ایک دن انہوں نے تعارف پوچھا۔ میں نے کہا کہ میرا تلخ ماضی ہے نہ کریدیں تو بہتر ہے۔ آج آپ کے بیان سے خوشی ہوئی۔ خیال ہوا کہ میں بھی اپنے اعلان سے مسلمانوں کو خوش کردوں۔ آج بعد از عصر جامع مسجد ویمبلے میں بیانات ہوئے۔ یاد رہے کہ ہماری پہلی ختم نبوت کی کانفرنس ویمبلے ہال میں ہوئی۔ وہ یہاں اسی علاقہ میں منعقد ہوئی۔ ویمبلے ہال دیکھنے کے لئے مولانا مفتی ممتاز الحق اور مفتی محمود الحسن تشریف لے گئے مگر معلوم ہوا کہ وہ ہال گرا کر حکومت نے سٹیڈیم تعمیر کردیا ہے۔

۲۰رمئی ...... مولانا مفتی محمد سہیل، مولانا مفتی یوسف ڈنکا، مولانا مفتی محمود الحسن کے ہمراہ دارالعلوم لندن ۱۲ بجے دن حاضری ہوئی۔ دارالعلوم کے حضرات نے محبت فرمائی۔ مدرسہ کے اسباق کی چھٹی کی۔ مسجد میں تمام طلباء، اساتذہ میں بیان ہوا۔ دوپہر کا کھانا کھایا۔ عصر تا مغرب مسجد عمر میں بیان ہوا۔

۲۱رمئی ...... کو مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب لاہور سے تشریف لائے۔ جناب محترم محمد بلال صاحب بریڈفورڈ سے گاڑی لے کر آئے تھے۔ مولانا مفتی محمود الحسن صاحب ان کے ہمراہ صاحبزادہ صاحب کو لینے کے لئے ایئرپورٹ گئے۔ فقیر اور مولانا حافظ محمد اقبال صاحب، مولانا محمد نگین کی ملاقات وزیارت کے لئے اسٹلبن حاضر ہوئے۔ یہاں جناب ڈاکٹر خالد صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ ظہر یہاں پڑھی۔ ملاقات وکھانا کے بعد واپس لندن دفتر حاضر ہوئے تو صاحبزادہ مولانا خلیل احمد صاحب دفتر تشریف لاچکے تھے۔ آپ سے ملاقات ہوئی۔ مخدومی صاحبزادہ سعید احمد صاحب کے الیکشن میں تیسرے نمبر پر آنے کے حالات معلوم ہوئے۔ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد سے خانقاہ سراجیہ، عزیزی حافظ محمد انس سے ملتان، عزیزی احمد وابوبکر سے چناب نگر، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی سے لاہور فون پر بات ہوئی۔

۲۲رمئی ...... آج ظہر کے بعد لندن سے مولانا صاحبزادہ خلیل احمد کی سربراہی میں فقیر مولانا محمود، جناب بلال صاحب لیسٹر کے لئے روانہ ہوئے۔ لیسٹر میں ملنے کے لئے مولانا خورشید احمد، ان کے صاحبزادہ عزیزی خبیب، سید محمد رفیق شاہ صاحب اور دیگر رفقاء برمنگھم سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ جناب محسن صاحب کے گھر ملاقات ہوئی۔ کھانا مولانا ممتاز الحق صاحب کے بھائی کے گھر تھا۔ مغرب سے عشاء تک مولانا خورشید ومولانا محمود الحسن نے لیسٹر میں اشتہارات دیئے۔ اعلانات کئے۔ دعوتی عمل مکمل کیا۔ فقیر کا مغرب سے عشاء تک

جامع مسجد عمر میں بیان ہوا۔مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب نے صدارت واختتامی دعاء فرمائی۔بھرپور اجتماع تھا۔بیان کیا،خوب کانفرنس ہوگئی۔عشاء کے بعد ساڑھے گیارہ بجے مولانا محمد سلیم دھورات سے ان کی اکیڈمی میں ملاقات ہوئی۔انہوں نے بہت ہی محبتوں سے نوازا۔ رات گئے ان سے اجازت لے کر ڈیڑھ دو بجے بریڈفورڈ آ گئے۔مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب کا قیام جناب بلال صاحب نے اپنے گھر طے کیا۔مولانا محمود الحسن اور فقیر جناب سید محمد تحسین شاہ صاحب کے ہاں حاضر ہوئے۔انہوں نے اپنا پورا گھر ہمارے لئے خالی کرایا ہوا تھا۔اللہ تعالیٰ ان کو اس کی دارین میں بہتر جزائے خیر نصیب فرمائیں۔

۲۳ رمئی...... مولانا محمد ابراہیم صاحب خطیب جامع مسجد مدنی نے ہماری تشکیل یوں کی کہ جناب بلال صاحب کے ہمراہ بریڈفورڈ سے عصر سے قبل چل کر لیڈز حاضر ہوئے۔مولانا صاحبزادہ خلیل احمد اور فقیر نے اسلامک سنٹر لیڈز میں عصر پڑھی۔فقیر کا بیان ہوا۔مخدومی صاحبزادہ صاحب نے دعاء فرمائی۔مولانا محمود اور بلال صاحب اعلانات وبیانات سے فراغت کے بعد تشریف لائے۔مغرب سے قبل اولڈھم پہنچے۔مولانا قاری عبدالرشید صاحب نے فقیر اور صاحبزادہ خلیل احمد کے ہمراہ مسجد نصرت الاسلام میں حاضری دی۔مغرب کے بعد فقیر کے مختصر بیان کا اعلان ہوا۔مولانا محمود الحسن صاحب نے اور قاری محمد ادریس نے مولانا شمس الرحمٰن صاحب کی مسجد میں بیان کیا۔ باقی مساجد میں اعلان واشتہار کی ذمہ داری جناب قاری عبدالرشید نے قبول کی۔رات گئے بریڈفورڈ آ گئے۔

۲۴ رمئی...... کو جمعہ تھا۔مولانا محمود صاحب نے جمعہ نورالاسلام میں پڑھایا۔فقیر کا ایک بیان قبل از جمعہ مدنی مسجد میں ہوا۔ مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب نے بھی یہاں جمعہ پڑھا۔فقیر کا دوسرا بیان قبل از جمعہ جامع مسجد ''ہاورڈ سٹریٹ'' میں ہوا۔جمعہ کے بعد مولانا محمد ابراہیم صاحب کے ہاں کھانا تھا۔جناب سید تحسین صاحب ہمراہ رہے۔فقیر کا تیسرا بیان عصر سے مغرب تک بریڈفورڈ جامع مسجد ابوبکر میں ہوا اور خوب ہوا۔صاحبزادہ مولانا خلیل احمد صاحب نے دعاء فرمائی۔فقیر کا چوتھا بیان بعد از مغرب تا عشاء جامع مسجد قباء میں ہوا۔نماز میں تھوڑی تاخیر ہوگئی۔عشاء پڑھ کر یہاں سے روانہ ہوئے۔''ڈل برا'' جناب چوہدری محمد یونس، چوہدری محمد شکیل اور ان کے بہنوئی رہتے ہیں۔ان حضرات کے ہاں حاضری ہوئی۔جناب محمد یونس صاحب، مولانا محمد عبداللہ صاحب سلیم پوری (حضرت ثانی) کے بھائی کے پوتے ہیں۔گویا حضرت ثانی کے بھی پوتے ہوئے۔رات ان کے ہاں قیام رہا۔

۲۵ رمئی...... قبل از ظہر جناب چودھری محمد یونس صاحب کے ہاں کھانا کھایا۔پہلے وقت نماز پڑھی۔مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب کا فون آیا۔جناب محمد یونس صاحب بھی ہمراہ جانے کے لئے تیار ہوئے۔چنانچہ صاحبزادہ خلیل احمد، مفتی محمود الحسن، چودھری محمد یونس صاحب کی گاڑی میں، فقیر جناب بلال صاحب کی گاڑی میں روانہ ہوئے۔عصر سے دو گھنٹے قبل جامع مسجد مرکزی گلاسگو پہنچے۔ آرام کیا۔۷ بجے عصر پڑھی۔اس کے بعد اتحاد المسلمین گلاسگو کے زیراہتمام ختم نبوت کانفرنس زیرصدارت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد انعقاد پذیر ہوئی۔جناب محمد صابر صاحب جو اتحاد المسلمین کے سیکرٹری جنرل ہیں۔وہ اس کانفرنس کے داعی ومنتظم تھے۔نظم وتلاوت کے بعد سابق سینیٹر جناب حافظ حسین احمد صاحب، ڈاکٹر سعید احمد عنایت اللہ صاحب کے اردو بیانات کے بعد جناب مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کا انگلش میں بیان ہوا۔اس اجلاس میں آخری بیان فقیر کا تھا۔جو مغرب کی نماز پر اختتام پذیر ہوا۔مغرب کی نماز کے بعد سے عشاء تک علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب کا بیان ہوا۔کانفرنس مثالی طور پر کامیاب رہی۔سکاٹ لینڈ پورے میں پیغام پہنچ گیا۔صاحبزادہ خلیل احمد صاحب، جناب بلال صاحب نے جناب بابر صاحب کے مکان پر قیام کیا۔چودھری محمد یونس، فقیر، مفتی محمود صاحب اور حافظ حسین احمد صاحب کا قیام جناب صابر صاحب کے مکان پر رہا۔

۲۶رمئی ...... اتوار کو قبل از ظہر مرکزی مسجد مدرول میں حاضری ہوئی۔ اس مسجد کے بانی رکن جناب حاجی نور محمد صاحب ساکن پیرمحل و بانی مسجد روشن پیرمحل کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کا اہتمام تھا۔ ظہر سے قبل فقیر کا بیان ہوا۔ صاحبزادہ خلیل احمد صاحب نے دعاء فرمائی۔ ظہر کے بعد کھانا سے فراغت کے بعد باتھ گیٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ مولانا صاحبزادہ محمد عابد صاحب مرحوم کے کزن جناب محمد طارق اجمل ان کے صاحبزادہ جناب اسد صاحب ان کے برادر جناب محمد عمران یہاں ہوتے ہیں۔ انہوں نے سراجیہ اسلامک سنٹر باتھ گیٹ میں قائم کر رکھا ہے۔ چنانچہ مؤخر الذکر حضرات نے اسلامک سنٹر میں وفد کا استقبال کیا اور گھنٹہ آرام وقیام کے بعد اڈمنبرا عصر کی نماز محترم صاحبزادہ خلیل احمد اور فقیر راقم نے مدرسہ تعلیم القرآن میں حافظ عبدالحمید صاحب کے ہاں پڑھی۔ عصر کے بعد مختصر سا فقیر کا بیان اور صاحبزادہ صاحب کی دعاء ہوئی۔ مولانا مفتی محمود صاحب، جناب محمد یونس صاحب اور عمران صاحب نے دوسری مساجد میں اعلان اور دعوت کا عمل مکمل کیا۔ مغرب معمولی تاخیر سے آکر بھاتھ گیٹ میں پڑھی۔ رات یہاں قیام رہا۔ کھانا جناب چودھری حافظ محمد عمران کے ہاں تھا۔

۲۷رمئی ...... صبح ناشتہ جناب محمد اجمل صاحب کے مکان پر کیا۔ ان کے ویئر ہاؤس میں مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب نے دعاء کرائی۔ ظہر کی نماز و کھانا و آرام مڈل برا میں چودھری محمد یونس صاحب کے ہاں ہوا۔ عصر پڑھ کر یہاں سے چلے۔ رات گئے بریڈفورڈ آکر قیام کیا۔

۲۸رمئی ...... صاحبزادہ خلیل احمد، مفتی محمود، مولانا محمد ابراہیم خطیب اعظم بریڈفورڈ، مولانا حسین گجراتی اور فقیر نے عصر کی نماز بولٹن میں پڑھی۔ تمام حضرات کے علیحدہ علیحدہ مساجد میں بیانات ہوئے۔ حافظ محمد یعقوب گجراتی صاحب نے تشکیل کی تھی۔ عصر کے بعد کھانا کھایا۔ مولانا حسین گجراتی، مفتی محمود صاحب نے مغرب وعشاء جاکر آسٹن میں ادا کی۔ جہاں اعلان و بیان و دعوت کا عمل مکمل کیا۔ صاحبزادہ مولانا خلیل احمد، مولانا محمد ابراہیم اور فقیر نے مغرب سے عشاء کا وقت مولانا محمد بلال مظاہری استاذ الحدیث دارالعلوم بری کے ہاں گزارا۔ فقیر کا بیان ہوا جو انٹرنیٹ سے بھی نشر ہوا۔ مولانا محمد بلال صاحب بھاری بھر کم وفد کے ہمراہ ہر سال کانفرنس برمنگھم تشریف لاتے ہیں۔ امسال بھی تشریف لائے۔ رات واپس بریڈفورڈ قیام رہا۔ اب کے بار جناب محمد بلال صاحب کے علاوہ سید محمد تحسین شاہ صاحب کی گاڑی بھی ہمراہ تھی۔ آج مخدوم زادہ مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی صاحب جدہ سے لندن تشریف لائے۔ مولانا حافظ محمد اقبال صاحب نے ان کا استقبال کیا۔ کچھ دیر لندن قیام کے بعد ٹرین کے ذریعہ رات گئے۔ آپ بریڈفورڈ وفد میں آشامل ہوئے۔

۲۹رمئی ...... آج مولانا صاحبزادہ خلیل احمد، جناب محمد بلال کے ہمراہ ''ہل'' تشریف لے گئے۔ مولانا محمد ابراہیم، فقیر راقم، مولانا محمود، مولانا یحییٰ لدھیانوی صاحب، سید محمد تحسین کی گاڑی میں بعد از عصر بلیک برن حاضر ہوئے۔ مولانا علی صاحب جو دارالعلوم بری میں ناظم الامور ہیں اور جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے فاضل ہیں، پہلی کانفرنس سے ہمیشہ مددگار و معاون ہیں۔ ان کے گھر کھانا کھایا۔ مغرب پر مختلف مساجد میں انہوں نے اعلانات و مختصر بیانات کی تشکیل کی۔ ان کے صاحبزادہ صاحب کی ڈیوٹی لگی کہ وہ مولانا یحییٰ لدھیانوی کو لے کر جامع مسجد جائیں۔ مولانا محمد یحییٰ صاحب کے مختصر مگر مؤثر و جامع بیان سے یہ صاحبزادہ پر ایسے فریفتہ ہوئے کہ مصر ہوئے کہ جمعہ کا بیان مولانا یحییٰ صاحب کا بلیک برن میں ہو۔ جہاں مولانا لدھیانوی ہوں گے۔ انہیں وہاں سے لانا، جمعہ پڑھوانا، پھر جہاں فرمائیں گے چھوڑ کے آنا میرے ذمہ۔ چنانچہ یہ تجویز قبول کر لی گئی۔ خوشی ہوئی کہ مولانا یحییٰ لدھیانوی مؤثر بیان فرماتے ہیں۔ جہاں جاتے ہیں حلقہ بناتے ہیں۔ یہ سب مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید اسلام سے نسبت فرزندی اور دعاؤں کا صدقہ ہے۔

اللہ پاک مزید شرف مقبولیت سے نوازیں اور نظر بد سے بچائیں۔ آمین!

۳۰؍مئی ...... مولانا یحییٰ لدھیانوی کو لینے کے لئے جناب نعمان صاحب ڈیوز بری سے آئے۔ وہ آپ کے بیانات کرانا چاہتے تھے۔ فقیر کی تشکیل ہوئی کہ نعمان صاحب ڈیوز بری جاتے ہوئے فقیر کو ہیڈرسفیلڈ اتار دیں۔ چنانچہ ایسا ہوا۔ جناب برادر حافظ منصور العزیز کے ہمراہ باٹلی جا کر مولانا محمد ایوب سورتی کی تعزیت کی۔ مولانا ایوب سورتی علماء میں سے سب سے پہلے انڈیا گجرات سے باٹلی تشریف لائے تھے۔ آپ شاہ عبدالقادر رائے پوری سے بیعت تھے۔ پھر مولانا سید نفیس الحسینی سے بیعت وخلافت سے سرفراز ہوئے۔ مولانا لال حسین اختر، مولانا سید محمد یوسف بنوری کے عاشق صادق تھے۔ ان حضرات کی پاکستان سے آمد پر برطانیہ میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کیا۔ گزشتہ سال ختم نبوت کانفرنس برمنگھم جولائی کے آخر میں ہوئی۔ ہر سال کی طرح گزشتہ سال بھی شریک ہوئے۔ ستمبر میں وفات پاگئے۔ حق تعالیٰ آپ کی بال بال مغفرت فرمائیں اور جنت کے اعلیٰ درجات میں مقام نصیب ہو۔ حضرت مرحوم کے گھر جا کر تعزیت کی۔ عصر جا کر ویکفیلڈ سید اسلام علی شاہ صاحب کے ہاں پڑھی اور مختصر بیان بھی ہوا۔ مولانا محمد ابراہیم صاحب، مولانا محمود صاحب، سید تحسین شاہ صاحب نے مانچسٹر کی مساجد کا تبلیغی دورہ کیا۔ فالحمد للہ!

۳۱؍مئی ...... جمعہ، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی نے دارالعلوم بلیک برن میں پڑھایا۔ فقیر نے جامع مسجد رچڈیل، مولانا مفتی محمود صاحب نے بریڈفورڈ پڑھایا۔ عصر کے بعد سے مغرب تک ختم نبوت کا جلسہ مسجد عمرؓ بریڈفورڈ میں ہوا۔ مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی نے بیان کا جادو جگایا۔ صدارت واختتامی دعاء مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کی ہوئی۔ مولانا محمود اور فقیر رات باٹلی آکر رہے۔ مولانا صاحبزادہ خلیل احمد، مولانا محمد یحییٰ صاحب رات بریڈفورڈ میں رہے۔

یکم؍جون ...... ہفتہ کو طالبات میں فقیر کا ساڑھے نو بجے بیان باٹلی میں ہوا۔ اس جامعہ میں مولانا یوسف ماما، مولانا مفتی ساچا دورہ حدیث کی طالبات کو پڑھاتے ہیں۔ مولانا محمد امین اور ان کے رفیق ویار غار مولانا ہاشم ساچا دونوں حضرات اپنے ہمراہ لیڈز کے میوزیم میں لے گئے۔ جہاں قدیم زمانہ کے دنیا بھر کے جنگی اسلحہ کو میوزیم میں سجایا گیا ہے۔ ظہر کے بعد جامع مسجد ڈیوز بری میں بیان ہوا۔ یہاں کے بزرگ رہنماء مولانا محمد یعقوب قاسمی صاحب کی زیارت ہوئی۔ ان سے دعائیں لیں۔ جلسہ مولانا صاحبزادہ خلیل احمد کی دعاء پر اختتام پذیر ہوا۔ آج پانچ بجے شام مسجد دعوت اسلام میں مولانا مفتی ساچا کی سرپرستی، مولانا صاحبزادہ خلیل احمد کی زیر صدارت علماء کرام کا اجلاس ہوا۔ مولانا محمد یحییٰ صاحب نے بھرپور اور جامع پرمغز خطاب کیا۔ فقیر نے رسمی چند باتیں کہیں۔ صاحبزادہ مولانا خلیل احمد نے اختتامی دعاء کرائی۔ آج عصر سے مغرب کے درمیان ولی کامل مولانا عبدالرؤف صاحب، خلیفہ مجاز مولانا مسیح اللہ خان کی جامع مسجد میں جلسہ ہوا۔ مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی نے بیان سے سماں باندھ دیا۔ فقیر نے بھی ہاتھ پاؤں مارے۔ مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب نے دعاء فرمائی۔ جناب فقیر محمد داجی کے ہاں چائے کی دعوت میں شرکت کی۔ مغرب کا کھانا مسجد دعوت اسلام میں تھا۔ جس میں باٹلی کے بیسیوں علماء، مدرسین، خطباء اور رابطۃ العلماء باٹلی کے ذمہ داران نے شرکت کی۔ عشاء پڑھ کر علماء کرام سے اجازت حاصل کی۔ قبرستان میں جا کر تمام وفد کے ارکان نے مولانا ایوب سورتی کے مزار پر حاضری اور دعاء کی سعادت حاصل کی۔ رات بریڈفورڈ آکر قیام کیا۔ جناب سید تحسین شاہ صاحب اور محترم بلال بھائی بمعہ اپنی گاڑیوں کے تمام دن ساتھ رہے۔

۲؍جون ...... کوتو کلیہ مسجد میں بنگالی کمیونٹی کی سالانہ ختم نبوت کانفرنس تھی۔ مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی کا بھڑکتا ہوا بیان ہوا۔ فقیر بھی برائے وزن بیت موجود تھا۔ مولانا محمود صاحب نے برطانیہ سے تشریف لانے والے تمام بنگال کے علماء، خطباء سے ملاقاتیں کیں۔

دعوتیں دیں۔ یہاں مولانا نورالاسلام ڈھاکہ، مولانا پیر صاحب سرسینہ شریف سے ملاقات کا شرف نصیب ہوا۔ صاحبزادہ خلیل احمد صاحب نے دعاء کرائی۔ جناب بلال صاحب کی گاڑی میں صاحبزادہ خلیل احمد، مولانا محمد یحییٰ، مولانا محمود اور فقیر بریڈفورڈ سے چل کر راستہ میں شیفیلڈ مولانا اسماعیل رشیدی سیکرٹری جنرل جمیعت علماء برطانیہ سے ملاقات ہوئی۔ ظہر کے قریب مسجد زکریا برمنگھم میں مولانا خورشید صاحب کے ہاں حاضر ہوئے۔ نماز کے بعد صاحبزادہ خلیل احمد اور مولانا محمود صاحب قاری تصور الحق صاحب کی طرف سے منعقدہ سیرت کانفرنس میں شرکت کے لئے مسجد علی رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے۔ ان حضرات کا قیام حافظ محمد شریف صاحب مرحوم کے مکان پر ہوا۔

۳؍جون...... فقیر کا سپارک بروک برمنگھم میں بیان ہوا۔ مولانا محمد یحییٰ، مولانا خورشید، مولانا صاحبزادہ خلیل احمد، مولانا مفتی محمود الحسن نوٹنگھم تشریف لے گئے جہاں مولانا رضاء الحق صاحب نے مختلف مساجد میں وفد کے حضرات کے بیانات واعلانات کرائے۔ مولانا موصوف کے ہاں شام کا کھانا کھا کر رات گئے ان حضرات کی واپسی ہوئی۔

۴؍جون...... فقیر آج مسجد طیبہ میں قاری تصور الحق صاحب کی عیادت ودعوت کے لئے حاضر ہوا۔ عصر کے بعد بیان بھی کیا۔ مولانا انیس بلگرامی دہلوی، مولانا امداد الحسن، قاری محمد ادریس آصف لیہ، مولانا قاری آصف رشیدی، برادرزادہ جناب طاہر بلال چشتی سے ملاقاتیں ہوئیں۔ مغرب کے بعد فقیر کا مسجد زکریا میں نوجوانوں میں بیان ہوا۔ مولانا محمد یحییٰ صاحب، مولانا محمد سلیم دھورات کی دعوت پر لیسٹر تشریف لے گئے۔ صاحبزادہ خلیل احمد نیو پورٹ، سونزی، جناب ثناء اللہ، جناب فاروق صاحب مولانا عبدالرزاق کی دعوت پر تشریف لے گئے۔ سید رفیق احمد، جناب صابر اور مولانا محمود صاحب کے شہر میں بیانات وملاقاتیں ہوئیں۔

۵؍جون...... مولانا خلیل الرحمٰن صاحب، مولانا محمد یحییٰ صاحب نیٹن تشریف لے گئے۔ مولانا محمود، مولانا خورشید، سید رفیق شاہ صاحب گلاسٹر تشریف لے گئے۔ فقیر کا مغرب سے عشاء تک دارالعلوم والسال مسجد ابوبکر میں مولانا محمد لقمان صاحب کے ہاں بیان ہوا۔ مولانا نصیرالدین غورغشتی کے پوتے جناب حافظ محمد داؤد صاحب کی رفاقت رہی۔

۶؍جون...... جمعرات کو تمام وفد کا برمنگھم میں قیام رہا۔ آج شام شیخ الحدیث جامعۃ العلوم مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب اسکندر مرکزی نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تشریف لائے۔ مولانا مفتی محمد سہیل صاحب نے آپ کا ایئرپورٹ پر خیر مقدم کیا۔ مولانا مفتی خالد محمود، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، مولانا خلیل الرحمٰن آپ کو لندن سے مسجد حمزہ برمنگھم لائے۔ آج مولانا محمد نگین صاحب بھی شامل وفد ہوئے۔ جناب ڈاکٹر صاحب کے ساتھ جناب قاری فیض اللہ چترالی، جناب میؤ منظور احمد ایڈووکیٹ قانونی مشیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھی تشریف لائے۔ اس سے پانچ روز قبل مولانا مفتی خالد محمود صاحب ناظم عمومی اقراء روضۃ الاطفال ورکن مرکزی شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور قاری محمد ایوب میمن تشریف لائے۔ مفتی خالد محمود صاحب نے روزنامہ جنگ لندن میں ختم نبوت کانفرنس کے لئے اشتہارات اور سپیشل ایڈیشن کا حسب سابق اہتمام کیا۔ پہلے یہ کام مولانا مفتی محمد جمیل خان مرحوم شہید وفا سرانجام دیتے تھے۔ اب مفتی خالد محمود صاحب آپ کی نیابت کرتے ہیں اور خوب کرتے ہیں۔ آپ نے لندن تشریف لاتے ہی تمام تر کانفرنس کی میڈیا میں رپورٹنگ کا کام اپنے ذمہ لے لیا۔ اس کے علاوہ آپ نے لندن، ڈیوزبری، ہڈرسفیلڈ برمنگھم اور دیگر کئی شہروں میں شب وروز دعوتی بیانات کے عمل پیہم کو جاری رکھا۔ جناب ڈاکٹر صاحب کی آمد پر تمام وفد کے ارکان مسجد حمزہ میں حاضر ہوئے اور جناب ڈاکٹر صاحب کی زیارت کی۔ اپنے کام کی رپورٹ عرض کی۔ دعائیں اور ہدایات حاصل کیں اور پھر سب رفقاء اپنی اپنی ڈیوٹی پر مستعد عمل ہوئے۔

۷؍جون ……مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق کا مسجد حمزہ، مولانا مفتی خالد محمود صاحب کا مسجد نقیب الاسلام، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی کا مسجد صدام، مولانا مفتی محمود صاحب کا جامعہ مولانا مفتی خالد، فقیر راقم کا فیض الاسلام اور مولانا محمد نگین امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کا مسجد عمر میں خطبہ جمعہ ہوا۔ مغرب تا عشاء فقیر کا عبداللہ بن مسعود میں بیان ہوا۔ مولانا محمود صاحب ہمراہ تھے۔ آج مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب اسکندر کے اعزاز میں مولانا خلیل الرحمٰن اور جناب حاجی معصوم خان نے عشائیہ دیا۔ جس میں وفد کے تمام اراکین اور شہر کے علماء نے شرکت کی۔

۸؍جون ……فقیر کا ظہر کے بعد برنلے مولانا عزیز الحق صاحب کے مدرسے و مسجد علی ﷺ میں ختم قرآن کی تقریب سے بیان ہوا۔ گیارہ طلباء نے قرآن مجید ختم کیا۔ جناب قاری ابوبکر حیدری معروف نعت خواں سے یہاں ملاقات ہوئی۔ مولانا مفتی وقاص، مکرم ومحترم جناب عزت خان صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ مولانا خورشید کی ہمراہی کا شرف حاصل ہوا۔ عصر کے بعد جامع مسجد حمزہ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس واستقبالیہ دعوت ہوتی ہے۔ مولانا مفتی خالد محمود، مولانا محمد نگین، مولانا محمد یحییٰ صاحب کے بیانات ہوئے۔ اختتامی خطاب مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب اسکندر کا ہوا۔ اسٹیج سیکرٹری مولانا امداد اللہ قاسمی، مولانا مفتی محمود تھے۔ اختتامی دعاء مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب نے کی۔ مغرب کے بعد استقبالیہ میں شرکت کی۔

۹؍جون ……کو کانفرنس کے انتظامات کو آخری شکل دینے کے لئے مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کی سرپرستی اور مولانا محمد نگین صاحب کی زیر صدارت رات گئے تک اجلاس ہوا۔ ایک بجے رات نماز عشاء ادا کی۔

اٹھائیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم:

۱۰؍جون …… بروز اتوار صبح قریباً ۹ ؍بجے مولانا محمد نگین امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کی سربراہی مولانا مفتی محمود الحسن مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ کی زیر نگرانی جناب بنارس خان، حافظ داؤد صاحب، جناب معصوم خان، مولانا خلیل الرحمٰن، مولانا گل محمد، قاری قمر الزمان، مولانا خورشید احمد، سید محمد رفیق شاہ، صاحبزادہ محمد داؤد اور دیگر حضرات کی سرکردگی میں تمام تر انتظامات کو مکمل کیا گیا۔ یاد رہے کہ قریباً یہی حضرات جب سے کانفرنس برمنگھم میں منعقد ہونی شروع ہوئی، انتظامات میں مستعد ہوتے ہیں۔ ۱۰ بجے کانفرنس کا آغاز کیا گیا۔

تلاوت: قاری محمد ضرار بن قاری قمر الزمان

نعت: سید محمد رفیق شاہ صاحب

صدارت: مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ

بیان: مولانا مفتی محمود صاحب لندن، مولانا محمد نگین صاحب، مولانا محمد بلال بیٹیل لندن، مولانا محمد امین باٹڈرو باٹلی (انگلش)، مولانا محمد عثمان بلیک برن (انگلش)، مولانا علی صاحب بلیک برن (انگلش)

نعت: سید عزیز الرحمٰن شاہ پاکستان، طاہر بلال چشتی پاکستان

بیان: مولانا مفتی محمد سعد وقاص باٹلی (انگلش)، مولانا اشرف علی صاحب بریڈفورڈ (بنگالی)

اسٹیج سیکرٹری: مولانا محمد نگین صاحب

دعاء خیر: صدر اجلاس مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب

وقفہ نماز: ڈیڑھ بجے …… جماعت …… پونے دو بجے

دوسرا اجلاس، بعد از ظہر:

صدارت: مولانا محمد نگین تا آمد مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

صدارت: مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

تلاوت: قاری محمد ضرار صاحب

بیان: مولانا مفتی محمد سہیل صاحب جلال پوری لندن (انگلش)، مولانا محمد ابراہیم بریڈفورڈ

نظم: جناب مولانا قاری محمد آصف رشیدی

بیان: مولانا مفتی خالد محمود کراچی

نظم: جناب قاری ابوبکر حیدری کراچی

بیان: مولانا نورالاسلام ڈھاکہ بنگلہ دیش، مولانا ممتاز الحق صاحب لندن (انگلش)، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی کراچی، مولانا عبدالعلیم فاروقی لکھنؤ انڈیا، مولانا محمد انیس بلگرامی دہلی انڈیا، فقیر راقم، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

اختتامی کلمات ودعاء: علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب مانچسٹر

اسٹیج سیکرٹری تمام اجلاسوں کے مولانا مفتی محمود صاحب ہی رہے۔ مولانا محمد نگین، مفتی خالد محمود، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی نے آپ کی سرپرستی کی۔ اجلاس مقررین کی زیادتی کے باعث بجائے چھ بجے کے شام سات بجے ختم ہوا۔ پھر بھی مولانا قاری محمد یوسف بلجیم، مولانا عبدالرشید ربانی، مولانا مفتی محمد احمد اور دیگر اہم خطباء کے بیانات نہ ہوسکے۔ جمعہ کو روزنامہ جنگ لندن نے دوسرے صفحہ پر اشتہار شائع کیا۔ اتوار کو صفحہ اوّل اشتہار اور ایڈیشن روزنامہ جنگ لندن نے شائع کیا۔ جسے مولانا مفتی خالد محمود صاحب نے مرتب فرمایا تھا۔

۲۹رویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۳۱راگست ۲۰۱۴ کو منعقد کرنے کا مولانا محمد نگین نے اعلان فرمایا۔ ۱۰، ۱۱رجون کو دو دن ختم نبوت کانفرنس کی اخبارات رپورٹ شائع کرتے رہے۔ مجموعی تاثر یہ تھا کہ گزشتہ سالوں سے یہ اجتماع سب سے بڑا تھا۔ چنانچہ ڈاکٹر علامہ خالد محمود جن کی نقد میں طبیعت سخی واقع ہوئی ہے اور تحسین وداد دینے میں بہت محتاط ہیں۔ آپ جونہی پنڈال میں داخل ہوئے تو فقیر راقم سے بغل گیر ہوکر گلوگیر لہجہ میں کانفرنس کی حاضری دیکھ کر بہت دیر تک مبارک باد کے وقیع کلمات ارشاد فرماتے رہے۔ کانفرنس کے اختتام پر جو شخص بھی ملا، کلمات تحسین سے ممنون کرتا۔ حق تعالیٰ شانہ اس کانفرنس کو اہل اسلام کی ہدایت واستقامت اور قادیانیوں کی ہدایت کا ذریعہ بنائیں۔

مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب کانفرنس کے اختتام پر بریڈفورڈ تشریف لے گئے۔ اگلے روز ۱۰رجون کو لندن تشریف لائے۔ جناب منیب الرحمٰن، جناب کاشف، جناب عمران ذکی، مولانا بلال پٹیل، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، فقیر راقم، برادرم نعمان ایک ساتھ قافلہ لندن کے لئے روانہ ہوا۔ مغرب دیر سے جناب منیب صاحب کے گھر پڑھی۔ تھوڑی دیر بعد عشاء پڑھ کران کے ہاں کھانا کھایا۔ رات گئے دفتر آگئے۔ مولانا مفتی محمود پہلے تشریف لاچکے تھے۔ انہیں مولانا ممتاز الحق صاحب ساتھ لائے تھے۔

۱۰رجون...... کو مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی کا سفر براستہ جدہ کراچی کے لئے ہوا۔ مولانا حافظ محمد اقبال، مولانا محمود صاحب نے انہیں ایئرپورٹ سے الوداع کیا۔ آج عصر کے بعد مسجد کنگسٹن میں مولانا مفتی محمد احمد صاحب نے دعوت کی۔ مغرب کے بعد فقیر کا بیان ہوا۔ مخدومی ومخدوم زادہ سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ صاحبزادہ خلیل احمد صاحب نے دعاء فرمائی۔ یہ مسجد مولانا منظور الحسینی صاحب کی ہے۔ فقیر کا اس سفر کا آخری بیان یہاں ہوا۔ رات گئے دفتر آئے۔

۱۱رجون......کوصبح ناشتہ کے بعد صاحبزادہ خلیل احمد صاحب نے اجتماعی دعاء فرمائی۔ اپنی دعاؤں سے فقیر کو رخصت کیا۔ ایئرپورٹ ہیتھرو پر حافظ محمد اقبال، مولانا محمود، عزیزی عمران اقبال نے رخصت کیا۔ ائیرپورٹ پر آخری فون جناب منصور العزیز صاحب کا آیا۔ فقیر نے اس سفر کا آخری فون عزیزی حافظ محمد انس کو کیا۔ راستہ میں یہ کارروائی جہاز پر لکھتا رہا۔ ابھی ایئرپورٹ جدہ پر یہاں کارروائی کو ختم کرتا ہوں۔

قارئین! ۱۲رجون صبح سات بجے کراچی پہنچنا ہے۔ اسی روز مغرب کے قریب ملتان، پھر ایک دن کے لئے گھر جانا ہے۔ واپسی پر سیدی مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم سے رپورٹ عرض کر کے براستہ ملتان، چناب نگر سالانہ کورس کے آغاز کے لئے ہفتہ کے دن پہنچنا ہے۔ اللہ رب العزت کو منظور ہے تو۔ اب ذیقعدہ کے لولاک میں ملاقات ہوگی۔ تھک گیا ہوں بس کرتا ہوں۔

تین باتیں (ضمیمہ):

۱...... پہلے عرض کر چکا ہوں۔ ۲۵رمئی کو گلاسگو میں سکاٹ لینڈ سطح کی بڑی ختم نبوت کانفرنس تھی۔ اس موقع پر کمرہ ملاقات میں علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب نے مولانا ڈاکٹر عنایت اللہ صاحب سے فرمایا کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری سے کسی نے پوچھا کہ آپ اتنے بڑے خطیب ہیں۔ مگر کتاب کوئی نہیں لکھی۔ تو شاہ صاحب نے فرمایا کہ میں نے ایک کتاب نہیں بلکہ دو کتابیں لکھی ہیں۔ ایک کتاب کا نام مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری ہے اور دوسری کا نام خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی ہے۔

۲...... اسی مجلس میں فقیر سے مولانا علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب نے فرمایا کہ میرے نزدیک ختم نبوت کے محاذ پر مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری اپنے اندر مجددانہ شان رکھتے تھے۔ آپ نے مجلس تحفظ ختم نبوت قائم کر کے ہر ضلع میں دفتر و مبلغ کا نظم قائم کیا۔ دفتر و بورڈ کا ہونا مستقل تبلیغ ہے۔ ہر جگہ ہر اہل اسلام کو فری لٹریچر، فری تبلیغ کی سروس مل جاتی ہے۔ اس لئے قادیانیت کے خلاف جو آہنی شکنجہ جناب مجاہد ملت نے تیار کیا یہ آپ کی مجددانہ شان کا آئینہ دار ہے۔ میرے نزدیک وہ اس محاذ کے مجدد تھے۔

۳...... ۹رجون کو اٹھائیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں بیان فرماتے ہوئے امام اہل سنت مولانا عبدالشکور لکھنوی کے پوتے اور بزرگ عالم دین مولانا عبدالعلیم لکھنوی نے فرمایا کہ انڈیا کے معروف بزرگ عالم دین مولانا علی میاں کی عیادت کے لئے ان کی مرض الوفات میں آپ کے پاس حاضر ہوا تو مجھے فرمایا کہ مولانا عبدالعلیم صاحب! آپ شیعیت کے خلاف کام کرتے ہیں۔ اپنے ایجنڈا میں ردقادیانیت کے موضوع کو بھی شامل کرو۔ میں نے سن تو لیا مگر دل میں خیال آیا کہ یہاں قادیانی تو ہیں نہیں۔ آپ کے وصال کے بعد لکھنؤ کے ایک حلقہ میں جانا ہوا۔ معلوم ہوا کہ ۲۰، ۲۵ مقامات پر قادیانیوں نے تعلیم قرآن کے نام پر معلم مقرر کر دیئے ہیں۔ جونہی میں نے سنا تو واپسی کا ارادہ ترک کر دیا اور فیصلہ کیا کہ جب تک کام کھڑا نہیں ہو جاتا واپس نہیں جاؤں گا۔ تب جگہ جگہ بیان ہوئے۔ مسلمانوں نے کہا کہ قرآن مجید کے لئے اس علاقہ میں علماء نہیں ملتے تو قادیانی آ گئے۔ میں (مولانا عبدالعلیم فاروقی لکھنوی) نے کہا کہ اچھا پانی نہ ملے تو زہر پی لو گے؟ لوگ سمجھ گئے۔ قادیانی بھاگے۔ مسلمان معلم مقرر کئے۔ قادیانیوں کا ناطقہ بند ہوا۔ ختم نبوت کانفرنس کی اس میں سولہ لاکھ مسلمان شریک ہوئے۔ علاقہ بھر میں قادیانیت نے پسپائی اختیار کی۔ اب اس علاقہ کا قادیانی رخ نہیں کریں گے۔ ان شاءاللہ!

(ماہنامہ لولاک ملتان اگست ۲۰۱۳ء ص ۳۴ تا ۴۵)

ختم نبوت کورس ٹوبہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد عثمانیہ چک نمبر ۳۶۱ گ ب داؤد پور ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ۶ روزہ ختم نبوت کورس

۸رتا۱۳رجون۲۰۱۳ء منعقد ہوا۔ جس میں عقیدہ توحید وختم نبوت، ناموس رسالت، امام مہدی علیہ الرضوان، حیات رفع ونزول عیسیٰ بن مریم علیہما السلام، کریکٹر مرزا قادیانی پر لیکچر ہوئے اور چیچہ وطنی سے مولانا عبدالحکیم نعمانی مبلغ ساہیوال، مولانا محمد خبیب مبلغ ٹوبہ اور مولانا مطیع اللہ لدھیانوی نے کورس پڑھایا۔ ۵۱رحضرات نے کورس میں شرکت کی اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کرنے کا عزم مصمم کیا۔ کورس کے اختتام پر جامعہ دارالعلوم ربانیہ پھلور کے استاد الحدیث مولانا حفیظ اللہ اور مفتی محمد یوسف ربانی، جامعہ امداد العلوم رجانہ کے مہتمم قاری محمد ناصر، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رجانہ کے نائب امیر مولانا ساجد اقبال نے تشریف لاکر شرکاء کورس کو سند، آئینہ قادیانیت، شیخ امین اور ڈاکٹر ذاکر نائیک کے گمراہ کن عقائد ونظریات، تلاش حق اور لٹریچر دے کر نوازا۔ کورس میں مولانا سعد اللہ لدھیانوی، مولانا عبداللہ، مولانا محمد رفیق معاون خصوصی رہے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان اگست ۲۰۱۳ء ص ۵۳)

حضرت ناظم اعلیٰ مدظلہ کا دورہ سندھ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ چھ روزہ دورہ پر اندرون سندھ تشریف لائے۔ حضرت ۱۴رجون کی شام بذریعہ تیز گام ملتان سے سفر کر کے ۱۵رجون صبح نواب شاہ پہنچے، بعد از عصر کبیر مسجد میں علماء کرام سے ملاقات اور رات کو بعد نماز عشاء کوثر مسجد میں بیان فرمایا۔

۱۷رجون کو حضرت مدظلہ نے میرپور خاص کے لئے سفر کیا، اس سفر میں پہلے ایک مختصر سا قیام دارالعلوم صدیق اکبر ٹنڈو الہ یار اور جامعہ فاروقیہ ٹنڈو الہ یار میں ہوا، اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میرپور خاص کے امیر مولانا شبیر احمد کرنالوی سے ان کے بڑے بھائی کے انتقال پر تعزیت کی اور اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دیرینہ ساتھی ڈاکٹر امداد اللہ احمدانی کے انتقال پر ان کے بیٹوں اور بھائی سے تعزیت کی۔ رات بعد نماز عشاء مدینہ مسجد شاہی بازار میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کیا، جس میں مولانا قاری کامران احمد، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا توصیف احمد بھی شریک تھے۔ مولانا حفیظ الرحمٰن فیض سے ان کے رشتہ دار مولانا عبیداللہ صاحب کے انتقال پر تعزیت کی، رات کا قیام میرپور خاص میں رہا۔

۱۸رجون کنری کے لئے سفر کیا، صبح مدرسہ فاطمۃ الزہراؑ کے زیر اہتمام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنری میں دراسات دینیہ کے دو سالہ کورس میں شامل کتاب ''معارف الحدیث'' کی آخری حدیث طالبات کو پڑھائی اور بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس کنری میں خطاب کیا۔ حضرت مدظلہ کے علاوہ علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو، قاری کامران احمد، مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب کیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا مختار احمد نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس کے انتظامات مقامی جماعت کے احباب نے بھرپور انداز میں کئے تھے۔

۱۱رجون صبح سانگھڑ کے لئے سفر شروع کیا، جہاں پہلے کوٹ غلام محمد میں مفتی محمد عدنان کی دعوت پر مدرسہ اشرف المدارس میں کچھ دیر قیام اور اس کے بعد سانگھڑ کے قریب مانوں خان چانڈیو کے گوٹھ تشریف لے گئے، جہاں بعد از ظہر جماعتی احباب سے ملاقات کی اور اس کے بعد ڈاکٹر امداد اللہ احمدانی مرحوم کی قبر پر ان کے گاؤں گوٹھ محمد احمدانی تشریف لے گئے۔ عصر کی نماز بلال مسجد سانگھڑ میں ادا کی اور مختصر خطاب کیا۔ ۲۲ چک سانگھڑ میں بعد نماز مغرب پروگرام تھا۔ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن اور مولانا قاضی احسان احمد کے بیانات ہوئے۔ رات قیام ٹنڈو آدم میں اور ۲۰رجون کو ٹنڈو آدم سے کراچی دفتر ختم نبوت تشریف لائے، جہاں امیر مرکزیہ شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ بھی تشریف لائے ہوئے تھے اور جماعتی کارکنوں سے ملاقات کی۔ اس پورے سفر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے

مبلغین مولانا محمد علی صدیقی اور مولانا قاضی احسان احمد بھی ساتھ رہے۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی یکم تا۷؍جولائی ۲۰۱۳ء ص۲۷)

دوروزہ کورس مدرسہ عائشہ للبنات حیدرآباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کے زیراہتمام ۱۶،۱۷؍جون ۲۰۱۳ء کو دوروزہ کورس جامعہ عائشہ للبنات لطیف آباد نمبر۶ میں منعقد کیا گیا، جس میں بروز اتوار صبح ۹ تا ۱۱ بجے مولانا قاضی احسان احمد کا بیان ہوا، جس کا عنوان ''عقائد کی درستگی'' تھا۔

انہوں نے کہا کہ تمام اعمال کی قبولیت کا مدار تصحیح عقائد پر ہے۔ عقیدہ درست اور مضبوط تو اعمال سرسبز وشاداب ہوں گے۔ عقیدہ غلط ہو تو تمام اعمال برباد ہوں گے، اگر درخت کو دیمک لگے تو تنہ بار آور نہیں ہوسکتا، شاخ کی پتیاں سلامت نہیں رہ سکتیں، اسی طرح عقیدہ میں کمزوری ہو تو اعمال اکارت ہوجائیں گے۔

بروز پیر ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ نے اپنے بیان میں کہا کہ اللہ پاک نے انسان کو دنیا میں بھیج کر اس کے مقصد زندگی کو واضح کردیا، مسلمان کا مقصد اطاعت خداوندی ہے۔ نفس اور شیطان انسان کو اپنے مقصد سے ہٹانا چاہتے ہیں۔ اگر شیطان کی پیروی کی تو انجام جہنم اگر رب کی اطاعت کی تو انجام جنت ہوگا۔

حضرت مدظلہ نے حیات عیسیٰ علیہ السلام پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قرب قیامت کی علامت ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان کی طرف رفع قدرت خداوندی کا اظہار ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ موجود ماننا اور ان کے نزول پر ایمان لانا ضروری ہے، رفع ونزول مسیح کا منکر کافر ہے۔ الحمدللہ! کورس میں کثیر تعداد میں طالبات وخواتین نے شرکت کی اور طالبات میں ختم نبوت لٹریچر کے پیکٹ تقسیم کئے گئے۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی یکم تا۷؍جولائی ۲۰۱۳ء ص۲۶)

سہ روزہ ختم نبوت کورس حیدرآباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام دفتر ختم نبوت لطیف آباد آٹو بھان روڈ حیدرآباد میں سہ روزہ ختم نبوت کورس کا انعقاد کیا گیا۔ ۱۴؍تا۱۶؍جون ۲۰۱۳ء بروز جمعہ تا اتوار کو ہونے والے اس کورس میں اسکول، کالج، یونیورسٹی ومدارس کے طلباء وعوام الناس نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

پہلے دن جمعہ بعد نماز مغرب مولانا قاضی احسان احمد کا لیکچر ہوا، انہوں نے عقیدۂ ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام وظہور امام مہدی علیہ الرضوان پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ قاضی صاحب نے کہا کہ ہر باطل فتنہ اپنے نظریات کی پوجا کررہا ہے۔ قرآن وحدیث سے دجل وتلبیس کرکے اپنے نظریہ کو ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کورسز میں شریک ہوکر باطل کے دجل وفریب کو سمجھا جائے۔ آخر میں قاضی صاحب نے کہا کہ ہم اپنی زندگی کو ختم نبوت کے تحفظ کے لئے وقف کریں، خوش بخت وسعادت مند انسان کو قدرت ختم نبوت کے کام کے لئے قبول کرتی ہے۔

دوسرے دن مناظر اسلام مولانا منیر احمد منور صاحب کا بیان ہوا۔ انہوں نے کہا کہ آج فرقہ واریت کی بات کی جاتی ہے، لوگوں نے اپنی من پسند تشریح قرآن وحدیث کی ہے، جس سے مختلف فرقے وجود میں آئے، اگر پوری امت اپنی پسند کو چھوڑ کر قرآن وحدیث کے عین مطابق تشریح کرے تو فرقہ واریت ختم ہوجائے گی۔

آخری دن مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ کا بیان ہوا۔ حضرت نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ ابتدائے اسلام

سے فتنے رونما ہورہے ہیں، ماضی قریب میں قادیانیت کا فتنہ پیدا ہوا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو اسلام، قرآن، حدیث، پیغمبر اسلام ﷺ کے مقابلے میں لایا گیا۔ پوری امت نے مل کر قادیانیت کا تعاقب کیا، ان کے کفر کو واضح کیا گیا۔ حضور اکرم ﷺ کی نبوت تا قیامت ہے، اب کسی اور کی نبوت کی گنجائش نہیں ہے۔ کورس کے آخر میں شرکاء کورس میں لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی یکم تا ۷؍جولائی ۲۰۱۳ء ص۲۷)

۲۰؍واں سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر

☆...... سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر کا آغاز ۵؍شعبان المعظم ۱۴۳۴ھ مطابق ۱۵؍جون ۲۰۱۳ء بروز ہفتہ صبح آٹھ بجے مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں ہوا۔

☆...... مولانا عزیز الرحمٰن ثانی پورے نظم کے نگران اعلیٰ تھے۔ داخلہ اور طلباء کو رہائشیں الاٹ کرنے میں مولانا محمد اقبال مبلغ ڈیرہ غازی خان نے آپ کی معاونت کی۔

☆...... ناشتہ، صبح وشام کا کھانا تیار کرنے کا نظم مولانا محمد اسحاق ساقی مبلغ بہاولپور اور مولانا محمد صغیر مدرس مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر نے سرانجام دیا۔ مولانا ساقی کے چلے جانے کے بعد آخری ہفتہ مولانا محمد اصغر کی معاونت مولانا محمد خبیب مبلغ ٹوبہ نے کی۔

☆...... مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا محمد اکرم طوفانی سرگودھا، مولانا سیّد فاروق احمد شاہ فیصل آباد، مولانا مفتی خالد محمود کراچی، مولانا محمد انور اوکاڑوی، مولانا زاہد الراشدی، مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا محمد الیاس گھمن، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد انیس مظاہری لاہور، مولانا محمد سیف اللہ خالد چنیوٹ، مولانا غلام مرتضیٰ ڈسکہ، مولانا قاری محمد ادریس ہوشیارپوری، جناب محمد متین خالد لاہور، مولانا سیّد خبیب احمد شاہ فیصل آباد، مولانا عزیز الرحمٰن رحیمی، مولانا محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا محمد احمد مدرس مدرسہ چناب نگر، مولانا محمد شاہد مدرس مدرسہ چناب نگر، حاجی اشتیاق احمد جھنگ، مولانا نور محمد ہزاروی اور دیگر حضرات کے لیکچرز ہوئے۔ سب سے پہلا سبق مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کے مدرس مولانا محمد شاہد صاحب اور سب سے آخری سبق شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم کا ہوا۔

☆...... سب سے زیادہ اسباق مولانا غلام رسول دین پوری (صدر مدرس مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر) نے پڑھائے اور ان کے بعد زیادہ اسباق مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے ہوئے۔ مولانا زاہد الراشدی صاحب نے ایک دن میں تقریباً دو دو گھنٹے کے دو اسباق پڑھائے۔

☆...... کورس کے دوران مولانا صاحبزادہ خلیل احمد (سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ)، محترم جناب محمد رضوان نفیس (خلیفہ مجاز مولانا سیّد نفیس الحسینی لاہور)، قاری عبدالرحمٰن ضیاء سرگودھا، جناب قاری عبدالحمید حامد، مولانا سیف اللہ خالد (ناظم جامعہ اسلامیہ امدادیہ چنیوٹ)، مولانا مفتی محمد بن مفتی محمد جمیل خان صاحب (ناظم اقرأ روضۃ الاطفال پاکستان)، مولانا قاری فیض اللہ چترالی، جناب اعجاز صاحب کراچی، مولانا حبیب اللہ صاحب، شیخ الحدیث معہد الفقیر جھنگ، مولانا غلام محمد فیصل آباد، وفد علماء سرگودھا، چیچہ وطنی سے قاری محمد زاہد اقبال اور مفتی محمد ظفر اقبال اور دیگر بہت سارے مہمان گرامی نے تشریف آوری سے سرفراز فرمایا۔ مولانا غلام مصطفیٰ، قاری عبیدالرحمٰن صاحب نے مہمانانِ گرامی کی خدمت کی سعادت حاصل فرمائی۔

☆...... مولانا عبدالرشید صاحب مبلغ فیصل آباد، جناب محمد حارث فیصل آباد نے آخری دو دن مکتبہ پر بھرپور ڈیوٹی سرانجام دی۔

☆...... کورس میں ملک بھر سے دوصد انسٹھ حضرات نے داخلہ لیا۔ ان میں دو حضرات معذور بھی تھے جو چلنے کے لئے ویل چیئر استعمال کرتے تھے اور کورس میں دو نابینا حضرات نے بھی شرکت فرمائی جن کا تقریری امتحان ہوا۔

☆...... اس سال کورس میں فارغ التحصیل علماء، دینی مدارس کے اساتذہ، اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیز کے اسٹوڈنٹس اور ڈپلومہ ہولڈرز حضرات نے کثرت سے شرکت فرمائی۔ باقی درجہ رابعہ سے اوپر کے حضرات تھے۔ اس سال بہت سارے علماء کرام کے صاحبزادوں نے شرکت فرمائی اوران علماء گھرانوں سے تعلق رکھنے والے شہزادوں کی خدمت کی توفیق سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں سرفراز فرمایا۔

☆...... کراچی سے چالیس حضرات پر مشتمل وفد نے شرکت فرمائی۔ یہ سب ایک ساتھ تشریف لائے اور ایک ساتھ واپس ہوئے۔

☆...... قادیانی شبہات جلد اوّل جو ختم نبوت کے مباحث پر مشتمل ہے۔ قادیانی شبہات جلد دوم جو حیات مسیح علیہ السلام کے مباحث پر مشتمل ہے۔ قادیانی شبہات جلد سوم جو مرزا قادیانی کے کذب کو سمیٹے ہوئے ہے۔ یہ تینوں کتابیں نصاب میں شامل تھیں، جو پڑھائی گئیں۔ بالترتیب پہلے، دوسرے، تیسرے ہفتہ کے اختتام پر ان تینوں کتابوں کے تحریری امتحانات ہوئے۔

☆...... ۲۵۹ حضرات میں سے ۱۲ حضرات جن کے رول نمبر یہ ہیں: ۴، ۶، ۷، ۳۴، ۸۴، ۱۲۱، ۱۳۷، ۱۴۳، ۱۶۵، ۱۹۰، ۱۹۷، ۲۲۵ کثرت غیر حاضری کے باعث یا رخصت لے کر چلے گئے یا امتحان میں انہیں شرکت کا مستحق نہ سمجھا گیا۔ بہرحال یہ حضرات امتحان میں شریک نہ ہوسکے۔

☆...... کورس میں ہمیشہ سے یہ نظم قائم ہے کہ دن بھر آٹھ گھنٹہ تعلیم ہوتی ہے، عشاء کے بعد ایک گھنٹہ تعلیم اور پھر ان تمام شرکاء حضرات کے دس، دس افراد پر مشتمل گروپ بنائے جاتے ہیں۔ اس سے بیان اور تقریر میں ان کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اس سال ۲۶ گروپ بنائے گئے، آخری سے پہلے روز ان کے مقابلہ ہوئے، چھبیس گروپوں سے جو اپنے اپنے گروپ میں اوّل آئے، ان ۲۶ حضرات کا پھر تقریری مقابلہ ہوا، ان میں سے جو اوّل، دوم، سوم آئے ان پوزیشن ہولڈرز حضرات کو خصوصی انعامات دیئے گئے۔

☆...... تقریری مقابلہ کے تمام ترنظم کی ذمہ داری اوّل سے آخر تک مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے اپنے ذمہ لئے رکھی۔ آخری ہفتہ مولانا محمد قاسم رحمانی مبلغ بہاولنگر نے مولانا کی معاونت کی۔ تقریری مقابلہ میں فیصلہ کرنے والے مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا محمد خبیب تھے۔

☆...... کورس کے شرکاء کی ہرروز دودفعہ حاضری لی جاتی ہے۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی حاضری لیتے رہے یا یہ کہ جسے آپ مقرر کردیتے تھے۔

☆...... کورس کے دوران میں جو جمعۃ المبارک آئے وہ مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا محمد راشد مدنی نے پڑھائے۔

حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کی تشریف آوری:

شیخ الحدیث، استاذ العلماء مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم نے وعدہ فرمایا تھا کہ ۶؍جولائی کی شام سرگودھا سے تشریف لائیں گے اور ۷؍جولائی کی افتتاحی تقریب میں شرکت سے ممنون احسان فرمائیں گے، لیکن آپ نے ۵، ۶، ۷؍جولائی تینوں دن کورس میں

تشریف آوری سے سرفراز فرمایا۔ ۵؍جولائی بعداز عصر سے قبل ازعشاء تک قیام رہا۔ ۶؍جولائی کو صبح ۸ بجے سے نو بجے تشریف فرما رہے اور آخری امتحان میں شریک رفقاء کا معائنہ بھی فرمایا، اسی روز عصر کے بعد سے قبل ازعشاء تک مدرسہ ختم نبوت چناب نگر میں تشریف فرما رہے اور ۷؍جولائی کو آخری خطاب بھی فرمایا۔ پوری تقریب میں مسلسل تین گھنٹہ تشریف فرما بھی رہے۔ تحریری امتحان میں اول آنے والے خوش نصیب کو اپنے ہاتھوں سے انعام سے بھی سرفراز فرمایا۔

حضرت ناظم اعلیٰ دامت برکاتہم کی تشریف آوری:

۳؍جولائی سے ۷؍جولائی تک آپ نے کورس کے شرکاء حضرات کی سرپرستی فرمائی۔ آخری روز سات بجے سے ساڑھے آٹھ بجے تک خطاب بھی فرمایا۔ اختتامی تقریب میں شرکت بھی فرمائی اور کورس کے شرکاء کو اسناد وانعامات سے سرفراز فرمایا۔

کورس کے امتیازی وصف:

اس سال کورس کے حضرات کو ختم نبوت، حیات ونزول عیسیٰ علیہ السلام، ظہور مہدی علیہ الرضوان، قیامت، فتن اور خروج دجال پر مشتمل اربعین رسالہ میں شامل چالیس احادیث یاد کرائی گئیں اور خطبہ جمعہ بھی یاد کرایا گیا۔ پورے کورس کے دوران بحمدہٖ تعالیٰ عمدہ نظم ونسق قائم رہا۔ فالحمد للہ!

اختتامی تقریب:

☆ ...... ۷؍جولائی ۲۰۱۳ء مطابق ۲۷؍شعبان المعظم کو صبح ساڑھے آٹھ بجے اسناد وانعامات کی تقریب منعقد ہوئی۔

☆ ...... اختتامی تقریب کی صدارت حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم نے فرمائی۔ حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کے اختتامی بیان کے بعد تقسیم اسناد وتقسیم انعامات کا سلسلہ شروع ہوا۔

☆ ...... سب سے پہلا انعام سیّد فاروق احمد شاہ خلیفہ مجاز مولانا حافظ پیر ناصر الدین خاکوانی مدظلہ نے اور سب سے آخری انعام حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم نے اپنے دست شفقت سے عنایت فرمایا۔

سیّد صفدر شاہ صاحب (ہموآنہ)، حاجی بشیر احمد شاہ صاحب (ہموآنہ)، مولانا سیف اللہ خالد صاحب (چنیوٹ)، قاری عبدالحمید حامد صاحب (چنیوٹ)، قاری عبدالرحمٰن ضیاء (سرگودھا)، مولانا عبیداللہ صاحب (لاہور)، پیر طریقت رضوان نفیس صاحب (لاہور)، ملک خلیل احمد صاحب (چنیوٹ)، حاجی محمد علی صاحب (چنیوٹ)، مولانا شفیق احمد سلیم (سرگودھا)، مفتی حفظ الرحمٰن صاحب بنوری (فیصل آباد)، مولانا خالد صاحب (لاہور)، قاری ظہور احمد صاحب (لاہور)، قاری منیر احمد صاحب (گوجرانوالہ)، قاری یونس صاحب (فیصل آباد)، مفتی فضل الرحمٰن صاحب (فیصل آباد)، مولانا غلام محمد صاحب (فیصل آباد)، حافظ ناصر گجر (فیصل آباد)، حافظ عبدالمنان صاحب (فیصل آباد)، قاری ابوبکر صاحب (فیصل آباد)، مولانا محمد وسیم صاحب (سرگودھا)، مولانا ظریف اللہ شاہ صاحب (سرگودھا)، جناب ممتاز صاحب (سرگودھا)، صاحبزادہ عبدالقادر رائے پوری (سرگودھا)، حافظ خالد صاحب (فیصل آباد)، مولانا محمد ہارون صاحب (چنیوٹ)، قاری عبدالکریم صاحب (چنیوٹ)، جناب محمد عابد صاحب (چنیوٹ)، مولانا قاری محمد ابوبکر صاحب (شیخوپورہ)، سیّد مظفر حسین گیلانی صاحب (فیصل آباد)، قاری اکبر ضیاء صاحب (فیصل آباد)، قاری عبدالرحیم بلوچ صاحب (فیصل آباد)، مولانا غلام مصطفیٰ صاحب (چناب نگر)، مولانا محمد قاسم رحمانی صاحب (بہاولنگر)، مولانا مفتی محمد راشد مدنی (رحیم یارخان)، مولانا حافظ محمد ثاقب صاحب (گوجرانوالہ)، مولانا غلام رسول دین پوری اور دیگر مہمانوں نے تمام شرکاء کو اسناد اور انعامی کتب عنایت فرمائیں۔

تحریری امتحان میں سب سے:

پہلی پوزیشن: رول نمبر ۱۴۶ جناب محمد عبدالمنان بن محمد عارف (فیصل آباد)
دوسری پوزیشن: رول نمبر ۲۳۱ محمد بلال معاویہ بن قاری عزیز الرحمٰن (بھکر)
تیسری پوزیشن: رول نمبر ۱۸۵ سمیع اللہ ربانی بن مولانا عبدالمجید فاروقی (کوئٹہ)

تقریری مقابلہ میں سب سے:

پہلی پوزیشن: رول نمبر ۲۵۸ عبیداللہ انیس بن حافظ عزیز الرحمٰن (گوجرانوالہ)
دوسری پوزیشن رول نمبر ۲۲۲ محبوب احمد بن مولوی الٰہی بخش (مظفر گڑھ)
تیسری پوزیشن رول نمبر ۲۵۹ محمد اعجاز بن عبدالرحمٰن (بہاول پور) نے حاصل کی۔

جنہیں کتب کے بنڈل انعامات میں دیئے گئے۔ مسلم کالونی چناب نگر کے جناب محمد ظفر صاحب نے تحریری وتقریری مقابلہ میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے والوں کو ایک ایک ہزار روپے نقد بھی دیا۔

حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کے حکم پر مولانا صاحبزادہ خلیل احمد دامت برکاتہم نے اختتامی دعاء فرمائی۔ یوں ساڑھے آٹھ بجے اختتامی تقریب شروع ہوکر ساڑھے گیارہ بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان اگست ۲۰۱۳ء ص ۳ تا ۶)

بیسواں سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر کے شرکاء

امسال سالانہ ختم نبوت کورس ۵؍شعبان المعظم تا ۲۷؍شعبان المعظم مطابق ۱۵؍جون تا ۷؍جولائی ۲۰۱۳ء منعقد ہوا۔ کورس کی عمومی نگرانی مولانا اللہ وسایا نے کی۔ کورس کے شرکاء سے مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی، مولانا زاہد الراشدی، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد الیاس گھمن، مولانا مفتی محمد حسن لاہور، مولانا غلام مرتضیٰ ڈسکہ، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا محمد شاہد، مولانا محمد احمد بہاولپوری، جناب محمد متین خالد، جناب حاجی اشتیاق احمد اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے لیکچر دیئے۔ آخری تقریب ۷؍جولائی کو منعقد ہوئی۔ مہمان خصوصی امیر مرکزیہ مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم تھے۔ تقریب میں درجنوں علمائے کرام نے خصوصی شرکت کی۔ کورس میں جن طلبہ کرام نے شرکت کی ان کی فہرست مندرجہ ذیل ہے:

اسمائے گرامی شرکاء کورس:

نمبر شمار	نام	ولدیت	ضلع	نمبر شمار	نام	ولدیت	ضلع
1	شمس الحق	غلام محمد	مظفر گڑھ	2	محمد رضوان	اللہ دتہ	ننکانہ
3	حافظ ذیشان	محمد اسماعیل	سرگودھا	4	محمد علی	مشتاق احمد	فیصل آباد
5	محمد بلال	محمد ہدایت	قصور	6	محمد بلال احمد	محمد اکرم	قصور
7	محمد جمشید	محمد اکرم	قصور	8	واجد محمود	علی محمد	لاہور
9	مدثر مقبول	مقبول حسین	لاہور	10	محمد ہاشم	امیر خان	لورالائی

11	ثناءاللہ	طورگل	لورالائی	12	عبداللہ	لونگ خان	نوشہرہ
13	محمد گل شیر	اصغرعلی	قصور	14	زین العابدین	محمد داؤد	قصور
15	محمد شکیل احمد	جمیل احمد	قصور	16	محمد وقاص	ظہوراحمد	چنیوٹ
17	مولوی محرم علی	عبدالشکور	تھرپارکر	18	عبدالحفیظ	محمد ملک	خیرپورمیرس
19	محمد عتیق الرحمٰن	اللہ دتہ	مظفرگڑھ	20	محمد ثاقب غفور	عبدالغفور	چنیوٹ
21	سید حسن عبداللہ	سید مظفرحسن	فیصل آباد	22	عابدنواز	محمد نواز	اٹک
23	نفیس احمد	عیسیٰ خان	اٹک	24	محمد تحسین	دوست محمد	اٹک
25	سفیراحمد	عبدالقدیر	باغ	26	عدنان سلیم	محمد سلیم کیانی	پونچھ
27	عتیق الرحمٰن	محمد ممتاز	باغ	28	محمد رضوان	محمد شبیر	جہلم
29	حسیب الرحمٰن	عبدالرحمٰن	پشاور	30	محمد سفیان	محمد ابراہیم	سیالکوٹ
31	عبدالخالق	عارف علی	قصور	32	محمد عارف	محمد الیاس	لاہور
33	محمد اسحٰق	مولوی نذیراحمد	مظفرگڑھ	34	محمد علی	صابرعلی	چنیوٹ
35	تاج محمد	سید محمد	لورالائی	36	ضیاءالدین	حاجی محمد نور	ہرنائی
37	محمد ابراہیم	محمد یار	لکی مروت	38	حفیظ اللہ	رسم خان	لکی مروت
39	سعدالدین	خالق داد	صوابی	40	اشفاق احمد	خواجہ محمد	چارسدہ
41	عمران خان	احسان اللہ	چارسدہ	42	عبداللہ	حاجی علی خان	پشاور
43	شیررحمٰن	فضل محمد	چارسدہ	44	نوراللہ	خواس خان	چارسدہ
45	اسداللہ عباسی	نوراللہ خان	چارسدہ	46	گل زیب	شمس الحق	پشاور
47	شکیل احمد	امیرمحمد	پشاور	48	محمد سعد	محمد سلیم	راولپنڈی
49	شہریار بادشاہ	زرشید گل	نوشہرہ	50	محمد اکرم صابری	محمد رفیق	جھنگ
51	محمد سلیم	خادم حسین	ملتان	52	محمد حسن الحسینی	محمد حفیظ	نوشہرہ
53	گل نوازشیر	رب نواز	نوشہرہ	54	ثاقب حسین	صابرحسین	نوشہرہ
55	منیب الوہاب	محمودالوہاب	نوشہرہ	56	محمد عتیق	عبداللطیف	راولپنڈی
57	خادم حسین	حضرت بلال	چارسدہ	58	فہیم اللہ	الف خان	چارسدہ
59	عتیق الرحمٰن	مولانا محمد اسحٰق	بہاولنگر	60	وقارعلی	سلامت علی	لاہور
61	محمد ریاست	مختار رحمانی	شیخوپورہ	62	محمد عمر	محمد یونس	لاہور
63	گل اسلام	حضرت گل	چارسدہ	64	محمد دانش	محمد رفیق	راولپنڈی
65	اکرام اللہ	محمد فتح شیر	ڈی آئی خان	66	عثمان علی	اللہ یار	فیصل آباد

67	اسامہ ارشد	محمد ارشد	شیخوپورہ	68	خلیل اللہ	محمد افضل	لیہ
69	رجب علی	حاجی جیون	ڈیرہ غازیخان	70	عبدالوکیل	کمال خان	ڈیرہ غازیخان
71	عمر فاروق	حافظ عبدالقادر	وہاڑی	72	محمد رضوان	محمد رفیق	بہاول نگر
73	محمد بلال	محمد شریف	جھنگ	74	محمد اسلم	احمد نواز	جھنگ
75	فیصل حیات	نور محمد	جھنگ	76	محمد رمضان	بشیر احمد	جھنگ
77	حافظ محمد عاطف	بشیر احمد	جھنگ	78	طلحہ یاسر	محمد رمضان	ڈیرہ غازیخان
79	نورالامین	سردار امیر	دیر	80	سید ابرار شاہ	سید غلام مصطفیٰ	مانسہرہ
81	محمد اسماعیل	بہادر خان	باجوڑ ایجنسی	82	ارشاد اللہ	محمد امین	باجوڑ ایجنسی
83	کاشف جاوید	آصف جاوید	شیخوپورہ	84	عبدالوہاب	رسول زمان	بنوں
85	سلمان	علی نواز خان	بنوں	86	محمد طلحہ	شفیق احمد	نوشہرو فیروز
87	محمد مبشر	محمد اسلم	لودھراں	88	محمد یوسف	اللہ دتہ	وہاڑی
89	محمد رفیق	محمد بخش	بہاول پور	90	محمد وقاص حکیم	عبدالحکیم	بہاول پور
91	محمد شاہد فاروق	محمد رمضان	ملتان	92	محمد طفیل	محمد شریف	رحیم یارخان
93	عبدالرب	نزیر احمد	رحیم یارخان	94	محمد ضیاء اللہ	اللہ رکھا	رحیم یارخان
95	محمد عرفان	قاری خلیل احمد	بہاول پور	96	محمد ثناء اللہ	محمد ظفر	ملتان
97	محمد جمیل	بشیر احمد	ملتان	98	محمد ازہر	خادم حسین	بہاول پور
99	محمد عمر حیات	محمد حیات	جھنگ	100	فضل الرحمٰن	مفتی محفوظ احمد	بہاول پور
101	محمد عمیر طیب	محمد طیب	بہاول پور	102	محمد لقمان	نذیر احمد	رحیم یارخان
103	محمد شعیب	محمد حنیف	لیہ	104	محمد عابد معاویہ	محمد سرور	شیخوپورہ
105	رئیس احمد	شوکت علی	بہاول پور	106	عبدالرحیم ارحم	غلام مصطفیٰ	بہاول پور
107	محمد سجاد	اللہ وسایا	بہاول پور	108	محمد مدثر نوید	حافظ عبدالغفار	بہاول پور
109	محمد کلیم اللہ	بشیر احمد	بہاول پور	110	سیف الرحمٰن	عبدالرحمٰن	بہاول پور
111	عبدالجبار	محمد اسلم ٹھیکیدار	بہاول پور	112	محمد اقبال	خادم حسین	بہاول پور
113	محمد عرفان	محمد اقبال	بہاول پور	114	محمد شعیب	حافظ محمد صدیق	بہاول پور
115	محمد سعد	سید سعید کاظمی	لودھراں	116	عبدالرزاق	نذر محمد	لودھراں
117	شمس الدین	محبوب الرحمٰن	مانسہرہ	118	بلال عباسی	محمد الیاس عباسی	مانسہرہ
119	محمد ایاز	کالا خان	ایبٹ آباد	120	محمد انیس	محمد شعیب	ایبٹ آباد
121	سید محمد اسامہ	سید قاسم علی	بہاول پور	122	محمد ایاز محمود	خالد محمود	بہاول پور

123	محمد ابوبکر حفیظ	محمد حفیظ	بہاول پور	124	محمد نعمت اللہ	حفیظ الرحمٰن	لودھراں
125	محمد زبیر حفیظ	حفیظ احمد	بہاول پور	126	رحمت اللہ	پیر بخش	راجن پور
127	نوید لیاقت	حافظ لیاقت علی	حافظ آباد	128	حافظ عبدالباسط	محمد حفیظ اللہ	بہاول پور
129	محمد طیب جمیل	حاجی عبدالمجید	بہاول پور	130	ضیاء الرحمٰن	علی شیر	سرگودھا
131	محمد ابوبکر	محمد افضل	بہاول پور	132	محسن عزیز	عبدالعزیز	راولپنڈی
133	مسعود احمد	مرید حسین	سرگودھا	134	محمد عبیداللہ	حافظ محمد یاسین	شیخوپورہ
135	محمد عابد جمیل	محمد جمیل	قصور	136	محمد فیصل جاوید	ملک صغیر احمد	بہاول پور
137	حسنین معاویہ	نذیر احمد	چنیوٹ	138	محمد علی	بشیر احمد	دیر
139	محمد ابوبکر ذیشان	عبدالرزاق	بہاول پور	140	حافظ محمد وقاص	محمد اصغر شاہ	بہاول پور
141	حافظ محمد طارق	منظور احمد	بہاول پور	142	محمد عثمان	محمد اشفاق	بہاول نگر
143	زید مصطفیٰ	حافظ غلام ربانی	سرگودھا	144	محمد حبیب اللہ	محمد طارق	منڈی
145	احمد حسن	محمد رفیق	چنیوٹ	146	محمد عبدالحنان	محمد عارف	فیصل آباد
147	محمد عطاء اللہ	دین محمد فریدی	بھکر	148	محمد زبیر	گل نواز	ٹانک
149	آصف صدیق	اجمل حسین	وہاڑی	150	محمد آصف مجید	عبدالمجید	ملتان
151	محمد امین	محمد رمضان	قصور	152	عبدالحفیظ	محمد عبداللطیف	سیالکوٹ
153	سیف اللہ اختر	عارف محمود	ملتان	154	محمد ثاقب	عبدالغفور	ڈیرہ غازیخان
155	شفیع اللہ	غلام رسول	فیصل آباد	156	سلیم اللہ	غلام رسول	فیصل آباد
157	محمد اشرف	بشیر احمد	شیخوپورہ	158	محمد ابراہیم	قمرالدین	حیدرآباد
159	اظہرالدین	حمیدالدین	بٹگرام	160	حافظ محمد قاسم	جماعت علی	سیالکوٹ
161	حافظ سیف	اللہ رکھا	سیالکوٹ	162	محمد یوسف	محمد حیات	چنیوٹ
163	گل شیر جوگی	نبی بخش	خیرپورمیرس	164	قاری میر محمد	شمس الدین	نواب شاہ
165	محمد خان	عبداللطیف	خیرپورمیرس	166	محمد شعیب	عبدالرشید	خیرپورمیرس
167	محمد عثمان حیدر	فیاض حیدر	جھنگ	168	رحمت اللہ	صابر شاہ	کراچی
169	نوراللہ	ظریف خان	نوشہرہ	170	احمد گل	اول گل	کراچی
171	شاہ حسین	فقیر احمد فاروقی	کراچی	172	زین العابدین	اصغر علی	کراچی
173	محمد سجاد	محمد علی	کراچی	174	ولی شان	محمد صفدر	کراچی
175	عابد علی	محمد علی	کراچی	176	ملک اویس احمد	ملک عبدالستار	کراچی
177	عبدالرحمٰن	عالم گل	چترال	178	نور محمد	ہاشم خان	چترال

179	اکبرخان	نصیب گل	شانگلہ	180	راز محمد	محمد نبی	سوات
181	نصیب	اعتبار محمد	کراچی	182	امان اللہ	مولانا عبدالحمید	مانسہرہ
183	شمس الرحمٰن	واحد گل	پشاور	184	ناصر علی	ارباب خان	سوات
185	سمیع اللہ ربانی	مولانا عبدالحمید	کوئٹہ	186	فضل احمد	مولانا عبدالحمید	کوئٹہ
187	امجد علی	غلام عباس	نوشہرہ فیروز	188	محمد ذاکر	محمد ابراہیم	بدین
189	رحمت اللہ	چارگل خان	کوئٹہ	190	محمد معاذ	بخرون زادہ	کراچی
191	شیر افضل	محمد سلیمان	کراچی	192	رضوان الرحمٰن	عبدالرحمٰن	مظفر گڑھ
193	عصمت اللہ	نور محمد	ڈی آئی خان	194	عنایت الرحمٰن	مولانا فضل ربی	پشاور
195	محمد شاہنواز	غلام فرید	رحیم یار خان	196	محمد بلال	مولانا عبدالہادی	مظفر گڑھ
197	فیض الرحمٰن	اکرم جان	حیدرآباد	198	امجد خان	شیر محمد	حیدرآباد
199	عبدالقادر	عطاء محمد	تھرپارکر	200	حماداللہ	کفایت اللہ	لسبیلہ
201	مصباح الحق	حاجی محمد عالم	قلات	202	محمد سلمان	محمد حسن	جیکب آباد
203	محمد یار	محمد اقبال	کوہاٹ	204	محمد اختر	ہدایت اللہ	لسبیلہ
205	کاشف قمر	محمد حمزہ	لسبیلہ	206	عبدالرحیم	غلام مصطفیٰ	ٹوبہ ٹیک سنگھ
207	رفیق الدین	سعدالدین	کراچی	208	خان محمد	کاجل خان	کراچی
209	عتیق الرحمٰن	محمد رمضان	شیخوپورہ	210	حافظ محمد سفیان	طارق محمود	میرپورخاص
211	زبیر احمد	وزیر احمد	شکارپور	212	محمد اللہ	یار خان	کراچی
213	نصیر اللہ	بنیامین	کراچی	214	عمر صدیق	خالد خان	کراچی
215	شریف اللہ	امانت خان	کراچی	216	محمد آصف	سعد ملوک	کراچی
217	ہارون الرشید	عبیدالرحمٰن	کراچی	218	محمد عابد صدیقی	عبدالرشید صدیقی	خانیوال
219	جاوید محمود	محمود احمد	خانیوال	220	انیس اللہ خان	حمزہ	بنوں
221	محمد افتخار	محمد ابراہیم	قصور	222	محبوب احمد	مولوی الٰہی بخش	مظفر گڑھ
223	محمد طاہر	غلام رسول	بہاول نگر	224	شرجیل احمد	منیر احمد	سرگودھا
225	ظفر اقبال	احمد خان	لیہ	226	محمد کلیم اللہ	محمد نواز	ڈیرہ غازیخان
227	محمد اعجاز	جاول حسین	گوجرانوالہ	228	محمد عمران	ریاض احمد	بہاول پور
229	محمد رضوان	محمد صابر	بہاول پور	230	محمد اسامہ	اللہ وسایا قاسم	خانیوال
231	محمد بلال معاویہ	عزیز الرحمٰن	بھکر	232	محمد عدنان	عبدالرحمٰن	سرگودھا
233	محمد علی اکبر	رانا محمد حنیف	خانیوال	234	محمد یوسف انور	عبیداللہ انور	قصور

235	محمد صدیق	عبدالمجید	مظفرگڑھ	236	محمد سجاد	محمد رمضان	جھنگ
237	عمر صدیق	محمد رفیق	جھنگ	238	عمیر حبیب	حفیظ اللہ فاروقی	سیالکوٹ
239	محمد احمد	محمد قاسم	رحیم یار خان	240	محمد اسحٰق	نذر حسین	ملتان
241	محمد یار	محمد یعقوب	بہاول پور	242	شاہ حسن	شہاب الدین	جھنگ
243	محمد نعیم	عبدالمجید	لودھراں	244	خلیل احمد	غلام حسین	لودھراں
245	محمد سمیع اللہ	بشیر احمد	لودھراں	246	محمد زاہد اقبال	غلام حسین	جھنگ
247	حمید اللہ	سیف الرحمٰن	کراچی	248	محمد انس	عطاء اللہ طاہر	قصور
249	ایاز محمود	محمد حنیف	قصور	250	محمد عبداللہ	محمد رمضان	ڈیرہ غازیخان
251	محمد فاروق	خدابخش	ڈیرہ غازیخان	252	محمد یاسین	رب نواز	ڈیرہ غازیخان
253	محمد عثمان رحمانی	محمد رمضان	چکوال	254	محمد طاہر رشید	عبدالرشید	مظفرگڑھ
255	عبدالحفیظ	عبدالعزیز	سرگودھا	256	سیف اللہ	محمد صادق	مردان
257	محمد طارق	یار محمد	مظفرگڑھ				

(ماہنامہ لولاک ملتان اگست ۲۰۱۳ء ص ۴۸ تا ۵۲)

دوسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس سرائے صالح ہری پور

اللہ کے فضل وکرم سے گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ امیر شریعت سرائے صالح کے زیر اہتمام ۲۹؍جون ۲۰۱۳ء بروز ہفتہ بعد از نماز عصر تا نماز عشاء مولانا قاری فدا محمد خان امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہری پور کی زیر صدارت دوسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی۔ جس میں مہمانان گرامی مولانا قاضی محمد مشتاق صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی، مولانا محمد طیب صاحب مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد، پروفیسر مفتی آصف محمود صاحب صدر اتحاد اہل سنت ہزارہ ڈویژن اور مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب جبوڑی مانسہرہ تھے۔ کانفرنس کی پہلی نشست (عصر تا مغرب) میں خصوصی بیان مولانا محمد طیب صاحب نے کیا۔ دوران بیان حضرت نے ''مرزا طاہر منصور'' کے قبول اسلام کی کارگزاری سناتے ہوئے فرمایا کہ اللہ کے فضل وکرم سے جب میری مرزا طاہر منصور سے گفتگو شروع ہوئی اور اس کے سامنے مرزائیت کی حقیقت کھلی تو اس نے کلمہ پڑھتے ہوئے اپنی زبان سے یہ جملہ کہا کہ: ''دنیا میں مرزائیت سے گندہ مذہب اور مرزا قادیانی سے گندہ انسان کوئی نہیں آیا۔'' اس کے علاوہ حضرت نے ایک ''بہن'' کا واقعہ بھی سنایا جو اسلام آباد میں ملازمت کرتی تھی۔ حضرت نے جب اس کے سامنے مرزائیت کی حقیقت کھولی تو اس نے بھی کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کیا۔ دوسری نشست نماز مغرب کے بعد شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کے بعد مفتی ہارون الرشید شامی ناظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہری پور نے نعت رسول مقبول ﷺ پیش کی۔ اس کے بعد مفتی آصف محمود صاحب کا انتہائی مدلل اور پرمغز خطاب ہوا۔ ان کے بعد شاہ عبدالعزیز صاحب نے بہت ہی خوبصورت اور مؤثر بیان کیا۔ آخری اور خصوصی خطاب مولانا قاضی محمد مشتاق صاحب کا ہوا۔ حضرت نے پیر مہر علی شاہ صاحب کا واقعہ بیان فرمایا جس میں پیر مہر علی شاہ صاحب کو مکہ مکرمہ میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے حکم فرمایا کہ تم ہندوستان جاؤ، وہاں ایک فتنہ اٹھے گا۔ پیر مہر علی شاہ صاحب ہندوستان آئے تو اسی عرصے میں فتنہ مرزائیت اٹھا۔ حضرت نے اس فتنے کے خلاف بھرپور کام کیا۔ دوسرا واقعہ مولانا

محمد علی جالندھری کا تھا کہ ایک دفعہ حضرت جالندھری نے مرزا کو ’’الو کا پٹھا‘‘ کہہ دیا تو انگریز کی عدالت میں ان پر مقدمہ چلا۔ جب حضرت نے جج کے سامنے حوالے پیش کئے تو جج بھی بول اٹھا کہ ’’یہ انسان تھا یا کوئی الو کا پٹھا‘‘ کانفرنس کا اختتام مولانا قاضی محمد مشتاق صاحب کی رقت آمیز دعاء کے ساتھ ہوا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان ستمبر ۲۰۱۳ء ص ۵۴،۵۵)

ختم نبوت کورس صادق آباد میں پانچ ہزار افراد کی شرکت

عظیم الشان شعور ختم نبوت وفہم دین کورس جو کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صادق آباد کے زیر اہتمام جامع مسجد مکی مظہر فرید کالونی میں منعقد ہوا۔ اس حوالہ سے کامیاب ترین کورس تھا کہ تقریباً ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے مسلسل اکیس دن کورس میں شرکت کی اور جہاں علمی پیاس بجھائی وہیں ایمان دشمن فتنوں سے آگاہی حاصل کی۔ کورس میں وکلاء، ڈاکٹرز، اسکول وکالج کے اساتذہ کرام، تاجر حضرات نے بہت بڑی تعداد میں شرکت کی۔ نیز کورس کی خاص بات اڑھائی ہزار خواتین کی شرکت تھی۔ کورس میں شرکت کرنے والوں کو کاپی، قلم بھی جماعت کی طرف سے دیئے گئے۔

کورس میں جن مضامین پر سیر حاصل گفتگو ہوئی۔ ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔ عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت نیز چودہ صد سالہ تاریخ مدعیان نبوت اور جس طرح سے امت مسلمہ نے ان جھوٹے دجالوں کا دیوانہ وار مقابلہ کیا۔ اس کا تفصیلاً ذکر ہوا۔ فتنہ قادیانیت کی ابتداء اس فتنہ کی کاشت کاری کی وجہ، انگریز کی سرپرستی، علماء حقہ کا مقابلہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مکمل تاریخ، ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء کی تحاریک کا مکمل احوال اور دنیا بھر میں مجلس ختم نبوت کی جانب سے قادیانیت کا تعاقب نیز حیات عیسیٰ علیہ السلام پر قرآن مجید، احادیث مبارکہ سے پرمغز دلائل اور منکرین حیات عیسیٰ علیہ السلام کے شبہات کے جوابات حضرت مہدی علیہ الرضوان کی تشریف آوری، حقانیت اسلام جس میں ایسے دلائل ذکر ہوئے جنہیں سن کر دنیا کا کوئی بھی کافر اسلام کو سچا مذہب تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مرزا قادیانی کا گھناؤنا کردار خود قادیانیت کی کتابوں کے آئینہ میں، قادیانیوں اور دوسرے کافروں کے درمیان فرق، بائبل سے عیسائیوں کو دعوت اسلام نیز مروجہ عیسائیت کے من گھڑت عقائد کی تردید بزبان بائبل اور تحریف بائبل بزبان بائبل جیسے موضوعات پر گفتگو ہوئی۔

حالات بدلنے کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ عشر پر جدید مسائل، نیز معاشی مسائل، جدید تجارتی مسائل کے بنیادی اصول، سود، جواء، انعامی سکیموں کی حقیقت، انعامی بانڈز، شیئرز کا کاروبار، انشورنس کے صحیح طریقہ کار پر تفصیلاً بیان ہوا۔ معاشرتی مسائل نکاح، طلاق، خلع، وراثت، وصیت، حق مہر، فسخ نکاح ہر آسان فہم جدید مسائل پر بیانات ہوئے۔ مکمل اسلامی عقائد پر دو دن تفصیلی بحث ہوئی۔ حیات انبیاء علیہم السلام اور برزخی زندگی پر دلائل کی دنیا میں بحث ہوئی۔

دوران کورس سامعین کے سوالات کے جوابات بھی دیئے گئے اور وقتاً فوقتاً لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ نیز منکرین حدیث کے اشکالات کے جوابات دیئے گئے۔ الحمدللہ مسلسل ۲۱ روز مولانا مفتی محمد راشد مدنی کے بیانات ہوئے جس میں صادق آباد اور رحیم یار خان شہر کے جید علماء کرام نے مسلسل شرکت کی۔ خصوصاً مجلس تحفظ ختم نبوت صادق آباد کے امیر مولانا محمد مشتاق مدظلہ، ناظم اعلیٰ مولانا طلحہ، ناظم تبلیغ مولانا محفوظ احمد جالندھری، ناظم نشرواشاعت فیصل رحمٰن، خازن شفقت حسین بھی شریک کورس رہے۔

کورس میں مقامی اسلامی کتب فروش مکتبہ الامۃ کو اس امر پر آمادہ کیا گیا کہ ۴۵ فیصد رعایت پر اسلامی کتابیں فروخت کریں۔ تاکہ ہر مسلمان کے گھر میں اسلامی لٹریچر پہنچ سکے۔ الحمدللہ! یہ تجربہ بھی کامیاب رہا۔ بہت بڑی تعداد میں شرکاء نے اس مکتبہ سے کتابیں نیز

مجلس تحفظ ختم نبوت کی کتب خریدیں۔ واضح رہے کہ کورس میں ۹۸ فیصد دنیادار طبقہ تھا جنہوں نے انتہائی دلجمعی سے اس کورس سے استفادہ کیا۔ تقریباً ہر فتنہ کے متعلق مثبت انداز میں گفتگو ہوئی۔ کورس کی کامیابی میں حاجی غلام رسول صاحب، حکیم محمد زاہد، مولانا مفتی محمد صفدر خطیب جامع مسجد ہذا، مولانا عبدالرحمٰن، مولانا محمد عبداللہ بھائی عبداللہ بھائی عامر کی خصوصی کاوشیں تھیں جنہوں نے شرکائے کورس کو ہر قسم کی راحت پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی مفتی قاضی شفیق الرحمٰن امیر مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان اور مولانا محمد مشتاق امیر مجلس صادق آباد تھے۔ انہوں نے اپنے بیان میں کورس کی کامیابی کو مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقدس پلیٹ فارم کی مرہون منت قرار دیتے ہوئے مولانا مفتی محمد راشد مدنی کی بہترین انداز میں حوصلہ افزائی فرمائی اور شرکاء کورس کو مبارک باد دی۔ یہ مرحلہ بڑا ایمان افروز تھا جب تقسیم اسناد کے موقع پر ۱۵؍سال کے جوان سے لے کر ۸۰؍سالہ بوڑھا سند وصول کر رہا تھا۔ اختتامی دعاء مولانا محمد مشتاق مدظلہ نے فرمائی اور شرکاء کو مجلس تحفظ ختم نبوت سے جڑے رہنے کی تلقین کرتے ہوئے لولاک کے خریدار بننے کی ترغیب دی۔ رقت آمیز دعاء ہوئی اور یوں یہ کورس دوررس اثرات کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔　　(ماہنامہ لولاک ملتان ستمبر ۲۰۱۳ء ص ۵۳،۵۴)

مبلغین ختم نبوت کا سہ ماہی اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا سہ ماہی اجلاس دفتر مرکزیہ ملتان میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی مختلف نشستوں کی صدارت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور حافظ محمد ثاقب نے کی۔ اجلاس میں ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز فیصلہ جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا کی یاد میں یکم؍ستمبر تا ۱۰؍ستمبر ۲۰۱۳ء سے عشرہ ختم نبوت منانے کا فیصلہ کیا گیا۔

طے ہوا کہ یکم؍ستمبر بہاول پور، ۵؍ستمبر جامعہ اشرفیہ لاہور، ۶؍ستمبر جامع مسجد لال اسلام آباد، ۷؍ستمبر پشاور اور ۸؍ستمبر کو مردان میں بڑے بڑے اجتماعات اور ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کی جائیں گی۔ جب کہ علاقائی سطح پر ہر اہم شہر میں اجتماعات، سیمینارز، کانفرنسیں، جلسے منعقد کئے جائیں گے۔

پورے ملک میں ممبر سازی ہوچکی ہے۔ ساتھیوں کو ہدایت کی گئی کہ جماعتوں کی تشکیل مکمل کر کے تفصیلات دفتر مرکزیہ کو ارسال فرمائیں۔ تاکہ ممبران عمومی کو اجلاس کے لئے دعوت نامے ارسال کئے جاسکیں۔

چناب نگر سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس ۲۴، ۲۵؍اکتوبر ۲۰۱۳ء کو منعقد ہوگی۔ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد کی سربراہی میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا غلام مصطفیٰ پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جو تمام مکاتب فکر کے علماء کرام، مشائخ عظام، دینی وسیاسی جماعتوں کے راہنماؤں کو شرکت کی دعوت دیں گے۔

اجلاس میں ''دی مسیح''، فلم کے ''جیو'' پر نشر ہونے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے جیو انتظامیہ سے مطالبہ کیا گیا کہ گستاخی انبیاء کرام پر مشتمل اس فلم کو بند کیا جائے۔　　(ماہنامہ لولاک ملتان اکتوبر ۲۰۱۳ء ص ۵۶)

ختم نبوت کانفرنس بہاول پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام یکم؍ستمبر ۲۰۱۳ء بعد نماز عشاء جامع مسجد الصادق بہاول پور میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت مرکزی نائب امیر صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ نے کی۔ جب کہ مہمان خصوصی امیر مرکزیہ شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم تھے۔ کانفرنس سے مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا

ڈاکٹر خالد محمود سومرو نے خطاب فرمایا۔کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد اسحاق ساقی نے سرانجام دیئے۔ جب کہ مولانا مفتی عطاء الرحمٰن، مولانا شفقت الرحمٰن، مولانا شمس الدین انصاری، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، قاری غلام یاسین صدیقی، محمد سلیم انصاری، شیخ محمد شاہد سمیت بہاول پور کی دینی قیادت نے خصوصی طور پر شرکت فرمائی۔علماء کرام نے حکمرانوں سے مطالبہ کیا کہ ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کے عظیم الشان فیصلہ جس میں قادیانیوں کے دونوں گروہوں قادیانی اور لاہوری گروپس کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا، کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے قادیانیوں کی ارتدادی تبلیغ پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔　　(ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۳ء ص۴۳)

ختم نبوت کانفرنس لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۵؍ستمبر ۲۰۱۳ء جامعہ اشرفیہ لاہور میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔جس کی صدارت مرکزی نائب امیر مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے کی۔کانفرنس سے مولانا عبدالغفور حیدری، مولانا محمد امجد خان، مولانا اللہ وسایا، مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی، جناب لیاقت بلوچ، جامعہ اشرفیہ کے نائب مہتمم مولانا فضل الرحیم، قاری زوار بہادر، مولانا زاہد الراشدی، مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا محمد الیاس گھمن، مولانا سید ضیاء اللہ شاہ، مولانا حافظ زبیر احمد ظہیر، حافظ اسعد عبید اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی سمیت کئی ایک علماء کرام نے خطاب کیا۔علماء کرام نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور ناموس رسالت کی حفاظت کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔علماء کرام نے ۱۹۷۴ء قومی اسمبلی کی مکمل روئیداد کی اشاعت پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مساعی جمیلہ پر خراج تحسین پیش کیا۔کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔جامعہ کے نظماء، مولانا قاری ارشد عبید، حافظ اسعد عبید، مولانا محمد اکرم کشمیری، مولانا مجیب الرحمان، انقلابی ہمہ وقت مہمانوں کے استقبال اور خدمت میں مصروف رہے۔اسٹیج سیکرٹری کے فرائض قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے سرانجام دیئے۔کانفرنس شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مدنی کے خلیفہ مجاز حاجی حافظ صغیر احمد، مولانا محبّ النبی، پیر سیف اللہ خالد، مفتی انیس احمد مظاہری، مولانا عبدالشکور حقانی، مولانا عبدالنعیم، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا قاری علم الدین شاکر، سید ضیاء الحسن شاہ، قاری نذیر احمد ودیگر علماء کرام نے شرکت کی۔جب کہ شاعر ابن شاعر سید سلمان گیلانی وقتاً فوقتاً اپنی مسحور کن آواز اور کلام سے مجمع کو گرماتے رہے۔　　(ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۳ء ص۵۵،۵۶)

ختم نبوت کانفرنس اسلام آباد بسلسلہ یوم ختم نبوت ۷؍ستمبر

۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی منتخب جمہوری حکومت کے دور میں تمام اراکین پارلیمنٹ نے جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی ملعون اور اس کے پیروکاروں کو ان کے کفریہ عقائد کی بنیاد پر ایک متفقہ آئینی ترمیم کے ذریعے غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔اس تاریخ ساز فیصلہ کی یاد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام عشرہ ختم نبوت منانے کا اعلان ہوا تو ۶؍ستمبر بروز جمعۃ المبارک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے زیر اہتمام سالانہ عظیم الشان تاریخی ختم نبوت کانفرنس مرکزی جامع مسجد لال اسلام آباد میں انعقاد کا اعلان کر دیا گیا۔اس پورے عمل میں محترم قاری حبیب الرحمٰن نائب امام لال مسجد مکمل معاونت اور سرپرستی فرماتے رہے جب کہ مسجد کمیٹی کے چیئرمین محترم چوہدری محمد یونس اس پورے عمل کو دیکھ کر خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے بار بار کہتے جا رہے تھے۔لال مسجد ہمیشہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مرکز رہی۔تلاوت قرآن کریم کے لئے قاری سعید اللہ ازہری کو دعوت دی۔ بعدازاں قاری زبیر احمد مدرس لال مسجد نے

تلاوت کلام کی سعادت حاصل کی اور نعت رسول مقبول ﷺ کی سعادت طالب محمد زبیر نے حاصل کی۔ جب کہ اسٹیج کے انتظام مولانا قاری عبدالوحید قاسمی کے حوالہ کر دیا۔ اس نشست کی صدارت مولانا عبدالرؤف مدظلہ نے فرمائی۔

مولانا خلیق الرحمٰن چشتی نے کہا کہ آج ہماری خوشی کی انتہا نہیں کہ ہم اپنے اکابرین کی پرخلوص محنت کے صدقہ سے عظیم الشان تاریخی فتح کی مناسبت سے یوم ختم نبوت منا رہے ہیں۔ مولانا عبدالحلیم قاسمی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے قادیانیت کو اس جماعت کے ہاتھوں غیر مسلم اقلیت قرار دلوایا جس کی انہوں نے ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں بھرپور محنت کی تھی۔ مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی نے فرمایا کہ ہم نے مولانا غلام غوث ہزاروی سے یہی سیکھا ہے کہ ناموس رسالت اور تحفظ ختم نبوت کے لئے ہر چیز قربان کی جاسکتی ہے مگر قادیانیت سے سودا بازی نہیں ہوسکتی۔ مولانا قاری محمد زرین نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہمارے اکابر کی جماعت ہے جس نے ہمیشہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور قادیانیت کی تردید میں بھرپور کردار ادا کیا۔ مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے بڑی تفصیل کے ساتھ عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت، قادیانی دجل اور عالمی مجلس کے بنیادی کردار پر اپنے مخصوص محسور کن انداز میں روشنی ڈالی مجمع نے خوب داد دی۔

نماز جمعہ کے بعد دوسری نشست کے آغاز قاری عبدالوحید قاسمی کو تلاوت کلام سے ہوا۔ اس نشست کی صدارت مولانا خواجہ عزیز احمد مدظلہ نے فرمائی۔ نعت رسول مقبول کے لئے معصب حسین فاروقی، مولانا مبشر مقبول محترم عطاء الرحمٰن عزیز کو دعوت دی گئی۔ ہر ایک نے خوب سے خوب تر انداز میں ختم نبوت کے عنوان پر کلام پیش کیا۔ مولانا قاضی عبدالرشید صاحب نے علمائے راولپنڈی اور وفاق المدارس کی نمائندگی کرتے ہوئے فرمایا کہ ختم نبوت کے لئے ہمارے مدارس، جانیں، عزت وآبرو سب کچھ قربان ہے۔ کانفرنس کے مہمان خصوصی مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا بنیادی کردار ہے۔ مولانا نے فرمایا اس تحریک کے دو حصے اور دو محاذ تھے۔ ایک پاکستان کے کوچہ وبازار تھا تو دوسرا قومی اسمبلی کا فورم۔ بریلوی مکتب فکر کے نامور عالم دین دربار عالیہ چشتیہ گولڑہ شریف کے نمائندہ شیخ عبدالحمید چشتی نے بہت خوب صورت علمی انداز میں عقیدہ ختم نبوت کو بیان کیا اور قادیانیت کی تردید کی۔ مولانا محمد عالم طارق نے کہا کہ ہم ناموس رسالت، عقیدہ ختم نبوت کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہ کریں گے۔ حافظ حسین احمد مرکزی راہنما جمعیت علمائے اسلام نے قادیانیت کی آئینی اور قانونی حیثیت کو پارلیمانی انداز میں بیان کیا جو کہ یقیناً اس کانفرنس کا لب لباب تھا۔ مولانا ظہور احمد علوی نے علمائے اسلام آباد کی نمائندگی کی جب کہ مری کے علمائے کرام کی نمائندگی مولانا قاری سیف اللہ سیفی نے کی۔ جب کہ آخری خطاب مولانا محمد الیاس گھسن کا ہوا جنہوں نے اپنے مخصوص انداز میں عقیدہ ختم نبوت پر اکابرین علمائے دیوبند کی خدمات پر روشنی ڈالی۔

کانفرنس میں پنڈی اسلام آباد کی کثیر تعداد میں علماء نے شرکت کی۔ مولانا نذیر احمد فاروقی، مولانا عبدالغفار، مولانا تاج الدین مدنی، قاری احسان اللہ، مولانا حسین طارق، مولانا طاہر سلطان، قاری سہیل عباسی، مولانا قاضی مشتاق احمد صاحب، مولانا عبدالکریم، مولانا محمد شریف ہزاری، مولانا شارق احمد صدیقی، مولانا عزیز الرحمٰن، مولانا اورنگزیب، مولانا قاضی محمد طیب، مولانا فخر الاسلام جب کہ ٹیکسلا سے قاری محمد زکریا، ہری پور سے بھائی سیف الرحمٰن، سرائے صالح سے مفتی عامر شہزاد، داتہ مانسہرہ سے مولانا عبدالقدیر، مری سے قاری سیف اللہ سیفی، علاقہ علی پور فراش سے قاری عبدالرزاق کی قیادت میں وفود نے شرکت کی۔ مولانا زاہد وسیم، مفتی خالد میر نے اپنی ٹیم کے ساتھ مہمانوں کے اکرام کا بہت احسن انداز میں نظم نبھایا جب کہ سعید الرحمٰن، اسامہ، فیض الرحمٰن معاویہ نے ان کی معاونت کی۔ کانفرنس کا اختتام مولانا خواجہ عزیز احمد مدظلہ کی دعاء پر ہوا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۳ء ص ۵۳، ۵۴)

ختم نبوت کانفرنس پشاور

۷؍ستمبر۱۹۷۴ء کے فیصلہ کی یاد میں ہر سال سالانہ ختم نبوت ۷؍ستمبر کو پشاور میں منعقد ہوتی ہے۔ امسال مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی دامت برکاتہم کی زیر قیادت پشاور کی جماعتی قیادت نے بھرپور اہتمام کیا۔ عشاء کے بعد سے رات گئے تک قصہ خوانی بازار میں ہزاروں کرسیوں پر براجمان عوام کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر اس کانفرنس کے مدوجزر سے مستفیض ہوا۔ کانفرنس کی صدارت خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب نے فرمائی۔ مہمان خصوصی پیر طریقت مولانا عبدالغفور صاحب ٹیکسلا تھے۔ خطباء میں مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد طیب فاروقی، مولانا مفتی کفایت اللہ اور مولانا اللہ وسایا شامل تھے۔ رات گئے عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس بخیروخوبی اختتام پذیر ہوئی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۳ء ص۹)

ختم نبوت کانفرنس بنوں

ضلع بنوں میں ۷؍ستمبر کی عظیم الشان فتح کی خوشی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد کر کے عوام الناس میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت اجاگر کی گئی۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے شہر کے جامع مساجد کے خطباء سے ملاقاتیں کی گئیں۔ تاکہ عوام الناس کو عقیدہ ختم نبوت پر روشنی ڈال کر کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی جائے اور اسی سلسلہ میں شہر کے مدرسوں کے مہتمم حضرات سے بھی ملاقاتیں ہوئیں۔ تلاوت کلام پاک کا شرف قاری گل نذردین صاحب کو حاصل ہوا جس کی مسجد میں کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ مولانا حمیداللہ صاحب نے نعت شریف پیش کی۔ مولانا شمس الحق، امام یوسف، قاری عبداللہ امیر جمعیت علماء اسلام ضلع بنوں، ٹانک کے مفتی نوراللہ اور اسلام آباد کے مولانا محمد طیب فاروقی صاحب نے بیانات کئے۔ جس میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور فضیلت کے ساتھ ساتھ حکومت خیبر پختونخواہ اور خاص کر عمران خان سے مطالبہ کیا گیا کہ حال ہی میں لطیف خان قادیانی کو ایڈووکیٹ جنرل بنایا گیا ہے۔ اس کو فوری طور پر معزول کیا جائے اور آئندہ کے لئے کلیدی عہدوں پر اس ناپاک کافروں کا مسلط نہ کیا جائے۔ اس کے بعد پریس کلب تک ریلی نکالی گئی اور پریس کلب کے قریب بھی مولانا مفتی عبدالغنی، مولانا عبدالرزاق مجاہد اور دیگر حضرات کے بیانات ہوئے اور خاص طور پر قادیانی مصنوعات سے بائیکاٹ پر لوگوں کو آمادہ کیا گیا۔ کانفرنس اور ریلی مفتی عظمت اللہ سعدی کے زیر سرپرستی ہوئیں۔ الحمدللہ! بہت اچھے تأثرات مرتب ہوئے۔

(ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۳ء ص ۳۸)

سالانہ ختم نبوت کانفرنس کوہاٹ

کوہاٹ (رپورٹ: محمد علی) گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع کوہاٹ کے زیراہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۷؍ستمبر ۲۰۱۳ء کو کوہاٹ کی مشہور ومعروف تاریخی مسجد حضرت حاجی بہادر میں منعقد ہوئی۔ جلسہ کی صدارت سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ مولانا خواجہ خلیل احمد دامت برکاتہم نے فرمائی۔ رمضان المبارک کے فوراً بعد کارکنانِ ختم نبوت نے کانفرنس کی تیاری میں دن رات ایک کر کے کوشش کی۔ خاص کر قاسم پراچہ، آصف علی، مولانا عاصم شنواری، مولانا فخر الرحمٰن، مفتی محمد ابراہیم، قاری عبیداللہ پانی پتی، مولانا سفیان، محمد عاطف قابل ذکر ہیں۔ اس ضمن میں تمام مدارس عربیہ کے علماء کرام، مدرسین، مہتمم حضرات اور طلباء سے ملاقاتیں کی گئیں اور ان کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ تمام علاقے کو اشتہارات اور بینرز کے ذریعے آراستہ کیا گیا تھا۔ منادی کے لئے زین الدین اور

آصف علی مقرر ہوئے تھے۔ جلسہ اپنے وقت مقررہ پر شروع ہوا۔ ابتدائی تقریر مفتی نعمت اللہ حقانی رئیس دارالافتاء مدرسہ انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ وناظم تبلیغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کی۔ نعت خواں فیصل بلال اور حافظ عبدالمعز صفی کوہاٹی نے لوگوں کے دلوں کو مسرور کیا۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے ۷ستمبر ۱۹۷۴ء کی قومی اسمبلی کی کارروائی کی روئیداد بھرپور انداز میں بیان کی۔ جلسہ کے مہمانِ خصوصی شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید کے فرزند ارجمند مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی نے دلوں کو گرما دینے والی انتہائی عالمانہ انداز میں تقریر کی اور مدلل انداز میں قادیانیت کا دجل وفریب سامعین پر آشکارا کیا اور سامعین کے دلوں میں حضور نبی کریم ﷺ کی محبت اور مرتبہ کو بڑے خوبصورت انداز میں جاگزین فرمایا۔

قارئین کرام وہ منظر بڑا قابل دید تھا جب جلسہ کے اسٹیج پر ایک ہی وقت میں امام اولیاء خواجہ خواجگان مولانا خان محمد صاحب کے فرزند مولانا خواجہ خلیل احمد اور مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید کے فرزند مولانا محمد یحییٰ جلوہ افروز تھے اور جلسہ گاہ کو علم اور تصوف کی برکات وانوارات سے منور کئے ہوئے تھے اور مقامی علماء کرام نے چار چاند لگا دیئے۔ انجمن تاجران کے صدر جناب حاجی محمد عابد پراچہ نے بڑے جارحانہ انداز میں قراردادیں پیش کیں۔ خاص کر خیبر پختونخوا گورنمنٹ کے اس فعل کی سخت الفاظ میں مذمت کی، جس میں تحریک انصاف کی صوبائی حکومت کی طرف سے ایڈووکیٹ جنرل کے عہدہ پر ایک سکہ بند قادیانی عبداللطیف یوسف زئی کو نامزد کیا گیا۔ مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ کی دعاء کے ساتھ یہ عظیم الشان جلسہ اختتام پذیر ہوا۔　　(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵؍اکتوبر ۲۰۱۳ء ص۲۴)

مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کی سرگرمیاں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کی جانب سے ۷ستمبر ۱۹۷۴ء کی یاد میں شہدائے ختم نبوت کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے، ٹنڈو آدم وقرب جوار میں گاؤں گوٹھوں میں بھرپور طریقے سے یوم دفاع ختم نبوت منایا گیا۔ کئی مقامات پر بعد ختم نبوت کونشن منعقد کئے گئے، جن کی سرپرستی جناب علامہ احمد میاں حمادی فرماتے رہے۔ ۷ستمبر ۲۰۱۳ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء ختم نبوت کنونشن بلال مسجد قائد اعظم کالونی میں منعقد ہوا۔ صدارت جامعہ دارالعلوم ختم نبوت کے مدیر مفتی حفیظ الرحمان رحمانی کر رہے تھے۔ کنونشن میں خصوصی خطابات مولانا قاری کامران احمد اور مولانا عبدالقیوم عباسی کے ہوئے۔　　(ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۳ء ص۵۵)

مردان، چارسدہ، نوشہرہ میں ختم نبوت کانفرنسیں

۸ستمبر ۲۰۱۳ء کو صبح ۹بجے سے ۲بجے ظہر تک مردان جامع مسجد عیدگاہ، قبل از عصر سے مغرب تک چارسدہ، بعد از مغرب سے رات گئے تک نوشہرہ میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔ مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد طیب فاروقی اور دیگر مہمانان گرامی نے خطاب کیا۔ تمام اجلاسوں کی صدارت صاحبزادہ خلیل احمد صاحب نے فرمائی۔ عظیم الشان کانفرنسوں کے کامیاب انعقاد میں مقامی دینی قیادت نے بھرپور کردار ادا کیا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۳ء ص۵۶)

ختم نبوت کورس گوجرانوالہ

۱۲تا۱۴؍ستمبر ۲۰۱۳ء کو جامع مسجد مدنی پل لکڑ والی ختم نبوت کورس کا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت میں اہتمام کیا گیا۔ تینوں دنوں میں سینکڑوں احباب نے استفادہ کیا۔ مولانا محمد اشرف مجددی، مولانا زاہد الراشدی، مولانا صاحبزادہ عبدالقدوس قارن، مولانا محمد عارف شامی، مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔　　(ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۳ء ص۵۶)

ختم نبوت کانفرنس پچنند

عظیم الشان سالانہ ختم نبوت کانفرنس پچنند میں ۱۵ر ستمبر ۲۰۱۳ء کو منعقد ہوئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تلہ گنگ کے امیر مولانا عبیدالرحمٰن انور کی قیادت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے بھرپور کردار ادا کیا۔ سینکڑوں بسوں، ویگنوں، گاڑیوں، کوچوں کے ذریعہ ضلع بھر کے ہر قصبہ ودیہات، شہر وقریہ سے کانفرنس میں شرکت کی حد نگاہ تک اجتماع ہی اجتماع تھا۔ مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب نے صدارت فرمائی۔ عالمی مجلس کے نائب امیر مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب مہمان خصوصی تھے۔ مولانا اسامہ رضوان، مولانا محمد الیاس گھمن، مولانا اللہ وسایا اور دیگر حضرات کے بیانات ہوئے۔ ضلع بھر کے مذہبی وسیاسی قائدین نے اجلاس میں شرکت کی۔ کانفرنس کی استقبالیہ نے مہمانان گرامی کا بھرپور استقبال کیا۔ کانفرنس کیا تھی گویا عید کا سماں تھا جو چہار جانب خوشیوں کی خوشبو بکھیر رہا تھا۔　(ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۳ء ص ۹)

ختم نبوت کانفرنس ڈنگہ

۱۶ر ستمبر ۲۰۱۳ء بعد از مغرب تارات گئے مولانا قاضی کفایت اللہ صاحب کی زیر صدارت جامع مسجد ڈنگہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا قاضی مطیع الرحمٰن، مولانا قاضی عبیداللہ، مولانا محمد خالد عابد، مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد قاسم گجر، مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔　(ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۳ء ص ۱۶)

ختم نبوت کنونشن پھالیہ

۱۷ر ستمبر ۲۰۱۳ء بعد از ظہر جامعہ فاروقیہ پھالیہ میں قاری مظہر محمود صاحب کی سربراہی میں ختم نبوت کنونشن منعقد ہوا۔ مولانا محمد قاسم، مولانا محمد عارف شامی، مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔ شہر بھر کی دینی قیادت شریک اجتماع تھی۔　(ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۳ء ص ۱۶)

ختم نبوت کانفرنس منڈی بہاؤالدین

۱۷ر ستمبر ۲۰۱۳ء کو بعد از مغرب مرکزی جامع مسجد منڈی بہاؤالدین ختم نبوت کانفرنس انعقاد پذیر ہوئی۔ مولانا محمد قاسم گجر کی نظمیں، مولانا عبدالماجد صاحب خطیب جامع مسجد ہذا، مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔ دعاء تبلیغی مرکز کے حضرت مفتی صاحب نے فرمائی۔ مولانا قاری عبدالواحد امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور مولانا محمد قاسم صاحب نے انتظامات کی سرپرستی فرمائی۔

(ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۳ء ص ۱۳)

ختم نبوت انعام گھر لاہور

۱۸ر ستمبر ۲۰۱۳ء کو محلّہ شادی پورہ، مغل پورہ کے عظیم الشان شادی ہال میں ختم نبوت انعام گھر کا اہتمام کیا گیا۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا خالد محمود منتظم اعلیٰ تھے۔ جناب محمد متین خالد صاحب نے سپیکر کے فرائض سرانجام دیئے۔ جناب رضوان نفیس، مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر سمیت بیسیوں علماء نے شرکت سے سرفراز کیا۔ مولانا اللہ وسایا کا بیان ہوا۔ مولانا محمد قاسم گجر کی نظمیں ہوئیں۔ پروگرام مثالی طور پر کامیاب رہا۔ شرکاء کا ذوق دیدنی تھا۔　(ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۳ء ص ۱۶)

ختم نبوت کانفرنس احمد پور سیال

۱۹ر ستمبر ۲۰۱۳ء کو پیر طریقت سید عبدالرحمٰن صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت احمد پور سیال کی زیر اہتمام ظہر تا عصر عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد پیر عبداللطیف احمد پور سیال میں منعقد ہوئی۔ مقامی قائدین کے علاوہ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا غلام حسین، مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۳ء ص ۱۳)

ختم نبوت کانفرنس پھلروان

۲۶ر ستمبر ۲۰۱۳ء کو پھلروان میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا محمد رفیق، مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی، مولانا اللہ وسایا اور دیگر حضرات کے بیانات ہوئے۔ صدارت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب نے فرمائی۔

(ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۳ء ص ۱۳)

ختم نبوت کانفرنس قصور

۲۷ر ستمبر ۲۰۱۳ء کو قصور میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سے حاجی شبیر احمد، میاں محمد معصوم، قاری مشتاق احمد، مولانا عبدالرزاق، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔ صدارت میاں محمد رضوان نفیس نے فرمائی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۳ء ص ۱۳)

ختم نبوت کانفرنس ہائے مانسہرہ

۲۸ر ستمبر ۲۰۱۳ء بعد از مغرب جامع مسجد ناڑی، ۲۹ر ستمبر ۲۰۱۳ء مدرسہ مولانا سید ہدایت اللہ شاہ، بعد از مغرب داتا میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔ جناب عبدالرؤف اور آپ کے گرامی رفقاء نے انتظام فرمایا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۳ء ص ۱۶)

ختم نبوت کانفرنس کہروڑپکا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام میونسپل گراؤنڈ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ۲ر اکتوبر ۲۰۱۳ء کو منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم نے فرمائی۔ کانفرنس سے مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا زبیر احمد صدیقی، مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی کفایت اللہ سابق ایم. پی. اے نے خطاب فرمایا۔ علماء کرام نے حضرت امیر دامت برکاتہم کو یقین دلایا کہ آپ جو حکم فرمائیں گے ان شاء اللہ العزیز! عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہم اپنے خون کا نذرانہ پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تلاوت قاری فیاض احمد، قاری نصیر الدین نے کی۔ نعت مولانا شاہد عمران عارفی، ظفر شہزاد نے پیش کی۔ رات گئے تک کانفرنس جاری رہی۔ آخری خطاب اور دعاء جانشین حضرت درخواستی، مولانا فضل الرحمٰن درخواستی نے فرمائی۔

(ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۳ء ص ۲۲)

ختم نبوت کانفرنس سرگودھا

۳ر اکتوبر ۲۰۱۳ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مرکزی عیدگاہ میں چھٹی سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مرکزی نائب امیر مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے کی۔ کانفرنس سے اتحاد اہل سنت پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد

الیاس گھمن، جمیعت علماء اسلام کے مولانا مفتی کفایت اللہ، مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مجلس صیانۃ المسلمین مولانا سید عبدالقدوس ترمذی ساہیوال، ممتاز خطیب مولانا عبدالرؤف چشتی، مولانا عبدالقدوس توڑ، جناب عرفان برق، قاضی مطیع اللہ نے خطاب فرمائے۔ آخری خطاب مولانا محمد الیاس گھمن نے کیا۔ کانفرنس کی عمومی نگرانی مولانا محمد اکرم طوفانی نے کی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا محمد خالد عابد نے سرانجام دیئے۔ نعتیہ کلام مولانا محمد قاسم گجر نے پیش کیا۔ کانفرنس صبح کی اذان تک جاری رہی۔ علماء کرام نے تحریک انصاف کے صدر مخدوم جاوید ہاشمی، محترمہ شیریں مزاری اور دیگر تحریک کے ایم۔این۔اے کی ناموس رسالت قانون کے خلاف اسمبلی کے فلور پر گفتگو کی پرزور مذمت کی اور کہا گیا کہ خون کے آخری قطرہ تک ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے پیش کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔　　(ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۳ء ص ۲۲)

ختم نبوت کانفرنس، میاں چنوں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمیعت علماء اسلام کے زیراہتمام ۶؍اکتوبر ۲۰۱۳ء بعد نماز عشاء جامع مسجد ابوعبیدہ بن جراح میاں چنوں ضلع خانیوال میں ختم نبوت کانفرنس بڑی شان وشوکت سے منعقد ہوئی، تلاوت قاری عطاء اللہ انور نے کی۔ نعتیہ کلام کشمیری برادران اور غلام رسول ساجد نے پیش کیا۔ کانفرنس کی صدارت جمیعت علماء اسلام کے امیر قاری محمد صفدر جاوید اور نگرانی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا محمد فیصل عمران اشرفی نے کی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا اللہ وسایا، پیر طریقت مولانا محمد عبدالماجد صدیقی، مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا فیصل عمران اشرفی، مولانا محمود الحسن، جمیعت علماء اسلام کے رہنماء مفتی کفایت اللہ، مفتی عثمان غنی، قاری صفدر جاوید، مولانا محمد اسماعیل، حافظ محمد مغیرہ، حافظ عبدالرشید ودیگر علماء کرام نے خطاب فرمائے۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔　　(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی مؤرخہ ۱۶تا۲۲؍نومبر ۲۰۱۳ء ص ۲۷)

سالانہ عظمت انبیاء کانفرنس، شاہ لطیف ٹاؤن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لانڈھی ضلع ملیر کراچی کے زیراہتمام سالانہ عظمت انبیاء کانفرنس ۱۰؍اکتوبر ۲۰۱۳ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب بمقام منگل بازار گراؤنڈ سیکٹر ۱۷-اے شاہ لطیف ٹاؤن میں منعقد ہوئی۔

تلاوت کلام پاک مولانا قاری عطاء الحق نے پیش کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع غربی کے مبلغ مولانا عبدالحئی مطمئن نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حیات ونزول اور عیسائیت کے کفریہ عقیدے پر مفصل بیان کیا۔

کانفرنس کی دوسری نشست کا آغاز بعد نماز عشاء تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ حافظ محمد یوسف، حافظ محمد فیصل اور مولانا حافظ محمد اشفاق نے اپنی خوبصورت آواز میں حمد ونعت پیش کی۔

اس کے بعد جماعت اسلامی زون الحدید بن قاسم ٹاؤن کے نائب امیر مولانا مفتی ضیاء الرحمٰن فاروقی نے بیان کیا۔

مولانا عبدالرزاق ہزاروی نے اپنے بیان میں کہا کہ ۱۹۴۷ء میں یہ ملک بنا، تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء چلی، تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں اللہ پاک نے کامیابی نصیب فرمائی اور مرزائیوں وقادیانیوں کو قومی اسمبلی نے غیرمسلم اقلیت قرار دیا۔ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ صرف علماء کا کام نہیں، یہ ہر مسلمان کا کام ہے کہ وہ تحفظ ختم نبوت کا کام کرے۔

جمیعت علماء اسلام سندھ کی شوریٰ کے رکن مولانا قاضی منیب الرحمٰن نے بہت ہی خوبصورت انداز میں انبیاء کرام علیہم السلام کی عظمت

کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ خالق کائنات نے اس دنیا میں جتنی مخلوقات کو پیدا فرمایا، ان تمام مخلوقات میں اعلیٰ مقام حضرت انسان کو دیا ہے، پھر ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ تمام انسانوں میں اس کائنات کے اندر سب سے اعلیٰ مقام انبیاء کرام علیہم السلام کا ہے اور پھر انبیاء میں سب سے اعلیٰ مقام آخر میں آنے والے تمام نبیوں کے سردار امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو رب نے عطاء فرمایا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی آخرالزماں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اس دنیا میں مبعوث ہوئے۔ آج کا مسلمان تمام انبیاء کی نبوت ورسالت کو مانتا ہے، جس طرح مسلمان نبی اکرم ﷺ کی توہین کو کفر سمجھتا ہے اسی طرح تمام انبیاء علیہم السلام کی توہین کو بھی کفر سمجھتا ہے۔

آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے دورِ حاضر کے فتنوں کے متعلق علمی بیان کیا۔

پروگرام میں شاہ لطیف ٹاؤن وبھینس کالونی کے علماء کرام مولانا عادل محمود، مولانا قاری احسان اللہ اور عوام الناس نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ پروگرام میں نقابت کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لانڈھی ملیر کے مبلغ مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ سرانجام دے رہے تھے۔ مولانا قاضی احسان احمد کے دعائیہ کلمات سے پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶ تا ۲۲ / نومبر ۲۰۱۳ ص ۲۶، ۲۷)

سالانہ پانچ روزہ تحفظ ختم نبوت کورس کراچی

(مولانا عبدالحی مطمئن) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام ہر سال عیدالاضحیٰ کی تعطیلات میں مختصر تحفظ ختم نبوت وردِ قادیانیت کورس کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ حسب معمول عیدالاضحیٰ کی تعطیلات میں دفتر ختم نبوت جامع مسجد باب رحمت پرانی نمائش میں یہ کورس منعقد ہوا۔ کورس کا دورانیہ روزانہ صبح ۸ تا ۱۲ بجے پر مشتمل تھا۔

پہلی نشست: ۲۰ / اکتوبر بروز اتوار کو صبح ۸ بجے کورس کا باقاعدہ آغاز حافظ محمد عثمان شاکر کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ پہلا درس جامعہ معہد الخلیل الاسلامی بہادر آباد کے استاذ حدیث مولانا مفتی محمد یاسین صاحب نے ''گستاخِ رسول کی شرعی سزا، قرآن وسنت اور آئین پاکستان کی روشنی میں'' دیا، انہوں نے کہا کہ عہد رسالت سے لے کر آج تک تمام امت مسلمہ اس بات پر متفق ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی کی بھی شان میں گستاخی کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج مرتد اور واجب القتل ہے۔ عہد رسالت میں اس قانون پر بھرپور عمل ہوا اور نبی کریم ﷺ کی گستاخی کرنے والے بدبختوں کو چن چن کر عبرت کا نشانہ بنایا گیا۔ اس دور سے لے کر اب تک ہر زمان ومکان میں یہ قانون عملاً مسلمانوں نے جاری رکھا۔

دوسرے درس میں راقم الحروف نے ''آیاتِ ختم نبوت اور قادیانی شبہات کے جوابات'' کے تحت اپنی گزارشات پیش کیں۔ تیسرا درس پھر مولانا مفتی محمد سلمان یاسین صاحب نے ''قادیانی اور شعائر اسلام'' کے عنوان پر دیا۔ اسی طرح چوتھا درس پھر راقم کے حصہ میں آیا، عنوان تھا ''احادیثِ ختم نبوت اور قادیانی شبہات کے جوابات۔''

دوسری نشست: ۲۱ / اکتوبر بروز پیر کو دوسری نشست صبح ۸ بجے سے شروع ہوئی، پہلا درس جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کے مدرس مولانا محمد رضوان صاحب نے ''اوصافِ نبوت'' کے عنوان پر دیا۔ دوسرا درس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اورنگی ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا محمد شعیب نے ''تعارف مرزا قادیانی'' کے عنوان پر دیا۔ تیسرے درس میں مولانا محمد رضوان نے ''تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء'' کے موضوع پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ اسی طرح چوتھے درس میں مولانا محمد شعیب نے ''تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء'' کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا اور تحریک کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا۔

تیسری نشست: ۲۲؍اکتوبر بروز منگل کو کورس کی تیسری نشست صبح ۸ بجے سے شروع ہوئی۔ آج کے پہلے درس میں مولانا محمد شعیب نے ’’تعاقبِ فتنۂ گوہر شاہی‘‘ کے تعارف، عقائد ونظریات اور اس کے انجام کے بارے میں تفصیلی گفتگو کی۔ دوسرا درس میں جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کے استاذ حدیث مولانا علی اکبر صاحب نے ’’عقیدۂ ظہور امام مہدی‘‘ کے بارے میں شرکائے کورس کو آگاہ کیا۔ تیسرا درس بھی مولانا علی اکبر صاحب نے ’’فتنۂ انکارِ حدیث‘‘ کے موضوع پر دیا اور منکرین حدیث سرسیّد احمد خان، غلام احمد پرویز، عبداللہ چکڑالوی، اسلم جیراجپوری کے خیالات وافکار سے طلباء کو روشناس کرایا۔ چوتھا درس مولانا مفتی عبداللہ حسن زئی نے ’’رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام‘‘ کے عنوان پر قرآنی آیات کی روشنی میں مدلل بیان کیا۔

چوتھی نشست: آج کی نشست میں پہلا درس مولانا عبدالحئی نے ’’تفسیر وتشریح خاتم النّبیین‘‘ کے عنوان پر طلباء عزیز کے سامنے دیا اور قادیانیوں کے دجل وفریب کا پردہ چاک کیا۔ دوسرا درس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ملیر کے مبلغ مفتی محمد اسحاق مصطفیٰ کا ’’اسلام اور قادیانیت کا اصولی اختلاف‘‘ کے عنوان پر تھا۔ تیسرا درس مدرسہ اعجاز القرآن لانڈھی کے مدرس مولانا شمس الرحمٰن نے ’’تعارف وتعاقبِ جاوید غامدی‘‘ کے عنوان سے غامدی کے گمراہ کن نظریات کا تذکرہ کیا۔ چوتھا درس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ نے ’’تحفظ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت‘‘ بیان کرتے ہوئے نوجوان علماء اور طلباء کو اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا اور آنحضرت ﷺ کی ذاتِ بالاصفات کے دفاع کے سلسلہ میں اپنے اکابرین کے مشن سے وابستہ ہونے کی تلقین کی۔

پانچویں نشست: ۲۴؍اکتوبر بروز جمعرات کو صبح ۸ بجے مولانا عبدالحئی نے زید حامد کی شخصیت اور یوسف کذاب سے اس کے تعلق پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ علاوہ ازیں ڈاکٹر ذاکر نائک کی ’’نام نہاد تحقیقات‘‘ کا پردہ چاک کیا۔ دوسرے درس میں مولانا مفتی عبداللہ حسن زئی نے اپنے گزشتہ موضوع ’’رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام‘‘ سے متعلق ذخیرہ احادیث میں سے چند احادیث مبارکہ بیان کیں اور سامعین کو تسلی بخش جوابات دیئے۔

امتحان: ۱۳۰ شرکاء کورس نے امتحان میں حصہ لیا، امتحان کا دورانیہ صرف ۳۰ منٹ پر مشتمل تھا، تمام شرکاء نے خوب ذوق وشوق اور دلچسپی سے امتحانی عمل کو مکمل کیا۔ پہلی دس پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا کو انعامات بھی دیئے گئے جن کی تفصیلات علیحدہ سے درج ہیں۔

اختتامی بیان: شہید اسلام اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے خلیفہ اور جامع مصباح العلوم منظور کالونی کے مدیر جناب حافظ عبدالقیوم نعمانی مدظلہ نے امتحان کے بعد اختتامی بیان فرمایا۔ شرکائے کورس اور منتظمین حضرات کو مبارکباد دی۔ حضرت اقدس کی خصوصی دعاء پر سالانہ پانچ روزہ تحفظ ختم نبوت کورس اختتام پذیر ہوا۔ دعاء ہے کہ اللہ رب العزت یہ تمام تر کوشش وکاوش قبول فرما کر پوری امت مسلمہ کے ایمان کی حفاظت کا ذریعہ بنائے۔ آمین ثم آمین!

تقریب تقسیم انعامات، پانچ روزہ تحفظ ختم نبوت کورس کراچی:

پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات کی تقسیم کرنے کی تقریب مؤرخہ ۲۵؍ذوالحجہ مطابق ۳۱؍اکتوبر ۲۰۱۳ء بروز جمعرات کو منعقد ہوئی، جس میں طلباء نے بھرپور شرکت کی۔ اس تقریب سعید کا آغاز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد کے صاحبزادے حافظ محمد اور بنوری ٹاؤن کے طالب علم حافظ محمد عمران کی تلاوت سے ہوا۔ بعد ازاں بنوری ٹاؤن کی شاخ گلشن عمر کے طالب علم سیف الرحمٰن نے نعت رسول مقبول سے محفل کو گرمایا۔ نقابت کے فرائض کراچی ضلع غربی کے مبلغ مولانا محمد عبدالحئی مطمئن نے انجام دیئے۔

مولانا قاضی احسان احمد نے طلباء کو عقیدۂ تحفظ ختم نبوت سے متعلق اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلاتے ہوئے کہا کہ عقیدہ تحفظ ختم نبوت صرف ایمان کا جزو ہی نہیں بلکہ اساس اور بنیاد ہے۔ ہمارے اکابر علماء کرام نے اس کام کو اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اس مشن کی خاطر اپنے تن من دھن کی بازی لگادی اور کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ ہم بھی اپنے اکابرین کے نام لیوا ہیں تو آج ہمیں بھی وقت کی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے اور اپنے اکابرین کے نقش قدم پر چل کر اس گلشن کی آبیاری کرنی ہوگی۔ مجلس کی طرف سے پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو کتب انعام میں دی گئیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

(۱) محمد ریحان بن فضل احمد (جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن)، (۲) سیّد محمد منیب بن سیّد ناظم قادری (جامعہ معہد الخلیل الاسلامی)، (۳) عمادالدین بن محمد اسحاق (جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن)، (۴) شفیع الرحمٰن بن منور خان (جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن)، (۵) محمد عمر بن حیات گل (جامعہ عمر، مکہ مسجد)، (۶) حمیدالحسن بن عبدالحسن (جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن)، (۷) سیف اللہ بن عبدالعزیز (جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن)، (۸) عبدالغفور بن حافظ سیف الرحمٰن (جامعہ تعلیم القرآن)، (۹) ابرار زمان بن خان زمان (جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن)، (۱۰) عنایت اللہ بن محمد خان (جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن)، (۱۱) اسامہ طیب بن محمد حفیظ (جامعہ امام محمد)، (۱۲) فدامحمد بن بخت افسر (جامعہ عربیہ اسلامیہ ملیر)، (۱۳) محمد اسماعیل بن جان محمد خان (جامعہ محمودیہ میراں ناکہ)

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵؍دسمبر۲۰۱۳ء ص۲۶،۲۷)

۳۲رویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

۲۴،۲۵؍اکتوبر۲۰۱۳ء کو سالانہ ختم نبوت چناب نگر میں منعقد ہوئی۔ مولانا عبدالمجید لدھیانوی امیر مرکزیہ نے سفر حج ملتوی کر کے کانفرنس میں شریک ہونے کا فیصلہ کیا۔ آپ نے بدھ کے روز اسباق سے فراغت کے بعد سفر کیا۔ رات پیرمحل جامعہ العصر میں قیام فرمایا۔ آپ کی پیشوائی کے لئے مولانا عزیز الرحمٰن رحیمی صاحب پیرمحل تشریف لے گئے۔ ناشتہ کے بعد قریباً آٹھ بجے آپ نے سفر کیا اور کانفرنس کے آغاز پر تشریف لائے۔ آپ کی تشریف آوری سے رفقاء کو ایک نیا حوصلہ ملا جوں ہی مجلس کے خدام، مبلغین، کارکنوں، مقامی جماعتوں کے ذمہ داران، آپ کے شاگردان، علماء، شرکاء کو آپ کی تشریف آوری کی اطلاع ملتی گئی۔ ملنے والوں کا ہجوم ہوتا گیا۔ آپ اپنے بڑھاپا، کمزوری، علالت کے باوجود چوکڑی لگا کر کیا بیٹھے کہ ظہر کی نماز تک وفود کو شرف زیارت وملاقات سے سرفراز کیا۔ کھانا، نماز کے بعد معمولی استراحت کے بعد پھر عصر تک ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ رفقاء نے خوب دل بھر کر شرف زیارت حاصل کیا اور گزشتہ تین سالوں کی قضاء بھی ادا ہوگئی۔ عصر کے بعد سے مغرب، پھر مغرب سے عشاء کے بعد تک ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ عشاء کے بعد معمولی دیر کمر سیدھی کی اور اسٹیج پر تشریف لائے۔ رات گئے تک اسٹیج پر علماء، مشائخ، خطباء، حضرات کے ہمراہ تشریف فرما رہے اور پبلک نے جی بھر کر شرف زیارت سے سرفرازی حاصل کی۔

افتتاحی نشست: ۳۲رویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا افتتاح صبح دس بجے ہوا:

صدارت: محترم الحاج قاضی فیض احمد صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ

تلاوت: قاری مہتاب احمد متعلم مدرسہ ختم نبوت چناب نگر

مہمان خصوصی: مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں

افتتاحی خطاب: مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

خطاب: حافظ عبدالوہاب جالندھری مبلغ حافظ آباد، مولانا مختار احمد مبلغ تھرپارکر سندھ، مولانا محمد طاہر ٹنڈو آدم، مولانا محمد قاسم رحمانی مبلغ بہاول نگر، مولانا محمد توصیف احمد مبلغ حیدرآباد، مولانا خبیب احمد مبلغ ٹوبہ ٹیک سنگھ، مولانا عبدالخالق مبلغ مظفر گڑھ

نعت: جناب حافظ محمد شریف منچن آباد، جناب ابوبکر پشاور

اسٹیج سیکرٹری: مولانا محمد علی صدیقی مبلغ میرپور خاص، مولانا ضیاء الدین آزاد ماموں کانجن

دعائے خیر: صدر اجلاس الحاج جناب قاضی فیض احمد ٹوبہ ٹیک سنگھ

ایک بجے ظہر کی نماز اور دوپہر کے کھانا کے لئے وقفہ ہوا۔ پہلے دن ظہر سے دوسرے دن عصر تک کی تمام نمازوں کے لئے جماعت کا اہتمام پنڈال میں کیا گیا۔ بے پناہ اژدھام کے باعث مسجد میں جماعتیں کرانا ممکن نہ تھا۔ پنڈال میں نمازوں کی امامت مولانا محمد شاہد ندیم مدرس مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر نے فرمائی۔ پنڈال میں باجماعت نماز کی ادائیگی کے بعد جو حاضرین بچ جاتے ان کے لئے جامع مسجد ختم نبوت میں امامت کے فرائض مولانا محمد شفیق مدرس مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر سرانجام دیتے رہے۔

دوسری نشست ۲۴؍اکتوبر جمعرات بعد از ظہر تا عصر:

صدارت: مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ

تلاوت: قاری محمد عمار ظفر چیچہ وطنی

نعت: حافظ محمد شریف منچن آباد، قاری عمار ظفر چیچہ وطنی، مولانا محمد قاسم گجر لاہور

خطاب: مولانا محمد اسلم نفیس مبلغ خوشاب، مولانا مفتی عظمت اللہ بنوں، مولانا عبدالحکیم نعمانی مبلغ ساہیوال، مولانا محمد یوسف خان استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور، مولانا حبیب اللہ نقشبندی شیخ الحدیث معہد الفقیر جھنگ، مولانا اشرف علی مہتمم جامعہ تعلیم القرآن راولپنڈی، مولانا قاری خلیل احمد بندھانی شیخ التفسیر جامعہ اشرفیہ سکھر، مولانا ممتاز احمد کلیار جڑانوالہ

دعائے خیر: مولانا صاحبزادہ خلیل احمد خانقاہ سراجیہ

اسٹیج سیکرٹری: مولانا محمد قاسم رحمانی مبلغ بہاول نگر، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ملتان

محفل سوال وجواب: عصر کے بعد حسب سابق سوال وجواب کی محفل منعقد ہوئی۔ حاضرین کے سوالات کے جوابات دینے کی فقیر (مولانا اللہ وسایا) نے سعادت حاصل کی۔ یہ سلسلہ مغرب کے تھوڑی دیر قبل اختتام پذیر ہوا۔ مولانا عبدالرؤف صاحب چشتی خطیب اوکاڑہ نے دعاء فرمائی۔

مجلس ذکر: حسب سابق مغرب کے بعد سے عشاء تک مجلس ذکر منعقد ہوئی۔ اس کا آغاز مولانا غلام رسول دین پوری نے کیا۔ اتنے میں خانقاہ عالیہ خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور کے سجادہ نشین جناب میاں ڈاکٹر محمد اجمل قادری تشریف لائے۔ آپ نے خطاب فرمایا اور مجلس ذکر کرائی۔ آپ کی دعاء پر یہ اجلاس بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

تیسری نشست ۲۴؍اکتوبر ۲۰۱۳ء بعد از عشاء:

صدارت: مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

تلاوت: قاری مسعود احمد ربانی فاروق آباد، صاحبزادہ قاری قاضی محمد بلال راولپنڈی، صاحبزادہ قاری محمد عثمان مالکی ساہیوال

نعت: حافظ محمد شریف منچن آبادی، جناب عطاء الرحمٰن عزیز اسلام آباد، امین برادران، طاہر بلال چشتی، مولانا شاہد عمران عارفی ساہیوال، جناب حافظ ابوبکر کراچی

خطاب: مولانا عبدالواحد قریشی ڈیرہ اسماعیل خان، مولانا عبدالمالک خان منصورہ لاہور، فخر جمعیت مولانا عبدالغفور حیدری قلات، جناب شمس الدین (رضاعی بھتیجا مرزا مسرور قادیانی) لاہور، مولانا محمد ایوب ثاقب ڈسکہ، مولانا زبیر احمد ظہیر نائب امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث، جناب قیصر محمود شیخ ایم.این.اے جاپان والے، جناب ڈاکٹر لیاقت علی نیازی لاہور، مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری ساہیوال، صاحبزادہ مبشر محمود فیصل آباد، مولانا مفتی محمد طیب مہتمم جامعہ امدادیہ فیصل آباد، مولانا محمد امجد خان مرکزی سیکرٹری اطلاعات جمعیت علماء اسلام، مولانا مفتی محمد راشد مدنی مبلغ رحیم یارخان، مولانا نور محمد ہزاروی امیر مجلس سرگودھا، مولانا عبدالحمید لُنڈ سٹھارجہ، مولانا محمد ضیاء مدنی خطیب مرکزی جامع مسجد فیصل آباد، مولانا مفتی کفایت اللہ مانسہرہ

مہمانان خصوصی: پیر جی عبدالحفیظ رائے پوری چیچہ وطنی، مولانا مفتی محمد اعجاز صاحب کراچی، مولانا محمد سعید لدھیانوی کراچی، پیر طریقت جناب رضوان نفیس لاہور، فخر جمعیت مولانا رشید احمد لدھیانوی رحیم یار خان، یادگار اسلاف مولانا محمد عبداللہ بھکر، جناب قاری محمد اسلم نوشہرہ، مولانا قاضی مشتاق احمد راولپنڈی، مولانا مفتی طاہر مسعود سرگودھا، جناب قاری عبدالرحمٰن ضیاء سرگودھا، مولانا مفتی شاہد مسعود سرگودھا، مولانا عبدالرؤف چشتی اوکاڑہ، مولانا اکرام اللہ قرب مردان، مولانا محمد اکرم طوفانی سرگودھا، مولانا مفتی اعجاز احمد فیصل آباد، جناب قاری جمیل الرحمٰن اختر لاہور، مولانا عبدالرزاق مہتمم جامعہ محمدیہ فیصل آباد، مولانا مفتی محمد عثمان چیچہ وطنی، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی مہتمم جامعہ ملیہ فیصل آباد، مولانا محمد انور صاحب مہتمم دارالعلوم ربانیہ پھلور

مشائخ عظام: مولانا حافظ پیر ناصرالدین خاکوانی ملتان، مولانا عبدالغفور قریشی ٹیکسلا، مولانا سید فاروق ناصر شاہ فیصل آباد، مولانا سید جاوید حسین شاہ فیصل آباد، حاجی عبدالرشید رحیم یارخان، صاحبزادہ شہاب الدین موسیٰ زئی شریف

اسٹیج سیکرٹری: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ملتان، مولانا قاضی احسان احمد مبلغ کراچی

دعائے خیر: مولانا مفتی محمد حسن صاحب جامعہ مدینہ جدید لاہور

یاد رہے کہ مولانا مفتی محمد حسن صاحب، مولانا صاحبزادہ خلیل احمد، مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ سفر حج سے تشریف لائے اور بعض حضرات نے محض کانفرنس میں شرکت کے لئے پروگرام حج ایسے ترتیب دیا کہ ایسے وقت واپسی ہو کہ کانفرنس میں بھی شریک ہوا جاسکے۔ ان سب حضرات کا اتنے عظیم سفر سے واپس تشریف لانا اور پھر کانفرنس میں شریک ہونا کانفرنس کے شرکاء کے لئے مسرتوں کا باعث ہے۔ قاری محمد ابراہیم صاحب فیصل آباد سے علالت کے باوجود ایمبولینس پر تشریف لائے۔ حق تعالیٰ سب کو جزائے خیر سے سرفراز فرمائے۔

درس قرآن مجید:

۲۵؍اکتوبر بروز جمعہ صبح فجر کی نماز کی امامت فخر القرآء پیر طریقت مولانا قاری احسان اللہ فاروقی نے کرائی۔ فجر کے بعد درس

قرآن مجید شیخ التفسیر والحدیث مولانا میر محمد میرک مہتمم دارالعلوم حمادیہ خیر پور میرس ومرکزی نائب امیر جمعیت علماء اسلام نے ارشاد فرمایا۔ درس کے بعد دعاء بھی آپ نے فرمائی۔

آئندہ تین سال کے لئے مولانا عبدالرزاق اسکندر اور مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نائب امیر منتخب:

چناب نگر (۲۵؍اکتوبر۲۰۱۳ء) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس عمومی کا اجلاس صبح ساڑھے آٹھ بجے جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی میں منعقد ہوا۔ صدارت شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے فرمائی۔ اجلاس میں ملک بھر سے آئے ہوئے تقریباً پانچ سو مجلس عمومی کے ممبران نے شرکت کی۔

تلاوت کے بعد ابتدائی خطاب مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ نائب امیر مرکزیہ نے فرمایا۔ حاضرین کو خوش آمدید کہا اور جماعتی پالیسی پر سیر حاصل گفتگو کی۔

اس کے بعد مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری زیدمجدہ نے خطاب فرمایا۔ خطبہ مسنونہ کے بعد آپ نے فرمایا کہ امام العصر علامہ انور شاہ کشمیری کے حکم پر امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے جماعتی طور پر قادیانیت کا تعاقب شروع کیا۔ تقسیم سے پہلے برصغیر پاک وہند کے قریہ قریہ، بستی بستی، گھومے اور قادیانیت کو ناکوں چنے چبوائے۔ پاکستان بننے کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے نام سے غیر سیاسی اور غیر فرقہ وارانہ جماعت تشکیل دی۔ حضرت شاہ جی پہلے امیر اور مولانا محمد علی جالندھری پہلے ناظم اعلیٰ بنے۔ حضرت شاہ جی کی وفات کے بعد مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی نے امارت قبول فرمائی۔ ان کے وصال کے بعد مولانا جالندھری امیر رہے۔ مولانا جالندھری کے بعد مولانا لال حسین اختر امیر بنے۔ مولانا کے بعد شیخ بنوری نے اس شرط پر امارت قبول فرمائی کہ مولانا خواجہ خان محمد نائب امارت قبول فرمائیں۔ حضرت بنوری کے حکم پر حضرت خواجہ صاحب نے نائب امارت قبول فرمائی۔ حضرت بنوری کے بعد حضرت خواجہ صاحب مجلس کے امیر بنائے گئے جو بعد میں تقریباً تینتیس ۳۳ سال تک امیر رہے۔

حضرت خواجہ صاحب کی وفات کے بعد شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم مرکزی امیر منتخب کئے گئے۔ نیز اب حضرت خواجہ صاحب نوراللہ مرقدہ کی قائم کردہ شوریٰ مستقل شوریٰ ہے جو انیس شخصیات پر مشتمل ہے۔ اس میں کئی حضرات ایسے ہیں جو حضرت شاہ جی کے زمانہ سے جماعت سے وابستہ چلے آرہے ہیں۔ آج آپ تین، چار سال کے بعد جمع ہیں تاکہ مرکزی نائب امراء کا انتخاب فرمائیں۔ مولانا نے فرمایا کہ خیبر پختونخواہ سے مرکزی مجلس عمومی کے ممبران کی تعداد ۱۰۸ رہے۔ ان میں سے ۱۰۵ ممبران نے تجویز پیش کی ہے کہ آئندہ تین سالوں کے لئے مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ اور مولانا صاحبزادہ عزیز احمد زیدمجدہ کو نائب امیر منتخب کرلیا جائے۔ تو تمام شرکاء نے اس تجویز سے اتفاق کرتے ہوئے حضرت ڈاکٹر صاحب اور حضرت صاحبزادہ کو نائب امیر منتخب کرلیا۔ **فالحمد للہ علیٰ ذالک!**

حضرت مولانا نے فرمایا کہ جہاں جہاں مبلغ نہیں ہیں۔ آپ سب حضرات اپنے آپ کو ختم نبوت کا مبلغ سمجھیں اور ناموس رسالت کا تحفظ اور قادیانیت کا تعاقب اپنا فرض سمجھیں۔ تمام حاضرین نے حضرت ناظم اعلیٰ صاحب سے وعدہ کیا کہ ہم اپنے اپنے علاقوں میں ناموس رسالت اور ختم نبوت پر حرف نہیں آنے دیں گے۔

حضرت الامیر دامت برکاتہم نے مختصر بیان فرمایا اور صاحبزادہ خلیل احمد مدظلہ کو حکم دیا کہ وہ دعائے خیر سے اجلاس کو اختتام تک

پہنچائیں۔مولانا صاحبزادہ خلیل احمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کی اختتامی دعاء سے اجلاس مکمل ہوا۔

چوتھی نشست قبل از جمعہ ۲۵؍اکتوبر ۲۰۱۳ء:

صدارت: یادگار اسلاف مولانا محمد عبداللہ سرپرست جمعیت علماء اسلام پاکستان

تلاوت: فخر القرآء قاری احسان اللہ صاحب فاروقی کراچی

خطاب: پیر طریقت مولانا احمد حسن عباسی خان پور چاکر سندھ، مولانا مسعود احمد سومرو لاڑکانہ، پیر طریقت مولانا عبدالمجیب قریشی بیر شریف، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

اسٹیج سیکرٹری: مولانا قاضی احسان احمد صاحب مبلغ کراچی

امامت نماز جمعہ: مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی پشاور

پنڈال میں سکیورٹی جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا کے طلباء نے اپنے استاذ مولانا حبیب الرحمٰن کی قیادت میں سرانجام دی۔

پانچویں نشست بعد از جمعہ تا عصر:

صدارت: شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

نعت: جناب سید سلمان گیلانی لاہور، جناب قاری آصف رشیدی لاہور

مہمان خصوصی: قاری محمد یٰسین صاحب فیصل آباد

خطاب: مولانا محمد الیاس گھمن سرگودھا، قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ

اسٹیج سیکرٹری: مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

دعائے اختتام: مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ

یوں یہ کانفرنس بخیروخوبی اختتام پذیر ہوئی۔اگلے دن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین، مدرسہ ختم نبوت چناب نگر کے مدرسین اور کانفرنس کی انتظامیہ کا اجلاس مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری دامت برکاتہم کی صدارت میں منعقد ہوا۔جس میں کانفرنس کی کامیابی پر اللہ تعالیٰ کا شکر اور کانفرنس کے مدعوین، مقررین، خطباء کا شکریہ ادا کیا گیا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان دسمبر ۲۰۱۳ء ص ۲۳ تا ۲۹)

تحفظ ختم نبوت کانفرنس ماموں کانجن

ان عقل کے اندھوں کو الٹا نظر آتا ہے۔مجنوں نظر آتی ہے، لیلیٰ نظر آتا ہے۔قومی اسمبلی کی کارروائی شائع ہونے کے بعد کتنے مسلمان مرزائی بنے؟ بتائے جماعت مرزائیہ کا لاٹ پادری مرزا مسرور۔ یہ بات مولانا اللہ وسایا صاحب نے ۶؍نومبر بروز بدھ کو ماموںکانجن ضلع فیصل آباد میں ہونے والی تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمائی۔مزید کہا ہمارے پاس بہت بڑی تعداد کی پوری فائلیں ہیں۔نام ولدیت قوم علاقہ تحصیل ضلع ایک ایک کو بتلا سکتے ہیں کہ انہوں نے مرزائیت پر لعنت بھیج کر دامن مصطفیٰ ﷺ سے اپنا رشتہ جوڑ لیا ہے۔مرزائی پہلے چیلنج کرتے تھے کہ اگر کارروائی منظر عام پر آتی تو آدھا پاکستان مرزائی بن جاتا۔لیکن اب مرزائی منہ چھپائے پھر رہے ہیں۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جنوری ۲۰۱۴ء ص ۹)

ملکوال میں ختم نبوت کانفرنس

۲۲؍نومبر ۲۰۱۳ بعد نماز عشاء میلاد چوک نزد ریلوے اسٹیشن ملکوال میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت ضلعی امیر قاری عبدالواحد نے کی۔ کانفرنس سے مولانا محمد قاسم سیوطی، مولانا نور محمد ہزاروی سرگودھا، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد الیاس گھمن نے خطاب کیا۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جنوری ۲۰۱۴ء ص ۹)

شان قرآن کانفرنس رجانہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ۲۶؍نومبر ۲۰۱۳ء بروز منگل کو جامعہ امداد العلوم پیر محل روڈ رجانہ میں اساتذہ وطلباء کرام سے خطاب کیا اور کہا اس پرفتن دور میں مساجد ومدارس سے تعلق قرآن وحدیث کی تعلیم وتعلّم حفاظت ایمان کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ محنت وشوق ولگن دل جمعی سے دین محمدی ﷺ کے پورے وارث بنو۔ اس پروگرام میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ دار حلقہ رجانہ کے امیر قاری عمران حسین ناصر اور ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب بھی موجود تھے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جنوری ۲۰۱۴ء ص ۹)

ختم نبوت کنونشن ائمہ وخطباء کرام تحصیل کوٹ ادو

۷؍دسمبر ۲۰۱۳ء جامع مسجد اللہ والی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل کوٹ ادو کے زیر اہتمام ایک علماء کنونشن منعقد ہوا۔ جن کی صدارت مولانا محمد اشفاق احمد قاسمی نے کی۔ قاری محمد ظفر صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت سے کنونشن کا آغاز کیا۔ ابتدائی کلمات مولانا قاضی عبدالخالق نے کہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے علماء کرام سے خصوصی خطاب فرمایا۔ جس میں مولانا غلام مصطفیٰ صاحب، مولانا محمد ادریس صاحب، مولانا محمد ناصر، مولانا مفتی زین العابدین، چودھری عبدالرزاق، مفتی محمد عارف سعید صاحب کے علاوہ تقریباً ایک سو علماء کرام نے شرکت کی اور جامع مسجد اللہ والی کی انتظامیہ کے ساتھی بھائی محمد خالد، محمد عابد ودیگر حضرات نے بہت ہی انتظام کیا ہوا تھا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جمعہ مکہ جامع مسجد میں پڑھایا اور صبح کا درس جامع مسجد اولیاء میں دیا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان فروری ۲۰۱۴ء ص ۴۶)

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا خیبر پختونخواہ کا دس روزہ تبلیغی دورہ

۱۱تا۲۰؍دسمبر ۲۰۱۳ء مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خیبر پختونخواہ کا دس روزہ تبلیغی وتنظیمی دورہ کیا۔ آپ نے تبلیغی دورہ کا آغاز ڈیرہ اسماعیل خان سے کیا۔

ڈیرہ اسماعیل خان: ۱۱؍دسمبر ختم نبوت وتحفظ ناموس رسالت کانفرنس جامع مسجد آزاد میدان میں تحفظ ناموس رسالت منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے مولانا عبدالواحد قریشی، مولانا محمد اسلم نفیس اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ رات کا قیام مدرسہ سراج العلوم میں رہا۔

مدرسہ کے طلباء واساتذہ کرام سے خطاب: ۱۲؍دسمبر صبح کی نماز کے بعد مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مدرسہ سراج العلوم کے طلباء واساتذہ کرام سے خطاب کیا اور انہیں ''قادیانیوں سے گفتگو کرنے کا طریقہ'' کے عنوان پر لیکچر دیا۔

روزنامہ میزانِ عدل کے دفتر میں: حاجی ریاض الحسن گنگوہی کے فرزند ارجمند سہیل گنگوہی روزنامہ ''میزانِ عدل'' کے چیف

ایڈیٹر ہیں سے قاری محمد خالد گنگوہی کی رفاقت میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اسلم نفیس نے ملاقات کی۔ ’’میزانِ عدل‘‘ ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن، بنوں اور بھکر و میانوالی میں مقبول اخبار ہے۔ مولانا شجاع آبادی نے چیف ایڈیٹر سے کہا کہ آپ بھی ختم نبوت کی خدمت کر سکتے ہیں۔ اخبار میں قادیانیوں کے عقائد وعزائم اور ملک دشمنی کا پردہ چاک کریں۔ موصوف نے وعدہ کیا۔

مولانا قاری محمد نواز کی تعزیت: مولانا قاری محمد نواز نے ڈیرہ میں مرالی کے مقام پر مدرسہ قائم کیا۔ مدرسہ کے سالانہ پروگراموں میں تنظیم اہل سنت پاکستان کے سربراہ علامہ عبدالستار تونسوی کو بلاتے رہے اور اہل علاقہ کے عقائد واعمال کی درستگی کی کوشش کرتے رہے۔ جمعیت علماء اسلام، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور تنظیم اہل سنت سے تادم زیست وابستہ رہے۔ مولانا شجاع آبادی نے ان کے فرزندان گرامی سے تعزیت کا اظہار کیا اور ان کی مغفرت اور ترقی درجات کی دعاء کی۔ ڈیرہ اسماعیل خان میں قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ کے معتمد ساتھیوں میں سے تھے۔

پروا میں جلسہ ختم نبوت: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مکی مسجد پروا میں بعد نماز مغرب ختم نبوت کے عنوان پر جلسہ منعقد ہوا، جس کی صدارت مولانا محمد عبدالغنی، امیر مجلس تحصیل پروا نے کی۔ تلاوت کی سعادت مولانا محمد اسلم شاہ نے کی۔ نعت غلام سرور پردیسی نے پڑھی جب کہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا تفصیلی بیان ہوا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا سید اللہ بخش شاہ نے سرانجام دیئے۔ جلسہ عشاء کی نماز تک جاری رہا۔

۱۳؍دسمبر کی صبح کی نماز کے بعد مولانا محمد اسلم نفیس نے مکی مسجد میں درس دیا۔ سرائے نورنگ میں گزشتہ سال ۳۶ قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔ الحمدللہ! نورنگ میں قادیانیت کا صفایا ہو چکا ہے۔ ۱۳؍دسمبر مولانا شجاع آبادی نے ۱۲ سے پونے ایک بجے تک جامع مسجد اڈا میں اور ایک سے ڈیڑھ بجے تک مرکزی جامع مسجد جمعہ خان میں خطاب کیا۔

مولانا محمد اسلم نفیس نے جامع مسجد امیر حمزہ اور مولانا محمد عابد کمال نے جامع مسجد تبلیغی مرکز میں جمعہ کا خطبہ دیا۔

۱۴؍دسمبر مدرسہ دارالہدیٰ میں: مدرسہ کے مہتمم نے وفد کو عصر سے قبل خوش آمدید کیا اور عصر کی نماز کے بعد مولانا شجاع آبادی نے طلباء واساتذہ کرام سے مختصر خطاب فرمایا۔

۱۴؍دسمبر مغرب کی نماز بنوں میں ادا کی۔ رات کا قیام ڈاکٹر دوست محمد جو بنوں کے معروف سرجن ڈاکٹر ہیں، کے ہاں ہوا۔

۱۵؍دسمبر تحصیل ڈومیل بنوں میں: مدرسہ منہاج القرآن ڈومیل میں صبح دس بجے سے ظہر تک جلسہ میں شرکت کی۔ جلسہ سے مفتی عظمت اللہ بنوی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آباد نے خطاب کیا۔

سورانی میں مدرسہ تعلیم القرآن: بعد نماز ظہر ختم نبوت کے عنوان پر منعقدہ جلسہ میں مولانا عابد کمال اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔

ختم نبوت کنونشن میں شرکت: ۱۵؍دسمبر بعد نماز ظہر جامعہ علوم الشریعہ میں علاقائی علماء کرام اور جامعہ کے طلباء سے مولانا شجاع آبادی نے قادیانیوں کے عقائد ونظریات کے عنوان پر خطاب کیا۔ مولانا عابد کمال صوبائی مبلغ اور مفتی عظمت اللہ کی رفاقت ومعیت حاصل رہی۔ مدرسہ کے ناظم اعلیٰ مولانا غلام اللہ خان نے مبلغین کی تشریف آوری کا خیر مقدم کیا۔

مدرسہ تعلیم القرآن دوسڑکی: ۱۵ردسمبر قبل ازنماز عصر منعقدہ جلسہ سے مولانا عابد کمال اور مولانا شجاع آبادی نے خطاب کیا، تمام اجتماعات بھرپور رہے۔

کرک میں ختم نبوت کانفرنس: کرک کی مرکزی عیدگاہ تنگوڑی کرسٹی میں منعقد ہوئی صدارت مولانا محمود الرحمٰن امیر مجلس نے کی۔ جب کہ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد اسماعیل، مولانا سیّد ضیاء الحسن شاہ، مولانا عابد کمال سمیت کئی ایک مقامی علماء کرام نے بھی خطاب کیا۔ جب کہ تلاوت قاری غلام فرید، نعت جاوید انور اور رؤف سعید نے پیش کی۔ مبلغین ختم نبوت نے رات کا قیام دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رؤف میڈیسن مارکیٹ کوہاٹ میں کیا۔ جامع مسجد فاروق اعظم سیکٹر۲ کے ڈی اے میں مولانا شجاع آبادی نے عقیدۂ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داریاں کے عنوان پر خطاب کیا۔ چارسدہ میں اجتماعات سے خطاب: ۱۶ردسمبر جامعہ عزیزیہ یونین کونسل ڈھکی امیر آباد میں صبح دس بجے سے ظہر تک جلسہ منعقد ہوا، جس کی صدارت مولانا پیر حزب اللہ جان ضلعی امیر مجلس نے کی۔ جلسہ سے قاری اکرام الحق امیر مجلس مردان، مولانا عابد کمال اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔

شبقدر میں جلسہ: دوسرا جلسہ ۱۷ردسمبر کو ظہر کی نماز کے بعد مٹہ مغل خیل شبقدر میں منعقد ہوا جس کی صدارت مولانا پیر قاری عبدالغفور نقشبندی مدظلہ نے کی۔ نعت نادر شاہ نے پیش کی۔ مولانا مفتی محمد قاسم فرزند ارجمند مولانا محمد امیر بجلی گھر، مولانا عابد کمال، مولانا پیر حزب اللہ جان اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔

مدرسہ حفظ القرآن بھوسی خیل چارسدہ: تیسرا پروگرام مغرب کی نماز کے بعد مدرسہ حفظ القرآن بھوسی خیل کی جامع مسجد میں منعقد ہوا، جس کی صدارت مولانا مفتی محمد عبداللہ شاہ نے کی۔ جلسہ سے پیر حزب اللہ جان اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔

نوشہرہ میں جلسہ ختم نبوت: ۱۸ردسمبر بعد نماز ظہر جامع مسجد رضوان خٹکلے میں جلسۂ ختم نبوت منعقد ہوا۔ صدارت قاری محمد اسلم نے کی، جب کہ مولانا عابد کمال، پشتو کے شعلہ بیان خطیب مولانا محمد اکرام الحق امیر مجلس مردان اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ تلاوت قاری محمد اسحاق اور نعت مولانا فضل امین نے پڑھی، جلسہ عصر کی نماز تک جاری رہا۔

مدرسہ تحسین القرآن میں ختم نبوت کانفرنس: ۱۸ردسمبر مغرب کی نماز کے بعد مدرسہ تحسین القرآن کی عظیم جامع مسجد میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت ضلعی امیر مولانا محمد اسلم نے کی، جب کہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض جامعہ کے مہتمم قاری عمر علی نے سرانجام دیئے۔ تلاوت جامعہ کے استاذ نے کی، جب کہ چارسدہ سے تشریف لانے والے مولانا فضل امین شاہ نے نعت رسول پیش کی۔ کانفرنس سے مولانا قاری اکرام الحق، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی مدظلہ نے خطاب کیا۔ کانفرنس مغرب سے ۱۰ بجے رات تک جاری رہی۔

مردان میں مبلغین کی تشریف آوری: ۱۹ردسمبر ۱۱ بجے صبح دارالعلوم ترشک مردان میں تربیتی پروگرام ختم نبوت کے سلسلہ میں منعقد ہوا، جس کی نگرانی مولانا سجاد الحجابی نے کی۔ مولانا قاری اکرام الحق، مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔

ختم نبوت کانفرنس مردان: ۱۹ردسمبر جامع مسجد فردوس خان میں ختم نبوت تربیتی مجلس کے نام سے کانفرنس منعقد ہوئی جس کی

صدارت مولانا سجاد الحجابی نے کی جب کہ مولانا حزب اللہ جان، مولانا عابد کمال اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ کانفرنس عصر کی نماز تک جاری رہی۔ ضلع کے تمام علاقوں سے علماء کرام نے شرکت کی۔

صوابی میں ختم نبوت کانفرنسوں کا انعقاد: ۲۰ر دسمبر بعد نماز جمعہ جامع مسجد شیخین کریمین میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت مولانا اعزاز الحق نے کی۔ تلاوت ونعت کی سعادت قاری محمد صابر نقشبندی نے کی۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا محمد طیب مبلغ اسلام آباد کے خطابات ہوئے۔

ٹوپی میں ختم نبوت کانفرنس: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد پنج پاؤ سبزی منڈی میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت مولانا عبدالباری نے کی۔ تلاوت قاری سعید اللہ، نعت قاری انوار الحق نے پیش کی۔ مولانا اعزاز الحق، مولانا محمد طیب مبلغ اسلام آباد نے خطاب کیا۔ کانفرنس کی نگرانی مولانا نصیب محمد اور مولانا عبدالسلام نے کی۔ نظامت کے فرائض مولانا محمد اعجاز نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی دس روزہ دورہ مکمل کرنے کے بعد گوجرانوالہ روانہ ہوگئے۔

ختم نبوت کانفرنس بنوں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بنوں کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس مؤرخہ ۱۶ر دسمبر ۲۰۱۳ء بروز سوموار بوقت صبح ۸ بجے بمقام جامع مسجد حافظ جی بنوں سٹی منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امیر مولانا مفتی عظمت اللہ سعدی کررہے تھے جب کہ اسٹیج سیکرٹری مولوی عبدالغنی اشرفی اور مولوی ساجد اللہ تھے اور انتظامی امور مولوی عبدالحسیب، مولوی حمید اللہ شاہ، مولوی قاری امام یوسف مولوی شمس الحق حاجی محمد آیاز قاری زبید اللہ مفتی شہید نواز قاری سعید الرحمٰن اور حافظ محمد سلمان سرانجام دے رہے تھے۔ اس کانفرنس کے مہمان خصوصی صاحبزادہ مولانا رشید احمد صاحب مدظلہ تھے تلاوت کلام پاک قاری ادریس آصف نے پیش کی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امیر مفتی عظمت اللہ سعدی نے کانفرنس کے اغراض ومقاصد بیان کئے صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال نے اپنے بیان میں سرکار دوعالم ﷺ کے ساتھ مسلمان کی عشق ومحبت کا معیار بتا کر کہا کہ کوئی بھی مسلمان جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو وہ کبھی بھی حضور خاتم النّبیین ﷺ کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کرسکتا مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے فرمایا کہ ہمارے اکابر نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے بہت تکالیف برداشت کیں اور قید وبند سے گزرے ہیں۔ مرکزی ناظم شعبہ نشر واشاعت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی صاحب مدظلہ نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ صرف علماء کا کام نہیں بلکہ ہر مسلمان کا کام ہے۔ نومسلم جناب شمس الدین نے ہزاروں لوگوں کے مجمع سے اپنے ایمان لانے اور قادیانیت سے بیزاری کے اسباب بیان کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اس بات نے ایمان پر آمادہ کیا کہ قادیانی کتب میں دجل اور فریب کے علاوہ کچھ نظر نہیں آرہا تھا شرافت کی باتیں قادیانیوں کی کتابوں میں بالکل مفقود ہیں اور اسلامی کتب میں نور ہی نور اس بات سے میں نے اندازہ لگایا کہ نبی تو شرافت کے بول بولتے ہیں اور مرزا قادیانی ملعون سراسر جھوٹ اور بیہودہ بکواس کرتا ہے بھلا یہ کیسا نبی ہوسکتا ہے اپنے خطاب میں جناب شمس الدین صاحب کو مبارکباد دیتے ہوئے سابق وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد حاجی محمد اکرم خان درانی نے کہا کہ میری باتیں اصل نہیں بلکہ بھائی شمس الدین صاحب جو ایک نومسلم قادیانی ہے کی باتیں اصل ہیں کیونکہ وہ ان ہی کا آدمی تھا اور وہ قادیانیوں کی تمام بھید جانتے ہیں انہوں علماء سے درخواست کی کہ علماء حضرات ہمارے لئے

فتنوں کی نشان دہی فرمائیں ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ان شاء اللہ اس کو پارلیمنٹ کی سطح پر ہم اٹھائیں گے جمعیت علماء اسلام کے ضلعی امیر اور ہر دلعزیز شخصیت مولانا قاری محمد عبداللہ صاحب نے انبیاء کرام علیہم السلام کی عظمت کو بہت ہی خوبصورت انداز میں بیان کرتے ہوئے کہا کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام عظمت والے ہیں کائنات میں سب سے اعلیٰ واولیٰ مقام حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کا ہے درجات انسانیت میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کو چنا پھر انبیاء کرام علیہم السلام میں جناب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا انتخاب فرمایا اور محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء ﷺ ہیں اور آپ ﷺ پر تمام عظمتوں کی انتہاء ہے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان فروری ۲۰۱۴ء ص ۵۴،۵۵)

ختم نبوت کانفرنس شبقدر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مٹہ مغل خیل شبقدر چارسدہ کے زیراہتمام ''عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس'' بتاریخ ۱۷ر دسمبر بروز منگل بوقت دو بجے ظہر بمقام ''جامع مسجد صاحب حق صاحب'' منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت معروف روحانی شخصیت امام العارفین، آفتاب نقشبندیت مولانا قاری عبدالغفور صاحب دامت برکاتہم نے فرمائی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض تحصیل کے جنرل سیکرٹری اور کانفرنس کے منتظم عبدالمعبود حقانی نے انجام دیئے۔ کانفرنس کا باقاعدہ آغاز حافظ عبدالسلام عارف کی تلاوت سے ہوا۔ مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ قاطع قادیانیت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تھے۔ مولانا نے انتہائی مختصر وقت میں ترتیب وار دس باتیں ارشاد فرمائیں اور ''دریا کو کوزہ'' میں بند کر کے قادیانیت کا کامیاب آپریشن کیا۔ جن دوسرے علماء نے اس موقع پر بیانات کئے ان میں مولانا عابد کمال مبلغ پشاور ڈویژن، مولانا مفتی محمد قاسم ابن مولانا محمد امیر بجلی گھر، مولانا حزب اللہ جان امیر ضلع چارسدہ، مولانا ایاز احمد حقانی امیر تحصیل شبقدر، مولانا نجیب الاسلام ناظم ضلع چارسدہ شامل ہیں۔ یہ عظیم الشان کانفرنس مہمان خصوصی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کی جامع اور مؤثر دعاء سے اختتام پذیر ہوئی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان فروری ۲۰۱۴ء ص ۵۵)

مولانا محمد اکرم طوفانی کا دس روزہ دورہ کراچی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اکرم طوفانی ۱۳ تا ۲۲ر دسمبر ۲۰۱۳ء بروز جمعرات دس روزہ دورے پر کراچی پہنچے۔ آپ مجاہدین ختم نبوت کے کارواں کے پُرجوش اور باہمت قائد ہیں۔ آپ کے ولولہ انگیز بیانات شوق سے سنے جاتے ہیں، چنانچہ آپ کی کراچی آمد کے قیمتی موقع پر بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے مختلف علاقوں میں آپ کے بیانات کا نظم بنایا گیا، جس میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

<u>۱۳ر دسمبر بروز جمعہ:</u> بہادرآباد میں واقع قاری محمد انور صاحب کی جامع مسجد قرطبہ میں طوفانی صاحب نے جمعہ کے اجتماع سے خطاب کیا اور عقیدۂ ختم نبوت پر مفصل خطاب فرمایا۔

<u>۱۵ر دسمبر بروز اتوار:</u> دفتر ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ میں صبح ۱۱ بجے ایک اجتماع منعقد کیا گیا جس میں عوام الناس کے علاوہ کارکنانِ ختم نبوت کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ تلاوت کے بعد مولانا عبدالحیٔ مطمئن (مبلغ ضلع غربی) اور مولانا محمد حامد (شافعی مسجد شیر شاہ) نے مختصر خطاب کیا۔ بعد ازاں مولانا طوفانی صاحب نے سوا گھنٹہ پر مشتمل مفصل ومدلل خطاب کیا۔

ظہر کی نماز کے بعد کوئٹہ سے مولانا انوار الحق حقانی مدظلہ کی قیادت میں ۱۵۰ افراد کا وفد جو کہ کراچی کے تعلیمی اداروں کے مطالعاتی دورہ پر تھا، دفتر ختم نبوت بھی آیا۔

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ (امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی) نے بھی اس موقع پر بیان کیا، آپ نے کہا کہ قادیانی اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں، ان کے فریب سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ عوام، علماء کرام سے مستقل رابطے میں رہیں تاکہ اس فتنے سے اپنا ایمان محفوظ رکھ سکیں، بعدازاں مہمان حضرات میں ہفت روزہ ختم نبوت اور ردِ قادیانیت پر مشتمل لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

۱۶؍دسمبر بروز پیر: صبح کے وقت مولانا طوفانی صاحب، مولانا سیّد محمد طاہر صاحب (امام وخطیب جامع مسجد بنوری ٹاؤن) کے تعلیمی ادارے اسلامک انسٹیٹیوٹ تشریف لے گئے، جہاں طلباء سے خطاب کیا۔

۱۷؍دسمبر بروز منگل: آج صبح مولانا طوفانی صاحب، مولانا محمد حنیف عبدالمجید (مدرسہ بیت العلم) کے عصری تعلیمی ادارے البدر اسکول تشریف لے گئے اور ننھے نونہالوں سے خطاب کیا۔ عشاء کی نماز کے بعد جامع مسجد دکھنی (پاکستان چوک) میں ختم نبوت کانفرنس ہوئی۔ مولانا طوفانی صاحب نے خطاب کیا۔

۱۸؍دسمبر بروز بدھ: شام چار بجے مولانا طوفانی صاحب بلدیہ ٹاؤن میں مجلس کے مقامی ساتھی جناب سیّد محمد شاہ کے بھائی جناب سیّد نور محمد کے حج وعمرہ ٹریولنگ ایجنسی کے افتتاح کے لئے تشریف لے گئے، آپ کے ہمراہ مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ اور سیّد انوار الحسن شاہ اور محمد سلمان الیاس بھی تھے۔ عشاء کی نماز کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ فیڈرل بی ایریا کے زیر اہتمام جامع مسجد الاخوان دستگیر بلاک ۱۵ میں تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں مولانا طوفانی صاحب کا خصوصی بیان ہوا۔

۱۹؍دسمبر بروز جمعرات: صبح ۱۰ بجے مدرسہ سیف العلوم یوسفیہ پختون آباد (مولانا راحت گل شمشیر مدظلہ کے ادارہ) میں تقریب تقسیم انعامات بسلسلہ سہ ماہی امتحان منعقد ہوئی۔ مہمان کے طور پر راقم نے مختصر بیان کیا، اس کے بعد مولانا طوفانی صاحب نے بیان کیا۔ مغرب کی نماز کے بعد جامع مسجد المصطفیٰ پاکستان مارکیٹ اسٹیل ٹاؤن میں مولانا طوفانی صاحب کے بیان سے قبل مولانا قاضی احسان احمد نے بیان کیا۔

۲۰؍دسمبر بروز جمعہ: جامع مسجد شافعی شیر شاہ میں مولانا طوفانی صاحب نے جمعہ کے اجتماع سے خطاب کیا اور قادیانیت کی زہرناکی سے عوام کو آگاہ کیا۔ عصر کی نماز کے بعد بلدیہ ٹاؤن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذیلی دفتر ومسجد جامع مسجد عائشہ میں تربیتی نشست سے خطاب کیا۔

مغرب کے بعد جامع عائشہ صدیقہ (منظور کالونی) میں اہل محلّہ سے خطاب کیا اور تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے کی دعوت دی۔ عشاء کی نماز کے بعد مدرسہ تعلیم القرآن والسنۃ (منظور کالونی) میں علاقے کے علماء کرام سے خطاب کیا۔

۲۱؍دسمبر بروز ہفتہ: دوپہر ۱۲ بجے مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ العالی سے ملاقات کے لئے جامعہ دارالعلوم کراچی تشریف لے گئے اور ان کو سرگودھا میں قائم کردہ خاتم النّبیین میڈیکل ہارٹ سینٹر کے منصوبے سے آگاہ کیا۔ مغرب کی نماز کے بعد ظفر ٹاؤن لانڈھی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد مشہور نعت خواں حافظ محمد اشفاق نے نعت پیش کی۔ اس موقع پر مولانا طوفانی صاحب نے بیان کیا۔

۲۲؍دسمبر بروز اتوار: صبح مولانا طوفانی صاحب اپنا دورۂ کراچی مکمل کر کے ملتان روانہ ہو گئے۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸ تا ۱۵؍جنوری ۲۰۱۴ء ص ۱۸)

تحریک ختم نبوت

کے سلسلہ میں

۲۰۱۴ء

کے

حالات وواقعات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امریکا کا اشتعال انگیز اقدام اور وفاقی وزیر کا جرأت مندانہ جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

سب کو معلوم ہے کہ قادیانیت برطانیہ اور انگریز کا خودکاشتہ پودا ہے، جب تک برطانیہ کا طوطی بولتا رہا تو وہ اپنے اس خود کاشتہ پودے کو پانی دیتا رہا اور جب اس میں خاطر خواہ دم نہ رہا تو اس نے اپنے دوسرے تمام اختیارات کی طرح قادیانیت نوازی کا اختیار بھی امریکا بہادر کو سونپ دیا۔ اب امریکا پوری دنیا کا تھانیدار بنا ہوا ہے اور وہ ایک تھانیدار کی طرح اپنے زیراثر ممالک میں اپنا حکم اور فرمان جاری کرتا رہتا ہے۔

کچھ عرصہ پہلے ان کے سینیٹروں نے اپنے فورم پر یہ بات کہی کہ امریکا کو قادیانیوں کی مدد اور تعاون کرنا چاہئے، اب اس کے صدر نے ایک چار رکنی وفد پاکستان بھیجا ہے اور جس نے آتے ہی یہی مطالبہ کر دیا کہ: ’’پاکستان میں قادیانیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ نہیں ہو رہا جس پر امریکا کو تشویش ہے اور ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ان پر عائد قدغن ختم کی جائے۔‘‘ اس پر وفاقی وزیر مذہبی امور جناب سردار یوسف صاحب نے خودداری اور جرأت مندانہ دوٹوک جواب دیتے ہوئے کہا کہ ملک میں اقلیتی برادری کو مکمل تحفظ حاصل ہے اور حکومت اس ضمن میں ہر ممکن اقدامات کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں جب روزنامہ اسلام کی ٹیم نے اس امریکی وفد کے پاکستان آنے کے مقاصد اور قادیانیت نوازی پر مبنی ان کے مطالبہ کے بارہ میں مولانا اللہ وسایا صاحب سے اس بارہ میں انٹرویو لیا تو آپ نے فرمایا:

’’امریکا کی جانب سے قادیانیوں کی تبلیغی آزادی کے مطالبے کو مسترد کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا نے روزنامہ اسلام سے گفتگو میں کہا کہ یہ ہماری پارلیمنٹ کا فیصلہ ہے اور کسی ملک کی پارلیمنٹ کے فیصلے کو نظرانداز کر کے اس ملک میں مداخلت کرنا کسی طور ٹھیک نہیں ہے۔ امریکا کی کوشش رہی ہے کہ وہ پاکستان میں قادیانیوں کے حوالے سے بنے ہوئے قانون کو ختم کرائے، یہ قانون جمہوری جدوجہد کے نتیجہ میں بنا تھا۔ قادیانیوں کے متعلق جتنے بھی قوانین ہیں، رہتی دنیا تک کوئی مائی کا لال انہیں منسوخ نہیں کر سکتا۔ ان شاءاللہ! قادیانی، امریکا کی لابی ہیں اور امریکا ہر اس لابی کی سپورٹ کرتا ہے جو مسلمانوں اور اسلام کے مخالف ہو، قادیانی اسلام دشمنی اور مسلمان دشمنی میں صف اوّل میں ہیں، اس لئے امریکا ان کو تھپکی دیتا ہے اور ان کو مکمل تعاون فراہم کرتا ہے۔ امریکا کا یہ کہنا کہ پاکستان میں اقلیتیں محفوظ نہیں ہیں، سراسر غلط ہے۔ پاکستان میں قادیانیوں کی عبادت گاہیں محفوظ ہیں، پاکستان میں قادیانیوں کے بڑے بڑے کاروبار ہیں، یہ لوگ پاکستان میں گورنمنٹ کے محکموں کے اندر بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہیں۔ یہ مطالبہ پاکستان کے حالات کو خراب کرنے کی کوشش اور بہانا ہے۔ پاکستان میں ہندو، عیسائی، سکھ اور دوسرے کئی مذاہب کے لوگ بستے ہیں، سب محفوظ ہیں۔ بھارت میں عیسائیوں کو قتل کیا گیا، ان کی عبادت گاہوں کو جلایا گیا، مسلمانوں کا بھارت میں قتل عام جاری ہے۔ امریکا اس ظلم کے خلاف آواز کیوں بلند نہیں کرتا۔ صرف پاکستان میں قادیانیوں کی بات ہی کیوں کرتا ہے، ہماری حکومت امریکا کے الزامات کو مسترد کر چکی ہے۔ امریکا کا ایسا مطالبہ کرنا پاکستان کے اندرونی معاملات میں کھلی مداخلت ہے۔ ہماری پارلیمنٹ کے فیصلے کو نظرانداز کرنا کسی بھی طرح درست نہیں ہے۔ حالانکہ قادیانی خود پاکستان کے قانون کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ انہوں نے خود کو مسلمانوں سے علیحدہ کیا، یہ مسلمانوں کا جنازہ نہیں

پڑھتے۔ انہوں نے پاکستان کے بانی قائداعظم محمد علی جناح کا جنازہ نہیں پڑھا، جب ان کا سب کچھ مسلمانوں سے علیحدہ ہے، تو اب ان کا مسلمانوں سے کیا تعلق رہا، قادیانی قادیانیت کو قادیانیت کے نام پر پیش کریں، اسلام کے نام پر پیش نہ کریں، اس سے اسلام کا تشخص برباد ہوتا ہے، اگر کوئی آدمی اسلام کے نام پر یہودیت کو پھیلائے گا اور عیسائیت کو پھیلائے گا تو اس سے اسلام کا تشخص برباد ہوگا، مسلمان اس کو کسی صورت میں قبول نہیں کریں گے۔'' (روزنامہ اسلام کراچی، ۶رمئی ۲۰۱۴ء)

اس پر روزنامہ اسلام نے جو اداریہ تحریر کیا وہ ہمارے دل کی آواز ہے۔ قارئین ہفت روزہ ختم نبوت کی خدمت میں اسے من وعن یہاں نقل کیا جاتا ہے:

''اطلاعات کے مطابق چند روز پیشتر امریکی صدر بارک اوباما کے خصوصی ایلچی اور اسلامی ممالک کی تنظیم او آئی سی کے لئے ان کے مقرر کردہ نمائندے ارشاد حسین نے ۴رکنی وفد کے ہمراہ وفاقی وزیر مذہبی امور سردار یوسف سے ملاقات کی جس کا واضح مقصد قادیانیوں کو پاکستان میں مذہبی آزادی دلانے کے لئے دباؤ ڈالنا تھا۔ اس موقع پر امریکی نمائندے نے وفاقی وزیر سے کہا کہ اقلیتی برادری خصوصاً قادیانیوں کے ساتھ پاکستان میں اچھا برتاؤ نہیں ہو رہا جس پر امریکا کو تشویش ہے اور ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ان پر عائد قدغن ختم کی جائے، جس پر وفاقی وزیر مذہبی امور نے دوٹوک جواب دیتے ہوئے کہا کہ ملک میں اقلیتی برادری کو مکمل تحفظ حاصل ہے اور حکومت اس ضمن میں ہر ممکن اقدامات کر رہی ہے۔

پاکستان ایک آزاد اور خودمختار ریاست ہے، جسے اپنے اندرونی معاملات کے بارے میں کسی بیرونی دباؤ اور ہدایات کی قطعاً حاجت نہیں تاہم بدقسمتی سے ملکی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ ہمارے ارباب اقتدار کی جانب سے عالمی قوتوں کے سامنے اختیار کیا جانے والا غیر معمولی لچکدار روّیہ اور فدویانہ انداز ہی غیروں کو ملک کی اندرونی اور بیرونی پالیسیوں پر اثر انداز ہونے کا بھرپور موقع فراہم کرتا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی استعماری طاقتیں جن کا سرخیل اس وقت امریکا بنا ہوا ہے، ہمارے ذاتی مسائل و معاملات میں کھلی مداخلت کر رہی ہیں اور اس دخل اندازی کی تازہ مثال مذکورہ خبر کے آئینے میں بخوبی ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ قادیانیوں کو وطن عزیز میں تبلیغی سرگرمیوں کی اجازت دینے کے لئے امریکی دباؤ بلاشبہ قابل مذمت ہے کیونکہ قادیانی مذہب نبی آخرالزماں، تاجدارِ ختم نبوت جناب محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ کی ختم نبوت کا کھلم کھلا منکر ہے اور اسی بنا پر عالم اسلام متفقہ طور پر قادیانی مذہب کو دائرہ اسلام سے خارج جانتا اور سمجھتا ہے، چنانچہ اس تناظر میں دیکھا جائے تو ایک مسلمان ریاست میں کسی بھی غیر مسلم اقلیت کو عموماً اور قادیانیت کو خصوصاً مذہبی آزادی دلوانے کی امریکا کی شعوری کوشش نہ صرف اشتعال انگیز اقدام ہے بلکہ امریکی صدر کے خصوصی ایلچی کے بلاجواز مطالبے سے اسلامی دنیا کے مذہبی جذبات واحساسات بُری طرح مجروح ہوئے ہیں۔ امر واقع یہ ہے کہ قادیانیت نے اپنے باطل مذہب اور بے بنیاد عقائد کی ترویج و اشاعت کے لئے اسلام کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے اور اسلامی شعائر واصطلاحات کی آڑ لے کر اس کے مبلغین سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی مذموم سعی عمل میں لاتے ہیں۔ قادیانیوں کے اس پُرفریب اندازِ تبلیغ کو جعل سازی کے علاوہ اور کوئی نام نہیں دیا جاسکتا۔ سوال یہ ہے کہ جب خود مغربی معاشرے میں جعل سازی قابل مواخذہ جرم ہے تو مشرق میں اس عام فہم اصول اور ضابطے کو کیوں نظرانداز کیا جارہا ہے؟ امریکی حکام کو معلوم ہونا چاہئے کہ پاکستان میں تمام غیر مسلم اقلیتوں کو مذہبی اور سماجی حقوق حاصل ہیں اور ان پر کسی قسم کی کوئی پابندی عائد نہیں لیکن کسی بھی ملک میں کسی مذہبی اقلیت کی جانب سے اکثریت کی شناخت چرانے کو انسانی اور مذہبی حق قرار دینا محل نظر ہے۔ وفاقی وزیر مذہبی امور سردار یوسف کا کہنا بجا ہے کہ ملک میں قادیانیت سمیت تمام اقلیتی مذاہب کے لئے قانون وضع ہے جس کے مطابق سب کے

ساتھ یکساں سلوک کیا جاتا ہے جب کہ پاکستان میں اقلیتی برادری کے عدم تحفظ کے حوالے سے محض پروپیگنڈا کیا جارہا ہے جس پر مزید کوئی وضاحت نہیں دی جاسکتی۔

تصویر کے دوسرے رخ پر نظر ڈالی جائے تو یہ بھی ناقابل تردید حقیقت ہے کہ قادیانیت کی داغ بیل برصغیر پر قابض برطانوی استعمار نے ڈالی تھی جس کا نمایاں ہدف جنوبی ایشیا میں استعمار مخالف نظریات وافکار کا قلع قمع اور مقامی حریت پسند اور باحمیت مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد کی بیخ کنی کرنا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تاریخ اپنے آپ کو ایک مرتبہ پھر دُہرانے جارہی ہے، فرق محض یہ ہے کہ برطانیہ کی جگہ امریکا نے لے لی ہے۔ مقام تعجب ہے کہ امریکی قیادت ایک جانب عالم اسلام کے ساتھ تعلقات میں بہتری کی دعویدار ہے تو دوسری طرف وہ ایسے غیر مسلم اقلیتی گروہ کو مکمل پشت پناہی فراہم کر کے اسلامی معاشرے میں اثر ونفوذ کی بھی خواہشمند ہے، جس کا دور دور تک اسلام سے کوئی واسطہ اور تعلق نہیں ہے۔ امریکا کا یہ دُہرا رویّہ اس کے دعوؤں کی تردید وتکذیب کرتا ہے جس کے نتیجے میں دنیا کے سامنے یہ امر از خود واضح ہورہا ہے کہ صہیونی طاقتیں عسکری میدان میں شکست و ہزیمت کا داغ اٹھانے کے بعد فکری میدان میں مسلم امہ کو مغلوب کرنے کی انتہا پسندانہ سوچ میں مبتلا ہیں اور اس مذموم مقصد کے لئے زیر زمین تیاریاں مکمل ہیں جب کہ برسر زمین کوششوں کو عملی جامہ پہنانے کی رفتار تیز کردی گئی ہے، لیکن یاد رہے کہ ماضی میں اس نوعیت کی تمام کوششیں ناکامی سے دوچار ہوئیں اور اب بھی ہوں گی۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ عالم اسلام متحدہ ومتفق ہوکر سامراجی منصوبوں اور عزائم کے آگے بند باندھنے کے مشترکہ نکتے پر مجتمع ہوجائے کیونکہ یہی وقت کی پکار ہے۔'' (اداریہ روزنامہ اسلام کراچی، ۷رمئی ۲۰۱۴ء)

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے تمام حکمرانوں کو وفاقی مذہبی امور جناب سردار محمد یوسف صاحب کی طرح جرأت رندانہ نصیب فرمائے اور وہ دین دشمنوں کو اسی انداز میں جواب دیں، جس کے وہ مستحق ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے ملک پاکستان کی حفاظت فرمائے، اسے ترقیات سے نوازے اور دین دشمنوں وملک دشمنوں سے ہمیشہ ہمیشہ اس کی حفاظت فرمائے۔ آمین!

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۲۳ تا ۳۱رمئی ۲۰۱۴ء ص۴ تا ۶)

پنجاب یونیورسٹی میں قادیانی ڈائریکٹر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی، نائب امراء مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا خواجہ عزیز احمد، مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے پنجاب یونیورسٹی کے انسٹیٹیوٹ آف بائیوکیمسٹری اینڈ ٹیکنالوجی میں ڈاکٹر امۃ الجمیل کی بطور ڈائریکٹر تقرری کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ قادیانی خاتون کو بطور ڈائریکٹر ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ اس قادیانیت نواز اقدام سے یونیورسٹی کے طلباء اور مسلمانوں کے اندر شدید بے چینی اور اضطراب کی لہر دوڑ گئی ہے۔ علماء کرام نے کہا کہ اگر قادیانی خاتون کو ڈائریکٹر بنانے کا فیصلہ واپس نہ لیا گیا تو تمام دینی اور مذہبی تنظیمیں اس اقدام کے خلاف ملک بھر میں تحریک چلائیں گی۔ ہم وزیراعلیٰ پنجاب، صوبائی وزیر تعلیم، ہائر ایجوکیشن کمیشن، وائس چانسلر اور سینڈیکیٹ کمیٹی سے مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانی خاتون کی بطور ڈائریکٹر تقرری کو منسوخ کیا جائے بصورت دیگر اس کے خلاف ملک بھر میں احتجاج کا سلسلہ شروع کیا جائے گا۔ حکومت قادیانیت نوازی ترک کردے۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۲۹رمئی ۲۰۱۴ء، ہفت روزہ ختم نبوت کراچی مؤرخہ ۱۶ تا ۲۲رجون ۲۰۱۴ء ص۲۵)

گوجرانوالہ فسادات قادیانیوں کو قانون کا پابند بنایا جائے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ وسلام علیٰ عبادہٖ الذین اصطفیٰ

قرآن کریم، سنت نبویہ کی نصوص اور امت مسلمہ کے اجماع کی رو سے اسلام، اللہ تبارک وتعالیٰ کا پسندیدہ اور آخری دین ہے۔ قرآن کریم اللہ تبارک وتعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ حضور اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور امت مسلمہ، امت محمدیہ اور الہامی کتابوں پر ایمان رکھنے والی آخری امت ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی توحید کو ماننا، حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت پر یقین کرنا، تمام فرشتوں، تمام الہامی کتابوں، تمام رسولوں پر ایمان لانا، آخرت پر یقین رکھنا، تقدیر کو ماننا کہ سب کچھ خیر ہو یا شر اللہ تعالیٰ ہی کی جانب سے مقدر ہوتا ہے اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے پر یقین کرنا ایمان کہلاتا ہے اور یہ ایمان آدمی کی اپنی جان، مال، اولاد، عزیز واقارب، رشتہ دار اور دوست احباب سے زیادہ قیمتی اور ضروری ہے۔ اسی طرح تمام ضروریات دین کو ماننا یعنی وہ چیزیں جن کا ثبوت اور دین اسلام کا جزو ہونا یقینی اور قطعی ہے، ان کو ماننا بھی ضروری ہے۔ جیسے اثبات علم الٰہی، قدرت محیط، ارادۂ کاملہ، صفتِ کلام، قرآن کریم، قدم قرآن، قدم صفات باری، حدوثِ عالم، حشر اجساد، عذابِ قبر، جزا وسزا، رؤیت باری قیامت میں، شفاعت کبریٰ، حوضِ کوثر، وجودِ ملائکہ، وجودِ کراماً کاتبین، ختم نبوت، نبوت کا وہبی ہونا، مہاجرین وانصار کی اہانت کا عدم جواز، اہل بیت رضی اللہ عنہم کی محبت، خلافتِ شیخین رضی اللہ عنہم، پانچ نمازیں، فرض رکعات کی تعداد، تعداد سجدات، رمضان کے روزے، زکوٰۃ، مقادیر زکوٰۃ، حج، وقوفِ عرفات، تعداد طواف، جہاد، نماز میں استقبال کعبہ، جمعہ، جماعت، اذان، عیدین، جواز مسح خفین، عدم جواز سب رسول، عدم جواز سب شیخین رضی اللہ عنہم، انکارِ جسم، انکار حلول اللہ، عدم استحلال محرمات، رجم زانی، حرمت لبس حریر (ریشم پہننا)، جوازِ بیع، غسل جنابت، تحریم نکاح بنات، تحریم نکاح امہات، تحریم نکاح ذوی المحارم، حرمتِ خمر، حرمت قمار، جیسی چیزیں ضروریات دین میں داخل ہیں اور ان میں سے کسی ایک کے انکار یا تاویل سے کفر لازم آتا ہے، آدمی دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

اسی ایمان اور عقیدے کی بنیاد پر مسلم اور کافر میں امتیاز کیا جاتا ہے، قوموں میں اسی عقیدے اور نظریئے کے تحفظ کی بنا پر جنگیں اور لڑائیاں ہوتی ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کی مدنی زندگی میں غزوۂ بدر، احد، احزاب، خیبر، فتح مکہ، حنین وتبوک یہ تمام غزوات نظریئے اور عقیدے کی بنا پر وقوع پذیر ہوئے تھے۔ ایک مسلمان کے لئے جس طرح ان تمام ضروریات دین پر ایمان لانا فرض قطعی اور ضروری ہے، اسی طرح ان کی حفاظت کرنا بھی فرض قطعی اور ضروری ہے۔

یہی وجہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے وصال کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجماع سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت اور حضرت خالد بن ولید کی امارت میں مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کیا گیا، جس میں بارہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین عظام نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ مسیلمہ کذاب نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج حتیٰ کہ اذان میں اشہدان محمد رسول اللہ بھی کہلواتا تھا لیکن اس کے باوجود اس کے خلاف جہاد کیا گیا، کیونکہ وہ ضروریات دین میں سے صرف ایک ضروری چیز ختم نبوت کا منکر تھا۔ حضور اکرم ﷺ کو آخری نبی اور رسول نہیں مانتا تھا۔ اس نے اپنے نبی ہونے کا اعلان کیا تھا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ضروریات دین کی حفاظت کے پیش نظر اس کا مقابلہ کیا اور دین کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دیا۔

بدقسمتی سے متحدہ ہندوستان میں انگریز نے جہاں اور چیزوں میں مسلمانوں کا استحصال کیا، وہاں مسلمانوں کے ایمان وعقیدے کو خراب کرنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کو کھڑا کیا اور اس نے مسلمانوں کو مرتد کرنا شروع کردیا اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ ایک جتھا اور گروہ وجود میں آ گیا اور اس نے قرار دیا کہ مدارِنجات حضور اکرم ﷺ کی ذات نہیں بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

طرفہ تماشا یہ ہے کہ ہر قادیانی اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے، حالانکہ وہ حضور اکرم ﷺ کو آخری نبی نہیں بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کو آخری نبی مانتا ہے اور حضور اکرم ﷺ کو آخری نبی اور رسول ماننے والے مسلمانوں کو ہر قادیانی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہے اور یہ ایسا ہی ہے جیسے ایک آدمی کے دس بیٹے ہوں اور سب جانتے ہوں کہ یہ فلاں کے بیٹے ہیں اور ایک نامعلوم النسب آدمی کھڑا ہوجائے اور یہ کہنا شروع کردے کہ یہ دس بیٹے اس کے نہیں، میں اس کا بیٹا ہوں۔ دنیا کی ہر عدالت اس کو جھوٹا اور دھوکا باز کہے گی، اسی طرح ہر قادیانی جھوٹا اور دھوکا باز ہے۔

قادیانیوں کے نزدیک نہ قرآن کریم کی کوئی اہمیت ہے، نہ نبی آخرالزمان کی کوئی حیثیت ہے، نہ بیت اللہ کی تعظیم ہے، نہ انبیاء کرام علیہم السلام کی کوئی عزت وحرمت ہے، بلکہ ہر بے دینی کی بات ان سے پھوٹتی ہے اور ہر بے دین کے پیچھے ان کی پشت پناہی ہوتی ہے اور ان کے پیچھے مغرب اور آج کل امریکا جیسا مسلمان دشمن ملک کھل کر قادیانیوں کی پشت پناہی کررہا ہے، کبھی وہ اپنی پارلیمنٹ میں قادیانیوں کی پشت پناہی کے بیانات دیتا ہے اور کبھی وفود اور خطوط لکھ کر مسلم ممالک خصوصاً پاکستان کے حکمرانوں کو متنبہ کرتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ قادیانیوں کے بارہ میں عائد قانونی پابندیوں کو ختم کیا جائے۔

قادیانیوں نے مظلوم بننے، پاکستان کو بدنام کرنے اور مغربی ممالک میں سیاسی پناہ حاصل کرنے کے لئے یہ ایک طریقہ اختیار کررکھا ہے کہ جھوٹا افسانہ کھڑا کیا جاتا ہے یا مسلمانوں کو مشتعل کرنے کے لئے کبھی قرآن کریم کی بے حرمتی کی جاتی ہے، کبھی حضور اکرم ﷺ کی توہین کا ارتکاب عیسائیوں وغیرہ سے کرایا جاتا ہے اور کبھی بیت اللہ کی توہین کی جاتی ہے، اس کے بعد مسلمانوں کا اشتعال میں آنا یقینی اور بدیہی بات ہے، اس کے بعد فسادات ہوتے ہیں تو قادیانی اپنے آقاؤں کو دہائی دیتے ہیں کہ ہمارے ساتھ ظلم ہورہا ہے اور ہمیں اپنے ملک میں سیاسی پناہ دی جائے۔ دیکھنے کی بات یہ ہے کہ ایسا واقعہ پیش ہی کیوں آیا؟ اس کے اسباب اور وجوہات کیا ہیں؟ آج کل ایسے واقعات اور فسادات میں اس کو کیوں نہیں دیکھا جاتا، جس سے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوجائے۔

گوجرانوالہ فسادات میں یہی کچھ ہوا۔ عاقب نامی قادیانی نے صدام حسین مسلمان نوجوان کو فیس بک پر ایک خاکہ بھجوایا، جس میں بیت اللہ کی توہین اس طرح کی گئی کہ ایک بدصورت ننگی عورت کو خانہ کعبہ کی چھت پر (نعوذ باللہ) گندگی کرتے ہوئے دکھایا گیا۔ صدام حسین نے یہ خاکہ دیکھ کر اپنے مسلمان دوستوں کو اس کا بتایا تو وہ اسے سمجھانے کے لئے ایک سابق قادیانی ڈاکٹر کے پاس گئے کہ عاقب نامی قادیانی کو سمجھائیں وہ ایسا نہ کرے۔ وہیں عاقب چند قادیانیوں کے ساتھ آ گیا، خاصی بحث وتکرار ہوئی، اتنے میں قادیانی گھروں سے اینٹوں اور پتھروں کی بارش شروع ہوگئی اور دیکھتے ہی دیکھتے قادیانیوں کی طرف سے فائرنگ کا سلسلہ شروع ہوگیا اور ایک بچے کی ٹانگ پر گولی لگی، اسے ہسپتال لے جایا گیا، ادھر پولیس نے روایتی سستی کا مظاہرہ کیا، جس سے یہ وقوعہ رونما ہوگیا۔ اب اس واقعہ کی بنا پر مسلمانوں کو پریشان کیا جارہا ہے اور ان کی گرفتاریوں کے لئے ان کے گھروں پر چھاپے مارے جارہے ہیں۔

ہمارا مطالبہ ہے کہ اس واقعہ کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائے، جو آدمی اس واقعہ کا سبب بنا، اسے گرفتار کیا جائے۔ اس کے ملک سے باہر جانے پر پابندی عائد کی جائے۔ ہماری حکومت کو یہ بھی سوچنا چاہئے کہ اٹلی کا وزیراعظم برملا اعلان کررہا ہے کہ جو اسلام چھوڑ کر

آئے گا، ہم اسے اپنے ملک کی نیشنلٹی دیں گے اور ایسوں کو پناہ دینے کے لئے ہمارا ملک حاضر ہے۔ مرتدہ عورت کا وہ استقبال کرتا ہے، ان کا پوپ اس مرتدہ کو ملاقات کا شرف بخشتا ہے، صدر اوباما اس کو مبارک باد دیتا ہے اور پورا امریکا ایسوں کے لئے دعائیں کرتا ہے تو ہمارے مسلمان حکمرانوں کی اسلامی غیرت کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ مسلمانوں کے ایمان وعقیدے کی حفاظت اور شعائر اسلام کی عزت وحرمت کی پامالی کو نہیں روک سکتے؟ کیا وجہ ہے کہ ان کا ایمان وعقیدہ کمزور ہے یا مغرب کا بے جا خوف انہیں ایسا کرنے سے روکتا ہے؟ اے مسلم حکمرانو! اگر تم اللہ تعالیٰ اس کے رسول، دین اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت نہیں کروگے تو اللہ تعالیٰ کے عتاب وغضب سے نہیں بچ سکوگے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے دین کی حفاظت کرنا آتا ہے اور وہ ضرور کرے گا۔ لیکن تمہارے ہاتھ میں دنیا وآخرت کی رسوائی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

فاعتبروا یا اولی الابصار!　　(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶ تا ۲۲ راگست ۲۰۱۴ء ص۴،۵)

گوجرانوالہ واقعے کے اصل محرکات

ذیل میں مولانا زاہد الراشدی کا روزنامہ اسلام میں شائع ہونے والا ایک کالم پڑھا جائے:

’’گوجرانوالہ شہر کے حیدری روڈ پر رمضان المبارک کی ۲۹ رویں شب کو رونما ہونے والے واقعے کے بارے میں ملک کے مختلف حصوں سے احباب تفصیلات دریافت کر رہے ہیں اور ملکی وبین الاقوامی پریس میں طرح طرح کی خبریں سامنے آرہی ہیں، اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کے ذمہ دار حضرات کی طرف سے ملنے والی اطلاعات کی روشنی میں میسر معلومات سے قارئین کو آگاہ کردیا جائے۔

حیدری روڈ پر قادیانیوں کے پندرہ بیس خاندان ایک عرصہ سے قیام پذیر ہیں اور اپنی سرگرمیوں میں مصروف رہتے ہیں۔ ۱۹۹۲ء میں اسی محلے میں ایک واقعہ پیش آیا کہ قادیانیوں نے اپنے مرکز میں ڈش لگا کر احمدیہ ٹی وی کی نشریات کے ذریعے اردگرد کے نوجوانوں کو ورغلانے کا سلسلہ شروع کیا تو علاقے کے مسلمانوں نے اس پر احتجاج کیا۔ شہر میں غیرمسلم اقلیتیں ہمیشہ اپنی سرگرمیاں جاری رکھتی ہیں اور اگر حدود سے تجاوز کی بات نہ ہو تو انہیں برداشت کیا جاتا ہے۔ اس برداشت اور رواداری میں گوجرانوالہ شہر بہت سے دوسرے شہروں سے بہتر روایات رکھتا ہے، مگر قادیانیوں کا مسئلہ مختلف ہے، اس لئے کہ وہ اپنی دعوت اور سرگرمیاں اسلام کے نام پر کرتے ہیں۔ حالانکہ پوری امت مسلمہ انہیں دائرہ اسلام سے خارج سمجھتی ہے اور پاکستان کے دستور میں بھی انہیں غیرمسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے لیکن وہ اس فیصلے اور دستور پاکستان کو مسترد کرتے ہوئے اسلام کے نام پر اپنے مذہب کی تبلیغ ودعوت پر بضد رہتے ہیں، جس پر پاکستانی قوم کے ساتھ ساتھ دستور وقانون کو بھی اعتراض ہوتا ہے۔ اس لئے ان کی سرگرمیاں قابل قبول نہیں ہوتیں اور وہ جہاں بھی ایسا کرتے ہیں اردگرد کے مسلمانوں کے لئے ناقابل برداشت ہوجاتا ہے۔

۱۹۹۲ء کے اس واقعے پر علاقے کے مسلمان مشتعل ہوئے تو قانون حرکت میں آیا اور قادیانیوں کی ان سرگرمیوں کو روک دیا گیا، جس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہوں نے بین الاقوامی حلقوں سے رابطہ قائم کیا اور کم وبیش ستائیس افراد اس بہانے کینیڈا کا ویزا حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے اور وہ وہیں آباد ہیں۔ اس کے بعد دو عشروں سے زیادہ عرصہ خاموشی کے ساتھ گزر گیا اور ایک محلے میں رہنے کے باوجود مسلمانوں اور قادیانیوں میں کشیدگی کا کوئی خاص واقعہ پیش نہیں آیا۔

رمضان المبارک کی انتیسویں شب کو عاقب نامی ایک قادیانی نوجوان نے صدام حسین نامی مسلمان لڑکے کو فیس بک پر ایک خاکہ بھجوایا، جس میں بیت اللہ شریف کی توہین کی گئی ہے۔ یہ تصویر موبائل ریکارڈ پر موجود ہے اور اس کا پرنٹ بھی بعض دوستوں نے سنبھال رکھا

ہے دیکھنے والوں کا کہنا ہے کہ اس میں ایک بدصورت ننگی عورت کو خانہ کعبہ کی چھت پر (نعوذ باللہ) گندگی کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ ایک محفل میں وہ خاکہ اور تصویر بعض دوستوں نے مجھے دکھانا چاہی تو میں نے یہ کہہ کر معذرت کردی کہ میں اس معاملے میں بہت کمزور واقع ہوا ہوں۔ یہ توہین آمیز خاکہ جس کیفیت میں بتایا جارہا ہے، میں اسے نہیں دیکھ سکوں گا۔ صدام حسین نے یہ خاکہ دیکھ کر اپنے دو چار دوستوں سے بات کی اور وہ مل کر ڈاکٹر سہیل صاحب کی دکان پر گئے جو پہلے قادیانی تھے اب مسلمان ہیں۔ ان لڑکوں نے ان سے کہا کہ وہ عاقب کو سمجھائیں کہ وہ ایسی حرکتیں نہ کرے یہ ناقابل برداشت ہیں۔ وہیں عاقب بھی اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ آ گیا اور ان کے درمیان خاصی تو تکار ہوئی جو بڑھتے بڑھتے اس نوبت تک پہنچ گئی کہ قریب کے قادیانی مکانات کی چھتوں سے اینٹیں اور پتھر برسنا شروع ہوئے۔ عاقب نے صدام اور اس کے ساتھیوں سے کہا کہ جاؤ تم سے جو ہوسکتا ہے کرلو مجھے کوئی پروا نہیں ہے اس کے ساتھ ہی قادیانی لڑکوں میں سے کسی نے فائرنگ بھی کردی، جس سے قریب کی ایک مسجد کے امام مولانا حاکم خان کا تیرہ سالہ لڑکا زخمی ہوگیا، جس کی ٹانگ پر گولی لگی تھی۔ علاقے کے سابق کونسلر مقبول احمد کہتے ہیں کہ وہ اس لڑکے کو خود اٹھا کر سول ہسپتال لے گئے۔ اس دوران فائرنگ اور باہمی تصادم کی خبر اردگرد کے محلوں میں پھیل گئی اور لوگ جمع ہونا شروع ہوگئے۔ محلے کے پندرہ بیس حضرات یہ دیکھ کر تھانہ پیپلز کالونی گئے اور انچارج تھانہ سے بات کی کہ حالات زیادہ خراب ہونے کا خدشہ ہے، اس لئے وہ مداخلت کریں اور وہاں پہنچیں۔ ایس ایچ او اور ڈی ایس پی دونوں سے ان کی بات ہوئی مگر ان دونوں کو واقعے میں دلچسپی لینے پر قائل کرنے میں انہیں ڈیڑھ دو گھنٹے لگ گئے۔

یہ وہ وقت تھا جب لوگ تراویح کی نماز سے فارغ ہوکر مساجد سے نکل رہے تھے اس لئے اردگرد محلوں کی بیسیوں مساجد کے نمازی وہاں جمع ہوئے اور ہزاروں افراد کا اجتماع ہوگیا، محلے کے پندرہ بیس سرکردہ حضرات اس وقت تھانے میں پولیس افسران کو قائل کرنے میں مصروف تھے، سابقہ کونسلر مقبول احمد زخمی بچے کو لے کر ہسپتال گئے ہوئے تھے، ہجوم مشتعل تھا اور کنٹرول کرنے والا کوئی نہیں تھا، اس لئے مشتعل اور بے قابو ہجوم نے قادیانیوں کے گھروں کا رخ کیا اور انہیں آگ لگانا شروع کردی۔ اس دوران ضلعی امن کمیٹی کے ارکان قاری محمد سلیم زاہد، مولانا مشتاق چیمہ اور بابر رضوان باجوہ بھی وہاں پہنچ گئے اور صورتحال کو کنٹرول کرنے کی کوشش میں مصروف ہوگئے، ان کا کہنا ہے کہ وہ جب پہنچے تو مکانوں کو آگ لگی ہوئی تھی، پولیس ایک طرف کھڑی تھی فائر بریگیڈ کی گاڑیاں ہجوم نے روکی ہوئی تھیں جب کہ پولیس کے جوان ہجوم کو کارروائیوں سے روکنے اور فائر بریگیڈ کی گاڑیوں کو راستہ دلوانے میں کوئی کردار ادا نہیں کررہے تھے، اس کے بعد جب ڈی سی او، سی پی او اور پھر کمشنر صاحب وہاں پہنچے تو انہوں نے کارروائیوں کو رکوانے میں پولیس اور محلے داروں کی مدد سے مؤثر کردار ادا کیا اور فائر بریگیڈ کی گاڑیاں آگ بجھانے کے لئے وہاں پہنچ پائیں۔ محلے داروں کا کہنا ہے کہ آتش زنی اور لوٹ مار کے افسوسناک واقعات ہوئے ہیں لیکن محلے داروں نے اس میں کوئی حصہ نہیں لیا، باہر سے آنے والے نامعلوم حضرات نے ایسا کیا ہے، بلکہ ایک مکان میں پھنسے ہوئے آٹھ دس قادیانی افراد کو محلے داروں نے ہی وہاں سے نکالا ہے اور اس کوشش میں ایک مسلمان خود بھی جھلس گیا ہے۔

اس دوران آتش زنی سے قادیانی گھرانے کی ایک خاتون اور دو بچیاں جاں بحق ہوئیں۔ رات دو بجے کے لگ بھگ اس صورت حال کو کنٹرول کیا جاسکا اور لوگ اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔ دونوں طرف سے مقدمات تھانے میں درج ہوچکے ہیں اور عید کی چھٹیاں گزارنے کے بعد اس سلسلہ میں سرگرمیوں کا آغاز ہوگیا ہے۔

محلّہ کے ذمہ دار حضرات اور امن کمیٹی کے ارکان کا کہنا ہے کہ خانہ کعبہ کی توہین ناقابل برداشت ہے، اس پر عوام کا مشتعل ہونا فطری بات تھی مگر اسے بروقت کنٹرول کرنے میں اگر تھانہ پیپلز کالونی محلّہ کے ذمہ دار حضرات سے تعاون کرتا اور ڈیڑھ دو گھنٹے کا وقت

وہاں ضائع نہ ہو جاتا تو آتش زنی اور لوٹ مار کے افسوسناک بلکہ شرمناک واقعے کی نوبت شاید نہ آتی۔ یہ حضرات خانہ کعبہ کی توہین کے ساتھ ساتھ آتش زنی کے واقعات پر بھی رنجیدہ خاطر ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ غیر جانبدارانہ تحقیقات کے ذریعے اس کے ذمہ داروں کا تعین ہونا چاہئے اور خانہ پُری کے لئے غیر متعلقہ لوگوں کو خواہ مخواہ ملوث کر دینے کی روایت کا اعادہ نہیں ہونا چاہئے۔

اس سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی دعوت پر جمعرات کو شہر کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام کا ایک مشترکہ اجلاس دفتر ختم نبوت میں ہوا۔ اجلاس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے جاری کی جانے والی پریس ریلیز درج ذیل ہے:

گوجرانوالہ میں حیدری روڈ پر قادیانیوں کی طرف سے بیت اللہ شریف کی بے حرمتی اور اس کے بعد کے واقعات پر آل پارٹیز اجلاس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے ہیڈ آفس میں امیر ضلع مولانا محمد اشرف مجددی کی صدارت میں ہوا، جس میں قادیانیوں کی شرپسندی اور مسلمانوں پر درج شدہ مقدمات کے حوالے سے ختم نبوت رابطہ کمیٹی تشکیل دی گئی۔ کمیٹی کے سرپرست شیخ الحدیث مولانا زاہدالراشدی، شیخ الحدیث مولانا محمد امین محمدی، خطیب پاکستان مولانا ابوطاہر عبدالعزیز چشتی کو بنایا گیا۔ مولانا صاحبزادہ محمد رفیق مجددی کو رابطہ کمیٹی کا کنونیئر، سید احمد حسین زید کو رابطہ کمیٹی کا سیکرٹری اور رانا محمد کفیل خان کو ڈپٹی سیکرٹری بنایا گیا، جب کہ مولانا قاری محمد سلیم زاہد، علامہ محمد ایوب صفدر، مولانا محمد مشتاق چیمہ، بلال قدرت بٹ، چوہدری بابر رضوان باجوہ، مولانا محمد اشرف مجددی، سیّد غلام کبریا فاروقی، مولانا ابویاسر اظہر حسین فاروقی اور سیّد مظاہر علی بخاری کو رابطہ کمیٹی کا رکن بنایا گیا۔ متفقہ فیصلہ ہوا کہ بیت اللہ شریف کی بے حرمتی اور سانحہ حیدری روڈ پر کل جمعۃ المبارک کو یوم احتجاج منایا جائے گا اور مساجد میں قراردادیں منظور کی جائیں گی۔ ایک قرارداد کے ذریعے عاقب مرزائی اور اس کی فیملی کا نام ایگزٹ کنٹرول لسٹ میں رکھنے، واقعے کی غیر جانبدارانہ انکوائری کرانے اور تفتیشی ٹیم میں امن کمیٹی کے ارکان کو شامل کرنے کا مطالبہ کیا گیا اور بے گناہ مسلمانوں کے نام شامل کرنے کی مذمت کرتے ہوئے قادیانی ایف آئی آر کو بے بنیاد قرار دیا گیا۔“ (روزنامہ اسلام کراچی، ۲۰/اگست ۲۰۱۴ء، ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶تا۲۲/اگست ۲۰۱۴ء ص۶،۷)

امریکہ کی قادیانیوں کی ناروا پشت پناہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

راقم الحروف گزشتہ ڈیڑھ ماہ حج بیت اللہ کی غرض سے حرمین شریفین کی مقدس زمین ومعطر فضاؤں میں رہا۔ اس دوران پاکستان کی سیاست اور حالات میں کئی مدوجزر آئے اور تاریخ کا حصہ بن کر رہ گئے۔ ان میں سے ایک واقعہ ایسا بھی ہوا ہے جس کا ختم نبوت کی فائلوں میں محفوظ ہونا نہایت ضروری ہے اور وہ ہے کہ امریکا کی طرف سے قادیانیوں کی ناروا پشت پناہی اور حکومت پنجاب کی طرف سے امریکی سفیر کو حقیقت پسندانہ اور مدبرانہ جواب۔

قارئین جانتے ہیں کہ ہفت روزہ ختم نبوت کے اداریوں میں کئی بار لکھا گیا کہ پہلے برطانیہ قادیانیت کی تخم ریزی، آبیاری، اسے بارآور اور ثمرآور بنانے کے لئے مصروف رہا، اب جب سے امریکا بہادر اپنی چالبازیوں اور فریب کاریوں سے دنیا والوں کی نظروں میں سپر مین بنا تو اس نے قادیانی ٹولے کی کھلم کھلا سرپرستی کرتے ہوئے اپنے لے پالک قادیانی گروہ کو ہر جگہ پروٹوکول اور تحفظ دینے کی کوششیں تیز کر دیں۔ کبھی امریکا کے سینٹر امریکی ایوان میں قادیانیوں کے حق میں بولتے ہیں، کبھی وہ وفد بنا کر پاکستانی حکومت کو قادیانیوں کی

مراعات کے بارہ میں بات کرتے ہیں، کبھی وہ پاکستانی حکومت کو خطوط لکھتے ہیں اوراب امریکی اتھارٹیز کی طرف سے پنجاب حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ حکومت کی تحویل میں لئے گئے کالج قادیانیوں کو واپس کئے جائیں۔

اس پر ماہنامہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے مدیر شیخ الحدیث مولانا زاہد الراشدی صاحب حفظہ اللہ نے بہت ہی مناسب اور مسکت اداریہ تحریر فرمایا ہے۔قارئین کی دلچسپی کے لئے اسے یہاں من وعن نقل کیا جاتا ہے:

’’روزنامہ نوائے وقت لاہور میں ۹؍ستمبر ۲۰۱۴ء کو شائع ہونے والی ایک خبر کے مطابق امریکا نے چناب نگر میں قادیانیوں کے دو کالجوں کو ڈی نیشنلائز کرنے کے لئے حکومت پنجاب سے کہا ہے۔ جب کہ ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے ان کالجوں کو ڈی نیشنلائز کرنے سے انکار کردیا ہے، انکار کے حوالہ سے محکمہ نے جو تفصیل جاری کی ہے،اس کے مطابق گورنمنٹ ٹی آئی کالج اور جامعہ نصرت کالج چناب نگر قادیانی جماعت نے ۱۹۷۲ء میں قائم کئے تھے،اس وقت کی حکومت نے انہیں سرکاری کنٹرول میں لیا تھا اور یہ کالج ہائر ایجوکیشن کے بغیر کسی تفریق کے انٹر سے پوسٹ گریجویٹ تک تعلیم کی علاقہ بھر کے عوام کو سہولت فراہم کررہے ہیں، جب کہ بھاری سرکاری اخراجات سے بلڈنگوں کی تعمیر، مختلف شعبوں کے قیام اور بغیر تفریق کے تعلیمی انتظامات کے علاوہ محکمہ نے یہ مؤقف بھی اختیار کیا ہے کہ مذہبی طور پر یہ معاملہ پاکستان میں حساس ہوسکتا ہے اوران کالجوں کو سرکاری تحویل سے نکالنے پر مذہبی اور سماجی جھگڑا ہوسکتا ہے جو امن عامہ کے حوالہ سے خطرناک ہوگا، رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ گزشتہ دنوں امریکی نمائندہ برائے پاکستان وافغانستان نے وزیراعلیٰ پنجاب سے ملاقات کرکے ان سے یہ درخواست کی تھی جس کے بعد وزیراعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر صوبائی وزیر کرنل (ر) شجاع خانزادہ نے امریکی قونصلیٹ کی سیاسی سیکرٹری لبنیٰ خان سے ملاقات کرکے انہیں حکومت کے مؤقف سے آگاہ کردیا ہے،اس کے ساتھ ہی محکمہ تعلیم کے اعلیٰ حکام نے کہا ہے کہ امریکا کی طرف سے قادیانیوں کے کالجوں کو واپس کرنے کی بات سمجھ سے بالاتر ہے، کیونکہ اس طرح کا فیصلہ کسی بھی ملک کا اندرونی معاملہ ہوتا ہے۔

جہاں تک محکمہ تعلیم کے مؤقف کا تعلق ہے وہ ملکی مفاد اور عوام کے جذبات کے حوالہ سے انتہائی مناسب اور خوش آئند ہے جس پر صوبائی حکومت تحسین کی مستحق ہے، لیکن امریکا کی طرف سے پاکستان کے اندرونی معاملات میں اس طرح کی مداخلت کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ جب سے پاکستان نے امریکا کے ساتھ تعلقات کا آغاز کیا ہے اور بعض بین الاقوامی معاہدات ومعاملات میں امریکا کے ساتھ شراکت اور رفاقت اختیار کی ہے اس قسم کی مداخلت روزمرہ معمولات کا حصہ بنی ہوئی ہے اور صرف امریکا نہیں بلکہ اس کے ساتھ اس کے اتحادی دیگر مغربی ممالک اور بین الاقوامی اداروں کی مسلسل دخل اندازی نے پاکستان کے نظام وقوانین اور دستور کی عملداروں کو سوالیہ نشان بنا کر رکھ دیا ہے۔

یہ بات ہمارے لئے قومی المیہ کی شکل اختیار کرچکی ہے کہ خود ہمارے بعض مقتدر طبقات اور گروہوں نے اپنے اپنے مفادات کی خاطر عالمی اداروں اور مغربی طاقتوں کو پاکستان کے داخلی معاملات میں دخل اندازی کے مسلسل مواقع فراہم کرکے قومی خودمختاری کو داؤ پر لگادیا ہے، جس سے ہمارے بہت سے قومی معاملات خواہ وہ مذہبی ہوں یا سیاسی، تعلیمی ہوں یا ثقافتی اور سماجی ہوں یا علاقائی بیرونی قوتوں کی مداخلت کی آماجگاہ بنے ہوئے ہیں اور خاص طور پر قادیانیوں کی سرپرستی اور ملک وقوم کے خلاف ان کے معاندانہ مؤقف اور ہٹ دھرمی کی پشت پناہی میں ان بیرونی قوتوں نے اصولوں اور اخلاقیات کی دھجیاں بکھیر کررکھ دی ہیں۔

امریکا اور اس کے ہمنوا مغربی ممالک دنیا بھر میں ہر وقت جمہوریت کی بالادستی، پارلیمنٹ کی حکمرانی اور دستور وقانون کی عملداری کا ڈھنڈورا پیٹتے رہتے ہیں اور ان کے علم میں ہے کہ قادیانیوں نے گزشتہ چالیس سال سے ملک کی منتخب پارلیمنٹ کے جمہوری فیصلے کو تسلیم کرنے سے انکار کررکھا ہے اور وہ پاکستان کے دستور وقانون کے خلاف دنیا بھر میں محاذ آرائی میں مصروف ہیں، لیکن امریکی حکومت انہیں

ملک کے دستور اور عوام کے جمہوری فیصلے کو تسلیم کرنے کی تلقین کرنے کی بجائے ان کے دو کالجوں کو آزاد کرانے کی فکر میں ہے اور ملک کے دستور و قانون کے خلاف قادیانیوں کی ضد اور ہٹ دھرمی کو سپورٹ کر رہی ہے، ہم امریکی حکومت سے گزارش کریں گے کہ وہ ہر معاملہ میں قادیانیوں کی پشت پناہی کرنے کی بجائے زمینی حقائق اور پاکستانی عوام کے جمہوری حقوق و مفادات کا احترام کرے اور قادیانیوں کی ناز برداری کا رؔویہ ترک کر کے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور و قانون اور پاکستانی عوام کے مذہبی و جمہوری جذبات اور مؤقف کی پاسداری کا راستہ اختیار کرے، کیونکہ جمہوریت، دستور اور پارلیمنٹ کی بالادستی کا یہی تقاضا ہے۔'' (بشکریہ ماہنامہ نصرت العلوم، اکتوبر ۲۰۱۴ء)

ہم وفاقی حکومت سے بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ جس طرح پنجاب حکومت نے امریکا کو مدلل اور دوٹوک جواب دیا ہے۔ اسی طرح وہ بھی اپنی تمام تر پالیسیوں میں اور ایسے مطالبات کے جواب میں خودداری اور آزاد پالیسی کا پاس رکھتے ہوئے انہیں دوٹوک جواب دے اوران کی پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کے ہر پہلو کو بند کردے۔ ان شاء اللہ! اس سے جہاں ملکی سالمیت کا تحفظ ہوگا، وہاں اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت بھی ہماری طرف متوجہ ہوگی۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز! (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی یکم تا ۷/نومبر ۲۰۱۴ء ص۴،۵)

مرزاڑہ سیل کر دیا گیا

خالد کالونی حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ میں مرزاڑے کی غیر قانونی تعمیر پر اہل علاقہ اور علماء کرام نے احتجاج کیا جس پر ضلعی انتظامیہ نے نوٹس لیتے ہوئے مرزاڑے کو سیل کر دیا اور موقع پر موجود ایک مرزائی کو گرفتار کرنے کے علاوہ مرزائیوں کو کسی بھی قسم کی غیر آئینی سرگرمی سے باز رہنے کی وارننگ دی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے مبلغ مولانا محمد عارف شامی نے علاقہ کا دورہ کیا اور علماء کرام واہل علاقہ کو اس غیرت ایمانی کے مظاہرے اور کامیابی پر مبارکباد دی اور ہر ممکن تعاون کی پیشکش کی۔ انہوں نے کہا کہ مرزائی آئین پاکستان کی رو سے شعائر اسلام کا استعمال نہیں کرسکتے۔ یہ بات قابل فخر ہے کہ علاقہ کے عوام اس حوالہ سے بیدار ہیں اور انہوں نے قادیانیوں کے ناپاک منصوبہ کو ناکام بنادیا ہے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان اگست ۲۰۱۴ء ص۵۶)

ڈسکہ میں قادیانیوں کے منہ پر ایک اور طمانچہ

تحصیل ڈسکہ میں اکثریت جاٹ اور مغل برادری کی ہے گلوٹیاں تحصیل ڈسکہ کے نمایاں قصبات میں سے ہے اس کے نواحی گاؤں موضع گھوکل میں قادیانیوں کے گھر دو تین ہی ہیں مگر وہ جاٹ، زمیندار اور اثر ورسوخ کے مالک ہیں۔ آنجہانی عبدالمجید قادیانی فوت ہوا تو دولت ورسوخ کے بل بوتے پر عبدالمجید قادیانی کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ مولانا فقیر اللہ اختر، امیر ضلع پیر شبیر احمد گیلانی کی سرپرستی میں خود موضع گھوکل میں تحصیل کے امیر قاری محمد یامین، گلوٹیاں کے امیر حافظ سجاد احمد خاں اور دیگر احباب سمیت حاضر ہو گئے اور مولانا محمد ایوب ثاقب کی نگرانی میں حالات کا جائزہ لے کر لائحہ عمل طے کیا، پولیس کو درخواست دی گئی۔ ایس ایچ او تھانہ رڑکی لیت ولعل سے کام لیتا رہا۔ ڈی ایس پی رانا محمد زاہد سے شنوائی کی درخواست کی گئی مگر قادیانی اثر ورسوخ وہاں بھی آڑے آیا۔ مولانا فقیر اللہ اختر نے جمعتہ المبارک کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مرزائیوں کو وارننگ دی کہ وہ اپنا مردہ ہماری جگہ سے نکال لیں بصورت دیگر ہم خود نکال کر پھینک دیں گے۔ اس پر قادیانیوں نے آنجہانی عبدالمجید کی قبر پر مسلح گارڈز تعینات کر دیئے۔ اس پر موضع گھوکل کے قاری محمد ارشد اور ملک عبدالرشید ڈویژنل صدر دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تشریف لائے اور جمعیت علماء اسلام کے سرپرست مولانا مفتی جمیل احمد گجر کے ہمراہ ڈویژنل امیر مولانا محمد اشرف مجددی، مبلغ مولانا محمد عارف شامی اور سید احمد حسین زید سے ملاقات کی اور صورتحال سے آگاہ کیا۔ انہوں نے

مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر سے مشاورت کی اور ریجنل پولیس آفیسر گوجرانوالہ ریجن سے تحریری درخواست لے کر وفد کی صورت میں ملاقات کی۔ آر پی او صاحب نے مؤقف سننے کے بعد ڈی پی او سیالکوٹ کو احکامات دے دیئے کہ قادیانی مردہ کو فوری قبر سے منتقل کیا جائے۔ ۱۷رجون کو مولانا محمد اشرف مجددی کی قیادت میں وفد نے ایڈیشنل ڈی پی او سیالکوٹ جناب غلام اکبر سے ملاقات کی اور آر پی او صاحب کے احکامات کی روشنی میں اقدامات کا تقاضا کیا۔ انہوں نے مکمل تعاون کا یقین دلاتے ہوئے یقین دہانی کرائی کہ درخواست پر من وعن عمل کیا جائے گا۔ اگلے روز یہی احکامات ڈی ایس پی ڈسکہ اور ایس ایچ او متعلقہ کو بھیج دیئے گئے۔ ۱۸رجون کو پولیس نے آنجہانی عبدالمجید کے بیٹوں کو فوری لاش منتقل کرنے کا حکم دیا۔ مسلم قبرستان قادیانی کے ناپاک وجود سے پاک ہوگیا۔ اس طرح قادیانیوں کو ایک اور رسوائی کا سامنا کرنا پڑا اور مسلمانوں کی جدوجہد قادیانیوں کے منہ پر طمانچہ ثابت ہوئی۔　　(ماہنامہ لولاک ملتان اگست ۲۰۱۴ء ص ۵۵،۵۶)

گوجرخان میں ختم نبوت کی سرگرمیاں

گوجرخان کی نواحی بستی بردیانہ کا محروم القسمت ریاض احمد گوہرشاہی، مدعی مہدویت اور ملحد عقائد رکھتا تھا۔ گو وہ رہائشی یہاں کا تھا مگر اپنی گمراہی وضلالت کی دوکان سندھ کوٹری میں جا کر کھولی۔ وہیں پر اس کے خلاف توہین رسالت کا کیس دائر ہوا اور سزا ہوئی۔ ملک سے فرار ہوا اور باہر کہیں جل کر مردار ہوا۔ کوٹری لا کر دفنایا گیا۔ اب اس کے پیروکار گوجرخان کے علاقہ میں اس کی مکروہ دعوت چلانے کے لئے مختلف عنوانات کے تحت پروگرام کرتے ہیں۔ لیکن یہ پروگرام بغیر تشہیر کے ہوا کرتے تھے۔ اس مرتبہ ریاض گوہرشاہی کے والد کے عرس کے عنوان سے پروگرام رکھا اور پہلی مرتبہ اس کی خوب تشہیر کی۔ پوسٹر، فلیکس، بینرز، غرض پوری تحصیل گوجرخان میں اس پروگرام کی تشہیر کی گئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ داران تک ان سرگرمیوں کی رپورٹیں پہنچیں۔ فوراً جمعیت علماء اسلام گوجرخان کے امیر مولانا ریاض عثمانی کے ساتھ مل کر تمام شہر کے علماء سے ملاقاتیں کیں۔ درخواست لکھ کر ڈی ایس پی گوجرخان کو پیش کی۔ گوہرشاہی کے عقائد باطلہ کے حوالے ساتھ لگائے۔ ڈی ایس پی صاحب سے گزارش کی کہ قانونی طور پر گوہرشاہی کی جماعت، انجمن سرفروشان اسلام، ایسے پروگرام نہیں کرسکتی کہ علاقہ میں اشتعال انگیزی کا خطرہ ہے۔ ڈی۔ایس۔پی صاحب نے ہرممکن تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ ضلع راولپنڈی کے ساتھیوں سے مشاورت ہوئی۔ خصوصاً اسلام آباد کے مبلغ مولانا محمد طیب اور امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی مولانا قاضی مشتاق احمد نے فرمایا کہ اس معاملہ کو اتنا آسان سمجھنا مناسب نہیں۔ چنانچہ قاضی صاحب نے ڈی۔پی۔او راولپنڈی سے ملاقات کا حکم فرمایا بلکہ خود ہی اس کا انتظام بھی کردیا۔ چنانچہ اگلے دن ڈی۔پی۔او راولپنڈی سے ملے۔ ڈی پی او صاحب نے کہا کہ ابھی آپ سے پہلے انجمن سرفروشان اسلام کا وفد بھی آیا تھا اور اسی اجتماع کے سلسلہ میں صفائی پیش کررہا تھا۔ جناب قاضی مشتاق احمد نے ڈی پی او کے سامنے جب گوہرشاہی کے چند کفریہ عقائد پیش کئے تو ڈی پی او صاحب بھی چکرا کر رہ گئے۔ فوراً متعلقہ تھانے کے ایس ایچ او ساجد گوندل کو فون کیا کہ ان کے تمام بینرز اور پوسٹر اتروائیں۔ اجتماع چاردیواری میں بغیر سپیکر کے ہو۔ کوئی رکاوٹ ڈالے تو بیدریغ گرفتار کیا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پولیس نے علاقہ بھر سے تمام بینر فلیکس وغیرہ اتار دیئے۔ پروگرام کا رنگ نہ جم سکا۔ بلکہ حاضری بھی سابقہ کی نسبت بہت کم ہوئی۔ بریلوی حضرات کی طرف سے بھی بہت اچھا ردعمل سامنے آیا، مقامی پندرہ بریلوی علماء نے مقامی تھانہ میں درخواست جمع کرائی کہ گوہرشاہی مدعی نبوت ومہدویت تھا۔ گستاخ رسول تھا۔ اس کی جماعت کو کسی قسم کی سرگرمیوں کی اجازت نہیں دینی چاہیے۔ الحمدللہ! مجلس تحفظ ختم نبوت کی مساعی پر علاقہ بھر میں گوہرشاہی کے خلاف علماء میں ایک بیداری پیدا ہوئی۔ اب مقامی ساتھیوں کے مشورہ سے فتنہ گوہرشاہی کے عنوان سے پروگرام رکھنے کی ترتیب بنائی گئی ہے۔ اللہ رب العزت دستگیری فرمائیں۔ آمین!　　(ماہنامہ لولاک ملتان اگست ۲۰۱۴ء ص ۵۴،۵۵)

لاہور ہائیکورٹ سے آسیہ کی سزا برقرار

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے رہنماؤں مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا قاری علیم الدین شاکر، مولانا ضیاء الحسن، مولانا عبدالنعیم، مولانا عمر حیات، مولانا قاری عبدالعزیز دیگر مرکز ختم نبوت میں مسلم ٹاؤن میں اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ناموس رسالت ﷺ کی حفاظت کے لئے ہر جگہ امت مسلمہ ہمیشہ حساس رہی ہے اور تحفظ ناموس ایکٹ کا ہر حال میں تحفظ کر کے دکھایا ہے۔ گستاخان رسول کا ہر جگہ پر مقابلہ اوران کا تعاقب کیا جائے گا۔علماء نے کہا کہ لاہور ہائی کورٹ کا توہین رسالت کی ملزمہ آسیہ کی اپیل خارج کرنا اور سیشن عدالت کا فیصلہ برقرار رکھنا اہل اسلام کی عظیم فتح ہے۔گستاخ رسول کسی بھی قسم کی رعایت کا مستحق نہیں ہے۔علماء کرام نے کیس کے مدعی قاری محمد اسلم قاسمی اور ختم نبوت لائیرز فورم کے رہنماؤں بیرسٹر خواجہ ابرار مجال، چوہدری غلام مصطفیٰ، چوہدری خالد محمود، عامر لطیف سجانی، غلام مجتبیٰ ودیگر وکلاء جنہوں نے اس کیس کی پیروی کی ان کو مبارک باد دی ہے۔انہوں نے کہا کہ گستاخ رسول جہاں کہیں بھی ہو وہ اللہ کی پکڑ سے نہیں بچ سکتا۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵؍نومبر۲۰۱۴ء ص۲۰)

چناب نگر میں قادیانی اور پولیس کیا کر رہی ہے؟

چناب نگر کے سابق قادیانی مربی محمد نذیر کے قبول اسلام کی داستان جو۳تا۶ اور پھر۹تا۱۲؍اکتوبر۲۰۱۴ء کے اخبار’’روزنامہ امت‘‘ کراچی میں جناب منصور اصغر راجہ کے قلم سے شائع ہوئی کی تلخیص پیش خدمت ہے۔یہ رپورٹ اس لحاظ سے آپ کی توجہ کی شدید متقاضی ہے کہ چناب نگر میں:

۱...... قادیانیوں نے دہشت گردی، ظلم وبربریت کی انتہاء کردی ہے۔

۲...... پولیس قانون کی حکمرانوں کی بجائے قادیانی قیادت کے اشاروں پر رقص کناں ہے۔

۳...... قادیانی لاقانونیت کے ہاتھوں ملکی قانون مفلوج ہے اور یہاں حکومتی رٹ دیوانے کی بڑ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔

۴...... قادیانیوں نے شہر کی سڑکوں پر ہر جگہ بیریئر لگا کر رکاوٹیں کھڑی کر رکھی ہیں۔منظور شدہ ٹاؤنز پلاننگ کے نقشہ کا اس شہر میں قادیانیوں نے حلیہ بگاڑ دیا ہے۔

۵...... قادیانیوں نے ناجائز تجاوزات کی انتہاء کر رکھی ہے۔

۶...... قادیانیوں نے اپنا احتسابی وعدالتی نظام علیحدہ قائم کر رکھا ہے۔اپنے عدالتی فارم وسمن بنا رکھے ہیں۔

۷...... کلمہ طیبہ اسلام کا علامتی شعار ہے۔شریعت اسلامیہ اور ملکی قانون کے تحت قادیانی کوئی ایسی علامت استعمال نہیں کر سکتے جس سے کہ ان کا مسلمان ہونا ثابت ہوتا ہو۔اس لئے کہ وہ غیر مسلم ہیں۔یہی وجہ ہے کہ پورے ملک میں قادیانی اپنے مکانات، اپنی عبادت گاہوں پر کلمہ طیبہ نہیں لکھ سکتے۔لیکن قادیانیوں نے پورے چناب نگر میں اپنی عبادت گاہوں پر کلمہ طیبہ لکھ کر قانون کو پاؤں تلے روندر کھا ہے۔

حکومتی افسران، انتظامیہ کے کان پر جوں تک نہیں رینگ رہی۔ان حالات میں جناب کمشنر صاحب، ڈی.آئی.جی فیصل آباد ڈویژن، ڈی.سی.او، ڈی.پی.او چنیوٹ سے درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر:

۱...... چناب نگر کی سڑکوں پر سے بیریئر ہٹائیں۔

۲...... رات کو پورے چناب نگر میں ناکے لگا کر قادیانی وارداتوں اور غنڈہ گردی کا سدباب کریں۔

۳...... قادیانی عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ کو محفوظ کر کے قانون کی بالادستی کو یقینی بنائیں۔

۴...... قادیانی عدالتی نظام جو ریاست اندر ریاست کا بھیانک اور مکروہ چہرہ پیش کر رہا ہے اس پر فوری پابندی عائد کریں۔

۵...... ملعون قادیان مرزا قادیانی کی کتب جو سر عام فروخت ہو رہی ہیں اور اس ملعون کو ''علیہ السلام'' لکھ کر اہانت کا ارتکاب ہو رہا ہے اس پر قدغن لگائی جائے۔

ذیل میں روزنامہ امت کی ۱۸ اشاعتوں میں شائع ہونے والا مضمون پیش خدمت ہے:

العارض: (مولانا) محمد اکرم طوفانی

ایڈیشنل سیکرٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لکڑ منڈی سرگودھا

قادیانی مربی نذیر کے قبول اسلام کی داستان اور مظالم کی ہوش ربا کہانی

''میرا نام محمد نذیر ہے۔ میں ۱۹۷۳ء میں جھنگ کے ایک قادیانی گھرانے میں پیدا ہوا۔ والد غلام حسین جماعت احمدیہ جھنگ کے سرکردہ ارکان میں سے تھے۔ انہوں نے پچاس کی دہائی کے اوائل میں قادیانیت اختیار کی تھی۔ وہ ۲۲ سال تک جماعت احمدیہ جھنگ کے صدر بھی رہے۔ والدہ ۶ سال تک قادیانی خواتین کی تنظیم ''لجنہ اماء اللہ'' کی ضلعی صدر رہیں۔ بڑے بھائی محمد رفیع ۶ سال تک انجمن خدام الاحمدیہ جھنگ کے صدر رہے۔ معروف قادیانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام ہمارے قریبی عزیز تھے۔ میری شادی بھی انہی کی فیملی میں ہوئی۔ میری سابقہ قادیانی بیوی ان کی بھانجی ہے۔ والد نے میری پیدائش کے وقت ہی مجھے قادیانیت کی خدمت کے لئے وقف کرنے کا اعلان کر دیا تھا۔ لہٰذا مجھے مربی (مبلغ) ہی بننا تھا۔ جب ہوش سنبھالا تو گورنمنٹ پرائمری سکول برانچ نمبر۲ جھنگ میں داخل کرا دیا گیا۔ وہاں دو قادیانی اساتذہ، ماسٹر دوست محمد اور ماسٹر ولی محمد قادیانی بچوں پر خصوصی توجہ دیتے تھے۔ لہٰذا انہوں نے مجھے پڑھانے کے ساتھ ساتھ میری ''مذہبی'' تربیت بھی شروع کر دی۔ ایک روز ایسا ہوا کہ سکول کے اوقات میں ظہر کی نماز کے وقت اپنے کچھ ہم جماعت مسلمان دوستوں کی دیکھا دیکھی میں بھی نماز پڑھنے مسجد میں چلا گیا۔ واپسی پر ان دونوں ٹیچرز نے مجھے زمین پر لٹا کر ڈنڈوں سے خوب پٹائی کی۔ مجھے اس پر سخت حیرت ہوئی کہ یہ لوگ نماز پڑھنے پر مجھے کیوں مار رہے ہیں؟ بعد میں انہوں نے مجھے سمجھایا کہ ''جن لڑکوں کے ساتھ تم نماز پڑھنے گئے تھے وہ کافر ہیں اور ہم مسلمان ہیں۔ آئندہ ان کی مسجد میں بالکل نہیں جانا۔''

یہ میری تربیت کا پہلا ''سبق'' تھا۔ انہوں نے مجھے دوسرا سبق یہ دیا کہ مسلمان علماء کے قریب بھی نہیں پھٹکنا۔ وہ علمائے کرام کو جادوگر کہتے اور ان سے میل جول اور بات چیت سے سختی سے منع کرتے تھے۔ ۱۹۹۲ء میں اسلامیہ ہائی سکول جھنگ سے میٹرک کرنے کے بعد اپریل ۱۹۹۲ء میں مربی کے خصوصی کورس کے لئے جامعہ احمدیہ چناب نگر میں داخل ہوا۔ جامعہ احمدیہ میں قادیانیت کے ''مذہبی اسکالر'' تیار کرنے کے لئے دو کورس کرائے جاتے ہیں۔ جن میں پانچ سالہ کورس ''مبشر'' اور سات سالہ کورس ''شاہد'' کہلاتا ہے۔ ان میں فرق یہ ہے کہ ''شاہد'' کورس کرنے والا اپنے ''فن'' کا اسپیشلسٹ ہوتا ہے۔ یہ کورس کرنے والوں کو تخصص کرایا جاتا ہے۔ میرا داخلہ ''مبشر'' کورس کے لئے ہوا تھا۔ کورس کرنے والے طلباء کے قیام وطعام کا انتظام جامعہ کے اندر ہی تھا۔ اس دور میں جامعہ کے ہر طالب علم کو ۷۰۰ روپے ماہانہ وظیفہ ملتا تھا۔ ہر طالب علم کے تمام اخراجات قادیانی جماعت برداشت کرتی تھی۔ میری معلومات کے مطابق، جامعہ احمدیہ میں مربی کا کورس کرنے والے ایک طالب علم پر ۲۰ ہزار روپے ماہانہ خرچ ہوتے ہیں۔ اگر پانچ سال کا حساب کیا جائے تو ایک مربی تیار کرنے پر

قادیانی جماعت، بارہ لاکھ روپے خرچ کرتی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ ہر طالب علم سے اس کو ملنے والے وظیفے میں سے ۱۶ فیصد بطور چندہ جماعت ضرور وصول کرتی تھی۔ ہماری کلاس کا آغاز صبح چھ بجے ہوتا اور دوپہر ایک بجے چھٹی ہوتی تھی۔ پہلے سال نورانی قاعدہ یسرنا القرآن سے ہماری پڑھائی کا آغاز ہوا اور ساتھ ساتھ ''سیرت مسیح موعود'' بھی پڑھائی جانے لگی۔ اس کے علاوہ دیگر عصری علوم بھی سبق میں شامل تھے۔ اگلے سال وفات مسیح (قادیانی عقیدہ کے مطابق، معاذ اللہ) سے متعلق قرآن مجید کی قریباً ۳۰ آیات کا ترجمہ اور قادیانی جماعت کی تفسیر کے علاوہ ''تذکرہ'' کو بھی سبق میں شامل کر دیا گیا۔ ''تذکرہ'' مرزاغلام احمد قادیانی کے الہامات اور ''وحی'' (نعوذ باللہ) پر مشتمل کتاب ہے۔ جو قادیانیوں کے نزدیک قرآن مجید کے برابر بلکہ اس سے بھی افضل کتاب خیال کی جاتی ہے۔ ''تذکرہ'' پڑھاتے ہوئے ہمارے استاد ہمیں بتایا کرتے کہ اگر قرآن مجید کے ایک حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں تو ''تذکرہ'' کے ایک حرف پر سو نیکیاں ملتی ہیں۔

تیسرے سال جماعت احمدیہ کی مخصوص کتب پڑھانے کے علاوہ ہمیں نمازوں کے اوقات میں چناب نگر کی قادیانی عبادت گاہوں میں نماز کی امامت کے لئے بھی بھیجا جانے لگا۔ جماعت نے اپنی مرضی کی (تراشیدہ) کچھ احادیث کو توڑ مروڑ کر ''حدیقة الصالحین'' کے نام سے ایک مجموعہ احادیث بھی تیار کر رکھا ہے۔ یہ کتاب اکثر قادیانیوں کے گھروں میں موجود ہوتی ہے۔ ہمارے نصاب میں بھی یہ کتاب شامل تھی۔ ابھی جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے دو ماہ ہی ہوئے تھے کہ وہاں ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ اسلام آباد کا رہائشی سعید نامی لڑکا میرا ہم جماعت تھا۔ سعید اور نفیس دونوں کزن تھے اور وہاں مربی کا کورس کرنے آئے تھے۔ سعید بے حد خوبصورت، گوراچٹا اور بھولا بھالا سا تھا۔ ایک روز کلاس ختم ہونے کے بعد جب ہم ہاسٹل واپس آئے تو سعید نے اپنا بستر اور دیگر سامان باندھنا شروع کر دیا۔ ہم نے وجہ پوچھی تو اس کی آنکھیں بھر آئیں۔ لیکن وہ کچھ بتانے کو تیار نہ ہوا۔ بس خاموشی سے اپنا سامان سمیٹتا رہا۔ جب ہم نے اصرار کیا تو اس نے بتایا کہ جامعہ احمدیہ کے پرنسپل نے اس کے ساتھ بدفعلی کی ہے۔ لہٰذا اب وہ یہاں ایک پل بھی رکنے کو تیار نہیں۔ سعید کی اس بات پر ہمیں شدید غصہ آیا۔ کیونکہ ہمارے پرنسپل تو ''مرزا صاحب'' (غلام احمد قادیانی) کی فیملی کے قریبی عزیزوں میں سے تھے۔ ہمیں تو وہ چلتا پھرتا فرشتہ دکھائی دیتے تھے۔ ہم تو سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ پرنسپل ایسی گھٹیا حرکت بھی کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم کئی روز تک سعید کو گالیاں دیتے رہے۔ سعید کے والد غالباً فوجی افسر تھے۔ جب یہ معاملہ جماعت کے مرکزی ذمہ داروں تک پہنچا تو انہوں نے سعید کے والد کو بلوالیا۔ سعید کے والد نے اسے جامعہ میں ہی رکنے پر زور دیا۔ لیکن اس نے اپنے والد سے کہا کہ وہ اسے گولی ماردیں یا گھر سے نکال دیں۔ لیکن وہ اب جامعہ میں پڑھے گا نہ یہاں رہے گا۔ بالآخر وہ واپس اپنے گھر چلا گیا۔ جب کہ اس کے کزن نفیس نے کورس مکمل کیا اور وہ اب بھی قادیانی مربی کے فرائض انجام دے رہا ہے۔ مربی کی تربیت کے دوران چند باتوں پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ ہر مربی کے لئے انگریزی زبان پر مکمل عبور حاصل کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ اسے کسی بھی وقت کسی بھی ملک میں قادیانیت کے پرچار کے لئے بھیجا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے ہمیں آکسفورڈ کی کتابیں پڑھائی گئیں جس کے لئے ماہر اساتذہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ دوران تعلیم کھیلوں میں حصہ لینا لازمی تھا۔ ہر مربی کے لئے ضروری ہے کہ وہ کسی نہ کسی کھیل کا بہترین کھلاڑی بھی ہو۔ جامعہ احمدیہ میں کرکٹ، ہاکی، فٹ بال، والی بال، بیڈمنٹن اور کبڈی کھیلنے کا مکمل انتظام موجود تھا اور ہر طالب علم کو کسی نہ کسی کھیل میں ضرور حصہ لینا پڑتا۔ طالب علم کے لئے دوران تعلیم ڈرائیونگ سیکھنا بھی ضروری ہے۔ اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ اس پانچ سالہ کورس کے دوران ہر طالب علم کو ہومیوپیتھی لازمی پڑھائی جاتی ہے۔ اس کے لئے بھی ماہر اساتذہ کا انتظام جامعہ احمدیہ میں موجود ہے۔ ہر طالب علم کو مذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ ایک قابل ہومیوپیتھک ڈاکٹر بھی بنایا جاتا ہے۔ کیونکہ عملی میدان میں قادیانیت کے پرچار کے لئے لوگوں سے راہ ورسم بڑھانے کا یہ بہترین ذریعہ ہے۔''

قادیانی مربی کا پہلا ٹارگٹ مفلوک الحال مسلمان:

مالی معاونت کر کے برین واشنگ کی جاتی ہے۔ ۱۹۹۸ء کی مردم شماری میں تھر پارکر میں جلسازی کے ذریعے مسلمانوں کی کثیر آبادی کو قادیانی ظاہر کیا۔ اعلیٰ کارکردگی پر جماعت کی طرف سے مجھے لینڈ کروزر دی گئی۔

جامعہ احمدیہ سے فراغت کے بعد ۱۹۹۶ء میں میری پہلی تعیناتی ضلع حافظ آباد کے موضع پیرکوٹ ثانی میں ہوئی۔ اس گاؤں میں قادیانی اکثریت میں ہیں اور ہر لحاظ سے طاقتور بھی ہیں۔ قادیانیوں کے نزدیک اس گاؤں کو بڑی مقدس حیثیت حاصل ہے۔ کیونکہ یہاں مرزا غلام احمد قادیانی کے تین مصاحبین کی قبریں بھی ہیں۔ اس گاؤں میں میری تعیناتی ایک طرح کی ہاؤس جاب تھی۔ یہاں سے ٹریننگ لینے کے بعد مجھے ضلع منڈی بہاؤالدین کے دیہات ''رجوعہ اور مرالہ مکھاں والی'' بھیج دیا گیا۔ چند ماہ وہاں گزارنے کے بعد میری پوسٹنگ ضلع گجرات کے علاقوں ''ڈنگہ'' اور ''کنجاہ'' میں ہوگئی۔ میں ایک سال تک ان چار اسٹیشنز پر کام کرتا رہا۔ پہلے ہی سال حیران کن کارکردگی کی وجہ سے میں جماعتی قیادت کی نظروں میں بھی آ گیا اور اس کے ساتھ ہی مجھے ملنے والی مراعات اور پروٹوکول میں بھی اضافہ ہونے لگا۔ ویسے عام طور پر بھی مربی کو ماہانہ تنخواہ کے علاوہ کافی مراعات حاصل ہوتی ہیں۔ میں جب ۱۹۹۶ء میں فیلڈ میں آیا، اس وقت ایک مربی کی ماہانہ تنخواہ دس ہزار روپے تھی۔ میڈیکل اور بچوں کی تعلیم فری تھی۔ اگر ملک میں علاج ممکن نہ ہوتا تو جماعت اپنے خرچے پر بیرون ملک علاج کے لئے بھجواتی۔ جس علاقے میں تعیناتی ہوتی وہاں ایک وہی آئی پی گھر ملتا۔ موسم کی مناسبت سے ہر سال نیا بستر دیا جاتا۔ کھانا الاؤنس الگ تھا۔ چناب نگر آنے جانے کا ٹی۔اے، ڈی۔اے دیا جاتا۔ گرمیوں اور سردیوں میں قیمتی کپڑوں کے تین تین جوڑے بنوا کر دیئے جاتے۔ ابتداء میں سائیکل دی جاتی، جس کی دیکھ بھال کے لئے ماہانہ ۲۰۰ روپے الگ ملتے تھے۔ بہترین کارکردگی دکھانے پر اگلے مرحلے میں نئی لینڈ کروزر دی جاتی۔

''مربی کا براہ راست ناظر امور عامہ سے رابطہ ہوتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے دو طاقتور ترین ذیلی انتظامی ادارے ناظر امور عامہ اور دفتر عمومی ہیں۔ دفتر عمومی صرف چناب نگر میں قادیانیوں کے معاملات کو ڈیل کرتا ہے اور ناظر امور عامہ پورے ملک کے قادیانیوں کو کنٹرول کرتا ہے۔ مسلمانوں کو قادیانیت کی طرف مائل کرنے کے لئے ہر مربی دو بنیادی ہتھیاروں خوش اخلاقی اور چرب زبانی سے تو لیس ہوتا ہی ہے اس کے علاوہ بھی دوران تعلیم مسلمانوں کو پھانسنے کی خصوصی تربیت دی جاتی ہے۔ مربی کا پہلا ٹارگٹ انتہائی غریب مسلمان ہوتے ہیں۔ وہ ان کی کمزور مالی حالت اور معاشی مجبوریوں کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کے قریب ہوتا ہے۔ مربی کی سفارش پر جماعت ''ٹارگٹ'' کی مالی معاونت کے لئے فنڈ جاری کرتی ہے۔ اس کے لئے کوئی بندھی رقم نہیں بلکہ لامحدود فنڈ ہوتا ہے۔ ٹارگٹ کی حالت کے پیش نظر مربی جتنی رقم چاہے، جاری کرا سکتا ہے۔ مربی کی سفارش کو جماعت شاذونادر ہی رد کرتی ہے۔ مالی معاونت کے ساتھ ساتھ وہ اپنے ''ٹارگٹ'' کی برین واشنگ بھی شروع کر دیتا ہے۔ جس کا نتیجہ اکثر کامیابی کی صورت میں نکلتا ہے۔ ایک مربی کے لئے لازم ہوتا ہے کہ وہ ایک وقت میں کم از کم ۱۰ مسلمانوں کو قادیانیت کا پرچار کرے۔ مربی کا دوسرا بڑا ٹارگٹ وہ کھاتے پیتے امیر مسلمان ہوتے ہیں جو دین سے دور ہوں۔ ان میں سے بھی خاص طور پر وہ لوگ مربی کے لئے انتہائی آسان ہدف ثابت ہوتے ہیں جو علمائے کرام سے الرجک رہتے ہوں اور ان سے میل ملاقات اور ان کی مجالس میں بیٹھنا پسند نہ کرتے ہوں۔ ایسے لوگوں سے راہ و رسم بڑھانے کے بعد مربی انہیں اپنی عبادت گاہ ''بیت الذکر'' آنے کی دعوت دیتا ہے۔ یہ والا ''ٹارگٹ'' جب قادیانی عبادت گاہ میں داخل ہوتا ہے تو مربی اس پر پہلا حملہ یہ کرتا ہے کہ اسے نماز پڑھ کر دکھاتا ہے اور نماز کے بعد دعاء نہیں مانگتا۔ اس کے ساتھ ہی یہ سوال اٹھا دیتا ہے کہ ہم نماز کے بعد دعاء اس لئے نہیں مانگتے کہ نماز بذات خود دعاء ہے۔ بعد میں دعاء مانگنے کا کوئی جواز نہیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ بڑے غیر محسوس انداز میں اپنے ''ٹارگٹ'' کو یہ باور

کراتا ہے کہ جو لوگ (یعنی مسلمان) نماز کے بعد دعاء مانگتے ہیں وہ غلط ہیں اور ہم صحیح ہیں۔ ’’ٹارگٹ‘‘ پر اگلا حملہ کرنے لئے مربی کسی قادیانی بچے کو بلا کر اس سے پہلا کلمہ سنواتا ہے۔ جب ’’ٹارگٹ‘‘ یہ دیکھتا ہے کہ ایک قادیانی بچہ بھی وہی کلمہ پڑھ رہا ہے جو ایک مسلمان بچہ پڑھتا ہے تو وہ تذبذب کا شکار ہو جاتا ہے اور مولوی کو کوستے ہوئے اسے مسلمانوں کو فرقوں میں تقسیم کرنے کا الزام دینے لگتا ہے۔ اب مربی کا کام آسان ہو جاتا ہے۔ کیونکہ زمین ہموار ہو جاتی ہے۔ پھر وہ پہلے مرزا غلام احمد قادیانی کو ’’ٹارگٹ‘‘ کے سامنے ایک ولی، بزرگ اور مجدد کے روپ میں پیش کرتا ہے۔ پھر ظلی بروزی نبی کے طور پر متعارف کراتا ہے اور آخر میں اپنے ’’ٹارگٹ‘‘ کو اس بات پر لے آتا ہے کہ آخری نبی تو بس ’’مرزا قادیانی‘‘ ہی ہیں (نعوذ باللہ) یہ مربی کا مخصوص طریقہ واردات ہوتا ہے۔

میں نے پنجاب میں ڈیوٹی کے دوران حافظ آباد، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، گجرات، منڈی بہاؤالدین، فیصل آباد اور بہاول نگر میں کام کیا۔ بہاول نگر کی تحصیل فورٹ عباس کے چک نمبر ۲۲۳ نائن آر میں تعیناتی کے دوران مجھے صحیح اندازہ ہوا کہ جامعہ احمدیہ میں دوران تعلیم کھیلوں میں حصہ لینا کیوں لازمی ہے اور اس کی کیا افادیت ہے۔ میں دور طالب علمی میں بطور بلے باز کرکٹ کا ایک اچھا کھلاڑی رہا ہوں۔ بعد میں بھی پریکٹس جاری رکھی۔ اس گاؤں میں بھی قادیانی بہت طاقتور اور اکثریت میں تھے۔ میں بھی شام کے وقت مقامی لڑکوں کے ساتھ کرکٹ کھیلتا۔ اسی دوران ایک میچ میں ایک مسلمان بالر لڑکے کو میں نے چار گیندوں پر لگاتار چار چھکے مارے۔ اس شاندار بیٹنگ نے مقامی مسلمان لڑکوں کو میرا گرویدہ بنا دیا۔ اب وہ میرے ساتھ کھل کر اٹھنے بیٹھنے لگے۔ جب تعلق بڑھا تو وہ مجھے اپنی ٹیم کی طرف سے دوسری ٹیموں کے ساتھ کھیلنے کی دعوت دینے لگے۔ وہ جب بھی کھیلنے کی دعوت دیتے تو میں جواباً ان کے سامنے کبھی بیت الذکر آنے، کبھی ساتھ مل کر نماز پڑھنے اور کبھی میرا خطبہ سننے کی شرط رکھ دیتا۔ بس اس کھیل ہی کھیل میں، میں نے گیارہ ماہ میں اس گاؤں کے کئی مسلمان لڑکے قادیانی بنا دیئے۔

جماعت کی طرف سے مربی کو مسلمان علماء کے ساتھ بحث ومباحثہ اور مناظرے سے سختی سے منع کیا جاتا ہے۔ لیکن جہاں قادیانی اکثریت میں ہوں، وہاں وہ مسلمانوں کا ناطقہ بند کرنے کا کوئی موقع ضائع نہیں جانے دیتے۔ میں وزیر آباد کے قریب قادیانیوں کے اکثریتی گاؤں ’’کھیوے والی‘‘ میں تعینات تھا۔ وہاں میں نے ایک مسلمان کو قادیانیت کی دعوت دی تو اس نے مجھے مناظرے کا چیلنج کر دیا۔ میں نے بھی جوش میں آکر چیلنج قبول کر لیا۔ ان لوگوں نے اگلے روز سرگودھا کے مشہور عالم دین مولانا محمد اکرم طوفانی کو بلا لیا۔ جماعت کو خبر ہوئی تو مجھے مناظرہ کرنے سے سختی سے روک دیا گیا۔ مولانا محمد اکرم طوفانی آئے۔ انہوں نے ردقادیانیت پر بڑی سخت تقریر کی اور ساتھ ہی میرا نام لے کر مجھے بھی خوب لتاڑا۔ اتفاق کی بات یہ تھی کہ گاؤں کے اردگرد ساری اراضی قادیانی زمینداروں کی ملکیت تھی۔ مسلمانوں کو اس میں سے گزر کر اپنے رقبے پر جانا پڑتا تھا۔ میں نے انہیں سبق سکھانے کے لئے قادیانی زمینداروں کی میٹنگ بلا لی۔ باہم مشورے سے حکمت عملی طے کی اور اگلے روز اس پر عملدرآمد شروع کر دیا۔ قادیانی لڑکے ڈنڈے لے کر اپنی زمینوں پر کھڑے ہو گئے۔ جو بھی مسلمان وہاں سے گزرتا وہ اس کی پٹائی کرتے۔ مجبوراً مسلمانوں کو قادیانیوں سے معافی مانگنی پڑی۔

قادیانیوں کی جعل سازی:

’’اسی دوران ۱۹۹۸ء کی مردم شماری شروع ہوگئی۔ جماعت احمدیہ کے ذمہ دار سر جوڑ کر بیٹھ گئے کہ کس طرح قادیانیوں کی آبادی زیادہ شو کی جائے۔ بالآخر باہمی مشورے سے ایک منصوبہ طے پایا اور مربیوں کے ذریعے اس پر عملدرآمد شروع کر دیا گیا۔ اس سلسلے میں میری ڈیوٹی اندرون سندھ ضلع تھرپارکر میں لگائی گئی۔ میں نے وہاں مردم شماری ڈیوٹی کرنے والے مقامی ٹیچرز سے رابطہ کیا۔ ان کے ساتھ معاملات طے ہوئے اور پھر میں نے انہیں کچی پینسلیں خرید کر دیں۔ وہ سارا دن ان پینسلوں سے مردم شماری فارم پر کرتے۔ شام کو ساری

فائلیں اٹھا کر میری قیام گاہ پر لے آتے اور میرے سامنے بیٹھ کر کچی پنسل سے لکھا مٹا کر پکی پنسل کے ساتھ مذہب کے خانے میں مسلمانوں کے ناموں کے آگے بھی احمدی لکھتے جاتے اور بدلے میں منہ مانگا معاوضہ وصول کرتے۔ اس ''پروجیکٹ'' پر کام کے دوران میں نے ان ٹیچرز پر جماعتی فنڈ میں سے سات لاکھ روپے صرف کئے۔ اسی لئے تو میں اب چیلنج سے کہتا ہوں کہ مرزا طاہر اپنے دور میں یہ جو دعویٰ کیا کرتے تھے کہ سندھ میں ان سے بیعت ہونے والوں کی تعداد تین کروڑ ہے۔ یہ دعویٰ بالکل جھوٹ پر مبنی ہے۔ سندھ میں قادیانیوں کی تعداد ۳۰ ہزار سے زیادہ نہیں ہے اور وہ لوگ بھی پیسے کی آکسیجن پر زندہ ہیں۔ باقی جو کروڑوں کے دعوے ہیں وہ سب کاغذی کارروائی ہے۔''

میری کارکردگی دیکھتے ہوئے ۲۰۰۱ء میں جماعت نے میری پوسٹنگ صوبائی نائب ناظم جماعت احمدیہ کے طور پر سندھ میں کر دی۔ یہاں میں نے قادیانیت کے پرچار کے لئے ہومیوپیتھک ڈاکٹر کے روپ میں کام کا آغاز کیا اور میرپورخاص میں ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی سے چند روز عملی تربیت لینے کے بعد مٹھی، ننگر پارکر اور دوہٹڑ کے مقام پر تین کلینک قائم کئے۔ میں چیک اپ اور دوا کے صرف ۱۰ روپے لیتا تھا۔ میرے کلینکس پر صبح سے شام تک رش رہتا۔ ان علاقوں میں غربت بہت ہے اور میں اس کا بھرپور فائدہ اٹھاتا تھا۔ آنے والے مریضوں کو مفت دوا کے ساتھ ان کی کچھ مالی معاونت بھی کرتا تھا۔ کبھی کبھی ٹافیوں کے پیکٹ لے کر کسی گاؤں پہنچ جاتا اور بچوں اور بڑوں میں ٹافیاں تقسیم کر کے جماعت احمدیہ کے رکنیت فارم پر انگوٹھے لگوا لیتا اور ان میں مسلمان ہی نہیں ہندو بھی شامل ہوتے تھے۔ صرف اندرون تھرپارکر میں ہم نے ۲۰ کلینکس کھول رکھے تھے اور میں ان سب کا انچارج تھا۔ سندھ میں میرا رہن سہن بڑا شاہانہ تھا۔ جماعت نے نقل وحرکت کے لئے پہلے مجھے گھوڑا فراہم کیا۔ جس کی دیکھ بھال کے لئے میں نے تین مقامی لڑکے ملازم رکھے ہوئے تھے۔ جنہیں میں ۲۰۰ روپے فی کس ماہانہ تنخواہ دیتا تھا۔ جلد ہی مجھے نئی لینڈ کروزر دے دی گئی۔ میری کارکردگی بھی بڑی زبردست تھی۔ اس سب کے باوجود میں نے جماعت سے کنارہ کشی اختیار کرنے کا فیصلہ کیوں کیا۔ اس کی تین بڑی وجوہات ہیں۔

قادیانی رہنما اخلاقی گراوٹ کا شکار

جماعت احمدیہ سے متنفر ہونے کا ایک سبب یہ بھی تھا۔ اعلیٰ عہدیداروں کی بداعمالیوں کے بارے میں جماعت کے امیر مرزا خورشید کو خط لکھا تو انہوں نے مجھے پاگل قرار دے دیا۔ اسلامیہ اسکول جھنگ کے ماسٹر نے نجات کی راہ دکھائی۔

''دور طالب علمی میں جب جامعہ احمدیہ میں ہمارے ہم جماعت ساتھی، سعید نے جامعہ کے پرنسپل پر جنسی تشدد کا الزام لگایا تو ہم نے سعید کو جی بھر کے گالیاں دی تھیں۔ فیلڈ میں آنے کے بعد بھی اس طرح کے کچھ واقعات میرے علم میں آئے۔ لیکن میں انہیں اکّا دکّا لوگوں کا ذاتی فعل سمجھتا رہا۔ تاہم جب میں جماعت کے اعلیٰ حلقوں کے قریب ہوا تو مجھ پر یہ راز کھلا کہ یہاں تو آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے۔ اخلاقی گراوٹ اور پستی کے ایسے ایسے واقعات سامنے آئے کہ عقل دنگ رہ گئی۔ ظاہری طور پر جو لوگ ہمیں فرشتوں سے بھی افضل نظر آتے تھے، باطنی طور پر وہ ابلیس کو بھی مات دیتے دکھائی دیئے۔

مرزا خلیل قمر چناب نگر:

مرزا خلیل قمر چناب نگر کی مشہور علمی شخصیت ہیں۔ قادیانی خواتین کی اصلاح وترتیب کے لئے چھپنے والے جماعت احمدیہ کے رسالے ''مصباح'' کے ایڈیٹر ہیں۔ ان کے علم وفضل کے بارے میں ایک بار قادیانی خلیفہ رابع، مرزا طاہر نے کہا تھا کہ اگر کتابوں سے بھرے ہوئے پانچ سوٹرک ایک طرف ہوں اور مرزا خلیل قمر دوسری طرف تو مرزا خلیل قمر کا پلڑا بھاری ہوگا۔ ''انصار اللہ'' کی تاریخ بھی انہی

صاحب نے لکھی۔ لیکن اس عالم فاضل شخص کا اپنا کردار یہ ہے کہ اخلاقی بے راہروی موصوف کا من پسند مشغلہ ہے۔ اسی عادت بد کے ہاتھوں ایک دفعہ بہت برے پھنسے بھی تھے۔ یہ ۲۰۰۷ء کی بات ہے کہ انہوں نے ایک لڑکے سے زیادتی کی۔ متاثرہ لڑکے کے اہل خانہ پولیس کے پاس پہنچ گئے۔ مرزا خلیل نے جب بات بگڑتی دیکھی تو متاثرہ فریق کو ایک لاکھ ۶۵ ہزار روپے دے کر راضی نامہ کرلیا۔ ان میں سے ۶۵ ہزار روپے الائیڈ بینک چناب نگر برانچ کے اکاؤنٹ سے ٹرانسفر کئے گئے اور باقی رقم نقد ادا کی گئی۔ راضی نامے کا اسٹامپ پیپر دو گواہوں کے روبرو لکھا گیا۔ جواب بھی محفوظ پڑا ہے۔ اگر مرزا خلیل قمر پسند فرمائیں تو وہ ان کی خدمت میں پیش کیا جاسکتا ہے۔

محمد بخش صادق جماعت احمدیہ کے سابق امیر اعلیٰ:

محمد بخش صادق جماعت احمدیہ کے سابق امیر اعلیٰ پاکستان ہیں۔ ان کے پاس جماعت کی کئی ذمہ داریاں ہیں۔ ناظم وقف جدید، ناظم تحریک جدید، ناظم خدمت دوریشاں کے علاوہ جماعت احمدیہ کینیڈا کے امیر بھی رہے ہیں۔ نوجوان لڑکیوں سے اپنی ٹانگیں دبوانا، نوعمر لڑکوں سے زیادتی اور جماعتی اثاثوں کا بے دریغ ناجائز استعمال ان کے خاص شوق ہیں۔

سابق منیجر یو.بی.ایل نسیم سیفی قادیانی:

گزشتہ ۲۰ سال سے چناب نگر کے محلہ دارالرحمت غربی کے صدر ہیں۔ وہ مالی تعاون کے بدلے غریب خواتین کے استحصال کا کوئی موقع ضائع جانے نہیں دیتے۔

سید مبارک شاہ قادیانی:

سید مبارک شاہ قادیانی بھی جماعت کے بڑے بااثر اور مرکزی مبلغ ہیں۔ یہ سندھ میں میرے پیشرو تھے۔ جب میری وہاں پوسٹنگ ہوئی تو میں نے انہی سے چارج لیا تھا۔ جماعت کے اندرونی حلقوں میں موصوف کو کرپشن کا بادشاہ اور جعلی بیعت کرانے کا ماہر سمجھا جاتا ہے۔

ڈاکٹر اللہ بخش صادق:

جھنگ کے رہائشی ڈاکٹر اللہ بخش صادق آج کل چناب نگر کی کالونی ''بیت الحمد'' میں رہتے ہیں۔ اندرون سندھ اپنی تعیناتی کے دوران انہوں نے کئی ہندو لڑکیوں کی عزت لوٹی۔ احسان اللہ چیمہ جماعت احمدیہ صوبہ سندھ کے ناظم ہیں۔ خالد محمود سندھو ایک اسپیشلسٹ مربی ہیں۔ جنہوں نے جامعہ احمدیہ چناب نگر سے سات سالہ ''شاہد'' کورس کیا ہوا ہے۔ خالد سندھو اور احسان چیمہ جامعہ میں کلاس فیلو اور گہرے دوست تھے۔ احسان چیمہ کی جب منگنی ہوئی تو وہ اپنی منگیتر سے ملنے کبھی کبھی اپنے سسرال جایا کرتے، تو خالد سندھو بھی ان کے ساتھ ہوتے تھے۔ چونکہ یہ دونوں بھی پرلے درجے کے بدقماش ہیں۔ اس طرح کے کئی واقعات جب میرے علم میں آئے تو میرے دل میں قائم تقدیس، تکریم اور عقیدت کا تاج محل مسمار ہونے لگا۔ لیکن

مولوی محمد دین قادیانی:

مولوی محمد دین قادیانی کے بارے میں انکشافات اندھی عقیدت کے اس تابوت میں آخری کیل ثابت ہوئے۔ مولوی محمد دین جماعت احمدیہ کے خلیفہ رابع مرزا طاہر کے استاد ہیں۔ موصوف بھی ایک بدعادت میں مبتلا ہیں۔ ان سے ''مستفید'' ہونے والوں میں احسن گوندل، افتخار شاکر، عبدالحفیظ، نوید اور محسن گلو کا نام زیادہ آتا ہے۔ میں اس ساری صورتحال سے اس قدر بددل ہوا کہ میں نے ۲۰۰۳ء میں ان تمام واقعات کے تذکرے پر مبنی ۸ صفحات پر مشتمل ایک خط اس وقت کے امیر جماعت احمدیہ پاکستان، مرزا خورشید کو بذریعہ ٹی.سی.ایس ارسال کیا۔ لیکن ان کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔ پندرہ یوم تک جواب کا انتظار کرنے کے بعد میں نے ان سے فون پر رابطہ کیا اور اپنے

خط کے بارے میں پوچھا کہ کیا ان افراد کے خلاف کوئی تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے گی تو انہوں نے جواباً کہا کہ: ’’آپ ایک پاگل انسان ہو، اس لئے آپ کے خط پر کسی قسم کا عمل نہیں ہوسکتا۔‘‘ امیر جماعت کا یہ جواب سننے کے بعد میں نے جماعت سے علیحدگی کے لئے اپنے آپ کو ذہنی طور پر تیار کرنا شروع کردیا۔

مجھے بچپن سے ہی اسکن الرجی تھی۔ جسم پر خارش کی وجہ سے ہر وقت پریشان رہتا، بہت علاج کرایا۔ بڑی مہنگی دوائیں اور کریمیں استعمال کیں۔ لیکن کوئی فرق نہ پڑا اسلامیہ ہائی سکول جھنگ میں ہمارے ایک استاد ماسٹر عبدالحق صاحب ہوا کرتے تھے۔ جو ہمیں دسویں جماعت میں پڑھایا کرتے تھے۔ متقی مسلمان ہیں اور ماشاء اللہ اب بھی بقید حیات ہیں۔ مجھے ان سے بہت انسیت ہے۔ میں جب بھی جھنگ جاتا تو ان کی خدمت میں ضرور حاضری دیتا۔ وہ میرے خاندانی ومذہبی پس منظر سے بخوبی واقف ہونے کے باوجود میرے ساتھ بے حد محبت کرتے ہیں۔ جن دنوں میں جماعت سے علیحدگی کے بارے میں سوچ رہا تھا تو ایک روز ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دوران گفتگو میں نے اپنی بیماری کا ذکر کرتے ہوئے ان سے دعاء کے لئے درخواست کی تو فرمانے لگے کہ: ’’میں تمہارے لئے دعاء تو ضرور کروں گا۔ لیکن تم ایک کام کرو۔ چالیس روز تک روزانہ ہر رات اپنی عبادت گاہ میں کچھ وقت اللہ کی یاد میں گزارا کرو اور اس دوران اللہ سے یہ التجاء کیا کرو کہ اے میرے رب، اگر تو نے مجھے اس بیماری سے شفاء دے دی تو میں مرتے دم تک تیرا فرمانبردار بن کر رہوں گا۔‘‘ میں نے ماسٹر صاحب کی اس ہدایت پر عمل شروع کردیا۔ ان دنوں میں ذہنی طور پر پریشان ہونے کی وجہ سے ویسے بھی تنہائی کی تلاش میں رہتا تھا۔ ماسٹر صاحب کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے ۳۰ روز گزر چکے تھے۔ اس رات میں منڈی بہاؤالدین کے موضع ’’رجوعہ‘‘ میں ایک دوست کے پاس ٹھہرا ہوا تھا۔ حسب معمول رات کے وقت عبادت گاہ میں بیٹھا تھا کہ میری آنکھ لگ گئی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے کوڑھ ہوگیا ہے۔ میرا سارا جسم گل سڑ رہا ہے اور اپنی اس حالت کی وجہ سے میں زاروقطار رو رہا ہوں۔ اتنے میں خواب میں ہی مجھے ایک انتہائی پرنور باریش چہرہ نظر آیا۔ ایسا حسین وجمیل چہرہ میں نے زندگی میں کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس شخصیت نے مجھ سے پوچھا کہ آپ رو کیوں رہے ہو۔ میں نے روتے ہوئے جواباً عرض کیا کہ میری جو حالت ہے، کیا یہ ہنسنے کے قابل ہے؟...... میرا جواب سن کر اس چہرے پر بڑی خوبصورت مسکراہٹ جگمگائی اور پھر انہوں نے میرے سر پر اپنا ہاتھ پھیرنا شروع کردیا۔ پھر مجھے کہا کہ: ’’تمہاری بیماری ختم ہوجائے گی۔ آئندہ کوئی دوائی استعمال نہ کرنا اور اب فرمانبردار ہو جاؤ‘‘ اس کے ساتھ ہی میری آنکھ کھل گئی اور میرے دل میں پہلا خیال یہ آیا کہ اب مجھے تائب ہوجانا چاہئے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ وہ دن اور آج کا دن، مجھے دوبارہ کبھی خارش کی تکلیف نہیں ہوئی۔ میں نے تمام دوائیں اور کریمیں پھینک دیں۔ اب کبھی اسکن الرجی کے لئے دوا استعمال نہیں کی۔ یہ ۲۰۰۶ء کی بات ہے۔

قادیانی جماعت نے میری بیٹی کو اغوا کرلیا:

’’جب قادیانی جماعت کے کچھ سرکردہ لوگوں کی اخلاقیات سے گری ہوئی حرکتوں کے متعلق میرے خط کے جواب میں امیر جماعت احمدیہ پاکستان مرزا خورشید نے مجھے پاگل قرار دیا تو یہ بات میرے لئے کسی شاک سے کم نہ تھی۔ میں کئی روز تک اس صدمے سے باہر نہ نکل سکا۔ کیونکہ اپنی بہترین کارکردگی کی وجہ سے میں جماعت کے اعلیٰ ترین حلقوں میں بے حد پسند کیا جاتا تھا۔

منظور وٹو کا والد اور سلمان تاثیر:

مجھ پر جماعتی قیادت کے اعتماد کا یہ عالم تھا کہ سابق وزیراعلیٰ پنجاب میاں منظور وٹو کے والد نے فضل عمر ہسپتال چناب نگر میں جب زندگی کی آخری سانس لی تو اس وقت ان کا سر میری گود میں تھا۔ کیونکہ وہ جتنے دن ہسپتال میں زیر علاج رہے ان کی دیکھ بھال اور خدمت

کے لئے جماعت نے مجھے ان کے ساتھ متعین کئے رکھا۔ سابق گورنر پنجاب سلمان تاثیر جب ابھی گورنر نہیں بنے تھے اس وقت بھی جماعت کے اعلیٰ سطحی وفود مختلف درپیش مسائل پر تبادلہ خیال کے لئے اکثر ان سے ملاقاتیں کیا کرتے اور سلمان تاثیر ان مسائل کے حل کے لئے جماعت کی ہر طرح سے معاونت کیا کرتے تھے۔ اس طرح کے کئی وفود میں، میں بھی شامل رہا اور مجھے متعدد بار سلمان تاثیر سے ملاقات اور ان کے ساتھ کھانا کھانے کا موقع ملا۔ لیکن آج جب میں نے کچھ لوگوں کی اخلاقی گراوٹ کی طرف انگلی اٹھائی تو جماعت کی قیادت کی نظر میں پاگل ٹھہرا۔ اس صورتحال کی وجہ سے اپنے کام سے میرا دل اچاٹ ہوگیا اور میں از خود کو جماعت چھوڑنے کے لئے ذہنی طور پر تیار کرنے لگا۔ اس بات کا تو مجھے بھی یقین تھا کہ اگر جماعت کا امیر ہی میری بات پر توجہ نہیں دے رہا تو ایک عام قادیانی میری بات پر کیسے یقین کرے گا۔ اس لئے میں نے مربی کی ذمہ داری سے جان چھڑانے کے لئے بھی سوچ بچار شروع کر دی۔ اسی سلسلے میں پہلا قدم یہ اٹھایا کہ جماعت سے تین سال کی رخصت مانگی، جو Without Pay کی شرط کے ساتھ منظور کر لی گئی۔ چھٹی منظور ہوتے ہی میں نجی دورے پر ملائشیا چلا گیا اور پھر ۲۰۰۳ء سے ۲۰۰۵ء تک میں ملائشیا، سنگاپور، تھائی لینڈ اور سری لنکا میں رہا۔ اس دوران زندگی کی گاڑی چلانے کے لئے مختلف مزدوریاں بھی کیں۔ اصولاً بیرون ملک سے واپسی کے بعد مجھے دوبارہ مربی کی ڈیوٹی جوائن کرنی چاہئے تھی۔ لیکن میں چونکہ یہ کام چھوڑنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ اس لئے اپنی ڈیوٹی پر واپس جانے کی بجائے نوکری کی تلاش شروع کر دی۔ چند روز بعد ہی مجھے ہومیو پیتھک ادویات کی ڈسٹری بیوشن کمپنی ''کیور یٹو ہومیو پیتھک'' میں جاب مل گئی۔ جس کے مالک موجودہ ناظر امور عامہ سلیم الدین کے برادر نسبتی راجہ رشید احمد رشدی ہیں۔ یہ صاحب اپنے آپ کو رشدی کہلوا کر بہت خوش ہوتے ہیں۔ میں نے یہاں کام شروع کر دیا اور دوسری طرف جماعت نے ڈیوٹی پر واپس پہنچنے کا تقاضا شروع کر دیا۔ اس سلسلے میں مجھے جماعت کی طرف سے متعدد بار تنبیہ بھی کی گئی اور بطور مربی کام کرنے کا حکم دیا گیا۔ لیکن جب میری طرف سے کوئی مثبت جواب نہ ملا تو جماعت نے مجھے مربی کی ذمہ داری سے فارغ کرتے ہوئے تمام میڈیکل کارڈرز، پاسپورٹ اور دیگر ضروری کاغذات مجھ سے واپس لے لئے۔ اس کے ساتھ ہی ''کیور یٹو ہومیو پیتھک'' کی نوکری سے بھی مجھے جواب مل گیا۔ اب حالت یہ ہوگئی کہ نئی نکور لینڈ کروزر پر گھومنے والا نذیر اپنا گھر چلانے کے لئے رکشہ چلانے پر مجبور ہوگیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی میں یہ سوچ سوچ کر خوش ہوتا رہا کہ میں تو جماعت اور مربی کی ذمہ داری سے الگ ہونے کے بہانے ڈھونڈ رہا تھا۔ چلو اچھا ہوا کہ جماعت نے خود ہی میری جان چھوڑ دی۔ لیکن یہ میری خوش فہمی تھی۔ کیونکہ جماعت احمدیہ تو قیادت سے اختلاف رائے کی جرأت کرنے والے کسی عام قادیانی کو معاف نہیں کرتی۔ یہاں تو لاکھوں روپے صرف کر کے تیار کیا جانے والا ایک مربی جماعت سے بغاوت کی جرأت کر رہا تھا۔ جماعت اسے ٹھنڈے پیٹوں کیسے برداشت کر لیتی۔

چونکہ میں کاروباری ذہن کا مالک ہوں۔ اس لئے چند روز ادھر ادھر چھوٹی موٹی مزدوری کرنے کے بعد میں نے کوئی کاروبار کرنے کا سوچا۔ اب میں ایسا کاروبار تو کر نہیں سکتا تھا کہ جس کے لئے بھاری سرمایہ انویسٹ کرنا پڑے کہ سرمایہ کہاں سے لاتا۔ البتہ بات کرنے کا سلیقہ بھی تھا اور خوش اخلاقی کا دس سالہ تجربہ بھی تھا۔ میں نے ان دونوں صلاحیتوں سے کام لینے کا فیصلہ کیا اور چنیوٹ میں بطور مڈل مین گنے کی ٹھیکیداری شروع کر دی۔ اللہ نے برکت دی اور میرا کام چل نکلا۔ اسی دوران میرے اندر ایک اور تبدیلی بھی آئی۔ اگرچہ میں اسکن الرجی سے شفایابی والا خواب دیکھنے کے بعد دل سے اسلام کی حقانیت پر ایمان لا چکا تھا۔ لیکن ابھی علی الاعلان قادیانیت سے تائب نہیں ہوا تھا۔ البتہ جماعت سے میں نے عملاً علیحدگی اختیار کر لی تھی۔ چناب نگر میں رہتے ہوئے بھی تو میں جماعت کی مذہبی تقریبات میں شرکت کرتا اور نہ ہی جماعت کو چندہ دیتا۔ علاقے کے مسلمانوں کے ساتھ میرا اٹھنا بیٹھنا زیادہ ہوگیا۔ بلکہ میں اکثر ان کی مسجد میں بھی چلا

جاتا۔ جماعت میری سرگرمیوں کو واچ کر رہی تھی۔ اس کا پتہ مجھے ایسے چلا کہ جب ایک روز مجھے صدر دفتر عمومی طلب کر کے کہا گیا کہ: ’’آپ کی حرکات ٹھیک نہیں ہیں۔ آپ اس پر توجہ دیں۔ ورنہ آپ کو اس کے سنگین نتائج بھگتنا پڑ سکتے ہیں۔‘‘ میں نے اس دھمکی کا جواب اس طرح دیا کہ چناب نگر والا گھر چھوڑ کر قریبی پہاڑی کے دامن میں سرکاری اراضی پر ایک کچا کمرہ بنایا اور بیوی کے ہمراہ وہاں رہنے لگا اور پوری توجہ اپنے کاروبار پر مرکوز کر دی۔‘‘

’’وہ ۷؍جنوری ۲۰۰۷ء کی صبح تھی۔ گھڑی غالباً سات بج کر چالیس منٹ بجا رہی تھی۔ میں اپنی چھ سالہ بیٹی عروسہ نذیر کو راجیکی روڈ پر واقع اس کے سکول ’’ٹوئنکل اسٹار اکیڈمی‘‘ چھوڑنے کے لئے گھر سے نکلا۔ ہم باپ بیٹی موٹر سائیکل پر جا رہے تھے۔ جب راجیکی روڈ پر چڑھے تو پیچھے سے آنے والی ایک ۸۶ ماڈل کی کرولا کار میں سے کسی نے آواز دی۔ ’’ٹھیکیدار صاحب ذرا رکنا۔‘‘ میں سمجھا کہ شاید کوئی مقامی زمیندار ہے جو گنے کی فصل کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے موٹر سائیکل روک لی۔ میرے رکتے ہی کار میں سے تین نامعلوم مسلح افراد نکلے۔ انہوں نے مجھ سے میری بیٹی اور موٹر سائیکل چھینی، میری جیب میں موجود تین ہزار روپے نکالے اور چلتے بنے۔ میں نے تھانہ چناب نگر اطلاع دی تو پولیس نے بچی کی بازیابی کے لئے کوششیں شروع کر دیں۔ چند روز گزر گئے۔ لیکن بچی نہ مل سکی۔ اسی دوران نامعلوم نمبرز سے مجھے کالیں آنے لگیں۔ لیکن حیرت کی بات یہ تھی کہ کال اس وقت آتی جب میں تھانے آتا۔ تھانے سے باہر نکلتے ہی میرا موبائل فون بجنے لگتا اور کسی نامعلوم نمبر سے کال کرنے والا شخص مجھے کہتا، ’’تھانے سے ہو آئے ہو، اچھی بات ہے۔ لیکن کیا اس طرح تمہیں تمہاری بیٹی مل جائے گی۔ تم نے بہت کاروبار کر لیا ہے۔ اب اگر اپنی بیٹی کو زندہ دیکھنا چاہتے ہو تو اس میں سے ہمارا بھی کچھ حصہ نکالو۔‘‘ وہ لوگ چند روز تک اسی طرح میرے ساتھ آنکھ مچولی کھیلتے رہے اور پھر ایک روز انہوں نے مجھ سے بیٹی کے بدلے ۵۰ لاکھ تاوان مانگ لیا۔ میرے منت سماجت کرنے پر ۲۰ لاکھ روپے میں معاملہ طے ہوا۔ لیکن میرے لئے یہ بھی بہت بڑی رقم تھی۔ میں اتنے پیسے کہاں سے لاتا۔ چونکہ گنے کا سیزن چل رہا تھا۔ کئی زمینداروں کے بل میرے پاس پڑے تھے۔ میں نے انہیں منت سماجت کر کے اس بات پر راضی کیا کہ اگر وہ مجھے اپنی رقم استعمال کرنے کی اجازت دیں تو انہیں میں چند روز ٹھہر کر ادائیگی کر دوں گا۔ کچھ قریبی دوستوں سے ادھار پیسے پکڑے اور اس طرح کر کرا کے ۲۰ لاکھ روپے جمع کئے۔ اغواکاروں نے تاوان کی ادائیگی کے لئے مجھے رات ایک بجے فیصل آباد کے علاقے ستیانہ بنگلہ میں جھامرہ روڈ پر واقع چک نمبر ۲۳۸ گ۔ب شیرکا، کے قریب گزرنے والی نہر کے پل پر بلایا۔ تاوان وصول کرنے کے بعد انہوں نے مجھ سے کہا کہ اگلے روز دوپہر کے وقت چناب نگر ریلوے اسٹیشن پر آنے والی ایک ٹرین کے ڈبے سے مجھے میری بیٹی مل جائے گی۔ اگلے روز ایسا ہی ہوا اور چھ روز بعد مجھے میری بیٹی مل گئی۔ بچی بازیاب ہوتے ہی چناب نگر کی پولیس حرکت میں آئی اور مجھے میرے گھر سے اٹھا کر تھانہ چناب نگر کی حوالات میں بند کر دیا۔ مجھ پر میری ہی بیٹی کو اغوا کرانے کا الزام تھا۔ اس روز پہلی بار مجھے محسوس ہوا کہ جماعت نے مجھے سبق سکھانے کا فیصلہ کر لیا ہے اور اب آزمائش کا دور شروع ہونے والا ہے۔‘‘

قادیانی رہنماؤں کی ایماء پر تھانے میں بدترین تشدد کیا گیا:

’’بیٹی کی بازیابی کے بعد اگلے تین روز تک مجھے جماعت احمدیہ کے دفتر عمومی بلوایا جاتا رہا۔ جہاں دفتر عمومی کا کارخاص ناصر بلوچ مجھے یہ دھمکی آمیز پیغام دیتا کہ ’’آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اب بھی وقت ہے کہ تم سدھر جاؤ۔‘‘ لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ ان کی تین روزہ ’’نصیحت‘‘ کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہوا تو اگلے ہی روز مجھے اپنے گھر سے اٹھا کر تھانہ چناب نگر کی حوالات میں پہنچا دیا گیا۔ ساری شام اسی ادھیڑ بن میں گزری کہ مجھے کس الزام کے تحت یہاں لایا گیا ہے۔ جب گھڑی نے رات کے گیارہ بجائے تو ایک اہلکار مجھے حوالات سے نکال

کر تھانے کے ایک الگ کمرے میں لے گیا۔ کمرے میں قدم رکھتے ہی میں نے دیکھا کہ صدر دفتر عمومی اللہ بخش صادق، قادیانی نواز ڈی. ایس. پی سعید اختر تتلہ، مقامی ایس. ایچ. او یاسر پنسوتہ، چوکی انچارج چوہدری اصغر، صدر محلّہ باب الابواب نذیر احمد شیشے والا اور ناصر بلوچ سامنے ہی کرسیوں پر ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے بیٹھے تھے۔ ان لوگوں نے مجھ سے مطالبہ کیا کہ میں تحریری طور پر یہ الزام قبول کروں کہ میری بیٹی کا اغوا ایک خودساختہ ڈرامہ تھا اور میں نے اسے خود اغوا کرایا تھا۔ میں نے یہ سب لکھ کر دینے سے انکار کر دیا۔ میرا انکار سنتے ہی میرے اردگرد کھڑے پولیس اہلکار مجھے پر پل پڑے۔ انہوں نے مجھے مکمل طور پر برہنہ کرنے کے بعد الٹا لٹایا اور چھتر ول شروع کر دی۔ ایک اہلکار با آواز بلند گنتی کر رہا تھا اور باقی مجھے مار رہے تھے۔ انہوں نے گن کر مجھے ۱۰۰ لتر مارے۔ ۴۰ کے بعد میں درد اور تکلیف سے قدرے بے نیاز ہوگیا۔ گنتی پوری ہونے کے بعد انہوں نے مجھے ڈنڈا ڈولی کرتے ہوئے اٹھایا اور لا کر حوالات میں پھینک دیا۔ میری حالت دیکھ کر وہاں بند دیگر حوالاتی بھی سہم گئے۔ ہمارے علاقے کا نامی گرامی چور ''یارو موچی'' بھی اس وقت حوالات میں بند تھا۔ اس نے میرا سارا جسم دبایا، سنتری سے کہہ سن کر تھوڑا سا تیل منگوایا اور مجھے مالش کی۔ دو ڈھائی گھنٹے بعد میرے حواس بحال ہوئے اور میں اٹھ کر بیٹھنے کے قابل ہوا۔ لیکن یہ تو ابھی ابتداء تھی۔ مجھے چار روز تک حوالات میں بند رکھا گیا۔ اس دوران پولیس نے مجھ پر تشدد کا ہر حربہ آزمایا۔ وہ بار بار مجھے منجی (چارپائی) پر چڑھاتے تھے۔ چارپائی الٹی کر کے وہ میرے ہاتھ پاؤں چاروں پایوں کے ساتھ باندھ کر چارپائی سیدھی کر دیتے۔ ہاتھ پاؤں بندھے ہونے کی وجہ سے سارا زور میرے جسم پر پڑتا تو مجھے ایسے لگتا کہ میرے جسم کا ایک ایک جوڑ الگ ہو رہا ہے۔ یہ اس قدر تکلیف دہ عمل تھا کہ میں چند منٹ ہی برداشت کر پاتا۔ ان چار دنوں میں بار بار میرے جسم کو سگریٹوں سے جلایا جاتا رہا۔ لوہے کے سریے کو آگ میں گرم کر کے میری پنڈلیوں کو داغا جاتا۔ جس کے نشان اب تک موجود ہیں۔ میری رانوں پر رولر پھیرا جاتا۔ جس کے باعث میری چیخوں سے سارا تھانہ گونج اٹھتا۔ لیکن مجھ پر تشدد کرنے والے میری چیخ وپکار سے محظوظ ہوتے اور ان کا ایک ہی مطالبہ ہوتا کہ میں اپنی جان بخشی چاہتا ہوں تو انہیں لکھ کر دوں کہ اپنی بیٹی کے اغوا کا ذمہ دار میں خود ہوں۔ لیکن اس قدر مار کھانے کے بعد بھی میں یہ الزام قبول نہ کر سکا۔ یارو موچی مجھے کہتا تھا کہ ''پولیس کے تشدد کو سب سے زیادہ چور برداشت کرتا ہے، کیونکہ وہ مار کھانے کا عادی ہوتا ہے۔ لیکن جتنا تشدد تم پر ہوا ہے اگر مجھ پر ہوتا تو شاید میں بھی برداشت نہ کر پاتا۔'' دراصل یارو موچی اصل بات سے واقف نہیں تھا کہ مجھ پر یہ تشدد کیوں ہو رہا تھا۔ بیٹی کے اغوا کا الزام تو محض ایک بہانہ تھا۔ اصل جرم تو جماعت احمدیہ سے میری بغاوت تھی۔ میں چونکہ اصل معاملے سے بخوبی واقف تھا۔ اسی لئے پولیس کا ہر ستم میرا حوصلہ بڑھاتا رہا اور میں اپنے مؤقف میں مزید پختہ ہوتا چلا گیا۔ جماعت احمدیہ کے خلاف میرے دل میں نفرت بڑھتی رہی۔ اس دوران میری تذلیل کا بھی خوب انتظام کیا گیا۔ چناب نگر کے مختلف گھرانوں کے لوگ اپنے بچوں سمیت تھانہ چناب نگر آتے، مجھے حوالات میں بے یارومددگار پڑا دیکھ کر ہنستے مسکراتے، مجھ پر آوازے کستے، تمسخر اڑاتے اور مجھ پر باقاعدہ لعنت بھیج کر واپس چلے جاتے۔ کچھ ''خیرخواہ'' مجھے واپس لوٹ آنے اور ایک اطاعت گزار احمدی بن کر زندگی گزارنے کا ''مشورہ'' بھی دیتے۔ یہ ساری صورتحال میرے لئے انتہائی تکلیف دہ تھی۔ کیونکہ میرا تعلق ایک انتہائی بااثر قادیانی گھرانے سے تھا۔ میرے گھرانے کے اثرورسوخ کا اندازہ کرنے کے لئے یہ ایک مثال ہی کافی ہے کہ ۱۹۸۸ء میں میرے بڑے بھائی محمد رفیع کی جھنگ میں جوتوں کی دکان ہوا کرتی تھی۔ انہوں نے جوتے رکھنے والے کو شوکیس کے باہر شیشے پر کلمہ طیبہ کا اسٹیکر لگا رکھا تھا۔ چونکہ امتناع قادیانیت آرڈیننس ۱۹۸۴ء کے تحت یہ قانوناً جرم ہے۔ اس لئے کسی مقامی مسلمان کی شکایت پر ایک مجسٹریٹ نے ہماری دکان پر چھاپہ مارا۔ اس ''گستاخی'' پر میرے بڑے بھائی نے اس مجسٹریٹ کو بھرے بازار میں تھپڑ مارے تھے۔ پولیس بھائی کو تھانے لے گئی۔ ڈاکٹر عبدالسلام ان دنوں برطانیہ میں تھے۔ گھر والوں نے

ان سے رابطہ کیا۔ انہوں نے وہاں سے ایس. پی جھنگ کو فون کیا اور آدھے گھنٹے بعد پولیس میرے بھائی کو عزت واحترام کے ساتھ گھر چھوڑ گئی۔ اس گھرانے کا ایک چشم وچراغ آج بے بسی کے عالم میں تھانہ چناب نگر کی حوالات میں پڑا تھا۔ اپنی اس بے بسی پر اگرچہ میری آنکھیں بھیگ جاتیں۔ لیکن یہ سوچ کر دل کو اک گونا اطمینان بھی ہوتا کہ مجھ پر ہونے والے اس ظلم وتشدد کی وجہ میرا کسی اخلاقی جرم میں مبتلا ہونا نہیں ہے بلکہ مجھے جماعت احمدیہ سے بغاوت اور قادیانیت سے نفرت کے جرم میں اس آزمائش سے گزرنا پڑ رہا ہے۔ یہی وہ سوچ تھی جو مجھے پولیس کا تشدد برداشت کرنے کا حوصلہ دیتی تھی۔ حوالات میں گزرنے والے وہ چار دن انتہائی صبر آزما تھے۔ اس دوران مجھے بھوکا پیاسا رکھا گیا۔ دیگر حوالاتیوں کی روٹی میں سے جو چند ٹکڑے بچتے، میں انہیں پانی کے ساتھ نگل لیتا۔ سب سے زیادہ تکلیف دہ بات یہ تھی کہ مصیبت کی اس گھڑی میں میرے اپنوں نے بھی مجھ سے منہ موڑ لیا تھا۔ والدین، بہن، بھائی، اہلیہ اور سسرال والے مجھے چھوڑ کر جماعت کے ساتھ کھڑے ہوگئے۔ وہ سب میرے حالات سے مکمل طور پر باخبر تھے۔ لیکن اس کے باوجود وہ اس سارے معاملے سے لاتعلق رہے۔ انہوں نے پولیس سے کوئی رابطہ کیا نہ تھانے آکر مجھ سے ملنے کی کوشش کی۔ ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے میں ان کے لئے مرچکا ہوں۔ اس سے یہ بھی پتہ چلتا تھا کہ مجھ پر بیٹی کے اغوا کا الزام محض ایک فریب تھا۔ اصل معاملہ تو کچھ اور تھا۔ اسی لئے میرے گھر والوں حتیٰ کہ میری بیوی نے بھی میرے کیس میں کوئی دلچسپی نہ لی۔ بلکہ اس معاملہ سے لاتعلق رہ کر انہوں نے جماعت سے اپنی وفاداری کا ثبوت دیا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس وقت تک میں نے قادیانیت سے تائب ہونے اور اسلام قبول کرنے کا اعلان نہیں کیا تھا۔ صرف جماعت سے عملاً علیحدگی اختیار کی تھی۔ لیکن میرا یہ جرم بھی گھر والوں کے لئے قابل قبول تھا نہ جماعت احمدیہ کے لئے۔ اسی دوران میرے ایک وکیل دوست سید زید محسن کاظمی ایڈووکیٹ کو میرے حالات کی خبر ہوئی تو انہوں نے میری بازیابی کے لئے عدالتی بیلف کا پروگرام بنایا۔ کسی طرح چناب نگر پولیس کو بھی اس کی خبر ہوگئی تو انہوں نے فوری طور پر میرے خلاف اغوا کا جھوٹا مقدمہ درج کر کے اگلے روز ریمانڈ کے لئے مجھے ایڈیشنل سیشن جج چنیوٹ عقیل نذیر کی عدالت میں پیش کر دیا۔ میری اس وقت یہ حالت تھی کہ مجھ سے ٹھیک طرح سے چلا بھی نہیں جارہا تھا۔ میرے ساتھ آنے والے دو پولیس اہلکاروں نے مجھے بازوؤں سے پکڑ کر کٹہرے میں کھڑا کر دیا۔ جج صاحب نے میری طرف دیکھا اور مجھ سے کچھ پوچھا۔ میں چند ثانیے ان کی طرف دیکھتا رہا اور پھر ایک عجیب سی حرکت کی۔ میری اس حرکت پر جہاں جج صاحب کے چہرے پر غصے کے آثار نمودار ہوئے۔ وہیں مجھے عدالت لانے والے سب انسپکٹر اور دو سپاہیوں کے رنگ بھی فق ہوگئے اور میرے پیچھے کھڑے سب انسپکٹر نے بھری عدالت میں اوئے اوئے کرتے ہوئے میری گدّی پر ایک زوردار تھپڑ رسید کیا۔''

چناب نگر میں قادیانیت ترک کرنے والوں کا کوئی پرسان حال نہیں:

''جب مجھے ایڈیشنل سیشن جج چنیوٹ کی عدالت میں پیش کرنے کے لئے لے جایا جارہا تھا تو میں مسلسل یہی سوچ رہا تھا کہ میں عدالت میں اپنی بے گناہی کیسے ثابت کروں گا۔ پولیس کا مجھ پر سخت دباؤ تھا کہ میں عدالت میں پولیس تشدد کے متعلق یا پولیس کے خلاف ایک لفظ بھی نہ کہوں۔ ایس. ایچ. او تھانہ چناب نگر نے عدالت لے جانے کے لئے مجھے ڈبل ہتھکڑی لگائی اور ساتھ ہی یہ دھمکی بھی دی کہ ''یاد رکھنا، اگر تم نے ہمارے خلاف ایک لفظ بھی بولا تو واپس ہمارے پاس ہی آنا ہے۔'' پولیس کے بہیمانہ تشدد نے میرا دماغ اس قدر ماؤف کر دیا تھا کہ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ دنیا کو کیسے بتاؤں کہ ایک باپ اپنی ہی بیٹی کو کیسے اغوا کرسکتا ہے۔ اسی ادھیڑ بن میں مجھے عدالت کے کٹہرے میں پہنچا دیا گیا۔ میں جج صاحب کے سامنے کھڑا تھا اور وہ مجھ سے کچھ پوچھ رہے تھے۔ پھر نہ جانے میرے جی میں کیا آئی کہ میں نے یکدم نیچے سے اپنے آپ کو برہنہ کر دیا۔ میری اس حرکت پر فوری طور پر دوردعمل ظاہر ہوئے۔ پہلا یہ کہ جج صاحب کے چہرے پر غصے

کے آثار نمودار ہوئے۔ دوسرا میرے پیچھے کھڑے سب انسپکٹر کا میری گدّی پر زوردار تھپڑ پڑا۔ لیکن جیسے ہی جج صاحب کی نظر میرے نچلے حصے پر جلے ہوئے زخموں پر پڑی تو وہ ہکا بکّا رہ گئے۔ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ وہ معاملے کی تہہ تک پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے ایک کڑی نظر سے مجھے لانے والے پولیس اہلکاروں کی طرف دیکھا تو ان کے رنگ پھیکے پڑ گئے۔ اب صورتحال یہ تھی کہ کمرہ عدالت پہ سکوت طاری تھا۔ جج صاحب خاموش بیٹھے میری طرف دیکھ رہے تھے۔ میرا سر جھکا ہوا تھا۔ آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ لب کانپ رہے تھے۔ میں بہت کچھ کہنا چاہ رہا تھا لیکن لفظ میری زبان کا ساتھ نہیں دے رہے تھے۔ تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد جج صاحب نے میری دل جوئی کے لئے چند ہمدردانہ جملے کہے اور پھر مجھے کسی ڈر اور خوف کے بغیر اپنا مؤقف کھل کر عدالت کے سامنے بیان کرنے کا حکم دیا۔ اس پر میں نے جج صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ ”سرکار! میری سمجھ کے مطابق اگر کوئی باپ اپنی ہی بیٹی کے اغوا کا ڈرامہ رچائے تو اس کی تین وجوہات ہوسکتی ہیں۔ پہلی یہ کہ وہ اس ڈرامے سے کوئی ذاتی فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ دوسری یہ کہ اگر کسی کی اپنی بیوی یا سسرال والوں سے کوئی ناچاقی ہوتو وہ انہیں اذیت دینے کے لئے ایسی قبیح حرکت کرتا ہے۔ تیسری یہ کہ بعض لوگ اپنے دشمنوں کو جھوٹے مقدمے میں پھنسانے کے لئے بھی اس طرح کے ڈرامے رچاتے ہیں۔ لیکن میرے کیس میں یہ تینوں باتیں دکھائی نہیں دیتیں۔ میں اس ڈرامے سے کوئی ذاتی مفاد تو کیا حاصل کرتا، الٹا اغوا کاروں نے مجھ سے ۲۰ لاکھ روپے تاوان لیا اور یہ رقم بھی میں نے ادھر ادھر سے قرض لے کر پوری کی۔ میں ایک خوشگوار گھریلو زندگی بسر کررہا ہوں۔ میری اپنی بیوی سے کوئی ناچاقی ہے نہ سسرال والوں سے کوئی جھگڑا۔ تیسری بات یہ کہ میری کسی سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ نہ ہی میرا ایسا کوئی مخالف ہے جسے جھوٹے مقدمے میں پھنسانے کے لئے میں ایسی گھٹیا حرکت کروں۔“ جج صاحب نے میری بات اطمینان سے سنی اور پھر پولیس کی سرزنش کرتے ہوئے فوری طور پر میری باعزت رہائی کا حکم دے دیا۔ لیکن رہائی کے بعد بھی جماعت احمدیہ نے میرا پیچھا نہیں چھوڑا۔ مختلف ذرائع سے ملنے والی دھمکیوں کا سلسلہ تو جاری تھا ہی اس کے علاوہ بھی جماعت نے میرا حقہ پانی بند کرنے کی ہرممکن کوشش کی۔ میری اہلیہ تو اسی وقت مجھے ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر اپنے میکے چلی گئی تھی۔ جب پولیس نے مجھے بیٹی کے اغوا کے الزام میں گرفتار کیا تھا۔ میں نے دوبارہ چناب نگر میں رہائش اختیار کرنے کی کوشش کی تو جماعت کی طرف سے حکم جاری کیا گیا کہ کوئی بھی شخص مجھے اپنا گھر کرائے پر نہ دے۔ لہٰذا مجھے ایک مضافاتی آبادی میں رہائش اختیار کرنی پری۔ ۲۰ لاکھ روپے تاوان کی ادائیگی کے بعد گنے کی ٹھیکیداری تو کہیں پیچھے رہ گئی تھی۔ بلکہ اب تو اس بھاری رقم کی واپسی ہی میرے لئے سوہان روح بنی ہوئی تھی۔ دوسری جانب پیٹ کا دوزخ بھرنے کے لئے بھی کچھ نہ کچھ کرنا ضروری تھا۔ انہی دنوں میرے ایک غمگسار قادیانی دوست رفیق جٹ نے مجھے مظفر آباد میں نیلم جہلم پراجیکٹ کے بارے میں بتایا کہ اگر میں وہاں کوشش کروں تو مجھے کوئی چھوٹی موٹی نوکری مل سکتی ہے۔ میں نے رفیق جٹ کے مشورے پر عمل کیا تو مجھے وہاں باورچی کی نوکری مل گئی۔ وہاں گزرنے والے چند ماہ قدرے پرسکون تھے۔ لیکن پھر اچانک مجھے وہاں سے بھی نکلنا پڑا۔ اس کی وجہ یہ بنی کہ نیلم جہلم پراجیکٹ کے ہیڈ آفس لاہور سے لے کر مظفر آباد میں سائٹ تک غیرملکیوں کے علاوہ جو مقامی لوگ کام کررہے ہیں ان میں صرف دس فیصد مسلمان ہیں۔ جب کہ ۹۰ فیصد قادیانی ہیں۔ ابتداء میں تو انہوں نے میری خوب آؤ بھگت کی۔ لیکن جیسے ہی انہیں خبر ملی کہ میں جماعت احمدیہ سے بغاوت کے جرم میں آج کل زیرعتاب ہوں تو انہوں نے میرا ایسا ناطقہ بند کیا کہ مجبوراً مجھے وہاں سے نکلنا پڑا۔ واپس آکر میں نے دوبارہ رفیق جٹ سے رابطہ کیا۔ اس کی چناب نگر میں دودھ دہی کی دکان تھی اور وہ پہلے بھی کئی مواقع پر خاموشی سے میری مدد کرچکا تھا۔ ہم نے باہم مل کر کھیتی باڑی کرنے کا فیصلہ کیا۔ ہم نے چنیوٹ کے کچھ زمینداروں سے رابطہ کرکے ۱۱۲۲ ایکٹر زرعی اراضی ٹھیکے پر لی اور کام شروع کردیا۔ کچھ مسلمان دوستوں کی مہربانی سے ادھار پر ضروری زرعی آلات خریدے اور پہلی فصل اترتے ہی

ادائیگی کا وعدہ کیا۔ اس کے علاوہ تاوان والے ۲۰ لاکھ روپے کی واپسی کا تقاضا بھی اب بڑھنے لگا تھا۔ مجھے اس کی بھی فکر کھائے جارہی تھی۔ انہی حالات میں کھیتی باڑی شروع کی اور چاول کی فصل کاشت کی۔ اس دوران میرا سابقہ معمول دوبارہ بحال ہوگیا۔ مسلمان دوستوں سے تعلق پہلے سے زیادہ بڑھ گیا اور اب میں نے کھلے عام ان کی مساجد میں جانا شروع کردیا۔ جب فصل پک کر تیار ہوئی تو کٹائی کے دوران پہلے میرے والد فوت ہوئے اور پھر تین دن کے وقفے سے بڑے بھائی محمد رفیع بھی انتقال کر گئے۔ اگرچہ وہ لوگ مجھے چھوڑ چکے تھے۔ لیکن باپ اور بھائی کے انتقال پر صدمہ ایک فطری امر تھا۔ چند روز سخت پریشانی میں گزرے۔ اسی دوران رفیق جٹ نے فصل کی کٹائی مکمل کرائی اور تمام فصل غلہ منڈی چنیوٹ میں فروخت کرنے کے بعد خود ہی حساب کتاب کر کے مجھے اطلاع دی کہ ہماری چاول کی پہلی فصل ۶۵ لاکھ روپے کی ہوئی۔ جس میں سے میرے حصے میں ۳۵ لاکھ روپے آئے تھے۔ اس نے مجھے ۱۰ر دسمبر ۲۰۱۰ء کو ۳۵ لاکھ روپے کا چیک دیا اور کہا کہ اگلے ایک دو روز میں رقم میرے اکاؤنٹ میں منتقل ہو جائے گی۔ اس چیک کا نمبر **A11697458** تھا اور وہ یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ چناب نگر برانچ کا چیک تھا۔ جہاں رفیق جٹ نے اپنا کرنٹ اکاؤنٹ کھلوا رکھا تھا۔ جس کا نمبر **01013064** تھا۔ لیکن رقم میرے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر نہ ہوسکی۔ دو روز بعد بینک نے تحریری طور پر بتایا کہ مذکورہ اکاؤنٹ میں مطلوبہ رقم نہیں ہے۔ بعد میں مجھے کچھ ذرائع سے پتہ چلا کہ جب جماعت کو میری اور رفیق جٹ کی شراکت داری کا علم ہوا تو قادیانی ذمہ داران نے اسے دفتر طلب کر کے سخت سرزنش کی اور اس کے بعد نہ رقم میرے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر ہوئی اور نہ ہی رفیق جٹ چناب نگر میں دکھائی دیا۔ وہ وہاں سے ایسے غائب ہوا جیسے گدھے سے سر سے سینگ۔ اب اصولاً تو چیک ڈس آنر ہونے پر رفیق جٹ کے خلاف قانونی کارروائی ہونی چاہئے تھی۔ لیکن ایسا نہ ہوا۔ یہاں یہ بھی بتادوں کہ چناب نگر میں قادیانیت سے تائب ہوکر مسلمان ہونے والوں کا کوئی پرسان حال نہیں۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے ان پر ڈھائے جانے والے مظالم پر چناب نگر تھانے میں ان کی شنوائی اور دادرسی تو دور کی بات ہے الٹا پولیس انہیں اپنے مخصوص ہتھکنڈوں کے ذریعے واپس قادیانیت کی طرف لوٹ جانے پر مجبور کرتی ہے۔ اس کی ایک مثال ڈی.ایس.پی سعید اختر تتلہ ہے۔ جس نے مسلمان ہوتے ہوئے بھی قادیانیوں کے اشارے پر مجھے پر تشدد کرایا۔ اسی طرح جماعت کے مظالم کے خلاف کئی لوگوں کی درخواستیں اب بھی تھانہ چناب نگر میں پڑی ہوئی ہیں۔ لیکن ان پر کوئی عملدرآمد نہیں ہورہا۔ چیک ڈس آنر ہونے کی وجہ سے صورتحال یہ ہوئی کہ مجھ پر کم ازکم بیس پچیس لاکھ روپے کا قرضہ چڑھ گیا اور میری جیب میں پھوٹی کوڑی بھی نہیں تھی۔ مجبوراً مجھے چناب نگر چھوڑنا پڑا۔''

اسلام قبول کرنے والے تین نوجوانوں کو زندہ جلادیا گیا:

''چناب نگر میں جماعتی قیادت سے معمولی سا اختلاف کرنے والوں کا حقہ پانی تو بند کیا ہی جاتا ہے۔ لیکن جو لوگ قادیانیت پر لعنت بھیج کر دائرہ اسلام میں داخل ہوتے ہیں۔ انہیں ایسے ظالمانہ طریقے سے نمونہ عبرت بنایا جاتا ہے کہ دوبارہ کوئی ایسی جرأت نہ کرسکے۔ جب کہ مقامی پولیس ایسے جرائم کی مکمل طور پر پردہ پوشی کرتی ہے۔ اس کی ایک مثال ۲۰۱۱ء میں وقوع پذیر ہونے والا ایک واقعہ ہے۔ چناب نگر کے علاقے طاہر آباد کے رہائشی تین لڑکے احمد، ندیم اور حفیظ مسلمان ہوگئے۔ ان کی عمریں ۲۰ سے ۲۵ سال کے لگ بھگ تھیں۔ جماعت نے انہیں مختلف حیلوں بہانوں سے سمجھانے کی کافی کوشش کی۔ لیکن یہ تینوں نوجوان اپنے ایمان پر ڈٹے رہے۔ جب جماعت نے دیکھا کہ ان کی کوششیں رائیگاں جارہی ہیں تو پھر ایک روز نائب صدر دفتر عمومی ڈی.ایس.پی (ر) حمید اللہ قریشی کے بھائی سابق پولیس انسپکٹر بشیر بلاّ نے ان تینوں کو اپنے ڈیرے پر بلایا اور آخری بار سمجھانے کی کوشش کی۔ لیکن جب ان تینوں نے قادیانیت کی طرف واپس لوٹنے سے واضح انکار کردیا تو ان پر پیٹرول چھڑک کر تینوں کو زندہ جلادیا گیا۔ ان تینوں نوجوانوں کے ورثاء اپنے بچوں کے اس ظالمانہ قتل سے بخوبی واقف

تھے۔لیکن انہوں نے قادیانی ہونے کی وجہ سے جماعت احمدیہ سے وفاداری کا ثبوت دیتے ہوئے یا کسی خوف کے سبب قاتلوں کے خلاف کوئی قانونی کارروائی کرنے کی بجائے خاموشی اختیار کرلی۔ چندروز بعد اس واقعے کو حادثہ قرار دے کر فائل بند کردی گئی۔مقتولین کے ورثاء کی خاموشی سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ان تینوں ''باغی'' نوجوانوں کو زندہ جلائے جانے کا فیصلہ کہیں اور کیا گیا تھا۔بشیر بلاّ نے تو صرف اس فیصلے پر عملدرآمد کیا تھا۔ چناب نگر میں یہ معمول کی بات ہے کہ اگر کسی ''باغی'' کوٹھکانے لگایا جائے تو اولاً تو اس کے ورثاء کوئی قانونی کارروائی نہیں کرتے اور اگر معاملہ زیادہ بگڑ جائے یا میڈیا پر آجائے تو پھر پہلے ورثاء کی طرف سے مقدمہ درج کرایا جاتا ہے اور پھر چندروز بعد انہیں کچھ رقم بطور دیّت ادا کر کے صلح کرلی جاتی ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ چناب نگر میں رہنے والے سب لوگ یہ کام اپنی خوشی سے نہیں کرتے، بلکہ کئی مجبوریوں نے ان کے ہاتھ پاؤں باندھ رکھے ہیں اور وہ بہت سے کام اپنی مرضی کے برخلاف اور جماعت کی مرضی کے مطابق کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ جماعتی قیادت نے اپنی ''امت'' پر بے شمار چندے عائد کررکھے ہیں۔ جب میں جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم تھا۔اس وقت ہر قادیانی سے ۲۵ مختلف مدّات میں چندہ لیا جاتا تھا۔اب تو سنا ہے کہ جب سے مرزا مسرور نے خلافت سنبھالی ہے چندے کی کچھ مزید مدّات بڑھادی گئی ہیں۔ اسی طرح جولوگ چناب نگر میں رہائش اختیار کرتے ہیں انہیں وہاں زمین، جائیداد کے مالکانہ حقوق حاصل نہیں ہوتے۔ چناب نگر کا تمام رقبہ ۹۹ سالہ لیز پر جماعت احمدیہ کے نام ہے جو قادیانی وہاں اپنا گھر بنانا چاہے اس سے ایک فارم بھروا کر جماعت اسے سادہ کاغذ کی ایک چٹ پر پلاٹ کا الاٹی نمبر لکھ کر تھمادیتی ہے۔اس موقع پر خریدار سے یہ تحریری ضمانت لی جاتی ہے کہ وہ یہ زمین کسی غیر قادیانی کو کسی بھی صورت فروخت نہیں کرسکتا۔ اگر وہ کسی قادیانی کو بھی فروخت کرنا چاہے تو اس کے لئے بھی جماعت سے اجازت لینی پڑتی ہے۔ چونکہ چناب نگر میں کسی کے پاس بھی جائیداد کے مالکانہ حقوق نہیں۔ اس لئے بغاوت کرنے والوں کے گھر اور جائیداد پر جماعت کا قبضہ عام معمول ہے۔ پھر بغاوت کرنے والوں کو جذباتی طور پر بلیک میل کیا جاتا ہے۔اگر کسی باغی کے بچے چھوٹے ہوں تو جماعت وہ بچے چھین لیتی ہے۔اس کی ایک مثال میں خود ہوں۔ میری دو بیٹیاں سابقہ بیوی اپنے ساتھ لے گئی۔اب جماعت کی طرف سے مجھے ان سے ملنے کی قطعاً اجازت نہیں۔اسی طرح ہمارے ایک ساتھی شیخ زبیر انور ہیں۔جنہوں نے ۲۰۰۲ء میں اسلام قبول کیا۔ اس وقت ان کی اکلوتی بیٹی دوڈھائی سال کی تھی۔ وہ بچی ان سے چھین لی گئی۔ وہ گزشتہ بارہ سال سے اپنی بیٹی حاصل کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔لیکن ابھی تک انہیں کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ اب بھی اس سلسلے میں چنیوٹ کی ایک مقامی عدالت میں ان کا کیس چل رہا ہے۔''

شیخ زبیر انور کے قبول اسلام کی داستان:

محمد نذیر نے مزید بتایا کہ: ''شیخ زبیر انور کا بھی عجیب قصہ ہے۔اللہ نے ان کی ہدایت کے لئے کیا خوبصورت اسباب پیدا کئے۔ ایک ملاقات میں وہ مجھے بتارہے تھے کہ ان کا تعلق لاہور سے ہے۔ بعد ازاں چناب نگر منتقل ہوگئے۔ وہ پیدائشی قادیانی تھے اور ۳۸ برس تک قادیانیت سے وابستہ رہے۔ درس وتدریس کے شعبے سے وابستہ شیخ زبیر کا کسی گھریلو مسئلے پر بیوی سے جھگڑا ہوگیا۔ دفتر عمومی کی طرف سے انہیں اس جھگڑے میں ثالثی کا پیغام دیا گیا۔لیکن انہوں نے یہ کہہ کر دفتر آنے سے انکار کردیا کہ یہ ان کا گھریلو مسئلہ ہے۔ جماعت اس میں مداخلت نہ کرے۔ جماعت ان کے اس حرف انکار پر اس قدر تلملائی کہ چندروز بعد کچھ لڑکے زبردستی ان کے گھر میں داخل ہوئے اور انہیں اٹھا کر دفتر عمومی لے آئے۔ اس وقت دفتر عمومی کے انچارج میجر (ر) شاہد سعدی اور نائب صدر ڈی.ایس. پی (ر) حمید اللہ قریشی ہوا کرتے تھے۔ دفتر عمومی میں شیخ زبیر پر شدید تشدد ہوا اور انہیں وہاں چندروز تک محبوس رکھا گیا۔ اس دوران ان کے گھر پر قبضہ ہوا۔ اس سلسلے میں ان کی قادیانی بیوی نے جماعت کا بھرپور ساتھ دیا۔ پھر ایک روز انہیں شام کے وقت وہاں سے نکال کر ایک گاڑی میں بٹھایا گیا اور

چنیوٹ کے ایک چوک میں یہ کہہ کر اتار دیا گیا کہ دوبارہ چناب نگر کا رخ نہ کرنا۔ شیخ زبیر کے پاس اس وقت صرف تن کے کپڑے تھے۔ انہیں سمجھ نہیں آرہی تھی کہ رات کہاں گزاریں۔ اسی اثناء میں پاس سے گزرنے والے کسی مقامی آدمی نے انہیں قریب ہی واقع مولانا منظور احمد چنیوٹی کے مدرسے کی راہ دکھائی۔ وہ وہاں پہنچ گئے۔ اتفاقاً مولانا منظور احمد چنیوٹی ان دنوں چنیوٹ میں ہی قیام پذیر تھے اور اس وقت مدرسے میں موجود تھے۔ شیخ زبیر کی بپتا سننے کے بعد انہوں نے اپنے مدرسے میں ٹھہرنے کی اجازت دے دی۔ شیخ زبیر قریباً ڈیڑھ ماہ ان کے مدرسے میں مقیم رہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس دوران وہ جس بات سے سب سے زیادہ متاثر ہوئے وہ یہ تھی کہ مولانا منظور احمد چنیوٹی نے ایک بھی دن ان سے نفرت کا اظہار کیا نہ ہی انہیں قادیانیت چھوڑنے اور اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ بلکہ وہ جب بھی مولانا کی خدمت میں حاضر ہوتے تو وہ ان کے ساتھ انتہائی شفقت سے پیش آتے۔ چونکہ شیخ زبیر پڑھے لکھے آدمی ہیں۔ اس لئے وہ خودگاہے بگاہے مولانا چنیوٹی سے قادیانیت اور اسلام کے متعلق سوالات پوچھتے رہتے اور مولانا جواب دیتے جاتے۔ شیخ زبیر کا یہ کہنا ہے کہ مولانا منظور چنیوٹی کی صحبت میں گزرنے والے ان چند دنوں نے ہی ان کی کایا پلٹ دی اور وہ مسلمان ہوگئے۔ جب ان کے مسلمان ہونے کی اطلاع چناب نگر پہنچی تو جماعت نے انہیں پھر نشانے پر رکھ لیا۔ ۲۰۰۲ء، ۲۰۰۸ء اور ۲۰۰۹ء میں ان کے خلاف تین جھوٹے مقدمے درج کرائے گئے جن میں ان کی گرفتاری بھی ہوئی اور وہ مجموعی طور پر پانچ سال جیل میں بھی رہے۔ لیکن ان مظالم کے باوجود ثابت قدم رہے۔ تاہم اب بھی وہ اپنی بیٹی کے حصول کے لئے عدالتوں میں دھکے کھارہے ہیں۔ بچے چھیننے کے بعد باغیوں کے خلاف جو دوسرا بڑا حربہ استعمال کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر کسی کی جوان بیٹیاں شادی شدہ ہوں تو باپ کے مسلمان ہونے کی صورت میں بیٹیوں کو طلاقیں دلوادی جاتی ہیں۔ بلاشبہ یہ کسی باپ کے لئے بہت بڑا صدمہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ قادیانی کمیونٹی کو ہدایت کی جاتی ہے کہ ایسے لوگوں کا معاشی وسماجی بائیکاٹ کیا جائے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ اس طرح کے کئی تکلیف دہ مسائل بھی بے شمار قادیانیوں کے مسلمان ہونے میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔‘‘

قادیانی جماعت نے چناب نگر میں اپنا عدالتی نظام بنا رکھا ہے:

’’چناب نگر میں جماعت احمدیہ نے ریاست کے اندر ریاست قائم کر رکھی ہے۔ وہاں ان کا اپنا پولیس اور عدلیہ کا متوازی نظام ہے۔ دفتر امور عامہ تھانے اور دفتر عمومی پولیس چوکی کا درجہ رکھتے ہیں۔ جہاں باقاعدہ ٹارچر سیل بنے ہوئے ہیں۔ ان کا عدالتی نظام ایسے ہی ہے جس طرح ملک بھر میں عدالتی نظام کے چار درجے ہیں۔ سول کورٹ، سیشن کورٹ، ہائیکورٹ اور سپریم کورٹ۔ بالکل اسی طرح چناب نگر میں جماعت احمدیہ کے عدالتی نظام کے بھی چار درجے ہیں۔ قادیانی وکلا وہاں پیش ہوکر بحث میں حصہ لیتے ہیں۔ قادیانی جج چھٹی کے روز وہاں فرائض انجام دیتے ہیں اور آخری اپیل مرزا مسرور کے پاس کی جاتی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ چناب نگر میں انصاف نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ قادیانیوں کی ایک قابل ذکر تعداد ایسی ہے جو وہاں سے نکلنا چاہتی ہے۔ لیکن ان کی معاشی وسماجی مجبوریاں آڑے آرہی ہیں۔ میں پوری ذمہ داری سے یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ اگر آج حکومت چناب نگر کو اوپن سٹی قرار دیتے ہوئے وہاں کے مکینوں کو جائیداد کے مالکانہ حقوق اور جان ومال کا تحفظ فراہم کرے تو ۲۵ فیصد قادیانی ابھی مسلمان ہوجائیں گے۔ جماعت احمدیہ کی قیادت کی علمی قابلیت کا یہ حال ہے کہ ۱۹۹۹ء میں جب میری شادی ہوئی تو میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ میرا نکاح مرزا مسرور پڑھائیں۔ جو اس وقت ابھی خلیفہ نہیں بنے تھے۔ بلکہ ناظر اعلیٰ وامیر مقامی جماعت احمدیہ پاکستان تھے۔ میں نے جب ان کے پاس حاضر ہوکر نکاح پڑھانے کی درخواست کی تو وہ پریشان ہوگئے۔ تھوڑی دیر کچھ سوچتے رہے اور پھر بڑی سنجیدگی سے بولے۔ ’’آپ میری انگلی پکڑو اور مجھے جامعہ احمدیہ میں داخل کرا آؤ۔ پانچ سالہ کورس مکمل کرنے کے بعد میں آپ کا نکاح پڑھانے کے قابل ہوجاؤں گا۔‘‘ (ماہنامہ لولاک ملتان دسمبر ۲۰۱۴ء ص ۳۷ تا ۵۵)

دفتر ختم نبوت بھکر کا افتتاح

۱۸ر دسمبر ۲۰۱۴ء بعد از نماز مغرب بھکر چوک میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر کا افتتاح کیا گیا۔ افتتاحی تقریب میں جمعیت علماء اسلام کے رہنماؤں مولانا صفی اللہ، مولانا کفایت اللہ، مولانا عبدالغفور حقانی، معروف سیاسی وسماجی رہنما آفتاب احمد، ڈاکٹر عتیق الرحمٰن، قاری حمید احمد سمیت کئی ایک رہنماؤں اور جماعتی کارکنوں نے شرکت کی۔ جماعتی کارکنوں سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کرتے ہوئے بھکر میں ختم نبوت کے قیام کا خیر مقدم کیا اور کارکنوں سے درخواست کی کہ دفتر سے رابطہ رکھیں۔ مولانا حمزہ لقمان نوجوان عالم دین، متحرک وفعال مبلغ ہیں ان شاء اللہ العزیز! دفتر ضلع بھر میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھے گا۔ ان شاء اللہ العزیز قادیانیت کا بھرپور تعاقب جاری رکھا جائے گا۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶ تا ۲۲ر فروری ۲۰۱۵ء ص ۱۹)

چناب نگر میں ختم نبوت فری ڈسپنسری کا قیام تعارف وخصوصیات

۱...... اللہ کے فضل وکرم سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں ختم نبوت فری ڈسپنسری کا آغاز اکتوبر ۲۰۱۴ء سے ہو چکا ہے۔

۲...... ختم نبوت فری ڈسپنسری کی مکمل سرپرستی ودیکھ بھال ڈاکٹر محمد صولت نواز کر رہے ہیں۔

۳...... مختلف اوقات میں میڈیکل کیمپ اور آئی کیمپ وغیرہ کا بھی وسیع پیمانے پر اہتمام کیا جاتا ہے، جس میں الٹرا ساؤنڈ، بلڈ ٹیسٹ۔ ای.سی.جی وغیرہ کے ٹیسٹ کی مریضوں کو فری سہولت مہیا کی جاتی ہے اور ان کیمپوں کے لئے فیصل آباد، چنیوٹ کے ماہر ڈاکٹرز حضرات تشریف لاتے ہیں۔ صبح ۱۰ بجے سے شام مغرب تک بغیر کسی وقفہ کے مریضوں کے چیک اپ علاج وغیرہ میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں اور پانچ سو سے زائد مریض ان فری کیمپوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

۴...... ختم نبوت فری ڈسپنسری میں روزانہ ۳ بجے سے ۶ بجے تک مستقل ایک ڈاکٹر صاحب پابندی سے بیٹھتے ہیں جو فری میں مریضوں کو چیک کرتے اور نسخہ لکھ دیتے ہیں، ان کے ساتھ ایک کوالیفائیڈ ڈسپنسر بھی موجود رہتا ہے جو مریضوں کو تجویز شدہ نسخہ کے مطابق ادویات فراہم کرتا ہے۔ اگر مناسب سمجھتے ہیں تو فیصل آباد یا سرگودھا کے ماہرین ڈاکٹروں کی طرف رہنمائی کر دیتے ہیں یومیہ اس فری ڈسپنسری سے ساٹھ سے زائد مریض بحمداللہ فری علاج کراتے اور اللہ کے فضل وکرم سے شفایاب ہوتے ہیں۔

۵...... ان جملہ امور کی نگرانی اکابرین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کر رہے ہیں۔ مختلف اوقات میں وسیع پیمانے پر فری کیمپوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان دسمبر ۲۰۱۴ء ص بیک بیرون ٹائٹل)

فیصل آباد کے ایک قادیانی خاندان کا قبول اسلام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے رہنما مولانا سید خبیب احمد شاہ صاحب مدظلہ کے دست حق پرست پر فیصل آباد محلّہ نور پورہ کے جناب مدثر احمد اور وسیم احمد نے عرصہ ہوا کہ قادیانیت ترک کر کے اسلام قبول کر لیا تھا۔ اب معلوم ہوا کہ ان کی والدہ محترمہ نے بھی قادیانیت ترک کر کے اسلام قبول کر لیا ہے۔ ایک بھائی جوان سے علیحدہ ہے وہ رہ گیا ہے۔ اس کے لئے قارئین دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی قبول اسلام کی سعادت سے سرفراز فرمائیں۔ آمین! (ماہنامہ لولاک ملتان فروری ۲۰۱۴ء ص ۱۱)

شیخوپورہ میں تین قادیانیوں کا قبول اسلام

کچھ عرصہ پہلے کی بات ہے ضلع شیخوپورہ کی باڈی کا اجلاس جامعہ تعلیم القرآن میں زیرصدارت مولانا مشرف علی صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع شیخوپورہ منعقد ہوا۔ جس میں تمام شرکاء اجلاس کے متفقہ فیصلہ کے ساتھ یہ طے پایا کہ ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو قادیانیوں کو دعوت اسلام کا فریضہ سرانجام دے۔ مولانا مشرف صاحب نے ان حضرات پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی۔ مولانا ریاض احمد مبلغ ختم نبوت شیخوپورہ، ناظم جناب محمد اجمل صاحب، سید تجمل شاہ صاحب، ناظم نشرواشاعت شیخوپورہ اس کمیٹی نے دن رات ایک کر کے کوشش کی، جس کے نتیجہ میں یہ تینوں حضرات جن کا بڑے قادیانی تاجر حضرات میں شمار ہوتا تھا ان کو دعوت قبول اسلام دی گئی: جناب محمد حنیف، سکنہ طارق روڈ گلی نسیمیہ حوالدار شیخوپورہ۔ جناب ندیم اختر، سکنہ طارق روڈ گلی نسیمیہ حوالدار شیخوپورہ۔ جناب محمد شریف، سکنہ طارق روڈ گلی نسیمیہ حوالدار شیخوپورہ۔ مذکورہ بالا تینوں حضرات نے کئی علماء کرام اور دوسرے حضرات کی موجودگی میں قادیانیت پر لعنت بھیج کر دامن مصطفیٰ سے وابستہ ہوئے۔ اللہ رب العزت سے دعاء ہے کہ اللہ رب العزت ان کو اسلام پر استقامت نصیب فرمائے۔ آمین!

(ماہنامہ لولاک ملتان فروری ۲۰۱۴ء ص ۱۸)

قبول اسلام

محمد اجمل ولد محمد اسلم قوم راجپوت، محلّہ نصرت آباد چناب نگر۔ روزینہ بی بی زوجہ محمد اجمل، محلّہ نصرت آباد چناب نگر نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا غلام مصطفیٰ کے ہاتھ پر قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت دجل وفریب، شکوک وشبہات کا نام ہے۔ انہوں نے حلفیہ بیان میں کہا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے تمام دعاوی میں کذاب ودجال اور جھوٹا تھا۔ انہوں نے کہا کہ وہ قادیانی جماعت کے دونوں گروپوں کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ آئندہ ان کا قادیانیوں سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔

(ماہنامہ لولاک ملتان فروری ۲۰۱۴ء ص ۵۶)

قادیانی رینجر اہلکار کا قبول اسلام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کے مبلغ مولانا محمد قاسم رحمانی کی ۲۷؍فروری ۲۰۱۴ء کو قادیانی رینجر اہلکار عبدالغفور نامی ایک شخص سے گفتگو ہوئی۔ عبدالغفور نے رفع ونزول مسیح علیہ السلام، مہدی علیہ الرضوان اور خروج دجال سے متعلق اپنے چند شبہات پیش کئے۔ سیر حاصل گفتگو ہوئی۔ مولانا محمد قاسم رحمانی نے اشکالات رفع کئے اور تینوں موضوعات پر مسلمانوں کا مؤقف قرآن وحدیث کی روشنی میں پیش کیا۔

اس کے بعد مبلغ ختم نبوت مولانا محمد قاسم رحمانی نے حدیث کی کتاب مشکوٰۃ شریف کھولی اور یہ سب حدیثیں اس کو دکھادیں اور یہ کہا کہ یہ کتاب دنیا کے کسی کونے سے لیں گے تو یہ حدیثیں آپ کو مل جائیں گی۔ عبدالغفور آبدیدہ ہوکر کہنے لگا: ہمیں یہ حدیثیں نہیں بتائی گئیں۔ کہنے لگا: قرآن پاک اور حدیث پاک کی روشنی میں مجھے مسئلہ سمجھ آ گیا ہے۔ مجھے کلمہ پڑھا کر مسلمان کریں۔ اس موقع پر تمام حاضرین نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور نومسلم عبدالغفور کو مبارکباد دی۔ عبدالغفور نے مسلمانوں کو پیغام دیا کہ میرے خاندان کے لئے بھی دعاء کریں کہ وہ بھی مسلمان ہو جائیں۔ اس کے بعد مفتی صاحب نے دعاء کرائی۔ تمام دوستوں کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ اللہ تعالیٰ عبدالغفور کو استقامت عطا فرمائے۔ آمین!

(ماہنامہ لولاک ملتان مئی ۲۰۱۴ء ص ۴۹)

بدین میں ۶ قادیانیوں کا قبول اسلام

بدین کے ذیلی علاقے نیو دمبالو میں ۶ ر افراد مرزائیت چھوڑ کر حلقہ بگوش اسلام ہوگئے۔ بیت السلام ماتلی میں قبول اسلام کی تقریب منعقد ہوئی۔ نومسلم ''طاہر مشتاق'' نے اپنی اہلیہ اور چار بچوں سمیت مولانا قاری عبدالرشید، دارالعلوم حسینیہ شہداد پور کے دست حق پرست پر اسلام قبول کرلیا۔ تقریب میں مولانا قاری عبدالمجید کمبوہ صاحب منتظم ادارہ بیت السلام، قاری محمد یونس، مولانا محمد اسحاق صاحب اور دیگر مقامی علماء کرام اور عوام نے شرکت فرمائی۔ نومسلم گھرانے نے مسلمان ہونے پر غیر معمولی خوشی کا اظہار کیا اور عزم ظاہر کیا کہ زندگی ختم نبوت مشن کے لئے وقف کریں گے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان مئی ۲۰۱۴ء ص ۷)

لیہ کے ایک خاندان کا قبول اسلام

میاں مسعود احمد ولد میاں عبدالقیوم محلّہ فیض آباد لیہ نے مرزائیت سے توبہ کی اور سید مخدوم اویس علی چشتی کے ہاتھ پر بیعت کی۔ ضلع لیہ کے امیر مولانا محمد حسین اور ناظم مولانا قاری عبدالشکور نے ان سے ملاقات کی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے یقین دہانی کرائی کہ ان شاء اللہ تعالیٰ جماعت کی طرف سے آپ کی رہنمائی ہوتی رہے گی۔ بعدازاں ان کے لئے استقامت کی دعاء کی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۴ء ص ۳۴)

پیرمحل میں چھ افراد کا قبول اسلام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مبلغ مولانا محمد خبیب کے ہاتھ پر ۲۶ ر رمضان المبارک بروز جمعہ کو کچی آبادی پیرمحل ضلع ٹوبہ کی ایک مرزائی فیملی کے چھ افراد نے قادیانیت پر لعنت بھیج کر اسلام قبول کرلیا۔ جن میں ایک بیوہ، تین بچیاں اور دو بچے شامل ہیں۔ اس مبارک موقع پر پیرمحل میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ بعد نماز جمعہ ان نومسلمین کے لئے دین اسلام پر استقامت کی دعاء کی گئی۔

(ماہنامہ لولاک ملتان ستمبر ۲۰۱۴ء ص ۴۴)

لیہ میں جامع مسجد ختم نبوت کا سنگ بنیاد و ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ کے زیر اہتمام ۵ر جنوری ۲۰۱۴ء بعد نماز ظہر جامعہ اشرف المدارس لیہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کے سجادہ نشین مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب نے کی۔ کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی عبدالخالق، مولانا محمد حسین اور مولانا عبدالقادر ڈیروی نے خطاب کیا۔ محترم عزیز الرحمٰن شاہ نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ عصر کی نماز کے بعد جامع مسجد تاجدار ختم نبوت کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان اپریل ۲۰۱۴ء ص ۱۱)

ختم نبوت کانفرنس چوک اعظم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چوک اعظم کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس بمقام جامع مسجد سیدنا صدیق اکبر ۵ر جنوری ۲۰۱۴ء بعد نماز عشاء منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا خواجہ خلیل احمد صاحب نے کی۔ محترم جناب عزیز الرحمٰن شاہ نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید فاروقی، مولانا قاضی عبدالخالق، مولانا اللہ وسایا و دیگر علماء کرام نے کانفرنس سے خطاب کیا۔ چوک اعظم مجلس کے ذمہ دار حضرات، مولانا مفتی محمد یٰسین، محترم قاری ابوبکر، محترم عبدالرؤف نفیسی و دیگر حضرات نے بڑے احسن انداز میں کانفرنس کے انتظامات کئے ہوئے تھے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان اپریل ۲۰۱۴ء ص ۱۱)

کراچی کی تبلیغی رپورٹ

۵رجنوری بروز اتوار بعد نماز ظہر جامعہ اصحاب صفہ للبنات ظفر ٹاؤن لانڈھی میں منعقد ہوا، جس میں مولانا قاضی احسان احمد (مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) نے بیان کیا۔

دوسرا پروگرام: اسی روز بعد نماز عصر جامع مسجد شاہی ایف-ون شیر پاؤ کالونی لانڈھی میں منعقد ہوا، اس میں بھی مولانا قاضی احسان احمد نے مقامی حضرات سے خطاب کیا۔

تیسرا پروگرام: بعد نماز مغرب جامع مسجد مدینہ ظفر ٹاؤن میں حلقہ قذافی ٹاؤن، ظفر ٹاؤن اور گلشن عسکری کا ماہانہ اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت مولانا قاضی احسان احمد فرما رہے تھے۔ اس اجلاس میں مولانا مفتی محمد اسحاق مصطفیٰ (مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لانڈھی ملیر) مولانا مفتی امین الرحمٰن، مولانا مفتی عبدالحمید، مولانا عبداللہ، مولانا احمد، مولانا ضیاء الرحمٰن، حافظ عامر شاہ اور حلقے کے ذمہ داران وکارکنان نے شرکت کی۔

چوتھا پروگرام: ۹رجنوری بروز جمعرات بعد نماز مغرب جامع مسجد اقصیٰ سیکٹر ۱۷-بی شاہ لطیف ٹاؤن میں منعقد ہوا۔ مولانا احسن راجہ الحسینی نے سامعین کے سامنے سیرت النبی کے مختلف پہلوؤں پر بیان کیا۔

پانچواں پروگرام: ۱۰رجنوری بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب جامع مسجد مدینہ پورٹ قاسم حاضری گراؤنڈ ظفر ٹاؤن میں منعقد ہوا۔ اس میں مولانا عنایت اللہ قاضی (امیر جمعیت علماء اسلام (ف) یوسی فور نے بیان کیا۔

چھٹا پروگرام: ۱۱رجنوری بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد اصحاب صفہ اسٹیل ٹاؤن مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ (امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی) اور مولانا قاضی احسان احمد نے بیان کئے۔

ساتواں پروگرام: ۱۲رجنوری بروز اتوار بعد نماز مغرب جامع مسجد رشیدیہ گلستان سوسائٹی مرغی خانہ اسٹاپ قائد آباد میں منعقد ہوا۔ بیان مولانا محمد لائق شاہ (مدیر جامعہ اصحاب صفہ للبنات ظفر ٹاؤن) نے کیا۔

آٹھواں پروگرام: ۱۳رجنوری بروز پیر بعد نماز مغرب جامع مسجد صدیقیہ مین روڈ مجید کالونی میں منعقد ہوا۔ مولانا مفتی محمد اسحاق مصطفیٰ نے بیان کیا۔

نواں پروگرام: ۱۴رجنوری بروز منگل بعد نماز مغرب جامع مسجد محمد حاجی رحیم داد گوٹھ ملیر میں منعقد ہوا۔ مولانا مفتی ساجد محمود (استاد الحدیث جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن) نے بیان کیا۔

دسواں پروگرام: ۱۵رجنوری بروز بدھ بعد نماز مغرب جامع مسجد طیبہ بلال کالونی، گل احمد چورنگی میں منعقد ہوا۔ بیان مولانا احسن راجہ الحسینی نے کیا۔

گیارہواں پروگرام: ۱۷رجنوری بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب جامع مسجد اقصیٰ قذافی ٹاؤن میں منعقد ہوا۔ بیان مولانا احسان اللہ ٹکروی (امیر جمعیت علماء اسلام (ف) لانڈھی ٹاؤن) نے کیا۔

بارہواں پروگرام: ۱۸رجنوری بروز ہفتہ بعد نماز مغرب جامع مسجد عمر فاروق مسلم آباد کالونی میں منعقد ہوا، مولانا مفتی امین الرحمٰن جدون نے بیان کیا۔

تیرہواں پروگرام: ۲۰؍جنوری بروز پیر بعد نماز مغرب جامع مسجد توحید فیروں گلشن جدید میں منعقد ہوا۔ مولانا حسن ربانی نے بیان کیا۔

چودہواں پروگرام: ۲۱؍جنوری بروز منگل بعد نماز مغرب جامع مسجد محمودہ بھینس کالونی نمبر۱۰ میں منعقد ہوا۔ بیان مولانا نورالرحیم نے کیا۔

پندرھواں پروگرام: ۲۳؍جنوری بروز جمعرات بعد نماز مغرب جامع مسجد مدنی عبداللہ گوٹھ میں منعقد ہوا۔ مولانا طارق محمود قاسمی نے بیان کیا۔

سولہواں پروگرام: ۲۴؍جنوری بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب جامع مسجد ربانی سندھی گوٹھ پپری میں منعقد ہوا۔ مولانا مفتی مبشر ابراہیم نے بیان کیا۔

سترہواں پروگرام: ۲۵؍جنوری بروز ہفتہ بعد نماز مغرب جامع مسجد اقصیٰ نیو مظفر آباد کالونی میں منعقد ہوا۔ مولانا قاضی احسان احمد نے بیان کیا۔

اٹھارہواں پروگرام: ۶؍فروری بروز جمعرات بعد نماز مغرب جامع مسجد اقصیٰ سیکٹر ۱۷-بی شاہ لطیف ٹاؤن میں ماہانہ اصلاحی تربیتی نشست منعقد ہوئی۔ مولانا پیر محمد عمران نقشبندی نے بیان کیا۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی یکم تا ۷؍مارچ ۲۰۱۴ء ص ۲۵،۲۶)

ختم نبوت کانفرنس جام شورو

۹؍جنوری ۲۰۱۴ء کو عشاء کی نماز کے بعد منیٰ مسجد جام شورو پھاٹک میں ختم نبوت کانفرنس مولانا غلام شبیر کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ مفتی عبدالشہید، مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن ٹنڈو آدم، مولانا شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔

۱۰؍جنوری: خطبہ جمعہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مکی مسجد پٹھان کالونی میں دیا۔ لطیف آباد نمبر۴ میں بعد نماز عشاء جامع مسجد قاسم چھوٹی گٹی میں جلسہ سیرت النبی سے مولانا شجاع آبادی، مولانا توصیف احمد نے خطاب کیا۔

۱۱؍جنوری: مدرسہ دارارقم ریشم بازار کے مہتمم مولانا محمد رفیع، مولانا محمد احمد کی دعوت پر بنات اور خواتین کا جلسہ منعقد ہوا۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد گلشن زیل پاک سوسائٹی میں جلسہ ختم نبوت منعقد ہوا جس میں مولانا توصیف احمد، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی یکم تا ۷؍فروری ۲۰۱۴ء ص ۲۷)

سیرت النبی ﷺ پروگرام ضلع ڈی آئی خان

۱۰؍جنوری بروز جمعہ ظفر آباد ضلع ڈی.آئی.خان میں مولانا محمد اسلم صاحب کی مسجد میں سیرت النبی کے موضوع پر مولانا مدظلہ کا بیان ہوا، مغرب کے بعد مولانا محمد عنایت اللہ عثمانی کی مسجد میں پروگرام طے ہوا تھا۔ جس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا، اس مجلس کی صدارت مولانا محمد اسلم نفیس ضلع ڈی.آئی.خان کے نائب امیر عالمی مجلس فرما رہے تھے۔ اس میں خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد اسلم نفیس نے کہا کہ حضور ﷺ سب سے آخر میں ہیں اور مرتبے کے اعتبار سے سب سے شان والے ہیں، اس لیے کہ آپ ہی کی شان میں کہا گیا ہے ”ورفعنا لک ذکرک“ اس مجلس کا اختتام مولانا مفتی عبدالواحد قریشی مدظلہ کے مختصر بیان اور دعاء کے ساتھ ہوا۔

۱۱رجنوری بروز ہفتہ کو مولانا گل زمان صفدر صاحب کی مسجد، جامع مسجد مدنی چمن چوک میں پروگرام منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد گل زمان صفدر نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ مولانا محمد اسلم نفیس نے عقیدہ ختم نبوت پر بیان کیا۔

۱۲رجنوری بروز اتوار کو سرائے نورنگ میں عظیم الشان کانفرنس سیرت النبی ﷺ کے عنوان سے منعقد کی گئی، جس میں پشاور سے آئے ہوئے مہمان مولانا سید سجاد سبحان جو کہ مولانا مفتی فرید کے خلیفہ ہیں، تشریف لائے۔ جے. یو.آئی کے جوائنٹ سیکرٹری مولانا مفتی عبدالشکور اور دیگر رہنماؤں نے بھی خطاب کیا۔ اس پروگرام کی صدارت مدرسہ تعلیم الاسلام کے شیخ الحدیث مولانا سیف اللہ کر رہے تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عہدیداران مولانا سید ابراہیم ادہمی، مولانا عبدالغفار، مولانا مفتی ضیاء اللہ، مولانا محمد طیب طوفانی بھی شریک ہوئے۔

۱۳رجنوری بروز پیر کو بعد از نماز فجر ختم نبوت مسجد کمشنری بازار میں درس قرآن ہوا، بعد از نماز مغرب ماہڑہ میں مولانا عبدالغنی کی نگرانی میں جامع مسجد سیدنا ابوبکر صدیق میں پروگرام ہوا جو عشاء کی نماز تک جاری رہا۔

۱۴رجنوری بروز منگل کو نماز فجر کے بعد گشکوری کی جامع مسجد میں درس قرآن ہوا، بعد از نماز ظہر دھاوا کی تقویٰ مسجد میں پروگرام ہوا، نماز عصر سے نماز عشاء تک جامع مسجد ختم نبوت کمشنری بازار میں عظیم الشان سیرت النبی ﷺ کے عنوان سے کانفرنس ہوئی، جس میں ضلع کے تمام عہدیداران نے شرکت کی۔ انہوں نے سیرت النبی ﷺ کے تمام پروگرام کی کوریج بھی بہت اچھے انداز میں کی۔ اس کانفرنس میں مہمان خصوصی مولانا محمد اسلم نفیس لاہور مولانا مفتی عبدالواحد قریشی تھے۔ جنہوں نے حضور ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور فتنہ قادیانیت کا پردہ چاک کیا۔ انہوں نے حکومت وقت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو آئین کا پابند بنایا جائے اور چناب نگر کے اسکول وکالج قادیانیوں کو سپرد کرنا ایک بہت بڑے فتنے کا سبب بنے گا، بلکہ بدامنی اور انتشار کا باعث ہوگا، جب کہ ہمارا پیارا دیس اس کا متحمل نہیں ہے، لہٰذا اس فیصلے کو واپس لیا جائے۔

۱۵رجنوری بروز بدھ کو بعد از نماز مغرب مسجد الوحید ظفر آباد میں پروگرام کی صدارت مولانا پروفیسر قاری واحد بخش نے کی۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۲۳ تا ۲۸رفروری ۲۰۱۴ء ص۲۳)

چناب نگر میں جلسہ سیرت النبی ﷺ

۱۳رجنوری ۲۰۱۴ء بروز پیر بعد نماز عشاء جامع مسجد غلام محی الدین (چھنی قریشیاں) چناب نگر میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں مولانا محمد وسیم اسلم (مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر) اور مولانا غلام رسول دین پوری (صدر مدرس مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر) نے حضور اقدس ﷺ کی سیرت طیبہ اور عقیدہ ختم نبوت پر بیان کئے۔ حاضرین مجلس نے ہمہ تن گوش ہوکر بیانات سنے۔

۱۴رجنوری ۱۲رربیع الاوّل بروز منگل صبح ۹ بجے جامع مسجد بخاری چناب نگر سے مولانا غلام مصطفیٰ صاحب کی زیر قیادت مسلمانوں نے جلوس نکالا، چناب نگر کی مختلف جگہوں (مثلاً ایوان محمود، اقصیٰ چوک وغیرہ) پر مختلف علماء کرام نے بیان کئے۔ مولانا غلام مصطفیٰ صاحب نے کمیٹی کے سامنے مفصل ومدلل بیان کیا، جس میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی شرانگیزیوں کو وضاحت کے ساتھ بتایا اور پھر قادیانیوں کو دعوت اسلام پیش کی۔

۱۵رجنوری کو بعد نماز عشاء جامع مسجد ختم نبوت (واقع مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر) میں ایک عظیم الشان جلسہ سیرت النبی منعقد ہوا جس میں مولانا محمد وسیم اسلم، مولانا غلام مصطفیٰ صاحب اور مولانا قاری علیم الدین شاکر لاہور نے بیان کیا، جس میں سیرت کے مختلف پہلوؤں اور عقیدہ ختم نبوت کو بہت اچھے انداز میں بیان کیا گیا۔

۱۷؍جنوری بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن چناب نگر میں ۳۹واں عظیم الشان جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا، جس میں مولانا محمد وسیم اسلم، مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا عبدالشکور حقانی، مولانا غلام مصطفیٰ صاحب کے بیانات ہوئے۔ بیان میں حضور اقدس ﷺ کی سیرت، عقیدہ ختم نبوت، جامع مسجد محمدیہ کی بنیاد اور بانی کا تذکرہ اور ۱۹۷۴ء کی تاریخ پر جامع انداز میں گفتگو ہوئی۔ خطبہ اور نماز جمعہ کے فرائض مولانا غلام رسول دین پوری نے سرانجام دیئے۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵؍فروری ۲۰۱۴ء ص۲۱)

پانچ روزہ پروگرام کراچی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا نے گزشتہ دنوں کراچی کا بہت مختصر اور طوفانی دورہ کیا، جس کے دوران مختلف مقامات پر سیرت خاتم الانبیاء کانفرنسز سے خطابات بھی فرمائے، اس کی رپورٹ پیش خدمت ہے۔

۱۶؍جنوری بروز جمعرات: بعد نماز مغرب دفتر ختم نبوت (پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ) میں دینی وعصری تعلیمی اداروں کے طلباء اور عوام الناس سے تفصیلی بیان فرمایا۔ حافظ محمد اور حافظ عمران نے تلاوت کلام پاک کی سعادت حاصل کی۔

۱۷؍جنوری بروز جمعہ: جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب جامع مسجد یحییٰ حبیب بینک چورنگی میں فرمایا، جہاں مولانا محمد عمر صاحب زیدہ مجدہ نے پہلے سے حضرت کی تشریف آوری سے عوام الناس کو خوب آگاہ کررکھا تھا۔ چنانچہ بیان سے قبل ہی سامعین کی کثیر تعداد موجود تھی۔

بعد نماز عشاء جامع مسجد مدنیہ بلاک ۱۷، گلبرگ ٹاؤن میں بیان فرمایا۔

۱۸؍جنوری بروز ہفتہ: صبح نو بجے جامعہ معہد الخلیل الاسلامی بہادرآباد کے شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف مدنی، مفتی سلمان یٰسین مدظلہم اور دیگر رفقاء گرامی کی دعوت پر حضرت مدظلہ ان کے ادارہ میں تشریف لے گئے اور طلباء سے خطاب فرمایا۔

دوپہر میں مولانا اللہ وسایا سابق چیف جسٹس آف پاکستان جناب سعید الزماں صدیقی صاحب سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ کے ہمراہ سیّد انوار الحسن، مولانا محمد قاسم، مولانا محمد رضوان، مولانا قاضی احسان احمد، جناب طارق سمیع، مفتی سلمان یٰسین اور مولانا اشفاق بھی تھے۔ جناب صدیقی صاحب بڑے تپاک سے ملے اور اپنے ادارے کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ میری خواہش ہے کہ علماء کرام اور طلباء دین بھی قانون سازی کے میدان میں آگے آئیں اور امت کی راہنمائی کریں۔ حضرت مدظلہ نے ان کے جذبے اور کوششوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ آپ مخلوقِ خدا کی بڑی خدمت کررہے ہیں اور اس ملک میں انصاف کی فراہمی میں آپ کا کردار کلیدی رہا ہے۔ بعدازاں حضرت مدظلہ نے صدیقی صاحب کو ''قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ'' پر مشتمل کتابوں کا سیٹ پیش کیا اور اس کا پس منظر بیان کرتے ہوئے بتلایا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کئی مرحلوں سے گزرکر اسے حاصل کرکے پہلی بار شائع کردیا ہے۔ صدیقی صاحب نے اس پر بڑی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے مجلس کی خدمات کو سراہا۔

۱۸؍جنوری بروز ہفتہ بعد نماز مغرب سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس جامع مسجد حذیفہ سعید آباد نمبر۹ میں مولانا سعید الرحمٰن صاحب کی زیرنگرانی منعقد ہوئی، جس میں اہل علاقہ اور علماء کرام کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

۱۹؍جنوری بروز اتوار: صبح دس بجے کمیونٹی سینٹر نیول کالونی میں تحفظ ختم نبوت سیمینار منعقد کیا گیا، جس میں تلاوت کلام پاک اور حمد ونعت کے بعد مولانا عبدالحیٔ مطمئن نے سیمینار کی غرض وغایت سے شرکاء کو آگاہ کیا بعدازاں مولانا قاضی احسان احمد نے تقریباً آدھا

گھنٹہ ’’تحفظ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری‘‘ کے عنوان پر گفتگو کی بعدازاں مولانا اللہ وسایا نے تقریباً سوا گھنٹہ دفاع ناموس رسالت، تاج ختم نبوت کی حفاظت اور سیرت خاتم الانبیاء کے موضوع پر سیر حاصل گفتگو کی۔ بعد نماز ظہر جامع مسجد بلال اسکاوٴٹ کالونی نزد ختم نبوت چوک میں عظیم الشان کانفرنس مولانا عبدالسمیع رحیمی کی زیر نگرانی منعقد ہوئی۔ قاری فہیم نے تلاوت کلام پاک کی، حمد ونعت حافظ عبدالقادر نے پیش کی، جب کہ محمد بلال نے ترانۂ ختم نبوت: ’’ختم نبوت زندہ باد‘‘ پڑھا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا عبدالروٴف ادا کر رہے تھے۔

بعد نمازِ عصر مولانا مدظلہ جامع مسجد خاتم النّبیین (پوسٹ آفس سوسائٹی) تشریف لے گئے۔ آپ کے ہمراہ سیّد انوارالحسن، مفتی حبیب الرحمٰن لدھیانوی، مولانا عبدالروٴف اور دیگر تھے۔ مولانا لدھیانوی شہید، مفتی شامزئی شہید، مفتی محمد جمیل خان شہید، مولانا جلال پوری شہید اوران کے رفقائے کرام کی قبور پر حاضری دی اور ایصالِ ثواب کیا۔

بعد نماز عشاء دارالعلوم مدنیہ (جامع مسجد الاخوان) بلاک ۱۵، دستگیر سوسائٹی میں ایک پروگرام ترتیب دیا گیا جس میں مولانا تشریف لے گئے۔

<u>۲۰ر جنوری بروز پیر:</u> صبح ساڑھے نو بجے مدرسہ انوارالعلوم مہران ٹاوٴن میں طلباء سے خطاب میں علم کی افادیت پر بیان کرتے ہوئے طلباء کو تعلیم پر توجہ دینے کی تلقین کی اور مہران ٹاوٴن میں ایک جدید مسجد بنام خاتم النّبیین میں دعاء کے لئے جانا ہوا، نماز ظہر اور دعاء کی تقریب ہوئی مولانا محمد بلال نقشبندی اس مرکز کے روح رواں ہیں۔

بعد مغرب جامع مسجد باب رحمت (مدرسہ امام ابو یوسف شادمان ٹاوٴن)، مولانا سعید احمد جلال پوری شہید کا ادارہ ہے، یہاں مولانا اللہ وسایا نے طلباء اور عوام سے مختصر خطاب کیا۔

بعد نماز عشا جامع مسجد عثمان غنی بلاک ۲۲، شفیق کالونی میں کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں تلاوت کلام پاک قاری فاروق محمود نے کی، نعت طالب علم وقار احمد نے پڑھی جب کہ نظم ’’ختم نبوت زندہ باد‘‘ سجاد احمد نے پیش کی۔ راقم نے مختصر بیان کیا، اس کے بعد مولانا اللہ وسایا نے مفصل بیان کیا۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸ تا ۱۵ر فروری ۲۰۱۴ء ص ۲۱ تا ۲۳)

علماء ومشائخ سیمینار لکی مروت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کی طرف سے ۲۵ر جنوری ۲۰۱۴ء کو جامع مسجد مجیدی نورنگ میں ایک سیمینار کا انعقاد ہوا۔ ’’علماء ومشائخ تربیتی سیمینار‘‘ کے نام سے موسوم یہ پروگرام کافی حد تک نتیجہ خیز اور کامیاب رہا۔ مولانا مجاہدین، مولانا محمود الرحمٰن، مولانا مستقیم، مولانا طارق خالد اور دیگر علماء کرام کی قیادت میں وفود اور جماعتوں کی شکل میں لوگ شریک ہوئے۔ سیمینار کا آغاز لکی مروت کے جماعتی امیر حاجی امیر صالح خان کی صدارت میں قاری عبیدالرحمٰن کی تلاوت سے ہوا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد ابراہیم ادہمی نے انجام دیئے۔ مولانا عبدالرحیم، مولانا عبدالمتین، مولانا عابد کمال اور دیگر مقامی علماء کرام نے ردقادیانیت کے حوالے سے مفید گفتگو فرمائی۔ مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ اور ختم نبوت کے مشن کی اہمیت سامعین پر اجاگر فرمائی۔ سیمینار میں خصوصی خطاب مولانا اللہ وسایا کا تھا۔ ختم نبوت کے حوالے سے سلف کی قربانیوں کا حوالہ دے کر خلف کو اس کی اہمیت بتلادی۔ علماء کرام اور خصوصاً مدارس کے ذمہ داران کو اس بات کی ترغیب دی کہ طلباء کے درمیان روزانہ کم از کم ۱۰ منٹ ختم نبوت کے حوالے سے درس دیں۔

(ماہنامہ لولاک ملتان مارچ ۲۰۱۴ء ص ۱۴)

تحفظ ختم نبوت کانفرنس میانوالی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع میانوالی پپلاں کے زیراہتمام جامع مسجد مہاجرین میں ۲۶؍جنوری ۲۰۱۴ء بروز اتوار کو بعد نماز عشاء تحفظ ختم نبوت کے عنوان سے کانفرنس منعقد کی گئی، جس کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا، نعت رسول مقبول حافظ ابوبکر نے پیش کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع میانوالی کے مبلغ مولانا محمد اسلم نفیس نے اس پروگرام کی غرض وغایت اور عقیدہ ختم نبوت پر بیان کیا۔ اس کانفرنس کی صدارت صاحبزادہ مولانا خواجہ عزیز احمد مدظلہ نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کی۔ مہمان خصوصی مجاہد ختم نبوت مولانا نور محمد ہزاروی، مناظر اسلام مولانا مفتی شاہد مسعود تھے۔ مفتی صاحب نے اس موقع پر مقام نبوت پر تفصیلی گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ آقا دوجہاں، رحمت عالم ﷺ کے پسینہ مبارک سے خوشبو آتی تھی۔ آپ ﷺ جب آرام فرماتے تھے تو آپ کی آنکھ سوتی تھی جب کہ آپ کا قلب مبارک جاگتا تھا۔ میرے آقا ومولا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ حسن وجمال رکھتے تھے، کیونکہ نبی اپنی امت کے تمام افراد سے حسین ہوتا ہے، جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کا حال دیکھو کہ شکل وعقل کے اعتبار سے سب سے گھٹیا، دو آنکھوں میں سے ایک آنکھ نہیں، دو ہاتھوں میں سے ایک ہاتھ کام کا نہیں، پانی کا گلاس تک نہیں اٹھا سکتا تھا، اس پر دعویٰ ہے کہ میں بعینہ محمد رسول اللہ ﷺ ہوں۔

اس کانفرنس کا اختتام صاحبزادہ مولانا خواجہ عزیز احمد مدظلہ کی دعاء سے ہوا۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶تا۲۲؍مارچ ۲۰۱۴ء ص۲۲)

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورۂ ٹوبہ ٹیک سنگھ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے زیراہتمام ۶، ۷؍فروری ۲۰۱۴ء کو مختلف مقامات پر اجتماعات ہوئے۔ مرکزی خطیب مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تھے۔ اجتماعات ختم نبوت کورسز کے اختتامی تقریب کے طور پر تھے۔ مولانا شجاع آبادی نے کورسز کے شرکاء کو ختم نبوت مشن کی اہمیت بیان فرمائی۔ شرکاء کو کتب، لٹریچر اور انعامات دیئے۔ تحریک ختم نبوت میں عالمی مجلس کے کردار کو سامعین پر اجاگر کیا۔ موجودہ حالات کے پیش نظر اتحاد امت پر زور دیا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان مئی ۲۰۱۴ء ص۵۴)

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورہ جھنگ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی چار روزہ دورہ پر جھنگ تشریف لائے، جہاں آپ نے مختلف اجتماعات سے خطاب کیا۔

۷؍فروری ۲۰۱۴ء بعد نماز مغرب جامع مسجد ٹھنڈی جھنگ شہری میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس سے صاحبزادہ مولانا سید محمد زکریا شاہ اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔

۸؍فروری ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد شیخ لاہوری جھنگ صدر میں منعقدہ سہ روزہ ختم نبوت کورس کے اجتماع سے خطاب کیا۔

۹؍فروری بعد نماز فجر جامع مسجد اللہ والی سیٹلائٹ ٹاؤن میں بعنوان ’’عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت‘‘ پر درس قرآن دیا۔

۹؍فروری بعد نماز ظہر ٹھنڈی مسجد جھنگ سٹی میں منعقدہ تربیتی نشست سے خطاب کیا۔ بعد نماز عصر مولانا حکیم محمد یاسین مدظلہ رہنما جمعیت علماء اسلام (س) سے ملاقات کی اور اپنے تبلیغی دورہ کی رپورٹ بیان کی۔ حکیم صاحب نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس قسم کے کورس عام جلسوں سے زیادہ مفید ہیں۔ حکیم صاحب نے اپریل میں کورس رکھنے کی خواہش کا اظہار کیا۔

۹رفروری بعد نماز عشاء جامع مسجد شیخ لاہوری میں منعقدہ ختم نبوت کورس کو دوسری نشست سے خطاب کیا۔عنوان تھا امام مہدی کا ظہور، حضرت مسیح علیہ السلام کا نزول اور مرزا کے دعاوی سے تقابلی جائزہ، ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت کے عنوان پر خطاب کیا۔

جلسہ میں مولانا شجاع آبادی کے علاوہ حافظ غلام حسین، مولانا محمد سرور خان، قاری محمد اکرم اور دیگر علماء کرام نے خطاب کیا۔

۱۰رفروری بعد نماز عشاء جامع مسجد شیخ لاہوری میں منعقدہ سہ روزہ ردقادیانیت کورس کی آخری تقریب تھی، جس میں مولانا شجاع آبادی نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر لیکچر دیا۔

۱۱رفروری صبح کی نماز کے بعد جامع مسجد حق نواز جھنگ صدر میں بیان فرمایا۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی یکم تا ۱۷اپریل ۲۰۱۴ء ص۲۴)

مولانا شجاع آبادی کے شیخوپورہ میں دعوتی واصلاحی خطاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ۱۴رفروری ۲۰۱۴ء کو فاروق آباد میں گنبدوالی مسجد میں جمعۃ المبارک کا خطبہ دیا۔

مغرب کی نماز کے بعد جامع مسجد عائشہ جنڈیالہ شہرخان روڈ شیخوپورہ میں ختم نبوت کنونشن منعقد ہوا، جس میں جامع مسجد عیدگاہ کے خطیب مولانا ضیاء الرحمٰن اور جامعہ توحیدیہ کے خطیب مولانا قاری محمد رمضان اور شجاع آبادی نے خطاب کیا۔کنونشن کی صدارت قاری محمد الیاس ناظم اعلیٰ مجلس شیخوپورہ نے کی۔

۱۵رفروری صبح کی نماز کے بعد جامع مسجد ہاؤسنگ اسکیم میں مولانا شجاع آبادی نے ’’فتنوں کا تعاقب‘‘ کے عنوان پر درس دیا، جس میں تقریباً ایک سو سے زائد حضرات نے شرکت کی۔۱۱بجے قبل از دوپہر مولانا شجاع آبادی نے جامعہ فاروقیہ کے طلباء واساتذہ کرام سے خطاب کیا۔

۱۹رفروری کو بعد نماز عشاء جامع مسجد میاں شیر محمد شرق پورشریف میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت حافظ سلمان کنوینر مجلس شرق پور نے کی۔کانفرنس سے مولانا قاری غلام مصطفیٰ قاری کوٹ عبدالمالک، مولانا عزیزالرحمٰن ثانی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۲۳ تا ۳۱، مارچ ۲۰۱۴ء ص۲۶)

ختم نبوت کورس گوجرانوالہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالا کے زیراہتمام سہ روزہ ختم نبوت کورس مؤرخہ ۲۱، ۲۲، ۲۳رفروری ۲۰۱۴ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار جامع مسجد ختم نبوت المعروف مسجد شیر شاہ سوری نزد چمن شاہ قبرستان میں منعقد ہوا۔کورس کا دورانیہ نماز مغرب تا عشاء رکھا گیا۔کورس کے پہلے روز مولانا محمد عمر حیات نے اپنے عالمانہ مگر عام فہم انداز میں تحریکات ختم نبوت پر لیکچر دیا۔بعدازاں ضلعی مبلغ مولانا محمد عارف شامی نے قادیانیوں کے کفریہ عقائد کا دلائل کے ساتھ محاسبہ کیا۔آخر میں ضلعی نائب امیر مولانا قاری منیر احمد قادری نے دعاء کے ساتھ نشست کا اختتام کیا۔دوسرے روز مولانا زاہدالراشدی مدظلہ نے قادیانیوں کی عالمی سرگرمیوں اور ان کے سدباب کے عنوان پر مفصل لیکچر دیتے ہوئے فرمایا کہ قادیانیوں کو عالم کفر کی مکمل سرپرستی حاصل ہے اور وہی اس خودکاشتہ پودے کو پھل، پھول لگانے میں مصروف ہے۔لیکن اللہ جل شانہ کے فضل وکرم سے جب تک نبی ﷺ کے غلام زندہ ہیں۔ان کی تمام سرگرمیوں کے سامنے سد سکندری کا کردار ادا کرتے رہیں گے۔ان کے بعد مولانا داؤد احمد نے قادیانی ریشہ دوانیوں پر خوب روشنی ڈالی اور قادیانیوں کی طرف سے سادہ لوح مسلمانوں پر استعمال

کئے جانے والے داؤ پیچ کو واضح کیا۔ بعد ازاں مولانا عبدالقدوس قارن نے حیات مسیح علیہ السلام پر مدلل لیکچر دیا اور قادیانی اعتراضات کے جواب بھی دیئے۔ آخر میں دعاء کے ساتھ اس نشست کا اختتام کیا۔ تیسرے اور آخری روز مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے دفاع ختم نبوت کے عنوان پر لیکچر دیتے ہوئے فرمایا کہ دفاع ختم نبوت ہماری رگوں میں رچ بس چکا ہے اور اس کا دفاع زندگی کے آخری لمحات تک کرتے رہیں گے۔ آخری خطاب مولانا اللہ وسایا کا ہوا۔ انہوں نے سیرت امام مہدی علیہ الرضوان اور رد قادیانیت پر مفصل ومدلل بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی اس دنیا میں محمد عربی ﷺ کی دشمنی کی چلتی پھرتی تصویر ہیں اور دشمن رسول کا بائیکاٹ محبت نبی ﷺ کا تقاضا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر مرزا قادیانی کے پیروکار اسے چھوڑ کر محمد عربی ﷺ کی غلامی میں آ جائیں تو انہیں گلے لگا لیں گے۔ سہ روزہ ختم نبوت کورس میں چار سو سے زائد افراد شریک ہوئے۔ تمام شرکاء کورس کو سند اعزاز اور انعامات دیئے گئے۔ تقسیم اسناد وانعامات میں ضلعی ناظم قاری محمد یوسف عثمانی، پروفیسر حافظ محمد انور، سید احمد حسین زید، قاری منیر احمد قادری، قاری محمد انور خطیب جامع مسجد شیر شاہ سوری، مولانا قاری عبدالغفور آرائیں، شیخ احسان احمد خان، شاہجہان خان اور مولانا محمد عارف شامی نے شرکت کی۔ شرکاء کورس کے لئے باقاعدہ طعام کا انتظام کیا گیا تھا جس کا اہتمام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ چمن شاہ کے احباب حاجی گلستان خان اور ماسٹر فضل نور نے اپنی ٹیم کے ہمراہ کیا تھا۔ اختتامی کلمات اور دعاء ضلع گوجرانوالا کے امیر مولانا اشرف مجددی نے کرائی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان اپریل ۲۰۱۴ء ص ۵۵)

مولانا شجاع آبادی کے ڈیرہ غازی خان میں تبلیغی پروگرام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ایک روزہ تبلیغی دورہ پر ۲۶؍فروری ۲۰۱۴ء کو ڈیرہ غازی خان تشریف لائے۔

جامعہ فاروقیہ میں ۱۱ بجے صبح اقرأ خدام القرآن کے زیر تربیت ۱۶۰ اساتذہ کرام سے ''عقیدۂ ختم نبوت دین اسلام کی اساس'' کے عنوان پر خطاب کیا اور مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کے بطلان کو قرآن وسنت سے ثابت کیا۔

دارالقراء کوٹ ہیبت کے جلسہ سے خطاب

بعد نماز ظہر مدرسہ دارالقرأ کوٹ ہیبت میں مہتمم قاری محمد اسماعیل کی دعوت پر منعقدہ جلسہ سے مولانا محمد یوسف بہزاد، راقم الحروف اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ صدارت مولانا عبدالرحمٰن غفاری امیر مجلس ڈیرہ غازی خان نے کی۔ بعد نماز عصر جامع مسجد بلال چوک چورہٹہ میں درس قرآن کے اجتماع سے مولانا شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ مولانا عبدالرحمٰن غفاری نے خصوصی شرکت کی۔ بعد نماز مغرب، جامع مسجد الفرحان میں درس قرآن پاک دیا، درس میں مولانا عبدالعزیز خیر آبادی بھی شریک ہوئے۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۲۳ تا ۳۱؍مارچ ۲۰۱۴ء ص ۲۶، ۲۷)

مفکر ختم نبوت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کے تبلیغی وتنظیمی اسفار

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی جنرل سیکرٹری مفکر ختم نبوت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری صاحب دامت برکاتہم العالیہ ۷؍مارچ ۲۰۱۴ء کو جماعتی وتبلیغی دورہ پر ساہیوال تشریف لائے۔ مجلس کے مقامی راہنماؤں مولانا کلیم اللہ رشیدی، قاری عبدالجبار، مولانا عبدالحکیم نعمانی، رانا محمد آصف سعید، محمد اسلم بھٹی اور جامعہ رشیدیہ وجامعہ علوم شرعیہ کے طلباء اور اساتذہ نے بھرپور استقبال کیا۔ جماعتی امور کا سرسری جائزہ لیا اور مقامی مجلس کی کارکردگی کو سراہا۔ کارکنان ختم نبوت سے دعوتی پروگراموں پر مشاورت وملاقات سے فراغت پر آپ

جامعہ محمدیہ کوٹ R-6-85 میں مختصر قیام کے بعد فرید ٹاؤن تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے جامع مسجد صدیق اکبرؓ اسکیم نمبر 2 میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب فرمایا۔ بیان میں اصلاح معاشرہ کے ساتھ تحفظ ناموس رسالت اور عظمت صحابہؓ اور مناقب ختم نبوت کا موضوع نمایاں تھا۔ شرکاء کو جدید وقدیم فتنوں سے بچنے کی تلقین کی۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۲۳ تا ۳۱ / مارچ ۲۰۱۴ء ص ۸)

سالانہ سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس، جیکب آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جیکب آباد کے زیر اہتمام مارچ ۲۰۱۴ء میں سالانہ سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس زیر صدارت ڈاکٹر اے جی انصاری اور زیر نگرانی حاجی ہادی بخش چنہ منعقد ہوئی۔ علماء کرام میں مولانا عبدالستار مبلغ عالمی مجلس لاڑکانہ، مولانا محمد حسین ناصر مبلغ عالمی مجلس سکھر، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، جمعیت علماء اسلام کے صوبائی رہنما مولانا الٰہی بخش ٹانوری و دیگر علماء کرام کے بیانات ہوئے۔ مولانا تاج محمد چنہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جیکب آباد، حماد اللہ انصاری، تاج محمود انصاری، فہیم احمد سمیجو، نذر محمد سمیجو، حاجی محمد سومرو نے کانفرنس کو کامیاب کرنے کے لئے بھرپور محنت کی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۴ء ص ۵۵)

۳۳ ویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ٹنڈو آدم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کی جانب سے ۳۳ ویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ۷ / مارچ ۲۰۱۴ء کو ایم اے جناح روڈ متصل جامع مسجد ختم نبوت پر منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز نماز عشاء کے فوراً بعد ہوا۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت قاری محمد عاصم انڈھڑ نے حاصل کی مشہور ومعروف نعت خواں محمد زمان جلبانی، اور کفایت اللہ نے ابتدائی نعتیں پیش کیں، ان کے بعد سندھ کے مایہ ناز نعت خواں الحاج امداد اللہ پھلپوٹو نے حمد، نعت، مدح صحابہ، عقیدہ ختم نبوت، تردید قادیانیت پر نظمیں پیش کر کے مجمع کو گرما دیا۔

علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، جمعیت علماء اسلام ضلع سانگھڑ کے راہنماء مولانا عبدالغفور مینگل، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کے مبلغ مولانا توصیف احمد، خیرپور، نوابشاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین نے خطابات کئے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ نے کہا کہ قادیانیوں کو ہم نے ہمیشہ اسلام کی دعوت دی ہے اور اب بھی انہیں اسلام کی دعوت دیتے ہیں کہ وہ آئیں اور محمد عربی ﷺ کے دامنِ رحمت سے وابستہ ہو جائیں ہمارے بھائی بن جائیں اور اگر یہ صورت اختیار نہیں کر سکتے تو ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی میں کئے گئے فیصلے کو تسلیم کریں اور خود کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کر لیں۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی یکم تا ۷ / اپریل ۲۰۱۴ء ص ۱۶)

ختم نبوت کانفرنس پنو عاقل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنو عاقل کے زیر اہتمام سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس ۸ / مارچ ۲۰۱۴ء بعد نماز مغرب شاہی بازار نزد قادریہ مسجد پنو عاقل منعقد ہوئی، جس کی صدارت قاری خلیل الرحمٰن انڈھڑ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنو عاقل نے کی۔ مولانا محمد حسین ناصر مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر ڈویژن نے نگرانی کی۔

کانفرنس کا آغاز بعد نماز مغرب ہوا، عشاء تک مقامی علماء کرام کے بیانات ہوئے، بعد نماز عشاء تلاوت ونعت کے بعد مولانا سیّد محمد حسن شاہ حیدری، مولانا عبدالرزاق میکو، مولانا قاری خلیل احمد بندھانی، مولانا محمد راشد مدنی، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن اور مفتی محمد کفایت اللہ کے بیانات ہوئے۔

کانفرنس رات ڈیڑھ بجے مفتی کفایت اللہ کی دعاء کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی، اسٹیج پر مولانا غلام اللہ ہالیجوی، مولانا محمد صالح انڈھڑ، پنوعاقل کی جامع مسجد کے خطیب مولانا عبدالرحیم ودوسرے علماء کرام کثیر تعداد میں آخری بیان ودعاء تک موجود رہے۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶ تا ۲۲/اپریل ۲۰۱۴ء ص۲۲)

ختم نبوت کانفرنس گمبٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ کے زیر اہتمام دسویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ۹/مارچ ۲۰۱۴ء بروز اتوار گورنمنٹ مراد ہائی اسکول کے اسمبلی گراؤنڈ میں منعقد کی گئی۔ کانفرنس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ کے امیر حکیم عبدالواحد بروہی صاحب نے کی جب کہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض راقم نے سرانجام دیئے۔

کانفرنس کا باقاعدہ آغاز بعد نماز عشاء تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ تلاوت کی سعادت حافظ طاہر مسعود نے حاصل کی۔ پھر قاری صبغۃ اللہ پنہور نے ہدیۂ نعت پیش کیا اور ختم نبوت کے عنوان پر نظم پیش کی، اس کے بعد مولانا راشد مدنی صاحب کا بیان ہوا، پھر مولانا امجد مدنی صاحب، مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن صاحب کا بیان ہوا، اس کے بعد ملک کے مشہور قاری قاری محمد علی مدنی صاحب نے تلاوت کلام پاک سے سامعین کے دلوں کو منور کیا، پھر مولانا عبدالقیوم ہالیجوی صاحب کا بیان ہوا، اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ کے سرپرست شیخ الحدیث مولانا نعمت اللہ شیخ صاحب نے قراردادیں پیش کیں، اس کے بعد جمعیت علماء اسلام کے مرکزی جنرل سیکرٹری مولانا عبدالغفور حیدری صاحب نے خطاب کیا، پھر بلبل سندھ فقیر حاکم علی بھرٹ نے نظمیں پڑھیں۔ اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ڈپٹی سیکرٹری جنرل مجاہد ختم نبوت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب کا تفصیلی خطاب ہوا اور آخر میں مولانا اسداللہ کھڑو صاحب کا بیان ہوا اور اختتامی دعاء ہوئی۔ کانفرنس کے اختتام پر سامعین میں قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ پر مبنی سندھی اور اردو پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶ تا ۲۲/اپریل ۲۰۱۴ء ص۲۲)

ختم نبوت کانفرنس سنانواں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سنانواں کے زیر اہتمام ۹/مارچ ۲۰۱۴ء کو بعد نماز ظہر تا عصر ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور ضلعی مبلغ مولانا قاضی عبدالخالق اور ملتان سے نعت خواں حافظ عبدالشکور برادران تھے۔ پروگرام نہایت احسن طور پر پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

(ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۴ء ص۳۴)

ختم نبوت کانفرنس محراب پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت محراب پور کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۱۰/مارچ ۲۰۱۴ء بروز پیر مرکزی جامع مسجد میں منعقد ہوئی۔ مولانا عبدالکریم سہتو کی زیر سرپرستی کانفرنس کا آغاز بعد از نماز مغرب ہوا۔ صدارت کے فرائض مفتی محمد یاسین صاحب نے اور نگرانی مولانا عبدالصمد ہالیجوی نے کی۔ کانفرنس سے مولانا امجد مدنی، مولانا محمد حسین ناصر، عالمی مجلس کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا مفتی کفایت اللہ اور قاری کامران احمد، مولانا تجمل حسین نے خطاب کیا۔ تحفظ ختم نبوت کی اہمیت وضرورت، قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ، توہین رسالت آئین پر بیرونی ہرزہ رسائی کی مذمت، بیانات کے اہم موضوعات تھے۔ مولانا عبدالرحمٰن پھل، مولانا سعید احمد سومرو، مولانا آصف محمود پھل، مفتی ولی اللہ عباسی، مولانا عبدالشکور، مفتی شاہد، قاری غلام مصطفیٰ، مولانا ابراہیم حیدری، مولانا سیّد حماد اللہ شاہ، مفتی محمد احمد،

مولانا شاکر محمود، قاری عبدالرحمٰن، قاری عبدالحنان، مولانا خالد حسین کوری، حافظ حبیب الرحمٰن، قاری فتح محمد، مولانا عارف محمود، مولانا غلام نبی، مولانا عثمان، مولانا لیاقت علی سمیت تمام مقامی حضرات نے بھرپور شرکت کی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۴ء ص ۵۶)

ختم نبوت کانفرنس بہاول نگر

۱۲؍مارچ ۲۰۱۴ء بروز بدھ بعد نماز عشاء جامع مسجد مہاجر کالونی بہاول نگر میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ سید تحسین الاحد شاہ کی زیرصدارت منعقد اس کانفرنس میں مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسحاق ساقی مبلغ بہاول پور اور مولانا اکرام اللہ عارفی نے بیانات فرمائے۔ عقیدۂ ختم نبوت اور حیات عیسیٰ علیہ السلام اہم موضوعات تھے۔ نومسلم جناب شمس الدین نے بھی شرکت فرمائی۔ اختتامی دعاء مولانا جلیل احمد اخون نے فرمائی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان مئی ۲۰۱۴ء ص ۵۲)

ختم نبوت کانفرنس پیر جگی موڑ کوٹ ادو

۱۶؍مارچ ۲۰۱۴ء کو بمقام پیر جگی موڑ کوٹ ادو میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید فاروقی، مولانا عبدالمجید توحیدی، مولانا قاری محمد طاہر حنیف، مولانا عبدالخالق قاضی، مولانا اللہ وسایا اور پیر طریقت حافظ ناصرالدین خاکوانی نے بیانات فرمائے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۴ء ص ۳۴)

سہ روزہ تحفظ ختم نبوت کورس گلشن حدید کراچی

۲۲؍مارچ ۲۰۱۴ء بعد نماز عصر جامع مسجد فاروق اعظم بھٹو کالونی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع غربی کے مبلغ مولانا عبدالحیٔ مطمئن نے عظمت رسالت کے عنوان پر مختصر مگر پُراثر بیان کیا۔

اسی طرح نماز مغرب جامع مسجد ناصر بھٹو کالونی میں بیان کیا، جس کا موضوع تھا ''آنحضرت ﷺ کی نسبت سے امت مسلمہ کی شان وفضیلت'' دونوں مقام پر بڑی تعداد میں اہل محلّہ نے شرکت کی۔ یہاں جامع مسجد ناصر کے امام وخطیب مولانا محمد فرقان، مسجد علی المرتضیٰ کے امام مولانا غلام اللہ کشمیری، مفتی اسداللہ خوشابی نے شرکت بھی کی، جب کہ ختم نبوت کے رہنما جامعہ جویریہ للبنات کے مدیر مولانا غلام اللہ خوشابی، اقرأ تہذیب الاسلام کے مدیر، جامع مسجد فاروق اعظم کے امام وخطیب مولانا عبدالعلیم حسن زئی، ختم نبوت منگھو پیر کے ذمہ دار قاری ظفر اقبال، جامع مسجد سیرۃ النبی کے امام وخطیب مولانا قاری رحمت حلیم نے ان بیانات میں شرکت کی۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶تا۲۲؍اپریل ۲۰۱۴ء ص ۱۸)

ختم نبوت کانفرنس خانیوال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۲۵؍مارچ ۲۰۱۴ء سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ضلعی امیر خواجہ عبدالماجد صدیقی سجادہ نشین خانقاہ مالکیہ کی زیرصدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قاری ذوالفقار احمد نے کی۔ نعتیہ کلام مولانا عبداللہ عباس نے پیش کیا۔ کانفرنس سے مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا اللہ وسایا، مولانا عطاء المنعم نعیم اور دیگر علمائے کرام نے بیان فرمایا۔ کانفرنس پیر طریقت خواجہ عبدالماجد صدیقی کی دعاء پر اختتام پذیر ہوئی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۴ء ص ۵۶،۵۵)

ختم نبوت کانفرنس پاکپتن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس بمقام جامعہ حنفیہ فریدیہ جامع مسجد خاتم النّبیین میں ۲۶؍

مارچ ۲۰۱۴ء کو بعد نماز مغرب منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا مفتی عمار شاہد نے کی۔ نقابت کے فرائض مولانا عبدالحکیم نعمانی اور مولوی محمد یوسف نے سرانجام دیئے۔ تلاوت قاری معاذ نے کی۔ کانفرنس میں مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مفتی محمد عمار شاہد، مولانا مقصود احمد، مولانا محمد الیاس گھمن، مولانا طلحہ ایوب حیدری، مولانا ممتاز احمد، قاری محمد انور، مولانا محمد یوسف محمودی، مولانا رشید احمد، مولانا نثار بیگ، مولانا بشیر احمد عثمانی سمیت متعدد علماء کرام نے شرکت وخطاب کیا۔ کانفرنس میں اڈہ رنگشاہ اور چک سردول میں قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ضلعی انتظامیہ سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کی اشتعال انگیز سرگرمیوں کی روک تھام کی جائے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۴ء ص۴۷)

چوتھی سالانہ ختم نبوت کانفرنس ٹاؤن شپ لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام چوتھی سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس آرائیں چوک ٹاؤن شپ لاہور میں ۲۷؍مارچ ۲۰۱۴ء بروز جمعرات بعد از نمازِ مغرب منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت پیر طریقت مولانا خواجہ خلیل احمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں نے کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا، مفتی کفایت اللہ، مولانا مفتی محمد حسن، مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری (مسلک اہلحدیث)، مولانا عاشق حسین (مسلک بریلوی)، جناب وحید عالم ایم این اے، سید احسان اللہ وقاص (جماعت اسلامی)، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، قاری علیم الدین شاکر، مولانا خواجہ رشید احمد، پیر رضوان نفیس معروف ثناء خواں مولانا محمد عثمان قصوری ودیگر علماء کرام نے شرکت وخطاب فرمایا۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶تا۲۲؍اپریل ۲۰۱۴ء ص۲۴)

ختم نبوت کانفرنس لکی مروت

عالمی مجلس ضلع لکی مروت نے ۲۹؍مارچ ۲۰۱۴ء بروز ہفتہ سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا۔ جس میں مرکزی اور صوبائی قائدین نے شرکت کی اور بیانات فرمائے۔ مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا خواجہ خلیل احمد، حاجی امیر صالح خان، مولانا محمد انور اور مقامی علمائے کرام نے بیانات فرمائے۔ اکابرین ختم نبوت کا تذکرہ، ملکی اسمبلیوں میں قادیانیوں کے خلاف پیش رفت اور عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ وقت کی اہم ضرورت، تقریروں کے اہم موضوعات تھے۔ کانفرنس نہایت تزک واحتشام سے منعقد ہوئی۔ شیخ الحدیث مولانا محمد امین، مولانا سیف اللہ جان، مولانا حسین احمد، مولانا عبدالرحیم (امیر جے یو آئی لکی مروت)، مولانا سمیع اللہ کے دیگر جید علماء کرام، طلباء عظام نے شرکت فرمائی۔ اختتامی دعاء مولانا خواجہ خلیل احمد صاحب نے فرمائی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۴ء ص۴۳)

ختم نبوت کانفرنس کوٹ ادو

۳۰؍مارچ ۲۰۱۴ء بروز اتوار بعد نماز عشاء بمقام جامع مسجد فاروقیہ المعروف پرانا تبلیغی مرکز میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی سرپرستی جناب صوفی عبدالستار نے کی اور صدارت مولانا محمد اشفاق قاسمی نے کی۔ مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ اور مولانا محمد امجد خان تھے۔ ان کے علاوہ مولانا مفتی زین العابدین، مولانا محمد طیب فاروقی، مولانا محمد عبداللہ، مولانا عبدالخالق ودیگر مقامی علماء کرام نے بیانات فرمائے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۴ء ص۴۴)

ختم نبوت کانفرنس رحیم یار خان

خانقاہ دین پور شریف کے سجادہ نشین جناب میاں مسعود احمد دین پوری کے حکم پر ۲/اپریل ۲۰۱۴ء کو چک ۴۵-بی رحیم یار خان میں ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔ تقریباً تین ماہ شبانہ روز محنت کی گئی۔ مختلف علاقوں میں علماء کرام معززین علاقہ کے بھرپور کامیاب اجلاس ہوئے۔ علاقائی جلسوں میں بیانات ہوئے۔ سب سے پہلا اجلاس جنوری میں مولانا غلام مدنی کے مدرسہ مدینۃ الاسلامیہ میں ہوا۔ جس میں تیس میل تک تمام علاقائی ائمہ حضرات شریک ہوئے اور پھر یہ سلسلہ چک ۱۱۷-ون.ایل، چک ۱۱۸-ون.ایل، چک ۱۲۱-ون.ایل، چک ۴۵-بی، بستی گل بہار، سہجہ، کوٹ سابہ، موضع باغ و بہار، میں جاری رہا۔ علاقائی بیداری بڑھنا شروع ہوئی۔ تقریباً پچپن جامع مساجد میں مسلسل جمعہ کے بیانات میں اہل علاقہ کو ختم نبوت کی اہمیت اور جلسہ میں پہنچنے کا وعدہ لیا جاتا رہا۔ اسی دوران بستی فیضو تر موضع گل بہار میں جماعت ختم نبوت کی درخواست پر انتظامیہ نے دو چکوں پر قادیانیوں کو آئین کا پابند بنایا۔ مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے جمعہ کے بیانات میں قادیانیت کے کفر اور امتناع قادیانیت آرڈیننس کے متعلق آگاہی دی جس کے الحمدللہ! اہل علاقہ کے سادہ لوح مسلمانوں پر بہترین اثرات مرتب ہوئے۔ کانفرنس کے سلسلہ میں آخری اجلاس چک ۴۵-ایل میں واقع ختم نبوت کے مرکز مدرسہ ختم نبوت دارالقرآن میں حافظ مقصود کی زیر صدارت ہوا، جس میں چہار اطراف سے ائمہ حضرات، معززین علاقہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ کمیٹیاں بنائیں گئیں، ڈیوٹیاں تقسیم ہوئیں۔ یکم/اپریل چک ۴۵-بی میں کانفرنس کا آغاز ہوا تو دیکھتے ہی دیکھتے اسی (۸۰) شامیانوں پر مشتمل پنڈال باوجود وسعتوں کے تنگی داماں کا سماں پیش کرنے لگا۔ تمام بستیوں سے لوگ بسوں، ٹرالیوں، موٹر سائیکل پر پہنچنا شروع ہوئے۔ جناب میاں مسعود احمد دین پوری مدظلہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرپرستی فرماتے ہیں بلکہ سرپرستی کا حق ادا فرماتے ہیں۔ انہوں نے اپنے مریدین کو مکتوب لکھ کر حکم نامہ جاری کیا کہ جہاں تک ممکن ہو کانفرنس کو کامیاب بنایا جائے اور تمام متعلقین کانفرنس میں شرکت لازمی سمجھیں۔ پنڈال سجا تو اکثریت کی رائے تھی ہم نے ضلع بھر میں اتنی بڑی کانفرنس کبھی نہیں دیکھی۔ کانفرنس کا نظم ونسق جامعہ تفسیریہ شمس العلوم رحیم یار خان کے طلباء نے مولانا خلیل اللہ جنرل سیکرٹری مجلس ختم نبوت رحیم یار خان کی زیرنگرانی مکمل طور پر ذمہ داری کو نبھایا۔

دارالعلوم دیوبند سے بھی زیادہ قدیم ادارہ جامعہ تفسیریہ شمس العلوم کی مکمل سرپرستی الحمدللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ ہے۔ دو بسیں جامعہ سے کانفرنس میں پہنچیں۔ اسی طرح حضرت درخواستی کی یادگار جامعہ مخزن العلوم خان پور اور شہر خان پور سے احباب نہایت ولولہ کے ساتھ بسوں کی صورت میں جلسہ گاہ پہنچے۔ سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری سے لے کر مولانا محمد علی جالندھری، مولانا لال حسین اختر، حضرت بنوری، مولانا خواجہ خان محمد تک ہر دور میں اکابرین مجلس ختم نبوت اور جامعہ مخزن العلوم کے اکابر اکٹھے چلے۔ جہاں حضرت درخواستی رہے مریدین کو مجلس ختم نبوت کے ساتھ جوڑتے رہے، وہیں جانشین حضرت درخواستی مولانا فضل الرحمٰن درخواستی ہمہ تن جماعت کی سرپرستی فرماتے ہیں۔ مدرسہ جامعہ قادریہ رحیم یار خان سے مفتی قاضی شفیق الرحمٰن کی زیرنگرانی بڑا قافلہ پنڈال پہنچا۔ یہ ادارہ بھی اول دن سے مجلس ختم نبوت کے اکابرین کا میزبان ادارہ ہے۔ الحمدللہ! آج بھی رحیم یار خان میں قاضی صاحب کی امارت میں مجلس ختم نبوت کا کام عروج پر ہے اور ان کے صاحبزادے قاضی جواد الرحمٰن صاحب ہی ہر وقت ختم نبوت کے کاز پر فکرمند رہتے ہیں۔ کانفرنس کو ابتدا حافظ مقصود احمد، قاری غلام یٰسین، معین عباسی، مولانا فضل الرحمٰن دین پوری، شاعر جمعیت عبدالرحمٰن ساجد نے سنبھالے رکھا۔ راقم الحروف نے بھی یہ ذمہ داری سرانجام دی۔

شاعر ختم نبوت سیّد سلمان گیلانی آج اپنے جوبن پر نظر آئے۔ ختم نبوت کے تحفظ کی ذمہ داری انہیں اپنے والد سے ملی۔ مولانا رضوان نے ختم نبوت کا زپر بہترین گفتگو فرمائی۔ مفکر ختم نبوت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری بھی آج اکابرین کی یادیں تازہ فرمارہے تھے۔ ان کے نورانی کلمات سونے کے بھاؤ تولنے کے لائق تھے۔ مجمع طلب کے ساتھ بیٹھے تو خطیب بھی دل کھول کر علمی ذوق سامعین کو مہیا کرتا ہے۔ حضرت کے بیان کے دوران مجمع سانس لینا بھول گیا۔ جناب عرفان محمود برق لاہور سے تشریف لائے، جب خطاب کے لئے احقر نے دعوت دی تو تاحد نظر سامعین نے فلک شگاف نعروں سے ان کا استقبال کیا۔ گھر کے بھیدی کی حیثیت سے انہوں نے جب قادیانیت کے متعفن لاشے سے غلیظ کیڑے دکھانا شروع کئے تو سامعین مرزائیت پر.......... بے شمار کہنے پر مجبور ہوگئے۔ انہوں نے اپنی قبولیت اسلام کی کہانی اور بعدازاں ظلم وستم کی داستان سنائی تو ہر آنکھ اشکبار تھی۔ انہوں نے قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتے ہوئے کہا کہ اے قادیانیو! جھوٹے مرزے پر لعنت بھیج کر محمد عربی ﷺ کی غلامی میں آجاؤ۔ اسی میں دنیا اور آخرت کی عزت ہے۔

مولانا اللہ وسایا نے آج تاریخ ساز خطاب فرمایا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ ان قادیانی بدنصیبوں کو دیکھو کتنے اونچے نبی امام الانبیاء، مقصود کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو چھوڑ کے مرزالعین کی غلامی میں آگئے۔ اپنے مفصل خطاب میں انہوں نے بتلایا کہ قادیانیت دم توڑ رہی ہے۔ آئے روز مصدقہ اطلاعات ملتی ہیں کہ فلاں شہر میں اتنے اور فلاں شہر میں اتنے قادیانیوں نے اسلام قبول کرلیا ہے۔ الحمدللہ! اب تک ہزاروں کی تعداد میں قادیانی مسلمان ہوچکے ہیں۔ آخر میں درگاہ نقشبندیہ، مجددیہ عالیہ کے سجادہ نشین حضرت حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ نے اختتامی کلمات اور دعاء فرمائی۔ حضرت خاکوانی مدظلہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کے امیر بھی ہیں۔ انہوں نے اپنے خطاب میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کو سراہا اور گاؤں گاؤں، بستی بستی بلکہ پوری دنیا میں ختم نبوت کا پیغام پہنچانے پر جماعت ختم نبوت کے اکابرین کو خوب دعائیں دیں۔ آخر میں درگاہ عالیہ دین پور شریف کے سجادہ نشین جناب میاں مسعود احمد دین پوری کی زیرسرپرستی تمام سامعین کی لنگر سے مہمان نوازی کی گئی۔ یقیناً کانفرنس کی کامیابی جناب میاں صاحب کی توجہات اور دعاؤں کی مرہون منت تھی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۴ء ص۵۲،۵۳)

عظیم الشان فقید المثال ختم نبوت کانفرنس لاہور

(مولانا محمد رضوان عزیز) انسانوں کا یہ ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر جذبات کا بحرناپیداکنار، ایک خاص لگن اور شوق سے آج مورخہ ۱۲؍اپریل کو جامعہ مدنیہ جدید میں جمع تھا اور جامع کی وسیع وعریض زمین باوجود اپنی وسعت کے تنگ دامنی کا گلہ کررہی تھی۔ آج سے کم وبیش ایک صدی قبل سرزمین ہندوستان میں ایک شخص نے دعویٰ نبوت کیا نہ جانے اس پر کیا خبط سوار تھا کہ امت مسلمہ کے ایسی اجماعی عقیدہ پر حملہ آور ہوا۔ جسے اسلام کی نظریاتی اور جغرافیائی اساس قطعاً برداشت نہیں کرتی۔ اس مردم خیز زمین سے اسے بھی کچھ سوختہ ایمان کمبخت، حرماں نصیب پیروکار مل گئے۔ اس لئے عربی کا مقولہ ہے۔''لکل ساقطۃ لاقط'' ہر گری پڑی چیز کوئی نہ کوئی اٹھانے والا ہوتا ہے۔ ۱۹۰۱ء میں اس کے دعویٰ نبوت سے لے کر ۱۹۷۴ء تک امت مسلمہ کی جہد مسلسل نے اس فتنے کی حقیقت کا بھانڈا بیچ چوراہے پھوڑ دیا اور دنیا کو پتہ چل گیا کہ مرزاغلام احمد کادیانی اور اس کے پیروکار پردہ سکرین پر ناچنے والی وہ پتلیاں ہیں جن کی ڈوران لوگوں کے ہاتھ میں ہے جن کے ہاتھ انبیاء علیہم السلام کے خون ناحق سے رنگے ہوئے ہیں۔ جب پاکستان کی پارلیمنٹ نے ہزاروں قربانیاں وصول کرلینے کے بعد مرزائیت کو غیرمسلم اقلیت قرار دے دیا تو یہ محمد عربی ﷺ اور ان کے جانثاروں کی فتح تھی اور کادیانیت کے تابوت میں آخری کیل تھا۔ مگر مرزائیت اپنے پشت

بانوں کی گود میں پناہ لے چکی تھی اور تاحال پینترے بدل بدل کر عقیدۂ ختم نبوت پر نقب زنی کی کوشش کرتی رہتی ہے جسے محافظان ختم نبوت اپنی شبانہ روز محنت سے ناکام بنا کر حق ایمان ودین ادا کرتے رہتے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی روایت ہے کہ وہ ہر سال ملک کے مختلف حصوں میں فقید المثال کانفرنسیں کرتی ہے۔ لاہور میں شاہی مسجد، شالیمار باغ، جامعہ اشرفیہ میں عظیم الشان کانفرنسوں کے انعقاد کے بعد اب جامعہ مدنیہ جدید رائے ونڈ لاہور میں عظیم الشان کانفرنس منعقد کی گئی۔

۱۲؍اپریل ۲۰۱۴ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ہونے والی یہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس درحقیقت امت مسلمہ کے عقیدہ ختم نبوت سے والہانہ محبت کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ اس بڑی کانفرنس کے انعقاد سے پہلے لاہور ڈویژن میں کم وبیش دوصد چھوٹے بڑے پروگرام اور دروس ہوئے جن میں مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا عبدالشکور حقانی، قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا قاری علم الدین شاکر، جناب پیر رضون نفیس، مولانا عمر حیات، مولانا امجد خان، قاری نذیر احمد، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا اللہ وسایا، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا ریاض وٹو اور مولانا عبدالنعیم وغیرہ کی خدمات قابل ذکر ہیں اور اس کانفرنس کی تیاری کے لئے ان مندرجہ بالا حضرات نے تقریباً ایک ماہ قبل سے ہی لاہور، قصور، چمبر، پتوکی، بھائی پھیرو، ننکانہ، شیخوپورہ، کوٹ رادھا کشن، ہنڈال، رتی بھنڈی، رائے ونڈ، شاہدرہ، کاہنہ، سمن آباد، جوہر ٹاؤن وغیرہ میں دن رات ایک کر کے اس بڑی کانفرنس کو کامیاب بنانے کی محنت کی۔ بجا طور پر اس پرخلوص محنت کا ذکر کئے بغیر عصر حاضر کے خدام ختم نبوت کی تاریخ مکمل نہیں ہوگی۔

۱۲؍اپریل ۲۰۱۴ء کو ختم نبوت کانفرنس کا باضابطہ آغاز بعد از نماز مغرب ہوا۔ عوام عصر سے ہی آنے شروع ہوگئے تھے اور کچھ قافلے تھے جو ابھی جانب منزل رواں دواں تھے۔ پہلی نشست پیر رضوان نفیس خلیفہ مجاز مولانا سید نفیس الحسینی شاہ کی صدارت میں ہوئی۔ جامعہ مدنیہ جدید کے طالب علم محمد عبداللہ نے اپنی خوبصورت آواز میں قرآن پاک کی تلاوت کی اور جناب عمر فاروق صاحب نے حضرت رسالت مآب ﷺ کی خدمت میں ہدیہ نعت پیش کیا۔ بعدازاں جناب قاری علیم الدین شاکر ناظم تبلیغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کا ایمان افروز بیان ہوا۔

دوسری نشست بعد از نماز عشاء انعقاد پذیر ہوئی۔ انسانوں کا تلاطم تھا۔ انسانوں کا ہجوم اور ہنگامہ لازم وملزوم ہوتے ہیں۔ مگر اتنا بڑا مجمع انتہائی نظم وضبط اکابرین کی آواز پر لبیک کہنے والے سرفروش اور تحفظ ختم کے لئے قربانی کی کسی بھی حد تک جانے والوں کا یہ جم غفیر پنڈال میں پہنچا۔ مگر مجال ہے جو ذرا سی بھی بدانتظامی کی شکایت آئی ہو۔ دوسری نشست کی صدارت جامعہ مدنیہ کے مہتمم وشیخ الحدیث مولانا سید محمود میاں نے فرمائی اور سرپرستی امیر مرکزیہ شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی نے فرمائی۔ مہمان خصوصی میں وہ عظیم ہستیاں تھیں جو ہر محفل میں جان محفل ہوا کرتی ہے۔ پیرومرشد مفتی محمد حسن، پیر طریقت مولانا سعید الحسن دہلوی، ڈاکٹر محمد اویس، مولانا محبّ النبی اور مولانا نعیم الدین۔ تلاوت قرآن پاک کا شرف قاری مختار نے حاصل کیا اور جناب رسول کریم ﷺ کی شان میں ہدیہ عقیدت مولانا محمد قاسم گجر، مولانا شاہد عمران عارفی، صوفی عبیداللہ اور جناب سید سلیمان گیلانی نے پیش کیا۔ دوسری نشست میں مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے انتہائی دلنشیں انداز میں مسئلہ ختم نبوت اور تحفظ ختم نبوت کی تحریک کے اغراض ومقاصد کو بیان کیا اور پھر مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد یوسف خان، مولانا محمد رضوان عزیز، مولانا عبدالحق خان بشیر، مولانا عبدالرؤف فاروقی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالشکور حقانی، سید محبوب شاہ گیلانی، مفتی محمد شاہد مسعود، مولانا عبدالشکور نقشبندی، مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ، مولانا اللہ وسایا، مولانا امجد خان، سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، مفتی کفایت اللہ اور دیگر حضرات نے خطاب فرمائے۔ سب کے بیانات پرمغز دلنشیں تھے۔ مرزائیت کی حقیقت کو اس

طرح شاندار انداز سے واضح کیا کہ اس جعلی فرنگی ساختہ نبوت کے بارے میں عوام کے ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی۔ بقول اقبال۔

حرم نہیں ہے! فرنگی کرشمہ بازوں نے تن حرم میں چھپا دی ہے روح بت خانہ

مولانا اللہ وسایا کے وجد آفرین خطاب نے تو مجمع پر رقت طاری کر دی۔ مولانا اللہ وسایا عمر کے جس حصے میں ہیں وہاں قانون فطرت اپنے جوبن دکھا رہا ہے۔ طبعی عوارض یہ اجازت نہ دیتے تھے کہ عہد گزشتہ کو آواز دے کر وہی حالت شباب کا ساز بجایا جاتا۔ مگر آقا ﷺ کی محبت جو رگ وریشے میں رچی بسی ہے اس نے وہ سب کہلوایا جو وقت کا تقاضا تھا۔ راہروان عشق ومستی کے لئے نشان منزل تھا۔ مولانا نے کیا خوب فرمایا: ''تیرے عشق نچایا کر کے تھیا تھیا'' ایک عہد تھا جو بیت گیا۔ ایک لمحہ تھا جو گزر گیا۔ کہنے والے حال دل کہہ کر رخصت ہوئے۔ سننے والے درد دل لے کر روانہ، آقا کی ختم نبوت کا ترانہ گونجا اور صبح قیامت تک اس کی بازگشت سنائی دیتی رہے گی۔ جنگ یمامہ کے شہداء سے شہداء لاہور تک ان سرفروشوں نے ایسی تاریخ رقم کی ہے کہ کوئی مسیلمہ کذاب ہو یا مسیلمہ پنجاب اب اس کے سینگ نہیں سما سکتے:

خون دل دے کر نکھاریں گے رخ برگ گلاب گلشن کے تحفظ کی قسم ہم نے کھائی ہے

(ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۴ء ص ۵۰،۵۱)

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کا دورہ سندھ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ۱۴؍اپریل سے ۲۳؍اپریل ۲۰۱۴ء تک سندھ کا دورہ کیا اور مختلف کانفرنسوں اور اجتماعات سے خطاب کیا۔ ۱۴؍اپریل کو سکھر، ۱۵؍اپریل کو نواب شاہ، ۱۶؍اپریل کو میرپور خاص میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن، مولانا قاضی احسان احمد، قاری کامران احمد، مولانا توصیف احمد، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا حفیظ الرحمٰن فیض اور مولانا شبیر احمد کرنالوی کے بیانات ہوئے۔ ۱۷؍اپریل کو کنری ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا محمد عیسیٰ سموں، مولانا احمد علی عباسی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا مختار احمد کے بیانات ہوئے۔ ۱۸؍اپریل کا جمعہ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے بخاری مسجد کنری میں پڑھایا۔ اسی روز شام کو مدرسہ خاتم النّبیین سنجر چانگ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ ۱۹؍اپریل کو مسجد فاروق اعظم حیدرآباد میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا ظہور احمد میمن، قاضی احسان احمد، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا عبدالسلام، مولانا توصیف احمد کے بیانات ہوئے۔ اس کے بعد ۲۰ تا ۲۲؍اپریل تک کراچی کا سفر ہوا۔

(ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۴ء ص ۵۴)

ختم نبوت کانفرنس سکھر

۱۴؍اپریل ۲۰۱۴ء بروز پیر مرکزی جامع مسجد بندر روڈ سکھر میں عظیم الشان سالانہ ختم نبوت کانفرنس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر انتظام بعد نماز عشاء منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز بعد نماز عشاء تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ نعت ونظم کے لئے حبیب الرحمٰن، محمد مسعود، عبدالسمیع عباسی اور راشد منگی نے پیش کی۔ کانفرنس سے مولانا عبدالستار مبلغ لاڑکانہ، مولانا مفتی سعود افضل، مولانا قاری خلیل الرحمٰن، مولانا تاج محمد چنہ جیکب آباد، مولانا محمد مسعود، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مولانا حبیب الرحمٰن ضیاء، علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس کی صدارت مولانا غلام اللہ ہالیجوی نے فرمائی جب کہ سرپرستی آغا سیّد محمد شاہ نے فرمائی۔

(ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۴ء ص ۵۴،۵۵)

ختم نبوت سیمینار کھرڑہ

۱۵؍اپریل ۲۰۱۴ء بروز منگل کو جامعہ عربیہ شمس العلوم کھرڑہ میں مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری نے علماء، طلباء سے خصوصی خطاب کیا۔ مولانا قاضی احسان احمد، مولانا تجمل حسین حضرت کے ہمراہ تھے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۴ء ص ۵۴)

ختم نبوت کانفرنس، نواب شاہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۵؍اپریل ۲۰۱۴ء بروز منگل بعد نماز مغرب جامع مسجد کبیر نواب شاہ میں ایک عظیم الشان سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے امیر مولانا انیس مدظلہ نے کی، جب کہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا قاری محمد امجد مدنی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس کا باقاعدہ آغاز بعد نماز مغرب کیا گیا۔ تلاوت قاری نور احمد نے کی۔ حافظ میر محمد بھٹی نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ اس کے بعد مولانا یاسین بھٹی کا بیان ہوا، پھر مولانا محمود الحسن الحسینی کا بیان ہوا، پھر عشاء کی نماز کا وقفہ ہوا۔ عشاء کے بعد دوسری نشست کا آغاز ہوا۔ تلاوت کی سعادت قاری عطاء الرحمٰن مدنی نے حاصل کی، پھر مفتی حفیظ الرحمٰن کا بیان ہوا، پھر مولانا حافظ اشفاق احمد نے نظمیں پڑھیں، اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری مدظلہ کا ایمان افروز بیان ہوا، پھر مولانا مفتی عبدالرحیم پٹھان کا بیان ہوا، اس کے بعد مولانا قاری کامران احمد نے بیان کیا، آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان کا بیان ہوا اور مولانا حزب اللہ کھوسو نے اختتامی کلمات کہے اور دعاء کرائی۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی یکم تا ۷؍جون ۲۰۱۴ء ص ۱۶)

ختم نبوت کانفرنس کنری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنری کے زیر اہتمام ۴۰ ویں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ۱۷؍اپریل ۲۰۱۴ء بروز جمعرات مدرسہ جامعہ عمر کنری میں منعقد کی گئی۔ کانفرنس کی صدارت ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری مدظلہ نے کی۔ اسٹیج سیکرٹری مولانا محمد علی صدیقی، تلاوت کی سعادت قاری عبیداللہ نے حاصل کی۔ محترم جناب وہنی بخش چاچڑ نے ہدیہ نعت پیش کی۔ مقامی علماء کرام نے بھرپور شرکت کی اور صاحبزادہ محترم جناب ڈاکٹر سائیں موسیٰ جان کانفرنس میں عمرکوٹ، چھاچھرو، کھوکھراپار، چھور کینٹ، دھورو نارو نیو دمبالو، گولارچی، تھرپارکر، مٹھی، اسلام کوٹ، ڈیپلو، ننگرپارکر، ٹالہی، نبی سر، سامارو جیمس آباد سمیت مختلف علاقوں سے ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔ جو مسلمان تشریف لائے اور جنہوں نے کانفرنس کے لئے محنت کی۔ اللہ رب ان کو جزائے خیر عطاء فرمائے۔

(ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۴ء ص ۲۳)

کاروان ختم نبوت گوجرخان

۲۷ اپریل کو جامع مسجد امیر حمزہ بڑکی جدید میں مولانا محمد طیب فاروقی مبلغ اسلام آباد نے درس دیا۔ ۱۱؍مئی کو مولانا عزیزالرحمٰن ثانی نے گوجرخان کا تبلیغی دورہ کیا۔ حضرت بذریعہ ٹرین لاہور سے تشریف لائے۔ کچھ دیر آرام کیا۔ پھر صدر اہل سنت والجماعت گوجرخان قاری فضل کریم کے ہمراہ نواحی قصبہ بوکڑہ تشریف لے گئے۔ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور ہماری ذمہ داری کے عنوان سے مولانا عزیزالرحمٰن ثانی نے بیان فرمایا۔ اس عنوان سے منعقد ہونے والا یہ اس علاقہ میں پہلا باقائدہ پروگرام تھا۔ چنانچہ لوگوں نے بہت توجہ اور انہماک سے

بیان سنا۔عصر کے بعد گوجر خان کے بڑے قصبہ دولتالہ میں مقامی عالم دین مولانا مفتی محسن نواز جنجوعہ کے ترتیب دئے گئے پروگرام میں شرکت کے لئے روانگی ہوئی۔الحمدللہ! اس علاقہ میں بھی یہ ختم نبوت کے عنوان سے پہلا پروگرام تھا۔مفتی محسن نواز جنجوعہ نے تمام مساجد میں اعلانات، ملاقاتیں، علماء کو خصوصی دعوتیں،غرض اس پروگرام کے لئے بہت محنت فرمائی۔مغرب کے بعد مولانا عزیزالرحمٰن ثانی نے نہایت علمی بیان، جذباتی انداز میں فرمایا۔یہ دونوں پروگرام گوہرشاہی ملعون کے آبائی علاقہ کے قریب تھے۔چنانچہ اس فتنہ کی طرف بھی علماء کی توجہ دلائی گئی۔قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کی دعوت بھی دی گئی۔اس موقع پر حاضرین کی جذبانی کیفیت دیدنی تھی۔اللہ رب العزت ان تمام پروگراموں کے اہتمام کرنے والے حضرات کی کوششوں کو قبول فرمائے۔آمین! (ماہنامہ لولاک ملتان اگست ۲۰۱۴ء ص ۲۹)

چناب نگر ومضافات میں سلسلہ دروس قرآنیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام چناب نگر اوراس کے مضافات کی مختلف مساجد میں مولانا غلام مصطفیٰ کی سرپرستی میں اپریل اورمئی میں ۲۰روزہ درس قرآن کے عنوان سے پروگرام رکھے گئے۔مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا محمد احمد، مولانا محمد امین، مولانا صغیر احمد، مولانا محمد شاہد، مولانا الیاس الرحمٰن، مولانا شفیق الرحمٰن، مولانا محمد عمر ساقی، مولانا محمد وسیم اسلم نے مختلف موضوعات پر بیانات فرمائے۔بعض علاقہ والوں نے اپنی طرف سے اشتہار چھپوائے اور علاقہ کی مختلف مساجد میں چسپاں کئے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۴ء ص ۵۶)

سہ ماہی اجلاس مبلغین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا سہ ماہی اجلاس یکم رمئی ۲۰۱۴ء کو دفتر مرکزیہ ملتان میں منعقد ہوا۔اجلاس کی دونشستیں ہوئی۔پہلی نشست کی صدارت مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری مدظلہ اور دوسرے اجلاس کی صدارت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کی۔گزشتہ اجلاس کی خواندگی مولانا عزیزالرحمٰن ثانی نے کی۔مرحومین کی مغفرت کی دعاء اور ایصال ثواب کیا گیا۔دعاء مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری نے کرائی۔چناب نگر کورس کے سلسلہ میں مبلغین کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں کہ وہ اپنے اپنے حلقوں کے جامعات کے دورے کریں۔اپنے بیانات میں علماء، طلباء کو چناب نگر کورس میں شرکت کی دعوت دیں۔کورس کے لئے پچیس سو اشتہار چھپوائے گئے جو مبلغین میں تقسیم کردیئے گئے۔عرب ممالک میں قادیانی نشریات کورکوانے کے لئے مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ خط لکھیں۔مولانا قاضی احسان احمد کو ہدایت کی گئی کہ وہ جناب ڈاکٹر صاحب سے خط لکھوا کر بجوائیں۔جیو اوراے آر وائے سمیت نیوز چینل پر حضرات انبیاء کرام علیہم السلام، اصحاب واہل بیت رضی اللہ عنہم رسول پر دکھلائی جانے والی فلموں کی مذمت کی گئی اور گستاخانہ فلموں پر پابندی کا مطالبہ کیا گیا۔تمام احباب کو ہدایت کی گئی کہ مجلس کے مستقل دفاتر میں ماہانہ درسوں کا سلسلہ مستقل طور پر جاری رکھیں۔مجلس کے مطبوعہ لٹریچر کے آخر میں قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ سے متعلق اشتہار دینے کا فیصلہ کیا گیا۔مبلغین حضرات نے اپنے اپنے حلقوں پر بڑی کانفرسوں کی رپورٹ پیش کی۔جس پر اطمینان کا اظہار کیا گیا۔آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس ۲۳، ۲۴؍اکتوبر کو مسلم کالونی چناب نگر میں منعقد ہوگی۔اس کی تیاری، مقررین سے رابطے شروع کرنے کی ہدایت کی گئی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۴ء ص ۵۶)

عالمی مجلس بنوں کے زیراہتمام تربیتی پروگراموں کا انعقاد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بنوں کے ضلعی امیر مولانا مفتی عظمت اللہ سعدی کے زیر سرپرستی مئی میں تین روزہ شعور ختم نبوت کورس جو کہ مسجد ومدرسہ ختم نبوت ہنجل میں منعقد کیا گیا تھا۔تین روز علمائے کرام نے مختلف موضوعات پر خطاب کئے: (۱) جن میں قادیانیوں اور

مرزائیوں کی موجودہ ملک اور اسلام خلاف سرگرمیوں کا نوٹس۔(۲) حیات عیسیٰ علیہ السلام۔(۳) جھوٹے مدعیان نبوت، قادیانیوں، مرزائیوں اور عام کافروں کے مابین فرق۔قادیانی، مرزائی، مرتد اور زندیق ہیں۔ان کا کفر بہ نسبت دوسرے کافروں سے زیادہ سخت ہے۔اس لئے شرعی طور سے ان سے سوشل بائیکاٹ ضروری ہے۔(۴) تعارف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور قائدین ختم نبوت۔اس شعور ختم نبوت کورس میں بنوں کے خطباء ائمہ کرام اور دینی مدارس کے طلبائے کرام، سکول اور کالجز کے سٹوڈنٹ حضرات نے بھی شرکت کی۔کورس پڑھانے والوں میں مولانا مفتی شمس الحق حقانی، مولانا قاری امام یوسف، مولانا مفتی شہید نواز، حاجی محمد ایاز، مولانا مفتی حمید اللہ شاہ، مولانا ساجد اللہ، مولانا گوہر علی شاہ، مفتی عرفان اللہ، مولانا حاجی حمید اللہ، مفتی طارق، مولانا محمد اکبر اکبری، مولانا قاری محمد عبداللہ سمیت دیگر بااثر شخصیات نے شرکت کی۔آخر میں مولانا قاری محمد عبداللہ نے قائدین تحریک ختم نبوت کے اوپر ایک رقت انگیز خطاب کیا۔پھر کورس میں شریک طلبائے کرام کے لئے خصوصی انعامات کا انتظام بھی کیا گیا تھا جو کہ مولانا مفتی حمید اللہ شاہ کے ہاتھوں میں تقسیم ہوا۔اس کورس میں ایک سوافراد شریک ہوئے۔تربیتی کانفرنس کی اختتامی دعاء مولانا قاری محمد عبداللہ نے فرمائی۔　(ماہنامہ لولاک ملتان اگست ۲۰۱۴ء ص ۵۳،۵۴)

ختم نبوت کانفرنس جھنگ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۶؍مئی ۲۰۱۴ء کو غلہ منڈی جھنگ کے وسیع وعریض گراؤنڈ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔کانفرنس کی صدارت مرکزی نائب امیر مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے کی۔کانفرنس سے مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا صاحبزادہ محمد امجد خان، مولانا محمد احمد لدھیانوی، جناب لیاقت بلوچ، مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری نے خطاب فرمایا۔مولانا شاہد عمران عارفی، ملک شہادت علی طاہر جھنگوی برادران نے نعتیہ کلام پیش کیا۔کانفرنس کے انتظامات مولانا غلام حسین، مولانا سید مصدوق حسین شاہ، مولانا محمد اقبال شیروانی، شیخ مقبول احمد، مولانا غلام سرور نے کئے۔کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔　(ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۴ء ص ۵۵)

ختم نبوت کانفرنس ژوب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ژوب کے زیراہتمام ۶؍مئی ۲۰۱۴ء کو جامع مسجد ژوب میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔جس کی صدارت مقامی امیر الحاج شیخ غلام حیدر خان نے کی۔کانفرنس سے مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یارخان، مولانا محمد یونس کوئٹہ، مرکزی مسجد کے خطیب مولانا اللہ داد کاکڑ، جماعت اسلامی کے مولانا عبدالحئی کے علاوہ مقامی علماء کرام نے خطاب کیا۔کانفرنس میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اہل ژوب بالخصوص مولانا شمس الدین شہید، حاجی محمد علی، حاجی محمد عمر کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔

(ماہنامہ لولاک ملتان اگست ۲۰۱۴ء ص ۶)

ختم نبوت کانفرنس لورالائی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے زیراہتمام ۷؍مئی ۲۰۱۴ء کو لورالائی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لورالائی مولانا ممتاز احمد کی زیرصدارت منعقدہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مفتی راشد مدنی، شیخ الحدیث مولانا حافظ فضل محمد، مرکزی رہنما مولانا قاضی احسان احمد، صوبائی مبلغ مولانا یونس، خواجہ محمد اشرف اور دیگر مقامی علماء نے خطاب کیا۔　(ماہنامہ لولاک ملتان اگست ۲۰۱۴ء ص ۶)

ختم نبوت کانفرنس خانوزئی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۸؍مئی ۲۰۱۴ء کو خانوزئی میں منعقدہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مفتی راشد مدنی، مرکزی رہنما مولانا قاضی احسان احمد، مرکزی جامع مسجد کے خطیب مولانا عبدالظاہر، صوبائی مبلغ مولانا یونس، مقامی رہنماء حاجی محمد اکبر اور دیگر مقامی علماء نے خطاب کیا۔ علماء نے کہا کہ قادیانی قرآن وسنت اور اجماع امت کی روشنی میں دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ کیونکہ قادیانیوں نے مرزا قادیانی کو اپنا نبی ورسول تسلیم کیا ہے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان اگست ۲۰۱۴ء ص۶)

سہ روزہ ختم نبوت کورس گوجرانوالہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کھیالی یونٹ، گوجرانوالہ کے زیر اہتمام سہ روزہ ختم نبوت کورس بتاریخ: ۹ تا ۱۱؍مئی ۲۰۱۴ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار بوقت مغرب تا عشاء یونیورسل کالج کھیالی اڈا گوجرانوالہ میں منعقد ہوا۔ مرکزی ناظم نشر واشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، پروفیسر متین خالد صاحب لاہور اور مولانا ندیم مراد علی سندھو کے بیانات ہوئے۔

یونیورسل کالج کے پرنسپل پروفیسر حافظ محمد اویس مشتاق، یونیک اسکول کے پرنسپل پروفیسر منیر علی سندھو، مولانا پروفیسر شعیب محمود، مولانا عرفان، ڈاکٹر عمران رفیق اور ڈاکٹر محمد نواز سجاد نے تینوں دن انتظامات کی ذمہ داری نبھائی اور کورس کو کامیاب کرنے میں مؤثر کردار ادا کیا۔ سیکورٹی کے انتظامات مولانا طاہر حنیف طاہری اور ان کی ٹیم نے بطریق احسن انجام دیئے۔ اختتامی دعاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کھیالی یونٹ کے جنرل سیکرٹری قاری عبداللطیف قاسمی نے کروائی، جس میں قادیانیوں کے لئے ہدایت، امت مسلمہ کی فتنہ قادیانیت سے حفاظت اور بالخصوص پاکستان کی امن وسلامتی کے لئے دعائے خیر کی گئی۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶ تا ۲۲؍جون ۲۰۱۴ء ص۲۴)

معراج مصطفیٰ کانفرنس باندھی

۱۲؍مئی ۲۰۱۴ء بروز پیر بعد نماز عشاء حسینی چوک میں معراج مصطفیٰ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس سے قاری کامران احمد، مولانا عبدالجبار حیدری، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو سمیت دیگر علمائے کرام نے خطاب فرمایا۔ کانفرنس کی صدارت مولانا عبدالرحیم مینگل نے کی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد انور نے سرانجام دیئے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۴ء ص۵۵)

ختم نبوت کانفرنس ٹیکسلا

سالانہ ختم نبوت کانفرنس ٹیکسلا ۱۹؍مئی ۲۰۱۴ء بروز سوموار دن ایک بجے سے شروع ہوکر رات ۱۰ بجے تک جاری رہی۔ پہلی نشست بعد از نماز ظہر زیر صدارت مولانا عبدالغفور، تلاوت زینت القراء جناب قاری محمد عمار سے افتتاح ہوا۔ نعت رسول مقبول محمد ادریس آصف نے پیش کی۔ بیانات مولانا محمد طیب فاروقی مبلغ اسلام آباد، مولانا زاہد وسیم مبلغ راولپنڈی، مولانا ثاقب الحسینی امیر عالمی مجلس ضلع اٹک، مولانا قاضی عبدالرشید ناظم پنجاب وفاق المدارس نے فرمایا۔ دوسری نشست بعد نماز عصر استاذ القراء قاری الٰہی بخش کی تلاوت کلام سے شروع ہوئی۔ نعتیہ کلام ناصر محمود ناصر میلسی، مطیع الرحمان نفیس واہ کینٹ نے پیش کی۔ بیانات مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی امیر مجلس صوبہ سرحد، مولانا اسامہ رضوان سرگودھا، حافظ عبدالعظیم نے خطاب کیا۔ تیسری نشست بعد نماز مغرب زیر صدارت صاحبزادہ نجیب احمد خانقاہ سراجیہ کندیاں نے فرمائی۔ مہمان خصوصی مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی تھے۔ نعتیہ کلام محمد امین برادران سرگودھا، اطہر ہاشمی سرحدی نے

پیش کی۔ بیانات مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد رضوان، مولانا محمد عمر راجن پوری ملتانی، مولانا عبدالغفور حیدری نے خطاب فرمایا اور ساتھ ہی جامعہ عربیہ سراج المدارس کے درجہ تحفیظ کے ۵۴ طلباء کرام کی دستار بندی اور درجہ کتب کے بائیس طلباء کرام کو گرانقدر کتب کا انعام دیا گیا۔ آخر میں مولانا عبدالغفور کی دعائے خیر پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا خطیب الرحمٰن قریشی، مولانا صاحبزادہ محمد زکریا نے سرانجام دیئے۔　　(ماہنامہ لولاک ملتان اگست ۲۰۱۴ء ص۵۳)

تحفظ ختم نبوت سیمینار، بدین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بدین کے زیر اہتمام ۲۸؍مئی ۲۰۱۴ء بروز بدھ بعد نماز مغرب پریس کلب بدین میں ایک عظیم الشان تحفظ ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا۔ بدین کے مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام، معزز شخصیات، اسکول، کالج اور دینی مدارس کے طلباء، عوام الناس اور صحافی حضرات نے شرکت کی۔ پریس کلب کا ہال دیکھتے ہی دیکھتے بھر گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد کا نعروں سے استقبال کیا گیا۔ ضلع بدین کے مبلغ مولانا مختار احمد نے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ تلاوت کلام پاک سے سیمینار کا آغاز ہوا، مولانا فضل اللہ نے ہدیۂ نعت پیش کیا۔ مولانا صفدر صدیقی نے تحفظ ختم نبوت اور تحفظ پاکستان پر بیان کیا، آخر میں مولانا قاضی احسان احمد کا ''عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت'' پر تفصیلی خطاب ہوا۔ مولانا نے کہا کہ ہر آدمی کو اپنے اپنے مقام پر رہتے ہوئے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کرنا چاہئے۔ اس سیمینار میں مولانا عبدالغفار جمالی، حافظ عبدالحمید، مولانا محمد عاشق، مولانا محمد اسماعیل، مفتی عبدالغنی نے بھی شرکت کی۔ آخر میں تحفظ ختم نبوت لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ دریں اثنا ۲۹؍مئی ۲۰۱۴ء بروز جمعرات بعد نماز فجر بسم اللہ مسجد اتفاق کالونی بدین میں مولانا قاضی احسان احمد کا درس ہوا۔ بعد نماز ظہر شادی لارج میں عقیدۂ ختم نبوت پر بیان ہوا، اسی طرح عشاء کے بعد مدینہ مسجد جھڈو میں بھی مولانا قاضی صاحب کا خطاب ہوا۔ ۳۰؍جون بروز جمعہ جامع مسجد فضل بھنبھرو میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کیا اور شام کو جامع مسجد ختم نبوت ٹالہی سے کنری کے پروگرام کے لئے روانہ ہوئے۔　　(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶تا۲۲؍جون ۲۰۱۴ء ص۱۷)

سالانہ ختم نبوت کانفرنس قصور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامعہ ترتیل القرآن قصور میں ۲۸؍مئی ۲۰۱۴ء کو بعد نماز عشاء سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ حاضرین کا جوش وجذبہ قابل دید تھا۔ کانفرنس میں دو خوش نصیب طلباء نے حفظ قرآن کریم کی سعادت اور آخری سبق سنانے کا شرف حاصل کیا۔ مولانا عثمان قصوری نے نعت رسول مقبول پیش کی۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا اللہ وسایا کا تفصیلی بیان ہوا۔ قاری حبیب اللہ قادری نے تلاوت اور مولانا مفتی محمد حسن صاحب نے دعاء کرائی۔ مولانا عبدالرزاق مجاہد مبلغ ختم نبوت نے نقابت کے فرائض سرانجام دیئے۔　　(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵؍جولائی ۲۰۱۴ء ص۲۳)

عشق مصطفیٰ کانفرنس پتوکی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۳۱؍مئی ۲۰۱۴ء کو ویرم میں بعد نماز عشاء عشق مصطفیٰ کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں مولانا تاج محمود ریحان، مولانا اسماعیل قطر، مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالرزاق مجاہد کے بیانات ہوئے۔ علاقہ کی معروف شخصیت مولانا ہارون الرشید رشیدی صاحب نے صدارت فرمائی۔

کانفرنس میں علاقہ کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام سمیت ہر طبقہ کے مسلمانوں نے بھرپور شرکت کی۔ مولانا عبداللہ قاسم پھول نگروالوں کی دعاء سے کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵؍جولائی ۲۰۱۴ء ص۲۲)

۲۱واں سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر کی روئیداد

حسب سابق اس سال بھی وفاق المدارس کے سالانہ امتحان کے ختم ہوتے ہی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر میں شرکت کے لئے رفقاء آنا شروع ہوگئے۔ ۳۰؍مئی جمعہ کو بھی آتے رہے۔ حسب روایت ۳۱؍مئی بروز ہفتہ ۲۰۱۴ء کو صبح پونے آٹھ بجے کلاس کے آغاز کے لئے گھنٹی لگائی گئی۔ ایک سوپچیس شرکاء سے کلاس کا افتتاح ہوا۔ تلاوت کے بعد حاضری ہوئی اس کے بعد مولانا عزیزالرحمٰن ثانی نے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالی۔ جامعہ اشرفیہ مانکوٹ کے مہتمم مولانا صاحبزادہ محمد احمد صاحب تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ کی دعاء سے کلاس کا آغاز ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے سرپرست اورروح رواں پیر طریقت مولانا سیّد فاروق ناصر شاہ صاحب نے افتتاحی بیان فرمایا، مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کے مدرس مولانا محمد شاہد صاحب نے پہلا سبق پڑھایا۔ مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا غلام مرتضیٰ ڈسکوی، مولانا محمد احمد مدرس مدرسہ عربیہ ختم نبوت نے اسباق پڑھانا شروع کئے۔ پہلا ہفتہ یعنی ہفتہ سے جمعرات تک ردِعیسائیت اور حیات عیسیٰ علیہ السلام کے موضوعات پر اسباق ہوئے اور قادیانی شبہات کے جوابات حصہ دوم پڑھائی گئی۔ مولانا عزیزالرحمٰن ثانی، مولانا محمد اقبال مبلغ ڈیرہ غازی خان، مولانا محمد احمد اور مدرسہ کے درجہ ثانیہ کے دوطالب علم جناب سید امیر، جناب صدام حسین نے داخلہ کے نظم کو چلایا۔ الحمدللہ! کہ ابتدائی چند دنوں میں ۲۸۷ دوصدستاسی اسکولز وکالجز کے طلباء، مدارس عربیہ کے اساتذہ وفضلاء اور مفتیان اور طلباء نے کورس میں داخلہ لیا۔ جمعرات شام کو جامعہ خیرالمدارس ملتان کے شعبہ تخصص، دعوت وارشاد کے نگراں مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی صاحب تشریف لائے اور آپ نے بائبل سے آنحضرت ﷺ کی پیش گوئیوں پر مشتمل اسباق پڑھائے۔

۳۱؍مئی سے ۵؍جون تک دوران ہفتہ جو پڑھایا گیا اس کا ۶؍جون ہفتہ کے دن امتحان ہوا۔ ۶؍جون کی شام بعداز ظہر سے دوسرے ہفتہ کی تعلیم شروع ہوئی۔ اس ہفتہ میں کتاب قادیانی شبہات کے جوابات حصہ اوّل کی جو ختم نبوت کے مباحث پر مشتمل ہے۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا غلام رسول دین پوری نے تعلیم دی۔ اس دوران میں مولانا محمد الیاس گھمن، مولانا مفتی خالد محمود (ناظم اعلیٰ اقرأ روضۃ الاطفال ٹرسٹ پاکستان) بھی تشریف لائے اور ایک ایک سبق پڑھایا۔ مولانا مفتی خالد محمود کے ہمراہ ہمارے مخدوم زادہ مولانا مفتی محمد بن مفتی محمد جمیل خان شہید نے بھی تشریف آوری سے ممنون واحسان فرمایا۔

حسب سابق اس دوسرے ہفتہ کی تعلیم کا امتحان ۱۳؍جون جمعہ کے روز قبل از جمعہ ہوا اور اسی دن ہی عصر کے قریب جامعۃ الرشید کراچی سے مولانا مفتی ابولبابہ اپنے رفقاء سمیت تشریف لائے۔ جمعہ عصر سے ہفتہ عصر تک انہوں نے تمام کلاس کو مختلف حصوں میں گروپس بنا کر اپنے رفقاء سمیت قرآنی عربی کورس پڑھایا، تمام شرکاء نے بھرپور فائدہ حاصل کیا اور خوب رونق رہی۔ ۱۵؍جون کو مولانا محمد رضوان عزیز نے خطباء کورس اور ۱۵، ۱۶؍جون کو مولانا عبداللہ معتصم نے جغرافیہ کورس پر لیکچرز دیئے۔

۱۴؍جون سے ۲۲؍جون تک آخری ہفتہ کے اسباق مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا عزیزالرحمٰن ثانی، مولانا محمد قاسم رحمانی اور دیگر حضرات نے پڑھائے۔ اس ہفتہ میں قادیانی شبہات کے حصہ سوم جو کذبِ مرزا کے مباحث پر مشتمل ہے پڑھائی گئی اور ۲۲؍جون کو کورس کا آخری امتحان ہوا۔

اس ہفتہ میں جامعہ مدنیہ جدید رائے ونڈ لاہور کے استاذ الحدیث مولانا مفتی محمد حسن صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور، مولانا قاری عبدالواحد امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منڈی بہاؤالدین بھی اپنے رفقاء، مولانا مفتی محمد زاہد صاحب نائب مہتمم جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد، مولانا مفتی محمد ظفر اقبال، مولانا قاری محمد زاہد اقبال چیچہ وطنی، جناب خالد متین صاحب لاہور، جناب خالد مسعود صاحب ایڈووکیٹ تلہ گنگ، روزنامہ اسلام کے بچوں کے صفحہ کے ایڈیٹر الحاج محمد اشتیاق بھی تشریف لائے اوران حضرات کے بیانات ہوئے۔اس سال خصوصیت سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خیبر پختونخوا کے سربراہ مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی بھی تشریف لائے، آپ نے اتوار کے روز ظہر سے عصر تک سبق پڑھایا۔اتوار کے روز ۲۲؍جون بعدازعشاء آخری بیان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ رہنما اور مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ کا ہوا اور یوں آپ کے آخری سبق پڑھانے پر ۳۱؍مئی سے شروع ہوکر ۲۲؍جون کی شام سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر کی تعلیم بخیروخوبی اختتام پذیر ہوئی۔

۲۳؍مئی کو صبح آٹھ بجے کورس کی آخری تقریب تھی جس میں شرکاء حضرات کو اسناد اور کتب اور انعامات دینے تھے۔ چنانچہ صبح آٹھ بجے اس تقریب کا آغاز ہوا۔تلاوت کے بعد مولانا قاضی احسان احمد نے کورس کی غرض وغایت پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور مہمانانِ گرامی کی تشریف آوری پر خیر مقدمی کلمات کہے۔مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے کامیاب ہونے والے شرکاء حضرات کے نام پکارنے شروع کئے، چنانچہ رول نمبر نام اور ضلع کی صراحت کے ساتھ اعلانات ہوتے رہے اور شرکاء مہمانان گرامی کے ہاتھوں انعامی کتب حاصل کرتے رہے۔مولانا غلام رسول دین پوری صاحب نام بنام سند دیتے۔مولانا قاضی احسان احمد وہ سند حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کی خدمت میں پیش کرتے، امیر مرکزیہ شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی صدر اجلاس وامیر مرکزیہ دامت برکاتہم اپنے مبارک ہاتھوں سے وہ سند صاحبزادہ مولانا خلیل احمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کو عنایت فرماتے اور آپ سے شرکاء وہ سند وصول کرتے۔اس سال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے احتساب قادیانیت ج:۳۲،۵۳،۵۴،۵۵ شرکاء حضرات کو دی گئیں، جناب پیر کفایت اللہ صاحب بودلہ کی طرف سے تحریر کردہ کتاب ’’ختم نبوت قرآن مجید کی روشنی میں‘‘ اور جناب عتیق انور کی لاہور سے شائع کردہ کتاب جو پیر طریقت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق نائب امیر حضرت سیّد نفیس الحسینی کا مجموعہ کلام ہے جس کا نام ’’برگِ گل‘‘ ہے یہ کتب دی گئیں۔اس طرح آخری مرحلہ پر الحاج محمد جمیل صاحب گجرات والوں کی جانب سے ’’فیصلہ کن مناظرے‘‘ اور ’’ایک ہفتہ حضرت شیخ الہند‘‘ کے دیس میں بھی شرکاء کو سیٹ کی شکل میں دی گئیں۔گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی پاکستان کے معروف نشریات کتب کے ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان کے جناب حافظ محمد اسحاق صاحب ملتانی کی جانب سے چودہ کارٹن کتابوں کے شرکاء کورس میں انعامی کتب کے سیٹ کے ساتھ پیش کئے گئے۔گویا کم وبیش دس، دس کتب کا ایک ایک سیٹ شریک کورس کی خدمت میں پیش کی گئیں۔پشاور سے مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی اور جناب محترم عنایت اللہ، جناب صاحبزادہ نصیر الدین پوپلزئی، راولپنڈی سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا قاضی ہارون الرشید، تلہ گنگ سے جناب خالد مسعود ایڈووکیٹ، ٹوبہ ٹیک سنگھ سے جناب قاضی فیض احمد، گجرات سے جناب حاجی اللہ رکھا صاحب، الحاج محمد جمیل، منڈی بہاؤالدین سے مولانا محمد قاسم، لاہور سے جناب پیر طریقت رضوان نفیس، مولانا خالد محمود، قاری ظہور الحق، مولانا سعید وقار، جناب منصور احمد، نعیم صاحب، فیصل آباد سے پیر طریقت سیّد فاروق ناصر شاہ صاحب، روزنامہ اسلام کے نمائندہ مولانا ذکراللہ الحسینی، مولانا غازی عبدالرشید، چنیوٹ سے مولانا سیف اللہ خالد، قاری عبدالحمید صاحب، الحاج محمد علی، مولانا محمد رضوان صاحب، ملک خلیل احمد، سرگودھا سے مولانا قاری عبدالرحمٰن ضیاء، مولانا محمد عارف، مولانا محمد عابد، جھنگ سے مولانا سیّد

مصدوق حسین شاہ، الحاج مقبول احمد، مولانا غلام حسین، چنیوٹ سے قاری محمد افضل، مولانا منیر احمد، حاجی شہادت علی، قاری خوشی محمد، قاری محمد نثار، سیالکوٹ سے مولانا فقیر اللہ اختر، ملتان سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد انس، بہاولنگر سے مولانا محمد قاسم رحمانی اور دیگر مہمانانِ گرامی ذی وقار کے ہاتھوں شرکاء کورس نے اسناد اور کتب کے انعامات وصول کئے۔

اس سال بھی حسب سابق تمام شرکاء کورس کے لئے تقریروں کی بھی تربیت کا اہتمام کیا گیا تھا۔ چنانچہ ابتدائی دنوں سے تقریر شروع کرادی گئی تھیں۔ امسال بھی دس دس شرکاء حضرات پر مشتمل گروپ بنائے گئے جو دن بھر پڑھتے تھے رات کو دن بھر کے اسباق کا خلاصہ بیان کردیتے تھے۔ ابتداء میں یہ نظم مولانا غلام مصطفیٰ اور مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کی زیرنگرانی چلتا رہا۔ آخری عشرہ میں مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد قاسم رحمانی بھی اس نظم میں شریک کار بنے۔ تمام گروپس کے ایک ایک ساتھی کا انتخاب ہوکر کل انتیس حضرات تقریری مقابلہ کے لئے مستحق قرار پائے۔ چنانچہ ان حضرات کا تقریری مقابلہ ہوا، ان میں: رول نمبر۲۴۶: جناب صفوان محمد بن غلام محمد میمن خیر پور میرس (اوّل)، رول نمبر۲۱۵: جناب محمد سلمان بن فضل الرحمٰن پشاور (دوم)، رول نمبر۷۶: حافظ محمد بلال بن نذیر احمد شیخوپورہ (سوم) آئے۔ جنہیں مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی پشاور، پیر سیّد صفدر حسین اور جناب قاضی فیض احمد صاحب نے اپنے دست مبارک سے انعامات دیئے۔ اس طرح کورس کی تعلیم مکمل حاصل کرنے اور تینوں امتحانات میں مجموعی طور پر پوزیشن حاصل کرنے والے خوش نصیب یہ تھے: رول نمبر۴: جناب حافظ عتیق الرحمٰن بن سیف الرحمٰن لانگ لودھراں نے (اوّل)، رول نمبر۲۱: جناب محمد نصیر بن عبدالرشید راولپنڈی (دوم)، رول نمبر۲۱۲: حیدر علی اطرافی بن گل الرحمٰن اطرافی پشاور (سوم) پوزیشن حاصل کی۔ یوں ''مین آف دی کورس'' جناب حافظ عتیق الرحمٰن صاحب قرار پائے، امتحان میں پوزیشن ہولڈرز حضرات کو انعامات مولانا صاحبزادہ خلیل احمد، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری اور حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم نے اپنے دست شفقت سے عنایت فرمائے۔ حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کے حکم پر مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب نے اختتامی دعاء کرائی۔

مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا صغیر احمد، قاری محمد رمضان، قاری عبیدالرحمٰن، مولانا محمد عمر ساقی، مولانا محمد ابوبکر، جناب محمد یاسین، قاری محمد اصغر اور دیگر اساتذہ حضرات نے مہمانوں کو کھانا کھلایا۔ امسال بھی کورس کے دوران کھانے کی نگرانی مولانا محمد اسحاق ساقی اور مولانا صغیر احمد نے کی۔ موجود اساتذہ کرام نے پرچوں کے نمبر لگائے۔ نتائج کی ترتیب اور اسناد کی تیاری مولانا غلام رسول دین پوری کی زیرقیادت جناب شیر زمان اور جناب ساجد صاحب نے کی۔ آخری دو روز مکتبہ کا کام مولانا عبدالرشید غازی کی زیرنگرانی انجام پایا۔ مولانا محمد عمر ساقی اور دوسرے رفقاء آپ کے معاون رہے۔ یوں بخیر وخوبی یہ پروگرام تکمیل کو پہنچا۔ **فالحمد للہ!**

(ماہنامہ لولاک ملتان اگست ۲۰۱۴ء ص۳ تا۶)

سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر کے شرکاء

کورس میں جن حضرات نے شرکت کی ان کی فہرست مندرجہ ذیل ہے:

نمبرشمار	نام	ولدیت	ضلع	نمبرشمار	نام	ولدیت	ضلع
1	حبیب اللہ	عامیل خان	ٹانک	2	عبدالباسط	عبدالروف	خارج شد
3	محمد وقاص	منیر احمد اختر	خارج شد	4	عتیق الرحمان	سیف الرحمان	لودھراں

5	محمد ظفر اللہ	نواب خان	خارج شد	6	محمد علی	احمد علی	چنیوٹ
7	سیف الرحمان	حاجی احمد شیر	چنیوٹ	8	عمر فاروق	غلام محمد	چنیوٹ
9	عتیق الرحمان	عبید الرحمان	چنیوٹ	10	محمد تسکین	محمد اختر	رحیم یار خان
11	عبدالوحید	حاجی محمد اسلم	چنیوٹ	12	محمد طلحہ	حضور بخش	مظفر گڑھ
13	محمد یوسف	محمد حیات	چنیوٹ	14	محمد ساجد	محمد ابراہیم	رحیم یار خان
15	عبدالرحیم	شیر محمد	چنیوٹ	16	محمد اسحاق	حاجی غلام رسول	مظفر گڑھ
17	محمود احمد	قاری عبدالرشید	اوکاڑہ	18	محمد مزمل	محمد خورشید	قصور
19	صدیق اکبر	حاجی عبدالواحد	خارج شد	20	محمد صفدر	غلام حسین مرحوم	سرگودھا
21	محمد نصیر	عبدالرشید	راولپنڈی	22	شیخ ریحان	شیخ نذر حسین	راولپنڈی
23	محمد داؤد عادل	عطی الرحمان	میانوالی	24	ابوبکر علی	عبدالقیوم	میانوالی
25	محمود زبیر	زبیر احمد	خانیوال	26	حمید اللہ	محمد عامر	خانیوال
27	محمد رضوان	حق دار	ڈی آئی خان	28	عبدالوحید	محمد حنیف	ڈی آئی خان
29	سلیم نواز	اللہ نواز	ڈی آئی خان	30	محمد علی	غلام حسن	ڈی آئی خان
31	شیر زمان	خان فراز	ٹانک	32	فضل حق	محمد آمین	وزیرستان
33	عبدالرحمان	بازگل خان	وزیرستان	34	اللہ داد	محمد یاسین	خانیوال
35	محمد ریحان نقی	محمد نقی خان	مونچھ	36	محمد سرفراز	حاجی شیر محمد	چنیوٹ
37	حبیب بادشاہ	خان بادشاہ	نوشہرہ	38	طارق احمد	نصیر بادشاہ	نوشہرہ
39	کامران خان	فضل محمد	نوشہرہ	40	حافظ محمد حارث	فضل رازق	نوشہرہ
41	محمد عزیز	فضل رازق	نوشہرہ	42	محمد خلیل اللہ	حاجی ظالف	وزیرستان
43	عبدالغفار	محمد عبداللہ	خارج شد	44	شمس الحق	غلام محمد	مظفر گڑھ
45	محمد یونس الحسن	ایوب خان	کرک	46	واجد علی ہاشمی	محمد یوسف ہاشمی	چنیوٹ
47	عبداللہ	عبدالغفور	قصور	48	فرید الحق	حبیب الحق	دیر
49	محمد شیراز	مسعود شاہ	کوہاٹ	50	اکرام اللہ	خان مست	کوہاٹ
51	سید عمر فاروق	سید محمد داؤد شاہ	ہنگو	52	عبداللہ فیض	فیض محمد	نواب شاہ
53	امجد حسین	زاہد حسین	نواب شاہ	54	احتشام الدین	مقبول احمد	فیصل آباد
55	سفیان احمد	مقبول احمد	فیصل آباد	56	الہداد گیچانی	عبدالرزاق	نواب شاہ
57	محمد عمران پھل	عبدالکریم پھل	نوشہرو فیروز	58	عبدالرحمان رند	عبداللہ رند	نوشہرو فیروز
59	ثناء اللہ رند	عبداللہ رند	نوشہرو فیروز	60	فداء الرحمٰن گنجائی	عبدالجبار گنجائی	نواب شاہ

61	عتیق الرحمٰن مدنی	مولانا محمد سعید	نواب شاہ	62	نذیر احمد	لال محمد	نوشہرو فیروز
63	صاحب الدین	محمد صادق پھل	نوشہرو فیروز	64	عبدالجبار پھل	محمد عثمان پھل	نوشہرو فیروز
65	واجد علی	فضل محمد	راولپنڈی	66	محمد اکرم	محمد اشرف	سرگودھا
67	محمد عبداللہ	عبدالرشید	خوشاب	68	محمد آصف	عبدالغفار	میانوالی
69	محمد یاسین خان	عبداللہ خان	لکی مروت	70	محمد یعقوب	بشیر احمد	ملتان
71	عمر فاروق	محمد یعقوب	راولپنڈی	72	محمد عثمان غنی	محمد یعقوب	راولپنڈی
73	محمد ضیاءاللہ	محمد خان	شیخوپورہ	74	سید نجیب احمد شاہ	سید احمد شاہ	جھنگ
75	محمد عباس	محمد صالح	مردان	76	حافظ محمد بلال	نذیر احمد	شیخوپورہ
77	رستم نواز	زیور خان	کرک	78	محمد نفیس	عبدالرشید	شیخوپورہ
79	احسان اللہ	محمد یاسین	بہاول نگر	80	اکرام اللہ	غلام حیدر	بہاول نگر
81	ضیاءالحق	محمد علی خان	خارج شد	82	زین العابدین	عبدالمتین	خارج شد
83	فرہاد علی	سلیم داد	صوابی	84	احمد زیب	انور زیب	صوابی
85	محمد آصف	خدا بخش	مظفرگڑھ	86	محمد عمران	غلام یاسین	مظفرگڑھ
87	محمد شہزاد	محمد رفیق	مظفرگڑھ	88	محمد اقبال	اللہ بچایا	مظفرگڑھ
89	محمد بلال الیاس	محمد الیاس	مظفرگڑھ	90	محمد بلال	محمد الیاس	مظفرگڑھ
91	رئیس ریاض	ریاض احمد	مظفرگڑھ	92	محمد عنایت اللہ	عبدالحئی	مظفرگڑھ
93	عبدالماجد	عبداللطیف	مظفرگڑھ	94	سید عبدالرحمٰن	سید محمد ابوبکر شاہ	بہاول پور
95	محمد اعظم طارق	حاجی غلام رسول	بہاول پور	96	محمد فرہاد	محمد نصیب	بہاول پور
97	محمد اسماعیل	عبدالرحمان	بہاول پور	98	محمد ایوب	محمد نفیس	بہاول پور
99	محمد ساجد	حاجی شیر احمد	بہاول پور	100	محمد راشد	محمد اختر	بہاول پور
101	سید انعام الحسن	مظہر حسین	لودھراں	102	محمد جمیل	نذر حسین	بہاول پور
103	محمد اکبر	اللہ وسایا	لودھراں	104	محمد عمران	رانا انتظار احمد	لودھراں
105	محمد وسیم	عبدالغفور	بہاول پور	106	محمد ہاشم	عبداللہ	بہاول پور
107	محمد نعیم شفیق	محمد ابراہیم	لودھراں	108	محمد احمد	سعادت علی	راجن پور
109	جنید اقبال	فیروز خان	خارج شد	110	حامد اقبال	محمد یمین	صوابی
111	محمد آصف	محمد شریف	قصور	112	محمد عمران	محمد اسماعیل	بہاول پور
113	محمد ساجد رمضان	محمد رمضان	خارج شد	114	عمر فاروق	مولانا بشیر احمد	چنیوٹ

115	محمد عمیر طیب	حافظ طیب	بہاول پور	116	حافظ محمد یوسف	محمد عبداللہ	خارج شد
117	حافظ محمد عرفان	محمد اقبال	بہاول پور	118	محمد موسیٰ خان	محمد نذر خان	بہاول پور
119	محمد رفیع الدین	شاہد محمود	بہاول پور	120	محمد زبیر رفیق	حافظ محمد رفیق	بہاول پور
121	محمد ضیاء الرحمان	حافظ حبیب احمد	بہاول پور	122	محمد اعجاز	محمد خان	بہاول نگر
123	سجاد احمد کاغانی	عبدالرحمان	مانسہرہ	124	محمد راشد	محمد اکبر	مانسہرہ
125	محمد حبیب اللہ	حاجی غلام قادر	رحیم یار خان	126	محمد رضوان	محمد ممتاز	وہاڑی
127	ثناء اللہ	محمد عارف نیاز	منڈی بہاؤالدین	128	محمد وقاص	ملک تاج دین	فیصل آباد
129	سمیع اللہ	سوال محمد	بٹ گرام	130	محمد اسماعیل	طور خان	فیصل آباد
131	محمد عامر معاویہ	عبدالنور	اوکاڑہ	132	عمر حیات	موج خان	لاہور
133	عبدالقیوم	محمد سلیم	خارج شد	134	محمد طارق	حق نواز	خارج شد
135	قمر الزمان	نثار احمد	خارج شد	136	اعجاز احمد	مقبول احمد	خارج شد
137	حق نواز	محمد نذیر احمد غفاری	چنیوٹ	138	محمد ابوبکر	قاری عبدالرؤف	ٹوبہ ٹیک سنگھ
139	محمد رضوان	محمد سلیمان	شیخوپورہ	140	احمد الدین	سعید احمد	خیر پور میرس
141	ساجد احمد	مہر محمد سہتو	نوشہرو فیروز	142	محمد حنیف	حافظ محمد قاسم	نوشہرو فیروز
143	محمد بلال	عید محمد	نواب شاہ	144	کلیم اللہ	محمد حنیف پنہور	نواب شاہ
145	عبدالفتاح	عبدالستار	نوشہرو فیروز	146	محمد عارف	احمد الدین	شکار پور
147	مجاہد غلام مصطفیٰ	حاجی صدورو	خیر پور میرس	148	معظم علی	افتخار علی	بینظیر آباد
149	ثناء اللہ	محمد صدیق	بینظیر آباد	150	محمد طاہر	عبداللہ	بینظیر آباد
151	اعجاز احمد	اللہ رکھا	نواب شاہ	152	سجاد علی	غلام عباس	نوشہرو فیروز
153	حبیب الرحمان	عبدالشکور	فیصل آباد	154	عبدالرؤف	محمد نواز	بہاول پور
155	امیر حمزہ خان	الطاف حسین	لیہ	156	ارسلان وحید	عبدالوحید	لاہور
157	محمد سلمان	شفقت اللہ	لکی مروت	158	فضل الرحمان	مولوی ظہور الحق	مظفر گڑھ
159	محمد سلمان	محمد اکرم	گوجرانوالہ	160	ذیشان قمر	محمد قمر	خارج شد
161	لئیق احمد	محمد گستاسب	ایبٹ آباد	162	محمد ابوبکر صدیق	حافظ منیر احمد	اوکاڑہ
163	شاہد نواز	ظہور احمد	اوکاڑہ	164	محمد عبداللہ	خلیل احمد	بہاول پور
165	عبدالرحیم	عبدالمنان	قلعہ سیف اللہ	166	زبیر احمد	وزیر احمد	شکار پور
167	عبدالرؤف	محمد حنیف	گھوٹکی	168	محمد ارشاد	گلزار احمد	میر پور خاص
169	محمد نوید	بشیر احمد	میر پور خاص	170	صدام حسین	محمد یامین	میر پور خاص

171	سید جواد احمد	سید شاہ محمد شاہ	کراچی	172	محمد عثمان	امتیاز احمد	کراچی
173	حماد اللہ اعوان	عبدالرشید اعوان	کراچی	174	عبدالوہاب	محمد وہاب	سوات
175	ظفر احمد	عبداللہ خان	نوشکی	176	محمد اقبال	محمد یوسف	کوہاٹ
177	بشیر اللہ	مومن شاہ	صوابی	178	ذاکر اللہ	نیاز گل	اٹک
179	طاہر علی حقانی	کلادین	صوابی	180	ریاض الرحمان	لطیف الرحمان	کراچی
181	طاہر محمد	اسرائیل خان	کراچی	182	عثمان غنی	علی الرحمان	کراچی
183	محمد افتخار	محمد سلیم	کراچی	184	راجہ حمید آفریدی	حمید اللہ خان	کراچی
185	محمد اسحاق	رحیم بخش	کراچی	186	عطاء الرحمان	شوکت علی خان	کراچی
187	محمد عابد	محمد علی خان	کراچی	188	رحمت علی	گل زادہ	کراچی
189	صدام حسین	شہزاد میر	کراچی	190	محمد اشفاق	مشتاق احمد	کراچی
191	دانش منظور	منظور احمد	کراچی	192	محمد بلال	خیال زادہ	کراچی
193	جمیل احمد شاہ	شاہ محمد شاہ	کراچی	194	ریاض محمد	عبدالمناف	سری لنکا
195	محمد	محمد حسین	سری لنکا	196	عبداللہ	محمد حسین	سری لنکا
197	عتیق اللہ	سراج الدین	شانگلہ	198	محمد شریف	تل خان	لسبیلہ
199	حبیب اللہ	محمد موسیٰ خان	آوران	200	محمد اجمل خان	مفتی صاحب	کراچی
201	عبید الرحمان	عبدالرحمان	کراچی	202	سید محمد اظہر	سید مظفر حسین	کراچی
203	عبداللہ غازی	بھگو	کراچی	204	محمد طلحہ	شہاب الدین	لاہور
205	محمد اقبال	محمد رفیق	خانیوال	206	محمد افضل	رحیم بخش	بہاول پور
207	محمد شاہد اللہ	سردعلی خان	بنوں	208	محمد زاہد اقبال	محمد رمضان	سیالکوٹ
209	محمد سمیع اللہ	محمد اشرف	خارج شد	210	محمد غلام فرید	محمد اسلم	سیالکوٹ
211	سعید احمد	نذیر حسین	خارج شد	212	حیدر علی اطراقی	گل رحمٰن اطراقی	پشاور
213	شاہ خالد	عبدالوحید شاہ	پشاور	214	محمد سلمان	محمد نصیر الدین	پشاور
215	محمد سلمان	فضل الرحمان	پشاور	216	ہارون الرشید	محمد ابراہیم	پشاور
217	مفتی محمد دین	ولایت شاہ	پشاور	218	انیس الرحمان	شفیق الرحمان	پشاور
219	زین العابدین	محمد زبیر خان	پشاور	220	توقیر الحسن	عبدالکریم	بہاول پور
221	محمد شہزاد	بشیر احمد	خانیوال	222	عبدالاحد	عبدالکریم	ملتان
223	محمد عتیق الرحمان	حافظ محمد انوار	بہاول پور	224	حافظ عثمان	حافظ محمد زاہد	بہاول پور

225	سعید احمد	محمد اسلم	چنیوٹ	226	محمد وقاص	مولانا غلام نبی	بہاول پور
227	محمد ثناءاللہ	مطیع اللہ	بہاول پور	228	محمد سرفراز	محمد نواز	بہاول پور
229	محمد عثمان	مولانا محمد یار	بہاول پور	230	محمد طلحہ زبیر	محمد رفیق	بہاول پور
231	محمد اشتیاق	غلام قادر	بہاول پور	232	عبدالرشید	عبدالرحمان	بہاول پور
233	عمر فاروق	انعام الٰہی	چنیوٹ	234	محمد عبداللہ	محمد عنایت اللہ	کراچی
235	محمد اظہر نوردین	نوردین	کراچی	236	عبدالرقیب	غلام مصطفیٰ	ٹوبہ ٹیک سنگھ
237	محمد وسیم عبداللہ	محمد عبداللہ	چنیوٹ	238	محمد ساجد نواز	محمد رفیق	وہاڑی
239	محمد ابوبکر	مولانا محمد اسلم	لیہ	240	محمد اعجاز	حضور بخش	رحیم یار خان
241	محمد فیصل	محمد ادریس	رحیم یار خان	242	محمد عمر معاویہ	حاجی گامن	رحیم یار خان
243	ظہور احمد	محمد عبداللہ	رحیم یار خان	244	محمد طفیل	عنایت اللہ	صوابی
245	محمد طارق اقبال	قاری محمد اقبال	مظفرگڑھ	246	صفوان محمد	غلام محمد میمن	خیر پور میرس
247	گل محمد	حافظ غلام حسین	شکار پور	248	منصور اللہ خان	محمد رئیس خان	خارج شد
249	نورانی گل	میر شاہ ولی خان	خارج شد	250	محمد صدیق سجاد	عبدالمجید	خارج شد
251	محمد عمران	محمد اسماعیل	لاہور	252	عبدالواجد	محمد ایوب	پشین
253	محمد عاصم اسلم	محمد اسلم	ٹوبہ ٹیک سنگھ	254	عقیل الرحمان	محمد ابراہیم	خارج شد
255	محمد جمشید	حسن خان	اسلام آباد	256	نعمان محمد	غلام محمد	خارج شد
257	عبداللہ	الٰہی بخش	خارج شد	258	سہیل احمد	احمد بخش	گھوٹکی
259	محمد سلیم	عطاء محمد	بہاول پور	260	محمد نعیم	عبدالمجید	لودھراں
261	محمد قاسم	محمد اسماعیل	خارج شد	262	محمد سہیل	لیاقت علی	قصور
263	محمد ریاض	محمد مشتاق	قصور	264	فیضان رسول	غلام رسول	حافظ آباد
265	زین العابدین	محمد داؤد	قصور	266	جنید احمد	احمد دین	قصور
267	محمد عادل	محمد رفیق	قصور	268	محمد رضوان	محمد اسلم	قصور
269	جنید اشرف	محمد اشرف	چکوال	270	محمد احمد	مختار احمد	خارج شد
271	محمد سلیم	یعقوب	کراچی	272	محمد وزیر احمد	ظہور احمد	وہاڑی
273	محمد عمر فاروق	محمد نواز	مظفرگڑھ	274	محمد عبدالماجد	غلام محمد	ملتان
275	قیصر علی	جہانزیب	خارج شد	276	محمد اشفاق	محمد نواز	ڈی جی خان
277	آصف علی	دوست محمد	چنیوٹ	278	شاہد عمران	ملک شیر	چنیوٹ
279	محمد لقمان	نذیر احمد	رحیم یار خان	280	عمر فاروق	عبدالحمید	رحیم یار خان

281	اشفاق علی	غلام نبی	خارج شد		282	محمد یوسف	محمد اسماعیل	ساہیوال
283	محمد زاہد	عطاء الرحمٰن	ملتان		284	محمد نعیم اشرف	محمد اشرف	وہاڑی
285	محمد شعیب	محمد یونس	ٹوبہ ٹیک سنگھ		286	محمد شفیع	مولانا	پشاور
287	شہاب خان	ارشاد خان	پشاور					

(ماہنامہ لولاک ملتان اگست ۲۰۱۴ء ص۴۷تا۵۲)

تحفظ ختم نبوت کورسز

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ملیر کے زیر اہتمام دینی مدارس، اسکول، کالج، یونیورسٹی کے طلباء وطالبات اور عوام الناس کے لئے ’’تحفظ ختم نبوت کورسز‘‘ کا اہتمام کیا گیا، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

پہلا کورس: ۲۱تا۲۶؍جون بروز ہفتہ تا جمعرات، بوقت: دوپہر۲ بجے تا ساڑھے چار بجے تک، بمقام: اقراء حفظ القرآن اکیڈمی قذافی ٹاؤن لانڈھی میں منعقد کیا گیا۔ کورس میں عقیدۂ ختم نبوت، عظمت صحابہ رضی اللہ عنہم، اہل بیت، عقیدۂ رفع ونزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام، ردعیسائیت، عقیدۂ ظہور مہدی علیہ الرضوان، فتنۂ قادیانیت، فتنۂ انکار حدیث، فتنہ زید حامد، فتنۂ گوہر شاہی، فتنۂ ڈاکٹر ذاکر نائیک، نماز کی اہمیت وفضیلت، روزے کی اہمیت وفضیلت، والدین کے حقوق، غیبت کی حقیقت ونقصانات، پردے کی اہمیت وفضیلت، ازواج مطہرات کی گھریلو زندگی کے موضوعات پر مولانا مفتی محمد اسحاق مصطفیٰ (مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ملیر)، مولانا عبدالرؤف رستم (مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی)، مولانا عبدالحیٔ مطمئن (مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع غربی)، مولانا مفتی ساجد محمود (استاذ الحدیث جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن)، مولانا مفتی عبدالحمید، مولانا عبدالماجد، مولانا مفتی مبشر ابراہیم، مولانا مفتی محمد اویس، مولانا احسن راجہ الحسینی، مولانا محمد عمران نقشبندی، مولانا مفتی امین الرحمٰن، مولانا عنایت اللہ قاضی، مولانا محمد رضوان قاسمی اور مولانا مختار احمد نے خصوصی درس دیئے۔ کورس میں علاقہ بھر کے دینی مدارس، سکول، کالج، یونیورسٹی کے طلباء وطالبات اور عوام الناس نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ کورس مولانا اقبال اللہ (خلیفہ مجاز شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانوی) کی زیر سرپرستی اور مولانا عارف محمود عارفی (نائب مدیر جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن)، مولانا مفتی ساجد محمود (استاذ الحدیث جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن) کی زیرنگرانی میں منعقد کیا گیا۔ کورس کا اختتام مولانا اقبال اللہ کے دعائیہ کلمات کے ساتھ ہوا۔

دوسرا کورس: ۲۴تا۲۶؍جون بروز منگل تا جمعرات بوقت بعد نماز مغرب تا عشاء جامعہ عثمانیہ تعلیم القرآن معین آباد داؤد چورنگی لانڈھی میں منعقد کیا گیا۔ قاری سرفراز الحسن فاروقی کی تلاوت کلام پاک سے کورس کا آغاز ہوا۔ کورس میں عقیدۂ ختم نبوت، عقیدۂ رفع ونزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام، عقیدۂ ظہور مہدی علیہ الرضوان، فتنۂ قادیانیت کے موضوعات پر مولانا مفتی محمد اسحاق مصطفیٰ (مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ملیر)، مولانا عبدالحیٔ مطمئن (مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع غربی)، مولانا قاضی احسان احمد (مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)، مولانا تجمل حسین (مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع نواب شاہ) نے خصوصی بیانات کئے۔ اس کورس میں بھی علاقہ بھر کے مسلمانوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ کورس کا اختتام مولانا قاضی احسان احمد کے دعائیہ کلمات سے ہوا۔ اللہ رب العزت سے دعاء ہے کہ اس کورسز کے ذریعے تمام مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت فرمائے اور مسلمانوں کو تمام فتنوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵؍اگست ۲۰۱۴ء ص۲۵)

ختم نبوت کانفرنس برمنگھم

۲۳؍جون ۲۰۱۴ء کو ختم نبوت کورس چناب نگر کی اختتامی دعا تھی۔ اسی روز شام کو ملتان دفتر حاضری ہوئی۔ ۲۴، ۲۵؍جون ۲۰۱۴ء کو ملتان دفتر میں شوال المکرّم کے ماہنامہ لولاک کی تیاری، احتساب قادیانیت ج ۵۷، ۵۸ کی تیاری اور جلد ۵۹ کی کمپوزنگ کا کام رفقاء کے سپرد کیا کہ فقیر کے بیرونی سفر کے باعث رفقاء مصروف رہیں۔ انہیں زحمت نہ ہو۔ ۲۵؍جون کی شام گھر حاضر ہوا۔ ۲۶؍جون کی شام عزیزی محمد سلمہ اللہ الصمد کھیلتے ہوئے اوپلوں کی آگ میں چلا گیا۔ اس کے دونوں پاؤں بہت ہی جل گئے۔ معصوم کی عمر پونے دو سال ہوگی۔ اس سے جو قلب وجگر پر بیتی نوک قلم پر لانا ممکن نہیں۔ فوری بہاول پور ہسپتال لے گئے۔ بروقت علاج شروع ہوگیا۔ اللہ رب العزت سے فضل فرمایا کسی بڑے حادثہ سے بچ گئے۔ ۲۶؍جون کی شام سے یہ پریشانی شروع ہوئی۔ ۲۷؍جون کو بھی ایسے وقت گزرا۔ ۲۸؍جون کو صبح ڈائیو سے کراچی کے لئے سفر متعین تھا۔ بہاول پور سے ڈائیو پکڑی اور کراچی کے لئے روانہ ہوگیا۔ عزیزی محمد سلمہ کو عمداً دیکھنے ہسپتال نہ گیا کہ طبیعت پر اس صدمہ کے اتنے گہرے اثرات تھے کہ خود کو ملاقات کے لئے جانے پر آمادہ نہ کرسکا۔ ۲۹؍جون سے ۶؍جولائی تک جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی میں اس سال جامعہ سے فارغ التحصیل ہونے والی دورہ حدیث کی کلاس کو یومیہ گیارہ بجے سے ایک بجے تک دو گھنٹے کے لیکچرز دیئے۔ ۴؍جولائی کو مدینہ مسجد بنس روڈ میں جمعہ پر بیان ہوا۔ ۵؍جولائی کو دہلی مرکنٹائل کراچی کے رفقاء کی طرف سے دفتر میں افطاری کا اہتمام کیا گیا۔ مولانا منظور احمد نعمانی شیخ التفسیر والحدیث ظاہر پیر اور جامعہ خاتم النّبیین کراچی کے مدیر مولانا محمد طیب لدھیانوی اور دیگر حضرات نے شرکت سے سرفراز فرمایا۔ ۶؍جولائی کو کراچی کی تین مساجد میں دروس ہوئے۔ مغرب کے بعد مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی کی قائم کردہ خانقاہ اور جامعہ مسجد میں حاضری کی سعادت حاصل کی۔ عشاء جامع مسجد خاتم النّبیین میں ادا کی۔ مزارات پر ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کی سعادت حاصل کی۔ ۷؍جولائی کو تیاری کی۔ ۸؍جولائی اڑھائی بجے بعد از ظہر کراچی سے جدہ کے لئے روانگی ہوئی۔ عصر جدہ ایئرپورٹ پر پڑھی۔ مغرب راستہ میں، عشاء کے بعد تراویح میں جاکر حرم کعبہ کی جماعت میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ تراویح سے فراغت کے بعد عمرہ کا عمل مکمل ہوا۔ سحری کھائی، فجر پڑھی، اس کے بعد جاکر ہوٹل مبارک ٹو میں آرام کیا۔

۸؍جولائی سے ۱۵؍جولائی تک مکہ مکرمہ میں حاضری رہی۔ صبح دس گیارہ بجے حرم شریف جانا ہوتا۔ تراویح کے بعد سحری کے لئے واپس ہوٹل اور پھر فجر کے بعد آرام کا معمول رہا۔ ۱۵؍جولائی کو مدینہ منورہ حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔ آخری عشرہ حرم نبوی میں اعتکاف کی توفیق سے حق تعالیٰ نے سرفراز فرمایا۔ کراچی، گوجرانوالہ، لاہور کے رفقاء کا ہمراہی رہا۔ ہفت روزہ ختم نبوت کراچی کے مدیر مولانا عبداللطیف طاہر، محترم الحاج غزالی، الحاج میر محمد لقمان، جناب ڈاکٹر فضل الرحمٰن، جناب محمد عارف بلوچ، جناب ڈاکٹر محمد سلیم، لاہور کے جناب چوہدری محمد ارشد ایڈووکیٹ اور دیگر حضرات کی محبتوں سے بہت ہی راحت رہی۔ مولانا عبدالغفور صاحب خلیفہ مجاز مولانا خواجہ خان محمد، جامعہ خیرالمدارس کے شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق، جمعیت علماء اسلام کے ناظم عمومی مولانا عبدالغفور حیدری، شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کراچی، مولانا سید اخلاق احمد مدنی، جمعیت علماء اسلام کے قائد مولانا فضل الرحمٰن، جناب محمد اکرم خان درانی اور بہت سارے حضرات سے شرف ملاقات رہا۔ جب بھی کہیں نظر اٹھتی کوئی نہ کوئی کوئے یار میں مل جاتا۔ ہمارے گروپ کے حضرات نے تو عید کے روز شام کو کراچی جانا تھا۔ البتہ جناب الحاج محمد عارف بلوچ کے ہمراہ مزید دو دن گزرے اور خوب گزرے۔ ان کے سفر کرنے کے بعد فقیر کا قیام بقیع کے کونہ کے پہلے چوک پر وپلکن ہوٹل کے عقب میں جناب الحاج محمد سرور لدھیانوی کے مکان پر رہا۔ رمضان المبارک کے بعد بھی دس گیارہ بجے سے رات گئے تک اور پھر تہجد کے وقت سے فجر تک کا تمام وقت حرم نبوی میں گزرتا۔ اعتکاف وعمرہ کے حضرات کا

عید کے بعد رش کم ہونا شروع ہوا تو مواجہہ شریف پر صلوٰۃ وسلام اور ریاض الجنۃ میں آسانی کے ساتھ جگہ مقدر ہو جاتی رہی۔ **فالحمد للہ!**

۱۵؍جولائی سے ۶؍اگست صبح تک مدینہ طیبہ قیام رہا۔ ۶؍اگست ناشتہ کے بعد جدہ کے لئے سفر ہوا۔ دوپہر سے عشاء تک جناب قاری محمد رفیق رحیمی مدظلہ کے ہاں جدہ قیام رہا۔ عشاء کے بعد ائیر پورٹ آنا ہوا۔ ۷؍اگست رات اڑھائی بجے جدہ سے ہیتھرو لندن کے لئے سعودی ائیرلائن سے روانگی ہوئی۔ ۷؍اگست صبح سوا سات بجے لندن پہنچے۔ ائیر پورٹ پر پیشوائی کے لئے ختم نبوت سنٹر کے امام حافظ محمد اقبال اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کے مبلغ مولانا مفتی محمود الحسن تشریف لائے ہوئے تھے۔ مولانا محمود الحسن نے اپنی گاڑی لے لی ہے اور ڈرائیونگ بھی شروع کر دی ہے۔ ائیر پورٹ سے وہ گاڑی چلا کر دفتر لائے۔ ان کی طرف سے اس سفر کا گویا یہ پہلا سرپرائز تھا۔ دن بھر خوب آرام کا موقعہ ملا۔ نماز پر دوستوں سے ملاقاتیں ہوتی رہیں اور کنٹری سائیڈ سے فون آنے کا سلسلہ بھی برابر چلتا رہا۔

۸؍اگست: جمعہ کارڈف میں پڑھایا۔ مولانا مفتی محمود الحسن، مولانا مفتی محمد احمد جو مولانا غلام محمد علی پوری کے صاحبزادہ اور مولانا منظور احمد الحسینی صاحب کے بھانجے ہیں۔ ان حضرات نے بھی مختلف مساجد میں جمعہ کے اجتماعات سے خطاب کیا۔ مولانا قاری غلام نبی نے خطبات جمعہ کا اہتمام کیا۔ شام کو دفتر لندن واپس آ گئے۔

۹؍اگست: ظہر کی نماز کے بعد جامع مسجد ابوبکر ساؤتھ ہال میں فقیر کا تفصیل سے درس قرآن ہوا۔ یہاں سے فراغت کے بعد ائیر پورٹ گئے۔ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد پاکستان سے تشریف لائے۔ جناب عمران اقبال لندن سے اور مڈلبرا سے محترم چوہدری محمد یونس اور عمران صاحب بھی ائیر پورٹ پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ صاحبزادہ صاحب سے ملاقات کے بعد فقیر راقم، مولانا مفتی محمود الحسن، مولانا حافظ اقبال تولیوٹن چلے گئے۔ صاحبزادہ عزیز احمد صاحب بمع رفقاء لندن دفتر تشریف لے گئے۔ جمعیت علماء برطانیہ کے رہنما مفتی خالد صاحب کی لیوٹن مسجد میں عصر سے مغرب تک ختم نبوت کانفرنس تھی جس میں فقیر نے معروضات پیش کیں۔ بحمدہٖ تعالیٰ عوام سامعین کے ساتھ کثیر تعداد میں علماء کرام بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ بھرپور پروگرام رہا۔

۱۰؍اگست: اتوار سٹاک ویل گرین لندن ختم نبوت سنٹر میں پروگرام تھا۔ ظہر سے عصر تک مشاورتی اجلاس ہوا۔ صدارت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب نے فرمائی۔ اجلاس کے اغراض ومقاصد مولانا مفتی محمود الحسن نے بیان فرمائے۔ گلاسگو، برمنگھم، کارڈف، آکسفورڈ اور لندن شہر سے توقع سے زیادہ علماء کرام ومندوبین نے شرکت فرمائی۔ کام کو مربوط اور وسیع کرنے کے لئے بھرپور اور مفید مشوروں سے دوستوں نے سرفراز فرمایا۔ عصر سے مغرب تک لندن کے قرب وجوار کے رفقاء کو دعوت دی گئی۔ فقیر کا بیان ہوا اور سوال جواب کی محفل بھی ہوئی۔ بحمدہٖ تعالیٰ ختم نبوت کا ہال بھرا ہوا تھا۔ دونوں پروگرام خاصے کامیاب رہے۔ دوستوں نے کامیابی پر خوشی کا اظہار فرمایا۔

۱۱؍اگست: ٹوٹنگ مسجد میں مغرب سے عشاء تک پروگرام ہوا۔ بھرپور حاضری ہوئی۔ محبت وشوق سے دوستوں نے شرکت کی۔ اس انہماک اور غور وفکر سے سراپا توجہ بن کر دوستوں نے شرکت کی کہ واضح طور پر سکینت وطمانیت کا ماحول بن گیا۔ فقیر اور مولانا محمود الحسن کا بیان ہوا۔ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے دعاء فرمائی۔

۱۲؍اگست: کوواسٹم سٹوؤ لندن۔

۱۳؍اگست: کرائیڈن، مولانا مفتی یوسف ڈنکا کی مسجد۔

۱۴؍اگست: سلوکی جامع مسجد میں جلسہ ہوا۔ فقیر راقم اور جناب محمد ممتاز صاحب کے بیانات ہوئے۔ جناب مسعود صاحب چکوال والے میزبان تھے۔ بھرپور حاضری تھی اور دلکش پروگرام ہوا۔

۸تا۱۴ر اگست تک لندن کے گردونواح کے ان پروگراموں کو یوں سمجھیں کہ ہفتہ بھر کی ختم نبوت کانفرنس کے اجلاس تھے۔ جو مختلف مساجد میں رکھے گئے۔ افادیت اور تبلیغ کے نکتہ نظر سے ہزاروں ہزار لوگوں تک پیغام پہنچا اور الحمدللہ! ہفتہ میں گویا سات کانفرنسیں ہوگئیں۔ لٹریچر کی تقسیم، کانفرنس برمنگھم میں شرکت کی اپیل اور ختم نبوت کی تبلیغ کے لئے پورا علاقہ گویا جلسہ گاہ بن گیا۔ فالحمدللہ!

۱۵ر اگست: کا جمعہ اکسفورڈ میں مولانا عطاء اللہ صاحب کے ہوا۔

۱۶ر اگست: کو عصر کی نماز جامع مسجد حمزہ برمنگھم میں ادا کی۔ نماز کے بعد رفقاء مولانا صاحبزادہ محمد داؤد، قاری قمرالزمان، قاری محمد داؤد، لالہ بنارس خان، مولانا خورشید احمد، مولانا خلیل الرحمٰن، لالہ معصوم خان اور دیگر حضرات سے مولانا صاحبزادہ عزیز احمد اور مولانا مفتی محمود الحسن نے مشاورت کی۔ رات مسجد زکریا برمنگھم میں قیام رہا۔

۱۷ر اگست: ۱۲بجے دن مولانا مفتی محمد اسلم صدر جمعیت علماء برطانیہ سے رادھرم میں مشاورت کی۔ ظہر سے عصر تک مولانا ڈاکٹر علامہ خالد محمود صاحب مدظلہ کی اسلامک اکیڈمی مانچسٹر میں ۱۷ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی۔ کانفرنس کی صدارت صاحبزادہ عزیز احمد نے کی اور آخری بیان فقیر کا ہوا۔ مولانا مفتی محمد اسلم، مولانا عطاء اللہ، مولانا محمد اکرم اور بہت سارے حضرات کے بیانات ہوئے۔ رات جناب عزت خان صاحب کے ہاں برنلے جامع مسجد فاروق اعظم میں قیام رہا۔

۱۸ر اگست: عصر، مغرب پرسٹن کی مساجد میں اعلان وبیان ہوئے۔

۱۹ر اگست: ظہر شیفلنڈ، عصر سکنتھ ورپ، مغرب ہل میں اعلان وبیان ہوئے۔

۲۰ر اگست: ہڈرسفلیڈ ظہر میں مولانا مفتی محمود، جناب قاری محمد عثمان شاہد نے اعلان وبیان کئے۔ عصر رچڈیل میں ادا کی۔ عصر کے بعد تفصیلی بیان ہوا۔ وفد نے جمعیت علماء برطانیہ کے سیکرٹری نشر واشاعت حافظ محمد اکرم سے ان کی والدہ کی وفات پر تعزیت کی۔ رات بریڈفورڈ آ گئے۔

۲۱ر اگست: مولانا مفتی محمود، سید تحسین شان صاحب نے ظہر ہڈلنگٹن میں ادا کی۔ عصر پر لیڈیز کی مساجد میں اعلان وبیان ہوئے۔ مغرب توکلی مسجد بریڈفورڈ میں فقیر کا بیان ہوا۔

۲۲ر اگست: مدنی مسجد اور جامع مسجد ہاورسٹریٹ میں دوجگہ فقیر کے جمعہ کے بیان ہوئے۔ مسجد عمر میں مولانا محمود الحسن، مسجد نور الاسلام میں مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب نے جمعہ کے اجتماعات سے خطاب کیا۔ عصر اولڈہم میں مسجد زینت الاسلام میں فقیر کا بیان ہوا۔ صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا مفتی محمد ابراہیم، مولانا محمود الحسن نے مختلف مساجد میں اعلان وبیان وملاقاتیں فرمائیں۔

۲۳ر اگست: بروز ہفتہ مدرسۃ البنات باٹلے میں ۱۲بجے دن سے ایک بجے تک طالبات میں بیان ہوا۔ قبل ازظہر باٹلے میں مستورات کی ختم نبوت کانفرنس میں بیان ہوا۔ عصر سے مغرب تک ختم نبوت کانفرنس باٹلے میں خطاب ہوا۔

۲۴ر اگست: عصر سے مغرب تک مدنی مسجد میں علماء کرام سے تفصیلی نشست ہوئی۔

۲۵ر اگست: عصر ومغرب بلیک برن میں ادا کیں۔ دارالعلوم بری کے ناظم مولانا علی صاحب اور ان کے صاحبزادہ، مولانا مفتی شبیر احمد صاحب، شیخ الحدیث دارالعلوم بری کی زیرسرپرستی مولانا ابوبکر، مولانا عمر، مولانا عثمان، مولانا علی، مولانا مفتی محمد ابراہیم، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا محمود الحسن کے بیانات ہوئے۔ مسجد ساجدین اور مسجد زینت الاسلام میں فقیر کے تفصیلی بیانات ہوئے۔

۲۶؍اگست: بولٹن میں عصر ومغرب پر بیانات واعلانات ہوئے۔ مغرب سے عشاء تک جامع مسجد زکریا بولٹن میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اور خوب ہوئی۔

۲۷؍اگست: کوڈل برا کے لئے سفر ہوا۔

۲۸؍اگست: کو باتھ گیٹ سراجیہ سنٹر میں حاضری ہوئی۔ عصر ومغرب ایڈنبرا میں ادا کیں۔ اعلان وبیان وملاقاتیں ہوئیں۔

۲۹؍اگست: کو فقیر کا جمعہ پر بیان جامع مسجد مدرول میں ہوا۔ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد اور مولانا مفتی محمود کا سٹرلنگ میں جمعہ پر بیان ہوا۔

۳۰؍اگست: کو عصر سے عشاء تک مرکزی جامع مسجد گلاسگو میں انجمن اصلاح المسلمین کے تحت سالانہ ختم نبوت کانفرنس سے ڈاکٹر علامہ خالد محمود، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا فیض احمد کراچی، مولانا حافظ حسین احمد کوئٹہ، مولانا محمود الحسن، مولانا حبیب الرحمٰن، ڈاکٹر سعید عنایت اللہ، فقیر راقم (اللہ وسایا) اور دیگر حضرات کے بیانات ہوئے۔ بڑی بھرپور حاضری تھی اور خوب سے خوب تر بیانات ہوئے۔

۳۱؍اگست: کو جمعیت علماء برطانیہ کی سالانہ ۲۸ویں توحید وسنت کانفرنس ویکفیلڈ میں منعقد ہوئی۔ پہلے اجلاس کی صدارت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد اور دوسرے اجلاس کی صدارت استاذ العلماء مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب نے فرمائی۔ مہمان خصوصی مولانا عبدالغفور حیدری، حافظ حسین احمد، مولانا مفتی خالد محمود، مولانا ڈاکٹر علامہ خالد محمود، رابطہ عالم اسلامی لندن کے ڈائریکٹر سعودی سفارت خانہ کے پریس اتاشی تھے۔ مولانا مفتی محمد اسلم سرپرست تھے۔ مولانا محمد اکرام الحق، حافظ اکرام، مولانا سید اسلام علی شاہ اسٹیج سیکرٹری تھے۔ اسی روز زکریا مسجد میں عصر سے مغرب تک فقیر راقم، مولانا محمود الحسن اور مغرب سے عشاء تک شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر عبدالرزق اسکندر، مولانا مفتی خالد محمود کے بیانات ہوئے۔ یہ دوسری ختم نبوت کانفرنس تھی۔ جو اس مسجد میں منعقد ہوئی۔ ایک ہفتہ میں دو ختم نبوت کانفرنسوں کا ایک ہی جگہ کامیابی سے منعقد ہونا محض انعام الٰہی ہی ہے۔ **فالحمدللہ!**

یکم؍ستمبر: بعد از ظہر جامع مسجد نور ہڈرسفلیڈ اور عصر پر باٹلے میں دو ختم نبوت کے اجتماعات منعقد ہوئے۔ جمعیت علماء برطانیہ کے سرپرست مولانا عبدالرشید ربانی، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد اور فقیر راقم کے بیانات ہوئے۔

۲ سے ۴؍ستمبر: تک مولانا مفتی خالد محمود، صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا محمود الحسن، مولانا خورشید احمد، مولانا عبدالغفور حیدری، مولانا حافظ حسین احمد، مولانا خلیل الرحمٰن اور دیگر حضرات کے برمنگھم، لیسٹر، نوٹنگھم، ڈربی، رگبی، والسال اور گردونواح میں بھرپور بیانات کا سلسلہ جاری رہا۔ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے سرپرستی فرمائی۔

۵؍ستمبر: کو مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سمیت تمام وفد کے حضرات نے برمنگھم شہر کی مرکزی مساجد میں جمعہ کے اجتماعات سے خطابات کئے۔ شام کو جناب الحاج معصوم خان کے ہاں عشائیہ میں سب حضرات نے شرکت کی۔

۶؍ستمبر: کو بعد از نماز عصر حسب سابق جامع مسجد حمزہ میں ختم نبوت کانفرنس کی استقبالیہ تقریب تھی۔ اس میں مہمان خصوصی مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا مفتی خالد محمود، مولانا محمد نگین امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کے ختم نبوت پر بیانات ہوئے۔ اسٹیج سیکرٹری مولانا مفتی محمود اور مولانا امداد اللہ قاسمی تھے۔ شہر بھر کے علماء کرام نے اس استقبالیہ تقریب میں شرکت فرمائی۔ مغرب کے بعد پرتکلف دعوت کا اہتمام کیا گیا تھا۔ تمام مہمانوں نے اس میں شرکت فرمائی۔

پہلا اجلاس: ۷؍ستمبر: ۲۰۱۴ء کو صبح دس بجے ۲۹ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کا آغاز ہوا۔

صدارت: مولانا محمد نگین صاحب

تلاوت: مولانا قاری قمر الزمان صاحب

نعت: مولانا سید محمد رفیق شاہ صاحب برمنگھم، جناب تبسم صاحب ہڈرزسفلیڈ

تقریر: مولانا مفتی محمود الحسن صاحب (غرض وغایت بیان کی)

صدارتی بیان: مولانا محمد نگین صاحب

تقریر: مولانا محمد ابوبکر بلیک برن (انگلش میں بیان)، مولانا عبدالحمید صاحب بلجیم، مولانا اشرف علی صاحب بریڈفورڈ، مولانا فاروق سلطان صاحب ڈنمارک

نعت: مولانا سید محمد عمر شاہ صاحب ڈربی

اختتامی بیان ودعاء: مولانا منور حسین سورتی خطیب جامع مسجد بالہم لندن

اسٹیج سیکرٹری: مولانا مفتی محمود الحسن صاحب

دوسرا اجلاس:

صدارت: مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب

اسٹیج سیکرٹری: مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب

مہمان خصوصی: مولانا عبدالغفور حیدری صاحب

نعت: جناب سید ابرار حسین صاحب ڈربی

تقریر: مولانا عبدالحلیم صاحب لکھنؤ (انگلش)، مولانا محمد ابراہیم صاحب بریڈفورڈ (انگلش)، مولانا عبدالرحیم صاحب استاذ الحدیث دارالعلوم بری (انگلش)، مولانا فضل الرحیم صاحب لاہور، مولانا عبدالہادی العمری صاحب خطیب اہل حدیث برمنگھم، جناب عبدالعزیز الحربی مندوب سعودی سفارت خانہ لندن (عربی)، جناب ڈاکٹر احمد صاحب ڈائریکٹر رابطہ عالم اسلامی لندن (انگلش)، جناب عادل المعاودہ صاحب ڈپٹی اسپیکر بحرین اسمبلی بحرین (عربی)، جناب حافظ حسین احمد صاحب پاکستان، مولانا محمد ممتاز صاحب لندن (انگلش)، مولانا علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب مانچسٹر، مولانا عبدالغفور حیدری صاحب پاکستان، فقیر راقم اللہ وسایا، مولانا مفتی فاروق صاحب جماعت اسلامی، مولانا مفتی محمد ربانی افغانی صاحب

اختتامی بیان ودعاء: مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہ نے فرمائی۔

خصوصی شرکت: مولانا مفتی محمد اسلم صاحب، مولانا عبدالرشید ربانی صاحب، مولانا سید محمد اسد شاہ صاحب، مولانا بشیر احمد شاد چشتیاں، مولانا ڈاکٹر احمد خان بحرین

بحمدہٖ تعالیٰ ۲۹ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم صبح دس بجے سے شروع ہوکر سواچھ بجے شام بخیروخوبی اختتام پذیر ہوئی۔

(ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۴ء ص۳۰ تا ۳۶)

مولانا شجاع آبادی کے تبلیغی ودعوتی اسفار

شیخوپورہ میں میٹنگ: یکم ستمبر۲۰۱۴ء جوتیاں والا موڑ قاری محمد ابوبکر زید مجدہ کے مدرسہ میں ختم نبوت کانفرنس سے متعلق منتظمہ کی میٹنگ میں شرکت کی۔

واربرٹن میں جلسہ ختم نبوت: ۲ستمبر بعد نماز مغرب جامع مسجد عیدگاہ میں جلسہ منعقد ہوا، جس کی صدارت مفتی عمر فاروق نے کی۔ جلسہ سے مولانا ریاض احمد وٹو اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ اختتامی دعاء فیروز وٹواں کے مدرسہ اجمل المدارس کے مہتمم مولانا سرور شعیب نے کرائی۔

۳ستمبر کا دن بہت مصروف گزارا، صبح کی نماز کے بعد درس اجمل المدارس کی جامع مسجد میں ہوا۔ پونے آٹھ بجے سے سوا آٹھ تک جامعہ ہائر سیکنڈری اسکول شیخوپورہ میں سینکڑوں اساتذہ وطلباء سے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر خطاب ہوا۔ گیارہ سے ساڑھے گیارہ تک ''وارث شاہ ڈگری کالج'' جنڈیالہ شیر خان شیخوپورہ کے پروفیسرز اور طلباء سے خطاب کیا۔

مغرب کے بعد قاری محمد الیاس اور سیّد تجمل حسین کی معیت میں ''مرزاورکاں'' میں جامع مسجد بلال میں بیان ہوا۔

قدرت آباد میں جلسہ ختم نبوت: جنڈیالہ شیر خان کی مضافاتی بستی قدرت آباد کے مدرسہ تعلیم القرآن میں جلسہ منعقد ہوا۔ صدارت مولانا قاری محمد سلیم نے کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ شہر کے امیر مولانا مشرف حسین، مولانا امتیاز احمد کشمیری، مولانا سعید احمد، قاری محمد الیاس اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد اسلم نے سرانجام دیئے۔ جلسہ رات گیارہ بجے تک جاری رہا۔

کیلے میں بیان: بعد نماز ظہر جامع مسجد سیّدنا صدیق اکبرؓ میں جلسہ ختم نبوت منعقد ہوا۔

جھبراں میں ختم نبوت کانفرنس: بعد نماز مغرب جامع مسجد درس والی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا عثمان غنی اور راقم کے بیانات ہوئے۔

خطبہ جمعہ: مولانا محمد ایوب طاہر کی دعوت پر جامع مسجد سوسائٹی میں دیا۔ شدید ترین بارش کے باوجود سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔

جامع مسجد نمرہ مرید کے میں جلسہ: ۵ستمبر بعد نماز مغرب جامع مسجد نمرہ مرید کے میں جلسہ منعقد ہوا، جس میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا تفصیلی بیان ہوا۔ بارش کی شدت کے باوجود احباب نے شرکت کی، جلسہ کا اہتمام مولانا مفتی ندیم معاویہ نے کیا۔

چناب نگر میں ختم نبوت سیمینار: ۷ستمبر۱۹۷۴ء کے فیصلہ کی یاد میں ۶ستمبر کو جامع مسجد ختم نبوت چناب نگر میں ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مولانا غلام مصطفیٰ نے کی۔ سیمینار سے جامع مسجد عائشہ مسلم ٹاؤن لاہور کے خطیب مولانا محبوب الحسن طاہر، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، جماعت اسلامی چنیوٹ کے امیر سیّد نور الحسن شاہ، چنیوٹ کے علماء کرام مولانا عبدالوارث، قاری محمد ایوب، مولانا خلیل احمد اشرفی، مولانا سیف اللہ خالد، قاری عبدالحمید حامد، مفتی محمد افضال، مولانا فیض اللہ سلیمی، قاری حفیظ اللہ طاہر، قاری محمد افضل برہانی، مولانا محمد عارف، چناب نگر کے مولانا عابد حسین خان کے خطابات ہوئے۔

جامع مسجد محمود فیصل آباد میں ختم نبوت کانفرنس: ۷ستمبر۱۹۷۴ء کے فیصلہ کی یاد میں ۷ستمبر۲۰۱۴ء نماز مغرب سے لے کر رات گئے تک ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت سیّد ناصر فاروق شاہ نائب امیر مجلس فیصل آباد نے کی۔ تلاوت حافظ فہد محمود ابن

صاحبزادہ طارق محمود نے کی۔ نعتیہ کلام حافظ محمد سعید مدنی نے پیش کیا۔ مندرجہ ذیل مقررین کے بیانات ہوئے۔ مولانا سیّد مظفر شاہ گیلانی، مولانا سیّد محمد زکریا شاہ امیر جمعیت علماء اسلام فیصل آباد، مولانا حماد الرحمٰن لدھیانوی، مولانا سیّد خبیب احمد شاہ، مولانا عبدالرشید غازی، قاری ڈاکٹر صولت نواز، مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف کے فرزند ارجمند ڈاکٹر زاہد اشرف نے خصوصی شرکت کی۔ مؤخر الذکر نے مولانا تاج محمود کے ساتھ اپنے والد محترم مولانا حکیم محمد عبدالرحیم اشرف کی خدمات کو اجاگر کیا۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء میں مولانا تاج محمود کے شاندار کردار پر خراج تحسین پیش کیا۔ آخری خطاب پنجابی زبان کے خوش الحان خطیب مولانا ممتاز احمد کلیار کا ہوا۔

جھنگ صدر میں ختم نبوت کانفرنس: ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کے حوالہ سے ۸؍ستمبر بعد نماز عشاء جامع مسجد شیخ لاہوری میں کانفرنس کا اہتمام کیا۔ کانفرنس کی صدارت مقامی امیر مولانا سیّد مصدوق حسن شاہ بخاری نے کی۔ مقامی علماء کرام نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ علماء کرام سے درخواست کی کہ وہ ہر ماہ کم از کم ایک جمعہ ختم نبوت کی اہمیت پر وعظ فرمائیں تاکہ نوجوان نسل کو اس مہیب فتنہ سے بچایا جائے۔ اس کانفرنس میں مولانا محمد اسماعیل فیصل آباد کے خوش الحان خطیب قاری شبیر احمد عثمانی نے بھی خطاب کیا۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔

بہاولپور میں ختم نبوت کانفرنس: بہاولپور میں ہر سال کی طرح امسال بھی جامع مسجد الصادق میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ۱۲؍ستمبر بروز جمعتہ المبارک بعد نماز عشاء منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین صاحبزادہ خلیل احمد نے کی۔ کانفرنس سے مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد الیاس گھمن اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے خطابات ہوئے۔ کانفرنس ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز فیصلہ، اس کے قانونی تقاضے، تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے پس منظر کے اردگرد گھومتی رہی۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۲۳ تا ۳۱؍اکتوبر ۲۰۱۴ء ص ۲۱ تا ۲۳)

ہری پور میں عشرۂ ختم نبوت

الحمد للہ! اس سال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ضلع ہری پور میں ستمبر کے پہلے عشرہ کو بطور عشرہ ختم نبوت منایا گیا، جس میں یکم ستمبر سے ۱۱؍ستمبر تک مختلف مقامات پر کانفرنسز کی گئیں۔

مفتی شفقت صاحب اور اورنگزیب مغل صاحب کی خصوصی کاوشوں سے اس سلسلے کا پہلا جلسہ ''مسجد عائشہ'' سوات چوک ہری پور میں ہوا، جس میں مولانا قاضی محمد مشتاق صاحب اور مولانا اسامہ رضوان صاحب نے خطاب کیا۔

دوسری کانفرنس ۲؍ستمبر کو حلقہ انور شاہ کشمیری کے تحت جامع مسجد عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھوالہ بگڑہ میں مفتی سعید صاحب اور مولانا عبدالعزیز صاحب کی سرپرستی میں ہوئی، جس میں مہمان خصوصی مولانا اسامہ رضوان صاحب اور پروفیسر مفتی آصف محمود صاحب تھے۔

تیسرا پروگرام ۴؍ستمبر کو حلقہ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے تحت مسجد خلفاء راشدین اعوان کالونی میں مولانا محمد افضل علوی صاحب کی سرپرستی میں منعقد ہوا، جس میں مہمان خصوصی مفتی ہارون الرشید شامی صاحب اور مولانا امان اللہ صاحب تھے۔

چوتھا پروگرام حلقہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی کے تحت بانڈہ منیر خان میں ۵؍ستمبر کو مولانا حافظ عمران صاحب اور مفتی عبدالقادر رحمانی میں منعقد کیا گیا، جس میں مہمان خصوصی مفتی ہارون الرشید شامی صاحب اور مفتی شمس القدیر صاحب تھے۔

پانچواں جلسہ مولانا محمد علی جالندھری کے تحت ۶؍ستمبر کو بانڈی منیم خان میں مولانا پیر سیّد احسان علی شاہ صاحب کی سرپرستی میں بھی ہوا، جس میں مولانا شفیق الرحمٰن صاحب نے خصوصی خطاب کیا۔

چھٹا جلسہ ۷ر ستمبر کو حلقہ غازی علم الدین شہید کے تحت کھلا بٹ میں منعقد ہوا، جس میں مہمان خصوصی مفتی محمد عمر صاحب تھے اور سرپرستی مولانا فرید اللہ حیدری صاحب نے کی۔

ساتواں جلسہ حلقہ سیّدنا خالد بن ولید کے تحت ۸ر ستمبر کو کوٹ نجیب اللہ میں مولانا احمد سعید صاحب اور مفتی شمس القدیر نے خطاب کیا۔

آٹھواں پروگرام مسجد عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا الولی میں مولانا عبدالقادر رحمانی صاحب، مولانا احتشام الحق صاحب اور مفتی معرفت شاہ صاحب کی سرپرستی میں ہوا، جس میں مولانا احسان عظیم صاحب، مفتی ہارون الرشید شامی صاحب اور پروفیسر مفتی آصف محمود صاحب نے خطابات کئے۔

نواں جلسہ حلقہ حبیب ابن زید انصاری رضی اللہ عنہ کے تحت بھیرہ خان پور میں مولانا نعیم شاہ صاحب کی زیر سرپرستی ہوا جس میں مولانا احسان عظیم صاحب اور مولانا پیر سیّد قوی اللہ شاہ صاحب نے خطاب کیا۔

اس سلسلے کی آخری اور سب سے اہم کانفرنس حلقہ امیر شریعت کے تحت سرائے صالح مین بازار میں منعقد کی گئی۔ جس میں یادگار اسلاف مولانا محمد اکرم طوفانی (سرگودھا)، مبلغ ختم نبوت مولانا محمد طیب (اسلام آباد)، سابق مرزائی نومسلم جناب شمس الدین (چناب نگر) اور پروفیسر مفتی آصف محمود نے شرکت فرمائی اور شاعر اسلام جناب اعجاز شاہ کاظمی (مظفر آباد) اور مطیع الرحمٰن اطہر نے ختم نبوت پر اپنا کلام پیش کیا۔ کانفرنس بارش کے باوجود جاری رہی اور کثیر تعداد میں شرکا نے شرکت فرمائی۔ ان ساری کانفرنسز کی بھرپور سرپرستی مولانا قاری فدا محمد خان (امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہری پور) فرماتے رہے۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵ر نومبر۲۰۱۴ء ص۱۵)

عشرہ ختم نبوت

ستمبر ۲۰۱۳ء میں تحصیل پروآ میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ جسے علماء اور عوام کی طرف سے کافی پذیرائی حاصل ہوئی۔ امسال ستمبر کی آمد سے پہلے پہلے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان تحصیل پروآ کے زیر اہتمام پوری تحصیل میں تحفظ ختم نبوت کے عنوان سے جلسوں کا انعقاد کیا گیا۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے: ۲۹ر اگست کا جمعہ جامع مسجد چاہ خان والا میں مولانا محمد عمران حیدر نے اور جامع مسجد صدیق اکبر ماہڑہ میں حافظ اللہ بخش نے بعنوان تحفظ ختم نبوت پڑھایا۔ ۳۱ر اگست کو جامع مسجد حنفیہ ببر پکہ، مقررین: مولانا عبدالغنی، حافظ اللہ بخش، مفتی ثناء اللہ خطیب جامع مسجد میالی۔ ۲ر ستمبر جامع مسجد حضرت بلال، مقرر: مولانا اللہ نواز، حافظ اللہ بخش، مولانا عبدالغنی۔ ۳ر ستمبر بعد از نماز عصر جامع مسجد میالی درس قرآن بعنوان ختم نبوت، مقرر: مولانا غلام حسین مبلغ جھنگ، بعد از نماز مغرب جامع مسجد صدیق اکبر ماہڑہ مولانا غلام حسین، بعد از نماز مغرب جامع مسجد روڑہ، مقرر: مولانا قاری حفیظ اللہ، مولانا قاری عنایت اللہ عثمانی، مولانا محمد عمران حیدر، مولانا طاہر حبیب، بعد از نماز مغرب مدنی مسجد نائیولہ، مقرر: قاری محمد خالد، مولانا قاضی عبدالحلیم۔ ۴ر ستمبر بعد از نماز مغرب جامع مسجد عثمانیہ رمک مقرر مولانا غلام حسین جھنگ، حافظ اللہ بخش شاہ، درس قرآن بعد از نماز فجر مدنی مسجد گشکوری مولانا غلام حسین۔ ۵ر ستمبر بروز جمعہ جامع مسجد تقوی قبل از نماز جمعہ قاری محمد خالد گنگوہی، بعد از نماز جمعہ مفتی عبدالواحد قریشی، بعد از نماز عصر مسجد حضرت عمر گشکوری، مقرر: مولانا مفتی عبدالواحد، بعد از نماز مغرب المدینہ جامع مسجد کٹ شہانی، مقرر: مفتی عبدالواحد قریشی، جامع مسجد مدنی چاہ خان والا، مقرر: حافظ اللہ بخش، جامع مسجد سکندر جنوبی مولانا اللہ نواز، جامع مسجد بی روڑہ مولانا محمد عمران حیدر۔ ۷ر ستمبر بعد از نماز مغرب جامع مسجد بھٹیسر غربی حاجی جمعہ خان، مقرر: مولانا ثناء اللہ، مولانا عبدالغنی، مولانا اسلم شاہ گشکوری۔ ۸ر ستمبر بمقام جامع مسجد خانہ شریف بعد از نماز عصر مولانا محمد اسلم شاہ، بعد از نماز مغرب جامع مسجد مکڑ مولانا عبدالعزیز شاہ، مولانا محمد اسلم شاہ، بعد از نماز مغرب جامع مسجد درابن خورد مولانا

اللہ نواز، مولانا محمد عمران حیدر، مولوی محمد اصغر، حافظ اللہ بخش شاہ۔ (ماہنامہ لولاک ملتان نومبر۲۰۱۴ء ص ۵۵،۵۶)

ختم نبوت کانفرنس کوہاٹ

۶ رستمبر بروز ہفتہ ضلع کوہاٹ میں یوم ختم نبوت کانفرنس ہوئی جس میں علماء کرام نے تحفظ ختم نبوت کے حوالہ سے بیانات فرمائے اور مجاہدین وشہدائے ختم نبوت کی لازوال قربانیوں پر زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ ۷رستمبر بروز اتوار بھی کوہاٹ سے ریلی نکالی گئی۔ ضلع امراء ودیگر قیادت نے ریلی کی قیادت کی اور بیانات بھی فرمائے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان نومبر۲۰۱۴ء ص۱۴)

ختم نبوت کانفرنس اسلام آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۷رستمبر۲۰۱۴ء کومرکزی جامع مسجد لال اسلام آباد میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کی تین نشستیں ہوئیں۔ پہلی نشست کا آغاز مولانا قاری سعید اللہ ازھری کی تلاوت سے ہوا۔ جب کہ افتتاحی بیان اور صدارت مولانا عبدالرؤف امیر مجلس اسلام آباد نے فرمائی۔ دوسری نشست بعد نماز ظہر کا آغاز مؤذن لال مسجد قاری حبیب الرحمٰن کی تلاوت سے ہوا۔ جب کہ صدارت مولانا عبدالغفور صاحب نے فرمائی۔ ان کے تشریف لے جانے کے بعد مولانا ظہور احمد علوی نے صدارت کی۔ تیسری نشست بعد نماز عصر زیرصدارت مولانا قاضی محمد ثاقب الحسینی کے ہوئی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا خلیق الرحمٰن چشتی، مبلغ ختم نبوت مولانا محمد طیب، قاری عبدالوحید قاسمی اور مولانا محمد عامر صدیق نے سرانجام دیئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ نے بہت ہی ایمان افروز بیان فرمایا۔ مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد الیاس گھمن، مولانا قاضی عبدالرشید، مولانا حافظ محمد زبیر احمد ظہیر، مولانا شیخ عبدالحمید، مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ، مولانا محمد فضل غفور ایم پی اے، مولانا عبدالرؤف، فضل الرحمٰن خان نیازی ایڈووکیٹ، شرجیل میر، قاری عبدالوحید قاسمی، قاری محمد زرین، مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا قاری محمد ابوبکر صدیق، مولانا محمد اسماعیل، مولانا محمد طیب وغیرہ نے کانفرنس سے خطاب کیا۔

قراردادیں:

☆...... قانون ناموس رسالت، قادیانیت کے حوالے سے متفقہ آئینی ترمیم میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں برداشت کی جائے گی۔

☆...... ۷رستمبر۱۹۷۴ء کے تاریخی دن کی مناسبت سے ۷رستمبر کو سرکاری سطح پر منایا جائے اور میڈیا پر اس حوالے سے خصوصی پروگرامز کا انعقاد کیا جائے۔

☆...... اسلامیان پاکستان کا حکومت سے پرزور مطالبہ ہے کہ ملک میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کی پشت پناہی ختم کر کے انہیں امتناع قادیانیت آرڈیننس کا پابند اور پنڈ بیگوال، بارہ کہو اسلام آباد اور ۶۹-ای سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی میں قادیانیوں کے ارتدادی مرکز کو سیل کیا جائے۔

☆...... مختلف ویب سائٹس پر موجود انبیاء کرام کی شان میں موجود گستاخانہ مواد ہٹا کران ویب سائٹس پر پابندی عائد کی جائے۔

☆...... لال مسجد آپریشن میں ملوث پرویز مشرف سمیت تمام ملزمان کو عبرتناک سزا دی جائے۔

☆...... غازی ناموس رسالت ممتاز قادری اور دیگر غازیان اسلام کو غیرمشروط طور پر رہا کیا جائے۔

(ماہنامہ لولاک ملتان نومبر۲۰۱۴ء ص ۵۴،۵۵)

ختم نبوت کانفرنس پشاور

۷؍ستمبر۲۰۱۴ء بروز اتوار بعد نماز عشاء بمقام ختم نبوت چوک قصہ خوانی بازار پشاور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام حسب سابق ایک عظیم الشان کانفرنس بعنوان ’’چالیسواں یوم ختم نبوت‘‘ منعقد ہوئی۔ جس میں ہزاروں کی تعداد میں عشاق محمد ﷺ نے شرکت کی۔ مسند صدارت کو مولانا عبدالغفور صاحب مدظلہ بانی سراج المدارس وخانقاہ سراجیہ ٹیکسلا نے رونق بخشی۔ اسٹیج پر پشاور کے مشائخ مولانا نقیب اللہ، مولانا لطف اللہ حقانی، قاری سمیع اللہ جان فاروقی، مولانا پروفیسر خیر البشر کے علاوہ ختم نبوت ضلع صوابی کے امیر مولانا شیخ اعزاز الحق اور ضلع بنوں کے امیر مولانا مفتی عظمت اللہ اور دیگر علماء کرام رونق افروز تھے۔ صوبائی امیر مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی نے انتہائی عقیدت سے مہمان خصوصی مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، نمونہ اسلاف مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کا تعارف کرایا اور انہیں دعوت خطاب دی۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور مولانا قاضی احسان احمد کراچی نے اپنے مدلل وعلمی بیان سے سامعین کی تشنگی دور فرمائی۔ پشتو زبان میں قاری سمیع اللہ جان فاروقی اور دیگر مقامی مقررین نے اپنی تقریر میں عقیدہ ختم نبوت کی عظمت، فضیلت اور اہمیت بیان کی۔ ۷ستمبر کے حوالے سے عوام الناس کو آگاہ کیا اور قادیانیوں کے مکروفریب اور خفیہ چالوں کو طشت ازبام کرتے ہوئے مجاہدین ختم نبوت اور شہداء ختم نبوت کی قربانیوں کو خراج تحسین پیش کیا اور قادیانیوں اور قادیانی مصنوعات سے بائیکاٹ کے متعلق عہد لیا۔ مولانا پروفیسر خیر البشر نے قراردادیں پیش کیں اور عوام الناس سے بھرپور تائید حاصل کی۔ الحمدللہ! حاضرین جلسہ نے عزم کیا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سائے تلے مرتے دم تک تحفظ ختم نبوت وتحفظ ناموس رسالت اور اسلامی قوانین کی حفاظت کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ کانفرنس کا اختتام مولانا عبدالغفور صاحب مدظلہ کی دعاء سے ہوا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان نومبر۲۰۱۴ء ص۵۳)

یوم تشکر ریلی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے زیر اہتمام ۷ستمبر۲۰۱۴ء بروز اتوار صبح آٹھ بجے یوم تشکر ریلی کے نام سے ایک عظیم الشان ریلی نکالی گئی۔ قیادت ضلعی امیر حاجی میر صالح خان نے فرمائی۔ نظامت کے فرائض مولانا محمد ابراہیم ادھمی اور مولانا عبدالرحیم نے ادا فرمائے۔ مولانا احسان اللہ، مولانا غلام محمد، مولانا خلیل الرحمٰن، حافظ قدرت اللہ، مولانا بشیر احمد حقانی، مولانا اعزاللہ، مولانا عبدالرحیم، مولانا عبدالستار نے خطاب فرمایا۔ ریلی نے مسجد میناری سرائے نورنگ سے حاجی محمد نصیر خان پمپ تک سفر کیا۔

(ماہنامہ لولاک ملتان نومبر۲۰۱۴ء ص۳۶)

ختم نبوت سیمینار چوک اعظم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۷؍ستمبر کے فیصلے کے حوالے ۶؍ستمبر۲۰۱۴ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب بمقام پریس کلب چوک اعظم میں ایک عظیم الشان سیمینار منعقد کیا گیا۔ صدارت ضلع لیہ مجلس کے امیر مولانا محمد حسین نے فرمائی۔ مولانا حمزہ لقمان، جناب مقبول ہراج، چوہدری محمد خالد، رانا محمد خالد، مولانا عبدالرؤف، مولانا عمر فاروق، مولانا عبدالمجید فاروقی اور مولانا قاضی عبدالخالق کے بیانات ہوئے۔ عالمی مجلس چوک اعظم کے امیر مفتی محمد یاسین اور دیگر رفقاء قاری محمد افضل، ثناء اللہ وغیرہ نے بہت محنت سے پروگرام کو ترتیب دیا اور کامیاب بنانے کی کوشش کی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان نومبر۲۰۱۴ء ص۳۶)

ختم نبوت کانفرنس سکھر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے زیر اہتمام ۷؍ستمبر۲۰۱۴ء بروز اتوار بعد نماز عشاء الفاروق مسجد سکھر میں عظیم الشان یوم فتح تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا عبداللطیف اشرفی نے سرانجام دیئے۔ علماء کرام میں مبلغ ختم نبوت مولانا محمد حسین ناصر، مولانا مفتی سعود افضل، مولانا قاری خلیل احمد، مولانا الٰہی بخش ٹانوری نے خطابات فرمائے۔ علماء کرام نے ۷؍ستمبر۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی میں قابل ذکر کردار ادا کرنے والے ممبران مولانا مفتی محمود، مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا شاہ احمد نورانی، پروفیسر غفور احمد، مولانا عبدالحق کو خراج تحسین پیش کیا۔ قاری صاحب کی دعاء پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان نومبر۲۰۱۴ء ص۳۶)

ختم نبوت کانفرنس چارسدہ

۸؍ستمبر۲۰۱۴ء بروز پیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع چارسدہ کے زیر اہتمام جامع مسجد تحصیل بازار میں بوقت ظہر عظیم الشان یوم ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں کثیر تعداد میں ختم نبوت کے پروانوں نے شرکت فرمائی۔ کانفرنس میں مولانا حمداللہ جان، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا رضوان عزیز، مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی، ضلع چارسدہ کے نامور شیوخ الحدیث اور مقامی علماء کرام نے شرکت فرمائی۔ مقررین نے اپنے خطاب میں مسئلہ ختم نبوت، ردقادیانیت اور قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کے متعلق خوب وضاحت فرمائی۔ کانفرنس نماز مغرب سے پہلے اختتام پذیر ہوئی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان نومبر۲۰۱۴ء ص۵۶)

ختم نبوت کانفرنس مردان

۸؍ستمبر۲۰۱۴ء بروز پیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مردان کے زیر اہتمام بمقام عیدگاہ شمسی روڈ مردان میں صبح سات بجے سے یوم ختم نبوت کانفرنس شروع ہوئی۔ مہمان خصوصی مولانا عبدالغفور مدظلہ تھے۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا قاضی احسان احمد کراچی کے علاوہ مقامی شیوخ عظام، علماء کرام، مفتیان عظام، قراء اور سیاسی زعماء نے بھی خطاب فرمایا۔ اسٹیج کو شیخ المشائخ مولانا حمداللہ جان، مولانا اعزازالحق، مفتی سجاد الحجابی، مولانا ندیم احمد، مولانا فضل علیم، مولانا عرفان، مولانا پیر حزب اللہ جان، مولانا گوہر شاہ نے رونق بخشی۔ صوبائی جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام مولانا شجاع الملک، مولانا عبدالقیوم حقانی، مولانا قاری اکرام الحق کے علاوہ مقامی علماء کرام نے بھی خطاب فرمایا۔ آخری خطاب مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی نے اپنے مخصوص علمی و پرجوش طرز میں فرمایا۔ الحمد للہ! مقررین نے مسئلہ ختم نبوت، ردقادیانیت اور قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کے متعلق خوب وضاحت فرمائی۔ نماز عصر سے پہلے کانفرنس بخیریت وعافیت ختم ہوئی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان نومبر۲۰۱۴ء ص۱۴)

ختم نبوت کانفرنس نوشہرہ

۸؍ستمبر۲۰۱۴ء بروز پیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع نوشہرہ کے زیر اہتمام نوشہرہ جامع مسجد کینٹ میں بعد از نماز عصر عظیم الشان یوم ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت مولانا محمد مجاہد خان الحسینی مدظلہ نے فرمائی۔ کانفرنس کی مہمان خصوصی کی نشست کو رونق مولانا عبدالغفور مدظلہ نے بخشی اور اپنے قیمتی ملفوظات سے شمع رسالت کے پروانوں کو سرفراز فرمایا۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا قاضی احسان احمد صاحب ودیگر مقامی علماء نے خطاب فرمایا۔ مقررین نے اپنے خطاب میں مجاہدین ختم نبوت اور شہداء ختم نبوت کی قربانیوں سے

عوام الناس کو آگاہ کیا اور عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت اور ضرورت اور قادیانیوں سے بائیکاٹ کے متعلق خوب وضاحت فرمائی آخر میں مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی نے خطاب فرمایا۔ الحمدللہ! رات بارہ بجے کانفرنس بخیر وعافیت اپنے اختتام کو پہنچی۔

(ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۴ء ص ۵۶)

ختم نبوت کانفرنس جھنگ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ صدر جھنگ شیخ لاہوری کے زیراہتمام ہر سال ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوتی ہے۔ امسال یہ کانفرنس ۸؍ستمبر ۲۰۱۴ء بعد نماز عشاء جامع مسجد شیخ لاہوری جھنگ صدر میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت مولانا مصدوق حسین شاہ امیر مجلس جھنگ نے کی۔ کانفرنس کی نگرانی مولانا غلام مرتضیٰ نے کی۔ قاری شفیق حسانی نقشبندی نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مسئلہ ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام اور ظہور مہدی علیہ الرضوان کے مسئلہ پر گفتگو کی۔ قاری شبیر احمد عثمانی فیصل آبادی نے خطیبانہ لہجے میں مسئلہ ختم نبوت بیان کیا۔ کانفرنس کے مہمان خصوصی میاں محمد اجمل قادری دامت برکاتہم سیلاب سے راستہ بند ہونے کی وجہ سے نہ پہنچ سکے۔ مولانا محمد اقبال شروانی نے قراردادیں پیش کیں۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۲۳ تا ۳۱؍اکتوبر ۲۰۱۴ء ص ۱۲)

ختم نبوت کانفرنس پروآ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

۹؍ستمبر ۲۰۱۴ء بروز منگل بعد از نماز مغرب بمقام عربی مسجد پروآ میں منعقد ہوئی جس کی صدارت مولانا محمد حامد خطیب جامع مسجد چوگلہ سرپرست اعلیٰ عالمی مجلس تحصیل پروآ نے کی۔ حافظ اللہ بخش شاہ نے کانفرنس کی غرض وغایت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل پروآ کی کارکردگی بیان کی۔ کانفرنس سے خطاب کرنے والوں میں مولانا محمد عمران حیدر، قاری عنایت اللہ عثمانی، قاری محمد خالد، مفتی عبدالواحد قریشی، شیخ الحدیث مولانا اشرف علی، مولانا محمد حمزہ لقمان مبلغ عالمی مجلس۔ ان تمام علماء کرام نے قرآن وحدیث کی روشنی میں اور اجماع امت کے عقیدہ کے مطابق حضور ﷺ کی ختم نبوت کو واضح کیا اور جھوٹے مدعیان نبوت اسود عنسی، مسلمہ کذاب سے لے کر مسلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت، کذب وافتراء کا لوگوں کے سامنے ذکر کیا۔ پاکستان میں قادیانوں کی ملک پاکستان کے خلاف سازش کا ذکر کیا اور حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کی خاطر اپنا تن من دھن قربان کرنے کا وعدہ کیا اور لیا بھی۔ مولانا محمد حامد کی دعاء سے اس کانفرنس کا اختتام ہوا۔

(ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۴ء ص ۳۹)

ختم نبوت کانفرنس شیخوپورہ

۱۴؍ستمبر ۲۰۱۴ء بروز اتوار بعد نماز مغرب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام شیخوپورہ میں ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت مولانا ناصر الدین خاکوانی مدظلہ نے فرمائی۔ آغاز مولانا قاری ظہور الحق کی افتتاحی دعاء سے ہوا۔ نقابت کے فرائض مولانا خالد عابد نے سرانجام دیئے۔ مولانا سعید وقار، مولانا حافظ سعید احمد، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، قاری علیم الدین شاکر، مولانا نور محمد ہزاروی، جناب امجد نذیر بٹ، ملک اسلم بلوچ، مولانا امتیاز احمد کشمیری، مولانا مشرف، مولانا عالم طارق، مولانا شاہ نواز فاروقی، مولانا امجد خان، مولانا حافظ محمد قاسم، مولانا اللہ وسایا، مولانا ریاض احمد وٹو، جناب شمس الدین نے بیانات فرمائے۔ مولانا ریاض احمد مبلغ شیخوپورہ نے آخر میں قراردادیں پیش کیں اور حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کی۔ کانفرنس مفتی کفایت اللہ کی رقت آمیز دعاء کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

(ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۴ء ص ۱۸)

پانچ روزہ تحفظ ختم نبوت تربیتی کورس کراچی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے اہتمام ہر سال الحمدللہ! باقاعدگی سے ۱۳تا۱۷؍ذوالحجہ تک پانچ روزہ تربیتی کورس کا انعقاد ہوتا ہے، جس میں کثیر تعداد میں دینی مدارس، اسکول، کالجز، یونیورسٹیز کے طلباء اور عوام الناس شرکت کرتے ہیں، اس سال بھی حسب معمول یہ کورس جامع مسجد باب الرحمت و دفتر ختم نبوت پرانی نمائش میں منعقد ہوا۔ کورس کا دورانیہ صبح ۸ تا ۱۲ بجے دوپہر تھا، جب کہ درمیان میں دس منٹ کا وقفہ بھی رکھا گیا تھا۔

کورس کا آغاز ۱۳؍ذوالحجہ بروز جمعرات صبح ۸ بجے تلاوت کلام پاک سے ہوا، تلاوت کلام پاک کی سعادت محمد زبیر نے حاصل کی جب کہ حمد ونعت تنویر احمد نے پیش کی۔

پہلا دن: صبح ساڑھے آٹھ بجے سے باقاعدہ کورس کا آغاز ہوا، ابتدائی دو اسباق جامع معہد الخلیل الاسلامی بہادرآباد کے استاذ مفتی محمد سلمان یاسین نے پڑھائے، جن میں پہلے سبق کا عنوان ''قادیانی اور شعائر اسلام'' جب کہ دوسرے سبق کا عنوان ''قرآن وسنت اور آئین پاکستان کی روشنی میں گستاخ رسول کی شرعی سزا'' تھا۔ سوا دس تا بارہ بجے مولانا قاضی احسان احمد نے ''آیاتِ واحادیث ختم نبوت'' اور قادیانی شبہات کے جوابات'' جیسے موضوعات پر لیکچر دیا۔ اس کے بعد طلباء کے لئے کھانے کا نظم دفتر کی طرف سے تھا، لہٰذا تمام طلباء کو کھانا کھلایا گیا۔

دوسرا دن: ۱۴؍ذوالحجہ بروز جمعہ صبح آٹھ بجے تلاوت کلام پاک کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا محمد قاسم نے ''اوصافِ نبوت'' کے عنوان پر گفتگو کی۔ ساڑھے آٹھ تا ۹ بجے تک مدرسہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کے استاذ مولانا محمد رضوان نے ''تحریکِ ختم نبوت ۱۹۵۳ء کا پس منظر اور حالات وواقعات'' پر مفصل بیان کیا۔ ۹ تا ۱۰ بجے تک اورنگی ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا محمد شعیب نے ''تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء'' پر تفصیل سے روشنی ڈالی بعدازاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع غربی کراچی کے مبلغ مولانا عبدالحئی مطمئن نے ''تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس'' کے حوالہ سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ پونے گیارہ تا بارہ بجے ''دورِ حاضر اور جدید فتنے'' کے عنوان سے ذکری فرقہ، غامدی فتنہ، فتنہ گوہر شاہی، ڈاکٹر ذاکر نائیک اور ڈاکٹر فرحت نسیم ہاشمی اور ان کے عقائد اور افکار ونظریات سے شرکائے کورس کو آگاہ کیا۔

تیسرا دن: ۱۵؍ذوالحجہ آج سب سے پہلے مولانا محمد شعیب کا بیان ہوا۔ انہوں نے طلباء کے سامنے جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کا مکمل تعارف پیش کیا۔ آیت خاتم النّبیین کی تفسیر اور اس آیت میں قادیانی تاویلات اور اس کے جوابات پیش کئے۔ بعدازاں جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کے استاذ حدیث مولانا علی اکبر نے ''عقیدۂ ظہور مہدی حالات حاضرہ کی روشنی میں'' تفصیلی گفتگو کی۔ مولانا شمس الرحمٰن نے ''جماعت المسلمین'' اور ان کے نظریات سے سامعین کو روشناس کرایا۔ آخری گھنٹہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ملیر کراچی کے مبلغ مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ نے ''اسلام اور قادیانیت کا اصولی اختلاف'' کے عنوان پر لیکچر دیا۔

چوتھا دن: ۱۶؍ذوالحجہ بروز اتوار آج کے پہلے بیان میں مولانا عبدالحئی مطمئن نے طلباء سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف کرایا۔ دوسرے لیکچر میں مولانا محمد شعیب نے ''مرزا قادیانی کے چند جھوٹ'' طلباء کے سامنے پیش کئے۔ مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ نے ''جھوٹے مدعیان نبوت'' کا مختصر تذکرہ کیا، جب کہ مفتی عبداللہ حسن زئی نے ایک گھنٹہ ''حجیت حدیث اور فتنۂ انکار حدیث'' کے موضوع پر

مدلل اور سیر حاصل گفتگو کی۔ آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا مفتی محمد راشد مدنی (رحیم یار خان) نے ’’ردِعیسائیت اور رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام‘‘ کے عنوان پر طلباء کو تیاری کروائی۔

پانچواں دن: ۱۷ر ذوالحجہ بروز پیر صبح آٹھ بجے سے دس بجے تک مفتی محمد راشد مدنی نے سابقہ عنوان پر بیان کیا۔ بعدازاں آدھا گھنٹہ طلباء نے تیاری کی اور ساڑھے دس بجے کورس کے شرکاء کا امتحان ہوا، جس میں کل ۳۷ طلباء نے شرکت کی۔ امتحان کے بعد مولانا عبدالحئی مطمئن نے ’’عقیدۂ تحفظ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری‘‘ کے عنوان پر تقریر کی اور طلباء کو اس کورس میں شرکت کرنے پر مبارکباد دی۔

اختتامی بیان ودعاء: کورس کا اختتامی بیان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم نے کیا، جس میں انہوں نے فارغ التحصیل طلباء کو اجازت حدیث بھی دی اور آخر میں دعاء فرمائی۔ حسب معمول نماز سے قبل طلباء کو کھانا کھلایا اور نماز کے بعد پہلے طلباء کے مابین ایک کوئز مقابلہ اور بعدازاں تقریری مقابلہ ہوا، دونوں مقابلوں میں طلباء نے بھرپور حصہ لیا اور انعامات حاصل کئے۔ مفتی محمد راشد مدنی اور مولانا قاضی احسان احمد نے طلباء میں انعامات تقسیم کئے اور آخر میں مولانا قاضی احسان احمد کی دعاء پر مجلس برخاست ہوئی۔ اختتامی تقریب میں شرکاء کورس کے علاوہ دیگر خدامِ ختم نبوت نے بھی بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ تمام منتظمین اور شرکاء کو اپنی شایان شان اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین! (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی یکم تا ۷ر نومبر ۲۰۱۴ء ص ۲۷)

ختم نبوت کانفرنس ٹوبہ ٹیک سنگھ

بیریاں والا ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مؤرخہ ۱۱ر اکتوبر ۲۰۱۴ء بروز ہفتہ عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت مولانا محمد موسیٰ نے فرمائی۔ کانفرنس سے مہمان مولانا مفتی کفایت اللہ، مولانا محمد الیاس گھمن، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا غلام حسین، مولانا اللہ بخش، مولانا لطف اللہ لدھیانوی، مولانا عطاء اللہ نقشبندی نے خطاب فرمایا۔

(ماہنامہ لولاک ملتان دسمبر ۲۰۱۴ء ص ۲۰)

ننکانہ میں انعام گھر کا انعقاد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے زیراہتمام سیرت النبی ﷺ اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے موضوعات پر مبنی دلچسپ اور معلوماتی پروگرام انعام گھر (سوالاً جواباً) مؤرخہ ۱۸ر اکتوبر ۲۰۱۴ء ۸ بجے رات بمقام بابا فرید پارک ننکانہ صاحب میں منعقد ہوا۔ جس میں آسان سوالات پر سینکڑوں قیمتی انعامات دیئے گئے۔ اس پروگرام کی صدارت ننکانہ صاحب کی جماعت کے امیر جناب بشیر احمد زرگر صاحب نے کی جب کہ مہمان خصوصی مولانا اللہ وسایا صاحب تھے۔ اس پروگرام کی کمپیئرنگ جماعت کے سرپرست جناب محمد متین خالد نے کی۔ انعام گھر میں سینکڑوں لوگوں نے شرکت کی۔ یہ پروگرام اس قدر دلچسپ تھا کہ رات ڈیڑھ بجے تک لوگ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے سرکوبی کے موضوعات پر سوالات اور جوابات نہایت توجہ اور دلچسپی سے سنتے رہے۔ ایک موقع پر ڈنر سیٹ کے انعام پر جب مجمع سے پوچھا گیا کہ آنجہانی مرزا قادیانی پر جو فرشتہ نام نہاد وحی لے کر آتا تھا اس کا نام کیا ہے۔ تو تقریباً تمام پنڈال نے ہاتھ کھڑے کئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عالمی مجلس ختم نبوت کی شبانہ روز محنت سے لوگوں میں تحفظ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کا شعور آچکا ہے۔ مرزا قادیانی کے شعر ’’کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں ...... ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار‘‘ پر مجمع میں خوب قہقہے لگے۔ پروگرام میں عوام الناس کی دلچسپی کے تمام مواقع موجود تھے۔ پروگرام میں شرکت کرنے والوں میں سے سب سے موٹے شخص کو فٹ بال اور کمزور آدمی کو

سیبوں کا مربہ دیا گیا۔تقریباً ساڑھے بارہ بجے مولانا اللہ وسایا صاحب کا ایمان پرور خطاب ہوا۔ان کے خطاب سے پہلے اعلان ہوا کہ حضرت کی تقریر میں سے ایک سوال پوچھا جائے گا۔درست جواب پر ایک پیڈسٹل پنکھا دیا جائے گا۔چنانچہ اس پر مجمع نے نہایت توجہ اور ہمہ تن گوش ہوکر مولانا اللہ وسایا کا خطاب سنا۔مولانا اللہ وسایا نے نہایت مدلل اور پر مغز انداز میں حضور نبی کریم ﷺ کی محبت اور سیرت طیبہ پر روشنی ڈالی۔درود شریف کی فضیلت پر ایسا بیان شاید ہی کبھی ہوا ہو۔پورا مجمع عش عش کرا اٹھا۔بعد میں مولانا کی تقریر میں سے سوال تیار کیا گیا۔درست جواب پر کامیاب امیدوار کو پیڈسٹل پنکھا دیا گیا۔موٹر سائیکل کے لئے ۵ سوالات کے درست جوابات دینا ضروری تھے۔مگر اس کے لئے شرکاء میں سے کوئی بھی کامیاب نہ ہوسکا۔آخر میں مولانا اللہ وسایا سمیت تمام مہمانوں کو خوبصورت شیلڈز دی گئیں۔رات تقریباً ڈیڑھ بجے مولانا مفتی صغیر احمد کی دعاء سے پروگرام کا اختتام ہوا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جنوری ۲۰۱۵ء ص ۵۱)

تینتیسویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

بحمدہٖ تعالیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مؤرخہ ۲۳،۲۴؍اکتوبر ۲۰۱۴ء کو تینتیسویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں آب وتاب سے فقید المثال طور پر انعقاد پذیر ہوئی۔امسال یہ کانفرنس ایسے موقع پر منعقد ہوئی کہ مدرسہ ختم نبوت کے جدید حصہ کی تعمیرات سو فیصد مکمل ہوچکی تھیں۔صحن میں ٹف ٹائل لگ چکی تھی۔۸ عدد وسیع وعریض باہمی متصل گراسی پلاٹوں میں گھاس اپنی مکمل تروتازگی سے دل لبھا رہا تھا۔دائیں بائیں تمام کمروں میں عمدہ قسم کا کارپٹ بچھایا جاچکا تھا۔چالیس فٹ بلند وبالا 10x18x18 کی ٹینکی جس میں بیس ہزار گیلن پانی کے جمع ہونے کی گنجائش ہے،مکمل تعمیر ہوچکی تھی۔نئی ٹربائن لگ چکی تھی۔بلڈنگ کی پچھلی جانب پر شرق وغرب کی جانب وسیع وعریض وضوخانے تیار تھے۔جس میں مجموعی طور پر نئی وپرانی بلڈنگ میں تقریباً پانچ سو افراد ایک وقت میں وضو کرسکتے ہیں۔تمام کمروں میں اٹیچ باتھ چالو ہوچکے تھے۔غرض ۳۳ ویں سالانہ کانفرنس کے مہمانوں کی سہولت کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے امکانی طور پر تمام تیاری مکمل کرلی تھی۔

ختم نبوت فری ڈسپنسری:

ہر سال کانفرنس کے لئے ڈسپنسری بھی قائم کی جاتی ہے۔امسال اس نئی بلڈنگ کے دو کمروں کے آگے چاردیواری کرکے باہر میں سڑک سے دروازہ دے کر مستقل ڈیزائننگ کے تحت وسیع وعریض ڈسپنسری مستقل بنیادوں پر تعمیر ہوکر فعال کردی گئی تھی۔ایک ڈاکٹر صاحب ہر روز ۳ سے ۶ بجے تک ڈیوٹی دیتے ہیں۔ایک مستقل کوالیفائڈ ڈسپنسر اس کے علاوہ مصروف کار ہیں۔ہر روز ساٹھ سے ایک سو کے درمیان مریضوں کو فری میڈیکل سہولت دی جاتی ہے۔امسال ۱۲؍اکتوبر کو ایک فری میڈیکل کیمپ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے یہاں پر لگایا گیا۔صبح دس بجے سے مغرب تک بغیر وقفہ کے پورا دن مجموعی طور پر چار سو سے زائد مریضوں کا الٹراساؤنڈ، بلڈ ٹیسٹ، ای سی جی وغیرہ کے ٹیسٹ ہوئے۔پانچ ڈاکٹرز اور اتنا ہی دیگر عملہ کی ٹیم جناب ڈاکٹر قاری محمد صولت نواز کی سربراہی میں آئی۔کچھ ڈاکٹرز حضرات مریض چیک کرتے۔جن کا ٹیسٹ لینا تجویز ہوتا۔ان کے ٹیسٹ ہوتے۔نسخہ لکھا جاتا اور تجویز کردہ دوائیاں مہیا کی جاتیں۔اس دفعہ چناب نگر کے قرب وجوار میں سیلاب آیا تھا۔اس سے متاثرہ بہت سارے لوگوں نے بڑے شوق سے اس فری میڈیکل کیمپ سے فائدہ اٹھایا۔ٹیسٹوں کے علاوہ بعض مریض ایسے تھے جنہیں چیک اپ کے بعد تجویز کردہ ادویات دی گئیں۔ان سب کی مجموعی تعداد آٹھ صد ہوگی۔ان سب کو فری کھانا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے مہیا کیا گیا۔عید کے موقعہ پر پچیس بڑے جانوروں کی قربانی کا گوشت علاقہ بھر میں تقسیم کیا گیا۔

سیلاب زدگان کی مدد:

سیلاب کے موقعہ پر ایک بار چارسدہ کے جماعتی رفقاء نے دس لاکھ روپیہ کا آٹا، گھی، چاول اور دیگر اشیاء گھر گھر جاکر تقسیم کیں۔ دوسرے علاقوں سے بھی امداد لے کر دوست آتے رہے اور مجلس کے رفقاء کی نگرانی میں جاکر تقسیم کرتے رہے۔ اب کانفرنس سے اگلے روز سیلاب زدگان میں رضائیاں تقسیم کرنے کا نظم بنایا گیا ہے۔ رضائیاں پہنچ گئی تھیں۔ فہرستیں مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا غلام مصطفیٰ بنارہے تھے۔ تقسیم کنندگان معطی حضرات تشریف لائیں گے تو گھر گھر جاکر سردی سے بچاؤ کی رضائیاں تقسیم ہونا تھیں۔ کانفرنس سے اگلے روز ۲۶/اکتوبر کو فری آئی کیمپ کا مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر میں اہتمام کیا گیا۔ ماہر آئی اسپیشلسٹ ڈاکٹر محمد اخلاق صاحب نے آنکھوں کا چیک اپ کیا اور فری ادویات دی گئیں۔ تمام ترادویات کا اہتمام فیصل آباد سے جناب ڈاکٹر محمد صولت نواز نے کیا۔ غرض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے تبلیغ عقیدہ ختم نبوت کے ساتھ ساتھ علاقہ بھر میں سماجی خدمات کے ذریعہ بھی ایک اچھا خاصہ حلقہ بنالیا ہے۔ جس سے علاقہ کے عوام کے دلوں میں ڈھیروں محبت کے جذبات پائے جاتے ہیں۔

سماجی خدمات، لٹریچر کی ترسیل اور تبلیغ کے علاوہ قدیم اور جدید وسیع وعریض کوہ قامت بلڈنگوں میں حفظ وناظرہ قرأت وگردان کی بنین وبنات کی تعلیم کے علاوہ درس نظامی کی کلاسیں قائم ہیں۔ اس وقت تک سینکڑوں حفظ وناظرہ، درس نظامی، میٹرک کے بچوں نے تعلیم مکمل کی ہے۔ امسال اس مدرسہ میں مشکوٰۃ شریف کے درجہ کا اضافہ کیا گیا ہے۔ **فالحمد للہ!**

اسی طرح ملتان دفتر میں سہ ماہی سالانہ ختم نبوت کی کلاس مدارس کے فضلاء کے لئے لگتی تھی۔ اس سال اس کا دورانیہ ایک سال کر کے اس کا اجراء مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں کیا گیا۔ فاضل نوجوان، مناظر مولانا محمد رضوان عزیز کو اس کلاس کی نگرانی سپرد کی گئی۔ آپ کے علاوہ مدرسہ ختم نبوت کے صدر مدرس مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا محمد امین، مولانا محمد احمد بھی یومیہ مختلف متنوع نصاب تخصص کی کلاس کو پڑھاتے ہیں۔ یومیہ نو گھنٹہ تعلیم ہوتی ہے۔ مقالہ جات، خطابت، مناظرہ، حفظ حدیث کے علاوہ قدیم وجدید تمام فتن کا تقابلی جائزہ پر مکمل عبور کے حامل علماء ومناظرین ومتکلمین کا مکمل نصاب پڑھانا مطلوب ہے۔ غرض سماجی، تعلیمی، تبلیغی ان خدمات جلیلہ کی حق تعالیٰ نے مجلس تحفظ ختم نبوت کو اس علاقہ میں توفیق ارزاں فرمائی ہے۔ ۳۳ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی تیاری کے لئے عیدالاضحیٰ سے قبل چہار رنگہ خوبصورت اشتہار شائع کر کے ملک بھر کے جماعتی رفقاء اور مبلغین حضرات کو ارسال کر دیا گیا تھا۔ تمام حضرات نے اپنے اپنے حلقہ میں قافلوں کی ترتیب قائم کر لی تھی۔

عید کے تین دن گزار کر چوتھے روز جمعرات کو مبلغین حضرات کا چناب نگر میں اجلاس منعقد ہوا۔ اساتذہ اور مبلغین حضرات سمیت اٹھائیس حضرات کی مختلف علاقوں میں پیغام ودعوت کے لئے ڈیوٹی لگی۔ لاہور، گوجرانوالہ، ساہیوال، فیصل آباد، سرگودھا ڈویژن کے تمام چھوٹے بڑے شہروں میں اشتہارات، بینرز، فلیکس لگوانے کا اہتمام کیا گیا۔ بیانات ہوئے۔ لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اجتماعی وانفرادی طور پر دعوت کا سلسلہ چلایا گیا۔ تمام حضرات نے شب وروز ایک کر کے تندہی سے یہ فریضہ سرانجام دیا۔ بظاہر تو یہ ایک سالانہ کانفرنس ہوتی ہے۔ لیکن اس کی تیاری کے لئے چار پانچ ڈویژنوں میں لگاتار تبلیغ عقیدہ ختم نبوت سے ایک نورانی ماحول قائم ہو جاتا ہے۔

مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا سیف اللہ خالد نے کانفرنس کی منظوری، پنڈال کی تیاری، گردونواح کی صفائی، سڑکوں پر چونا ڈالنا، بجلی، پانی، جنریٹروں کی آمد، ڈیزل، لکڑی کی خریداری، خوردونوش کے سامان کی فراہمی، کھانا پکانے والی ٹیموں سے رابطہ، ۲۰۰ جدید صفوں کی پشاور سے مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی کے ذریعہ منگوانے کا تمام عمل مکمل کر لیا۔

سیکورٹی کے لئے حسب سابق مانسہرہ کی جماعت، جامعہ دارالقرآن فیصل آباد کے ذمہ داران، کھانا کھلانے کے لئے جامعہ طیبہ فیصل آباد اور شیخوپورہ مجلس کے قاری محمد ابوبکر، سمیت تمام حضرات نے بار بار دورہ کر کے منتظمین حضرات سے مشورہ کے بعد اپنے اپنے پلان ترتیب دے رکھے تھے اور ڈیوٹیاں دینے والے حضرات کی فہرستیں بن گئی تھیں۔ ان کے پہنچنے کا ٹائم طے ہو چکا تھا۔ ۲۱؍اکتوبر دوپہر کو مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری تشریف لائے۔ تمام موجود حضرات نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ اپنی اپنی کارکردگی اور اپنے اپنے شعبہ ڈیوٹی کے انتظامات کی تیاری کی رپورٹ دی۔ ظہر سے عصر تک میٹنگ ہوئی۔ اس میں مناسب ردوبدل کے بعد ڈیوٹیاں لگادی گئیں۔ مدرسہ کے اساتذہ کی سرپرستی میں طلباء کرام نے مدرسہ کی صفائی کر کے اس کے درودیوار کو نہ صرف چمکتا دمکتا بنادیا۔ بلکہ مہمانوں کی آمد کے لئے سراپا انتظار بھی کر دیا۔ اسی دن ہی صبح سے ٹینٹ کا سامان آنا شروع ہوگیا۔ شام کو پنڈال کا سائبان کھڑا کر دیا گیا۔ اگلے روز شام کو تمام پنڈال کی ٹف ٹائل پر چاولوں کی پرالی بچھادی گئی۔ ۲۲؍اکتوبر کو بجلی کی تنصیب کر کے جنریٹروں کو چالو کر دیا گیا۔ جامع مسجد ختم نبوت کے ساتھ ملحقہ سولہ کنال کا گراسی پلاٹ جواب عمدہ باغ کی شکل اختیار کر چکا ہے اس میں حسب سابق کھانا کھلانے کا پنڈال تیار کیا گیا۔ بدھ کے روز ظہر سے قبل جھنگ سے کھانا پکانے اور چنیوٹ سے روٹیاں پکانے والی ٹیموں نے آکر اپنا انتظام مکمل کر لیا۔

چارسدہ سے عصر کے قریب اطلاع ملی کہ سات عمدہ بڑی ہینو، ڈائیوطرز کی بسوں پر قافلہ روانہ ہو رہا ہے۔ سکھر سے اطلاع ملی کہ ایک مستقل بوگی پاکستان ایکسپریس کے ساتھ کانفرنس کے شرکاء کی لگ کر آرہی ہے۔ سندھ تھرپارکر، کنری سے، کراچی سے، ایبٹ آباد، مانسہرہ، حیدرآباد، بنوں، کوہاٹ، راجن پور، کوئٹہ، مردان، خضدار، میانوالی، خوشاب، صوابی، پشاور، سیالکوٹ، ڈسکہ، ڈیرہ اسماعیل خان، ڈیرہ غازی خان، نوشہرہ، لاہور، ٹنڈوآدم، سانگھڑ، گمبٹ، ساہیوال، ٹوبہ ٹیک سنگھ، پھلور، دارالعلوم ربانیہ، جامعہ امدادیہ فیصل آباد، قصور، جنڈ والا، بہاول نگر، گوجرانوالہ، سرگودھا، علی پور چٹھہ غرض ہر قابل ذکر شہر سے وفود و قافلوں کی روانگی کی خوش کن اطلاعات نے نیا ولولہ وجذبہ دیا۔

عصر کے قریب جامعہ دارالقرآن فیصل آباد، ایبٹ آباد، مانسہرہ کے رفقاء کی آمد ہوئی۔ صاحبزادہ مولانا عزیزالرحمٰن رحیمی، مولانا غلام فرید، جناب عبدالرؤف کی قیادت میں رفقاء نے سیکورٹی کا نظم سنبھال لیا۔ رات بھر قافلوں کی آمد کا سلسلہ جاری رہا۔ ۲۳؍اکتوبر ۲۰۱۴ء جمعرات کی نماز پر جامع مسجد ختم نبوت کا ہال، برآمدہ اور صحن پر ہو چکے تھے۔ کسی زمانہ میں جتنا اجتماع جمعہ کے روز کانفرنس پر ہوتا تھا امسال اتنا تو صبح کے وقت نماز پر ہوگیا۔ کیا سنہری ماحول قائم ہوا۔ عرصہ سے روایت ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لاہور کے امیر شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد حسن کا جمعرات صبح کی نماز کے بعد درس قرآن سے کانفرنس کا آغاز ہوتا ہے۔ امسال بھی ایسے ہوا۔ جمعرات صبح کی نماز کی امامت، تفصیلی درس قرآن اور آپ کی دعاء سے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ درس سے فراغت کے بعد تمام مہمانوں نے ناشتہ کیا اور پھر اپنی اپنی رہائش گاہوں یا پنڈال میں آرام کیا۔ فجر کی نماز کے بعد تمام پنڈال میں صفیں قبلہ رخ بچھا کر پورے پنڈال کو بقعہ نور اور سراپا نورانی کیفیت کا حامل بنادیا گیا۔

قریباً ساڑھے نو بجے سپیکر چالو کیا گیا۔ دوستوں نے اٹھ کر وضو بنایا اور پنڈال میں تشریف لانا شروع ہوئے۔ پہلے اجلاس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب نے کی۔ صدارتی کلمات ارشاد فرمائے۔ مختصر وقت میں کانفرنس کی غرض وغایت اور مکمل تاریخ جستہ جستہ دہرائی۔ مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب نے دعاء فرمائی اور کانفرنس کا آغاز کر دیا گیا۔

پہلی نشست ...... جمعرات قبل از ظہر:

صدارت: مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب

تلاوت: قاری محمد مہتاب متعلم مدرسہ ختم نبوت چناب نگر

نعت: حافظ محمد شریف منچن آباد

تقریر: مولانا محمد نعیم، مولانا احسان الحق، مولانا بلال رشید، مولانا عبدالرؤف، مولانا محمد امجد، حافظ عبدالوہاب جالندھری مبلغ حافظ آباد، مولانا خبیب احمد مبلغ ٹوبہ ٹیک سنگھ، مولانا مختار احمد مبلغ کنری، مولانا توصیف احمد مبلغ حیدرآباد، مولانا سیف الرحمٰن لاہور

اسٹیج سیکرٹری: مولانا محمد علی صدیقی مبلغ میرپورخاص، مولانا محمد قاسم رحمانی مبلغ بہاولنگر

دوسری نشست...... بعدازظہر تا عصر:

صدارت: مولانا سید حسین احمد مدنی کے شاگرد مولانا مطلع الانوار چارسدہ

تلاوت: قاری محمد یاسر مدرس جامعہ سراجیہ چیچہ وطنی

تقریر: مولانا محمد وسیم اسلم مبلغ چناب نگر، مولانا غلام حسین مبلغ جھنگ، جناب سید نورالحسن امیر جماعت اسلامی چنیوٹ

نعت: حافظ محمد شریف منچن آبادی، حافظ نادرشاہ چارسدہ، قاری محمد شریف محمودی چشتیاں، مولانا سید محمود میاں شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ مدنیہ جدید لاہور، مولانا قاری محمد خلیل بندھانی استاذ التفسیر جامعہ اشرفیہ سکھر، مولانا حق نواز خالد خطیب فیصل آباد

مہمان خصوصی: مولانا صاحبزادہ شہاب الدین موسیٰ زئی شریف، مولانا مفتی عبداللہ شاہ چارسدہ

اسٹیج سیکرٹری: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

تیسری نشست...... بعدازعصر:

مہمان خصوصی وصدر اجلاس: پیر طریقت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی

سوالات وجوابات: راقم آثم فقیر اللہ وسایا

چوتھی نشست...... بعدازمغرب تا قبل ازعشاء:

تلاوت ونعت کے بعد تقریر مولانا عبدالرؤف چشتی اوکاڑہ

مجلس ذکر: مولانا غلام رسول صاحب دین پوری

پانچویں نشست...... بعدازعشاء:

زیرصدارت: شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ

تلاوت: قاری محمد عثمان مالکی ساہیوال

نعت: حافظ محمد شریف منچن آبادی، حافظ محمد طارق حفیظ ساہیوال

تقریر: مولانا سید محمد شعیب بنوں، مولانا عبدالواحد قریشی ڈیرہ اسماعیل خان، مولانا محمد رضوان عزیز نگران شعبہ تخصص مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر، مولانا مفتی عظمت اللہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بنوں، مولانا محمد یوسف خان استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

نعت: مولانا مفتی سلمان یٰسین کراچی

تقریر: مولانا عبدالرؤف فاروقی مرکزی ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام (س)، صاحبزادہ مبشر محمود خطیب جامع مسجد محمود فیصل آباد، جناب شمس الدین سابق قادیانی لاہور، مولانا صاحبزادہ عبدالجبار عباسی شاہ پور چاکر، مولانا صاحبزادہ مفتی عتیق الرحمٰن لاہور، مجاہد ختم نبوت مولانا محمد اکرم طوفانی سرگودھا، مجاہد اسلام مولانا عبدالشکور حقانی لاہور، مولانا صاحبزادہ عبدالخبیر آزاد خطیب بادشاہی مسجد لاہور، مولانا نور محمد ہزاروی امیر مجلس سرگودھا، مولانا ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر امیر مرکزیہ جمعیت علماء پاکستان، مولانا صاحبزادہ محمد امجد خان مرکزی ڈپٹی جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام پاکستان

کلام: سید سلمان گیلانی لاہور

تقریر: مولانا زبیر احمد ظہیر نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث لاہور، مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری امیر جمعیت اہل حدیث (متحدہ) پاکستان، مولانا عبدالحمید وٹو قلعہ دیدار سنگھ

کے خطاب پر رات گئے اجلاس بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے دعاء کرائی۔

مہمان خصوصی: مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر، صاحبزادہ مولانا احمد علی ثانی انجمن خدام الدین لاہور، پیر طریقت جناب رضوان نفیس لاہور

اسٹیج سیکرٹری: مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا محمد قاسم رحمانی بہاول نگر، مولانا محمد علی صدیقی میر پور خاص

آج کا اجتماع مثالی اجتماع تھا۔ مدرسہ عربیہ ختم نبوت کا پورا پنڈال سامعین سے کھچا کھچ بھر گیا تو رش کی وجہ سے مین گیٹ سے داخلہ بند کرنا پڑا۔ ٹینکی کی جانب کا ذیلی دروازہ کھول کر دونوں سائیڈوں کے سینکڑوں فٹ لمبے برآمدہ میں قطار در قطار مہمانوں کو داخل کیا گیا۔ صحن، مدرسہ کے برآمدے بھر گئے تو کمروں کے دروازے کھول کر ہزاروں آدمیوں نے کمروں میں بیٹھ کر کانفرنس کی کارروائی سنی۔ جامع مسجد وقدیم مدرسہ کے صحن میں سپیکر لگا کر شرکاء کو وہاں پر کارروائی سننے کی سہولت مہیا کی گئی۔

دونوں مدرسوں میں جتنے شرکاء تھے اس سے کہیں زیادہ سڑکوں پر رش تھا۔ ایک جرنلسٹ نے فی البدیہہ کہا کہ کاش عمران خان دیکھتا کہ جلسے یوں ہوا کرتے ہیں۔ اس بار تو مین گیٹ پر اتنا رش ہوا کہ کسی حادثہ کا خوف پیدا ہونے لگا۔ آج مغرب سے کچھ قبل مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم پر کوئٹہ میں حملہ ہوا۔ شدید تشویش ہوئی۔ اس کے بعد کانفرنس میں اس واقعہ کے خلاف شدید غم وغصہ کا اظہار بیانات میں ہوتا رہا۔

امسال طے تھا کہ مولانا فضل الرحمٰن صاحب کوئٹہ سے فراغت کے بعد جمعہ صبح پی.آئی.اے سے اسلام آباد، وہاں سے موٹروے کے راستہ تشریف لاکر کانفرنس میں آخری خطاب فرمائیں گے۔ پھر جمعیت علماء اسلام فیصل آباد کے امیر مولانا سید محمد زکریا شاہ صاحب کے حوالہ سے معلوم ہوا کہ جمعہ صبح سپیشل طیارہ سے فیصل آباد، وہاں سے ریلی کی قیادت کے ذریعہ تشریف آوری ہوگی۔

مولانا فضل الرحمٰن صاحب پر قاتلانہ حملہ کے بعد فقیر راقم پر سکتہ کی کیفیت رہی۔ رات گئے پہلے مولانا قاری نذیر احمد لاہور نے تفصیل سے حالات سنائے۔ رات گئے اسٹیج پر خود مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے مولانا صاحبزادہ عزیز احمد کو فون کیا اور خیر خیریت معلوم ہوئی۔ اب کوئٹہ میں تین جنازے رکھے ہیں۔ کئی کارکن ہسپتال میں ہیں۔ ان حالات میں حضرت دامت برکاتہم کا تشریف لانا تقریباً ناممکن ہوگیا۔ آپ نے شرکت سے معذرت فرمائی۔ رات گئے تو یہ کیفیت رہی۔ رات اڑھائی بجے کے قریب بارش ہوگئی۔ دوستوں نے جہاں جگہ ملی وقت گزارا۔ صبح کی نماز بھی بارش میں ہوئی۔ لیکن وائے عشق رسالت ﷺ کا جذبہ صادق کہ ایک ساتھی نہ گیا، نہ شکوہ کیا۔ اس حالت میں وقت گزارا۔

فجر کی نماز کے بعد مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ امیر مجلس کراچی نے درس قرآن دیا۔اس کے بعد دوستوں نے کچھ آرام کیا۔اتنے میں مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا غلام مصطفیٰ اور مدرسہ کے تمام اساتذہ نے مل کر پنڈال کے سائبان، کھانے کا نظم، پنڈال کی صفوں کی ترتیب درست کرلی۔ ۹ر بجے جمعہ کے روز جب صبح کی نشست کے لئے سپیکر کھولا تو الحمدللہ موسم درست ہو چکا تھا۔آسمان کھل گیا تھا۔ پانی خشک ہو چکا تھا اور موسم میں خنکی نے موسم بہار کا سرور پیدا کر دیا تھا۔ادھر جلسہ کا آغاز ہوا۔ادھر کھانا کھلانے کا آغاز کر دیا گیا۔رات کے اجلاس میں مہمانوں کی کثرت کے باعث عشاء کے بعد اور پھر جمعہ کے روز صبح پہلے سے زیادہ وسیع انتظام کیا گیا۔کھانا پکانے کی جھنگ کی ٹیم نے جناب محمد جاوید کی نگرانی اور مولانا محمد اسحاق ساقی صاحب کی سرپرستی میں بڑی مستعدی سے کام کیا۔لیکن مہمان اتنے تھے کہ رات کو فوری اور جمعہ کو بھی بیسیوں دیگوں کا جامعہ امدادیہ چنیوٹ میں پکوانے کا مولانا سیف اللہ صاحب خالد نے ذمہ اٹھالیا۔ **فجزاھم اللہ** !ان کے اس اقدام سے بہت سہولت رہی۔ جمعہ پر پنڈال بھر گیا۔تو دوسرا جمعہ مسجد میں ہوا۔جامع مسجد قدیم مدرسہ اور مسجد کا صحن برآمدے بھر گئے۔کمروں میں بھی صفیں بنائی گئیں۔ **الحمد للہ اولاً وآخراً!**

چھٹی نشست ......قبل از جمعہ:

صدارت: مولانا مفتی عبداللہ شاہ چارسدہ

تلاوت: فخر القراء قاری احسان اللہ نقشبندی لاہور

نعت: قاری محمد شریف منچن آباد

تقریر: مولانا محمود الحسن بھکر، مفتی شفاء اللہ خان دریا خان، مولانا مفتی عبداللہ شاہ چارسدہ، مولانا محمد افضال الحق کٹھانہ علی پور چٹھہ، قاری محمد خالد گنگوہی ڈیرہ اسماعیل خان، مولانا ضیاء الدین آزاد ماموں کانجن، مولانا محمد علی صدیقی مبلغ میرپور خاص سندھ، مولانا محمد راشد مدنی ٹنڈو آدم، مولانا محمد قاسم رحمانی مبلغ بہاول نگر، مولانا عبدالحکیم نعمانی مبلغ چیچہ وطنی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی مبلغ رحیم یارخان

اذان اوّل: قاری محمد مہتاب چناب نگر

تقریر: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

(سنتوں کا وقت دیا گیا)

اذان ثانی: جناب الحاج محمد یٰسین صاحب چناب نگر

خطبہ وامامت جمعہ: مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی پشاور

ساتویں نشست ......بعد از جمعہ:

زیرصدارت: شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مہمان خصوصی: مولانا محمد عبداللہ صاحب سرپرست اعلیٰ جمعیت علماء اسلام پاکستان، مولانا عبدالغفور ٹیکسلا، مولانا مفتی محمد حسن لاہور، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد خانقاہ سراجیہ، مولانا صاحبزادہ خلیل احمد خانقاہ سراجیہ، مولانا قاری محمد یٰسین مہتمم دارالقرآن فیصل آباد، پیرطریقت سید جاوید حسین شاہ صاحب امیر عالمی مجلس فیصل آباد، پیرطریقت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی، مولانا محبّ اللہ صاحب لورالائی، مولانا محمد ضیاء مدنی خطیب جامع مسجد فیصل آباد، مولانا محبّ

الٰہی صاحب سرپرست اعلیٰ جمعیت علماء اسلام لاہور، مولانا سید محمد زکریا امیر جمعیت علماء اسلام فیصل آباد، پیر رضوان نفیس لاہور، مولانا محمد حنیف صاحب جھنگ

تلاوت: قاری محمد نصیر چنیوٹ

نعت: حافظ محمد شریف منچن آباد، سید سلمان گیلانی لاہور

صدارتی تقریر: مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ

قراردادیں: مولانا قاضی احسان احمد مبلغ کراچی

تقریر: مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی پشاور، مولانا محمد الیاس گھمن سرگودھا

کلمات تشکر: مولانا صاحبزادہ عزیز احمد خانقاہ سراجیہ

دعائے اختتام: مولانا صاحبزادہ خلیل احمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ

جامع مسجد میں نمازیں مولانا محمد شفیق صاحب، پنڈال میں نمازیں مولانا محمد شاہد صاحب نے پڑھائیں۔

خدمت مہمانان خصوصی مولانا مفتی ظفر اقبال اور مولانا فقیر اللہ اختر، قاضی امتیاز احمد ٹوبہ، قاضی رضوان احمد ٹوبہ، قاری زاہد اقبال، مولانا محمد الیاس، مولانا محمد احمد کے ذمہ رہی۔

مکتبہ کا نظم مولانا عبدالرشید اوران کے رفقاء کے ذمہ رہا۔

عمومی طعام: مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا قاری محمد رمضان، قاری محمد مدنی۔

استقبالیہ کیمپ نمبر ا: مولانا محمد طیب، مولانا راشد مدنی، سید پروفیسر شجاعت، خالد مسعود ایڈووکیٹ، خالد مبین گجر خان، حافظ محمد الیاس، راولپنڈی۔

سیکورٹی: مولانا عزیز الرحمٰن رحیمی، جناب عبدالرؤف روفی، شیخ الحدیث مولانا غلام فرید کے ذمہ رہے۔

میڈیا اطلاعات: مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا عبدالنعیم رحمانی، مولانا محمد عرفان بھیروی، مولانا وسیم اسلم۔

استقبالیہ نمبر ۲: مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا ریاض احمد وٹو، مولانا توصیف احمد، مولانا خبیب احمد، قاضی عبدالخالق۔

(ماہنامہ لولاک ملتان دسمبر ۲۰۱۴ء ص ۲۴ تا ۳۵)

ختم نبوت چوک کا افتتاح

منظور کالونی کراچی میں عیدگاہ بس اسٹاپ چوک کو ختم نبوت چوک سے موسوم کردیا گیا۔ افتتاحی تقریب یکم؍دسمبر ۲۰۱۴ء بروز پیر بعد نماز عصر منعقد ہوئی۔ تقریب سے مولانا حافظ عبدالقیوم نعمانی مدظلہ نے خطاب کیا۔ حضرت نے کہا کہ الحمدللہ! قادیانیت کا ہر محاذ پر ہمارے اکابرین نے مقابلہ کیا ہے۔ نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی جوانی عزیز ہے، لیکن جب حضور اکرم ﷺ کی عزت و ناموس کا مسئلہ ہو تو اس جوانی کو قربان کرنے سے دریغ نہ کرنا اور آج ہم اس چوک پر کھڑے ہو کر حضور اکرم ﷺ کے تاج ختم نبوت کی حفاظت کا عہد کرتے ہیں۔ تقریب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے بھی خطاب کیا۔ تقریب میں ائمہ کرام، خطباء حضرات اور عوام الناس کے علاوہ سیاسی و مذہبی جماعتوں کے ذمہ داران نے بھی شرکت کی، جن میں ملک محمد شاہ نواز اعوان، ملک محمد بشیر مغل، جمال خان کاکڑ، چوہدری محمد دانیال گجر شامل تھے۔ تقریب کا اختتام مولانا خان محمد ربانی مدظلہ کی دعاء پر ہوا۔ اللہ

رب العزت تمام حضرات کو جنہوں نے اس چوک کے لئے مساعی کی انہیں دنیا وآخرت میں اس کا بہترین اجر نصیب فرمائیں۔ آمین!

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۲۳ تا ۳۱ ؍دسمبر ۲۰۱۴ء ص۱۰)

ختم نبوت کانفرنس ٹل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پروگرامات اپنے معمول کے مطابق ملک کے چاروں صوبوں اور ہر ضلع میں ہوتے رہتے ہیں تاکہ سادہ لوح مسلمان جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی ملعون کی عیاریوں، مکاریوں اور اس کے پیروکاروں کے مکروفریب سے محفوظ رہ سکیں۔ اسی سلسلے میں کوہاٹ ڈویژن ضلع ہنگو تحصیل ٹل میں عظیم الشان دفاع ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد کی آمد پر کوہاٹ کے دوستوں مولانا مجاہدین صاحب امیر مجلس کوہاٹ، بھائی محمد علی، بھائی احتشام اور دیگر کے ہمراہ استقبال کیا اور مولانا کی آمد پر دل سے خوشی کا اظہار کیا۔ پھر طے شدہ پروگرام کے مطابق صبح بروز منگل ۲۳؍دسمبر ۲۰۱۴ء مولانا قاضی صاحب سمیت تمام احباب کوہاٹ سے ٹل کے لئے روانہ ہوئے اور ٹھیک بارہ بجے ٹل کی مشہور درسگاہ دارالعلوم عربیہ ٹل پہنچے۔ دارالعلوم ٹل کے اساتذہ کرام نے بہت خوشی کے ساتھ استقبال کیا، مولانا عبدالوہاب نے جن کی کاوشوں سے یہ پروگرام عمل میں آیا، مہمانوں کی تواضع کے لئے چائے اور کھانے کا بہترین بندوبست کیا تھا، پھر نماز ظہر کے فوراً بعد مرکزی گنبد مسجد میں باقاعدہ پروگرام کا افتتاح مولانا قاری ولی اللہ کی تلاوت سے ہوا۔

اس پروگرام میں مولانا عباس، مولانا علیم اللہ کے بیانات اور مولانا زاہد کے استقبالیہ کلمات کے بعد مہمان خصوصی مولانا قاضی احسان احمد کے تفصیلی بیان نے مجلس کے حسن کو چار چاند لگا دیئے۔ عوام اور خواص نے پُرجوش انداز میں شرکت فرما کر عشق رسول کا ثبوت دیا اور سب نے وعدہ کیا کہ اس کام کو اوڑھنا بچھونا بنائیں گے اور قادیانیوں کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ کریں گے اور اسی طرح کے پروگرامات کو آئندہ بھی جاری رکھیں گے۔ ان شاءاللہ!

آخر میں عصر کی نماز سے کچھ پہلے شیخ الحدیث مفتی سردار صاحب نے اختتامی کلمات اور دعاء فرمائی۔ ہم دعاء گو ہیں ان تمام احباب کے لئے جنہوں نے اس پروگرام میں تعاون کیا، اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶ تا ۲۲ ؍جنوری ۲۰۱۵ء ص۲۰)

ختم نبوت کانفرنس لکی مروت

خیبر پختونخواہ کے ایک ضلع لکی مروت کی جامع مسجد طوطی آبادی میں ۲۴؍دسمبر ۲۰۱۴ء ظہر سے عصر تک ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت مقامی امیر شیخ الحدیث مولانا احمد سعید امیر لکی تحصیل نے کی۔ ابتدائی بیان مولانا محمد ابراہیم ادھمی، ناظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرائے نورنگ کا ہوا۔ بعد ازاں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر تقریباً ایک گھنٹہ گفتگو کی۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶ تا ۲۲ ؍فروری ۲۰۱۵ء ص۲۰)

ختم نبوت کانفرنس بنوں

۲۵؍دسمبر ۲۰۱۴ء کو جامع مسجد حافظ جی بنوں میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین صاحبزادہ خلیل احمد

مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مرکز سے نمائندگی کی۔ علاقائی اور صوبائی شخصیات نے بھی بھرپور خطاب فرمائے۔ کانفرنس کا اہتمام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ضلع بنوں کی شاخ نے کیا، جس کے امیر مولانا مفتی عظمت اللہ ہیں اسی روز جمعیت علماء اسلام کے سابق ایم. پی.اے مولانا عبدالصمد فاضل دیوبند کا انتقال اور جنازہ بھی ہوا، جس میں ہزاروں حضرات نے شرکت کی۔ کانفرنس صبح نو بجے سے شام چار بجے نماز عصر تک جاری رہی۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶تا۲۲رفروری ۲۰۱۵ء ص۲۰)

چارسدہ میں سہ روزہ ختم نبوت کورس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۲۶ تا ۲۸ ردسمبر ۲۰۱۴ء دارالعلوم فیض الاسلام تحفظ ختم نبوت کورس منعقد ہوا، جس کا افتتاح شیخ الحدیث مولانا مطلع الانوار فاضل دیوبند کے ابتدائی بیان سے ہوا۔ بعدازاں مولانا عابد کمال نے اوصافِ نبوت پر بیان کیا۔ جمعۃ المبارک کا خطبہ جامع مسجد میں دیا۔

۲۷ردسمبر کو مولانا صابر شاہ، مولانا محمد عابد کمال اور راقم الحروف کے لیکچرز ہوئے۔ ۲۸ ردسمبر کو بھی مولانا صابر شاہ، مولانا عابد کمال، مولانا قاضی احسان احمد اور راقم کے لیکچرز ہوئے، لیکچرز میں ختم نبوت قرآن وحدیث، مرزا قادیانی کے اقوال کی روشنی میں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع ونزول قرآن سنت، اجماع امت اور مرزا قادیانی کے اقوال کی روشنی میں، مرزا قادیانی کا کردار وکریکٹر، دعاوی باطلہ، تضادات، نیز مرزا قادیانی اور فتنۂ قادیانیت کے مقابلہ میں علماء کرام کی خدمات کے عنوان پر بیانات ہوئے۔ آخری خطاب وبیان صوبائی امیر مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی دامت برکاتہم کا ہوا۔ کورس کی نگرانی ضلعی امیر مولانا پیر حزب اللہ جان اور مولانا نجیب الاسلام نے کی۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶تا۲۲رفروری ۲۰۱۵ء ص۲۰،۲۱)

ختم نبوت کانفرنس نوشہرہ کلاں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامع مسجد جامعۃ العلوم والمعارف نوشہرہ کلاں میں ۲۸ ردسمبر ۲۰۱۴ء بعد نماز ظہر تا نماز مغرب عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت ضلعی امیر مولانا قاری محمد اسلم نے کی۔ کانفرنس سے مقامی علماء کرام اور نعت خوانوں کے علاوہ مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی پشاور، مولانا عابد کمال نوشہرہ، مولانا قاضی احسان احمد کراچی کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس میں پختون روایات کے مطابق ہزاروں مسلمانوں نے جوش وجذبہ اور والہانہ عقیدت کے ساتھ شرکت کی۔ کانفرنس میں سانحہ پشاور پر گہرے رنج والم کا اظہار کیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ سانحہ میں ملوث کرداروں کو بے نقاب کیا جائے اور سانحہ میں ملوث مجرموں کو قرارواقعی سزا دی جائے۔ کانفرنس سے مفتی حاکم علی حقانی، مولانا محمد عارف بھکروی نے خطاب کیا۔ کانفرنس کے انتظامات میں ادارہ کے مہتمم مولانا عبدالقیوم فقیر نے بھرپور سرپرستی فرمائی۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶تا۲۲رفروری ۲۰۱۵ء ص۲۱)

خطبہ جمعۃ المبارک

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ کے زیراہتمام ۲۸ ردسمبر ۲۰۱۸ء کا خطبہ جمعۃ المبارک چک نمبر ۳۲۵ ج ب دلم میں مولانا قاضی احسان احمد نے ارشاد فرمایا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان مارچ ۲۰۱۹ء ص۵۵)

تحریک ختم نبوت

کے سلسلہ میں

۲۰۱۵ء

کے

حالات وواقعات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرانسیسی جریدہ اور گستاخانہ خاکے

یہودیت اور عیسائیت آپس میں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ قرآن کریم کے مطابق یہودیوں کا کہنا ہے کہ عیسائیت کوئی مذہب اور حقیقت نہیں اور عیسائیوں کا کہنا ہے کہ یہودیت کی اب کوئی حیثیت اور اصل نہیں۔ لیکن اسلام کے پھیلنے اور غیر مسلموں کے اسلام اور ایمان کی آغوش میں آنے سے یہودی اور عیسائی تلملا اٹھے ہیں اور اب دونوں اسلام دشمنی میں متحد اور متفق ہو چکے ہیں اور وہ اپنے اس اندرونی بغض و عناد کا اظہار وقتاً فوقتاً کرتے رہتے ہیں۔ ابھی حالیہ دنوں میں فرانس سے نکلنے والے ایک جریدے جس نے پہلے بھی گستاخانہ خاکے شائع کئے تھے، حملہ آوروں نے اس کے دفتر پر حملہ کر کے اس کے چیف ایڈیٹر، ۴ کارٹونسٹ، ۲ پولیس اہلکاروں سمیت ۱۲ افراد کو قتل اور کئی ایک کو زخمی کر دیا۔ یہ حملہ آور کون تھے؟ کس نے حملہ کرایا اور کیوں کرایا؟ مختلف سوالات ہیں، جن کا تسلی بخش جواب فرانس کی حکومت نے ابھی تک نہیں دیا، لیکن اس کے بعد اس کا الزام بھی دو مسلمانوں پر لگا دیا گیا اور اس کے ردِعمل میں سو سے زائد مسلمانوں پر حملے کئے گئے، ان کی مساجد جلائی گئیں، مساجد میں گندگی پھینکی گئی اور اس کے بعد اس جریدے نے اعلان کر دیا کہ وہ دوبارہ نعوذ باللہ! حضور اکرم ﷺ کے خاکے شائع کرے گا اور اس نے اس پر عمل کر بھی دیا۔ ادھر امریکا سمیت پورے مغربی ممالک کے سفرأ ایک واک کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم سب ''چارلی ایبڈو'' ہیں یعنی ہم سب پیغمبر اسلام کی توہین میں شریک ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ یہ ہے مغرب کی اسلام دشمنی اور اسلام فوبیا کی تازہ مثال۔

ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ اس واقعہ کی تحقیقات کر کے مغرب نے اپنے اوپر جو انصاف پسندی کا لیبل لگایا ہوا ہے اس کا پاس اور لحاظ کرتے، لیکن اس کے برعکس اس اخبار کی ہمنوائی اور دوبارہ گستاخانہ خاکے شائع کرنے پر اسے سراہا جا رہا ہے۔ اخبارات میں تو یہ خبریں بھی آچکی ہیں کہ یہ اخبار دیوالیہ ہو چکا تھا اور بند ہونے کے قریب تھا کہ اس نے اپنے ہی لوگوں کو مروا کر اپنے اخبار کو پاپولر کرنے کی بھونڈی کوشش کی ہے اور ایک خبر یہ بھی ہے کہ چونکہ فرانس نے فلسطینی ریاست کو تسلیم کر لیا تھا۔ اسرائیل اور امریکا اس پر ناراض تھے تو ان کی خفیہ ایجنسی موساد اور سی آئی اے نے یہ کارروائی کر کے ایک تیر سے دو شکار کئے ہیں۔ ایک فرانس کو سبق سکھانے کا اور دوسرا مسلمانوں کو بدنام کرنے کا۔ بہرحال کچھ بھی ہو، اس جریدے میں کام کرنے والے اور گستاخانہ خاکے شائع کرنے والے اللہ تعالیٰ کی گرفت کا شکار ہو چکے ہیں۔

اس سے عبرت پکڑنا چاہئے اور ایسی گستاخیوں سے باز آنا چاہئے، ورنہ اللہ تعالیٰ کی گرفت بڑی مضبوط ہے اور یہ سزا ایسی جگہ سے ملتی ہے، جہاں سے کسی کو کوئی وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔ جو لوگ آزادی اظہار کی آڑ میں پیغمبر اسلام کے خاکے بنا کر آپ ﷺ کی توہین کا ارتکاب کرتے ہیں، ان کی وسیع النظرفی کا حال بھی دیکھئے کہ انہیں میں سے جب ایک انصاف پسند پادری نے یہ بات کہی کہ ''آزادی اظہار کی بھی حدود ہوتی ہیں جو میری ماں کو گالی دے گا، اس کو اپنے منہ پر میرے تھپڑ کا بھی انتظار کرنا چاہئے'' تو اس پر پورا یورپ سیخ پا ہو گیا اور اس پادری کے اس بیان سے لاتعلقی کا اعلان کرنے لگے، یہ ہے مغرب اور اس کی قوت برداشت۔

بہرحال پوری دنیا کے مسلمان اس گھناؤنی حرکت اور اس گستاخی پر سراپا احتجاج اور اپنے اپنے ممالک پر زور دے رہے ہیں کہ فرانس اور اس کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے، اقوام متحدہ میں انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین کے ارتکاب کی سزا مقرر کی جائے۔ پاکستانی پارلیمنٹ کے ارکان نے قومی اسمبلی میں اس گستاخانہ خاکے شائع کرنے پر قرارداد بھی پاس کی ہے اور انہوں نے اس پر احتجاجی مظاہرہ بھی کیا ہے، جس کو روزنامہ جنگ نے یوں رپورٹ کیا ہے:

’’اسلام آباد (ایجنسیاں) قومی اسمبلی نے فرانسیسی رسالے شاغلے ایبد و میں پیغمبر اسلام کے خاکے کی اشاعت کے خلاف مذمتی قرارداد متفقہ طور پر منظور کرلی، جس میں اقوام متحدہ، یورپی یونین اور او آئی سی سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ گستاخانہ خاکوں کی اشاعت روکنے کے لئے بھرپور اور مؤثر اقدامات اٹھائے جائیں جب کہ بعدازاں ارکان اسمبلی نے احتجاجی مارچ بھی کیا۔ قرارداد میں مزید کہا گیا ہے کہ آزادیٔ اظہار کا غلط استعمال نہیں ہونا چاہئے، گستاخانہ خاکوں سے تہذیبوں کے مابین عدم مفاہمت اور تشدد میں اضافہ ہوگا، وزیراعظم نے اس حوالے سے اپنے بیان میں کہا ہے کہ عالمی برادری اشتعال انگیز مواد کی حوصلہ شکنی کرے۔ اس مذمتی قرارداد کی کاپیاں ملک میں موجود تمام غیرملکی سفارت خانوں، اقوام متحدہ، او آئی سی اور فارن مشنز کو بھیجی جائیں گی۔ وفاقی وزیر برائے مذہبی امور سردار محمد یوسف نے کہا کہ یورپ بار بار ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے جذبات مجروح نہ کرے، توہین آمیز خاکوں کے خلاف او آئی سی میں آواز اٹھائیں گے، پورا عالم اسلام توہین رسالت کے خلاف یک زبان ہوجائے۔ وہ جمعرات کو قومی اسمبلی میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف متفقہ قرارداد کی منظوری سے قبل ایوان میں جاری بحث کو سمیٹتے ہوئے بیان دے رہے تھے…… (روزنامہ جنگ کراچی، ۱۶؍جنوری ۲۰۱۵ء)

صدر پاکستان: جناب ممنون حسین صاحب نے بھی اس پر اخبارات کو درج ذیل احتجاجی بیان دیا ہے:

’’اسلام آباد (ایجنسیاں) صدر ممنون حسین نے فرانسیسی جریدے میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ فرانسیسی جریدہ بلاشبہ مسلمانوں کی دل آزاری کا مرتکب ہوا ہے، جس پر اسے معافی مانگنی چاہئے۔ آزادی اظہار کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کسی مذہب کے مقدس شعائر کی توہین کی جائے اور اس کے ماننے والوں کو ذہنی اذیت میں مبتلا کیا جائے۔ جمعہ کو ایک بیان میں فرانسیسی جریدے میں خاکوں کی اشاعت پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آزادیٔ اظہار کی حدود وہاں ختم ہوجاتی ہیں، جہاں دوسرے کی آزادی متاثر ہو اور اس کے جذبات کو ٹھیس پہنچے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان تمام آسمانی مذاہب کا کھلے دل سے احترام کرتے ہیں اور ان کا عقیدہ اس وقت تک مکمل ہی نہیں ہوتا، جب تک وہ تمام انبیاء کرام اور تمام الہامی کتابوں پر ایمان نہ لائیں۔ مسلمان کسی پیغمبر تو کجا کسی بھی مذہب کے کسی رہنما کی شان میں گستاخی تک کا تصور بھی نہیں کرسکتے، اس لئے دنیا کا کوئی بھی فرد خواہ کوئی عقیدہ بھی رکھے، اسے پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان میں گستاخی کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔‘‘ (رونامہ امت کراچی، ۱۷؍جنوری ۲۰۱۵ء)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنان نے درجنوں مقامات پر احتجاجی مظاہرے کئے اور کئی ایک ریلیاں بھی نکالیں۔ مسلمانوں کا مطالبہ ہے کہ: فرانس سے سفارتی اور تجارتی تعلقات ختم کئے جائیں، او آئی سی اپنا جلد اجلاس بلاکر اس صورتحال پر غور کرے اور مغرب کو سخت پیغام دے۔ اسی طرح تمام اسلامی ممالک کے سفراٗ مل کر ایک ریلی نکالیں اور مغرب کو بتادیں کہ حضور اکرم ﷺ کی عزت وناموس کی حفاظت پر ہم سب ایک ہیں اور اقوامِ متحدہ پر دباؤ ڈالیں کہ وہ حضور اکرم ﷺ سمیت تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی گستاخی کرنے والوں کے خلاف قانون بنائیں، اگر وہ نہ مانے تو تمام اسلامی ممالک اقوام متحدہ کا بائیکاٹ کریں اور مسلم ممالک اپنا علیحدہ پلیٹ فارم بنائیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو حضور اکرم ﷺ کی عزت وناموس کا محافظ بنائے اور آخرت میں آپ ﷺ کی شفاعت سے بہرہ مند فرمائے۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵؍فروری ۲۰۱۵ء ص۴،۵)

خاکوں پر فرانسیسی کمپنی کی تیل سپلائی روک دی

کراچی: (اسٹاف رپورٹر) آل پاکستان آئل ٹینکرز اونرز ایسوسی ایشن نے گستاخانہ خاکوں کے خلاف ہڑتال کردی اور فرانسیسی کمپنیوں کی تیل کی سپلائی روک دی ہے۔ چیئرمین ایسوسی ایشن شمس شاہوانی کے مطابق گستاخانہ خاکوں کے خلاف شیریں جناح کالونی پر

دھرنا جاری ہے۔ ایسوسی ایشن کی جانب سے آج بلاول ہاؤس پر بھی احتجاج ہوگا جب کہ فرانس کے قونصل خانے پر دھرنا دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ شیوون پاکستان لمیٹڈ سابقہ کالٹکس لمیٹڈ نے اپنے تمام شیئرز اور ملکیت ٹوٹل کمپنی کو فروخت کردی ہے، ٹوٹل کمپنی کا تعلق فرانس سے ہے۔ فرانسیسی میگزین میں گستاخانہ خاکوں کی اشاعت کے خلاف احتجاجاً پورے ملک میں فرانسیسی کمپنیوں کو تیل سپلائی روک دی گئی ہے۔ (روزنامہ امت کراچی، ۲۸؍جنوری ۲۰۱۵ء، ہفت روزہ ختم نبوت کراچی مؤرخہ ۱۶تا۲۲؍فروری ۲۰۱۵ء ص۲۲)

حکومت پنجاب کے قائم کردہ متحدہ علماء بورڈ پنجاب کا فیصلہ

روئیداد مشترکہ اجلاس ذیلی کمیٹی نمبر۱، ۲ متحدہ علماء بورڈ پنجاب منعقدہ مؤرخہ ۲۲؍جنوری ۲۰۱۵ء۔

ذیلی کمیٹی نمبر۱، ۲ متحدہ علماء بورڈ پنجاب کا مشترکہ اجلاس زیرصدارت جناب صاحبزادہ مولانا حافظ فضل الرحیم اشرفی چیئرمین متحدہ علماء بورڈ پنجاب مؤرخہ ۲۲؍جنوری ۲۰۱۵ء بروز جمعرات بوقت ۱۱:۰۰ بجے دن بمقام رہائش گاہ جناب چیئرمین متحدہ علماء بورڈ پنجاب واقع فیروزپور روڈ، لاہور منعقد ہوا، جس کی روئیداد بعد از منظوری چیئرمین متحدہ علماء بورڈ پنجاب، برائے اجراء وعملدرآمد ازاں جملہ متعلقہ محکمہ جات وتکمیل ریکارڈ ارسال خدمت ہے۔

روئیداد مشترکہ اجلاس ذیلی کمیٹی نمبر۱، ۲ متحدہ علماء بورڈ پنجاب۔

زیرصدارت جناب صاحبزادہ مولانا حافظ فضل الرحیم اشرفی، چیئرمین متحدہ علماء بورڈ پنجاب۔

منعقدہ مؤرخہ ۲۲؍جنوری ۲۰۱۵ء بروز جمعرات بوقت ۱۱:۰۰ بجے دن۔

متحدہ علماء بورڈ پنجاب کی ذیلی کمیٹی نمبر۱، ۲ کا مشترکہ اجلاس مؤرخہ ۲۲؍جنوری ۲۰۱۵ء بروز جمعرات بوقت ۱۱:۰۰ بجے دن بمقام جامع اشرفیہ لاہور زیرصدارت جناب صاحبزادہ مولانا حافظ فضل الرحیم اشرفی چیئرمین متحدہ علماے بورڈ پنجاب منعقد ہوا جس میں حسب ذیل معزز اراکین ذیلی کمیٹی نمبر۱، ۲ نے شرکت فرمائی۔

۱......	جناب مولانا محمد راغب حسین نعیمی	ممبر	۲......	جناب مولانا عبدالرؤف فاروقی	ممبر
۳......	جناب مولانا پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی	ممبر	۴......	جناب علامہ قاضی غلام مرتضیٰ	ممبر
۵......	محترمہ پروفیسر ڈاکٹر زاہدہ حسنین	ممبر	۶......	محترمہ ڈاکٹر حافظ شاہد پروین	ممبر
۷......	محترمہ ڈاکٹر زاہدہ شبنم	ممبر	۸......	محترمہ سیدہ سائرہ جعفری	ممبر

اجلاس میں متفقہ طور پر طے پایا کہ آئین پاکستان کے مطابق چونکہ مرزائی/قادیانی/لاہوری گروپ غیرمسلم قرار پائے ہیں اور وہ اسلامی اصطلاحات قانوناً استعمال نہیں کر سکتے اس کے باوجود قانون شکنی کرتے ہوئے اسلامی اصطلاحات مسلسل استعمال کئے جارہے ہیں۔ ان کی تکفیر، ردوتردید کے حوالے سے چھپنے والا ختم نبوت کا لٹریچر کسی طور پر بھی ہیٹ میٹریل کے زمرے میں نہیں آتا۔ لہٰذا محکمہ داخلہ، محکمہ پولیس بالعموم اور حکومت پنجاب بالخصوص ختم نبوت کے لٹریچر کی تحریر، تدوین، پرنٹنگ، طباعت، تقسیم وفروخت وغیرہ پر قطعاً کوئی کارروائی نہ کرے۔ متفقہ طور پر سفارش کی گئی محکمہ داخلہ پنجاب اس سلسلہ میں باقاعدہ نوٹیفکیشن جاری کرے۔ نیز متفقہ طور پر ختم نبوت اور رد قادیانیت کے لٹریچر کے حوالے سے پولیس کی کارروائیوں کی بھرپور مذمت کی گئی۔

(صاحبزادہ مولانا حافظ فضل الرحیم اشرفی)
چیئرمین متحدہ علماء بورڈ پنجاب

(ماہنامہ لولاک ملتان اپریل ۲۰۱۵ء ص فرنٹ ٹائٹل اندرون)

گیمبیا میں بھی قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا

ہر آدمی کو عموماً اور دینی جدوجہد کرنے والوں کو خصوصاً خلوص نیت کے ساتھ ساتھ اس عزم و حوصلے ہمت و جذبے اور قوت و استقامت سے کام کرنا چاہئے کہ آج ہم جو سعی وکوشش کر رہے ہیں، ان شاء اللہ! جلد یا بدیر اس کے اثرات ضرور مرتب ہوں گے۔

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت جس میں تقریباً دس ہزار مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا، حکمرانوں کی غفلت، غلط سوچ اور تشدد دانہ پالیسی کی بناء پر بظاہر وہ تحریک ناکام ہوگئی لیکن اس وقت کے امیر مرکزیہ مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری قدس سرہ نے فرمایا تھا کہ اس تحریک کی بدولت ان شاء اللہ! قادیانیت کا کفر مسلمانوں پر روزِ روشن کی طرح آشکارا ہو جائے گا۔

’’قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید‘‘ کے مصداق قادیانیوں کی اپنی شرارت کے ردعمل میں ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا، رابطہ عالم اسلامی کی تمام مسلم تنظیموں نے بالاتفاق قادیانیوں کو اسلام کے مخالف گروہ قرار دیا، جنوبی افریقا کی ایک عدالت نے انہیں غیر مسلم قرار دیا اور اب گیمبیا کے علماء اور حکام نے بھی قادیانیوں کے کفر پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہوئے انہیں اپنے ملک میں مذہبی سرگرمیوں سے منع کر دیا ہے۔ وہاں کے مسلم علماء کرام کی جدوجہد اور قادیانیوں کو کافر قرار دینے کی مکمل تفصیل مولانا اللہ وسایا نے اپنے مضمون میں اس طرح لکھی ہے:

’’گیمبیا مغربی افریقا کا مسلم اکثریتی ملک ہے۔ ۲۴؍جنوری ۲۰۱۵ء کو گیمبیا کے سرکاری ٹی وی پر ایک رپورٹ نشر ہوئی، جو بعد میں مختلف ویب سائٹس پر بھی اپ لوڈ کی گئی۔ اس رپورٹ کا خلاصہ بمع حوالہ جات ذیل میں آپ ملاحظہ فرمائیں:

’’رپورٹ میں بتایا گیا ۱۹۵۰ء سے قادیانی گروہ نے گیمبیا میں الحادی وارتدادی سرگرمیوں کا آغاز کیا۔ گیمبیا کے علماء کرام اور دینی قیادت نے قادیانیوں کے خلاف عظیم خدمات سرانجام دیں اور عوام وخاص پر واضح کیا کہ قادیانی دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ ان کا اسلام یا مسلم امت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ غیر مسلم گروہ ہے، ان علماء کرام میں سابق امام رتیب بنجول کے امام محمد الامین بہ، گنجور کے شیخ خطاب بوجانگ، سینو کے شیخ کارلانگ کنتیجہ، کیانگ کے شیخ محمد الامین فیدرا، گنجور کے شیخ عمر بن جنگ اور تلندنگ کے شیخ جرائیل مہدی کجابی شامل ہیں (اللہ تعالیٰ ان سب پر رحمت فرمائے) چنانچہ یہ سلسلہ چلتا رہا۔ علماء کرام برابر اپنی تبلیغی کوششیں جاری رکھے رہے۔ گیمبیا میں مذہبی امور سے متعلق ملک کا سب سے بڑا ادارہ ’’سپریم اسلامک کونسل‘‘ میں قادیانیوں کا مسئلہ پیش ہوا، جس میں حضرات علماء کرام نے اپنا مؤقف پیش کیا۔

گیمبیا کے مسلمانوں کے رہنما اور سرکاری طور پر اسٹیٹ ہاؤس کے امام حاجی عبدالعلی فاتے نے نومبر ۲۰۱۴ء میں یہ معاملہ اٹھایا تھا کہ قادیانی مسلمانوں سے مختلف عقائد رکھتے ہیں۔ لہٰذا انہیں غیر مسلم قرار دیتے ہوئے ان کی بطور مسلم تبلیغ پر پابندی عائد کی جائے۔ جس پر قادیانیوں نے حاجی عبدالعلی کا مذاق اڑایا کہ ایک سیکولر ملک میں کسی کو یہ حق نہیں دیا جاسکتا کہ وہ کسی کے مذہب کا فیصلہ کرے۔ یہ معاملہ سپریم اسلامک کونسل میں لے جایا گیا اور سپریم کونسل نے طویل بحث کے بعد جنوری ۲۰۱۵ء کے آخری ہفتے میں اپنا فیصلہ سناتے ہوئے قادیانی جماعت کو غیر مسلم قرار دے دیا۔ اپنے فیصلے میں کونسل نے پاکستانی علماء کے ۱۹۵۳ء کے اتفاق رائے اور قادیانیوں کے خلاف تحریک ۱۹۷۴ء میں پاکستانی پارلیمنٹ کے قادیانیوں کو کافر قرار دینے کے فیصلے سمیت سعودی حکومت اور جامعہ ازہر مصر کے فیصلوں کا حوالہ دیتے ہوئے قادیانی گروہ کو اسلام سے خارج قرار دے دیا۔ کونسل کا یہ فیصلہ سرکاری ٹی وی اور سرکاری اخبارات پر نشر اور شائع کیا گیا۔ پوری دنیا کے مسلمانوں نے گیمبیا کے اس خوش کن اور دانشمندانہ فیصلے کا خیر مقدم کیا۔ گیمبیا کی مرکزی اسلامی کونسل نے جو کہ ملک میں دینی معاملات

سے متعلق عمومی سرگرمیوں کا واحد ذمہ دار ادارہ ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی حدیث (الدین النصیحہ) کی بنیاد پر کہا ہے کہ دین ایک نصیحت ہے اور یہ کونسل کی ذمہ داری ہے کہ وہ گیمبیا میں دین اسلام سے متعلق کسی بھی قسم کی غلط فہمی کو مستند حوالہ جات سے دور کرے۔ اس لئے کونسل، عوام الناس بالخصوص مسلم امہ کے سامنے قادیانیت کے متعلق مسلم امہ کا مؤقف پیش کرتی ہے۔ دنیا بھر کے اسلامی علماء جن میں پاکستان کے علماء کرام بھی شامل ہیں۔ اس بات پر متفق ہیں کہ احمدیہ جماعت مسلمان نہیں۔ درحقیقت ان سب دلائل کے باوجود جو کہ احمدیہ جماعت قرآن اور حدیث سے پیش کرنے کی کوشش کرتی ہے، ان کے عقائد کی بنیاد مندرجہ ذیل غلط ستونوں پر ہے:

''وہ (قادیانی) اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ غلام احمد قادیانی مسیح موعود ہے۔ (مرزا قادیانی کی ہر کتاب کے ٹائٹل پر یہ دعویٰ لکھا گیا ہے) وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نبی ورسول تھا۔''

(دافع البلاص ۱۱، خزائن ج ۱۸ص ۲۳۱، ملفوظات ج ۱۰ص ۱۲۷، ایک غلطی کا ازالہ ص ۴، خزائن ج ۱۸ص ۲۱۱)

''قادیانی عقیدہ رکھتے ہیں کہ: ''اللہ عزوجل روزہ رکھتا ہے۔'' (حقیقت الوحی ص ۱۰۳، خزائن ج ۲۲ص ۱۰۷)

''اللہ تعالیٰ نماز پڑھتا ہے۔'' (تذکرہ مجموعہ الہامات مرزاص ۶۰۴ طبع چہارم)

''اللہ تعالیٰ سوتا ہے جاگتا ہے۔'' (تذکرہ مجموعہ الہامات مرزاص ۶۰۴ طبع چہارم)

''اللہ تعالیٰ دستخط کرتا ہے۔'' (حقیقت الوحی ص ۲۵۵، خزائن ج ۲۲ص ۲۶۷)

''اللہ غلطیاں کرتا ہے۔'' (حقیقت الوحی ص ۱۰۳، خزائن ج ۲۲ص ۱۰۶)

قادیانیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ: ''نبوت آنحضرت (ﷺ) پر ختم نہیں ہوئی بلکہ جاری ہے اور خدا ضرورت کے وقت نبی بھیجتا ہے۔'' (ملخص حقیقت الوحی ص ۳۹۰، ۳۹۱، خزائن ج ۲۲ص ۴۰۶، ۴۰۷)

''مرزا غلام احمد تمام انبیاء سے افضل ہے۔'' (حقیقت الوحی ص ۸۹، خزائن ج ۲۲ص ۹۲)

قادیانی کہتے ہیں کہ: ''غلام احمد کے لائے ہوئے قرآن کے علاوہ کوئی قرآن نہیں۔''

(حقیقت الوحی ص ۸۴، خزائن ج ۲۲ص ۸۷، تذکرہ ص ۱۴۱ طبع چہارم)

''مرزا کی تعلیمات کی روشنی کے سوا کوئی حدیث نہیں۔'' (اعجاز احمدی ص ۳۰، خزائن ج ۱۹ص ۱۴۰)

''قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ جو مرزا کو نہیں مانتا وہ مسلمان نہیں۔'' (تذکرہ ص ۶۰۷ طبع چہارم)

''قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ مسلمانوں سے رشتہ لینا دینا جائز نہیں۔''

(ملائکۃ اللہ ص ۴۶، انوار العلوم ج ۵ص ۴۴۰، از مرزا محمود، کلمۃ الفصل ص ۱۶۹، از مرزا بشیر احمد ایم اے)

''قادیانی عقیدہ کے مطابق غیر احمدیوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔'' (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۸ حاشیہ، خزائن ج ۱۷ص ۶۴)

یہی وجہ ہے کہ انہوں نے گیمبیا کے دور دراز کے دیہاتوں میں بہت تفرقہ پیدا کیا ہے۔

احمدیہ جماعت سے متعلق مسلمانوں کا مؤقف: ''۱۹۵۳ء میں پاکستان کے لوگوں نے احتجاج کیا اور اس بات کا مطالبہ کیا کہ اس وقت کے وزیر خارجہ ظفر اللہ خان کو فارغ کیا جائے اور قادیانی جماعت کو غیر مسلم اقلیت سمجھا جائے۔'' پاکستان کی قومی کونسل (مرکزی پارلیمنٹ) نے قادیانیوں کے سربراہ مرزا ناصر احمد کے ساتھ مباحثہ کیا۔ پارلیمنٹ نے فیصلہ دیا اور قادیانیوں/احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کیا گیا۔ الازہر شریف میں اسلامک ریسرچ اکیڈمی نے اپنے فتویٰ کی تجدید کی کہ احمدیہ کے پیروکار غیر مسلم ہیں اور اس امر کی تصدیق کی اس

عقیدہ کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ یکم ربیع الاوّل ۱۳۹۴ھ بمطابق اپریل ۱۹۷۴ء مسلم ورلڈ لیگ کے ہیڈ کوارٹر مکہ میں ایک جنرل کانفرنس منعقد ہوئی اور اس میں دنیا بھر سے بین الاقوامی اسلامی تنظیموں کے نمائندگان اور ملکی سطح کے ممبران نے شرکت کی۔ کانفرنس نے اس گروہ کے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا اعلان کیا اور حکومتوں اور مسلمانوں کو آگاہ کیا کہ وہ اس پیش آنے والے خطرے کے خلاف جدوجہد کریں اور احمدیوں سے کوئی معاملہ نہ رکھیں۔ اس لئے گیمبیا کی مرکزی اسلامی کونسل یہ فیصلہ دیتی ہے کہ احمدیہ جماعت غیر مسلم گروپ ہے اور یہ بات دنیا بھر کی علمی مجالس کے قانونی فیصلہ کے عین مطابق ہے اور یہ اعلان کیا گیا کہ یہ گروہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اور مسلمانوں کو تاکید کے ساتھ نصیحت کی جاتی ہے کہ اس گروہ کے ساتھ مذہبی معاملات نہ رکھیں۔ اس پر گیمبیا کے صدر یحیٰی ابوبکر نے اپنے حکم کے ذریعے اس فیصلے کو نافذ کر کے بحث ہی ختم کردی کہ قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور یہ کہ گیمبیا میں وہ خود کو مسلمان نہیں کہلوا سکتے۔ فالحمدللہ! وہ لوگ جو قادیانیوں کو اپنا بھائی سمجھتے ہیں وہ غور فرمائیں کہ قادیانی کفر کس طرح پوری دنیا میں ایک حقیقت بن گیا ہے؟ اس سے صرفِ نظر کرنا حقائق کا منہ چڑانے کے مترادف ہے۔'' (روزنامہ اسلام کراچی، ۲۰؍مارچ ۲۰۱۵ء)

اللہ تبارک وتعالیٰ تحفظ ختم نبوت کے لئے ہمارے اکابر کی محنتوں کو قبول فرمائے اور انہیں اپنے شایانِ شان جزائے خیر سے نوازیں۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵؍اپریل ۲۰۱۵ء ص۴،۵)

گیمبیا میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے پر مبارکباد

محترم جناب .... سفیر گیمبیا، افریقا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللہ کریم آپ کا وقار اور بلند کرے۔ آمین!

اخباری اطلاعات کے مطابق حال ہی میں سپریم اسلامک کونسل آف گیمبیا نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا نہایت جرأت مندانہ اقدام کیا ہے، جس پر گیمبیا کے صدر محترم جناب یحیٰی ابوبکر صاحب، اراکین سپریم اسلامک کونسل، دینی و مذہبی علمائے کرام خصوصاً اسٹیٹ ہاؤس کے امام جناب مولانا حاجی عبدالعلی فاتے صاحب و دیگر مسلمانانِ گیمبیا زبردست مبارکباد کے مستحق ہیں، جن کی محنتوں، کاوشوں اور کوششوں سے گیمبیا میں قادیانی ومرزائی غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔

ہم پوری مسلم امہ خصوصاً پاکستان کے علماء کرام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے آپ کے اس فیصلہ کی بھرپور حمایت کرتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ ان شاءاللہ! اب گیمبیا میں قادیانی گروہ مزید اپنی ارتدادی سرگرمیاں جاری نہیں رکھ سکے گا اور اسلام کے نام پر اپنے ملحدانہ عقائد ونظریات کا پرچار کر کے یہاں کے عوام کو مزید دھوکا اور انتشار میں مبتلا نہیں کر سکے گا۔

ایک بار پھر ہم آپ کو ختم نبوت کا علم بلند کرنے پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعاء گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ بروز محشر ہم سب کو آنحضرت ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین!

علاوہ ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے اس مسئلہ میں کسی قسم کا تعاون مطلوب ہو تو ہم اس کے لئے اپنی خدمات پیش کرتے ہوئے اپنا شرف محسوس کریں گے۔ امید ہے اسلام کی سربلندی اور تحفظ ناموس رسالت کی حفاظت جاری رہے گی۔

(ڈاکٹر مولانا) عبدالرزاق اسکندر (مدظلہ)
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۲۳تا۳۰؍اپریل ۲۰۱۵ء ص۱۵)

چار پاکستانی سفارت خانوں میں قادیانی افسران کی تعیناتی کا انکشاف

نبیل منیر نیویارک میں قونصلر، رابعہ شفیع انقرہ، بلال واشنگٹن، طلحہ یواین میں تعینات۔

دس افسران کا تعلق ہندو اور عیسائی برادری سے ہے، وزارت خارجہ کا قومی اسمبلی میں تحریری بیان۔

اسلام آباد (آئی.این. پی) وزارت خارجہ نے انکشاف کیا ہے کہ بیرون ملک چار سفارت خانوں میں اہم عہدوں پر قادیانی افسران تعینات ہیں۔قومی اسمبلی میں آسیہ ناز تنولی کے سوال کے تحریری جواب میں وزارت خارجہ کی جانب سے ایوان کو بتایا گیا ہے کہ اس وقت اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے چودہ افسران وزارت خارجہ اور سفارت خانوں میں اہم عہدوں پر تعینات ہیں۔تحریری جواب کے مطابق چار قادیانی افسران میں گریڈ۱۹ کے نبیل منیر نیویارک میں پاکستانی سفارت خانے میں قونصلر کے عہدے پر تعینات ہیں جب کہ گریڈ۱۹ کی ہی رابعہ شفیع انقرہ، بلال واشنگٹن سفارت خانے میں قونصلر جب کہ گریڈ۱۷ کے چوہدری طلحہ بن خالد اسسٹنٹ ڈائریکٹر یو.این.ون وزارت خارجہ میں فرائض انجام دے رہے ہیں جب کہ گیا چند سیکنڈ سیکریٹری ہیں، مائیکل نیل کنگن، عدیل کینتھ، سیموئیل ہارون، راشد بھٹی، عارف گلزار، وسیم بھٹی، یونس شکیل اور کامران جان عیسائی برادری سے تعلق رکھتے ہیں اور وہ مختلف عہدوں پر اپنی ذمہ داریں انجام دے رہے ہیں۔ (روزنامہ اسلام کراچی، ۵رفروری ۲۰۱۵ء، ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۲۳ تا ۲۸رفروری ۲۰۱۵ء ص ۲۵)

کھلا خط

بخدمت جناب چیف سیکریٹری حکومت پنجاب سول سیکریٹریٹ لاہور

درخواست برائے فوری قانونی کارروائی برخلاف فتنہ گوہرشاہی

جناب عالی! گزارش ہے کہ سائل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کا مرکزی ذمہ دار ہے۔عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کی حفاظت اس جماعت کے منشور کا بنیادی جزو ہے۔ ہمارے ملک عظیم پاکستان کی سرزمین پر دیگر فتنوں کے علاوہ ایک فتنہ گوہرشاہی جو مختلف ناموں مثلاً انجمن سرفروشان اسلام، مہدی فاؤنڈیشن، عالمی روحانی تنظیم، R,A.G,S انٹرنیشنل کے ناموں سے ایک عرصہ سے اپنے کفریہ عقائد کا پرچار کررہا ہے اور اس وقت اس فتنہ کی سرگرمیاں دن بدن بڑھتی جارہی ہیں۔ ماہ مبارک ربیع الاول میں فتنہ گوہرشاہی کے پیروکار محافل عید میلادالنبی کی آڑ میں سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دینے، ان کے ایمان پر ڈاکہ زنی کرنے اور اپنے کفریہ عقائد کا پرچار کرتے رہے۔جن کو اگر فوری طور پر قانونی کارروائی کرتے ہوئے نہ روکا گیا تو ملک عزیز میں امن وامان کا مسئلہ پیدا ہونے کا قوی امکان ہے، جب کہ ملک عزیز کے حالات بالکل اس بات کے متحمل نہیں ہیں۔ فتنہ گوہرشاہی کی غیرقانونی، غیراسلامی سرگرمیاں لاہور اور صوبہ پنجاب کے مختلف شہروں میں عروج پر نظر آرہی ہیں، لہٰذا ان تمام لوگوں کے خلاف فوری طور پر قانونی کارروائی کرتے ہوئے مقدمات درج کئے جائیں اور ان کی ہرقسم کی سرگرمیوں پر مستقل پابندی لگائی جائے کیونکہ ان کے کفریہ عقائد سے نہ صرف توہین باری تعالیٰ، توہین رسالت، توہین انبیاء، توہین صحابہ، بزرگان دین اور توہین قرآن اور شعائر اسلامی کی توہین کا ارتکاب ہونا پایا جاتا ہے بلکہ یہ اسلام کے بنیادی عقائد کے بھی انکاری ہیں اس سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات بری طرح مجروح ہورہے ہیں۔

جناب عالی! اس تنظیم کا روحانی پیشوا ''ریاض احمد گوہرشاہی'' آنجہانی اور اس کے پیروکاروں کو ہمارے ملک کی عدالتیں توہین رسالت کے جرم میں سزائے موت کی سزائیں دے چکی ہیں، جن سے ان کے کفریہ عقائد کی واضح تصدیق ہوتی ہے۔مزید یہ کہ اس فتنہ کے

خلاف تمام مکاتب فکر کے مفتیان کرام اورامام کعبہ شیخ محمد بن عبداللہ السبیل کے متفقہ فتاویٰ جات موجود ہیں جوان کے کفریہ عقائد کی مزید توثیق کرتے ہیں۔

ان حالات میں آپ سے انتہائی مؤدبانہ التماس ہے کہ فتنہ گوہرشاہی کے خلاف فوری قانونی کارروائی کرتے ہوئے اس گروہ کی ہرقسم کی تقریبات اورسرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے اوران کے خلاف قانون کے مطابق مقدمات درج کرنے کے احکامات جاری فرمائے جائیں۔

العارض:(مولانا)عزیزالرحمٰن ثانی

مرکزی سیکرٹری اطلاعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رابطہ نمبر:0300-4304277,0321-4220552

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶تا۲۲؍فروری ۲۰۱۵ء ص۲۴)

انٹرنیٹ کے میدان میں ایک اورقدم

الحمدللہ! دوعشروں سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے تحفظ ختم نبوت وناموس رسالت اورتعاقب وردقادیانیت کے لئے انٹرنیٹ کے میدان میں خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد صاحب نوراللہ مرقدہ وبردہ اللہ مضجعہ کی دعاؤں اوراجازت سے جوفری ڈومین اورفری ویب ہوسٹنگ کے ذریعے شروع کیا تھا،رفتہ رفتہ مرکزی ویب سائٹ ختم نبوت ڈاٹ کام www.khatm-e-nubuwwat.com ماہنامہ لولاک کے لئے ڈاٹ انفو www.laulak.info ہفت روزہ ختم نبوت کے لئے ختم نبوت ڈاٹ انفو www.khatm-e-nubuwat.info اورسوشل میڈیا پرفیس بک facebook.com/amtkn313 تک پہنچا۔

☆...... مرکزی ویب سائٹ پرتعارف مجلس،چیدہ چیدہ کتب مجلس،منتخب پمفلٹ،مجلس کے دفاتر کے ڈاک ایڈریس،ذمہ دارن ومبلغین کے رابطہ نمبراورای میل کی سہولت فراہم کی گئی،بذریعہ ای میل وطن عزیز بشمول بیشترممالک سے رابطہ کرنے والوں کوجوابات اور قادیانی کتب کے حوالہ جات کی عکسی دستاویز مہیا کرنے کی سہولت فراہم کی گئی۔

☆...... لولاک ڈاٹ انفوwww.laulak.info کے نام سے مجلس کے ماہنامہ ’’لولاک کی علیحدہ ویب سائٹ قائم کی گئی،جس میں ماہنامہ’’لولاک‘‘ کاسترہ سال کامکمل ہرشمارہ موجود ہے،جوپڑھابھی جاسکتا ہےاورصارف(user)اسے مفت اپنے کمپیوٹر میں محفوظ بھی کرسکتا ہے۔یہاں یہ بات قارئین کے لئے بطورتجدیدتحدیث نعمت عرض ہے کہ الحمدللہ!ملک میں بڑے بڑے دینی اداروں کے ماہنامے اب انٹرنیٹ پردستیاب ہیں لیکن کروڑوں روپے کے سالانہ بجٹ رکھنے والے کسی بھی ادارے کے ماہنامہ کاسترہ سالہ ریکارڈانٹرنیٹ پرموجودنہیں۔’’ذالک فضل اللہ یو تیہ من یشاء‘‘

☆...... ختم نبوت ڈاٹ انفوwww.Khatm-e-nubuwat.info کے نام سے مجلس کے ہفت روزہ’’ختم نبوت کے لئے علیحدہ ویب سائٹ قائم کی گئی،جس پرہفت روزہ ختم نبوت کے سات سال کامکمل ریکارڈ موجود ہےاورآٹھواں شروع ہوچکا ہے۔یہ تمام رسائل سہولت سے پڑھےاوراپنے پاس محفوظ کئے جاسکتے ہیں اورہفت روزہ کے سابقہ بیس سالہ ریکارڈ کواس ویب سائٹ پرمحفوظ کرنے کے لئے کوشش جاری ہے۔اکابرواحباب مجلس سے دعاؤں کی درخواست ہے۔

☆...... سوشل میڈیا پرضرورت محسوس کرکے مجلس کے مشن کی ترجمانی کرتے ہوئے گزشتہ سال ۱۵؍شعبان المعظم کی برکتوں والی شب فیس بک facebook.com/amtkn313 کے نام سے پیج کا اجراءہوچکا ہے۔

''الحمدللہ! ہرویب سائٹ اورفیس بک کا پیج باقاعدگی سے اپ ڈیٹ کرنے کا عمل جاری ہے۔''

اب جانثاران ختم نبوت، سپاہیان لشکر صدیقی، رہروان قافلہ امیر شریعت کی سہولت کے پیش نظر ایک نیا پیج اپ لوڈ کیا گیا ہے جو کہ ربیع الاول کا بے مثل تحفہ ہے، مجلس کے نام عالمی سے اے a کا انتخاب، مجلس سے ایم m کا انتخاب، تحفظ سے ٹی t کا انتخاب، ختم سے کے k کا انتخاب، نبوت سے این n کا انتخاب کیا گیا ہے، یعنی ہر لفظ کا پہلا حرف، اس مجموعہ کے ڈومین سے جس سے پہلے تین ڈبلیو ڈاٹ www اور آخر میں ڈاٹ کام com لکھ کر تلاش search کیا جائے تو www.amtkn.com کے نام سے ایک نیا پیج اسکرین پر نمودار ہوگا۔

جس میں کائنات کے اجرام فلکی تاریکیوں سے روشن ہوں گے، ایک کہکشاں سامنے آئے گی، جس کے بالکل درمیان میں بیت اللہ شریف کا عکس نظر آئے گا۔ اس منظر میں اس ...... کو دکھلایا گیا ہے کہ کہکشاں بھی اسی سمت، اسی رخ پر گردش کررہی ہے جس رخ پر طواف کرنے والے محبوب حقیقی کے بیت مقدس پر مرکوز تجلیات وانوار ربانی کے گرد عروج عشق میں دیوانہ وار گھومتا ہے۔'' یعنی تمام معلوم ونا معلوم کائنات اپنے خالق حقیقی پر صدقہ اور واری جارہی ہے'' اسی تصویر پر دائیں جانب مجلس کا نام تحریر ہے اور بائیں جانب مجلس کے مونوگرام کا عکس ہے۔ اب آپ مونوگرام پر ''کرسر'' لاکر کلک کریں گے تو مجلس کا تعارف، اغراض ومقاصد سامنے آئیں گے، پھر مجلس کے نور سے ایک مدار میں طواف کے رخ موجود سیاروں میں سے پہلے پر کلک کریں تو مجلس کی مرکزی ویب سائٹ کھل جائے گی، دوسرے پر کلک کرنے سے ماہنامہ ''لولاک'' کی ویب سائٹ کھل جائے گی، تیسرے پر کلک کرنے سے ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کی ویب سائٹ کھل جائے گی، چوتھے پر کلک کرنے سے فیس بک پر موجود مجلس کا پیج کھل جائے گا۔ پانچوین پر کلک کرنے سے ایک نئی چیز جو آئندہ کے پروگرام میں ہے ان شاءاللہ ''ای مکتبہ'' یعنی ''ای لائبریری'' الیکٹرونک لائبریری جس میں آئندہ بتوفیق الٰہی ختم نبوت اور دیگر دینی موضوعات پر مشتمل کتب ڈالی جائیں گی، فی الحال ایک پیج سامنے آئے گا جس پر قومی اسمبلی کی مصدقہ کارروائی کی پانچ جلدیں پی.ڈی.ایف pdf کی صورت میں محفوظ ہیں جو کہ پڑھی اور اپنے پاس مفت محفوظ کی جاسکتی ہیں، اس کے علاوہ ''ثبوت حاضر ہیں'' نامی کتاب ایک بے مثال کاوش کے ساتھ مکمل اور علیحدہ علیحدہ ابواب میں اپنے پاس محفوظ کرنے کی سہولت موجود ہے اور فی الحال چند دوسری کتب مثلاً آئینہ قادیانیت، قومی دستاویز، الخلیفۃ المہدی فی الاحادیث الصحیحہ وغیرہ دستیاب ہیں۔ چھٹے پر کلک کرنے سے آئندہ سائٹ میپ sitmap کے نام پیج کھلے گا یعنی ویب سائٹ کا نقشہ، جس میں علی الترتیب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جملہ ویب سائٹس websies کے مواد کی تفصیلات ترتیب اخراج وحصول درج کیا جائے۔

اب یہی ساری چیزیں سہولت کے لئے ایک خط کے اوپر تلے لائن میں اردو، انگلش میں درج کی گئی ہیں، یہاں سے بھی کلک کر کے آپ مذکورہ مقامات تک پہنچ سکتے ہیں، یہاں مجلس کے خط وکتابت کورس اور آئندہ ان شاءاللہ! آن لائن کورس online کے لئے لنک کا اضافہ کیا گیا ہے۔

آخر میں آپ کو مجلس سے رابطہ کے لئے زمین پر آنا پڑے گا، کرۂ ارضی کی تصویر کے ساتھ رابطہ کو منسلک کیا گیا ہے، اس پر کلک کرنے سے مجلس کے دفاتر، ذمہ داران ومبلغین سے روابط کے ذرائع کی سہولت مہیا کی گئی ہے۔

اب آپ مجلس کی کسی بھی ویب سائٹ پر جانا چاہیں تو مجلس کے پہلے انگریزی حرف یعنی www.amtkn.com پر جائیں اور سب کچھ پالیں۔

یہ کچھ بتوفیق الٰہی خاص خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد صاحب نوراللہ مرقدہ کا فیضان اور توجہات کا ثمرہ ہے۔اس کو مزید آگے بڑھانے کے لئے آپ کی آراء کے منتظر ہیں۔’’sani@amtkn.com, popalzai@amtkn.com‘‘

محمد شہاب الدین پوپلزئی

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۲۳تا۳۱؍مارچ ۲۰۱۵ء ص ۲۷)

قادیانی عبادت گاہ کے مینار ومحراب ......سیشن کورٹ کا تاریخی فیصلہ

حال ہی میں ایڈیشنل سیشن جج تلہ گنگ نے قادیانی عبادت گاہ کے سلسلہ میں ایک تاریخی فیصلہ صادر کرتے ہوئے کہا ہے کہ قادیانی اپنی عبادت گاہ پر مینار یا محراب وغیرہ تعمیر نہیں کر سکتے۔ایسا کرنا غیر آئینی اور غیر قانونی ہے۔ چنانچہ قادیانی عبادت گاہ پر تعمیر شدہ مینار اور محراب مسمار کردیئے جائیں۔تفصیلات کے مطابق ۱۱؍مارچ ۲۰۱۱ء کو پچنند (لاوہ) تلہ گنگ میں قادیانیوں نے ایک نئی عبادت گاہ بنانا شروع کی تو مسلمانوں میں شدید تحفظات پیدا ہوئے۔کیونکہ چھوٹے سے علاقہ میں ایک عبادت گاہ کے ہوتے ہوئے چند قادیانیوں کا مسلمان آبادی میں ایک نئی عبادت گاہ تعمیر کرنا کسی بھیانک سازش کا حصہ معلوم ہوتا تھا۔ چنانچہ مسلمانوں نے قانون کو ہاتھ میں لینے کے بجائے قانون سے مدد لینے کا فیصلہ کیا اور سول جج کی عدالت میں درخواست دائر کی۔ یہاں قادیانیوں نے عجیب مؤقف اختیار کیا کہ یہ عبادت گاہ نہیں بلکہ رہائشی مکان تعمیر ہورہا ہے۔مسلمان وکلاء نے کہا کہ عدالت اِن سے رہائشی نقشہ طلب کرے اور انہیں اِسی کے مطابق تعمیر کرنے کا پابند کرے۔اس پر قادیانیوں کو سانپ سونگھ گیا اور انہوں نے اپنی پرانی عبادت گاہ کو نئے سرے سے تعمیر کرنا شروع کردیا۔اس پر مسلمانوں نے پھر عدالت کا رخ کیا۔اس پر ۳۰؍ستمبر ۲۰۱۳ء کو سول کورٹ نے فیصلہ دیتے ہوئے کہا کہ قادیانی قانون کے مطابق شعائر اسلامی استعمال نہیں کرسکتے اور اس طرح وہ عبادت گاہ پر مینار اور محراب وغیرہ تعمیر نہیں کرسکتے۔بصورت دیگر ان کی عبادت گاہ اور مسلمانوں کی مسجد میں فرق ختم ہوجائے گا۔اس فیصلہ کے خلاف قادیانیوں نے سیشن کورٹ تلہ گنگ میں اپیل کی جس کی سماعت جناب طارق محمود زرغام ایڈیشنل سیشن جج تلہ گنگ نے کی۔۴؍مارچ ۲۰۱۵ء کو معزز عدالت نے فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ قادیانی اپنی عبادت گاہ پر مینار یا محراب تعمیر نہیں کرسکتے ایسا کرنا غیر قانونی ہے۔عدالت نے قادیانی عبادت گاہ پر تعمیر کردہ مینار اور محراب مسمار کرنے کا حکم بھی جاری کیا۔یہ تاریخی کامیابی ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے اس کیس کے سلسلہ میں بوڑھے جرنیل جناب طیب خان صاحب کی خدمات آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔بے پناہ دباؤ اور خطرناک دھمکیوں کے باوجود اُن کی شب وروز کی کوششیں رنگ لائیں۔اس کے علاوہ جناب ملک محمد آصف ایڈووکیٹ، جناب حامد نواز ایڈووکیٹ اور جناب خالد مسعود ایڈووکیٹ کی خدمات بھی قابل تحسین ہیں۔ذیل میں سیشن کورٹ کے تاریخی فیصلہ کا اُردو متن دیا جارہا ہے اس کا مطالعہ تحفظ ختم نبوت کے ہر کارکن کے لیے ضروری ہے۔

بعدالت جناب طارق محمود زرغام ...... ایڈیشنل ڈسٹرکٹ سیشن جج تلہ گنگ

دیوانی اپیل نمبری ۵۹۳ سال ۲۰۱۳ء ...... تاریخ مقدمہ ۲۶؍نومبر ۲۰۱۳ء ...... تاریخ فیصلہ ۴؍مارچ ۲۰۱۵ء

اپیل کنندہ، حبیب اللہ ودیگر .... بنام .... مدعی، مولانا محمد ظہور ودیگر

فیصلہ اور حکم مؤرخہ ۳۰؍ستمبر ۲۰۱۳ء کے خلاف اپیل

فیصلہ:

۱...... یہ اپیل، جناب احمد منہاس، فاضل سول جج، تلہ گنگ، ضلع چکوال کی طرف سے کیے گئے فیصلے اور دیے گئے حکم مؤرخہ ۳۰؍ستمبر ۲۰۱۳ء

کے خلاف کی گئی ہے، جس کے ذریعے مسئول علیہان رمستغیثوں کے مقدمے میں مستقل حکم جاری کیا گیا تھا۔

۲...... مسل کے مطابق موجودہ اپیل کے مختصر حقائق یہ ہیں کہ مسئول علیہان رمستغیثوں نے اپیل کنندگان رمدعا علیہان کے خلاف مستقل حکم کے لیے یہ کہتے ہوئے اپیل ہذا دائر کی ہے کہ مذہب کے لحاظ سے فریق ثانی قادیانی ہیں۔ انہوں نے اپنی پرانی عبادت گاہ کو مسمار کر دیا اور اس کے بجائے وہ ایک نئی عبادت گاہ تعمیر کرنا چاہتے تھے اور وہ اس عمارت کو مسجد کی صورت میں تعمیر کرنا چاہتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ مینار اور محرابیں تعمیر کی جائیں جب کہ منطقی طور پر اور آئینِ پاکستان کے تحت، انہیں اس امر سے سختی سے منع کیا گیا ہے اور یہ مقدمہ اس کے متعلق ہے۔

۳...... اس مقدمہ کی مخالفت مدعا علیہان کی طرف سے ایک تحریری درخواست دائر کرنے کے ذریعے کی گئی جس میں انہوں نے مستغیثوں کی طرف سے دائر کیے گئے مقدمے کے متعلق بعض قانونی اور حقیقی اعتراض اٹھائے ہیں۔

۴...... فریقین کی طرف سے پیش کیے گئے مختلف مؤقف کی روشنی میں فاضل عدالت نے مندرجہ ذیل امور قائم کیے:

(۱) کیا مدعا علیہان غیر قانونی طور پر، اسلامی مسجد سے مشابہ، قادیانی عبادت گاہ دانستہ طور پر تعمیر کرنا چاہتے ہیں؟

(۲) کیا مقدمہ ہذا جھوٹا، بے حقیقت، تکلیف دہ اور مدعا علیہان کے آئینی حقوق کے خلاف ہے اور خاص لاگت کے ساتھ مسترد کرنے کے قابل ہے؟

(۳) کیا مستغیث، اپیل اور مستقل حکم کے ذریعے قبضہ کے حکم کے مستحق ہیں جس طرح ان کے مرکزی نوٹ میں ذکر کیا گیا ہے؟

(۴) کیا مستغیث کا مؤقف بے بنیاد ہے؟

(۵) کیا مستغیث، اپنے الفاظ وطرزِ عمل کے باعث مقدمہ ہذا دائر کرنے سے روک دیے گئے ہیں؟

(۶) دادرسی۔

۵...... اپنے اپنے مؤقف کو ثابت کرنے کے لیے دونوں فریقوں نے زبانی اور دستاویزی ثبوت پیش کیے۔ فریقوں کے فاضل وکلاء کی جانب سے دلائل کی سماعت کے بعد فاضل عدالت نے ایک ایسا فیصلہ اور حکم دیا جس میں مدعا علیہان رمدعیوں کے مقدمہ کے متعلق حکم جاری کیا گیا۔ اس فیصلے اور حکم سے متاثر ہونے کے باعث اپیل ہذا، ایک درخواست کے ذریعے اپیل کنندگان کی طرف سے دائر کی گئی۔

۶...... اپیل کنندگان کے فاضل وکیل کی طرف سے یہ دلیل پیش کی گئی کہ فاضل عدالت کی طرف سے دیا گیا فیصلہ اور حکم غیر قانونی ہے، قانون اور حقائق کے خلاف ہے اور یہ ثبوت کو غلط طور پر پڑھنے اور نہ پڑھنے کا نتیجہ ہے، یہ بھی کہ فاضل عدالت نے قانون کا غلط مطلب اخذ کیا، یہ کہ فاضل عدالت فریقوں کے دعووں سے پیدا ہونے والے معاملات سے مناسب طور پر نمٹنے میں ناکام رہی؛ یہ کہ فاضل عدالت کے فیصلے، قانون اور مسل پر موجود ثبوت اور گواہی کے مطابق نہیں، یہ کہ فاضل عدالت، معاملہ نمبر ۵ کے متعلق، غیر قانونی اور بے قاعدگیوں کی مرتکب ہوئی ہے، یہ کہ دیا گیا فیصلہ اور حکم، قانون کے مطابق برقرار نہیں رکھا جاسکتا، یہ کہ دیا گیا فیصلہ اور حکم، منسوخ کیا جائے اور اپیل ہذا قبول کر لی جائے۔

۷...... اس کے برعکس، مدعا علیہان کے فاضل وکیل نے یہ کہتے ہوئے فیصلے اور حکم کی مکمل تائید کی کہ دیا گیا فیصلہ اور حکم، قطعی قانونی اور مقدمہ کے حالات کے حقائق کے عین مطابق ہے۔ یہ کہ دیے گئے فیصلہ اور حکم، کی بنیاد حقائق کے علاوہ ان گواہیوں اور ثبوتوں پر ہے جو ریکارڈ پر پیش کیے گئے اور ان میں کوئی غلطی نہیں، اس لیے متذکرہ فیصلے اور حکم کو بخوبی برقرار رکھا جائے اور اپیل مسترد کی جائے۔

۸...... میں نے دونوں فریقوں کی طرف سے پیش کیے گئے دلائل سماعت کیے اور پیش کیے گئے ریکارڈ کو انتہائی احتیاط سے ملاحظہ کیا۔

۹...... میں نے دیے گئے فیصلے اور حکم کے علاوہ متعلقہ معاملات کے متعلق فاضل عدالت کی آراء کو بھی ملاحظہ کیا۔ اپیل کنندگان کے فاضل وکیل نے دلیل دی کہ مقدمہ ہذا، ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کی اجازت کے بغیر دائر نہیں کیا جاسکتا جس کی اجازت اس وجہ سے نہ تو لی گئی اور نہ ہی مسل میں پیش کی گئی کہ دونوں فریقوں کے درمیان معاملہ، جھگڑے کے زمرے میں آتا ہے اور یہ مدعا علیہان رمستغیث کے لیے ضروری ہے کہ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کی اجازت حاصل کریں۔ Black Law Dictionary اور دیگر لغات میں جھگڑے کی تعریف ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ معاملہ جھگڑے کے زمرے میں نہیں آتا کیونکہ دونوں فریقوں کے درمیان معاملہ خالص مذہبی نوعیت کا حامل ہے اور ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ ایک عمومی جھگڑا ہے اور جہاں تک میری ناقص رائے ہے کہ مدعا علیہان رمستغیث کے لیے ضروری نہیں ہے کہ وہ مقدمہ ہذا دائر کرنے کے لئے وہ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب سے اجازت حاصل کرتے۔

۱۰...... ریکارڈ کا ملاحظہ یہ ثابت کرتا ہے کہ فاضل عدالت نے دونوں فریقین کی طرف سے پیش کیے گئے دلائل میں سے جو چھ نکات اخذ کیے، ان میں سے پہلا نکتہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے اہم ہے جس کے باعث فریقوں کے درمیان تنازع حل ہوا ہے۔ میں نے نہایت احتیاط سے پہلے نکتہ کے متعلق فاضل عدالت کی آراء ملاحظہ کی ہیں اور فریقوں کے فاضل وکلاء کی بہترین معاونت سے مسل پر موجود تمام ریکارڈ ملاحظہ کیا ہے۔ فاضل عدالت نے پیرا نمبر ۹ میں انتہائی درست طور پر اپنا یہ فیصلہ دیا کہ ”یہ ایک بخوبی طے شدہ قانون ہے کہ مدعا علیہان کو یہ اجازت نہیں کہ وہ ایسے الفاظ بولیں یا تحریر کریں یا پھر ایسا طرز عمل اپنائیں جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ وہ مسلمان ہیں۔ آئینی طور پر مدعا علیہان کو اس قسم کا طرز عمل اختیار کرنے کی اجازت نہیں۔“ استغاثہ گواہ نمبر ۳ کی طرف سے گواہی کی صورت میں مدعا علیہان نے یہ تسلیم کیا ہے کہ انہوں نے دورانِ مقدمہ ”محراب“ اور مینار تعمیر کیے ہیں۔ یہ معاملہ، مدعا علیہ کی طرف سے اس اعتراف کی روشنی میں ثابت ہوگیا جس معاملہ پر جواب اثبات میں دیا گیا۔ فاضل عدالت کی آراء کی بنیاد، قانون اور حقائق کی مناسب طور پر جانچ کے علاوہ مسل پر موجود گواہی اور ثبوت ہے۔ اندریں حالات، PLD 11972 SC 25,2000 SCMR 460، PLD 2002، PLD 1985 Federal Shariat Court page 8، 1992 P.Cr.L.J 2351، SC 303 1993، SCMR 1768 کی راہنمائی میں، فاضل عدالت کی آراء اور فیصلوں کی بنیاد ٹھوس معقول وجوہ ہیں۔ یقینی طور پر غیر مسلم، یعنی ”قادیانیوں“ کو اسلامی شعار اختیار کرنے کی اجازت نہیں۔ ریکارڈ کے ملاحظے سے مزید ظاہر ہوتا ہے کہ استغاثہ گواہ نمبر ۳، ملک شمشاد خان، گواہی دینے کے لیے پیش ہوا اور اپیل کنندگان رمدعا علیہان کے فاضل وکیل کی جانب سے جرح کے دوران، اس نے واضح طور یہ کہا: ”یہ درست ہے کہ محراب اور مینار، دعویٰ دائر کے بعد تعمیر کیے ہیں۔“

اس سے مراد یہ ہے کہ مدعا علیہان نے دورانِ مقدمہ یہ تسلیم کیا کہ ”محراب“ اور مینار، تعمیر کیے گئے ہیں اور یہ محراب اور مینار، قابل مسمار ہیں کیونکہ مدعا علیہان نے اپنی تحریری درخواست میں اپنائے گئے مؤقف کو ثابت کرنے کے لیے نہ تو کوئی ثبوت پیش کرنے کی زحمت کی اور نہ ہی اس پر اصرار کیا: مدعا علیہان کا یہ طرز عمل، واضح طور پر ظاہر کرتا ہے کہ ان کے پاس پیش کرنے کے لیے کچھ نہیں۔ اندریں حالات، فاضل عدالت نے مستغیثوں رمدعا علیہان کے مقدمے کا درست طور پر فیصلہ کیا ہے۔ پہلے نکتے کے علاوہ دیگر نکات کے متعلق فاضل عدالت کا فیصلہ، قانون اور حقائق کے مطابق ہے اور اسے برقرار رکھا گیا ہے۔

۱۱...... مندرجہ بالا بحث کے مطابق، چونکہ اپیل ہذا کسی بھی بنیاد سے محروم ہے، اس لیے مسترد کی جاتی ہے۔ فاضل عدالت کی طرف سے دیا گیا فیصلہ اور حکم جو اپیل کنندگان کے خلاف جاری کیا گیا تھا، برقرار رکھا جاتا ہے کہ محراب اور مینار، جو دورانِ مقدمہ تعمیر کیے گئے، ایک ماہ کے اندر مسمار کر دیے جائیں۔ لاگت کے متعلق کوئی حکم نہیں دیا جارہا۔ فاضل عدالت کا ریکارڈ واپس بھیجا جائے جب کہ اپیل کا ریکارڈ مکمل کیے جانے کے بعد ریکارڈ روم میں محفوظ کیا جائے۔ دستخط جج (ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۵ء ص۴۵ تا ۴۸)

قادیانی ممنوعہ رسائل اور کتب کی اشاعت پر مقدمہ

توہین انبیاء کرام علیہم السلام پر مبنی لٹریچر کی طباعت، اشاعت، تقسیم وترسیل اور قادیانیت کی تبلیغ وتشہیر کرنے جیسے گھناؤنے جرائم کا ارتکاب کرنے پر ضیاء الاسلام پریس چناب نگر (ربوہ) کے مینجر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ اور دیگر ۶ ملزمان کے خلاف ایک مقدمہ نمبر۱۴/۱۵۱ زیر دفعات ۲۹۸-سی ۲۹۵-اے ت.پ اور دفعات ۱۱-ڈبلیو، ۸/۹ انسداد دہشت گردی ایکٹ تھانہ ملت پارک لاہور میں مدعی حافظ ناصر کی درخواست پر درج کیا گیا۔ جو ملزم طاہر مہدی امیتاز احمد وڑائچ اور اس کے ہمراہی ملزمان عمران، عرفان ناصر، احمد طاہر مرزا، فرحان احمد ذکاء اور عبدالمنان کوثر روپوش ہوگئے تھے۔ مؤرخہ ۳۰؍مارچ ۲۰۱۵ء کو مذکورہ ملزم طاہر مہدی امیتاز احمد وڑائچ کو پولیس نے گرفتار کرلیا۔ جب کہ باقی ملزمان ابھی تک روپوش ہیں۔ مذکورہ ملزم نے دوران تفتیش اپنے جرم کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ وہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے قادیانی لٹریچر کی اشاعت، طباعت اور تقسیم وترسیل کررہا ہے۔ ملزم جن رسائل اور جرائد کی طباعت واشاعت حکومت پنجاب کی طرف سے پابندی لگائے جانے کے باوجود کرتا چلا آرہا ہے۔ ان میں روزنامہ الفضل، ماہنامہ انصاراللہ، ماہنامہ تحریک جدید، ماہنامہ مصباح، ماہنامہ خالد اس کے علاوہ روحانی خزائن کی ۱ تا ۲۳ جلدیں شامل ہیں۔ دوران تفتیش پولیس نے نفرت آمیز مواد ملزم کی نشاندہی پر اپنے قبضہ میں لیا اور ملزم کو گناہ قرار تحریر کرکے عدالت میں رپورٹ کی۔

ملزم کی درخواست ضمانت بعد از گرفتاری قبل ازیں ماتحت عدالت خارج ہوگئی تھی جس پر ملزم نے لاہور ہائی کورٹ میں درخواست ضمانت دائر کی۔ بحث کے دوران ملزم کے وکیل نے عدالت میں غلط بیانی کرتے ہوئے کہا کہ جو لٹریچر، کتابیں، رسائل وجرائد ملزم شائع وتقسیم کرتا ہے ان پر حکومت کی طرف سے کوئی پابندی نہ ہے جس پر استغاثہ کی طرف سے ختم نبوت لائیرز فورم پاکستان کے وکلاء غلام مصطفی چوہدری، طاہر سلطان کھوکھر، طاہرہ شاہین اور محمد مدثر چوہدری نے عدالت کو بتایا کہ مذکورہ تمام لٹریچر ومواد پر حکومت پنجاب نے پابندی عائد کی ہوئی ہے اور اس کو چھاپنے وتقسیم کرنے والوں کے خلاف دہشت گردی ایکٹ کے تحت سخت کارروائی کرنے اور شائع شدہ مواد فوری ضبط کرنے کے احکامات صادر فرمائے ہیں جس کے ثبوت میں حکومت پنجاب کے احکامات/نوٹیفیکیشن پیش کئے گئے جس پر عدالت نے ملزم کی ضمانت کی درخواست خارج کردی اور معزز عدالت کے دورکنی بینچ نے اپنے فیصلے میں سپریم کورٹ کے فیصلہ جات کا حوالہ دیتے ہوئے تحریر فرمایا کہ قادیانیوں کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اپنے مذہب کی آڑ میں شعائر اسلام کا استعمال کریں اور مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کریں۔ (ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۵ء ص۵۴، ۵۵)

سیشن جج ساؤتھ کراچی کی عدالت سے قادیانی ماہنامہ ’’انصاراللہ‘‘ کے ایڈیٹر وپبلشر کے وارنٹ گرفتاری

عدالتی رپورٹ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ احمد میاں حمادی مدظلہ نے مؤرخہ ۱۱؍مارچ ۲۰۰۱ء کو تھانہ ٹنڈو آدم میں ایف.آئی.آر زیر دفعہ ۲۹۵، ۲۹۵-سی، ۲۹۸-سی تعزیرات پاکستان کے تحت قادیانیوں کا ماہنامہ انصاراللہ شمارہ ۱، جلد ۴۲ کے ایڈیٹر نصراللہ

خان ناصر، پبلشر چوہدری محمد ابراہیم، پرنٹر قاضی منیر اور شبیر احمد ثاقب درج کرائی۔ ایف.آئی.آر کے مطابق مدعی مقدمہ نے بیان کیا کہ ۳۱؍جنوری ۲۰۰۱ء کو جامع مسجد میں یہ رسالہ رکھا ہوا تھا، جب ہم نے رسالے کو پڑھا تو مطالعہ کے دوران اس رسالے میں توہین رسالت، حضرت امام حسینؓ کی بے حرمتی اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح کرنے اور قرآن مجید کی بے حرمتی اور قادیانیوں کو مسلمان ظاہر کرنے کا مواد موجود تھا۔ صفحہ نمبر۱۴ اور صفحہ ۳۰ پر ملعون غلام احمد قادیانی کے لئے درود وسلام کے الفاظ لکھ کر توہین رسالت کی گئی ہے۔ کیونکہ درود وسلام کے الفاظ حضور نبی پاکﷺ اور دوسرے انبیا کرام علیہم السلام کے لئے استعمال ہوتے ہیں اور شہادت حسینؓ کو مرگ حسین یعنی حضرت حسینؓ کی موت لکھ کر حضرت حسینؓ اور ان کی بے مثال شہادت کی توہین کی ہے۔

قرآن مجید کی آیات یا آیتوں کے حصے لکھ کر قرآن مجید کا غیر قانونی استعمال کر کے توہین قرآن اور کفریہ قادیانی مذہب کا قرآن مجید ظاہر کر کے اور قادیانیوں کو مسلمان ظاہر کرنے اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کا جرم کیا ہے۔ لہٰذا ملزمان کے خلاف ایف.آئی.آر درج ہوئی، چالان داخل ہوا۔ ملزمان نصر اللہ خان ناصر اور شبیر احمد ثاقب نے مؤرخہ ۲۵؍نومبر ۲۰۰۴ء کو ہائیکورٹ سے اپنی عبوری ضمانتیں کروالیں۔ باقی دو ملزمان چوہدری ابراہیم اور قاضی منیر کو عدالت نے اشتہاری قرار دے دیا۔

ملزمان نے ہائیکورٹ سندھ کراچی میں مؤرخہ ۲۷؍اپریل ۲۰۰۶ء کو مقدمے کو ٹنڈو آدم سے کراچی منتقل کرنے کی درخواست داخل کی۔ جس میں تحریر کیا گیا کہ ملزمان کو مدعی اور اس کے پیروکاروں سے جان کا خطرہ ہے، لہٰذا اس مقدمے کو کراچی منتقل کیا جائے۔ چنانچہ عدالت نے ملزمان کی اس درخواست کو منظور کرتے ہوئے مقدمے کو کراچی منتقل کر دیا۔

ایڈیشنل سیشن جج ساؤتھ کی عدالت میں مقدمے کی سماعت مکمل ہوئی، تمام گواہوں کے بیانات ریکارڈ کئے گئے تو قادیانی ملزمان نے سیشن کورٹ میں بریت کی درخواست داخل کی، جس پر تفصیلی بحث ہوئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قانونی مشیر منظور احمد میؤ راجپوت ایڈووکیٹ نے دلائل دیتے ہوئے کورٹ کو بتایا کہ اب تک کی جتنی گواہیاں کورٹ میں لائی گئی ہیں۔ ان میں ماہنامہ ''انصار اللہ'' میں تحریر کردہ عبارت اور ملزمان کی طرف سے اس تحریر کا انکار نہیں ہوا، ملزمان نے اب تک عدالتی کارروائی میں جتنے بھی حلف نامے داخل کئے ہیں ان میں لفظ احمدی/قادیانی تحریر ہے۔ لہٰذا ملزمان کے خلاف الزام ثابت ہو چکا ہے۔ اس پر عدالت نے ملزمان کی بریت کی درخواست خارج کر دی، اس کے بعد ملزمان نے سیشن عدالت کے فیصلے کے خلاف بریت کی اپیل ہائیکورٹ میں داخل کی جب کہ مؤرخہ ۱۷؍نومبر ۲۰۱۱ء کو ہائیکورٹ کے جج شاہد انور باجوہ نے بھی قادیانیوں کی بریت کی درخواست کو رد کرتے ہوئے کہا کہ تفتیشی افسر کا بیان سیشن جج ساؤتھ ریکارڈ کر کے اس کا فیصلہ دے، ملزمان کورٹ میں حاضر نہیں ہوئے سیشن جج ساؤتھ نے ملزمان کے وارنٹ گرفتاری جاری کئے اور مؤرخہ ۳؍مارچ ۲۰۱۵ء کو ایس.پی چنیوٹ اور ڈی.آئی.جی فیصل آباد کو نوٹس جاری کئے کہ قادیانی ملزمان ماہنامہ ''انصار اللہ'' کے ایڈیٹر پبلشر اور پرنٹر کو گرفتار کر کے بمعہ ضامنتی ۶؍اپریل ۲۰۱۵ء کو عدالت کے روبرو پیش کیا جائے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مدعی علامہ احمد میاں حمادی نے عدالت سے استدعا کی کہ حکومت پنجاب کو حکم جاری کیا جائے کہ قادیانی ماہنامہ ''انصار اللہ'' کی اشاعت پر پابندی لگائے اور اشاعتی اجازت نامے کو اور اس کے تمام اشاعت شدہ مواد کو ضبط کیا جائے، تاکہ ملک میں امن وامان کی صورتحال خراب نہ ہو، عدالت نے نوٹس جاری کر دیئے۔

منظور احمد میؤ راجپوت ایڈووکیٹ

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی یکم تا ۷؍مارچ ۲۰۱۵ء ص۷)

قادیانی محاذ پر ایک اور شاندار کامیابی

۲۶؍جون ۲۰۱۲ء کو رات دس بجے کے قریب جب اپنے معمولات سے فارغ ہو کر آرام کے لئے لیٹا تو موبائل پر گھنٹی بجی، موبائل آن کیا تو نمبر میرے (ڈاکٹر دین محمد فریدی کے) لئے نیا تھا، آواز آئی کہ میں چک نمبر ۷۰ تحصیل منکیرہ سے محمد اقبال بول رہا ہوں (میں چونک اٹھا کہ یا اللہ خیر، کیونکہ اس چک میں کئی اثر گھر قادیانیوں کے ہیں۔ مگر حالات اجازت نہیں دیتے کہ اس دوردراز چک میں بغیر واقفیت کے جاؤں، انہوں نے اپنی عبادت گاہ بھی مسجد کے طرز پر بنا رکھی ہے، یہ معمولات مجھے تھیں مگر راستہ نہیں مل رہا تھا) بہرحال میں نے پوچھا کہ کیوں فون کیا؟ انہوں نے کہا کہ منصور نامی قادیانی ہمیں تین دن سے قادیانیت کی تبلیغ کرتا ہے، آج شام ساڑھے چھ بجے ہماری اچھی خاصی تلخ کلامی کے بعد ہاتھا پائی بھی ہوئی، ہمیں آپ کا تعاون درکار ہے۔ میں نے کہا: اب آرام کرو اور صبح میرے پاس چلے آؤ۔

۲۷؍جون ۲۰۱۲ء کو محمد اقبال، عمران یحییٰ اور محمد اختر تین نوجوان پہنچے۔ حالات لئے، سارا دن جوڑ توڑ میں گزرا، چونکہ یہ نوجوان چک کے غریب برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ قادیانی زمیندار اور بااثر تھا۔ خانقاہ سراجیہ پیر و مرشد خواجہ خلیل احمد مدظلہ سے رہبری چاہی، آپ نے فرمایا کہ: ’’اللہ بھلی کرے گا، نوجوانوں کی سرپرستی کرو۔‘‘

۲۸؍جون ۲۰۱۲ء کو اللہ کے بھروسے پر نوجوانوں سے بیان حلفی لے کر خود مدعی بنا اور ان کو بطور گواہ بنایا۔ ڈی۔ پی۔ او بھکر کو درخواست گزاری۔ معلوم ہوا کہ قادیانیوں نے بھی ڈی۔ پی۔ او سے رابطہ کر کے کہا کہ منصور قادیانی کو اقبال وغیرہم نے مارا پیٹا ہے، جب بندہ نے ان نوجوانوں کو لے کر ڈی۔ پی۔ او کی خدمت میں درخواست مقدمہ پیش کی تو ڈی۔ پی۔ او نے کہا: فریدی صاحب! انہوں نے منصور قادیانی کو بری طرح پیٹا ہے، آپ درخواست بھی اسی کے خلاف دے رہے ہیں، میری ایمانی غیرت پھڑکی۔ میں نے ڈی۔ پی۔ او کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ دیہاتی لوگ ہیں، انہیں نماز کے مسائل بھی صحیح نہیں آتے، مسلمان ہیں، قادیانیت کو کفر سمجھتے ہیں، یہ منصور قادیانی ان کو قادیانیت کی تبلیغ کرتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت شدہ کہتا ہے، مرزا کے مہدی ہونے کے دلائل دیتا ہے، دیہاتیوں کے پاس ان دلائل کو جواب گھونسا ہے، اس کے دلائل لینے ہیں تو میرے ساتھ بات کرے، بھولے بھالے مسلمانوں کو گمراہ نہ کرے، ان نوجوانوں نے منصور قادیانی کو پیٹا ہے، وہ کیوں؟ وہ ان کے سامنے قادیانیت کو سچا اور اسلام کو جھوٹا ثابت کرتا ہے۔ یہ آئین کی خلاف ورزی ہے، میرا مطالبہ ہے کہ اس کے خلاف ۲۹۸-سی کا مقدمہ قائم کیا جائے۔ ڈی۔ پی۔ او نے چند لمحے میری بات پر غور کیا اور تھانہ منکیرہ کے ایس۔ ایچ۔ او کو تفتیش کے لئے مارک کیا۔

۲۹؍جون ۲۰۱۲ء کو بندہ تھانہ منکیرہ پہنچا اور منکیرہ کے علماء کرام سے رابطہ کیا وہ بھی تھانے آ گئے۔ ایس۔ ایچ۔ او منکیرہ نے گاڑی بھیج کر فوراً منصور قادیانی کو طلب کر لیا، تھانہ میں گفتگو ہوئی، منصور قادیانی نے اعتراف کر لیا کہ میں نے مذہبی بحث کی مجھ سے غلطی ہوئی، میں معافی مانگتا ہوں۔ منکیرہ کے دو تین مولوی اس کی عاجزی پر نرم ہوئے کہ اسے معاف کر دیا جائے، میں نے فوراً اپنے پیر و مرشد خواجہ خلیل احمد مدظلہ سے رابطہ کیا۔ منصور قادیانی کو معاف کر دیا جائے یا نہیں؟ آپ نے فرمایا: اسے قانون کے حوالے کر کے معاملہ اللہ پر چھوڑ دو، یہ معافی کے قابل نہیں، میں نے عرض کیا کہ متعلقہ مولوی کو سمجھائیں۔ میرے مرشد نے اس مولوی سے بات کی اس کو سمجھ آ گئی اور منصور قادیانی کے خلاف ۲۹۸سی کا پرچہ درج ہوا۔ سول جج کی عدالت میں پیش ہوا اور تین دن کے ریمانڈ کے بعد میانوالی جیل بھیج دیا گیا۔ درخواست ضمانت سول جج منکیرہ سے خارج ہوئی۔ آخر بڑی مشکل سے ضمانت ہائیکورٹ سے ہوئی اور کیس شروع ہوا۔ مختلف مراحل سے گزر کر

گواہیاں اور بندہ کا بیان ریکارڈ ہوا، یہاں میں یہ عرض کرنے میں بخل نہیں کروں گا کہ عاشق رسول وکیل ختم نبوت جناب عبدالجبار ہاشمی نے بے لوث مقدمہ لڑا، ہمیں رشک آتا ہے کہ ایسے عاشق رسول بھی وکیل موجود ہیں، اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔ آمین!

۲۰؍مئی ۲۰۱۵ء کو جناب سول جج محمد افضل صاحب نے منصور قادیانی کو مجرم گردانتے ہوئے ایک سال قید اور مبلغ ۲۰ ہزار روپے جرمانہ کی سزا سنائی جیسے ہی عوام میں خبر پہنچی تو چاروں طرف اس عظیم فتح پر مبارکباد پہنچنا شروع ہوگئی۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵؍ستمبر ۲۰۱۵ء ص ۲۵)

انڈونیشیا میں قادیانیوں کی عبادت گاہ سیل

آنجہانی مرزاغلام احمد قادیانی کو پیغمبر قرار دینے پر اسلامی تنظیم کے سینکڑوں کارکنان نے عمارت کا گھیراؤ کرلیا تھا۔

پولیس نے اسلامک ڈیفینڈر فورم کی شکایت کا نوٹس لیتے ہوئے معبد خانے پر تالا ڈال دیا۔ حکام کی جانب سے مرزائیوں کا واویلا مسترد۔

انڈونیشیا میں قادیانیوں کی عبادت گاہ سیل کردی گئی۔ جمعہ کے روز قادیانی جماعت کی جانب سے مرزاغلام احمد قادیانی کو نبی قرار دینے پر مسلمان نوجوانوں کی تنظیم کے سینکڑوں کارکنان نے مرزائیوں کی عبادت گاہ کا گھیراؤ کرلیا تھا۔ اس موقع پر مسلمان نوجوانوں نے گستاخانہ عقائد کا پرچار کرنے والوں کو نکال باہر کیا۔ جب کہ ''اسلامک ڈیفینڈر فورم'' نے انتظامیہ کو بھی کال کر کے مرزائیوں کی ناپاک جسارت کی اطلاع دے دی تھی۔ اس پر پولیس کی بھاری نفری نے موقع پر پہنچ کر قادیانیوں کے معبد خانے پر تالا ڈال دیا۔ دوسری جانب قادیانی جماعت نے مظلومیت کا ڈھونگ رچاتے ہوئے اس اقدام کو ''انسانی حقوق'' کی خلاف ورزی قرار دینے کی کوشش کی، تاہم انڈونیشی حکام نے یہ واویلا مسترد کردیا ہے۔ انڈونیشی جریدے ٹریبون نیوز وارتوکارتا کی رپورٹ کے مطابق پولیس نے قادیانی جماعت کو وارننگ دی ہے کہ اگر آئندہ انہیں اس قسم کی شکایت موصول ہوئی تو گستاخانہ عقائد کا پرچار کرنے والوں کو گرفتار کرلیا جائے گا۔ واضح رہے کہ آئین کے تحت انڈونیشیا میں بھی قادیانیوں کو غیرمسلم قرار دیا جاچکا ہے۔ لیکن کچھ جنوبی ریاستوں میں قادیانی مشنری خود کو مسلمان مبلغ ظاہر کر کے سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکا دینے میں سرگرم ہے۔ جریدے کے مطابق قادیانی جماعت کی کوشش ہے کہ مسلمانوں کو اسلامی وضع قطع بنا کر گمراہ کیا جائے۔ اسی مذموم مقصد کے تحت ضلع وارگا بوکیت دوری میں قادیانیوں نے ایک عبادت گاہ تعمیر کر کے اسے ''مسجد'' قرار دیا اور اپنے گمراہ کن عقائد کا پرچار شروع کردیا۔ انڈونیشی ذرائع ابلاغ کے مطابق مذکورہ معبد خانے میں جمعہ کے روز ''خصوصی درس'' کا اہتمام کیا جاتا تھا۔ اس دوران عمارت کو مسجد سمجھ کر ''نماز جمعہ'' ادا کرنے آنے والے سادہ لوح افراد کو چرب زبان مرزائی خطیب قائل کرنے کی کوشش کرتے کہ آنجہانی مرزاغلام احمد (استغفراللہ) نبی تھا اور قادیانیوں کے موجودہ سرغنہ مرزامسرور کی ''بیعت'' پر راغب کیا جاتا۔

مقامی میڈیا کا کہنا ہے کہ ان مذموم سرگرمیوں کی اطلاع جب اسلامک ڈیفینڈر فورم کے عہدیداروں کو ملی تو انہوں نے اس فتنے کی سرکوبی کا فیصلہ کرلیا۔ اس حوالے سے چند کارکنان کو جمعہ کے روز قادیانی عبادت گاہ بھیجا گیا، جہاں انہوں نے مرزائیوں کی تمام سرگرمیاں نوٹ کیں اور تنظیم کے رہنماؤں کو سگنل دے دیا، کچھ ہی دیر بعد اسلامک ڈیفینڈر فورم کے سینکڑوں کارکنان اور مقامی مسلمانوں نے معبد خانے کا گھیراؤ کر کے قادیانی مشنری کو نکال باہر کیا۔ ادھر قادیانیوں کے ترجمان جریدے ''احمدیہ ٹائمز'' نے مگرمچھ کے آنسو بہاتے ہوئے لکھا ہے کہ مسلمان نوجوانوں کی تنظیم نے ''غنڈہ گردی'' کا مظاہرہ کیا اور ''مسجد'' پر ہلہ بول کر ''نمازیوں'' کو مار بھگایا۔ جب کہ

پولیس نہ صرف خاموش تماشائی بنی رہی، بلکہ اس نے ''مسجد'' کو سیل بھی کردیا۔ دوسری طرف ضلعی پولیس کے کمشنر Ketut Sudarma نے قادیانیوں کا واویلا مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ عبادت خانے کے حوالے سے پہلے بھی اطلاعات تھی کہ یہاں مرزائی خطیب خود کو مسلمان قرار دیتے ہوئے گستاخانہ عقائد کا پرچار کرتے ہیں۔ تاہم اس بار پولیس کو چشم دید گواہوں نے ٹھوس شواہد پیش کرتے ہوئے شکایت درج کرائی۔ چنانچہ ''مسجد'' کے نام پر قائم قادیانیوں کی عبادت گاہ کو سیل کردیا گیا ہے۔ انڈونیشی پولیس کمشنر کے مطابق اگر موقع پر موجود سینکڑوں مسلمان نوجوان چاہتے تو قادیانی مشنریوں کو جان سے مار سکتے تھے، لیکن انہوں نے قانون پسند شہری ہونے کا ثبوت دیا۔ لہٰذا قادیانیوں کی جانب سے مظلوم بننے کی کوشش سفید جھوٹ کے سوا کچھ بھی نہیں۔ قادیانی عبادت گاہ کے قریب رہائش پذیر ایک مسلمان ٹیچر شاکر کا کہنا ہے کہ کچھ عرصے قبل چند قادیانیوں نے ایک عمارت تعمیر کر کے ظاہر کیا تھا کہ وہ مسلمان مبلغ ہیں اور ضلع کے غریب افراد کے لئے انہوں نے ''مسجد'' بنائی ہے، لیکن الحمدللہ! ان بدباطنوں کا پردہ چاک ہوا۔ ادھر اسلامک ڈیفینڈر فورم کے رہنماؤں نے عزم ظاہر کیا ہے کہ پورے انڈونیشیا میں قادیانی مشنری کا تعاقب کر کے ان کے مکروہ عزائم ناکام بنائیں گے۔

(روزنامہ امت کراچی، ۱۴؍جون ۲۰۱۵ء، ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶تا۳۱؍جولائی ۲۰۱۵ ص۲۴)

بخدمت جناب ڈائریکٹر صاحب ...... دعوہ اکیڈمی اسلام آباد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج گرامی!

آپ بہتر جانتے ہیں کہ:

۱...... مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا کہ ''سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔'' (دافع البلاء ص۱۱، خزائن ج۱۸ ص۲۳۱)

۲...... مرزا قادیانی نے کہا کہ ''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔'' (ملفوظات ج۱۰ ص۱۲۷)

۳...... مرزا قادیانی نے کہا کہ ''میں بروزی طور پر محمد بھی ہوں اور رسول بھی۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص۶، خزائن ج۱۸ ص۲۱۶)

۴...... مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم۔اے نے کہا کہ ''مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ جو اشاعت اسلام کے لئے قادیان میں دوبارہ تشریف لائے۔'' (کلمۃ الفصل ص۱۵۸، از بشیر احمد ایم۔اے)

مرزا قادیانی اور قادیانی گروہ کے ان جیسے بے شمار کفریہ عقائد کے باعث قادیانیوں کو پاکستان پارلیمنٹ نے غیرمسلم اقلیت قرار دیا اور سپریم کورٹ نے بھی اس گروہ کے کفر پر فیصلہ دیا۔ قادیانیوں نے اس فیصلہ کو تسلیم نہ کر کے آئین سے بغاوت کا ارتکاب کیا۔ غرض یہ کہ: (۱) مرزا قادیانی جھوٹا مدعی نبوت تھا۔ (۲) مرزا قادیانی اور قادیانی گروہ اسے ''محمد'' ثانی قرار دیتے ہیں۔ (۳) ان جیسے دیگر کفریہ عقائد کے باوجود قادیانی، پاکستان پارلیمنٹ کے آئینی فیصلہ کو نہ مان کر پاکستان کے آئین سے بغاوت کرتے ہیں۔

قادیانیوں کی ان تمام کفریہ سرگرمیوں اور آئین پاکستان سے بغاوت کے باوجود آپ کی ''دعوہ اکیڈمی اسلام آباد'' کے آئمہ کورس کے انچارج جناب ''مصباح الرحمٰن یوسفی'' ائمہ کورس کے شرکاء کو قادیانیوں کے مرکز چناب نگر میں لے جاتے ہیں۔ وہاں قادیانی مبلغ ان کو تبلیغ کرتا ہے۔ وہاں یہ خاصہ وقت گزارتے ہیں۔ پھر وزن بیت کی خاطر مدرسہ ختم نبوت بھی پندرہ منٹ کے لئے چہرہ نمائی کرتے ہیں اور واپس آکر جناب مصباح الرحمٰن ان آئمہ کورس کے طلباء کرام کی ذہن سازی کرتے ہیں کہ قادیانی کتنے اخلاق والے ہیں۔ کتنے پردہ کے پابند ہیں۔ وغیرہ!

حالانکہ ان پڑھے لکھے عقلمند سے کوئی پوچھے کہ ’’کفرو اسلام کا فیصلہ اعمال پر نہیں ہوتا بلکہ عقائد پر ہوتا ہے۔صرف قادیانی نہیں بلکہ یہودی، مسیحی سب داعیان کا طریقہ واردات یہ ہے کہ وہ اچھے اخلاق نہیں بلکہ رشتے بھی کفر کی دعوت کے لئے بطور حربہ کے استعمال کرتے ہیں۔‘‘ چنانچہ آئمہ کورس کے شرکاء جب قادیانی مرکز سے واپس آتے ہیں تو وہ قادیانی کفریہ عقائد اور اپنے انچارج (جناب مصباح الرحمٰن یوسفی) کے طرز عمل سے دوذہنی کا شکار ہوتے ہیں۔

جب یہ افسوسناک اور بدترین صورتحال ہمارے علم میں آئی تو شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف صاحب سرپرست جمعیت علماء اسلام وامیر عالمی مجلس، مولانا عبدالوحید قاسمی صاحب ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مولانا محمد طیب مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد، مولانا خلیق الرحمٰن چشتی ناظم اطلاعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پر مشتمل ایک وفد یکم؍جولائی ۲۰۱۵ء کو جناب مصباح الرحمٰن یوسفی صاحب کے پاس ان کے دفتر گیا۔ان سے ملاقات کی۔ یہ جان کر حیرت کی انتہاء نہ رہی کہ یوسفی صاحب نہ صرف قادیانیوں کے تعریفوں کے پل باندھتے ہیں، ان کے اخلاق کے مبلغ اور پرچارک نظر آتے ہیں۔ بلکہ علماء کرام پر بے جا تنقید اور ختم نبوت کے عنوان پر کام کرنے والوں پر بے جا متعصّبانہ جارحانہ طرز عمل رکھتے ہیں اور قادیانیوں کا پروپیگنڈہ بھی کرتے ہیں اور انہوں نے ان علماء کے سامنے فرمایا کہ مجھے چناب نگر کے قادیانی رشید احمد نے قادیانیت قبول کرنے کی دعوت دی اور یہ کہ مجھے قادیانی جامعہ احمدیہ چناب نگر کے پرنسپل نے کہا کہ آپ کے احمدیت قبول کرنے پر میں آپ کو مبارک دیتا ہوں۔

یہ خود مصباح الرحمٰن نے کہا کہ خود وہاں کا قادیانی عملہ ان کے متعلق یہ تأثر رکھتا ہے کہ میں احمدی ہوں۔ میں نے (مصباح الرحمٰن صاحب) کہا کہ نہیں پرنسپل صاحب یہ غلط ہے۔میں نے احمدیت قبول نہیں کی۔ جناب عالی! ہمارے وفد نے ان سے کہا کہ اپنے طرز عمل پر غور کریں: (۱) آپ قادیانیوں کی بے جا حمایت کرتے ہیں۔ (۲) ایک سرکاری ادارہ کے طلباء کو چناب نگر لے جاکر ان کو قادیانیوں کی تبلیغ کرانے کا موقع دیتے ہیں۔ (۳) آپ ایک غیر مسلم اور آئین پاکستان سے انحراف کرنے والی کفر بواح کی مرتکب جماعت وگروہ سے ہمدردانہ تعلق رکھتے ہیں۔

آپ کا طلباء کو قادیانی مرکز میں لے جانا ٹھیک نہیں ہے۔اس پر آپ غور کریں۔ آگے انہوں نے بڑی رعونت سے جواب دیا کہ آپ کا اپنا طریقہ کار ہے اور ہمارا اپنا طریقہ کار ہے۔ گویا ایسا نہ کرنے پر رضامند بھی نظر نہیں آتے۔ ان حالات میں سوائے اس کے چارہ نہیں کہ ہم آپ سے درخواست کریں کہ ’’دعوۃ اکیڈمی‘‘ کے طلباء کو قادیانیوں کے ہاں دعوتیں اڑانے اور قادیانیوں کی تبلیغ سنوانے کے لئے لے جانا ہرگز مستحسن امر نہیں ہے اور ایسا شخص جس کے ایمان کو قادیانی کفر للچائی ہوئی نظر سے دیکھتے ہیں اور بقول خود جناب مصباح الرحمٰن صاحب کے قادیانی پرنسپل مجھے قادیانیت قبول کرنے پر مبارک دے رہے تھے۔ اگر یہ صحیح ہے تو پھر معاملہ بہت ہی حساس اور نازک ہے۔

میں اپنے اس خط کی کاپی:

۱...... مولانا فضل الرحمٰن صاحب	۲...... جناب ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر صاحب
۳...... جناب پروفیسر ساجد میر صاحب	۴...... جناب ساجد نقوی صاحب
۵...... جناب لیاقت بلوچ صاحب	۶...... جناب سراج الحق صاحب
۷...... صدر علماء بورڈ پنجاب	ودیگر

کو فی الحال بھجوا رہا ہوں۔ امید ہے کہ آپ ہمارا معاملہ یہاں پر حل فرمادیں گے۔ یقین فرمایئے کہ اس ادارہ کے اس ذمہ دار

افراد کی اس غیر ذمہ دارانہ حرکت کی واضح طور پر تلافی نہیں ہو جاتی۔ ہم مجبور ہیں کہ اس صورتحال کو بہتر بنانے کے لئے تمام آئینی راستے اختیار کریں کہ اس کے بغیر چارہ نہیں ہے۔ ہمارے دل زخمی اوران کے کفر پرورروپہ پر ماتم کناں ہیں۔ امید ہے کہ توجہ کی جائے گی۔

العارض: ...... اللہ وسایا

مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مرکزی نائب صدر ملی یکجہتی کونسل آف پاکستان

(حضوری باغ روڈ ملتان)

(ماہنامہ لولاک ملتان ستمبر ۲۰۱۵ء ص۳،۴)

دعوہ اکیڈمی اسلام آباد کے مبارک اقدام

مصباح الرحمٰن یوسفی کو ائمہ کلاس کی ذمہ داری سے سبکدوش کر دیا گیا

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ. اما بعد!

قارئین لولاک نے گزشتہ شمارہ میں ڈی.جی دعوہ اکیڈمی اسلام آباد کے نام فقیر راقم کا مکتوب مفتوح ملاحظہ فرمایا۔ جس میں دعوہ اکیڈمی کے استاذ ونگران مصباح الرحمٰن یوسفی کے ''قادیانیت سے متعلق نرم گوشہ'' پر شکوہ کیا گیا تھا اوراس خط کی کاپی جن حضرات کو بھیجی گئی ان میں سے جناب ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر (مرکزی صدر جمعیت علماء پاکستان ومرکزی صدر ملی یکجہتی کونسل پاکستان) اور عالی جناب لیاقت بلوچ صاحب (سیکرٹری جنرل ملی یکجہتی کونسل پاکستان ومرکزی سیکرٹری جنرل جماعت اسلامی پاکستان) کے جوابی خطوط موصول ہوئے۔ جنہیں آپ بھی ملاحظہ فرمائیں جو یہ ہیں:

صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر کا خط:

محترم جناب ڈائریکٹر صاحب دعوہ اکیڈمی اسلام آباد

السلام علیکم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے مجھے ایک خط موصول ہوا ہے جس میں دعوہ اکیڈمی کے ائمہ کورس کے انچارج مصباح الرحمٰن یوسفی کی قادیانیت نوازی کے بارے میں بتایا گیا ہے جسے پڑھ کر بہت تشویش ہوئی۔ امید ہے آپ اس مسئلہ کی فوری تحقیق کر کے اوراس پر فوری ایکشن لے کر مسلمانوں کے مجروح جذبات کی تشفی کا ضرور سامان کریں گے۔

ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر

صدر۔ جمعیت علماء پاکستان

کاپی برائے اطلاع

جناب مولانا اللہ وسایا صاحب

جناب لیاقت بلوچ صاحب کا والا نامہ:

مولانا اللہ وسایا

مرکزی نائب امیر ملی یکجہتی کونسل پاکستان ومبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ۔ ملتان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے

آپ کا خط بنام ڈائریکٹر دعوہ اکیڈمی، اسلام آباد کی ایک ایک کاپی امیر جماعت اسلامی پاکستان اور مجھے موصول ہوئی۔

دعوۃ اکیڈمی کے شرکاء کورس کے قادیانیوں کے مرکز چناب نگر کے دورے سنگین معاملہ ہے اور اس پر ان کے ذمہ داران کا مبینہ رویہ بھی حساس نوعیت کا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کا نوٹس لینے کی بھی ضرورت ہے اور مزید تحقیق کی بھی۔ ہمیں ایک طرف عقیدہ ختم نبوت ﷺ کی ہر صورت حفاظت کرنی ہے اور دوسری طرف ایک اسلامی ادارہ ''دعوہ اکیڈمی'' کو متنازعہ ہونے سے بھی بچانا ہے۔

مولانا محترم!

ہم نے اپنے طور پر تحقیق شروع کردی ہے۔ جونہی ہمیں مصدقہ معلومات مل جاتی ہیں، ہم نہ صرف آپ کو آگاہی دیں گے بلکہ اس پر ایک متفقہ مؤقف اختیار کر کے لائحہ عمل ترتیب دیں گے تاکہ ملک کا کوئی ادارہ یا ذمہ دار فرد عقیدہ ختم نبوت کا بالواسطہ یا بلاواسطہ انکار وتضحیک کا مرتکب نہ ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی وناصر ہو۔ والسلام! (لیاقت بلوچ)

کاپی برائے اطلاع: قائم مقام امیر جماعت اسلامی پاکستان

محترم سراج الحق صاحب، امیر جماعت اسلامی پاکستان

ماہنامہ لولاک ملتان کے گزشتہ شمارہ میں شائع شدہ جناب ڈائریکٹر صاحب دعوہ اکیڈمی اسلام آباد کے نام مکتوب مفتوح کے بعد جناب مصباح الرحمٰن یوسفی صاحب نے فقیر کو ذیل کا خط لکھا ملاحظہ فرمائیں:

جناب مصباح الرحمٰن کا خط:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترمی ومکرمی جناب اللہ وسایا صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا مکتوب بنام ڈائریکٹر دعوۃ اکیڈمی (تاریخ ندارد)، جو آپ نے اور بھی بہت سارے ذمہ داروں اور علمائے کرام کو ارسال کیا ہے، موصول ہوا۔

محترم! الحمدللہ میں ایک صحیح العقیدہ مسلمان ہوں اور جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی بھی شخص کے کسی بھی حالت میں نبوت کے دعویٰ کو باطل سمجھتا ہوں۔ مسیلمہ کذاب، سجاح، طلیحہ، اسود، عبداللہ افغانی اور مرزا غلام احمد سمیت ہر اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں جو نبوت کا دعویٰ کرے یا اس دعویٰ کو تسلیم کرے۔

جہاں تک ہمارے چناب نگر کے دورہ کا تعلق ہے تو آپ کے علم میں ہے کہ دعوۃ اکیڈمی ملک بھر کے مساجد کے امام اور خطیب حضرات کی دینی ضروریات کے مطابق تربیتی پروگرام منعقد کرتی ہے۔ یہ پروگرام گزشتہ تیس سال (۱۹۸۵ء) سے کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔ اس کے شرکاء کم عمر یا کچے ذہن کے حامل طلبہ نہیں بلکہ مساجد کے ایسے امام وخطیب حضرات ہوتے ہیں جو دینی مدارس سے ''عالمیہ'' درجے یا ایم۔اے اسلامیات کے سند یافتہ ہوتے ہیں۔ اسی لئے ان کے نصاب میں ایک مضمون ''ادیان ومذاہب کا تقابلی مطالعہ'' بھی ہوتا ہے جن کے بارے میں باقاعدہ دروس ہوتے ہیں۔ معروف اسلامی گروہوں دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث وغیرہ کے مدارس ومساجد میں جاکر ان سے ہم آہنگی اور رواداری کے جذبات کو اجاگر کیا جاتا ہے۔ منحرف اور غیر اسلامی گروہوں، ہندومت، بدھ مت، عیسائیت، یہودیت، بہائیت اور قادیانیت کا بھی مطالعہ کرایا جاتا ہے۔ ان کی عبادت گاہوں میں جاکر ان سے براہ راست ان کے عقائد اور عبادات کو سمجھنا بھی اس مطالعہ کا حصہ ہے۔ ان تمام دوروں اور ملاقاتوں میں اکیڈمی کا ایک ذمہ دار استاد/ عالم دین ساتھ ہوتا ہے۔

اس سلسلے میں اس دفعہ باقاعدہ پروگرام کے تحت چناب نگر بھی جانا ہوا۔ صبح سے شام تک کے اس پروگرام میں کھیوڑہ کی کان نمک، چناب نگر اور بھیرہ شریف کی جامعہ محمدیہ کا دورہ شامل تھا۔ چناب نگر میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر میں تمام شرکاء نے نماز ظہر ادا کی، دوپہر کا کھانا کھایا، مجلس کا کتب خانہ دیکھا اور وہاں کے مقیم مبلغ مولانا غلام مصطفیٰ صاحب سے قادیانیت کے بارے میں تفصیلی بیان بھی سنا۔ (آپ کے حافظہ میں یقیناً ہوگا کہ ایسے ہی ایک دورہ کے موقع پر آپ بھی ہمارے زیر تربیت ائمہ کے ایک پروگرام کے شرکاء سے مسلم کالونی، چناب نگر کی مسجد میں خطاب فرما چکے ہیں) چونکہ چناب نگر میں ہمارا وقت ۱۲ ربجے کا طے تھا۔ لیکن مرکز تحفظ ختم نبوت میں قیام طویل ہونے کی وجہ سے جب سہ پہر کے ۳ بج گئے تو مولانا سے خاموشی سے کان میں کہہ کر گزارش کی گئی کہ اپنی گفتگو مختصر کریں تاکہ ہم چناب نگر بھی دیکھ سکیں۔ شرکائے کورس میں سے ایک فرد نے گاڑی میں بیٹھے بیٹھے ایک بڑی جذباتی تقریر کی اور رد قادیانیت کے سلسلے میں دلائل دیتے ہوئے ایک دلیل یہ بھی بیان فرمائی کہ چونکہ تمام انبیاء کرام کے نام مفرد ہیں اور مرزا غلام احمد کا نام مرکب ہے۔ لہٰذا یہ کافر ہے۔ تو تقریر کے بعد میں نے ان کو سمجھایا کہ آپ کے مخاطب تربیت ائمہ کورس کے شرکاء علماء کرام ہیں۔ لہٰذا جذباتی اور غصیلی گفتگو کی ضرورت نہیں ہے۔ دوسری بات یہ کہ مذکورہ دلیل مناسب نہیں ہے۔ بلکہ قادیانیوں سے ہمارے اختلاف کی بنیادی وجہ ہمارا عقیدۂ ختم نبوت ہے، کہ ہم خاتم الانبیاء علیہ السلام کے بعد کسی کو کسی بھی صورت میں نبی یا رسول نہیں تسلیم کرتے۔ میرا یہ ٹوکنا ان صاحب کو اچھا نہیں لگا اور انہوں نے پورے پروگرام ہی پر تنقید شروع کردی۔ واضح رہے کہ یہ پروگرام تمام علماء کرام کی رغبت اور اصرار پر ہی ترتیب دیا گیا تھا۔

مولانا صاحب! میں کسی سے اپنے ایمان کی تصدیق کرانا ضروری نہیں سمجھتا ہوں۔ میں ایک بار پھر کہتا ہوں کہ الحمدللہ میں ختم نبوت پر ایمان کا داعی اور پرچارک ہوں۔ ائمہ وخطباء مساجد بچے نہیں بلکہ عالمیہ کے حامل ہوتے ہیں۔ ان کے علم میں اضافے کی خاطر یہ پروگرام مرتب کیا جاتا ہے۔ چناب نگر کے دورہ میں ہم ہمیشہ مجلس تحفظ ختم نبوت کا دورہ بھی لازماً کرتے ہیں۔

بنیادی بات یہ ہے کہ معترضین کی نظر میں چناب نگر جانا اور وہاں پر ملاقاتیں کرنا صحیح نہیں ہے۔ کاش کہ زور اسی پر ہوتا اور اس دعوے کے اثبات میں ادارے کی اس پالیسی پر اچھے انداز میں گفت وشنید کرلی جاتی، مگر افسوس کہ اس مزعومہ دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے مجھ پر الزام تراشی شروع کردی گئی۔ میرے عقیدے کو نشانہ بنایا گیا۔ لوگوں کو یہ تأثر دینے کی کوشش کی گئی کہ میں العیاذ باللہ قادیانی، یا قادیانیت نواز ہوں یا ان کے اخلاق وکردار کا پرچارک ہوں یا علماء کرام اور آئین پاکستان کا باغی ہوں۔ یہ صریحاً ظلم ہے۔ دوستوں کو دشمن بنانے کی یہ پالیسی حکمت، موعظہ حسنہ اور مجادلہ بالحسنیٰ کے سراسر خلاف ہے۔ آپ نے جو کیا وہ آپ کا ذمہ، لیکن ہم حکمت اور موعظہ حسنہ کی حکمت عملی پر کاربند رہیں گے۔ مناظرہ بازی، گالم گلوچ، تحقیر، استہزاء اور اپنی رائے کو ثابت کرنے کے لئے ''سب کچھ'' کر گزرنا میرا طرز عمل نہیں ہے۔ ہم دوستی اور دشمنی ہر حال میں اسلامی اخلاق کے پابند ہیں۔ ہمارا کام فاصلے گھٹانا اور روابط بڑھانا ہے۔ ہم محبت اور پیار کی زبان میں دعوت کا کام کرنے والے ہیں۔ اپنے ذوق کی تسکین کے لئے ہمیں داغدار نہ کریں۔ ہمیں کفر اور کفار کے صفوں میں کھڑا کرنے کی کوشش نہ کریں۔ یہ ہم سب کے مشن ''دعوت دین'' کے لئے نقصان دہ ہے اور بحیثیت عالم دین آپ یا کسی بھی اور عالم کو یہ بالکل زیب نہیں دیتا۔ میں آپ کے علم، خلوص اور خدمت کا قدردان ہوں اور آپ کے کام کی داد دیتا ہوں۔ لیکن کچھ نادانوں کے ہاتھ میں کھیل جانے پر مجھے سخت صدمہ ہوا۔

اپنے اوپرالزام تراشی کے معاملہ میں میرا ایمان ہے کہ ظلم کرنے والوں کو اپنے ظلم کا بدلہ ضرور ملے گا۔اس لئے میں اس مقدمہ کو اللہ رب العالمین کی عدالت کے سپرد کرتا ہوں۔اللہ کریم سے دعاء ہے کہ وہ ہم سب کو راہ ہدایت پر قائم رکھے اوراپنے حبیب پاک ﷺ کی سچی پیروی کرنے کا حق ادا کرتے رہنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔آمین!

فسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون　　　مصباح الرحمٰن یوسفی

فیصل مسجد دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی،اسلام آباد

۱۹؍رمضان المبارک ۱۴۳۶ء،مطابق ۷؍جولائی ۲۰۱۵ء

نقل بنام:

۱...... مولانا فضل الرحمٰن　　　۲...... جناب ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر

۳...... پروفیسر ساجد میر　　　۴...... علامہ ساجد نقوی

۵...... جناب لیاقت بلوچ　　　۶...... جناب سراج الحق

۷...... صدر علماء بورڈ پنجاب

مصباح الرحمٰن صاحب کے خط کا جواب:

جناب مصباح الرحمٰن یوسفی کے اس خط کے جواب میں فقیر نے ذیل کا جوابی خط لکھا۔ملاحظہ فرمائیں:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترمی ومکرمی جناب مصباح الرحمٰن صاحب یوسفی　　　زید عنایتکم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ　　　مزاج گرامی

آپ کا مکتوب گرامی محررہ ۷؍جولائی ۲۰۱۵ء موصول ہوا۔رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی مصروفیات کے باعث فقیر رخصت پر تھا۔آج ۲۲؍جولائی کو آپ کا مکتوب گرامی پڑھا۔

جواباً عرض ہے کہ:

۱...... فقیر کے جس مکتوب کا آپ نے جواب تحریر فرمایا۔اسے پھر پڑھیں اور بار بار دقّت نظر سے پڑھیں۔کہیں آنجناب کو قطعاً قادیانی نہیں لکھا۔پھراس پر’’مناظرہ بازی،گالم گلوچ،تحقیر،استہزاء اور دینی رائے کو ثابت کرنے کے لئے سب کچھ کرگزرنا،اپنے ذوق کی تسکین کے لئے داغدار کرنا۔‘‘ایسے الفاظ کا فقیر کے لئے استعمال کرنا خود آپ کے الفاظ کے مطابق’’اسلامی اخلاق‘‘ کی پابندی کے دائرہ میں آتا ہے؟اس پر ٹھنڈے دل سے غور فرمالیں۔

۲...... چناب نگر کے دورہ میں آپ کے طلباء دوذہنی کا شکار ہو جاتے ہیں۔(تفصیل عرض کرتا ہوں)اس کی معلومات جب ملیں تو خاموشی اور رازداری سے صرف آپ سے ملاقات کے لئے چار رکنی علماء کرام کا وفد آپ کے پاس حاضر ہوا،جو آپ نے ان سے خود گفتگو فرمائی اس کا (میرے) خط میں ذکر ہے اور آپ نے اپنے جواب میں ان باتوں میں سے کسی کی تردید نہیں فرمائی۔جس میں وفد کے سامنے آپ کا یہ کہنا بھی شامل ہے کہ:’’قادیانی (رشید) نے مجھے احمدیت قبول کرنے کی دعوت دی اور پھر جامعہ احمدیہ چناب نگر کے قادیانی پرنسپل نے احمدیت قبول کرنے پر مجھے مبارک دی اور میں نے کہا کہ غلط ہے۔میرا احمدیت سے کوئی تعلق نہیں اور یہ کہ قادیانی عورتیں پردہ کرتی

ہیں۔ان کے یہ اخلاق ہیں۔علماء سختی کرتے ہیں۔''وغیرہ! آپ نے ان باتوں سے کسی کی تردید نہیں فرمائی۔

محترمی! سوچئے، بار بار سوچئے کہ ختم نبوت کے کاز پر کام کرنے والوں کو (جب) یہ معلوم ہو کہ ہماری اسلامک یونیورسٹی کے تحت دعوت کا کام کرنے والی اکیڈمی کے طلباء کے قادیانی مرکز کے دورہ سے یہ مفاسد پیدا ہوتے ہیں، تو ہم نے کسی کو خط نہیں لکھا۔اخبار میں نہیں دیا۔قومی اسمبلی میں سوال نہیں اٹھوایا۔دعوہ اکیڈمی کی باڈی کو شکایت نہیں کی۔اس کو اسلام آباد کی مساجد میں موضوع بحث نہیں بنایا۔بلکہ براہ راست آپ سے معاملہ کے حل کے لئے وفد ملا۔اس وفد سے آپ کی گفتگو نے ہمارے لئے رازداری کے سب دروازے بند کر دیئے۔ اب ہمارے پاس آپ کے طرز کے بعد چارہ نہ رہا کہ ہم اس معاملہ کو آگے لے جائیں۔پھر بھی احتیاط کی۔اکیڈمی کی پوری باڈی کو باخبر کرنے کی بجائے، صرف ڈائریکٹر صاحب یا اپنی دینی قیادت جن کی مدد کی کل اس معاملہ میں ہمیں ضرورت پڑسکتی ہے۔یا اسمبلی میں لے جانے کے لئے اخبار کا حوالہ درکار ہوگا۔اس ضرورت کے لئے محدود خطوط لکھے۔لیکن یہ سب کچھ آپ کے وفد سے طرز عمل کے بعد ہوا۔ اب بھی اس کی ذمہ داری آپ مجھ پر ڈالتے ہیں۔تو یہی کہہ سکتا ہوں کہ ''آپ کے انصاف یہ توقع نہ تھی۔''

۳...... آپ کے ایک کندھ کوٹ کے شاگرد رشید جناب عبدالرشید کا بھی والا نامہ آیا ہے۔اس میں ہے کہ مسیحی حضرات، یہودی کرم فرماؤں سے آپ کا وقت طے نہ ہوا۔قادیانیوں سے طے ہوا۔

۴...... آپ کے والا نامہ میں ہے کہ ''فقیر کا بھی ایک موقعہ پران کورس کے ائمہ سے چناب نگر میں خطاب ہوا۔''

محترمی! ان مؤخر الذکر دو امور کو لیں۔مسیحی و یہودی حضرات اپنے اپنے دور کے سچے نبیوں کے امتی کہلاتے ہیں۔قادیانی خود بھی جھوٹے ان کا بانی بھی جھوٹا۔ان کے علیحدہ علیحدہ احکام کو ایک قرار دینا آپ ہم سب کے لئے قابل غور ہے۔پھر فقیر کے خطاب کا تذکرہ کرنا، مجھے قطعاً آپ سے توقع نہ تھی کہ آپ اس معاملہ کو خلط کرنے کی عمداً کوشش کریں گے۔قادیانیوں سے آپ کا وقت طے تھا۔ہمارے پاس ناگہانی طور پر تشریف لائے۔نماز پڑھی، مسجد کے صحن میں مجھے حکم فرمایا گیا کہ یہ طلباء آپ سے کچھ پوچھنا چاہتے ہیں۔پھر آپ کی اکیڈمی کے ان طلباء کرام نے وہی سوالات کئے۔قادیانی مربی نے یہ کہا، اس کا کیا جواب ہے؟ اس سوال کا کیا جواب ہے؟ فقیر نے ان کے ان سوالات کے جوابات عرض کئے۔وہ ناگہانی ایک مجلس سوالات وجوابات کی منعقد ہوگئی۔کوئی طے شدہ خطاب نہیں تھا۔قادیانیوں کے پاس طے شدہ پروگرام کے تحت اور دوسری جگہ ناگہانی تشریف لے جانا، ببیں تفاوت، بھی آپ کی توجہ چاہتا ہے؟

آپ کو یاد ہوگا کہ فقیر نے بار بار، سوال کرنے والے حضرات سے کہا کہ آپ کی ائمہ کی کلاس، نامور اکیڈمی میں آپ پڑھ رہے ہیں۔آپ یہ سوال مجھ سے کیوں فرماتے ہیں؟ خود کیوں جواب نہیں دیتے۔کیا یہ اس کی دلیل نہیں کہ اکیڈمی میں قادیانیت کے متعلق اتنی بھرپور تیاری کرائی گئی ہوتی تو وہ شرکاء یہ سوال کیوں کرتے؟ آپ اس پر توجہ فرمائیں۔کیا یہ ہمارے مؤقف کی دلیل نہیں کہ آپ اپنے ان شرکاء کو تیاری کے بغیر قادیانیوں کے سامنے جاکر بٹھا دیتے ہیں اور پھر وہ شرکاء قادیانیوں کے لیکچر سننے کے بعد قادیانی لیکچرار سے زبانی سوال بھی نہیں کرسکتے۔صرف تحریری اور پھر ان تمام سوالات کا جواب بھی ضروری نہیں کہ قادیانی دیں، ان کی مرضی پر ہے اور یہ وہ قادیانی حربہ ہے جو مرزا غلام احمد قادیانی نے مولانا ثناء اللہ امرتسری کے سامنے اختیار کیا اور آج تک ہر قادیانی اپنے مزعومہ نبی کی سنت پر عمل پیرا ہے کہ سامعین کو پتہ ہی نہ چلے کہ کیا سوال ہوا؟ یا اس کا جواب بھی ہے یا نہ؟

محترمی! قادیانیوں سے ہو کر ختم نبوت کے مرکز آتے۔قادیانیوں کے اعتراضات کے شرکاء کو جوابات مل جاتے۔اب طریقہ آپ نے بدل دیا کہ ختم نبوت کے مرکز کے بعد قادیانیوں کے لیکچر اور مطالعاتی دورہ کے لئے جاتے ہیں تاکہ قادیانی اعتراضات کے

جوابات کا بھی موقعہ نہ رہے۔

۵...... آپ نے تحریر فرمایا کہ آپ کے کورس کے شرکاء میں سے کس نے اپنے رفقاء کے سامنے غصیلی تقریر کردی اور یہ کہ نبی کا نام مفرد ہوتا ہے مرکب نہیں ہوتا۔ آپ نے فرمایا اس دلیل کی ضرورت نہیں۔

محترمی! آپ کو حق ہے جو آپ فرمائیں۔ لیکن جس آپ کے شاگرد نے یہ بات کہی، صحیح کہی اور یہ ان کی بات نہیں بلکہ مولانا پیر سید جماعت علی شاہ مرحوم ومغفور علی پورسیداں والوں کی ہے جو مرحوم نے مرزا کی زندگی کے آخری ایام میں لاہور میں فرمائی۔ اس کا جواب دیئے بغیر مرزا قادیانی تو چلتا بنا۔ اب قادیانی کہتے ہیں کہ ''اسما'' اور ''ایل'' دو مرکب ہیں۔ حالانکہ پوری کائنات میں عرفاً ''اسماعیل'' مفرد کے طور پر اس وقت ذکر ہوتا ہے۔ پھر قادیانی دجل کہ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب کے پورے استدلال کو نقل نہیں کرتے کہ غلام احمد، مضاف، مضاف الیہ کو ملا کر ایک نام بنایا گیا۔ جو قادیانیوں نے مثال دی اس میں یہ شرط مفقود ہے۔ مضاف، مضاف الیہ کے علاقہ کے ہوتے ہوئے دو نام ایک ہوکر نبی کا نام بنے ہوں، ایسا تاریخ میں کبھی نہیں ہے۔ باقی رہا قادیانی دجل کا کمال کہ خود مرزا قادیانی، حضرت امام بخاری کا نام ''محمد اسماعیل بخاری'' لکھتا ہے۔ جس کی جہالت کا یہ عالم ہو، اس کے لئے پیر جماعت علی شاہ مرحوم کی دلیل پر سیخ پا ہونا، اگر خیال میں ہوتا کہ پیر صاحب مرحوم امت کے محسن اور بڑے فاضل بزرگ تھے تو اس کا ارتکاب نہ کیا جاتا۔ معافی چاہتا ہوں کہ میرا عریضہ طویل ہورہا ہے۔ ہمیشہ سوال مختصر اور جوابات میں تفصیل تو ہوا ہی کرتی ہے۔

۶...... محترمی! (۱) قادیانیت، مسیحیت یا یہودیت کی طرح مذہب نہیں۔ قادیانیت، رحمت عالم ﷺ کے باغیوں کا گروہ ہے۔ مسیحی، مسیحیت کی مسیحیت کے نام پر، یہودی، یہودیت کی یہودیت کے نام پر تبلیغ کرتے ہیں۔ قادیانی اپنے کفر قادیانیت کو اسلام کے نام پر پھیلاتے ہیں۔ یہ فرق ملحوظ خاطر رہے۔ (۲) قادیانی پاکستانی پارلیمنٹ، سپریم کورٹ آف پاکستان اور آئین پاکستان سے بغاوت کے مرتکب ہیں۔ آئین پاکستان کے باغی گروہ سے آپ کی اکیڈمی کے طلباء کو لیکچر سننے کا موقعہ فراہم ہونا۔ (۳) پورے ملک کا کوئی سکول، کالج، یونیورسٹی اور ادارہ اپنے طلباء کو آئین پاکستان کے باغیوں کے دروازے پر نہیں لے جاتا۔ آپ ایسا کرتے ہیں تو یہ آپ کے لائق غور وفکر ہے۔ پورے جمہور کی رائے کے علی الرغم آپ کا اقدام ہے۔ (۴) قادیانی لیکچرار کے سامنے آپ کی ائمہ کلاس کا خاموشی سے لیکچر سننا، پھر آپ کی اس کلاس کی تصاویر کو اپنے مقاصد کے لئے قادیانیوں کا استعمال کرنا، آپ نے کبھی ٹھنڈے دل سے اس کے نتائج وعواقب پر کاش غور فرمایا ہوتا تو ہمیں حرف شکایت زبان پر نہ لانا پڑتا۔

۷...... محترمی! تمام تر بحث آپ کے وفد سے ملاقات کے وقت طرز عمل سے پیدا ہوئی۔ یقین فرمایئے کہ میں کسی مفسد ذہن کے ہاتھوں نہیں کھیل رہا۔ یہ آپ کی سراسر فقیر پر سفید الزام تراشی ہے۔ آپ کے احترام میں فقیر آپ کے کسی تعلق والے سے کم نہیں۔ مجھے آپ کے ادارہ کا، آنجناب کی ذات اور منصب کا جتنا بے پناہ احترام ہے اس سے کہیں زیادہ آپ سے شکایت ہے کہ آپ نے مطالعاتی دورہ کا فیصلہ کرتے وقت ایک پہلو کو سامنے رکھا اور اب اس پر بے جا اصرار اور لایعنی فضول من گھڑت دلائل سے معاملہ گھمبیر بنارہے ہیں۔ فقیر کا پہلا خط ایک اخبار اور ہمارے ایک دینی رسالہ میں شائع ہوا۔ آپ کا یہ خط اور اس کا جواب کچھ مدت تک کہیں شائع نہیں ہوگا تاکہ آپ کو اصلاح احوال کا موقع مل سکے۔

توجہ فرمایئے! بار بار درخواست ہے کہ اس ناروا فیصلہ کو واپس لیجئے۔ اپنے اس خط کی کاپی صرف ان حضرات کو ارسال کررہا ہوں جنہیں آپ نے خط ارسال فرمایا۔ مثبت جواب کے لئے سراپا انتظار ہوں تاکہ معاملہ یہیں پر اصلاح پذیر ہوجائے۔ ذاتی طور پر فقیر کا کوئی

جملہ کبیدگی کا باعث بنا ہو تو اس پر معذرت قبول فرمائیے۔ جہاں تک نفس قضیہ کا تعلق ہے اس پر بڑی شدت سے قائم ہوں کہ یہ ایمان کا تقاضہ ہے۔ محمد عربی ﷺ کے دشمنوں سے اظہار برأت کی بجائے لیت ولعل سے کام لینا، لیپا پوتی کرنا ایمانی غیرت کے منافی سمجھتا ہوں۔ ان ارید الّا الاصلاح وما توفیقی الا باللہ! محتاج دعاء: آپ کا، فقیر اللہ وسایا، ملتان

مؤرخہ ۲۲؍جولائی ۲۰۱۵ء، مطابق ۵؍شوال ۱۴۳۶ھ، بروز بدھ

اس خط کے بعد اخلاقی طور پر فقیر، جواب الجواب ملنے کی انتظار کے لئے تمام کارروائی سے رک گیا۔ لیکن اس دوران معلوم ہوا کہ معاملہ اتنا سادہ نہیں ہے جتنا ہم سمجھتے ہیں۔ اس لئے کہ اطلاع یہ تھی کہ یوسفی صاحب نے فقیر کے نام اپنے خط میں غلط بیانی کی تھی کہ:

۱...... جن حضرات کو وہاں چناب نگر لے جایا گیا وہ صرف ائمہ کلاس کے حضرات نہ تھے بلکہ اندرون سندھ اکیڈمی میں تعلیم پانے والے نوعمر حضرات بھی شامل تھے جنہیں سندھ سے دعوہ اکیڈمی اسلام آباد کے تحت بلوا کر چناب نگر کی درشن کرائی گئی۔ جو کام قادیانی مبلغ کرتے ہیں کہ ملک سے گھیر گھار کر پبلک کو چناب نگر لے کر جاتے ہیں۔ وہ کام دعوہ اکیڈمی کے مصباح الرحمٰن یوسفی نے کیا اور فقیر راقم کے نام اپنے مکتوب گرامی میں اس جرم کو ایسے چھپایا گیا جیسے......

۲...... یہ بھی معلوم ہوا کہ مصباح الرحمٰن یوسفی نے قادیانیوں سے نہ صرف کھانا کھایا اور چائے پی۔ بلکہ قادیانیوں ہی کی گاڑی انہیں لاہور لے کر گئی۔ اس سے دلی صدمہ ہوا کہ ان کی قادیانیوں سے اتنی قربت اور ان سے یہ مفادات اٹھانے اور اپنے اس عمل ناروا پر بیجا اصرار۔

اس پر فقیر نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے رہنما مولانا عبدالوحید قاسمی صاحب سے درخواست کی کہ آپ اسلام آباد کے علماء کرام کا وفد ڈی.جی دعوہ اکیڈمی اسلام آباد سے ملائیں۔ ان کے جواب کے بعد پھر اگلا لائحہ عمل طے کریں گے۔ چنانچہ مولانا عبدالوحید صاحب نے ذیل کا خط ای میل سے فقیر کو بھجوایا۔ آپ ملاحظہ فرمائیں جو یہ ہے:

(رپورٹ: قاری عبدالوحید قاسمی) آج ۲۸؍جولائی ۲۰۱۵ء کو صبح ۱۰ بجے جامع حقانیہ F-8 اسلام آباد میں مولانا قاری محمد احسان اللہ صاحب کے ہاں امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف کے حکم پر مشاورتی اجلاس طلب کیا گیا جس میں شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف صاحب، مولانا محمد نذیر فاروقی صاحب، قاری عبدالوحید قاسمی، مولانا حسن فاروقی اور مولانا قاری احسان اللہ ہزاروی صاحب موجود تھے۔ اجلاس میں دعوۃ اکیڈمی اور قادیانیت نوازی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا کے خطوط وجوابی خطوط کے حوالے سے قاری عبدالوحید قاسمی نے تفصیلاً بریفنگ دی۔ سابقہ ملاقات مصباح الرحمٰن یوسفی اور اس کے رویّے پر غور وخوض کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ آج ہی اس حوالے سے دعوۃ اکیڈمی کے ڈی جی صاحب سے ملاقات کر کے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کا پیغام پہنچایا جائے اور اسلام آباد کے علماء کرام کی تشویش سے مطلع کیا جائے۔ چنانچہ متذکرہ بالا علماء کرام نے دعوۃ اکیڈمی فیصل مسجد کے آفس میں ڈی جی جناب سہیل حسن صاحب سے ملاقات کر کے اپنے اور تمام مسلمانوں خصوصاً عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کے خدشات سے مطلع فرمایا اور کہا کہ ہم نے ان دونوں دینی اداروں اسلامی یونیورسٹی اور دعوۃ اکیڈمی کو خلفشار وانتشار سے بچانے کے لئے کوئی سخت اقدام نہیں اُٹھایا حالانکہ آپ کو معلوم ہے عقیدہ ختم نبوت اور قادیانی فتنہ بڑا حساس معاملہ ہے اس لئے آپ اس حوالے سے فی الفور کوئی قدم اُٹھائیں اور اس طرح کی قادیانیت نوازی کا سدباب ہونا چاہئے۔ اس پر ڈی جی اکیڈمی صاحب نے تحمل سے تمام تفصیلات سُنی اور کہا کہ مولانا اللہ وسایا کا بھی تفصیلاً لکھا گیا خط مجھے ملا، اس پر غور کیا گیا اور سعودی حکومت کی طرف سے ہمیں خط موصول ہوا تھا اس حوالے سے تو ہم نے فیصلہ کیا کہ آئندہ مطالعاتی دورہ قادیانیوں کے ہاں چناب نگر نہیں ہوا کرے گا۔ دوسرا ہم نے مصباح الرحمٰن

یوسفی کو اس ائمہ کورس سے بھی الگ کر دیا ہے، باقی معاملات زیرغور ہیں۔ تمام علماء کرام نے ڈی جی صاحب کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور قادیانی سازشوں سے ملت اسلامیہ کو آگاہ کرنا ہم سب کا مشترکہ فرض ہے اور انہوں نے کہا کہ ہم سب کے اکابرین نے اس مسئلہ کے لئے بہت قربانیاں دی ہیں ہمیں اس کا دفاع کرنا ہوگا۔

اس کے بعد ملاقات ختم کر کے ہم واپس آئے اس معاملے میں کامیابی حقیقت میں ختم نبوت کی برکت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کا خلوص اور جذبہ تھا اللہ ہم سب کو اس کام کے لئے قبول فرمائے آمین! (عبدالوحید قاسمی)

چنانچہ مولانا عبدالوحید صاحب قاسمی کے ملنے والے ای میل کے بعد ذیل کے خطوط جناب ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر صاحب اور عالی جناب لیاقت بلوچ کو فقیر راقم نے تحریر کئے:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج گرامی

آپ کو یہ معلوم کر کے بہت مسرت ہوگی کہ مصباح الرحمٰن یوسفی صاحب کو دعوہ اکیڈمی اسلام آباد کی ائمہ کلاس سے ڈی سیٹ کر دیا گیا ہے اور یہ کہ آئندہ ائمہ کلاس کے شرکاء چناب نگر قادیانی مرکز میں دورہ کے لئے نہیں جائیں گے۔ آج سے کچھ دن قبل ڈی۔جی دعوہ اکیڈمی سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا وفد ملا تو انہوں نے یہ فیصلہ سنایا اور یہ کہ اس پر عمل درآمد بھی ہوگیا ہے کہ نئے تعلیمی شیڈول میں مصباح صاحب کا نام نہیں ہے۔

آپ نے اس سلسلہ میں جو تعاون فرمایا وہ لائق تحسین ہے۔ آپ کے اس تعاون وسرپرستی پر دل کی گہرائیوں سے سپاس گزار ہوں۔ **والسلام!** محتاج دعا: فقیر اللہ وسایا

یکم راگست ۲۰۱۵ء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان

اب تمام قارئین لولاک مبارکباد قبول فرمائیں کہ اس معاملہ میں یوں اللہ تعالیٰ نے کامیابی سے سرفراز فرمایا۔ **فالحمدللہ!**

(ماہنامہ لولاک ملتان اکتوبر ۲۰۱۵ء ص۳ تا ۱۱)

۱۴ راگست کی سرکاری تقریب قادیانی مرکز میں کیوں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ!

قادیانیوں نے پاکستان بنتے وقت پاکستان کی مخالفت کی تھی، انہوں نے باقاعدہ اس کمیشن کو درخواست دی تھی جو پاکستان باؤنڈری کے لئے متعین تھا کہ ہمیں مسلمانوں میں شامل نہ کیا جائے، اس لئے ضلع گورداس پور پاکستان میں شامل نہ ہوسکا، لیکن پاکستان بنتے ہی یہ قادیانی نہ صرف یہ کہ پاکستان میں گھس آئے بلکہ پاکستان کی کلیدی پوسٹوں اور اعلیٰ عہدوں پر بھی براجمان ہوگئے۔ بدقسمتی سے جب پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ ہی ایک قادیانی سرظفر اللہ خان کو بنا دیا گیا تو پاکستان کے تمام سفارت خانوں میں ان قادیانیوں کو گھسایا گیا، جنھوں نے پاکستان کی سفارت کم اور قادیانیت کی تبلیغ اور اس کا پرچارک زیادہ کیا۔ اسی کا شاخسانہ ہے کہ آج تک وہ سفارت خانوں میں اعلیٰ عہدوں پر براجمان ہیں، جیسا کہ کچھ عرصہ قبل پاکستان کی نیشنل اسمبلی میں تمام سفارت خانوں میں موجود افسران کی ایک فہرست پیش کی گئی تھی جس کے دیکھنے سے پتہ چلتا تھا کہ شاید مسلمانوں میں کوئی قابل پڑھا لکھا اور ایسا کوالیفائڈ ایک بھی مسلمان نہیں جو بائیسواں گریڈ حاصل کر سکے، اگر کوئی اس گریڈ کے قابل ہے تو وہ صرف اور صرف قادیانی ہی ہیں۔ نعوذ باللہ!

اب حال یہ ہے کہ پاکستان کی یوم آزادی کی تقریب کے لئے قادیانیوں کے مرکز کو منتخب کیا گیا اور درپردہ اس کے میزبان قادیانیوں کو ظاہر کیا جارہا ہے۔ یہ کتنا بڑا دھوکا اور مسلمانوں کے ساتھ فریب ہے۔ اس لئے کینیڈا میں رہنے والے مسلم پاکستانی سراپا احتجاج ہیں کہ یہ ہمارے دین اور مذہب کے ساتھ کیوں کھلواڑ کیا جارہا ہے اور جب کہ یہ قادیانی آج تک ہمارے آئین پاکستان کو نہیں مانتے اور نہ ہی وہ انتخابات میں اس بنا پر حصہ لیتے ہیں تو جو آئین پاکستان کو ہی نہ مانتا ہو، اس کے ہاں اس ملک کی آزادی کی یہ تقریب رکھنا چہ معنی دارد؟ اس کی مکمل رپورٹ درج ذیل خبر میں ملاحظہ فرمائیں:

''کینیڈا کے شہر ٹورنٹو میں پاکستانی قونصل جنرل کی جانب سے یوم آزادی کی سرکاری تقریب کا انعقاد قادیانیوں کی عبادت گاہ میں کیا جارہا ہے۔ تقریب کے حوالے سے چھپوائے گئے کارڈز پر مزید معلومات کے حصول کی خاطر قادیانی ویب سائٹ کا ایڈریس اور فون نمبر درج کیا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق قونصل جنرل کے اس اقدام پر کینیڈا میں پاکستانی مسلمانوں میں شدید اشتعال پایا جاتا ہے۔ دوسری جانب قونصل جنرل ریاض احمد گولو کا کہنا ہے کہ: ''بڑی سرکاری تقریب کسی اور جگہ ہے، یہ تقریب قادیانیوں نے رکھی ہے، ہم چاہتے ہیں کہ تمام طبقات کو ساتھ لے کر چلیں۔'' جب کہ دفتر خارجہ کے ترجمان نے ''امت'' کے رابطہ کرنے پر اس حوالے سے کوئی تبصرہ کرنے سے انکار کردیا ہے اور پروگرام سے لاعلمی کا اظہار کیا۔ ''امت'' کو دستیاب معلومات کے مطابق قونصل جنرل ٹورنٹو کی جانب سے ۱۴؍اگست ۲۰۱۵ء کی سرکاری تقریب کے لئے جو دعوت نامہ جاری کیا گیا ہے اس میں لکھا ہے کہ: ''پاکستان کے یوم آزادی پر قونصل جنرل پاکستان کی جانب سے دعوت فن وفوڈ اسٹالز بھی ہوں گے۔ جمعہ ۱۴؍اگست ۲۰۱۵ء کو ۳ بجے سے ۹ بجے شام مختلف اسٹالز اور بچوں کے کھیل ہوں گے اور اسٹیج پر آفیشل تقریب شام ۷ بجے شروع ہوگی۔ تقریب کا مقام قادیانیوں کی عبادت گاہ (بیت الاسلام گراؤنڈ) رکھا گیا اور کارڈ پر قادیانیوں کی عبادت گاہ کا ایڈریس دیا گیا ہے۔ دوسرے کونے پر مزید معلومات کے لئے قادیانیوں کی ویب سائٹ www.ahmadiyya.com اور فون نمبر 1.905-832-2669 دیا گیا ہے۔

اس حوالے سے ''امت'' کو ٹورنٹو میں موجود ذرائع نے بتایا کہ کینیڈا میں اس معاملے پر بات کرنا خاصا مشکل ہے، کیونکہ قادیانی انتہائی منظم ہیں۔ یہاں ان کی دو عبادت گاہیں ہیں۔ تقریباً ۱۰ برس قبل انہوں نے اس علاقے میں ۴سو گھروں کی کالونی میں اکٹھے ۲۰۰ گھر اس شرط پر خریدے تھے کہ گلیوں کے نام ان کی مرضی سے رکھے جائیں، لہٰذا ایسا ہی ہوا ہے۔ قادیانی یہاں اپنا سالانہ جلسہ بھی کرتے ہیں، جس میں پوری دنیا سے لوگ آتے ہیں۔ ''امت'' کی اطلاعات کے مطابق پاکستانی قونصل خانے کے سابق افسر عمران علی کے دور میں قادیانیوں کو اہمیت ملنا شروع ہوئی، اس سے قبل انہیں قونصلیٹ میں وہ اہمیت حاصل نہیں تھی۔ ''امت'' سے مقامی مسلمان نمائندوں نے خود رابطہ کرکے اس پروگرام پر احتجاج کیا ہے۔ تاہم قونصلیٹ کی مخالفت اور قادیانیوں کے اثرورسوخ کے سبب وہ فی الحال اپنے نام ظاہر کرنے سے گریزاں ہیں۔ ''امت'' کو وزارت خارجہ کے ایک ذریعے نے بتایا کہ عالمی سطح پر پاکستان پر دباؤ ڈالا جارہا ہے کہ وہ قادیانیوں کے حوالے سے نہ صرف قوانین تبدیل کرے بلکہ انہیں سرکاری تقریبات میں بھی اہمیت دینے کا مطالبہ کیا جارہا ہے۔ کینیڈا میں ہونے والی یہ تقریب اس سلسلے کی کڑی ہے۔ کینیڈا کی ایک مسجد کے امام نے بتایا کہ یہاں قادیانیوں کے حوالے سے کسی طرح بھی بات کرنے کو مذہبی منافرت کے زمرے میں لیا جاتا ہے اور سرکاری سطح پر اس کی سخت سزا دی جاتی ہے۔ انہی قوانین کی آڑ میں قادیانی کمیونٹی مسلمانوں خصوصاً مساجد کے خلاف وارداتیں کرتی رہتی ہے۔ مقامی ذرائع کے مطابق کینیڈا کا ایک اردو اخبار ختم نبوت پر ایک کتاب قسط وار شائع کررہا ہے، لیکن اس پر دباؤ ڈالا جارہا ہے کہ وہ اس کتاب کی اشاعت بند کرے، یا قادیانیوں کی حمایت میں بھی کتاب شائع کی جائے۔ ''امت'' کو بتایا

گیا ہے کہ صرف کینیڈا ہی نہیں تقریباً تمام مغربی ممالک میں قادیانیوں کو وہی حیثیت حاصل ہو چکی ہے جو یہودیوں کو حاصل ہے۔ان کے حوالے سے کوئی خاص قانون تو نہیں بنایا گیا، مگر مذہبی منافرت کے قوانین کا سہارا لے کر قادیانیوں کو تحفظ دیا جا رہا ہے۔

ٹورنٹو میں پاکستان کے یوم آزادی کی سرکاری تقریب کا انعقاد قادیانی عبادت گاہ میں کئے جانے کے حوالے سے ''امت'' نے دفتر خارجہ کے ترجمان قاضی خلیل اللہ سے رابطہ کیا تو انہوں نے کہا: ''جب تک میں اپنے ذرائع سے معلومات حاصل نہ کرلوں، میں اس پر تبصرہ نہیں کرسکتا۔'' ان سے پوچھا گیا کہ آپ کس وقت تک معلومات حاصل کرسکیں گے؟ تو انہوں نے کہا: ''میں بہت مصروف ہوں، اتنی جلدی ممکن نہیں ہوسکے گا۔'' امت نے جب یہ پوچھا کہ کیا ماضی میں بھی کبھی سرکاری تقریب قادیانی مرکز میں رکھی گئی ہے؟ تو قاضی خلیل اللہ کا کہنا تھا کہ وہ اس پر تبصرہ نہیں کرسکتے۔معلومات حاصل کرنے کے بعد ہی بات کرنے کی پوزیشن میں ہوں گے۔

دریں اثنا ''امت'' نے اس حوالے سے تفصیلات جاننے کی خاطر ٹورنٹو کے قونصل جنرل ریاض گولو سے رابطہ کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ درست ہے کہ قادیانیوں کی عبادت گاہ کے گراؤنڈ میں یہ تقریب ہو رہی ہے، لیکن یہ مرکزی تقریب نہیں۔قونصل خانے کی مرکزی تقریب THORNCLIF کے اسٹیڈیم میں ہوگی، جس میں ۲۲ ہزار پاکستانی شریک ہوں گے اور وہاں ۳ بجے پاکستان کا جھنڈا لہرایا جائے گا، جب کہ قادیانی عبادت گاہ میں پروگرام شام کے وقت ہے۔اس سوال پر کہ اس کی ضرورت کیوں محسوس کی گئی؟ انہوں نے کہا کہ ''شہر میں ۱۵ سے ۲۰ ہزار قادیانی ہیں، انہوں نے ہم سے رابطہ کیا اور کہا کہ وہ بھی پاکستانی ہیں، لہٰذا وہ ایک تقریب رکھنا چاہتے ہیں، جس پر انہیں اجازت دے دی گئی۔'' اس سوال پر کہ تقریب کا دعوت نامہ تو آپ کی اجازت سے جاری ہوا ہے؟ ریاض گولو نے کہا کہ: ''وہ چاہتے ہیں کہ دیگر پاکستانیوں کو بھی بلایا جائے، اس لئے ہم نے انہیں اپنی طرف سے دعوت نامہ جاری کرنے کی اجازت دی، کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ پاکستان کے تمام طبقات کو ساتھ لے کر چلیں، اس شہر میں پہلے کبھی پاکستان کا دن نہیں منایا گیا۔اس بار پہلی مرتبہ ایسا ہو رہا ہے۔ اسماعیلی، مسیحی سب الگ الگ منا رہے ہیں۔کوئی ۱۸ یونٹ ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے، چونکہ معاملہ پاکستان کا ہے، اس لئے ہم سب کو ساتھ لے کر چل رہے ہیں، جہاں تک ان کے اپنے اسکول آف تھاٹ کا تعلق ہے تو ہم اس معاملے میں نہیں پڑتے۔ان کے جو مذہبی پروگرام ہوتے ہیں، ان سے ہمارا کوئی تعلق نہیں، نہ ہم کوئی دلچسپی لیتے ہیں۔یہ چونکہ پاکستان کا معاملہ ہے، اس لئے ہم سارے پاکستانیوں کو ساتھ لے کر چلنے کی کوشش کررہے ہیں، تاکہ ہمارے معاشرے کی تقسیم یہاں دکھائی نہ دے۔'' انہوں نے بتایا کہ یہاں کی پارلیمنٹ میں ۱۰/اگست کو یوم پاکستان منایا جارہا ہے، جس پروگرام کا ذکر ہو رہا ہے، یہ بھی صرف پاکستان کے نام پر ہے۔

(روزنامہ امت کراچی، ۸/اگست ۲۰۱۵ء)

حکومت پاکستان سے ہمارا مطالبہ ہے کہ جب تک یہ قادیانی آئین پاکستان کو نہیں مانتے ان سب کو تمام سفارت خانوں سے بے دخل کیا جائے۔اس لئے کہ اس حالت میں وہ پاکستان کی نیک نامی کی بجائے پاکستان کو بدنام کرنے اور پاکستان کی خیرخواہی کی بجائے پاکستان کی بدخواہی کے ہی منصوبے بناتے رہیں گے اور جو قادیانی افسران پاکستانی اداروں میں اعلیٰ عہدوں پر براجمان ہیں ان سب کو ہٹا کر مسلم افسران کو ان کی جگہ متعین کیا جائے۔ **ان ارید الا الاصلاح ماستطعت وما توفیقی الا باللّٰہ. علیه توکلت والیه انیب!**

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۲۳ تا ۳۱/اگست ۲۰۱۵ء ص۴،۵)

پنجاب اسمبلی، خیبر پختونخواہ اسمبلی، قومی اسمبلی اور ختم نبوت کا مسئلہ

ٹل فورڈ برطانیہ میں قادیانی جماعت کا سالانہ جلسہ تھا جسے وہ مرزا قادیانی کے زمانے سے منعقد کرتے چلے آرہے ہیں۔قادیان

کے بعد پاکستان، آج کل یہ برطانیہ میں ہوتا ہے۔ قادیانی عقیدہ کے مطابق اس میں شرکت ''ظلی حج'' ہے۔ قادیانیوں کے علاوہ پاکستان پیپلز پارٹی سے تعلق رکھنے والے سابق ہائی کمشنر پاکستان (واجد شمس الحسن) جو برطانیہ میں مقیم ہیں، نے بھی اس قادیانی جلسہ میں شرکت اور خطاب کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ ''قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا فیصلہ غلط تھا۔ بھٹو صاحب نے مذہبی جماعتوں کے دباؤ میں آکر تاریخی غلطی کی۔ جس کا میں جواز ثابت نہیں کرسکتا۔ بھٹو صاحب زندہ ہوتے تو وہ بھی اس کا جواز مہیا نہ کرسکتے۔''

(روزنامہ خبریں ملتان مؤرخہ ۲۷؍اگست ۲۰۱۵ء)

جناب واجد شمس الحسن کے بیان کے اخبارات میں آتے ہی جناب عبدالوہاب صاحب نے دوحہ (عرب امارات) سے انٹرنیٹ پر یہ بیان جاری کیا:

واجد شمس الحسن کی قادیانیت نوازی کوئی نئی بات نہیں ہے:

تحریک تحفظ ختم نبوت کے رہنما اور کارکن بخوبی جانتے ہیں کہ برطانیہ میں ابتداء میں جنگ اخبار کے ایڈیٹر کے طور پر آنے والا، وزیراعظم بے نظیر بھٹو سے قریبی رواسم رکھنے والا، برطانیہ میں نامزد سابق پاکستانی سفیر''واجد شمس الحسن'' کے قادیانیوں کے ساتھ پرانے گھریلو روابط ہیں۔

اور قادیانیوں نے ان کے گرد گھیرا تنگ کر رکھا ہے اور قادیانی اپنے مرزائی مقاصد کے حصول کے لئے پاکستانی سفارت کار کو برطانیہ اور دیگر ممالک میں بلیک میل کرتے رہتے ہیں۔ ان گہرے روابط کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ مرزامسرور کا دست راست قادیانی ''مرزا مظفر چوہدری'' جو قادیانی الیکٹرانک میڈیا کا کنٹرولر اور قادیانیت کا اوّل درجے کا مالی سپوٹر بھی ہے۔ اس کے پاس واجد شمس الحق کا بیٹا نوکری کرتا رہا ہے۔

۲۰۱۰ء میں واجد شمس الحق جب لندن میں باقاعدہ پاکستان کے سفیر تھے اس وقت یہ خبر لیک ہوئی تھی کہ واجد صاحب نے قادیانیوں کے لئے لفظ''مسلم'' اور مرزاوڑے کے لئے لفظ''مسجد'' استعمال کیا تھا اور فوت شدہ قادیانیوں کے لئے مرزاوڑے میں جاکر دعائے مغفرت بھی کی تھی۔ دنیا بھر کے مسلمانوں کے احتجاج کے بعد نیز مسلمانوں کی طرف سے بھرپور ردعمل کو بھانپنے کے بعد واجد شمس الحق کو مجبوراً میڈیا پر آکر معافی مانگنی پڑی تھی۔

یادرہے کہ ۱۹۷۳ء کے ترمیمی آئین کے مطابق قادیانی غیرمسلم ہیں اور ۱۹۸۴ء امتناع قادیانی آرڈیننس کے تحت مرزائی اپنے مرزاوڑوں کو مسجد نہیں کہہ سکتے۔ ۲۰۱۰ء سے اب تک واجد شمس الحق کی طرف سے کئی بار مختلف موقعوں پر قادیانیوں کے لئے نرم گوشہ رکھنے کے واقعات نوٹ کئے جاتے رہے ہیں اور اب برطانیہ میں ایک خالص قادیانی مذہبی تقریب میں واجد صاحب کو مہمان خصوصی کے طور پر مدعو کرنا اور ان کا سرعام بلاجھجک آئین پاکستان کو غلط قرار دینا اور پاکستانی پارلیمنٹ کے متفقہ فیصلہ کو بڑی غلطی کہنا اور قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے فیصلے کو ناجائز کہنا، یقیناً کسی مک مکاؤ کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔

ان حقائق کے ہوتے ہوئے حق تعالیٰ نے کرم کا معاملہ فرمایا کہ پنجاب اسمبلی میں نون لیگ کے رکن اسمبلی جناب وحید گل صاحب نے یہ قرارداد پیش کی:

قرارداد پنجاب اسمبلی واجد شمس الحسن:

یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے پرزور سفارش کرتا ہے کہ سابق ہائی کمشنر واجد شمس الحسن کا خبریں اخبار کو دیا گیا بیان، جس میں

اس نے کہا کہ ذوالفقار علی بھٹو نے مذہبی و دینی جماعتوں کے دباؤ پر مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا جو فیصلہ کیا تھا وہ غلط تھا۔

مذکور کا یہ بیان نہ صرف پاکستان بلکہ بین الاقوامی مذہبی دینی جماعتوں اور امت مسلمہ میں شدید اشتعال، دل آزاری کا سبب بنا ہے اور قومی اسمبلی کے متفقہ فیصلے کی توہین کی گئی ہے۔

یہ معزز ایوان مذکور کے درج بالا بیان کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ آج تک اسے جتنے بھی اعزازات دیئے گئے ہیں فوراً واپس لئے جائیں اور مذکور کا جس جماعت سے تعلق ہے وہ جماعت فوراً اس سے لاتعلقی کا اظہار کرے۔

مذکور کے بیان کو آئین پاکستان سے غداری اور توہین رسالت کا مرتکب قرار دیا جائے اور اس کے خلاف آئین پاکستان سے غداری اور توہین رسالت کی دفعات کے تحت مقدمات بھی درج کئے جائیں۔

لہٰذا یہ ایوان اس وقت کی تمام دینی جماعتوں اور ان کے سربراہان اور وزیراعظم کو خراج عقیدت بھی پیش کرتا ہے۔

۱......	محمد وحید گل	(PP-145)	۲......	محمد الیاس چنیوٹی	(PP-73)
۳......	حاجی عمران ظفر	(PP-111)	۴......	پیر سید محفوظ مشہدی	(PP-120)
۵......	قاضی احمد سعید	(PP-286)		(P.P.P)	
۶......	ملک محمد ارشد	(PP-222)	۷......	ابوحفص محمد غیاث الدین	
۸......	ڈاکٹر فرزانہ نذیر		۹......	میاں محمد اسلم اقبال	

اس قرارداد پر ۱۹ ارکان اسمبلی نے دستخط کئے۔ قرارداد پیش کرتے ہوئے محرک نے اخبارات کے مطابق یہ بھی فرمایا کہ: ’’رحمت عالم ﷺ کی ختم نبوت پر اسمبلی کی رکنیت نہیں۔ بلکہ اس پر ہزاروں اسمبلیاں بھی قربان۔‘‘

غرض پنجاب اسمبلی میں یہ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوگئی۔ اسمبلی میں موجود حکمران جماعت اور اپوزیشن جماعتوں کے تمام ممبران نے اس قرارداد کی حمایت کی۔ پاکستان تحریک انصاف، پاکستان پیپلز پارٹی، جماعت اسلامی، ق لیگ نے بھی ساتھ دیا۔ قائم مقام سپیکر، ڈپٹی سپیکر، لاء منسٹر پنجاب نے آوٹ آف ٹرن پر قرارداد پیش کرنے کی تائید کر کے شکریہ کے مستحق قرار پائے۔ یوں اللہ رب العزت نے کرم کا معاملہ فرمایا کہ ایک بار پھر پرنٹ میڈیا یا پنجاب اسمبلی کے فلور سے یہ مسئلہ اجاگر ہوا اور پوری دنیا نے ’’ختم نبوت زندہ باد‘‘ کی صداؤں سے خوشی کے ثمرات اپنے دامنوں میں سمیٹے۔

اس دوران میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۶؍ستمبر ۲۰۱۵ء کی شام لاہور جامع مسجد آسٹریلیا، مکلوڈ روڈ پر عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس تھی۔ جس میں تمام مکاتب فکر کے رہنماؤں نے شرکت فرمائی۔ اس میں قرارداد کے محرک جناب محمد وحید گل بھی تشریف لائے۔ انہوں نے پنجاب اسمبلی میں قرارداد کے پیش ہونے اور متفقہ طور پر منظور ہونے کی تفصیلات پیش کیں تو پورا اجتماع خیر مقدمی نعروں سے گونجتا رہا۔ اس گئے گزرے دور میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے امت مسلمہ کی یہ بیداری، محبت و شیفتگی باعث اطمینان ہے۔

فالحمد للہ اوّلاً وآخراً!

اللہ رب العزت کے کرم کے فیصلہ کو دیکھیں کہ پنجاب اسمبلی میں قرارداد کے منظور ہوتے ہی اگلے روز جناب واجد شمس الحسن کا روزنامہ جنگ ملتان میں یہ بیان شائع ہوا۔

’’پاکستان کے سابق ہائی کمشنر واجد شمس الحسن...... (دنیا بھر اور پاکستان کے مسلمانوں کے) جذبات مجروح ہوئے ہیں تو میں

ہزار بار حقیقی جذبہ کے تحت معافی مانگتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ وہ نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ کے حکم کے مطابق مجھے معاف کردیں۔‘‘

(روزنامہ جنگ ملتان مؤرخہ ۲۹؍اگست ۲۰۱۵ء)

موصوف کے طویل بیان سے اقتباس آپ کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس بیان میں موصوف نے اگرچہ، مگرچہ، چونکہ، چنانچہ، لہٰذا کے تحت خفت مٹانے کے لئے دور کی کوڑی لائے۔ غلط بات کو صحیح بنانا جتنا مشکل کام ہے اس اذیت سے گزرتے بھی، بیان میں دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن بہت غنیمت کہ انہوں نے معذرت کر لی۔ لاہور، پسرور، سیالکوٹ، ڈنگہ، اسلام آباد، کوہاٹ میں ختم نبوت کانفرنس ۷؍ستمبر کے حوالہ سے مجلس نے منعقد کر رکھی تھیں۔ ان تمام کانفرنسوں میں یہ مسائل زیر بحث رہے۔ ۷؍ستمبر کو ۴۱ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس قصہ خوانی بازار پشاور میں تھی۔ جس میں شرکت سے قبل جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا فضل غفور خیبر پختونخواہ اسمبلی کے ممبر نے یہ خوشخبری سنائی کہ آج خیبر پختونخواہ اسمبلی میں، میں نے قرارداد پیش کی۔ جس پر پاکستان مسلم لیگ ن، اے.این.پی اور پاکستان پیپلز پارٹی نے بھی دستخط کئے۔ قرارداد یہ ہے:

<u>قرارداد خیبر پختونخواہ اسمبلی ختم نبوت کا نصاب:</u>

بحیثیت مسلمان ہم اللہ رب العالمین کو واحد لاشریک اور محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم النّبیین سمجھتے ہیں۔ چونکہ ختم نبوت کا عقیدہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور اس کا دفاع ہمارا ایمانی فریضہ ہے اور آئین پاکستان نے بھی اس کو مکمل تحفظ فراہم کیا ہے۔ اس لئے نسل نو کو ختم نبوت کی ضرورت واہمیت کے عنوان سے باخبر رکھنے کے لئے یہ ہمارے نصاب تعلیم کا حصہ ہونا چاہئے۔

لہٰذا یہ صوبائی اسمبلی، صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ ختم نبوت کے عنوان سے نصاب تعلیم میں مضامین شامل کئے جائیں۔

خادم ختم نبوت: فضل غفور (MPA)

۱...... سردار اورنگ زیب تلوٹھا	(PML.N)	۲...... مسز یاسمین نگہت اورکزئی	(PPP)
۳...... سید جعفر شاہ	(ANP)	۴...... شہرام خان ترکئی	(AJ.P)

یہ قرارداد بھی متفقہ طور پر منظور ہوئی۔ فالحمد للہ تعالیٰ اوّلاً وآخراً!

اگلے روز ۸؍ستمبر کو مردان، چارسدہ، نوشہرہ میں ختم نبوت کانفرنسیں تھیں۔ وہاں سامعین ان خوشیوں سے اپنے دامن بھرتے رہے۔ مردان ختم نبوت کانفرنس ۸؍ستمبر ۲۰۱۵ء بعد از ظہر کے اجلاس عام میں خیبر پختونخواہ اسمبلی کے سپیکر جناب اسد قیصر جو صوبہ کی حکمران جماعت پی.ٹی.آئی سے تعلق رکھتے ہیں تشریف لائے۔ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب میں انہوں نے اعلان کیا کہ: ’’جمعیت علماء اسلام کے ممبر مولانا فضل غفور صاحب نے کل خیبر پختونخواہ اسمبلی میں ختم نبوت کے موضوع کو نصاب کا حصہ بنانے کی قرارداد پیش کی۔ جسے ہم نے بالاتفاق منظور کیا۔ اس کی روشنی میں بحیثیت سپیکر اسمبلی کے اعلان کرتا ہوں کہ اس پر بہت جلد عمل کا آغاز کر دیا جائے گا۔‘‘ ان کے اس اعلان سے سامعین نے جس خوشی کا اظہار کیا وہ قابل دید تھا۔

اس کے اگلے روز پاکستان قومی اسمبلی کی مسجد کے خطیب مولانا احمد الرحمٰن صاحب نے یہ خوشخبری سنائی کہ آج قومی اسمبلی کی مسجد میں بہت سارے ممبران اور قومی اسمبلی کے قائم مقام سپیکر تشریف لائے۔ ختم نبوت کے سلسلہ میں منعقدہ تقریب سے خطاب کے دوران قائم مقام سپیکر قومی اسمبلی نے اعلان کیا کہ آئندہ سال سے قومی اسمبلی کے ہاؤس میں سرکاری سطح پر ۷؍ستمبر کے دن تقریب منعقد کریں گے۔

۱۲؍ستمبر ختم نبوت کانفرنس بہاول پور میں خطاب کے دوران جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنما مولانا عبدالغفور حیدری ڈپٹی

چیئرمین سینٹ آف پاکستان نے خوشخبری سنائی کہ قومی اسمبلی کے قائم مقام سپیکر کے اعلان ’’یوم ختم نبوت‘‘ کا نوٹیفکیشن بھی جلد ہونے والا ہے۔ فالحمد للہ اوّلاً و آخراً!

اس سال ملک بھر میں تمام دینی ومذہبی جماعتوں، تمام مسالک نے بھی ۷؍ستمبر۱۹۷۴ء کے فیصلہ کے حوالے سے اپنے اپنے طور پر اجتماعات کئے۔ جس پر جتنا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان نومبر۲۰۱۵ء ص۳ تا۶)

قدیم مسجد گولیکی ہتھیانے میں قادیانی ناکام

موضع گولیکی میں واقع مسجد کو مرزائیوں نے اپنی عبادت گاہ بنالیا تھا، خونیں تصادم کے بعد ۲۰۰۱ء میں سیل کردی گئی۔

عدالت نے ۱۸برس بعد خانۂ خدا پر مسلمانوں کا حق تسلیم کرلیا، قادیانی مقدمے کے مدعی کو شہید کرچکے ہیں: رپورٹ

گجرات میں ۳۰۰ سالہ قدیم مسجد پر قبضے کا مقدمہ قادیانی ہار گئے۔ ۱۹۳۰ء میں موضع گولیکی کی مرکزی مسجد کے پیش امام نے قادیانیت اختیار کرلی تھی، جس کے باعث تقریباً آدھا گاؤں مرتد ہوگیا تھا۔ ۱۹۹۱ء میں مسجد کی تعمیر نو کے دوران قادیانیوں نے اسے اپنی عبادت گاہ میں تبدیل کردیا۔ گاؤں میں کشیدگی پھیلنے کے باعث ضلعی انتظامیہ نے اٹھارہ سال پہلے مسجد کو سیل کردیا تھا۔ قادیانیوں اور مسلمانوں کے تنازعے کی وجہ سے ۲۰۰۱ء میں اس گاؤں میں آٹھ افراد قتل ہوئے۔ قادیانیوں نے مسلمانوں کو مقدمہ واپس لینے اور مسجد سے دستبردار ہونے کے لئے کئی حربے استعمال کئے۔ ۲۰۱۰ء میں قادیانیوں نے مقدمے کے مدعی ماسٹر سرفراز کو شہید بھی کردیا، تاہم مسلمانوں کی اٹھارہ سالہ جدوجہد رنگ لے آئی۔ مقامی عدالت نے مقدمے کا فیصلہ مسلمانوں کے حق میں کرتے ہوئے مسجد کھولنے کا حکم جاری کردیا ہے۔

گجرات شہر کی مغربی جانب تقریباً ۱۵کلومیٹر کی مسافت پر واقع گاؤں، گولیکی گزشتہ بیس برس کے دوران کئی بار خبروں میں شامل رہا۔ جس کی وجہ یہاں مسلمانوں اور قادیانیوں کا ایک پرانا تنازعہ تھا۔ ڈھائی ہزار گھرانوں پر مشتمل اس گاؤں کی مرکزی مسجد کی بنیاد تقریباً تین سوسال پہلے یہاں کے ایک بزرگ حافظ غلام دستگیر نے رکھی تھی۔ ۱۹۳۰ء میں امام دین نامی پیش امام نے قادیانیت اختیار کرلی۔ مرتد ہونے کے بعد پیش امام نے اپنی ’’محنت‘‘ شروع کردی۔ مقامی ذرائع کے مطابق دوسری طرف حالت یہ تھی کہ مقامی مسلمانوں کو قادیانی فتنے کے بارے میں کچھ زیادہ آگاہی نہیں تھی۔ علاوہ ازیں لوگ زیادہ پڑھے لکھے بھی نہ تھے۔ لہٰذا گاؤں کے سیدھے سادے دیہاتی اس مرتد پیش امام کے پیچھے نمازیں بھی پڑھتے رہے اور اس سے نکاح اور جنازے بھی پڑھواتے رہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ کچھ عرصے بعد گاؤں کے بیشتر لوگ قادیانی ہوگئے۔ ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیئے جانے کے بعد گاؤں کے مسلمانوں کو بات کچھ سمجھ آئی، لیکن چونکہ سب لوگ آپس میں قریبی رشتہ دار تھے، اس لئے بزرگوں نے بات آگے بڑھانے کی بجائے، یہ فیصلہ کیا کہ مسلمان یہاں نماز پڑھنا چھوڑ دیں۔ جس کے بعد قادیانیوں کا مسجد پر قبضہ مزید مضبوط ہوگیا۔ ۱۹۹۱ء میں قادیانیوں نے اس مسجد کی تعمیر نو کا فیصلہ کیا اور اس دوران مسجد کو باقاعدہ قادیانی عبادت گاہ کی شکل دینے کی کوشش کی، لیکن چونکہ اب ۱۹۳۰ء نہیں بلکہ ۱۹۹۱ء تھا، لہٰذا کچھ پڑھے لکھے نوجوان آگے بڑھے اور قادیانیوں کو عبادت گاہ کے مینار تعمیر کرنے سے روک دیا۔ گاؤں کا ماحول ایک بار پھر کشیدہ ہوگیا، لیکن گاؤں کے بزرگ پھر آگے آئے اور فریقین میں مصالحت کرادی۔ قادیانی کچھ عرصہ خاموش رہے، لیکن ۱۹۹۶ء میں انہوں نے اچانک مسجد کی چار دیواری پر ’’بیت الحمد‘‘ لکھوا کر اس کے قادیانی عبادت گاہ ہونے کا اعلان کردیا۔ ذرائع کے مطابق مسلمانوں نے جب اس پر احتجاج کیا تو مالی طور پر بے حد مضبوط مقامی قادیانیوں نے انہیں آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا کہ وہ کون ہوتے ہیں اس مسجد کے معاملات میں مداخلت کرنے والے اور اس

کے ساتھ ہی وہاں مسلح قادیانیوں کا پہرا بٹھا کر مسلمانوں کا داخلہ ممنوع قرار دے دیا گیا۔ گاؤں میں ایک بار پھر کشیدگی پھیل گئی اور بات مرنے مارنے تک پہنچ گئی، چونکہ پیسے کے اعتبار سے قادیانی زیادہ مضبوط تھے۔ علاوہ ازیں ان کی جماعت بھی انہیں مبینہ طور پر مکمل سپورٹ کررہی تھی، لہٰذا مسلمان بزرگوں نے خون خرابے سے بچنے کے لئے لڑائی جھگڑے کی بجائے عدالت جانے کا فیصلہ کیا۔ مسلمانوں نے علاقہ مجسٹریٹ الیاس گل کی عدالت میں درخواست دائر کردی کہ تین سو سال پرانی مسجد کو قادیانیوں کے قبضے سے واگزار کرایا جائے۔ اس مقدمے کے مدعی ماسٹر سرفراز، افضل سندھو، محمد نثار، محمد اکرم اور محمد اعظم بنے۔ کمرہ عدالت سے باہر آتے ہوئے ایک بااثر قادیانی نے مسلمانوں کو دھمکانے کی کوشش کی تو مسلمان لڑکے بھڑ گئے۔ اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے مجسٹریٹ نے فی الفور مسجد کو سیل کرنے کا حکم دے دیا۔ یوں مذکورہ مسجد ۲۲؍ستمبر ۱۹۹۶ء کو سیل کردی گئی، لیکن گاؤں کی صورت حال اس وقت کشیدہ ہونے لگی جب بااثر قادیانیوں نے مقدمہ واپس لینے کے لئے مسلمانوں پر دباؤ ڈالنا شروع کیا، وہ کبھی مسلمانوں کو دھمکیاں دیتے اور کبھی مختلف لالچ، تاہم پانچوں مدعی اپنے موقف پر ڈٹے رہے۔ ۲۰۰۱ء میں اسی تنازعے کی وجہ سے کچھ مسلمان لڑکوں کی قادیانیوں سے تلخ کلامی ہوئی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے فریقین نے ہتھیار نکال لئے۔ فائرنگ کے تبادلے میں چار مسلمان شہید ہوئے اور چار قادیانی مارے گئے۔ اب گاؤں کی فضاء مزید خراب ہوگئی، لیکن مقدمے کے مدعی اپنے مؤقف پر ڈٹے رہے۔ ۲۰۰۸ء میں مقامی سینئر سول جج شہزاد کیانی نے قادیانیوں کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ مسلمانوں نے اس فیصلے کے خلاف فوری طور پر ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج گجرات کی عدالت میں اپیل کردی۔ سیشن جج نے یہ کہہ کر کیس دوبارہ سول عدالت میں ریفر کردیا کہ یہ استقرار حق کا کیس ہے، لہٰذا اس کی سماعت سول کورٹ میں ہی ہونی چاہئے۔ اس کیس کا فیصلہ بھی دسمبر ۲۰۱۲ء میں مسلمانوں کے خلاف ہوگیا، لیکن مسلمانوں نے حوصلہ ہارنے کی بجائے اس قانونی لڑائی کو جاری رکھنے کا فیصلہ کرتے ہوئے فیصلے کے خلاف دوبارہ سیشن کورٹ میں اپیل کردی، جس پر سیشن کورٹ کی طرف سے کیس دوبارہ سول عدالت میں ریفر کردیا گیا۔ اس دوران قادیانیوں نے مسلمانوں کو دباؤ میں لانے کے لئے اپنے ہتھکنڈے جاری رکھے۔ مقدمے کے ایک مدعی افضل سندھو کو متعدد بار پیغام بھیجا گیا کہ آپ لوگ مسجد کے رقبے سے دوگنی زمین متبادل جگہ پر لے لیں۔ قادیانی وہاں مسجد بھی تعمیر کرا کے دیں گے، لیکن آپ لوگ مقدمے سے دستبردار ہوجائیں۔ علاوہ ازیں مدعیوں کو کیس واپس لینے کے عوض بھاری رقم کی پیشکش بھی کی گئی، لیکن انہوں نے کیس واپس لینے سے انکار کردیا۔ اس پر ۲۰۱۰ء میں مقدمے کے مدعی ماسٹر سرفراز شہید کردیئے گئے۔ وہ صبح سویرے اسکول جارہے تھے کہ راستے میں قادیانیوں نے انہیں فائرنگ کر کے شہید کردیا۔ مقدمے کے ایک مدعی افضل سندھو نے ''امت'' کو بتایا کہ ''ہمارے دوست ماسٹر سرفراز کو صبح آٹھ بجے شہید کیا گیا۔ ان کی نماز جنازہ رات ساڑھے دس بجے ادا کی گئی۔ ساڑھے چودہ گھنٹے گزر جانے کے بعد بھی ان کا چہرہ بالکل تروتازہ پھول کی مانند کھلا ہوا تھا اور زخموں سے خون بہہ رہا تھا۔ ان کے جنازے میں اس طرح خلقت امڈ کر آئی کہ نماز کے لئے دس کنال کے رقبے میں صفیں بنانی پڑیں۔ اس منظر کو دیکھ کر ہم باقی بچ جانے والے چاروں دوستوں کا حوصلہ مزید بڑھ گیا۔ ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ اس مسجد کی خاطر اگر ہماری بھی جان چلی جائے تو یہ سودا ہرگز مہنگا نہیں ہے۔ بالآخر مسلمانوں کی اٹھارہ سال کی جدوجہد رنگ لے آئی۔ مقامی سینئر سول جج قاسم بھٹی نے ۱۷؍ستمبر ۲۰۱۵ء کو مسلمانوں کے حق میں فیصلہ دیتے ہوئے مسجد کھولنے کا حکم جاری کردیا۔ انہوں نے اپنے فیصلے میں ریمارکس دیتے ہوئے لکھا کہ: ''جس جگہ مسجد تعمیر کی جائے، وہ جگہ زمین کی تہہ سے لے کر آسمان تک تاقیامت مسجد ہی رہے گی، اسے تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔'' افضل سندھو کے مطابق بعدازاں ہفتے کی شام نماز عشاء کے موقع پر مقامی پولیس کی نگرانی میں مسجد کو کھول کر مسلمانوں کے حوالے کردیا گیا، جہاں اٹھارہ سال کے بعد نماز عشاء کی اذان دینے کی سعادت افضل سندھو کو حاصل ہوئی، اس فیصلے سے

علاقے بھر کے مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ ایک سوال کے جواب میں افضل سندھ نے ''امت'' کو بتایا کہ مذکورہ گاؤں میں اب صرف پچاس قادیانی گھرانے باقی ہیں، جب کہ ۳۵ گھرانوں کے تمام تر افراد گزشتہ چند برس کے دوران اسلام قبول کر چکے ہیں۔

(بشکریہ روزنامہ امت کراچی، ۲۱ ستمبر ۲۰۱۵ء، ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶ تا ۲۲ اکتوبر ۲۰۱۵ء ص۲۴، ۲۵)

مولانا اللہ وسایا کی روزنامہ ''اسلام'' سے خصوصی گفتگو

مولانا اللہ وسایا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما و مبلغ ہیں۔ ایک طویل عرصے سے اندرون و بیرون ملک قادیانیت کے خلاف انتہائی پرامن طریقے سے تبلیغی کام میں مصروف ہیں اور ملک وملت اور دین کے خلاف ان کی سازشوں کو بے نقاب کر رہے ہیں۔ روزنامہ ''اسلام'' نے ان سے اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کی سازشوں، قادیانیت کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیوں، جماعت کو ان کے خلاف ملنے والی کامیابیوں، قادیانیت کے خلاف جاری جدوجہد میں میڈیا کے کردار کے حوالے سے خصوصی گفتگو کی، جو نذر قارئین ہے:

روزنامہ اسلام: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اندرون ملک جماعتی کارکردگی کی کیا صورتحال ہے؟

مولانا اللہ وسایا: اللہ کا فضل ہے کہ ملک کے تمام صوبوں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفاتر موجود ہیں۔ تقریباً ہر اہم ضلع میں مجلس کا مبلغ موجود ہے اور کہیں دو دو اضلاع میں ایک مبلغ اپنے فرائض منصبی ادا کر رہا ہے، تو اس طرح پورے ملک کے ضلعی سطح تک ہمارے جماعتی مبلغ بڑے منظّم انداز میں کام کر رہے ہیں۔ کراچی سے لے کر خیبر تک ہر اہم شہر میں ہم باری باری کانفرنسیں منعقد کراتے رہتے ہیں۔ نشر و اشاعت کے حوالے سے ایک سلسلہ احتساب قادیانیت کے عنوان سے شروع کر رکھا تھا جس میں ان پرانے بزرگوں کی کتابیں شائع کرنا شروع کی تھیں جو سو ڈیڑھ سو سال پہلے شائع ہوئیں۔ پھر نایاب ہوگئیں۔ ان کو احتساب قادیانیت کی صورت میں یک جا جمع کر دیا گیا ہے۔ جس کی ۶۰ جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ اب اسی سلسلے کو محاسبۂ قادیانیت کے نام سے شروع کر دیا گیا ہے۔ جس کی دو جلدیں چھپ چکی ہیں اور تیسری جلد پر کام جاری ہے۔

روزنامہ اسلام: احتساب قادیانیت کے سلسلہ کو محاسبۂ قادیانیت کے عنوان میں کیوں تبدیل کیا گیا ہے؟

مولانا اللہ وسایا: بات دراصل یہ ہے کہ ۶۰ جلدوں کے سیٹ کو ہمہ وقت حاضر رکھنا بہت مشکل ہو رہا تھا۔ کبھی کوئی جلد شارٹ ہو جاتی تو کبھی کوئی، اس سے بچنے کے لئے یہ نیا سلسلہ شروع کیا ہے، جس سے یہ مسئلہ درپیش نہیں ہوگا۔ اسی طرح حال ہی میں قومی اسمبلی کی وہ کارروائی جس میں قادیانیوں کو آئین کی رو سے کافر قرار دیا گیا تھا، اس کو ۵ جلدوں میں شائع کیا گیا ہے۔ اسی طرح ''فتاویٰ ختم نبوت'' کے نام پر تمام مسالک کے پاک وہند میں متداول ۳۸ فتاویٰ جات میں جو قادیانیت کے متعلق مواد تھا اسے فقہی ترتیب پر مرتب کر کے ۳ جلدوں میں شائع کیا گیا ہے۔

روزنامہ اسلام: سرکاری سطح پر سختی کی بناء پر آپ کی جماعت کے جلسوں میں کمی واقع تو نہیں ہوئی؟

مولانا اللہ وسایا: اللہ کا فضل ہے ہمارے ایک جلسے پر بھی پابندی نہیں لگی، کہیں اگر کوئی افسران اس طرح کی بات کرتے بھی ہیں تو ہمارا مؤقف سننے کے بعد اجازت دے دیتے ہیں۔ ہمارے کام پر کسی قسم کی پابندی نہیں۔ البتہ ایک بات یہ ہے کہ ابتدائی دنوں میں ہمارے چند ساتھی گرفتار ہو گئے تھے، اس پر بھی ہم نے اپیل کر رکھی ہے، امید ہے کہ اللہ کے فضل سے وہ ساتھی رہا ہو جائیں گے۔ اس حوالے سے پورے ملک میں ہمارے کسی ساتھی پر کوئی کیس نہیں۔

روزنامہ اسلام: بیرون ممالک میں جماعتی کارکردگی کیا ہے؟ کن کن ممالک میں مجلس کا باضابطہ کام ہورہا ہے؟

مولانا اللہ وسایا: زیادہ تر تفصیلات میرے پاس نہیں اور نہ یہ شعبہ میرے پاس ہے۔ اتنا ضرور ہے کہ بیرون کے جتنے دوست ہیں، وہ سارے قادیانیت کے فتنہ سے بخوبی واقف ہیں اوران کے خلاف سرگرم عمل ہیں۔ ابھی کچھ مہینوں پہلے کی بات ہے کہ گیمبیا میں قادیانیوں کے خلاف فیصلہ آیا ہے۔ پاکستان میں سیشن کورٹ نے فیصلہ دیا کہ قادیانی اپنی عبادت گاہوں کا مینار نہیں بناسکتے۔ ۱۷یا۱۸ستمبرکوایک فیصلہ گجرات میں آیا، جہاں قادیانی ۱۰۰سال سے مسلمانوں کی ایک مسجد پر قابض تھے، وہ مسجد مسلمانوں کو واپس مل گئی۔

روزنامہ اسلام: یورپی ممالک میں قادیانی لابی کھلے عام گمراہی پھیلا رہی ہے۔ اس کی روک تھام کے لئے مجلس تحفظ ختم نبوت نے کیا لائحہ عمل تیار کیا ہے؟

مولانا اللہ وسایا: اللہ کا فضل ہے بیرونی مالک میں بھرپور کام ہورہا ہے۔ صرف ان کے مرکز لندن کو ہی لے لیں، برطانیہ میں قادیانی اس ارادے سے گئے تھے کہ ہم وہاں موجود سارے مسلمانوں کو قادیانی بنالیں گے، لیکن الحمدللہ! وہ ایک بھی مسلمان کو قادیانی نہیں بنا سکے۔ الحمدللہ! وہاں انتہائی مؤثر انداز میں ہمارا کام شروع ہے۔ کچھ لوگ وہاں سیاسی پناہ کے نام پر گئے، کچھ لوگ زلزلے اور قحط سالی کی وجہ سے وہاں آئے، قادیانیوں نے ان لوگوں کو اپنا شکار بنالیا ہو تو اس کا میں انکار نہیں کرسکتا، وگرنہ مسلمانوں کو قادیانی بنانے میں قادیانیت مکمل طور پرناکام ہوئی ہے۔

روزنامہ اسلام: ایک تأثر یہ ہے کہ بی.بی.سی(**BBC**)اوروائس آف امریکا(**Voice of America**) قادیانیت کو سپورٹ کرتے ہیں۔ مجلس اس حوالے سے عالمی میڈیا میں کیا کام کررہی ہے؟

مولانا اللہ وسایا: قادیانیوں کو ان ہی ممالک نے پیدا کیا ہے، اس لئے وہ ان کے حق میں بولتے رہتے ہیں۔ لیکن اللہ کا فضل ہے کہ کسی موقع پر بھی ایسا نہیں ہوا کہ عالمی میڈیا نے ہماری جماعت سے یا حکومت سے کوئی وضاحت یا جواب طلب کیا ہو اور ہماری جماعت اور حکومت خاموش رہی ہو، ایسا نہیں ہے، بلکہ ہر موڑ پر ہماری جماعت اور حکومت نے بھرپور انداز میں اہل اسلام اور پاکستان کی نمائندگی کی ہے۔

روزنامہ اسلام: عالمی میڈیا میں اپنے مشن کے حوالے سے مجلس کیا کردار ادا کررہی ہے؟

مولانا اللہ وسایا: یہ صرف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ذمہ داری نہیں ہے، بلکہ روزنامہ اسلام، وفاق المدارس، جمعیت علمائے اسلام اور دیگر تمام مذہبی جماعتوں کی مشترکہ ذمہ داری ہے کہ وہ ممکنہ حد تک عالمی میڈیا میں اپنا مؤثر کردار ادا کریں۔

ایک بات یہ بھی قابل غور ہے کہ پورے ملک میں ہمارے مسلک کا کوئی نمائندہ ٹی وی چینل نہیں ہے۔ تنہا مجلس تحفظ ختم نبوت اس ذمہ داری کی متحمل نہیں ہے کہ وہ کسی ٹی وی چینل کی ذمہ داری قبول کرکے اس کا اعلان کرے۔ یہ منصوبہ ہمارے ہاں زیر غور ہے اور نہ ہی ہمارے بس میں ہے۔

روزنامہ اسلام: گزشتہ دنوں برطانیہ میں واجد شمس الحسن نے کہا تھا کہ قادیانیت کے معاملہ میں بھٹو صاحب غلطی پر تھے، بعد میں اپنے بیان پر معذرت بھی کی۔ کیا آپ لوگ ان کے اس معذرتی بیان سے مطمئن ہیں؟

مولانا اللہ وسایا: اس شخص کے قادیانیوں سے پرانے مراسم ہیں۔ ان کا بیٹا قادیانیوں کے ہاں ملازمت کرتا رہا ہے۔ انہوں نے ایسا پہلی بار نہیں کہا، اس سے قبل بھی یہ الٹے سیدھے بیان دے چکے ہیں۔ جب پنجاب اسمبلی میں ان کے خلاف توہین عدالت کی

اپیل دائر کی گئی تو انہوں نے وضاحتی بیان جاری کر دیا، یہ بھی ہماری فتح ہے کہ اس کو اپنی غلطی کا احساس ہوگیا، باقی میں ان کے بیان سے مطمئن نہیں ہوں، دلوں کے راز اللہ ہی جانتے ہیں، بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ دفع الوقتی کر رہے ہیں، اللہ ان کو ہدایت نصیب فرمائے۔

روزنامہ اسلام: آئین پاکستان میں ختم نبوت کے تحفظ کی شقوں کو غیر مؤثر بنانا قادیانی لابی کی اوّلین ترجیح ہے۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے اس مذموم مقصد میں کامیاب ہوسکیں گے؟

مولانا اللہ وسایا: اگر امت مسلمہ بیدار رہی تو ان شاء اللہ کبھی ایسا نہیں ہوگا۔ کوئی مائی کا لال ان کو دوبارہ مسلمانوں کی صفوں میں لا کھڑا کرے، ایسا نہیں ہوسکتا۔

روزنامہ اسلام: موجودہ حکومت کس حد تک آپ سے تعاون کر رہی ہے؟ آپ نے کون سے مطالبات منظور کروالئے ہیں اور کن مطالبات پر کام جاری ہے؟

مولانا اللہ وسایا: زرداری صاحب کی حکومت ہو یا نواز شریف صاحب کی، جو کچھ ہو چکا ہے، وہی سلامت رہ جائے تو غنیمت ہے۔

روزنامہ اسلام: مزید کسی مطالبے پر کام نہیں ہو رہا؟

مولانا اللہ وسایا: اسلامی نظریاتی کونسل نے سفارش کی ہے کہ قادیانی اپنی عبادت گاہوں کی صورت مسجد کی طرز پر نہیں بنا سکتے تو اس طرح کے جتنے ادارے ہیں، ان کے بس میں جو کام ہے، وہ اس کو لے کر آگے چل رہے ہیں۔ لیکن جب گورنمنٹ قانون سازی نہیں کرتی تو ہم کیسے کہہ دیں کہ ہمارے اتنے مطالبات مان لئے گئے ہیں اور مزید پر کام ہو رہا ہے۔ بس ہماری کوششیں جاری ہیں، ہوگا وہی جو منظور خدا ہے۔

روزنامہ اسلام: قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کی تحریک میں آپ کو کتنی کامیابی ملی ہے؟ مزید اس حوالے سے کیا کام کر رہے ہیں؟

مولانا اللہ وسایا: مرزا قادیانی سے ہماری کوئی ذاتی عداوت نہیں۔ بس ہم اہل اسلام کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جب تک قادیانیوں نے مرزائیت کا قلادہ اپنے گلے میں ڈال رکھا ہے، اس وقت تک ہماری ان سے صلح نہیں ہوگی۔

روزنامہ اسلام: یہ الیکٹرانک میڈیا کا دور ہے، قادیانی لابی بھی اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے اس کا بھرپور استعمال کر رہی ہے۔ مجلس اس حوالے سے کیا کام کر رہی ہے؟

مولانا اللہ وسایا: ٹی وی چینل کے حوالے سے تو بتا دیا، البتہ ویب سائٹس ہزاروں کی تعداد میں بنائی گئی ہیں۔ ہماری ویب سائٹس کی وجہ سے قادیانیوں کو اپنی بعض ویب سائٹس بند بھی کرنا پڑیں۔ ہم اس سلسلہ میں بالکل شرعی حدود کے اندر رہ کر جو کام کر سکتے تھے، وہ کر رہے ہیں۔ مثلاً ایک ہی ویب سائٹ میں قادیانیت کے خلاف لکھی گئی ایک ہزار کتابیں اپ لوڈ کر دی گئی ہیں۔ ہمارا ایک منظّم شعبہ ہے، جو ان کو جواب دیتا رہتا ہے۔

روزنامہ اسلام: قادیانیت کو کن کن محاذوں پر آپ نے شکست سے دوچار کیا ہے؟ مزید کن محاذوں پر کام کی اشد ضرورت ہے؟

مولانا اللہ وسایا: اللہ کا فضل ہے مناظرے کے میدان میں یہ شکست خوردہ ہیں۔ وعظ وتبلیغ کے سلسلے میں ان کو مات دی گئی ہے۔ سول کورٹ سے لے کر سپریم کورٹ تک، پاکستان سے لے کر مکہ مکرمہ تک، مکہ مکرمہ سے لے کر جوہانس برگ تک، دنیا جہان کی جن

عدالتوں میں یہ گئے ان کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس سے قبل قادیانی اقدام کیا کرتے تھے اور ہم دفاع، الحمدللہ! اب قادیانی بالکل دفاعی پوزیشن پر جاچکے ہیں اور ہم اقدام کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر محاذ پر ہمیں سوفیصد کامیابیوں سے نوازا ہے۔ تحریر کا محاذ ہو یا تقریر کا، ایجی ٹیشن ہو یا کوئی مومنٹ، ایک محاذ بھی ایسا نہیں ہے، جس کے بارے میں قادیانی یہ کہہ سکیں کہ ہمیں اس محاذ پر کامیابی ملی ہے۔

روزنامہ اسلام: آپ کیا سمجھتے ہیں کہ قادیانیت کے خلاف مزید کس درجہ محنت کی ضرورت ہے؟

مولانا اللہ وسایا: کبھی اپنے دشمن کو کمزور نہیں سمجھنا چاہئے۔ جب تک قادیانیت کے جراثیم موجود ہیں، امت کو ہمیشہ اپنی ذمہ داری قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے اور پرامن طریقے سے پوری کرتے رہنا چاہئے۔

روزنامہ اسلام: کن کن ممالک میں قادیانیت کے خلاف قانون پاس ہوچکے ہیں یا متوقع ہیں؟

مولانا اللہ وسایا: مصر، شام، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، افریقا کے بعض ممالک، ان تمام تر ممالک میں قادیانیت کے خلاف قانون پاس ہوچکے ہیں۔ سرکاری سطح پر ان کو مسلمان نہیں سمجھا جاتا۔

روزنامہ اسلام: دیگر کن ممالک میں اس حوالے سے کام جاری ہے؟

مولانا اللہ وسایا: ہر جگہ امت اس فتنے کے تعاقب میں لگی ہوئی ہے۔ ہر مسجد، مدرسہ، ہر مسلک اس فتنہ کے خلاف کھڑا ہے۔

روزنامہ اسلام: جدید تعلیم یافتہ طبقہ میں گمراہی بہت تیزی سے پھیل رہی ہے۔ آپ اس حوالے سے کیا کررہے ہیں؟

مولانا اللہ وسایا: اس کے لئے مضبوط منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔ ہمیں کسی بھی مسلمان کے بارے میں علم ہوجائے کہ وہ قادیانیت سے متاثر ہورہا ہے تو ہم اس کو سمجھانے کی اور اس کی مدد کی ایک حد تک ضرور کوشش کرتے ہیں۔ باقی سارے عالم میں پوری ملت کو بچانے کے لئے اس کام کی اشد ضرورت ہے۔ یہ کام صرف مجلس کا نہیں، بلکہ ہر جماعت اور ادارے کو اس معاملہ میں سرگرم ہونا چاہئے۔ ہمارے جتنے بھی ادارے ہیں، خصوصاً وفاق المدارس، انہیں چاہئے کہ وہ کوئی منظّم پالیسی وضع کریں تو ہم بھی ان کے معاون کی حیثیت سے حاضر ہیں۔

روزنامہ اسلام: پاکستان کے تمام اہم اداروں میں قادیانی لابی براجمان ہے، جو قادیانیت کو سپورٹ کرتی ہے۔ اس حوالے سے مجلس کیا اقدامات کررہی ہے؟

مولانا اللہ وسایا: ہم ان سے باخبر رہتے ہیں۔ ہم نے مطالبہ کررکھا ہے کہ ان کو کلیدی آسامیوں سے ہٹایا جائے جو ابھی تک نہیں مانا گیا۔ مگر جب اللہ کو منظور ہوگا تو ضرور مانا جائے گا۔ البتہ اگر وہ ان عہدوں پر رہ کر کوئی اقدام کریں تو ہم ان کے توڑ کا حل سوچتے رہتے ہیں۔

روزنامہ اسلام: روزنامہ اسلام کے قارئین کو آپ کیا پیغام دینا چاہیں گے؟

مولانا اللہ وسایا: قارئین اسلام سے یہ درخواست ہے کہ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج یہ سب فرض ہیں۔ لیکن ان سب فرائض کا تعلق رحمت عالم ﷺ کے اعمال کے ساتھ ہے اور اعمال سرزد ہوتے ہیں۔ اعضاء اور جوارح سے، جس طرح اعضاء حرکت کرتے ہیں تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھانا، رکوع کرنا، سجدہ میں جانا تو اس سے اعمال وجود میں آتے ہیں۔ گویا ان تمام فرائض کا تعلق اعمال سے ہے۔ وہ اعضاء کو حرکت دینے سے سرزد ہوتے ہیں۔ جب کہ ختم نبوت کا مسئلہ محمد عربی ﷺ کی ذات اقدس کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے اس کام کو کرنا حضور نبی کریم ﷺ کی براہ راست خدمت کرنے کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے سر پر ختم نبوت کا تاج رکھا۔ یہ وہ اعزاز ہے جو اللہ تعالیٰ نے صرف محمد عربی ﷺ کو نصیب کیا، اس کا تحفظ ہماری ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ قارئین اسلام کو، پوری امت کو، آپ کو اور مجھے اس کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین! (بشکریہ روزنامہ اسلام ۷ نومبر ۲۰۱۵ء، ماہنامہ لولاک ملتان ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ ص۴۱ تا ۴۵)

مدرسہ ختم نبوت چناب نگر میں فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد

اللہ تبارک وتعالیٰ کی خصوصی عنایت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کی دعاؤں اور محنت کی بدولت مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں گاہے بگاہے فری میڈیکل کیمپ لگایا جاتا ہے۔اس مرتبہ یہ میڈیکل کیمپ ۸/نومبر ۲۰۱۵ء بروز اتوار لگایا گیا۔میڈیکل کیمپ میں ڈاکٹر صولت نواز، ڈاکٹر اللہ رکھا، ڈاکٹر محمد اشرف، ڈاکٹر نصر اللہ، ڈاکٹر آصف جنجوعہ اور ڈاکٹر حسن جمیل کے علاوہ دو لیڈی ڈاکٹرز پر مشتمل ٹیم نے ۸۰۰ مریضوں کا مفت چیک اپ کیا۔الٹرا ساؤنڈ، ای سی جی، بلڈ پریشر، شوگر کا فری چیک اپ کیا گیا اور تمام مریضوں کو مفت ادویات فراہم کی گئیں۔میڈیکل کیمپ صبح نو بجے سے مغرب کی نماز کے بعد تک جاری رہا اور ڈاکٹرز نے یکسوئی اور توجہ کے ساتھ تمام آنے والے مریضوں کا چیک اپ کیا۔میڈیکل کیمپ کی تیاری کے سلسلے میں مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کے تمام اساتذہ کرام نے میڈیکل کیمپ کو کامیاب کرانے میں بھرپور محنت کی۔یقیناً یہ فری میڈیکل کیمپ چناب نگر اور قرب وجوار کے مسلمانوں کے لئے بہت بڑی نعمت ہے۔بہت سارے مسلمان چناب نگر میں یہ سہولت نہ ہونے کی وجہ سے علاج ومعالجہ کی غرض سے قادیانیوں کے ہسپتالوں کا رخ کیا کرتے تھے۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اس کیمپ کو شروع کرنے کی وجہ سے مسلمانوں نے قادیانیوں کے ہسپتالوں سے علاج معالجہ کرانا ترک کردیا ہے۔اللہ تعالیٰ اکابرین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸ تا ۱۵/دسمبر ۲۰۱۵ء ص۲۱)

سرائے نورنگ میں ختم نبوت چوک، ضلعی دفتر اور لائبریری کا افتتاح

لکی مروت: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ نے حالیہ بلدیاتی انتخابات میں اپیل کی تھی کہ اس امیدوار کو ووٹ دیں جو آپ کے ساتھ وعدہ کریں کہ شہر کے مین چوک کو ختم نبوت چوک کا نام دیں گے۔مرکزی ناظم اعلیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت نے غور شروع کیا ہی تھا کہ اس دوران جمعیت علماء اسلام تحصیل نورنگ کی مجلس عاملہ نے تجویز پاس کرتے ہوئے مجلس کی ضلعی جماعت سے مطالبہ کیا کہ سرائے نورنگ کے وسط میں جی ٹی روڈ پر لکی روڈ کے سامنے چوک کو ''ختم نبوت چوک'' کا نام دیا جائے۔

مجلس کے ذمہ دار حضرات نے فوراً عمل شروع کر کے انتہائی مختصر وقت میں تمام انتظامات مکمل کر لئے اور صوبائی امیر مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی کے ساتھ رابطہ کر کے ''ختم نبوت چوک'' کے افتتاح کے لئے وقت مانگ لیا۔صوبائی امیر نے انتہائی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ۳۰/نومبر ۲۰۱۵ء بروز سوموار ۲ بجے کا وقت افتتاح کے لئے دے دیا۔مجلس کے ساتھیوں نے اتفاق واتحاد کی فضا کو قائم کرنے کے لئے ضلع لکی مروت کی تمام مذہبی، سیاسی جماعتوں کے راہنماؤں کے علاوہ تاجر برادری، معززین علاقہ اور صحافی برادی کو خصوصی طور پر شرکت کی دعوت دی جو الحمدللہ! تمام حضرات نے بخوشی قبول کرتے ہوئے ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانی بھی کرادی۔پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے تمام ساتھیوں نے بہت محنت کی۔۳۰/نومبر ۲۰۱۵ء کو صوبائی امیر مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی نے افتتاح سے قبل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادھمی کے گھر جا کر ان کی والدہ محترمہ کے ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت کی۔

تقریب ضلعی امیر حاجی امیر صالح خان کی صدارت میں مولانا حافظ امیر پیاؤ شاہ کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ضلعی جنرل سیکرٹری مولانا عبدالرحیم کے ابتدائی کلمات کے بعد اسٹیج سیکرٹری مولانا محمد ابراہیم ادھمی نے اپنے صوبائی امیر، مفکر ختم نبوت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی کو دعوت خطاب دی۔اپنے خصوصی خطاب میں حضرت مفتی صاحب نے ضلعی جماعت کے اراکین اور کارکنانِ ختم نبوت

سمیت تمام جماعتوں ومعززین علاقہ کو ’’ختم نبوت چوک‘‘ کے نام پر مبارک باد دی اور کہا کہ الحمد للہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہم سب کا متفقہ پلیٹ فارم ہے اور اسی متفقہ پلیٹ فارم سے ہم اتحاد واتفاق برقرار رکھ سکتے ہیں اور آج کی افتتاحی تقریب اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ ہم سب عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے پہلے بھی ایک تھے، آج بھی ایک ہیں اور ان شاء اللہ! آئندہ بھی ایک رہیں گے۔ اپنے پیارے نبی ﷺ کی عزت وناموس کا تحفظ خون کے آخری قطرے تک کریں گے اور اپنے پیارے نبی ﷺ کے دشمنوں کا مقابلہ ہر میدان میں کریں گے۔ یہ ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ مفتی صاحب نے کہا کہ آج بڑی خوشی کا مقام ہے کہ ختم نبوت چوک کے افتتاح کے ساتھ ساتھ ضلعی دفتر اور ختم نبوت لائبریری کا افتتاح بھی ہے۔ ختم نبوت چوک اور دفتر ہم کو اپنا سبق ہر وقت یاد دلائے گا، لہٰذا ہر مکتب فکر کے ساتھیوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ یہاں مجلس کے ساتھیوں کے ساتھ ہر قسم کا تعاون کریں۔ آپ کی تقریر کے بعد ضلعی ناظم مفتی ضیاء اللہ نے تمام مہمانوں کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے نعرۂ تکبیر اور ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں میں ختم نبوت چوک، ضلعی دفتر اور لائبریری کا افتتاح کیا۔ تقریب کے بعد صوبائی امیر نے مولانا محمد طیب طوفانی کے گھر جاکر ان کی والدہ محترمہ کے لئے دعائے مغفرت بھی کی۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۲۳ تا ۳۱؍دسمبر ۲۰۱۵ء ص۲۲)

حافظ آباد میں قادیانی کا قبول اسلام

مسمی محمد شیر ولد محمد شفیع قوم چوہان عدھر یانوالہ روڈ محلّہ جیلانی پورہ حافظ آباد کا رہائشی ہوں۔ اس سے قبل میرا تعلق قادیانی مذہب سے تھا۔ اب میں بقائم ہوش وحواس بغیر کسی لالچ، دھمکی، دباؤ کے بصدق دل یہ یقین ایمان رکھتا ہوں کہ آج کے بعد میرا مرزائیت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں مبلغ ختم نبوت حافظ عبدالوہاب جالندھری کے ہاتھ پر اسلام قبول کرتا ہوں۔ مرزاغلام احمد قادیانی اور اس کے ٹولے کے کفر سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی ان شاء اللہ ہوگا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان اپریل ۲۰۱۶ء ص۵۲)

لیہ میں قادیانی کا قبول اسلام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری عبدالشکور گرواں کے مطابق محمد حامد ولد محمد نواز سکنہ چک نمبر **142T-A.D** لیہ نے مؤرخہ ۲۰؍ستمبر ۲۰۱۵ء کو چک مذکورہ بالا کی جامع مسجد میں مجمع کے روبرو قادیانیت سے برأت کا اظہار کرتے ہوئے اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا۔ اللہ پاک موصوف کو دین اسلام پر استقامت کی توفیق نصیب فرمائیں۔ (ماہنامہ لولاک ملتان دسمبر ۲۰۱۵ء ص۳۴)

رحمۃ اللعالمین کانفرنس چیچہ وطنی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامع مسجد رحیمیہ ریلوے روڈ چیچہ وطنی میں ۷؍جنوری ۲۰۱۵ء کو ایک عظیم الشان ’’رحمۃ اللعالمین کانفرنس‘‘ منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خانیوال کے امیر مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی، مولانا محمد خبیب، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مفتی محمد ظفر اقبال، مفتی یاسر بشیر جالندھری، قاری زاہد اقبال، قاری محمد اصغر عثمانی نے شرکت وخطاب کیا۔ جب کہ قاری اسد اللہ فاروقی اور قاری ابوبکر نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان مارچ ۲۰۱۵ء ص۳۹)

سالانہ ختم نبوت کانفرنس بلدیہ ٹاؤن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیراہتمام ۹؍جنوری ۲۰۱۵ء بروز جمعہ بعد نماز عشاء مین چاندنی چوک ۲۴ مارکیٹ بلدیہ ٹاؤن

پر سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔

تلاوت کلام مجید کی سعادت قاری افتخار احمد نے حاصل کی، حمد و نعت جمعیت علماء اسلام کے مشہور نعت خواں قاری محمد رفیق دانش نے پیش کی۔ نقابت کے فرائض جمعیت علماء اسلام کراچی کے رہنما شیخ القرآن والحدیث مفتی فیض الحق نے سرانجام دیئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع غربی کے مبلغ مولانا عبدالحئی مطمئن نے اپنے بیان میں کہا کہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آخری نبی حضرت محمد ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویدار جھوٹا اور کافر ہے۔ لہٰذا مرزا غلام احمد قادیانی دعویٰ نبوت کرنے سے کافر ہو گیا ہے، اس کے ماننے والے بھی سب دائرہ اسلام سے خارج ہیں، جب کہ قادیانیوں کے نزدیک آخری نبی حضرت محمد ﷺ نہیں بلکہ نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ مرزا غلام قادیانی ہے اسی طرح قادیانی کلمہ طیبہ میں اسمِ محمد سے مراد آخری نبی حضرت محمد بن عبداللہ عربی ﷺ نہیں لیتے، بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی مراد لیتے ہیں تو کوئی قادیانی صرف اسلامی کلمہ پڑھنے سے مسلمان تصور نہیں کیا جاسکتا جب تک کہ اسمِ محمد کے مصداق کی وضاحت کر کے مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر کا اظہار نہ کریں۔ آخری بات یہ کہ ختم نبوت کی حفاظت ہر اُس شخص کے ذمہ ہے جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو آخری نبی مانتا ہے یہ صرف کسی خاص طبقہ، شعبہ، جماعت یا مخصوص افراد کا کام نہیں۔ تحفظ ختم نبوت کی خاطر آل اولاد، جان، مال، صلاحیتیں اور زندگی قربان کرنا مسلمان کی سب سے بڑی سعادت ہے۔ جمعیت علماء اسلام کے مشہور و معروف نعت خواں جناب قاری صلاح الدین نے کئی نظمیں اور نعتیں پیش کیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا عبدالرؤف رستم نے اپنے بیان میں کہا کہ ہر زمانہ میں مسلمانوں نے ہر طرح کے خطرات سے بے خوف ہو کر منکرین ختم نبوت کا تعاقب کیا ہے۔ ہمارے اکابرین کی قربانیاں اس میدان میں زندہ مثال ہیں۔ ہم بھی ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے فتنۂ قادیانیت کے خاتمہ تک پُرامن بھرپور جدوجہد جاری رکھیں گے۔ انہوں نے سامعین سے قادیانیوں کی تمام مصنوعات خصوصاً شیزان کے مکمل بائیکاٹ کی اپیل کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے اپنے خطاب میں کہا کہ تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر ہماری تحریک کی سند خلیفہ اوّل سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملتی ہے۔ سب پہلے انہوں نے یمامہ کے میدان میں بارہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین عظام کی قربانی پیش کر کے ختم نبوت کا تحفظ کیا، ختم نبوت کے عقیدہ پر امت مسلمہ کبھی بھی دورائے کا شکار نہیں ہوئی، جب بھی کسی بدبخت ملعون نے ختم نبوت کا انکار کیا تو غلامانِ محمد آگے بڑھے اور اس کے ناپاک ارادوں کو خاک میں ملا دیا۔ عاشقان رسول کی یہ ایک طویل داستان عشق و وفا ہے۔ آج بھی یہ محاذ عالمی مجلس تحفظ نبوت کے نام سے سرگرم ہے۔ اکابرین کی ہدایات و فرمودات کے مطابق جانب منزل ترقی پر گامزن ہے۔ اس محاذ سے سارے مسلمان فتنۂ قادیانیت کے خاتمہ کے لئے کمربستہ ہیں۔

جمعیت علماء اسلام کراچی کے رہنما پیر طریقت علامہ ڈاکٹر عطاء الرحمٰن خان نے مختصر طور پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی گرانقدر خدمات کو سراہا اور سامعین کو دعوت دی کہ جماعت کی ہدایت پر اپنی خدمات کو پیش کرنے سے دریغ نہ کریں۔

جمعیت علماء اسلام کراچی کے نڈر اور بے باک رہنما سابق ایم پی اے حافظ محمد نعیم شموزئی نے سرکاری سیکورٹی ادارے، مہمانانِ گرامی، منتظمین، معاونین اور تمام شرکاء کا بھرپور طریقہ سے شکریہ ادا کیا اور کامیاب کانفرنس کے انعقاد پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ داران کو خراج تحسین پیش کی اور ہر وقت ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ بعد ازاں حافظ محمد شاہ رخ نے نعت پیش کی۔

مہمان خصوصی مولانا اللہ وسایا نے پُرمغز تاریخی، تفصیلی اور ایمان افروز خطاب میں فرمایا کہ ہر فتنہ کے چار زمانے ہوتے ہیں

ابتدا، عروج، زوال اور خاتمہ۔ قادیانیت کے تین دور ہم دیکھ چکے ہیں، اب خاتمہ کا انتظار ہے۔ مسلمانوں نے تحفظ ختم نبوت کی خاطر ایک روشن تاریخ رقم کی ہیں۔ آج بھی قادیانیت کی ہر حرکت پر نظر رکھتے ہیں، کسی بھی سازش میں قادیانیوں کو کامیاب ہونے نہیں دیں گے۔ ان شاء اللہ! منکرین ختم نبوت، فتنۂ قادیانیت کے خلاف مسلمان متحد ومتفق اور بیدار ہو چکے ہیں، ان شاء اللہ! وہ دن دور نہیں کہ پوری دنیا سے ڈھونڈنے کے باوجود ایک بھی قادیانی نہیں ملے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی وناصر ہو۔ بعدازاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ کی دعاء پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

کانفرنس میں تشریف لانے والے سرکردہ حضرات میں نمونۂ اسلاف مولانا شیخ عبدالقادر، مولانا محمود الحسن حقانی (مدیر جامعہ حقانیہ)، مولانا غلام مصطفیٰ فاروق (رہنما جے یو آئی (س)، جناب امیر طارق (رہنما جماعت اسلامی)، مولانا سعید الرحمٰن (مدیر مدرسہ صدیقیہ)، مفسر قرآن مولانا عبدالقیوم قاسمی (مدیر جامعہ معارف اسلامیہ)، مولانا پروفیسر عبدالودود (مدیر مدرسہ فاطمۃ الزہراؓ)، بزرگ عالم دین مولانا قاری محمد صدیق (نگراں شعبہ تجوید جامعہ حقانیہ)، مولانا مفتی فضل کریم (مدیر جامعہ خیر العلوم)، قاری سعید شاہ حیدری، حکیم محمد صدیق، مولانا حسین احمد (نائب مدیر جامعہ عمر)، مولانا عبدالعزیز (نائب مدیر جامعہ عثمانیہ)، مولانا شیر افضل، مولانا سلیم اللہ، مولانا اسحاق، مولانا مفتی اسلم، قاری ساجد محمود، قاری غلام اکبر، مولانا عبداللہ شاہ، مولانا عنایت اللہ شاہ، مولانا عنایت اللہ عادل، مولانا قاضی عبدالغفار، مولانا محمد عاصم، مولانا احسان اللہ، مولانا عبدالواجد، مولانا صفدر، مولانا سراج، محمد اختر، مولانا شمس العلوم، مولانا محمد قاسم، مولانا مشتاق احمد شیرازی، مولانا محمد فیض ربانی، مولانا محمد شعیب، مولانا عرفان علی شاہ، مولانا نثار احمد نثار، مولانا عبدالرحیم اور دیگر کئی حضرات شامل ہیں۔

کانفرنس کی کامیابی کے لئے محمد صابر، سیّد محمد شاہ، مولانا مفتی فیض الحق، مولانا سعید الرحمٰن، مولانا عبدالقیوم قاسمی، مولانا عبدالواجد، مولانا شمس العلوم، مولانا سراج محمد اختر کے علاوہ بلدیہ ٹاؤن کے حلقہ جات کے ذمہ داران نے بھرپور کوشش کی۔ ساری محنتیں اللہ تعالیٰ قبول فرما کر دارین میں فلاح وکامیابی کا ذریعہ بنائے۔ آمین! (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶ تا ۲۲ رفروری ۲۰۱۵ء ص ۲۳،۲۴)

سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس منظور کالونی کراچی

۱۰ رجنوری ۲۰۱۵ء بروز ہفتہ بعد از نماز عشاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ منظور کالونی جمشید ٹاؤن کے زیر اہتمام عظیم الشان سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مقررین نے نبی آخر الزمان ﷺ کی سیرت مبارکہ کے مختلف گوشوں کو اجاگر کیا اور عقیدۂ ختم نبوت سے شرکائے کانفرنس کو آگاہ کیا۔ اس کانفرنس کی تیاری کے لئے علاقہ بھر کی مساجد میں مختلف پروگرام رکھے گئے تھے۔

پروگرام کا آغاز نماز عشاء کے بعد تلاوت کلام پاک، نعت رسول مقبول سے ہوا۔ تلاوت کی سعادت حافظ محمد حمزہ نے حاصل کی جب کہ نعت ونظم بالترتیب محمد اسامہ اور علی حسنین نے پیش کی۔ اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع غربی کے مبلغ مولانا عبدالحئی مطمئن نے عقیدۂ ختم نبوت کے ساتھ ساتھ فتنۂ قادیانیت سے لوگوں کو متعارف کروایا۔ بعدازاں مشہور ومعروف قاری مولانا محمد اکبر مالکی نے اپنی پُرسوز آواز میں تلاوت کی، رات کی تاریکی اور سناٹے میں کیف وسرور کا سماں باندھ دیا تلاوت کے بعد مولانا حافظ عبدالقادر نے حمد ونعت اور نظم ختم نبوت زندہ باد سے پروگرام کو چار چاند لگا دیئے۔

تحریک اہل حدیث کے ذمہ دار ارشاد الحق اثری نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ پر دی جانے والی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے شرکاء کانفرنس سے کہا کہ اس کاز کے لئے جتنی محنت اور کوشش کی جائے کم ہے۔

جماعت الدعوۃ کے مرکزی رہنما غلام قادر سبحانی نے بھی اپنے خیالات کا اظہار بڑے کھلے دل سے کیا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی عظیم الشان خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ملک وملت میں حضور اکرم ﷺ کی عزت وناموس کے جھنڈے کو بلند وبالا کرنے کا عزم کیا۔

مولانا اللہ وسایا نے تقریباً ایک گھنٹہ جماعتی پالیسی، اکابر کی تحفظ ختم نبوت پر عظیم الشان کاوشوں پر مبنی فکر انگیز، ایمان پرور زندگی کا تذکرہ کیا۔

متحدہ جمعیت اہلحدیث کے مرکزی امیر مولانا سیّد ضیاء اللہ شاہ بخاری دامت برکاتہم نے پون گھنٹے کے قریب بیان فرمایا، جس میں اتحاد علماء کے اس عظیم مظہر کی واشگاف الفاظ میں تحسین کی۔

مولانا محمد الیاس گھمن کے ایمان افروز بیان سے قبل حافظ عرفان سعید نے نعت رسول مقبول پیش کی۔ بعد ازاں مولانا گھمن نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور علماء دیوبند کے تبحر علمی پر ایمان پرور وجد آفرین بیان کیا۔

پروگرام کے آخری مقرر مولانا محمد رفیق جامی مدظلہ تھے، جنہوں نے اپنی پیرانہ سالی کے باوجود شیر کی گھن گرج کے ساتھ بیان کیا۔

پروگرام کی اختتامی دعاء مولانا محمد فاروق خطیب جامع مسجد النجم نے کی۔ نقابت کے فرائض مولانا قاضی احسان احمد نے سرانجام دیئے۔

کانفرنس کے انتظامات کے سلسلہ میں علاقہ بھر کے علماء اور معززین نے بھرپور تعاون کیا جن میں مولانا رضوان قاسمی منتظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ منظور کالونی خوب سرگرم عمل رہے۔ ان کے علاوہ علامہ خان محمد ربانی، حافظ عبدالقیوم نعمانی، مولانا قاری اللہ داد، مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا محمد بلال، حافظ احسن سلفی، حشمت اللہ، مولانا اشرف، حافظ ابوبکر نعمانی، مولانا محمد فیصل، مولانا حفیظ الرحمٰن، مفتی تقی، مولانا نعمت اللہ، مولانا سلیم اللہ، مولانا صدیق سواتی جملہ علماء کرام منظور کالونی ودیگر حلقہ جات مولانا محمد عمران خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ملک شاہنواز، شریف گجر، بھائی آفاق، رانا جاوید، سہیل اختر (ایس ایچ او تھانہ بلوچ کالونی)، آصف مروت (ٹریفک پولیس)، سیکورٹی کا مکمل انتظام جمال کاکڑ اور ان کی ٹیم جے یو آئی مفتی محمود یونٹ نے کیا جو پروگرام کی ابتدا سے انتہا تک چاک و چوبند نظر آئے۔ مولانا غلام یٰسین، دانیال گجر، قاری محمد اقبال بھی ان کے ہمراہ تھے۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵ فروری ۲۰۱۵ء ص۲۳،۲۴)

سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس کراچی

۱۱؍جنوری ۲۰۱۵ء بروز اتوار ہونے والی ''سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس'' اسی سلسلے کی کڑی تھی جو دارالعلوم مدنیہ (جامع مسجد الاخوان) بلاک ۱۵ دستگیر سوسائٹی میں منعقد کی گئی۔

کانفرنس کا آغاز نماز ظہر کے متصل بعد ہوا، زینت القراء محترم جناب قاری عبدالرحیم مدظلہ نے پُرسوز آواز میں تلاوت کلام پاک کی۔ اس کے بعد مداح رسول حافظ سہل سہیل نے خوبصورت آواز میں بارگاہ رسالت مآب میں ہدیہ نعت پیش کیا۔ نقیب محفل مسجد کے امام مولانا عبدالنعیم فاروقی تھے جو بحسن وخوبی پروگرام کو آگے بڑھا رہے تھے۔

تلاوت ونعت کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا قاضی احسان احمد کا خطاب شروع ہوا۔ انہوں نے کہا کہ ہر شخص اپنی اپنی جگہ تحفظ ختم نبوت کا داعی ہے، ہر آدمی اپنے اپنے شعبے میں اسلام کے اس بنیادی عقیدے کا مبلغ ہے ہر امتی اپنے آقا ومولیٰ ﷺ کی حرمت کا پاسبان ہے، ہر مسلمان شجر اسلام کی اس سب سے مضبوط اور اہم جڑ کا محافظ ہے اور ہر مومن محاذ ختم نبوت کا مجاہد ہے۔

کانفرنس کے مہمان خصوصی مولانا محمد الیاس گھمن صاحب مدظلہ تھے۔ آپ نے کانفرنس سے ڈیڑھ گھنٹہ تفصیلی خطاب کیا اور عقیدۂ ختم نبوت پر مدلل علمی گفتگو کی۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵فروری ۲۰۱۵ء ص ۲۵)

ختم نبوت کانفرنس اسکاؤٹ کالونی کراچی

۱۱رجنوری ۲۰۱۵ء بروز اتوار بعد نماز ظہر بلال مسجد ختم نبوت چوک اسکاؤٹ کالونی کراچی میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کے جملہ انتظامات بلال مسجد کے امام وخطیب مولانا قاری عبدالسمیع رحیمی نے سنبھال رکھے تھے۔ حافظ محمود کی تلاوت اور محمد اسامہ کی حمد ونعت سے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ نقابت کے فرائض مولانا عبدالرؤف (مبلغ ختم نبوت کراچی) نے انجام دیئے۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے لئے صحابہ کرامؓ جیسی عظیم شخصیات نے قربانیاں دیں، مسیلمہ کذاب نے حضرت حبیب بن زید انصاریؓ کے جسم کے ٹکڑے کردیئے مگر انہوں نے محمد عربیﷺ کے دامن کونہیں چھوڑا، فیروز دیلمیؓ نے اسود عنسی جیسے بدبخت کواس کے گھر میں داخل ہوکر اسے قتل کیا۔ حضرت صدیق اکبرؓ مسیلمہ کذاب کے خلاف اعلان جنگ کرتے ہیں اوراس خونریز معرکہ میں ۱۲۰۰صحابہ کرامؓ کی شہادت کے بعد بالآخر مسیلمہ کذاب قتل کردیا جاتا ہے اوراسلام کے خلاف کھڑا ہونے والا یہ فتنہ ہمیشہ کے لئے صفحۂ ہستی سے مٹ جاتا ہے۔ ہم بھی آج مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی اوراس کی ذریت کے خلاف میدان میں ہیں، ہمارے اکابرین نے اپنی جانوں پر کھیل کر اس عقیدہ کی حفاظت کی ہے اوران شاء اللہ جب تک ہماری جان میں جان ہے، دہن میں زبان ہے، اس عقیدے کی حفاظت کرتے رہیں گے۔

مولانا محمد رفیق جامی مدظلہ العالی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریمﷺ دنیا کے سب سے عظیم پیغمبر تھے، اللہ رب العزت نے انہیں مجموعہ کمالات بنایا تھا۔ آپ علیہ السلام عالمگیر نبی ہیں، سارے جہانوں، سارے زمانوں کے نبی ہیں، اس لئے قیامت تک کسی نئے نبی کے آنے کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی، کجا مرزا قادیانی جیسا انسان مجموعہ امراض ورذائل وہ نبوت کا دعویٰ کرے اور حضور علیہ السلام کی ختم نبوت پر ڈاکا ڈالنے کی کوشش کرے؟ ہم سے یہ برداشت نہیں ہوتا۔ ہم قادیانیوں کو بھی دعوتِ اسلام دیتے ہیں اوران سے کہتے ہیں کہ چھوڑو اس جھوٹے کو، آؤ حضور علیہ السلام کی غلامی قبول کرکے دنیا کی اعلیٰ ترین امت میں شامل ہوجاؤ۔

مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد دنیا کی عظیم ترین ہستیاں صحابہ کرامؓ کی تھیں اوران میں بھی وہ صحابہ کرامؓ جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے، وہ باقی صحابہ کرامؓ سے اتنے افضل تھے کہ حضور علیہ السلام کی رحلت کے بعد دوسرے صحابہ کرامؓ ان کی زیارت کے لئے آتے تھے۔ جب مسیلمہ کذاب کے خلاف صدیق اکبرؓ نے اعلان جنگ فرمایا تواس جنگ میں ۱۲۰۰صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ شہید ہوئے، جن میں ۷۰۰قرآن مجید کے حافظ وعالم تھے، جب کہ ۷۰ بدری صحابہ کرامؓ شامل تھے۔ میں دیکھتا ہوں کہ دورِ نبوت کے ۲۳سالوں میں پورے دین کی حفاظت کے لئے ۲۵۹ صحابہ کرامؓ شہید ہوئے جب کہ عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے لڑی جانے والی ایک جنگ، جنگ یمامہ میں ۱۲۰۰صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرتے ہیں۔ اس سے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، آج ہمارے کچھ لیڈر قادیانیوں کے ساتھ ہمدردی جتلا رہے ہیں، بیرونی طاقتیں بھی اس کوشش میں ہیں کہ پاکستان کے آئین سے ناموس رسالت کوختم کردیا جائے، مگر جس طرح کل ہمارے اکابرین نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرکے قربانیوں کی لازوال داستان رقم کی اوراس قانون کو بنایا تھا تو آج ہم بھی اس قانون کی اوراس عقیدہ کی

ان شاء اللہ! حفاظت کریں گے۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵فروری ۲۰۱۵ء ص ۲۷)

محراب پور میں ختم نبوت کانفرنس

۱۱رجنوری ۲۰۱۵ء بعد نماز عشاء جامع مسجد قباء محراب پور میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا قاری مفتی محمد یاسین نے کی۔ کانفرنس سے مولانا تجمل حسین، مولانا قاری حبیب الرحمٰن اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔ نگرانی مولانا عبدالصمد امیر مجلس نے کی۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵رمارچ ۲۰۱۵ء ص ۱۵)

سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس نارتھ کراچی

۱۲رجنوری ۲۰۱۵ء بروز پیر بعد نماز عشاء جامع مسجد مدنی آدم ٹاؤن نارتھ کراچی میں عظیم الشان سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس منعقد ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ نقابت کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے انجام دیئے۔ حمد ونعت کے بعد مولانا اللہ وسایا کا بیان ہوا۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵رفروری ۲۰۱۵ء ص ۲۷)

عرفات مسجد خیر پور میرس میں ختم نبوت کانفرنس

۱۸رجنوری ۲۰۱۵ء بعد نماز عشاء جامع مسجد عرفات خیر پور میرس میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مفتی اصغر علی نے کی۔ کانفرنس سے مولانا تجمل حسین، مولانا محمد عبداللہ عباسی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔

پنوعاقل میں ختم نبوت کانفرنس

جامع مسجد مدنی پنوعاقل میں ۱۹رجنوری ۲۰۱۵ء بعد نماز عشاء ختم نبوت وسیرت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی سرپرستی مولانا خلیل الرحمٰن نے کی۔ کانفرنس سے مولانا محمد حسین ناصر اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے قرآن پاک اور احادیث نبویہ، خلفائے راشدین کے اقوال اور امت مسلمہ کے تعامل سے ثابت کیا کہ اہانت رسول کی سزا سزائے موت ہے۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶تا۲۲رمارچ ۲۰۱۵ء ص ۲۱)

سہ ماہی اجلاس مبلغین حضرات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا اجلاس ۲۴رجنوری ۲۰۱۵ء دفتر مرکزیہ میں مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری دامت برکاتہم کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں گذشتہ سہ ماہی میں وفات پانے والے علماء کرام، مشائخ عظام، جماعتی کارکنوں، جناب میاں سراج احمد دین پوری، مولانا محمد نافع جامعہ محمدی شریف جھنگ، مولانا جمشید احمد رائے ونڈ، مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو لاڑکانہ، مولانا مجاہد خان الحسینی نوشہرہ، مولانا قاضی حمد اللہ مہتمم دارالہدیٰ ٹھیڑھی، مولانا رشید احمد سومرو خیر پور میرس، مولانا بشیر احمد شاہ جمالی ڈیرہ غازیخان، مولانا قاری محمد ابراہیم فیصل آباد، الحاج میاں عبدالخالق والد محترم مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا نور محمد تونسوی ترنڈہ محمد پناہ، حافظ مشتاق احمد انبالوی سیدوالا ننکانہ، مولانا سعید احمد بہاول نگر، مولانا محمد امین نقشبندی خانیوال، حافظ فلک شیر جھنگوی، حاجی محمد یوسف خانیوال، حاجی بھائی عبدالرحمان گوجرانوالہ، ملک غلام فرید برادر محترم مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا نور محمد جمالی کوٹ میر محمد خیر پور میرس، مولانا محمد

قاسم سیوطی مبلغ منڈی بہاؤالدین کے نانا جان، سعودی عرب کے فرمانروا شاہ عبداللہ سمیت جماعتی رفقاء کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا اور مرحومین کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعاء کی گئی۔

فرانس میں گستاخانہ خاکوں کی دوبارہ اشاعت پر رنج والم کا اظہار کرتے ہوئے حکمرانوں سے مطالبہ کیا کہ: (۱)او.آئی.سی کا اجلاس بلاکر فرانس سمیت یورپ سے دوٹوک بات کی جائے۔ (۲)اقوام متحدہ کو مقدس شخصیات کی عزت وناموس کے تحفظ کے لئے قانون سازی پر مجبوراً کیا جائے۔ (۳)فرانس کو حکومتی سطح پر معافی مانگنے پر مجبور کیا جائے۔ بصورت دیگر فرانس کے ساتھ سفارتی تعلقات منقطع کئے جائیں۔

اجلاس میں ملک بھر میں علماء کرام، مشائخ عظام، جماعتی کارکنوں پر بننے والے بوگس کیسز کے حوالے سے مطالبہ کیا گیا کہ مولانا ظفر احمد قاسم وہاڑی، مولانا قاری محمد طیب بورے والا، مجلس رحیم یار خان کے امیر مولانا قاضی شفیق الرحمان، جامع مسجد عائشہ لاہور کے خطیب مولانا محبوب الحسن طاہر، مجلس کے مرکزی راہنما محمد اسماعیل شجاع آبادی کے خلاف بنائے جانے والے بوگس کیس خارج کئے جائیں۔ مجلس شیخوپورہ کے مبلغ مولانا ریاض احمد وٹو، ناظم اعلیٰ قاری محمد الیاس کی گرفتاری کی پرزور مذمت کی گئی اور اسے قادیانی ڈی.آئی.جی خدابخش نتھوکہ کی قہرستانی قرار دیا گیا۔ مطالبہ کیا گیا کہ مذکورہ بالا علماء کرام کے خلاف بنائے جانے والے کیس ختم کئے جائیں اور خدابخش نتھوکہ کو اہم عہدہ سے برطرف کیا جائے۔ مبلغین اور جماعتی کارکنوں کو ہدایت کی گئی کہ مجلس کے بزرگوں کے طرز عمل کے مطابق قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے تبلیغی سرگرمیوں کو برقرار رکھا جائے۔ دینی راہنماؤں اور جماعتی کارکنوں کے خلاف بنائے جانے والے ۱۱ہزار کیسز میں سے پچانوے فیصد کیس جعلی اور علماء کرام کو ہراساں کرنے کے لئے ہیں۔ لہٰذا انہیں خارج کیا جائے۔ مدارس کی رجسٹریشن کے سلسلہ میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی پالیسی کو متوازن قرار دیتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ مدارس اور دینی اداروں کی رجسٹریشن کے طریقہ کار کو سہل کر کے رجسٹریشن کا عمل جلدی مکمل کیا جائے۔

۲۶؍مارچ فیصل آباد، ۳۰، ۳۱؍مارچ رحیم یارخان، ۴؍اپریل قصور، ۲۴؍اپریل حیدرآباد میں ختم نبوت کانفرنسز کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔ ۵تا۷؍فروری، ۱۲تا۱۴؍فروری، ۲۶تا۲۸؍فروری کو لاہور میں تین مقامات پر ختم نبوت کورسز، ایسے ہی گوجرانوالہ ۱۱تا۱۳؍فروری، ۲۷، ۲۸؍فروری، یکم؍مارچ کو گوجرانوالہ، ۲۷، ۲۸؍فروری کو سرگودھا میں ختم نبوت کورسز کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔ ملک بھر کے جماعتی کارکنوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے حسب سابق تبلیغی پروگراموں کو جاری رکھیں۔ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کسی قسم کی کمی وکوتاہی کا ارتکاب نہ کریں۔ مبلغین نے اپنے اپنے حلقوں میں ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے کی جانے والی سرگرمیوں کی رپورٹ پیش کی کہ ملک بھر میں فرانسیسی خاکوں کے خلاف مظاہرے، ریلیاں نکالی گئیں اور احتجاج ریکارڈ کرایا۔

(ماہنامہ لولاک ملتان مارچ ۲۰۱۵ء ص۵۵، ۵۶)

چوتھی سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس پچنند

موضع پچنند تحصیل تلہ گنگ حال تحصیل لاوہ ضلع چکوال میں قادیانی اپنی پوری طاقت اور دبدبے سے رہتے رہے ہیں اور مسلمانوں کے ساتھ ان کے مراسم کسی سے ڈھکے چھپے نہیں ہیں۔ بلکہ لوگ ان کے شر اور ڈر سے ان سے تعلقات استوار کرتے تھے۔ کوئی بھی ان کے خلاف بات نہ کرسکتا تھا۔ اللہ رب العزت جزائے خیر دے علمائے کرام کو کہ انہوں نے چار سال قبل اس کام کا بیڑہ اٹھایا اور تلہ گنگ سے جا جا کر وہاں کے مسلمانوں کو جگایا اور انہیں قادیانیت کے سحر سے آزاد کرایا۔ قادیانیت کے خلاف لوگوں میں شعور پیدا کیا اور قادیانیت

کا اصل روپ لوگوں کو دکھلایا۔ قادیانی جو اپنی عبادت گاہ وتربیتی سنٹر بنانے کا پروگرام بنا چکے تھے بلکہ اس کام پر عمل کرنا شروع کر چکے تھے۔ اس کام کو عدالت کے ذریعے رکوا دیا گیا اور ایک کانفرنس پچنند شہر میں منعقد کرائی جس میں ایک قادیانی نے مولانا اللہ وسایا صاحب کے ہاتھ پر کلمہ پڑھ کر قادیانیت پر لعنت بھیج کر حضور اکرم ﷺ کے دامن میں پناہ لی۔

پھر یہ کانفرنس ہر سال منعقد ہونا شروع ہوگئی۔ امسال بھی یہ کانفرنس مؤرخہ ۲۲؍فروری ۲۰۱۵ء بروز اتوار دن ایک بجے تا ساڑھے پانچ بجے پچنند شہر سے باہر ایک کھلی جگہ پر منعقد کی گئی۔ جس میں مقامی علمائے کرام کے علاوہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا عبدالکریم ندیم، مولانا قاضی عبدالرشید، نعت خوانوں میں رانا محمد عثمان، طاہر بلال چشتی، سعد اللہ ندیم، قاری بن یامین ومحمد امین صاحبان نے شرکت کی۔ جلسہ کے لئے پنڈال جو کہ ایک وسیع جگہ پر بنایا گیا اور ایک وسیع اسٹیج بھی بنایا گیا تھا۔ جلسہ کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ استاذ القراء مولانا قاری نور محمد نے تلاوت قرآن پاک کی جب کہ اسٹیج سیکرٹری قاری فضل محمود کاشف صاحب تھے۔

پہلا بیان مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کا ہوا۔ جس میں انہوں نے عوام کو قادیانی مصنوعات کے بارے میں بتایا اور لوگوں کو کہا کہ وہ قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں۔ اس کے بعد ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کا پرمغز بیان ہوا۔ حضرت ناظم اعلیٰ صاحب نے فرمایا کہ قادیانیت کے کفر کو ہر جگہ عام کرنے میں لوگوں کی قربانیاں شامل ہیں اور لوگوں نے اس مقصد کے لئے اپنی جانوں کی پرواہ کئے بغیر حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت کا دفاع کیا ہے۔ ہم سب لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ ہم لوگ خاتم النّبیین ﷺ کی ختم نبوت کا دفاع کریں۔

اگلا بیان وفاق المدارس پاکستان کے ڈپٹی جنرل سیکرٹری قاضی عبدالرشید کا ہوا۔ آپ نے ختم نبوت کے موضوع پر مدلل دلائل دیئے۔ ساتھ ہی آپ نے مدارس اور مساجد کی حفاظت کی طرف بھی نشاندہی کی کہ ہم لوگوں کا فرض بنتا ہے کہ ہم لوگ مدارس کی حفاظت کے لئے حکومت وقت پر زور ڈالیں کہ وہ مدارس کے ساتھ نہ چھیڑے۔ کیونکہ یہاں قرآن وحدیث پڑھائی جاتی ہے۔ مدارس دہشت گردی کے اڈے نہیں بلکہ یہ تو ملک کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

آخری بیان مولانا اللہ وسایا کا ہوا۔ مولانا اللہ وسایا نے اپنے بیان میں فرمایا کہ آپ لوگ جب یہاں سے جائیں تو ایک مشن اور پیغام لے کر جائیں کہ پچھلی کانفرنس سے لے کر اس کانفرنس تک قادیانی فتنہ کہاں سے چلا اور کہاں تک پہنچایا گیا۔ کسی بھی فتنے کے چار دور ہوتے ہیں۔ اس کا آغاز، اس کا عروج، اس کا زوال اور اس کا اختتام۔ قادیانیت کی ابتداء یہ ہے کہ اس کو انگریز نے پیدا کیا۔ انگریز نے اسے عروج دکھایا۔ لیکن مسلمانوں نے اس فتنہ کے خلاف ہمیشہ اور ہر جگہ اپنی اپنی بساط کے مطابق کوشش کی پھر علمائے کرام کی کوششیں رنگ لائیں اور پہلے عدالتوں نے اور پھر ۱۹۷۴ء میں پارلیمنٹ نے قادیانیوں کو کافر قرار دیا۔ یہ قادیانیت کا زوال ہے اور اب قادیانیت اپنے اختتام کی طرف جارہی ہے۔ میں آپ لوگوں سے کہتا ہوں کہ آپ میری ٹوپی لے جائیں اور مقامی قادیانیوں کے پاؤں پر رکھ دیں کہ خدا کے واسطے! اس جھوٹے دجال کو چھوڑ کر محمد عربی ﷺ کے دامن میں آجاؤ۔ ہماری تم سے کوئی عداوت نہیں۔ اگر ہم دن کو تمہارے خلاف بولتے ہیں تو رات کو اللہ کے حضور تمہاری ہدایت کی دعاء کرتے ہیں۔ ان شاء اللہ! حضور اکرم ﷺ کا دین ضرور باقی رہے گا۔ مٹ گئے دین کو مٹانے والے۔ دین زندہ ہے اور رہے گا۔ ہم لوگ اپنے فرض سے غافل نہیں ہوئے ہیں۔ لوگو مبارک باد لے کر جاؤ کہ آج ختم نبوت کے لٹریچر کی ایک سطر پر بھی پابندی نہیں اور مرزا قادیانی کی ایک بھی کتاب ایسی نہیں جس پر پابندی نہ ہو۔ جب تک جان میں جان باقی ہے حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت کا تحفظ کیا جائے گا۔ آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر صاحبزادہ عزیز احمد کی دعاء سے جلسہ کا اختتام ہوا۔

نماز عصر پنڈال میں ادا کی گئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تلہ گنگ کے امیر مولانا عبیدالرحمٰن انور نے کانفرنس کے شرکاء کا شکریہ ادا کیا کہ جنہوں نے اس کانفرنس میں شرکت کی اور سیاستدانوں کا بھی جنہوں نے اپنا وقت نکال کر اس کانفرنس میں شرکت کی۔

کانفرنس میں درج ذیل قراردادیں پیش کی گئیں جو منظور کر لی گئیں:

۱...... ترحدہ چوک کا نام ختم نبوت چوک رکھا جائے۔ اس قرارداد کے بعد علاقہ میں ایم.این.اے کے نمائندہ محمد امیر خان نے کہا کہ وہ ان شاء اللہ اس کام کو جلد پایہ تکمیل تک پہنچائیں گے اور ترحدہ چوک کا نام ختم نبوت کر کے ختم نبوت چوک ہو جائے گا۔

۲...... قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی ارتدادی سرگرمیوں اور آئینی خلاف ورزیوں پر کڑی نظر رکھی جائے گی۔

۳...... شرکاء کانفرنس نے ملک کے اندر دہشت گردی کی بھی پرزور مذمت کی۔

۴...... شرکاء نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ عوام کی جان و مال کا تحفظ یقینی بنایا جائے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا عبدالمجید لدھیانوی، علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو، میاں سراج احمد دین پوری، مولانا محمد نافع، مولانا نور محمد تونسوی اور دیگر علمائے کرام کی وفات پر ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعاء کی گئی اور ان کی دینی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۵ء ص۵۲،۵۳)

سالانہ ختم نبوت کانفرنس سکھر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۸؍مارچ ۲۰۱۵ء کو مرکزی جامع مسجد بندر روڈ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت مولانا عبدالقیوم ہالیجوی شریف نے فرمائی۔ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ، مولانا اللہ وسایا مرکزی خازن، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا تجمل حسین، مولانا مدثر تھانوی اور مولانا ناصر احمد سومرو نے بیانات فرمائے۔ قاری خلیل احمد بندھانی کی وفات پر اظہار غم اور ایصال ثواب کیا گیا۔ گیمبیا میں قادیانیوں کے متعلق حکومتی فیصلے کا خیر مقدم کیا گیا اور وہاں کے حکمران کو اتنا عظیم اور خوش کن فیصلہ کرنے پر خراج تحسین پیش کیا گیا۔ کانفرنس کے شرکاء نے باہمی اتفاق سے قرارداد منظور کی کہ فرانس کے جریدے کی گستاخی کی وجہ سے فرانس سے سفارتی تعلقات ختم کر دیئے جائیں۔ فرانس کے سفیر کو بلا کر تنبیہ کی جائے۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے مولانا بشیر احمد، مولانا عبداللطیف ہاشمی، حافظ محمد رمضان نعمانی، حافظ محمد امیر معاویہ، محمد مبشر، محمد انس، محمد اویس اور دیگر مقامی حضرات نے بھرپور تعاون کیا۔ اختتامی دعاء مولانا عبدالقیوم ہالیجوی نے فرمائی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان مئی ۲۰۱۵ء ص۸)

ختم نبوت کانفرنس لکی مروت

۱۵؍مارچ ۲۰۱۵ء بروز اتوار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے زیراہتمام سالانہ نویں کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی تیاری کے لئے مقامی احباب نے کانفرنس سے قبل تقریباً ۷۰ چھوٹے پروگرام منعقد کئے تھے۔ ضلعی ناظم مفتی ضیاء اللہ حقانی، ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی، ناظم تبلیغ مولانا طیب طوفانی، ناظم اطلاعات صاحبزادہ امین اللہ جان، مولانا شبیر احمد حقانی اور مولانا محمد امجد پر مشتمل وفد نے سرکاری و پرائیویٹ تعلیمی اداروں، مدارس اور دیگر اداروں کے دورے کئے تھے۔ مولانا حفیظ الرحمٰن، مولانا مستقیم شاہ، شیخ الحدیث مولانا حسین احمد، مولانا جان محمد، مولانا بشیر احمد حقانی، مولانا حمزہ لقمان، شیخ الحدیث مولانا محمد انور نے بیانات فرمائے۔ مولانا محمد انور نے پہلی نشست کی اختتامی دعاء فرمائی۔ نماز ظہر کے بعد دوسری نشست کی ابتداء مولانا خواجہ خلیل احمد کی صدارت میں ہوئی۔ اس میں مولانا

عظمت اللہ، مولانا خالد گنگوہی، مولانا سفیر اللہ جمعیت علماء اسلام، مولانا عبدالغفار، مولانا گل رئیس خان، مولانا محمد طیب طوفانی، مولانا شبیر احمد حقانی اور دیگر مقامی علماء کرام نے بیانات کئے۔ کانفرنس میں مولانا ابراہیم ادھمی کو ختم نبوت کی مثالی خدمات انجام دینے پر مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے انعام واعزاز سے نوازا۔ آخری بیان صوبہ خیبر پختونخواہ کے امیر مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے کیا۔ آپ کا بیان نہایت جامع اور پر مغز تھا۔ اختتامی دعاء مولانا خواجہ خلیل احمد نے فرمائی۔ کانفرنس کے انتظامی امور مولانا نقیب اللہ، مولانا محمد گل، مفتی رضوان اللہ ترابی، انور جمال، عظمت اللہ، امداد اللہ، سید احمد، ماجد حسین، انور علی اور عبدالباسط نے انجام دیئے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۵ء ص ۱۷)

ختم نبوت کانفرنس محراب پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت محراب پور کے زیر اہتمام ۱۹؍مارچ ۲۰۱۵ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس زیر نگرانی مولانا عبدالصمد منعقد کی گئی۔ کانفرنس کی صدارت مفتی محمد یاسین نے کی اور اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا خالد محمود نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ تلاوت کی سعادت قاری فتح محمد نے حاصل کی۔ پھر بھائی اظہر نے ہدیۂ نعت پیش کیا۔ اس کے بعد مولانا محمد قاسم سومرو کا بیان ہوا۔ انہوں نے فرمایا کہ ہمارے اکابرین نے ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہر طرح کی قربانیاں دی ہیں۔ انہوں نے کچھ عرصہ قبل کنڈیارو کے قریبی علاقہ کمال ڈیرو میں قادیانیوں سے ہونے والے مناظرے کے متعلق سامعین کو بتایا کہ کس طرح قادیانی اس مناظرے میں شکست کھا کر ذلیل ورسوا ہوئے۔ آخر میں مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیانی ملک وقوم اور اسلام کے غدار ہیں۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۵ء ص ۵۵)

سالانہ ختم نبوت کانفرنس نوابشاہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۲۰؍مارچ ۲۰۱۵ء بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد کبیر میں زیر صدارت مولانا محمد انیس صاحب اور زیر نگرانی مولانا محمد امجد مدنی صاحب کے منعقد کی گئی۔

کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا، تلاوت کی سعادت قاری نیاز احمد خاصخیلی نے حاصل کی، قاری محمد عثمان نور نے ہدیہ نعت پیش کیا اور نظمیں پڑھیں، اس کے بعد مولانا محمود الحسن حسینی صاحب نے بیان کیا۔ پھر مولانا علی احمد چنہ نے ختم نبوت پر نظمیں پڑھیں، اس کے بعد مرشد الموحدین ولی کامل مولانا سائیں عبدالمجیب صاحب قریشی (پیر شریف) نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اس پر ایمان لانا لازمی ہے اور حضور اکرم ﷺ کی شفاعت کے حصول کے لئے عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کرنا ضروری ہے۔

اس کے بعد مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جھوٹے مدعی نبوت کو کسی دور میں بھی برداشت نہیں کیا گیا، قادیانیوں نے آج تک اپنے آپ کو کافر تسلیم نہیں کیا ہے، یہ ملک وقوم سے غداری کر رہے ہیں اور مسلمانوں کو دھوکا دینے میں لگے ہوئے ہیں۔ آخر میں مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلمانوں کا مشترکہ پلیٹ فارم ہے، ختم نبوت کے تحفظ کے لئے تمام مکاتب فکر کے علماء نے مل کر جدوجہد کی ہے، انہوں نے کہا کہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ قادیانی اور قادیانی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں۔

قاری علی اصغر، قاری محمد تصور، قاری عبداللہ فیض، مولانا ظہیر احمد، قاری عطاء الرحمٰن مدنی اور بھائی عبدالرؤف کانفرنس کے جملہ امور

اور علماء کرام اور دیگر مہمانوں کی خدمت میں مصروف رہے۔ کانفرنس میں ہر طبقے کے لوگوں نے بھرپور شرکت کی، خصوصاً قاری محمد حسن مورو جو، قاری عبدالماجد خاصخیلی، مولانا اشفاق احمد پھل اور دیگر علماء کرام نے شرکت کی۔　　(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶تا۲۲؍اپریل ۲۰۱۵ء ص۸)

ختم نبوت کانفرنس ضلع کرک

۲۳؍مارچ ۲۰۱۵ء کو بروز پیر دوپہر عیدگاہ ضلع کرک میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس ضلع امیر مولانا حافظ محمود الرحمان حقانی کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ تقریباً پانچ ہزار سے زائد شرکاء نے شرکت فرمائی۔ باقاعدہ آغاز دوپہر ایک بجے کیا گیا۔ ضلعی ناظم تبلیغ مولانا کرامت اللہ نے استقبالیہ پیش کیا اور کانفرنس کے اغراض ومقاصد بیان کئے۔ پہلا بیان خیبر پختونخواہ کے مبلغ مولانا عابد کمال نے فرمایا۔ ان کے بعد مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے اظہار خیال فرمایا۔ حافظ فضل امین نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ کانفرنس کا اختتامی خطاب صوبائی امیر مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے کیا۔ مفتی صاحب نے اپنے بیان میں قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ اور قادیانیت کے حوالے سے شعور وآگاہی کے مہم پر زور دیا۔ کانفرنس کے انتظامات مولانا سیف اللہ الاسلام ناظم نشر واشاعت ضلع کرک نے کئے تھے۔　　(ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۵ء ص۳۵)

مولانا قاضی احسان کا دورہ کوہاٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے ۲۴، ۲۵؍مارچ ۲۰۱۵ء کو ضلع کوہاٹ کا دوروزہ تبلیغی دورہ کیا۔ ان کے ہمراہ صوبائی امیر مفتی شہاب الدین پوپلزئی اور مولانا عابد کمال بھی تھے۔ کوہاٹ کے مقامی کارکن مولانا مجاہدین نے ان حضرات کے پروگرام مختلف مقامات پر ترتیب دیئے تھے۔ اس تبلیغی دورہ کو کامیاب بنانے کے لئے جناب محمد علی، محمد آصف، محمد عاطف، محمد وسیم، شامی صاحب، محمد مزمل، محمد فرمان، محمد نعمان، محمد خالد، محمد قاسم اور حاجی انصار گل صاحب نے تگ ودو کی۔ اللہ ان حضرات کی مساعی کو قبول فرمائے۔　　(ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۵ء ص۳۵)

ختم نبوت کانفرنس شبقدر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل شبقدر کے زیر اہتمام ۳۰ مارچ ۲۰۱۵ء کو کانگڑہ میں ایک عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں مولانا عبدالماجد صدیقی، مولانا عبدالقیوم حقانی، نومسلم جناب شمس الدین، صوبائی امیر مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس، مولانا مفتی عبداللہ شاہ اور دیگر مقامی علماء نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔　　(ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۵ء ص۵۵)

ختم نبوت کانفرنس قصور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع قصور کے زیر اہتمام تاریخی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ۴؍اپریل ۲۰۱۵ء بروز ہفتہ ڈگری کالج گراؤنڈ قصور میں منعقد ہوئی۔ تقریباً پچاس ہزار سے زائد افراد نے شرکت کی۔ قصور ضلع کے علاوہ لاہور، بصیر پور، منڈی احمد آباد، رائے ونڈ سے بھی لوگوں نے قافلوں کی شکل میں شرکت کی۔ کانفرنس کا آغاز بعد نماز مغرب حافظ حسین احمد اور محمد ابوبکر کی تلاوت سے ہوا۔ صدارت مولانا پیر رضوان نفیس نے کی۔ حافظ محمد وسیم اور محمد عمر نے نعت رسول مقبول ﷺ پیش کی۔ بیانات مولانا محمد قاسم، مولانا عبدالنعیم، مولانا عمر حیات کے ہوئے۔

دوسری نشست کا آغاز بعد نماز عشاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر جناب قاری مشتاق احمد رحیمی کی تلاوت سے ہوا۔ صدارت نائب امیر مرکزیہ صاحبزادہ مولانا عزیز احمد نے کی۔ بیانات پروفیسر مولانا غلام سرور قاسمی، مولانا قاری علیم الدین شاکر، مولانا عبدالشکور حقانی، مولانا جمیل الرحمٰن اختر، مولانا قاری نذیر احمد نے ختم نبوت کانفرنس کے اغراض ومقاصد بیان کئے اور قادیانیت کے دجل وفریب کا پردہ چاک کیا۔

خیبر پختونخواہ کے امیر مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے سیرت نبوی ﷺ کے مختلف ادوار کو بیان کیا۔ بریلوی مکتب فکر کے مولانا سید عاشق حسین، مولانا شفاعت رسول نوری نے اپنے بیانات میں اتحاد امت کی ضرورت واہمیت کو بیان کیا۔ جمعیت اہل حدیث کے جنرل سیکرٹری مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کا اعتراف کیا اور کہا کہ قادیانیوں کو امتناع قادیانیت آرڈیننس کا پابند کیا جائے۔ خطیب خوش الحان مولانا عبدالرؤف چشتی نے خطاب میں کہا کہ مرزا قادیانی کو انسان کہنا بھی انسانیت کی توہین ہے۔ جماعت اسلامی پنجاب کے امیر ڈاکٹر وسیم اختر ایم. پی. اے بہاولپور، مسلم لیگ کے جناب نعیم صفدر انصاری ایم. پی. اے قصور، جمعیت علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری مولانا امجد خان، ڈپٹی چیئرمین سینٹ مولانا عبدالغفور حیدری نے کہا۔ ہم ان شاء اللہ! پارلیمنٹ کے ایوانوں کے اندر کسی کو بھی اسلامی شقوں کو ختم کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ جب بھی پارلیمنٹ میں کوئی مسئلہ آتا ہے تو ہم بھرپور دفاع کرتے ہیں اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔

کانفرنس میں نقابت کے فرائض مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا عبدالرزاق نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس کے پنڈال اور سٹیج کو قائدین کی آمد کو خوش آمدید کے خوبصورت بینروں اور فلیکسوں سے سجادیا گیا۔ مولانا اللہ وسایا نے بیان میں گیمبیا افریقہ کے ملک میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کے خلاف ان کی حکومتی فیصلے کا خیر مقدم کیا گیا۔ وہاں کے حکمرانوں کو اتنا عظیم اور خوشکن فیصلہ کرنے پر خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ قاری مشتاق احمد رحیمی اور مولانا عبدالرزاق مجاہد نے تمام انتظامیہ افسران بالا اور آنے والے مہمانوں اور قافلوں کو خوش آمدید کہا۔ سیکورٹی کا نظم مولانا خالد محمود لاہور والوں کے طلباء اور اقراء روضۃ الاطفال قصور کے اساتذہ وعملہ نے سرانجام دیا۔ انتظامی امور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قصور کے ناظم میاں محمد معصوم انصاری اور حاجی شبیر احمد مغل، طلباء جامعہ رحیمیہ، انجمن تاجران اور پریس رپورٹران، کالج سکولز کے اساتذہ طلباء نے احسن طریقے سے فرائض سرانجام دیئے۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے مفتی عبدالعزیز عزیزی اور مولانا محمد صادق، مولانا حافظ طارق، مولانا عبداللطیف، مولانا افضل، مولانا عمر فاروق، مولانا طاہر، قاری نور محمد شاکر، مولانا حبیب اللہ، قاری عبدالکریم، حافظ طلحہ، حافظ عبداللطیف، قاری محمد طاہر، قاری سیف اللہ رحیمی، قاری محمد رفیق، قاری محمد رمضان، قاری شاہ محمد، مفتی زبیر، قاری جمال دین، مولانا عبدالغنی، مولانا رفیق، بھائی ساجد، مولانا سیف اللہ لیاقت طلباء جامعہ عبداللہ بن عباس اور طلباء جامعہ رحیمیہ قصور کے علاوہ کافی دوستوں نے کانفرنس کو کامیاب بنانے میں خوب محنت کی۔ سید نفیس الحسینی کے خلیفہ مجاز مولانا پیر رضوان نفیس کی دعاء سے کانفرنس رات ایک بجے خیر وخوبی سے اختتام پذیر ہوئی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۵ء ص۵۵،۵۶)

چنیوٹ میں تین روزہ کورس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۲۱ تا ۲۳/اپریل ۲۰۱۵ء جامع مسجد محمدی میں تین روزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ جس میں مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد وسیم اسلم، مولانا محمد رضوان عزیز، مولانا

عبدالوارث نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت، رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام، ظہور امام مہدی، خروج دجال، ابطال مرزائیت، کذبات مرزا قادیانی کے عنوانات پر لیکچر دیئے۔ جس میں شہر کے علماء کرام، ائمہ مساجد، مدرسین مدارس نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ کورس کا دورانیہ ساڑھے دس تا نماز ظہر رہا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۵ء ص۲۴)

طالبات کے لئے دوروزہ ختم نبوت کورس قصور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۲۲،۲۳؍اپریل ۲۰۱۵ء بروز بدھ، جمعرات کو دوروزہ ختم نبوت کورس جامعہ رحیمیہ قصور کے زیراہتمام مستورات اور طالبات میں منعقد ہوا۔ قصور کی مستورات میں ان کا شوق قابل دید تھا، یہ کورس استاد القریٰ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قصور کی صدارت میں ہوا اور مولانا پروفیسر غلام سرور قاسمی اور الحاج محمد معصوم انصاری نے خوب سرپرستی فرمائی۔ بیانات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا عبدالرحیم لاہور، خطیب خوش الحان مولانا تاج محمود ریحان اور مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالرزاق مجاہد قصور کے ہوئے۔ عنوانات: عقیدہ ختم نبوت، مسئلہ رفع ونزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی علیہ الرضوان کی شخصیت اوران کے فضائل ومناقب، اہمیت اور لعین کذاب کی کذب بیانیاں اور مکروہ چہرے سے پردہ اٹھایا گیا اور اسی تقریب میں حافظ محمد طاہر کا قرآن پاک مکمل ہونے پر اساتذہ اور علماء حاضرین کو اپنا آخری سبق سنایا تقریباً ۴۵۰ خواتین نے کورس میں حصہ لیا اور کورس کے اختتام پر طالبات کو اسناد بھی پیش کی گئیں اور طالبات نے عزم کیا کہ ہم ختم نبوت کا پیغام گلی گلی، کوچہ کوچہ، محلّہ محلّہ، گاؤں گاؤں پہنچائیں گی۔ ان شاءاللہ! (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶تا۲۲؍جون ۲۰۱۵ء ص۱۵)

تاریخ ساز ختم نبوت کانفرنس حیدرآباد

کانفرنس کے لئے ۱۸؍فروری کوٹری، ۲۵؍فروری ٹنڈو میاری اور ۲۷؍فروری جامشورو میں بھرپور اجلاس ہوئے۔ درجن سے زائد میٹنگ اور ۱۰۰ سے زائد پروگرامز ہوئے۔ مبلغین ختم نبوت نے مساجد میں دروس دیئے۔

مؤرخہ ۲۳؍اپریل کو حیدرآباد شہر کے مختلف علاقوں میں کانفرنس کی صدا کو مزید مضبوط کرنے کے لئے تشہیری کیمپ میانی روڈ، حیدر چوک اور نسیم نگر چوک پر لگائے گئے۔

تلاوت کلام پاک سے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ نعت پیش کی گئی۔ اس کے بعد علماء کرام کے بیانات شروع ہوئے۔ عالمی مجلس کے مبلغین نے اپنے موضوع پر سیر حاصل گفتگو فرمائی۔ وفاق المدارس العربیہ سندھ کی نمائندگی مولانا ڈاکٹر سیف الرحمٰن آرائیں نے کی۔ مختلف اوقات میں قرارداد پیش کرنے کے لئے جمعیت علماء اسلام (ف) حیدرآباد کے امیر مولانا تاج محمد ناھیوں، مولانا مفتی حبیب اللہ، قاری محمد کامران احمد، جمعیت علماء اسلام (س) کے حافظ محمد ارمان چوہان تشریف لائے اور قرارداد پیش کی۔ مولانا اللہ وسایا، مولانا حکیم محمد اختر کے فرزند ارجمند مولانا حکیم محمد مظہر صاحب کے صاحبزادہ جناب مولانا محمد ابراہیم نے بطور خاص شرکت کی اور اپنے اسلاف کی روایات کے مطابق خوب دل کھول کر عقیدہ ختم نبوت اور جماعت کی مساعی کو داد وتحسین پیش کیا۔

کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد الیاس گھمن، مولانا محمد ابراہیم، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا سیف الرحمٰن، مولانا امیر عبداللہ فاروقی، عبدالوحید قریشی، ناظم علی آرائیں، مولانا مختار احمد، مولانا تجمل حسین اور مولانا عبدالحئی کے بیانات ہوئے۔ مولانا اللہ وسایا نے عقیدہ ختم نبوت، اسلام کی سربلندی اور فتنہ قادیانیت کی سنگینی پر مفصل خطاب فرمایا اور مسلمانوں کے دلوں کو جذبہ

عشق رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے خوب تیار کیا۔

کانفرنس کی کامیابی اور کامرانی کے لئے تمام مسلمانوں نے دل کھول کر حصہ لیا۔ چراغ مسجد جو کانفرنس کا مرکز تھی، کے نمازیوں اور اہل محلّہ نے اس کانفرنس کے کامیاب انعقاد کے لئے دن رات محنت کی۔ علماء، طلباء، مدارس ومساجد، اسکول اور کالج کے مسلمانوں نے دن رات خوب محنت کی۔ کانفرنس میں مدرسہ الحسینیہ شہداد پور کے شیخ الحدیث مولانا محمد سلیم صاحب تشریف لائے اور خوب سرپرستی فرمائی۔ مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن اور مولانا محمد راشد مدنی ٹنڈو آدم سے بھرپور انداز میں شریک ہوئے۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۲۳ تا ۳۱ مئی ۲۰۱۵ء ص۲۰ تا ۲۱)

کارروائی سہ ماہی اجلاس مبلغین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا سہ ماہی اجلاس ۶، ۷ رجب المرجب ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۶، ۲۷ اپریل ۲۰۱۵ء مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری دامت برکاتہم کی صدارت میں منعقد ہوا۔

اجلاس میں مولانا عبدالمجید لدھیانوی، مولانا قاری خلیل احمد بندھانی رکن مرکزی شوریٰ، مولانا غلام محمد گوپانگ بدین، والد محترم قاری منیر احمد گوجرانوالہ، حاجی محمد اسلم والد محترم مولانا محمد راشد مدنی رحیم یار خان، عبدالرحمٰن ماموں مولانا محمد قاسم رحمانی، حافظ عبدالقادر میرانی، ضرار عثمانی اوکاڑہ، مولانا عبدالقادر پتوکی، قاری غلام حسن حافظ والا، جلالپور پیروالا، چوہدری محمد اقبال گجر منڈی بہاؤالدین، مولانا دوست محمد شورکوٹ، والد محترم ظفر سجاد لالہ موسیٰ، والد محترم شیخ عبدالغفار، والد محترم غلام شبیر پنوعاقل سمیت تمام مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی اور دعائے مغفرت کی گئی۔ مولانا ریاض وٹو مبلغ شیخوپورہ کے فیصلہ کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ فیصل آباد، قصور، حیدرآباد میں منعقد ہونے والی بین الاضلاعی ختم نبوت کانفرنسوں کی کامیابی پر اللہ پاک کے حضور سجدہ شکر بجالایا گیا۔ کانفرنسوں میں مدعو علماء کرام، خطباء عظام کا شکریہ ادا کیا گیا۔

تمام مبلغین کو ہدایت کی گئی کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں کانفرنسوں کے ساتھ ساتھ ہر سہ ماہی میں کم از کم ایک کورس ضرور رکھیں اور کورس کی کامیابی کے لئے بھرپور محنت کریں۔ نیز تمام مبلغین کو ہدایت کی گئی کہ اپنے اپنے حلقوں کے پروگراموں کی خبریں ماہنامہ لولاک، ہفت روزہ ختم نبوت، قومی اخبارات کے علاوہ پشاور دفتر کو بھی ضرور بھجوائیں تاکہ فیس بک پر لائی جاسکے۔ تمام مبلغین نے اپنے اپنے حلقوں کی تبلیغی رپورٹیں پیش کیں۔ جس پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے مبلغین کو ہدایت کی گئی کہ تبلیغی نظام میں اور تیزی لائیں۔

آل پاکستان ختم نبوت کورس چناب نگر منعقدہ ۴ تا ۲۷ شعبان المعظم مطابق ۲۳ مئی تا ۱۵ جون کے انتظامات کو آخری شکل دی گئی۔

تمام مبلغین کو ہدایت کی گئی کہ ماہ رجب میں تمام مدارس عربیہ کے دورے مکمل کرلیں۔ مدارس اور جامعات میں ترغیبی بیانات کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ طلبہ کرام کو شرکت کی ترغیب دیں۔ ایک سالہ کورس میں شرکت کے لئے بھی فضلاء کو تیار کریں۔ جوان شاءاللہ العزیز آئندہ تعلیمی سال سے چناب نگر مدرسہ ختم نبوت میں منعقد ہوگا۔ شرکت کے متمنی حضرات مولانا رضوان عزیز انچارج کورس سے فون نمبر پر رابطہ فرمائیں۔ نشستیں محدود ہوں گی۔ سالانہ کورس ۱۵ شوال المکرّم سے رجب کے آخر تک جاری رہے گا۔ شرکاء کورس کا ماہانہ ۱۵سو روپے وظیفہ بھی دیا جائے گا۔

شاہ تاج شوگر مل منڈی بہاؤالدین کے منیجر جناب شمس امتیاز کے قبول اسلام کا خیرمقدم کرتے ہوئے ان کے لئے دین اسلام پر استقامت کی دعاء کی گئی۔ ماہنامہ لولاک سے متعلق بھی کئی ایک فیصلہ جات کئے گئے۔ آئندہ سہ ماہی کے لئے کتاب احتساب قادیانیت جلد

نمبر۲۴ منتخب کی گئی جس میں کل اٹھارہ رسائل ہیں۔ ہر ماہ چھ چھ رسائل کی تلخیص ہوگی اور تلخیص دفتر مرکزیہ کو ہر ماہ بھیجنا ضروری ہے۔ آئندہ میٹنگ ۸، ۹؍شوال المکرّم مطابق ۲۴، ۲۵؍جولائی کو دفتر ملتان میں ہوگی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۵ء ص ۵۴، ۵۵)

ختم نبوت کانفرنس ٹیکسلا

مؤرخہ ۲۹؍اپریل ۲۰۱۵ء بروز بدھ سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد جامعہ عربیہ سراج المدارس کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد خانقاہ سعدیہ نقشبندیہ میں کیا گیا جس کی چار نشستیں ہوئیں۔

پہلی نشست بعد از نماز ظہر: ’’ختم مجددیہ وختم معصومیہ‘‘ مولانا محمد زکریا نے پڑھائے۔ صدارت: مولانا عبدالغفور صاحب دامت برکاتہم۔ خصوصی خطاب: مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی نے ختم نبوت کی اہمیت اور علماء کرام کی اس میدان ضرورت کے عنوان پر لاجواب بیان فرمایا۔ جب کہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض صاحبزادہ مولانا مفتی عبدالہادی نے سرانجام دیئے۔

دوسری نشست بعد نماز عصر منعقد ہوئی۔ صدارت: مولانا محبّ اللہ صاحب دامت برکاتہم نے کی۔ مہمان خصوصی: مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ۔ بیان: مولانا قاضی ہارون الرشید راولپنڈی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی۔

تیسری نشست بعد از نماز مغرب: زیر صدارت: مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب دامت برکاتہم اٹک۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد زکریا نے سرانجام دیئے۔ بیان: مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی مدظلہ اور مولانا قاضی عبدالرشید مدظلہ راولپنڈی نے کیا۔ تیسری نشست کے بعد جامعہ عربیہ سراج المدارس کے دورہ حدیث اور درجہ حفظ کے طلباء کی دستار بندی ہوئی۔ طلباء کو دستار فضیلت مولانا عبدالغفور، مولانا محبّ اللہ، مولانا قاضی ارشد الحسینی اور مولانا خواجہ خلیل احمد کے مبارک ہاتھوں پہنائی گئی۔

چوتھی اور آخری نشست بعد نماز عشاء: زیر صدارت: مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ۔ بیان: مولانا عبدالرؤف چشتی اوکاڑہ۔ مولانا محمد الیاس گھمن کا بیان ہوا۔ اختتامی دعاء پیر طریقت مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب دامت برکاتہم نے رات بارہ بجے فرمائی۔ الحمدللہ! کانفرنس بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔ کانفرنس ہال کی خوبصورتی اور حسن انتظام کی تمام تر تدبیر کا سہرا مولانا محمد زکریا صاحب کے رفقاء اور جامعہ عربیہ کے اساتذہ مولانا مفتی محمد عثمان، مولانا مفتی حبیب الرحمٰن مولانا قاری محمد ابراہیم، مولانا خطیب الرحمٰن کی محنت کا ثمرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فلاح دارین کا سبب بناویں۔ (ماہنامہ لولاک ملتان اگست ۲۰۱۵ء ص ۲۰)

تحفظ ختم نبوت سیمینار کوئٹہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے زیر اہتمام ۶؍مئی ۲۰۱۵ء بروز بدھ صبح دس بجے بمقام دفتر ختم نبوت آرٹ اسکول روڈ پر تحفظ ختم نبوت سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ چنانچہ فیصلہ کے مطابق سیمینار کے لئے معززین علاقہ، علماء کرام، مہتمین حضرات، وکلا دانشور اور تاجر برادری کو شرکت کے دعوت نامہ جاری کئے گئے، تقریباً ساڑھے دس بجے کے قریب تلاوت کلام پاک سے سیمینار کا آغاز ہوا۔ مولانا محمد یونس نے نقابت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے ناظم نشر واشاعت مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی، مولانا انوار الحق، مولانا عبدالواحد (امیر کوئٹہ) نے مختصر بیانات کئے۔ مولانا عبدالباقی، مولانا محمد راشد مدنی کے بھی بیانات ہوئے۔ فتنۂ قادیانیت کی سنگینی، اپنی ذمہ داری کا احساس تحفظ ختم نبوت کے کام کی عظمت، حضور اکرم ﷺ کی ناموس سے متعلق بیان ہوئے۔

جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنما جناب حافظ حسین احمد نے بھی پروگرام میں بطور خاص شرکت فرمائی اور بیان بھی کیا۔ مولانا

نے اپنے بیان میں دیگر اہم اور ضروری باتوں کے علاوہ اس بات پر بھی زور دیا کہ حکومت وقت بلوچستان کی حساسیت کو مدنظر رکھتے ہوئے قادیانی فتنہ کے ساتھ ساتھ تربت کی سرزمین پر پائے جانے والے ذکری فتنہ کا بھی جائزہ لے۔ یہ فتنہ اسلام، پیغمبر اسلام اور شعائر اسلام کی مکمل طور پر خلاف ورزی کر رہا ہے۔ مسلمان اپنے عقیدہ سے متعلق ایک اللہ کی عبادت، محمد رسول اللہ ﷺ کی غلامی اور شعائر اسلام کے تحفظ کے لئے سرگرم عمل رہتے ہیں۔ ذکری فتنہ رب کریم کی توہین، محمد رسول اللہ ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی اور شعائر اسلام کی توہین و تنقیص کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ مسلمانوں کے بیت اللہ کے مقابلہ میں بیت اللہ بنا رکھا ہے۔ غرضیکہ اس طرح باقی چیزیں....! تو کیا یہ ساری باتیں خلافِ اسلام نہیں؟ اگر ہیں اور یقیناً ہیں تو پھر حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اس کا سد باب کرے۔

پروگرام کے آخر میں مولانا اللہ وسایا نے خطاب فرمایا اور مجلس کی دن رات کی محنت اور کوشش کو سامعین کے سامنے پیش کرتے ہوئے ۱۹۷۴ء کی تحریک کا تذکرہ کیا۔ تحریک کیسے چلی؟ اسباب کیا بنے؟ امت کیسے اکھٹی ہوئی، سیاسی و دینی جماعتیں کیسے متحرک ہوئیں؟ اسی داستان کو بیان فرمایا۔ پوری دنیا میں قادیانیت منہ چھپاتے پھرتے ہیں، انہیں کوئی اسلام کا سرٹیفکیٹ دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ حال ہی میں گیمبیا کی اسلامک لاء سپریم کونسل نے بھی قادیانیوں کو کافر قرار دے دیا اور پاکستان کے علماء کی محنت اور قومی اسمبلی اور اسلامی نظریاتی کونسل کی کاوشوں کو بنیاد بنا کر قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔

بہر حال! سیمینار خوب کامیاب رہا۔ تمام شرکاء نے کام کا عزم کیا اور اپنی جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پر خوب اعتماد کرتے ہوئے کام کرنے کو تیار ہوئے۔ سیمینار میں جماعتی رفقاء میں جناب حاجی خلیل الرحمٰن، حاجی نعمت اللہ، حاجی گل محمد، حاجی احتشام، ڈاکٹر عتیق الرحمٰن، مفتی عزیز الرحمٰن، حاجی عبدالاحد، حاجی عمران، حافظ حمزہ ملوک، قاری رضوان، محمد ارسلان فیاض، حاجی عارف شاہ، قاری عبدالرحمٰن، صدرالدین آغا، غازی عبدالرحمٰن، مولانا محمد رفیق، حاجی حزب اللہ، حاجی نصر اللہ، مفتی محمد احمد، حاجی سراج الدین آغا، حاجی ظفر، حاجی الیاس، عبدالصمد سومرو اور دیگر اہم شخصیات کے بھرپور شرکت کی۔ پروگرام کے اختتام پر مہمانانِ گرامی کے اکرام کا بھی بہت عمدہ نظم کیا گیا۔ علماء کرام میں مولانا انوار الحق حقانی، مولانا عبدالواحد، مولانا عبدالرحیم رحیمی، شیخ الحدیث مولانا عبدالباقی، شیخ التفسیر حافظ حسین احمد شرودی، مولانا عطاء اللہ، مولانا محمد اسحاق مینگل، مولانا محمد شکیل اور مفتی عبدالرزاق شریک ہوئے۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی یکم تا ۷رجون ۲۰۱۵ء ص۲۰)

ختم نبوت کانفرنس لاہور

۷رمئی ۲۰۱۵ء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ قصور پورہ راوی روڈ لاہور کے زیر اہتمام نویں سالانہ تاریخی عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس زرفشاں اسٹریٹ نزد جامع مسجد فاروق اعظم لاہور میں منعقد ہوئی۔

کانفرنس کا آغاز قاری سید لئیق شاہ کی تلاوت سے ہوا، جب کہ نعت و نظم مولانا محمد قاسم گجر، مولانا رانا محمد عثمان قصوری نے پیش کی۔ کانفرنس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لاہور کے سرپرست شیخ الحدیث مولانا نعیم الدین نے کی۔ کانفرنس میں عالمی اتحاد اہل سنت والجماعت کے مرکزی رہنما مولانا محمد الیاس گھمن، مولانا قاری علیم الدین شاکر، مولانا محبوب الحسن طاہر، مولانا عمر حیات، مولانا عبدالنعیم، قاری محمد اقبال، حامد بلوچ، قاری محمد اسلم عثمانی مجلس یونٹ قصور پورہ کے امیر محمد اشفاق، رانا محمد عظیم، قاری غلام نبی، ڈاکٹر اکرام الحق، علیم احمد، مولانا محمد عارف دین پوری، قاری شفیع الرحمٰن اور میاں عاصم صدیق ایڈووکیٹ سمیت زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے

والے احباب اوراہل علاقہ نے بھر پورانداز میں شرکت کی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کی حفاظت کا فریضہ جاری وساری رکھیں گے۔ امریکا میں گستاخانہ خاکوں کی نمائش دنیا کی بدترین دہشت گردی ہے، کفار کی طرف سے بار بارتوہین رسالت مسلم حکمرانوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ مسلمان ممالک کے سربراہان توہین رسالت کے خلاف ہونے والی سازشوں کے روک تھام کے لئے متفقہ لائحہ عمل کا اعلان کریں گے۔ گستاخانہ خاکے مسلمانوں کے ایمان پر سراسر حملہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ حرمین شریفین کا تحفظ ہر مسلمان کا دینی وایمانی فریضہ ہے۔ مکہ اور مدینہ کے تقدس پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے۔

کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا نعیم الدین نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کی روح اور بنیاد ہے۔ قادیانی آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت ہیں۔ حکومت ان کی غیر آئینی سرگرمیوں کا سدباب کرے۔

مولانا محمد الیاس گھمن نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت احیادین اورامت کی وحدت کا مظہر ہے، مسلمانوں کی اجتماعیت ویگانگت عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے ساتھ وابستہ ہے۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر عمل درآمد کروانا قانون نافذ کرنے والے اداروں کی غفلت اور آئین پاکستان سے سنگین مذاق ہے۔ مولانا قاری علیم الدین شاکر نے کہا کہ تحفظ ناموس رسالت ایکٹ اور قادیانیت کے متعلق قوانین کسی بھی صورت ختم نہیں ہونے دیں گے۔

کانفرنس رات گئے تک جاری رہی، سامعین کا جوش وجذبہ دیدنی تھا۔ فضا تاج وتخت ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے گونجتی رہی۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی یکم تا۷؍جون ۲۰۱۵ء ص۲۱)

سالانہ ختم نبوت کانفرنس پنوعاقل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوعاقل کے زیراہتمام گزشتہ دنوں سالانہ ختم نبوت کانفرنس زیرصدارت قاری خلیل الرحمٰن انڈھڑ، زیر نگرانی مبلغ مولانا محمد حسین ناصر، زیرانتظام حافظ عبدالغفار شیخ منعقد ہوئی، جس میں مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد راشد مدنی حمادی، مولانا عبدالغفور، مولانا عبداللطیف اشرفی، مولانا اسداللہ کھوڑو ودیگر علماء کرام کے بیانات ہوئے۔ مولانا عبداللطیف نے اپنے بیان میں کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہم اپنا سب کچھ قربان کرنے کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ نہیں کرتے، یہ بہت بڑی ایمانی کمزوری ہے۔ حضور اکرم ﷺ سے محبت کا دعویٰ ہے تو پھر حضور اکرم ﷺ کے دشمنوں کا اوران کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا ہوگا۔ کانفرنس الحمدللہ! رات ایک بجے اختتام پذیر ہوئی۔ تلاوت کی سعادت قاری عبدالقدوس خان نے حاصل کی جب کہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض عبدالغفار نے ادا کئے۔ کانفرنس کو کامیاب کرنے کے لئے حافظ عبدالغفار شیخ، قاری عبدالقادر چاچڑ، غلام شبیر شیخ، حافظ محمد ایاز شیخ، حافظ عبدالعزیز شیخ، محمد شاہد شیخ اور دیگر جماعتی احباب نے بھرپور تعاون کیا۔ مولانا اللہ وسایا نے بیان کے بعد حافظ عبدالغفار شیخ کے والد اور غلام شبیر شیخ کے والد کی وفات پر ان کے گھر جا کر تعزیت اور دعائے مغفرت کی۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵؍جولائی ۲۰۱۵ء ص۸)

ختم نبوت کورس لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامعہ شیخ الہند محمود حسن جامع مسجد مہتاب ہربنس پورہ میں تین روزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ جس کی سرپرستی مولانا قاری محمد حنیف کمبوہ نے کی۔ جب کہ نگرانی مولانا خالد محمود، قاری اظہار الحق، مولانا سعید احمد نے کی۔ ۱۱تا۱۳؍مئی ۲۰۱۵ء کورس کا دورانیہ مغرب تا عشاء۔ عشاء تھوڑی تاخیر کے ساتھ۔ ۱۱؍مئی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمٰن

ثانی، مولانا خالد محمود نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت، اوصاف نبوت اور مرزا قادیانی کے عنوان پر لیکچر دیئے۔ ۱۲رمئی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا سعید احمد، مولانا محمود الرشید نے حیات مسیح علیہ السلام اور رفع ونزول مسیح، ظہور امام مہدی، خروج دجال پر لیکچر دیئے۔ مولانا عبدالنعیم، قاری ذکاء الرحمٰن اختر نے خصوصی شرکت کی۔ ۱۳رمئی مغرب سے عشاء تک آخری تقریب جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور کے استاذ الحدیث مولانا نعیم الدین مدظلہ نے خطاب فرمایا۔ ایک سو کے قریب حضرات نے شرکت کی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۵ء ص۵۰)

سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس گوادر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کی طرف سے بندہ (مولانا احمد بلوچ) کو سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس گوادر میں منعقد کرنے کی ذمہ داری دی گئی، تاہم الحمدللہ! یہ میرے لئے بہت بڑی سعادت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں اپنا نام شامل کرنے کا سنہری موقع تھا، پروگرام کی تاریخ اور مقام ۲۴رمئی بروز اتوار بعد نماز عصر جامع مسجد بلال گوادر طے کی گئی۔

۱۶رمئی بروز اتوار کراچی سے تربت کا سفر کیا، صبح سویرے اپنے گاؤں ڈگاری میں فجر کی نماز مسجد میں ادا کرنے کے بعد گھر جاکر والدین کی خدمت میں حاضری دی۔ پروگرام سے متعلق اطلاع دی اور پروگرام کی کامیابی کی خوب دعائیں کرائیں، پھر تربت شہر کی طرف روانہ ہوا، وہاں پر مختلف علماء کرام سے پروگرام کے متعلق ملاقات کی اور کانفرنس کی دعوت اور مجلس کا پیغام پہنچایا۔

مدرسہ اصحاب صفّہ کے مدیر مولانا مفتی مراد جان، مولانا عمران صاحب سے ملاقات کی۔ تربت شہر میں مولانا محمد فاروق، مولانا احمد مدنی پھر شیر مکران مولانا محمد الیاس، مولانا ادریس اور دیگر کو دعوت دی اور شفقت وسرپرستی کی درخواست کی تو شیر مکران نے خوشدلی سے قبول کیا، مولانا خالد ولید سیفی، مولانا عبدالحفیظ مینگل، مولانا عبدالباسط فیض اور مدرسہ عربیہ دارارقم تربت کے مدیر وبندہ کے برادر کبیر مولانا مفتی زاہد حسین، مولانا حافظ عبدالقیوم، مولانا زبیر عارف ودیگر اساتذہ کرام کے سامنے مجلس کا پیغام ودعوت پہنچائی، بعدازاں صبح سویرے تربت سے گوادر کے لئے روانہ ہوا، وہاں پہلے سے بندہ کو لینے کے لئے ہمارے دوست ومخلص ساتھی مولانا محمد مجاہد معاویہ موجود تھے۔

مدرسہ عربیہ مطلع العلوم نیا آباد گوادر میں نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد مولانا مجاہد کے ہاں طعام واکرام سے فراغت حاصل کی اس کے بعد کانفرنس کے پوسٹر لگانے کا کام شروع کیا، جس کے لئے تین ٹیمیں تشکیل دی گئیں، ایک ٹیم کی بندہ نے خود نگرانی کی، پوسٹر لگانے کے کام میں شریک عمل میرے ساتھ طالب علم محمد بلال، طالب علم محمد عمرو دیگر شریک تھے۔ مولانا مجاہد، مولانا ناصر دشتی بھی مصروف عمل ہوئے۔ مطلع العلوم کے طلباء کی ٹیم قاری محمد عالم کی نگرانی میں مختلف مساجد، مدارس، دفاتر اور عوامی مقامات پر اشتہار لگاتی رہی۔ رات گئے اس عمل سے فارغ ہوئے۔ الحمدللہ! رات کا قیام مدرسہ خلفاء راشدین فقیر کالونی میں تھا، وہاں پر علماء کرام اور عوام الناس سے خصوصی نشست ہوئی، صبح ناشتہ کے بعد مدرسہ مطلع العلوم کے علماء کرام سے خصوصی ملاقات کی۔

مدرسے کے مدیر اور جمعیت علماء اسلام گوادر کے امیر مولانا عبدالحمید انقلابی، مولانا یونس، مولانا عبدالحکیم، مولانا ندیم، مولانا عنایت، مولانا اسحاق، صوفی عبدالناصر، حافظ بلال، سیّد مفتی اختر علی، قاری محمد عالم، قاری رفیق احمد موجود تھے۔ باوجود اس کے کہ مدرسہ اور وفاق المدارس العربیہ کے امتحان چل رہے تھے، پھر بھی ہمارے ساتھ تشریف فرما ہوئے اور اچھے انداز میں تعاون فرمایا۔ مولانا انقلابی اور مولانا محمد الیاس دشتی نے دومرتبہ جمعیت کا اجلاس بلایا، بندہ بھی شریک رہا اور اجلاس کا ایجنڈا سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس تھا۔ گوادر میں تقریباً ۸۰ کے قریب مساجد ہیں۔ تقریباً ڈیڑھ سو سے زائد دعوت نامہ ائمہ مساجد، علماء کرام اور معززین شہر کو دیئے گئے۔ میری کوشش تھی کہ

کوئی مسجد اور عالم دین رہ نہ جائے، اکثر علماء کرام سے ملاقات بندہ نے خود کی بعد نماز عصر راقم، بلال احمد مدرسہ علوم اسلامیہ کوہ بُن گئے، وہاں پر مولانا محمد ایاض بلوچ مدیر مدرسہ، مولانا عبدالحلیم، مولانا سلمان، مولانا احمد دین، قاری عبدالقدوس، طلباء و دیگر رفقاء سے ملاقات کرکے کانفرنس سے متعلق دعوت دی پھر رات کو جامع مسجد نورانی میں قریب پون گھنٹہ سیرت کے عنوان پر گفتگو کی اور کانفرنس کی بھرپور دعوت دی۔ نورانی مسجد کے امام وخطیب مولانا عبدالکریم سے اچھی نشست ہوئی۔ اگلے روز قاسم العلوم گوادر میں علماء وطلباء سے ملاقات کی، وہاں پر مولانا قاضی ابراہیم اور مولانا محمد خیر فاروقی سے ملاقات ہوئی۔ پھر مرکزی جامع مسجد گوادر جہاں پروگرام منعقد کرنا تھا کے امام وخطیب مولانا عبدالہادی نائب امام وخطیب مولانا شاہد اور دیگر رفقاء سے ملاقات کی۔ رات کا کھانا اور خطاب مولانا محمد راشد کی مسجد علی میں طے تھا، نماز عشاء کے بعد محبت نبوی کے عنوان پر بیان کیا اور کانفرنس کی بھرپور آواز لگائی۔ دن گزرے رات آئی بس وقت گزرتا رہا۔

گوادر سے ۱۳ کلومیٹر کے فاصلہ پر سُر بندر میں رات مدرسہ دارالتوحید چلے گئے، وہاں پر مولانا اللہ بخش، مولانا حافظ عبدالرشید، عبدالقادر و دیگر دوستوں سے ملاقات کی اور کانفرنس کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کی دعوت چلائی۔ واپس گوادر آکر جامع مسجد فیضی کے امام وخطیب مولانا سعید احمد دشتی اور ان کے رفقاء سے ملاقات کی۔ مسجد یٰسین کے امام وخطیب اور ختم نبوت کے پرانے محبّ مولانا قاری علی بلوچ سے ملاقات کی اور نمازی بھائیوں کو کانفرنس سے متعلق آگاہ کیا، نماز سے متصل جامع مسجد شیر عمر میں بیان ہوا۔ الحمدللہ! یوں مکمل دن کام میں گزر گیا۔

اگلے روز پشکان کے علماء کرام مولانا محمد انور، مولانا غلام اللہ سلیمی، مولانا محمد نور و دیگر سے حال واحوال کیا اور کانفرنس کی دعوت دے کر جمعہ میں اعلانات کے لئے عرض کیا جو انہوں نے قبول کیا، اسی طرح تحصیل جیوانی کے علماء کرام مولانا محمد عارف، مولانا زاہد، مولانا سلیم اللہ و دیگر کی خدمت میں کانفرنس سے متعلق ملاقات ہوئی اور ان حضرات نے عملاً مہم چلائی، پھر گوادر میں بندہ نے مولانا پندرانی، مولانا لطف اللہ، مولانا انور منور، حکیم داد، عبدالصمد و دیگر سے ملاقات کی۔ جامع مسجد بلال میں جمعہ کا خطبہ وتقریر راقم نے دیا اور کانفرنس سے متعلق آگاہ کیا، پھر رات کو جامع مسجد سیّدالمرسلین میں امام وخطیب مولانا فیوض عبدالناصر کی موجودگی میں ۳۰ منٹ تقریر کی اور عوام کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ جمعہ کے اجتماعات میں تمام علماء کرام نے اعلانات کئے، ہم سب کا شکریہ ادا کرتے ہیں، پھر ہفتہ کی شام مولانا قاضی احسان احمد مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے رفقاء کے ساتھ کراچی سے گوادر نیا آباد تشریف لائے، جامعہ مطلع العلوم میں مولانا عبدالحمید انقلابی اور طلباء نے وفد کا بھرپور استقبال کیا، وفد میں ہمارے دوست، ساتھی اور مجلس کے محبّ ومعاون مولانا عبدالعزیز، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا عبدالحئ مطمئن اور حافظ محمد اسامہ شریک تھے۔

عشاء کی نماز کے بعد رات کا کھانا اور قیام مولانا مجاہد معاویہ کے پاس تھا۔ اتوار ۲۴؍مئی بعد نماز عصر سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس شروع ہوئی جس کا آغاز تلاوت کلام سے کیا گیا۔ پروگرام تین نشستوں پر مشتمل تھا، اسٹیج ونظامت بندہ نے سنبھالا ہوا تھا، کراچی سے آئے ہوئے ہمارے مہمان مولانا قاری محمد عامر نے تلاوت کلام پاک سے پروگرام کا آغاز کیا۔ اس کے بعد مولانا عبدالقیوم حقانی مدرس مدرسہ دارارقم تربت نے ''حیاء و پاک دامنی اور ہماری ذمہ داری'' کے موضوع پر بیان کیا، دوسرے مقرر مولانا عبدالحئ مطمئن تھے جنہوں نے عقیدۂ ختم نبوت، ایمان کی دولت کے موضوع پر بیان کیا اور سامعین کی ذہن سازی کی اور شیزان کے بائیکاٹ پر زور دیا۔ دوسری نشست نماز مغرب کے بعد مولانا حافظ عبدالرشید سُر بندر کی تلاوت کے ساتھ شروع ہوئی، نعتیہ کلام حافظ اسامہ اور طالب علم امید علی نے پیش کیا۔

مولانا مفتی زاہد حسین بلوچ مدیر مدرسہ دارِ ارقم تربت نے امام مہدی علیہ الرضوان، حیات ونزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور خروج دجال کے موضوع پر بہترین ومدلل بیان کیا، انہوں نے کہا کہ یہ امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے اس کے بغیر کوئی مسلمان نہیں ہوسکتا، یہ فتنوں کا دور چل رہا ہے، ہمیں چاہئے کہ ہم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور علماء کے ساتھ رہیں تاکہ نجات ممکن ہوسکے، پھر مولانا محمد عارف بلوچ امیر جمعیت علماء اسلام جیونی نے ''عقیدۂ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری'' کے موضوع پر بیان کیا، بعد نماز عشاء تیسری نشست کی تلاوت بندہ کے لئے سعادت عظیمہ تھی، نعتیہ کلام مولوی غلام اللہ سلیمی نے پیش کیا۔خطیب بلوچستان شیخ الحدیث مولانا عبدالحمید ملازئی مدیر جامعہ عثمانیہ یوسف گوٹھ کراچی کے فرزندارجمند مولانا عبدالعزیز ملازئی نے دلنشین انداز میں بیان فرمایا اور کہا کہ یہودی وعیسائی ومرزائی ودیگر غیرمسلم قومیں جلسہ منعقد کرکے آپ علیہ السلام کی شان میں العیاذ باللہ گستاخی کرتے ہیں تو ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ہر گلی کوچہ اور ضلع میں سیرت کانفرنس منعقد کرکے آپ علیہ السلام کی سیرت ومدح بیان کرکے سنتوں پر عمل کریں، ہمارے مہمانِ خصوصی، ہردلعزیز شخصیت، عاشق رسول، میرے محبّ ومشفق مولانا قاضی احسان احمد کا بیان نہایت مدلل، پُرمغز، روایتی گھن گرج کا حامل تقریباً پون گھنٹہ پر محیط تھا۔سامعین حضرت کے بیان سے خوب لطف اندوز ہوتے رہے۔ شیزان جوس ودیگر مرزائی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ اور ختم نبوت کے کازومشن پر مرمٹنے کے عہد کئے گئے۔ حضرت کے بیان کے بعد طالب علم تیمور شہید، عبدالوحید مرحوم، انور میر ودیگر کے لئے فاتحہ خوانی اور دعاء کرائی گئی اور مظلوم مسلمان جو قید وبند کی صعوبتیں برداشت کررہے ہیں، ان کی رہائی اور آزادی کی دعاء کی گئی۔ ہمارے میزبان ونگران مولانا عبدالہادی کی دعا سے جلسہ اختتام پذیر ہوا، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔آمین!

مجلس کی طرف سے تمام علماء وطلباء، عوام وکارکنان ختم نبوت انتظامیہ سب کا شکریہ ادا کیا گیا۔آخر میں دوردراز سے آئے ہوئے تمام مہمانانِ گرامی کے لئے مجلس کی طرف سے طعام کا انتظام کیا گیا تھا۔کراچی سے تشریف لائے ہوئے وفد کا قیام جناب نبیل بلوچ کے پُراصرار اور شفقت پر مبنی دعوت پر اُن کی رہائش گاہ پر تھا۔ جناب برادرم شبیر بلوچ نے خوب مہمان نوازی کی۔ ربِّ کریم تمام احباب کی محنتوں کو قبول فرمائے۔کانفرنس مسلمانوں کے ایمان کی تقویت اور قادیانیوں کے ایمان کا باعث ثابت ہو۔آمین!

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶تا۲۲؍جون ۲۰۱۵ء ص۲۱،۲۲)

۳۴واں تحفظ ختم نبوت کورس، چناب نگر کی اختتامی تقریب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے زیراہتمام امسال ''وفاق المدارس العربیہ پاکستان'' کے امتحانات کے اختتام کے بالکل متصل ۴؍شعبان ۱۴۳۶ھ ۲۳؍مئی ۲۰۱۵ء کو کورس کا آغاز ہوا۔جس کا اختتام الحمدللہ! ۲۶؍شعبان ۱۴۳۶ھ، مطابق ۱۳؍جون ۲۰۱۵ء بروز اتوار ہوا۔ یوں رب کریم کی توفیق سے مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ میں ۲۲روزہ تحفظ ختم نبوت کورس منعقد کیا گیا۔ یہ ۳۴واں سالانہ کورس تھا جو ہرسال اللہ کریم کی عنایت سے بہت ہی آب وتاب کے ساتھ منعقد ہوتا ہے۔

فتنہ قادیانیت کی ابتداء ہندوستان کی سرزمین سے ہوئی۔ جہاں پر اکابرین امت نے اس سازش کو بےنقاب کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ چونکہ فتنہ قادیانیت کی پشت پناہی ہندوستان کے اقتدار پر قابض انگریز کررہے تھے۔ اس لئے علماء کرام اور عوام الناس کو مسلمانوں کے ایمان کے تحفظ کے لئے بہت بڑی قربانی دینی پڑی۔ فتنہ قادیانیت نے جس رنگ وروپ، جس زبان وانداز اور جس بھی طریقہ کار سے امت کو گمراہ کرنے کی کوشش کی۔ علماء امت نے اسی انداز میں فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کی اور امت کے ایمان پر پہرہ دیا۔

مرزا غلام قادیانی اور پھر اس کے بعد نورالدین اور بشیر الدین نے امت کو بے دین بنانے کے لئے مختلف ہتھکنڈے استعمال کرنے شروع کئے۔ اسکول، کالج، یونیورسٹیوں کا رخ کیا۔ اسی رخ اور سمت میں ان کا مقابلہ کیا گیا۔ یہاں پر پڑھنے والے مسلمان طلباء کی فتنہ قادیانیت سے متعلق علمی، وعملی اور تعمیری ذہن سازی کی گئی۔ جس کی بناپر یہ فتنہ پھل پھول نہ سکا اور قریب قریب اپنی موت آپ مرگیا۔ نوجوان نسل کسی بھی ملک وملت کا بہترین اور مظبوط ترین سرمایہ ہوتی ہے۔ اس کو تعمیری اور فکری ذہن دینا، یہ اصل کامیابی ہے۔

اسی فارمولے کو اپناتے ہوئے علماء ختم نبوت کے سرخیل صدرالمدرسین، فاتح قادیان مولانا محمد حیات، مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر، شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا خدابخش شجاع آبادی جیسے عظیم المرتبت بزرگوں نے تحفظ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کی سنگینی سے امت کو باخبر رکھنے کے لئے کورس منعقد کرانے کا اہتمام کیا۔

چناب نگر کی سرزمین پر منعقد ہونے والا ختم نبوت کورس اسی سلسلہ کی کڑی ہے جو ہندوستان کی سرزمین سے پاکستان ''ملتان'' منتقل ہوا۔ پھر وہاں سے چناب نگر تاحال قائم ودائم اور جاری وساری ہے۔ رب کریم اس کو تاقیام دنیا آباد وشاداب رکھے۔ علوم نبوت کے پھیلنے کا ذریعہ بنائے رکھے۔

بحمد اللہ تعالیٰ! اس سال کورس کا آغاز ہوا تو حسب سابق ماہرین فن، اساطین امت، بزرگان دین، علوم نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے خوگر متوجہ رہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مفکر اسلام مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، سفیر ختم نبوت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا مفتی محمد انور اکاڑوی، مولانا زاہد الراشدی، مولانا غلام مرتضٰی ڈسکہ، مولانا راشد مدنی رحیم یارخان، مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا قاضی محمد ابراہیم اٹک، مولانا محمد رضوان عزیز، مولانا مفتی محمد حسن لاہور، مولانا غلام محمد فیصل آباد، مولانا خبیب شاہ، مولانا شاہد ندیم، مولانا محمد احمد، مولانا عزیز الرحمان ثانی، مولانا فقیر اللہ اختر، جناب حاجی اشتیاق احمد، جناب متین خالد، جناب خالد مسعود ایڈووکیٹ اور راقم (مولانا قاضی احسان احمد) کے اسباق ہوئے۔ کورس کی مجلس منتظمہ کے سرخیل مولانا عزیز الرحمان ثانی تھے۔ جنہیں رب کریم نے انتہائی فکر اور لگن نصیب فرمائی ہے۔ مولانا اسحاق ساقی بہاولپور، مولانا غلام مصطفیٰ چناب نگر، مولانا محمد اقبال میلسی، بھائی غلام یاسین، مولانا محمد وسیم اسلم چناب نگر اور جناب قاری عبیدالرحمان اپنے ہونہار طلباء کرام کی ٹیم کے ساتھ ہمہ وقت خدمت میں مصروف عمل رہے۔

کورس میں عقیدہ ختم نبوت، جناب سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ورفع ونزول، امام مہدی علیہ الرضوان کی پیدائش وظہور، فتنہ دجال کا خروج، مرزا غلام قادیانی کی زندگی، حجیت حدیث، فرق باطلہ کا شافی وافی تقابلی جائزہ، اتحاد امت، اہل بیت رضی اللہ عنہم کی شان، اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تقدیس وتطہیر، فتنہ گوہر شاہی، ڈاکٹر جاوید احمد غامدی، ڈاکٹر ذاکر نائیک اور ایسے بیسیوں اہم ترین عنوانات پر بہت ہی سیر حاصل اور پرمغز دلائل وبراہین کا حسین گلدستہ انتہائی شائستہ انداز میں پیش کیا جاتا رہا۔ تاکہ ہر آنے والا طالب علم دلائل سے آراستہ وپیراستہ ہوکر جب اپنے مستقر کو لوٹے تو دل کی دنیا تحفظ ختم نبوت کے مشن سے آباد ہو۔ یہ دلائل اس کے دل کی کھیتی کو صاف شفاف پانی مہیا کرتے ہوئے اسے تروتازہ، سرسبز وشاداب اور نکھرا ہوئے رکھے۔

بحمد اللہ! یہ بات نعمت عظمیٰ کے طور پر زیر تحریر لارہا ہوں کہ ملک عزیز پاکستان میں بہت کورس منعقد ہوتے ہیں۔ مگر جو خصوصیات اور امتیازات اس کورس کو حاصل ہیں۔ وہ شاید ہی کسی اور کورس میں موجود ہوں۔ یہ بات تو وہی بتلا سکتے ہیں جن دوستوں نے

کہیں اور سے بھی کورس کیا ہو اور اس کورس میں بھی شریک رہے ہوں۔

تاہم اختتامی تقریب سے پہلے مرحلہ وار تین امتحان منعقد ہوئے۔ پہلے ہفتہ میں قادیانی شبہات کے جوابات جلد اوّل، دوسرے ہفتہ میں جلد دوم اور تیسرے ہفتہ میں جلد سوم کے پرچے لئے گئے۔ کامیاب طلباء کرام میں اسناد اور مجلس کی مطبوعات میں سے منتخب کتب کا سیٹ اور فی کس چار صد روپے ہدیہ محبت عنایت کیا گیا۔ امتحانات کے ساتھ ساتھ حسب سابق طلباء کے مابین تقریری مقابلہ بھی منعقد ہوا۔ امتحانات اور تقریری مقابلہ میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو مزید کتب سے نوازا گیا۔

علاوہ ازیں تین وقت کھانا، ٹھنڈا پانی، ڈسپنسری اور جنریٹر سمیت دیگر اہم ترین سہولیات سے مہمانان رسول ﷺ کا خیال رکھا گیا۔ رب کریم نے کرم فرمایا تقریباً ۳ صد کے قریب مختلف مدارس، اسکولز، کالجز وغیرہ کے طلباء شریک کورس رہے۔ یوں اکابرین تحفظ ختم نبوت کی پرسوز دعاؤں سے یہ کورس اپنے اختتام کو پہنچا۔

اختتامی تقریب میں شہر چنیوٹ، لالیاں، احمد نگر، سرگودھا، فیصل آباد اور گردونواح کے احباب و متعلقین نے بھرپور شرکت کی۔ اپنی دعاؤں سے آنے والے معزز مہمان طلباء کرام کو رخصت کیا۔

تقریب میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امراء حافظ پیر ناصر الدین خاکوانی، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا صاحبزادہ خلیل احمد، مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا اللہ وسایا، مولانا شبیر احمد فیصل آباد، مولانا ظہور الحق حسن ابدال، مولانا مفتی ظفر اقبال چیچہ وطنی، مولانا قاری محمد زاہد، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مولانا سیف اللہ خالد، مولانا قاری محمد یاسین، مولانا عزیز الرحمان رحیمی فیصل آباد، مولانا عبدالعزیز لاشاری ڈیرہ غازیخان، حافظ محمد یوسف عثمانی گوجرانوالہ، چنیوٹ سے قاری عبدالحمید حامد، مولانا ملک خلیل احمد، مولانا فیض اللہ خان، مولانا محمد عمر اصغر، مولانا محمد عارف، مفتی محمد افضال، قاری نذیر احمد، مولانا عبدالواحد نفیسی، مولانا محمد افضل برہانی اور دیگر جید علماء کرام نے شرکت فرمائی۔ اللہ کریم اس گلشن بخاری کی آب وتاب کو باقی رکھے۔ یہ گلشن یوں ہی چمکتا و لہلہاتا رہے۔ اس گلشن کی ایک ایک کلی آنے والے کل میں گلاب کے پھول کی طرح کھل کی زمانہ بھر میں تحفظ ختم نبوت کی صدا کو بلند سے بلند تر کرتی رہے اور تاج وتخت ختم نبوت زندہ باد کی صدائے بازگشت سے ایک زمانہ جیتا جاگتا رہے۔ اٰمین بحرمة النبی الکریم!

رب کریم ان تمام اکابر کی قبروں پر رحمت کی بارش نازل فرمائے۔ جنہوں نے اس میدان عشق ومحبت میں زندگی کی تمام بہاریں لگا کر جذبہ وفاداری کو زندہ وجاوید رکھا۔ آمین! (ماہنامہ لولاک ملتان اگست ۲۰۱۵ء ص۳ تا ۵)

چونتیسواں سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر کے شرکاء

کورس کے اختتام پر شرکاء کے تحریری وتقریری امتحانات ہوئے جس میں ذیل کے طلباء نے نمایاں پوزیشنیں حاصل کیں۔ تحریری امتحان میں پہلی پوزیشن جناب محمد عبداللہ بخاری بن جناب قدیر بخش فیصل آباد، دوسری پوزیشن جناب محمد زاہد بن جناب خطیب الرحمان مانسہرہ، تیسری پوزیشن جناب محمد وسیم بن جناب گلزار احمد چنیوٹ نے حاصل کی۔ تقریری امتحان میں پہلی پوزیشن جناب احسان اللہ بن جناب غلام محمد جھنگ، دوسری پوزیشن جناب محمد آصف بن محمد حنیف قصور، تیسری پوزیشن جناب محمد عامر بن محمود خان قصور نے حاصل کی۔

کورس میں جن طلباء کرام نے شرکت کی ان کی فہرست مندرجہ ذیل ہے:

اسمائے گرامی شرکاء کورس

نمبرشمار	نام	ولدیت	ضلع	نمبرشمار	نام	ولدیت	ضلع
1	عبدالقدیر	غلام محمد	مظفرگڑھ	2	سیدامیرخان	اطلس خان	چنیوٹ
3	عماداللہ	محمداسلام	چارسدہ	4	انواراللہ	مولانا کبیر	صوابی
5	دانیال	گل امین	صوابی	6	عبدالعزیز	عبدالرشید شیخ	خیر پورمیرس
7	آفتاب احمد	مشتاق احمد	نواب شاہ	8	صدام حسین	خان محمد	خیر پورمیرس
9	عبدالکریم	علی نواز	نصیرآباد	10	شکیل احمد	عبدالستار	لکی مروت
11	بشاراحمد	شمس الدین	خیر پورمیرس	12	محمدصفدر	غلام حسین	سرگودھا
13	ظہوراحمد	علی حسن	جھل مگسی	14	نجم الدین	علی شیر	نواب شاہ
15	ثناءاللہ	محمدصدیق	نواب شاہ	16	عبدالروف	شعیب الدین	سکھر
17	ابوبکر	غالب خان	مردان	18	عبدالعزیزباچہ	سعیدباچہ	صوابی
19	علی مراد	چاکرخان	نواب شاہ	20	نصراللہ	امان اللہ	خیر پورمیرس
21	عبدالواحدسولنگی	عبدالستار	خیر پورمیرس	22	عبدالوہاب	حاجی محمدملہار	خیر پورمیرس
23	محمدایوب	عبدالمجید	خیر پورمیرس	24	نعیم اللہ	سخی جان	پشاور
25	عطاءالرحمٰن	محمداسجدمدنی	نواب شاہ	26	عطاءالمحسن	سیف الرحمٰن	بہاول پور
27	محمدطیب	محمدزکریا	کوہستان	28	محمدمعاذبصر	نورالبصر	صوابی
29	ہارون الرشید	عبدالرشید	فیصل آباد	30	نصراللہ منصور	لوح محفوظ	صوابی
31	محمدرئیس	منظورحسین	جھنگ	32	محمدفرحان	سردارمحمد	جھنگ
33	سیف اللہ	خلیل الرحمٰن	چارسدہ	34	اویس اللہ	ارشداللہ	نوشہرہ
35	محمدعلی	شیررحمان	نوشہرہ	36	فضل مولا	فضل الٰہی	نوشہرہ
37	حافظ محمدوقاص	مظہراقبال	فیصل آباد	38	محمدنعیم	محمدامین	کرم ایجنسی
39	مختاراحمدسعید	چوہدری علی محمد	جھنگ	40	احسان قادر	منصب خان	سرگودھا
41	محمدعرفان	محمدرمضان	سرگودھا	42	محمدظفراللہ	نواب خان	حیدرآباد
43	شعیب احمد	محمدعبداللہ	رحیم یارخان	44	محمدسلمان	عبدالستار	بہاول پور
45	محمدعبداللہ	کبیربخش	فیصل آباد	46	مصباح الرحمٰن	مسعودالرحمٰن	لاہور

47	عبدالرب	غلام رسول	مظفرگڑھ	48	شاہد اسحاق	محمد اسحاق	قصور
49	محمد یوسف	شکیل احمد	ڈی جی خان	50	محمد ساجد	عبدالرحمان	راجن پور
51	محمد کاشف	عزیز محمد	راجن پور	52	محمد نعمان	حسن الوہاب	نوشہرہ
53	محمد نبیل	عبدالواحد	لودھراں	54	محمد ساجد	غلام فرید	لودھراں
55	محمد اعجاز	محمد نواز	بہاول پور	56	محمد طلحہ منیر	منیر احمد	گوجرانوالہ
57	محمد زاہد	خطیب الرحمٰن	مانسہرہ	58	محمد عثمان	آس محمد	ملتان
59	احسان اللہ	غلام محمد	جھنگ	60	غلام مصطفیٰ	غلام فرید	جھنگ
61	محمد سلمان	عجب خان	مردان	62	محمود احمد	زرولی خان	وزیرستان
63	محمد فاروق	عبدالغنی	فیصل آباد	64	محمد بلال احمد	ولی محمد	فیصل آباد
65	غلام محی الدین	نور محمد خان	غنی خیل	66	حبیب الرحمٰن	ایوب خان	مردان
67	یاسر محمود	غلام رسول	ٹوبہ ٹیک سنگھ	68	اسد نواز	محمد نواز	ڈی جی خان
69	محمد رمضان	دین محمد	ڈی جی خان	70	محمد ابوبکر صدیق	حاجی اللہ داد	ڈی جی خان
71	عرفان شبیر	حافظ غلام شبیر	ڈی جی خان	72	محمد عثمان	اقبال حسین	ڈی جی خان
73	محمد مدثر	محمد اجمل	ڈی جی خان	74	محمد سجاد	غلام حسین	ڈی جی خان
75	محمد مدنی	رب نواز	مظفرگڑھ	76	محمد عبداللہ	حافظ غلام فرید	ڈی جی خان
77	صداقت علی	عبدالمعروف	مانسہرہ	78	رب نواز خان	عبدالستار خان	ہری پور
79	عبیدالرحمان	محمد رفیق	ہری پور	80	محمد وقار	فخرالدین	بھکر
81	محمد شعیب	عبدالرشید	گوجرانوالہ	82	محمد عثمان غنی	علی محمد	شیخوپورہ
83	محمد ثناءاللہ	غلام فرید	ڈی جی خان	84	محمد آصف	حبیب اللہ	ڈی جی خان
85	عصمت اللہ	غلام نبی	ڈی جی خان	86	شبیر احمد	مختار احمد	مظفرگڑھ
87	محمد عبیداللہ	محمد عبدالکریم	مظفرگڑھ	88	محمد یحییٰ عثمان	شبیر احمد	مظفرگڑھ
89	محمد شاہد	مشتاق احمد	مظفرگڑھ	90	اللہ بخش	ملک حاجی احمد	مظفرگڑھ
91	محمد مدنی	محمد اکمل	مظفرگڑھ	92	محمد امجد	ظفر علی	مظفرگڑھ
93	محمد اقبال	حافظ رب نواز	مظفرگڑھ	94	محمد عمران	اللہ ڈیوایا	مظفرگڑھ
95	محمد زمان	احمد علی	بہاول نگر	96	ظہیر عباس	حسین علی	ٹوبہ ٹیک سنگھ

97	عدنان شاہد	محمد اسحاق	بہاول نگر	98	حافظ محمد ساجد	محمد اکرم	بہاول پور
99	محمد خضر	ممتاز احمد	بہاول پور	100	محمد زاہد مدنی	عبدالستار	بہاول پور
101	حافظ محمد عرفان	محمد اقبال ساقی	بہاول پور	102	محمد حنظلہ	عبدالجمیل	بہاول پور
103	مجیب الرحمٰن	عبدالمجید امجد	بہاول پور	104	سیف الرحمٰن	عبدالرحمان	بہاول پور
105	محمد سجاد	احمد بخش	بہاول پور	106	محمد عمر فاروق	حافظ گل محمد	بہاول پور
107	محمد ساجد	محمد رمضان	بہاول پور	108	محمد وسیم	گلزار احمد	چنیوٹ
109	محمد نعمان	عبدالرحمٰن	ڈی جی خان	110	محمد ریاض	نذیر احمد	لودھراں
111	میاں عزیر اختر	میاں اختر نواز	بہاول پور	112	محمد غفران	عبدالقیوم	بہاول پور
113	محمد عمران	محمد سلمان	بہاول پور	114	فخر عالم	محمد ظفر اقبال	رحیم یار خان
115	محمد عاطف	شبیر احمد	لودھراں	116	محمد عباس	غلام حسین	بہاول پور
117	محمد عمران	عبدالخالق	بہاول پور	118	محمد معاویہ	غلام حسن	ملتان
119	محمد وسیم جمال	حافظ محمد جمال	بہاول پور	120	سعید احمد	نبی بخش	بہاول پور
121	محمد ابوبکر	محمد عمر	بہاول پور	122	صلاح الدین	سعید احمد	بہاول پور
123	عبدالرؤف	منیر احمد	بہاول پور	124	محمد عدنان	محمد بلال	بہاول پور
125	محمد اسامہ	عبدالکریم	رحیم یار خان	126	محمد رمضان	قادر بخش	بہاول پور
127	محمد شاہد محمود	محمد حضور احمد	بہاول پور	128	محمد جنید	آصف محمود	بہاول پور
129	محمد عرفان	حافظ محمد فرقان	بہاول پور	130	محمد نعمان محمود	محمود الحسن	لودھراں
131	محمد لقمان	مقبول احمد	بہاول پور	132	محمد احمد	عبدالمجید	بہاول پور
133	محمد نجیب	عبدالمجید	بہاول پور	134	محمد وسیم	حافظ منیر احمد	رحیم یار خان
135	زین اللہ	تاج الدین	پشین	136	مقصود احمد	نصیر احمد	رحیم یار خان
137	عبدالوہاب	عبدالجبار	رحیم یار خان	138	محمد رفیق	عبدالخالق	رحیم یار خان
139	محمد معاویہ	خلیل احمد	رحیم یار خان	140	محمد یونس	نور احمد	رحیم یار خان
141	عمر عثمان	منظور احمد	رحیم یار خان	142	محمد وقاص	محمد احمد امین	رحیم یار خان
143	محمد عبداللہ	حاجی محمد زکریا	رحیم یار خان	144	غلام مرتضیٰ	محمد اقبال	فیصل آباد
145	شرافت علی	لیاقت علی	بھمبر	146	محمد عرفان	عبدالمجید	لاہور

147	محمد ذاکر اللہ	شیر علی سید	چارسدہ	148	محمد عامر سلطان	کریم بخش	چنیوٹ
149	محمد حذیفہ خلجی	مولانا عبدالستار	گوجرانوالہ	150	محمد سلیمان	منیر احمد	گجرات
151	محمد فرخ	محمد ارشاد	سیالکوٹ	152	محمد اسد	محمد طیب	گوجرانوالہ
153	عبدالرحمٰن	مولوی اللہ رحم	شیخوپورہ	154	محمد عمران	محمد رمضان	مظفرگڑھ
155	محمد ریحان	محمد افضل	فیصل آباد	156	محمد رضوان	عبدالکبیر	پاکپتن
157	عبدالمصدق	عبدالقدوس	ٹوبہ ٹیک سنگھ	158	محمد نعیم تبسم	محمد صدیق	جھنگ
159	شعیب حسن	محمد حسن جاوید	جھنگ	160	محمد رمضان	شبیر احمد	جھنگ
161	عبدالمنان	عبدالرحمان	جھنگ	162	غلام فرید	محمد نواز	ڈی آئی خان
163	محمد رضوان	قاسم علی	جھنگ	164	محمد عرفان	محمد نواز	ڈی آئی خان
165	شمس الرحمان	عبدالوہاب	ژوب	166	صدام حسین	محمد رمضان	نوشہرہ فیروز
167	محمد حنیف	حافظ محمد قاسم	نوشہرہ فیروز	168	عطاء الرحمان	رسنخ خان	نوشہرہ فیروز
169	طارق محمود	شیخ شیر افضل	اٹک	170	محمد ابوبکر	حافظ غلام فرید	بہاول پور
171	محمد جہانزیب	محمد اکرم	حیدرآباد	172	محمد شعیب	محمد حنیف	لیہ
173	سید اسامہ محمود	سید محمود حسین	باغ	174	محمد اطہر	قاری محمد طاہر	چنیوٹ
175	جمیل احمد	غلام قاسم	مانسہرہ	176	محمد عرفان	وزیر زدہ	چارسدہ
177	راحیل معاویہ	محمد جمیل	ڈی جی خان	178	عثمان خان	یحییٰ خان	چارسدہ
179	اعجاز الحق	زرزر خان	چارسدہ	180	حماد احمد	امان گل	مردان
181	نجیب الاسلام	نجم الاسلام	چارسدہ	182	شاہ فہد	امان شاہ	چارسدہ
183	حامد خان	جاوید خان	چارسدہ	184	احمد علی	سبز علی	چارسدہ
185	اسحاق جان	فضل باقی	چارسدہ	186	عتیق اللہ	فضل غنی	چارسدہ
187	نظار علی	شیرزادہ	چارسدہ	188	بشارت	حبیب الرحمٰن	چارسدہ
189	بشیر محمد	شیر محمد	مردان	190	سعید اللہ جان	معرفت شاہ	چارسدہ
191	داود شاہ	مکمل جان	مردان	192	محمد حمزہ	محمد عمر	قصور
193	محمد عابد	محمد رفیق	قصور	194	محمد یحییٰ	حاجی نور اللہ	سکھر
195	شاہ زمان	حق نواز	سبی	196	عبدالصمد	دودا خان	سبی

197	خضر حیات	گوہر ایمان	مانسہرہ	198	وقار احمد	مشرف خان	چترال
199	نورالدین زنگی	سید محمد قاسم	کراچی	200	سمیع اللہ	محمد امین	چمن
201	محمد نعمان	محمد افسر	کراچی	202	محمد طاہر	دوست محمد	مانسہرہ
203	محمد مسلم	محمد فاضل قمر	کراچی	204	محمد حسین	محمد اسماعیل	کراچی
205	عتیق الرحمان	محمد حنیف	کراچی	206	محمد اسماعیل	محمد ابراہیم	رحیم یارخان
207	اعجاز احمد	غلام حسین	رحیم یارخان	208	سعید الرحمان	محمد زمین	سلارزو
209	مشہود احمد	غلام محمد	کراچی	210	ارشاد اللہ	فضل الرحمان	لکی مروت
211	عبدالودود	عبدالقادر	خضدار	212	سحر گل	فضل سبحان	مردان
213	منیب الرحمان	علی محمد	خضدار	214	محمد آصف	محمد ہاشم	کراچی
215	عنایت اللہ	محمد ہارون	کراچی	216	محمد بشیر خان	حکیم خان	بٹ گرام
217	شاکر احمد	شاہ بڑانگ	چترال	218	فداء محمد	احمد خان	کراچی
219	محمد امین عمر	احمد اللہ	کراچی	220	محمد عبید	سید فرید	قبائل کوہاٹ
221	عبدالسلام	عبدالحلیم	کراچی	222	اویس احمد	ملک عبدالستار	کراچی
223	محمد وقاص	محمد حنیف	کراچی	224	محمد ابوبکر	عبدالشکور	کراچی
225	جنید علی	قیوم نواز	کراچی	226	محمد عدنان	مفتی محمد اعظم	قصور
227	محمد عدنان	محمد انور	خانیوال	228	محمد عثمان	عبدالحق	لودھراں
229	محمد ارسلان	قاسم خان	بہاول پور	230	محمد راشد	محمد سلیم	لودھراں
231	حافظ محمد طیب	حافظ عبدالحمید	بہاول پور	232	محمد عبدالمنان	ارشاد الحق	بہاول پور
233	محمد صدیق	غلام یاسین	رحیم یارخان	234	محمد عامر	خلیل احمد	بہاول پور
235	محمد اخلاق	محمد عارف	لودھراں	236	محمد نعمان علی	محمد ذوالفقار	لودھراں
237	مصور یعقوب	نذیر احمد	ملتان	238	احمد حسن	محمد حنیف	جھنگ
239	مدثر	بخت زادہ	پشاور	240	مطیع الرحمٰن	ضیاء الرحمٰن	پشاور
241	محمد ارشاد	عبداللطیف	ڈی جی خان	242	محمد صدیق	حافظ محمد اسحاق	بہاول پور
243	کاظم علی	غنی الرحمان	چارسدہ	244	محمد عاصم	محمد دلدار	اسلام آباد
245	عمران فیاض	فیاض احمد	بہاول پور	246	عبدالباسط	محمد امین	بہاول پور

247	محمد بلال ارشد	محمد ارشد	بہاول پور	248	غلام اکبر	محمد مراد	شکار پور
249	عبدالصمد	نور محمد	شکار پور	250	محمد عبیدالرحمان	محمد اسلم	خانیوال
251	عبدالسلام	محمد اقبال	چنیوٹ	252	عبدالرحمان	عبدالسمیع	کراچی
253	محمد ظاہر	مختیار جان	کراچی	254	محمد عابد	محمد علی خان	کراچی
255	محمد شہزاد	بشیر احمد	خانیوال	256	احتشام الحق	جلیل احمد	ٹوبہ ٹیک سنگھ
257	عطاء اللہ ناظر	مولوی ناظر علی	ملتان	258	مزمل صدیق	غلام صدیق	ڈی جی خان
259	محمد احمد	محمد اقبال	ملتان	260	عبدالروف	بشیر احمد	خانیوال
261	اخلاق احمد	غلام یاسین	بھکر	262	عبیدالرحمان	احمد علی	مظفر گڑھ
263	محمد اویس	محمد صادق	فیصل آباد	264	عبدالرحمان	عبدالسلام	شیخوپورہ
265	محمد شکیل	عبدالوحید	ساہیوال	266	عظمت اللہ	سعد اللہ خان	بنوں
267	عمیر احمد	مولانا زبیر احمد	پشاور	268	حیدر عباس	سکندر حیات	چنیوٹ
269	محمد ارسلان	محمد انور	چنیوٹ	270	عثمان محمود	محمود سلطان	فیصل آباد
271	محمد آصف	محمد حنیف	قصور	272	محمد نعیم شاہ	منور حسین	لاہور
273	سجاد احمد	محمد گلزار	نیلم	274	عبدالرب	غلام رسول	مظفر گڑھ
275	محمد ابوبکر	محمد عارف	گھوٹکی	276	عبدالوحید	عبدالمجید	گھوٹکی
277	سراج احمد	عبدالقادر	گھوٹکی	278	محمد مصور بشیر	بشیر احمد	جھنگ
279	راز محمد	بہادر خان	باجوڑ ایجنسی	280	لیاقت علی	سعید ور خان	باجوڑ ایجنسی
281	محمد مراد علی	غلام حسین	پشاور	282	عبدالجبار	عبدالغفار	سرگودھا
283	محمد بلال	محمد اسلم	چنیوٹ	284	محمد عامر	محمود احمد	قصور
285	اظہر عباس	محمد اقبال	مظفر گڑھ	286	محمد عمیر طیب	محمد طیب	بہاول پور
287	حق نواز	محمد عبداللہ	رحیم یار خان	288	محمد اسماعیل	عبدالرحمان	بہاول پور
289	محمد طلحہ ظفر	مفتی ظفر اقبال	چیچہ وطنی				

(ماہنامہ لولاک ملتان اگست ۲۰۱۵ء ص۵۱تا۵۶)

مولانا قاضی احسان احمد کا اندرون سندھ کا دورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بدین کے زیر اہتمام ۲۸؍مئی ۲۰۱۵ء بروز بدھ بعد نماز مغرب پریس کلب بدین میں تحفظ ختم نبوت

سیمینار منعقد ہوا۔ مختلف مکاتب فکر کے علماء، معزز شخصیات نے شرکت کی۔ ضلع بدین کے مبلغ مولانا مختار احمد نے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ تلاوت کلام پاک سے سیمینار کا آغاز ہوا۔ مولانا محمد صفدر صدیقی نے تحفظ ختم نبوت اور تحفظ پاکستان پر بیان کیا۔ آخر میں مولانا قاضی احسان احمد نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر تفصیلی بیان فرمایا۔ سیمینار میں سکول، کالج کے اساتذہ وطلبہ، صحافی حضرات اور عوام الناس کا بھرپور مجمع تھا۔ آخر میں لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

۲۹ر مئی کو بعد نماز فجر بسم اللہ مسجد اتفاق کالونی بدین میں مولانا قاضی احسان احمد نے درس قرآن دیا۔

بعد نماز ظہر شادی لارج میں بیان ہوا۔

بعد نماز عشاء مدینہ مسجد جھڈو میں بیان فرمایا۔

۳۰ر مئی کو جامع مسجد فضل بھبرو میں بیان کیا۔ نصرت آباد اور گردونواح میں قادیانیت کے حوالے لوگوں سے معلومات حاصل کیں۔ (ماہنامہ لولاک ملتان اگست ۲۰۱۴ء ص ۵۶)

تحفظ ختم نبوت تربیتی کیمپ، دارالعلوم دیوبند

ایشاء کی عظیم دینی اور اسلامی درسگاہ ازہر ہند دارالعلوم دیوبند میں گذشتہ آٹھ سالوں سے اسلامی عقائد کے خلاف اٹھنے والے فتنوں کے سدباب کے طور وطریق اور فضلائے مدارس اسلامیہ کو فرقہائے باطلہ سے نبرد آزمائی کے طریقہ کار سے واقف کرانے اور اکابر علماء دیوبند کی روشن خدمات اور علمی استدلال سے استفادہ کے لئے پانچ روزہ تحفظ ختم نبوت تربیتی کیمپ، کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کی زیرنگرانی منعقد ہوتا رہا ہے۔ اس کیمپ کے مربی خصوصی مولانا شاہ عالم گورکھپوری ہوتے ہیں۔ سال رواں بھی یہ تربیتی کیمپ ۲۰ تا ۲۵ شعبان ۱۴۳۶ھ مطابق ۸ تا ۱۳ جون ۲۰۱۵ء کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کی زیرنگرانی اور مولانا شاہ عالم گورکھپوری کی زیرتربیت بمقام دارالحدیث (فوقانی) منعقد ہوا۔ کیمپ کی پہلی نشست کی صدارت کرتے ہوئے مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی زیدمجد ہم مہتمم دارالعلوم دیوبند نے اس کا افتتاح فرمایا۔ کیمپ کی روزانہ تین نشستیں (صبح ۸ تا ۱۲ بجے، بعد نماز ظہر تا عصر اور بعد نماز مغرب تا عشاء) منعقد ہوتی تھیں۔ اس طرح پانچ دنوں میں کل ۱۵ نشستیں ہوئیں جس میں فضلائے مدارس عربیہ اور مندوبین علمائے کرام کو نت نئے فتنوں کی خطرناکی سے واقف کرایا گیا اوران کے تازہ حملوں کی تردید وتنکیر کا اصول بتایا گیا۔ نیز حکمت ومصلحت کے ساتھ میدان عمل میں مسلمانوں کے دین وایمان کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے کام کرنے کا طریقہ کار بتلایا گیا۔ دوران بیان پیش کئے گئے حوالوں کی مراجعت اور مطالعہ ومشاہدہ کا نظم الیکٹرانک پروجیکٹر کے ذریعہ بھی کیا گیا تھا۔ تاکہ حوالوں کو اپنی یادداشت میں محفوظ کرنے اور مشاہدہ کرنے میں شرکاء کیمپ کو آسانی ہو۔

اس خصوصی اور یادگاری تربیتی کیمپ میں دارالعلوم دیوبند، دارالعلوم وقف دیوبند، دارالعلوم شیخ زکریا دیوبند، مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، مدرسہ شاہی مرادآباد ودیگر مدارس عربیہ کے فضلاء اور آسام، گجرات، بنگال، بہار، کیرالہ، ممبئی وغیرہ کے علمائے کرام نے شرکت کی۔ جن کی تعداد دوسو کے قریب تھی۔ کل ہند مجلس کی جانب سے آویزاں اعلان کے مطابق متعینہ عنوانات پر مولانا قاری سید محمد عثمان منصورپوری استاذ حدیث وناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند، مولانا شاہ عالم گورکھپوری استاذ ونائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند، جناب مولانا اشتیاق احمد مہراج گنجی مبلغ مجلس کل ہند تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند، جناب حافظ اقبال احمد ملی ناظم

احیاء السنۃ اسلامک سینٹر مالیگاؤں کے تربیتی اسباق اور پرمغز بیانات ہوئے۔حوالوں کی مراجعت ومشاہدہ میں مولانا اشتیاق احمد قاسمی، مولانا محمد شاہد انور قاسمی بانکوی، ماسٹر محمد احمد گورکھپوری، مولانا محمد جنید قاسمی رانچوی، مولانا محمد غانم قاسمی کٹکی اور مولانا محمد بلال قاسمی متعلم شعبہ تحفظ ختم نبوت نے تعاون کیا۔گاہے گاہے کیمپ کی مختلف نشستوں میں مولانا عبدالخالق سنبھلی نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند، مولانا ریاست علی بجنوری استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند، مولانا مفتی محمود الحسن بلند شہری مفتی دارالعلوم دیوبند، جناب مولانا اکرام اللہ قاسمی شاہجہاں پوری استاذ حدیث مدرسہ جامع الہدیٰ مرادآباد اور دیگر علمائے کرام کے بصیرت افروز بیانات بھی ہوئے۔

کیمپ میں شریک بیشتر شرکاء کے تأثرات یہ تھے کہ اس طرح کا تربیتی کیمپ وقت کی ضرورت ہے۔دارالعلوم دیوبند کے طرز پر دیگر مدارس اسلامیہ کے ذمہ داران کو بھی اپنے اپنے مدارس وجامعات اور علاقوں میں گاہے گاہے اس طرح کے تربیتی کیمپ کا انعقاد کرانا چاہئے۔افادہ عام کے لئے کیمپ کی تمام نشستوں کی مختصر رپورٹ حسب ذیل ہے:

افتتاحی نشست: سابقہ روایت کے مطابق دارالعلوم دیوبند کے سالانہ امتحان کے مکمل ہونے کے بعد اسی روز ۲۰؍شعبان المعظم ۱۴۳۶ھ بروز پیر بعد نماز مغرب زیر صدارت مولانا مفتی ابوالقاسم بنارسی مہتمم دارالعلوم دیوبند، تربیتی کیمپ کی پہلی وافتتاحی نشست منعقد ہوئی۔تلاوت کلام اللہ اور بارگاہ رسالت میں نذرانہ عقیدت کے بعد مہتمم صاحب کا افتتاحی وکلیدی خطاب ہوا۔حضرت والا نے اپنے خطاب میں تحفظ ختم نبوت کی اہمیت وضرورت پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ تحفظ ختم نبوت امت مسلمہ کی اہم اور بنیادی ذمہ داری ہے اور یہ کام صرف علماء اور مبلغین کا نہیں بلکہ آپ ﷺ سے عقیدت ومحبت رکھنے والے تمام افراد امت کا ہے۔مفتی صاحب نے دارالعلوم کی روشن خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ اکابر دارالعلوم میں سے علامہ انور شاہ کشمیری اپنی دیگر علمی مصروفیات کو ترک کر کے اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے ہمہ تن متوجہ ہوگئے تھے۔حضرت علامہ نے صرف اس فتنہ کی حقیقت آشکارہ کرنے کے لئے بغرض پیروی مقدمہ بہاولپور سفر کیا اور جج کے سامنے اس فتنہ کی حقیقت کو اجاگر کیا۔چنانچہ کورٹ کا فیصلہ اسلام اور مسلمانوں کے حق میں آیا۔مفتی صاحب نے فتنہ قادیانیت کی زہرناکی اور خطرناکی کو واضح کرتے ہوئے کہا کہ یہ دنیا کا سب سے غلیظ اور بدترین فتنہ ہے۔دجل وتلبیسات کا سہارا لے کر سادہ لوح عوام اور بعض دفعہ پڑھے لکھے انسان کو گمراہ کر دیتا ہے۔اس لئے تحفظ ختم نبوت کے مشن کو آگے بڑھاتے ہوئے ہر عام وخاص تک یہ پیغام پہنچانا علماء امت کی اہم ذمہ داریوں میں سے ہے۔صدر مجلس نے تربیتی کیمپ میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہوئے علماء اور طلباء سے مخاطبت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس اہم موضوع کو سمجھنے کے لیے آپ حضرات نے پانچ روز کا وقت فارغ کیا ہے۔اس کے لئے آپ سبھی حضرات مبارکباد کے مستحق ہیں۔کیونکہ چھٹی کے اوقات کو تعلیمی مشاغل میں لگانا طلباء کے لئے بہت مشکل ہوتا ہے۔اس لئے تمام نشستوں کی ایک ایک لمحہ کی قدر کرتے ہوئے اس سے بھرپور استفادہ کیجئے اور آئندہ مستقل تحفظ ختم نبوت کی تحریک سے وابستہ ہوکر امت مسلمہ کی خدمت کیجئے۔

بعدازاں مولانا قاری سید محمد عثمان منصورپوری ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند نے خطاب کیا۔قاری صاحب نے خطبہ مسنونہ کے بعد حدیث مبارکہ ’’ابشروا ابشروا انما مثل امتی مثل الغیث لا یدری آخرہ خیر ام اولہ أو کحدیقۃ اطعم منھا فوج عاما ثم اطعم منھا فوج عاما لعل آخرھا فوجا ان یکون اعرضھا عرضا واعمقھا عمقا و احسنھا حسنا کیف تھلک امۃ انا اولھا والمھدی وسطھا والمسیح آخرھا ولکن بین ذالک فیج أعوج لیسوا منی ولا انا منھم‘‘ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس امت کی ہلاکت کیسے ممکن ہوسکتی ہے۔جب کہ اس کے شروع میں نبی پاک ﷺ

بنفس نفیس موجود رہے ہیں۔ درمیان میں حضرت مہدی علیہ الرضوان ہیں اور آخر میں مسیح علیہ السلام کا نزول ہونے والا ہے۔ بیشتر فتنے انہی تین شخصیتوں کو نشانہ بنا کر برپا کئے جاتے ہیں۔

کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کے قیام کا پس منظر اور اسکی مفصل تاریخ بیان کرتے ہوئے قاری صاحب نے فرمایا کہ اکابر علماء دیوبند ہمیشہ سے ہی باطل کے سامنے نبرد آزما رہے ہیں اور ان کی تمام پالیسیوں کو ناکام بناتے رہے ہیں۔ فدائے ملت امیر الہند مولانا سید اسعد مدنی سابق صدر جمعیۃ علماء ہند ورکن شوریٰ دارالعلوم دیوبند ہند و بیرون ہند دورہ کرتے تھے۔ ان کی دوررس نگاہوں نے جہالت زدہ اور غربت زدہ علاقوں کے حالت زار کو دیکھ کر یہ اندازہ لگا لیا کہ اہل فتن ان کو اپنا نشانہ بنالیں گے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ان علاقوں میں ایمان کی شمع روشن کرنے کے لئے کوئی تنظیم یا ادارہ قائم کیا جائے۔ چنانچہ مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند کی تجویز کے مطابق دار العلوم دیوبند میں سہ روزہ عالمی تحفظ ختم نبوت کانفرنس ۲۹؍تا۳۱؍اکتوبر ۱۹۸۶ء میں منعقد کی گئی جس میں پورے ملک سے چیدہ چیدہ علماء کرام کو مدعو کیا گیا۔ اسی کانفرنس میں ''کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند'' کا قیام عمل میں آیا۔

قاری صاحب نے تربیتی کیمپ کے اغراض ومقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ دارالعلوم دیوبند میں سب سے پہلا تربیتی کیمپ ۱۳تا ۲۳؍جمادی الاوّل ۱۴۰۹ھ مطابق ۲۴دسمبر ۱۹۸۸ء تا ۲؍جنوری ۱۹۸۹ء میں مولانا اسماعیل کٹکی سابق رکن شوریٰ دارالعلوم دیوبند کی زیر تربیت لگایا گیا تھا۔ اس کے بعد دوسرا تربیتی کیمپ ۱۱؍تا۲۱ جمادی الاوّل ۱۴۱۰ھ بمطابق ۱۱؍تا۲۱؍دسمبر ۱۹۸۹ء میں لگایا گیا جس میں پاکستان سے نامور عالم دین، فاتح ربوہ مولانا منظور احمد چنیوٹی مربی کی حیثیت سے تشریف لائے تھے اور ان کی خودنوشت یادداشت فوٹو کاپی کرا کر تمام شرکاء کو تقسیم کیا گیا تھا جو شائع ہوکر اب ''ردقادیانیت کے زریں اصول'' کے نام سے دستیاب ہے۔ شرکاء کیمپ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ فتنوں سے نبرد آزمائی کے لئے ان پانچ صفات کا پیدا کرنا بہت ضروری ہے: (۱) ایمانی حس۔ (۲) غیرت ایمانی۔ (۳) شجاعت وبہادری۔ (۴) علم وفضل کا سرمایہ۔ (۵) انابت الی اللہ۔ آپ حضرات ان صفات سے متصف ہوکر عملی میدان میں کام کریں۔

اس افتتاحی نشست سے مولانا مفتی محمود حسن بلند شہری مفتی دارالعلوم دیوبند نے بھی خطاب کیا۔ مفتی صاحب نے حمد وصلوٰۃ کے بعد آیت کریمہ ''وجادلهم بالتی هی احسن'' تلاوت کرنے کے بعد فرمایا کہ علماء کرام اپنے علاقوں میں درس وتدریس، امامت وخطابت اور مدارس ومکاتب کی انتظامی ذمہ داری کی وجہ سے اپنے اردگرد، محلوں اور علاقوں میں پیش آنے والے فتنوں کی طرف توجہ نہیں کرپاتے ہیں۔ لیکن یہ عدم توجہی علماء کرام کی شان کے خلاف ہے کہ فتنہ آپ کے اردگرد پھیل رہا ہو اور آپ اپنے دینی وعلمی مشغولیات میں مصروف رہیں۔ اس لئے علماء کرام کی مشترکہ ذمہ داری ہے کہ وہ امت مسلمہ کے ایمان کی حفاظت کریں اور اخلاص کے ساتھ میدان عمل میں اتریں۔ مفتی صاحب نے اکابر علماء دیوبند و بزرگان دین کے حکمت ومصلحت سے لبریز اور سبق آموز واقعات سنا کر سامعین کو محظوظ فرمایا۔ اخیر میں مولانا شاہ عالم گورکھپوری نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت نے کیمپ کے اصول وضوابط اور فوائد بیان کرتے ہوئے ہندوستان میں منعقد کئے جانے پر تربیتی کیمپوں کی ایک مفصل ومربوط تاریخ سے حاضرین وسامعین کو روشناس کرایا۔ یہ نشست ۱۰:۳۰؍بجے شب کو مکمل ہوئی۔

دوسری نشست: ۲۱؍شعبان المعظم بروز منگل صبح ۸؍بجے سے شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد اس نشست میں مولانا شاہ عالم گورکھپوری نے ''ادع الی سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتی هی احسن'' کی تفسیر بیان کرتے ہوئے دعوت الی اللہ کے تینوں اصولوں کو مثال اور ذاتی تجربات کی روشنی میں خوب واضح کیا۔ اس نشست میں مولانا اکرام اللہ

قاسمی شاہجہاں پوری استاذ مدرسہ جامع الہدیٰ مرادآباد نے اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔ مولانا محترم نے اپنے والد مرحوم مولانا مفتی کفایت اللہ شاہجہانپوری صدر مدرس مدرسہ سعیدیہ جامع مسجد شاہجہاں پور کی ردقادیانیت پر خدمات کا تذکرہ کیا اور انہوں نے بتایا کہ جس وقت شاہجہاں پور میں قادیانیوں نے شورش برپا کر رکھی تھی اور ایک ٹیکلی والی مسجد پر قادیانیوں کی جانب سے مقدمہ چل رہا تھا تو والد مرحوم نے قادیانیت کی بطلان اور اس کے اسلام سے الگ ہونے پر مختلف مضامین لکھے ہیں جو اس وقت کے رسالہ صدق جدید اور رسالہ دارالعلوم دیوبند میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ اس مقدمہ میں قادیانیوں کو بری طرح شکست ہوئی اور فیصلہ مسلمانوں کے حق میں آیا جس کی نقل کا پی میں نے دارالعلوم دیوبند کو جمع کرادی ہے۔ یہ نشست ۱ بجے تک مکمل ہوئی۔ بعدہ طعام اور آرام کا موقع دیا گیا۔

تیسری نشست: بعد نماز ظہر ۳:۳۰ بجے منعقد ہوئی۔ اس نشست میں مولانا اشتیاق احمد مہراج گنجی، مولانا شاہد انور قاسمی بانکوی، ماسٹر محمد احمد گورکھپوری، مولانا بلال احمد مدراسی اور مجلس تحفظ ختم نبوت ساؤتھ دہلی کے کارکنان نے حوالوں کا مشاہدہ اور مطالعہ کرایا اور تمام شرکاء کو بیان کے دوران پیش کئے گئے حوالہ جات نوٹ کرائے۔ تمام حاضرین نے بچشم خود کتابوں کا مطالعہ کر کے حوالوں کو اپنی اپنی کاپیوں میں نوٹ بھی کیا اور ہر حوالے کے سیاق وسباق کو بھی سمجھا۔

اس نشست میں مولانا عبدالخالق سنبھلی مدظلہ العالی نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند کا تقریباً نصف گھنٹہ خصوصی خطاب ہوا۔ حضرت نے اپنے تمہیدی بیان میں کہا کہ آپ لوگ خوش نصیب ہیں جو اس تربیتی کیمپ سے استفادہ کر رہے ہیں۔ اس کیمپ سے آپ کو میدان میں کام کرنے کے ایسے اصول ملیں گے جن سے باطل وگمراہ فرقوں کے مقابلے کے لئے کوئی دشواری نہیں ہوگی۔ حضرت نے اصول بیان کرتے ہوئے کہا کہ باطل اور گمراہ فرقوں کے بطلان اور گمراہی کے بنیادی اسباب تین ہیں: (۱) اتباع ہویٰ۔ (۲) تقلید آباء۔ (۳) خوش فہمی، جس کو عربی میں اعجاب بالنفس کہتے ہیں۔ انہوں نے تینوں اسباب کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: (۱) اتباع ہویٰ جس کو قرآن پاک نے أرأیت من اتّخذ الٰھہٗ ھواہُ کے ذریعہ بیان کیا ہے۔ (۲) تقلید آباء جس کو قرآن کریم نے کفار ومشرکین کے مقولہ کے طور پر بے شمار جگہ بیان فرمایا ہے جیسے: **قالوا بل نتبع ما وجدنا علیہ آبائنا، قالوا بل وجدنا آبائنا کذالک یفعلون، قالوا حسبنا ما وجدنا علیہ آبائنا** ۔ (۳) خوش فہمی جس کو عربی میں اعجاب بالنفس کہتے ہیں۔ بدقسمتی سے مرزائیوں کے اندر یہ تینوں اسباب مکمل پائے جاتے ہیں۔ یہ نشست اذان عصر تک مکمل ہوئی۔

چوتھی نشست: بعد نماز مغرب متصلاً شروع ہوئی۔ تلاوت ونعت کے بعد مولانا شاہ عالم گورکھپوری کا ''مرزا کادیانی کا تعارف وتجزیہ کادیانی تحریرات کی روشنی میں'' کے موضوع پر مفصل تربیتی بیان ہوا۔ حضرت نے مرزا کے نام میں تضاد کو مرزائی تحریرات سے واشگاف کرتے ہوئے کہا کہ اس کا اصل نام نہ تو ''غلام احمد'' ہے اور نہ ''مرزا غلام احمد قادیانی'' بلکہ اس کے ننہال کی عورتوں کا بتایا ہوا نام ''سندھی'' ہی اصل ہے۔ مرزا کی تاریخ پیدائش میں بھی زبردست تضاد ہے۔ مرزا کی تحریر کے مطابق ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء ہے۔ جب کہ مرزائی اس تاریخ کو نہیں مانتے ہیں اور ۱۸۳۵ء یا ۱۸۳۶ء بتاتے ہیں۔ مرزائیوں کی تاویل کی وجہ مرزا کی ایک پیشینگوئی کو درست کرنا ہے کہ جس میں مرزا نے اللہ تعالیٰ کی جانب منسوب کر کے یہ الہام بنایا کہ ہم تجھے ۸۰ سال یا اس کے قریب قریب یا اس سے زائد کی زندگی عطاء کریں گے۔ لیکن مرزا کو خدائی فیصلے کے مطابق ہیضے کی موت نے ۶۹ سال کی ہی مدت میں آدبوچا۔ جس سے وہ الہام بافی میں جھوٹا ثابت ہوتا ہے۔ مرزا کو خطہ زمین کے اس منحوس حصہ میں گاڑا گیا جہاں کے لوگ بقول اس کے ناپاک پلید اور یزیدی الطبع ہوتے ہیں۔ یہ نشست ۱۰ ربجے شب میں مکمل ہوئی۔ بعدہ نماز عشاء پروگرام ہال میں ادا کی گئی اور طعام وآرام کا وقت دیا گیا۔

پانچویں نشست: ۲۲؍شعبان المعظم بروز بدھ صبح ۸؍بجے شروع ہوئی۔ تلاوت کلام اللہ اور نعتیہ کلام کے بعد مولانا قاری سید محمد عثمان منصور پوری دامت برکاتہم استاذ حدیث وناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کا ’’مسئلہ رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام‘‘ پر مفصل خطاب ہوا۔ قاری صاحب نے اسلامی تعلیمات وہدایات کو شرح وبسط کے ساتھ بیان کرتے ہوئے کہا کہ رفع قرآن کریم کی متعدد آیتوں سے ثابت ہے اور بیشمار احادیث ان آیتوں کی مؤید ہیں۔ خود مرزا کادیانی بھی دعویٰ مسیحیت سے قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع ونزول کا قائل تھا۔ یہ نشست ۱؍بجے تک مکمل ہوئی۔ بعدہ طعام وآرام کا موقع دیا گیا۔

چھٹی نشست: بعد نماز ظہر متصلاً منعقد ہوئی۔ اس نشست میں حوالوں کا مشاہدہ کرایا گیا۔ بعدہ مولانا شاہ عالم نے شرکاء کے سوالات کے جوابات تفصیل سے دیئے۔

ساتویں نشست: بعد نماز مغرب متصلاً منعقد ہوئی۔ مولانا قاری عبدالرؤف استاذ دارالعلوم دیوبند کی تلاوت کلام اللہ شروع ہوئی۔ بعدہ جناب حافظ اقبال احمد ملّی ناظم احیاء السنۃ اسلامک سینٹر مالیگاؤں نے تحفظ ختم نبوت کی عملی اور میدانی خدمت میں پیش آنے والی رکاوٹوں کو کس طرح اور کیسے ہٹایا جائے اور مختصر وقت میں اس رکاوٹ کو دفع کر کے تحفظ ختم نبوت کے مشن کو آگے کس طرح آگے بڑھائیں اس موضوع پر حافظ صاحب کا تفصیلی خطاب ہوا۔ دوران تقریر حافظ صاحب نے تقلید کی شرعی حیثیت کو ایک چارٹ بنام ’’**الکلام الفرید فی اثبات التقلید**‘‘ (یہ چارٹ تمام شرکاء کو آخری نشست میں بشکل انعام دیا گیا) کے ذریعہ سمجھاتے ہوئے کہا کہ مسائل منصوصہ متعارضہ غیر معلوم التقدیم والتاخیر غیر اجماعی اور مسائل غیر منصوصہ غیر اجماعی میں مجتہد اجتہاد کرتا ہے اور مقلد مجتہد کے اجتہاد کی پیروی کرتا ہے اور اسی کا نام تقلید ہے بلکہ ان مسائل میں بھی دو قسم کے اقوال ہوتے ہیں۔ ایک مفتی بہ۔ دوسرا غیر مفتی بہ۔ مقلدین کا مسلک مفتی بہ اقوال پر عمل کرنا ہے نہ کہ غیر مفتی بہ پر اور غیر مقلدین اجماع ہی سے الگ ہوگئے ہیں۔ اسی لئے وہ اہل سنت والجماعت سے خارج ہیں۔ حافظ صاحب نے مسلک اور فرقہ کے درمیان فرق بیان کرتے ہوئے کہا کہ غیر مقلدین ایک فرقہ ہے اسے مسلک سے جوڑنا درست نہیں ہیں۔ یہ نشست ۱۰:۳۰ بجے شب تک اختتام پذیر ہوئی۔ بعدہ نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد طعام اور آرام کا موقع دیا گیا۔

آٹھویں نشست: ۲۳؍شعبان بروز جمعرات صبح ۸ بجے منعقد ہوئی۔ تلاوت ونعت کے بعد دارالعلوم دیوبند کے مؤقر استاذ حدیث مولانا ریاست علی بجنوری مدظلہ کا خصوصی بیان ہوا۔ حضرت نے دوران بیان سابق شیخ الحدیث مولانا فخرالدین مرادآبادی کے حوالے سے گمراہ اور باطل کو جانچنے کے معیار پر تفصیل سے خطاب کیا۔ اس کے بعد مولانا شاہ عالم نے شعبہ تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند نے مجلس کے مبلغ جناب مولانا اشتیاق احمد کو کذبات مرزا پر بیان کرنے کے لئے دعوت دی۔ جناب مولانا اشتیاق احمد نے کذبات مرزا پر مفصل خطاب کیا۔ مولانا نے دوران بیان فرمایا کہ آپ ﷺ نے فاران کی چوٹی سے اپنی نبوت کا اعلان اس وقت تک نہیں کیا جب تک کہ حاضرین نے یہ یقین نہیں دلا دیا کہ **ماجربنا علیک الا صدقا** اور ہم آپ کو **الصادق الامین** کے لقب سے جانتے ہیں۔ اسی طرح مدعیان نبوت کو پرکھنے کے لئے ان کے اقوال کو دیکھیں گے کہ وہ کتنے پانی میں ہیں۔ مولانا موصوف نے مسیلمہ پنجاب کے جھوٹے اقوال کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ مرزا نے جھوٹ کی قباحت کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ، خزائن ص۵۶ ج۱۷) اسی طرح دوسری جگہ لکھتا ہے کہ تکلف سے جھوٹ بولنا گوہ کھانا ہے۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی، خزائن ص۵۹ ج۲۲) کادیانی فیصلے سنانے کے بعد مرزا کادیانی کے بہت سے جھوٹے اقوال کو حاضرین کے سامنے پیش کیا۔ مولانا نے سوا گھنٹہ اس موضوع پر بیان کیا۔ بعد ازاں جناب مولانا حافظ اقبال احمد ملی نے اپنے موضوع کو مکمل کیا۔ یہ نشست ۱؍بجے تک مکمل ہوئی بعدہ طعام وآرام کا موقع دیا گیا۔

نویں نشست: بعد نماز ظہر متصلاً منعقد ہوئی۔ حوالوں کے مطالعہ ومشاہد کے بعد وقفہ سوالات کا موقع دیا گیا۔ شرکاء کیمپ نے اپنے اشکالات واعتراضات پیش کئے۔ حافظ اقبال احمد نے ان کے تحقیقی اور تشفی بخش جوابات دیئے۔ یہ نشست اذان عصر تک مکمل ہوئی۔

دسویں نشست: بعد نماز مغرب متصلاً منعقد ہوئی۔ اس نشست میں مولانا شاہ عالم گورکھپوری نے ''مرزا کادیانی کا تعارف'' کے موضوع کو مکمل کیا۔ مولانا نے بتایا کہ مرزا کی پہلی شادی ۱۸۵۲ء میں ہوگئی تھی اور مرزا ابھی بچہ ہی تھا کہ سلطان احمد پیدا ہوگیا تھا۔ مرزا کی دوسری شادی دہلی کے میر ناصر نواب کی بیٹی نصرت جہاں بیگم سے ۱۳۰۴ھ میں ہوئی۔ جو مرزا ہی کے گھر میں پہلے کرایہ دار کی حیثیت سے رہا کرتی تھی۔ میں یہ تو نہیں کہتا کہ آشنائی پہلے سے تھی۔ لیکن یہ ضرور کہتا ہوں کہ شناسائی پہلے سے تھی اور تیسری شادی محمدی بیگم سے ہوئی تھی۔ بقول مرزا یہ نکاح اللہ تعالیٰ نے آسمان پر پڑھایا تھا۔ نکاح کے چھوارے تقسیم ہوئے بھی یا نہیں اور ہوئے تو کس کس نے کھائے۔ اس سلسلے میں مرزائی کچھ نہیں بتاتے۔ مگر افسوس صد افسوس کہ مرزائیوں کی اس ماں کو کوئی دوسرا لے کر بھاگ گیا اور مرتے دم تک مرزا کو یہ نصیب نہیں ہوئی۔ مولانا موصوف نے مرزا کادیانی کا مکمل تعارف مرزا کادیانی اور مرزائی کتابوں سے کرایا۔ علاوہ ازیں مرزا کے اقوال اور پیشینگوئیوں کی روشنی میں اس کا جھوٹا ہونا ثابت کیا۔ یہ نشست تقریباً ۱۵:۱۰ بجے اختتام کو پہنچی۔ بعد ازاں نماز عشاء کی ادائیگی کیمپ کے ہال میں ہوئی اور طعام وآرام کا وقت دیا گیا۔

گیارہویں نشست: ۲۴؍شعبان المعظم بروز جمعہ کو صبح ۸؍بجے شروع ہوئی۔ حافظ اقبال احمد نے مبتدعین کی جانب علمائے دیوبند پر اعتراض کو دفع کرنے کا آسان حل بتایا اور مختصر وقت میں اتحاد کے طریقہ کار پر تفصیل سے خطاب کیا۔ اس کے بعد اس نشست میں مولانا شاہ عالم نے دعاوی مرزا اور پیش گوئیوں پر تفصیل سے خطاب کیا۔ دعاوی مرزا کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ مرزا کادیانی کے دعاوی بیشمار ہیں۔ بے شمار دعاوی ہی اس کے جھوٹا ہونے کے لئے کافی ہیں۔ مولانا موصوف نے تفصیل سے مرزا کے دعاوی کو شمار کراتے ہوئے کہا کہ ۱۸۸۰ء سے مرزا کادیانی کے ملہم من اللہ ہونے کے دعوے کا ثبوت ملتا ہے۔ اس سے قبل دعوے کا کوئی ثبوت نہیں ملتا اور مرزائی جو ثبوت فراہم کرتے ہیں وہ سب بعد از وقت ہیں۔ خود مرزا کادیانی نے بھی ۱۸۸۰ء سے قبل کے جو الہامات شمار کرائے ہیں وہ بعد از وقت ہیں۔ ۱۸۸۲ء میں مجدد ہونے کا دعویٰ کیا۔ ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود ہونے کا۔ ۱۸۹۹ء میں ظلی بروزی نبوت کا اور ۱۹۰۱ء میں باقاعدہ تشریعی نبوت اور عین محمد ہونے کا دعویٰ کیا اور سب سے اخیر میں ۱۹۰۲ء میں اس نے کرشن اوتار ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ گویا پہلا دعویٰ ملہم من اللہ ہونے کا اور آخری دعویٰ کرشن ہونے کا۔ دوران بیان مولانا نے مرزا کے تمام دعاوی میں اسے جھوٹا ہونا ثابت کرتے ہوئے کہا کہ یہ سب مالیخولیا اور مراق کا اثر تھا جو مرزا کو لاحق تھا اور اسی وجہ سے اول فول بکتا رہتا تھا۔ یہ نشست تقریباً ۱۲؍بجے مکمل ہوئی اور شرکاء کو نماز جمعہ کی تیاری کا موقع دیا گیا۔

بارہویں نشست: بعد نماز عصر منعقد ہوئی۔ اس نشست میں مولانا شاہ عالم گورکھپوری نے ''جھوٹے مدعیان مہدویت اور ان کا تاریخی پس منظر'' کے عنوان پر تفصیل سے خطاب کیا۔ مولانا کا بیان اذان عصر تک مکمل ہوا۔

تیرہویں نشست: بعد نماز مغرب متصلا منعقد ہوئی۔ اس نشست میں مولانا شاہ عالم نے ''علمی اور عملی میدان میں فتنہ کادیانیت کا تعاقب کس طرح کیا جائے اور اس میں پیش آنے والی دشواریوں کا ازالہ کس طرح ہو'' کے عنوان پر بیان کرتے ہوئے علمی اور عملی میدانوں میں کام کرنے کے طور وطریق اور اصول بیان کئے۔ آپ نے بتایا کہ اہل علم اور مدارس اسلامیہ، اسی طرح کالج اور یونیورسٹیوں میں کام کرنے کی متعدد نوعیتیں ہیں جو فضلاء علمی ذوق رکھتے ہیں۔ ان کے لیے اس میدان میں کام کرنے کا سنہرا موقع ہے۔ اسی طرح پبلک کے درمیان خدمت انجام دینے کے مواقع بھی متعدد جہتوں سے ہیں جن کے لائق جو خدمت ہو اس میں لگ جائیں۔ یہ نشست ساڑھے دس

بجے شب میں اختتام کو پہنچی۔ بعدہ طعام وآرام کا موقع دیا گیا۔

۱۴ویں اور اختتامی نشست: ۲۵؍شعبان المعظم مطابق ۱۳؍جولائی بروز سنیچر صبح ۸؍بجے منعقد ہوئی۔ شرکاء کیمپ میں سے منتخب علماء نے اپنے تأثرات پیش کئے۔ بعدہ مولانا شاہ عالم گورکھپوری نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند نے خطاب کیا۔ بعد ازاں مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی مہتمم دارالعلوم دیوبند نے صدارتی خطاب کیا اور شرکائے کیمپ کو پند ونصائح سے نوازا۔ آخیر میں مہتمم صاحب کے بدست تمام شرکاء کو بصورت کتب قیمتی انعامات سے نوازا گیا۔ اس آخری نشست میں مولانا قاری سید محمد عثمان منصورپوری، مولانا عبدالخالق سنبھلی نائب مہتمم، جناب حافظ اقبال احمد ملّی مالیگاؤں، جناب مولانا اسعداللہ قاسمی، جناب مولانا اشتیاق احمد مبلغ شعبہ تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند، جناب مولانا شاہد انور قاسمی بانکوی مرکز التراث الاسلامی دیوبند، ماسٹر محمد احمد گورکھپوری وغیرہ شریک رہے۔ مفتی ابوالقاسم نعمانی کی دعاء پر پروگرام کا اختتام ہوا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان ستمبر ۲۰۱۵ء ص۵۰تا۵۷)

تحفظ ختم نبوت پروگرام کراچی میٹروول

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ میٹروول کراچی کی جانب سے مدارس بنات کی عالمات وطالبات اور اسکول کے بچے، بچیوں کے لئے دو پروگرام منعقد کئے گئے۔

پہلا پروگرام: سکول کی چھٹیوں میں سمر کیمپ کے نام سے سترہ دن کا کورس تھا، جس میں ۲۵ کے قریب بچوں اور ۱۶ بچیوں نے شرکت کی، قرآنی آیات واحادیث کی تفہیم کے لئے ''تعلیم وتربیت'' کتاب کا انتخاب کیا اور ختم نبوت کا شعور بیدار کرنے کے لئے ''شعور ختم نبوت'' نامی کتابچہ زبانی یاد کرایا گیا۔ الحمدللہ! بچوں نے انتہائی دلچسپی سے یاد کر کے فرفر سنایا اور انعام کے مستحق ہوئے۔ سمر کیمپ میں بچوں کو پڑھانے کے لئے اساتذۂ کرام مولانا مدثر، مولانا آصف، مولانا فیض ربانی، مولانا عبدالکریم، مولانا نثار احمد نے خدمات انجام دیں جب کہ احمد الرحمٰن، انس خالد اور مولانا محمد نے معاونت کی۔

اسی طرح بچیوں میں پڑھانے کے لئے تین استانیوں کی خدمات حاصل کی گئیں۔ الحمدللہ کورس بہت کامیاب رہا۔ آخر میں تقریب تقسیم انعامات منعقد کی گئی۔ بچوں اور بچیوں کو انعامات دیئے گئے۔

دوسرا پروگرام: عالمات اور بڑے درجہ کی طالبات کے لئے چھ روزہ ختم نبوت وخطابت کورس رکھا گیا۔ مدرسہ طیبہ للبنات میں ہونے والے اس پروگرام میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے ہر پہلو پر سیر حاصل گفتگو ہوئی۔

پہلے دن ۱۳؍جون بروز ہفتہ حیات عیسیٰ علیہ السلام اور ظہور مہدی علیہ الرضوان پر مولانا عبدالحیٔ مطمئن نے لیکچر دیا۔ پھر اگلے گھنٹے میں خطابت کا طریقہ سکھایا گیا، جس کی باقاعدہ پریکٹس ایک گھنٹہ ہوتی رہی۔

۱۴؍جون بروز اتوار مولانا شعیب (ذمہ دار حلقہ اورنگی ٹاؤن) نے ''قادیانی شبہات کے جوابات'' پر دو گھنٹے سبق پڑھایا۔

۱۵؍جون بروز پیر مولانا عبدالحیٔ مطمئن نے اپنے اپنے موضوع پر بیان کیا۔

۱۶؍جون کو مولانا عبدالحیٔ مطمئن نے ختم نبوت کے موضوع پر ہی بیان کیا۔

۱۷؍جون کو مولانا قاضی احسان احمد نے تحریک ختم نبوت کے عنوان سے علمائے کرام کی جدوجہد اور کوششوں کا تذکرہ کیا اور اس کے مثبت نتائج سے آگاہ کیا۔

آخری روز عالمات اور طالبات کا تحریری اور تقریری مقابلہ ہوا جس میں اوّل، دوم اور سوم آنے والی طالبات کو انعامات سے نوازا گیا۔ پورے کورس میں اول سے آخر تک شریک ہونے والی طالبات کی تعداد ۳۵ رہی مولانا قاضی صاحب کا اختتامی بیان ہوا۔ یوں چھ روزہ کورس اختتام پذیر ہوا۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶ تا ۳۱؍جولائی ۲۰۱۵ء ص ۷)

ختم نبوت کورس شورکوٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد اقصیٰ میں ۲۴، ۲۵، ۲۶؍جون ۲۰۱۵ء کو تین روزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے حیات اور رفع ونزول مسیح علیہ السلام پر لیکچر دیا اور مولانا غلام حسین نے ختم نبوت اور مرزا قادیانی کے کردار پر بیان فرمایا۔ کورس میں تقریباً ایک سو حضرات نے شرکت کی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان اگست ۲۰۱۴ء ص ۵۶)

سہ ماہی اجلاس مبلغین حضرات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا اجلاس ۸، ۹؍شوال المکرّم ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۴، ۲۵؍جولائی ۲۰۱۵ء بروز جمعہ، ہفتہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف نے فرمائی۔ جب کہ مہمان خصوصی مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا تھے۔

اجلاس میں گزشتہ سہ ماہی میں وفات پا جانے والے درج ذیل علماء کرام اور جماعتی رفقاء مولانا ہارون الرشید رشیدی پتوکی، مولانا ایوب الرحمٰن انوری فیصل آباد، مولانا شبیر احمد پکالاڑاں رحیم یار خان، صاحبزادہ طاہر محمود قاسمی فیصل آباد، فرزند ارجمند پیر ایوب جان سرہندی سندھ، خالد بٹ کوٹلی آزاد کشمیر، مولانا فقیر اللہ اختر کے ماموں زاد بھائی بشیر احمد فوجی، مولانا محمد طیب اسلام آباد کے بھائی محمد شاہد، استاذ القراء قاری محمد شفیع لاہور کے فرزند ارجمند قاری محمد احمد مدنی اور نواسہ، میاں اعجاز سرگانہ کے بھائی میاں اعزاز سرگانہ، مولانا خبیب احمد کے ماموں محمد نذیر، چوہدری محمود احمد بہاول پور، حاجی عبدالکریم جالندھری قصور، مولانا عبداللطیف تونسوی کے والد محترم، مولانا محمد اقبال فاروق گڑھ موڑ جھنگ، حاجی منور سعادت گوجرہ کی وفات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے مرحومین کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعاء کی گئی۔ خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کے سجادہ نشین صاحبزادہ خلیل احمد نے دعائے مغفرت کرائی۔

تمام مبلغین نے ملتان اور مضافات ملتان میں جمعۃ المبارک کے اجتماعات سے خطاب کیا اور جمعۃ المبارک کا خطبہ دیا۔ مولانا محمد نعیم کہروڑی کو خوشاب اور میانوالی کا مبلغ مقرر کرنے کی توثیق کی گئی۔ ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز فیصلہ جس میں قادیانیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا گیا، کی یاد میں ماہ ستمبر کے پہلے دس دنوں کو ملک بھر میں عشرہ ختم نبوت منانے کا فیصلہ کیا گیا اور طے ہوا کہ یکم؍ستمبر گجرات، ۲؍ستمبر وزیر آباد، ۳؍ستمبر گوجرانوالہ، ۴؍ستمبر سیالکوٹ، ۵؍ستمبر لاہور، ۶؍ستمبر کوہاٹ، ۷؍ستمبر اسلام آباد، سرگودھا، فیصل آباد، جتوئی، بدین، ہری پور ہزارہ میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوں گی۔ نیز ۷ تا ۹؍ستمبر پشاور، نوشہرہ، مردان اور چارسدہ میں اجتماعات منعقد ہوں گے۔ ۱۱، ۱۲؍ستمبر کو بہاول پور میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوں گی۔ جن میں ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز فیصلہ کی اہمیت کو اجاگر کیا جائے گا۔ نیز یکم تا ۱۰؍ستمبر مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اندرون سندھ اجتماعات سے خطاب فرمائیں گے۔

آل پاکستان ۳۵ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر ۲۹، ۳۰؍اکتوبر ۲۰۱۵ء کو منعقد ہوگی۔ مقررین وخطباء سے رابطہ کے لئے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب

امیر مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ کی سرکردگی میں تمام مسالک کے علماء کرام اور مشائخ عظام سے رابطہ کرے گی۔ مولانا غلام مصطفیٰ اجازت حاصل کرنے کے لئے ابھی سے چنیوٹ کی ضلعی انتظامیہ سے رابطہ کریں گے۔ جامع مسجد مسلم کالونی میں توسیع کے لئے مولانا سیف اللہ خالد اور مولانا عزیز الرحمٰن ثانی پر مشتمل کمیٹی قائم کی گئی جو انجینئرز سے رابطہ کر کے برآمدہ کی تعمیر کا اسٹیمیٹ اور دوسری ضروریات کا اندازہ لگا کر شوریٰ سے منظوری لے گی۔

ختم نبوت کورسز

لاہور بارڈر ایریا میں تین مقامات پر ختم نبوت کورسز، سیالکوٹ، ڈیرہ اسماعیل خان، سمندری، ٹوبہ، رجانہ، گوجرانوالہ، سرگودھا میں تین تین روزہ کورسز منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ آئندہ سہ ماہی اجلاس ۲۳؍ذوالحجہ، ۸؍اکتوبر کو ملتان میں منعقد ہوگا۔ آنے والی سہ ماہی کے لئے احتساب قادیانیت جلد نمبر۲۵ تجویز کی گئی جو مولانا محمد عالم آسی امرتسری کے رسائل ’’**الکاویہ علیٰ الغاویہ**‘‘ پر مشتمل ہے۔

(ماہنامہ لولاک ملتان اکتوبر ۲۰۱۵ء ص ۵۵،۵۶)

۳۰؍ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۳۰؍ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۱۶؍اگست ۲۰۱۵ء کو برمنگھم میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی دو نشستیں ہوئی۔

پہلی نشست کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے فرمائی۔ کانفرنس کا آغاز قاری قمرالزمان کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ کانفرنس کی پہلی نشست سے امیر مرکزیہ ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، نائب امیر مرکزیہ صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد، اقراء روضۃ الاطفال کے مدیر مفتی خالد محمود، انگلینڈ کے امیر مولانا حافظ نگین احمد، قاری محمد اسماعیل رشیدی، مفتی محمود الحسن، مفتی محمد اسلم، حافظ محمد اقبال امام سینئر مجلس تحفظ ختم نبوت، قاری فیض اللہ چترالی، حافظ محمد ایوب، مولانا خلیل احمد اور مولانا امداداللہ قاسمی نے بیانات کئے۔

دوسری نشست کی صدارت نائب امیر مرکزیہ صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد نے فرمائی۔ تلاوت کلام پاک قاری قمرالزمان جب کہ ہدیہ بارگاہ رسالت جناب عمر حسین شاہ نے پیش کیا۔

کانفرنس کی دوسری نشست سے مفکر اسلام علامہ ڈاکٹر خالد محمود مانچسٹر، دارالعلوم بری کے شیخ الحدیث مفتی عبدالرحیم، مولانا محمد سجاد، قاری ممتاز الحق، مولانا منور حسین سورتی، حاجی عبدالحمید بلجیم، مولانا محمد ابراہیم بریڈفورڈ، صاحبزادہ رشید احمد، مولانا اسلام علی شاہ، حافظ اکرام الحق، مفتی محمد جاوید، مولانا خلیل الرحمٰن اور یورپی ممالک کے دیگر علماء کرام نے خطابات کئے۔

(رپورٹ ملخص ہفت روزہ ختم نبوت کراچی یکم تا ۱۵؍ستمبر ۲۰۱۵ء)

تین روزہ تحفظ ختم نبوت کورس وختم نبوت کانفرنس چمن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے زیراہتمام ۲۷، ۲۸، ۲۹؍اگست ۲۰۱۵ء کو چمن میں ۳ روزہ تحفظ ختم نبوت کورس منعقد کیا گیا۔ مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا محمد یونس نے اسباق پڑھائے۔ کورس میں ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ تحفظ ختم نبوت کورس چمن کی نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ شرکاء کورس میں اکثر علماء کرام

ومفتیان عظام تھے۔کورس کے اختتام پر کانفرنس منعقد کی گئی۔ کانفرنس میں مولانا محمد اکرم طوفانی، شیخ الحدیث مولانا حافظ عبدالظاہر، علامہ عبدالغنی کے جانشین شیخ الحدیث حافظ محمد یوسف، مجلس بلوچستان کے امیر مولانا عبدالواحد، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالرحیم رحیمی، مولانا محمد یونس نے خطاب کیا۔کانفرنس کے اختتام پر شرکاء کورس کو عالمی مجلس بلوچستان کی طرف سے اسناد تقسیم کی گئیں۔تحفظ ختم نبوت کورس وکانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چمن صاحبزادہ قاری جنید احمد فردوسی صاحب اوران کے مخلص رفقاء کارنے خوب محنت کی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۵ء ص ۲۹)

ختم نبوت کانفرنس خانوزئی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے زیراہتمام خانوزئی میں ۳۰؍اگست ۲۰۱۵ء کو عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس مرکزی جامع مسجد میں منعقد ہوئی۔کانفرنس سے مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد یونس، شیخ الحدیث مولانا عبدالظاہر، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے عالمی مجلس خانوزئی کے ناظم اعلیٰ حاجی محمد اکبر اوران کے رفقاء گرامی نے خوب محنت کی۔

(ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۵ء ص ۵۵)

دروس ختم نبوت کوئٹہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کی طرف سے ۳۱؍اگست ۲۰۱۵ء کو صوبائی دارالحکومت کوئٹہ میں دروس ختم نبوت کا انعقاد کیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے بعد نماز عصر جامع مسجد طوبیٰ اور بعد نماز مغرب جامع مسجد فیض محمد میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ پر درس دیئے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اکرم طوفانی نے بعد نماز ظہر مرکزی جامع مسجد اور بعد نماز مغرب جامع مسجد گول نواں کلی میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت اور مرزا قادیانی کے کذب پر درس دیئے۔

(ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۵ء ص ۱۷)

ختم نبوت کانفرنس نارووال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے حسب سابق امسال بھی پورے ملک بھر میں ۷؍ستمبر کے عظیم الشان کارنامے کی یاد میں پورے ملک میں تحفظ ختم نبوت کی صدا کو بلند کیا۔اسی سلسلے میں ضلع نارووال تحصیل شکرگڑھ فاتح قادیان، رئیس المناظرین، استاذ المبلغین مولانا محمد حیات کے گاؤں بارے خان میں ۲؍ستمبر ۲۰۱۵ء بروز بدھ بعد نماز ظہر شہداء ختم نبوت اور جاں نثاران ختم نبوت کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے پروگرام منعقد کیا گیا۔جس کی صدارت مولانا قاری محمد رمضان امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل شکرگڑھ نے فرمائی۔ جب کہ تلاوت قاری محمد شاہد اورنعت فیصل حسان بلال حسان نے پیش کی۔کانفرنس کے اجتماع سے مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالحمید وٹو، مولانا راشد قاسمی، مولانا فقیر اللہ اختر اور مولانا گل محمد توحیدی نے خطاب فرمایا۔تمام مقررین نے شہداء ختم نبوت، جاں نثاران ختم نبوت کے کردار کے عظمت کو سلام پیش کرتے ہوئے عزم نو کیا کہ آئندہ بھی ان عاشقان رسول کے کردار کو یاد رکھا جائے گا۔۲؍ستمبر: بعد نماز ظہر جامع مسجد وہاب ڈسکہ شہر میں مولانا اللہ وسایا کا خصوصی پروگرام تشکیل دیا گیا جس میں علاقہ بھر کے احباب نے شرکت فرمائی۔ پروگرام اگرچہ مختصر مگر پراثر رہا۔سامعین نے تجدید عہد کرتے ہوئے زندگی بھر اپنی جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم کے نام سے کام کرنے کا عزم کیا گیا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۵ء ص ۵۴)

ختم نبوت کانفرنس پسرور

۳ ؍ستمبر ۲۰۱۵ء: بعد نماز مغرب جامع مسجد فاروق اعظم پسرور میں ’’ختم نبوت‘‘ کانفرنس منعقد ہوئی۔جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پسرور کے امیر اور شاہی مسجد کے خطیب مولانا مفتی محمد عثمان نے جب کہ سرپرستی کے فرائض مولانا قاری غلام فرید اعوان نے سرانجام دیئے۔تلاوت کے بعد نعت پیش کرنے کے لئے جناب فیصل بلال حسان تشریف لائے اور اہل علاقہ کے دل محبت رسول سے باغ باغ کردیئے۔مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد اسحاق، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا فقیر اللہ اختر کے بیانات ہوئے۔سامعین کو خوب فائدہ ہوا اور حضور پرنور ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کمربستہ ہونے کا ارادہ کیا۔

۴ ؍ستمبر: مولانا اللہ وسایا نے جامع مسجد امیر حمزہ سیالکوٹ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۵ء ص ۳۶)

ختم نبوت کانفرنس سیالکوٹ

۴ ؍ستمبر ۲۰۱۵ء بعد نماز عشاء جامعہ فاروقیہ چوک امام صاحب سیالکوٹ میں ختم نبوت کانفرنس، گرامی قدر پیر شبیر احمد گیلانی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔جس میں حسب ترتیب تلاوت، نعت کے بعد مولانا قاضی احسان احمد، مولانا فقیر اللہ اختر کا بیان ہوا۔ بعد ازاں پروگرام کے مہمان خصوصی مولانا اللہ وسایا نے عقیدہ ختم نبوت اور اس کا تحفظ کے اہم ترین عنوان پر سیر حاصل گفتگو فرمائی اور دعائے خیر پر پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۵ء ص ۲۶)

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس اسلام آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے زیر اہتمام گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی ۶ ؍ستمبر ۲۰۱۵ء بروز اتوار مرکزی لال مسجد اسلام آباد میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس صبح ۱۰ بجے شروع ہو کر نماز عصر تک جاری رہی۔ ۷ ؍ستمبر ۱۹۷۴ء کا دن عالم اسلام کی تاریخ میں مسلمانوں کی فتح کا دِن تھا جب اسلامی جمہوریہ پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام قادیانی ملعون اور اس کے پیروکاروں کو ان کے کفریہ عقائد ونظریات کی بنیاد پر متفقہ آئینی ترمیم کے ذریعہ غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا اسی تاریخ ساز فیصلے کی یاد اور عزم نو کے لئے ہر سال عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس مرکز شہداء اسلام جامع مسجد لال اسلام آباد میں منعقد ہوتی ہے۔اس کانفرنس میں ملک کے تمام مسالک کے جید علماء کرام، مشائخ عظام، قانون دان، صحافی اور تاجر برادری بھرپور شرکت کرتی ہے۔ ماشاء اللہ اس کانفرنس کی تیاری کے لئے راولپنڈی ڈویژن کے تمام علماء کرام بھرپور کوشش کرتے ہیں مری، ٹیکسلا، ہری پور، کہوٹہ، بہارہ کہو اور اسلام آباد کے تمام علماء کرام وعاشقان مصطفیٰ اس کانفرنس کی کامیابی کے لئے دن رات ایک کردیتے ہیں اور خصوصی دعاؤں کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔اس کانفرنس کی کامیابی میں مولانا عبدالعزیز مدظلہ کی دعاؤں کا بڑا دخل ہوتا ہے اور نائب خطیب مولانا عامر صدیق بھی بھرپور سرپرستی کرتے ہیں مسجد کی انتظامیہ کا تعاون بھی مثالی ہوتا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ان تمام حضرات کے تعاون پر اُن کی اس خدمت کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتی ہے اور امید رکھتی ہے کہ یہ تعاون ہر سال ہوا کرے گا۔ان شاء اللہ یہ ہم سب کے لئے شفاعت محمدیہ کا ذریعہ ہوگا۔

اس کانفرنس کے دو اجلاس منعقد ہوتے ہیں ایک صبح ۱۰ بجے امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف کی صدارت اور ان کے بیان سے شروع ہوتا ہے اور دوسرا اجلاس بعد از نماز ظہر تا عصر ہوتا ہے۔

کانفرنس میں مولانا عبدالکریم ندیم نے بھی عقیدہ ختم نبوت ائمہ کرام اور علماء امت کے کردار پر تفصیلاً روشنی ڈالی۔ کانفرنس کے مہمان خصوصی مولانا عبدالغفور حیدری صاحب نائب چیرمین سینٹ آف پاکستان تھے جنہوں نے تحریک ختم نبوت اور دوسری تمام تحریکوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جب قوم نے اتحاد کیا تمام مسائل حل ہوئے آج بھی پوری مسلم قوم کا اتحاد ملک کے استحکام، دہشت گردی ختم کرنے اور دوسرے تمام مسائل کے حل کے لئے ضروری ہے۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے مولانا محمد طیب فاروقی مبلغ ختم نبوت اسلام آباد نے بھی اہم کردار ادا کیا خادم ختم نبوت قاری عبدالوحید قاسمی اور مولانا خلیق الرحمٰن چشتی معاون تھے۔

مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی، مولانا قاضی احسان احمد، قاری عبدالوحید قاسمی، مولانا ظہور احمد علوی، شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف، قاری سیف اللہ سیفی، مولانا ادریس حقانی ودیگر نے خطاب کیا۔ مولانا عبدالغفور حیدری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت قوم میں اتحاد واتفاق کی ضرورت ہے۔ اگر ہم نے اتحاد کا مظاہرہ نہ کیا تو مقاصد حاصل نہیں کر پائیں گے۔ پاکستان بنانے میں ہمارے اکابرین نے قربانیاں دی ہیں۔ آج جو لوگ محبّ وطن ہونے کے دعویدار ہیں، ان کا پسینہ بھی اس میں شامل نہیں۔ پاکستان ہم نے بنایا ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ خدانخواستہ پاکستان پر کوئی برا وقت آیا تو یہ نام نہاد محبّ وطن لندن، دوبئی اور سعودی عرب بھاگ جائیں گے۔ یہ عجیب بات ہے کہ جنہوں نے پاکستان کا پرچم بلند کیا انہیں ملک دشمن کہا جارہا ہے اور جنہوں نے انگریزوں کے جوتے پالش کر کے سر اور نواب کے القابات حاصل کئے، وہ محبّ وطن ہونے کے دعویدار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آئین پر مکمل درآمد کیا جائے تو ملک میں خلافت راشدہ کا نظام نافذ ہو جائے گا۔ آئین کی دفعات پر عمل کیا جائے تو صرف حاجی اور مولوی ہی ممبر پارلیمنٹ بن سکتے ہیں۔ سیکولر طبقہ اسی سے خائف ہے۔ آئین میں واضح طور پر موجود ہے کہ قادیانی غیر مسلم ہیں اور وہ کسی بھی کلیدی عہدے پر فائز نہیں ہو سکتے۔ ہم اس آئین پر مکمل درآمد کے خواہاں ہیں اور جو لوگ اس آئین کو قبول نہیں کر رہے ہیں، ان کے خلاف گھیرا تنگ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اکیسویں ترمیم میں دہشت گردی کو مذہب سے جوڑا گیا، جس پر ہم نے احتجاج کیا۔ اب ان لوگوں کو بھی احساس ہو گیا ہے۔ اس لئے وہ اب اس ترمیم میں اصلاح کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مودی کی جارحیت کے خلاف بھی قوم کو متحد ہونا ہوگا۔ عسکری قیادت اور قوم نے مل کر بھارتی جارحیت کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ ہم ملک کے دفاع کے لئے سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔ ملک کے ایک ایک انچ کا دفاع کریں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے کہا کہ ناموس رسالت کا تحفظ کرنا قربت خداوندی اور نجات اخروی حاصل کرنے کے مترادف ہے۔ جب تک اس دھرتی پر ایک بھی قادیانی موجود ہے، ہماری تحریک جاری رہے گی۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانا مجاہدین ختم نبوت اور اراکین پارلیمنٹ کا تاریخی کارنامہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب اسمبلی نے واجد شمس الحسن کے خلاف قرارداد پیش کر کے پوری امت مسلمہ کی طرف سے فرض کفایہ ادا کیا ہے۔ تمام اراکین پنجاب اسمبلی مبارک باد کے مستحق ہیں۔

مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ قادیانی آیات ختم نبوت میں تحریف معنوی اور احادیث نبویہ میں مطلب براری کے معانی نکال کر امت مسلمہ کو دھوکا دے رہے ہیں۔ مولانا عبدالکریم ندیم نے کہا کہ دینی مدارس، علمائے کرام اور اسلامی تحریکوں کے کارکنوں کو وارننگ دینے والوں کو عاد وثمود اور مرزا غلام احمد قادیانی کذاب کا انجامِ بد بھی یاد رکھنا چاہیے۔ پاکستان کو سیکولر اسٹیٹ قرار دینے والے عناصر قادیانی مؤقف کی تقویت کا باعث بن رہے ہیں۔ دینی جماعتوں اور مذہبی لوگوں اور دینی مدارس کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈا کیا جارہا ہے۔ تعجب

کی بات ہے کہ تحفظ ختم نبوت کا کام کرنے والوں پر جھوٹی ایف آئی آر کاٹی جارہی ہیں۔ حالانکہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ آئین اور قانون کے عین مطابق ہے۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶تا۲۲ر اکتوبر۲۰۱۵ء ص۲۶)

تحفظ ختم نبوت سیمینار

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے زیراہتمام ۷ر ستمبر۱۹۷۴ء پاکستان کی قومی اسمبلی کے تاریخ ساز فیصلے کی یاد میں پریس کلب کوئٹہ میں تحفظ ختم نبوت سیمینار منعقد کیا گیا۔ جس میں امیر مولانا عبدالواحد، مولانا انوارالحق حقانی، مولانا عبدالرحیم رحیمی، مولانا محمد یونس، سابق صوبائی وزیر مولانا حافظ حسین احمد شرودی، مولانا حبیب اللہ مینگل، مولانا سلیم بارک، جمعیت اہل حدیث کے مفتی زکریا ذاکر، انجمن تاجران کے چیئرمین حاجی تاج آغا نے خطاب کیا۔ جب کہ تلاوت کے فرائض ملک پاکستان کے مایہ ناز قاری جناب قاری محمد ابراہیم کانسی نے سرانجام دیئے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان نومبر۲۰۱۵ء ص۱۷)

سندھ میں عشرہ ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام یکم تا۱۰ر ستمبر۲۰۱۵ء کو ۷ر ستمبر۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز فیصلہ کی یاد میں عشرہ ختم نبوت منایا گیا۔ تفصیلات کے مطابق یکم ر ستمبر جامع مسجد اقصیٰ نواں گوٹھ سکھر میں جلسہ ختم نبوت مولانا مفتی محمد یاسین کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا محمد حسین ناصر نے خطاب کیا۔

۲ر ستمبر۲۰۱۵ء: جامع مسجد صدیقیہ نزد سیشن کورٹ سکھر میں جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت مولانا عبدالحمید آرائیں نے کی۔ جلسہ سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا محمد حسین ناصر نے خطاب کیا۔

۳ر ستمبر۲۰۱۵ء: مدرسہ تعلیم القرآن توحیدیہ گمبٹ کے زیراہتمام جلسہ منعقد ہوا۔ جس سے پیر شریف کے سجادہ نشین سائیں عبدالمجیب قریشی، مولانا میر محمد میرک، مولانا محمد قاسم سومرو، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ختم نبوت پر خطاب فرمایا جو عصر کی نماز تک جاری رہا۔

۳ر ستمبر۲۰۱۵ء: بعد نماز عشاء مدینہ مسجد رانی پور میں مجلس کے زیراہتمام ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا حکیم عبدالواحد بروہی نے کی۔ کانفرنس سے خیرپور میرس اور نواب شاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔

۴ر ستمبر۲۰۱۵ء: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامع مسجد کبیر نواب شاہ میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ جس میں ۷ر ستمبر۱۹۷۴ء کے فیصلہ پر روشنی ڈالی۔

۵ر ستمبر۲۰۱۵ء: بعد نماز ظہر جامعہ بدرالعلوم بدین میں حافظ عبدالحمید کی صدارت میں ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا۔ جس سے مولانا تجمل حسین اور مولانا شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ نیز جامعہ کے بانی مولانا عبدالستار چاوڑہ کو خراج تحسین پیش کیا۔

۵ر ستمبر۲۰۱۵ء: بعد نماز عشاء جامع مسجد فاروقیہ ٹنڈو باگو میں جلسہ ختم نبوت منعقد ہوا۔ جس سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا تجمل حسین نے خطاب کیا۔

۶ رستمبر ۲۰۱۵ء: بعد نماز عشاء بخاری مسجد کنری تھر پارکر میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس سے مولانا تجمل حسین، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ کانفرنس کی صدارت علالت کے باوجود بھائی محمد ناصر نے کی۔ کانفرنس میں موصوف اور دوسرے مریضوں کی صحت وعافیت کی دعاء کی گئی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۵ء ص ۵۵،۵۶)

تاریخ ساز ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد آسٹریلیا لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۷ رستمبر ۱۹۷۴ء پاکستان کی قومی اسمبلی کے تاریخی فیصلے کی یاد میں جامع مسجد آسٹریلیا لاہور میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے امیر مولانا مفتی محمد حسن نے کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ ناموس رسالت کا تحفظ کرنا قربت خداوندی اور نجات اخروی حاصل کرنے کے مترادف ہے، جب تک اس دھرتی پر ایک بھی قادیانی موجود ہے ہماری تحریک جاری رہے گی، انہوں نے کہا کہ پنجاب اسمبلی نے قرارداد پیش کر کے پوری امت مسلمہ کی طرف سے فرض کفایہ ادا کیا ہے۔ تمام اراکین پنجاب اسمبلی مبارک باد کے مستحق ہیں۔

مسلم لیگ ن کے ایم. پی. اے وحید گل نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت پر کسی قسم کی آنچ نہیں آنے دیں گے، عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اسمبلی کی رکنیت کیا چیز ہے اپنی جان بھی قربان کر دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ واجد شمس الحسن نے قادیانیوں کے خلاف فیصلے پر تنقید کر کے پوری پارلیمنٹ کی توہین کی ہے۔

جامعہ اشرفیہ کے نائب مہتمم مولانا فضل الرحیم نے کہا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا فیصلہ صرف علماء کرام اور مفتیان عظام کا نہیں تھا بلکہ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی سیشن کورٹس، ہائیکورٹس، سپریم کورٹ اور وفاقی شرعی عدالت سے لے کر کینیا، رابطہ عالمی اسلامی، انڈونیشیا اور جنوبی افریقہ اور گمبیا کی عدالتوں نے بھی قادیانیوں کے کفر وارتداد پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔

مولانا مفتی محمد حسن نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام میں خشت اول کی حیثیت رکھتا ہے۔

کراچی مجلس کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ قادیانی آیات ختم نبوت میں تحریف معنوی اور احادیث نبویہ میں مطلب براری کے معانی نکال کر امت مسلمہ کو دھوکہ دے رہے ہیں۔

متحدہ جمعیۃ اہل حدیث کے مرکزی رہنما مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری نے کہا کہ دینی مدارس، علماء کرام اور اسلامی تحریکوں کے کارکنوں کو وارننگ دینے والوں کو عاد وثمود اور مرزا غلام احمد قادیانی کذاب کا انجام بد بھی یاد رکھنا چاہئے۔

مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ ۱۹۷۳ء کے آئین کی دفاع کی جنگ لڑ کر ملک کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کر رہے ہیں۔

بریلوی مکتب فکر کے رہنما مولانا مفتی غلام حسین کلیانوی نے کہا کہ قادیانی گروہ سازش کے تحت ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی آئینی ترامیم کو ختم کرنے کے لئے نام نہاد انسانی حقوق کی تنظیموں کو مہرے کے طور پر استعمال کر رہا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام (س) کے مرکزی سیکرٹری جنرل مولانا عبدالرؤف فاروقی نے کہا کہ دینی جماعتوں اور مذہبی لوگوں اور دینی مدارس کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔

لندن کے معروف عالم دین مولانا امداد الحسن نعمانی نے کہا کہ سامراجی طاقتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیں اپنی صفوں میں نظم ونسق اور اتحاد پیدا کرنا ہوگا۔

جماعت اسلامی پنجاب کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل محمد انور گوندل نے کہا کہ پاکستان میں مسلمان اکثریتی اعتبار سے جانے پہچانے جاتے ہیں، لیکن ملک کا پورا نظام قادیانی اقلیت اور چند فیصد باقی اقلیتوں کے ہاتھوں یرغمال بن چکا ہے۔

کانفرنس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لاہور کے سرپرست مولانا مفتی نعیم الدین، آسٹریلیا مسجد کے خطیب مولانا عبدالرؤف ملک، مولانا عبدالشکور حقانی، عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا حافظ محمد سلیم، جمعیۃ علماء اسلام لاہور کے امیر شیخ الحدیث مولانا محبّ النبی، وفاق المدارس لاہور ڈویژن کے مسئول مولانا عزیز الرحمٰن، پیر رضوان نفیس، قاری مومن شاہ، مولانا سید ضیاء الحسن شاہ، مولانا عبدالنعیم، مولانا محبوب الحسن طاہر، مولانا قاسم گجر، مولانا شاہد عمران عارفی، حامد بلوچ، قاری ظہور الحق، قاری عبدالعزیز، قاری علیم الدین، جامعۃ الخیر کے ناظم محمد نعمان حامد شاکر، مولانا محمد خالد محمود، مولانا سعید وقار، مولانا عمر حیات، حافظ محمد اشرف گجر، مولانا محمد اسماعیل، مولانا محمد سعادت، مولانا خالد عابد، تاجر رہنما حاجی مقصود، خلیل الرحمٰن، حافظ عباس سمیت کثیر تعداد میں علماء طلباء، تاجر برادری، صحافی اور مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے بھرپور انداز میں شرکت کی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۵ء ص فرنٹ اندرون ٹائٹل)

چھ روزہ تحفظ ختم نبوت کورس کراچی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اکابرین کی سرپرستی میں دینی مدارس، اسکولز، کالجز، یونیورسٹیز اور نوجوان نسل کو عقیدۂ ختم نبوت اور فتنۂ قادیانیت سے آگاہ کرنے کے لئے اندرون و بیرون ملک مختلف پروگرامز منعقد کرتی ہے۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی کراچی مرکز میں ہونے والا سالانہ پانچ روزہ کورس بھی ہے جو ہر سال بقرہ عید کے متصل بعد منعقد ہوتا ہے۔ چنانچہ امسال بھی حسب سابق یہ کورس مؤرخہ ۱۳ تا ۱۹ رذوالحجہ ۱۴۳۶ھ، بمطابق ۲۸ رستمبر تا ۴ راکتوبر ۲۰۱۵ء بروز پیر تا بروز اتوار بمقام جامع مسجد باب الرحمت دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پرانی نمائش میں منعقد ہوا اور پانچ کے بجائے چھ روزہ رکھا گیا۔ ۱۷ رذوالحجہ، مطابق ۲ راکتوبر بروز جمعہ کو تعطیل رہی۔

ہماری خوش قسمتی تھی کہ اس سال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے بھی شفقت فرماتے ہوئے اپنے قیمتی لمحات میں سے وقت نکال کر ہمیں اور کورس کے طلباء کو استفادہ کا خوب موقع عنایت فرمایا۔ کورس کے پورے دورانیہ میں ہر روز حضرت کے دوسبق رکھے گئے تھے لیکن پہلے دن سفر سے تاخیر سے پہنچنے کی بنا پر اس کا متبادل نظم کرلیا گیا، باقی ایام میں حضرت نے تمام سامعین کو اپنے دروس سے مستفید فرمایا۔

الحمدللہ! کورس شروع ہونے سے قبل ہی تشہیری و دیگر انتظامات بخوبی مکمل ہوگئے تھے اور دینی مدارس کے طلباء کرام چرم قربانی جمع کرکے تھکن کے باوجود کافی تعداد میں صبح سویرے پہنچ گئے تھے جن میں ایک بڑی تعداد دور دراز سے آنے والے طلباء کی بھی تھی۔ دفتر کی جانب سے تمام طلباء کے اعزاز میں بطور اکرام سبق کے اختتام پر کھانے کا بھی نظم کیا گیا تھا۔

کورس میں پڑھانے والے اساتذہ میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد، مفتی محمد راشد مدنی، مفتی محمد عبداللہ حسن زئی، مفتی محمد سلمان یاسین (استاذ حدیث جامعہ معہد الخلیل الاسلامی بہادر آباد)، مولانا علی اکبر جلبانی (استاذ جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن)، مولانا عبدالحیّٰ مطمئن، مولانا محمد قاسم، مولانا محمد شعیب (ذمہ دار حلقہ اورنگی ٹاؤن)، مولانا محمد رضوان (ذمہ دار حلقہ منظور کالونی و استاذ جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن)، مولانا محمد مشتاق (ذمہ دار حلقہ میٹروول)، مولانا نوراللہ رشیدی (چیئرمین ادارہ تبلیغ اسلام پاکستان) شامل تھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی ان کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائیں اور نجاتِ اخروی کا وسیلہ بنائیں۔ آمین!

اسباق کی تفصیل درج شدہ نقشہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

چھ روزہ ''تحفظ ختم نبوت تربیتی کورس'' 28/ستمبر تا 04/اکتوبر 2015ء ۔ ۱۳/ تا ۱۹/ذی الحجہ ۱۴۳۶ھ

تاریخ	دن	08:00 تا 08:30	08:30 تا 09:00	9:00 تا 9:30	9:30 تا 10:00	10:00 تا 11:00	11:00 تا 12:30
۱۳/ذی الحجہ 28/ستمبر	پیر	تعارف مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا عبدالحی مطمئن مدظلہ	آیت خاتم النبیین کی تشریح مولانا عبدالحی مطمئن مدظلہ	عقیدہ ختم نبوت از قرآن کریم مولانا عبدالرؤف مدظلہ	عقیدہ ختم نبوت از قرآن کریم مولانا محمد مشتاق مدظلہ	تحفظ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ	عقیدہ ختم نبوت پر قادیانی شبہات کے جوابات مولانا عبدالحی مطمئن مدظلہ
۱۴/ذی الحجہ 29/ستمبر	منگل	چند اہم پیشگوئیاں مولانا محمد قاسم مدظلہ	تعارف مرزا غلام احمد قادیانی مولانا محمد شعیب مدظلہ	قادیانی اور شعائر اسلام مفتی محمد سلمان یاسین مدظلہ		گستاخ رسول کی شرعی سزا از قرآن وسنت اور آئین پاکستان مفتی محمد سلمان یاسین مدظلہ	عقیدہ ختم نبوت اور اکابرین امت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مدظلہ
۱۵/ذی الحجہ 30/ستمبر	بدھ	دور حاضر اور جدید فتنے مولانا عبدالرؤف مدظلہ		عقیدہ ختم نبوت از احادیث طیبہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مدظلہ		عقیدہ ظہور مہدی علیہ الرضوان اور مرزا قادیانی مولانا علی اکبر مدظلہ	عقیدہ حیات عیسیٰ علیہ السلام پر قادیانی شبہات کے جوابات مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مدظلہ
۱۶/ذی الحجہ 01/اکتوبر	جمعرات	جھوٹے مدعیان نبوت کا تعارف مولانا عبدالرؤف مدظلہ	ردعیسائیت مولانا نوراللہ رشیدی مدظلہ	عقیدہ رفع ونزول مسیح علیہ السلام از قرآن کریم مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مدظلہ		اسلام اور قادیانیت کا اصولی اختلاف مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ	عقیدہ حیات عیسیٰ علیہ السلام اور اکابرین امت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مدظلہ
۱۸/ذی الحجہ 03/اکتوبر	ہفتہ	تحریک ختم نبوت 1953، 1974 اور 1984ء مولانا محمد رضوان مدظلہ		عقیدہ رفع ونزول مسیح علیہ السلام از احادیث طیبہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مدظلہ		حجیت حدیث اور فتنہ انکار حدیث مفتی عبداللہ حسن زئی مدظلہ	ہم تحفظ ختم نبوت کا کام کیسے کریں؟ مولانا مفتی محمد راشد مدنی مدظلہ
۱۹/ذی الحجہ 04/اکتوبر	اتوار	اوصاف نبوت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مدظلہ		تیاری امتحان		امتحان	اختتامی کلمات ودعا مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مدظلہ

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۲۳ تا ۳۱/اکتوبر کراچی ۲۰۱۵ء ص ۲۴،۲۵)

پانچویں سالانہ عظیم الشان دفاع ختم نبوت کانفرنس اورنگی ٹاؤن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اورنگی ٹاؤن کے زیراہتمام پانچویں سالانہ عظیم الشان دفاعِ ختم نبوت کانفرنس ۱۰راکتوبر ۲۰۱۵ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء، رحمٰن بابا اسٹیڈیم اورنگی ٹاؤن نمبر۴ میں منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام مجید کی سعادت قاری تاج محمد صابر نے حاصل کی۔ حمد ونعت حافظ محمد بلال اور مولانا حافظ محمد اشفاق نے پیش کی۔ نقابت کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالحئی نے انجام دیئے۔

علاقہ کی معروف علمی شخصیت مولانا محمد عقیل قریشی نے اپنے بیان میں کہا کہ آج عمومی صورتحال یہ ہے کہ اعمال کی اصلاح پر توجہ ہے جب کہ عقائد کے معاملہ میں غفلت اور لاپروائی سے کام لیا جارہا ہے، حالانکہ اعمال سے زیادہ عقائد کی اصلاح کا اہتمام کرنا چاہئے، کیونکہ عمل میں کمزوری قابل برداشت ہے جب کہ عقائد میں معمولی لغزش بھی بندہ کو دوزخی بنادیتی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی محنت مسلمانوں کے ایمان کو بچانا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے اپنے خطاب میں کہا کہ تحفظ ختم نبوت مسلمانوں کی اولین ذمہ داری ہے۔ اس کام کے لئے ہر زمانہ میں مسلمانوں نے بے مثال قربانیوں سے ایک عظیم تاریخ رقم کی ہے۔ فتنۂ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے تمام اکابرین میدان عمل میں اترے۔

مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا نے اپنے منفرد خطاب میں کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عنوان سے مسلمانوں کے ایمان کا تحفظ ہورہا ہے۔ فتنۂ قادیانیت کی سنگینی سے دنیا کو باخبر کیا جارہا ہے۔ الحمدللہ! وقت آ گیا ہے کہ قادیانی عدالت کے کٹہرے میں کھڑے اپنی ذلت وناکامی کے فیصلے سن رہے ہیں۔ قادیانیوں کے قبضہ سے مسلمانوں کی مساجد آزاد ہورہی ہیں۔ قادیانیوں کا غرور خاک میں مل رہا ہے۔ آج بھی مسلمانوں کا یہی عزم ہے کہ فتنۂ قادیانیت کا تعاقب جاری رہے گا۔ وہ دن آئے گا کہ اللہ کی دھرتی قادیانیت کے ناپاک وجود سے خالی ہوگی۔

خطیب اسلام مولانا سعید یوسف خان کشمیری نے اپنے خطاب میں کہا کہ مسلمانوں کی خوش قسمتی ہے کہ محمد عربی ﷺ کی امت میں ہیں۔ نسبت بڑی چیز ہے، نبی ﷺ سے نسبت ہوئی تو نعلین شریفین اور لباس مبارک عرش پر پہنچا۔ حضور اکرم ﷺ والی صورت وسیرت اپنانا جنت میں داخلہ کا ذریعہ ہے۔ ذکر رسول کے ساتھ فکر رسول بھی ضروری ہے۔ محمد عربی ﷺ جیسے عظیم پیغمبر کے ہوتے ہوئے مسلمانوں کو کسی بھی نبی کی ضرورت نہیں۔ ختم نبوت کے بعد نبوت کا دعویدار مرزا غلام احمد قادیانی بدترین کافر ہے۔ حکومت پاکستان کی ۷ر ستمبر کو پارلیمنٹ ہاؤس میں یومِ ختم نبوت کی تقریب قابل فخر اقدام ہے۔ جس میں مہمان خصوصی کے لئے تقریر کی تیاری کی سعادت اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی۔ الحمدللہ! مولانا کشمیری کی دعاء پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

کانفرنس میں مولانا عبدالقدوس حسن زئی، مولانا مجاہد نبی، قاری فتح محمد، مولانا عطاء اللہ، مولانا مشتاق احمد، مولانا فیض ربانی، پیپلز پارٹی ضلع غربی کے صدر محترم علی احمد، قاری نذیر احمد مالکی، مولانا نورالوہاب، مولانا شفیق الرحمٰن اور دیگر علماء کرام کے علاوہ بڑی تعداد میں مسلمانوں نے شرکت کی۔ کانفرنس کی تیاری اور کامیابی کے لئے ختم نبوت اورنگی ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا محمد شعیب اور ان کے رفقاء کار مولانا محمد وسیم، مولانا محمد اسامہ، حافظ ضیاء الرحمٰن، حافظ عثمان شاکر، دلاور، محمد شاہد، گلزیب، معین کاکڑ، محمد سعید، محمد بلال، محمد اویس اور دیگر کارکنان نے دن رات انتھک کوشش کی تاریخی کانفرنس منعقد کی۔　　(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸ تا ۱۵ رنومبر ۲۰۱۵ء ص ۲۵)

چونتیس ویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر ۲۹،۳۰/اکتوبر۲۰۱۵ء

پاکستان پارلیمنٹ نے آئینی طور پر جب قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قراردیا تب قادیانی مرکز چناب نگر کو بھی کھلا شہر قراردیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے پہلے بلدیہ ٹاؤن پھر مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن اور پھر مسلم کالونی میں اپنے کام کو منظم کیا۔اب تو اللہ رب العزت کا فضل ہے مجلس کا یہ کام ’’اصلها ثابت وفرعها فی السماء‘‘ کا مصداق بن رہا ہے:

۱...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مسلم کالونی میں جامع مسجد ومدرسہ عربیہ ختم نبوت کی بنیا درکھی۔

۲...... اب وہاں پر حفظ وناظرہ کی چھ کلاسیں، گردان کی کلاس۔

۳...... بنات کے لئے حفظ وناظرہ کی دوکلاسیں۔

۴...... بنین کے لئے درجہ کتب اعدادیہ سے مشکوٰۃ شریف تک بڑی کامیابی سے محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے چل رہے ہیں۔

۵...... تخصص کی کلاس اس کے علاوہ ہے۔جس میں دودرجن فاضل علماء کرام ایک سالہ تخصص کررہے ہیں۔

۶...... یوں حفظ وناظرہ،بنین وبنات درجہ کتب ودرجہ تخصص کے مجموعی طور پر پانچ صد طلباء وطالبات یہاں پر تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ جن کے تمام تر مصارف عالمی مجلس کا مرکزی بیت المال ادا کرتا ہے۔

۷...... ہرسال دینی مدارس کی سالانہ رخصتوں کے موقع پر یہاں پچیس روزہ ’’سالانہ ختم نبوت ریفریشر کورس‘‘ منعقد ہوتا ہے اور اس وقت تک بلا مبالغہ ہزاروں ہزار علماء کرام فیضیاب ہوکر عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا مقدس فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

۸...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے یہاں پر ایک وسیع وعریض لائبریری قائم کی ہے جس میں دس ہزار سے زیادہ کتب موجود ہیں۔اس سے عوام وخواص جہاں مستفید ہوتے ہیں وہاں کالجز ویونیورسٹیز کے سٹوڈنٹس اپنے ایم.فل یا پی.ایچ.ڈی کے مقالاجات کے لئے رجوع کرتے ہیں۔جب کہ درسی کتب کی لائبریری علاوہ ازیں ہے۔

۹...... اسی طرح اپنے اس مرکز میں ایف.اے تک کی عصری تعلیم کے لئے بھی باضابطہ نظام قائم ہے اور یوں ہرسال مڈل، میٹرک، ایف اے کے امتحانات حکومتی تعلیمی بورڈ کے تحت دلوائے جاتے ہیں۔

۱۰...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہاں قائم مدرسہ کا باقاعدہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ساتھ الحاق ہے اور اس کے تمام طلباء کا وفاق کے تحت امتحان دلایا جاتا ہے۔

۱۱...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اس مدرسہ میں نئے تعلیمی سال شوال ۱۴۳۷ھ سے ان شاءالعزیز دورہ حدیث شریف کا آغاز کیا جارہا ہے۔

۱۲...... یہاں مدرسہ کی جدید بلڈنگ میں ہی عالمی مجلس نے ڈسپنسری قائم کی ہے۔یومیہ کوالیفائیڈ ڈاکٹر صاحب، کمپوڈر ڈیوٹی دیتے ہیں اور یوں علاقہ بھر کے عوام کو فری علاج ومعالجہ کی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

۱۳...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس مرکز مکتبہ بھی قائم کررکھا جس میں مجلس کی تمام تر مطبوعات ارزاں قیمت پر فروخت ہوتی ہیں۔

۱۴...... یہاں پر ہرسال آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوتی ہے۔امسال چونتیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کے لئے ۲۹،۳۰/اکتوبر ۲۰۱۵ء بروز جمعرات جمعہ کی تاریخیں مقرر کی گئیں۔کانفرنس کے انتظامات، فیصل آباد، سرگودھا، لاہور ڈویژنوں میں کانفرنس کی تشہیر ودعوت، اشتہارات، اسٹیکرز، ہینڈبل، پینافلیکس، بینرز کی تنصیب وتقسیم کے لئے میٹنگیں ہوئیں۔۱۵/اکتوبر کو

دو دو جن مبلغین حضرات نے شرکت فرمائی اور نئے عزم وولولہ سے اپنے مفوضہ تبلیغی پروگرام کی تکمیل کے لئے ۱۵ سے ۲۵ر اکتوبر کا گیارہ روزہ تبلیغی دورہ کیا۔ ان تین ڈویژنوں کے شہروں وقصبات میں ختم نبوت کی صدا بلند ہوئی۔ لوگوں نے نئے جذبہ سے کانفرنس میں شرکت کے لئے وعدے وارادے فرمائے۔ قافلوں اور وفود کی تیاری کے لئے بھرپور جدوجہد ہوئی۔ **فالحمد ﷲ!**

(۱) چناب نگر سے لے کر لاہور روڈ پنڈی بھٹیاں موٹروے تک۔ (۲) چناب نگر سے فیصل آباد روڈ پر موٹروے تک۔ (۳) چناب نگر سے احمد نگر روڈ، سیال انٹرچینج موٹروے تک۔ (۴) چناب نگر سے سرگودھا روڈ، سرگودھا تک۔ (۵) چناب نگر سے جھنگ روڈ، ہست کھیوہ تک۔ (۶) چناب نگر سے چنڈ بھروانہ تک۔ گویا شش جہت تک روڈوں پر مدرسہ ختم نبوت کے اساتذہ وطلباء نے چنیوٹ، لالیاں، احمد نگر، بھوانہ، پنڈی بھٹیاں، اندرون شہروں سمیت تمام حلقہ میں اشتہارات اور مساجد میں عالیشان خوبصورت فلیکس لگائے۔ 50X50، 30X50، 30X20 کے ایڈورٹائزنگ بورڈوں پر چنیوٹ میں تین فلیکس بورڈ لگوائے گئے۔ چنیوٹ سے لالیاں تک سرگودھا روڈ پر تمام پولوں پر بینرز لٹکائے گئے۔ ۱۶ اور ۲۳ر اکتوبر کے دونوں خطبات جمعہ کے لئے علاقہ بھر کی ایک سو سے زائد مساجد میں خطبات جمعہ ہوئے۔ یوں کانفرنس سے قبل پورے علاقہ کو سراپا جلسہ گاہ بنادیا گیا۔ **فالحمد ﷲ تعالیٰ!**

ختم نبوت علماء کنونشن سرگودھا: ختم نبوت کانفرنس سے ایک روز قبل یعنی ۲۸ر اکتوبر سرگودھا شہر وضلع کے علماء کرام مدرسین عظام اور خطباء گرامی کا ایک کنونشن سرگودھا مسجد ابوحنیفہ واٹرسپلائی میں منعقد کیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امراء حافظ پیر ناصرالدین خاکوانی، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین مولانا صاحبزادہ خلیل احمد، مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، کراچی سے مولانا قاضی احسان احمد، لاہور سے مولانا مفتی محمد حسن تشریف لائے۔ اس کا فائدہ یہ ہوا کہ اگلے دن پورے ضلع وشہر سرگودھا سے قافلے کانفرنس کے لئے رواں دواں ہوئے۔

پنڈال کی تیاری: ۲۶ر اکتوبر ۲۰۱۵ء کو کانفرنس کے پنڈال میں سائبان لگا دیئے گئے۔ ۲۷ر اکتوبر کو طعام گاہ میں سائبان اور خیمے نصب ہوئے۔ اس دن ہی شام تک وسیع وعریض دکانوں، سٹالوں کا بازار تاحدنگاہ لگ گیا۔ ۲۸ر اکتوبر کو صبح مولانا ابوبکر اپنے جامعہ طیبہ کے طلباء اور پوری ٹیم سمیت تشریف لائے اور عام کھانے کی تقسیم کے عمل کے انتظامات میں لگ گئے۔ آج ہی جھنگ سے کھانا پکانے کی پوری ٹیم آن موجود ہوئی۔ آج دوپہر کو ٹنڈو آدم سے بھاری بھرکم قافلہ پہنچ گیا۔ شام تک مانسہرہ کے دوستوں کے چلنے کی اطلاع ملی۔ شام تک تمام تک رفقاء نے اپنے اپنے طور پر اپنے کام اور مفوضہ امور کو سنبھال لیا۔ سرگودھا سے شام تک مولانا مفتی محمد حسن تشریف لائے اور رات یہیں قیام فرمایا۔ ۲۸، ۲۹ر اکتوبر کی درمیانی رات عشاء کے بعد سب سے پہلا قافلہ مولانا مفتی ظفر اقبال جامعہ السراجیہ چیچہ وطنی سے لے کر تشریف لائے۔ اس کے بعد چارسدہ، قصور، رائے ونڈ، ڈسکہ، بنوں، احمد پور سیال سے رات بھر قافلے آتے رہے۔ پوری رات مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اپنے مبلغین رفقاء سمیت آنے والے مہمان قافلوں کا استقبال کرتے رہے۔ صبح نماز کے لئے کانفرنس کے پنڈال سے جامع مسجد میں گئے تو پوری مسجد محراب سے صحن کی آخری صف تک مکمل بھر چکی تھی۔ مزید نمازیوں کے لئے وہ متحمل نہ تھی۔ وہاں اعلان کرایا گیا کہ دوسری جماعت پنڈال میں ہوگی۔ اب وضو کر کے نمازیوں نے کانفرنس کے پنڈال میں آنا شروع کیا۔ مسجد میں جو نمازی نہ سما سکے وہ یہاں پنڈال میں آگئے۔ یہاں دوسری نماز ہوئی۔ اچانک انتظام کرنا پڑا۔ ابھی پنڈال کا سپیکر چالو کرنے کا نہ سوچا تھا۔ اچانک اس صورت کو یوں سنبھالا گیا کہ ایک جہیر الصوت مہمان قاری صاحب نے امامت کے فرائض سرانجام دیئے۔ مکمل چار صفیں بھر گئیں۔ رہائشی درجنوں کمروں میں جو جماعتیں ہوئیں وہ علاوہ ازیں ہیں۔

کانفرنس کا آغاز: کانفرنس کے آغاز سے معمول ہے۔ پہلے دن فجر کے بعد کانفرنس کا آغاز جامع مسجد ختم نبوت میں درس قرآن مجید سے ہوتا ہے۔ چنانچہ گزشتہ کئی سالوں سے یہ درس جامعہ مدنیہ جدید رائے ونڈ کے استاذ الحدیث اور عالمی مجلس لاہور کے امیر مولانا مفتی محمد حسن ارشادفرماتے ہیں: چنانچہ حسب سابق امسال بھی آپ کے درس قرآن مجید سے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ کانفرنس کے بعد تمام بیرونی مہمانوں کو ناشتہ کرایا گیا اور اس کے بعد مہمانوں کو آرام کا موقعہ دیا گیا۔ چنانچہ دس بجے تک مہمانوں نے آرام کیا۔

کانفرنس کا پہلا اجلاس: ۲۹؍اکتوبر ۲۰۱۵ء بروز جمعرات صبح دس بجے کانفرنس کا پہلا اجلاس کانفرنس کے پنڈال میں منعقد ہوا۔

صدارت: مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب، سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ۔

تلاوت: حافظ قاری محمد مہتاب، متعلم مدرسہ عربیہ ختم نبوت۔

نعت: عمار حسن (متعلم مدرسہ عربیہ ختم نبوت)، احمد حسن (متعلم جامعہ اشرفیہ لاہور)، صاحبزادہ حسان شاہد راجپوری (گوجرانوالہ)، فیصل بلال۔

افتتاحی خطاب: مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔

خطاب: مولانا عبدالحکیم نعمانی (مبلغ ساہیوال وپاکپتن)، حافظ عبدالوہاب (مبلغ حافظ آباد)، مولانا ضیاء الدین آزاد (ماموں کانجن)، مولانا غلام حسین (جھنگ)، مولانا محمد قاسم رحمانی (بہاول نگر)، مولانا مختار احمد (مبلغ تھرپارکر سندھ)، مولانا عتیق احمد (درجہ تخصص مدرسہ عربیہ ختم نبوت)، مولانا صغیر احمد (درجہ تخصص مدرسہ عربیہ ختم نبوت)، مولانا محمد یونس (درجہ تخصص مدرسہ عربیہ ختم نبوت)، مولانا خان محمد (درجہ تخصص مدرسہ عربیہ ختم نبوت)۔

نعت: حافظ محمد شریف منچن آبادی۔

دعاء: مولانا مفتی محمد حسن (لاہور)

اسٹیج سیکرٹری: مولانا محمد علی صدیقی۔ (وقفہ برائے طعام ونماز)

دوسری نشست: ۲۹؍اکتوبر بروز جمعرات بعد از ظہر چونتیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی دوسری نشست۔

زیر صدارت: حافظ پیر ناصر الدین خاکوانی، نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔

مہمان خصوصی: شیخ الحدیث امام یوسف نقشبندی، مولانا محمد سلیم (مدرسہ حسینیہ شہداد پور)، شیخ الحدیث مولانا حمید اللہ (بنوں)، مولانا مفتی محمد عرفان (ٹنڈوالہ یار)، مولانا قاری محمد انیس (امیر عالمی مجلس نواب شاہ)، قاری محمد احمد (ناظم عالمی مجلس نواب شاہ)۔

تلاوت: قاری عبدالرشید، جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور۔

نعت: قاری محمد مہتاب (چناب نگر)، محمد اسامہ اجمل (لاہور)، قاری فضل امین (نوشہرہ)۔

خطاب: مولانا عبدالرشید (مبلغ فیصل آباد)، سید نور الحسن (امیر جماعت اسلامی چنیوٹ)، مولانا ریحان محمود (قصور)، مولانا قاری جمیل احمد بندھانی (خطیب جامع مسجد وجامعہ اشرفیہ سکھر)، مولانا محمد فواد (تخصص چناب نگر)، مولانا محمد سلیمان (تخصص چناب نگر)، مولانا صاحبزادہ اشرف علی (مہتمم جامعہ تعلیم القرآن راولپنڈی)، مولانا صاحبزادہ محمود الحسن نقشبندی (چکوال)، مولانا عبدالکریم ندیم (خان پور)۔

تیسری نشست: ۲۹/اکتوبر بروز جمعرات بعداز عصر تیسری نشست منعقد ہوئی۔

خطاب: خطیب اسلام مولانا محمد امجد خان (ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان)، مولانا اللہ وسایا۔

چوتھی نشست: ۲۹/اکتوبر بروز جمعرات بعداز مغرب۔

خطاب: مولانا عبدالرؤف چشتی (اوکاڑہ)۔

مجلس ذکر: مولانا غلام رسول دین پوری۔

پانچویں نشست: ۲۹/اکتوبر بروز جمعرات بعداز عشاء۔

صدارتی خطبہ: امیر مرکزیہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ (کراچی)۔

بعدہ صدارت: مولانا عبدالغفور صاحب (ٹیکسلا)۔

تلاوت: قاری مسعود خان ربانی (فاروق آباد)، قاری محمد عثمان مالکی (ساہیوال)۔

نعت: جناب طارق حفیظ (ساہیوال)، سید احمد حسن (لاہور)، عبدالباسط احسان (اسلام آباد)، جناب مولانا محمد قاسم گجر (لاہور)، فیصل بلال (گوجرانوالہ)، جناب طاہر بلال چشتی (جھنگ)، حافظ محمد شریف (منچن آباد)، جناب امین برادران (سرگودھا)، جناب سید سلمان گیلانی (لاہور)۔

خطاب: مولانا عبدالواحد قریشی (ڈیرہ اسماعیل خان)، قاری علیم الدین شاکر (لاہور)، مولانا محمد رضوان عزیز (مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر)، مولانا سید محمد یوسف شاہ (اکوڑہ خٹک)، مولانا میاں ڈاکٹر محمد اجمل قادری شیرانوالہ (لاہور)، مولانا عبدالرؤف فاروقی (ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان)، مولانا محمد یوسف خان (استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور)، مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری (ساہیوال)، مولانا محمد مظہر شاہ (جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام پنجاب)، مولانا ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر (جمعیۃ علماء پاکستان)، مولانا احمد علی قصوری (خطیب اعظم لاہور)، مولانا نور محمد ہزاروی (امیر مجلس سرگودھا)، جناب سیف اللہ قادری (گوجرانوالہ)، ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی (سرگودھا)۔آج رات گئے باب العلوم کہروڑپکا کا قافلہ بھی شریک کانفرنس ہوا۔

نعت: مولانا مفتی شاہد عمران عارفی (ساہیوال)۔

خطاب: مولانا زبیر احمد ظہیر (لاہور)۔

دعاء: مولانا محمد عابد مدنی (استاذ الحدیث جامعہ خیرالمدارس ملتان)۔

مہمان خصوصی: مولانا حماد قاسمی (سیالکوٹ)، صاحبزادہ مبشر محمود (فیصل آباد)، مولانا عبدالشکور حقانی (لاہور)۔

اسٹیج سیکرٹری: مولانا قاضی احسان احمد (کراچی)، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی (ملتان)، مولانا محمد قاسم رحمانی (بہاول نگر)۔

درس قرآن مجید: ۳۰/اکتوبر بروز جمعہ بعداز فجر، مولانا منیر احمد منور صاحب شیخ الحدیث جامعہ باب العلوم کہروڑپکا۔

چھٹی نشست: ۳۰/اکتوبر بروز جمعہ صبح دس بجے:

صدارت: حافظ پیر ناصرالدین صاحب خاکوانی (ملتان)۔

مہمان خصوصی: صاحبزادہ خلیل احمد (خانقاہ سراجیہ)، سید جاوید حسین شاہ (فیصل آباد)، مولانا عبدالغفور (ٹیکسلا)، قاری محمد یاسین (فیصل آباد)، مولانا محمد عابد مدنی (ملتان)۔

تلاوت: قاری مسعود الرحمٰن ربانی (فاروق آباد)۔

نعت: طارق حفیظ جالندھری (ساہیوال)۔

خطاب: مولانا تجمل حسین (مبلغ نواب شاہ)، مولانا عادل خورشید (درجہ تخصص)، گل اسلام حقانی (درجہ تخصص)، مولانا حبیب اللہ حسن (درجہ تخصص)، مولانا مفتی محمد راشد مدنی (مبلغ رحیم یارخان)، مولانا قاضی عبدالرشید راولپنڈی (ناظم وفاق المدارس پاکستان)۔

نوٹ نمبر۱: اس کے بعد ۱۴۳۶ھ وفاق المدارس سے مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر کے جن ۱۸ طلباء نے امتحان پاس کیا۔ مہمانان خصوصی نے ان کی دستار بندی کرائی۔(ان کی فہرست آگے آئے گی)

نوٹ نمبر۲: ۱۴۳۵ھ، ۱۴۳۶ھ سال اوّل کے جن ۱۳ علماء کرام نے مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر سے درجہ تخصص میں کامیابی حاصل کی ان کی مہمانان خصوصی نے دستار بندی کرائی۔ ان کی فہرست آگے درج ہے۔

خطاب: قبل از جمعہ آخری خطاب اور خطبہ جمعہ، امامت جمعہ اور دعاء بعد از صلوٰۃ الجمعہ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری (ناظم عمومی وفاق المدارس العربیہ پاکستان)۔

<u>ساتویں نشست (آخری)</u>: ۳۰؍اکتوبر بروز جمعہ بعداز جمعہ سے شروع ہوکر عصر پر ختم ہوئی۔

صدارت: مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ (نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

مہمان خصوصی: حافظ پیر ناصر الدین خاکوانی (ملتان)، مولانا مفتی محمد حسن (لاہور)، مولانا صاحبزادہ خلیل احمد (خانقاہ سراجیہ)۔

تلاوت: قاری احسان اللہ فاروقی نقشبندی (لاہور)۔

قراردادیں: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی۔

خطاب: قاری انوار الحق حقانی (کوئٹہ)، مولانا مفتی عظمت اللہ (امیر عالمی مجلس بنوں)، قاری اکرام الحق (امیر عالمی مجلس مردان)۔

آمد: قائد جمعیۃ مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم۔

خیر مقدم واستقبالیہ منجانب صدر اجلاس، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد۔

نعت: سید سلمان گیلانی۔

اسٹیج سیکرٹری: مولانا قاضی احسان احمد (کراچی)۔

اختتامی خطاب ودعائے اختتام قائد جمعیۃ، امام انقلاب اسلامی، امیر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم نے فرمایا۔ یوں جمعرات دس بجے سے یہ کانفرنس شروع ہوکر جمعہ عصر کی نماز پر بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔

جمعہ کی دو نمازیں ہوئیں۔ پہلی نماز جمعہ پنڈال میں ادا کی گئی جو حضرات بچ گئے انہوں نے جامع مسجد میں نماز ادا کی۔ اس دوسری جماعت میں بھی مسجد ومدرسہ کا پورا گراؤنڈ مین گیٹ تک بھر گیا تھا۔ حق تعالیٰ کا لاکھوں لاکھ شکر ہے۔

مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر کے ۱۸ طلباء نے ۱۴۳۶ھ میں وفاق المدارس سے حفظ قرآن کا امتحان پاس کیا۔ ان کی کانفرنس پر جمعہ سے پہلے دستار بندی ہوئی ان کی فہرست یہ ہے:

نمبر	نام طالب علم	ولدیت	ضلع	نمبر	نام طالب علم	ولدیت	ضلع
۱	حافظ محمد اقبال	محمد ریاض	چنیوٹ	۱۰	حافظ محمد نعیم نواز	محمد نواز	چنیوٹ
۲	حافظ عزیز الرحمٰن	قاری عبید الرحمٰن	بہاول نگر	۱۱	حافظ خان بادشاہ	تازہ گل	وزیرستان
۳	حافظ محمد شاہ نواز	بشیر احمد	مظفر گڑھ	۱۲	حافظ محمد ادریس	حافظ اللہ یار	چنیوٹ
۴	حافظ نعمان علی	نذیر احمد	چنیوٹ	۱۳	حافظ محمد سراج	گل امر خان	وزیرستان
۵	حافظ محمد شہباز	مختار احمد	چنیوٹ	۱۴	حافظ محمد احمد	محمد اظہر	لودھراں
۶	حافظ ثقلین مشتاق	حاجی فلک شیر	چنیوٹ	۱۵	حافظ محمد ندیم	برخوردار	چنیوٹ
۷	حافظ محمد ضیاء الحق	حاجی ممتاز حسین	چنیوٹ	۱۶	حافظ محمد بلال	اللہ دتہ	چنیوٹ
۸	حافظ محمد مزمل	عمر حیات	چنیوٹ	۱۷	حافظ محمد عمران	محمد رمضان	خانیوال
۹	حافظ محمد ثمر حیات	سلطان	چنیوٹ	۱۸	حافظ عامر شہزاد	محمد علی	چنیوٹ

تخصص سال اوّل کے ۱۳ علماء کرام نے (۱۴۳۵ھ شوال تا رجب ۱۴۳۶ھ میں) درجہ تخصص سے فراغت حاصل کی۔ کانفرنس پر جمعہ سے قبل ان کی دستار بندی کی گئی ان کی فہرست یہ ہے:

سند نمبر	داخلہ نمبر	اسماء طلباء کرام	سکنہ
05251	1	محمد امجد بن محمد اکبر	ساہیوال
05252	2	عبدالرؤف بن محمد حنیف	گھوٹکی
05253	3	محمد نعیم بن عبدالمجید	کہروڑپکا
05254	4	محمد بلال رشید بن عبدالرشید	بالاکوٹ
05255	5	محمد شفیع شیر بن شیر زمان	بالاکوٹ
05256	6	محمد راحیل بن منظور احمد	چنیوٹ
05257	7	محمد عمران حنفی بن محمد اسماعیل	بہاول پور
05258	8	عبدالوحید بن محمد نواز	لاڑکانہ
05259	9	احسان الحق بن خان عابد حسین	چناب نگر
05260	10	محمد یوسف بن بشیر احمد	جلال پور
05261	11	محمد اویس بن نذیر حسین	بالاکوٹ
05262	12	عبدالرحمٰن بن محمد فاروق	رحیم یار خان
05263	13	محمد ریاس احمد بن عبدالمناف	سری لنکا

انعقاد مقابلہ مضمون نویسی ...... عنوان سیرت النبی ﷺ

منتظمین کانفرنس کو ذیل کی درخواست موصول ہوئی:

بخدمت جناب منتظمین تحفظ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مؤدبانہ گزارش ہے کہ عالمی کمیٹی برائے انعقاد مقابلہ مضمون نویسی نے اپنا پہلا مقابلہ سیرت النبی ﷺ پر منعقد کیا جس میں الحمدللہ! تقریباً ۳۵۰۰/افراد نے حصہ لیا۔ جن میں سے قواعد وضوابط پر پورا اترنے والے ۳۹۶ مضامین کو مقابلہ میں شریک کیا گیا۔ ان مضامین کو ججز کے مختلف پینلز (جوکہ مفتیان کرام، کالم نگار اور پروفیسرز صاحبان پر مشتمل تھا) نے چیک کیا اور ۷۰ بہترین مضامین کو اگلے مرحلے کے لئے منتخب کیا گیا۔ جہاں پر مختلف اخبارات اور رسائل کے مدیران حضرات نے انہیں چیک کیا۔ ان میں سے ۲۳ نمایاں مضامین کو فائنل مرحلے کے لئے منتخب کیا گیا۔ جہاں انہیں ۳ مفتیان اور ایک کالم نگار پر مشتمل ججز کے پینل نے انہیں چیک کیا اور نمبر جاری کئے۔ ان میں سے پہلے دس پوزیشن ہولڈرز کو کمیٹی کی جانب سے انعامات کے لئے منتخب کیا گیا جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

پہلی پوزیشن: عمرہ کی ٹکٹ اور سیرۃ النبی ﷺ کے موضوع پر کتابوں کا سیٹ۔

دوسری پوزیشن: دس ہزار (۱۰۰۰۰) روپے اور کتابوں کا سیٹ۔

تیسری پوزیشن: پانچ ہزار (۵۰۰۰) روپے اور کتابوں کا سیٹ۔

چوتھی پوزیشن سے لے کر دسویں پوزیشن تک صرف کتابیں دی جائیں گی۔

اس مقابلے میں حصہ لینے والی کم ترین عمر (۱۲ سالہ) بچی کو انعام اعزازی طور پر کتابوں کی شکل میں دیا جائے گا اور ہماری خواہش ہے کہ یہ انعامات ختم نبوت کے اسٹیج پر بزرگان دین اپنے مبارک ہاتھوں سے تقسیم فرمائیں۔ مہربانی فرما کر ہمیں شفقت فرماتے ہوئے کانفرنس میں انعامات کی تقسیم کی اجازت عنایت فرمائیں۔ جزاک اللہ خیرا! والسلام!

محمد تیمیہ اشرفی، طالب علم جامعہ دارالقرآن مسلم ٹاؤن فیصل آباد

امیر کمیٹی برائے انعقاد مقابلہ مضمون نویسی

مولانا قاضی احسان احمد نے ان امتحان پاس کرنے اور انعام حاصل کرنے والوں کو ۳۴ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس پر بلایا۔ مولانا پیر حافظ ناصرالدین خاکوانی، مولانا قاضی عبدالرشید (راولپنڈی)، مولانا ظہور احمد علوی نے ان کو انعامات دیئے۔ انعام یافتگان کی فہرست یہ ہے:

نمبر شمار	نام	شہر	زبان	مضمون
1	گل طارق	کراچی	اردو	317
2	سجاد احمد	اسلام آباد	اردو	360
3	اویس قرنی	لودھراں	اردو	128
4	خورشیدہ	کراچی	عربی	229
5	حماد احمد	لاہور	اردو	204

6	حنا نرجس	لاہور	انگلش	226
7	اکرام اللہ	متحدہ عرب امارات	اردو	52
8	امینہ بتول	ملتان	اردو	153
9	راحیل جاڈا	کراچی	اردو	288
10	محمد ادریس	دوحہ قطر	اردو	324

قراردادیں ختم نبوت کانفرنس:

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ’’۳۴ویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس‘‘ چناب نگر کا یہ عظیم الشان اجتماع اللہ پاک کے حضور سجدہ شکر بجالاتے ہوئے تمام خطباء ومقررین اور شرکاء کانفرنس کا بھی شکریہ ادا کرتا ہے کہ آپ حضرات کی تشریف آوری سے یہ کانفرنس کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔

☆...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ دستور پاکستان کی روشنی میں اسلامی ومشرقی اقدار کے فروغ کے لئے فحش فلموں، ڈراموں، حیاء سوز اشتہاروں، سائن بورڈوں، جرائد ورسائل، کمرشل وثقافتی امور پر پابندی عائد کی جائے۔ کیونکہ متذکرہ امور ہماری نوجوان نسل کی اخلاقی تباہی کا باعث بن رہے ہیں۔

☆...... اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے مطابق ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے اور دیگر اقلیتوں کے اوقاف کی طرح قادیانی اوقاف بھی تحویل میں لیا جائے۔

☆...... قادیانیوں نے چناب نگر میں اپنے سول کورٹ، سیشن کورٹ، ہائی کورٹ، سپریم کورٹ قائم کئے ہوئے ہیں جو سٹیٹ اندر سٹیٹ کے مترادف ہے۔ لہٰذا چناب نگر میں سرکاری رٹ کو قائم کرتے ہوئے انہیں ملکی قانون کا پابند کیا جائے۔

☆...... ملک بھر کی عسکری تنظیموں پر پابندی ہے، لیکن قادیانیوں کی تربیت یافتہ مسلح تنظیم خدام الاحمدیہ کو کھلی چھٹی دی جاچکی ہے۔ دیگر عسکری تنظیموں کی طرح قادیانیوں کی مسلح تنظیم خدام الاحمدیہ پر پابندی عائد کی جائے اور اس کے اثاثے بحق سرکار ضبط کے جائیں۔

☆...... کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ چناب نگر کے باسیوں کو بلا استثناء مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

☆...... عدلیہ کے فیصلے اور تمام مکاتب فکر کے علماء کے ارشادات کی روشنی میں گوہر شاہی ایک گستاخ رسول تھا۔ اس کو سزا ہوئی اور اس کی جماعت انجمن سرفروشان اسلام اور مہدی فاؤنڈیشن اس کے باطل نظریات کو چلا کر ارتدادی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ ان پر فی الفور پابندی لگائی جائے۔

☆...... یہ اجتماع حکومت پاکستان سے ۱۹۷۴ء کے پارلیمنٹ کے متفقہ اور عظیم الشان فیصلہ جس میں قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا اور امتناع قادیانیت ایکٹ اور دیگر پارلیمانی اور عدالتی فیصلوں پر ان کے تقاضوں کے مطابق عمل درآمد کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

☆...... کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حالات وواقعات پر ریلیز ہونے والی فلموں پر فی الفور پابندی عائد کی جائے۔

☆...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں پر کڑی نظر رکھی جائے۔ دوہری شہریت اور گرین کارڈ کے حامل قادیانی افراد کی نقل وحرکت کی کڑی نگرانی کی جائے۔

☆...... کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ شامل کیا جائے، تاکہ عوام الناس کو مسلم اور غیرمسلم کی پہچان میں آسانی ہو۔

☆...... یہ اجتماع ملک بھر کے زلزلہ زدگان سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے شہداء کے لئے دعائے مغفرت اور لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دعاء کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا کہ متاثرین کے لئے امدادی عمل کو خورد بورد کے کرپشن سے پاک کیا جائے تاکہ حکومتی امداد اصل مستحقین تک شفاف طریقے سے پہنچے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جنوری ۲۰۱۶ء ص۳ تا ۱۲)

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کا اختتامی خطاب

’’الحمدﷲ نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيأت اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادى له. ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان سيدنا وسندنا ومولنا محمدًا عبده ورسوله، ارسله بالحق بشيرًا ونذيرا، وداعيا الى الله باذنه وسراجا منيرا. صلى الله علىٰ خير خلقه محمد واله وصحبه وسلم تسليمًا كثيرًا كثيرا. اما بعد! فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم. بسم الله الرحمٰن الرحيم. ومن اظلم من افترىٰ على الله كذبا او قال اوحى الىّ ولم يوح اليه شئ. ومن قال سانزل مثل ما انزل الله ولو ترى اذالظّلمون فى غمرات الموت والملٰئكة باسطوا ايديهم اخرجوا انفسكم اليوم تجزون عذاب الهون بما كنتم تقولون على الله غير الحق وكنتم عن اٰيته تستكبرون. صدق الله العظيم‘‘

جناب صدر محترم! برادر مکرم! مولانا خواجہ خلیل احمد صاحب اور برادر مکرم مولانا عزیز احمد صاحب، اکابر علماء کرام، بزرگان ملت، میرے دوستو اور بھائیو! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ سالانہ اجتماع جس میں شرکت میرا معمول رہا ہے میں اس پلیٹ فارم کا ایک ادنیٰ کارکن اور خادم ہوں اور اس طرح کے اجتماع میں اپنی شرکت کو اپنے لئے سعادت سمجھتا ہوں۔ یہ بات اپنی جگہ پر کہ خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد صاحب کا سایہ ہمارے سروں پر نہیں رہا اور آج شدت سے اس بات کا بھی احساس ہے کہ مولانا عبدالمجید صاحب اس اجتماع میں موجود نہیں ہیں۔ ہمارے ان تمام بزرگوں اور اس سلسلے کے تمام اکابرین کو اللہ اپنی جوار رحمت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے اور ان کی جو تحریک ہے جس عقیدے کو انہوں نے فروغ دیا ہے اور عقیدۂ ختم نبوت کے لئے انہوں نے اپنی زندگی میں جو انسانیت کو اور امت مسلمہ کو شعور عطاء کیا ہے ایسے اکابر کا دنیا سے جانے کے باوجود مشن زندہ رہتا ہے۔ تحریک زندہ رہتی ہے اور ان کی خدمات لازوال ہوا کرتی ہیں۔ آج کا اجتماع میں دیکھ رہا ہوں ماشاءاللہ! ایک تاریخ ساز اجتماع ہے اور ہمارے اکابرین اپنی قبروں میں سکون اور اطمینان محسوس کررہے ہوں گے کہ ہم نے وہ عقیدہ بحفاظت اپنی نئی نسلوں کو منتقل کردیا ہے۔

امریکہ کی رضامندی نہیں چاہئے:

میرے محترم دوستو! آج پوری امت مسلمہ پر کڑا وقت ہے۔ ہمارے ملک میں مدارس کو شکوہ ہے، اہل مدارس کو شکوہ ہے، مسجدوں اور خانقاہوں سے تعلق رکھنے والوں کو شکوہ ہے، دین سے اپنی مضبوط وابستگی رکھنے والوں کو شکوہ ہے کہ ہمیں اس مضبوط وابستگی کی سزادی جارہی ہے۔ ہم نماز نہ پڑھتے، ہم مسجد سے ناتہ توڑ دیتے، ہم علماء سے تعلق توڑ دیتے، ہم مدارس سے فیض حاصل کرنے کا سلسلہ ختم کردیتے،

ہمارے سروں پر پگڑی نہ ہوتی، ہمارے چہروں پر داڑھی کی زینت نہ ہوتی تو آج ہم بھی سکون کی زندگی گزار رہے ہوتے۔ آج ہم سے بھی امریکہ راضی رہتا۔ آج ہم سے بھی مغرب راضی رہتا۔ آج پاکستان کا سیکولر طبقہ ہمیں گلے لگاتا۔ آج ہماری بیوروکریسی بھی ہم سے محبت کرتی۔ آج ہماری اسٹیبلشمنٹ بھی ہمیں سینوں سے لگاتی۔ لیکن...... مجھے اطمینان ہے اس بات پر کہ ہم نے امریکہ اور یورپ کی رضامندی کی بجائے اپنے رب کی رضامندی کو ترجیح دی ہے۔ امریکہ اور یورپ، ان کی پیروی، ابدی زندگی میں ہمیں کیا دے سکتی ہے اس کو بھی سوچنا چاہئے۔ ہم نے اس بات کو ترجیح دی ہے کہ ہمیں ابدی زندگی میں رسول اللہ ﷺ کی شفاعت نصیب ہو جائے اور ہم اس کے حقدار بن جائیں، تو یہ کوئی تاوان کا سودا نہیں ہے اور یہ ایسا وقت نہیں ہے کہ آقائے دو عالم ﷺ نے ہمیں اس دور کے بارے میں بتایا نہ ہو۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک زمانہ آئے گا کہ تم پچھلی قوموں کی پیروی قدم بہ قدم بالشت بہ بالشت اس طرح کرو گے کہ اگر وہ کوہ کی غار میں بھی جائیں گے تو تم ان کا پیچھا کرو گے۔ صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم یہود و نصاریٰ کی پیروی کریں گے؟ فرمایا: اور کون کرے گا؟ آج وہ دور آ گیا ہے کہ جب ہم اپنے حکمرانوں کو دیکھتے ہیں، اپنے سیاستدانوں کو دیکھتے ہیں، اپنے بیوروکریٹس کو دیکھتے ہیں، اپنے وڈیروں کو دیکھتے ہیں، اپنے جاگیرداروں، اپنے خوانین کو دیکھتے ہیں، جب وہ ان کی پیروی کرنے کو اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہیں اور ہم اور آپ اس پیروی کو اپنے لئے باعث ننگ سمجھتے ہیں اور اگر ہم پیروی نہ کریں تو ہم انتہاء پسند ہیں، پھر ہم شدت پسند ہیں، پھر ہم دہشت گرد ہیں، پھر ہمارے مدارس دہشت گردی کے مراکز ہیں۔

یہ ابتلاء کا دور ہے:

میرے محترم دوستو! یہ ابتلاء کا دور ہے، نئی اور جعلی نبوت کا دعویٰ مرزائے قادیان نے کیا، تو نیا حکم یہی دیا تھا کہ اب جہاد کا حکم ختم ہو گیا ہے اور آج بھی دنیا میں یہی تحریک چل رہی ہے۔ عالمی میڈیا ہو یا ہماری میڈیا، کہ جہاد کے تصور کو دہشت گردی میں تبدیل کر کے ایک شرعی فریضے کو جرم قرار دیا جائے۔ ایک آدمی اگر نماز غلط پڑھتا ہے تو اس کا معنی یہ ہے کہ ہم نماز کی فرضیت کا انکار کر دیں؟ ایک آدمی اگر روزہ غلط رکھتا ہے تو کیا ہم روزے کی فرضیت کا انکار کر دیں گے؟ ایک آدمی اگر زکوٰۃ غلط ادا کرتا ہے تو کیا زکوٰۃ کی فرضیت کا انکار کیا جا سکتا ہے؟ کوئی آدمی غلط حج کرتا ہے اس کا معنی یہ ہے کہ حج کی فرضیت کا انکار کر دیا جائے؟ اگر کوئی جہاد کو غلط مفہوم دیتا ہے، جہاد کا ایک غلط کردار سامنے آتا ہے اس کا یہ معنی تو نہیں ہے کہ آپ جہاد کی فرضیت کا انکار کر دیں۔ آج اگر پورے ملک کے مدارس، تمام مکتب فکر کے مدارس، پورے ملک کے علماء کرام طول وعرض میں پھیلے ہوئے لاکھوں کروڑوں علماء اور طلباء مدارس کا ایک پھیلا ہوا جال، تمام کے تمام بیک آواز تمام مذہبی جماعتیں اور ان کے سیاسی ادارے بیک آواز پاکستان کے قوانین کے ساتھ پاکستان کے آئین کے ساتھ اور اس کے دائرے میں جدوجہد پہ یقین رکھتے ہیں۔ لیکن اگر سو میں دو آدمیوں نے غیر شرعی طریقے سے یا غلط انداز میں بندوق اٹھالی ہے تو ہم نے پورا اسلام دو آدمیوں کے نام الاٹ کر دیا ہے اور یہ لاکھوں کروڑوں علماء اور مذہبی طبقہ ان کے اسلام کی تعبیر ان کو دنیا سننے کے لئے بھی تیار نہیں ہے۔ پورا ملک ہے اس کے طول وعرض میں علماء پھیلے ہوئے ہیں اور الحمدللہ! ہمارے حلقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ علمی رہنمائی میں خدا کا فضل وکرم ہے ہمارے اوپر کہ ہم خود کفیل ہیں۔ اس میدان میں کوئی ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس محاذ پر ہم کام کر رہے ہیں۔ لیکن یہ مشکل صرف ہماری نہیں ہے، یہ مشکل پوری امت مسلمہ کی ہے۔ افغانستان میں جائیں دہشت گردی کے خلاف جنگ کے نام پر کیا حشر کر دیا۔ پورے ملک کو تباہ وبرباد کر دیا۔ عراق کو تباہ وبرباد کر دیا۔ لیبیا کو برباد کر دیا۔ الجزائر اور تیونس کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ آج شام میں خانہ جنگی، یمن میں

خانہ جنگی اور پورا سعودی عرب اور حرمین اس وقت خطرے میں ہے۔ آج پوری امت مسلمہ کہاں کھڑی ہے؟ کیا امت مسلمہ کے حکمرانوں نے کبھی اس پالیسی کو بھی چھیڑا ہے یا نہیں۔ کبھی اس حوالے سے بھی ہم نے سوچنا ہے یا نہیں۔ ہر شخص اپنی عافیت اسی میں سمجھتا ہے کہ امریکہ بہادر سے ہماری وابستگی اور تعلق میں کوئی فرق نہ آئے اور صورتحال یہ ہے کہ آج برطانیہ کا سابق وزیراعظم علی الاعلان کہتا ہے کہ عراق پر ہمارا حملہ اس پر میں شرمندہ ہوں۔ میں نے خود سعودی عرب میں اعلیٰ پائے کے لوگوں کو اپنے کانوں سے سنا ہے جو کہتے ہیں کہ عراق جنگ میں ہم نے بہت نقصان اٹھایا ہے۔ ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔ میں نے کہا اب کیا فائدہ؟ اگلے مستقبل کے لئے ہمیں سوچنا ہوگا۔ ہمارا آنے والا مستقبل کیا ہے۔ آپ حضرات کوئی زیادہ ناواقف نہیں ہیں کہ آپ کا مستقبل کن کو حوالے کرنے کی طرف کہا جارہا ہے۔ اپنے وفاداروں کے سپرد کرنے جارہے ہیں۔ آپ کا مستقبل جو اس ملک کے لوگ ہیں جو اس ملک سے وفاداری کا حلف اٹھا چکے ہیں، جو اپنے وطن عزیز کے چپے چپے کے وفادار ہیں اور پورے یقین واطمینان کے ساتھ کہتا ہوں اور جنرل راحیل شریف کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ خدا پاکستان پر کڑا وقت نہ لائے۔ اس محاذ پر یہ داڑھی، پگڑی والا نوجوان آپ کے شانہ بشانہ ہوگا۔ ایک سیکولر اور ننگے، پاکستان کا علمبردار پتہ نہیں یہودیوں کے لئے دم دبا کر بھاگیں گے۔ آپ کے شانہ بشانہ نہیں کھڑے ہوں گے۔

میرے محترم دوستو! تو دیکھو، یہ حقائق ہیں پاکستان کے تحفظ، اس کی سرزمین کا تحفظ، اس کی جغرافیائی حدود کا تحفظ، اس کے لئے یہی نوجوان آپ کو مستقبل میں نظر آئیں گے جن پر آپ تکیہ لگائے بیٹھے ہیں۔ جن کو آج آپ اس وطن کے مستقبل کا مالک بنانا چاہتے ہیں، جن بیرونی ایجنٹوں کو قوم کا آنے والے حکمران کا خواب دیکھ رہے ہیں اگر ملک پر کڑا وقت آیا تو یہ آپ کے دشمنوں کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔ آپ کے شانہ بشانہ نہ ہوں گے۔ اپنی سوچ میں تبدیلی لاؤ۔ اپنے تجزیے میں تبدیلی لاؤ۔ سب حقائق کو جانتے ہیں۔ سب صورتحال سے ہم آگاہ ہیں۔

دہشت گرد کون؟:

اور میرے محترم دوستو! سمجھ لو کہ تاریخ کا تسلسل نہیں ٹوٹا۔ فرنگی کے دور کے ایجنٹ جنہوں نے ختم نبوت کے قلعے میں نقب زنی کی اور عقیدۂ ختم نبوت کے تصور کو خاکستر کرنے کی کوشش کی، جہاد کا تصور ختم کرنے کی کوشش کی، میرے اکابرین کو تحریک آزادی کے دوران بھی دہشت گرد کہا گیا، انتہاء پسند کہا گیا۔ آج بھی وہ نظریہ کسی نہ کسی شکل میں زندہ وتابندہ ہے اور جب انگریز دور کا یہ فتنہ کسی نہ کسی شکل میں موجود ہے تو پھر میرے اکابر کی جلائی ہوئی شمع اور چراغ آج بھی کسی نہ کسی شکل میں زندہ ہے۔ اپنی روشنی پھیلا رہا ہے اور وہ تحریک آج بھی زندہ ہے اور آئندہ بھی ان شاءاللہ! زندہ رہے گی۔ صرف دارومدار ہے میرے بھائیو سنو، علماء کرام اور طلباء عظام اور اس وقت کے نوجوانو! سنو، ذرا دارومدار آپ کی اعصابی قوت پر ہے۔ آپ ڈٹ گئے تو کوئی آپ کو غلام نہیں بنا سکتا اور آپ ڈر گئے تو پھر غلامی آپ کا مقدر ہے۔ مذہب کا خاتمہ ہو رہا ہے۔ ہم تو اس میدان میں ہیں۔ میں تو آپ کے پاس ان گلی کوچوں سے آتا ہوں جن غلام گردشوں میں ہمیں سنایا جاتا ہے مولوی صاحب اچھے بھلے آدمی ہو، سب چیز جانتے سمجھتے ہو یہ کیا مذہب کا پلو پکڑا ہوا ہے۔ اپنے مذہب کو اپنی سیاست سے الگ کرو۔ تم پاکستان کے حکمران بن جاؤ گے۔ تمہاری یہ داڑھی پگڑی تمہارے راستے میں رکاوٹ ہے۔ اندازہ لگاؤ جب آپ سے مذہب چھینا جائے جب آپ سے تہذیب چھینی جائے گی تو جب یہ دو چیزیں انسان سے چھن جاتی ہیں، اس کا معنی یہ ہے کہ اب وہ غلام بن چکا ہے۔ اس جنگ کا میدان ہے یہ ایک محاذ ہے، جس پہ ہم جنگ لڑ رہے ہیں۔ لیکن یاد رکھو جنگیں حکمت سے لڑی جاتی ہیں، جدوجہد کے وہ پہلو جس کے مثبت

نتائج آپ کے سامنے آتے ہیں اور جدوجہد کے وہ پہلو جس کے منفی اثرات آپ پہ پڑتے ہیں، دونوں کو الگ کرنا ضروری ہوگا۔ ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ ہم جذبات میں آکر جہد وجہد کے منفی اثرات کو دعوت دیتے ہیں اور جدوجہد کے مثبت اثرات سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہماری حکمت صحیح ہو۔ دعوت کا محاذ ہو تو بھی حکمت اور حسن موعظت سے بھرا ہو۔ گالم گلوچ سے اور بے ڈھنگے انداز سے تحریکیں نہیں چلا کرتیں۔ شائستگی کے ساتھ ہو۔

ختم نبوت کا پلیٹ فارم:

آپ کی خوش قسمتی ہے کہ آج جن روز وشب سے ہم گزر رہے ہیں بحمد اللہ! مجموعی طور پر ملک کے اندر ایک ہم آہنگی اور یکجہتی کی فضاء موجود ہے۔ مختلف مکاتب فکر کے اندر بھی، ان کی سیاسی جماعتوں کے اندر بھی، مدارس کی سطح پر بھی ایک اچھا ماحول اس وقت موجود ہے اور یہ بھی ایک واضح بات ہے کہ ختم نبوت کا پلیٹ فارم ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جس میں تمام مکاتب فکر جمع ہو سکتے ہیں۔ بیس پچیس سال کے تعطل کے بعد ہمیں اب دوبارہ اس طرف بڑھنا پڑ رہا ہے تو ہم پوری قوم کو پوری امت کو اس اسٹیج پر اکٹھا کر سکتے ہیں۔ ہم جب کہتے ہیں کہ پاکستان میں اسلامی قانون سازی ہو۔ اسلامی قانون سازی کے لفظ سے ہمارے ملک کے مسلمان سیاستدان گھبرا جاتے ہیں۔ یا اللہ! یہ دن بھی دیکھا تھا جب اپنا مسلمان لفظ اسلام سے گھبرا جاتا ہے اور جب آپ ان سے پوچھتے ہیں تو سیدھا کہتے ہیں اچھا...... آپ اس اسلام کی بات کرتے ہیں جس میں گردنیں کٹتی ہیں، انسان ذبح ہوتے ہیں، بابا یہ سب ہم انسانوں کو ذبح کرنے والے ہیں۔ کم بخت ہمیں نہیں دیکھ رہے؟ ہم پارلیمنٹ میں نہیں بیٹھے آپ کے ساتھ؟ ہم دلیل کے محاذ پہ بات نہیں کر رہے؟

لیکن میرے محترم دوستو! مغربی دانشوروں نے...... جو کتابیں لکھی ہیں، برملا اعتراف کیا ہے انہوں نے کہ ہمارے لئے سب سے خطرناک وہ مسلمان ہے جو دلیل کے محاذ پر ہمارا مقابلہ کرے۔ سب سے زیادہ خطرناک وہ مولوی ہے...... اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ دنیا میں جنگ یہ آپ کی ضرورت ہے، ہماری ضرورت نہیں۔ بلکہ میں تو اس جنگ کے بارے میں اور نظریہ رکھتا ہوں۔ جنگوں میں عام طور پر برابر کی قوتیں ایک دوسرے کے سامنے آتی ہیں۔ اسلامی دنیا کا، امریکہ اور یورپ سے کیا مقابلہ۔ کیا اقتصادی طور پر ہم ان کے اقتصاد کا مقابلہ کر سکتے ہیں؟ کیا دفاعی قوت کے اعتبار سے ہم ان کا مقابلہ کر سکتے ہیں؟ جہاں پیسہ بھی ہم ان سے قرضہ لیتے ہیں، جہاں اسلحہ بھی ہم ان سے قرضہ لیتے ہیں تو ہمارا دماغ خراب تھا کہ ہم جنگ شروع کریں ان کے ساتھ؟ اسلامی دنیا کو کیا پڑی ہے؟...... کہ جب جنگ کے لئے جو ضرورتیں ہوتی ہیں مادی ضرورتیں، کبھی وہ جنگ شروع نہیں کرتا، لیکن ہم پہ جو جنگ مسلط کی گئی ہے کیوں مسلط کی گئی ہے؟ یہ جنگ تو ۱۹۹۳ء کے بعد شروع ہوئی۔ ۲۰۰۱ء کے بعد نہیں۔ جب ۱۹۹۲ء میں سویت یونین ٹوٹ چکا اور اشتراکی نظام کا خاتمہ ہوگیا، شکست کا شکار ہوگیا۔ مغرب کی سرمایہ داریت اور اس کا سرمایہ دارانہ نظام، فاتح بن گیا، پوری دنیا پر اپنا نظام مسلط کرنے کے لئے ظاہر ہے کہ اب اس کے لئے میدان کھلا رہ گیا۔ آپ کو سمجھ میں آرہی ہے بات؟

اور جنگ تو آپ کی شروع ہو چکی تھی ایشیاء کے ساتھ، ایشاء اپنے اقتصادی حجم بنا رہا تھا۔ ۹۶، ۱۹۹۷ء میں آئی ایم ایف نے ورلڈ بینک میں قرضہ دینے والے اداروں نے ہاتھ کھینچ لئے۔ ایشاء کی ساری اقتصادی عمارت گر گئی اور آپ کو یاد ہو ہم اس وقت کہا کرتے تھے ایک ملائشیا ہے اور اس کا مہا تیر محمد ہے جس نے اپنے ملک کی معیشت کو بچایا ہے۔ یاد ہے نا آپ کو؟ یہ وہ جنگ تھی، لیکن نائن الیون کے بعد! اب پوری دنیا کی اقتصاد پر قبضہ کرنا، ان کے وسائل پر قبضہ کرنا اور چونکہ اسلامی دنیا، یہ مشرقی ایشاء، جنوب ایشیاء، وسط ایشیاء اور افریقہ

کے دروازے پر بیٹھی ہوئی قوم ہے۔ لہٰذا ان کے دروازوں پر براہ راست مغرب آ کر قبضہ کرے، وسائل پر قبضہ کرے اور دنیا سے کہے کہ ان کے ڈکٹیٹروں کو ہٹا رہے ہیں، ہم تو دہشت گردوں کے خلاف جنگ لڑ رہے ہیں۔ جنگ آپ کی ایشیاء کے ساتھ، جنگ آپ کی اقتصادی اور مسلط کر دی آپ نے دہشت گردوں کے نام پر اسلامی دنیا کے اوپر۔ سو اب یہ جنگ جاری ہے اور جب تک یہ جنگ جاری ہے تو جنگ آپ کی ضرورت ہے۔ ہماری ضرورت نہیں۔ ہم امن چاہتے ہیں۔ ہم امن کے علمبردار ہیں۔ ہم امن کی قدر و قیمت کو جانتے ہیں۔ کیونکہ مجھے اپنا ایمان کہتا ہے کہ میری بنیاد امن ہے۔ مجھے اسلام کہتا ہے کہ میری بنیاد سلامتی ہے۔

مسلمان امن وسلامتی کا علمبردار ہے:

لیکن انہوں نے ہم پہ جنگ مسلط کر دی اور آپ جانتے ہیں کہ جب تک دنیا میں اشتراکی نظام تھا، دنیا میں جنگ نظریاتی تھی۔ نظریہ کسی بھی سیاسی جماعت کی شناخت ہوا کرتا تھا۔ آج نظریات کی سیاست ختم ہوگئی۔ مفادات اور سرمائے کی سیاست ہے۔ لہٰذا ۱۹۹۳ء اور ۱۹۹۶ء کے بعد پوری دنیا میں اور ہمارے ملک میں بھی آپ نے دیکھا۔ اب جس سیاسی مخالف پر ہاتھ ڈالا جاتا ہے یہ کہہ کر نہیں کہ آپ حکومت کی مخالفت کیوں کرتے ہیں بلکہ یہ کہہ کر کہ تم کرپٹ ہو۔ اب اپنے سیاسی مخالف کو گرفتار کیا جاتا ہے تو اس بنیاد پر کہ آپ کرپٹ ہیں۔ ایوب خان کے زمانے میں لوگ جیلوں میں تھے۔ ذوالفقار علی بھٹو کے زمانے میں لوگ جیلوں میں تھے۔ جنرل ضیاء الحق کے زمانے میں لوگ جیلوں میں تھے۔ کہا جاتا تھا کہ یہ سیاسی لوگ ہیں۔ یہ سیاسی قیدی ہیں۔ لیکن جنرل مشرف آیا۔ اب ٹرینڈ بدل گیا۔ اب جس مخالف کو گرفتار کیا جائے گا یہ کرپٹ ہے۔ اس نے چوری کی تھی۔ اب ان کو چوریاں نظر آ گئیں اور جب نائن الیون ہو گیا اب مذہبی آدمی مخالفت کرتا ہے تو پھر کہتے ہیں کہ یہ دہشت گرد ہے، انتہاء پسند ہے۔ اس کو بھی بطور حربہ کے استعمال کیا جاتا ہے۔ تو یہ بھی کڑا ایک وقت ہے کہ ہم اور آپ اپنے نظریاتی شناخت کو زندہ اور تابندہ رکھ سکے ہیں۔ لہٰذا آج اگر مغربی دنیا مذہبی حوالے سے، قادیانیت کی پشت پناہی کر رہی ہے اور تہذیبی حوالے سے بھی ان کے ایجنٹ پوری دنیا میں کام کر رہے ہیں تو پھر ہمیں اور آپ کو سوچنا ہوگا ہم اور آپ کم از کم یکسو ہو جائیں۔ ہمارا اور آپ کا ذہن کم از کم ان حقائق کو تو تسلیم کر لے، کہ جن حالات سے ہم گزر رہے ہیں۔ ہم تو کئی سالوں سے آپ کو کہہ رہے ہیں۔ لیکن اب کو سمجھ میں نہیں آ رہا۔ اب تو گھر کی گواہیاں سامنے آ گئی ہیں۔ **شھد شاھد من اھلھا** (سب ہنسنے لگے) آج تو اہلیہ بھی نہیں ہے۔ اہل کے علاوہ اہلیہ بھی نہیں ہے۔

حالات کو پہچانو:

تو بہرحال! بارش کو دور بادلوں میں سمجھ لیا کرو۔ آپ پر جب برستی ہے تب بھی مشکل سے یقین کرتے ہو بارش ہے بھی یا نہیں اور اگر ہم پہلے سے بھانپ لیتے ہیں اور آپ کو بتا رہے ہوتے ہیں، آپ کو یقین نہیں آ رہا ہوتا۔ آج ہم پھر آپ سے کہنا چاہتے ہیں کہ جو کچھ ہم دیکھ رہے ہیں اسی صوبہ پنجاب میں مدارس پر چھاپے ہیں، مدارس کے مہتممین کے پاس ایک فارم آیا کہ آپ یہ پر کر دیں تو جب میں نے پڑھا تو میں نے کہا کہ جیل کے قیدی کو بھی یہ فارم نہیں دیا جاتا۔ جیل کے قیدیوں سے بھی یہ تفصیلات نہیں پوچھی جاتیں جواب مدارس کے شریف طبقے سے یعنی علماء سے پوچھتے ہیں اور ہم نے واضح طور پر کہا کہ ہمیں اس طرح کے فارم قبول نہیں ہیں۔ ہم پاکستان میں کسی قیمت پر بھی ذلت کی زندگی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ (نعرے قائد کی شان میں) جو عزت کالج اور یونیورسٹی کے طالب علم اور پروفیسر کو حاصل ہے، میں کسی بھی طرح میں دینی مدرسے کے طالب علم اور اس کے استاد کی عزت کو کم نہیں سمجھتا۔ جو عزت ہمارے ملک کے

بیوروکریٹس کو دی جاتی ہے، خواتین اور وڈیروں کو دی جاتی ہے میں کسی ملک کے ادنیٰ طالب علم اور ادنیٰ عالم دین کی عزت کو اس سے بہت زیادہ سمجھتا ہوں۔ سر اٹھا کر چلو علماء حضرات! یہ پگڑیاں آپ نے پہنی ہوئی ہیں۔ سر اٹھا کے چلنے کے لئے پہنی ہوئی ہیں۔ ان لوگوں کے سامنے سر جھکا کے چلنے کے لئے نہیں پہنی ہوئی۔

میرے محترم دوستو! علماء ہیں آئے روز ان کے خلاف فورشیڈول لگائے جاتے ہیں۔ کون لگاتا ہے؟ ایک ڈپٹی کمشنر یا اسسٹنٹ کمشنر، یہ بیوروکریٹ وہ یہ فیصلہ کرتا ہے کہ میں ملک کا وفادار ہوں۔ معاشرے کا وفادار ہوں یا نہیں۔ میری وفاداری کا امتحان مت لو۔ میں آپ کی وفاداری کا امتحان لوں گا تم کتنے پاکستان کے وفادار ہو۔ آئین مجھے حق دیتا ہے اظہار رائے کا، آئین مجھے حق دیتا ہے تنقید کا، تم فورشیڈول کے ذریعے میری زبان بندی کر رہے ہو؟

میرا عالم دین اب مسجد میں خطبہ نہیں دے سکے گا۔ اب مدرسے میں جاکر درس نہیں دے سکے گا۔ اب قرآن نہیں پڑھا سکے گا۔ درس قرآن نہیں دے سکے گا۔ درس حدیث نہیں دے سکے گا۔ جمعے کا خطبہ نہیں دے سکے گا۔ مہتمم مدرسے کے دفتر میں نہیں جاسکے گا۔ اس جمہوریت کے لئے ہم نے قربانیاں دی تھیں؟ اس کے بعد بھی آپ حکمران خود کو جمہوری لوگ کہتے ہو؟ اور میں نے میاں صاحب کو کہا ہے۔ میاں صاحب! اس لئے آپ نے آٹھ نو سال جدّے اور لندن میں گزارے تھے؟ کہ پنجاب میں یہ جمہوریت آپ نے ہمیں دینی ہے۔ جب علماء آپ کا ساتھ دے رہے تھے، مذہبی تنظیمیں آپ کا ساتھ دے رہی تھیں، آج ان کے احسان کا بدلہ یوں چکا رہے ہو؟ دہشت گردی ختم کرنی ہے؟ مجھے بلالو نہ؟ مجھے بلالو مجھ سے پوچھ لو، میں تمہیں انگلی اٹھا اٹھا کے بتاؤں گا۔ یہ دہشت گرد ہے یہ تنظیم یہ تنظیم یہ تنظیم۔ وہ تو آپ کے پروں کے نیچے پل رہے ہیں اور مدرسے کے اندر ایک مولوی صاحب اور ایک طالب علم کے بارے میں کہیں رپورٹ آگئی ہے پورے ادارے کی تذلیل وتوہین کرنا یہ تمہاری ذمہ داری ہوگئی ہے؟ منظم اور مسلح تنظیمیں آپ کی نگرانی میں آپ کے پاکستان میں مصروف عمل ہیں۔ مدرسوں میں تم دہشت گرد ڈھونڈ رہے ہو؟ میں جتھوں کے جتھے آپ کو بتاؤں گا مجھے بلاؤ تو سہی ذرا۔ (نعرے قائد کی شان میں) تو میرے محترم دوستو! یہ ابتلاء کا دور ہے جو گزر رہا ہے۔ ہمارے اندر استقامت ہونی چاہئے۔ ہمارے اعصاب کی جنگ ہے اور ان شاءاللہ! مضبوط اعصاب سے ہم نے یہ جنگ جیتنی ہے۔ ان شاءاللہ!

ان شاءاللہ کس نیت سے کہہ رہے ہو؟ مجھے روایت میں شک ہو جاتا ہے۔ سب کچھ اللہ کی مشیت سے ہے۔ دعاء کرو، اللہ ہمیں توفیق عطاء فرمائے۔ آمین! کہ اللہ کی توفیق کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا۔ ہم عاجز ہیں اللہ کے سامنے، ہم اللہ کے سامنے ہاتھ بلند کرتے ہیں اپنے عجز کے ہاتھ بلند کرتے ہیں کہ الہ العالمین! یہ تیرے چند بندے آپ کے دین کا نام لیتے ہیں۔ اس چھوٹے سے جتھے کی حفاظت فرما (آمین) اس دور میں یہ غنیمت ہے ہماری خطاؤں کو مت دیکھ یا اللہ! اپنی شان کے مطابق معاملہ فرما۔ ہمارے دلوں کی دنیا کو سیدھا کرنے والا تو ہے، ان قلوب بنی آدم بین اصبعی الرحمن یقلّبھا کیف یشاء تو ان حالات میں اللہ کی طرف رجوع کرنا۔ یہ مسلمان کا ایک لازمی فرض بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی تائید سے سرفراز فرمائے۔ (آمین) اور جس محاذ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کام کر رہی ہے ان شاءاللہ! ہمیں قدم بہ قدم میدان میں اپنا کارکن تصور کرے۔ ان شاءاللہ! اس محاذ پر ہم آپ کے ساتھ رہیں گے۔ یہ ہمارے ایک ساتھی ہیں۔ ان کے ماموں صاحب وفات پاگئے ہیں ان کے لئے بھی دعاء فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔ آمین!

(ماہنامہ لولاک ملتان جنوری ۲۰۱۵ء ص ۲۸ تا ۳۴)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کا اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کا اجلاس امیر مرکزیہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم کی صدارت میں مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں ۳۰؍اکتوبر ۲۰۱۵ء کو منعقد ہوا۔ جس میں درج ذیل حضرات نے شرکت کی: حافظ پیر ناصرالدین خاکوانی (ملتان)، صاحبزادہ عزیز احمد (خانقاہ سراجیہ)، مولانا عبدالرؤف (اسلام آباد)، مولانا مفتی محمد حسن (لاہور)، مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حافظ محمد انس (ملتان)، مولانا مفتی خالد محمود، رانا محمد انور، مولانا قاضی احسان احمد (کراچی)، مولانا قاری انوارالحق (کوئٹہ)، جناب قاضی فیض احمد (ٹوبہ ٹیک سنگھ)، مولانا محمد اکرم طوفانی (سرگودھا)، مولانا مفتی محمد راشد مدنی (رحیم یارخان)، قاری محمد یوسف عثمانی، حافظ نذیر احمد (گوجرانوالہ)، مولانا عزیزالرحمٰن ثانی (لاہور)، مولانا سید عبدالمجید ندیم (راولپنڈی)، حاجی اشتیاق احمد (جھنگ)، مولانا صاحبزادہ خلیل احمد (خانقاہ سراجیہ)، قاری محمد یاسین (فیصل آباد)، مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی (پشاور)۔

اجلاس میں مولانا عبدالواحد (کراچی)، مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ (اکوڑہ خٹک)، مولانا مفتی عبدالمعید (سرگودھا)، حافظ محمد ثاقب، قاری منیر احمد قادری (گوجرانوالہ)، مولانا عبدالغنی چشتی (راجن پور)، میاں سراج احمد دین پوری، مولانا محمد نافع محمدی شریف (چنیوٹ)، مولانا جمشید احمد (رائے ونڈ)، مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو شہید (لاڑکانہ)، مولانا عبدالصمد سابق ایم. پی. اے بنوں، مولانا رشید احمد کھرڑہ (خیرپور میرس)، مولانا نور محمد تونسوی، قاری محمد ابراہیم (فیصل آباد)، مولانا بشیر احمد شاہ جمالی (ڈیرہ غازیخان)، مولانا سعید احمد (بہاول نگر)، مولانا مجاہد خان الحسینی (نوشہرہ)، مولانا حماد اللہ (ٹھیری سندھ) سمیت سال رواں میں وفات پا جانے والے علماء کرام، مشائخ عظام اور جماعتی کارکنوں کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعاء کی گئی۔

مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری نے شوریٰ کو بتلایا کہ اس وقت اسّی سے زائد مبلغین، مدرسین مجلس کے زیرنگرانی مختلف مقامات پر تبلیغ وتدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر میں موقوف علیہ تک کتب کی تدریس کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔ چناب نگر کے مدرسہ میں گزشتہ سال سے تخصص کی کلاس جاری ہے۔ گزشتہ سال تیرہ علماء کرام نے پورے سال تخصص کے سلیبس کے مطابق تعلیم حاصل کی اور ان کی دستار بندی اور تقسیم اسناد آج ہورہی ہے۔ امسال اس کلاس میں چوبیس علماء کرام زیرتربیت ہیں۔ مولانا جالندھری نے شوریٰ کو بتلایا کہ ملک بھر میں دسیوں مسلمان قادیانی مظالم کی وجہ سے جیلوں میں محبوس ہیں، جن میں قادیانی ظالم اور مسلمان مظلوم ہیں۔ مجلس ان کی قانونی اور مالی امداد کرتی ہے۔ نیز ناموس رسالت کے حوالہ سے بھی قید مسلمانوں کی مالی اور قانونی مدد کی جاتی ہے۔ اس کی توثیق کی گئی۔ ملک بھر میں کئی ایک دفاتر کی تعمیر ومرمت کی اجازت دی گئی۔ سال رواں میں تخصص کے درجہ سے فارغ ہونے والے ایک عالم دین مولانا محمد نعیم کو خوشاب میں مبلغ رکھنے کی توثیق کی گئی۔ شیخوپورہ اور ننکانہ میں لاہور کے مبلغین مولانا محمد خالد عابد، مولانا عبدالنعیم دس دس روز دے رہے ہیں۔ مستقل مبلغ کی رہائی تک یہ سلسلہ جاری رکھنے کی اجازت دی گئی۔ چناب نگر مسجد کے صحن میں برآمدہ کی تعمیر اور ایک دوسرے پلاٹ چناب نگر کالونی میں چار عدد فیملی کوارٹر بنانے کی بھی اجازت دی گئی۔ مدرسہ چناب نگر کے سب سے اوّل میں تعمیر ہونے والے آٹھ کمروں کی نئی دومنزلہ تعمیر کی منظوری دی گئی۔ علاوہ ازیں بہت سارے معاملات پر فیصلے ہوئے۔ اجلاس حضرت الامیر دامت برکاتہم کی دعاء پر اختتام پذیر ہوا۔

(ماہنامہ لولاک ملتان جنوری ۲۰۱۶ء ص۵۵)

حضرت ناظم اعلیٰ کا دورہ کنری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمان جالندھری صاحب مدظلہ مؤرخہ ۱۲ر نومبر ۲۰۱۵ء بروز جمعرات شام کنری میں تشریف لائے۔ آپ کے ہمراہ رحیم یار خان سے مولانا محمد راشد مدنی، میرپور سے مولانا محمد علی صدیقی اور پھر کراچی سے مولانا قاضی احسان احمد بھی تشریف لائے۔ ضیافت کا انتظام حافظ محمد ذیشان آرائیں نے کیا۔ آپ نے ایک اہم اجلاس میں شرکت کی جس میں کنری جماعت کے تمام اراکین بھی شریک ہوئے۔ اجلاس میں ناظم اعلیٰ صاحب مدظلہ نے مقامی حضرات کی مشاورت کے بعد دفتر ختم نبوت کنری کی تجدید اور بخاری مسجد کنری کی توسیع کی اجازت عنایت فرمائی۔ بعدازاں کنری جماعت کے ناظم حاجی محمد ناصر صاحب کی عیادت کی، صحت یابی کے لئے دعاء فرمائی۔ جمعہ کے روز ناظم اعلیٰ صاحب مدظلہ نے بخاری مسجد کنری میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ دوران خطبہ آپ نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے فرمایا کہ جس نبی آخر الزمان ﷺ کے ہم امتی ہیں، اس کی دستار ختم نبوت کی تحفظ کا کام کرو، جتنا زیادہ کام کرو گے، اتنے ہی زیادہ شفاعت کے حقدار بنو گے۔ آپ نے فرمایا کہ مسلمان اگر قادیانیت کا مکمل بائیکاٹ کرلیں تو قادیانیت ازخود ختم ہوجائے گی۔ اسی طرح دیگر مبلغین ختم نبوت میں سے مولانا قاضی احسان احمد صاحب نے جامعہ محمدیہ کنری، مولانا محمد علی صدیقی صاحب نے جامع مسجد مکہ اور مولانا مختار احمد نے جامع مسجد رحمانیہ میں حضور خاتم النّبیین ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کے حوالے سے خطبات جمعہ ارشاد فرمائے۔ بعدازنماز جمعہ یہ وفد ناظم اعلیٰ صاحب مدظلہ کی قیادت میں ملتان کے لئے روانہ ہوگیا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان فروری ۲۰۱۶ء ص۴۵)

ختم نبوت کورسز

۱...... ۱۶، ۱۷، ۱۸ر نومبر ۲۰۱۵ء جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں تین روزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ جس میں مولانا عبدالحکیم نعمانی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام اور قادیانیوں کے غلیظ عقائد وعزائم کے عنوان پر لیکچر دیئے۔ کورس کا دورانیہ مغرب تا عشاء تھا۔

۲...... ۲۲، ۲۳، ۲۴ر نومبر ۲۰۱۵ء لال مسجد سید والا ضلع شیخوپورہ میں ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ جس میں مذکورہ بالا عنوانات پر مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا محمد خالد عابد نے لیکچر دیئے۔ کورس میں سینکڑوں عوام نے شرکت کی۔

۳...... ۲۵، ۲۶، ۲۷ر نومبر ۲۰۱۵ء کو منڈی بہاؤالدین کے بنات کے مدارس میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وضرورت کے عنوان پر لیکچر دیئے۔ جن میں طالبات کے علاوہ سینکڑوں خواتین نے بھی شرکت کی۔

۴...... ۳ر دسمبر ۲۰۱۵ء جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا میں طلبہ کرام کے درمیان ختم نبوت کے عنوان پر تقریری مقابلہ ہوا۔ جس میں ۱۹ طلبہ کرام نے شرکت کی اور ۵ طلباء کرام انعامات کے مستحق قرار پائے۔

اس پروگرام کے مہمان خصوصی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تھے۔ انعامات جامعہ کے شیخ الحدیث مولانا منیر احمد منور، نگران اعلیٰ مولانا حبیب الرحمٰن اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے ہاتھوں دلوائے گئے۔ مولانا حبیب احمد اور مولانا محمد احمد بہاولپوری نے خصوصی شرکت فرمائی۔ منصفی کے فرائض مولانا منیر احمد ریحان، مولانا محمد عمران اساتذہ جامعہ نے سرانجام دیئے۔

(ماہنامہ لولاک ملتان فروری ۲۰۱۶ء ص۴۰)

ختم نبوت کانفرنس پروآ

نومبر میں تیسری سالانہ یوم فتح تحفظ ختم نبوت کانفرنس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان تحصیل پروآ یونٹ کے زیراہتمام منعقد ہوئی۔ جس کے تمام انتظامات پروآ یونٹ کے امیر مولانا عبدالغنی خطیب جامع مسجد صدیق اکبر ماہڑہ اور یونٹ کے ناظم اعلیٰ حافظ اللہ بخش شاہ خطیب جامع مسجد مدنی چاہ خان والا نے ترتیب دیئے۔ کانفرنس کی تیاری کے سلسلے میں کچھ پروگرام ترتیب دیئے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

(۱) خطبہ جمعہ جامع مسجد مدنی چاہ خان والا: مقرر: حافظ اللہ بخش شاہ۔ (۲) خطبہ جمعہ جامع مسجد صدیق اکبرؓ ماہڑہ، مقرر: مولانا حمزہ لقمان مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بھکر۔ (۳) جامع مسجد خالد بن ولید میرن: مقررین: مولانا خالد گنگوہی، مولانا حمزہ لقمان، مفتی عبدالواحد قریشی۔ (۴) جامع مسجد عربی پروآ: مقررین: مولانا محمد عمر مہتمم جامعہ محمدیہ پروآ، مولانا محمد حامد خطیب جامع مسجد چوگلہ پروآ، مولانا محمد خالد گنگوہی، قاری عنایت اللہ عثمانی، مفتی عظمت اللہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بنوں، سید ظہیر علی ایڈووکیٹ قانونی مشیر عالمی مجلس ضلع بنوں، مولانا محمد حمزہ لقمان مبلغ، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا مفتی عبدالواحد قریشی۔ ان تمام پروگراموں میں مقررین وخطباء حضرات نے قرآن وسنت کی روشنی میں حضورﷺ کی ختم نبوت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ حضورﷺ کی ختم نبوت مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ ہے۔ امت محمدیہﷺ نے ہر دور میں جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرنے والوں کی سرکوبی کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔ آخر میں ناظم اعلیٰ پروآ یونٹ حافظ اللہ بخش شاہ نے تمام مقررین حضرات اور سامعین حضرات کا شکریہ ادا کیا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جنوری ۲۰۱۶ء ص ۵۳)

ختم نبوت کانفرنس شیخوپورہ

نومبر ۲۰۱۵ء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ کے زیراہتمام تحفظ ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد عیدگاہ بازار شیخوپورہ میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں ملک عزیز کے معروف خطیب مولانا ممتاز احمد کلیار، مولانا محبوب الحسن طاہر، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالنعیم، مجلس تحفظ ختم نبوت سٹی کے امیر مولانا میاں مشرف حسین، جامع مسجد عیدگاہ کے خطیب مولانا ضیاء الرحمٰن، جمعیۃ علماء اسلام کے ضلعی جنرل سیکرٹری مولانا امتیاز احمد کاشمیری، چوہدری محمد شفقت، قاری محمد ابوبکر، قاری محمد انور، قاری فہیم عابد قاسمی، بھائی تجمل حسین شاہ سمیت کئی ایک نے شرکت کی اور خطاب کیا۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا ممتاز احمد کلیار نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت ہمارے ایمان کی اساس اور بنیاد ہے۔ ختم نبوت اور ناموس رسالت کا تحفظ ہمارا مذہبی اور آئینی فریضہ ہے ہر قیمت پر اس کا تحفظ کریں گے۔ منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے خلاف ہماری آئینی وقانونی جدوجہد جاری رہے گی۔ مولانا محبوب الحسن طاہر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کا کام قرب خداوندی حاصل کرنے کے مترادف ہے۔ جب تک ایک بھی منکر ختم نبوت اس دھرتی پر موجود ہے۔ ہماری پرامن تحریک جاری رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ منکرین ختم نبوت اور اسلام وملک دشمن قوتوں کا مقابلہ کرنے کے لیے ہمیں اپنی صفوں میں نظم ونسق اور اتحاد پیدا کرنا ہوگا۔ مولانا عبدالنعیم نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی اسلام کا فرقہ نہیں بلکہ یہ ایک فتنہ ہے جس نے انگریز کے کہنے پر ختم نبوت کے عظیم محل میں نقب لگانے کی کوشش کی ہے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جنوری ۲۰۱۶ء ص ۵۰)

میاں چنوں میں چوتھی سالانہ ختم نبوت کانفرنس

چوتھی سالانہ ختم نبوت کانفرنس میاں چنوں جامع مسجد ابوعبیدہ بن جراح (ؓ) میں ۱۰ر دسمبر ۲۰۱۵ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء

منعقد ہوئی، سرپرستی قاری مولانا عبدالغفور نے کی، تلاوت کلام پاک کی سعادت قاری شاہد الرحمٰن نے حاصل کی، جب کہ صدارت کے فرائض مقامی امیر مولانا عمران فیصل اشرفی نے سرانجام دیئے۔

مہمانانِ خصوصی ضلعی امیر مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی خانیوال، مولانا عطاء المنعم نعیم تھے۔ کانفرنس سے پیر طریقت مولانا سیّد جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم نے خطاب کرتے ہوئے سامعین کو ذکر وفکر اور شکر کی تلقین کی۔ راقم الحروف (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی) نے ''تحریک ختم نبوت ماضی وحال اور مستقبل'' کے عنوان پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ لوئر کورٹ سے لے کر سپریم کورٹ تک، بہاولپور کی عدالت سے ماریشس کی عدالت تک، پاکستان کی پارلیمنٹ سے کیپ ٹاؤن کی عدالت عظمیٰ تک، رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد سے گیمبیا کی عدلیہ کے فیصلہ تک ہم اپنا کیس ہر فورم پر جیت چکے ہیں۔ کانفرنس سے مولانا شوکت علی ناصر، قاری صفدر جاوید، مولانا عبدالستار گورمانی مبلغ خانیوال ووہاڑی اضلاع نے خطاب کیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد الحسن نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس حضرت شاہ صاحب دامت برکاتہم کی مجلس ذکر، حضرت خواجہ صاحب مدظلہ کی دعاء پر اختتام پذیر ہوئی۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۲۳ تا ۳۱ر جنوری ۲۰۱۶ء ص ۲۱)

ختم نبوت کورس شہر سلطان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شہر سلطان کے زیر اہتمام ۱۲، ۱۳، ۱۴ر دسمبر ۲۰۱۵ء کو تین روزہ ختم نبوت کورس جامع مسجد مہاجرین میں منعقد ہوا۔ کورس کا دورانیہ بعد نماز مغرب تا عشاء تھا۔ ۱۲ر دسمبر ضلعی مبلغ مولانا قاضی عبدالخالق نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور فضیلت پر لیکچر دیا۔ ۱۳ر دسمبر مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے شرائط نبوت پر سبق پڑھایا اور نوٹس لکھوائے۔ ۱۴ر دسمبر کو مولانا محمد اسماعیل نے حیات اور رفع ونزول مسیح علیہ السلام پر عام فہم لیکچر دیا۔ سامعین سینکڑوں کی تعداد میں شریک ہوئے۔ جس میں سے اکثر کاروباری اور ملازمین حضرات تھے۔ کورس کا انتظام مولانا عبدالرؤف خطیب مدنیہ مسجد اور مولانا ندیم عباس خطیب جامع مسجد مہاجرین نے کیا۔

(ماہنامہ لولاک ملتان مارچ ۲۰۱۶ء ص ۵۶)

ختم نبوت کنونشن

۱۴ر دسمبر ۲۰۱۵ء قبل از نماز ظہر مدنیہ مسجد (درکھاناں والی) شہر سلطان میں ختم نبوت کنونشن منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مولانا عبدالرؤف نے کی مہمان خصوصی مولانا عبدالکریم خطیب جامع مسجد ختم نبوت پرمٹ تھے۔ کنونشن میں کثیر تعداد میں شہر اور مضافات کے علماء کرام نے شرکت کی۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے علماء کرام کی ختم نبوت کی ذمہ داری کے عنوان سے خطاب کیا۔

(ماہنامہ لولاک ملتان مارچ ۲۰۱۶ء ص ۵۶)

ختم نبوت کورس راولپنڈی

۱۹، ۲۰ر دسمبر ۲۰۱۵ء کو جامع مسجد الرحمان میں دوروزہ ختم نبوت کورس شیخ الحدیث مولانا قاضی مشتاق احمد امیر مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کی نگرانی میں منعقد ہوا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے لیکچر دیئے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان مارچ ۲۰۱۶ء ص ۴۰)

میر پور آزاد کشمیر اور جہلم کا تبلیغی دورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی یہاں تین روزہ تبلیغی دورہ پر تشریف لائے۔

۲۱ردسمبر ۲۰۱۵ء کو آپ نے جامعۃ العلوم الاسلامیہ ایف۔۲ میر پور میں طلباء عزیز اور اساتذہ کرام سے خطاب کیا۔ تقریب کی صدارت جامعہ کے استاذ الحدیث اور مجلس میر پور کے امیر مولانا غلام کبریا نے کی۔ آپ نے ظہر کی نماز کے بعد طلباء کو قیمتی نصیحتوں سے نوازا۔ جامعہ کے مہتمم حاجی محمد بوستان انگلینڈ میں قیام پذیر ہیں۔ آپ نے اساتذہ کرام سے درخواست کی کہ وہ اپنے اسباق میں طلباء کو قادیانیت سمیت باطل طبقات کے شکوک وشبہات اور ان کے جوابات سے آگاہ کریں۔

۲۱ردسمبر بعد نماز مغرب جامع مسجد الکرم نانگی اڈا میر پور میں میلاد النبی کے عنوان پر خطاب کیا، اس تقریب کی صدارت بھی مولانا غلام کبریا نے کی۔ اسی تاریخ کو بعد نماز عشا تقویٰ مسجد ای۔۲ سیکٹر میں بعد نماز عشاء خطاب کیا۔

۲۲ردسمبر صبح کی نماز کے بعد جامع مسجد اسماعیل خان میں نمازیوں سے ’’کنت اول النّبیین فی الخلق و آخرھم فی البعث‘‘ کے عنوان پر خطاب کیا۔

جامعہ حسینیہ نکودر میں طلباء سے خطاب: دینہ اور منگلہ کے درمیان نکودر میں مولانا قاری خالقداد مدظلہ نے جامعہ حسینیہ کے نام سے معیاری درسگاہ قائم کی ہے، جس کی سرپرستی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن اور جامعہ دارالقرآن فیصل آباد کے مہتمم اور ہزاروں قرأ اور علماء کرام کے استاذ مولانا قاری محمد یاسین مدظلہم فرما رہے ہیں۔ قاری خالقداد مدظلہ کے مدرسہ کا چاک و چوبند عملہ اور محنتی اساتذہ وطلباء کا ماحول دیکھ کر دارالقرآن فیصل آباد کا نظم ونسق یاد آرہا تھا۔ بہرحال استاذ جی نے ساڑھے گیارہ سے ساڑھے بارہ بجے جامعہ کے اساتذہ وطلباء سے بیان کیا اور انہیں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت سے آگاہ کیا اور احتساب قادیانیت کا مطالعہ کرنے کی ترغیب دی۔

مدنی مسجد دینہ میں جلسہ سیرت: مدنی مسجد دینہ میں ۲۲ردسمبر بعد نماز مغرب میلاد النبی کے عنوان پر جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت مولانا خالد محمود ضیغم نے کی، جب کہ مہمان خصوصی جامع مسجد صدیق اکبر کے خطیب مولانا تنویر طارق تھے۔ استاذ جی نے بیان فرمایا۔

جامعہ عثمانیہ میں بیان: ۲۳ردسمبر صبح کی نماز کے بعد استاذ جی نے جامعہ عثمانیہ میں درس دیا۔ جامعہ کے بانی مولانا مصعب عمیر ہیں۔ موصوف نوجوان عالم دین اور مولانا مفتی محمد حسن مدظلہ کے شاگرد رشید اور جامعہ مدنیہ جدید کے فاضل ہیں۔ ختم نبوت پر خاصا مطالعہ رکھتے ہیں۔ احتسابِ قادیانیت کا مکمل سیٹ ان کے پاس ہے۔ نیز مضافات اور شہر کے قادیانیوں سے گفتگو کرتے رہتے ہیں۔ یہاں بھی استاذ جی نے ولادت نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے حالات پر روشنی ڈالی۔

جامعہ حنفیہ جہلم میں بیان: جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام مولانا عبداللطیف جہلمی تلمیذ رشید شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی، خلیفہ مجاز شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری نے قائم کیا۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے فرزندار جمند مولانا قاری خبیب احمد عمر نظم ونسق سنبھالے رہے۔ اب مولانا قاری ابوبکر صدیق انتظام وانصرام سنبھالے ہوئے ہیں۔ مولانا قاری ابوبکر صدیق زیدمجدہ کی دعوت پر استاذ جی نے جامعہ کے طلباء اور اساتذہ کرام سے خطاب کیا، جس میں شہر اور مضافات شہر کی مساجد کے ائمہ وخطباء نے بھی شرکت کی۔

جامعہ حسنین کریمین میں خطاب: بعد نماز عصر جامعہ حسنین کریمین میں نمازیوں اور طلباء سے خطاب کیا۔

جامع مسجد الہدیٰ میں جلسہ: جامع مسجد الہدیٰ چونترہ میں عشاء کی نماز کے بعد جلسہ سیرت منعقد ہوا، جس کی صدارت مولانا محمد عمر نے کی۔ تلاوت ونعت کے بعد مولانا شجاع آبادی کا سیرت النبی کے عنوان پر تفصیلی خطاب ہوا۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۲۳ تا ۳۱؍جنوری ۲۰۱۵ء ص ۲۳)

سیرت النبی ﷺ پروگرام حیدر آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کے زیر اہتمام سیرت النبی کے عنوان سے آٹھ دن میں تقریباً ۲۲ کے قریب پروگرامز منعقد ہوئے۔ تمام پروگرامز کی سرپرستی مولانا عبدالسلام قریشی (امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد) اور نگرانی قاری عبدالرشید (خلیفہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید) نے کی۔

پروگرامز ۶؍ربیع الاوّل بروز جمعہ: وفاق المدارس حیدر آباد ڈویژن کے مسئول مولانا سیف الرحمٰن نے جامع مسجد فاروق اعظم رضی اللہ عنہ (تلک چاڑی) میں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کے مبلغ مولانا توصیف احمد نے مرکزی جامع مسجد (قاسم آباد) میں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین نے گول مسجد قاسم آباد میں جمعہ کے اجتماعات سے خطاب کئے جب کہ بعد از عشاء مولانا توصیف احمد نے جامع مسجد نورانی لیاقت کالونی، مولانا تجمل حسین نے محمدی مسجد گئوشالہ میں بیانات کئے۔ پروگرامز میں مقامی علماء و رفقاء قاری محمد عارف، حاجی محمود، مولانا محمد ابراہیم، مولانا عبدالرحمٰن، فاروق آزاد، محمد آفاق احمد ودیگر کئی احباب نے شرکت کی۔

پروگرامز ۷؍ربیع الاوّل بروز ہفتہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میر پور خاص کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے بعد مغرب جامع مسجد کرم مصطفیٰ بھٹائی کالونی، جب کہ بعد عشاء جامع مسجد ختم نبوت بہار کالونی کوٹری، مولانا توصیف احمد نے صبح مدرسہ زم زم بدین اسٹاپ میں جمعیت علماء اسلام لطیف آباد کے امیر مولانا ضیاء الرحمٰن طاہر کے فرزند محمد ولی اللہ کے تکمیل قرآن پر منعقدہ تقریب سے، جب کہ بعد عشاء جامع مسجد قدیمی سہوانی محلّہ کوٹری شہر میں، مولانا تجمل حسین نے نور مسجد گھمن آباد میں بیانات کئے۔ پروگرامز میں حاجی زمان خان، مولانا عبدالمجید ہالیجوی، حافظ عبدالرزاق، مولانا محمد فیصل، قاری محمد اعظم طاہر نے شرکت کی۔

پروگرامز ۸؍ربیع الاوّل بروز اتوار: مولانا محمد علی صدیقی نے بعد عشاء مدرسہ سیدنا صدیق اکبر نورانی بستی میں بیان اور مولانا توصیف احمد نے چراغ مسجد میانی روڈ میں ہفتہ وار درس قرآن اور قاری محمد اعظم طاہر نے بخاری مسجد نیا پل میں بیان کیا۔ پروگرام میں قاری خالد محمود، مولانا گلزار احمد، مولانا سہیل احمد، مدرسہ کے اساتذہ کرام، قاری عبدالرشید، مفتی محمد خبیب نے شرکت کی۔

پروگرام ۹؍ربیع الاوّل بروز پیر: مولانا توصیف احمد نے بعد عشا پشاوری مسجد شاہی بازار میں سیرت النبی کے عنوان پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ پروگرام میں مولانا شکیل الزمان، قاری عبدالرشید نے شرکت کی۔

پروگرام ۱۰؍ربیع الاوّل بروز منگل: مولانا توصیف احمد نے بعد عشاء مکان بھائی ناصر قاضی عبدالقیوم روڈ نزد قائم خانی مسجد میں ماہانہ پروگرام سے عقیدہ ختم نبوت پر مدلل گفتگو کی، جب کہ قاری محمد اعظم طاہر نے نہر والی مسجد نزد رشی گھاٹ میں بیان کیا۔ پروگرام میں مولانا عبدالحمید، مفتی محمد نعمان، مولانا فیضان اور تبلیغی احباب نے بھرپور شرکت کی۔

پروگرام ۱۱ر ربیع الاوّل بروز بدھ: مولانا توصیف احمد نے بعد عشاء مکی مسجد پٹھان کالونی اور حافظ خالد حسن دھامرا نے مدینہ مسجد بچل سومرو میں اجتماعات سے بیانات کئے۔ پروگرام میں مولانا شمس الحق، قاری عبدالرشید، قاری محمد زبیر اور مدرسہ تعلیم القرآن کے طلبائے بھرپور شرکت کی۔

پروگرام ۱۲ر ربیع الاوّل جمعرات: مولانا توصیف احمد نے بعد عشاء آرائیں گوٹھ میں تفصیلی بیان کیا، مسجد میں کالج، یونیورسٹی کے طلباء پر مشتمل سہ روزہ کی جماعت بھی آئی ہوئی تھی جس کو مدنظر رکھتے ہوئے مولانا نے آخر میں فکر آخرت پر گفتگو کرتے ہوئے تشکیل بھی کی۔ بعدازاں جامع مسجد وحدت کالونی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقدہ محفل حمد ونعت میں شرکت کی، جس میں کراچی کے حافظ محمود خاطر نے حمد ونعت اور قاری جواد ٰیسین، قاری حبیب الرحمٰن (دارالعلوم کراچی)، قاری عطاء الرحمٰن (دارالعلوم کراچی)، حافظ محمد اسامہ مدرسہ سیدنا صدیق اکبر نورانی بستی) نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ آخر میں مولانا محمد ایوب بندھانی نے بیان اور دعاء کی۔ محفل میں مولانا محمد رمضان میمن (جامعہ مفتاح العلوم)، مولانا مخدوم روشن صدیقی، قاری خالد محمود نے شرکت کی اور پروگرام کی مکمل سرپرستی مسجد ہذا کے خطیب، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مشفق مولانا جمیل الرحمٰن نقشبندی نے کی۔

تبلیغی جماعت کی نصرت: مولانا توصیف احمد نے بعد عصر سائٹ ایریا نزد ہاشمی کالونی سپر اسٹار موٹر سائیکل کمپنی کی مسجد میں سہ روزہ جماعت کی نصرت کی۔ رفقائے سہ روزہ جماعت، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ والہانہ عقیدت رکھتے ہیں، ختم نبوت کے کارکن خاص منور حسین جمعرات کے جملہ پروگرام میں مولانا توصیف کی معیت میں رہے۔

پروگرام ۱۳ر ربیع الاوّل بروز جمعہ: مولانا توصیف احمد نے مبارک مسجد لطیف آباد نمبر ۸ میں جب کہ مولانا ضیاء الرحمٰن نے زم زم مسجد بدین اسٹاپ میں اجتماعات جمعہ سے خطاب کیا، جب کہ بعد از عشاء مولانا محمد علی صدیقی نے قاسم مسجد چھوٹکی گھٹی میں منعقدہ پروگرام سے خطاب کیا۔ جامع مسجد قاسم میں شہید ختم نبوت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے خلیفہ اجل مولانا مفتی محمد نعیم میمن کی اصلاحی مجلس ہوتی ہے، ان تمام پروگرام میں قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کی بھی اپیل کی گئی اور ’’ماہنامہ لولاک‘‘ ہفت روزہ ختم نبوت کے مستقل خریدار بننے کی بھی ترغیب دی گئی۔ بڑی تعداد میں عوام الناس ’’ماہنامہ لولاک‘‘ ہفت روزہ ختم نبوت کے خریدار بنے اور وعدہ کیا کہ قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں گے۔

اللہ رب العزت جملہ پروگرامز کو قبول فرمائیں اور ہمارے لئے نجات کا ذریعہ بنائیں۔ آمین!

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶تا۲۲ر جنوری ۲۰۱۶ء ص۲۲،۲۳)

ختم نبوت کانفرنس جہلم

تبلیغی مرکز قدیم جہلم میں ۱۱ر ربیع الاوّل بعد از نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ختم نبوت کے عنوان پر تفصیلی خطاب کیا۔ ۱۳ر ربیع الاوّل مطابق ۲۵ر دسمبر جمعۃ المبارک کا خطبہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کالی صوبہ خان کی مرکزی جامع مسجد میں دیا۔ جس میں سینکڑوں حضرات نے شرکت کی۔ بعد نماز جامع مسجد عائشہ صدیقہ ؓ حبیب پورہ کا مونکی میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے سیرت النبی ﷺ کے عنوان سے تفصیلی خطاب فرمایا۔ صدارت مجلس کے مقامی امیر رانا ذوالفقار احمد نے کی۔ مولانا شجاع آبادی کے علاوہ مولانا محمد عارف شامی، مولانا محمد خرم شہزاد اور مولانا مقصود احمد عثمانی نے خطاب کیا۔

(ماہنامہ لولاک ملتان مارچ ۲۰۱۶ء ص ۲۸)

گوجرانوالہ ختم نبوت کانفرنسیں

۲۶؍دسمبر ۲۰۱۵ء بعد نماز عشاء کوٹ ہرا کی جامع مسجد میں ختم نبوت کے عنوان پر جلسہ منعقد ہوا۔ مولانا شجاع آبادی، مولانا محمد عارف شامی اور مولانا عاطف نے خطاب کیا۔ ۲۷؍دسمبر بعد از نماز عشاء لوئیاں والا موڑ کی جامع مسجد میں جلسہ ختم نبوت منعقد ہوا۔ مولانا محمد اسماعیل اور مولانا عارف شامی نے خطاب کیا۔ صدارت قاری محمد ریاض نے کی۔ نعتیہ کلام فیصل بلال صاحب نے پیش کیا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان مارچ ۲۰۱۶ء ص ۵۲)

مولانا اللہ وسایا کا دورۂ کراچی

مولانا اللہ وسایا ۲۸؍دسمبر ۲۰۱۵ء بروز سوموار بہاول پور سے کراچی کے لئے روانہ ہوئے۔ ۲۹؍دسمبر بروز منگل آپ ایک ہفتہ کے دورہ پر کراچی پہنچے۔ اسی دن ۲۹؍دسمبر بروز منگل بعد از نماز عشاء ڈھنی مسجد کانفرنس میں آپ نے بیان فرمایا۔ اسی طرح ۳۰؍دسمبر بروز بدھ کو بعد از نماز عشاء میراں ناکا کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ بعد ازاں آپ کے دو، دو پروگرام روزمرہ کی بنا پر شروع ہو گئے۔ لہٰذا ۳۱؍دسمبر بروز جمعرات دن ۱۱ بجے جامعہ اشرف المدارس میں آپ کا بیان ہوا۔ جس میں ابتدائی گفتگو کراچی کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے فرمائی۔ اسی دن کا دوسرا پروگرام بعد از نماز مغرب جامع مسجد باب الرحمت دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی میں تربیتی نشست کے حوالے سے منعقد ہوا۔ جس میں آپ نے عقیدہ ختم نبوت کے عنوان پر لیکچر دیا۔ یکم؍جنوری بروز جمعۃ المبارک جامعہ علوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم کی زیرنگرانی خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ پھر بعد از نماز مغرب شافعی مسجد میں کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ ۲؍جنوری بروز ہفتہ بعد از نماز ظہر مدرسہ رحمانیہ بفرزون میں اور پھر بعد از نماز عشاء منظور کالونی کانفرنس میں بیان فرمائے۔ ۳؍جنوری بروز اتوار بعد از نماز ظہر اسکاؤٹ کالونی اور بعد از نماز عشاء مرکز شاہ لطیف ٹاؤن کانفرنس میں بیان فرمایا۔ ۴؍جنوری بروز سوموار کو کراچی سے ملتان کے لئے روانہ ہوئے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان مارچ ۲۰۱۶ء ص ۳۸)

ختم نبوت کورس رینالہ خورد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامعہ محمودیہ رینالہ خورد میں ۲۸، ۲۹، ۳۰؍دسمبر ۲۰۱۵ء کو ختم نبوت کورس منعقد ہوا جس میں مولانا عبدالرزاق، مولانا مفتی غلام مصطفیٰ اوکاڑہ اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے لیکچر دیئے۔ مولانا قاری زرین احمد خان اور مولانا قاضی ہارون الرشید نے خصوصی شرکت کی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان مارچ ۲۰۱۶ء ص ۴۰)

ختم نبوت کورس اوکاڑہ

۲۸، ۲۹، ۳۰؍دسمبر ۲۰۱۵ء بعد نماز مغرب تا عشاء جامع مسجد حنفیہ پل مولی میں تین روزہ کورس منعقد ہوا۔ ۲۸؍دسمبر مولانا مفتی غلام مصطفیٰ، ۲۹، ۳۰؍دسمبر مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے لیکچر دیئے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان مارچ ۲۰۱۶ء ص ۴۰)

سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیراہتمام ۱۷؍ربیع الاوّل ۱۴۳۷ھ بمطابق ۲۹؍دسمبر ۲۰۱۵ء بروز منگل بعد نماز عشاء جامع مسجد ڈھنی پاکستان چوک میں عظیم الشان ''سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس'' منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے کی۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۲۳ تا ۳۱؍جنوری ۲۰۱۶ء ص ۲۴)

تحریک ختم نبوت

کے سلسلہ میں

۲۰۱۶ء

کے

حالات وواقعات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ممتاز قادری کی شہادت اور ہماری مروجہ دانش کا المیہ

حضرت امام احمد بن حنبل نے فرمایا تھا کہ:''بیننا وبین اھل البدع الجنائز'' کہ ہمارے اور باطل پرستوں کے درمیان فیصلہ جنازوں پر ہوتا ہے۔ جب کہ خود ان کے جنازے میں لاکھوں افراد کی شرکت نے فیصلہ کردیا تھا کہ امام احمد بن حنبل اور ان پر کوڑے برسانے والوں میں سے کون حق پر تھا؟ امام احمد بن حنبل پر کوڑے برسانے والے بھی مسلمان ہی کہلاتے تھے اور امام موصوف کو باغی اور واجب التعزیر قرار دینے پر دلائل رکھتے تھے، مگر امت مسلمہ نے نہ صرف اس وقت ان دلائل کو مسترد کردیا تھا بلکہ آج تک ان خودساختہ دلائل کو کوڑے دان سے نکال کر امت کے سامنے لانے کا کسی کو حوصلہ نہیں ہوا۔

غازی ممتاز قادری شہید کو پھانسی دینے پر بھی دلائل کی لائن لگی ہوئی ہے اور بھانت بھانت کی بولیاں بولی جارہی ہیں، لیکن اسلامیانِ پاکستان نے غازی کے جنازے کو راولپنڈی، اسلام آباد کی تاریخ کا سب سے بڑا جنازہ بنا کر ان ساری توجیہات کو ہوا میں اڑادیا ہے اور بتایا ہے کہ شرعی وقانونی دلائل وتوجیہات اپنی جگہ، مگر سول سوسائٹی اور رائے عامہ اسے شہید ہی سمجھتی ہے اور اسے خراج عقیدت پیش کرنے پر متفق ومجتمع ہے۔ البتہ مروجہ دانش کی اس چابکدستی کی داد دینا پڑتی ہے کہ اسے پینترے بدلنے میں خوب مہارت حاصل ہے، کیونکہ جب کسی مسئلہ پر شرعی تقاضوں کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے تو مروجہ دانش کی زبان وقلم پر سماجی ضروریات اور سوسائٹی کے رجحانات کی دہائی شروع ہوجاتی ہے اور اگر سماجی تقاضے اور سوسائٹی کے رجحانات ان اہلِ دانش کے ایجنڈے کی پیش رفت میں رکاوٹ بنتے ہیں تو انہیں قانونی موشگافیاں یاد آنے لگتی ہیں اور وہ شرعی وفقہی فروعات وجزئیات کا سہارا لینے میں بھی کوئی حجاب محسوس نہیں کرتے۔

ریمنڈ ڈیوس کے کیس میں یہی ہوا تھا، اس نے پاکستان میں آکر کیا کیا گل کھلائے تھے، وہ کن لابیوں کے ساتھ کون سے مقاصد کے لئے سرگرم عمل تھا اور پاکستانی عوام کے جذبات واحساسات اس کے بارے میں کیا تھے؟ ہمارے ان دانشوروں کو یہ سب باتیں بھول گئی تھیں اور صرف یہ یاد رہ گیا تھا کہ اسلامی شریعت میں دیت کا بھی ایک قانون موجود ہے جس کا سہارا لے کر ریمنڈ ڈیوس کو نہ صرف قانون و شریعت کی زد میں آنے سے بچایا جاسکتا ہے بلکہ اس کے عزائم وجرائم پر پردہ بھی ڈالا جاسکتا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور شریعت کے ایک قانون کی آڑ لے کر سول سوسائٹی کے جذبات واحساسات کا خون کردیا گیا، مگر ریمنڈ ڈیوس کو پھانسی سے بچانے والے آج غازی ممتاز قادری کو پھانسی پر چڑھانے کے جواز میں قانون کی عملداری کی دہائی دینے میں مصروف ہیں۔ انہیں صرف یہ دکھائی دے رہا ہے کہ غازی ممتاز قادری نے سلمان تاثیر کو قتل کرنے کے لئے قانون کو ہاتھ میں لیا تھا۔ یہ بات ان کے ذہن سے محو ہوگئی ہے کہ سلمان تاثیر نے جس دستور کی پاس داری کا حلف اٹھا کر گورنر کا منصب سنبھالا تھا، اسی دستور کے تحت ایک جمہوری قانون کو''کالا قانون'' قرار دے کر اپنے حلف کا کیا حشر کیا تھا اور عدالت سے سزایافتہ ایک مجرمہ کے پاس جیل میں جاکر بلکہ وہاں پریس کانفرنس کرکے عدالتی فیصلوں کا کس طرح مذاق اڑایا تھا اور قانون کی بالادستی کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا۔

خدا خوش رکھے پاکستان کے زندہ دل مسلمانوں کو کہ انہوں نے سلمان تاثیر کے جنازے اور غازی ممتاز قادری کے جنازے کی صورت میں اپنا یہ فیصلہ تاریخ میں رقم کردیا ہے کہ ان میں قانون کو ہاتھ میں لینے والا کون تھا اور کس نے دستور وقانون کی روح کے تحفظ کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا ہے! ہماری مروجہ دانش کو صرف اپنے ایجنڈے کی فکر ہے، جو خود اس کا اپنا نہیں ہے بلکہ اس کا ریموٹ کنٹرول

کسی اور کے ہاتھ میں ہے اور یہ ریموٹ کنٹرول بھی اب ریموٹ نہیں رہا بلکہ ساری دنیا کو دکھائی دے رہا ہے کہ کون کس کو کنٹرول کر رہا ہے اور کون کس کے ایجنڈے پر چل رہا ہے۔ اس دانش کو نہ دستور کی نظریاتی اساس سے کوئی دلچسپی ہے، نہ شریعت کے تقاضوں کی کوئی پرواہ ہے اور نہ ہی سول سوسائٹی کے احساسات وجذبات اور رائے عامہ کا کوئی لحاظ ہے۔ اسے صرف اپنے ایجنڈے سے غرض ہے اور اس کے لئے مروجہ دانش اکثر اوقات جنگل کا شیر بن جاتی ہے کہ حسب موقع جی چاہے تو بچے دے اور جی چاہے تو انڈے دینا شروع کر دے۔ یہ دانش ایک جانب اسلامی ممالک میں سزائے موت کے قانون کے خاتمے کی بات کرتی ہے اور دوسری جانب اسلام کا نام لینے والوں کو پھانسیاں دینے پر بغلیں بھی بجاتی پھرتی ہے۔

غازی ممتاز قادری کو ملک بھر کی رائے عامہ اور سول سوسائٹی خراج عقیدت پیش کر رہی ہے جس کی سب سے بڑی دلیل میڈیا اور ذرائع ابلاغ پر وہ خفیہ کنٹرول ہے کہ اس کی کوئی خبر منظر عام پر نہ آنے پائے۔ چنانچہ جب لاکھوں کے اجتماعات میں شرکت کرنے والے لوگ رات کو ٹی وی چینلز اور صبح کو اخبارات دیکھتے ہیں تو انہیں اندازہ ہو جاتا ہے کہ اظہارِ رائے کا حق اور میڈیا کی آزادی ان کے لئے نہیں ہے اور نہ ہی انہیں اس بات کی اجازت ہے کہ وہ اپنے ضمیر کی بات کہہ سکیں اور پھر یہ توقع بھی رکھیں کہ ان کی آواز ''آزاد میڈیا'' کے اس دور میں ان کے دوسرے ہم وطنوں تک پہنچنی چاہئے۔

غازی ممتاز قادری کے ساتھ میری عقیدت کا ایک پہلو اور بھی ہے کہ جب عالمی قوتیں پاکستان میں ''صوفی اسلام'' اور ''مولوی اسلام'' کا فرق کھڑا کر کے بریلوی، دیوبندی کشمکش کو ہوا دینے کی پلاننگ کر رہی تھیں، اس کی بریفنگ ''رینڈ کارپوریشن'' کی تجزیاتی رپورٹ کی روشنی میں ''پینٹا گون'' میں دی جارہی تھی اور یہ کہا جارہا تھا کہ دینی حوالہ سے مزاحمت اور جذباتیت کا ماحول صرف دیوبندیوں کے ہاں پایا جاتا ہے، اس لئے ''صوفی اسلام'' کے ذریعہ انہیں کارنر کر دیا جائے، اس فضا میں ممتاز قادری نے قلندرانہ جرأت کا مظاہرہ کر کے دنیا کو باور کرایا کہ دینی حمیّت اور مزاحمت کے جذبہ میں بریلوی بھی کسی سے پیچھے نہیں ہیں اور دینی حمیّت وغیرت کو دیوبندیوں، بریلویوں میں تقسیم کرنا کوئی عقلمندی کی بات نہیں ہے۔ چنانچہ یہ منصوبہ فلاپ ہو گیا تھا اور اس کا ڈراپ سین اسلام آباد کے امریکی سفارت خانہ کی طرف سے کچھ لوگوں کے ساتھ چند ہزار ڈالروں کے لین دین کی بات کے اچانک انکشاف کی صورت میں سامنے آیا تھا۔

غازی ممتاز قادری کی شہادت اور اس کے تاریخ ساز جنازے نے ''صوفی اسلام'' اور ''مولوی اسلام'' میں فرق کے تابوت میں آخری کیل بھی ٹھونک دیا ہے اور وہ امت کی وحدت کی علامت بن کر دنیا سے رخصت ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام سے نوازیں۔ آمین یارب العالمین! (روزنامہ اسلام کراچی ۴؍مارچ ۲۰۱۶ء، ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۲۴ تا ۳۱ مارچ ۲۰۱۶ء ص ۱۴، ۱۵)

ممتاز قادری کی سزا میں دُہرا معیار کیوں؟

۲۰۱۱ء کا سال مسلمانوں پر ایسا کڑا گزرا ہے کہ اس وقت کے حالات اور واقعات سے یوں محسوس ہوتا تھا کہ دین دشمنوں، کفار اور شاتم رسول گروہوں نے بیک وقت اسلام، پیغمبر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف یلغار کر دی ہے۔ ایک طرف آنحضرت ﷺ کے گستاخانہ خاکے بنا کر مسلمانوں کے قلوب واذہان کو چھلنی اور زخمی کیا جارہا تھا، دوسری طرف آئینِ پاکستان میں ناموس رسالت کے تحفظ پر مشتمل شقوں کو تبدیل کرانے پر زور دیا جارہا تھا۔ جس کی بنا پر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے تمام قابل ذکر بڑے شہروں میں جگہ جگہ احتجاج اور مظاہرے ہو رہے تھے۔ اس دوران آسیہ نامی ایک عیسائی خاتون نے آنحضرت ﷺ کی گستاخی کا ارتکاب کیا، موقع پر موجود لوگوں نے اس قضیہ کو تھانے تک پہنچایا، اس ملعونہ کی گرفتاری ہوئی، معاملہ عدالت تک پہنچا، انکوائریاں ہوئیں، بیانات ہوئے، بیانات پر جرح ہوئی، آسیہ

مسیح پر جرم ثابت ہوا، عدالت نے اس کو قانون کے مطابق سزائے موت سنائی۔ ادھر اس وقت صوبہ پنجاب پر مسلط کیا گیا گورنر جس کا نام سلمان تاثیر تھا جو تنخواہ اور مراعات تو پاکستان سے لیتا تھا، لیکن اخبارات کے بقول وہ نوکری مغرب کے ایک خفیہ ادارے کی کرتا تھا، جس نے گورنر پنجاب ہوتے ہوئے اس آسیہ مسیح سے جیل میں جاکر ملاقات کی اور اس کو رہا کرانے کی یقین دہانی کراتے ہوئے ناموسِ رسالت کے تحفظ پر مشتمل قانون کو ''کالا قانون'' کہا اور اس قانون کے ختم کرانے کی اپنی مذموم کوششوں کو اس نے ''مقدس مشن'' کا نام دے رکھا تھا اور علی الاعلان گستاخانہ جملے اپنے غلیظ منہ سے نکالے تھے، جن غلیظ جملوں کے سننے کی تاب نہ لاتے ہوئے اور مغلوب الحال ہوکر ڈیوٹی پر مامور اس کے ایک محافظ جناب ملک ممتاز حسین قادری نے اس کو قتل کر دیا۔ اس لئے کہ کوئی بھی مسلمان چاہے وہ اعمال میں کتنا ہی کمزور کیوں نہ ہو، وہ اپنے کانوں اور اپنے سامنے حضور اقدس ﷺ کی توہین وتنقیص اور گستاخی برداشت نہیں کرسکتا۔ یہ تو ملک ممتاز حسین قادری تھے، ان کی جگہ کوئی اور مسلمان ہوتا تو وہ بھی یہی کرتا جو جناب ملک ممتاز حسین قادری نے کیا۔ بہرحال جناب ملک ممتاز حسین قادری کو گرفتار کیا گیا، اس پر مقدمہ چلا اور ان کو سزائے موت سنادی گئی۔ یہ مقدمہ سیشن کورٹ، ہائی کورٹ سے ہوتا ہوا سپریم کورٹ تک پہنچا، حتیٰ کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے صدر صاحب نے بھی اس ناموس رسالت کے محافظ کے والدین اور وکلاء کی طرف سے کی گئی اپیل کو مسترد کر دیا اور جناب ملک ممتاز حسین قادری کو سزائے موت دے دی گئی۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا قانون اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ کوئی شخص وزیر، مشیر، گورنر، وزیراعلیٰ، وزیراعظم یا صدارت کے منصب پر ہو اور وہ آئین پاکستان کو یا آئین پاکستان کی کسی دفعہ کے بارہ میں کہے کہ میں اس کو نہیں مانتا؟ یا وہ آئینِ پاکستان کی فلاں دفعہ کو ''کالا قانون'' کہے؟ آئین پاکستان کا حلف اٹھانے والا اس کہنے کے باوجود کیا اس منصب پر قائم رہ سکتا ہے؟ نہیں اور یقیناً نہیں! اب جب سلمان تاثیر نے اپنے حلف اور عہدے کی پاسداری نہ کرتے ہوئے یہ سب باتیں آئین اور ناموس رسالت کے قانون کے بارہ میں کہیں تو اس کے خلاف ایکشن کیوں نہیں لیا گیا؟ جب حکومت نے اپنی یہ ذمہ داری ادا نہیں کی اور اس نے مسلسل اس قانون کے ختم کرنے کی کوششیں شروع کر دیں اور ان کوششوں کو ''مقدس مشن'' کا نام دے کر اس پر عمل شروع کر دیا تو قانون کو ہاتھ میں لینے کا مرتکب وہ ہوا نہ کہ ملک ممتاز حسین قادری شہید۔

۲...... ٹھیک ہے ملک ممتاز حسین قادری شہید سے غلبۂ حال کی بنا پر یہ فعل سرزد ہو گیا تو اس کے وکلاء کی یہ بات کیوں نہیں سنی گئی کہ ملک ممتاز حسین قادری کے معاملہ کو صرف ایک آدمی کے قتل کے تناظر میں نہ دیکھا جائے، بلکہ یہ معاملہ ناموس رسالت کے تحفظ کا ہے اور ایسے معاملات میں کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ ایمان والا بھی کچھ سے کچھ کرسکتا ہے، جیسا کہ سابق وفاقی وزیر داخلہ جناب عبدالرحمٰن ملک کا بیان ریکارڈ پر ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ اگر ممتاز قادری کی جگہ میں ہوتا اور میرے سامنے میرے نبی ﷺ کے بارہ میں کوئی گستاخانہ کلمہ کہتا تو میں بھی وہی کرتا جو ملک ممتاز قادری نے کیا۔

۳...... اگر یہ معاملہ غلبۂ حال اور نبی کریم ﷺ کے عشق ومحبت میں ان سے سرزد ہو بھی گیا تھا تو حکومت کو چاہئے تھا کہ ملک ممتاز حسین قادری اور مقتول سلمان تاثیر کے ورثاء کے درمیان ثالث اور دونوں کے سرپرست ہونے کا کردار ادا کرتی، کہ یہ معاملہ چونکہ ان سے ہو گیا ہے اور ناموس رسالت کے تحفظ کا مسئلہ بھی ہے اور غلطی سلمان تاثیر سے بھی ہوئی تھی، لہٰذا آپ لوگ ملک ممتاز حسین قادری کو معاف کر دیں، یا ان سے دیت کا مطالبہ کرلیں۔ اس طرح کردار ادا کرنے سے ملک ممتاز حسین قادری کی جان بھی بچ جاتی، سلمان تاثیر کے ورثاء بھی خوش ہوجاتے اور اہل پاکستان کے دلوں میں بھی حکومت کا وقار اور مرتبہ بلند ہوجاتا۔

۴...... اگر یہ بھی نہیں کیا گیا تو جب صدر مملکت کے پاس ملک ممتاز حسین قادری کے ورثاء اور وکلاء کی طرف سے اپیل گئی تھی تو انہیں چاہئے تھا کہ پاکستان کے مسلمانوں کے جذبات کی رعایت کرتے ہوئے ان کی اپیل کو قبول کر لیتے اور انہیں باعزت طور پر رہا کر دیتے۔ کیونکہ یہ اختیار ان کے پاس ہے اور وہ اپنے اس اختیار کو استعمال کر سکتے تھے یا اگر ایسا نہیں کر سکتے تھے تو کم از کم ان کی سزائے موت کو عمر قید میں تبدیل کر دیتے۔ اس سے صدر مملکت کی عزت ووقار میں بھی اضافہ ہوتا، مسلمانوں کی دعائیں بھی ملتیں اور ان کی دنیا وآخرت بھی سنور جاتی۔

۵...... قانون دان، علماء کرام، وکلاء حضرات اور پاکستانی عوام اس سوچنے پر مجبور ہیں کہ آخر اعلیٰ عدالتوں میں کتنے لوگوں کے بارہ میں سزائے موت کے فیصلے ہو چکے ہیں، لیکن سالہا سال سے ان کو پھانسی کے پھندے پر نہیں لٹکایا گیا، اس سے بڑھ کر یہ کہ برسوں سے کتنے موہن رسول جیلوں میں ایسے ہیں، جن کے خلاف سزائے موت کا فیصلہ آ چکا ہے، لیکن ان میں سے کسی ایک کو بھی ابھی تک پھانسی نہیں دی گئی، اس سے بڑھ کر یہ کہ سلمان تاثیر اور ملک ممتاز حسین قادری کے اس قضیہ کا سبب بننے والی آسیہ مسیح آج تک زندہ ہے، اپیلوں کے نام پر اس کی سزائے موت کو ابھی تک روکا ہوا ہے، آخر ایسا کیوں؟

اب سننے میں آ رہا ہے کہ اس آسیہ مسیح کے آقاؤں نے اس کے لیے اپنے ہاں فلیٹ بھی تیار کر لیا ہے، اس کو شہریت بھی دے دی گئی ہے اور کسی وقت اس کو ملک سے مخفی طور پر رخصت کر دیا جائے گا۔ اگر ایسا ہوا تو یہ ملک، حکومت اور صاحبان اقتدار کے لیے ایک اور کالک ہوگی اور اس سے حکومت، عدلیہ اور برسر اقتدار طبقہ کی جو رسوائی ہوگی، اس کو سوچ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

۶...... ملک ممتاز حسین قادری شہید نے تو آخری وقت تک کسی قسم کی گھبراہٹ کا مظاہرہ نہیں کیا، بلکہ اپنے گھر والوں سے آخری ملاقات کرتے ہوئے بھی انہوں نے کہا کہ: ''میں جیت گیا تم ہار گئے۔'' میں نہیں کہتا تھا کہ تم صدر مملکت کے پاس اپیل لے کر نہ جاؤ، پھر اپنے بیٹے سے قرآن کریم کی تلاوت سنی، بہادروں کی طرح اخیر وقت میں اذان دی، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نام کو بلند کرتے ہوئے مسلمانوں کو کامیابی کی طرف دعوت دی اور درود وسلام پڑھتے ہوئے پھانسی کے پھندے کو گلے لگا لیا اور کہتا ہوا گیا کہ حضور اکرم ﷺ میرا انتظار فرما رہے ہیں، تھوڑی دیر بعد امام الانبیاء خاتم الانبیاء سردار دو عالم ﷺ سے ملاقات ہوگی۔

حکمرانو! تم کس کس کو پھانسی پر لٹکاؤ گے اور کس کس چیز پر پابندیاں لگاؤ گے؟ اور کیا ان پھانسیوں اور پابندیوں سے مسلمانوں کے دلوں سے جذبۂ عشق ووفا کے سپوتوں کی محبت کم کر سکو گے؟ حاشا و کلاّ! ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اگر ایسا ہوتا تو ملک ممتاز حسین قادری شہید رحمہ اللہ کے نمازِ جنازہ میں چار کلومیٹر پر پھیلا ہوا انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر نہ ہوتا۔ ملک ممتاز حسین قادری شہید کی نمازِ جنازہ سے ان کے بارہ میں غلط فہمی میں مبتلا افراد اور اداروں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔　　(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶ تا ۲۲؍ مارچ ۲۰۱۶ء ص ۴، ۵)

عاشق رسول ﷺ جناب ممتاز قادری

۱...... پاکستان کے تمام باسیوں کی عزت کے تحفظ کے لئے قانون ہے۔ اگر کسی شخص کی عزت نفس مجروح ہو تو وہ ہتک عزت کا کیس کر کے انصاف حاصل کر سکتا ہے۔ گویا سٹیٹ کی ذمہ داری ہے کہ وہ تمام پاکستانیوں کی عزت نفس کو تحفظ مہیا کرے۔

۲...... پاکستان کے بانی جناب قائداعظم محمد علی جناح کے لئے قانون موجود ہے کہ اگر کوئی ان کی اہانت کرے تو مستوجب سزا ہوگا۔

۳...... پاکستان میں حساس ادارہ فوج کی ناموس کے تحفظ کا قانون موجود ہے۔ جناب الطاف حسین صاحب کے بیانات میں اسی قانون کی خلاف ورزی ہوئی تو ان پر کیس درج ہوئے جو ابھی چل رہے ہیں۔ اسی طرح جناب زرداری صاحب کا باہر جانا بھی اس کا تسلسل قرار دیا جا رہا ہے۔

۴...... پاکستان میں کوئی شخص عدلیہ کے اراکین کی اہانت کرے تو اس پر توہین عدالت کا قانون لاگو ہوتا ہے۔
۵...... ملک عزیز پاکستان کی کوئی اہانت کرے، اس کی سالمیت کے خلاف کوئی بات کرے تو اس پر مملکت کی غداری کا کیس بنے گا۔
۶...... پہلے ہمارے اس خطہ پر تعزیرات انگلشیہ لاگو تھیں جنہیں بعد میں تعزیرات ہند یا تعزیرات پاکستان کا نام دیا گیا۔ اس میں مقدس مقامات (قبرستان یا عبادت گاہیں) ومقدس شخصیات کے تحفظ کے لئے قانون موجود ہے۔ کچھ عرصہ قبل مقدس شخصیات کی ناموس کے تحفظ کے حوالہ سے رحمت عالم ﷺ، اہل بیت عظام ؓ اور صحابہ کرام ؓ کے لئے دفعہ ۲۹۵ میں بعض ذیلی شقوں کا اضافہ کیا گیا۔
۷...... بہت سارے مغربی ممالک میں سیدنا مسیح علیہ السلام کی ناموس کے تحفظ کے حوالہ سے قوانین موجود ہیں۔
۸...... پاکستان میں صرف آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس نہیں بلکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی ناموس کے تحفظ کا قانون موجود ہے۔ ان میں سے کسی ایک کی بھی اہانت پر کیس بنتا ہے۔

ان تمام حقائق کے ہوتے ہوئے اگر پاکستان میں رحمت عالم ﷺ کی ناموس کے تحفظ کے لئے قانون موجود ہے تو یہ کوئی ایسا انوکھا اور نادر امر نہیں ہے کہ جس پر مغربی ممالک شور وغوغا کریں۔ لیکن جب سے قانون بنا ہے اس دن سے مغربی ممالک اور ان کے گماشتے برابر اس قانون کو ختم کرنے کے لئے برسرمیدان ہیں۔ گویا ان کے نزدیک سب سے بڑا اور اہم مسئلہ صرف یہی ہے کہ کسی طرح مسلمانوں کے دلوں سے پیغمبر اسلام ﷺ کی محبت نکال دی جائے۔

اسلامیان وطن کو یاد ہوگا کہ ضلع گوجرانوالہ کے ایک دیہات رتہ دوہتڑ میں ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کی نسبت انتہائی کمینے، گندے الفاظ دیواروں پر لکھے۔ وہ رنگے ہاتھوں پکڑا گیا۔ اس پر کیس درج ہوا چالان مکمل ہوا، گواہ بھگتے، سیشن جج نے اسے سزائے موت سنائی۔ اس دور میں محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ وزیراعظم پاکستان تھیں۔ تب لاہور ہائیکورٹ میں اپیل دائر ہوئی۔ کیس کی سماعت ہوئی۔ عدالت نے کیس کا فیصلہ روکے رکھا۔ تمام عدالتوں میں چھٹی ہوگئی۔ یہ عدالت کھلی رکھی گئی۔ عصر، مغرب گزر گئی، فیصلہ نہ سنایا گیا۔ رات گئے فیصلہ میں ملزم کو بری کر دیا گیا۔ عدالت سے اسی وقت روبکار تیار ہوئی۔ سرکاری اہلکار اور سرکاری گاڑی وہ روبکار لے کر جیل گئے۔ اسے راتوں رات رہا کیا گیا۔ ایئرپورٹ لایا گیا۔ حجامت کرائی گئی۔ نہلا دھلا کر نیا پینٹ پتلون کا پہناوا نذر کیا گیا۔ پاسپورٹ پر پہلے سے غیرملکی ویزا لگوایا ہوا تھا۔ ایئرٹکٹ، کنفرم سیٹ پر مشتمل کا غذات اس کے سپرد کئے گئے۔ جہاز کی سیڑھیوں پر بریف کیس ڈالروں سے بھرا ہوا اس کے سپرد کر کے اسے اس سرکاری اہتمام سے روانہ کیا گیا۔ جو شخص اہانت رسول ﷺ کا ملزم تھا حکومت نے اسے سرکاری اعلیٰ درجہ کا مہمان قرار دیا اور اسے پروٹوکول دیئے گئے۔ اس کے اعزاز واکرام اور کاغذات کی تیاری کا تمام ترنظم دیکھ کر یہ کہنا نافہم نہیں کہ اس کا عدالتی فیصلہ بھی اس تیاری کا حصہ تھا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ پورے ملک میں کراچی سے خیبر تک خوفناک اور بھیانک قسم کی اہانت رسول ﷺ کے واقعات کی ایسی فضا بن گئی گویا سیلاب آ گیا۔ ہرکہ ومہ یہ سمجھ رہا تھا کہ بیرون ملک جانے کا شارٹ کٹ راستہ یہ ہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ کو گالیاں دیتے جاؤ اور باہر کا ویزا لیتے جاؤ۔ یہ سب کچھ حکمرانوں اور مملکت کے سربراہوں کی بدتدبیری اور احمقانہ سوچ کے باعث ہوا۔ اس موقعہ پر کس دکھ سے یہ عرض کیا جائے کہ جس دن سے یہ قانون بنا ہے ایک بھی اہانت رسول ﷺ کے مجرم کو سزا نہیں دی گئی۔ سینکڑوں کیس درج ہوئے۔ پہلے پولیس، ورنہ سیشن جج مجرم کو فارغ کر دیتے ہیں اور اگر وہاں سے سزا ہو جائے تو ہائیکورٹ وسپریم کورٹ نے تو گویا قسم اٹھا رکھی ہے کہ اس قانون کے مجرموں کو سزا نہیں دینا ہے۔

بسے نہ دیدنی دیدہ ام من مرا کا شکے مادر نہ زادے

توجہ فرمائیے! کہ ایک دفعہ ویٹیکن سٹی کے پوپ نے مختلف ممالک کے سربراہوں کو اپنے درشن کے لئے بلایا۔ مسیحی ممالک کے سربراہان تو شرف زیارت کے لئے لپکے۔ پاکستان کے سربراہ جناب زرداری صاحب بھی نیارے وارے ہونے کے لئے پہلی صف میں حاضر باش ہوئے۔ تب براہ راست پوپ نے فرمایا کہ پاکستان میں تحفظ ناموس رسالت قانون ختم ہونا چاہئے۔ زرداری صاحب نے دل وجان سے جھک کر سر نیچے کر کے دونوں ہاتھ باندھ کر سینے پر رکھے اور ٹھوڑی کو ہاتھوں کی انگلیوں کے اوپر کے سرے سے ملا کر وعدہ کیا کہ جی حضور وعدہ رہا۔ تحفظ ناموس رسالت کا قانون ختم کریں گے۔ اس سے قبل ایک شور تھا۔ نیشنل اسمبلی میں شیریں رحمٰن، تحفظ ناموس قانون ختم کرنے کا بل جمع کرا چکی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے کرم کیا۔ مولانا فضل الرحمٰن صاحب عمرہ کر کے کراچی تشریف لائے۔ کراچی میں تحفظ ناموس رسالت ریلی تھی۔ لاکھوں خلق خدا جمع تھی۔ ''ذرا نم ہو تو مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی'' کا عملی منظر آنکھوں کے سامنے تھا۔ تبت سنٹر کے پل پر اسٹیج بنایا گیا تھا۔ مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے فرمایا تھا:

''جناب زرداری صاحب! اگر آپ نے پوپ صاحب سے وعدہ کیا ہے قانون کو ختم کرنے کا تو میں رحمت عالم ﷺ سے گنبد خضراء پر وعدہ کر کے آیا ہوں کہ قانون ختم نہیں ہونے دیں گے۔''

آپ کی للکار حق سے اس منصوبہ کے بال و پر بھسم ہوگئے۔ کراچی میں لاہور کی ریلی کا اعلان کیا گیا۔ لاہور کی ریلی پنجاب کی سب سے بڑی ریلی تھی۔ اس میں بعض حکومتی کارندے اور بعض احمق و نادان، عقل و خرد کے دشمن، گماشتوں اور آوارہ گرد ذہنی مفلسوں نے بدمزگی پیدا کرنا چاہی۔ اللہ رب العزت کی شان کبریائی دیکھئے، آج وہی لوگ اور ان کے مربیان منہ چھپاتے پھر رہے ہیں: ''ترا کاشکے مادر نہ زادے'' لاہور کی ریلی میں پشاور کی ریلی کا اعلان کر دیا گیا۔ ابھی پشاور کی ریلی کا وقت نہ آیا تھا کہ وفاقی حکومت نے نوٹیفکیشن جاری کر دیا۔ وزیراعظم جناب گیلانی صاحب نے دستخط کر دیئے کہ تحفظ ناموس ﷺ کا قانون ختم نہیں ہوگا۔ وہ نوٹیفکیشن مولانا فضل الرحمٰن صاحب کے سپرد کیا گیا۔ اسلام جیت گیا اور اسلامیان وطن سرفراز و شادمان ہوگئے۔

اس سے قبل ایک اور سانحہ ہوا کہ ننکانہ صاحب کے قریب چک اٹانوالی میں فالسہ کا پھل چنتے ہوئے ایک مسیحی خاتون آسیہ مسیح نے سیدہ خدیجۃ الکبریٰ ؓ اور رحمت عالم ﷺ کے خلاف دریدہ دہنی کی۔ گاؤں کی عورتوں نے گاؤں میں تذکرہ کیا۔ نمبردار نے پنچائیت بلائی تو آسیہ مسیح نے جرم واضح طور پر تسلیم کیا۔ گاؤں کی پنچائیت تھانہ گئی۔ درخواست دی جو تھانیدار نے سرکاری ڈسٹرکٹ ایڈووکیٹ کو قانونی رائے دہی کے لئے بھجوادی۔ سرکاری وکیل نے رپورٹ دی کہ کیس بنتا ہے۔ مقدمہ درج ہوا۔ ایس. پی نے انکوائری کی۔ ملزمہ نے ان کے سامنے بھی اعتراف جرم کیا۔ انہوں نے چالان مکمل کیا۔ سیشن جج کی عدالت میں کیس چلا۔ جرم ثابت ہوا۔ عدالت نے فیصلہ سے قبل پوری عدالت خالی کرا کر ملزمہ سے علیحدگی میں دریافت کیا کہ آپ پر دباؤ کی وجہ سے کیس بنایا گیا یا ڈرا کر بیان دلوایا گیا ہو تو آپ صحیح صحیح بتادیں۔ آپ کو رہا کر دیں گے۔ ابھی وقت ہے۔ اس نے ان کے سامنے بھی اعتراف جرم کیا۔ چنانچہ سزا سنادی گئی۔ ادھر فیصلہ ہوا۔ ادھر گورنر پنجاب سلمان تاثیر نے جیل میں جا کر آسیہ سے ملاقات کی۔ درخواست لکھائی کہ صدر مملکت سے تمہاری سزا معاف کرا کر آتا ہوں۔ حالانکہ سیشن جج کے فیصلہ کے خلاف ہائیکورٹ پھر ہائیکورٹ کے فیصلہ کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل جانے کا مرحلہ اور قانونی راستہ ترک کیا۔ قانون کو بلڈوز کر کے پاؤں کے تلے روندا گیا۔ جیل سے باہر اخبارات اور ٹیلی ویژن کے نمائندوں کو بیان دیتے ہوئے تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے قانون کو کالا قانون کہا۔ اسے ایک ڈکٹیٹر کی ایجاد قرار دیا۔ یاوہ گوئی، ژاژ خواہی کا کوئی ایسا پہلو نہیں جو اس قانون کے خلاف دریدہ دہنی کرتے ہوئے سلمان تاثیر نے استعمال نہ کیا ہو۔ پوری حکومت میں ایک شخص نے یہ نہیں کہا کہ سلمان تاثیر نے جس قانون

کی پاسداری کا حلف اٹھایا اس کی مخالفت کر کے کمینگی کا مرتکب ہورہا ہے۔نتیجہ میں جناب ممتاز قادری نے سلمان تاثیر کو چلتا کیا۔
جناب ممتاز قادری کو ملنے کے لئے کوئی گورنر نہیں گیا۔ان حالات میں کیس درج ہوا۔مقدمہ اس تیزی سے نمٹایا گیا کہ گویا آندھی وطوفان کی رفتار سے اس کیس کو چلایا گیا۔اگر ایک عدالت نے چند دفعات اڑادی تھیں تو دوسری عدالت نے وہ بحال کر کے ان کے تحت بھی سزا سنادی۔سینئر وکیل، ہائیکورٹ کے ریٹائرڈ ججز اور ہائیکورٹ کے سابق چیف جسٹس بھی ملزم کی طرف سے عدالت میں صفائی کے لئے پیش ہوئے۔لیکن ان کے خلاف فیصلہ سنادیا گیا۔نظر ثانی مسترد ہوگئی۔صدر مملکت سے رحم کی اپیل ہوئی۔تمام مکاتب فکر کے رہنماؤں نے صدر مملکت کو تحریری رحم کی اپیل کی۔مگر رحم کی اپیل بھی مسترد ہوگئی اور جناب ممتاز قادری کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ان کے جنازہ کا کسی ٹیلی ویژن سے اعلان نہ ہونے دیا گیا۔قدرت حق نے کرم کیا کہ اگلے روز میلوں میں جنازہ ہوا اور کئی ملین لوگوں نے شرکت کر کے اپنے ریفرنڈم کا فیصلہ سنادیا کہ لبرل ازم والے ہار گئے اور ممتاز قادری جیت گیا۔اس وقت کی صورتحال کا منظر نامہ تو یہی پیش کررہا ہے۔آگے جو قدرت کو منظور ہوگا۔
رہا آسیہ مسیح کا کیس تو ہائیکورٹ نے مجرمہ کی اپیل خارج کرتے ہوئے سیشن کورٹ کی طرف سے سنائی گئی موت کی سزا برقرار رکھی ہے۔جناب ممتاز قادری صاحب کی اپیل کا سپریم کورٹ نے فیصلہ سنادیا۔لیکن آسیہ مسیح کی اپیل سپریم کورٹ میں ابھی زیر انتظار ہے۔ بیں تفاوت، امتیازی روّیہ کو کیا نام دیا جائے؟ ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔آسیہ کی اپیل جو پہلے دائر ہوئی وہ ابھی لگی نہیں۔جو اپیل بعد میں دائر ہوئی وہ فوری اور ارجنٹ بنیادوں پر فیصل ہوئی۔امور مملکت خسروان بداند پر محمول کئے بغیر چارہ نہیں۔
لبرل ازم کے علمبرداروں سے درخواست ہے کہ ۲۳؍اگست ۲۰۱۳ء کوٹلہ جام ضلع بھکر میں شیعہ سنی تنازعہ میں آٹھ افراد جان کی بازی ہار گئے۔ان میں چھ سنی تھے اور دو شیعہ۔ان کے مجرموں پر دہشت گردی کی خصوصی عدالت میں کیس چلا۔سنیوں میں دو کو سزائے موت اور چار کو عمر قید، جب کہ شیعہ کے چھ افراد کو تین تین بار سزائے موت جب کہ ایک کو عمر قید کی سزا ہوئی۔جناب شہباز شریف صاحب کو وحدت المسلمین کی قیادت ملی۔انہوں نے مسلم لیگ کے ایم. پی.اے (پی. پی ۴۸) دریا خان کے انعام اللہ خان نیازی کے ذمہ لگایا۔مقتولین کے ورثاء کو ایک کروڑ چالیس لاکھ دیت دے کر دونوں فریقوں کے مجرموں کو معاف کر کے صلح کرادی گئی۔وہ رہا بھی ہوگئے۔

(۲۶؍فروری ۲۰۱۶ء، روزنامہ اسلام لاہور)

بہت ہی اچھا ہوا کہ شیعہ وسنی تنازعہ کو مزید آگے بڑھنے سے روک دیا گیا۔اس پرویزیراعلیٰ کے فیصلہ پر تنقید ناروا ہوگی۔لیکن اسی طرح ممتاز قادری کیس میں بھی حکومت یہی رویہ اختیار کرتی تو کیا مناسب نہ تھا؟ ریمنڈ ڈیوس امریکی باسی نے لاہور جیل روڈ پر علی الاعلان برسر بازار امریکی اسلحہ سے دو لاہوری مسلمان بھون ڈالے۔اس کو راتوں رات رہا کر کے امریکہ بھجوادیا گیا۔ایک غیرت مند ملک کے حکمرانوں نے یہ روّیہ کیوں اختیار کیا۔کیس کے فیصلہ کے بعد اس کی لاش امریکہ جاتی تو ان کو پیغام جاتا کہ پاکستانی بھی انسان ہیں۔لیکن حکومت کے کارندوں نے پوری پاکستانی قوم کے ناموس کو خاک میں ملایا۔اس سے قبل رمزی کیس میں ایک امریکی وکیل نے ریمنڈ ڈیوس کے مسئلہ پر کہا تھا کہ پاکستانیوں کا کیا ہے۔ڈالروں کے بدلے ماں کا بھی سودا کردیتے ہیں۔کہا گیا کہ دیت ادا کر کے صلح کرادی گئی۔اس لئے رہا ہوا۔بندگان خدا تو تم نے ممتاز قادری کیس میں ایسا کیوں نہ کیا؟ تمہارے دوہرے طرز عمل کا کوئی جواز ہے؟ نہیں اور بالکل نہیں۔
چلئے جانے دیں۔غازی علم الدین کیس میں مسلم لیگ کے بانی جناب قائداعظم صفائی کے وکیل تھے اور انگریز عدالت نے سزا دی۔انگریز حکومت نے عمل درآمد کیا۔تاریخ کا یہ بھی حصہ ہے کہ اسی مسلم لیگ کے موجودہ حکمرانوں کی حکومت نے ایک عاشق رسول ﷺ کی سزا پر عمل درآمد کیا ہے۔تاریخ کے کردار کتنی جلدی بدل گئے اور اسی میں جناب ممتاز قادری امر ہوگئے۔مسلم لیگ کے بانی جناب

قائداعظم نے پاکستان بناتے وقت نعرہ لگایا تھا پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الــــــہ الا اللہ موجودہ مسلم لیگ کے سربراہان فرماتے ہیں۔ پاکستان کا مطلب لبرل ازم۔قادیانی ہمارے بھائی،ممتاز قادری قابل گردن زدنی۔

ہائے انگشت بدندان حیرانم چہ شود

قارئین!اس حقیقت کو ذہن میں رکھیں کہ جناب ممتاز قادری کی پھانسی کا امریکہ نے خیرمقدم کرتے ہوئے آسیہ کی رہائی کا بھی مطالبہ کیا ہے۔کہیں ممتاز قادری کی پھانسی بھی امریکہ کے دباؤ کا نتیجہ تو نہیں؟ تمام شواہد سے تو یہی سمجھ آتا ہے۔البتہ ؎

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ

محتاج دعا:فقیر اللہ وسایا

(ماہنامہ لولاک ملتان مئی ۲۰۱۶ء ص۳ تا۷)

ردقادیانیت کی کتب پر کوئی پابندی نہیں

نیشنل ایکشن پلان پر کارروائی شروع ہوئی تو بعض پولیس افسران نے جلدی میں ردقادیانیت کی کتابوں پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یا اس طرح کے اداروں کی شائع کردہ کتب پر اعتراض کیا۔ان کا یہ اعتراض کم علمی،ناواقفیت اور قانون سے ناشناسی پر مبنی تھا۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ’’متحدہ علماء بورڈ پنجاب‘‘ کو درخواست دی۔متحدہ علماء بورڈ نے ۴؍نومبر ۲۰۱۵ء کے اجلاس میں فیصلہ کیا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ یا ردقادیانیت پر کتابوں کے سلسلہ میں ایک ایک پر انفرادی طور پر چھان بین کے بعد متحدہ علماء بورڈ تجویز دے گا۔اس کے بعد حکومت کارروائی کرے۔ہر پولیس کا آدمی اٹھ کر ان کتب کے متعلق کوئی اقدام کرنے کا مجاز نہ ہوگا۔اس روّیہ کی حوصلہ شکنی ضروری ہے۔چنانچہ اب ۳۱؍مارچ ۲۰۱۶ء کو اس پر نوٹیفیکیشن بھی پنجاب گورنمنٹ کے ہوم ڈیپارٹمنٹ نے کردیا ہے۔ذیل میں اس کا عکس ملاحظہ کریں:

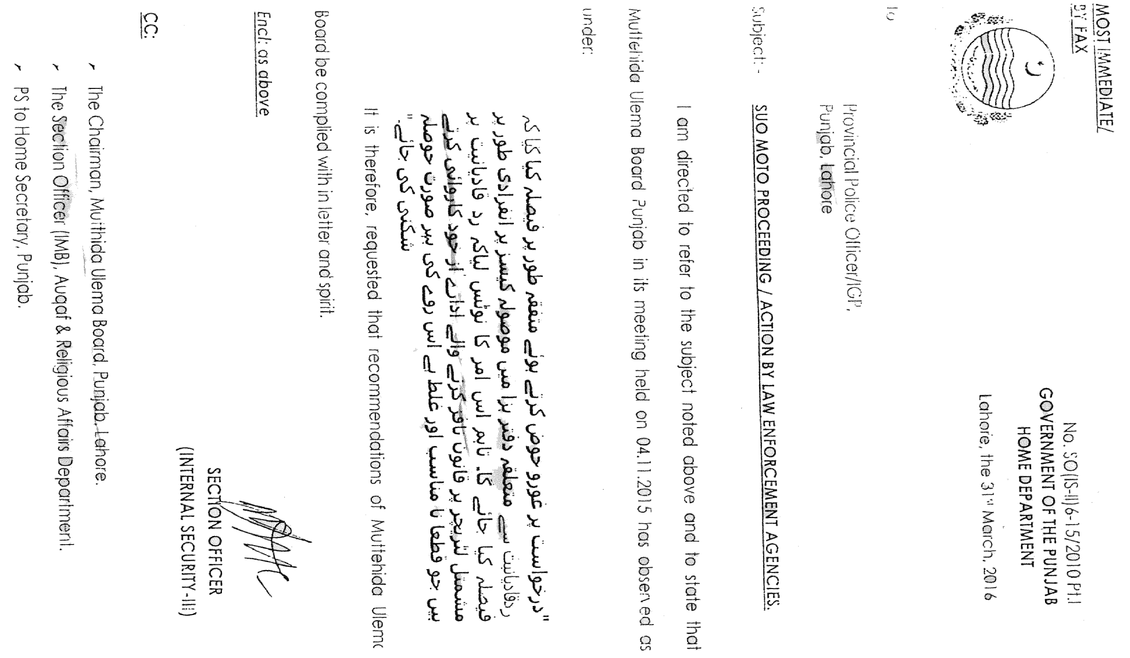

MOST IMMEDIATE/
BY FAX

No. SO(IS-II)6-15/2010 Pt.I
GOVERNMENT OF THE PUNJAB
HOME DEPARTMENT

Lahore, the 31st March, 2016

To

Provincial Police Officer/IGP,
Punjab, Lahore

Subject: - SUO MOTO PROCEEDING / ACTION BY LAW ENFORCEMENT AGENCIES.

I am directed to refer to the subject noted above and to state that Muttehida Ulema Board Punjab in its meeting held on 04.11.2015 has observed as under:

"درخواست پر غوروخوض کرنے کے بعد متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا کہ ردقادیانیت سے متعلقہ دفتر ہذا میں موصولہ کیسز پر انفرادی طور پر فیصلہ کیا جائے گا۔ تاہم اس امر کا نوٹس لیا کہ رد قادیانیت پر مشتمل لٹریچر پر قانون نافذ کرنے والے ادارے از خود کاروائی کرتے ہیں جو قطعاً نا مناسب اور غلط ہے اس رجحان کی ہر صورت حوصلہ شکنی کی جائے۔"

It is therefore, requested that recommendations of Muttehida Ulema Board be complied with in letter and spirit.

Encl: as above

SECTION OFFICER
(INTERNAL SECURITY-III)

CC:

- The Chairman, Mutthida Ulema Board, Punjab, Lahore.
- The Section Officer (IMB), Auqaf & Religious Affairs Department.
- PS to Home Secretary, Punjab.

(ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۶ء ص۴۲)

قائد آباد میں چوک ختم نبوت کا افتتاح

اسلامیان وطن سے اپیل کی گئی کہ وہ اپنے اپنے شہر میں ’’چوکوں‘‘ کا نام ’’ختم نبوت چوک‘‘ کے نام سے رکھوانے کی جدوجہد کریں۔اب تک آمدہ اطلاعات کے مطابق ایک محتاط اندازہ کے مطابق ملک میں بیسوں چوکوں کا نام ختم نبوت کے نام پر رکھ دیا گیا ہے۔ امید ہے کہ بلدیاتی اداروں کو اختیارات ملتے ہی یہ مہم اور ذوق وشوق سے شروع ہوجائے گی۔اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائیں۔ آمین! ذیل میں ۵/اپریل کے ایک سرکاری نوٹیفیکیشن کا عکس ملاحظہ ہو:

No. 1087 /DOC/HCG

OFFICE OF THE
ADMINISTRATOR
ZILA COUNCIL
KHUSHAB

Dated 05 /04/2016

NOTIFICATION

In exercise of powers conferred upon me under Punjab Local Govt. Ordinance 2001, I, *ZIA-UR-REHMAN, ADMINISTRATOR ZILA COUNCIL KHUSHAB* do hereby change name of "Noorpur Chowk Quaidabad" as "*KHATAM-E-NABUWAT CHOWK QUAIDABAD*" with immediate effect. All concerned are hereby directed to make necessary amendment in their record and in future read, write and call it with its new name.

Administrator
Zila Council
Khushab

No. & Date Even

A copy is forwarded for information to the: -

1. Additional District Collector / Administrator TMA Khushab
2. Assistant Commissioner, Quaidabad
3. All Executive District Officers / Heads of Federal, Provincial and District Government Departments in district Khushab.
4. District Information Officer, Khushab for publicity.
5. Superintendent of Govt. Printing Press, Lahore for publication in the Extra Ordinary Official Gazette

Administrator
Zila Council
Khushab

(ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۶ء ص ۴۶)

گھانا میں پاکستانی تبلیغی جماعت کو قادیانیوں نے گرفتار کرایا

افریقی ملک گھانا میں سادہ لوح نومسلموں کو مرتد بنانے میں مصروف قادیانی جماعت نے چند روز قبل پاکستانی تبلیغی جماعت کے جن ۱۷مسلم ارکان کو القاعدہ کے دہشت گرد قرار دے کر گرفتار کرایا تھا، انہیں گھانا کے حکام نے تحقیقات کے بعد رہا کر دیا ہے۔ قادیانی جماعت کی جانب سے گھانا کی پولیس اور امیگریشن حکام کو جھوٹی اطلاع دی گئی تھی کہ پاکستان سے آنے والے افراد القاعدہ کے دہشت گرد ہیں۔ جس پر ۱۷پاکستانی مسلمان مبلغین کو گرفتار کر کے مقامی پولیس اسٹیشن میں بند کر دیا گیا تھا۔ بعدازاں گھانا کی عظیم روحانی شخصیت اور نیشنل چیف امام، شیخ احمد نوح کی جانب سے پولیس اور امیگریشن حکام کو مطلع کیا گیا کہ پاکستانی تبلیغی جماعت کو اسلام کی دعوت وتبلیغ کے لئے دنیا بھر کی دیگر تبلیغی جماعتوں کی طرح گھانا کے دورے کے لئے انہوں نے بطور خاص اسپانسر کیا تھا، تاکہ قادیانیوں کے ارتدادی جال میں پھنسنے والے سادہ لوح نومسلموں کو بچایا جائے۔ ۹۳سالہ شیخ احمد نوح کا کہنا ہے کہ قادیانیوں کے سرغنہ آنجہانی مرزاغلام احمد قادیانی نے خود کو ابتدا میں مجدد، مصلح مسیح اور بعدازاں نعوذباللہ نبی بنا کر پیش کیا تھا، جس پر دنیا بھر کی اسلامی حکومتوں نے قادیانی اقلیت کو غیرمسلم قرار دے دیا تھا، لیکن انگریزوں کی کاسہ لیس اس جماعت کے لوگ افریقا میں اپنا نیٹ ورک بنا کر سادہ لوح مسلمانوں، بالخصوص نومسلم افریقی عوام کو مرتد بنا رہے ہیں۔ گھانا کے مقامی میڈیا کے مطابق قادیانیوں کی ان ارتدادی سرگرمیوں کے تدارک کے لئے شیخ احمد نوح نے دنیا بھر کی تبلیغی جماعتوں کو گھانا مدعو کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہے اور ان کے قیام وطعام کا سارا خرچ شیخ احمد نوح برداشت کرتے ہیں۔ مقامی مسلمانوں نے بتایا کہ پاکستانی تبلیغی جماعت پر دہشت گردی اور القاعدہ سے تعلق کا الزام جھوٹ ثابت ہونے پر گھانا پولیس اور امیگریشن انوسٹی گیشن ڈیپارٹمنٹ نے قادیانیوں کی مقامی جماعت کے امیر کو وارننگ دی ہے کہ جھوٹی اطلاع دینے پر ان کو قانونی کارروائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ قادیانیوں کی جھوٹی اطلاع پر گرفتار کئے گئے ۱۷پاکستانیوں میں سے چند افراد کے نام ایم نذر، ایم امین، ایم اسرار، علی خان، ایم ایم گل خان، نذیر گل اور جان عالم بتائے گئے ہیں۔ گھانا کے جریدے ڈیلی گائیڈ کی رپورٹ کے مطابق پولیس نے امیگریشن حکام کے حوالے سے تصدیق کی ہے کہ تمام پاکستانی مسلمان ۱۳؍مئی ۲۰۱۶ء تک گھانا میں رہ سکتے ہیں۔ انہیں سینٹرل ڈسٹرکٹ ریجن آسین فاسو سے گرفتار کیا گیا تھا۔ وہاں کے پولیس کمانڈر سیموئیل لاسن نے بتایا کہ انہیں ۳۱؍مارچ ۲۰۱۶ء کی رات قادیانی جماعت کے لوگوں نے اطلاع دی تھی کہ القاعدہ کے دہشت گرد علاقے میں دیکھے گئے ہیں، جن کا تعلق پاکستان سے ہے۔ جس پر ان تمام مسلمانوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ بعدازاں ان کی سفری دستاویزات کی چیکنگ کے لئے جمعہ کے روز امیگریشن ڈیپارٹمنٹ کے اعلیٰ عہدیداران کو بلوایا گیا، جنہوں نے تصدیق کی کہ یہ تمام افراد قانونی طور پر گھانا آئے ہیں اور یہ گھانا کے چیف امام شیخ احمد نوح کے مہمان ہیں۔ واضح رہے کہ گھانا میں قادیانیوں کا ایک منظّم نیٹ ورک موجود ہے، جو سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کر رہا ہے۔ ان کی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے مقامی مسلم تنظیموں کی دعوت پر پاکستان سمیت دنیا کے مختلف ممالک کی تبلیغی جماعتیں سادہ لوح نومسلموں کو قادیانیوں کے چنگل سے بچانے کے لئے وقتاً فوقتاً تبلیغی دورے کرتی رہتی ہیں، جس سے ختم نبوت کی منکر اور مرزاغلام احمد قادیانی ملعون کی جھوٹی نبوت کی دعویدار قادیانی جماعت انتہائی پریشان تھی، یہی وجہ ہے کہ مقامی قادیانی جماعت (احمدی مشن) کے سربراہ احمد اینڈرسن لندن میں بیٹھے قادیانی سرغنہ مرزامسرور احمد قادیانی کی ہدایات پر شاطرانہ چال چلتے ہوئے گھانا پولیس، انٹیلی جنس اور امیگریشن ڈیپارٹمنٹ میں موجود اپنے ہمدرد افسران کو مطلع کیا کہ پاکستان سے آنے والے افراد القاعدہ کے دہشت گرد ہیں، جن کی بڑی بڑی داڑھیاں ہیں، وہ گھانا کے مختلف علاقوں میں جا کر دہشت

گردی کی وارداتوں کے لئے اسکریننگ میں مصروف ہیں۔ گھانا سے شائع ہونے والی آن لائن جریدے سٹی ایف ایم نے ایک رپورٹ میں انکشاف کیا ہے کہ اس جھوٹی اطلاع کے بعد قادیانیوں کی جانب سے یہ پروپیگنڈا بھی کیا گیا کہ پاکستان اور دیگر علاقوں سے القاعدہ کے دہشت گرد آرہے ہیں جو گھانا کے لوگوں کی لڑکیوں، عورتوں اور بچوں کو کینیا کی شدت پسند تنظیم الشباب اور دیگر جنگجو تنظیموں کی طرح ہلاک اور اغوا کرنا چاہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے گھانا کے قادیانیوں کی تمام سازشیں ناکام ہوگئی ہیں۔

(روزنامہ امت کراچی، ۱۷/اپریل ۲۰۱۶ء، ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵/مئی ۲۰۱۶ء ص۱۳)

ضلع خوشاب میں ساٹھ سال بعد مسجد مسلمانوں کے حوالے

ڈسٹرکٹ کوارڈینیشن آفیسر ضلع خوشاب نے سید اطہر حسین شاہ بخاری کی درخواست پر فیصلہ سناتے ہوئے گزشتہ تقریباً ساٹھ سالوں سے قادیانیوں (غیر مسلموں) کے غیر شرعی، غیر قانونی اور ناجائز غاصبانہ قبضہ سے مسجد واگزار کروا کر مسلمانوں کے حوالے کروادی۔ جس پر مسلمانوں نے انتہائی خوشی اور اطمنان کا اظہار کرتے ہوئے ضلعی انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا اور مسجد کا قبضہ لینے کے بعد اسے باقاعدہ غسل دیا گیا اور باجماعت نماز کی ادائیگی شروع کردی ہے تفصیلات کے مطابق چک نمبر 2-TDA تحصیل قائد آباد ضلع خوشاب میں پانچ کنال اراضی جو حکومت پنجاب کی ملکیتی تھی اس جگہ کو ساٹھ سال قبل اہل اسلام کے لیے وقف برائے مسجد کردیا گیا تھا۔ جس پر ۱۹۵۵ء میں ایک مسجد تعمیر کی گئی جس میں مقامی لوگ نماز ادا کرتے چلے آرہے تھے کہ ستمبر ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر کافر اور غیر مسلم قرار دیا۔ اس کے بعد مذکورہ مسجد میں قادیانیوں کا داخلہ روک دیا گیا مگر اس کے باوجود قادیانیوں نے غنڈہ گردی کا مظاہرہ کرتے ہوئے نہ صرف مسجد بلکہ مسجد کی ملکیتی اراضی پر بھی قبضہ کرلیا اور زبردستی دھونس دھاندلی سے مسجد پر قابض چلے آرہے تھے جو سید اطہر حسین شاہ نے ۲۰۱۲ء میں مسجد کی واگزاری کے لیے مقامی تھانہ میں درخواست دائر کی جو بعد ازاں سیشن کورٹ سے اور پھر عدالت عالیہ تک مقدمہ بازی چلتی رہی اور یہ ساری مقدمہ بازی مذکورہ سائل سید اطہر حسین شاہ کے حق میں ہوتی رہی جو بالآخر عدالت عالیہ لاہور نے ڈی سی او خوشاب کو ہدایت کی کہ فریقین کو سن کر فیصلہ کرے جس پر باقاعدہ سماعت ہوئی جو ڈی سی او فریقین کے وکلاء کے دلائل سننے اور ریکارڈ ملاحظہ کرنے کے بعد اپریل میں مسجد مسلمانوں کے حوالے کرنے کے احکامات سنائے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۶ء ص۱۸)

قادیانی اڑتالیس آف شور کمپنیاں

پانامہ پیپرز کے افشاء نے جہاں حکومتوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے وہیں قادیانی جماعت میں بھی ہلچل دکھائی دے رہی ہے۔ جن کے نام نہاد خلیفہ، ان کے خاندان اور دوستوں کے نام پر ۴۸ آف شور کمپنیوں کا انکشاف ہوا ہے۔ قادیانی جماعت کے ذرائع کے مطابق خلیفہ کے کاروبار پر کسی کو اعتراض نہیں۔ البتہ ان کمپنیوں میں چندے کی رقم ہڑپ کئے جانے کے انکشاف پر قادیانی جماعت کی صفوں میں بھی ہلچل محسوس کی جارہی ہے اور خلیفہ کے حوالے سے سوالات پیدا ہونا شروع ہوگئے ہیں کہ ایک شخص جس کا کوئی ذریعہ روزگار نہیں اور جماعت کا سربراہ بننے سے پہلے وہ ایک امیر آدمی بھی نہیں تھا۔ اب اس کے پاس اتنی دولت کہاں سے آگئی کہ وہ دنیا کے امیر ترین لوگوں سے بھی زیادہ امیر دکھائی دے رہا ہے۔ اوصاف کو ملنے والی اطلاعات کے مطابق قادیانی جماعت میں موجودہ نام نہاد خلیفہ کے آنے کے بعد سے اب تک کئی ایک دھڑے بندیاں دکھائی دیتی ہیں۔ جن میں سے ان کے مخالفین کا ایک الزام مشترک ہے کہ یہ خلیفہ بدعنوان ہے اور جماعت کے چندوں کی رقم میں خورد برد کا مرتکب ہے۔ مگر کسی کے پاس اس کا ثبوت نہیں تھا۔ اس حوالے سے پہلا الزام ۲۰۱۰ء میں سامنے آیا۔ جب

کہا گیا کہ مرزا مسرور بڑی تعداد میں برطانیہ میں پراپرٹی خرید رہا ہے۔ اس کے لئے رقم کہاں سے آ رہی ہے۔ دوسرے یہ کہ چندوں کی مد میں جو رقم غریب قادیانیوں سے حاصل کی جاتی ہے، اس کے عوض انہیں دی جانے والی سہولتوں میں مزید کمی دکھائی دے رہی تھی اور نام نہاد شاہی خاندان کو بھی شکایت تھی کہ ان کی ضروریات پوری نہیں ہوتیں۔

واضح رہے کہ مرزا قادیانی کے خاندان کو قادیانی جماعت میں شاہی خاندان کہا جاتا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ جماعت کے نظام کے تحت دنیا بھر میں جن ممالک سے چندے زیادہ وصول ہوتے ہیں ان میں پاکستان، امریکہ، کینیڈا، جرمنی، برطانیہ شامل ہیں۔ یہ رقم وہاں سے خیراتی رقم کے نام سے منتقل کی جاتی ہے تاکہ اس پر ٹیکس بچایا جاسکے۔ اسے برطانیہ میں **AMJ** انٹرنیشنل کے نام سے منتقل کیا جاتا ہے۔ اس اکاؤنٹ سے صرف ایک ادارہ شرکۃ الاسلامیہ چلایا جارہا تھا اور اس کی آمدن اور اخراجات سال کے آخر میں برابر ظاہر کردیئے جاتے تھے۔ مگر اب معلوم ہوا ہے کہ اسی اکاؤنٹ سے رقوم ادھر ادھر بھی منتقل کی جاتی تھیں اور انہیں گھما پھرا کر آف شور کمپنیوں میں چھپایا جاتا تھا۔

۲۰۱۰ء میں ہی ایک قادیانی عمارت کے لئے بھاری شرح سود پر قرض حاصل کیا گیا جو وقت کے ساتھ غیر معمولی مقدار میں بڑھنا شروع ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ اس وقت یہ بحث شروع ہوئی تھی کہ قرض دینے والی یہ کمپنی **TJ Holdings** کس کی ہے اور اس کے پس پردہ کیا کہانی ہے۔ اس وقت تو یہ کہانی سامنے نہیں آئی لیکن اب بھانڈا پھوٹا ہے کہ یہ مرزا مسرور کی اپنی خاندانی کمپنی ہے جو جعلی نام پر کام کرتی ہے۔

اوصاف کو ذرائع نے بتایا ہے کہ مرزا نے زیادہ تر کمپنیاں اپنے نام پر نہیں بنائیں بلکہ اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کے نام پر مال اکٹھا کیا ہے۔ جن میں عبدالباقی ارشد کا نام بہت اہم ہے۔ اطلاعات کے مطابق عبدالرشید احمد کی عمر ۸۱ برس ہے اور وہ مرزا مسرور کا ذاتی دوست ہے اور کم وبیش ۲۳ چندہ چور کمپنیوں کا ڈائریکٹر بنایا گیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق قادیانی جماعت چندے کی رقم کے حوالے سے اس قدر حساس ہے کہ اس پر ٹیکس نہ دینے کا معاملہ اٹھانے پر چوہدری احمد حسن کو قتل کروادیا گیا تھا۔ جس کی تحقیقات میں جماعت کی کئی ایک شخصیات کو تفتیش میں شریک ہونا پڑا۔ ذرائع کا دعویٰ ہے کہ چندے کی لوٹ مار ہمیشہ سے ایسے ہی رہی ہے۔ لیکن مرزا نے ماضی کی روایت کے مطابق مل کر کھانے کے بجائے سب خود ہی کھانے کی پالیسی اختیار کی جس پر احتجاج ہونا قدرتی بات تھی۔ دوسرے یہ کہ ماضی میں ایسا کوئی خلیفہ پکڑا نہیں گیا۔ اس کی بدقسمتی کہ پانامہ پیپرز نے بھانڈا پھوڑ دیا۔ اطلاعات کے مطابق مرزا کی آف شور کمپنیاں صرف پانامہ میں ہی نہیں بلکہ برٹش ورجن آئی لینڈ اور دیگر ٹیکس چوری کے حوالے سے بدنام جگہوں پر بھی ہیں۔

بتایا جاتا ہے کہ مرزا نے مرزا طاہر کی بیوی آصفہ کے نام پر اور نصرت جہاں کے نام سے بھی کمپنیاں کھولی ہیں۔ لندن میں قادیانی جماعت کے ذریعہ نے مرزا مسرور کی مختلف فرنٹ مینز کے نام پر کمپنیوں کی تفصیل فراہم کی ہے اور کہا ہے کہ اس سلسلہ میں مزید کام کیا جارہا ہے۔ یہ تعداد حتمی نہیں ہے۔ مزید انکشافات کی توقع رکھنی چاہیے۔

پانامہ پیپرز میں شامل قادیانی جماعت کی آف شور کمپنیاں اور ان کے رہنماؤں کی فہرست جن کی نشاندہی قادیانی ذرائع نے کی ہے:

نمبر شمار	قادیانی رہنماؤں کے نام	آف شور کمپنیوں کے نام	کمپنی کے قیام کی تاریخ
۱	سید قاسم احمد، لاہور	فضل انٹرپرائزز پاناما	۹رجون ۲۰۰۰ء
۲	سید قمر سلیمان احمد، لاہور	فضل انٹرپرائزز پاناما	۹رجون ۲۰۰۰ء

۳	سید محمود احمد، لاہور	فضل انٹر پرائزز پاناما	۹؍جون ۲۰۰۰ء
۴	مرزا سفیر احمد، لاہور	فضل انٹر پرائزز پاناما	۹؍جون ۲۰۰۰ء
۵	شوکت جہاں احمد، لاہور	فضل انٹر پرائزز پاناما	۹؍جون ۲۰۰۰ء
۶	مسعود احمد خالد، چناب نگر	سند ہولڈنگس ایس اے پاناما	۱۲؍جون ۲۰۰۰ء
۷	مرزا ظفر احمد، لاہور	سند ہولڈنگس ایس اے پاناما	۱۲؍جون ۲۰۰۰ء
۸	مرزا ثمر احمد، چناب نگر	سند ہولڈنگس ایس اے پاناما	۱۲؍جون ۲۰۰۰ء
۹	ماجد احمد خان، چناب نگر	اشڈیل لمیٹڈ NIUE	۶؍جنوری ۲۰۰۴ء
۱۰	سید خالد احمد شاہ، چناب نگر	نورڈن انویسٹمینٹ NIUE	۴؍مئی ۲۰۰۴ء
۱۱	امنل وحید، چناب نگر	زینڈوا نویسٹمینٹ NIUE	۱۲؍اکتوبر ۲۰۰۰ء
۱۲	مرزا مظفر احمد، لاہور	بلال انویسٹمینٹ پاناما	۷؍جون ۲۰۰۰ء
۱۳	شاہد احمد سعدی، لاہور	بلال انویسٹمینٹ پاناما	۷؍جون ۲۰۰۰ء
۱۴	مرزا ناصر انعام احمد، چناب نگر	بلال انویسٹمینٹ پاناما	۷؍جون ۲۰۰۰ء
۱۵	مرزا مسرور احمد، لاہور	نصرت انویسٹمینٹ پاناما	۱۶؍دسمبر ۱۹۹۴ء
۱۶	سید خالد احمد، چناب نگر	نصرت انویسٹمینٹ پاناما	۱۶؍دسمبر ۱۹۹۴ء
۱۷	سید شعیب احمد، لاہور	نصرت انویسٹمینٹ پاناما	۱۶؍دسمبر ۱۹۹۴ء
۱۸	حمید اللہ، لاہور	ٹی جے ہولڈنگس پاناما	۲۵؍اگست ۱۹۹۲ء
۱۹	منصور احمد خان، لاہور	ٹی جے ہولڈنگس پاناما	۲۵؍اگست ۱۹۹۲ء
۲۰	عالیہ بخش چوہدری، لاہور	ٹی جے ہولڈنگس پاناما	۲۵؍اگست ۱۹۹۲ء
۲۱	مرزا مسرور احمد، لاہور	الحماد ہولڈنگس پاناما	۲۳؍مئی ۱۹۹۲ء
۲۲	سید قاسم احمد، لاہور	الحماد ہولڈنگس پاناما	۲۳؍مئی ۱۹۹۲ء
۲۳	سید خالد احمد، لاہور	الحماد ہولڈنگس پاناما	۲۳؍مئی ۱۹۹۲ء
۲۴	سید محمود احمد، لاہور	قادر انٹر پرائزز پاناما	۲۲؍مئی ۲۰۰۰ء
۲۵	سید شعیب احمد، لاہور	قادر انٹر پرائزز پاناما	۲۲؍مئی ۲۰۰۰ء
۲۶	میاں محمد اسلم، لاہور	اسلم کارپوریشن پاناما	۲؍جون ۲۰۰۰ء
۲۷	پروین اسلم، لاہور	اسلم کارپوریشن پاناما	۲؍جون ۲۰۰۰ء
۲۸	ندیم اسلم، لاہور	اسلم کارپوریشن پاناما	۲؍جون ۲۰۰۰ء
۲۹	محمد معین اسلم، لاہور	اسلم کارپوریشن پاناما	۲؍جون ۲۰۰۰ء

۳۰	محمد علی اسلم، لاہور	اسلم کارپوریشن پاناما	۲رجون ۲۰۰۰ء
۳۱	میاں ضیاء الدین طور، راولپنڈی	کاسکا ہولڈنگس پاناما	۸رنومبر ۱۹۸۸ء
۳۲	صوفیہ طور، راولپنڈی	کاسکا ہولڈنگس پاناما	۸رنومبر ۱۹۸۸ء
۳۳	حسن احمد، لاہور	کاسکا ہولڈنگس پاناما	۸رنومبر ۱۹۸۸ء
۳۴	سجادہ جمیل، لاہور	کاسکا ہولڈنگس پاناما	۸رنومبر ۱۹۸۸ء
۳۵	شریفہ حامد، لاہور	کاسکا ہولڈنگس پاناما	۸رنومبر ۱۹۸۸ء
۳۶	عبدالشکور اظہر	کاسکا ہولڈنگس پاناما	۸رنومبر ۱۹۸۸ء
۳۷	میاں ضیاء الدین طور، راولپنڈی	ماہا انٹرنیشنل پاناما	۲۳رفروری ۱۹۹۴ء
۳۸	صوفیہ طور، راولپنڈی	ماہا انٹرنیشنل پاناما	۲۳رفروری ۱۹۹۴ء
۳۹	عبدالشکور اظہر	ماہا انٹرنیشنل پاناما	۲۳رفروری ۱۹۹۴ء
۴۰	سید قمر سلیمان احمد، لاہور	سلامت ہولڈنگس پاناما	۱۶ردسمبر ۱۹۹۴ء
۴۱	سید محمود احمد، لاہور	صائمت ہولڈنگس پاناما	۱۶ردسمبر ۱۹۹۴ء
۴۲	سید شعیب احمد، لاہور	سلامت ہولڈنگس پاناما	۱۶ردسمبر ۱۹۹۴ء
۴۳	سیدہ بشریٰ بیگم، لاہور	سلامت ہولڈنگس پاناما	۱۶ردسمبر ۱۹۹۴ء
۴۴	مرزا مسرور احمد، لاہور	سمٹ پراپرٹیز پاناما	۲۰ردسمبر ۱۹۹۴ء
۴۵	سید قمر سلیمان احمد، لاہور	سمٹ پراپرٹیز پاناما	۲۰ردسمبر ۱۹۹۴ء
۴۶	سید قاسم احمد، لاہور	سمٹ پراپرٹیز پاناما	۲۰ردسمبر ۱۹۹۴ء
۴۷	....	لامبر ڈانویسٹ لمیٹڈ	....
۴۸	....	جفاہ انٹرپرائز	....

(ماخوذ از: روزنامہ اوصاف لاہور، مؤرخہ ۱۵رمئی ۲۰۱۶ء، بروز اتوار، ماہنامہ لولاک ملتان اگست ۲۰۱۶ء ص۳۶ تا ۳۹)

ختم نبوت چوک سرائے نورنگ کا نوٹیفیکیشن

عالمی مجلس تحفظ ختم کی تحریک پر سرائے نورنگ کے اہم چوک کو ختم نبوت چوک اور لکری روڈ کو ختم نبوت روڈ کے نام سے سرکاری حیثیت دلادی گئی۔

اس قرارداد کو منظور کرانے کے لئے جناب حاجی امیر صالح خان، مفتی عبدالغفار، مولانا عبدالرحیم، مفتی ضیاء اللہ، مولانا محمد ابراہیم ادہمی، مولانا محمد طیب طوفانی، صاحبزادہ امین اللہ اور ماسٹر محمد عمر خان نے بھرپور کردار ادا کیا۔

ذیل میں سرکاری نوٹیفیکیشن کا عکس ملاحظہ فرمائیں:

OFFICE OF THE TEHSIL MUNICIPAL ADMINISTRATION, SERAI NAURANG.

No. 218 /TN/TMA Serai Naurang.
Dated: 13/6/2016.

NOTIFICATION

The Tehsil Council TMA Serai Naurang has adopted unanimously a Resolution No. A-1 dated 13.6.2016, whereas, the name of the Chowk of Kaki Road near Fresh Way Sweets & Backers has renamed as "Khatam-e-Naboowat Chowk".

Therefore, the name of "Khatam-e-Naboowat Chowk" is notified accordingly with immediate effect.

Tehsil Nazim,
Tehsil Council, Serai Naurang.

Endst. of even No. & date.
Copy to the:

1. Commissioner, Bannu Division Bannu.
2. Deputy Commissioner, Lakki Marwat.
3. Tehsil Municipal Officer, TMA Serai Naurang.
4. Adl. Asstt: Commissioner, Serai Naurang.
5. Haji Amir Saleh Khan District Ameer for Alami Majlis Tahafuz.e.Khatam-e. Naboowat, Lakki Marwat.

Tehsil Nazim,
Tehsil Council, Serai Naurang.

(ماہنامہ لولاک ملتان اکتوبر ۲۰۱۶ء ص ۵۳)

بدین میں قادیانی دہشت گردوں کے خلاف ایف.آئی.آر کا عکس

ابتدائی اطلاعی رپورٹ بہ نسبت جرم قابل دست اندازی پولیس رپورٹ شدہ زیر دفعہ 154 مجموعہ ضابطہ فوجداری

نمبر 159/2016 تھانہ بدین ضلع بدین تاریخ ووقت وقوعہ 29-06-2016

بوقت 18:00

1۔	تاریخ وقت رپورٹ	30-06-2016 @ 14:00	6	تھانہ سے روانگی کی تاریخ وقت	بروقت	
2۔	نام وسکونت اطلاع دہندہ وممتنیت	منجانب سرکار سب انسپکٹر خدا بخش لنڈ، پی.ایس.بدین				
3۔	مختصر کیفیت جرم (مع دفعہ) مع مال اگر کچھ کھویا گیا ہے۔	U/S 3.4.5 Explosive Act, R/W 120B PPC /6/7 ATA				
4۔	جائے وقوعہ سے فاصلہ تھانہ اور سمت	ملزم عمران گرگیز کے گھر کی گلی پوسٹ آفس روڈ تھانہ سے مشرق کی طرف مفاصلہ تقریباً 2 کلومیٹر، دیھ تحصیل بدین				
5۔	جانچ بسنت کونسے قدم لئے گئے اور خبر داخل کرنے دیر کیوں ہوئی اس کے اسباب	تفتیش شروع				

SIP خدا بخش لنڈ SIP PS. Badin

صحیح عہدہ

نوٹ: اطلاع کے نیچے، اطلاع دہندہ کے دستخط یا مہر یا نشان انگھوٹا ہونا چاہئے اور افسر تحریر کنندہ (ابتدائی اطلاع) کے دستخط یا بطور تصدیق ہونا چاہئے:

فریاد ہے کہ میں تھانہ کڑیو گھنور پہ SIP تعینات ہوں۔کل ہم بمع سپاہ PC-16 زاہد حسین، PC-1837 نایاب حسین اسلحہ ایمبولیشن کے ساتھ سرکاری گاڑی SP-3588 ڈرائیور DPC عبدالمجید PS بدین کے روزنامچہ انٹری نمبر ۱۸ مؤرخہ ۲۹؍جون ۲۰۱۶ء بوقت 17:10 بجے پیٹرولنگ کرنے کے لیے روانہ ہوکر مختلف مقامات سے پیٹرولنگ کرتے ہوئے جب پوسٹ آفیس سے آرمی شوگر ملز کی طرف جارہے تھے جب وقت چھ بجے شام ڈاکٹر پیر محمد واہرو اسپتال پر پہنچے تو مشرق کی جانب سے ایک زوردار دھماکہ ہوا۔جس پر ہم فوری گلی میں گئے دیکھا کہ لوگ گھروں سے باہر نکل کر دہشت خوف وہراس میں بھاگ دوڑ رہے تھے۔ہم نے دیکھا کہ عمران علی گرگیز کے گھر میں یہ دھماکہ ہوا تھا۔ایسی معلومات بھی ملی اور عمران ولدیت اصغر گرگیز رہائشی اصل خدا آباد نزد کڈہرو، تحصیل ٹنڈو باگو حال رہائشی قائدآباد محلّہ شہر بدین زخمی حالت میں گلی میں پڑا ہوا تھا جس کی ٹانگوں اور بازؤں سے خون بہہ رہا تھا۔اتنے میں دونا معلوم افراد آئے جو کہ عمران علی گرگیز کو موٹرسائیکل پر بٹھا کر لے کر بھاگ گئے جن کو ہم نے پکڑنے کی کوشش کی مگر وہ گلیوں سے بھاگ گئے۔ہم نے زمین پر دیکھا کہ ایک ریموٹ کنٹرول ایریل والا بمعہ بیٹری ہاف وائیٹ کلر والا، ایک کالے کلر ڈوائیس ایریل والا بمعہ سیلز، ایک ڈیٹونیٹر وائیر لال اور زرد کلر کی تاروں سے ملے۔دھماکے کے سبب اردگرد کے لوگوں میں خوف ودہشت کا ماحول تھا جو ہم نے بروقت امن امان کی صورتحال کو سنبھالتے ہوئے مشیر نامہ تیار کرکے ویریفائے کرتے رہے۔جس کے بعد فرار ملزمان کو گرفتار کرنے کی کوششیں کرتے رہے جس کے بعد آج

مؤرخہ ۳۰؍جون ۲۰۱۶ء کو ہم بمعہ سپاہ PC زاہد حسین، PC نایاب حسین مخفی اطلاع پر جوابدار عمران علی ولد اصغر علی گرگیز کو سیرانی روڈ نزد ٹیکنیکل کالج سے گرفتار کر کے اس کی بدن تلاشی لی جو قمیص کے سائیڈ والی جیب سے ایک چھوٹی سائیز والا پیسٹر اور سلوار کے ور میں سے ایک پلاس ملا۔ قمیص کے آگے والی جیب سے ایک موبائیل فون ملی۔ جوابدار کو دونوں ٹانگوں اور بازوؤں میں سوراخ نما زخم تھے۔ جس کی تفتیش پر ظاہر کیا کہ کل میں رموٹ کنٹرول دیسی ساخت والا بم شہباز روڈ پر عام خریداری والی ایریا میں دھماکہ کرنے کے لیے لے جارہا تھا کہ اچانک رموٹ کنٹرول پر ہاتھ لگنے سے زوردار دھماکہ کر کے بم پھٹ گیا۔ جس سے میں زخمی ہوگیا تھا۔ ملزم نے اپنا نام عمران ولد اصغر علی گرگیز، رہائش اصل خدا آباد کڈہرو، تحصیل ٹنڈو باگو، حال قائد آباد محلّہ شہر بدین بتایا۔ جس کے بعد ملزم کی گرفتاری کا ایسا مشیر نامہ PC زاہد حسین، PC نایاب حسین کے روبرو تیار کر کے گرفتار ملزم کو حفاظت میں لے کر سول اسپتال بدین پہنچے جہاں سے اس کا علاج کروا کر اسے حفاظت میں لے کر ابھی حاضر ہو کر فریاد کرتا ہوں کہ ملزمان عمران علی گرگیز اور دو نامعلوم افراد نے ہم صلاح ہو کر سازش مجرمانہ کر کے دیسی ساخت ریموٹ کنٹرول بم اپنے قبضہ میں رکھ کر شہر بدین میں کاروباری علاقہ شہباز روڈ پر بم دھماکہ کرنے کی سازش بنا کر بم دھماکہ کرنے کے لیے بم لے جارہا تھا کہ ریموٹ کنٹرول پر ہاتھ لگنے سے دھماکہ ہوگیا جس سے لوگوں میں دہشت اور خوف و ہراس کا ماحول پیدا ہوگیا۔ یہ سارا عمل کر کے ملزمان نے قلم 3,4,5 دھماکہ خیز ایکٹ ATA 6/7 کا جرم کیا ہے۔ اس لیے سرکاری کی طرف سے فریادی ہو کر ملزمان بالا کے خلاف مقدمہ درج کیا جاتا ہے۔

نوٹ: فریادی کا فریاد اس کے کہنے کے موجب حرف بہ حرف تحریر کر کے اس کو پڑھا کر سنایا گیا جس کو درست تسلیم کر کے دستخط کیے ہیں۔

SIP PS. Badin پولیس کارروائی

جناب عالی! اوپر والی فریاد اس کتاب میں داخل کر کے دفعہ 157 CrPC کی بجا آوری متعلقہ عدالت سے کی گئی۔ ایف آئی آر کاپیاں افسرانِ بالا کو ارسال کی گئیں۔ انسپکٹر رینک کا آفیسر مقرر ہونے پر مقدمہ کی تفتیش اس کے حوالے کی جائے گی۔ SIP PS. Badin

(ماہنامہ لولاک ملتان اکتوبر ۲۰۱۶ء ص ۵۱،۵۲)

قادیانیوں کی حمایت کرنے کا انجام، حمزہ علی عباسی برطرف

مشکوٰۃ شریف میں کتاب العلم کی ایک روایت ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ علماء کے ختم ہونے سے (آخر زمانہ میں) علم بھی ختم ہوتا جائے گا۔ لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنالیں گے۔ ان سے مسائل پوچھے جائیں گے۔ وہ لوگ بغیر علم کے فتوے دیں گے۔ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۳۳)

رمضان المبارک کی صورتحال کو سامنے رکھیں تو بیسیوں ٹی.وی چینلوں پر ''رمضان ٹرانسمشن'' کے نام سے جو پروگرام منعقد ہوئے ان پروگراموں میں اکثر ''رمضان ٹرانسمشن'' کے میزبان اداکار، فنکار اور گلوکار متعین تھے۔ جنہوں نے اپنے اپنے طور طریقوں سے نہ صرف رمضان المبارک کے مقدس ماحول کو پامال کیا بلکہ آئین اور مذہب کی نظریاتی سرحدوں کو عبور کرنے کی ناپاک جسارت کر کے لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی۔ رمضان ٹرانسمشن کی خصوصی نشریات میں جہاں دیگر شعائر اسلامی کا تمسخر اڑایا گیا، وہاں ایک سوچے سمجھے پروگرام کے تحت ۱۳؍جون ۲۰۱۶ء کو آج ٹی وی کے اینکر پرسن حمزہ علی عباسی نے نہ صرف مذہبی بلکہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی آئینی سرحدوں کو پامال کیا۔ حمزہ علی عباسی کو شاید علم نہیں کہ ابتدائی جھوٹے مدعیان نبوت کے خلاف سب سے پہلے ایک اسلامی ریاست ''ریاست مدینہ'' نے ہی فیصلہ کیا تھا۔ اس کے علاوہ ہمارے وطن عزیز کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے نہ کہ یہ کوئی لبرل ملک ہے جہاں مذہب کی کوئی

قید نہ لگائی جاسکتی ہو۔ اسلامی ریاست کی اوّلین ذمہ داری ہے کہ وہ مذہبی سرحدوں کی حفاظت کرے۔ علماء مسئلہ بتا سکتے ہیں۔ لیکن نفاذ اتھارٹی صرف ریاست کے پاس ہوتی ہے۔

بہرحال اس ناگہانی واقعہ کے بعد ۱۴؍جون ''امت'' اخبار کراچی کے صفحات پر علماء کی طرف سے اس واقعہ کی بھرپور مذمت کی گئی۔ ۱۴؍جون کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا کی طرف سے چیئرمین پیمرا کے نام ایک کھلا خط لکھا گیا۔ جو ۱۶؍جون کو روزنامہ ''اسلام'' کے ادارتی صفحہ پر شائع ہوا۔ پھر دیگر اخبارات میں بھی یہ کھلا خط شائع ہوا۔ جس میں انہوں نے حمزہ علی عباسی کے خلاف قانونی کارروائی کرانے کا مطالبہ کیا۔۔ جو کھلا خط چیئرمین پیمرا کے نام شائع ہوا وہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

بخدمت جناب چیئرمین پیمرا پاکستان، اسلام آباد

جناب عالیٰ!

۱۳؍جون ۲۰۱۶ء ''آج ٹی وی'' کی رمضان نشریات کے اینکر پرسن حمزہ علی عباسی نے اپنی نشریات میں کہا کہ ریاست کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی کو غیرمسلم قرار دے۔

جناب عالیٰ! جب سے مرزاغلام احمد قادیانی نے جھوٹا دعویٰ نبوت کیا، اس روز سے علماء کرام، مولانا پیر مہر علی شاہ، مولانا عبداللہ لدھیانوی، مولانا نذیر حسین دہلوی، مولانا احمد رضا خان، مولانا علی الحائری، مولانا رشید احمد گنگوہی اور مولانا غلام دستگیر ایسے اپنے وقت کے جید علماء کرام نے مرزاغلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں کو مسلم امت سے علیحدہ قرار دیا۔ پاکستان کی پارلیمنٹ، پاکستان کے سپریم کورٹ، رابطۂ عالم اسلامی مکہ مکرمہ، جنوبی افریقہ کے سپریم کورٹ غرض جتنے بھی کسی متنازعہ مسئلہ کو طے کرنے کے فورم تھے۔ جب قادیانی کیس ان کے سامنے پیش ہوا تو انہوں نے قادیانیوں کو ملت اسلامیہ کا کبھی حصہ قرار نہ دیا۔

۱۹۷۴ء میں پارلیمنٹ کی کارروائی میں قادیانی جماعت نے خود درخواست کر کے اس میں شرکت کی اجازت حاصل کی۔ اس وقت قادیانی جماعت کے چیف گرو مرزاناصر نے یہی بحث اٹھائی کہ کسی حکومت کو یہ حق نہیں کہ وہ کسی کو کافر قرار دے۔ مرزاناصر سے کہا گیا کہ پاکستان کے آئین میں درج ہے کہ اس کا صدر مسلمان ہوگا۔ اگر ایک ہندو خود کو مسلمان کہہ کر پاکستان کی صدارت کے الیکشن میں حصہ لے کہ وہ مسلمان ہے، تو اس کے متعلق حکومت یا عدالت کو حق حاصل ہے کہ نہیں کہ وہ فیصلہ کریں کہ یہ مسلمان ہے یا نہیں؟ کوٹہ سسٹم کے تحت ایک یونیورسٹی یا کالج یا کسی سرکاری ادارہ میں ایک غیرمسلم خود کو مسلمان کہے تو کیا اس کے متعلق ادارہ کے سربراہ یا عدالت کو حق حاصل ہے یا نہ کہ وہ یہ فیصلہ کریں کہ یہ شخص مسلمان ہے یا نہ؟ غرض تفصیلی بحث کے بعد مرزاناصر کو تسلیم کرنا پڑا کہ ہاں! حکومت یا ادارہ کو ایسا کرنے کا حق حاصل ہے۔

جناب عالیٰ! آج قومی اسمبلی کی اس بحث کا تمام سرکاری ریکارڈ خود حکومت نے شائع کر دیا ہے۔ توجہ طلب یہ امر ہے کہ مرزاقادیانی کا یہ کہنا کہ ''جس شخص کو میری دعوت پہنچی اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں۔ وہ خدا کے نزدیک قابل مواخذہ اور جہنمی ہے۔'' اسی طرح قادیانی جماعت کے دوسرے چیف گرو مرزامحمود نے ''آئینہ صداقت'' نامی کتاب میں لکھا کہ ''جو شخص مرزاقادیانی کو نہیں مانتا، اگرچہ اس نے مرزا کا نام بھی نہ سنا ہو وہ کافر ہے۔'' پھر مرزاغلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزابشیراحمد قادیانی کا اپنی کتاب ''کلمۃ الفصل'' میں کہنا کہ ''مرزا کے نہ ماننے والے نہ صرف کافر بلکہ پکے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔'' ان حوالہ جات کے ہوتے ہوئے گویا ٹی وی

اینکر پرسن حمزہ علی عباسی قادیانیوں کو تو یہ حق دیتے ہیں کہ وہ پوری دنیا کے مسلمان کو غیر مسلم قرار دیں اور اگر ایک اسلامی سٹیٹ طویل بحث ومباحثہ، غور وفکر واجتہاد کے بعد قادیانیوں کے متعلق فیصلہ کرتی ہے۔ تو وہ غلط ہے۔

یہ فلسفہ ٹی وی پر بیان کرنا بلاوجہ نہیں۔ یہ ایک بہت بڑی گہری چال ہے جو دشمن نے پاکستان کے حالات میں بگاڑ پیدا کرنے کے لئے چلی ہے۔ آج جب کہ پورے ملک میں انتہاء پسندی، مذہبی منافرت پھیلانے والوں کا دائرہ تنگ کیا گیا ہے۔ اسلامیان وطن نے فرقہ واریت سے پناہ پاکرسکھ کا سانس لیا ہے۔ اس موقع پر ایک طے شدہ مسئلہ کو زیر بحث لانا، متنازعہ بنانا، یہ بلاوجہ نہیں اس کے پس منظر پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ ملک کو پھر انارکی کی طرف دھکیلا جارہا ہے۔

جناب! یقین جانئے کہ ایک شرعی اسلامی متفقہ مسئلہ، جس پر پارلیمنٹ بھی مہر تصدیق ثبت کر چکی۔ عرب وعجم، مشرق ومغرب کے مسلمان جس پر متفق ہیں۔ اسے متنازعہ بنا دیا جائے گا؟ ہرگز نہیں۔ یہ قادیانیوں یا قادیانی نوازوں کی خام خیالی ہے۔ وہ غیر مسلم ہیں، جب تک مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کے قلادہ کو اپنی گردن سے نہیں اتارتے انہیں کوئی ماں کا لعل مسلمانوں کی صف میں نہیں کھڑا کر سکتا۔

جناب عالی! حقائق پر غور کیا جائے۔ یہ کیا ہو رہا ہے کہ ایک اینکر اور ایکٹر عقیدہ وایمان کے متفقہ مسئلہ کو متنازعہ بنا کر پورے ملک میں ایک اضطراب وہیجان کی فضا پیدا کر دے۔ یہ سب کچھ ایک منصوبہ کا حصہ ہے۔ ٹی وی مالکان نے یہ جو اسے ذمہ داری سونپی یہ بھی گہری چال ہے جو ملک کے حالات کو بگاڑنے کے لئے چلی گئی ہے۔ ایک شخص اگر شیعہ، سنی کے نام پر منافرت پھیلائے تو وہ قابل مواخذہ ہے اور اگر وہ کفر واسلام کی حدود کو توڑ دے، متفقہ طے شدہ مسئلہ کو اختلافی اور متنازعہ بنائے تو وہ قابل مواخذہ کیوں نہیں؟ کیا اب جب کہ امریکہ، افغانستان، انڈیا مل کر پاکستان میں راہداری کے خلاف افراتفری پھیلا رہے ہیں۔ پاکستان میں پھر بدامنی کو راہ دی جارہی ہے۔ ہماری دیانتدارانہ رائے ہے کہ اس اینکر پرسن کی یہ گفتگو بھی اسی پلاننگ کا حصہ ہوسکتی ہے۔ تعزیرات پاکستان میں درج ہے کہ کوئی قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہہ سکتا۔ اینکر پرسن نے اس قانون کی روح کو پائمال کیا ہے۔ اس پر اس دفعہ کے تحت کیس درج ہونا چاہئے۔ اس نے افراتفری پھیلا کر ضرب عضب کو چیلنج کیا ہے۔ اس گفتگو سے انہوں نے ایکشن پلان کو تہہ وبالا اور ملیامیٹ کرنے کا خطرناک کھیل کھیلا ہے۔

براہ کرم! پیمرا کا فرض بنتا ہے کہ وہ ''آج ٹی وی'' اور اس کے اینکر پرسن اور اس سازش کے پیچھے چھپے کرداروں کے خلاف قانونی کارروائی کر کے اسلامیان وطن کو مطمئن کرے۔ ایک بار پھر قادیانی لابی اور قادیانی نوازوں تک یہ پیغام پہنچانا فرض سمجھتے ہیں کہ قادیانی غیر مسلم تھے اور ہیں۔ یہ قانون رہے گا۔ اس کے بدخواہ اور اس کو ختم کرنے والے کبھی اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔ بقول علامہ اقبال مرحوم ''قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے اور ختم نبوت میں امت کی وحدت کا راز مضمر ہے۔'' ان حقائق پر غور کر کے اس گہری چال کا انسداد کیا جائے۔ شکریہ!

اللہ وسایا (مبلغ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

چنانچہ ملک بھر سے علماء نے اس واقعہ کی مذمت کی۔ ۱۸؍جون کو کراچی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما قاضی احسان احمد، جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کے امیر قاری محمد عثمان اور دیگر علماء کے وفد نے آج نیوز کے سی.ای.او جناب شہاب زبیری سے ملاقات کی۔ حمزہ علی عباسی کی عقیدہ ختم نبوت کے قانون کے خلاف ہرزہ سرائی سے پیدا ہونے والی سنگین صورتحال سے آگاہ کرتے ہوئے حمزہ علی عباسی کو آج ٹی.وی چینل سے فارغ کرنے کا مطالبہ کیا۔ ۱۹؍جون کو روزنامہ ''اسلام'' کے ادارتی صفحات پر ایک مضمون اور ایک خصوصی رپورٹ شائع ہوئی جس میں چیئرمین پیمرا کی طرف سے غیر منصفانہ فیصلہ سامنے آیا۔ ذیل میں ۱۹؍جون کو شائع ہونے والے دونوں مضامین ملاحظہ فرمائیں:

قادیانیت نوازی ...... کچھ قرینے بھی ہوتے ہیں حصول داد کے:

ٹائم بم(Time Bomb) مقررہ وقت پر پھٹنے والے بم کو کہا جاتا ہے۔ ایمان اور عقیدے کے معاملات ایسے حساس ہوتے ہیں، انہیں بودے دلائل کے سہارے زیر بحث لایا جائے تو ٹائم بم کی طرح پھٹتا ہے اور سب کچھ تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ عقیدہ ختم نبوت امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ اور ایمان کی بنیاد ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا خاتم النّبیین ہونا قرآن وسنت سے ثابت ہے۔ سورۂ احزاب میں اللہ کا ارشاد ہے:''محمد (ﷺ) تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النّبیین ہیں۔''

خود رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:''انا خاتم النّبیین لا نبی بعدی''میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اسی طرح آپ ﷺ نے ایک عمارت کی مثال دے کر ارشاد فرمایا کہ میں نبوت کی عمارت کی آخری اینٹ ہوں۔ آپ ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمرؓ ہوتے۔ اسی طرح اور بہت سی احادیث سے عقیدۂ ختم نبوت ثابت ہے۔ مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، طلیحہ اسدی، سجاح اور دوسرے جھوٹے مدعیان نبوت کے خلاف دور صدیقی میں جہاد اس بات کا ثبوت ہے کہ خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی ظلی اور بروزی نبی کی گنجائش نہیں ہے۔ ایسے عقیدے کے حامل مسلمان نہیں۔

برصغیر میں مرزاغلام احمد قادیانی کو ترک جہاد کے لئے انگریز نے اتارا اور پھر اس سے امت مسلمہ کے متفقہ عقیدے پر ضرب لگانے کی سعی لاحاصل کی۔ برصغیر کی تقسیم سے قبل ہی امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور اس قبیل کے علماء نے قادیانیت کو چیلنج کیا اور دلائل وبراہین کے ذریعے اس کے تاروپود بکھیرے۔ قیام پاکستان کے بعد تمام مکاتب فکر کے علماء نے عقیدۂ ختم نبوت کے لئے طویل جدوجہد کی اور زنداں کی صعوبتیں کاٹیں اور بے شمار مسلمانوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت اس کی شاہد ہے۔ پھر دوبارہ ۱۹۷۴ء میں تحریک ختم نبوت چلی۔ جس کے نتیجے میں یہ معاملہ قومی اسمبلی کے فلور پر آیا اور اس وقت کے قادیانی سربراہ مرزاناصر اور اس کے ساتھیوں کو مکمل مواقع فراہم کئے گئے کہ وہ اپنا مؤقف اسمبلی میں پیش کریں۔ قومی اسمبلی میں بحث کا سلسلہ دو ماہ کے لگ بھگ جاری رہا اور قومی اسمبلی کے ۱۲۶ اجلاسوں کی چھیانوے نشستیں ہوئیں اور وہ ماہ اگست کے پہلے عشرے (۵/اگست) سے شروع ہونے والی مرزاناصر پر جرح وقفے وقفے سے ۳۱/اگست تک جاری رہی۔ یہ جرح ۴۰ گھنٹوں سے زائد کے دورانئے پر مشتمل تھی۔ جس میں اٹارنی جنرل آف پاکستان یحییٰ بختیار نے مرزاناصر سے جو سوالات کئے وہ قادیانیوں کے سربراہ غلام احمد قادیانی کی کتابوں کے حوالہ جات پر مشتمل تھے۔ جس میں امت مسلمہ کے بارے میں آنجہانی کے جو عقائد تھے وہ بیان کئے اور پھر ان حوالوں کی تصدیق بھی مرزاناصر سے چاہی جس پر اس نے ان کہیں بلاواسطہ تصدیق کی اور کہیں بالواسطہ مرزاناصر احمد نے اسمبلی کے فلور پر جو باتیں کیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزاغلام احمد کی بات کو نہ ماننے والا کافر ہے، چاہے وہ حضرت محمد ﷺ کو مانتا ہو۔ غیر احمدی کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ غیر احمدیوں سے رشتہ حرام ہے۔ غلام احمد (نعوذ باللہ) حضرت محمد ﷺ سے ''افضل'' ہے۔ آنحضرت ﷺ کے بعد جو یہ کہے کوئی نبی نہیں آئے گا وہ جھوٹا ہے۔ قادیانی وزیر (ظفر اللہ) نے قائداعظم کی نماز جنازہ اس لئے نہیں پڑھی کہ وہ ہمارے خلاف فتویٰ دینے پر خاموش رہے۔ اسمبلی قادیانیوں کو دائرہ اسلام سے خارج کر دے تو ہمیں اعتراض نہ ہوگا۔

اس کے بعد بھی اگر یہ سوال اٹھایا جائے کہ کسی کو کافر قرار دینا پارلیمنٹ یا ریاست کا حق نہیں تو ایسے لوگوں کی عقل پر ماتم ہی کیا جاسکتا ہے۔ جب مرزاناصر کے مرزاغلام احمد کے نبوت کے منکرین کو کافر کہنا مانا اور اسے خاتم الانبیاء ﷺ سے (نعوذ باللہ) افضل قرار دیا۔

عقیدۂ ختم نبوت رکھنے والوں کو کذاب، قائداعظم پر بھی بالواسطہ کفر کا فتویٰ لگایا اور پارلیمنٹ کے حق کو تسلیم کیا کہ وہ قادیانیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دے سکتی ہے تو پھر یہ دلیل ''تارعنکبوت'' سے زیادہ کیا حیثیت رکھتی ہے؟ اگر قومی اسمبلی نے قادیانیوں کے عقائد سے براہ راست آگاہی حاصل کر کے متفقہ فیصلہ کیا تو پھر اسے تسلیم نہ کرنا اور بار بار زیر بحث لانے کی منطق کیا ہے؟ عقیدہ ختم نبوت جب اسلام کے عقائد کا حصہ ہے تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ آپ اس کا انکار کر کے مسلمان کہلانے پر مصر ہوں۔ قرآن مجید میں واضح حکم دیا گیا ہے کہ اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ۔ آپ مسلمان ہیں تو پھر اسلام کے تمام احکامات کو تسلیم کرنا ہوگا۔ اس کے کسی حکم کو چیلنج کرنے کا حق کسی دین سے نابلد اینکر کو کیسے دیا جاسکتا ہے۔

مغرب جس کا حق نمک ادا کرنا ان کا معمول ہے، وہاں مذہب اور دنیوی معاملات الگ الگ ہیں۔ اسے ہر شخص کا ذاتی معاملہ قرار دیا جاتا ہے۔ جب کہ اسلام زندگی کے ہر شعبے کے متعلق رہنمائی مہیا کرتا ہے۔ ''میٹھا میٹھا ہپ اور کڑوا کڑوا تھو'' کا اختیار کسی کو حاصل نہیں۔ وہ اسلام کے دائرے میں آتا ہے تو اسے سارے احکامات ماننے ہوں گے، چاہے اسے پسند ہوں یا نہ ہوں۔ اسی طرح آپ ریاست اور اس کے قوانین کی بات کرتے ہیں کہ اسے اختیار نہیں کہ وہ کسی کو کافر یا مسلمان قرار دے، غیر مسلم پارلیمنٹ جو قوانین بنائے، چاہے وہ شراب کی اجازت دے، ہم جنسیت کو جائز قرار دے اور زنا بالرضا کو قانونی قرار دے تو اسے آسمانی صحیفہ سمجھ کر ٹی.وی چینلز پر اکھاڑے سجانے والے بنیاد بنا کر یہاں بھی اجازت گناہ مانگیں تو انہیں کوئی لگام دینے والا نہ ہو، بلکہ انہیں تحفظ دیا جائے تو ایک مسلم اور نظریاتی ممالک کی اسمبلی اور ریاست کو یہ اختیار کیسے نہیں کہ وہ امت مسلمہ کے متفقہ عقیدہ کو قانونی شکل دے اور اس کا نفاذ کرے؟

ایک متفقہ عقیدے کو بحث ومباحثہ کا موضوع بنا کر متنازعہ بنانے کی مساعی کی اجازت ہر کہ ومہ کو دی جاسکتی ہے؟ پھر قادیانی پاکستان میں رہنا بھی چاہتے ہیں اور ملکی قوانین کی پابندی سے بری الذمہ بھی ہونا چاہتے ہیں۔ کیا کسی اور ملک میں اجازت ہوتی ہے کہ آپ اس میں آباد بھی ہوں اور یہ بھی کہیں کہ اس ملک یا شہر کے صرف من پسند قوانین کو مانوں گا کبھی یہ ''بالشتیے'' اپنے ممدوح امریکا میں ہی یہ کر کے دیکھ لیں تو انہیں اس طرح کی آزادی ملے گی یا جیل کی ہوا کھانا ان کا مقدر ہوگا۔ عقیدۂ ختم نبوت اسلامی معاشرے کی نظریاتی شناخت ہے۔ اس پر ضرب لگانے کے لئے اس وقت کا چناؤ اس لئے کیا گیا کہ تہذیب مغرب کے ذریعے نسل نو کو مذہب سے بے زار کر دیا گیا ہے اور دینی قوتیں بھی دفاعی انداز اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ایسے میں دیکھا جائے کہ ان کا وار نشانے پر بیٹھتا ہے یا خالی جاتا ہے، لیکن انہیں معلوم ہوگیا کہ نئی نسل تمام تر خرابیوں کے باوجود عقیدے اور ایمان پر کسی ضرب کو برداشت نہیں کرے گی۔

ایک شخص اور اس کی ذریت کہے کہ ہم مسلمان ہیں اور تم سب کافر ہو، آپ جیسے ایمان فروش پھر بھی انہیں مسلمان کہنے پر مصر ہوں تو پھر مفہوم واضح ہے کہ اب اکثریت کو کافر کہنے والوں کے ساتھ کھڑے ہیں۔ آپ ایک اقلیت کے لئے نظریاتی شناخت پر بھی وار کریں۔ ریاست اور پارلیمنٹ سے قانون سازی کا حق چھیننے کی جہالت کا ارتکاب بھی کریں جب کہ اسی اقلیت کے رہنما پارلیمنٹ کے اس حق کو تسلیم بھی کرے۔ وہ کسی کو دائرہ اسلام سے دلائل کی روشنی میں خارج قرار دے سکتی ہے تو پھر اس دانش پر ماتم ہی کیا جاسکتا ہے۔ تنخواہ کا حق ادا کرنے کے لئے اور بھی بہت سے راستے ہیں۔ ''متفقات'' کو چھیڑنا اور پھر عقیدہ وایمان سے چھیڑ کر کے ''داد'' وصول کرنا کیا قرین انصاف ہے؟ اعتبار ساجد کے بقول ۔

کچھ قرینے بھی تو ہوتے ہیں حصول داد کے فکر میں گہرائی لفظوں میں روانی چاہئے

(پروفیسر عبدالواحد سجاد، روزنامہ ''اسلام'' مؤرخہ ۱۹؍جون ۲۰۱۶ ص۴)

دینی وسیاسی جماعتوں نے پیمرا کا فیصلہ غیر منصفانہ قرار دے دیا:

پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی (پیمرا) نے رمضان ٹرانسمیشن میں ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی کرنے پر دو ٹی.وی چینلز کے میزبانوں پر فوری طور پر پابندی عائد کر دی ہے۔ پیمرا کی جانب سے جاری ہونے والے بیان کے مطابق ٹی.وی ون کے پروگرام ''عشق رمضان'' کے میزبان شبیر ابوطالب اور آج ٹی.وی کے پروگرام ''رمضان ہمارا ایمان'' کے میزبان حمزہ علی عباسی پر فوری طور پر پابندی عائد کر دی ہے۔ پیمرا کے مطابق انہیں موصول ہونے والی شکایات پر یہ اقدام کیا گیا۔ پیمرا کے مطابق دونوں ٹی.وی چینلز اپنے پروگرام کسی دوسرے میزبان کے ذریعے جاری رکھ سکتے ہیں لیکن میزبان شبیر ابوطالب، حمزہ علی عباسی اور ایک شریک گفتگو کوکب نورانی اوکاڑوی نے اگر کسی اور ٹی.وی چینل پر اس موضوع پر یا کوئی اور متنازع گفتگو کی تو اس چینل کے پروگرام کو بند کر دیا جائے گا۔ یاد رہے کہ حمزہ علی عباسی نے رمضان ٹرانسمیشن کے دوران قادیانیوں کے مسئلے پر آئین پاکستان پر تنقید کی تھی۔ جس کے بعد انہیں سوشل میڈیا پر شدید تنقید کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ بعدازاں نیوز ون ٹی.وی پر ''عشق رمضان'' پروگرام کے میزبان شبیر ابوطالب نے مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی سے اس مسئلے پر ان کی رائے لی۔ مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی نے حمزہ علی عباسی کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ روزنامہ ''اسلام'' نے اس حوالے سے مختلف مذہبی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں سے بات چیت کی۔ رہنماؤں نے پیمرا کی جانب سے نجی ٹی.وی چینلز کے پروگرامات پر پابندی کے فیصلے کو غیر منصفانہ قرار دے کر مسترد کر دیا ہے۔ رہنماؤں کے مطابق پیمرا کا فیصلہ انصاف کے تقاضوں کے منافی ہے۔ پیمرا نے عوامی شکایات پر حمزہ علی عباسی کے خلاف کارروائی کی ہے۔ جب کہ ہمارا مطالبہ تھا کہ نہ صرف حمزہ علی عباسی کے پروگرام پر پابندی عائد کی جائے بلکہ ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی بھی کی جائے۔ لیکن پیمرا نے ان کے ساتھ ساتھ شبیر ابوطالب کے پروگرام پر بھی پابندی عائد کر دی اور علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے خلاف بھی کارروائی کی ہے، جسے ہم مسترد کرتے ہیں۔

جمعیۃ علمائے اسلام سندھ کے نائب امیر قاری محمد عثمان نے کہا کہ تحفظ ناموس رسالت کے قانون کا تحفظ ہمارا ایمان ہے۔ مسلمان چاہے کتنا ہی کمزور عمل والا ہو، لیکن وہ حضور ﷺ کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی نواز ٹولے کو لگام دی جائے ورنہ عاشقان رسول تحفظ ناموس رسالت کے قانون کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا امتحان نہ لیا جائے یہ ملک آقا ﷺ کے غلاموں کا ہے اور یہاں پر نہ خلاف اسلام کوئی قانون بن سکتا ہے اور نہ ہی تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے قانون کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ اگر کسی کو وطن عزیز کا اسلامی تشخص برداشت نہیں تو پھر ان کے پاس چلا جائے جن کے ایجنڈے پر وہ کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پیمرا صرف نوٹس نوٹس کھیل رہی ہے۔ رمضان سے متعلق پروگرامات میں شرمناک حرکات کی جا رہی ہیں لیکن پیمرا کا کوئی کردار نظر نہیں آ رہا۔ انہوں نے کہا پیمرا نے شبیر ابوطالب کے پروگرام پر پابندی لگا کر یکطرفہ فیصلہ کیا ہے جس کی ہم شدید مذمت کرتے ہیں۔

جماعت اسلامی سندھ کے امیر ڈاکٹر معراج الہدیٰ صدیقی نے پیمرا کی جانب سے ایک نجی ٹی.وی (آج) کے ایک متنازعہ پروگرام پر پابندی عائد کرنے والے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے دیر آید درست آید قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ بعض چینلز ریٹنگ کی دوڑ میں اپنی نشریات میں ماہ صیام کا تقدس پامال اور اسلام وشعائر اسلام کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ وہ طے شدہ معاملات جس پر تمام مسالک کا اتفاق ہے ان کو ٹی.وی پر متنازعہ کر کے پیش کرنے سے سوسائٹی میں انتشار پھیل رہا ہے۔ رمضان ٹرانسمیشن جیسے پروگرامات جید علمائے کرام کے ذریعے کرا کر عوام خصوصی طور پر نسل نو کو اسلامی تعلیم وتربیت دینے کی بجائے فنکاروں اور اداکاروں کے حوالے کر کے ماہ مقدس اور

خاص طور پر نسل نو کے ساتھ سنگین مذاق کیا جارہا ہے۔محبّ وطن اور دین سے محبت کرنے والے لوگوں کے زبردست احتجاج پر متنازعہ پروگرام پر پابندی ایک خوش آئندہ قدم ہے۔ملک کی نظریاتی وجغرافیائی سرحدوں کی حفاظت مذکور متنازعہ پروگرامات کے خلاف آواز بلند کرنے سے لے کر امت کی ترجمانی تک، روزنامہ ''امت'' کے کردار کو کبھی بھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔اس حوالے سے امت کی پوری ٹیم مبارک باد کی مستحق ہے۔انہوں نے امید ظاہر کی کہ پیمرا آئندہ بھی اس طرح کی نشریات کا نوٹس لے کر اپنی بیداری وذمہ داری کا ثبوت دے گا۔انہوں نے کہا کہ شبیرابوطالب کے پروگرام پر اس بنیاد پر کارروائی کرنا کہ انہوں نے عوامی جذبات کے حق میں پروگرام میں کیا تھا اور اس پروگرام میں قانون تحفظ ناموس رسالت کے حق میں بات کی تھی، سراسرناانصافی ہے۔

جمعیۃ علمائے پاکستان کے جنرل سیکرٹری شاہ اویس نورانی نے کہا کہ پیمرا کا فیصلہ ناانصافی پر مبنی ہے۔ہم اس فیصلے کو مسترد کرتے ہیں۔قانون تحفظ ناموس رسالت پر ہم اپنا سب کچھ قربان کرسکتے ہیں۔پیمرا نے عوامی شکایات پر حمزہ علی عباسی کے خلاف کارروائی کی ہے جب کہ ہمارا مطالبہ تھا کہ نہ صرف حمزہ علی عباسی کے پروگرام پر پابندی عائد کی جائے بلکہ ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی بھی کی جائے۔لیکن پیمرا نے ان کے ساتھ ساتھ شبیرابوطالب کے پروگرام پر پابندی عائد کردی اور علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے خلاف بھی کارروائی کی ہے۔جسے ہم مسترد کرتے ہیں۔کیونکہ ان دونوں نے قانون تحفظ ناموس رسالت کے حق میں بات کی تھی۔انہوں نے کہا کہ ناموس رسالت کا تحفظ ہمارے ایمان کی بنیاد ہے اور اس پر کوئی سمجھوتا نہیں ہوگا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ تحفظ ناموس رسالت کے حق میں بات کرنے والے کے ساتھ کھڑے ہیں۔پیمرا کسی ٹی.وی چینل کی نشریات چاہے بند کرے یا کھولے عوام قانون تحفظ ناموس رسالت کی حفاظت کرنا جانتے ہیں اور اس حوالے سے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔انہوں نے کہا کہ پیمرا کے اس یکطرفہ فیصلے کی شدید مذمت کرتے ہیں۔حمزہ علی عباسی کے پروگرام کے خلاف عوام نے ہرسطح پر احتجاج کیا تھا۔کیونکہ انہوں نے نہ صرف عوامی جذبات مجروح کئے تھے بلکہ ایک طے شدہ آئینی مسئلے پر بات کرکے غیروں کو خوش کرنے کی کوشش کی تھی۔لہٰذا پیمرا کو اپنے فیصلے پر نظرثانی کرنی چاہئے۔

جماعۃ الدعوۃ کراچی کے امیر ڈاکٹر مزمل اقبال ہاشمی کا کہنا ہے ٹی.وی چینلز کے بیہودہ ٹرانسمیشن سے رمضان کا تقدس پامال ہورہا ہے۔ماہ رمضان عبادات کا مہینہ ہے۔لیکن ٹی.وی چینلز سے کمرشلائز بنا کر لوگوں کے ایمان وعقائد سے کھیل رہے ہیں۔سحروافطار میں عبادات کی ترغیب کے بجائے قوم کو اداکاروں کے پیچھے لگادیا گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ حمزہ علی عباسی کی جانب سے ختم نبوت پر سوالات اٹھانا کسی صورت بھی برداشت نہیں کرسکتے۔پیمرا کی جانب سے انہیں نوٹس بھیجنا لائق تحسین اقدام ہے۔

تاہم پیمرا تمام چینلز کو ایک ہی لاٹھی سے نہ ہانکے۔نیوزون کے پروگرام میں عقیدہ ختم نبوت کے حق میں بات کرنے پر بھی نوٹس جاری کئے گئے ہیں، جو کہ درست نہیں ہے۔مزمل اقبال ہاشمی نے کہا کہ پیمرا رمضان ٹرانسمیشن کے نام پر بیہودہ اور آئین وشریعت سے متصادم پروگرامات کا راستہ روکے۔علماء کرام بھی ایسے پروگرامات میں شرکت نہ کریں، جہاں رمضان میں بیہودگی کو رواج دیا جارہا ہو۔ ٹی.وی چینلز مالکان ماہ رمضان کے تقدس کا خیال رکھتے ہوئے اصلاح پر مبنی پروگرامات کو رواج دیں۔اگر یہ سلسلہ نہ روکا تو عوام ان چینلز کو دیکھنا ترک کردیں۔

(چنانچہ آج ٹی وی سے قادیانیوں کی حمایت کرنے والے حمزہ علی عباسی کو علیحدہ کردیا گیا۔جب کہ شبیرابوطالب ہاشمی اور علامہ کوکب نورانی کو بحال کردیا گیا۔الحمدللہ! یوں حق غالب اور باطل مغلوب ہوا)

الحمدللہ!

جماعتی حضرات اور عقیدۂ ختم نبوت کے رفقاء کے لئے یہ بات خوشی کا باعث ہوگی کہ امسال آل پاکستان سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر مؤرخہ ۲۷،۲۸؍اکتوبر ۲۰۱۶ء بروز جمعرات جمعہ کو منعقد ہوگی۔

۱...... ’’چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ‘‘ ۳ جلدوں پر مشتمل سیٹ

۲...... ماہنامہ ’’لولاک‘‘ کی خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد پر اشاعت خاص (جو عرصہ سے نایاب تھی)

۳...... ’’قادیانی مسئلہ پر قومی اسمبلی کی مصدقہ رپورٹ کا تیسرا جدید ایڈیشن‘‘

۴...... ’’تذکرۂ حکیم العصر (مولانا عبدالمجید لدھیانوی کی سوانح)‘‘ پر مشتمل نئی کتاب

یہ چاروں کتابیں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے موقعہ پر جماعتی رفقاء کو سستے داموں مجلس مہیا کرے گی۔ اس کے علاوہ ’’محاسبہ قادیانیت‘‘ کی چار جلدیں بھی مہیا ہوں گی۔

جماعتی رفقاء ابھی سے ان کتب کی خریداری کا عزم کر کے اپنی لائبریریوں کو مکمل فرمائیں۔ ان میں نمبر۱ اور نمبر۴ بالکل پہلی دفعہ چھپ کر آرہی ہیں۔ جب کہ ۲،۳ نایاب تھیں ان کے جدید ایڈیشن شائع کئے جارہے ہیں۔

(مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری

مرکزی ناظم اعلیٰ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان (پاکستان)

(ماہنامہ لولاک ملتان ستمبر ۲۰۱۶ء ص ۳۷ تا ۵۳)

قادیانی مذہب کی الجزائر میں کوئی جگہ نہیں

کفریہ مذہب مرزائیت کا پرچار کرنے والا قادیانی مرکز مسمار کردیا گیا۔ افریقہ کے ملک الجزائر کی حکومت نے ۱۰۰ سے زیادہ قادیانیوں کو گرفتار کرلیا جو اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کو اپنے کفریہ لٹریچر کے ذریعہ گمراہ کررہے تھے۔ قادیانی مرکز المعروف مرزاڑے کو حکومتی سرپرستی میں مسمار کردیا جہاں خود کو احمدی مسلمان کہلوانے والے مرزائی کافر اپنی مذہبی رسومات ادا کیا کرتے تھے۔ الجزائر کے وزیر اوقاف ومذہبی امور شیخ محمد عیسیٰ نے اعلان کیا کہ الجزائر میں قادیانیوں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ آئندہ کے لئے کسی احمدی/قادیانی گروہ کو پرچاری کی اجازت نہیں ہوگی۔ جامعہ الازہر کی طرف سے قادیانی/احمدی گروہ کے بارے میں کفر کا فتویٰ جاری ہوچکا ہے۔

(ماہنامہ لولاک ملتان ستمبر ۲۰۱۶ء ص ۵۳)

ختم نبوت کیس کا فیصلہ آ گیا

ماڈل حمزہ عباسی کی ختم نبوت کے بارے میں ہرزہ سرائی کیس، ڈی بی۔ او لاہور نے ڈی آئی جی آپریشن کو کارروائی کا حکم دے دیا۔

معروف ماڈل اداکار حمزہ علی عباسی کی نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کے قوانین کے خلاف ہرزہ سرائی اور قادیانیوں کی کھلم کھلا حمایت کے خلاف ایک طلباء تنظیم کے صدر، شریک چیئرمین ہیومن رائٹس کمیٹی لاہور ہائیکورٹ بار میاں اشرف عاصمی، پاکستان فلاح پارٹی پنجاب کے صدر پیرزادہ بدرظہور چشتی کی مدعیت میں اداکار ماڈل حمزہ علی عباسی کے خلاف کارروائی کے لئے لاہور سیشن کورٹ میں رٹ دائر کی ہوئی تھی۔ جس کی سماعت ایڈیشنل سیشن جج حامد حسین نے کی۔

سیشن کورٹ لاہور نے حمزہ علی عباسی کے خلاف تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵-سی، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۸-سی، ۲۹۵-اے کے تحت کارروائی کا حکم دیا تھا۔ جب کہ عدالتی حکم کی تکمیل کے لئے ڈی سی.او لاہور نے ڈی.آئی.جی آپریشن لاہور کو حکم نامہ جاری کردیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ حمزہ علی عباسی کے خلاف فوری کارروائی عمل میں لائی جائے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان ستمبر۲۰۱۶ء ص۳۰)

بدین میں قادیانی دہشت گرد گروہ کے ۲۴ کارندے گرفتار

ڈیٹونیٹر ٹیسٹ کے دوران پھٹنے سے تخریب کاری کا منصوبہ ناکام ہوگیا۔ زخمی دہشت گرد کی نشاندہی پر مزید گرفتاریاں متوقع ہیں۔

ذرائع! عیدالفطر کے موقع پر ضلع بدین میں دہشت گردی کا بڑا منصوبہ گھر میں پڑے بم کے پھٹنے سے ناکام ہوگیا۔ جس کے بعد قادیانی دہشت گرد گروہ کے ۲۴ کارندے گرفتار کر لئے گئے۔ پولیس اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو الرٹ کر دیا گیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق بدین کے علاقے قائد آباد کالونی میں قادیانی دہشت گرد عمران گرگیز نے اپنے دیگر ساتھیوں کے ہمراہ کافی عرصے سے گھر کرائے پر لے رکھا تھا۔ دوروز قبل عمران دہشت گردی میں استعمال ہونے والے ڈیٹونیٹر کو اپنے گھر کی چھت پر ٹیسٹ کر رہا تھا کہ وہ پھٹ گیا۔ جس کے نتیجے میں وہ خود بھی زخمی ہوگیا اور اسی حالت میں اسے بدین پولیس نے حراست میں لے لیا۔ عمران کے گھر سے بدین پولیس نے مزید ڈیٹونیٹر اور دو ہیوی ریموٹ کنٹرول ڈیوائس بھی برآمد کی ہیں جس پر اس کے خلاف دہشت گردی اور بارودی مواد کے ایکٹ کے تحت ایف.آئی.آر درج کر لی گئی ہے اور قادیانی دہشت گرد کی نشاندہی پر قانون نافذ کرنے والے ادارے اور پولیس نے گروہ کے مزید ۲۳ کارندوں کو گرفتار کرلیا ہے۔ ابتدائی تفتیش سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ قادیانی دہشت گرد گروہ نے عید پر ضلع بدین میں دہشت گردی کی بڑی واردات کا منصوبہ تیار رکھا تھا اور اسی مقصد کے لئے نئے لڑکوں کو اس کام کے لئے منتخب کیا گیا تھا، جن کی غلطی سے یہ منصوبہ ناکام ہوگیا۔ پولیس اور قانون نافذ کرنے والے ادارے نے اب تک ۲ درجن سے زائد گرفتاریاں کی ہیں، جن سے تحقیقات جاری ہیں اور امید ہے کہ بدین میں مختلف مقامات پر چھپایا جانے والا مزید بارودی مواد بھی برآمد اور مزید دہشت گردوں کو گرفتار کرلیا جائے گا۔ ایس.ایس.پی بدین عبدالقیوم پتافی کے مطابق دہشت گرد ٹولہ کسی مذہبی اجتماع کو نشانہ بنانے والے تھے۔ ان سے برآمد ہونے والا بم پری میچور تھا اور ریموٹ کنٹرول سے باآسانی ۶۰۰ سے ۱۰۰۰ میٹر کے فاصلے سے دھماکہ کیا جاسکتا تھا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ضلع بدین کے پرامن شہر سے بم برآمد ہونا نہایت ہی خطرناک ہے اور اس حوالے سے پورے ضلع کی پولیس فورس کو الرٹ کردیا گیا ہے۔ جب کہ قانون نافذ کرنے والے ادارے اور بدین پولیس نے دہشت گردوں کی تلاش کے لئے مشترکہ آپریشن شروع کردیا ہے۔ دریں اثناء مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے دہشت گردی کے واقعے اور قادیانی گروہ کی گرفتاری کو قانون نافذ کرنے والے ادارے اور پولیس کی بڑی کامیابی قرار دیا ہے وہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رمضان کی برکت سے ضلع بدین دہشت گردی کے بڑے واقعہ سے بچ گیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی گروہ اوّل روز سے ملک میں دہشت گردی کرتا آرہا ہے۔ مگر ہماری بات پر توجہ نہیں دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی دہشت گردوں کا کیس انسداد دہشت گردی کی عدالت میں چلایا جائے اور اس ٹولے کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے۔

(روزنامہ امت حیدرآباد ۲؍جولائی ۲۰۱۶ء، ماہنامہ لولاک ملتان ستمبر۲۰۱۶ء ص۷)

قادیانی انسانی اسمگلروں کا نیٹ ورک بے نقاب

پاکستان کو بدنام کرنے والے قادیانی اسمگلروں کا نیٹ ورک توڑنے میں ایف.آئی.اے نے کامیابی حاصل کرلی ہے۔ عرصہ

دراز سے قادیانیوں کو دبئ سے ترکی اور پھر یورپ لے جا کر سیاسی پناہ دلوائی جاتی تھی۔ پناہ کی درخواست کرنے والے قادیانی پاکستان میں غیر مسلموں پر ظلم وزیادتی کے جھوٹے الزامات لگاتے تھے۔ انسداد انسانی اسمگلنگ سرکل کراچی نے نیٹ ورک کا سراغ لگا کر چند روز میں مقدمات درج کر کے پانچ افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ ایف.آئی.اے کے انسداد انسانی اسمگلنگ سرکل کراچی کے ڈپٹی ڈائریکٹر ملک مرتضیٰ نے انسانی اسمگلنگ میں ملوث قادیانیوں کے خلاف بڑے کریک ڈاؤن کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں ماتحت افسران کو تحقیقات کا دائرہ وسیع کرنے کے احکامات بھی دے دیئے گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ چناب نگر اور دیگر شہروں میں موجود قادیانی ایجنٹوں نے ملک بھر کے قادیانیوں کو فرانس، جرمنی، اٹلی اور دیگر مغربی یورپی ممالک میں شہریت دلانے کا جھانسہ دے کر لاکھوں روپے وصول کرنے کا سلسلہ برسوں سے جاری رکھا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے بیرون ملک پاکستان کی بہت زیادہ بدنامی ہو رہی تھی اور مذکورہ نیٹ ورک چلانے والے ایجنٹ پاکستان سے درست سفری دستاویزات کی وجہ سے پکڑے نہیں جاتے تھے۔ تاہم اس نیٹ ورک کو ختم کرنے میں ترکی امیگریشن نے اہم کردار ادا کیا۔

ذرائع نے بتایا کہ گزشتہ دنوں کراچی کے جناح انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے ذریعے پانچ قادیانی مسافروں عامر شہزاد، طاہر لقمان، بشیر احمد خان، صادق احمد اور ظفر حسین نے الگ الگ تاریخوں میں وزٹ ویزہ حاصل کر کے دبئ کے لئے اڑان بھری۔ کراچی سے جاتے وقت ان تمام افراد کے سفری دستاویزات درست تھے۔ جس کی وجہ سے امیگریشن حکام نے مذکورہ افراد کو کلیئرنس جاری کر دی۔ تمام افراد دبئ پہنچے اور وہاں ان کی ملاقات فیاض نامی شخص سے ہوئی جس سے انہیں دبئ سے ترکی روانگی کی تیاری کی ہدایت ملی اور اس نے مذکورہ افراد کو بذریعہ بس ابوظہبی پہنچانے کا انتظام کیا۔ جہاں سے ٹرانزٹ سفر شروع ہونا تھا۔ ایف.آئی.اے ذرائع نے بتایا کہ ان تمام افراد کو معلوم تھا کہ انہیں روس لے جانے سے قبل استنبول ایئرپورٹ پر امیگریشن کے مرحلے سے گزرنا ہوگا۔ استنبول ایئرپورٹ پر امیگریشن حکام کی جانب سے روکنے یا پھنسنے کی صورت میں مذکورہ افراد کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ روس کے بجائے وہیں پناہ کی درخواست کریں۔ استنبول ایئرپورٹ پر موجود امیگریشن حکام نے پانچ افراد کے پاسپورٹ پر موجود روسی ویزہ پہچاننے کے بعد انہیں حراست میں لے لیا اور ان کی طرف سے کی جانے والی پناہ کی درخواست کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہوئے انہیں اگلے روز پاکستان بھیج دیا۔ جہاں ایف.آئی.اے امیگریشن حکام نے انہیں حراست میں لے کر ایف.آئی.اے انسداد انسانی اسمگلنگ سرکل کراچی بھجوا دیا۔ جہاں ان سے تحقیقات کا آغاز ہوا۔ انویسٹی گیشن میں انکشاف ہوا کہ قادیانی ایجنٹوں نے ان سے بھاری رقوم لینے کے بعد انہیں روٹ اور پناہ حاصل کرنے کا طریقہ کار واضح کیا تھا۔ مذکورہ افراد نے بتایا کہ انہیں جرمنی میں موجود سرغنہ عمران تک پہنچانے کی ذمہ داری سب ایجنٹ فیاض کی تھی جو دبئ میں ملا تھا اور پھر ترکی سے روس روانہ ہونا تھا۔ تاہم اس سے قبل ہی ویزہ جعلی ہونے پر گرفتار ہو گئے۔ تحقیقات کے دوران انکشاف ہوا ہے کہ قادیانی انسانی اسمگلر دبئ یا ابوظہبی سے جعلی ویزہ حاصل کرنے کے بعد قادیانیوں کو ان جعلی ویزوں کے ذریعے بلغاریہ، ہنگری، بیلا روس، مالڈووا، پولینڈ، رومانیہ، روس اور یوکرائین پہنچاتے ہیں۔ جہاں سے عمران ان کے سفری دستاویزات لینے کے بعد انہیں جلا دیتا ہے اور پھر ان کے لئے مغربی یورپی ریاستوں فرانس، جرمنی، آئس لینڈ، اٹلی، نیدرلینڈ، بلجیم اور ناروے میں پناہ کے لئے درخواستیں ڈالی جاتی ہیں۔ جن میں پاکستان میں ان پر ظلم وستم کی جھوٹی داستانیں درج ہوتی ہیں اور ملکی بدنامی کے بعد اس طریقہ کار کو سرانجام دینے والوں کو مذکورہ ممالک میں پناہ مل جاتی ہے۔

ذرائع کے مطابق ایف.آئی.اے کے ہاتھوں گرفتار ساتوں ملزمان تنویر، نادیہ، عامر شہزاد، طاہر لقمان، بشیر احمد خان، صادق احمد

اور ظافر حسین نے دوران تحقیقات چار ایجنٹوں کی تفصیلات فراہم کی تھیں جن کے ذریعے معلوم ہوا کہ قادیانی ایجنٹ زعیم احمد بھٹہ چناب نگر کا رہائشی ہے اور اس نے انسانی اسمگلنگ کی غرض سے موبائل نمبر 0333-6710899 لے رکھا تھا اور وہ اسی نمبر سے ساری ڈیلنگ کرتا تھا۔ لاہور کے رہائشی قادیانی ایجنٹ ملک بشارت موبائل نمبر 0334-8176590 کے ذریعے ڈیل میں مصروف رہا۔ گجرات کا رہائشی قادیانی ایجنٹ عبدالعزیز بٹ ولد عبدالمجید بٹ حامل شناختی کارڈ نمبر 34201-8461055-7 محلّہ چک سہارا گجرات کا رہائشی ہے اور موبائل نمبر 0335-1140754 کے ذریعے قادیانیوں کو جرمنی میں شہریت دلانے کے لئے گھیرتا ہے۔ اسی طرح کھاریاں ضلع گجرات کا رہائشی قادیانی ایجنٹ محمد طارق ولد محمد شفیع موبائل نمبر 0332-2394105 کے ذریعے قادیانیوں کو مغربی یورپی ممالک میں شہریت دلانے کے نام پر لوٹتا ہے۔ ایف آئی اے ذرائع نے بتایا کہ ڈپٹی ڈائریکٹر انسداد انسانی اسمگلنگ سرکل ملک مرتضیٰ نے مذکورہ ایجنٹوں کے نام ایگزٹ کنٹرول لسٹ میں شامل کرنے کی درخواست کر دی ہے۔ جب کہ ایف آئی اے کے اپنے سافٹ ویئر میں بھی مذکورہ نام چڑھا دیئے گئے ہیں جو ان کی پاکستان سے نکلنے کی کوشش یا پاکستان پہنچنے کی صورت میں گرفتاری میں مدد دے گی۔

(روزنامہ امت کراچی، یکم راگست، ماہنامہ لولاک ملتان اکتوبر ۲۰۱۶ء ص ۴۵، ۴۶)

ختم نبوت چوک میانوالی روڈ تلہ گنگ

ترحدہ چوک جو کہ کراچی اسلام آباد شاہراہ پر واقع ہے اور مرکز بھی ہے۔ اس کا نام تبدیل کر کے ختم نبوت چوک رکھ دیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تلہ گنگ یونٹ اور لاوہ یونٹ کے تمام عہدیدار، علمائے کرام اور عوام وخواص نے شرکت کی۔ مولانا عبیدالرحمٰن انور، امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تلہ گنگ نے ختم نبوت چوک کا بورڈ لگا کر دعاء کرائی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان اکتوبر ۲۰۱۶ء ص ۵۵)

پیمرا کا خلافِ آئین وقانون نوٹس کیوں؟

۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر قادیانیوں اور لاہوری مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا، اس مناسبت سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ہر سال کی طرح امسال بھی ملک اور بیرون ملک عشرۂ ختم نبوت پورے عقیدت واحترام اور بھرپور طریقے سے منایا گیا۔ اس مناسبت سے ملک بھر میں جہاں علماء کرام نے بڑے بڑے جلسوں اور کانفرنسوں اور خطباء عظام نے منبر ومحراب سے مسلمان عوام کو عقیدۂ ختم نبوت سے روشناس کرایا، وہاں ۱۹۷۴ء میں برپا کی گئی تحریک ختم نبوت کے پس منظر اور پیش منظر سے بھی آگاہ کیا۔

الحمدللہ! پرنٹ میڈیا اور الیکٹرونک میڈیا نے بھی اپنے اپنے طور پر ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء قومی اسمبلی کے اس فیصلے کی مناسبت سے خبروں اور خصوصی اشاعتوں کا اہتمام کیا، روزنامہ جنگ اور روزنامہ اسلام نے بھی خصوصی صفحات شائع کئے جب کہ روزنامہ امت تو ردِ قادیانیت میں جس طرح جہاد کر رہا ہے، وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اس کی برکات دنیا میں بھی ان کو ملیں گی اور آخرت میں بھی ان شاءاللہ! ان کا اجر یقینی ہے۔ روزنامہ جنگ، روزنامہ اسلام اور ادارہ روزنامہ امت، اس کے ڈائریکٹر، ذمہ داران اور صاحبِ مضمون سب اس انعام میں برابر کے شریک ہیں۔

دو ٹی وی چینل ''نیو'' اور ''۹۲'' نے بھی اپنے اپنے طور پر ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کے اس فیصلے کے ڈاکومنٹری اور پروگرام کئے۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ آئینِ پاکستان اور اس کی دفعات کی وضاحت خصوصاً قومی اسمبلی کی وہ کارروائی جس میں قادیانیوں اور لاہوری مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا، نئی نسل کو اس سے آگاہ اور روشناس کرانے پر ان کی حوصلہ افزائی کی جاتی، جس سے دوسرے ٹی وی چینلز کو بھی ترغیب ملتی، لیکن الٹا ہوا یہ کہ پیمرا نے قادیانیوں کی شکایت پر ان ٹی وی چینلز کو خلاف آئین وقانون نوٹس بھیج دیا۔ ہر پاکستانی بجا طور پر پیمرا سے یہ

پوچھنے کا حق رکھتا ہے کہ کیا آئین اور قانون کی دفعات کو اپنی عوام کو بتلانا اور پاکستان میں اقلیت کی فہرست میں کون لوگ آتے ہیں، اس کی وضاحت کرنا کیا منع ہے؟ اس سے کس طرح کسی کی دل آزاری ہوتی ہے؟ یہ سمجھ سے بالاتر ہے۔ اس بارہ میں روزنامہ امت کی درج ذیل خبر بھی برمحل ہے جو قارئین ختم نبوت کے لئے نقل کی جارہی ہے:

’’اسلام آباد (رپورٹ: وجیہ احمد صدیقی) پاکستان مخالف مواد اور فحش بھارتی پروگراموں پر خاموش پیمرا قادیانیوں کا وکیل بن گیا ہے۔ ختم نبوت سے انکار کرنے والے مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے سے متعلق قانون اور قومی اسمبلی کے فیصلے سے متعلق بات چیت پر مبنی پروگراموں پر دو ٹی وی چینلز کو نوٹس جاری کرتے ہوئے وضاحت مانگ لی۔ قانونی ماہرین کے مطابق پیمرا کا یہ اقدام آئین کے آرٹیکل 260(3) کی ذیلی شقوں A اور B کی صریح خلاف ورزی ہے۔ پیمرا کو یہ حق اور اختیار حاصل نہیں ہے کہ وہ آئین میں جن کو غیرمسلم کہا گیا ہے، ان کو ٹیلی ویژن پر، غیرمسلم کہنے سے روک دے۔ پیمرا کی جانب سے جاری ہونے والی ایک پریس ریلیز کے مطابق اسے بڑی تعداد میں ناظرین اور صدر انجمن احمدیہ کی جانب سے یہ شکایت ملی ہیں کہ چینل 92 کے پروگرام صبح نو اور نیو ٹی وی کے پروگرام حرفِ راز میں اقلیتوں کے خلاف باتیں کی گئی ہیں۔ اپنی روایات کے برعکس پیمرا نے ان پروگراموں کی تاریخ نشر اور ان کے شرکاء کے بارے میں نہیں بتایا، بلکہ صدر انجمن احمدیہ کے بیان کو دہراتے ہوئے پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ شکایت کنندہ کے مطابق ان پروگراموں میں اقلیتوں کے خلاف بات کی گئی ہے، اقلیت کے ارکان پہلے ہی ماضی میں ہونے والے دہشت گردانہ حملوں سے خوفزدہ اور انہیں بھگتے ہوئے ہیں۔ شکایت کنندہ نے کہا کہ ایسے پروگرام قومی مفاد میں نہیں ہیں اور نیشنل ایکشن پروگرام اور پیمرا کے قواعد کے خلاف ہیں۔ پریس ریلیز میں بتایا گیا ہے کہ پیمرا نے یہ شکایات اپنی لاہور کونسل کو بھیج دی ہے جو پیمرا قوانین کے مطابق فیصلہ کرے گی۔ واضح رہے کہ ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی نے ختم نبوت سے انکار کرنے والے قادیانیوں، مرزائیوں اور اپنے آپ کو احمدی اور لاہوری گروپ کہنے والوں کو پاکستان کے آئین میں ترمیم کر کے غیرمسلم قرار دیا گیا تھا، جس پر مذکورہ پروگراموں میں بات چیت ہوئی تھی۔ معروف ایڈووکیٹ حشمت حبیب نے ’’امت‘‘ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پیمرا کا یہ نوٹس آئین کے آرٹیکل 260(3) کی ذیلی شقوں A اور B کی صریح خلاف ورزی ہے۔ پیمرا کو یہ حق اور اختیار حاصل نہیں ہے کہ وہ آئین میں جن کو غیرمسلم کہا گیا ہے، ان کو ٹیلی ویژن پر غیرمسلم کہنے سے روک دے۔ پیمرا آئین کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرسکتا اور نہ ہی آئین سے متصادم کوئی قاعدہ بنا سکتا ہے۔ حشمت حبیب ایڈووکیٹ نے مطالبہ کیا کہ اس قسم کے نوٹسز جاری کرنے کے بعد چیئرمین پیمرا ابصار عالم کی پاکستان اور آئین سے وفاداری مشکوک ہوگئی ہے۔ انہوں نے ٹی وی چینلز کو پاکستان مخالف اور فحش بھارتی پروگرام نشر کرنے کی کھلی آزادی دے رکھی ہے، لہٰذا ان کو فوری طور پر برطرف کر کے ان پر مقدمہ چلایا جائے، کیونکہ انہوں نے اردو ون پر ایکٹران لا نامی فلم میں پاکستانی پرچم کے بارے میں ایک اداکارہ کے فحش اور توہین آمیز ڈائیلاگ نشر ہونے کا بھی نوٹس نہیں لیا ہے وہ ابھی تک نشر ہو رہا ہے۔‘‘ (روزنامہ امت کراچی، ۱۸؍ستمبر ۲۰۱۶ء)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین اور راہنماؤں نے پیمرا کے اس خلافِ آئین وقانون نوٹس پر احتجاج بھی کیا ہے اور پیمرا کو ایک خط تحریر کیا ہے جو درج ذیل ہے:

’’عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ پیمرا کی طرف سے ۷؍ستمبر یوم ختم نبوت کے موقع پر دو ٹی وی چینلز (۹۲ چینل، نیو ٹی وی) کو اپنی نشریات میں عقیدۂ ختم نبوت اور ردِ قادیانیت کے حوالے سے پروگرام نشر کرنے پر نوٹس جاری کرنے کی ہم شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں اور اسے اسلامیانِ پاکستان کے کروڑوں مسلم عوام کے عقیدے و جذبات کی توہین کے

مترادف قرار دیتے ہیں۔ اکابرین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا کہنا ہے کہ ۷/ستمبر۱۹۷۴ء کو پارلیمنٹ نے ایک جرأت مندانہ فیصلہ کرتے ہوئے قادیانی، لاہوری مرزائیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا ہے، اس فیصلے کی یاد میں یوم تجدید عہد کے طور پر ملک بھر میں تمام اسلامیانِ پاکستان کی طرف سے یوم ختم نبوت منایا جاتا ہے، لیکن انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ دوٹی وی چینلز (۹۲ چینل، نیوٹی وی) نے ۷/ستمبر کو آقائے نامدار خاتم النّبیین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت وختم نبوت پر پروگرام نشر کئے اور قادیانی جماعت جو اسلام اور ملک دشمنی کی پوری تاریخ رکھتی ہے، کی شکایت پر پیمرا نے مذکورہ ٹی وی چینلز کو نوٹس جاری کردیئے جو پارلیمنٹ، آئین اور اعلیٰ عدالتوں کے فیصلوں سے انحراف ہے۔ پیمرا کے اس عمل سے عاشقان رسول ﷺ اور اسلامیان پاکستان کے دل مجروح ہوئے ہیں۔ اکابرین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مزید یہ کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اسلام اور وحدت ملی کی اساس ہے۔ یہ عقیدہ قرآن، حدیث اور اجماع امت کی عکاسی کرتا ہے جب کہ قادیانی پارلیمنٹ کے فیصلے سے پہلے بھی غیرمسلم ہی تھے، پارلیمنٹ نے تو صرف مسلمانوں کے عقیدے کی حفاظت کرتے ہوئے آئینی اور قانونی فیصلہ کیا، جس کی وجہ سے قادیانیوں کا کفر پوری دنیا پر آشکارا ہوگیا اور کئی مسلم ممالک میں پاکستان کی پارلیمنٹ کے فیصلے کو بنیاد بنا کر قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے۔ اکابرین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا کہنا ہے کہ قادیانی اپنے کفر کو اسلام کا نام دے کر اسلام اور وطن عزیز پاکستان کی دشمنی پر تلے ہوئے ہیں، لہٰذا ۷/ستمبر کو دوٹی وی چینلز پر پروگرام نشر ہونا نہ صرف مسلمانوں کے متفقہ عقیدے کی ترجمانی ہے، بلکہ امت مسلمہ کی قیادت کرتے ہوئے قومی اسمبلی پاکستان نے جو لازوال آئینی ترمیم کی اس کی اشاعت کی ہے۔ قادیانی جماعت کی شکایت پر پیمرا کی کارروائی عقیدۂ ختم نبوت سے مذاق کے مترادف ہے اور آئین پاکستان کی توہین بھی ہے۔ چیئرمین پیمرا مذکورہ نوٹس واپس لیں اور ساری قوم سے اس دل آزاری پر معذرت کریں۔‘‘

بہرحال ہم حکومت پاکستان سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ پاکستان کے آئین اور قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں سے باز پرس کریں اور اس قانون شکنی کے ارتکاب پر ان سے مواخذہ کریں اور اگر کوئی قادیانی یا قادیانی نواز ان اداروں میں گھسے ہوئے ہیں یا ان اداروں پر اثرانداز ہوتے ہیں، ان کو ان اداروں سے نکال باہر کریں اور ان کے اثرات بد سے ان اداروں کو پاک کریں، ورنہ عشق مصطفیٰ اور ناموس مصطفیٰ کے نام پر اٹھنے والی تحریکات اس پر گواہ ہیں کہ عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ کے غیض وغضب کا ایسا طوفانی سیلاب آئے گا کہ اس کے سامنے کسی کا ٹھہرنا مشکل ہوجائے گا۔ اس لئے پاکستان کے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے جہاں ہمارا دشمن بھارت ہمیں جنگی دھمکیاں دے رہا ہے اور ہمارے اندر چھپے ہوئے ہمارے ازلی دشمن قادیانی ہمیشہ ہر پلیٹ فارم پر ہمارے پیارے ملک پاکستان کو بدنام کرتے رہتے ہیں۔ ان حالات میں اپنے مسلمان بھائیوں کی دل آزاری کرنا اور حضور اکرم ﷺ کے منصب ختم نبوت کی ترجمانی کرنے والے چینلز کو نوٹس بھجوانا کسی بھی اعتبار سے قرینِ قیاس نہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہماری جفاکش، بہادر اور جرأت مند افواج کی محنتوں، مساعی اور قربانیوں کو قبول فرمائے اور ہمارے ملک پاکستان کی جغرافیائی اور نظریاتی سرحدوں کی حفاظت فرمائے اور حقیقی معنوں میں ہمارے ملک کو اسلام کا قلعہ بنادے۔ آمین۔ وما ذالک علی اللّٰہ بعزیز!

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵/اکتوبر۲۰۱۶ص۵،۶)

منظور کالونی میں ختم نبوت چوک کا افتتاح

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی طرف سے ختم نبوت جماعت کے تمام مقامی عہدیداران کو ہدایت کی گئی ہے کہ اپنے اپنے

حلقہ جات میں مقامی اثر ورسوخ استعمال کر کے مختلف علاقوں میں ختم نبوت چوک قائم کرنے کی تحریک چلائی جائے۔جس کا مقصد اپنے پیغام کوزبان زدعام کرنا ہے،اس سے عقیدہ کی حفاظت مقصود ہے۔

ہمارا ایمان اور عقیدہ ہے کہ آنحضرتﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں،آپ کے بعد نبوت ورسالت کا تاج کسی اور کے سر پر نہیں رکھا جائے گا۔''ختم نبوت چوک'' ہمیں اس عقیدہ کی یاد دلاتا رہے گا تاکہ ہمارے ذہنوں پر نقش ہوجائے۔حال ہی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ منظور کالونی کراچی کی طرف سے ایک فقید المثال تقریب منعقد کی گئی،جس میں ''ختم نبوت چوک'' کا افتتاح کیا گیا،جس کے لئے شب وروز محنت اور بھاگ دوڑ کی گئی،بحمداللہ! رفقاء کرام کی محنت ۴؍دسمبر ۲۰۱۶ء بوقت ۳ بجے رنگ لائی جب علاقہ بھر کے غیور مسلمان، علماء کرام،سیاسی ومذہبی رہنماؤں کی موجودگی میں تحفظ ختم نبوت اور تردید مرزائیت کے عنوان پر تقاریر ہوئیں۔

پروگرام کا آغاز حافظ محمد عمران کی تلاوت سے ہوا،نقابت کے فرائض مولانا عبدالحیٔ مطمئن نے ادا کئے۔مولانا محمد رضوان،مولانا قاری اللہ داد،مولانا قاضی احسان احمد اور جناب علی رضا عابدی ایم.این.اے،کمشنر ایسٹ جناب آصف جان صدیقی اور جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ کے نائب امیر جناب قاری محمد عثمان نے خطاب کیا۔

تقریب نقاب کشائی میں تمام مہمانان گرامی نے حصہ لیا اور نعرۂ ہائے تکبیر،تاج وتخت ختم نبوت زندہ باد کی صدا سے علاقہ گونج اٹھا اور دعاء پر تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ختم نبوت چوک کی تیاری کے لئے مقامی انتظامیہ علاقہ کے چیئرمین محترم جناب ملک شاہ نواز اعوان اور مولانا محمد فیصل جامع مسجد خلفائے راشدین نے دن رات انتھک محنت کی۔اللہ تعالیٰ تمام رفقاء کی محنت کو قبول فرمائے۔آمین ثم آمین!

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۲۳تا۳۱؍اکتوبر ۲۰۱۶ء ص۱۷)

بین المسالک صوبائی امن کانفرنس اور قادیانی مسئلہ

۲۹؍ستمبر ۲۰۱۶ء کو لاہور رائل پام کنٹری ہوٹل میں ورلڈ کونسل آف ریلیجنز (عالمی مجلس ادیان) کے تحت ایک بین المسالک صوبائی امن کانفرنس منعقد ہوئی۔ورلڈ کونسل ایک غیر ملکی این۔جی۔او ہے۔جسے مبینہ طور پر ناروے سے سپانسر کیا جاتا ہے۔پاکستان میں اس کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر جناب نعمان صاحب اس کانفرنس کے منتظم اعلیٰ اور داعی تھے۔اس میں نہ صرف تمام مسالک کے نمائندگان شامل تھے بلکہ دیگر ادیان کے رہنمایان اور ہمارے مدارس کی تنظیمات کی نمائندگی کا بھی کنونشن کو اعزاز حاصل ہے۔مسلم وغیر مسلم ایک اسٹیج پر جمع تھے۔

گزشتہ کچھ مہینوں سے تسلسل کے ساتھ رحمت عالمﷺ کے ذاتی امتیاز اور اعزاز خاص ''ختم نبوت'' کے مسئلہ پر وار کئے جارہے ہیں۔منکرین ختم نبوت کی حمایت میں برابر یہ آوازیں بلند ہورہی ہیں۔پہلے ایک ٹی وی چینل سے مبشر لقمان صاحب قادیانیوں کی حمایت میں سرگرم رہے۔پھر رمضان المبارک میں حمزہ عباسی نے قادیانی گروہ کی حمایت کا علم بلند کیا۔ابھی ۷؍ستمبر کے پروگراموں کے سلسلہ میں پیمرا نے نوٹس جاری کئے جس میں اس پر برہمی کا اظہار کیا گیا تھا کہ ٹی وی پروگراموں میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی آئینی جدوجہد میں پارلیمنٹ کے فیصلہ کو کیوں اجاگر کیا گیا؟ کارپردازان پیمرا کے نزدیک عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ بھی فرقہ واریت ہے۔اس جہالت مآبی پر کچھ نہ کہنا ہی بہتر ہے۔حق تعالیٰ شانہ نے کرم فرمایا کہ متذکرہ تمام مرحلوں میں امت مسلمہ نے اپنا بھرپور کردار ادا کیا اور قادیانیوں کی خلاف عقل ونقل حمایت کرنے والوں کو معذرت اور معافی کی ندامت سے نہال ہونا پڑا۔

قادیانی حمایت کے تسلسل کو برقرار رکھنے کے لئے رائل پام کی ورلڈ کونسل ریلیجنز کی کانفرنس میں بھی ایک مندوب نے قادیانیوں

کی حمایت میں وارفتہ ہوکر ’’کلمہ خیر‘‘ بلند کیا کہ قادیانیوں کو مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن کرنے کی اجازت دینا چاہئے۔ موصوف کا مندرجہ بالا ارشاد اگر تنظیم کارخیر کا ہے تو پھر تنظیم شر کے چیئرمین کا کیا ارشاد گرامی ہوگا؟ اس سے اسلامیان وطن کو اندازہ کر لینا چاہیے کہ ملک عزیز کے ان نام نہاد دانشوروں کی سوچ کے دھاروں نے کیا رخ اختیار کر رکھے ہیں۔ اس کانفرنس میں جناب مولانا زبیر عابد اور اہل حدیث رہنما مولانا زبیر احمد ظہیر نے اپنا احتجاج نوٹ کرایا اور کلمہ خیر کہا۔ لیکن پوری کانفرنس میں باقی تمام شرکاء اور رہنما خاموش رہے۔ اسٹیج سیکرٹری صاحب نے قادیانیوں کی حمایت اور ختم نبوت کی حمایت کو اپنی اس مجلس کا حسن قرار دیا۔ گویا دونوں کو یکساں قرار دیکر اپنی ڈیوٹی کو کما حقہ ادا کر کے کارخیر کے مستحق قرار پائے۔ اسٹیج وانتظامیہ کی جانب سے اس پر ایک لفظ نہیں کہا گیا کہ مقرر نے قادیانیوں کی ناروا خلاف اسلام وخلاف قانون حمایت کر کے غلط کیا ہے۔ ہرزہ سرائی اور یاوہ گوئی پر زبان کو بند کر لینا کئی خدشات کا طوفان لئے ہوئے ہے۔

دنیا بھر میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کے مقامِ تدفین علیحدہ علیحدہ ہیں۔ مثلاً برطانیہ میں جو وسیع وعریض جگہ مردوں کی تدفین کے لئے مختص ہوتی ہے۔ اس میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کے لئے علیحدہ علیحدہ حد براری کر کے اختصاص وامتیاز کر دیا جاتا ہے۔ یہ ہر جگہ ہے۔ خود پاکستان کے محکمہ مال کے کاغذات میں مسلمانوں کے مقامِ تدفین کو قبرستان لکھا جاتا ہے اور غیر مسلموں کے مقامِ تدفین کو مرگھٹ کہتے ہیں، تو مسلمانوں کے قبرستان علیحدہ اور غیر مسلموں کے علیحدہ ہیں۔ ان تمام تر اصول وضوابط اور طریقہ کار کے ہوتے ہوئے قادیانیوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونے کی گنجائش پیدا کرنے کے لئے لب کشائی یا خود قادیانیوں کا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونے کے لئے اصرار کرنا خود کو مسلمان ثابت کرنے کے تأثر کو قائم کرنا ہے جو آئین پاکستان کے یکسر منافی ہے۔ ذیل میں چاروں مذاہب کی فقہ کی کتابوں کے حوالہ جات ملاحظہ فرمایئے جس میں صراحت ہے کہ غیر مسلم مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں ہوسکتے۔

اس کے لئے شرح المقاصد ج۲ ص۲۴۸ اور فقہ حنفی کے معروف رہنما ابن نجیم مصری کی ’’**الاشباہ والنظائر**‘‘ ج۱ ص۱۵۲، مولانا عبدالحئی لکھنوی کی اواخر کتاب الجنائز میں **لم یدفن فی مقابر المسلمین** کی صراحت ہے کہ غیر مسلم مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں ہوسکتا۔ کتاب الجنائز، کتاب السیر، باب المرتدین میں بھی علامہ شامی نے یہی صراحت فرمائی ہے۔

فقہ مالکی کے نامور رہنما قاضی ابوبکر محمد بن عبداللہ المالکی نے احکام القرآن ج۲ ص۸۰۲ مطبوعہ بیروت میں متأولین کے کفر پر بحث کرتے ہوئے یہی صراحت کی ہے۔

فقہ شافعی کے علاّمہ نووی نے بھی شرح مہذب ج۵ ص۲۸۵ میں لکھا ہے۔ **لا یدفن الکافر فی مقابر المسلمین ولامسلم فی مقبرة الکفار.**

فقہ حنبلی کے نامور رہنماء علامہ ابن قدامہ المقدسی الحنبلی نے المغنی شرح کبیر ج۲ ص۴۲۳ میں بھی یہی صراحت فرمائی ہے۔

مندرجہ بالا تصریحات سے معلوم ہوا کہ یہ شریعت کا متفق علیہ اور مسلّم مسئلہ ہے کہ کسی غیر مسلم کو مسلمانوں کے قبرستان میں نہیں دفن کیا جاسکتا۔ شریعت اسلامی کا یہ مسئلہ اتنا صاف اور واضح ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اس کا حوالہ دیا ہے۔ چنانچہ جھوٹے مدعیان نبوت کے بارے میں مرزا نے لکھا ہے کہ:

’’حافظ صاحب یاد رکھیں کہ جو کچھ رسالہ قطع الوتین میں جھوٹے مدعیان نبوت کی نسبت بے سروپا حکایتیں لکھی گئی ہیں۔ وہ حکایتیں اس وقت تک ایک ذرّہ قابل اعتبار نہیں جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ مفتری لوگوں نے اپنے اس دعویٰ پر اصرار کیا اور توبہ نہ کی اور یہ اصرار کیونکر ثابت ہوسکتا ہے جب تک اسی زمانے کی کسی تحریر کے ذریعے سے یہ امر ثابت نہ ہو کہ وہ لوگ اسی جھوٹے دعویٰ نبوت پر مرے اوران کا کسی

اس وقت کے مولوی نے جنازہ نہ پڑھا اور نہ وہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کئے گئے۔‘‘ (تحفۃ الندوہ ص۳، خزائن ج۱۹ص ۹۵)

اسی رسالے میں آگے چل کر لکھا ہے:’’پھر حافظ صاحب کی خدمت میں خلاصہ کلام یہ ہے کہ میرے توبہ کرنے کے لئے صرف اتنا کافی نہ ہوگا کہ بفرض محال کوئی کتاب الہامی مدعی نبوت کی نکل آئے۔ جس کو قرآن شریف کی طرح (جیسا کہ میرا دعویٰ ہے) خدا کی ایسی وحی کہتا ہوں، جس کی صفت میں لا ریب فیہ ہے، جیسا کہ میں کہتا ہوں اور پھر یہ بھی ثابت ہو جائے کہ وہ بغیر توبہ کے مرا اور مسلمانوں نے اپنے قبرستان میں اس کو دفن نہ کیا۔‘‘ (تحفۃ الندوہ ص ۷، خزائن ج۱۹ص ۹۹)

مرزا غلام قادیانی کی ان دونوں عبارتوں سے تین باتیں واضح ہوئیں:

اوّل...... یہ کہ جھوٹا مدعی نبوت کافر و مرتد ہے۔ اسی طرح اس کے ماننے والے بھی کافر و مرتد ہیں۔ وہ کسی اسلامی سلوک کے مستحق نہیں۔

دوم...... یہ کہ کافر و مرتد کی نماز جنازہ نہیں اور نہ ہی اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جاتا ہے۔

سوم...... یہ کہ مرزا غلام قادیانی کا نبوت کا دعویٰ ہے اور وہ اپنی شیطانی وحی کو... نعوذ باللہ... قرآن کریم کی طرح سمجھتا ہے۔

پس اگر مرزا قادیانی کے نزدیک بھی گزشتہ دور کے جھوٹے مدعیان نبوت اس کے مستحق ہیں کہ ان کو اسلامی برادری میں شامل نہ سمجھا جائے۔ ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ ہونے دیا جائے۔ تو مرزا غلام احمد قادیانی۔ جس کا جھوٹا دعویٰ نبوت اظہر من الشمس ہے اور اس کی ذرّیت کا بھی یہی حکم ہے کہ نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور نہ ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونے دیا جائے۔

اس شرعی مسئلہ کے ہوتے ہوئے قادیانیوں کی حمایت کے لئے پیٹ میں مروڑ اٹھنا اور پھر تسلسل کے ساتھ اس کے دورے پڑنا یہ بلا وجہ نہیں۔ باعث خوشی ہے کہ اس صاحب نے معذرت کر لی۔ وہ صرف کہنے کہلانے پر نہیں بلکہ اللہ رب العزت کے حضور بھی ندامت کا اظہار کریں کہ رحمت عالم ﷺ کی عزت و ناموس کے باغی طبقہ کی حمایت حمیّت اسلام اور غیرت دینی کے منافی ہے۔ مغربی این جی اوز کی چمک دمک کے لئے ہوٹلوں میں لاکھوں کے خرچہ سے یہ تقریبات اور ان میں قادیانیوں کی حمایت بلا وجہ نہیں۔ پردہ زنّاری میں کون کون گھات لگائے بیٹھے ہیں؟ کاش اس تقریب کے حضرات کی پیشانی پر بھی چند قطرے ندامت و تاسف کے نمودار ہو جاتے تو انسب تھا۔

(ماہنامہ لولاک ملتان جنوری ۲۰۱۷ء ص ۴۲،۴۵)

تعلیمی ادارے قادیانیوں کو واپس کرنے کا فیصلہ قبول نہ کرنے کا اعلان

لاہور (پ ر) چناب نگر کے تعلیمی ادارے قادیانیوں کو واپس کرنے کا فیصلہ قبول نہیں، اگر اس طرح کی کسی قسم کی کوئی کوشش کی گئی تو تمام مسلمان حکومت کے اس فیصلے کے خلاف تحریک چلائیں گے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم نشر و اشاعت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر، پیر میاں رضوان نفیس، قاری نذیر احمد، مولانا عبدالشکور حقانی، قاری علیم الدین شاکر، مولانا عبدالنعیم، مولانا محبوب الحسن طاہر اور مولانا خالد عابد نے اپنے ردِعمل میں کیا۔ علماء کرام نے کہا کہ چناب نگر کے نیشنلائز کئے گئے تعلیمی ادارے قادیانی جماعت کو واپس کرنے کے فیصلے کو مسترد کرتے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس قادیانی نواز فیصلے کے خلاف سخت مزاحمت کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۷۲ء سے اب تک ان تعلیمی اداروں پر حکومت نے اربوں روپے خرچ کئے ہیں اور ان تعلیمی اداروں میں اکثر طلباء اور طالبات اور اساتذہ مسلمان ہیں۔ ایسے ادارے جن پر حکومت نے اتنی خطیر رقم خرچ کی ہو یہ قادیانیوں کے سپرد

کرنا قادیانیت کو پروان چڑھانے کے مترادف ہے۔ موجودہ حکومت نے قادیانیوں کو نوازنے میں سابقہ تمام حکومتوں کا ریکارڈ توڑ دیا ہے۔ علماء کرام نے مطالبہ کیا کہ حکومت قادیانیوں کو نوازنے کا سلسلہ بند کرے۔ حکومت کی قادیانیت نواز پالیسی اس کو لے ڈوبے گی۔ حکومت کا یہ اقدام پاکستان کے خزانے کو نقصان پہنچانے کے مترادف ہے۔

(ہفت روزہ اخبار المدارس، یکم تا ۷ردسمبر ۲۰۱۶ء، ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۲۳ تا ۳۱ردسمبر ۲۰۱۶ء ص ۸)

قائداعظم یونیورسٹی کے شعبہ کو قادیانی کے نام سے منسوب کرنا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیراہتمام آل پارٹیز کانفرنس میں شریک مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں نے وفاقی حکومت کو متنبہ کیا ہے کہ اگر قائداعظم یونیورسٹی کے شعبہ فزکس کو عبدالسلام قادیانی کے نام سے موسوم کیا گیا تو حکومت کے خلاف بھرپور ملک گیر تحریک چلائی جائے گی، جب کہ سندھ اسمبلی میں متنازع بل کے خلاف آج (جمعہ) یوم احتجاج منایا جائے گا۔ اسلام کی اشاعت کو روکنے کی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ جمعرات کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے دفتر میں منعقدہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ کی زیرصدارت آل پارٹیز کانفرنس میں جمعیت علماء اسلام کے صوبائی نائب امیر قاری محمد عثمان، جماعت الدعوۃ کراچی کے مسئول انجینئر مزمل اقبال ہاشمی، جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن مولانا سعید خان اسکندر، جمعیت غرباء اہل حدیث کے نائب امیر محمد احمد سلفی، نظام مصطفیٰ پارٹی کے صوبائی صدر الحاج محمد رفیع، جے یو آئی (س) کے رہنما مولانا مشتاق احمد عباسی، مرکزی جمعیت اہل حدیث کے محمد اشرف قریشی، جے یو پی نورانی کے صوبائی صدر عقیل انجم قادری، قاضی احمد نورانی، جے. یو. پی کے مفتی غوث قادری، مستقیم نورانی، شیعہ عالم دین سید کرار علی نقوی، جامعہ اشرف المدارس کے ناظم مولانا ارشاد، دارالعلوم کراچی کے مولانا محمد حنیف خالد اور دیگر نے شرکت کی۔ اے. پی. سی کے مشترکہ اعلامیہ کا اعلان کرتے ہوئے قاری محمد عثمان نے کہا کہ قائداعظم یونیورسٹی کے اس شعبہ کو ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے نام سے منسوب کرنے کی منظوری پر شدید احتجاج کرتے ہیں۔ عبدالسلام قادیانی کی ملک وقوم کے لئے ذرہ بھر کوئی خدمات نہیں۔ سائنسی مشیر ہونے کی حیثیت سے وہ پاکستان کے ایٹمی صلاحیت کے حصول میں رکاوٹ بنا رہا۔ بلکہ ایٹمی راز پاکستان مخالف قوتوں تک پہنچائے۔ قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیے جانے کے بعد عبدالسلام قادیانی بیرون ملک چلا گیا اور بیان دیا کہ: ''مسٹر بھٹو اور فیصلے کے ذمہ دار تمام کا بیڑا غرق ہو۔'' قاری محمد عثمان نے کہا کہ ایسا شخص جو ملک اور اسلام کا دشمن تھا اس کے نام سے بانی پاکستان کے نام سے منسوب جامعہ کے ایک شعبہ کو موسوم کرنا انتہائی شرمناک فیصلہ ہے۔

مذکورہ شعبہ کو محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے نام سے منسوب کیا جائے۔ اعلامیہ میں سندھ اسمبلی کے منظور کردہ متنازع بل کو بھی مسترد کرتے ہوئے کہا گیا کہ ہم اقلیتوں کے حقوق کے حامی ہیں، اسلام میں جبری تبدیلی مذہب کا تصور نہیں ہے۔ سندھ حکومت نے اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کی آڑ میں اسلام کی اشاعت کو روکنے کی کوشش کی ہے۔ اس کی اجازت نہیں دے سکتے اور آج جمعہ یوم احتجاج کے طور پر منائیں گے اور جمعہ کے خطبات میں بل کی متنازع شقوں کے حوالے سے عوام کو آگاہ کریں گے۔ مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ نے کہا کہ قائداعظم یونیورسٹی کے شعبہ کو قادیانی کے نام سے منسوب کرنا انتہائی قابل مذمت اقدام ہے۔ ملک میں علماء کرام سائنس دانوں اور قابل ذکر خدمات انجام دینے والی مسلمان شخصیات کی کمی نہیں ہے۔ ملک ومذہب کے دشمن کو اعزاز سے نوازنا ملکی آئین سے انحراف ہے۔ دیگر مقررین نے کہا کہ وفاقی اور صوبائی سطح پر حکمران اسلام دشمنی پر اتر آئے ہیں۔ سیکولرازم کو ہوا دی جارہی ہے۔ تمام مذہبی جماعتیں اور علماء

کرام اپنے اتحاد سے ان سازشوں کو ناکام بنائیں۔ اے.پی.سی میں نظامت کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ قاضی احسان احمد صاحب نے انجام دیئے۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی یکم تا ۷؍جنوری ۲۰۱۷ء ص۲۳)

قادیانیوں کی دوکان سے مقاماتِ مقدسہ کی تصویر محفوظ کر لی گئی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالخالق مبینہ اطلاعات ملنے پر علی پور پہنچے۔ جائے وقوعہ پر دیکھا کہ قادیانی دوکاندار نے دوکان پر بیت اللہ اور روضہ رسول ﷺ کی تصاویر لگا رکھی ہیں۔ مولانا قاضی عبدالخالق نے علی پور سے چند مقامی علماء کرام کو لے کر تھانہ علی پور میں ایس ایچ او سے ملاقات کی۔ قادیانیوں کی شعائر اسلامی کی توہین سے آگاہ کرتے ہوئے قادیانیت سے متعلق قوانین پر عمل درآمد کا مطالبہ کیا۔ ایس ایچ او صاحب نے اپنی ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے ان حضرات کی موجودگی میں پولیس بھیج دی۔ جنہوں نے قادیانیوں کی دوکان سے بیت اللہ اور روضہ رسول ﷺ کی تصاویر کو محفوظ کر لیا۔ فالحمد للہ! (ماہنامہ لولاک ملتان جنوری ۲۰۱۷ء ص۳۱)

سانحہ دوالمیال کی تفصیلی رپورٹ

دوالمیال ضلع چکوال کا ایک مشہور گاؤں ہے جو تحصیل چوآ سیدن شاہ سے کلرکہار روڈ بیٹ وے سیمنٹ فیکٹری کے دائیں جانب واقع ہے۔ اس گاؤں کی ایک عظیم مذہبی اور علمی شخصیت بابا لعل شاہ رہے ہیں۔ جنہوں نے علاقے میں دینی خدمات انجام دی ہیں۔ ان کی ایک جامع مسجد ہے جہاں نماز جمعہ بھی ہوتی ہے جو عقیدۂ تحفظ ختم نبوت کا مرکز رہی ہے اور اب بھی ہے۔ مینار والی مسجد (جس پر قادیانیوں نے قبضہ کر رکھا ہے) اس گاؤں کے سر پر واقع ہے اور علاقے میں دور سے نمایاں نظر آتی ہے۔ اس کا بلند وبالا مینار ایک عرصہ سے اپنی محرومی کا احساس دلاتا ہے۔ ایک وقت تھا کہ گاؤں کے تمام لوگ اس میں نمازیں اور جمعہ ادا کیا کرتے تھے۔ قادیانیوں کے قبضہ میں جانے کے بعد مسلمان الگ ہوگئے اور یہ قادیانیوں کی مستقل گرفت میں چلی گئی۔ ۱۹۹۷ء میں مسلمانوں نے سول کورٹ میں رٹ کر کے مسجد کو سیل کروادیا۔ قادیانیوں نے سیشن کورٹ میں اپیل دائر کر کے کھلوا دیا۔ مسلمانوں نے ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی لیکن ہائی کورٹ سے فائل ریکارڈ بھی غائب کر دیا گیا۔ دوسری بات یہ بھی معلوم ہوئی ہے کہ کاغذات مسجد جو تحصیل سے حاصل کئے گئے وہ رقبہ نمبر۳۵ کے تھے۔ جب کہ مسجد رقبہ نمبر۳۳ میں تھی۔ مسلمانوں کے حق میں فیصلہ ہوا جب قبضہ کیا گیا تو پتہ چلا کہ فیصلہ رقبہ نمبر۳۵ کا ہوا ہے۔ جب کہ مسجد رقبہ نمبر۳۳ میں ہے۔ اس لئے مسلمان مسجد کا قبضہ حاصل نہیں کر سکے۔

۱۲؍ربیع الاوّل ۱۴۳۸ھ، مطابق ۱۲؍دسمبر ۲۰۱۶ء کو مسلمان جلوس لے کر مسجد کی طرف گئے۔ اس سے قبل پانچ دسمبر کو قادیانیوں نے انتظامیہ کو سیکورٹی کے لئے درخواست دی۔ لیکن انہیں سیکورٹی نہیں دی گئی۔ پولیس کی موجودگی میں جلوس جوں ہی مسجد کے قریب پہنچا قادیانی مورچہ بند اسلحہ سمیت تیار تھے۔ مسجد سے ملحقہ قادیانیوں کے گھروں سے جلوس پر پتھراؤ شروع ہوا اور مسجد کے مینار سے فائرنگ کر دی گئی۔ پولیس نے نہ تو جلوس کے راستہ میں کوئی رکاوٹ کھڑی کی اور نہ شرکاء جلوس کو مسجد کی طرف جانے سے روکا۔ پہلے ہوائی فائرنگ اور پتھراؤ کیا گیا۔ قادیانی جو ایک سو کے قریب مسجد میں اسلحہ سمیت موجود تھے تہہ خانہ کے مورچہ سے فائرنگ شروع کر دی۔ جس کے نتیجے میں ملک شفیق اور تین دوسرے لوگ زخمی ہوگئے۔ ملک نعیم پینتالیس منٹ زندہ رہا۔ اس کو مسجد کے اندر قادیانیوں نے چھپا دیا۔ دیگر قادیانی مسجد کے تہہ خانہ والے راستہ سے اسلحہ سمیت فرار ہوگئے۔ اس کے بعد ڈی.بی.او نے مسجد سیل کر دی اور مسلمانوں سے چلے جانے کو کہا۔ لیکن مسلمان مسجد لینے پر مصر رہے۔ پولیس آنسو گیس استعمال کر کے لوگوں کو منتشر کر سکتی تھی لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ اسی دوران قرب وجوار

کے دیہاتوں سے میلاد کے شرکاء گاڑیاں لے کر وہاں پہنچ گئے۔ مزید پولیس کی نفری طلب کر لی گئی۔ کچھ لوگ مسجد کے اندر بیک ڈور سے داخل ہوگئے۔ مسجد کے اندر سے ڈش، ٹی.وی، کیرم بورڈ، تاش کے پتے اور شراب کی بوتلیں باہر نکال دیں۔ مسجد کی صفائی کے بعد اذان دی گئی اور نماز ادا کی گئی۔ مزید پولیس کی نفری پہنچ گئی اور رینجرز کے دستے بھی آ گئے۔ مولانا صاحبزادہ پیر عبدالقدوس نقشبندی، مولانا مفتی محمد معاذ، مولانا حبیب الرحمٰن اپنے دیگر ساتھیوں کی موجودگی میں ڈی.سی.او اور ڈی.پی.او سے بھی ملے معاملہ سلجھانے کی کوشش کرتے رہے۔ مغرب کے قریب آرمی اور سب ڈویژن مجسٹریٹ پنڈی بھی پہنچ گئے۔ انہوں نے مسجد خالی کروا کر دوبارہ سیل کر دی جو تا حال سیل ہے۔ گاؤں میں کرفیو لگا دیا گیا۔ مغرب کے بعد پولیس نے لاش ورثاء کو دی۔

شہید ملک محمد نعیم کا تعلق قریب ہی واقع تترال گاؤں سے تھا۔ دوسرے دن اس کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ کثیر تعداد میں مسلمانوں نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ حتیٰ کہ ڈی.سی.او اور ڈی.پی.او کے علاوہ چکوال، تحصیل تلہ گنگ کے تمام ساتھی بھی شریک ہوئے۔ نماز جنازہ کی ادائیگی سے قبل صاحبزادہ پیر عبدالقدوس نقشبندی نے مختصر خطاب میں شہید کو خراج تحسین پیش کیا اور عالمی مجلس کی طرف سے ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔

۱۵ربیع الاوّل ۱۵ردسمبر ۲۰۱۶ء کو حالات کی نزاکت کا جائزہ لینے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع چکوال کے مبلغ مولانا مفتی خالد میر نے دوالمیال گاؤں کا مختصر دورہ کیا۔ گاؤں میں کرفیو کا سماں تھا۔ کوئی مرد گھر میں موجود نہیں تھا۔ لوگ گرفتار کر لئے گئے جو گرفتاری سے بچے وہ گاؤں چھوڑ کر جا چکے تھے۔ پورے گاؤں میں سناٹا چھایا ہوا تھا۔ ۲۹ مسلمانوں کو گرفتار کیا گیا۔ چادر اور چار دیواری کے تقدس کو پامال کیا گیا اور بعض گھروں کے دروازے ہتھوڑے کے ساتھ توڑے گئے۔ صرف دو قادیانیوں کو گرفتار کیا گیا۔ مشترکہ ایف.آئی.آر کاٹی گئی، جس میں چونتیس قادیانی اور انتالیس مسلمانوں کے نام درج تھے۔ ۲۹ گرفتاروں میں سے ایک کا نام ایف.آئی.آر میں شامل نہیں تھا۔ ان میں ایک سیّد رئیس شاہ نام کا نوجوان بھی شامل تھا جس کے دونوں بازو نہیں ہیں۔ بعد میں اس کو رہا کر دیا گیا۔

چکوال مجلس کے سرپرست پیر عبدالقدوس نے رابطہ کر کے ہنگامی طور پر آل پارٹیز میٹنگ طلب کی اور ساتھ ہی اخبارات کے تمام نمائندوں کو مدعو کیا۔ تین بجے بھرپور آل پارٹیز میٹنگ بیت المرشد میں منعقد ہوئی۔ ان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، تحریک منہاج القرآن، جمعیۃ علماء اسلام، جمعیۃ علماء پاکستان اور جماعت اسلامی ضلع چکوال کے نمائندے شریک ہوئے۔ میٹنگ میں ملک نعیم کی شہادت کو خراج تحسین پیش کیا گیا اور قادیانیوں کی کھلی دہشت گردی کی بھرپور مذمت کی گئی۔ انتظامیہ سے قادیانیوں کی گرفتاری اور بے گناہ مسلمانوں کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔ نیز تمام جماعتوں کی طرف سے یہ یقین دلایا گیا کہ ہم دوالمیال اور ملک نعیم شہید کے ورثاء کے ساتھ ہر قسم کا تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں اور ہم دوالمیال کے مسلمانوں کے ساتھ ہیں۔ یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ مقبوضہ مسجد کا قبضہ ختم کروا کر مسلمانوں کے سپرد کی جائے۔ اسی شام رات سات بجے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیۃ اہل سنت کے ایک وفد نے ڈی.سی.او اور ڈی.پی.او چکوال سے میٹنگ کی۔ جس میں آرمی اور رینجرز کے لوگ موجود تھے۔ وفد کی قیادت صاحبزادہ پیر عبدالقدوس نقشبندی اور امیر مولانا مفتی محمد معاذ نے کی۔ جب کہ جمعیۃ اہل سنت کے رہنما ندیم صاحب انجمن تاجران کے صدر شاہد عباس کے علاوہ مبلغ ختم نبوت ضلع چکوال مولانا مفتی خالد میر بھی موجود تھے۔

انتظامیہ سے قادیانیوں کی گرفتاری کا مطالبہ کیا گیا۔ بلاوجہ مسلمانوں کو گرفتار کرنے سے باز رہنے کی تلقین کی گئی اور اس پر عمل بھی کیا گیا۔ چھ دن تک کسی کو بلاوجہ ایف.آئی.آر کے علاوہ گرفتار نہیں کیا گیا۔ حالات کو نارمل کرنے کا مطالبہ بھی کیا گیا تاکہ گاؤں کے لوگ

معمول کی زندگی جاری رکھ سکیں۔ لیکن اس کے باوجود گاؤں میں کرفیو کا سماں رہا جو تا حال جاری ہے۔ البتہ آرمی کم کی گئی ہے۔ پولیس گاؤں میں بدستور موجود ہے۔ انکوائری آفیسر نے دوسو پچاس آدمیوں کی نئی لسٹ تیار کر کے گرفتاریوں اور چھاپے کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔ گاؤں کے بعض افراد نے اطلاع دی کہ ان کے پاس کھانے پینے کی اشیاء ختم ہیں۔ بعض بہت ہی غریب گھرانے تھے۔ چند ایک کو بغیر کھائے پیئے بھی رہنا پڑا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع چکوال نے ہنگامی طور پر گاؤں کا دورہ کیا۔ ان میں انجمن تاجران ضلع چکوال کے صدر شاہد عباسی صاحبزادہ پیر عبدالقدوس نقشبندی، مولانا مفتی معاذ، مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا مفتی خالد میر اور شیخ سلیم کے علاوہ دیگر ساتھی شامل تھے۔ کھانے کی چیزیں غریب مسلمانوں کے گھر دیں۔ تیس گٹو تیار کئے اور مسلمانوں کے گھروں میں پہنچائے۔ ان میں چینی، پتی، گھی، دالیں اور چاول شامل تھے۔ زخمیوں کے ورثاء کو پندرہ پندرہ ہزار روپے کے الگ الگ گھروں میں جا کر چیک دیئے اور ان کے گھروں میں جا کر سامان بھی پہنچایا۔ ملک نعیم شہید کے والد کو بیوہ اور اس کے بچوں کے لئے ایک لاکھ روپے کا چیک مجلس کی طرف سے دیا۔ اس کے درجات کی بلندی کی دعاء کی اور ان کو ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔ چکوال کے مسلمان آپ کے ساتھ کھڑے ہیں جو بھی تعاون آپ ہم سے طلب کریں گے ہم دینے کے لئے تیار ہیں۔

۲۵؍دسمبر ۲۰۱۶ء کو الفلاح مسجد تلہ گنگ روڈ چکوال میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی جس کی تاریخ چناب نگر منعقدہ کانفرنس ۲۸؍اکتوبر کو مقرر کی گئی تھی۔ درمیان میں اتفاقاً دوالمیال کا واقعہ ہو گیا۔ الفلاح مسجد چکوال میں یہ ختم نبوت کانفرنس تھی جو بھرپور طریقے سے کامیاب ہوئی۔ مولانا اللہ وسایا، تلہ گنگ جماعت کے امیر مولانا عبیدالرحمٰن، خالد مسعود ایڈووکیٹ کے علاوہ چکوال کے علمائے کرام بھی شریک ہوئے اور خطابات کئے۔ دوالمیال واقعہ کی شدید الفاظ میں مذمت کی گئی اور قادیانیوں کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا گیا۔ مولانا اللہ وسایا نے بھی شدید الفاظ میں مذمت کی اور یہ باور کرایا کہ مجلس دوالمیال کے مسلمانوں کے ساتھ ہر قسم کا تعاون کرے گی۔ نیز انہوں نے قائداعظم یونیورسٹی کے شعبہ فزکس کو ڈاکٹر عبدالسلام کے نام منسوب کرنے کی مذمت کی اور یہ مطالبہ کیا کہ حکومت یہ اعلان واپس لے اور ڈاکٹر ریاض الدین جو چالیس سال سے ان کے نام چل رہا تھا چلنے دیا جائے۔

(ماہنامہ لولاک ملتان فروری ۲۰۱۷ء ص ۴۸ تا ۵۱)

ایک ہی خاندان کے ۱۸؍افراد کا قبول اسلام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر نے مانگا قدیم تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں مختلف پروگراموں اور جمعہ کے بیانات سے لوگوں کو فتنہ قادیانیت کا تعارف کروا رکھا ہے، قادیانیت سے بائیکاٹ کی تحریک چلائی جس سے لوگوں میں شعور ختم نبوت جگایا، اسی محنت کا نتیجہ ہے کہ مانگا قدیم کے ایک ساتھی نوید احمد کی جدوجہد اور ایس ایچ او کے تعاون سے قلعہ چوک میں نہ صرف قادیانیوں کی دوکان سے کلمہ طیبہ محفوظ کرایا گیا بلکہ قلعہ کالروالا میں ایک ہی خاندان کے اٹھارہ افراد قادیانیت پر لعنت بھیج کر محمد عربی ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہو گئے، مولانا قاری دین محمد ثاقب، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا عبیدالرحمٰن ہاشمی نے اسلام قبول کرنے والے خاندان کو مبارکباد دی اور ان کے حق میں استقامت کی دعاء فرمائی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان مئی ۲۰۱۶ء ص ۱۷)

فیصل آباد میں اکیس قادیانی افراد کا قبول اسلام

فیصل آباد چک نمبر 109 گ، ب روڈ اور کشا سٹاپ جڑانوالہ روڈ میں جناب محمد شوکت علی، محمد اکرام، محمد اسلام سمیت راجپوت

فیملی کے اکیس افراد نے جامع مسجد شوکت علی فضلی میں بیس شعبان کو مغرب کی نماز کے وقت تمام نمازیوں کی موجودگی میں قادیانیت پر لعنت بھیجتے ہوئے اسلام قبول کرلیا۔ اللہ تعالیٰ اس خاندان کو استقامت نصیب کرے۔ آمین! (ماہنامہ لولاک ملتان اگست ۲۰۱۶ء ص۱۷)

چار قادیانیوں کا قبول اسلام

ٹوبہ ٹیک سنگھ چک نمبر۲۹۵ بیریانوالہ ۶؍نومبر ۲۰۱۶ء بعد از عشاء ایک اور قادیانی مصور ولد بشارت جامع مسجد میں تمام گاؤں والوں کے سامنے مولانا لطف اللہ لدھیانوی کے سامنے مرزا قادیانی پر لعنت بھیج کر قادیانیت سے تائب ہوکر مسلمان ہوگیا۔ **فالحمد للہ!** اسی طرح ماموں کانجن چک نمبر۵۸ کڑا کے چالیس سالہ جوان سلطان احمد نے بھی قاری عتیق الرحمٰن رضوی کے ہاتھ پر قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کرلیا ہے۔ (روزنامہ ایکسپریس ص۲، مؤرخہ ۱۹؍اکتوبر ۲۰۱۶ء)

اس سے کچھ عرصہ قبل ٹوبہ ٹیک سنگھ چک ۲۹۵ بیریانوالہ میں نمبردار خاندان کے فرد جناب نوید ولد مبارک نے مولانا لطف اللہ لدھیانوی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرکے قادیانیت سے برأت کا اظہار کیا تھا۔ **فالحمد للہ!** اس طرح نوید کے اسلام قبول کرنے سے قبل بھی ہمایوں ولد شبیر احمد نے بھی اسلام قبول کیا تھا۔ گویا چک بیریانوالہ میں تین اور چک کڑا میں ایک، کل چار قادیانیوں نے اس علاقہ میں قادیانیت سے توبہ کرکے اسلام قبول کیا ہے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جنوری ۲۰۱۷ء ص۳۱)

کراچی میں ختم نبوت کانفرنسیں

پہلا بیان ۳۱؍دسمبر ۲۰۱۵ء بروز جمعرات صبح ۱۱بجے جامعہ اشرف المدارس کی جامع مسجد اشرف میں مولانا اللہ وسایا کا عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کے موضوع پر بیان ہوا۔ حضرت کے بیان سے پہلے مولانا قاضی احسان احمد نے ابتدائی گفتگو کی۔ اس پروگرام میں جامعہ اشرف المدارس کے نائب مہتمم مولانا محمد ابراہیم، شیخ الحدیث مولانا مفتی عبدالرشید، جامعہ کے اساتذہ مولانا حسین احمد، مولانا ارشاد احمد کے علاوہ دیگر اساتذہ کرام اور تمام طلباء نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

یکم؍جنوری ۲۰۱۶ء کو مولانا اللہ وسایا نے جمعہ کا بیان جامعہ بنوری ٹاؤن میں ارشاد فرمایا۔ جس میں مرکزی امیر مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کے علاوہ جامع مسجد کے امام وخطیب، جامعہ کے اساتذہ کرام، طلباء اور دیگر مسلمانوں نے بڑی تعداد میں سرپرستی فرمائی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیراہتمام یکم؍جنوری ۲۰۱۶ء بروز جمعہ بعد نماز عشاء جامع مسجد شافعی گلی نمبر۳۲ محمدی روڈ شیر شاہ میں سالانہ عظیم الشان ''سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس'' منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت جامع مسجد کے امام وخطیب مفتی عبدالرحمٰن نے جب کہ نقابت کے فرائض نائب خطیب مولانا محمد حامد نے انجام دیئے۔

تلاوت ونعت کے بعد ابتدائی بیان مولانا قاضی احسان احمد کا ہوا۔ ان کے بعد جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ کے نائب امیر قاری محمد عثمان صاحب نے خطاب کیا۔ بعد ازاں مولانا اللہ وسایا نے تفصیلی خطاب فرمایا۔ آخری بیان مہمان گرامی مولانا محمد رفیق جامی صاحب کا ہوا اور آپ کی دعاء پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

۲؍جنوری ۲۰۱۶ء بروز ہفتہ بعد نماز ظہر جامعہ اسلامیہ رحمانیہ بفرزون میں ''سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس'' منعقد ہوئی۔ کانفرنس صدارت جامعہ کے مدیر مولانا عطاء الرحمٰن مدنی نے کی۔ کانفرنس میں تلاوت ونعت کے بعد مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد رفیق جامی اور مہمان خصوصی مولانا اللہ وسایا کے خطابات ہوئے۔ کانفرنس میں جامعہ کے شیخ الحدیث مولانا قاری محبوب شاہ کے علاوہ اساتذہ کرام کی

بڑی تعداد اور تمام طلباء شریک ہوئے۔

۳؍جنوری ۲۰۱۶ء بروز اتوار بعد نماز ظہر ختم نبوت چوک نزد جامع مسجد بلال اسکاؤٹ کالونی میں سالانہ عظیم الشان ’’سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس‘‘ منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت جامعہ انوار الصحابہ کے مدیر مولانا محمد طیب نے کی۔ جب کہ نگرانی مسجد بلال کے امام و خطیب مولانا قاری عبدالسمیع رحیمی کی۔ نقابت کے فرائض جامعۃ الرشید کے استاذ مولانا ندیم الرشید نے انجام دیئے۔ تلاوت ونعت کے بعد کانفرنس کی غرض وغایت حافظ عبدالمغیث نے بیان کی۔ مولانا قاضی احسان احمد اور مہمان خصوصی مولانا محمد رفیق جامی کے خطابات ہوئے۔ ساہیوال کے مولانا حافظ شاہد عمران عارفی نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ کانفرنس میں جامعہ صدیقیہ کے مدیر مولانا محمد سلطان، جامعہ عربیہ اسلامیہ کے مدرس مولانا محمد جواد، ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالحئی مطمئن کے علاوہ دیگر علماء کرام، طلباء عظام اور عامۃ الناس نے بھرپور تعداد میں شرکت کی۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶تا۲۲؍فروری ۲۰۱۶ء ص۱۸)

سالانہ ختم نبوت کانفرنس منظور کالونی

۲؍جنوری ۲۰۱۶ء بروز ہفتہ منظور کالونی فرنیچر مارکیٹ کے بازار میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا باقاعدہ آغاز نماز عشاء کے بعد ہوا۔ قاری صدر الامین نے تلاوت اور مولوی محمد عمر فاروق نے حمد ونعت پیش کی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا عبدالحئی مطمئن نے ادا کئے۔ جامعہ تعلیم القرآن والسنہ کے طالب علم عبدالواجد نے تحفظ ختم نبوت کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد قاری جعفر طیار، قاری محمد سلیم نے خوبصورت تلاوت اور محمد عرفان سعید، ثناخوان رسول مولانا حافظ عبدالقادر نے خوبصورت اور دلنشین انداز میں حمد ونعت سے سامعین کے دلوں کو منور کیا۔ ساہیوال سے تشریف لائے ہوئے مولانا شاہد عمران عارفی نے اپنی مخصوص آواز وانداز میں سامعین کو مسحور کیا۔ کانفرنس کے مہمان خصوصی مولانا اللہ وسایا نے عقیدۂ ختم نبوت اور قادیانی سازشوں سے متعلق عوام کے سامنے حقائق بیان کئے اور خصوصاً جہلم میں پیش آنے والے واقعہ کو قادیانی سازش قرار دیا اور حکومت سے اپیل کی کہ اس واقعہ کی حکومتی سطح پر تحقیقات کی جائے۔

جمعیت علماء اسلام سندھ کے نائب امیر مولانا قاری محمد عثمان نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ماضی میں بھی ہماری جماعت نے عقیدۂ ختم نبوت کے لئے قربانیاں پیش کیں اور آئندہ بھی اس عقیدہ کے تحفظ کے لئے حاضر ہیں۔

مکتبہ اہلحدیث کے شیخ محمد احسن سلفی نے کہا کہ میں اور میری جماعت ہر قربانی کے لئے مجلس کے پلیٹ فارم پر تیار ہیں، یہ ہر مسلمان کا کام ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا قاضی احسان احمد نے اپنے مخصوص انداز میں اس کام کی اہمیت وفضیلت کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ میرا اور میرے بزرگوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کام کے صدقے معاف فرمادیں گے۔ ہمیں اپنے بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اور جماعت کے نظم کے مطابق اس کام کو کرنا ہے، جب قانون ہمارے حق میں ہے تو قانون کو ہاتھ میں لینے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی ہم کسی کو اجازت دیں گے۔ آخر میں فیصل آباد سے تشریف لائے ہوئے مہمان مولانا محمد رفیق جامی مدظلہ اسٹیج پر تشریف لائے تو سامعین اور اسٹیج پر موجود مہمان حضرات نے کھڑے ہوکر نعروں کی گونج میں استقبال کیا، جامی صاحب نے مخصوص انداز میں سیرت النبی کے موضوع پر بیان کیا جسے تمام سامعین نے بے حد سراہا اور بھرپور داد دی۔ جامی صاحب نے کہا کہ اس عقیدہ کے تحفظ کے لئے ہمارے بزرگوں نے بڑی حکمت عملی سے کام لے کر اس مسئلہ کو اس اسٹیج پر پہنچایا اب نوجوان بیدار رہیں، قادیانیوں کو چاہئے کہ ہوش کے ناخن لیں مسلمان سب کچھ برداشت کرسکتے ہیں لیکن اپنے نبی کی توہین کو برداشت نہیں کرسکتے۔

کانفرنس کا اختتام مولانا جامی صاحب کی دعاء پر ہوا۔ کانفرنس میں اہل حدیث مکتبہ فکر کے نامور خطیب جامعۃ الاحسان کے مدیر شیخ محمد احسن سلفی، بریلوی مکتبہ فکر کے پیر طریقت حافظ محمد اسلم حنفی بریلوی، استاذ الحدیث مولانا شفیق الرحمٰن کشمیری، مجاہد ملت مولانا قاری اللہ داد، پیر طریقت حافظ عبدالقیوم نعمانی، نوجوان خطیب مولانا فضل سبحان، استاذ الحدیث مفتی محمد سلمان یاسین، مولانا غیاث الدین رہنما جمعیت علماء اسلام، ملک شاہنواز اعوان، چوہدری محمد نواز، ڈاکٹر محمد ندیم، داعی اتحاد امت مولانا قاری شبیر احمد عثمانی کے علاوہ علماء کرام ائمہ حضرات نے بھرپور انداز میں شرکت کی۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵ر فروری ۲۰۱۶ء ص ۱۶)

سیرت خاتم الانبیاء کانفرنسز کراچی

گزشتہ ماہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ صدر ٹاؤن کے زیر اہتمام مختلف مساجد میں ''سیرت خاتم الانبیا کانفرنس'' کے عنوان سے پروگرام ترتیب دیئے گئے، جن کی رپورٹ ہمارے ساتھی محمد کلیم اللہ نعمان نے تیار کی۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

پہلا پروگرام: ۳ر جنوری ۲۰۱۶ء بروز اتوار بعد نماز عشاء غوثیہ مسجد سٹی ریلوے کالونی گیٹ نمبر ۱۰ کراچی میں ''سیرت خاتم الانبیاء'' رکھا گیا۔ پروگرام کا آغاز قاری محمد عثمان کی تلاوت سے ہوا اور نعت حافظ محمد حبیب اللہ نعمان نے پیش کی۔ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے استاذ مولانا فیصل خلیل صاحب نے اپنے بیان میں کہا کہ ختم نبوت واحد جماعت ہے جس کے پلیٹ فارم پر تمام مکاتب فکر متفق ہیں۔ عقیدہ ختم نبوت کی برکت سے آج ہمارا ایمان محفوظ ہے۔ پروگرام میں قاری عبدالرحمٰن، مولانا عطاء الرحمٰن، مسجد ہذا کے امام مولانا رضاء اللہ، فیضان اور پروگرام کے نگران شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد اسرار دامت برکاتہم نے شرکت کی۔ نقابت کے فرائض قاری اسرار نے سرانجام دیئے اور مفتی صاحب کی دعاء پر تقریب کا اختتام ہوا۔

دوسرا پروگرام: ۷ر جنوری بروز جمعرات بعد نماز عشاء مدینہ مسجد برنس روڈ گلی نمبر ۴ میں منعقد ہوا۔ پروگرام کا آغاز مولانا عبدالحمید امام جامع مسجد سنہری کی تلاوت سے ہوا اور نعت حافظ محمد حبیب اللہ نعمان نے پیش کی۔ مہمان خصوصی نائب مفتی دارالعلوم کراچی مولانا مفتی عبدالمنان مدظلہ نے بیان سے قبل اپنے شیخ عارف باللہ، مولانا حکیم محمد اختر کا کلام پیش کیا۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵ر فروری ۲۰۱۶ء ص ۱۰)

کل کراچی بین المدارس تقریری مقابلہ جات بسلسلہ تحفظ ختم نبوت ۷ر جنوری تا ۳ر مارچ ۲۰۱۶ء

الحمد للہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور تردید قادیانیت کے لئے شب وروز سرگرم عمل ہے۔ اس مقصد کے لئے وقتاً فوقتاً ملک بھر میں مختلف نوعیت کے پروگرامز ہوتے رہتے ہیں۔ اسی سلسلے میں کراچی بھر کے دینی مدارس کے طلباء کے درمیان تقریری مقابلے کا انعقاد کیا گیا۔ تقریری مقابلے تین مرحلوں پر تقسیم کئے گئے۔ پہلے مرحلے میں ٹاؤن کی سطح پر مقابلہ ہوا جس میں تقریر کا عنوان ''عقیدہ ختم نبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں'' تھا۔ دوسرا مرحلہ ضلعی سطح پر منعقد ہوا جس کا عنوان ''عقیدہ حیات مسیح علیہ السلام اور امام مہدی علیہ الرضوان'' تھا۔ تیسرا مرحلہ مرکزی مقابلہ ہے جس میں تقریر کا عنوان ''فتنہ قادیانیت اور امت مسلمہ کا کردار'' ہے۔ پہلے اور دوسرے مرحلے کی مفصل رپورٹ درج ذیل ہے:

پہلا مرحلہ: پہلے مرحلے میں ٹاؤن کی سطح پر کراچی کے ۱۶ مقامات پر تقریری مقابلے ہوئے، جن میں ۱۱۸ مدارس کے ۲۳۰ طلباء کرام نے حصہ لیا۔ اس کی تفصیل یہ ہے:

اورنگی ٹاؤن: ۷رجنوری ۲۰۱۶ءکو دارالعلوم نعمان بن ثابت (جامع مسجد حنفیہ) میں اورنگی ٹاؤن کے مدارس کے طلباء کے مابین تقریری مقابلہ ہوا، جس میں، (۱) دارالعلوم نعمان بن ثابت، (۲) جامعہ محمودیہ اور (۳) مدرسہ عثمانیہ، مکی مسجد کے ۵ طلباء کرام نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی جامعہ بنوریہ عالمیہ، سائٹ کے استاذ الحدیث مولانا عزیز الرحمٰن تھے۔ میزبان مفتی سجاد احمد اور قاری محمد انور تھے جب کہ منصفین کے فرائض مولانا عمران عثمانی، مولانا نذیر کاغانی اور مولانا احمد شاہ نے انجام دیئے۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات حلقہ اورنگی ٹاؤن کے کارکنوں نے مولانا محمد وسیم کی نگرانی میں کئے۔ دارالعلوم نعمان بن ثابت کے طالب علم نوراللہ نے پہلی، جامعہ محمودیہ کے امیر حسین نے دوسری اور دارالعلوم نعمان بن ثابت کے محمد یحییٰ نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

کیماڑی ٹاؤن: ۷رجنوری ۲۰۱۶ء کو جامعہ عثمانیہ، شیرشاہ میں کیماڑی ٹاؤن کے مدارس کے طلباء کے مابین تقریری مقابلہ منعقد ہوا، جس میں (۱) جامعہ عثمانیہ شیرشاہ، (۲) جامعہ شمس العلوم اور (۳) مدرسہ معارف القرآن کے ۹ طلباء نے حصہ لیا۔ میزبان قاری محمد عثمان (نائب امیر جمعیت علماء اسلام سندھ) اور نگران و منتظم قاری صاحب الدین تھے۔ مہمان خصوصی مفتی فیض الحق تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا نورالحق، مفتی عبدالرحمٰن اور مفتی عامر علی نے انجام دیئے۔ مقابلے کے انتظامات مولانا حضرت حسین، مولانا محمد عارف اور مولانا محمد حامد نے کئے۔ جامعہ عثمانیہ شیرشاہ کے طاہر شاہ نے پہلی، ضیاء الدین نے دوسری اور محمد شاہد نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

بن قاسم ٹاؤن: ۷رجنوری ۲۰۱۶ء کو مدرسہ اشاعت القرآن محمودیہ میں بن قاسم ٹاؤن کے دینی مدارس کے طلباء کے درمیان تقریری مقابلہ ہوا۔ اس میں (۱) مدرسہ شمس الہدیٰ، (۲) مدرسہ بدرالعلوم، (۳) جامعہ بیت العتیق، (۴) مدرسہ ابن عباس، (۵) جامعہ محمودیہ اشاعت القرآن، (۶) جامعہ بیت السلام اور (۷) جامعہ محمد بن قاسم کے ۱۲ طلباء کرام نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی مولانا احسن راجہ تھے۔ منصفین کے فرائض مفتی طارق محمود اور مولانا امان اللہ نے انجام دیئے۔ مقابلے کے انتظامات مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ اور ان کے ساتھیوں نے کئے۔ جامعہ بیت السلام کے محمد عزیر نے پہلی، محمد طلحہ نے دوسری اور مدرسہ بدرالعلوم کے عمر ایاز نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

ملیر ٹاؤن: ۷رجنوری ۲۰۱۶ء کو مدرسہ اشاعت القرآن محمودیہ میں ملیر ٹاؤن کے طلباء کے درمیان مقابلہ منعقد ہوا، جس میں (۱) مدرسہ عربیہ اسلامیہ، (۲) مدرسہ امام ابوحنیفہ، (۳) جامعہ انوارالعلوم اور (۴) جامعہ مجیدیہ کے ۹ طلباء کرام نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی مفتی محمد شکیل اور مولانا عبدالرزاق ہزاروی تھے۔ منصفین کے فرائض مفتی طارق محمود اور مولانا امان اللہ نے انجام دیئے۔ مدرسہ عربیہ اسلامیہ کے انصارالحق نے پہلی، سمیع الحق نے دوسری اور جامعہ انوارالعلوم کے محمد حسن نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

لانڈھی ٹاؤن: ۱۴رجنوری ۲۰۱۶ء کو جامع مسجد طیبہ بلال کالونی میں لانڈھی ٹاؤن کے مدارس کے طلباء کے درمیان مقابلہ منعقد ہوا۔ اس میں (۱) مدرسہ معاویہ تعلیم القرآن، (۲) مدرسہ ضیاء العلوم، (۳) جامعہ انوارالقرآن، (۴) مدرسہ تبلیغ الاسلام، (۵) جامعہ تحفیظ القرآن، (۶) جامعہ ابی ہریرہ، (۷) جامعہ کنزالعلوم، (۸) مدرسہ رحیمیہ اور (۹) جامعہ محمد بن قاسم کے ۱۷ طلباء کرام نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی مولانا محمد یوسف تھے۔ میزبان مولانا نورالرحیم تھے جب کہ منصفین کے فرائض مولانا امان اللہ خان اور مولانا عبدالبر نے انجام دیئے۔ پروگرام کے انتظامات حافظ محمد عبدالوہاب نے کئے۔ جامعہ محمد بن قاسم کے عطاءاللہ نے پہلی، جامعہ انوارالقرآن کے طارق جمیل نے دوسری اور سجاد عابد نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

کورنگی ٹاؤن: ۱۴رجنوری ۲۰۱۶ء کو مدرسہ معہد عثمان بن عفان میں کورنگی ٹاؤن کے طلباء کا مقابلہ ہوا، جس میں (۱) جامعہ دارالعلوم کراچی، (۲) جامعہ حمادیہ، (۳) مدرسہ رحمانیہ، (۴) مدرسہ معہد عثمان بن عفان، (۵) مدرسہ عربیہ اسلامیہ، (۶) جامعہ

انوارالعلوم اور (۷) جامعہ مدینہ کے ۱۴طلباء کرام نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی مفتی عبدالمنان (نائب مفتی دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی) تھے۔ میزبان مولانا نورالبشر تھے جب کہ منصفین کے فرائض مولانا عبدالباسط غنی، مولانا عمران حسن اور مولانا محمد شریف نے انجام دیئے۔ پروگرام کے انتظامات حافظ عثمان شاکر نے کئے۔ مدرسہ عربیہ اسلامیہ کے عطاء الرحمٰن نے پہلی، مدرسہ رحمانیہ کے محمد عاطف مجید نے دوسری اور محمد یوسف نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

گڈاب ٹاؤن: ۱۴؍جنوری ۲۰۱۶ء کوادارۃ العلوم الاسلامیہ سہراب گوٹھ میں گڈاب ٹاؤن کے طلباء کا مقابلہ ہوا۔اس مقابلہ میں (۱) جامعۃ الرشید، (۲) جامعہ صدیقیہ، (۳) جامعہ دراسات اقبالیہ، (۴) مدرسہ ادارۃ العلوم الاسلامیہ، (۵) مدرسہ اسلامیہ منبع العلوم، (۶) مدرسہ ابوسعید خدری، (۷) مدرسہ بیت العلوم الاسلامیہ، (۸) جامعہ دارالعلوم قاسمیہ اور (۹) جامعہ محمودیہ کے ۱۵طلباء کرام نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی مولانا عزیز الرحمٰن (استاذ الحدیث جامعہ بنوریہ) تھے۔خصوصی شرکت مولانا قاضی احسان احمد نے کی۔ میزبان مولانا محمد قاسم آغا تھے جب کہ منصفین کے فرائض مفتی نصراللہ احمد پوری، مفتی نجیب اللہ عمر اور مولانا محمد ریاض نے انجام دیئے۔ پروگرام کے انتظامات قاری محمد ظفر اور مولانا محمد شفیق نے ادارۃ العلوم الاسلامیہ کے اساتذہ کے ساتھ مل کر سرانجام دیئے۔ جامعہ صدیقیہ کے محمد فہیم الحسن نے پہلی، جامعۃ الرشید کے محمد حذیفہ نے دوسری اور ادارۃ العلوم الاسلامیہ کے حسین احمد نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

نارتھ ناظم آباد ٹاؤن: ۱۴؍جنوری ۲۰۱۶ء کو مدرسہ امام ابویوسف، شادمان ٹاؤن میں نارتھ کراچی اور نارتھ ناظم آباد ٹاؤن کے مدارس کے طلباء کرام کے مابین تقریری مقابلہ ہوا، جس میں (۱) دارالعلوم رحمانیہ، (۲) مدرسہ امام ابو یوسف، (۳) جامعہ احسن الدراسات، (۴) دارالعلوم رحمانیہ گودھرا کالونی، (۵) جامعہ مدنیہ نیوکراچی، (۶) جامعہ انوارالقرآن، (۷) جامعہ اشرفیہ نارتھ ناظم آباد، (۸) مدرسہ حسان بن ثابت، (۹) مدرسہ بطحاء اور (۱۰) مدینۃ العلوم کے ۱۷طلباء کرام نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی مولانا سعداللہ تھے۔ خصوصی شرکت مولانا قاضی احسان احمد نے کی۔ منصفین مولانا محمد آصف، مفتی عبدالمتین اور مولانا محمد صدیق تھے۔ مولانا محمد انس جلال پوری، مولانا بخت علی شاہ، مولانا محمد سلمان، مولانا محمد زبیر، جناب عرفان شاہ جی اور حلقہ نارتھ کراچی کے احباب نے پروگرام کے تمام تر انتظامات کئے۔ مدرسہ امام ابو یوسف کے محمد ابوبکر نے پہلی، دارالعلوم رحمانیہ کے محمد نوید نے دوسری اور مدرسہ بطحاء کے ظفراللہ نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

گلبرگ ٹاؤن: ۱۴؍جنوری ۲۰۱۶ء کوالاخوان مسجد، دارالعلوم مدنیہ، بلاک ۱۵، دستگیر سوسائٹی میں گلبرگ ٹاؤن اور لیاقت آباد ٹاؤن کے مدارس کے طلباء کے درمیان مقابلہ ہوا۔ اس میں (۱) مدرسہ تعلیم الاسلام گلشن عمرؓ، (۲) محمدی مدرسہ، (۳) مدرسہ عربیہ دارالقرآن، (۴) جامعۃ الابرار، (۵) مدرسہ زکریا الخیریہ اور (۶) جامعہ مدینۃ العلوم کے ۱۶طلباء کرام نے شرکت کی۔ مہمانِ خصوصی مفتی حبیب الرحمٰن لدھیانوی تھے۔خصوصی شرکت مولانا قاضی احسان احمد نے کی۔ میزبان مولانا عبدالکریم فاروقی تھے جب کہ منصفین کے فرائض مولانا عبدالنعیم، مولانا خرم اور مولانا افضال احمد نے انجام دیئے۔ پروگرام کے انتظامات محمد قاسم کی نگرانی میں حلقہ فیڈرل بی ایریا کے کارکنوں نے کئے۔ مدرسہ گلشن عمرؓ کے عبدالقدوس نے پہلی، مدرسہ زکریا الخیریہ کے محمد امین نے دوسری اور مدرسہ مدینۃ العلوم کے محمد ابراہیم نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

گلشن اقبال ٹاؤن: ۱۴؍جنوری ۲۰۱۶ء کو مدرسہ عربیہ اسلامیہ (شاخ جامعہ بنوریہ عالمیہ) اسکاوٹ کالونی میں گلشن اقبال ٹاؤن کے مدارس کے طلباء کے درمیان تقریری مقابلہ ہوا۔ اس مقابلہ میں (۱) جامعہ احسن العلوم، (۲) مدرسہ شفیق الاسلام، (۳) مدرسہ

دارالسلام، (۴) جامعہ نظامیہ، (۵) جامعہ انوارالصحابہ، (۶) جامعہ ابن عباس، (۷) مدرسہ عارف العلوم، (۸) دارالعلوم گلشن، (۹) مدرسہ احسن العظیم، (۱۰) مدرسہ عربیہ اسلامیہ، (۱۱) مدرسہ بیت المقدس، (۱۲) مدرسہ ابراہیم الاسلامیہ، (۱۳) جامعہ معارف القرآن، (۱۴) جامعہ بیت المکرّم، (۱۵) جامعہ مدنیہ، (۱۶) جامعہ دارالہدیٰ اور (۱۷) جامعہ اشرف المدارس کے ۱۷ طلباء کرام نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل تھے۔ میزبان مولانا فصیح احمد تھے جب کہ منصفین کے فرائض مولانا سعد، مولانا اورنگزیب اور مولانا مجاہد امین نے انجام دیئے۔ خصوصی شرکت مولانا قاضی احسان احمد نے کی۔ حلقہ گلشن اقبال کے ذمہ دار مولانا قاری عبدالسمیع رحیمی، مدرسہ عربیہ اسلامیہ کے مولانا جواد اور مولانا مزمل فاروق نے پروگرام کے تمام تر انتظامات کئے۔ ادارہ معارف القرآن کے محمد قاسم نے پہلی، جامعہ دارالہدیٰ کے جلال الدین نے دوسری اور مدرسہ احسن العظیم کے محمد یوسف نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

بلدیہ ٹاؤن: ۱۴؍جنوری ۲۰۱۶ء کو جامعہ ابوہریرہ، اتحاد ٹاؤن میں بلدیہ ٹاؤن کے مدارس کے طلباء نے تقریری مقابلہ میں حصہ لیا، جن میں (۱) جامعہ دارالعلوم الصفہ، (۲) جامعہ حقانیہ، (۳) جامعہ ندوۃ العلم، (۴) جامعہ عمر، (۵) جامعہ تعلیم القرآن، (۶) جامعہ احیاء العلوم، (۷) جامعہ عثمانیہ، (۸) جامعہ ابوہریرہ، (۹) جامعہ خیر العلوم، (۱۰) جامعہ حدیقۃ العلوم، (۱۱) جامعہ دارالقرآن، (۱۲) مدرسہ قاسمیہ اور (۱۳) جامعہ علوم اسلامیہ کے ۱۷ طلباء کرام شامل تھے۔ مہمان خصوصی مولانا قاضی منیب الرحمٰن تھے۔ مقابلے کے مسؤل مفتی فیض الحق، میزبان قاری عبدالکریم بخاری اور نگران ومنتظم مولانا ہارون الرشید عادل تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا خادم حسین، مولانا محمد کلیم اللہ اور مولانا قاری احسان اللہ نے انجام دیئے۔ جامعہ حقانیہ کے نصراللہ نے پہلی، جامعہ عثمانیہ کے لعل ملک نے دوسری اور جامعہ عمر کے محمد عامر نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

سائٹ ٹاؤن: ۱۴؍جنوری ۲۰۱۶ء کو جامع مسجد فاطمہ، میٹروول سائٹ میں سائٹ ٹاؤن کے طلباء کے درمیان تقریری مقابلہ ہوا، جس میں (۱) جامعہ بنوریہ، (۲) جامعہ خلفاء راشدین، (۳) مدرسہ اشرفیہ امدادیہ، (۴) مدرسہ مظاہر العلوم، (۵) جامعہ مخزن العلوم، (۶) جامعہ حقانیہ، (۷) جامعہ عثمانیہ بھٹو کالونی اور (۸) جامعہ صدیقیہ کے ۱۷ طلباء کرام نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی مولانا عبدالحمید (ناظم تعلیمات جامعہ بنوریہ عالمیہ) تھے۔ میزبان مولانا ڈاکٹر قاسم محمود تھے۔ منصفین کے فرائض مفتی عطاء الرحمٰن قریشی، مولانا آزاد عالم اور مفتی اسداللہ نے انجام دیئے۔ حلقہ میٹروول کے احباب نے مولانا سیّد مشتاق احمد کے ساتھ مل کر پروگرام کے تمام تر انتظامات کئے۔ جامعہ عثمانیہ کے شریف اللہ نے پہلی، جامعہ بنوریہ عالمیہ کے ساجداللہ نے دوسری اور جامعہ خلفاء راشدین کے شبیر احمد نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

صدر ٹاؤن: ۱۴؍جنوری ۲۰۱۶ء کو جامعہ خلفاء راشدین، منظور کالونی میں صدر ٹاؤن کے مدارس کے طلباء کے درمیان تقریری مقابلہ ہوا، جس میں (۱) جامعہ احتشامیہ، (۲) جامعہ ارشادالعلوم، (۳) جامعہ اسلامیہ کلفٹن، (۴) جامعہ بیت السلام، (۵) جامعہ اسلامیہ سعیدیہ اور (۶) دارالعلوم نورانی (صرافہ بازار) کے ۱۴ طلباء کرام نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی مولانا قاضی احسان احمد تھے۔ میزبان مولانا خان محمد ربانی تھے جب کہ منصفین کے فرائض مفتی محمد رمضان اور مولانا قیصر نے انجام دیئے۔ حافظ محمد کلیم اللہ نعمان اور بھائی محمد عمر نے پروگرام کے انتظامات کئے۔ جامعہ اسلامیہ کلفٹن کے محمد جعفر نے پہلی، جامعہ ارشادالعلوم کے محمد عبداللہ نے دوسری اور جامعہ اسلامیہ کلفٹن کے عصمت اللہ نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

لیاری ٹاؤن: ۱۴؍جنوری ۲۰۱۶ء کو مدرسہ ضیاءالاسلام، لی مارکیٹ میں لیاری ٹاؤن کے مدارس کے طلباء کے مابین تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ اس میں: (۱) جامعہ عثمانیہ بہار کالونی، (۲) جامعہ محمودیہ، (۳) جامعہ توحیدیہ، (۴) جامعہ دارالفیوض اور (۵) جامعہ ترتیل القرآن کے

۱۵طلباء کرام شریک ہوئے۔ مہمانانِ خصوصی مولانا نورالحق اور مولانا ابراہیم تھے۔ میزبان مولانا حسین احمد مدنی تھے جب کہ منصفین کے فرائض مولانا محمد عارف، مولانا ضیاء الدین اور مولانا محمد حامد انجام دے رہے تھے۔ پروگرام کے انتظامات مولانا نعیم اللہ، مفتی مطیع اللہ اور محمد مجاہد نے کئے۔ جامعہ عثمانیہ کے حنیف اللہ نے پہلی، ہدایت اللہ نے دوسری اور جامعہ توحیدیہ کے نفیع اللہ نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

جمشید ٹاؤن: ۱۴رجنوری ۲۰۱۶ء کو نجم مسجد میں جمشید ٹاؤن کے مدارس کے طلباء نے تقریری مقابلہ میں حصہ لیا، جن میں (۱) جامعہ علوم اسلامیہ، علامہ بنوری ٹاؤن، (۲) جامعہ اسلامیہ طیبہ، (۳) معہد الخلیل الاسلامی، (۴) جامعہ عثمانیہ بہادر آباد، (۵) جامعہ تعلیم القرآن والسنہ، (۶) جامعۃ الاحسان الاسلامیہ اور (۷) جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کے ۲۱ طلباء کرام شامل تھے۔ مہمانان خصوصی مولانا مفتی شفیق عارف (رفیق دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ، علامہ بنوری ٹاؤن) اور مولانا محمد زکریا مدنی (شیخ الحدیث معہد الخلیل الاسلامی) تھے۔ خصوصی شرکت مولانا قاضی احسان احمد نے کی۔ میزبان مفتی محمد سلمان یٰسین تھے جب کہ منصفین کے فرائض مولانا رمضان اور مولانا محمد رفیق قاسمی نے انجام دیئے۔ مولانا محمد رضوان کی نگرانی میں ان کے ساتھیوں نے پروگرام کے تمام تر انتظامات کئے۔ جامعہ علوم اسلامیہ، علامہ بنوری ٹاؤن کے نوید اصغر نے پہلی، جامعہ تعلیم القرآن والسنہ کے عبدالواجد نے دوسری اور جامعہ عثمانیہ کے سیف الرحمٰن صدیقی نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

شاہ فیصل ٹاؤن: ۲۱رجنوری ۲۰۱۶ء کو جامعہ صدیقیہ ناتھا خان گوٹھ میں شاہ فیصل ٹاؤن کے مدارس کے طلباء کے درمیان تقریری مقابلہ ہوا، جس میں (۱) جامعہ فاروقیہ، (۲) جامعہ صدیقیہ، (۳) جامعہ حمادیہ، (۴) جامعہ تراث الاسلام اور (۵) جامعہ دارالہجرہ کے ۱۵ طلباء کرام نے شرکت کی۔ مہمانان خصوصی مولانا شفیق الرحمٰن کشمیری اور مولانا سلطان محمد تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا عبدالشکور، مولانا عبدالقیوم ہزاروی اور مولانا شفیق الرحمٰن علوی نے سرانجام دیئے۔ خصوصی شرکت مولانا قاضی احسان احمد نے کی۔ حلقہ شاہ فیصل ٹاؤن کے کارکنوں نے مولانا شفیق الرحمٰن علوی اور مولانا محمد اشفاق کی نگرانی میں پروگرام کے انتظامات کئے۔ جامعہ فاروقیہ کے کاشف تبسم نے پہلی، حضرت علی نے دوسری اور جامعہ صدیقیہ کے عمیر نذیر نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

دوسرا مرحلہ: دوسرے مرحلے میں ضلعی بنیاد پر کراچی کے کل پانچ مقامات پر تقریری مقابلے منعقد ہوئے، جن میں ٹاؤن کی سطح پر پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء نے حصہ لیا۔ مجموعی طور پر ۳۵ مدارس کے ۴۶ طلباء کے درمیان یہ مقابلہ ہوا، جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

ضلع وسطی: ۲۸ جنوری ۲۰۱۶ء کو مدرسہ تعلیم الاسلام گلشن عمرؓ (شاخ جامعہ علوم اسلامیہ، علامہ بنوری ٹاؤن) میں نارتھ کراچی ونارتھ ناظم آباد، گلبرگ ٹاؤن ولیاقت آباد اور گڈاپ ٹاؤن کے مقابلوں میں امتیازی حیثیت حاصل کرنے والے طلباء کا مقابلہ ہوا، جن میں: (۱) مدرسہ امام ابو یوسف شادمان ٹاؤن، (۲) جامعہ صدیقیہ، (۳) مدرسہ گلشن عمرؓ، (۴) دارالعلوم رحمانیہ، (۵) جامعۃ الرشید، (۶) مدرسہ زکریا الخیریہ، (۷) مدرسہ بطحاء، (۸) ادارۃ العلوم الاسلامیہ اور (۹) جامعہ مدینۃ العلوم کے ۹ طلباء شامل تھے۔ مہمانانِ خصوصی مولانا قاری مفتاح اللہ (استاذ الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ، علامہ بنوری ٹاؤن) اور مولانا قاضی احسان احمد تھے۔ میزبان مولانا سید رزین شاہ اور مولانا زبیر تھے، جب کہ منصفین کے فرائض مولانا شفیق الرحمٰن عطاء، مولانا محمد صدیق اور مولانا افضال احمد انجام دے رہے تھے۔ مولانا محمد شعیب کی نگرانی میں ضلع وسطی کے کارکنوں نے پروگرام کے تمام تر انتظامات کئے۔ ادارۃ العلوم الاسلامیہ کے حسین احمد نے پہلی، مدرسہ گلشن عمرؓ کے عبدالقدوس نے دوسری اور دارالعلوم رحمانیہ کے نوید احمد نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

ضلع شرقی: ۲۸ جنوری ۲۰۱۶ء کو جامعہ اسلامیہ طیبہ میں ضلع شرقی کے تین ٹاؤنز گلشن اقبال، جمشید ٹاؤن اور شاہ فیصل کے مقابلوں میں امتیازی حیثیت حاصل کرنے والے طلباء نے حصہ لیا، جن میں (۱) ادارہ معارف القرآن، (۲) جامعہ تعلیم القرآن والسنہ، (۳) جامعہ عثمانیہ بہادر آباد، (۴) جامعہ فاروقیہ، (۵) جامعہ صدیقیہ اور (۶) مدرسہ احسن العظیم کے ۷ طلباء کرام شامل تھے۔ مہمان خصوصی مولانا مفتی سعید احمد اوکاڑوی (امام وخطیب جامع مسجد عالمگیر، بہادر آباد) تھے۔ خصوصی شرکت مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا محمد نعمان ارمان مدنی نے کی۔ میزبان مولانا محمد عادل اور مولانا محمد عاصم تھے جب کہ منصفین کے فرائض مفتی محمد شعیب عالم، مفتی محمد رمضان اور مولانا ندیم الرشید نے انجام دیئے۔ پروگرام کے انتظامات مولانا محمد رضوان کی نگرانی میں ضلع شرقی کے ساتھیوں نے کئے۔ جامعہ فاروقیہ کے محمد کاشف نے پہلی، جامعہ تعلیم القرآن والسنہ کے عبدالواجد نے دوسری اور ادارہ معارف القرآن کے محمد قاسم نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

ضلع غربی: ۲۸ جنوری ۲۰۱۶ء کو جامعہ بنوریہ عالمیہ میں ضلع غربی کے تین ٹاؤنز اورنگی، بلدیہ اور سائٹ کے مقابلوں میں امتیازی حیثیت حاصل کرنے والے طلباء کے درمیان مقابلہ ہوا، جس میں (۱) دارالعلوم نعمان بن ثابت، (۲) جامعہ خلفاء راشدین، (۳) جامعہ محمودیہ، (۴) جامعہ عمر، (۵) جامعہ بنوریہ، (۶) جامعہ عثمانیہ منگھوپیر، (۷) جامعہ عثمانیہ یوسف گوٹھ اور (۸) جامعہ حقانیہ کے ۹ طلباء کرام نے شرکت کی۔ منصفین کے فرائض مولانا عنایت اللہ عادل، مولانا محمد عقیل قریشی اور مولانا عطاء الرحمٰن قریشی نے انجام دیئے۔ مہمانان خصوصی مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی (مرکزی راہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) اور حافظ محمد اقبال تھے۔ میزبان جناب مولانا مفتی محمد نعیم تھے۔ مولانا عبدالحئی مطمئن کی نگرانی میں ضلع غربی کے احباب نے پروگرام کے تمام تر انتظامات کئے۔ جامعہ بنوریہ کے ساجد اللہ نے پہلی، جامعہ عثمانیہ منگھوپیر کے شریف اللہ نے دوسری اور نعمان بن ثابت کے نوراللہ نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

ضلع جنوبی: ۲۸/جنوری ۲۰۱۶ء کو جامعہ اسلامیہ کلفٹن میں ضلع جنوبی کے تین ٹاؤنز لیاری، کیاڑی اور صدر کے مقابلوں میں امتیازی حیثیت حاصل کرنے والے طلباء نے حصہ لیا، جن میں (۱) جامعہ اسلامیہ کلفٹن، (۲) جامعہ عثمانیہ بہار کالونی، (۳) جامعہ توحیدیہ، (۴) جامعہ ارشاد العلوم، (۵) جامعہ عثمانیہ شیر شاہ کے ۹ طلباء کرام شامل تھے۔ مہمانان خصوصی مولانا شفیق الرحمٰن بستوی اور مولانا محمد نعمان ارمان مدنی تھے۔ میزبان مولانا ابوطلحہ محی الدین اور مفتی کمال الدین المسترشد تھے جب کہ منصفین کے فرائض مولانا قاضی فخر الحسن، مولانا خالد محمود کراچوی اور مولانا الطاف الرحمٰن نے انجام دیئے۔ پروگرام کے انتظامات مولانا محمد عارف کی نگرانی میں ضلع جنوبی کے ساتھیوں نے انجام دیئے۔ جامعہ عثمانیہ شیر شاہ کے ضیاء الدین نے پہلی، جامعہ اسلامیہ کلفٹن کے ہدایت اللہ نے دوسری اور جامعہ عثمانیہ بہار کالونی کے حنیف اللہ نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

ضلع ملیر: ۲۸/جنوری ۲۰۱۶ء کو جامع مسجد اقصیٰ شاہ لطیف ٹاؤن (مرکز ختم نبوت) میں ضلع ملیر کے چار ٹاؤنز کورنگی، لانڈھی، ملیر اور بن قاسم کے مقابلوں میں امتیازی حیثیت حاصل کرنے والے طلباء کے درمیان مقابلہ ہوا، جن میں (۱) مدرسہ عربیہ اسلامیہ ملیر، (۲) مدرسہ رحمانیہ، (۳) جامعہ انوار العلوم، (۴) مدرسہ بدر العلوم، (۵) جامعہ انوار القرآن، (۶) جامعہ بیت السلام اور (۷) جامعہ محمد بن قاسم کے ۱۲ طلباء کرام شامل تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا طارق قاسمی، مولانا محمد سرفراز اور مولانا مبشر ابراہیم نے انجام دیئے۔ مہمان خصوصی مولانا قاضی منیب الرحمٰن اور مولانا مفتی حضرت علی تھے۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ کی نگرانی میں ضلع ملیر کے کارکنوں نے سرانجام دیئے۔ جامعہ انوار العلوم شاد باغ کے محمد حسن نے پہلی، جامعہ بیت السلام کے محمد عزیر نے دوسری اور مدرسہ عربیہ اسلامیہ کے عطاء الرحمٰن نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

پہلے مرحلے میں ٹاؤن کی سطح پر ہونے والے مقابلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے امتیازی حیثیت حاصل کرنے والے طلباء کرام کو منتخب کتب انعام کے طور پر دی گئیں اور منصفین ومہمان علماء کرام کو بھی کتب پیش کی گئیں جب کہ روزنامہ اسلام کی جانب سے بھی تمام شرکاء کو بچوں کا اسلام (ختم نبوت نمبر، صحابہ کرام نمبر) اور خواتین کا اسلام کے منتخب شماروں پر مشتمل سیٹ دیئے گئے۔ دوسرے مرحلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے امتیازی حیثیت حاصل کرنے والے طلباء کو منتخب کتب کے ساتھ ساتھ نقد انعام سے بھی نوازا گیا، جن میں فتاویٰ ختم نبوت (مکمل تین جلد)، ختم نبوت منزل بہ منزل (دوجلد) اور تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء قابل ذکر ہیں۔ جب کہ منصفین اور مہمان علماء کرام کو بھی کتب پیش کی گئیں۔ ان تمام پروگرامز کے انعقاد کے لئے مرکز کے ساتھ مل کر تمام مقامی حلقوں نے بڑی جاں فشانی سے کام کیا۔ الحمدللہ! تمام پروگرامز بھرپور انداز میں کامیاب ہوئے۔ مدارس کے منتظمین واساتذہ نے خوب معاونت کی۔ طلباء کرام نے بھی پوری تیاری کے ساتھ جاندار مقابلہ کیا۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵؍ مارچ ۲۰۱۶ء ص۲۳ تا۲۷)

کل کراچی تقریری مقابلہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیراہتمام کُل کراچی بین المدارس تقریری مقابلے کا انعقاد کیا گیا۔ مقابلہ تین مرحلوں پر مشتمل تھا۔ پہلے مرحلے میں ٹاؤن کی سطح پر شہر کے ۱۶ مقامات پر مقابلے ہوئے، جن میں ۱۱۸ مدارس کے ۲۳۰ طلباء نے شرکت کی۔ پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء دوسرے مرحلے کے لئے منتخب ہوئے۔ دوسرے مرحلے میں ضلع کی سطح پر شہر کے پانچ مقامات پر مقابلے ہوئے جن میں ۴۶ طلباء شریک ہوئے۔ ضلع کی سطح پر پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کُل کراچی مرکزی تقریری مقابلے میں شرکت کے اہل قرار پائے۔

یہ مقابلہ ۲۳؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۷ھ مطابق ۳؍ مارچ ۲۰۱۶ء بروز جمعرات، بعد نمازِ مغرب جامع مسجد باب الرحمت (دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نمائش کراچی) میں منعقد ہوا۔ مقابلہ کا عنوان ''فتنۂ قادیانیت اور امت مسلمہ کا کردار'' تجویز کیا گیا تھا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا عبدالحیٔ مطمئن اور مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ سرانجام دے رہے تھے۔ تلاوت اور حمد ونعت کے بعد مقابلے کا آغاز ہوا۔ ضلعی سطح پر پوزیشن حاصل کرنے والے درج ذیل ۱۵ طلباء نے مقابلہ میں حصہ لیا۔

۱...... محمد قاسم بن مفتی امتیاز عباسی، درجہ اولی، ادارہ معارف القرآن۔

۲...... عطاء الرحمٰن بن خطیب عبدالرحمٰن، درجہ سادسہ، مدرسہ عربیہ اسلامیہ (شاخ جامعہ بنوری ٹاؤن)۔

۳...... نوید احمد، درجہ رابعہ، دارالعلوم رحمانیہ۔

۴...... حنیف اللہ بن سیف اللہ، درجہ رابعہ، جامعہ عثمانیہ لیاری۔

۵...... نوراللہ بن نورعالم، درجہ رابعہ، دارالعلوم نعمان بن ثابت۔

۶...... عبدالواحد بن محمد اقبال، دورۂ حدیث، جامعہ تعلیم القرآن والسنہ۔

۷...... محمد عزیر بن مولانا عبدالرزاق، درجہ سادسہ، جامعہ بیت السلام۔

۸...... عبدالقدوس بن عبدالقیوم، درجہ سابعہ، مدرسہ گلشن عمرؓ (شاخ جامعہ بنوری ٹاؤن)۔

۹...... ہدایت اللہ بن محمد جعفر، درجہ رابعہ، جامعہ اسلامیہ کلفٹن۔

۱۰...... شریف اللہ بن عظیم اللہ، درجہ تخصص، جامعہ عثمانیہ بھٹو کالونی۔

۱۱...... محمد کاشف بن عبدالجلیل، دورۂ حدیث، جامعہ فاروقیہ۔

۱۲...... محمد حسن بن غلام محمد، درجہ سابعہ، جامعہ انوار العلوم شادباغ۔

۱۳...... حسین احمد بن حاجی سلطان، درجہ ثالثہ، ادارۃ العلوم الاسلامیہ سہراب گوٹھ۔

۱۴...... ضیاء الدین بن عاصم سیّد، درجہ اولیٰ، جامعہ عثمانیہ شیر شاہ۔

۱۵...... ساجد اللہ بن یاسین، دورۂ حدیث، جامعہ بنوریہ عالمیہ۔

تمام طلباء نے بھرپور تیاری کے ساتھ مقابلہ میں حصہ لیا۔ بعدازاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے مفصل خطاب کیا۔ اس کے بعد نتیجے کا اعلان ہوا اور طلباء کو انعامات بھی دیئے گئے۔ جامعہ بنوریہ عالمیہ سائٹ ٹاؤن کے ساجد اللہ نے پہلی، ادارۃ العلوم الاسلامیہ سہراب گوٹھ کے حسین احمد نے دوسری اور مدرسہ عربیہ اسلامیہ (شاخ جامعہ بنوری ٹاؤن) کے عطاء الرحمٰن نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ منصفین کے فرائض جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے استاذ مولانا شفیق الرحمٰن عطا، جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا قاضی منیب الرحمٰن اور حلقہ کیماڑی کے ذمہ دار مولانا عارف انجام دے رہے تھے۔

پروگرام میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے امیر مولانا مفتی محمد حسن، جمعیت علماء اسلام سندھ کے نائب امیر قاری محمد عثمان، امیر مجلس کراچی مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا سیّد عتیق الحسن (استاذ جامعہ بنوری ٹاؤن)، نائب مدیر اقرأ روضۃ الاطفال مفتی خالد محمود، مولانا نورالحق، قاری اللہ داد، مولانا عبدالرزاق ہزاروی، ایڈووکیٹ منظور احمد میو راجپوت، مولانا ابوطلحہ اور دیگر بہت سے علماء کرام نے شرکت کی۔ نماز عشاء کے بعد مجلس لاہور کے امیر مولانا مفتی محمد حسن صاحب نے بیان فرمایا، حضرت نے فرمایا کہ: یہ ’’فتنوں کا دور ہے، ہر طرف مختلف قسم کے فتنے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے پھیلے ہوئے ہیں، ہمیں ان فتنوں سے بچنے کے لئے اپنی علمی صلاحیتوں کو مضبوط کرنا ہوگا، خصوصاً فتنۂ قادیانیت وقت کا خطرناک فتنہ ہے، اس سے خود بھی بچنا اور اپنے مسلمان بھائیوں کو بھی بچانا ہمارا ایمانی فریضہ ہے۔ آپ نے قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ قادیانی مصنوعات خرید کر ہم قادیانیوں کو مالی لحاظ سے مستحکم کر رہے ہیں، انہی مصنوعات کے منافع سے وہ ہمارے مسلمانوں کو گمراہ کرتے اور فتنۂ قادیانیت کی تبلیغ کرتے ہیں۔‘‘ مفتی محمد حسن صاحب کی دعاء پر پروگرام کا اختتام ہوا۔　　(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶تا۲۲؍اپریل ۲۰۱۶ء ص۱۵، ۱۶)

سہ ماہی اجلاس مبلغین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین حضرات کا سہ ماہی اجلاس مؤرخہ ۲۷، ۲۸؍ربیع الاوّل ۱۴۳۷ھ مطابق ۸، ۹؍جنوری ۲۰۱۶ء کو دفتر مرکزیہ میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی مختلف نشستوں کی صدارت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ اور مولانا اللہ وسایا نے کی۔ اجلاس میں سہ سالہ ممبر سازی کا آغاز کیا گیا اور طے ہوا کہ جہاں پچیس ممبر ہوں وہاں مجلس کا یونٹ تشکیل دیا جائے گا۔ ایک سے پچیس ممبران پر ایک رکن مرکزی مجلس عمومی کے لئے منتخب کیا جائے گا۔ جو پچیس سے ایک سو تک، ایک سوایک پر دو، دوسوایک پر تین ممبران مرکزی نمائندے ہوں گے۔ ممبر سازی کا سلسلہ تیس شعبان المعظم ۱۴۳۷ھ تک جاری رہے گا۔ بعدازاں مجالس کی تشکیلات عمل میں لائی جائیں گی۔ درج ذیل

حضرات کو ناظم انتخابات مقرر کیا گیا۔

مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا توصیف احمد حیدرآباد ڈویژن، مولانا محمد علی صدیقی میرپور خاص ڈویژن، مولانا مختار احمد تھرپارکر، بدین، عمرکوٹ، مولانا تجمل حسین نواب شاہ ڈویژن، مولانا محمد حسین ناصر سکھر ڈویژن، مولانا مفتی راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا محمد اسحٰق ساقی بہاول پور، مولانا محمد قاسم رحمانی بہاول نگر، مولانا محمد اقبال ڈیرہ غازیخان، راجن پور، مولانا قاضی عبدالخالق مظفر گڑھ، لیہ، مولانا حمزہ لقمان بھکر، ڈیرہ اسماعیل خان، مولانا محمد نعیم میانوالی، خوشاب، مولانا محمد اکرم طوفانی سرگودھا، مولانا غلام مصطفیٰ چنیوٹ، مولانا غلام حسین جھنگ، مولانا عبدالستار گورمانی خانیوال، وہاڑی، مولانا عبدالحکیم نعمانی ساہیوال، پاکپتن، مولانا عبدالرزاق قصور، اوکاڑہ، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا عبدالنعیم شیخوپورہ، مولانا محمد خالد عابد ننکانہ، مولانا فقیر اللہ اختر سیالکوٹ، نارووال، مولانا عبدالرشید سیال فیصل آباد، مولانا خبیب احمد ٹوبہ ٹیک سنگھ، مولانا محمد قاسم سیوطی منڈی بہاؤالدین، گجرات، مولانا محمد عارف گوجرانوالہ، حافظ آباد، مولانا مفتی خالد میرآزاد کشمیر اور مولانا محمد وسیم اسلم ملتان۔ مندرجہ بالا علماء کرام اپنے اپنے حلقوں میں اپنی نگرانی میں ممبر سازی اور انتخابات کرائیں گے۔ مقامی جماعتوں کو ممبر سازی کی بکوں کی ضرورت ہو تو مبلغ سے وصول کریں۔ تاحیات ممبر سازی کے لئے فیس رکنیت پانچ سو روپے مقرر کی گئی اور مبلغین کو ہدایت کی گئی کہ وہ تاحیات فیس رکنیت کی رسید مرکزی بک پر کاٹیں اور ''مد'' کے خانہ میں تاحیات فیس رکنیت لکھیں۔ مقامی جماعتوں کو براہ راست رکنیت سازی بکیں نہیں بھجوائی جائیں گی۔ رکنیت سازی کے بعد جدید انتخابات کے اجلاس سے گزشتہ عہدہ دار کالعدم تصور ہوں گے۔ ممبر سازی ۳۰؍شعبان المعظم تک مکمل کرلی جائے۔

اجلاس میں درج ذیل مرحومین کے لئے دعائے مغرفت کی گئی۔ مولانا محمد عبداللہ، حاجی اشتیاق احمد، مولانا سید عبدالمجید شاہ ندیم، حاجی ریاض الحسن گنگوہی، مولانا سید درمحمد شاہ، مولانا محمد عبداللہ شیخ الحدیث، مولانا محمد طیب علوی، مولانا سید مسعود الحسن، مولانا عبدالبر محمد قاسم، مولانا محمد یامین۔

بعض علاقوں میں مقامی احباب کی کاششوں سے معروف چوکوں کا نام ختم نبوت چوک رکھا گیا۔ علماء کرام کے اجلاس نے اس کا بھرپور خیر مقدم کیا اور نام تجویز وقبول کرنے والوں کا شکریہ ادا کیا گیا۔ ملک کے کئی ایک علاقوں میں ختم نبوت کانفرنسیں تجویز کی گئیں۔ بعض علاقوں میں ختم نبوت کورسسز کا فیصلہ کیا گیا۔ آئندہ سہ ماہی کے لئے احتساب قادیانیت کی جلد نمبر۲۷ (ستائیس) تجویز کی گئی۔ نیز آئندہ اجلاس جمادی الثانی کے آخر میں تجویز کیا گیا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان مارچ ۲۰۱۶ء ص۵۵،۵۶)

ختم نبوت کانفرنس کراچی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ برنس روڈ کے زیر اہتمام ۱۸؍جنوری ۲۰۱۶ء بروز پیر بعد نماز عشاء عظیم الشان سیرۃ خاتم الانبیاء کانفرنس منعقد ہوئی، جس کے مہمان خصوصی عظیم اسلامی اسکالر مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے اپنے مہمان ذی وقار کا شکریہ ادا کیا اور حاضرین مجلس کو خراج تحسین پیش کیا اور مجلس کی طرف سے سہ سالہ رکنیت سازی کا اعلان کیا۔ مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل نے شرکاء اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آنحضرتﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، حضرت محمد مصطفیﷺ کی سیرت اور صورت دونوں لائق اتباع ہیں۔

پروگرام کی تیاری کے سلسلہ میں حلقہ برنس روڈ کے خدام ختم نبوت نے دن رات محنت کی جن میں راقم الحروف، مولانا

عبدالرؤف، محمد بن مستقیم، محمد مظہر، مولانا عبدالحمید، قاری محمد شاہد اور دیگر کئی احباب شریک محنت رہے۔ مقامی علماء کرام میں پیر طریقت مولانا نعمان ارمان مدنی، مولانا مفتی اسرار، مولانا تاج فراز، مولانا مسعود الرحمٰن، مولانا احسن اللہ، مولانا عمر خطاب، مولانا ثاقب انیس، مولانا رضاء اللہ، قاری عبدالرحمٰن، مولانا محمد ظفر اور حافظ محمد ہارون کے علاوہ کئی حضرات نے شرکت کی۔ اللہ کریم سب کی حاضری اور محنت کو قبول فرمائے۔ آمین! (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵؍فروری ۲۰۱۶ء ص۱۹)

سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس لیاقت آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ لیاقت آباد کے زیراہتمام ۲۳؍جنوری ۲۰۱۶ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامعہ صدیقیہ لیاقت آباد نمبر۹ نزد کرکٹ گراؤنڈ میں سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس منعقد کی گئی، جس کے مہمان خصوصی مجلس کے بزرگ رہنما مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی تھے۔ پروگرام کی ابتدا قاری محمد سلیم کی تلاوت سے ہوئی۔ حافظ محمد حبیب اللہ نعمان نے نعت پیش کی۔ مولانا سیّد عتیق الحسن الحسینی نائب امام وخطیب بنوری ٹاؤن نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے اکابرین کی قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ قادیانیت کا کفر پوری دنیا میں عیاں ہو چکا ہے۔ سب جانتے ہیں کہ منکرین ختم نبوت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی نے اپنے ولولہ انگیز خطاب میں قادیانیوں کے کفریہ عقائد سے خبردار رہنے کی تلقین فرمائی۔ پیر صاحب کی دعاء پر یہ کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶تا۲۲؍فروری ۲۰۱۶ء ص۲۱)

مولانا اللہ وسایا کا سیالکوٹ میں تبلیغی دورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا اور مولانا محمد عارف شامی دوروزہ تبلیغی دورہ پر سیالکوٹ تشریف لائے۔ مبلغ ختم نبوۃ مولانا فقیر اللہ اختر نے سیالکوٹ کے مختلف مقامات پر مولانا اللہ وسایا کے بیانات ترتیب دیئے۔ ۵؍فروری کو جامع مسجد نور فتح گڑھ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ بعد از نماز مغرب مولانا اللہ وسایا کو سیالکوٹ کے دفتر میں عشائیہ دیا گیا۔ پیر سید شبیر احمد گیلانی نے خصوصی شرکت فرمائی۔ بعد از نماز عشاء جامع مسجد نور چنوں موم میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا تھا۔ کانفرنس سے مولانا فقیر اللہ اختر اور مولانا اللہ وسایا نے تفصیلی خطاب فرمایا۔

۶ فروری بروز ہفتہ کو مولانا اللہ وسایا، مولانا فقیر اللہ اختر کے ہمراہ سیالکوٹ کی مشہور مذہبی شخصیت حکیم محمود احمد ظفر کے گھر ان کی اہلیہ کی تعزیت کے لئے تشریف لے گئے۔ مرحومہ کے ایصال ثواب کے لئے دعاء بھی فرمائی۔ بعد از نماز ظہر جامع مسجد الہدیٰ بٹر میں پیغام قرآن کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قاری محمد یوسف، نعت مولانا قاری نذیر نے پڑھی۔ بعد ازاں مولانا عبدالباسط فاروقی، مولانا قاری عبداللطیف، مولانا قاری منیر فرقان کے بیانات ہوئے۔ شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے مولانا اللہ وسایا نے فرمایا کہ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج جیسے اعمال انسان کے مرنے پر ختم ہو جاتے ہیں۔ جنت میں یہ سب اعمال نہیں ہوں گے۔ مگر قرآن کی تلاوت جنت میں بھی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ حافظ قرآن سے کہیں گے قرآن کی تلاوت کرتا جا اور جنت کی منزلیں طے کرتا جا۔ ایک دستار بندی تو یہ ہے جو ہم آج ان بچوں کی کررہے ہیں ایک دستار بندی وہ بھی ہوگی جب اللہ حفاظ کے ماں باپ کی دستار بندی کرے گا اور ان کے سروں پر تاج پہنائے گا۔ آخر میں مولانا اللہ وسایا، مولانا فقیر اللہ اختر، قاری عبداللطیف، قاری منیر فرقان نے بچوں کی دستار بندی کی۔ بعد از نماز مغرب مولانا اللہ وسایا نے جوئیاں ضلع سیالکوٹ میں ایک مسجد کا سنگ بنیاد رکھا اور دعاء فرمائی۔ جوئیاں میں ہی بعد از نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس کا بھی انعقاد کیا گیا تھا۔ کانفرنس میں مولانا اللہ وسایا، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا بشیر احمد قاسمی اور اویس احمد فاروقی کے بیانات ہوئے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان مئی ۲۰۱۶ء ص۵۶)

ختم نبوت کانفرنس کتوزئی شبقدر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونین کونسل کتوزئی شبقدر ضلع چارسدہ کے زیرانتظام ’’عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس‘‘ مؤرخہ ۶؍فروری ۲۰۱۶ء بروز ہفتہ بوقت ایک بجے ظہر بمقام صدر گڑھی منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل شبقدر کے امیر مولانا میاں ایاز احمد حقانی کررہے تھے۔ جب کہ نظامت کے فرائض عبدالمعبود حقانی سرانجام دے رہے تھے۔ اس کانفرنس کے مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد تھے۔ قاضی صاحب نے مختصر وقت میں عقیدۂ ختم نبوت پر جامع بیان فرمایا۔ جن دوسرے علماء نے اس موقع پر بیانات کئے ان میں مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا حزب اللہ جان امیر ضلع چارسدہ، مولانا عبدالرؤف شاکر نائب امیر ضلع چارسدہ شامل ہیں۔ کانفرنس میں ہزاروں کی تعداد میں عاشقان مصطفیٰ ﷺ اور ختم نبوت کے پروانوں نے شرکت کی۔ بہترین انتظام کرنے پر مقررین نے مولانا سید یوسف شاہ، مولانا اقبال شاہ اور ان کے ساتھیوں کو خراج تحسین پیش کیا۔ یہ عظیم الشان کانفرنس مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی کی جامع اور مؤثر دعاء سے اختتام پذیر ہوئی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان مئی ۲۰۱۶ء ص ۲۷)

ختم نبوت کانفرنس قلعہ دیدار سنگھ

۷؍فروری ۲۰۱۶ء کو مرکزی جامع مسجد قلعہ دیدار سنگھ میں مولانا اللہ وسایا کا عقیدہ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری کے عنوان پر مفصل بیان ہوا۔ مولانا قاضی عطاء المحسن نے میزبانی کے فرائض سرانجام دیئے۔ مولانا قاضی لقاء المحسن نے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیئے۔ تلاوت ونعت کے بعد مولانا محمد عارف شامی، مولانا محمد عثمان، مولانا ابوسفیان اور مولانا لقاء المحسن کے بیانات ہوئے۔ آخری بیان مولانا اللہ وسایا کا ہوا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان مئی ۲۰۱۶ء ص ۵۴)

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ کا دورۂ بدین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ۱۲؍فروری ۲۰۱۶ء بروز جمعہ بدین تشریف لائے۔ میرپورخاص کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی اور کراچی سے مولانا قاضی احسان احمد بھی مولانا جالندھری کے ہمراہ تشریف لائے۔ مولانا جالندھری نے خطبہ جمعہ جامع بسم اللہ مسجد بدین میں ارشاد فرمایا۔ مولانا محمد علی صدیقی نے مانجھی مسجد بدین میں جب کہ مولانا قاضی احسان احمد نے مدینہ مسجد گولارچی میں جمعہ پڑھایا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان مئی ۲۰۱۶ء ص ۵۴)

ختم نبوت کانفرنس سکھر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے زیرانتظام تحفظ ختم نبوت کانفرنس ۱۳؍فروری ۲۰۱۶ء بروز اتوار بعد نماز عشاء سکھر کی مرکزی جامع مسجد میں منعقد ہوئی۔ نماز عشاء کے بعد مولانا قاری خلیل احمد کے پوتے قاری عمر شکیل نے تلاوت کی اور نعت رسول مقبول ﷺ کی سعادت جناب اللہ بخش اور جناب محمد راشد منگی نے حاصل کی۔ بعدازاں مولانا محمد امین چنہ گھوٹکی، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ، مولانا عبدالمجیب قریشی بیرشریف، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا سعید یوسف اور مولانا راشد محمود سومرو نے بیانات فرمائے۔ کانفرنس کی صدارت مولانا عبدالقیوم ہالیجوی نے فرمائی اور نقابت کے فرائض مولانا قاری جمیل احمد، مولانا محمد حسین ناصر مبلغ مجلس ختم نبوت سکھر اور عبداللطیف اشرفی نے سرانجام دیئے۔ اس دوران اسٹیج پر مولانا غلام اللہ ہالیجوی، مولانا مفتی محمد شفیع اندھڑ، مولانا الٰہی بخش ٹانوری، مولانا

مفتی قمرالدین ملانو، مفتی عبدالغفار جمالی، مولانا تجمل حسین، مولانا سعود افضل ہالیجوی، مولانا محمد صالح اندھڑ اور دیگر علماء موجود تھے۔ جب کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے امیر آغا سید محمد شاہ علالت اور نقاہت کے باوجود وہیل چیئر پر تشریف لائے اور تقریباً کانفرنس کے اختتام تک تشریف فرما رہے۔ کانفرنس انتظامات، تقاریر، نظم وضبط کے اعتبار سے لائق تقلید تھی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان مئی ۲۰۱۶ء ص۵۳)

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا تبلیغی دورہ اسلام آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ۱۸ سے ۲۵ رفروری ۲۰۱۶ء تک ایک ہفتہ کے تبلیغی دورہ پر اسلام آباد تشریف لائے۔ جہاں آپ نے جامع مسجد غفوریہ ۲-۱۱-جی میں ختم مشکوٰۃ شریف کے پروگرام میں شرکت کی۔ ۱۹رفروری کا خطبہ جمعہ جامع مسجد مغیرہ بن شعبہ ۳-۱۰-جی میں ارشاد فرمایا۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد طیبہ ۳-۷-جی میں خطاب کیا۔ ۲۰رفروری بعد نماز ظہر جامع مسجد الرحیم ۱-۸-آئی بعد نماز عصر جامع مسجد فاروق اعظم ۳-۹-جی بعد نماز مغرب جامع مسجد تقویٰ ۴-۹-جی میں بیانات فرمائے۔ ۲۱رفروری جامع مسجد اصحاب صفہ ۴-۱۰-جی بعد نماز عصر ۳-۱۱-جی مدنی مسجد، بعد نماز مغرب جامع مسجد سید ابوایوب انصاری۔ ۲۲رفروری بعد نماز عصر مدنی مسجد نیڈ وگرہ۔ ۲۳رفروری بعد نماز مغرب مرکز اصلاح وارشاد ٹیکسلا۔ ۲۴رفروری ۳ر بجے سہ پہر جامعہ اسلامیہ صدر، بعد نماز عشاء جامع مسجد الہدیٰ پشاور روڈ راولپنڈی۔ ۲۵رفروری بعد نماز مغرب جامع مسجد توحیدیہ چک شہزاد اسلام آباد میں خطابات فرمائے۔ معروف پیر طریقت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی مدظلہ، مولانا عبدالغفور قریشی مدظلہ ٹیکسلا، مولانا عبدالوحید قاسمی، مولانا خلیق الرحمٰن چشتی، قاری محمد یوسف، قاری امیرالدین، مولانا عبدالرشید کوثر، قاری عبدالعزیز، مولانا عبدالقیوم شاکر، قاری عبدالوحید قاسمی اور دیگر علماء کرام سے ملاقاتیں کیں۔ نیز روزنامہ اوصاف کے چیف ایڈیٹر جناب مہتاب احمد خان، کالم نگار جناب سیف اللہ خالد، نامہ نگار جناب عمر فاروق سے ملاقاتین کیں۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف، مولانا قاضی مشتاق احمد کی سرپرستی حاصل رہی۔

(ماہنامہ لولاک ملتان مئی ۲۰۱۶ء ص۵۴،۵۵)

یک روزہ ردقادیانیت کورس قصور

۲۲رفروری ۲۰۱۶ء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامعہ رحیمیہ بھسرپورہ قصور میں ایک روزہ تربیتی کورس طلباء وطالبات میں منعقد ہوا۔ مولانا اللہ وسایا، مبلغ قصور مولانا عبدالرزاق مجاہد، مولانا عبدالنعیم مبلغ لاہور نے لیکچر دیا اور نوٹس تیار کرائے۔ شرکائے کورس میں اسناد اور ختم نبوت کے عنوان پر فری لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ الحمد للہ! حاضری بھرپور رہی۔

(ماہنامہ لولاک ملتان مئی ۲۰۱۶ء ص۵۲)

ختم نبوت کانفرنس قصور

۲۲فروری ۲۰۱۶ء بروز پیر بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد گنبد والی میں منعقد ہوئی۔ جناب حافظ محمد رفیع نے تلاوت اور مولانا سیف الرحمٰن، مولانا نعیم الرحمٰن، مولانا جاوید افتخار احمد نے نعت رسول مقبول ﷺ پیش کیں۔ قصور کے مبلغ مولانا عبدالرزاق مجاہد نے ختم نبوت کانفرنس کی غرض وغایت بیان کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قصور کے امیر قاری مشتاق احمد رحیمی نے مختلف قرأتوں میں تلاوت قرآن پاک کی۔ مولانا اللہ وسایا نے جماعتی کامیابیوں کو بیان کیا۔ مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا امجد خان نے سیرت رسول ﷺ کے عنوان پر خطاب فرمایا۔ کانفرنس کی صدارت مولانا سید زبیر شاہ ہمدانی نے کی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان مئی ۲۰۱۶ء ص۵۲)

ختم نبوت کورس کنری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تین روزہ ۲۳رفروری تا ۲۵رفروری ۲۰۱۶ء بروز منگل، بدھ، جمعرات بخاری مسجد کنری تحفظ ختم نبوت کورس کا انعقاد کیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع رحیم یار خان کے مبلغ مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے کورس کے شرکاء کو عقیدہ ختم نبوت، حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام، ظہور امام مہدی علیہ الرضوان جیسے موضوعات پر لیکچر دیا۔ مفتی صاحب نے کورس کے آخری روز تجارت کے شرعی اصول بیان کئے جس میں کنری شہر کی تاجر برادری نے خصوصیت کے ساتھ شرکت کی۔ آخر میں سوال وجواب کی نشست ہوئی۔

(ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۶ء ص ۶)

جامعہ فاروقیہ میں ختم نبوت کانفرنس

جامعہ فاروقیہ جڑانوالہ روڈ فیصل آباد میں ۲۵رفروری ۲۰۱۶ء کو ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا اللہ وسایا نے تفصیلی بیان فرمایا۔ نگرانی مولانا وحید اللہ نے کی۔ علاقائی علماء کرام نے بھرپور شرکت کی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۶ء ص ۵۰)

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورہ چکوال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی چکوال کے تین روزہ دورہ پر تشریف لے آئے۔ آپ نے ۲۶رفروری کے جمعۃ المبارک کا خطبہ دارالعلوم حنفیہ کی جامع مسجد میں جمعیت علماء اسلام سنیئر کے مرکزی امیر مولانا پیر عبدالرحیم نقشبندی مدظلہ کی خصوصی دعوت پر دیا۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد اصحاب صفہ، مولانا زاہد توحیدی، بعد نماز عشاء ملت چوک کی جامع مسجد مولانا ممتاز الحق صدیقی کی جامع مسجد میں خطاب فرمایا۔ ۲۷رفروری جامعہ تدریس القرآن مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا مفتی محمد معاذ کی دعوت پر طلباء اور اساتذہ کرام سے ۱۱ سے ۱۲ر بجے تک خطاب فرمایا۔ تحریک خدام اہل سنت کے مرکزی امیر مولانا قاضی ظہور حسین اظہر، حافظ عبدالوحید حنفی جناب انجم نیازی سے ملاقات کی۔ بعد نماز عشاء جامعہ اظہار الاسلام کے اساتذہ وطلباء سے خطاب فرمایا۔ مہتمم جامعہ مولانا مفتی جمیل الرحمٰن مدظلہ، مولانا عطاء الرحمٰن اور دیگر اساتذہ کرام سے ملاقات کی۔ ۲۸رفروری ۱۱ر بجے صبح جامعۃ الحبیب کے طلباء واساتذہ کرام سے خطاب فرمایا۔ مولانا محمود الحسن نقشبندی اور دیگر اساتذہ کرام نے خیر مقدم کیا۔ بعد نماز ظہر بھون کی مکی مسجد میں ختم نبوت کانفرنس مولانا مفتی محمد معاذ امیر چکوال کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مولانا شجاع آبادی نے تفصیلی خطاب فرمایا۔ جب کہ نعتیہ کلام جناب فاروق معاویہ نے پیش کیا۔ مدارس کے طلباء کو شعبان المعظم میں چناب نگر میں منعقد ہونے والے سالانہ کورس میں شرکت کی دعوت دی۔

(ماہنامہ لولاک ملتان مئی ۲۰۱۶ء ص ۵۵)

فیصل آباد میں ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ نور پورہ ستیانہ روڈ ۲۸رفروری ۲۰۱۶ء بعد نماز عشاء منعقد ہوئی۔ تلاوت قاری غلام مرتضیٰ عطاری نے کی۔ نعت قاری محمد سعید مدنی، محمد اکرم چشتی، حافظ محمد سجاد نے پڑھی۔ مولانا اللہ وسایا، قاری محمد یعقوب، علامہ اسحاق بریلوی، مولانا عبدالرشید سیال، مولانا سید خبیب احمد شاہ نے خطاب کیا۔ کانفرنس کی سرپرستی پیر فاروق ناصر شاہ، مولانا محمد طیب شاہ نے کی۔ کانفرنس پیر سید فاروق شاہ کی دعاء پر اختتام پذیر ہوئی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۶ء ص ۵۰)

مولانا شجاع آبادی کا دورۂ لکی مروت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی گزشتہ دنوں ضلع لکی مروت کے مدارس کے دورے پر آئے۔ ۶؍مارچ ۲۰۱۶ء جامعہ عثمانیہ عثمان آباد لکی مروت حاضری ہوئی، وہاں پر اساتذہ اور طلباء سے خطاب کیا۔ اس کے بعد جامعہ دارالہدیٰ لکی مروت میں تشریف لے گئے اور وہاں پر بعد از نماز ظہر مسجد کے ہال میں جامعہ کے سب اساتذہ وطلباء اور نمازیوں سے ختم نبوت پر تفصیلی خطاب کیا۔ اس کے بعد دارالعلوم بنوری ٹاؤن لکی، دارالعلوم حلیمیہ درہ پیزو اور جامعہ تعلیم الاسلام سرائے نورنگ بھی تشریف لے گئے اور ہر مدرسے میں اساتذہ وطلباء سے تفصیلی خطابات ہوئے اور طلباء کو ''ختم نبوت کورس چناب نگر'' میں شرکت کی دعوت دی۔ بعد ازاں میڈیا سینٹر سرائے نورنگ میں صحافیوں کو بھی ختم نبوت کورس پر بریفنگ دی۔ اس دورے میں مولانا عبدالرحیم، مولانا محمد ابراہیم ادہمی، مولانا محمد طیب طوفانی، صاحبزادہ امین اللہ جان آپ کے شانہ بشانہ رہے۔ اسی دورے کے دوران مولانا شجاع آبادی نے جامعات کے شیوخ الحدیث مولانا محمد انور (درۂ پیزو)، مولانا شیخ حسین احمد (نورنگ)، مولانا قاری شفیع اللہ (لکی سٹی) سے تفصیلی گفتگو کی اور انہیں دعوت دی کہ اپنے طلباء کو اپنی نگرانی میں کورس میں شرکت کے لئے روانہ فرمائیں۔ اس کے علاوہ مولانا شجاع آبادی نے مقامی عہدیداروں کے ساتھ مولانا محمد طیب طوفانی کے والد محترم ڈاکٹر غلام نبی کی وفات پر تعزیت کا اظہار کیا۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶ تا ۲۲؍اپریل ۲۰۱۶ء ص ۱۶)

ختم نبوت کورس بنوں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مدرسہ نظام العلوم چار بجلی چوک بنوں ۷، ۸؍مارچ ۲۰۱۶ء کو ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ صدارت مولانا مفتی عظمت اللہ سعدی نے کی۔ ۷؍مارچ جامعہ کے مہتمم مولانا امداد اللہ نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت قرآن وسنت سے بیان کی۔ مولانا عابد کمال نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے علمائے کرام کی خدمات پر روشنی ڈالی۔ جب کہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے حیات اور رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان فرمایا۔ ۸؍مارچ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی حیات عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف قادیانیوں کے عقلی شبہات کے جوابات بیان فرمائے۔ مولانا محمد عابد کمال نے اوصاف نبوت اور مرزا قادیانی، آخری خطاب مولانا امداد اللہ نے فرمایا۔ کورس کا دورانیہ ظہر سے عصر تک رہا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۶ء ص ۵۶)

ختم نبوت کانفرنس صوابی

۱۳ مارچ ۲۰۱۶ء کو صبح آٹھ بجے تا نماز عصر عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں ہزاروں عوام نے شرکت کی۔ کانفرنس کی صدارت ضلعی امیر مولانا اعزاز الحق شاہ منصور نے کی۔ کانفرنس سے مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا مفتی راشد مدنی، مولانا قاضی راشد الحسینی اٹک، قاری اکرام الحق مردان، مولانا رضوان عزیز چناب نگر، مولانا عطاء الحق درویش، مولانا خلیل احمد مخلص، مولانا عبدالہادی، مولانا حزب اللہ جان چارسدہ، مولانا نورالہادی نے خطاب کیا۔ مولانا محمد قاسم گجر لاہور نے ہدیہ نعت پیش کیا۔

(ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۶ء ص ۵۳)

ختم نبوت کانفرنس سیالکوٹ

۱۴؍مارچ ۲۰۱۶ء بعد از نماز مغرب جامع مسجد یوسف بنوری ملحقہ دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ بنوری ٹاؤن میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس کے مہمان خصوصی پیر طریقت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم

نبوت تھے۔کانفرنس کی نقابت کے فرائض مولانا قاسم نے سرانجام دیئے۔تلاوت مولانا عبدالوکیل نے کی۔نعت کی سعادت اویس احمد فاروقی، مولانا قاسم گجر، مولانا خاکوانی صاحب کے خادم جناب جعفر کو حاصل ہوئی۔کانفرنس سے مولانا محمد طیب، مولانا مفتی عثمان، مولانا شاہ نواز فاروقی، پیر سید شبیر احمد گیلانی، مولانا اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی دامت برکاتہم العالیہ نے خطاب فرمایا۔مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی کی دعاء پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۶ء ص ۵۲)

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا سیالکوٹ کا تبلیغی سفر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اسماعیل شجاع آبادی ۱۴؍مارچ ۲۰۱۶ء تبلیغی دورہ پر سیالکوٹ تشریف لائے۔ سیالکوٹ کے مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر نے سیالکوٹ کے مختلف مقامات پر مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ترتیب دیئے۔چناب نگر سالانہ کورس کے سلسلہ میں سیالکوٹ کے مدارس میں تشریف لے گئے۔دارالعلوم الشہابیہ رنگپورہ سیالکوٹ میں مولانا محبوب الٰہی صاحب اور دوسرے اساتذہ نے بھرپور استقبال کیا۔مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے سالانہ ختم نبوت کورس کی افادیت اوراس کے ثمرات پر روشنی ڈالی اور طلباء جامعہ سے بھرپور شرکت کا وعدہ لیا۔بعدازاں جامعہ فاروقیہ سیالکوٹ کا دورہ کیا۔امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ پیر سید شبیر احمد گیلانی اوران کے رفقاء نے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کو اپنے دفتر برف خانہ چرچ روڈ سیالکوٹ میں ظہرانہ دیا۔سیالکوٹ کی مشہور مذہبی شخصیت حکیم محمود احمد ظفر صاحب کے گھر ان کی اہلیہ کی تعزیت کے لئے تشریف لے گئے۔مرحومہ کا کچھ عرصہ پہلے بیرون ملک سفر میں انتقال ہوا تھا۔مولانا نے حکیم محمود ظفر اوران کے اہل خانہ سے مرحومہ کی تعزیت کی اور مرحومہ کے ایصال ثواب کے دعاء بھی فرمائی۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶ تا ۲۲؍اپریل ۲۰۱۶ء ص ۲۲)

ختم نبوت کانفرنس گوجرانوالہ

چوتھی سالانہ ختم نبوت کانفرنس بمقام مرکزی جامع مسجد ختم نبوت کنگنی والہ گوجرانوالہ میں ۱۵؍مارچ ۲۰۱۶ء بروز منگل بعد نماز مغرب منعقد ہوئی۔کانفرنس کی تیاری شہر بھر میں خوب کی گئی تھی۔اشتہارات، فلکس بینرز سے پوری طرح تشہیر کی گئی۔پہلی نشست میں تلاوت قاری محمد ابوبکر خالد نے کی۔نعت حافظ محمد حسان شاہد رامپوری نے پڑھی۔افتتاحی بیان مولانا مفتی محمد غلام نبی کا ہوا۔مفتی صاحب نے نسل نو کو موجودہ دور میں جو فتنے جنم لے رہے ہیں ان سے آگاہ کیا۔مفتی صاحب کے بعد ملک کے مشہور نعت خواں حافظ فیصل بلال حسان نے نعتیہ کلام پیش کیا۔مولانا شاہ نواز فاروقی کا بیان ہوا۔آپ نے عقیدہ ختم نبوت کو قرآن واحادیث، اجماع امت اور قیاس سے ثابت کیا اور کہا صحابہ کرامؓ کی عقیدہ ختم نبوت کے دفاع کے لئے قربانیاں ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔بعدازنماز عشاء کانفرنس کی دوسری نشست کا آغاز ہوا۔تلاوت قاری محمد یوسف عثمانی نے کی۔نعت قاری ارشد محمود صفدر عالمی ایوارڈ یافتہ نے پیش کی۔مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے تحاریک ختم نبوت پر خوب روشنی ڈالی۔آخری اور مفصل بیان پیر ناصرالدین خاکوانی صاحب مدظلہ نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ہوا۔نقابت کے فرائض مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا عمر حیات نے سرانجام دیئے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۶ء ص ۵۲)

ختم نبوت کانفرنس جھنگ

جمعہ ۱۸؍مارچ ۲۰۱۶ء ۱۱ بجے تا نماز عصر جامع مسجد ختم نبوت بیگ کالونی جھنگ نیا شہر میں پندرھویں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔تلاوت ونعت کے بعد مولانا محمد علی شورکوٹ نے خطبہ جمعہ دیا۔مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صبح ہی تشریف لے آئے تھے۔آپ نے خطبہ

جمعہ اور نماز جمعہ کی جماعت کروائی۔ نماز جمعہ کے بعد مولانا ضیاء الدین آزاد ماموں کانجن نے اکابرین تحریک ختم نبوت کی خدمات بیان کیں۔ اس کے بعد مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا محمد صدیق جمعیۃ اہل حدیث، مولانا شوکت علی، مولانا غلام حسین اور مولانا شبیر احمد عثمانی نے خطاب فرمایا۔ طاہر بلال چشتی اور حافظ سیف اللہ خالد نے نعت رسول مقبول ﷺ پیش کی۔ آخر میں مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ نے دعاء فرمائی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۶ء ص ۵۶)

ختم نبوت کانفرنس لیہ

امسال ۱۸/مارچ ۲۰۱۶ء کو جمعہ سے قبل اور جمعہ کے بعد دو نشستیں منعقد ہوئی۔ جمعہ سے قبل نقشبندی اجتماع منعقد ہوا جس سے حضرت خواکوانی صاحب مدظلہ نے اصلاحی خطاب فرمایا۔ جمعہ کے بعد ختم نبوت کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالقادر ڈیروی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے خطابات ہوئے۔ صدارت ضلعی امیر مولانا محمد حسین نے کی۔ انتظامات مولانا قاری عبدالشکور کی نگرانی میں طے ہوئے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۶ء ص ۵۴)

ختم نبوت کانفرنس فیصل آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت محلّہ مصطفیٰ کے زیر اہتمام ۱۸/فروری ۲۰۱۶ء بعد نماز عشاء سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت کی سعادت ڈاکٹر قاری صولت نواز نے حاصل کی۔ نعت حافظ یونس داؤد فاروقی، قاری محمد سعید مدنی اور قاری طلحہ محمود ہمدانی نے پیش کی۔ جب کہ مولانا اللہ وسایا، مولانا شاہ نواز فاروقی، مولانا غلام محمد، مولانا سید خبیب احمد شاہ، مولانا عبدالرشید سیال کے بیانات ہوئے۔ نقابت کے فرائض صاحبزادہ مبشر محمود نے سرانجام دیئے۔ جامعۃ الحسنین کے استاذ مولانا عبیدالرحمان مہمان خصوصی تھے۔

(ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۶ء ص ۵۳)

ختم نبوت کانفرنس چک نمبر ۱۰۵ پیر جگی موڑ ضلع لیہ

۲۰/مارچ ۲۰۱۶ء صبح گیارہ بجے تا نماز عصر ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا پیر غلام محمد دین پوری نے کی۔ مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی، مفتی محمد ادریس، مولانا قاضی عبدالخالق، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس قبل مغرب حضرت خاکوانی صاحب مدظلہ کی دعاء پر اختتام پذیر ہوئی۔ انتظامات کے فرائض چوہدری مشتاق احمد گجر اور ان کے رفقاء نے سرانجام دیئے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۶ء ص ۵۰)

ختم نبوت کانفرنس رحیم یار خان

۲۰/مارچ ۲۰۱۶ء کو عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس جامعہ تفسیریہ شمس العلوم رحیم یار خان منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں ضلع بھر سے ختم نبوت کے پروانے پہنچے۔ دارالعلوم دیوبند سے بھی قدیم دینی درسگاہ جو ایک عظیم تاریخ رکھتی ہے جس جامع میں قطب الاقطاب خلیفہ غلام محمد دین پوری جیسی ہستیاں بھی علمی پیاس بجھاتی رہی ہیں۔ اس دینی درسگاہ کی بلندیاں آج بھی آب وتاب سے جاری وساری ہیں۔ دورۂ حدیث میں شامل اڑھائی صد سے زائد طلباء سمیت سینکڑوں کی تعداد میں علماء، طلباء، تاجر، وکلاء ہر طبقہ تک کے محبین ختم نبوت مدرسہ شمس العلوم میں مولانا اللہ وسایا بیان فرمارہے تھے۔ مجمع جہاں ایمانی حرارت بڑھا رہا تھا وہیں معلومات کا ذخیرہ محفوظ کر رہا تھا۔ مولانا نے

حکمرانوں کو مخاطب کر کے فرمایا: سنو حکمرانو! سب کچھ برداشت ہوسکتا ہے مگر محمد عربی ﷺ کی ناموس کے متعلق ایک حرف بھی برداشت نہیں ہوسکتا۔ کوششیں کرنے والے مٹ جائیں گے۔ 295/C آئین کو نہیں مٹنے دیں گے۔ ان کے علاوہ قاضی احسان احمد کراچی سے تشریف لائے۔ مولانا راشد مدنی اور جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی رہنما مولانا عبدالغفور حیدری بھی تشریف لائے اور حکمرانوں کو جھنجھوڑتے رہے۔

(ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۶ء ص ۵۴)

رحیم یار خان بار سے خطاب

۲۱؍ مارچ ۲۰۱۶ء کو معزز جج اور وکلاء حضرات کالے کوٹ پہنے عدالت کے ہال میں منتظر تھے اور صدر بار مجاہد ختم نبوت سلیم اللہ خان جتوئی اور جنرل سیکرٹری سید فہد صہیب بار سے باہر پھولوں کے ہار لئے کھڑے تھے اور منتظر تھے مولانا اللہ وسایا کے۔ صدر بار جتوئی صاحب مولانا اللہ وسایا کو لے کر اندر چلے تو سبھی نے استقبال کیا۔ خطاب شروع کرنے سے قبل صدر بار جتوئی صاحب نے مقدمہ بہاولپور کا والہانہ تذکرہ کیا۔ جسٹس اکبر کی جرأت وبہادری کا ذکر خیر کرتے ہوئے بتلایا کہ ان کی یاد میں سیمینار ہو چکا ہے رحیم یار خان بار میں اور بار کی لائبریری کا نام بھی انہی کے نام سے اکبر لائبریری معنون کروانے میں صدر بار سلیم اللہ جتوئی کا اعلیٰ کردار ہے۔ بعد ازاں جج اور وکلاء کی بڑی تعداد کی موجودگی میں مولانا اللہ وسایا نے عقیدہ ختم نبوت پر عقلی، نقلی دلائل کے انبار لگانا شروع کئے۔ اس موقع پر مولانا راشد مدنی اور قاضی احسان احمد بھی موجود تھے۔ فخر السادات سید فہد نے سعید ایڈووکیٹ سے مل کر پروگرام کو کامیاب بنانے میں دن رات محنت کی۔ آخر میں صدر بار جتوئی صاحب نے تمام معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ہم آئندہ بھی ختم نبوت کے ان حضرات کے منتظر ہیں کہ ہمیں خدمت کا موقع دیں۔ بعد ازاں تمام شرکاء کی ضیافت کی گئی۔

(ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۶ء ص ۵۳)

ختم نبوت کانفرنس خانپور

۲۱؍ مارچ ۲۰۱۶ء گرین ٹاؤن خانپور شہر کی نئی آبادی کا حصہ ہے۔ جہاں تیزی سے قادیانی آباد ہو رہے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ تاریخ ساز کارنامہ ہے کہ پوری دنیا کے چپے چپے پر جہاں بھی قادیانی پائے گئے وہیں مبلغین ختم نبوت پہنچے۔ جہاں ان قادیانیوں کو دعوت اسلام دی وہیں سادہ لوح مسلمانوں کا ایمان بھی بچایا۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ختم نبوت کانفرنس گرین ٹاؤن خانپور تھی۔ جسے جناب میاں مسعود احمد دین پوری مدظلہ کی زیر سرپرستی ونگرانی منعقد کیا گیا۔ کانفرنس کی میزبانی کا شرف مرکزی جامع عبداللہ بن مسعود کے مہتمم مولانا حماد اللہ درخواستی کو حاصل ہوا۔ عصر کی نماز پر جناب میاں مسعود احمد دین پوری تشریف لے آئے جو کہ اکثر اپنی مجالس میں فرماتے ہیں کہ میری جماعت تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہی ہے۔ جب بھی مجلس کے اکابر آئیں جناب میاں صاحب مدظلہ کی خوشی دیدنی ہوتی ہے۔ کانفرنس میں عصر کے وقت ہی خطاب فرمایا۔ اکابر کے واقعات سے سامعین کے ایمانوں کو گرمایا۔ بعد از نماز مغرب مولانا راشد مدنی اور قاضی احسان احمد کا پرجوش اور ولولہ انگیز خطاب ہوا۔ بعد ازاں مولانا اللہ وسایا سٹیج پر تشریف لائے۔ مسجد بلا مبالغہ تنگی داماں کا نظارہ پیش کر رہی تھی۔ آخر میں مولانا حماد اللہ درخواستی نے بیان فرمایا۔ دعائے خیر ہوئی اور کانفرنس بخیر وخوبی انجام کو پہنچی۔

(ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۶ء ص ۵۳،۵۴)

سالانہ ختم نبوت کانفرنس خانیوال

سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ۲۲؍ مارچ ۲۰۱۶ء بروز منگل بعد نماز عشاء خانقاہ مالکیہ مینار مسجد خانیوال میں پیر خواجہ

عبدالماجد صدیقی ضلعی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔کانفرنس کا آغاز بعد از نماز عشاء قاری محمد ذوالفقار اور قاری اشفاق احمد کی تلاوت سے ہوا۔ھدیہ نعت حافظ حبیب الرحمٰن نے پیش کیا۔کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا، سفیر ختم نبوت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، ضلعی مبلغ مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا عطاء المنعم نعیم، مولانا محمد عباس اختر و دیگر علماء کرام کے بیانات ہوئے۔کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔کانفرنس خواجہ عبدالماجد صدیقی کی رقت آمیز دعاء پر اختتام پذیر ہوئی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۶ء ص ۵۵)

فیصل آباد الفتح گراؤنڈ کی سالانہ کانفرنس

الفتح گراؤنڈ فیصل آباد کی سالانہ کانفرنس ۲۴ مارچ ۲۰۱۶ء بعد نماز مغرب ہوئی جس میں مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی، مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیزالرحمان ثانی، مولانا محمد اسماعیل محمدی لاہور، مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری ساہیوال، مولانا اعجاز مصطفیٰ امیر مجلس کراچی، مولانا سید عاشق شاہ لاہور، مولانا عبدالحمید وٹو قلعہ دیدار سنگھ نے خطاب کیا۔نعتیہ کلام جناب فیصل بلال، حافظ حسان شاہد رامپوری، مفتی سعید مدنی، مولانا محمود مدنی، سید قاری طلحہ محمود ہمدانی نے پیش کی۔کانفرنس مولانا سید جاوید حسین شاہ، مولانا سید فاروق ناصر شاہ کی سرپرستی میں منعقد ہوئی۔نقابت کے فرائض مولانا مفتی خبیب شاہ، مولانا عبدالرشید سیال نے سرانجام دیئے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۶ء ص ۵۳)

ختم نبوت کانفرنس سرگودھا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی کی زیر سرپرستی اور صاحبزادہ عزیز احمد صاحب کی زیر صدارت سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۲۴/مارچ ۲۰۱۶ء منعقد ہوئی۔کانفرنس کا آغاز قاری محمد زبیر کی تلاوت سے ہوا۔نعمان بدیع اور محمد زکریا نے ہدیہ نعت پیش کیا۔مولانا نور محمد نے نقابت کی۔

بیانات مولانا محمد الیاس گھمن، مولانا محمد رفیق جامی، مولانا اللہ وسایا، مفتی محمد راشد مدنی، مولانا محمد امجد خان، مفتی طاہر مسعود، مولانا عبدالرشید، مفتی عبدالقدوس، مولانا سمیع اللہ، مولانا شاہ نواز فاروقی، مولانا ظہیر احمد، حافظ محمد وسیم اور جناب محمد عرفان کے ہوئے۔

کانفرنس میں خصوصی شرکت صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد اور صاحبزادہ خلیل احمد نے کی۔ہزاروں عاشقان مصطفیٰ نے شرکت کی۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی یکم تا ۷/مئی ۲۰۱۶ء ص ۲۳)

ملک وال ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۵/مارچ ۲۰۱۶ء کو مغرب کے بعد میلاد چوک میں ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا گیا، جس کے لئے بھرپور محنت کی گئی اشتہارات، پینافلیکس، دعوت نامے، اسٹیکرز غرضیکہ جدید دور کے تقاضوں کے مطابق مجلس کے کارکن اپنے ضلعی امیر، ضلعی مبلغ مولانا قاری عبدالواحد، مولانا محمد قاسم سیوطی کی نگرانی میں شب و روز محنت میں مصروف رہے۔اتفاق سے ۲۵/مارچ صبح سے بارش کا نہ تھمنے والا سلسلہ شروع ہوا، تمام انتظامات دھرے رہ گئے تو مجبوراً ایک جامع مسجد میں کانفرنس کو منتقل کرنا پڑا، چنانچہ کانفرنس سے مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا مفتی طاہر مسعود، مولانا قاضی کفایت اللہ، مولانا محمد نعیم مبلغ خوشاب، مولانا محمد عارف شامی مبلغ گوجرانوالہ، جناب برق نے خطاب کیا۔نعتیہ کلام وقفہ وقفہ سے مولانا محمد قاسم گوجرانوالہ پیش فرماتے رہے اور یہ سلسلہ رات گئے تک جاری رہا۔کانفرنس کی صدارت خانقاہ سراجیہ کندیاں کے سجادہ نشین اور ہمارے مخدوم زادہ مولانا صاحبزادہ خلیل احمد نے کی اور حضرت کی دعاء پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸ تا ۱۵/مئی ۲۰۱۶ء ص ۲۶)

ختم نبوت کانفرنس بنوں

پانچویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۲۵مارچ ۲۰۱۶ء کو بمقام حافظ جی مسجد بنوں میں منعقد ہوئی۔ مجلس کے ضلعی امیر مولانا عظمت اللہ سعدی کی شب وروز محنت سے جہاں بنوں کا بچہ بچہ عقیدہ ختم نبوت سے روشناس ہوا وہاں اس کانفرنس میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ کانفرنس میں تمام مذہبی، سماجی اور سیاسی شخصیات شامل تھیں۔ علاوہ ازیں مدارس سے طلباء، سکول، کالج اور یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس نے بھی بھرپور شرکت کی۔ کانفرنس کی پہلی نشست کی صدارت نائب امیر مرکزیہ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے کی۔ کانفرنس کا آغاز قاری ظاہر اللہ کی تلاوت سے ہوا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا شمس الحق حقانی نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس کی پہلی نشست سے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے بیان کیا۔ جب کہ خطبہ جمعہ قاضی احسان احمد نے ارشاد فرمایا۔ دوسری نشست کی صدارت مولانا عبدالغفور نقشبندی نے فرمائی۔ مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا اللہ وسایا نے شرکائے کانفرنس کو فتنہ قادیانیت اوران کی سازشوں سے آگاہ فرمایا۔ مولانا عظمت اللہ سعدی نے قراردادیں پیش کیں۔ کانفرنس کا اختتام مولانا عبدالغفور نقشبندی کے وعظ اور دعاء سے ہوا۔

(ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۶ء ص ۵۴)

ختم نبوت کورس ڈیرہ اسماعیل خان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ڈیرہ ختم نبوت مسجد کمشنری بازار میں ۲۵ تا ۲۷؍مارچ ۲۰۱۶ء کو سہ روزہ کورس رکھا گیا۔ جس میں بندہ (مولانا محمد اسماعیل) نے بھی شرکت کرنا تھی۔ مولانا محمد اکرم طوفانی نے ڈیرہ اسماعیل خان کے مضافات خانقاہ موسیٰ زئی شریف میں منعقد ہونے والی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس میں شریک ہونا تھا، ان کے حکم پر راقم مولانا عمر حیات کی معیت میں سرگودھا حاضر ہوا۔ انہیں اور مولانا راشد مدنی کو لے کر ڈیرہ اسماعیل خان کے لئے روانہ ہوگئے۔ مولانا راشد تو خانقاہ سراجیہ کے لئے کندیاں موڑ اتر گئے، بقیہ حضرات مولانا محمد اکرم طوفانی کی قیادت میں ڈیرہ کے لئے روانہ ہوئے، چشمہ بیراج کے راستہ ڈیرہ اسماعیل خان پہنچے۔ مولانا طوفانی ڈیرہ سے خانقاہ موسیٰ زئی شریف کے لئے روانہ ہوگئے۔ ڈیرہ کورس میں ۲۵؍مارچ کو مقامی علماء کرام مولانا مفتی عبدالواحد قریشی، قاری محمد خالد گنگوہی اور دیگر کے لیکچر ہوئے۔ ۲۶؍مارچ کو تین سے پونے چار تک تلاوت ونعت کے بعد ضلعی مبلغ مولانا حمزہ لقمان نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر لیکچر دیا۔ پونے چار سے سوا پانچ تک راقم (مولانا محمد اسماعیل) نے قادیانیوں کے مسلمانوں کے فرق پر روشنی ڈالی۔ نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور رفع ونزول پر تفصیلی بیان کیا اور قادیانیوں کے عقلی اور نقلی اشکالات کے جوابات دیئے۔ نیز رات کو عشاء کے بعد شورکوٹ یونٹ کے زیراہتمام جامع مسجد فاروق اعظم میں جلسہ منعقد ہوا، جس میں مولانا حمزہ لقمان، مولانا محمد نعیم مبلغ خوشاب اور راقم (مولانا محمد اسماعیل) کے بیانات ہوئے اور جلسہ رات گئے تک جاری رہا۔ رات کا قیام مولانا مفتی عصمت اللہ کے ہاں رہا۔ ۲۶؍مارچ قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ کے جامعہ معارف شرعیہ میں حاضری دی۔ بعد نماز ظہر کورس کی تیسری نشست ہوئی، جس سے مولانا محمد نعیم اور راقم الحروف کے لیکچرز ہوئے۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸ تا ۱۵؍مئی ۲۰۱۶ء ص ۲۶، ۲۷)

ختم نبوت کانفرنس لکی مروت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے زیراہتمام ۲۶ مارچ ۲۰۱۶ء بروز ہفتہ جامع مسجد مجیدی سرائے نورنگ میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی پہلی نشست صبح آٹھ بجے مولانا مفتی عبدالغفار کی صدارت میں شروع ہوئی۔ تلاوت حافظ محمد اور حافظ ذبیح اللہ ادہمی نے کی۔ سٹیج

سیکرٹری کے فرائض ضلعی ناظم مفتی ضیاء اللہ اور مولانا محمد ابراہیم ادہمی نے سرانجام دیئے۔ نعت حافظ مبشر، محمد ابراہیم خلیلی اور امیر حسین نے پیش کی۔ کانفرنس سے مولانا محمد طیب طوفانی، ماسٹر عمر خان تاجہ زئی، مولانا حبیب الرحمٰن، مولانا عبدالحمید، مولانا قاضی احسان احمد کے بیانات ہوئے۔ مولانا مفتی عبدالغفار نے پہلی نشست کی اختتامی دعاء کرائی۔ نماز ظہر کے بعد مرکزی نائب امیر مولانا صاحبزادہ عزیز احمد کی صدارت میں دوسری نشست شروع ہوئی۔ قاری صفی اللہ نے تلاوت فرمائی۔ نعت ابراہیم خلیلی اور امیر حسین نے پیش کی۔ مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی نے بیانات فرمائے۔ کانفرنس میں بڑی تعداد میں علماء کرام، مدرسین حضرات، سیاسی و مذہبی جماعتوں کے قائدین، سرکاری و نجی اداروں کے ذمہ دار، تاجر برادری اور خصوصی طور پر صحافی حضرات نے شرکت کی۔ کانفرنس مولانا محمد شہاب الدین پوپلزئی کی رقت آمیز دعاء سے اختتام پذیر ہوئی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جون ۲۰۱۶ء ص ۵۵)

ختم نبوت کانفرنس ٹاؤن ٹو پشاور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹاؤن ٹو پشاور کے زیر انتظام دوسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس بتاریخ ۳/اپریل ۲۰۱۶ء بروز اتوار بعد از نماز ظہر چہل غازی بابا گراؤنڈ ورسک روڈ میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی سرپرستی تلمیذ رشید شیخ الاسلام حضرت مدنی شیخ الحدیث مولانا محمد مطلع الانوار نے کی۔ نقابت کے فرائض مولانا قاری محمد اسحاق نے انجام دیئے۔ کانفرنس کا آغاز قاری عبیدالرحمٰن کی تلاوت سے ہوا۔ نعت رسول ﷺ کی سعادت قاری فضل امین آف چارسدہ نے حاصل کی۔ کانفرنس کے مہمان خصوصی مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی تھے۔ مولانا اکرم طوفانی نے مختصر وقت میں عقیدہ ختم نبوت اور کردار مرزا پر جامع بیان فرمایا۔ جن دوسرے علماء نے اس موقع پر بیانات کئے۔ ان میں مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی، مولانا قاری اکرام الحق، پیر حزب اللہ جان شامل ہیں۔ اس دوران اسٹیج پر مفتی ازہد اللہ، مولانا عابد کمال صوبائی مبلغ، پیر سید سجاد سبحان، حاجی فرید اللہ خان، انجینئر فرید اللہ ٹاؤن ممبر، چاچا عنایت اور دیگر علماء موجود تھے۔ خراب موسم اور بارش کے باوجود ہزاروں کی تعداد میں عاشقان مصطفیٰ اور ختم نبوت کے پروانوں نے شرکت کی۔ یہ عظیم الشان کانفرنس مفتی زاہد اللہ صاحب کی دعاء سے اختتام پذیر ہوئی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۶ء ص ۵۲،۵۳)

ختم نبوت کانفرنس لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۹/اپریل ۲۰۱۶ء کو جامع مسجد ہاجرہ یعقوب اقرأ روضۃ الاطفال اعوان مارکیٹ چونگی امرسدھو فیروز پور روڈ لاہور میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے نائب امیر مرکزیہ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا اللہ وسایا، مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا عبدالرؤف فاروقی، مولانا عبدالحق خان، مولانا مفتی محمد حسن، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا مفتی عزیز الرحمٰن، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا عتیق الرحمٰن سمیت کئی ایک حضرات علمائے کرام نے خطاب کیا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۶ء ص ۵۴،۵۵)

تحفظ ختم نبوت کانفرنس شبقدر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل شبقدر کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس بتاریخ ۱۰/اپریل ۲۰۱۶ء بروز اتوار، بمقام گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول سبحان خوڑ شبقدر منعقد ہوئی۔ کانفرنس صبح ۸/بجے سے شام ۶/بجے تک جاری رہی۔ صدارت مولانا میاں ایاز احمد حقانی نے فرمائی۔ جب کہ نظامت کے فرائض مولانا عبدالمعبود حقانی نے انجام دیئے۔ کانفرنس کا آغاز حافظ حسین احمد ایاز، مولانا قاری مہربان

شاہ اور مولانا قاری نصیر اللہ ندیم کی تلاوت سے ہوا۔ پہلی نشست میں مولانا اللہ وسایا مہمان خصوصی تھے۔ مولانا نے عقیدۂ ختم نبوت پر تفصیلی جامع اور مؤثر بیان فرمایا۔ آپ کے علاوہ مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی، مولانا مفتی عبداللہ شاہ اور حاجی سید رحیم شاہ باچا نے ختم نبوت کے موضوع پر بیانات کئے۔ جب کہ مولانا مفتی طاہر اللہ درویش نے قراردادیں پیش کیں۔ نماز ظہر کے بعد دوسری نشست شروع ہوئی۔ قاری فضل امین شاہ، حافظ عبدالسلام عارف، حافظ سعد اللہ جان، قاری نادر شاہ اور فضل غفار نے وقفے وقفے سے نعت خوانی کی۔ دوسری نشست میں مولانا قاضی احسان احمد، مولانا الیاس گھمن، مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا حسین احمد صدیقی اور مجلس کے ضلعی امیر مولانا حزب اللہ جان نے خطبات ارشاد فرمائے۔ مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی کی دعاء سے کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

(ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۶ء ص۵۲)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین کا سہ ماہی اجلاس

ہر تین ماہ کے بعد مجلس کے مبلغین کا اجلاس ملتان مرکز میں منعقد ہوتا ہے۔ جس میں شعبہ تبلیغ سے منسلک تمام علماء کرام شرکت فرماتے ہیں۔ اجلاس میں گزشتہ سہ ماہی کی کارکردگی کا جائزہ اور آنے والی سہ ماہی کے پروگرام تشکیل دیئے جاتے ہیں۔ چنانچہ مبلغین کا اجلاس ۱۴؍اپریل بروز جمعرات مولانا غلام مصطفیٰ کی صدارت میں منعقد ہوا۔

مرحومین کے لئے ایصال ثواب کیا گیا جس میں شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق ملتان، مولانا عبیداللہ اشرفی المفتی لاہور، قاری محمد انور شہداد پور، میاں رشید احمد کنری، پروفیسر عطاء اللہ اعوان بہاول پور، مولانا اللہ بخش انور بہاول پور، جناب محمد شفیع ہاشمی، حافظ محمد صدیق رحیم یار خان، محمد طاہر انجم فیصل آباد، قاری عبدالحمید قصور، حافظ علی محمد صدیقی، محمد طارق برادر عزیز الرحمٰن رحمانی، حافظ فیاض احمد کوٹ سلطان لیہ، مولانا غلام رسول ٹوبہ، شیخ محمد مجاہد، قاری عبدالرحمٰن بہاول پور، حاجی عبدالرشید منڈی بہاؤالدین، محمد اسلم برادر مولانا محمد قاسم رحمانی سمیت پچھلی سہ ماہی میں وفات پا جانے والے، سانحہ گلشن پارک لاہور میں شہید ہونے والے اور دیگر دہشت گردی کی نذر ہونے والے شہداء کی مغفرت، رفع درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعاء کی گئی۔

اجلاس میں گزشتہ کارکردگی کا جائزہ لیا گیا۔ ممبر سازی کی رفتار کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے تمام مبلغین کو ہدایت کی گئی کہ عیدالفطر سے پہلے پہلے تمام علاقوں میں جماعتوں کی تشکیل اور مجلس عمومی کے لئے اراکین کا انتخاب مکمل کیا جائے۔ رفقاء نے رپورٹ پیش کی کہ مجلس کی اپیل پر اور مبلغین کی مساعی جمیلہ سے درج ذیل بعض مقامات پر چوکوں کا نام ختم نبوت چوک رکھا گیا اور نوٹیفکیشن بھی جاری ہو چکے ہیں اور بعض مقامات پر سرکاری اصول وضوابط کے طریقہ کار سے گزارا جارہا ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے۔ بہاولنگر میں جنرل بس اسٹینڈ چوک، قصور میں کچہری چوک، لاہور سبزہ زار سکیم میں لیاقت چوک کے قریب چوک، مردان میں پاکستان چوک، چارسدہ میں شبقدر چوک، نوشہرہ میں شمع گھی مل کے قریب چوک، سرائے نورنگ میں مین چوک، میرپور ہزارہ میں شیرانوالہ گیٹ کے قریب چوک، قائد آباد میں نور پور تھل موڑ، کہروڑپکا میں سنہری مسجد والا چوک، علی پور میں مہیم والا چوک، لیہ میں ٹیلی انڈس چوک۔

احتساب قادیانیت ساٹھ جلدیں مکمل ہونے کے بعد محاسبہ قادیانیت کا آغاز ہو چکا ہے۔ مبلغین کو ہدایت کی گئی کہ وہ احتساب کے خریداروں سے رابطہ فرماکر محاسبہ قادیانیت بھی ان تک پہنچائیں۔ بیرون ملک مختلف زبانوں میں لٹریچر تیار کرنے اور طباعت کی ڈیوٹی اور دیگر مراحل مولانا قاضی احسان احمد کراچی کے سپرد کئے گئے۔ بعد از اجلاس مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ کی قیادت میں مولانا محمد اسماعیل

شجاع آبادی، مولانا مفتی راشد مدنی اور مولانا قاضی احسان احمد پر مشتمل ایک وفد نے مرکزی نائب امیر مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ سے ملاقات کی۔ مجلس کے مبلغین کے اجلاس میں ہونے والے فیصلوں سے آگاہ کیا۔ حضرت نے فیصلوں پر تحسین فرماتے ہوئے عملی جامہ پہنانے کی دعاء فرمائی۔ اگلے روز مجلس کے مبلغین نے ملتان شہر کی مختلف مساجد میں جمعۃ المبارک کے اجتماعات سے خطابات فرمائے اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مسلمانوں کو اپنی اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلایا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۶ء ص ۵۰،۵۱)

ختم نبوت سیمنار لطیف آباد حیدرآباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۵؍اپریل ۲۰۱۶ء مہران آرٹس کونسل لطیف آباد نمبر ۷ میں تحفظ ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا جس سے مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا توصیف احمد نے خطابات کئے۔ جب کہ صدارت مولانا عبدالسلام قریشی نے کی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۶ء ص ۵۴،۵۵)

سالانہ ختم نبوت کانفرنس، نواب شاہ

۱۸؍اپریل ۲۰۱۶ء بروز پیر بعد نماز مغرب جامع مسجد کبیر نواب شاہ میں عظیم الشان سالانہ تحفظ ناموس رسالت وختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کی صدارت جامعہ دارالعلوم الحسینیہ کے مہتمم وشیخ الحدیث مولانا محمد سلیم صاحب نے فرمائی، جب کہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مبلغ ختم نبوت نواب شاہ مولانا تجمل حسین اور مولانا امجد مدنی نے ادا کئے۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت قاری نور احمد نے حاصل کی۔ کانفرنس سے مولانا ثناء اللہ مکسی، مولانا قاری محمد انیس، مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا اللہ وسایا اور مولانا قاری کامران احمد نے خطاب کیا۔ کانفرنس مغرب سے لے کر رات ۲ بجے تک جاری رہی۔ اختتامی دعاء مولانا ضرب اللہ کھوسو نے کرائی۔ کانفرنس میں مولانا مفتی عبدالکریم لغاری، قاری عبدالخالق، مولانا مفتی محمد یونس، مفتی عبدالرؤف قریشی، مفتی محمد عقیل، مولانا محمد یٰسین، قاری حنیف عثمانی، مولانا مفتی سلیم اللہ ابڑو، مولانا ولایت علی شاہ، مولانا ظہیر، مولانا عبدالستار بھٹی، مولانا سراج الدین میمن، حافظ عبدالرزاق، قاری محمد تصور، قاری علی اصغر، مولانا عبداللہ بروہی، مولانا غلام مرتضیٰ، مولانا یسین بھٹی، مولانا محمد اکبر سمیت دیگر مقامی علماء کرام نے بھرپور شرکت کی۔ ان کے علاوہ سکرنڈ، قاضی احمد، ہوت گوٹھ، عمر بودلہ گوٹھ، پھل شہر، رند گوٹھ، باندھی دوڑ اور دریا خان مری سے ساتھیوں نے بھرپور شرکت کی۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵؍جون ۲۰۱۶ء ص ۲۴)

ختم نبوت کانفرنس محراب پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت محراب پور کے زیراہتمام مؤرخہ ۱۹؍اپریل ۲۰۱۶ء بروز منگل بعد نماز عشاء جامعہ دارالعلوم محمدیہ کوٹری کبیر روڈ محراب پور میں عظیم الشان سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس عشاء سے لے کر رات ۳ بجے تک جاری رہی۔ کانفرنس کی صدارت مفتی محمد یٰسین نے کی جب کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت محراب پور کے امیر مولانا عبدالصمد کانفرنس کے جملہ امور کی نگرانی کرتے رہے اور اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا خالد محمود اور راقم الحروف نے ادا کئے۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا تلاوت کی سعادت مدرسہ جامعہ دارالعلوم محمدیہ کے طالب علم حافظ محمد افضل نے حاصل کی پھر عاشق اظہر نے نعت پڑھی۔ قاری عبدالعزیز نے بھی نعت پڑھی۔ بعدازاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مرکزی رہنما مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب کیا اور اس کے بعد مشہور نعت خواں قاری زین العابدین جلالی اور ان کے صاحبزادے حافظ محمد اطہر جلالی نے نظمیں پڑھیں۔ مہمان خصوصی مولانا اللہ وسایا کا خطاب ہوا اور آخر میں

جمعیت علماء اسلام خیبر پختونخواہ کے مرکزی رہنما مولانا مفتی کفایت اللہ نے خطاب کیا اور دعاء کرائی۔ کانفرنس میں مولانا مفتی محمد شاہد، مولانا عبدالشکور، مفتی محمد احمد، مولانا شاکر محمود، حافظ حبیب الرحمٰن، مولانا عارف محمود، حافظ تاج محمد احمد، مولانا مفتی سیّد حماد اللہ شاہ ہالانی والے اور قاری محمد اشرف، قاری غلام مصطفیٰ، مولانا ابراہیم، مولانا حفیظ الرحمٰن، مولانا شاہد حسین، مولوی شعیب، مولانا الطاف حسین، مولانا آصف محمود پھل، کھرڑاہ سمیت مقامی علماء کرام نے بھرپور شرکت کی۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵؍جون ۲۰۱۶ء ص۲۴)

ختم نبوت کانفرنس گمبٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ کے زیراہتمام مؤرخہ ۲۰؍اپریل ۲۰۱۶ء بروز بدھ بعد نماز مغرب جامع مسجد رحمانی میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس مغرب سے لے کر رات گئے تک جاری رہی۔ کانفرنس کی صدارت حکیم عبدالواحد بروہی امیر ختم نبوت گمبٹ نے کی اور کانفرنس کے جملہ امور کی نگرانی شیخ الحدیث مولانا نعمت اللہ شیخ، سرپرست جماعت ختم نبوت نے کی جب کہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض رحمانی مسجد کے امام مولانا عبدالصمد شیخ نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ تلاوت کی سعادت قاری عبدالاحد راجپر نے حاصل کی۔ پھر مسجد خاتم النّبیین کے امام قاری صبغت اللہ پنہور نے نعتیں پڑھیں۔ کانفرنس سے مبلغ ختم نبوت گمبٹ مولانا تجمل حسین، مولانا محمد حسین ناصر مبلغ ختم نبوت سکھر، شیخ الحدیث مولانا میر محمد میرک، ولی کامل مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی پیر شریف والے اور مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن ودیگر علماء کرام نے خطاب کیا۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵؍جون ۲۰۱۶ء ص۲۵)

ختم نبوت کانفرنس پنوعاقل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوعاقل کے زیراہتمام ۶۴؍ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۲۱؍اپریل ۲۰۱۶ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء شاہی بازار روڈ نزد قادریہ مسجد پنوعاقل پر منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی کفایت اللہ، مولانا عبدالقیوم ہالیجوی، مولانا مسعود افضل ہالیجوی، مولانا عبدالجبار حیدر، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا سید حبیب اللہ شاہ، مولانا مفتی محمد طاہر ہالیجوی، مولانا محمد صالح انڈھڑ اور دیگر کے بیانات ہوئے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۶ء ص۵۶)

مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری مدظلہ کا لیہ میں خطاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ، یادگار اسلاف مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری دامت برکاتہم مؤرخہ ۲۲؍اپریل ۲۰۱۶ء کو لیہ تشریف لائے۔ آپ نے جمعۃ المبارک کا خطبہ جامع مسجد ہاؤسنگ کالونی میں ارشاد فرمایا۔ بعدازاں لیہ کے علماء کرام مولانا محمد حسین، مولانا عبدالرحمٰن جامی، قاری محمد اسلم نیازی، قاری عبدالشکور گرواں نے ناظم اعلیٰ صاحب سے ملاقات کی اور جماعتی معاملات میں مشاورت کی۔ حضرت والا جامعہ اشرف المدارس میں تشریف لے گئے اور دعاء فرمائی۔ زیرتعمیر جامع مسجد ختم نبوت گولڈن سٹی میں بھی تشریف لے گئے اور مسجد کی تعمیر وتوسیع کے لئے دعاء فرمائی۔ بعد نماز مغرب جامعہ دارالہدیٰ چوک اعظم میں تشریف لے گئے اور حفاظ وقراء کی دستار بندی کرائی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۶ء ص۵۲)

سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر

اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے ۱۴؍مئی ۲۰۱۶ء مطابق ۶؍شعبان ۱۴۳۷ھ بروز ہفتہ سابقہ روایات کے مطابق ساڑھے

سات بجے صبح سالانہ ختم نبوت کورس کے شرکاء ناشتہ سے فارغ ہوگئے۔ وضو اور تحیۃ المسجد وصلوٰۃ الحاجۃ پڑھنے کے بعد پونے آٹھ بجے حاضری کے لئے گھنٹی لگادی گئی۔ ساڑھے چار سو سے زائد رفقاء اس پہلے پیریڈ میں جمع تھے جو رات کو ہی تشریف لائے تھے۔ امسال وفاق المدارس کے سالانہ امتحان کے ختم ہونے سے قبل ہی بعض غیر وفاقی ساتھی تشریف لائے۔ وفاق کا امتحان جمعرات قبل از دوپہر ختم ہوا۔ جمعرات شام تک ساتھیوں کی بھرپور آمد شروع ہوگئی۔ جمعہ کے دن وقفہ وقفہ سے وفود وقافلے شرکت سے سرفراز فرماتے رہے۔ جمعہ شام کو احتیاطاً کھانا زیادہ بنوالیا گیا تھا کہ رات بھر مہمانان رسول مقبول ﷺ کی آمد متوقع تھی۔ چنانچہ ایسے ہوا کہ چارسدہ سے ایک بڑی ہینو کوچ اور ایک بڑی ائیرکنڈیشنڈ ویگن پر قافلہ پہنچا۔ کراچی واندرون سندھ سے ایک قافلہ ایک سو انتالیس ساتھیوں کا ایک ٹرین سے فیصل آباد اترا۔ وہاں سے پھر ویگنوں کے ذریعہ چناب نگر مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی تشریف لائے۔ غرض جمعہ کا دن، اگلی رات ہفتہ کا دن اور اس سے اگلی رات جوق درجوق، قافلہ درقافلہ، کارواں درکارواں، رفقاء کرام تشریف لاتے رہے۔ ہمیشہ سے معمول ہے کہ کورس کا دوروز داخلہ ہوتا ہے۔ اتوار شام کو داخلہ کے بند ہونے کا اعلان کردیا جاتا ہے۔ داخلہ کی بندش کے اعلان کے وقت آٹھ سو بیالیس رفقاء، علماء کرام، طلباء عظام اور مہمانان گرامی کا داخلہ ہوچکا تھا۔ اس کے باوجود اتوار وپیر کی درمیانی شب بہت سارے دوست آگئے۔ لیٹ آنے کی وجہ سے جن کے عذر معقول تھے ان میں سے آٹھ مزید ساتھیوں کو داخلہ دے کر آٹھ سو پچاس پر داخلہ بند کردیا گیا۔ جن حضرات سے داخلہ کی معذرت کی گئی ایک تو ان کے عذرات ایسے نہ تھے جس کے باعث ان کے لیٹ ہوجانے کو جواز کی سند ملتی۔ بعض دوستوں سے درخواست کی گئی کہ ہم اپنے اصول وضوابط کو تو نہیں توڑتے۔ البتہ آپ اگر چاہیں تو بغیر داخلہ کے تعلیم حاصل کرسکتے ہیں۔ رہائش، خوراک کی سہولت ادارہ آپ کو مہیا کرے گا۔ البتہ امتحان میں شرکت وسند وغیرہ سے معذرت ہوگی۔

غرض اللہ رب العزت نے کرم کیا کہ بعض پڑھنے کے شوقین بغیر داخلہ کے بھی شریک درس ہوئے۔ نمازوں کے بعد کالونی کے نمازی اور مہمان بھی شریک درس ہوتے۔ یوں کلاس کی کبھی کبھی ایک ہزار سے بھی حاضری متجاوز ہوجاتی۔

قارئین لولاک کی خدمت میں پہلے سے عرض کیا جاچکا اور وہ باخبر ہیں کہ مدرسہ کے جدید بیس کمرے پر مشتمل دومنزلہ بلاک کورس سے قبل تیار کرلیا گیا تھا۔ کھڑکیاں، دروازے بجلی وغیرہ کا نظم مکمل ہوگیا تھا۔ ساتھیوں کو قدیم مدرسہ کی عمارت میں ٹھہرایا گیا۔ جب رش زیادہ ہوا تو حفظ کی چھ کلاسوں کو مدرسہ جدید کی عمارت کے چھ کمروں میں منتقل کیا گیا۔ یہی کمرے ان حفظ کے بچوں کی درسگاہیں اور رہائش گاہیں قرار پائیں۔

مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر کے وہ طلباء جو کورس میں شریک تھے یا جن کی خدمت کی ڈیوٹی لگی تھی وہ تمام کے تمام اساتذہ کے خالی مکانوں میں رہائش پذیر ہوئے۔ قدیم مدرسہ کی عمارت مہمانان گرامی سے پر ہوگئی تو باقی مہمانوں کو جدید عمارت میں ٹھہرانے کا بندوبست کیا گیا۔ وہ عمارت بھی بھرگئی تو مسجد کے دوسرے برآمدہ کو اردگرد قناتیں لگا کر رہائش کے لئے مختص کیا گیا۔ یوں اللہ رب العزت کے محض فضل وکرم واحسان سے جتنے مہمان آتے گئے ان کی رہائش کے لئے حق تعالیٰ شانہ بہتر سے بہتر سبیل پیدا فرماتے گئے۔ پہلے دن سے کھانے کے نظم کو مولانا محمد اسحق ساقی (بہاولپور)، مولانا محمد اقبال (ڈیرہ غازیخان) اور پھر کچھ دنوں بعد مولانا محمد خبیب (ٹوبہ ٹیک سنگھ) نے سنبھالا۔ ان حضرات نے اس گرمی کے موسم میں ایثار وقربانی کی مثال قائم کردی۔ حسب سابق سالن پکانے کے لئے جھنگ سے اور روٹیاں لگانے کے لئے مولانا سیف اللہ خالد ناظم اعلیٰ جامعہ اسلامیہ امدادیہ نے اہتمام کیا۔ مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر کے مطبخ کا پورا عملہ بھی چاک وچوبند دستہ کی طرح شریک عمل ہوا۔ گیس وبجلی کی وقفہ وقفہ سے بندش کے باوجود کبھی بھی کھانے میں پریشان کن تاخیر یا تعطیل

نہیں ہوئی۔ساڑھے آٹھ سوشرکا ء کورس، مدرسہ کے حفظ کے بچوں کی چھ کلاسیں، عملہ، مہمانان گرامی محتاط انداز کے مطابق بارہ صد افراد کا دووقت کا کھانا وناشتہ ہرروز تیار ہوتا تھا۔ مسلسل بائیس دن اتنا بڑا اہتمام پھر کلاسوں کی تسلسل سے تعلیم، گویا بائیس روزہ عظیم الشان کانفرنس کی رونق اور سماں، دن رات کا یہ ایمان پرور منظراور پھر تمام امور کا وقت پر پورا ہو جانا یہ صرف اور صرف پروردگار عالم کے محض فضل وکرم کا صدقہ ہے اورکسی کی اس میں قابلیت نہیں۔

اب اتنی بڑی تعداد کو ایک ساتھ بٹھا کر اکٹھے ایک ٹرم میں کھانا کھلانے کے لئے کوئی جگہ بھی کافی نہ ہوتی تھی۔ مطبخ کا ہال، دارالقرآن کے ہال، مدرسہ کی بلڈنگ کے تمام برآمدوں میں دسترخوان لگائے جاتے تھے۔ پھر بھی مہمان پورے نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے مدرسہ کے لان کے درختوں کی چھنگائی کر کے مدرسہ کے لان کے نصف حصہ پر اڑھائی سوفٹ لمبے اور بہتر فٹ چوڑے سائبان لگائے گئے۔ اس کے ساتھ مدرسہ کے نئے برآمدہ کو شامل کیا گیا۔ یوں جا کر اتنے دسترخوانوں کے لئے جگہ کا اہتمام ہوگیا کہ ایک ساتھ پورے رفقاء بیٹھ کر آرام وسکون سے کھانا تناول فرماسکیں۔ مدرسہ کے حفظ کے اساتذہ نے باری باری اپنی اپنی کلاسوں کو کھانا کھلانے کی خدمت پر لگایا۔ دسترخوان پر کھانا پہلے چن دیا جاتا۔ تمام رفقاء وقار سے ایک ساتھ آکر بیٹھ جاتے اور یوں کھانا کھلانے، چائے پلانے، ناشتہ کرانے، قہوہ پیش کرنے کا عمل آدھ سے پون گھنٹہ کے درمیان مکمل ہو جاتا۔ یہ نظم اس عمدگی سے پورا ہوتا رہا جو محض فضل ایزدی ہی ہے۔

صبح آٹھ بجے سے بارہ بجے تک کلاس لگتی۔ درمیان میں پندرہ منٹ کا وقفہ ہوتا۔ پھر ظہر سے عصر تک اور پھر عشاء کے بعد ایک گھنٹہ گویا قریباً آٹھ گھنٹے یومیہ پڑھائی ہوتی۔ رفقاء اپنے طور پر جو تیاری یا مطالعہ کرتے وہ اس کے علاوہ ہے۔ دوسرے روز ہی شام کو عشاء کے متصل بعد تعلیم سے فارغ ہوتے ہی تقریروں کا نظم شروع کرادیا گیا تھا۔ پانچ پانچ طلباء کے گروپ بنائے گئے۔ یوں ایک سوستر گروپ بنے۔ ہرروز ہر ساتھی دس منٹ بیان کرتا۔ قارئین! ذرا تصور فرمائیے گا کہ وسیع وعریض مسجد کے ہالوں میں ایک سوستر خطیب بیک وقت رحمت عالم ﷺ کی ختم نبوت کے عنوان پر خراج تحسین پیش کررہا ہو۔ اپنے جذبات ایمانی اور اپنے نور قلبی کے ساتھ محو گفتگو ہو تو کیا منظر ہوتا ہوگا؟ بس یقین فرمائیے کہ ایسے محسوس ہوتا تھا کہ آسمانوں سے رب کریم کی رحمت کے فرشتے بھی جھک جھک قابل رشک نظاروں پر شاداں وفرحاں ہوتے ہوں گے۔ مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا رضوان عزیز، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا فقیر اللہ اختر اور دوسرے رفقاء نے اس نظم کو سنبھالنے میں قابل رشک محنت کی۔

یاران طریقت! اس گرمی کے موسم میں دوپہر ٹھیک بارہ بجے ایک کپڑے کے سائبان نے کتنی گرمی روکنی ہے؟ اس تپتے ماحول میں رفقاء کے بیٹھ کر کھانا کھانے کا عمل کتنا صبر آزما ہوگا؟ تمام شرکاء ڈھیروں شکریہ کے مستحق ہیں کہ کسی ایک نے بھی اف نہیں کی۔ بس ان کے قابل قدر ایثار پر اللہ تعالیٰ نے یہ انعام دیا کہ وقفہ وقفہ سے دوتین بار بارش ہوگئی۔ گرمی، ٹھنڈک، خنکی، تپش کے ماحول میں یوں وقت گزر گیا کہ کانوں کان کسی کو گویا خبر بھی نہ ہوئی۔ ہمہ وقت ٹھنڈے پانی کے کولر اور مشین برابر روبعمل رہے۔ ناشتہ میں چائے، شام کے کھانا کے بعد قہوہ بھی چلتے رہے۔ ہفتہ میں ایک بار حلوہ کا ناشتہ اور ایک بار بریانی پکتی رہی۔ صبح کو عموماً سبزی گوشت، شام کو دال گوشت چلتے رہے۔

غرض مجلس کے ساتھیوں نے مہمانان گرامی کے لئے حد درجہ اکرام کو سامنے رکھا۔ شرکاء کورس ساتھیوں نے بھی محبتوں سے سرفراز کیا کہ پورے کورس کے دوران کوئی پریشانی کھڑی نہیں کی۔ بس جس جس کو اس کار خیر میں جتنی سعادت حاصل ہوئی محض اور محض، صرف اور صرف توفیق ایزدی ہی ہے اور بس۔ اللہ کافی اور بس۔ باقی ہوس۔

قارئین گرامی! حسب سابق امسال بھی ہر ہفتہ کے روز امتحان ہوئے۔ ہفتہ بھر میں جو پڑھا تو اگلے ہفتہ کے روز اس کا پیپر

ہوگیا۔ یوں تین امتحان ہوئے۔ پورا سلیبس پڑھایا گیا اور تحریری امتحان لیا گیا۔ تینوں پرچوں کے نمبرات جمع کر کے نتیجہ مرتب کیا گیا۔ اس طرح تقریروں کے بھی مقابلے ہوئے۔ ان کا بھی نتیجہ مرتب کیا گیا۔

تحریری امتحان میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کے نام

اوّل	141	عبدالواجد بن شیخ عبدالمجید	کراچی	255
دوم	435	رشید احمد بن مولانا عبدالہادی	صوابی	234
سوم	789	محمد شعیب بن محمد ناصر	چنیوٹ	230

تقریری مقابلہ میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کے نام

اوّل	192	محمد سفیان بن قاری عبدالحمید	سرگودھا	92
دوم	849	عبدالسلام بن محمد فاروق	ٹوبہ ٹیک سنگھ	91
سوم	260	عبدالرحمٰن بن توحید احمد	سیالکوٹ	90

مقابلہ میں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو کتابوں کا سیٹ انعام میں پیش کیا گیا۔

برادران دینی! آپ کو خوب معلوم ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے کورس کے شرکاء کو منتخب کتابوں کا سیٹ پیش کرتی ہے۔ ہرسال ہر ساتھی دو، اڑھائی ہزار روپے کی کتابیں لے کر جاتے ہیں۔ اس سال اعلان کیا تھا کہ تمام ساتھیوں کو پانچ پانچ ہزار روپے کی کتابیں یعنی ہرسال کی نسبت اس سال دگنا کتب دی جائیں گی۔ اللہ رب العزت کے کرم کے معاملہ کو دیکھیں کہ امسال ساڑھے آٹھ صد رفقاء کا داخلہ تھا۔ امتحان میں شرکت کرنے والے آٹھ صد تھے۔ ان آٹھ صد رفقاء کو کتابیں دینا تھیں۔ جو کسی بھی عذر کی وجہ سے امتحان میں شریک نہ ہوسکیں۔ وہ سند، وظیفہ اور کتب کے مستحق نہیں ہوتے۔ آٹھ صد رفقاء نے امتحان دیا۔ امتحان مسجد کے مہراب سے نئے تعمیر شدہ ہال کی آخری صف تک۔ آٹھ سو رفقاء کے امتحان دینے کا منظر سامنے رکھیں۔ تینوں امتحانوں کے نگران اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور مولانا غلام رسول دین پوری تھے۔ امتحانوں کے وقت موجودہ تمام مدرسین، درجہ کتب، حفظ اور مبلغین بھی امتحان کی نگرانی میں شریک عمل رہے۔ **فالحمد للہ!**

انہیں حضرات کی سربراہی میں رزلٹ مرتب ہوئے۔ اب آیئے فی ساتھی پانچ ہزار کی کتابیں دینا ہیں، تو آٹھ صد حضرات کے لئے فقط کتابوں کی مد میں اتنا اہتمام کرنا ذرا خیال فرمایئے کہ اللہ رب العزت نے کس طرح مجلس کے ساتھ ہمیشہ کی طرح خیر کا معاملہ فرمایا کہ ملتان کے ایک مکتبہ نے ۲۳ کارٹن کتب، کراچی کے ایک مکتبہ نے بائیس کارٹن کتب، لاہور کے ایک مکتبہ نے تین کارٹن کتب اور گوجرانوالہ کے ایک بزرگ اہل علم نے ایک ویگن کتابوں کی بھری ہوئی ان مہمانوں کے لئے چناب نگر بھجوادی۔ ادھر دفتر مرکزیہ ملتان سے تقریباً اسی کارٹن کتب ٹرک کے ذریعہ چناب نگر پہنچائی گئیں۔ مجلس کی تازہ کتاب ''چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ'' کا تین جلدوں پر مشتمل سیٹ جو پونے سترہ صد صفحات پر مشتمل تھا۔ کتاب ''ایک ہفتہ حضرت شیخ الہند کے دیس میں''، کتاب ''قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے''، ''احتساب قادیانیت'' کی سات سات جلدیں، ''قادیانی شبہات کے جوابات'' تین جلدوں میں ہر شریک کورس کلاس کے ہر ساتھی کو دی گئیں۔ مجلس کو عطیہ میں ملنے والے کتب اور مجلس کی اپنی مطبوعہ کتب کا ہر سیٹ بیس بیس کتب پر مشتمل ہوگیا۔ جن کی عام بازار کی قیمت کسی بھی طرح وعدہ کردہ قیمت سے کم نہ تھی۔ **فالحمد للہ!** یوں ایک ہی دن میں ملک بھر میں چھوٹی آٹھ صد لائبریریوں کا قدرت نے اہتمام فرمادیا۔

قارئین! اب اتنی کتابوں کے بنڈل کے لئے پلاسٹک کے شاپر متحمل نہ تھے۔ پلاسٹک کی چھوٹی بوری میں بند کرنے پر طبیعت نہ مانتی تھی۔ مولانا سید خبیب احمد شاہ نے اس مشکل کا حل یہ نکالا کہ پرنٹ شدہ گتہ کے کتابوں کے سائز کے مطابق آٹھ صد کارٹن تیار کرا دیئے۔ یوں ڈبہ پیک عمدہ گفٹ کتب ہر ساتھی کے لئے تیار ہوگیا۔

مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ملتان، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا رضوان عزیز چناب نگر، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا غلام مرتضیٰ ڈسکہ کے مستقل باری باری اسباق چلتے رہے۔ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، مولانا زاہد الراشدی، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا محمد الیاس گھمن، مولانا عبدالشکور حقانی، مولانا عبدالرؤف فاروقی، مولانا محمد انور اوکاڑوی، قاضی محمد ابراہیم ثاقب اٹک، مولانا محمد احمد، مولانا محمد شاہد ندیم چناب نگر، مولانا عبدالماجد منڈی بہاؤالدین، مولانا فضل محمد فیصل آباد، جناب محمد متین خالد لاہور کے ایک ایک لیکچر مختلف اوقات میں ہوئے۔ علاوہ ازیں ماموں کانجن سے مولانا قاری عطاء اللہ اپنے رفقاء کے ساتھ، فیصل آباد سے مولانا غلام محمد، گوجرانوالہ سے مولانا سیف الرحمٰن قاسم، چارسدہ سے جناب الحاج عبدالرحمٰن بمع رفقاء، کراچی سے مولانا عبدالحئی مطمئن، مولانا کلیم اللہ اور دیگر حضرات کورس کے دوران تشریف لاکر حوصلہ افزائی فرماتے رہے۔ یوں اللہ رب العزت نے فضل وکرم کا معاملہ فرمایا کہ بائیس روزہ کورس پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

کورس کی اختتامی تقریب ۳؍جون ۲۰۱۶ء قبل از جمعہ منعقد ہوئی۔ اجلاس کی غرض وغایت مولانا قاضی احسان احمد نے بیان کی۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی زیرصدارت تقریب سعید منعقد ہوئی۔ مہمان خصوصی شیخ الحدیث مولانا منیر احمد منور جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا تھے۔ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا منیر احمد منور، مولانا سیف اللہ خالد، مولانا قاری عبدالحمید، الحاج عبدالرحمٰن چارسدہ، حافظ عبدالسلام (ماموں کانجن)، مولانا پیر محمد صفدر، مولانا پیر محمد عابد جملہ مدرسین کتب وحفظ جملہ موجود مبلغین اور دیگر حضرات نے اپنے ہاتھوں شرکاء کو اسناد اور کتب کا سیٹ پیش کیا۔ یوں جمعہ سے قبل یہ تقریب پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ خطبہ جمعہ وامامت مولانا غلام رسول دین پوری نے فرمائی۔

(ماہنامہ لولاک ملتان اگست ۲۰۱۶ء ص۳،۸)

پینتیسویں سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر کے شرکاء

کورس میں جن طلباء کرام نے شرکت کی ان کی فہرست مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	ولدیت	ضلع	نمبر شمار	نام	ولدیت	ضلع
1	معروف احمد	محمد رستم خان	رحیم یار خان	2	عبیداللہ	خانپور خان	پشاور
3	محمد عاشر عباسی	محمد ہمایوں	ایبٹ آباد	4	انیس الرحمٰن	شفیق الرحمٰن	مانسہرہ
5	شاہد نواب	سید نواب	ملاکنڈ	6	واجد الرحمٰن	عزیز الرحمٰن	مالاکنڈ
7	محمد محسن خان	محمد کریم خان	باغ آزاد کشمیر	8	شریف اللہ	انور شاہ	وزیرستان
9	انیس احمد	بختیار احمد	مردان	10	سلیمان شاہ	حازق علی شاہ	کوہاٹ

11	صالح محمد	فتح محمد	لورالائی	12	اسلام سعید	میاں گل	دیر
13	عبدالشکور	عبداللہ	دیامر	14	محمد ثاقب	محمد صدیق	باغ آزاد کشمیر
15	عطاء الرحمٰن	گوہر الرحمٰن	ایبٹ آباد	16	رحمت اللہ	محمد یوسف	باجوڑ
17	فضل ہادی	عبدالرحمٰن	صوابی	18	محمد شاکر	محمد اقبال	بونیر
19	ظہور احمد	فقیر محمد	گلگت	20	ضیاء الاسلام	گل محمد	بونیر
21	محمد عیسیٰ	مولانا گل داد	کوہستان	22	محمد رحمٰن	تجمیم خان	مردان
23	محمد وقار	علی اکبر	مانسہرہ	24	زبیر احمد طلحہ	افسر خان	خیرپور میرس
25	اشفاق احمد	وریام خان	خیرپور میرس	26	محمد حنظلہ	حافظ اللہ دتہ	بہاول پور
27	محمد عدنان	اللہ ڈیوایا	بہاول پور	28	محمد عبداللہ	عبدالستار	جھنگ
29	محمد اشفاق	محمد صادق	بہاول پور	30	محمد عمر دراز	محمد رمضان	جھنگ
31	صدام حسین	محمد نواز	چنیوٹ	32	غلام مصطفیٰ	دریاخان پھل	خیرپور میرس
33	صغیر احمد	انور علی	خیرپور میرس	34	مولوی محمد انور	نظر محمد	خیرپور میرس
35	غلام فرید	غلام عباس	خیرپور میرس	36	غلام مصطفیٰ	حاجی صدورو پھل	خیرپور میرس
37	حافظ انور علی	عبدالخالق	خیرپور میرس	38	جاوید احمد ملاح	بشیر احمد ملاح	خیرپور میرس
39	امان اللہ	عبدالمجید	کوہستان	40	محمد سہیل	محمد مشتاق	راولپنڈی
41	محمد ریاض	گل جہاں	کوہستان	42	سید محمد شریف	عبدالغفار	پشین
43	محمد یاسر	خلیل الرحمٰن	مظفرآباد(خ)	44	فیصل سجاد	محمد سجاد	ایبٹ آباد
45	محمد ہمایوں	سراج الدین	صوابی	46	عبدالقدیر	غلام محمد	مظفرگڑھ
47	شعیب احمد	عبداللہ	رحیم یارخان	48	شرافت علی	محمد طیب	راجن پور
49	محمد مشتاق	عبدالقادر	رحیم یارخان	50	عتیق الرحمٰن	عبدالرحمٰن	چنیوٹ
51	مسعود احمد	تاج محمد	نوشہرو فیروز	52	مسعود علی	عباس علی	نوشہرو فیروز
53	محمد صغیر	محمد صدیق	ٹیاری	54	غلام علی	سکندر علی	جعفرآباد
55	عبدالوہاب	فضل الرحمٰن	کوہاٹ	56	سہیل خان	تاج ولی	کوہاٹ
57	محمد بلال	حضرت خان	وزیرستان	58	اللہ نور	عبدالرزاق	ٹانک
59	وقار احمد	محمد ادریس	گھوٹکی	60	عبدالغفار	امام الدین	شکارپور

61	سجادالرحمٰن	سرتاج علی	خیرپورمیرس	62	غلام رسول	غلام قادر	راجن پور
63	عنایت اللہ	نائب خان	بنوں	64	امیرحمزہ	مولاناعبداللہ	خیرپور
65	عمرفاروق	محمدشریف	نوشہروفیروز	66	گلزار	محمدموسیٰ	شکارپور
67	فیض محمد	محمددفام	بٹگرام	68	عبدالمالک	عبدالرزاق	نوشہروفیروز
69	مؤمن علی	محمدملک جوگی	خیرپورمیرس	70	اخترزیب	جہانزیب	بٹگرام
71	محمدعلی	دلدارحسین	ٹمیاری	72	محمدابوبکر	محمدشریف	نوشہروفیروز
73	محمدطاہر	عبدالغفار	جعفرآباد	74	سہیل احمدراجہ	سلیم خان	بٹگرام
75	رفیع اللہ	عبداللہ	میانوالی	76	عبدالقیوم	رحیم بخش	ڈی جی خان
77	محمدتوقیر	محمدخورشید	میانوالی	78	محمدعرفان	فقیرعطاءاللہ	ڈی آئی خان
79	شاہداللہ	انورخان	وزیرستان	80	فیاض محمد	محمود	مانسہرہ
81	محمدطیب	الٰہی بخش	ملتان	82	محمدفیاض	عزیزاحمد	لودھراں
83	محمدعثمان	غلام یٰسین	لودھراں	84	عبدالناصر	محمداسلام	سکھر
85	محمدیٰسین	عبیداللہ	سکھر	86	محمداسماعیل	عبدالواحد	سکھر
87	محمداشرف	اللہ بخش	ملتان	88	محمدجاوید	بلال احمد	ملتان
89	اسامہ	اللہ ڈنو	شکارپور	90	عبدالکریم	علی نواز	نصیرآباد
91	عبدالجبار	عبدالعزیز	بھکر	92	جاویدیوسف	یوسف صدیق	خانیوال
93	عبدالباسط	محمدرفیق	راجن پور	94	محمدایوب	عبدالمجید	خیرپورمیرس
95	حامدعلی	علی خان	خیرپورمیرس	96	عنایت اللہ	سیدلال شاہ	خیرپورمیرس
97	عبدالرحیم	عطاءاللہ	غربی	98	شہریار	مظفرعلی	غربی
99	مجتبیٰ منصور	منصوراختر	غربی	100	محمدسعد	محمدصدیق	غربی
101	عبدالجبار	عبدالرشید	غربی	102	فرمان علی	محمدعظیم	لاڑکانہ
103	سلطان شاہ	عبدالرحیم شاہ	غربی	104	عدنان صغیر	محمدصغیر	ٹوبہ ٹیک سنگھ
105	محمدندیم مغل	علی عمرخان	غربی	106	محمداجمل خان	خان محمد	سرگودھا
107	محمداکمل خان	خان محمد	سرگودھا	108	محمدنصیر	نورمحمد	چنیوٹ
109	محمدسلمان	مفتی محمدعثمان	غربی	110	حبیب اللہ	حفیظ اللہ	خیرپورمیرس

111	محمد اجمل	محمد منظور حسین	خانیوال	112	سیف اللہ	عطاء اللہ خان	خانیوال
113	امان اللہ	عطاء اللہ خان	خانیوال	114	محمد مظفر اقبال	محمد اختر	خانیوال
115	محمد طائف	فضل کریم	صوابی	116	محمد مجتبیٰ	محمد اسحاق	کشمور
117	محمد صدیق	محمد ہاشم	خیرپور میرس	118	محمد علی	حبیب الرحمٰن	صوابی
119	محمد طفیل حقانی	بہادر خان	صوابی	120	محمد بلال رحمٰن	سیف الرحمٰن	مانسہرہ
121	محمد سلمان	نیاز محمد	صوابی	122	بحرالامین	رائے مند خان	بونیر
123	خادم حسین	خدائے ڈنو	خیرپور میرس	124	فاروق احمد	عزیز اللہ	جیکب آباد
125	محبوب خان	شیر زمان	صوابی	126	محمد خورشید انور	غلام سرور	بونیر
127	فائق زمان	محمد امین	صوابی	128	عبدالعزیز	عبدالرشید شیخ	خیرپور میرس
129	شیراز خان	شیر نواب خان	صوابی	130	عنایت اللہ	زرزمین شاہ	صوابی
131	انوار اللہ	نور الاکبر	صوابی	132	محمد عبید	عالم شیر	صوابی
133	احسان اللہ	عبدالربان	شکارپور	134	خدابخش	عبدالجبار	لاڑکانہ
135	محمد عمر حیدری	حاجی آدم	لورالائی	136	امین الحق	خلیل احمد	نوشکی
137	محمد اسلم	مولوی یار محمد	پشین	138	عبدالحق	گل جان	کوئٹہ
139	نصیب اللہ	عبدالکریم	مستونگ	140	محمد سہیل خان	امیر بہادر	مردان
141	عبدالواجد	شیخ عبدالمجید	غربی	142	زوہیب حقانی	ثواب گل	صوابی
143	عتیق الرحمٰن	ریاض الرحمٰن	مردان	144	نور الوہاب	شاہ کریم	کوہاٹ
145	حافظ رفیع اللہ	فیض اللہ	لکی مروت	146	اعجاز احمد حقانی	محمد اعظم	صوابی
147	عبداللہ حقانی	حافظ وحید گل	صوابی	148	عبدالہادی	عبدالشکور	خیرپور میرس
149	وقاص وحید	محمد وحید	ایبٹ آباد	150	تاج محمد ملاح	در محمد ملاح	خیرپور میرس
151	عرفان احمد	منیر احمد	خیرپور میرس	152	عبدالقیوم	ساجن شاہ	نوشہرو فیروز
153	محمد احمد	محمد طارق	نوشہرہ	154	ساجد اسلم	محمد اسلم	نواب شاہ
155	ایاز خان	ایوب خان	نوشہرہ	156	محمد ابراہیم	سوار خان	نوشہرہ
157	حیدر علی شاہ	احمد علی شاہ	نوشہرہ	158	اکرام اللہ	عارف اللہ	نوشہرہ
159	گل زیب	گل نارس	نوشہرہ	160	محمد حامد	محمد قائم	نوشہرہ

161	توصیف احمد	دینار احمد خان	چترال	162	محمد الیاس	امداد خان	نوشہرہ
163	سمیع اللہ	محمد مرسلین	باجوڑ	164	محمد یوسف	فتح محمد	پاکپتن
165	محمد اکرم	محمد اسلم	پاکپتن	166	محمد الیاس	محمد زبیر	پاکپتن
167	محمد اویس	عبید اللہ	ساہیوال	168	محمد امین	عبدالخالق	وہاڑی
169	ماجد حسین	طالب حسین	ساہیوال	170	محمد آصف نواز	حق نواز	پاکپتن
171	محمد حیدر	سمندر خان	لورالائی	172	محمد ابوذر	مظہر عباس	جھنگ
173	وارث خان	شیر بہادر	مردان	174	کاظم خان	نواز خان	مردان
175	ابوبکر	غلام سید	مردان	176	عبدالسلام	محمد فیاض	چارسدہ
177	محمد شیراز	محمد شعیب	مردان	178	حبیب اللہ	نوشاد	چارسدہ
179	مدرار اللہ	جمشید خان	مردان	180	سربلند	ممتاز	مردان
181	محمد اسحاق	اشفاق علی	مردان	182	ارشاد علی	گل زمین	مردان
183	فہیم شاہ	صاحب گل	مالاکنڈ	184	محمد عبید اللہ	مولا بخش	پاکپتن
185	محمد یار	شاہ محمد	چنیوٹ	186	عمر فاروق	غلام محمد	چنیوٹ
187	محمد شعیب	نور محمد	سرگودھا	188	محمد یاسین	عبدالکریم	چنیوٹ(خ)
189	اللہ نور	روزے محمد	قلعہ سیف اللہ	190	محمد آصف	جان محمد	قصور
191	محمد انس	شیر احمد شاہد	خانیوال	192	محمد سفیان حمید	عبدالحمید	سرگودھا
193	محمد حذیفہ گلزار	شیخ گلزار احمد	سرگودھا	194	حق نواز	اللہ بخش	حافظ آباد
195	ابوبکر صدیق	حاجی قادر بخش	ڈی جی خان	196	عزیز احمد	محمد ہاشم	خاران
197	زاہد اقبال	ممتاز حسین	جھنگ	198	احسان اللہ	محمد یوسف	جھنگ
199	شہادت علی	قلندر خان	جھنگ	200	شیر علی	شاہ جہاں	فیصل آباد
201	امر اللہ	محمد انور	بٹگرام	202	محمد اقبال	دواس الحق	مانسہرہ
203	عمر حیات	عبدالحلیم	بٹگرام	204	احتشام الحق	مہتاب گل	بٹگرام
205	امداد اللہ	سراج الدین	چارسدہ	206	محمد یٰسین	عبدالغفار	لاہور(خ)
207	محمد احسن	جمشید بیگ	چنیوٹ(خ)	208	محمد زبیر علی	محمد یوسف	سرگودھا
209	فضل الرحمٰن	ضیاء الرحمٰن	پشاور	210	کلیم اللہ	ظفیر گل	پشاور

211	حبیب الرحمٰن	عبدالشکور	فیصل آباد	212	عبدالرؤف	محمد نواز	بہاول پور
213	عبدالوحید	گلزار احمد	فیصل آباد	214	محمد اظہر	حفیظ	بہاولنگر
215	محمد آصف	سلطان احمد	جھنگ	216	محمد طارق	غلام حسن	بہاول پور
217	محمد عمران	محمد رفیق	رحیم یار خان	218	محمد احمد	احمد دین	بہاولنگر
219	محمد راشد اقبال	محمد اقبال	جھنگ	220	محمد مزمل	عمر دراز	جھنگ
221	محمد شعیب	محمد معروف	مانسہرہ	222	امیر حمزہ	محمد حنیف	مانسہرہ
223	محمد حسن	محمد ارشاد	مانسہرہ	224	محمد امیر معاویہ	عبدالرشید	ڈی جی خان
225	نصر حیات	محمد نواز	سرگودھا	226	علی شان	غلام عباس	سرگودھا
227	عطاء الرحمٰن	عطاء اللہ	سرگودھا	228	شاہد اقبال	غلام رسول	سرگودھا
229	محمد قاسم	غلام سرور	سرگودھا	230	محمد نعمان	عبدالستار	سرگودھا
231	محمد عثمان	راؤ محمد عارف	خانیوال	232	محمد صابر	عبدالرحمٰن	بگرام
233	محمد عثمان	آفتاب احمد	سرگودھا	234	محمد رضوان	عبدالرحمٰن	خوشاب
235	احمد اسحاق	محمد اقبال	سرگودھا	236	اللہ دتہ	نور محمد	سرگودھا
237	محمد وسیم	محمد عبداللہ	چنیوٹ	238	محمد نصیب اللہ	غلام فرید	ڈی جی خان
239	محمد راشد	غلام حسین	ڈی جی خان	240	محمد تنویر	عبدالرشید	ڈی جی خان
241	محمد سراج	حق نواز	ڈی جی خان	242	محمد دلشاد	محمد شریف	ڈی جی خان
243	عمر فاروق	محمد نواز	سرگودھا	244	حسین احمد	منظور احمد	ملتان (خ)
245	محمد امتیاز شریف	محمد شریف	چنیوٹ (خ)	246	عبدالواجد	محمد زاہد	پشاور
247	زین العابدین	امین خان	پشاور	248	محمد احسن	محمد ہارون	ننکانہ
249	سمیع اللہ	امیر نواب	مردان	250	محمد واجد	سمر خان	اوکاڑہ
251	محمد ابرار	گل سند شاہ	کوہاٹ	252	سمیع اللہ	رئیس خان	کوہاٹ
253	شفیع اللہ	حکیم خان	صوابی	254	محمد عثمان	محمد یامین	شیخوپورہ
255	محمد راشد حیدر	غلام حیدر	ملتان	256	محمد ذیشان	ذیشان اقبال	سیالکوٹ
257	محمد امتیاز	ظہور الدین	سیالکوٹ	258	حمزہ	منور حسین	سیالکوٹ
259	عبدالرحمٰن	رفاقت علی	سیالکوٹ	260	عبدالرحمٰن	توحید احمد	سیالکوٹ

261	محمد سلیم	نادر خان	لکی مروت (خ)	262	محمد اقبال	محمد شریف	وہاڑی
263	محمد سیف اللہ	مقصود احمد	بہاول پور	264	اکبر خان	محمد اسلم	اٹک
265	جابر احمد	غلام محمد	صوابی	266	عبدالباعث	ممتاز احمد	صوابی
267	محمد عبداللہ	رب نواز	بہاول پور	268	محمد ندیم اکرم	محمد اکرم	بہاول پور (خ)
269	محمد ضیاء الرحمٰن	حافظ خلیل احمد	لودھراں	270	محمد احمد	مقبول احمد	بہاول پور
271	محمد سلیم	منظور احمد	بہاول پور	272	محمد ابوبکر	محمد بخش	بہاول پور (خ)
273	محمد عمر فاروق	عبدالمومن	بہاول پور	274	محمد آصف	محمد خلیل	بہاول پور
275	محمد ساجد	محمد بلال	بہاول پور (خ)	276	محمد ریحان	منور جاوید	بہاول پور
277	نذیر احمد	محمد رفیق	ملتان	278	محمد ابوبکر	محمد اسحٰق	بہاول پور (خ)
279	سمیع اللہ	محمد شفیع	رحیم یار خان (خ)	280	محمد طارق	عبدالجلیل	لودھراں
281	فضل حق	محمد امین	وزیرستان	282	رحمت اللہ	حافظ دلشاد احمد	ڈی جی خان
283	محمد محبوب	اللہ دیار	ڈی جی خان	284	محمد یعقوب	عزیز الرحمٰن	ڈی جی خان
285	نصر اللہ منصور	لوح محفوظ	صوابی	286	صیاد اکبر	قاضی اکبر	مردان
287	شکیل احمد	عبدالرزاق	گوجرانوالہ	288	محمد عابد	حاجی اللہ بخش	لودھراں
289	محمد نادر	شیر محمد	بہاول پور	290	محمد مشتاق	اللہ بخش	ملتان
291	محمد زاہد حسین	خادم حسین	ملتان	292	خلیق الرحمٰن	حبیب الرحمٰن	لودھراں
293	عبدالصمد	مولانا ظفر احمد	رحیم یار خان	294	محمد نعمان	محمد عظیم بخش	بہاول پور
295	محمد رضوان	غلام اکبر	بہاول پور	296	محمد صدیق	محمد صادق	بہاول پور
297	محمد علی	قاری نذیر احمد	لودھراں	298	محمد طاہر	عطا محمد	لودھراں
299	محمد سلیمان	عبدالحق	لودھراں	300	شکیل احمد	محمد رشید	بہاول پور
301	غلام نازک	غلام حسن	ملتان	302	محمد آصف	دین محمد	ملتان
303	عدیل احمد	محمد رشید	بہاول پور	304	محمد آصف	غلام محمد	مظفر گڑھ
305	محمد عمیر	محمد اسلم	فیصل آباد	306	محمد اصغر	عبدالستار	فیصل آباد
307	ضیاء الرحمٰن	غلام فرید	بھکر	308	خلیق الرحمٰن	احسان الرحمٰن	ڈی آئی خان
309	مجیب الرحمٰن	سیف الرحمٰن	لکی مروت	310	محمد عمر	غلام مصطفیٰ	رحیم یار خان

311	محمد سفیان	محمد اسماعیل	وہاڑی	312	عمران اسلم	محمد اسلم	اوکاڑہ
313	محمد شہزاد	محمد اقبال	ملتان	314	محمد نذیر	محمد دین	بہاول پور
315	زین العابدین	لیاقت علی	بہاول پور	316	محسن جاوید	جاوید حسن	بہاول پور
317	محمد عارف	محمد اسلم	بہاول پور	318	محمد سلیم	عبدالرشید	بہاول پور
319	ظفر اقبال	غلام حیدر	مظفرگڑھ	320	محمد آصف	ملک محمد امین	رحیم یار خان
321	محمد طارق	غلام اکبر	مظفرگڑھ	322	ریاض حسین	بگو خان	مظفرگڑھ
323	محمد یاسر	محمد اسماعیل	مظفرگڑھ	324	محمد مدثر	عبدالمجید	مظفرگڑھ
325	محمد عمران	غلام یٰسین	مظفرگڑھ	326	محمد حنظلہ واسع	عبدالواسع	مظفرگڑھ
327	محمد عزیر احمد	ظہور احمد	مظفرگڑھ	328	ابوذر معاویہ	عطاء اللہ	ڈی جی خان
329	محمود نواز	غلام نازک	مظفرگڑھ	330	محمد ابرار	محمد شریف	مظفرگڑھ
331	محمد ثناء اللہ	محمد عبداللہ	مظفرگڑھ	332	مہران حسن	شیر احمد	چارسدہ
333	محمد کاشف	علی عسکر	چارسدہ	334	امان اللہ	معاذ اللہ	چارسدہ
335	فیصل خان	راویل خان	چارسدہ	336	جنید حسین	شیر حسین	چارسدہ
337	خائستہ الرحمٰن	خائستہ خان	چارسدہ	338	نعمان شبلی	سرتاج خان	چارسدہ
339	محمد اشرف	محمد بشیر	شیخوپورہ	340	محمد عاصم	سرتاج خان	چارسدہ
341	ولی اللہ	سبحان اللہ	صوابی	342	محمد اویس	فضل قادر	چارسدہ
343	کامل خان	شیر داد خان	چارسدہ	344	وحید الرحمٰن	محمد ابراہیم	چارسدہ
345	اکرام الحق	غیاث الدین	مردان	346	اکرام اللہ	شمس القمر	باجوڑ
347	ثناء اللہ	جوہر الدین	چارسدہ	348	محمد امین	فضل قیوم	چارسدہ
349	محمد اسماعیل	نور محمد	چارسدہ	350	حمید اللہ	گل محمد	چارسدہ
351	حضرت بلال	گل محمد	چارسدہ	352	صابر حسین	فرشاد گل	چارسدہ
353	محمد حمید	مولانا محمد نعیم	چارسدہ	354	عبدالہادی	رضوان اللہ	چارسدہ
355	عزیز الرحمٰن	فضل غفور	چارسدہ	356	اسد اللہ	مسلم خان	چارسدہ
357	ثناء اللہ	محمد نبی	مردان	358	عالم زیب	نور الرحمٰن	مردان
359	شہزاد خان	نہار خان	چارسدہ (خ)	360	محمد عبداللہ	اسلیم خان	دیر (خ)

361	صابراللہ	خورشیداحمد	چارسدہ	362	محمدندیم اللہ	عنایت اللہ	چارسدہ
363	ذاکراللہ	محمدزاہد	پشاور	364	محموداحمد	رحمت اللہ	چارسدہ
365	نوراللہ	روح اللہ	چارسدہ	366	محمدصدیق	شیرمحمد	مردان
367	عمادالدین	شاہ زرین	چارسدہ(خ)	368	محمدابوبکر	عبدالرزاق	بہاول پور
369	نورالامین	روح الامین	چارسدہ	370	محمدعامر	غنی اکبر	چارسدہ
371	صدیق احمد	صبرخان	چارسدہ	372	محمدطفیل	گوہرعلی	چارسدہ(خ)
373	سعیدالرحمٰن	رحمت شاہ	چارسدہ	374	عابداللہ	سردارخان	چارسدہ
375	عطاءاللہ نسوی	حامداللہ	چارسدہ(خ)	376	اصغرخان	فضل خان	چارسدہ
377	سدلیس احمد	فضل محمد	چارسدہ	378	محمدعامرخان	مکمل خان	چارسدہ
379	محمدشہزادخان	جاویداحمد	چارسدہ	380	محمدشہاب	محبّ علی	چارسدہ
381	عثمان حنیف	یحییٰ جان	چارسدہ	382	مرتضٰی	عبدالمجید	چارسدہ(خ)
383	حمزہ	محمدرزاق	چارسدہ	384	واسع اللہ	فضل مجید	چارسدہ
385	محمدشیراز	احسان الدین	چارسدہ	386	محمدذیشان	فضل سبحان	چارسدہ
387	محمدسہیل	فضل کریم	چارسدہ	388	منظرخان	ابوالقاسم	صوابی
389	محمدعثمان	شیرعالم	چارسدہ(خ)	390	ظفرعلی	اکبرخان	چارسدہ
391	طاہرجان	مہرقادر	چارسدہ	392	محسن خان	عبداللہ خان	چارسدہ(خ)
393	حبیب اللہ	تحسین اللہ	چارسدہ(خ)	394	عبدالرحمٰن	فتح الامین	چارسدہ
395	نجیب الاسلام	نجم الاسلام	چارسدہ	396	حامدالحق	زرمان گل	نوشہرہ
397	کامران اللہ	اورنگزیب	پشاور	398	ثناءاللہ	ضلعدارخان	پشاور
399	سردارعلی	محمدیونس	شانگلہ	400	محمدزبیر	گل زادہ	پشاور
401	عبدالصبور	دولت خان	نوشہرہ(خ)	402	اعجازخان	محمدزمان	پشاور
403	امجدخان	غازی خان	نوشہرہ	404	جنت اللہ	عبدالجلیل	وزیرستان
405	نورالامین	سبحان گل	پشاور	406	حکیم اللہ	نورشادمحمد	پشاور
407	محمدحمزہ خالد	خالدایاز	پشاور	408	عامرعلی	فضل مولیٰ	چارسدہ
409	اخترحسین	مثل خان	ہنگو	410	حمداللہ	حاجی صبرک	ہنگو

411	لائق زمان	نوراجان	کرم ایجنسی
412	عابداللہ	حاجی صبرک	ہنگو
413	نوراللہ	حاجی صبرک	ہنگو
414	محمد شاہین	حبیب خان	کرم ایجنسی
415	حافظ محمد زبیر	مولانا ریاض	بہاولنگر
416	محمد مختار	صدرالدین	بہاولنگر
417	درویش خان	خان زرین	چارسدہ (خ)
418	محمد طارق	خادم حسین	مظفرگڑھ
419	محمد شبیر	خائستہ محمد	چارسدہ
420	تمجیداللہ	نوراللہ خان	چارسدہ
421	محمد اسدالقیوم	عبدالقیوم	بہاولنگر
422	عبدالغفار	بشیراحمد	ملتان
423	محمد ہارون سجاد	ذوالفقار	میانوالی
424	روح اللہ	رحمت اللہ	چارسدہ (خ)
425	محمد ابوبکر	فضل مولیٰ	پشاور
426	محمد شاکر	سجاداحمد	پشاور (خ)
427	ولی اللہ	ہاتھی خان	لکی مروت (خ)
428	حفیظ اللہ	خیال محمد	پشاور
429	محمد طاہر	شریف گل	پشاور
430	محمد نعمان	عادل نبی	پشاور
431	محمد آصف	عبدالحکیم	خیبر ایجنسی
432	رضوان خان	عبدالمجید	پشاور
433	محمد رمضان	افضل شاہ	اوکاڑہ
434	محمد عامر	محمد سرور	قصور
435	رشیداحمد	عبدالہادی	صوابی
436	طاہر حسین	گل نذیر خان	صوابی
437	عاصم حیات	امیرزادہ	صوابی
438	محمد عثمان غنی	عبدالشکور	رحیم یارخان
439	محمد اصغر	ایازاحمد	رحیم یارخان
440	محمد احمد	حاجی عبیداللہ	رحیم یارخان
441	حسن محمود	جمیل احمد	رحیم یارخان
442	محمد اصغر	خدابخش	رحیم یارخان
443	حبیب اللہ	سیف اللہ	راجن پور
444	محمد جمیل	عبدالمجید	رحیم یارخان
445	محمد عابد	قاری غلام محمد	رحیم یارخان
446	محمد عامر	جمیل احمد	رحیم یارخان
447	محمد ابراہیم	عبدالصبور	رحیم یارخان
448	محمد ایوب	اللہ دتہ	رحیم یارخان
449	محمد سلمان	محمد زاہد	رحیم یارخان
450	محمد صابر	عابد حسین	رحیم یارخان
451	محمد غلام یٰسین	محمد عمروڈا	رحیم یارخان
452	محمد عبداللہ	حاجی محمد زکریا	رحیم یارخان
453	محمد احمد	جام خان	رحیم یارخان
454	محمد رمضان	محمد عرفان	مانسہرہ
455	عامر	غلام جیلانی	مانسہرہ
456	نصیب اللہ	سوال محمد	بٹگرام
457	نصیراحمد	محمد منظور	مانسہرہ
458	زاہد محمود	اللہ دین	ایبٹ آباد
459	عمرخطاب	محمد فرید	ایبٹ آباد
460	محمد ارشد	عبدالرشید	مانسہرہ

461	اکرام اللہ	سید عالم	چارسدہ(خ)	462	بختیار علی	ریدون خان	صوابی
463	واقف خان	شیر امان	صوابی	464	شہباز علی خان	فرمان علی	مردان
465	محمد آصف	محمد مسکین	مانسہرہ	466	محمد مہتاب	محمد فاروق	لاہور
467	اویس گل	گوہر رحمن	ایبٹ آباد	468	محمد نعمان	محمد عرفان	ایبٹ آباد
469	تنویر احمد	شاہد پرویز	جھنگ	470	سجاد احمد	محمد احمد	بھکر(خ)
471	محمد رضوان	نور محمد	بہاول پور	472	عمر حیات	محمد اصغر	بہاول پور
473	صبغت اللہ	محمد اسلم	بہاول پور	474	محمد بلال	لیاقت علی	بہاول پور
475	محمد عرفان الحق	محمد اقبال	بہاول پور	476	محمد شاہد	محمد نواز	مظفر گڑھ
477	محمد اسد اللہ	محمد زبیر ثاقب	مظفر گڑھ	478	محمد ثناء اللہ	حافظ عبدالکریم	باغ آزاد کشمیر
479	محمد توصیف	نور محمد خان	وزیرستان	480	احسان اللہ	اجمال خان	چنیوٹ
481	محمد داؤد	اللہ یار	چنیوٹ	482	محمد عمر عثمان	ذاکر علی	چنیوٹ(خ)
483	محمد رمضان	محمد یعقوب	چنیوٹ	484	محمد اکرام	حاجی خوشی محمد	ڈی جی خان
485	محمد عمران	عبدالحنیف	فیصل آباد	486	عمیر احسن	محمد یٰسین	چنیوٹ
487	محمد ریاض احمد	محمد یوسف	مردان	488	طفیل حبیب	حبیب خان	بہاول پور
489	عبدالرشید	محمد بخش	بہاول پور	490	محمد عمران	محمد سلیم	سرگودھا
491	وسیم اکرم	محمد اکرم	رحیم یار خان	492	آصف حسین	عاشق حسین	رحیم یار خان
493	محمد وسیم	حافظ منیر احمد	رحیم یار خان	494	محمد سلمان	عبدالرشید احمد	رحیم یار خان
495	محمد بلال	حمید اللہ	رحیم یار خان	496	محمد سمیع اللہ	منیر احمد	رحیم یار خان
497	مقصود احمد	نصیر احمد	رحیم یار خان	498	سمیع اللہ	محمد حسین	رحیم یار خان
499	محمد ایوب	اللہ بخش	بہاول پور	500	محمد الیاس	عبدالرحمن	رحیم یار خان
501	محمد وقاص	محمد احمد امین	رحیم یار خان	502	فرحت اللہ	نذیر احمد	راجن پور
503	محمد صدیق	سعید احمد	رحیم یار خان	504	محمد سلمان	نذیر احمد	رحیم یار خان
505	عبدالسلام	محمد شفی	استور(خ)	506	محمد یاسر	بشیر احمد	چکوال
507	محمد عمر	محمد مرسلین	چنیوٹ	508	نور اللہ	شیر زمین	چنیوٹ
509	محمد ضیاء القاسمی	محمد قاسم	چنیوٹ	510	ابوسفیان	محمد اقبال	فیصل آباد

511	محمد صدام	محمد صدیق	شیخوپورہ	512	آصف نواز	محمد نواز	جھنگ
513	حافظ خرم شہزاد	محمد اکرم	اوکاڑہ	514	عبدالوہاب	محمد ابوبکر	بہاول پور(خ)
515	عبدالماجد	عبدالواحد	بہاول پور(خ)	516	محمد جہانگیر	محمد رمضان	سرگودھا
517	محمد محسن	مشتاق احمد	اوکاڑہ	518	محمد فرہاد	محمد رفیق	پاکپتن
519	محمد عمر یعقوب	محمد یعقوب	لاہور	520	کفایت اللہ	عظمت اللہ	ڈی جی خان
521	محمد ندیم	بشیر احمد	ڈی جی خان	522	محمد عزیر گل	محمد طیب	جھنگ
523	انس نواز	محمد نواز	خانیوال(خ)	524	محمد اقبال	محمد فاضل	بہاول پور
525	محمد فاروق	محمد رمضان	سرگودھا	526	نور زمان	بشیر احمد	چنیوٹ
527	عمر بلال	محمد ریاض	سیالکوٹ	528	محمد قاسم	حبیب الرحمٰن	سیالکوٹ
529	ابرارالحق	محمد سرور بٹ	سیالکوٹ(خ)	530	عبداللہ شاہ	فضل احمد	سیالکوٹ
531	خرم نذیر	نذیر احمد	چنیوٹ	532	محمد سہیل	محمد ایوب	ٹوبہ ٹیک سنگھ
533	محمد ارشد	محمد یونس	بہاول پور	534	بابر محمود	محمد یٰسین	سرگودھا
535	محمد انتظار	محمد حیات	چنیوٹ	536	بشیر اللہ	عطاء محمد خان	سوات
537	محمد ارشد	علی خان	چکوال(خ)	538	سجاد احمد	تاج محمد	لودھراں
539	احسان الٰہی	وارث علی	لودھراں(خ)	540	محمد عمر	غلام مصطفیٰ	لاہور
541	مبشر الطاف	الطاف حسین	لاہور	542	محمد نعمان	خان محمد	فیصل آباد
543	محمد شبیر	محمد اقبال	فیصل آباد	544	محمد جہانزیب	اللہ دتہ	فیصل آباد
545	ذوالقرنین	عبدالستار	فیصل آباد	546	محمد اسامہ	محمد اسرائیل	فیصل آباد
547	محمد عزیر	عبیداللہ	ٹوبہ ٹیک سنگھ	548	حارث	سلیم اللہ	مردان
549	رانا محمد اشفاق	محمد اکبر	جھنگ	550	محمد ندیم	مقصود علی	لاہور
551	محمد اسماعیل	محمد اسلم	کراچی	552	محمد حنیف	عبدالمجید	لاہور
553	شاہد محمود	امانت علی	لاہور	554	خلیل احمد	شبیر احمد	کراچی(خ)
555	احسن رضوان	قاری شبیر احمد	چنیوٹ(خ)	556	محمد کاشف	محمد اسحٰق	لاہور
557	مدثر حسین	مظفر حسین	چکوال	558	عبدالواحد	سعاد کبیر	چکوال

559	مدثر بشیر	محمد بشیر	چکوال	560	محمد اشفاق	محمد حسین	چکوال
561	شاہد عمران	فلک شیر	چنیوٹ	562	محمد علی	احمد علی	چنیوٹ
563	محمد قاسم	بشیر احمد	بٹگرام	564	نعیم اللہ	غلام سرور	بٹگرام
565	فیصل خان	نظام خان	میانوالی (خ)	566	عبدالجبار	حافظ محمد ممتاز	بھکر
567	محمد امجد فاروق	محمد منیر احمد	خانیوال	568	محمد عمیر	محمد رفیق	خانیوال
569	محمد ظہیر	محمد نظیر	مانسہرہ	570	محمد یاسر	علی بہادر	مانسہرہ
571	عبدالباسط	عبدالقیوم	ایبٹ آباد	572	عبدالرحمٰن	شرافت خان	ایبٹ آباد
573	یاسر معاویہ	حکیم خان	ہری پور	574	شعیب خان	چن رحمٰن	ہری پور
575	شاہ قیاز خان	محبوب خان	وزیرستان	576	محمد عدنان	محمد لقمان	ڈی آئی خان
577	عبدالرحیم	رشید احمد	کراچی	578	عبداللہ	محمد شمروز	بٹگرام
579	عبدالرحمٰن	محمد حنیف	کراچی	580	سرفراز سیف	سیف اللہ	نوشہرہ فیروز
581	محمد کاشف	عبدالمجید	کراچی	582	اویس رشید	عبدالرشید	لسبیلہ
583	سمیع الحق	عبدالصمد	قلات	584	جلیل احمد	محمد کریم	خضدار
585	کفایت اللہ	محمد مراد	خضدار	586	جمال احمد	عبدالخالد	کراچی
587	زاہد اللہ	گل سعید اللہ	کراچی	588	ظاہر	زین العابدین	کراچی
589	نعمت اللہ	عبدالقادر	خضدار	590	محمد طاہر علی	خادم حسین	مظفر گڑھ
591	محمد ریحان	محمد عاشق	ملتان	592	محمد عثمان غنی	حسین احمد	کوئٹہ
593	عبدالرزاق	غم داد	گوادر	594	محمد یوسف	محمد شمس الدین	کراچی
595	عمر فاروق	شاہد الرحمٰن	کراچی	596	محمد شاہد	اللہ دتہ	وہاڑی
597	خیر محمد	نور محمد	کراچی	598	رمیز شہزاد	نصیر اختر	کراچی
599	امجد علی	عبدالرزاق	بدین	600	خالد شاہ	صلاح اللہ	تورغر
601	محمد فیاض	جمعہ خان	کوہستان	602	اکرام اللہ	صاحب گل	باجوڑ
603	شاہد احمد	افضل احمد	چترال	604	جاوید علی	مولیٰ بخش	ٹنڈوالہ یار
605	محمد ندیم	بہادر خان	کراچی	606	جمیل احمد	عبدالعزیز	وزیرستان

607	امان اللہ	بہادر خان	لوئر دیر	608	سکندر	سخی داد	کراچی
609	ہیواد خان	عبدالغفور	قلعہ سیف اللہ	610	محمد زوہیب	محمد اسلم	کراچی
611	سمیع اللہ	سبحان اللہ	مردان	612	عبدالصمد	عبدالغنی	کوئٹہ
613	محمد عاطف	محمد یعقوب	کراچی	614	عبدالفتاح	عبدالکریم	حیدرآباد
615	محمد سلیم	محمد عیسیٰ	عمرکوٹ	616	محمد اسماعیل	عبداللہ	قلعہ عبداللہ
617	حمیداللہ جان	عبدالواحد	شانگلہ	618	نعمان خان	فیض محمود	کوہاٹ
619	عبدالباسط	عبدالرشید	صوابی	620	عباداللہ	صبر محمد	بٹگرام
621	محمد جہانگیر	عامر حسین	کراچی	622	ذوالفقار احمد	مرزا خان	غزر
623	محمد عاقب	نیاز علی خان	سوات	624	محمد عظیم	محمد علی	کراچی
625	نادر	شیر زمان	کوئٹہ	626	سید محمد	باز محمد	کراچی
627	محمد حنیف	علی حسن	کراچی	628	محمد رمضان	غلام حسین	ٹنڈو محمد خان
629	کامران خان	حیدر زمان	کراچی	630	ظاہر شاہ	محمود خان	ٹنڈوالہ یار(خ)
631	محمد خالد	میر صمد خان	تورغر	632	سلیم زادہ	رحیم اللہ	کراچی
633	احمد زیب	شیرین فروش	شانگلہ	634	دانش افضل	محمد افضل	کراچی
635	اسلام الدین	زین العابدین	کراچی	636	عبدالودود	عبدالغنی	خضدار
637	سید عبدالخالق	محمد جمیل	کراچی	638	ذاکر اللہ	حبیب الرحمٰن	کراچی
639	محمد عبداللہ	سمیع اللہ	کراچی	640	حسان احسانی	احسان اللہ	کراچی
641	عبداللہ	الف زرخان	کراچی	642	محمد شہباز	غلام یٰسین	جھنگ(خ)
643	خلیل الرحمٰن	نور بخش	خضدار	644	محمد طاہر	محمد رضاء	خضدار
645	محمود علی	محمد علی	کراچی	646	علی محمد	علی اصغر خان	کراچی
647	محمد سلیم	محمد اقبال	کراچی	648	میر نواز	علی اظہر	بٹگرام
649	عنایت الرحمٰن	عزیز الرحمٰن	چترال	650	محمد علی	مختیار	سوات
651	حیات الرحمٰن	گل محمد خان	چترال	652	محمد حکیم	عمر غنی	کراچی
653	نثار احمد	حسین گل	سوات	654	محمد سلیم	محمد ممتاز خان	سوات

655	سمیع اللہ	فیض اللہ	حیدرآباد	656	علی مراد	محمد سلطان	عمرکوٹ
657	امیر معاویہ	عبدالرحمٰن	خیرپور میرس	658	سمیع اللہ	امیر گل	حیدرآباد
659	محمد علی	محمد کامل	حیدرآباد	660	عبدالرزاق	عبداللہ	سانگھڑ
661	حفیظ الرحمٰن	محمد اسماعیل	نصیرآباد	662	محمد الیاس انظر	محمد عباس انظر	بہاولنگر
663	نثار احمد	محمد عیسیٰ	بدین	664	محسن خان	شفیع عالم خان	حیدرآباد
665	محمد عمیر بیگ	اسلم پرویز	حیدرآباد	666	عبدالرزاق	غلام خان	جامشورو
667	مقصود احمد	حافظ محمد عثمان	میرپورخاص	668	شوکت علی	محبوب علی	حیدرآباد
669	حنظلہ انیس	حفظ الرحمٰن	میرپورخاص	670	عبدالوارث	سلطان	حیدرآباد(خ)
671	عارف حسین	بشیر احمد	سانگھڑ	672	محمد شیراز	روزی خان	حیدرآباد
673	فرید اللہ	نور احمد	حیدرآباد	674	عبدالواحد	عمر	میرپورخاص
675	محمد شاہد	شہاب الدین	حیدرآباد	676	عبدالجبار	آدم خان	عمرکوٹ
677	علی نواز	شیر خان	عمرکوٹ	678	عبدالرحمٰن	عبدالرزاق	عمرکوٹ
679	محمد شہزاد	محمد سلیم ملک	ٹیاری	680	عبدالشکور	حاجی گل محمد	خضدار
681	محمد عبداللہ	مقصود احمد	کراچی	682	محمد حذیفہ	عتیق الرحمٰن	کراچی
683	صدام حسین	غلام حسین	ٹوبہ ٹیک سنگھ	684	محمد رب نواز	غلام مصطفیٰ	بہاول پور
685	محمد ابوہریرہ	مولوی محمد ہاشم	بہاول پور	686	مجیب الرحمٰن	اللہ وسایا	ملتان
687	شفیق الرحمٰن	عبدالکریم	بہاول پور	688	سیف الرحمٰن	احمد شیر	چنیوٹ
689	مصور یعقوب	نذیر احمد	ملتان	690	محمد نصیر	خضر حیات	ڈی آئی خان(خ)
691	کفایت اللہ	اصل جان	وزیرستان(خ)	692	قمر ندیم	اللہ بخش	بھکر(خ)
693	محمد ندیم	عبدالرزاق	بھکر	694	محمد احسن	خورشید احمد	بھکر
695	شاہد اقبال	سلطان غنی	میانوالی	696	محمد شفاء اللہ	غلام حسین	بھکر
697	محمد زبیر	احمد سعید	بھکر	698	حبیب الرحمٰن	دلاور خان	لکی مروت
699	ساجد الرحمٰن	خوش ولی شاہ	چترال	700	محمد فیصل	ظہور احمد	چنیوٹ
701	محمد شہباز	لیاقت علی	ٹوبہ ٹیک سنگھ	702	محمد کاشف	اشتیاق احمد	ٹوبہ ٹیک سنگھ

703	محمد صہیب	شاہد رزاق	ٹوبہ ٹیک سنگھ	704	حسن یوسف	محمد یوسف	ٹوبہ ٹیک سنگھ
705	محمد عثمان	جہانزیب	مردان	706	محمد مقصود	منظور احمد	لیہ
707	محمد سہیل	قیصر عباس	لیہ	708	محمد اجمل	احمد بخش	لیہ
709	اسلام شاہ	ظفر علی شاہ	لکی مروت	710	حامد اقبال	محمد ثمین	صوابی
711	آفاق الزمان	رفیع الزامن	صوابی	712	محسن	ریاض الرحمٰن	صوابی
713	راشد منہاس	احسان	صوابی	714	امتیاز احمد	محمد ایاز	پشاور
715	عظمت علی	نثار احمد	پشاور	716	مظہر علی	علی اکبر	پشاور
717	گل سید	غنچہ گل	پشاور	718	محمد شاہ	گل شاہ	پشاور
719	محمد نعیم	محمد علی	ساہیوال	720	عبدالمجید	اللہ دتہ	ساہیوال
721	محمد نعمان	احمد علی	ساہیوال	722	ابوسفیان	محمد لیاقت	ساہیوال
723	محمد مسلم	عبدالغفور	گوادر(خ)	724	شمشیر علی	فضل رحیم	بونیر(خ)
725	عبدالرحیم	عمر سید	بونیر(خ)	726	افسر خان	محمد عظیم	بونیر(خ)
727	محمد مشتاق	محمد نصیر احمد	مظفرگڑھ	728	خلیل احمد	شبیر احمد	رحیم یارخان(خ)
729	فیصل خان	نظام خان	میانوالی	730	محمد آصف	مختیار احمد	مظفرگڑھ
731	یاسر حنیف	محمد حنیف	لاہور	732	محمد سرور	محمد الیاس	قصور
733	شاہ نواز	علی نواز	ٹنڈو محمد خان	734	زبیر الحق	خان بادشاہ	باجوڑ
735	محمد یوسف	عبدالجلیل	قلات	736	محمد زبیر	محمد اصغر	حیدرآباد
737	نذیر احمد	محمد علی	عمرکوٹ	738	محمد طاہر ربانی	محمد قاسم ربانی	حیدرآباد
739	محمد ذیشان	ریاست علی	قصور	740	محمد اکرام	محمد علی	قصور
741	محمد راشد	محمد رشید	قصور	742	محمد عمران	محمد نواز فاروقی	قصور
743	محمد عمران اکرم	محمد اکرم	قصور	744	روح الامین	عبدالمنان	کوہاٹ
745	محمد عثمان	خان میر	کوہاٹ	746	محمد ثاقب	محمد ہارون	مانسہرہ
747	ذیشان علی	محمد حنیف	لودھراں	748	قمرالدین	حافظ عبدالقادر	گھوٹکی
749	محمد حذیفہ	نصراللہ	مظفرگڑھ	750	عصمت اللہ	کلام الدین	ڈی آئی خان
751	سجاول علی	انعام اللہ خان	استور	752	طلحہ عمر	محمد حفاظ	اٹک

753	محمد مجاہد فرید	غلام فرید	مظفر گڑھ	754	محمد احمد قاری	محمد زوار حسین	وہاڑی
755	محمد اسعد مالک	شیر مالک	پشاور	756	محمد ندیم احمد	احمد بخش	پشاور
757	عبدالقیوم	شاہ خسرو	پشاور	758	صلاح الدین	تاج الدین	دیر لوئیر
759	ثمامہ افتخار	افتخار احمد	بہاول پور	760	محمد وقاص	حاجی عبدالحمید	لیہ
761	محمد ادریس	عبدالرشید	لیہ	762	عمر فاروق	حاجی نذیر احمد	لودھراں
763	انس احمد	مولانا محمد احمد	بہاول پور	764	محمد سعد	ریاض احمد	رحیم یار خان
765	تنویر احمد	گلزار حسین	خوشاب	766	زبیر احمد	حافظ امیر	بھکر
767	محمد رضوان	محمد صابر	بہاول پور	768	محمد شہزاد	خادم حسین	ملتان
769	محمد سلیم	محمد صدیق	ملتان	770	محمد مجاہد	محمد اسلم	ملتان
771	منیر احمد	زاہد اللہ	ڈی جی خان	772	محمد عابد	عبدالمجید	ڈی جی خان
773	محمد رفیق	قادر بخش	ڈی جی خان	774	محمد ابوبکر	حبیب الرحمٰن	مظفر گڑھ
775	محمد نعمان	زبیر احمد	گھوٹکی	776	محمد طاہر	محبت خان	گھوٹکی
777	غلام مرتضیٰ	غلام الرسول	سکھر	778	قادر بخش	حاجی جعفر	سکھر
779	محمد ایوب طاہر	غلام قادر	سکھر	780	مجیب الرحمٰن	عبدالواحد	سکھر
781	محمد خبیب جامی	محمد عثمان علی	سرگودھا	782	شبیر عباس	احمد شیر	جھنگ
783	محمد امین	محمد اقبال	چنیوٹ	784	امجد علی	محمد رب نواز	جھنگ
785	محمد سعید	محمد شریف	جھنگ	786	ذیشان سلیم	محمد سلیم راہی	رحیم یار خان
787	ضیاء الرحمٰن	مطیع الرحمٰن	رحیم یار خان	788	محمد زاہد عثمانی	محمد رمضان	رحیم یار خان
789	محمد شعیب	محمد ناصر	چنیوٹ	790	وقار اللہ	فدا حسین	پشاور
791	عامر جاوید	مرزا خان	سرگودھا	792	مسعود اظہر	عبدالقادر	بہاول پور
793	شاہد محمود	محمد ابراہیم	گوجرانوالہ	794	سیف اللہ	عبدالقدیر	کوئٹہ
795	شمس الاسلام	اکا جان	بٹگرام	796	سلیم اللہ	عبداللطیف	کوئٹہ
797	تصور عباس	سلطان خان	جھنگ	798	سلمان احمد	مقبول احمد	رحیم یار خان
799	محمد ذیشان	محمد ارشد علی	وہاڑی	800	امداد اللہ عمر	نور احمد	فیصل آباد
801	حامد محمود	عبیدالرحمٰن	اوکاڑہ(خ)	802	محمد الطاف	محمد حنیف	اوکاڑہ(خ)

803	محمد نعمان	ضیاءالاسلام	اوکاڑہ(خ)	804	سیف اللہ	امان خان	کراچی
805	سمیع اللہ	گل حسن	ڈی آئی خان	806	عبدالرحیم	شیر محمد	چنیوٹ
807	عتیق الرحمٰن	غلام مرتضیٰ	بہاولنگر	808	جہانگیر خان	اخلاق حسین	مردان
809	احمد الرحمٰن	عبدالصمد	کراچی	810	عبدالغفار	عبدالرشید	ڈی جی خان
811	محمد توقیر	محمد طاہر	ڈی جی خان	812	محمد عمران کبیر	کبیر	چنیوٹ
813	محمد آصف	ریاض احمد	سرگودھا	814	محمد ساجد	عبدالشکور	کراچی
815	سیف اللہ	محمد نواز	کراچی	816	امید علی	علی حسن	کشمور
817	محمد عمر	محمد جلیل	سکھر	818	محمد یعقوب	محمد اکرم	بہاول پور
819	محمد جاوید	اللہ دتہ	بہاول پور	820	سیف الکبیر	محمد اسحٰق	کراچی
821	محمد مدثر عمر	ملک عمر حیات	چنیوٹ	822	صادق حسین	ملک اللہ ڈیوایا	ملتان
823	محمد بلال	صنوبر خان	بٹگرام(خ)	824	فرید احمد خان	محمد کریم خان	چترال
825	آفاق مختار	مختار علی	شیخوپورہ	826	اورنگزیب	محمد افضل	شیخوپورہ
827	محمد عابد	سونے خاں	لودھراں	828	محمد شاہد	یار محمد	لودھراں
829	مبارک شاہ	عبدالکریم	کراچی	830	محمد ہمایوں	محمد عارف	اوکاڑہ
831	راشد خان	امیر رحیم	صوابی	832	زرولی شاہ	گل ریحان	صوابی
833	عبدالقادر	عبدالرشید	اوکاڑہ	834	یوسف علی	سید بہادر	صوابی
835	محمد زبیر	محمد اصغر	قصور(خ)	836	سلیم خان	زرین محمود	صوابی
837	خالد رحمٰن	فیض الرحمٰن	بونیر	838	نورالامین	جمشید خان	نوشہرہ
839	خلیل احمد نواز	سید نواز	صوابی	840	عبداللہ یوسف	محمد یوسف	کراچی
841	مبارک علی	احسان احمد	جھنگ	842	محمد ادریس	احسان اللہ	بنوں(خ)
843	عبدالقیوم	نواز خان	بنوں(خ)	844	سید اسید شاہ	ولی محمد	بٹگرام
845	محمد نعیم	نور شاہ	رحیم یار خان	846	صابر حسین	لدھا خان	ڈی جی خان
847	محمد نعمان	عبدالرحمٰن	ڈی جی خان	848	حبیب اللہ	عبدالکریم	پشاور
849	عبدالسلام	محمد فاروق	ٹوبہ ٹیک سنگھ	850	ذیشان احمد	صادق حسین	ٹوبہ ٹیک سنگھ

(ماہنامہ لولاک ملتان اگست ۲۰۱۶ء ص۴۲ تا ۵۶)

چناب نگر میں دورۂ حدیث کا اجراء

پاکستان بننے سے لے کر ۱۹۷۴ء تک چناب نگر میں کسی مسلمان کو داخل ہونے کی قادیانی اجازت نہ دیتے تھے۔ ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو جب پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ تب اس کے ساتھ ہی سانحہ ربوہ (چناب نگر) کی تحقیقات کے لئے جناب کے.ایم صمدانی ہائیکورٹ کے جج پر مشتمل عدالتی کمیشن نے سفارش کی کہ چناب نگر کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔ چنانچہ پچاس ایکڑ رقبہ پر مشتمل مسلم کالونی چناب نگر میں ہاؤسنگ سکیم کے تحت منظور ہوئی۔ اس میں ۹؍کنال کا پلاٹ مسجد ومدرسہ کے لئے رکھا گیا جو مجلس تحفظ ختم نبوت کو الاٹ ہوا۔

تب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوری تھے۔ آپ کے حکم پر مولانا خواجہ خان محمد، مولانا محمد حیات، مولانا محمد شریف جالندھری، مولانا تاج محمود، مولانا عبدالرحمٰن میانوی نے جہاں ۱۹۷۵ء میں ریلوے اسٹیشن پر جامع مسجد محمدیہ تعمیر کی۔ وہاں مسلم کالونی میں ۱۹۷۶ء میں مسجد ومدرسہ ختم نبوت کی بنیاد بھی رکھی۔ تب ان اکابر کے ساتھ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا خدا بخش مرحوم، مولانا سید ممتاز الحسن گیلانی مرحوم، مولانا عبدالرزاق رحیمی حال برطانیہ، شیخ منظور احمد مرحوم چنیوٹی اور ان سب کا کفش بردار فقیر راقم اللہ وسایا شریک عمل تھے۔ مدرسہ عربیہ ختم نبوت میں قاری منیر احمد صاحب مدرس مقرر ہوئے۔ حفظ وناظرہ، قرآن مجید کی کلاس جاری ہوئی۔ بعد میں قاری عبدالرحمٰن (حال جھنگ) مدرس کے طور پر آئے۔ قاری عبدالواحد امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منڈی بہاؤالدین بھی مدرس کے طور پر تشریف لائے۔ مختلف اساتذہ تشریف لاتے رہے۔ تعداد کبھی کم، کبھی زیادہ رہی۔ کام چلتا رہا۔ ایک دفعہ کچھ عرصہ کے لئے مولانا عبدالرحمٰن ظفر فیصل آباد والوں کی سربراہی میں درجہ کتب کا بھی اجراء کیا گیا۔

قادیانی کفر کا سحر اور نحوست کو توڑتے توڑتے تیس اکتیس برس بیت گئے مگر درجہ کتب کا مستقل اجراء نہ ہوسکا۔ آج سے تقریباً دس سال قبل اللہ رب العزت کے فضل وکرم کے بھروسہ پر عالمی مجلس کی مرکزی مجلس شوریٰ نے مولانا محمد اکرم طوفانی کی تجویز پر منظوری دی۔ مولانا خواجہ خان محمد کی دعاؤں سے درجہ کتب کا آغاز ہوا۔ تب لاہور کے جامعہ قاسمیہ سے مولانا سجاد الٰہی تونسوی تدریس کے لئے تشریف لائے۔ پہلے سال دو درجے جاری کئے۔ ایک دو سال بعد مولانا سجاد الٰہی صاحب تو لاہور واپس تشریف لے گئے۔ ان کی جگہ صدر مدرس کے طور پر مولانا غلام رسول دین پوری تشریف لائے۔ ہر سال ایک ایک درجہ بڑھاتے گئے۔ ایک دو سال درجہ نہ بڑھایا کہ پیچھے کی کلاسیں مزید بھرپور ہوجائیں۔ ۱۴۳۶ھ میں مشکوٰۃ شریف کے درجہ تک پہنچے۔ مقدر دیکھئے اور قدرت کے کرم پر قربان جائیں کہ مشکوٰۃ شریف کے پہلے سال کے آخر میں مشکوٰۃ شریف کی اختتامی تقریب کے موقع پر شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی کے صاحبزادہ مولانا طلحہ کاندھلوی صاحب مدظلہ تشریف لائے۔ زہے نصیب!

امسال ۱۴۳۷ھ میں مشکوٰۃ شریف کے ختم پر مولانا قاضی عبدالرشید اور مولانا صاحبزادہ عزیز الرحمٰن رحیمی تشریف لائے۔ اب مولانا غلام رسول دین پوری کی سربراہی میں درجہ کتب کے اساتذہ کی بھرپور جماعت تدریس کے فرائض سرانجام دے رہی ہے۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی مدرسہ کے نظم ونسق کی نگرانی فرماتے ہیں۔ مولانا غلام مصطفیٰ مدرسہ کے بیرونی معاملات اور خطابت کے نظم کو سنبھالے ہوئے ہیں۔ چھ حفظ وگردان کی کلاسیں ہیں۔ بنات کے لئے حفظ وناظرہ کا شعبہ علیحدہ ہے۔ گزشتہ سے پیوستہ سال سے یک سالہ تخصص کی کلاس کا اجراء ہوا جو ترقی پذیر ہے۔ اس کا نظم مولانا رضوان عزیز کے ذمہ ہے۔ الحمدللہ! ۱۴۱۶ھ سے سالانہ ختم نبوت ریفریشر کورس مدرسہ عربیہ ختم

نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں شعبان کے مہینہ میں منعقد ہوتا ہے۔ مولانا قاضی احسان احمد، مولانا مفتی راشد مدنی، مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی ایسے حضرات جنہوں نے اس کورس میں پڑھا تھا۔ آج وہ یہ کورس کامیابی وکامرانی سے پڑھا رہے ہیں۔ اس وقت تک چار ہزار سے زائد علماء نے کورس کیا ہے۔

کہتے ہیں کہ ایک بادشاہ کا کہیں سے گزر ہوا۔ دیکھا کہ ایک بوڑھا ضعیف آدمی کھجور کا پودا لگا رہا ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ بزرگو! آپ تو گور کنارے ہیں، اس پودے کے پھل دینے سے قبل آپ نے راہی عدم آباد ہو جانا ہے تو پودا لگانے کا فائدہ؟ اس بزرگ نے جواب دیا: بادشاہ سلامت! میرے بڑوں نے پودے لگائے میں نے ان کا پھل کھایا، میں پودا لگا رہا ہوں، میرے بعد والے اس کا پھل کھائیں گے۔ بادشاہ نے خوش ہوکر انعام دیا۔ بزرگ نے کہا کہ لوگوں کے پودے سالوں بعد پھل دیں گے میں نے ادھر پودا لگایا، ادھر پھل مل گیا۔ بادشاہ نے خوش ہوکر مزید انعام دیا۔ بزرگ نے کہا کہ لوگوں کے پودے سال میں ایک بار پھل دیتے ہیں میرے پودے نے دوبار پھل دیا ہے۔ بادشاہ نے خوش ہوکر تیسری بار انعام دیا۔ اس واقعہ سے صرف اتنا استدلال مقصود ہے کہ مقدر والوں کو یہ موقعہ ملتا ہے کہ اپنے ہاتھوں لگائے پودوں کا پھل اترتا اپنی انکھوں سے دیکھ سکیں۔

قارئین کرام! توجہ فرمایئے سوچئے اور بار بار سوچئے آج سے چالیس سال قبل جب آپ کے اکابر نے مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کا آغاز کیا۔ تصور بھی نہ تھا کہ یہاں دورۂ حدیث شریف کا آغاز ہوگا۔ ایک بار پھر سوچئے کہ مدرسہ ختم نبوت چناب نگر میں (۱) حفظ وگردان کی چھ کلاسیں۔ (۲) بنات کا حفظ وناظرہ کا شعبہ۔ (۳) شعبہ تخصص۔ (۴) بنین کے شعبہ میں مشکوٰۃ شریف تک کی تعلیم۔ (۵) مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر وفاق المدارس کی طرف سے گزشتہ کئی سالوں سے شعبہ کتب کا امتحانی سنٹر ہے۔ (۶) مدرسہ سے ملحقہ عظیم الشان دو لائبریریاں۔ (الف) تدریسی کتب کی لائبریری، (ب) جنرل لائبریری، دونوں میں بیس ہزار کے لگ بھگ کتب مختلف موضوعات پر موجود ہوں گی۔ (۷) اوراب اس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے اجلاس ۱۴۳۵ھ کے فیصلہ کے مطابق ۱۴۳۷ھ شوال میں تعلیمی نئے سال کے آغاز پر دورۂ حدیث شریف کا اجراء، درجہ مشکوٰۃ، دورۂ حدیث شریف اور تخصص کے شرکاء کے لئے کمپیوٹر کی تعلیم لازمی۔ تخصص کے شرکاء کے لئے پندرہ صد اور دورۂ حدیث کے شرکاء کے لئے ایک ہزار روپیہ ماہانہ وظیفہ۔ یاد رہے کہ امسال پورے ضلع چنیوٹ کے مدارس سے مدرسہ عربیہ ختم نبوت کے طلباء کی تعداد وفاق کے امتحان میں زیادہ تھی۔

یہ سب اللہ رب العزت کا کرم ہے۔ پودا لگانے والے مولانا سید محمد یوسف بنوری، مولانا خواجہ خان محمد، مولانا محمد حیات، مولانا تاج محمود، مولانا محمد شریف جالندھری ان حضرات کے اخلاص کا صدقہ ہے کہ اس وقت درجہ کتب، درجہ حفظ وگردان وناظرہ اور درجہ تخصص کے رہائشی طلباء کی تعداد ساڑھے چار صد کے قریب رہی۔ پورا سال ہر ماہ تحریری خواندہ کتب کا جائزہ ہوتا رہا۔ پورا سال شرکاء لائبریری سے فائدہ اٹھاتے رہے۔ پورا سال جمعرات کی شام تقریر میں مہارت کے لئے مقابلے ہوتے رہے اوراب دورۂ حدیث شریف ہوگا۔ زہے نصیب!

ملک بھر کے مبلغین حضرات سے اس تحریر کے ذریعہ درخواست ہے کہ وہ کم ازکم ایک ایک طالب علم درجہ کتب کے لئے اپنے اپنے حلقہ سے روانہ کریں۔ جماعتی رفقاء سے استدعا ہے کہ وہ مدرسہ کی کامیابی کے لئے جہاں دعاء فرمائیں وہاں وہ بھی اپنے متعلقین کو مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر میں پڑھنے کے لئے بھجوائیں۔ اس سے کہیں زیادہ یہ کہ دعاء بھی فرمائیں کہ حق تعالیٰ اس مدرسہ کو باقی مدارس کی طرح مزید ترقیوں سے سرفراز فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ برکت اور اخلاص کی دولت سے مالا مال فرمائیں۔ نظر بد، فتنہ وفساد اور سماوی وارضی حادثات سے محفوظ فرمائیں۔

(ماہنامہ لولاک ملتان جولائی ۲۰۱۶ء ص۳ تا ۵)

رپورٹ سہ ماہی اجلاس مبلغین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا اجلاس دفتر مرکزیہ ملتان میں ۱۳، ۱۴؍جولائی ۲۰۱۶ء کو منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری دامت برکاتہم نے کی۔

اجلاس میں مولانا محمد لقمان علی پوری، قاری خادم حسین (ملتان)، حافظ محمد الیاس قادری (ناظم دفتر گوجرانوالہ)، حافظ محمد طارق (گوجرانوالہ)، مولانا سید بشیر حسین شاہ (بہاولنگر)، قاری محمد اجمل (صدر مدرس احیاء العلوم مظفرگڑھ)، شاہد جاوید خوشنویس (اوکاڑہ)، والدہ محترمہ قاضی محمد ابراہیم ثاقب الحسنی (اٹک)، والدہ محترمہ مولانا محمد اشرف مجددی (گوجرانوالہ)، مولانا عبدالغفور (کچا کھوہ)، حاجی فضل محمد (فیصل آباد) کی وفات پر قلبی رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی۔ نیز ان کی مغفرت، پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعاء کی گئی۔

اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کے عظیم الشان تاریخ ساز فیصلہ کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے یکم ستمبر سے ۱۰؍ستمبر ۲۰۱۶ء تک ختم نبوت کانفرنسیں، اجتماعات، سیمینار منعقد کئے جائیں گے۔ مظفرگڑھ، شورکوٹ، جھنگ، فیصل آباد، منڈی بہاؤالدین، میاں چنوں، لاہور اور دیگر کئی ایک مقامات پر ختم نبوت کورسز منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

اجلاس میں تمام مبلغین کو ہدایت کی گئی کہ ممبر سازی کی تکمیل کے بعد جماعتوں اور مرکزی مجلس عمومی کے ممبران کی تشکیل کا مرحلہ عیدالاضحیٰ سے پہلے پہلے مکمل کیا جائے۔ اجلاس میں آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس منعقدہ ۲۷، ۲۸؍اکتوبر ۲۰۱۶ء کے انتظامات کے لئے کئی ایک کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ کی سرکردگی میں مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی گئی جو تمام مسالک اور مکاتب فکر کے علماء کرام اور مشائخ عظام سے رابطہ قائم کرے گی۔

کانفرنس کی تشہیر کے لئے اشتہارات، پینافلیکس، اسٹیکرز کی اشاعت کے لئے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور ان رفقاء پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی گئی۔ تمام رفقاء نے عہد کیا کہ زندگی کے آخری سانس تک عقیدہ ختم نبوت اور قادیانیت کے تعاقب کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا۔

دو درجن سے زائد مبلغین ملتان کی اہم مساجد میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر خطاب جمعہ ارشاد فرماتے رہے۔ آئندہ سہ ماہی کے لئے چمنستان نبوت کے گلہائے رنگارنگ جلد اوّل متعین کی گئی۔

آئندہ سہ ماہی اجلاس ۲۰، ۲۱؍ذوالحجہ مطابق ۲۳، ۲۴؍ستمبر ۲۰۱۶ء بروز جمعہ، ہفتہ کو دفتر مرکزیہ ملتان میں منعقد ہوگا۔

(ماہنامہ لولاک ملتان ستمبر ۲۰۱۶ء ص۵۴، ۵۵)

ختم نبوت کورس شورکوٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد اقصیٰ شورکوٹ سٹی میں ۱۵، ۱۶، ۱۷؍جولائی ۲۰۱۶ء کو مغرب سے عشاء تک ختم نبوت کورس منعقد ہوا جس کی صدارت جامعہ عثمانیہ کے مہتمم مولانا محمد زاہد نے کی۔ جب کہ منتظمین میں مولانا مفتی خالد عمر، رانا محمد اشفاق سرفہرست رہے۔ ۱۵؍جولائی کو مولانا قاضی احسان احمد مبلغ مجلس کراچی نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر لیکچر دیا۔ ۱۶؍جولائی کو مولانا غلام حسین نے امام مہدی علیہ الرضوان کی علامات پر بیان کیا اور مرزا قادیانی کے دعویٰ مہدویت کا رد کیا۔ مولانا عبدالرشید سیال مبلغ مجلس فیصل آباد نے مرزا قادیانی کے دعاوی کا ابطال کیا۔ ۱۷؍جولائی کو مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے حیات اور رفع ونزول مسیح علیہ السلام

ازقرآن وحدیث پر بیان کیا اور مرزا قادیانی کے دعویٰ مسیحیت کا رد کیا۔کورس میں ایک سو کے قریب حضرات نے شرکت کی۔

(ماہنامہ لولاک ملتان اکتوبر ۲۰۱۶ء ص۲۴)

مولانا محمد اسحاق ساقی کا خطبہ جمعہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاول پور کے مبلغ مولانا محمد اسحاق ساقی جامعہ دارالہدیٰ پرمٹ علی پور میں ۲۹؍جولائی ۲۰۱۶ء کے جمعۃ المبارک کا خطبہ دیا۔مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جامعہ خلفائے راشدین اچشریف میں جمعۃ المبارک کا خطبہ دیا۔مولانا شجاع آبادی نے بعد نماز مغرب مدرسہ مصباح العلوم شہرسلطان، بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد اور اگلے دن صبح کی نماز کے بعد جامع مسجد تقویٰ المعروف درکھاناں والی میں درس دیا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان اکتوبر ۲۰۱۶ء ص۲۴)

ختم نبوت کورس ٹوبہ ٹیک سنگھ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ کے زیر اہتمام چوتھا سالانہ ختم نبوت پروگرام ۲۶؍جولائی بروز منگل تا ۳۱ جولائی ۲۰۱۶ء بروز اتوار بمقام جامعہ رحمت للعالمین ٹوبہ گوجرہ روڈ ۸۴ پھاٹک برائے طلباء کرام اور چک نمبر ۲۸۵ ج،ب بلال مسجد میں برائے خواتین منعقد ہوا۔جس میں ۵۹ طلباء کرام اور ۳۸ طالبات وخواتین نے شرکت کی۔شرکائے کورس کو شعور ختم نبوت وفتنہ مرزائیت (سوالاً جواباً) پڑھایا گیا اور عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت، حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام وامام مہدی علیہ الرضوان، فتنہ دجال، کردار آنجہانی مرزا قادیانی اور مقدمہ مرزائیہ بہاول پور، تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء سبقاً پڑھائی گئی۔شرکائے کورس سے اختتام پر ایک معروضی پرچہ لیا گیا جس میں اوّل، دوم، سوم کے علاوہ دس پوزیشنیں رکھی گئیں۔مختلف چکوک سے طلباء کرام وطالبات نے کورس میں شرکت کی۔اول ایک پوزیشن، دوم دو پوزیشن، سوم ایک پوزیشن آئیں۔اوّل، دوم، سوم آنے والوں کو کتابوں کے سیٹ اور کپڑوں کے سوٹ انعام دیئے گئے۔

اختتامی تقریب ۳۱؍جولائی بروز اتوار بعد نماز ظہر ہوئی جس میں تلاوت قاری غلام مصطفیٰ،نعت عثمان لطیف نے اور خطاب مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالقدوس گجر نے فرمایا۔دو طلباء کرام کی آمین بھی ہوئی اور مولانا اللہ وسایا کے دست مبارک سے دستار بندی کرائی گئی۔مقامی علمائے کرام میں مولانا سعد اللہ لدھیانوی، سید سرفراز الحسن شاہ، مولانا مصدق عباس، مولانا اسعد مدنی، مولانا سفیان، قاری حیدر علی، محترم زاہد اقبال، محترم عثمان ودیگر معزز علمائے کرام ومہمان گرامی نے شرکائے کورس کو انعامات سے نوازا۔کورس کے منتظم محترم قاری عبداللطیف مدیر جامعہ رحمت للعالمین تھے اور تدریس کے فرائض ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب نے سرانجام دیئے۔

(ماہنامہ لولاک ملتان اکتوبر ۲۰۱۶ء ص۵۵)

سہ روزہ ختم نبوت کورس علی پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل علی پور کے زیر اہتمام ۵، ۶، ۷؍اگست ۲۰۱۶ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار بعد نماز مغرب تا عشاء بمقام جامع مسجد مکی محلہ فاروقیہ علی پور میں تین روزہ ختم نبوت کورس کا اہتمام کیا گیا۔کورس کی تیاری میں ضلعی مبلغ مولانا قاضی عبدالخالق، مولانا قاری عبدالجبار قاسمی، مولانا محمد اجود حقانی، مولانا منیر احمد نعمانی ودیگر مقامی علماء کرام نے محنت کی۔کورس میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی علیہ الرضوان کے عنوانات پر سبق پڑھائے۔ان تین دنوں میں علی پور شہر اور اس کے گردونواح کے علاقوں میں درس اور ملاقاتیں ہوئیں۔مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ۵؍اگست بروز جمعہ پہنچے اور جمعۃ المبارک کا خطبہ جامع مسجد

فاروقیہ جتوئی شہر میں ارشاد فرمایا۔ پھر نماز مغرب تا عشاء کورس کا سبق پڑھایا اور رات کا قیام مولانا منیر احمد نعمانی کے مدرسہ تحفیظ القرآن میں ہوا۔ ۶؍اگست بروز ہفتہ صبح کا درس مدرسہ تحفیظ القرآن بعد نماز ظہر جامع مسجد اقصیٰ مڑھی والہ پروگرام ہوا اور بعد نماز عصر مدرسہ جامعہ عبداللہ ابن عباس بستی پیارے والی میں مولانا کا بیان ہوا۔ پھر مغرب تا عشاء کورس کا سبق ہوا۔ بعد نماز عشاء میر والہ کی جامع مسجد میں بیان ہوا۔ رات کا قیام میر والہ میں ہوا۔ ۷؍اگست بروز اتوار صبح کا درس میر والہ کی جامع مسجد میں ہوا۔ پھر بعد نماز ظہر جامع مسجد شاہی سیت پور میں درس ہوا اور بعد نماز عصر جامع مسجد بیت المکرّم مولانا محمد لقمان صاحب والی میں درس ہوا اور بعد نماز مغرب تا عشاء کورس کا سبق ہوا۔ پھر رات کا قیام مولانا منیر احمد نعمانی کے مدرسہ میں ہوا اور ۸؍اگست بروز اتوار صبح کا درس جامع مسجد تقویٰ علی پور میں ہوا۔ کورس میں روزانہ پورے شہر علی پور تمام ائمہ اور خطباء کرام کے علاوہ کثیر تعداد میں عوام الناس شرکت کرتی رہی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان اکتوبر، نومبر ۲۰۱۶ء ص ۴۷)

مولانا اللہ وسایا کا ایک روزہ دورہ گوجرانوالہ

مولانا اللہ وسایا کا ۱۱؍اگست ۲۰۱۶ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب مرکزی مسجد سیٹلائٹ ٹاؤن میں درس قرآن ہوا۔ عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت وقادیانی سازشوں سے عوام الناس کو آگاہ کیا۔ بعد ازاں جناب صاجزادہ خلیل احمد تشریف لائے تو حضرت نے بیعت اور دعاء کرائی۔ میزبان مولانا داؤد احمد، قاری محمود الرشید تھے۔

بعد نماز عشاء جامع مسجد ابوایوب انصاری کنگنی والہ میں مولانا اللہ وسایا نے ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی اور تاریخی خطاب ختم نبوت کے حوالے سے فرمایا۔ بعد ازاں جناب صاجزادہ خلیل احمد تشریف لائے اور دعاء کرائی۔ مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا مفتی غلام نبی، مولانا محمد یوسف، مولانا فرقان، مولانا قاسم اور مولانا محمد عارف کے بیانات ہوئے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان اکتوبر، نومبر ۲۰۱۶ء ص ۵۶)

ختم نبوت کانفرنس کنری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۱؍اگست ۲۰۱۶ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء بخاری چوک میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ قاری عبدالمجید نے تلاوت کلام پاک سے آغاز فرمایا۔ مولانا قاری کامران، مولانا محمد علی صدیقی اور مولانا مفتی محمد راشد مدنی کا ہوا۔ مفتی صاحب نے مدلل گفتگو فرمائی۔ آخری بیان مولانا صبغت اللہ جوگی کا ہوا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان اکتوبر، نومبر ۲۰۱۶ء ص ۴۲)

۳۱ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت زیر اہتمام ۳۱ رویں سالانہ کانفرنس ۱۴؍اگست ۲۰۱۶ء بروز اتوار کو سینٹرل مسجد برمنگھم میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی دو نشستیں منعقد ہوئیں۔ پہلی نشست کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب نے کی۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت قاری فخر الزمان نے حاصل کی۔ پہلی نشست سے صاجزادہ خواجہ عزیز احمد، چیئرمین اقراء روضۃ الاطفال کراچی مولانا مفتی خالد محمود، امیر ختم نبوت برطانیہ حافظ محمد نگین، مولانا مفتی محمود الحسن لندن، مفتی محمد اسلم امیر جمعیت علماء برطانیہ، مولانا محمد ابراہیم بریڈفورڈ اور مولانا خلیل الرحمٰن نے بیانات کئے۔

دوسری نشست کی صدارت صاجزادہ خواجہ عزیز احمد نے فرمائی۔ تلاوت کی سعادت مولانا محمد افضال جب کہ ہدیہ نعت کی سعادت سید ابرار حسین شاہ ڈربی نے حاصل کی۔ دوسری نشست سے پیر حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی، مولانا عبدالرشید ربانی باٹلے، مولانا عبدالغفور حیدری ڈپٹی چیئرمین سینٹ آف پاکستان، مولانا عطاء الرحمٰن سینٹر پاکستان، حاجی عبدالحمید بلجیم، مولانا محمد اسماعیل رشیدی، مفتی

سعید الرحمٰن بریڈفورڈ، حافظ محمد اقبال، مفتی سیف الرحمٰن بریڈفورڈ نے بیانات کئے۔ ان کے علاوہ کانفرنس میں صاحبزادہ سعید احمد، مولانا محمد بلال، مفتی سہیل احمد، مولانا ممتاز الحق، مولانا سہیل یعقوب باوا، مولانا علی بھائی، مفتی طارق علی شاہ، مولانا ابراہیم، بابائے برمنگھم مولانا خورشید احمد، مولانا امداد اللہ قاسمی، مولانا محمد سلیم، مولانا اکرام اللہ، قاری ممتاز، مولانا اسلم زاہد، پیر حافظ انور، مفتی عبدالقادر، مولانا عبدالباری، حافظ اسامہ رحمانی، معاویہ انور، سفیان انور، نعمان مصطفیٰ و دیگر علماء کرام اور ہزاروں عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ شریک ہوئے۔ اس طرح یہ عظیم الشان کانفرنس مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم کی پُرسوز دعاء پر اختتام پذیر ہوئی۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۲۴ تا ۳۱؍ اگست ۲۰۱۶ء ص ۱۴ تا ۱۸)

یوم تحفظ ختم نبوت پروگرامز کراچی

۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر قادیانیوں اور لاہوری مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اس عظیم فتح مبین کی مناسبت سے ملک کے دیگر شہروں اور قصبوں کی طرح کراچی کی سطح پر بھی ''یوم تحفظ ختم نبوت'' منایا گیا۔ ۷؍ستمبر کو مرکزی دفتر ختم نبوت پرانی نمائش میں عظیم الشان کانفرنس منعقد کی گئی، جس میں کراچی کے جید علماء و مشائخ شریک ہوئے۔ اس کی تیاری کے لئے شہر کی مختلف مساجد میں پروگرامز ترتیب دیئے گئے، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

پہلا پروگرام: ۱۶؍اگست ۲۰۱۶ء بروز منگل بعد نماز مغرب کھتری مسجد ٹھٹھہ بس اسٹاپ لیمارکیٹ لیاری ٹاؤن میں پروگرام کا اہتمام کیا گیا، جس کے مہمان خصوصی مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا قاضی احسان احمد تھے۔ پروگرام کا آغاز مفتی محمد تقی کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ حافظ حبیب اللہ ارمانی نے ہدیہ نعت وختم نبوت پر نظم پیش کی۔ مولانا نے اپنے بیان میں کہا کہ الحمدللہ! ہمارے اکابر علماء کرام نے دین اسلام کے لئے جو خدمات سرانجام دی ہیں وہ سنہرے حروف میں لکھنے کے قابل ہیں۔

دوسرا پروگرام: ۲۱؍اگست ۲۰۱۶ء بروز اتوار بعد نماز مغرب سندھ سیکریٹریٹ مدینہ مسجد میں پروگرام رکھا گیا اور عوام الناس کو ۷؍ستمبر کو ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا عبدالحئی مطمئن کا بیان ہوا۔

تیسرا پروگرام: ۲۵؍اگست بروز جمعرات بعد نماز مغرب جامع مسجد عائشہ صدیقہ بن قاسم ٹاؤن میں ختم نبوت پروگرام انعقاد پذیر ہوا۔ مولانا عبدالحئی مطمئن نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ الحمدللہ! پورا سال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پورے پاکستان میں وقتاً فوقتاً ختم نبوت پروگرام کا انعقاد اس لئے کراتی ہے کہ امت مسلمہ کے ہر ایک شخص کے ایمان کی حفاظت کی جاسکے۔

چوتھا پروگرام: ۲۶؍اگست حلقہ پٹیل پاڑہ دربن بازار سنہری مسجد میں بروز جمعہ بعد نماز عشاء تحفظ ختم نبوت پروگرام منعقد کیا گیا، جس میں مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحئی مطمئن اور مولانا سیّد عتیق الحسن الحسینی جامعہ بنوری ٹاؤن کے استاذ و نائب امام وخطیب کے بیانات ہوئے۔

پانچواں پروگرام: ۲۷؍اگست بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد دکھنی پاکستان چوک میں پروگرام ترتیب دیا گیا۔ جس کے مہمان خصوصی پیر طریقت مولانا محمد نعمان ارمان مدنی تھے اور خصوصی خطاب مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے کیا۔ پروگرام کا آغاز مولانا قاری عامر شفیق کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا اور ہدیہ نعت حافظ حبیب اللہ ارمان نے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

چھٹا پروگرام: ۲۸؍اگست بروز اتوار بعد نماز عشاء صدر ٹاؤن کا پروگرام سنہری مسجد برنس روڈ میں کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز حافظ قاری مدنی کی تلاوت اور حافظ حبیب اللہ ارمانی کی نعت سے ہوا۔ مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحئی مطمئن نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ

۷ر ستمبر کے دن مسلمانوں کو اللہ رب العزت نے عظیم فتح نصیب فرمائی اور آج دشمن ختم نبوت بھیگی بلی کی طرح چھپا ہوا ہے، ایک وقت آئے گا کہ ان شاء اللہ! ان تمام ملعونوں کا نام ونشان مٹ جائے گا۔

سا تواں پروگرام: ۲۹ر اگست بروز پیر بعد نماز عشاء جامع مسجد مدینہ گودھرا میں ختم نبوت پروگرام ۷ر ستمبر کے حوالے سے رکھا گیا۔ مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کے لئے پوری قوم نے بھرپور محنت کی۔ پروگرام میں مولانا سلمان، مولانا زبیر اور دیگر کئی علماء کرام نے شرکت فرمائی۔

آٹھواں پروگرام: ۳۰ر اگست بروز منگل بعد نماز عشاء جامع مسجد دارالسلام لیاقت آباد گوشت مارکیٹ میں مبلغ ختم نبوت مولانا محمد قاسم نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس عقیدہ پر پورے اسلام کی بنیاد ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کی اولین ترجیح ہونا چاہئے۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶ تا ۳۰ر ستمبر ۲۰۱۶ء ص ۲۱ تا ۲۶)

ختم نبوت کانفرنس ایبٹ آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایبٹ آباد کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۲۱ر اگست ۲۰۱۶ء بروز اتوار کو منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے قبل کئی دن تک مختلف مساجد میں مختلف علماء کرام کے بیانات ہوتے رہے جن میں مفتی عبدالواجد، مفتی خالد، مولانا احتشام، مولانا محمد صدیق اور مفتی زین العابدین شاہ شامل ہیں۔

۱۸ر اگست بروز جمعرات کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی مبلغین قاضی احسان احمد کراچی، مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان سے ایبٹ آباد تشریف لائے۔ اسی شب قاضی احسان احمد نے داتہ اور مفتی محمد راشد مدنی نے سرسید کالونی میں عوام الناس سے خطاب فرمایا۔

۱۹ر اگست کو قاضی احسان احمد نے دھمتوڑ جب کہ مفتی محمد راشد مدنی نے قلندر آباد میں جمعۃ المبارک کے اجتماعات سے خطبات فرمائے۔ بعد نماز مغرب قاضی احسان نے ملک پورہ اور مفتی محمد راشد مدنی نے حویلیاں کی عوام سے خطاب کیا۔

۲۰ر اگست بروز ہفتہ کو قاضی احسان کا جامعہ ابوبکر حویلیاں میں جب کہ مفتی راشد کا جامعہ ابوحنیفہ حویلیاں میں خطاب ہوا۔ اسی روز سہ پہر پی سی ہوٹل ایبٹ آباد میں مجلس ایبٹ آباد کی طرف سے عمائدین شہر کے اعزاز میں عصرانہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں شہر بھر کے علماء، وکلاء، تاجر برادری، صحافی، ڈاکٹرز، پروفیسرز اور دیگر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے نمایاں افراد نے شرکت کی۔ ان خاص حضرات سے ہر دو مبلغین کے علاوہ مولانا اللہ وسایا نے خطاب فرمایا۔ عصرانہ کے بعد مفتی راشد مدنی نے جامعہ الزیتون کے طلباء سے بیان فرمایا۔ اسی شب قاضی شاہد اقبال نے مہمانان گرامی، علماء اور کارکنان کو عشائیہ دیا۔

۲۱ر اگست بروز اتوار کو قاضی احسان احمد نے بلال مسجد کا کول روڈ کے مدرسے میں جب کہ مفتی راشد مدنی نے مدرسہ علوم الصدیقیہ میں طلباء سے بیان فرمایا۔ بعد نماز ظہر مرکزی جامع مسجد ایبٹ آباد میں سالانہ عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا شفیق الرحمٰن نے کی۔ نقابت کے فرائض محمد ساجد اعوان نے سرانجام دیئے۔ سید محمد علی اور سید احمد علی کی تلاوت کے بعد انعام اللہ خان اور حافظ جنید مصطفیٰ نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ بعد ازاں کانفرنس سے مولانا قاضی ہارون الرشید، مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، قاضی احسان احمد کراچی کے ولولہ انگیز خطابات ہوئے۔ مولانا اللہ وسایا کی آمد پر نعرہ تکبیر کی صداؤں سے ان کا پرتپاک استقبال ہوا۔ مولانا نے اپنے تفصیلی خطاب میں فتنہ قادیانیت کے حوالے سے امت کی ذمہ داریوں پر بحث کی اور تمام سامعین سے ختم نبوت کے مشن پر سب کچھ قربان کرنے کا عزم لیا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان اکتوبر نومبر ۲۰۱۶ء ص ۵۵ تا ۵۶)

تحفظ ختم نبوت کانفرنس

۴؍ستمبر۲۰۱۶ءکو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ملیر کے زیر اہتمام عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس بروز اتوار بعد نماز مغرب توحید مسجد گلشن حدید فیز ون میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت حضرت لدھیانوی شہید کے خلیفہ مجاز مولانا اقبال اللہ مدظلہ نے کی۔

کانفرنس کا آغاز قاری امیر معاویہ کی تلاوت سے ہوا، جب کہ ہدیہ نعت حافظ زین العابدین جلالی وحافظ محمد اطہر جلالی نے پیش کی۔ مولانا احسن راجہ نے پُرسوز اشعار سے مجلس کو چار چاند لگادیئے، بعد نماز عشاء پروگرام کی دوسری نشست منعقد ہوئی۔ تلاوت قاری ربنواز نے پیش کی۔ مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے اپنے خطاب میں کہا کہ تحفظ ختم نبوت کا کام ہماری زندگی کا مقصد ہے، ہم میں سے ہر کلمہ گو مسلمان کو اس کام سے جڑنا ہماری ایمانی غیرت کا تقاضا ہے۔ قادیانیت کا بائیکاٹ شریعت کے عین مطابق اور پاک پیغمبر ﷺ سے محبت کا ثبوت ہے۔

مولانا اللہ وسایا نے فرمایا کہ ۱۹۷۴ء کی تحریک کی کامیابی یہ امت مسلمہ کی ۹۰ سالہ جدوجہد کا صلہ ہے، بزرگوں نے ہمیں جس راستے پر لگایا تھا الحمدللہ! آپ کی جماعت اسی آب وتاب کے ساتھ عدم تشدد کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے پوری دنیا میں کامیابیوں وکامرانیوں سے ہمکنار ہورہی ہے۔ روزانہ کی بنیاد پر قادیانی اپنے ناپاک مذہب سے تائب ہوکر حلقہ بگوش اسلام ہورہے ہیں۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵اکتوبر۲۰۱۶ء ص۱۶)

ختم نبوت سیمینار کہروڑپکا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۴؍ستمبر۲۰۱۶ء بروز اتوار جامع مسجد خالد بن ولید کہروڑپکا میں ختم نبوت سیمینار بسلسلہ یوم ختم نبوت منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مولانا غلام محمد ریحان نے فرمائی۔ سیمینار سے جامعہ اسلامیہ باب العلوم کے شیخ الحدیث مولانا منیر احمد منور، مجلس کہروڑپکا کے امیر مولانا غلام محمد ونائب امیر مولانا منیر احمد ریحان نے بیانات فرمائے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان نومبر۲۰۱۶ء ص۵۳)

ختم نبوت کورس وجلسہ خوشاب

۴؍ستمبر۲۰۱۶ء صبح دس بجے تا نماز عصر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خوشاب کے دفتر سے ملحقہ مسجد عمر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر کے افتتاح کی خوشی میں ختم نبوت کورس وجلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت مقامی امیر مولانا قاری سعید احمد اسعد نے کی۔ کورس سے خطیب چناب نگر مولانا غلام مصطفیٰ، جمعیت علماء اسلام کے ضلعی سیکرٹری مولانا محمد عبداللہ، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا نور محمد ہزاروی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۲۳تا۳۱؍اکتوبر۲۰۱۶ء ص۱۵)

فتح مبین کانفرنس ماموں کانجن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ماموں کانجن کے زیر اہتمام ۴؍ستمبر۲۰۱۶ء بروز اتوار بعد نماز مغرب مرکزی جامع مسجد احیاء العلوم ماموں کانجن میں ۷؍ستمبر۱۹۷۴ء کے حوالہ سے فتح مبین کے نام سے کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا عطاء اللہ نقشبندی نے صدارت کی۔ مولانا محمد خبیب مبلغ ٹوبہ نے تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کی تفصیل بیان کرتے ہوئے پارلیمنٹ کے تمام اراکین خصوصاً مفتی محمود، مولانا غلام غوث ہزاروی دیگر تمام علماء کرام اور جناب ذوالفقار علی بھٹو اور شہداء ختم نبوت ۱۹۵۳ء کی بے لوث قربانیوں پر چراغ عقیدت پیش کیا۔ مولانا پیر

حبیب اللہ نقشبندی نے عقیدۂ ختم نبوت پر امت مسلمہ کی اتفاقیت، اکابرین واسلاف کی وسعت نظری، بے دریغ قربانیوں کو مفصل بیان فرمایا۔ ملک عبدالحمید، ملک راشد، مولانا قاری ناصر، مولانا عبدالقدوس گجرو دیگر علماء کرام نے کانفرنس کی کامیابی کے لئے بھرپور محنت کی۔

(ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۶ء ص ۵۲)

ختم نبوت کانفرنس ٹوبہ ٹیک سنگھ

۵؍ستمبر ۲۰۱۶ء بروز پیر جنج گھر ٹوبہ میں صبح ۱۰ بجے تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا مفتی محمد عثمان چیچہ وطنی، مولانا منیب الرحمٰن لدھیانوی فیصل آباد، مولانا محمد خبیب مبلغ ٹوبہ، مولانا مجیب الرحمٰن نے تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء پر روشنی ڈالی اور شہداء ختم نبوت ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء اور ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کے فیصلہ کرنے پر قومی اسمبلی پاکستان کے ارکان پارلیمنٹ واکابرین ختم نبوت کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ اسی طرح کمالیہ، پیرمحل، رجانہ، پھلور، مرید والا، سمندری، کھدروالا، کالا پہاڑ، مونگی بنگلہ وغیرہ مقامات پر ختم نبوت کے بھرپور پروگرام کئے گئے۔

(ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۶ء ص ۵۲)

یوم ختم نبوت گوجرہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرہ کے زیراہتمام ۶؍ستمبر ۲۰۱۶ء بروز منگل بعد نماز مغرب جامع مسجد ختم نبوت گوجرہ میں دفاع پاکستان اور یوم ختم نبوت کے عنوان سے پروگرام منعقد ہوا جس کی صدارت مجلس گوجرہ کے امیر مولانا محمد اسلم چشتی نے کی۔ تلاوت قاری محمد اجمل نے کی۔ نعت رسول مقبول قاری شرافت علی مجددی نے پڑھی۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کو مدلل ومفصل بیان فرمایا۔ مجلس ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مبلغ مولانا محمد خبیب نے ۶؍ستمبر کے شرکاء وشہداء اور ۱۹۷۴ء کے اراکین قومی اسمبلی پاکستان وشہداء ختم نبوت کو خراج عقیدت پیش کیا۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے مولانا ضیاء اللہ، مولانا مصدق عباس، سید سرفراز الحسن شاہ، شیخ عامر، محترم میاں ارشد، بھائی ذوالفقار، ڈاکٹر محمد مجاہد، مکرم سعادت، مولانا اسد مدنی، لالہ عثمان بٹ، شیخ زاہد اقبال اس کانفرنس میں شانہ بشانہ رہے۔

(ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۶ء ص ۵۱)

یوم پاکستان وتحفظ ختم نبوت ٹنڈو الہ یار

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۶؍ستمبر ۲۰۱۶ء بروز منگل مرکزی جامع مسجد، میمن محلّہ، ٹنڈو الہ یار میں یوم پاکستان وتحفظ ختم نبوت کی نسبت سے عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا راشد محبوب، مولانا مختار احمد، مولانا توصیف احمد نے خطاب کئے۔

(ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۶ء ص ۵۳)

یوم ختم نبوت ریلیاں تاجہ زئی وسرائے نورنگ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۷؍ستمبر یوم ختم نبوت ملک بھر میں پورے مذہبی جوش وجذبے سے منایا جاتا ہے۔ ملک کے دیگر علاقوں کی طرح ہر سال ضلع لکی مروت کی تحصیلوں میں بھی یوم ختم نبوت انتہائی شایان شان طور پر منایا جاتا ہے۔ ۶؍ستمبر ۲۰۱۶ء کو تاجہ زئی میں یوم ختم نبوت ریلی نکالی گئی۔ ریلی سے حافظ خلیل اللہ، حافظ صلاح الدین، مولانا عتیق الرحمٰن اور کئی دیگر علماء نے بیانات کئے۔ ریلی میں مجلس ختم نبوت تاجہ زئی کے تمام ارکین سمیت کثیر تعداد میں عاشقان رسول ﷺ نے شرکت کی۔ ۷؍ستمبر کو سرائے نورنگ میں سالانہ ریلی اس

دفعہ صبح کی بجائے بعد نماز ظہر نکالی گئی۔سکولز و کالجز کے طلباء کی پرزور اپیل پر ریلی کی تاخیر کا فیصلہ کیا گیا۔نماز ظہر کے متصل ہی سکولوں سے اساتذہ سمیت طلباء کے قافلے آنا شروع ہوگئے۔ مدارس، سکولز اور کالجز کے کثیر طلباء ریلی کی زینت بنے۔ریلی مولانا مفتی عبدالغفار، شیخ الحدیث حسین احمد ودیگر ضلعی عہدیداران مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کی قیادت میں ختم نبوت زندہ باد، شہداء ختم نبوت زندہ باد کے فلک وشگاف نعروں کی فضا میں سہ پہر تین بجے جامع مسجد منیاری سرائے نورنگ سے نکلی، شہر کے مختلف مقامات سے ہوتی ہوئی پاسبان پلازہ پہنچی ہزاروں کی تعداد میں لوگ جمع ہوئے۔مختلف مقامات پر مولانا عبدالحمید، مولانا حفیظ الرحمٰن، مفتی رضوان، مولانا محمد طیب طوفانی، مولانا خلیل الرحمٰن، مشہور پشتو شاعر فرید خان فرید، مولانا ابراہیم ادہمی، مولانا بشیر احمد حقانی، مولانا عبدالصبور نقشبندی، مولانا اعزاز اللہ کے بیانات ہوئے۔آخر میں مولانا مفتی ضیاء اللہ کا بیان ہوا۔مجلس کے ضلعی نائب امیر مولانا مفتی عبدالغفار کی رقت آمیز دعاء سے یہ عظیم الشان ریلی اختتام پذیر ہوئی۔مولانا شبیر احمد حقانی اور مولانا محمد امجد طوفانی نے دن رات ریلی کی کامیابی کے لئے خصوصی کوشش کی۔مولانا گل فراز شاکر کی نگرانی میں انصار اسلام کے رضاء کاروں نے بہترین اور منظم انداز سے سیکورٹی کے فرائض سرانجام دیئے۔

(ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۶ء ص ۵۵)

ختم نبوت کانفرنس حیدرآباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامع مسجد پرانی وحدت کالونی حیدرآباد میں ۷؍ستمبر یوم ختم نبوت کے حوالہ سے عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی۔کانفرنس سے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا توصیف احمد، مولانا محمد علی صدیقی نے خطاب کئے۔کانفرنس کی صدارت مولانا عبدالسلام قریشی نے کی جب کہ مولانا سیف الرحمٰن، مولانا جمیل الرحمٰن، مفتی محمد عرفان، قاری محمد اعظم، حاجی زمان خان، مولانا غلام شبیر چنڈ ودیگر کئی علماء کرام نے شرکت کی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۶ء ص ۵۲،۵۳)

یوم ختم نبوت سیمینارز ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کے زیراہتمام ۷؍ستمبر ۲۰۱۶ء بروز بدھ کو ملتان شہر میں یوم ختم نبوت کے حوالہ سے تین پروگرام کئے گئے۔ بعد از نماز مغرب دو پرگرام منعقد ہوئے۔ ایک پروگرام جامع مسجد رحمانیہ وائے بلاک نیوملتان میں مولانا قاری شمس الدین کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مجلس ختم نبوت ملتان کے مبلغین مولانا حافظ محمد انس اور مولانا محمد وسیم اسلم نے بیانات کرتے ہوئے ۲۹؍مئی ۱۹۷۴ء کو نشتر میڈیکل کالج کے طلباء پر کئے جانے والے ظالمانہ حملہ پر روشنی ڈالتے ہوئے ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء میں ہونے والے نیشنل اسمبلی کے تاریخ ساز فیصلے سے آگاہ کیا۔دوسرا پروگرام جامعہ مسجد ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نزد ۹ نمبر ملتان میں مولانا اسد اللہ ضیاء کی زیرصدارت منعقد ہوا جس میں مجلس تحفظ ختم نبوت مظفرگڑھ کے مبلغ مولانا قاضی عبدالخالق اور مولانا محمد بلال ملتان نے بیانات کرتے ہوئے قادیانیت کی ریشہ دوانیوں سے عوام الناس کو آگاہ کیا۔تیسرا پروگرام بعد نماز عشاء جامع مسجد اللہ اکبر، بسم اللہ چوک معصوم شاہ روڈ ملتان میں مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ کی سرپرستی میں منعقد ہوا۔جس میں مفتی محمد عبداللہ رئیس دارالافتاء خیرالمدارس ملتان، مولانا منیر احمد جالندھری اور مجلس ختم نبوت ملتان کے مبلغ مولانا محمد وسیم اسلم نے بیانات کرتے ہوئے عوام الناس کو قادیانیت کی سرگرمیوں سے آگاہ کیا اور قادیانیت کی مصنوعات سے مکمل بائیکاٹ کرنے کا عہد لیا۔تینوں پروگراموں میں کثیر تعداد میں عوام الناس نے شرکت کی۔

(ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۶ء ص ۵۳،۵۴)

ختم نبوت کانفرنس راجن پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع راجن پور کی جانب سے ۷؍ستمبر ۲۰۱۶ء کو یوم تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں تمام مسالک کے علماء سیاسی وسماجی شخصیات نے شرکت کی۔ اسسٹنٹ کمشنر راجن پور شاہد محبوب بطور مہمان خصوصی شریک تھے۔ اس موقع پر جلیل الرحمٰن صدیقی ضلعی امیر مجلس راجن پور، قاری نورالحسن، سید احسن شمسی ایڈووکیٹ، مولانا موسیٰ رضا کاظمی، مولانا یاسین راہی، مولانا منظور احمد نعمانی، مولانا محمد تقی فاضل، مولانا غلام یاسین شاکر، مولانا عبدالصمد درخواستی، مولانا قاری حماد اللہ، مولانا محمد اقبال مبلغ ڈیرہ غازیخان، عبدالمالک قریشی، مولانا عمر فاروقی، مولانا الٰہی بخش ساقی، سید عبدالرحمٰن شاہ، مولانا رفیق احمد گبول اور مولانا خورشید احمد نے خطاب کیا۔ آخری بیان بہاول پور کے مبلغ مولانا محمد اسحاق ساقی کا ہوا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۶ء ص ۵۱)

ختم نبوت کانفرنس غلام محمد آباد فیصل آباد

جامعہ نعمانیہ غلام محمد آباد میں ۷؍ستمبر ۲۰۱۶ء بعد نماز ظہر ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا سیّد خبیب احمد شاہ، مولانا محمد طیب، مولانا عبدالرشید غازی، مولانا حق نواز خالد کے بیانات ہوئے۔ ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کے یادگار فیصلہ سے متعلق تفصیلی بیان۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۲۳ تا ۳۱؍اکتوبر ۲۰۱۶ء ص ۱۶)

ختم نبوت کانفرنس فیصل آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۷؍ستمبر ۲۰۱۶ء کو جامعہ عبیدیہ فیصل آباد میں جامعہ کے مہتمم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے امیر سید جاوید حسین شاہ کی صدارت میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام القاری المقری عبدالرحمٰن نے کی۔ تلاوت ونعت کے بعد مولانا غلام محمد، مولانا سیّد خبیب احمد شاہ اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیان ہوئے۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا عبدالرشید غازی نے سرانجام دیئے۔ تفصیلی وآخری بیان جمعیت علماء اسلام فیصل آباد کے امیر مولانا سیّد محمد زکریا نے کیا۔ موصوف نے پارلیمنٹ میں جمعیت علماء اسلام کے قائدانہ کردار پر روشنی ڈالی۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۲۳ تا ۳۱؍اکتوبر ۲۰۱۶ء ص ۱۶)

سیالکوٹ میں دروس ختم نبوت بسلسلہ عشرہ ختم نبوت

۷؍ستمبر کے تاریخی اور یادگار دن کے حوالہ سے سیالکوٹ شہر بھر میں عشرہ ختم نبوت منایا گیا۔ عالمی مجلس ختم نبوت سیالکوٹ کے امیر پیر سید شبیر احمد گیلانی کی صدارت میں مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا محبوب الٰہی، مولانا حافظ محمد اسلم، مولانا منیر احمد فرقان، مفتی داؤد احمد، قاری نذیر احمد، مولانا عاصم شہزاد، مفتی عارف حسین، قاری نصیب احمد مدنی، مولانا زبیر احمد طالب، مولانا احمد مصدق قاسمی، مولانا محمد خان فاروقی، مولانا حماد انذر قاسمی، مولانا خلیل احمد بلال، مولانا عزیز الرحمٰن قاسمی، مولانا محمد ابوبکر، مولانا تسلیم الرحمٰن شاکر، مولانا محمد شہباز حنفی، قاری محمد ارشد، مولانا عبدالباسط فاروقی، حافظ محمد عمیر فاروقی، اویس احمد فاروقی نے شہر کی مختلف مساجد جامع مسجد خالد بن ولید پسرور روڈ، جامع مسجد عمر فاروق رام گڑھا، جامع مکی مسجد کوٹلی بھٹہ، جامع مسجد ایبٹ روڈ، جامع مسجد تقویٰ گجر ٹاؤن، جامع مسجد سید یوسف بنوری الہادی ٹاؤن، جامع مسجد امیر حمزہ پسرور روڈ، مدرسہ صفدریہ تعلیم القرآن پکی کوٹلی، جامع مسجد الہدیٰ بٹر، جامع مسجد خاص چائینہ چوک، جامع مسجد الکوثر مجاہد روڈ، جامع مسجد امیر معاویہ نیکا پورہ، جامع مسجد مدینہ محلہ اراضی یعقوب، جامع مسجد جہانگیری اقبال روڈ، جامع مسجد ختم نبوت بن والی، جامع مسجد ختم

نبوت گولو پھالہ، جامع مسجد فاروقیہ رنگ پورہ، جامع مسجد نور فتح گڑھ، جامع مسجد ختم نبوت فتح گڑھ، جامع مسجد کشمیری المعروف ملاں کمال الدین محلّہ کشمیریاں میں دروس ختم نبوت میں عوام الناس سے خطابات کئے۔ پیر سید شبیر احمد گیلانی نے عوام الناس، علماء کرام اور مولانا فقیر اللہ اختر کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے سیالکوٹ میں عشرہ ختم نبوت کے سلسلہ میں کامیاب دروس منعقد کروانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔

دروس ختم نبوت کے حوالے سے مرکزی تقریب جامعہ فاروقیہ سیالکوٹ میں ہوئی، جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ خطبہ جمعہ میں انہوں نے عوام الناس پر زور دیا کہ ہر شخص حضرات علماء سے رابطہ رکھے اور اس فتنہ قادیانیت کے خلاف کام کرے، علماء کرام سے رہنمائی حاصل کی جائے تاکہ ہر شخص چلتا پھرتا مجاہد ختم نبوت نظر آئے۔

(ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۶ء ص۵۴،۵۵)

ختم نبوت کانفرنس گوجرانوالہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۷؍ستمبر ۲۰۱۶ء کو یوم ختم نبوت کے موقع پر فیروز والہ روڈ پر واقع جامع مسجد خاتم النّبیین میں کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا ممتاز احمد نقشبندی، مولانا نور الحسن انور قادری، مولانا محمد عارف شامی، شاعر ختم نبوت سید سلمان گیلانی، حافظ فیصل بلال حسان، مولانا مفتی انعام الرحمٰن ثاقب، مولانا عزیز الرحمٰن ثاقب اور دیگر حضرات نے قادیانیوں اور لاہوری مرزائیوں کو دعوت اسلام دی۔ انہوں نے کہا کہ دائمی نجات کا مدار نبی کریم ﷺ کو آخری نبی ماننے اور ان پر پختہ ایمان لانے پر ہے۔ آپ کی پیروری ہی امن عالم کی ضمانت ہے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۶ء ص۷)

ختم نبوت کانفرنس کوٹ سلطان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوٹ سلطان ضلع لیہ کے زیر اہتمام ۲۵؍ستمبر ۲۰۱۶ء بروز اتوار بعد نماز ظہر مدرسہ جامعہ تعلیم القرآن رحیمیہ میں کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا محمد رضوان کراچی، مولانا حفیظ الرحمٰن کراچی، مولانا عبدالمجید فاروقی، علامہ محمد عمر قریشی، مولانا عبدالمجید قاسمی اور مولانا قاضی عبدالخالق نے بیانات فرمائے۔ مجلس کے ضلعی امیر مولانا محمد حسین نے صدارت کی۔ مولانا اللہ وسایا نے ولولہ انگیز خطاب میں فرمایا کہ اب قادیانیت کی کمر ٹوٹ چکی ہے۔ کانفرنس میں ضلع بھر کے علماء کرام نے بھی شرکت کی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان دسمبر ۲۰۱۶ء ص۵۴)

ختم نبوت کانفرنس پہاڑ پور

مؤرخہ ۲۶؍ستمبر ۲۰۱۶ء بروز سوموار بمقام دارالعلوم صدیقیہ پہاڑ پور ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل پہاڑ پور کے زیر اہتمام عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں ملک بھر کے علماء کرام اور مشہور نعت خواں حضرات نے شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت استاد القرآء قاری حاجی محمد صاحب (ہمت) نے حاصل کی۔ پروگرام کی صدارت شیخ الحدیث مولانا قاری عطاء الراحمٰن سرپرست عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل پہاڑ پور نے کی اسٹیج سیکر ٹری کے فرائض امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قاری محمد کفایت اللہ قاسمی نے سرانجام دیئے۔ پروگرام میں مہمان خصوصی مولانا اللہ وسایا، نمائندہ پیر آف گولڑہ شریف شیخ عبدالحمید، مجاہد ختم نبوت مولانا قاضی احسان (کراچی)، مولانا مفتی عظمت اللہ (امیر مجلس تحفظ ختم نبوت

ضلع بنوں)، پیر حفیظ الرحمٰن (کراچی)، مولانا حمزہ لقمان (علی پوری)، مولانا عبدالحکیم اکبری رہنما (JUI) ڈیرہ، مولانا عبدالمجید قاسمی (ناظم اعلیٰ تنظیم اہل سنت والجماعت پاکستان)، مولانا محمد رضوان (کراچی)، فرزند مفتی محمود مولانا عبید الرحمٰن، محمد طیب اکبری ایڈووکیٹ، صاحبزادہ پیر آف موسیٰ زئی شریف اور دیگر ضلع بھر کے علماء کرام نے بھرپور انداز میں شرکت کی۔ نعت خواں حضرات میں صوفی اللہ بخش (پنجاب)، حافظ خبیب احمد (ڈیرہ)، حافظ نجیب اللہ (شاہداؤ)، حافظ محمد طاہر قریشی اور مقامی نعت خواں حضرات نے شرکت کی۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵ر نومبر ۲۰۱۶ء ص۲۱)

ختم نبوت کانفرنس ضلع لکی مروت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لکی مروت کے زیر اہتمام بسلسلہ یوم ختم نبوت ۷ر ستمبر کے حوالہ سے تیسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۲۷ر ستمبر ۲۰۱۶ء بروز منگل کو شیخ الحدیث مولانا عبدالمتین کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا احمد سعید نے سرانجام دیئے۔ قاری فضل الرحمٰن کی تلاوت کے بعد کانفرنس سے مولانا عبدالرحیم، حافظ قدرت اللہ اور مولانا محمد ابراہیم ادہمی کے بیانات ہوئے۔ بعدازاں قاضی احسان احمد کراچی کو دعوت خطاب دی گئی۔ آخری اور مفصل خطاب مولانا اللہ وسایا کا ہوا۔ مولانا اللہ وسایا نے فرمایا کہ قادیانیت آخری سانسیں لے رہی ہے۔ ان شاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب پوری دنیا میں ایک بھی قادیانی نہیں ہوگا۔ کانفرنس میں مولانا اشرف علی، مولانا صلاح الدین، مفتی امیر نواز ایڈووکیٹ، حافظ آصف علی ایڈووکیٹ، ڈاکٹر سرفراز خان، حاجی امیر نواز خان، مولانا عبدالحق اور مولانا شبیر احمد سمیت کثیر تعداد میں علماء وعوام الناس نے شرکت کی۔ کانفرنس مولانا عبدالمتین کی دعاء سے اختتام پذیر ہوئی۔

(ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۶ء ص۵۵،۵۶)

یوم ختم نبوت ودفاع پاکستان ریلیاں بنوں

۷ر ستمبر ۲۰۱۶ء بروز بدھ بوقت صبح ۷تا۱۱ بجے جامع مسجد حق نواز سے بنوں پریس کلب تک ایک عظیم الشان ریلی نکالی گئی جس میں شیخ الحدیث مولانا محمد زرین، شیخ الحدیث مولانا حفیظ الرحمٰن، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بنوں کے ضلعی امیر مفتی عظمت اللہ سعدی اور ان کے تمام جماعتی رفقاء سمیت دینی مدارس کے مدرسین وطلباء، سکول وکالج، انجمن تاجران، سیاسی اراکین، ائمہ مساجد، تمام مکاتب فکر کے رہنما اور عوام الناس نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ ریلی کی قیادت ضلعی امیر مفتی عظمت اللہ سعدی نے کی۔ شرکاء ریلی سے مولانا سید سجاد سبحان، مولانا مفتی تاج محمد، مولانا قاری محمد عبداللہ، عبدالرؤف قریشی، مولانا مفتی عبدالغنی، سید ظہیر الدین ایڈووکیٹ، مولانا شمس الحق حقانی نے بیانات کر کے تجدید عہد کرایا۔ اخیر میں مولانا مفتی عظمت اللہ سعدی نے قرارداد یں بھی پیش کیں۔

۲۷ر ستمبر بروز منگل دوپہر ایک بجے مفتی عظمت اللہ سعدی کے زیر امارت اظہار یکجہتی ودفاع پاکستان کی ایک عظیم الشان ریلی نکلی۔ جس میں سیاسی، مذہبی، علماء وخطباء کرام، تاجر برادری سمیت عوام نے ہزاروں کے تعداد میں شرکت کی، ریلی سے شرکاء نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی عوام اپنے ملک کا دفاع کرنا جانتی ہیں بھارت آج مختلف حربے استعمال کر کے پاکستان کو دھمکیوں اور گیدڑ بھبکیوں سے ڈرانے کی ناکام کوشش کررہا ہے لیکن ہم ان کی دھمکیوں سے ڈرنے والی قوم نہیں اگر بھارت نے پاکستان سے جنگ کرنے کا ارادہ کیا تو بھارت یادرکھے کہ مدارس کے طلباء اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ سمیت پوری پاکستانی قوم پاک فوج کے شانہ بشانہ کھڑی ہوگی۔

(ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۶ء ص۵۶)

پانچ روزہ تحفظ ختم نبوت کورس کراچی

الحمد للہ! ہر سال کی طرح اس سال بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مرکزی دفتر جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ میں عیدالاضحیٰ کی چھٹیوں میں پانچ روزہ تحفظ ختم نبوت کورس کا اہتمام کیا گیا، جس میں دینی مدارس کے طلباء نے بھرپور حصہ لیا۔ کورس میں مبلغین ختم نبوت کے ساتھ ساتھ کئی دیگر علماء نے بھی لیکچر دیئے ہیں۔ کورس کی ابتدا ۱۶؍ستمبر بروز جمعہ کو ہوئی، جب کہ ۲۰؍ستمبر بروز منگل اختتام ہوا۔

۲۹؍ستمبر بروز جمعرات بعد نماز مغرب مرکز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ میں تربیتی نشست میں کورس میں اوّل، دوم اور سوم آنے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ کامیاب طلباء کو مبارک باد دی گئی۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵؍اکتوبر ۲۰۱۶ء ص ۲۱)

دفتر مرکزیہ ملتان میں مبلغین کا سہ ماہی اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا اجلاس دفتر مرکزیہ ملتان میں ۲۳،۲۴؍ستمبر ۲۰۱۶ء کو منعقد ہوا۔ اجلاس کی مختلف نشستوں کی صدارت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا نے کی۔

اجلاس میں درج ذیل مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی اور دعائے مغفرت کی گئی:

جناب جعفر خاں خاکوانی برادر نائب امیر مرکزیہ، حافظ مختار احمد برادر مولانا محمد یونس مبلغ کوئٹہ، والد محترم قاری محمود الرحمٰن امیر مجلس کرک، والدہ محترمہ مفتی محمد حسن لاہور، والدہ محترمہ مولانا علیم الدین شاکر لاہور، والدہ محترمہ مولانا عبدالکریم ندیم خان پور، مولانا محمد ارشد برادر نسبتی مولانا محمد حسین ناصر مبلغ سکھر، ملک عبدالرشید چچا محترم مولانا محمد یونس مبلغ کوئٹہ، والد محترم محمد شعیب سیال ملتان، والدہ محترمہ مولانا محمد یوسف خاں جامعہ اشرفیہ لاہور، ڈاکٹر محمد رفیق کنری، نانی محترمہ مولانا ندیم حقانی مردان، عزیزہ مولانا مختار احمد، والدہ ڈاکٹر محمد نعیم حیدرآباد، میاں ضیاء اللہ گوجرانوالہ، مولانا مختار عمر نافع جامعہ محمدی شریف چنیوٹ، حافظ محمد احمد ابن مولانا شیخ حبیب احمد کہروڑپکا، حافظ ہارون الرشید وہاڑی، مولانا محمد اکرم ہمدانی راولپنڈی، چوہدری محمد احمد بستی سراجیہ خانیوال، قاری حبیب الرحمٰن دارالعلوم کبیروالا، مولانا عزیز الرحمٰن چشتیاں، مولانا صہیب ماتری ٹوبہ، بنت قاری عبدالمالک خانیوال، برادرزادہ مولانا تاج محمد پشاور، والد محترم مفتی محمد زاہد خانیوال۔

اجلاس میں ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز فیصلہ کے حوالہ سے ملک بھر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام منعقد ہونے والے اجتماعات، کانفرنسوں، سیمینارز، کنونشنز کی رپورٹ کو تسلی بخش قرار دیتے ہوئے پروگرام منعقد کرانے والے منتظمین اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا گیا اور مبلغین نے شرکاء اجلاس کو بتلایا کہ پروگراموں میں تجدید عہد کا اعلان کیا گیا کہ ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کے یادگار فیصلہ جس میں قومی اسمبلی نے متفقہ آئینی ترمیم کے ذریعہ قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا تھا اور ۱۹۸۴ء کے امتناع قادیانیت ایکٹ کے تحفظ اور اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلوں کی حفاظت کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔

اجلاس میں ۷؍ستمبر کے حوالہ سے بعض نیوز چینلوں کو پیمرا کی طرف سے بھیجے گئے نوٹس پر سخت احتجاج کیا گیا کہ پیمرا نے آئین پاکستان کے دائرے میں رہ کر آئین کی بعض شقوں جس میں قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا، کی وضاحت پر نوٹس جاری کر کے کروڑوں پاکستانیوں کی دل شکنی کی۔ پیمرا کو چاہئے کہ فوراً وضاحت کر کے بلکہ معذرت کر کے اسلامیان کے دلوں میں پائی جانے والی

رنجشوں کو دور کیا جائے۔ نیز پیمرا قادیانیت نوازی ترک کرے۔

اس سلسلہ میں پیمرا کے حکام سے ملاقات کر کے احتجاج ریکارڈ کرانے کا فیصلہ کیا گیا۔ نیز عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی نشرواشاعت کرنے والے نیوز چینلز کو مبارک باد پیش کی گئی اور تعاون کی یقین دہانی کرائی گئی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان نومبر ۲۰۱۶ء ص ۴۹ تا ۵۱)

تحفظ ختم نبوت تربیتی نشست وتقسیم انعامات

ہر مہینے کی چوتھی جمعرات کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پرانی نمائش ایم.اے جناح روڈ میں تحفظ ختم نبوت تربیتی نشست کا اہتمام کیا جاتا ہے، جس میں علماء کرام اور مبلغین ختم نبوت عوام الناس اور طلباء سے خطاب کرتے ہیں، اس مرتبہ یہ تربیتی نشست ۲۹ر ستمبر ۲۰۱۶ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب منعقد کی گئی۔ اسی نشست میں پانچ روزہ ختم نبوت کورس میں حصہ لینے والے طلباء کے امتحان کا نتیجہ اور اول، دوم اور سوم آنے والے خوش نصیب نوجوانوں میں تقسیم انعامات کا بھی اہتمام کیا گیا۔ مہمان خصوصی مولانا عتیق الحسن الحسینی نائب امام وخطیب جامع مسجد بنوری ٹاؤن تھے۔

مولانا سید عتیق الحسن الحسینی مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج مجھے اس بات پر بہت خوشی ہے کہ ہمارا نوجوان طبقہ ختم نبوت کے کام کے لئے کوشاں ہے اور میری درخواست ہے کہ اس کورس میں شریک نوجوان اپنے علاقے میں اور مدرسہ میں اس کام کو اہتمام کے ساتھ کرتے ہوئے اپنے طالب علم ساتھیوں کو اس کی اہمیت سے آگاہ کریں۔ جامعہ مصباح العلوم منظور کالونی کے مہتمم مولانا عبدالقیوم نعمانی نے اختتامی کلمات بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں بڑوں نے جو راستہ دکھایا ہم اسی پر چلتے رہے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جماعت کی کامیابی کا راز ہی یہ ہے کہ اکابرین کے طرز کو اپنائے رکھا اور منکرین ختم نبوت کا تعاقب جاری رکھا۔ اب یہ نوجوانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ آگے آئیں اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے بھرپور کردار ادا کریں۔

پروگرام کے اختتام پر پانچ روزہ تحفظ ختم نبوت کورس میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے والے احمد اللہ بن ولی محمد جامعہ صدیقیہ گلشن معمار، دوم محمد فیصل بن محمد اقبال، جامعہ اسلامیہ طیبہ، سوم پوزیشن کے حامل عبیداللہ جکھرانی بن حاجی غلام عباس جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ یہ اجلاس مولانا عبدلقیوم نعمانی کی دعاء پر اختتام پذیر ہوا۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶ تا ۲۲ر اکتوبر ۲۰۱۶ء ص ۱۸)

ختم نبوت کانفرنس چیچہ وطنی

یکم ر اکتوبر ۲۰۱۶ء کو جامع مسجد بلاک نمبر۱۲ چیچہ وطنی میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت مولانا سید جاوید حسین شاہ اور پیرجی عبدالحفیظ رائپوری نے کی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنماؤں مولانا اللہ وسایا، سینٹر حافظ حمداللہ، حافظ محمد اکرم برطانیہ، مولانا مفتی ظفر اقبال، مولانا قاری محمد زاہد اقبال، مولانا محمد ارشاد، مولانا کفایت اللہ حنفی، مولانا مفتی محمد عثمان، مولانا محمد شاہد عمران عارفی، مولانا عبدالحکیم نعمانی، حافظ محمد اصغر عثمانی، حاجی محمد ایوب، پروفیسر جاوید منیر، حافظ نصیر احرار، بلال میر لاہور، مفتی عبدالرحمٰن، مفتی محمد ساجد، مولانا مطیع الرحمٰن، مفتی محمد یاسر بشیر جالندھری اور مولانا عبدالباقی سمیت ممتاز مذہبی شخصیات نے شرکت وخطاب کیا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان دسمبر ۲۰۱۶ء ص ۵۶)

۵ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس پچنند

عقیدہ ختم نبوت دین کی اساس اور وحدت امت مسلمہ کی بنیاد ہے، اگر کوئی اس عقیدہ سے غافل رہا اس کے ایمان کی بنیاد کمزور ہے۔ اللہ کے فضل وکرم سے جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شب وروز محنت سے سینکڑوں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں لوگوں تک عقیدہ ختم نبوت کا پیغام پہنچ چکا ہے بے شمار لوگ فتنہ قادیانیت سے محفوظ ہوئے ہیں اور ہورہے ہیں، اس بات کا اظہار مولانا اللہ وسایا نے پانچویں سالانہ ختم نبوت پچنند کانفرنس میں کیا اس سالانہ ''ختم نبوت کانفرنس'' میں ہزاروں فرزندان اسلام کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر امڈ آیا۔ کانفرنس میں شریک شمع رسالت کے پروانوں نے تحفظ ختم نبوت کے لئے تن من دھن قربان کرنے کا عزم کیا۔

تفصیلات کے مطابق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس تلہ گنگ کے موضع پچنند میں ۲؍اکتوبر ۲۰۱۶ء کو منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں تحصیل بھر سے ہزاروں شمع رسالت کے پروانوں نے شرکت کی اس کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا، خانقاہ سراجیہ کے مولانا خواجہ خلیل احمد، مجلس احرار اسلام کے سید کفیل شاہ بخاری، جمعیت علماء اسلام (ف) کے قائم مقام مرکزی سیکرٹری جنرل مولانا محمد امجد خان، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا سید ارشد الحسینی اٹک، مولانا عبدالکریم ندیم، مولانا محمد سیف اللہ قادری، مولانا عبیدالرحمٰن انور، مفتی اسد محمود، صاحبزادہ مولانا عبدالقدوس، مولانا اخلاق احمد، ظہور السلام، قاری نور محمد، قاری محمد زبیر، مولانا نور محمد آصف ٹمن، قاری فضل محمود، مفتی محمد آصف لاوہ سمیت ملک کی دینی و مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں اور علاقہ کی معروف، سماجی شخصیات نے شرکت کی۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۲۳ تا ۳۰؍نومبر ۲۰۱۶ء ص ۲۱)

تحفظ رسالت وحسین رضی اللہ عنہ زندہ باد کانفرنس کہروڑ پکا

۶؍محرم الحرام مطابق ۸؍اکتوبر ۲۰۱۶ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب جامع مسجد خالد بن ولید میں ''حسین رضی اللہ عنہ زندہ باد'' کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس پروگرام کے خصوصی مہمان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی جنرل سیکرٹری مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ تھے۔ یہ پروگرام مولانا منیر احمد منور شیخ الحدیث جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا کی سرپرستی اور مولانا غلام محمد ریحان مجلس ختم نبوت کہروڑ پکا کی صدارت میں منعقد ہوا۔ پروگرام سے مولانا منیر احمد ریحان، حافظ محمد نواز، مولانا صہیب محمود، مولانا محمد وسیم اسلم، مولانا محمود شریف ودیگر علماء کرام نے خطاب کیا۔ آصف برادران نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ آخری خطاب مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ کا ہوا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان دسمبر ۲۰۱۶ء ص ۵۶)

پینتیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی رپورٹ

اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے پینتیسویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر ۲۷، ۲۸؍اکتوبر ۲۰۱۶ء بروز جمعرات وجمعہ مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں منعقد ہونا قرار پائی۔

ایک ماہ قبل کانفرنس کے اشتہارات شائع کر کے ملک بھر کے رفقاء کو ارسال کردیئے گئے۔ تمام تر مقررین حضرات کو دعوت نامے بھی ڈاک سے بھجوادیئے تھے۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے مقررین سے بالمشافہ دعوت بھی دی تھی۔ پورے ملک میں زور وشور سے کانفرنس کی تیاری کا عمل شروع ہوگیا۔ چونکہ امسال بھی کانفرنس ۲۵، ۲۶؍محرم ۱۴۳۸ھ کو ہونا تھی اس لئے طے ہوا کہ عشرہ محرم گزر جانے کے بعد اشتہارات لگوائے جائیں۔ چنانچہ ۱۶؍اکتوبر ۲۰۱۶ء کو صبح مسلم کالونی چناب نگر میں مبلغین ومنتظمین حضرات کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مجلس کے بزرگ رہنماء مولانا محمد اکرم طوفانی نے فرمائی۔ اس اجلاس میں طے ہوا کہ مولانا فقیر اللہ اختر،

مولانا عبدالرشید (ضلع فیصل آباد)، مولانا عبدالنعیم، مولانا محمد خالد عابد (ضلع لاہور، ضلع شیخوپورہ)، مولانا عبدالرزاق مجاہد (ضلع قصور واوکاڑہ)، مولانا محمد خبیب (ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ)، مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا عبدالستار گورمانی (چناب نگر، لالیاں، گردونواح)، مولانا حمزہ لقمان (بھکر، ڈیرہ اسماعیل خان)، مولانا محمد اقبال، مولانا محمد قاسم، مولانا محمد وسیم اسلم (چنیوٹ، بھوانہ، سیال موڑ، پنڈی بھٹیاں اور چنیوٹ کے اطراف کی تمام شاہراؤں)، مدرسین درجہ کتب وحفظ اور تخصص کے طلباء (چنیوٹ ولالیاں شہر)، مولانا محمد علی صدیقی (بھلوال، میانوالی)، مولانا محمد امجد علی (سرگودھا شہر، شاہ پور)، مولانا محمد نعیم (ضلع خوشاب)، مولانا خالد عابد، مولانا خالد میر (ضلع سرگودھا) کے دیہات، مولانا قاضی عبدالخالق، مولانا غلام حسین (ضلع جھنگ)، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی (لاہور، فیصل آباد، شیخوپورہ)، مولانا عزیزالرحمٰن ثانی، مولانا غلام مصطفےٰ کانفرنس کی ہمہ جہت تیاری، مولانا محمد عارف شامی کی (ضلع گوجرنوالہ وحافظ آباد) کے لئے تشکیل ہوئی۔

رفقاء نے اپنے مفوضہ اضلاع میں اشتہارات، سٹیکرز، فلیکس وغیرہ کی تنصیب، اجتماعی، انفرادی ملاقاتوں، مساجد میں ہر نماز پر دعوتی اعلانات وبیانات کا سلسلہ شروع کیا۔ ۱۶؍اکتوبر سے ۲۴؍اکتوبر تک ایک ہفتہ متذکرہ علاقوں میں دعوت کا عمل ایسے بھرپور انداز میں چلایا گیا کہ گوجرانوالہ، فیصل آباد، سرگودھا، لاہورڈویژن کے گاؤں، قصبات اور شہروں کو گویا کانفرنس کا پنڈال بنادیا گیا۔ راقم اللہ وسایا نے ۱۴؍اکتوبر کو جڑانوالہ جمعہ پر بیان کیا۔ ۱۵؍اکتوبر کو ضلع چنیوٹ کے تمام مدارس ملحقہ وفاق المدارس، جمعیۃ علماء اسلام، مجلس تحفظ ختم نبوت کے رفقاء کا مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں اجلاس ہوا۔ جمعیۃ علماء اسلام کی مفتی محمود کانفرنس فیصل آباد اور چناب نگر کانفرنس کی دعوت دی گئی۔ اس اجلاس میں قاری مولانا عزیزالرحمٰن رحیمی، مولانا سید محمد زکریا شاہ فیصل آباد سے بطور خاص شریک ہوئے۔

۱۷؍اکتوبر کو فقیر کا چونڈہ، پسرور، گلاوالا کا تبلیغی سفر ہوا۔ ۲۰؍اکتوبر کو جامعہ حنفیہ چکوال، ۲۱؍اکتوبر جمعہ پر بیان اور رات فیصل آباد مفتی محمود کانفرنس میں شرکت ہوئی۔ یہاں بھی ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی دعوت دی گئی۔ سٹیج سے کانفرنس کے لئے اعلان بھی ہوا۔ ۲۲؍اکتوبر چک نمبر ۹۹ شمالی، ۲۳؍اکتوبر بھیں ضلع چکوال سنی کانفرنس میں شرکت اور اعلانات ہوئے۔ ۲۴؍اکتوبر کو حافظ والا نزد پپلاں میں ختم نبوت کانفرنس میں شرکت اور اعلان ہوا۔ ۲۰؍اکتوبر سے ۲۲؍اکتوبر تک مولانا قاضی احسان احمد نے سرگودھا میں متعدد کانفرنسوں اور جمعہ میں خطاب کیا اور یوں کانفرنس کی دعوت کے عمل کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

۲۴؍اکتوبر کو رفقاء دعوت کے اس عمل سے فارغ ہوکر چناب نگر پہنچنا شروع ہوئے۔ مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری ملتان سے مولانا راشد مدنی رحیم یارخان سے تشریف لائے۔ ۲۳، ۲۴؍اکتوبر کی درمیانی شب فیصل آباد سے ٹینٹ، سپیکر، بجلی کے جنریٹر پہنچنا شروع ہوئے۔ اگلے روز ان کی تنصیب کا عمل شروع ہوگیا۔ عیدگاہ وجنازہ گاہ، چار نئے رہائشی مکانات، ۲۰ مدرسہ کے نئے کمرے، سٹیج کے عقب میں وسیع وعریض ہال جامع مسجد ختم نبوت کا نیا ہال کی تعمیرات کا مرکزی ناظم اعلیٰ صاحب نے جائزہ لیا۔ اس روز شام کو ڈیوٹیاں لگنا شروع ہوئیں۔ تمام امور کی تقسیم کار کا نقشہ مکمل ہوا۔ ۲۵؍اکتوبر بعد از ظہر کو انتظامات کا حتمی جائزہ اجلاس، مرکزی ناظم اعلیٰ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ طے ہوا کہ جمعرات صبح مہمانوں کا ناشتہ چنے کا سالن اور روٹی سے کرایا جائے تاکہ سینکڑوں میل کا سفر کر کے آنے والے بھرپور ناشتہ سے فارغ ہوکر آرام کر کے دس بجے اجلاس میں بآسانی شرکت کرسکیں۔ ناشتہ کا عمل شروع رہے تاآنکہ دوپہر کے کھانے کی تقسیم شروع ہوجائے۔ یہ شام تک جاری رہے تاآنکہ جمعرات شام کے کھانا کی تقسیم شروع ہوجائے۔ مقصد یہ تھا کہ جو مہمان جس وقت آئے ان کی ضیافت ہوسکے۔ امسال جھنگ سے کھانا تیار کرنے کے لئے ہمیشہ آنے والے حضرات جناب جاوید، جناب محمد رمضان نے اپنی

سالن تیار کرنے والی ٹیم میں اضافہ کیا۔ جمعرات، جمعہ صبح مولانا سیف اللہ خالد نے پچیس پچیس دیگیں خود اپنی نگرانی میں پکوا کر بھجوا دیں۔ ایک گوجرانوالہ کے دوست تین دیگیں پکوا کر لائے۔ جناب خان ہاشم خان نے ۲۲ دیگیں جمعرات شام جمعہ صبح کے لئے تیار کروا دیں۔ روٹی پکوانے کے لئے ٹیم اور تندوروں کا اضافہ کیا گیا۔ مولانا محمد ابوبکر رحیمی، قاری اشفاق بدھ قبل از ظہر فیصل آباد سے تشریف لائے۔ اپنے رفقاء سمیت بدھ شام سے جمعہ تک برابر کھانے کے تقسیم کے عمل میں منہمک رہے۔ مولانا مفتی ظفر اقبال اپنے رفقاء سمیت بدھ کو تشریف لائے۔ مدعو علماء کرام، مہمانان خاص کے کھانا کا بدھ شام سے جمعہ شام تک انہوں نے بڑی کامیابی سے نظم چلایا۔

یوں اس سال دوستوں کی بھرپور کوشش سے کھانے کا اتنے وسیع پیمانہ پر اہتمام ہوا کہ پوری کانفرنس کے دوران مہمانوں کو زحمت نہیں ہوئی۔ تمام اساتذہ، تمام مبلغین حضرات نے اس جانفشانی سے اپنے ذمہ امور کو نبھایا کہ اس پر ان کو جتنا خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے۔ جامعہ دارالقرآن فیصل آباد، جامعہ باب العلوم کہروڑپکا، جامعہ امدادیہ فیصل آباد نہ معلوم کن کن حضرات علماء کرام وطلباء نے سیکورٹی کے نظم کو کامیابی سے چلایا کہ مثال قائم کردی۔ جناب عبدالرؤف اپنی ٹیم کے ساتھ مانسہرہ سے تشریف لائے۔ ان متذکرہ حضرات کے ساتھ نظم کو بہتر سے بہتر چلایا۔

مولانا قاضی احسان احمد، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، برادر جناب یٰسین، مولانا عبدالرشید نے فیصل آباد سے سامان منگوانے کے لئے متعدد سفر کئے۔ چاول، دالیں، گھی، چائے، خشک دودھ، چنے، چینی کا سامان بذریعہ ٹرک جناب برادر خالد مبین اور حافظ محمد الیاس اور ان کے گرامی قدر رفقاء نے راولپنڈی سے بھجوادیا۔ فالحمدللہ! بقیہ سامان چنیوٹ سے خرید لیا گیا۔ ہزاروں فٹوں پر مشتمل نئی عمدہ پلاسٹک کی ڈیڑھ صد صفیں پشاور سے مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، جناب چچا الحاج عنایت صاحب نے بھجوادیں۔ بدھ دوپہر تک پہلا قافلہ میرپور خاص سندھ سے تشریف لایا۔ پھر کراچی وحیدرآباد، ٹنڈوآدم کے دوست آئے۔ بدھ دوپہر سے قافلوں کی آمد چاروں صوبوں وآزاد کشمیر سے شروع ہوئی۔ جمعرات فجر کی نماز کانفرنس کے پنڈال میں اور جامع مسجد ختم نبوت میں دو جماعتیں ہوئی۔ بزرگ عالم دین، فرشتہ سیرت رہنما، شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد حسن بدھ شام تشریف لائے۔ حسب سابق کانفرنس کے پنڈال میں آپ نے فجر کی نماز کی امامت فرمائی اور فجر کے بعد اشراق تک درس سے کانفرنس کا آغاز فرمایا۔

دونوں مدرسوں کی تمام عمارتیں قدیم وجدید، جامع مسجد ختم نبوت، عیدگاہ، مسلم کالونی دوستوں کے مکانات، چنیوٹ کے مدارس اور چنیوٹ کے دیگر شرکاء کے رشتہ داروں کے ہاں مہمانوں کے ٹھٹھ لگ گئے۔ دوستوں نے بتایا کہ امسال صرف چکوال سے دس گاڑیوں کا قافلہ آیا۔ چارسدہ سے چودہ ڈائیو بسوں کا قافلہ قصور وگوجرانوالہ، فیصل آباد، بنوں، صوابی، نوشہرہ اندرون سندھ اسی طرح پورے ملک بالخصوص قریب کے اضلاع سے اتنی خلق خدا جمع ہوئی کہ میلے کا سماں لگتا تھا۔ جلسہ گاہ جدید مدرسہ، قدیم مدرسہ، بازار، سڑکیں کالونی کے پارک جدھر دیکھو خلق خدا کا سیلاب اُمڈتا ہوا نظر آتا تھا۔ بسیں، ویگنیں، کاریں، ٹرالیاں کالونی میں اس طرح جمع تھیں کہ پیرودھائی راولپنڈی، بادامی باغ لاہور کے بس اڈوں کا گمان ہوتا تھا۔ پیغمبر اسلام ﷺ کی ذات اقدس اور وصف خاص ختم نبوت سے محبت کے ان نظاروں پر فرشتے بھی رشک کرتے ہوں گے۔ اس گئے گزرے دور میں امت کی خالصتاً دینی حوالہ سے نجات اخروی کے لئے یہ کوشش، قابل تقلید ولائق رشک ہے۔ دوست اس محبت سے تشریف لائے کہ اجتماع پر رحمت خداوندی کی طرف سے سکینہ کی کیفیت کا پرتو معلوم ہوتا تھا۔ بازاروں میں چلنا دشوار لگتا تھا۔ چہار جانب انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر جب بھی قافلہ آتا عشق ومستی وجذب ومحبت کی ایک خاص کیفیت پورے اجتماع میں جلوہ فگن ہوجاتی۔

لیجئے! ہر ساتھی اپنے اپنے کام میں عشق کی دیوانگی کیفیت سے سرشار مگن ہے خشوع وخضوع اخلاص وللّٰہیت سے لگا ہوا ہے۔ پروردگار عالم کی قدرت کی انگلیوں کے درمیان انسانوں کے قلوب ہیں جدھر چاہیں پھیر دیں۔ تمام اداروں، تمام مدارس، تمام اضلاع، تمام مسالک، تمام جماعتوں کی شمولیت نے ملک بھر کا نمائندہ اجتماع اور وفاق کی علامت اسے بنادیا۔ یہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا کمال نہیں، بلکہ محض اور محض صرف اور صرف فقط اور فقط عنایت الٰہی کا کرشمہ ہے۔ اس پر، اس عنوان پر کام کرنے والوں کے قلوب اللہ رب العزت کے حضور جھک جانے چاہئیں۔ لیجئے! قریباً دس بجے مولانا محمد علی صدیقی، مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اپنے رفقاء سمیت اسٹیج پر براجمان ہوئے۔ سپیکر کھلا۔ اعلان ہوا، دوستوں نے بیدار ہوکر وضو کیا۔ پنڈال میں تشریف لانا شروع ہوئے۔

قارئین کرام! صبح نماز فجر کے بعد درس ہوا۔ ناشتہ آرام کے بعد دس بجے اجلاس شروع ہوا۔ ایک بجے کھانا کا وقفہ وتیاری نماز، ڈیڑھ بجے ظہر کی جماعت، بعد از ظہر تا عصر اجلاس عام، بعد از عصر مجلس سوالات وجوابات، بعد از مغرب بیان ومجلس ذکر، بعد از عشاء تا رات اڑھائی بجے تک اجلاس عام۔

جمعہ کے روز بعد از فجر درس۔ اس کے بعد مجلس عمومی کا اجلاس، سہ سالہ مرکزی مجلس کے انتخابات، بعدہ اجلاس تا نماز جمعہ، بعد از جمعہ تا عصر اجلاس عام ہوئے۔ اس ٹائم ٹیبل سے اندازہ فرمالیں کہ کس طرح شرکاء کانفرنس جمعرات سے جمعہ کی عصر تک بھرپور مصروف وقت گزارتے ہیں اور کس طرح اپنے وقت کو قیمتی بناتے ہیں۔ یہ سب کچھ محض فضل باری تعالیٰ ہے کہ قلوب کو اس طرف یوں متوجہ فرمادیا کہ لوگ اس کانفرنس میں شرکت کو عبادت اور نجات اخروی کا باعث سمجھتے ہیں۔

لیجئے! اب آپ پہلے اجلاس سے آخری اجلاس تک کانفرنس کے مقررین وخطباء کی فہرست پر نظر فرمائیں۔ اللہ رب العزت کا کرم ہے کہ تمام تقاریر بامقصد ہوئیں۔ تمام بیانات کانفرنس کے موضوع پر ہوئے۔ ایک بھی بیان ایسا نہیں جو موضوع سے ہٹ کر ہو۔ اس دور میں اسے محض فضل ربی ہی کہا جاسکتا ہے۔

پہلا اجلاس......۲۷/اکتوبر جمعرات صبح دس بجے آغاز:

تلاوت ونظم: حافظ قاری مولوی مہتاب احمد متعلم مدرسہ ختم نبوت چناب نگر۔

صدارت وافتتاحی دعاء: مولانا صاحبزادہ خلیل احمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ۔

افتتاحی کلمات: مولانا صاحبزادہ عزیز احمد کے حکم پر مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ارشاد فرمائے۔

خطاب: مولانا طاہر ربانی (درجہ تخصص، عنوان: حیات عیسیٰ علیہ السلام)، مولانا عبدالجبار (عربی میں بیان، وجوہ تکفیر مرزائے قادیان)، مولانا اویس احمد (عنوان: تحفظ ختم نبوت)، مولانا محمد ولید (عنوان: کذب مرزائے قادیان)، مولانا بدرالاسلام عباسی (عنوان: مرزا قادیانی کے جھوٹ)، مولانا عابد حقانی (عنوان: تحریک ختم نبوت کے خدوخال)، مولانا محمد عرفان، (عنوان: مرزا قادیانی کی جھوٹی پیش گوئیاں)، مولانا راشد مدنی ٹنڈوآدم (عنوان: کئے جاؤ میخاروکام اپنا اپنا)، مولانا غلام حسین جھنگ (عنوان: خدا کرے نہ سمجھے کوئی)، مولانا ضیاء الدین آزاد ماموں کانجن (عنوان: عمر رفتہ کو ذرا آواز دینا)

نعت: حافظ محمد شریف منچن آبادی۔

مہمانان خصوصی: مولانا مفتی محمد حسن لاہور، مولانا عبدالسلام قریشی حیدرآباد، مولانا سیف الرحمٰن آرائیں حیدرآباد، مولانا قاری عبدالرشید حیدرآباد۔

اختتام اجلاس پر دعاء: مولانا مفتی محمد حسن لاہور۔ (وقفہ کھانا ونماز ایک بجے دن)

دوسری نشست ...... جمعرات بعد از ظہر تا عصر:

صدارت: حافظ ناصرالدین خاکوانی (نائب امیر مرکزیہ)

تلاوت: حافظ محمد عمران (کراچی)

نعت: مولانا عبدالرحمٰن مظہری (دیر)

بیان: مولوی محمد امین (متعلم مدرسہ ختم نبوت)، مولوی محمد علی (متعلم مدرسہ ختم نبوت)، مولانا محمد رضوان (کراچی)

نعت: محمد شریف محمود (چشتیاں)

بیان: مولانا مفتی عظمت اللہ (عنوان: قادیانی کافر کیوں؟)، مولانا محمد ابراہیم متخصص (بلوچی)، مولانا عبدالباسط (انگریزی)

نعت: جناب فیصل بلال گیلانی (گوجرانوالہ)

بیان: قاری جمیل الرحمٰن بندھانی (سکھر)، مولانا سیف الرحمٰن (ناظم وفاق المدارس سندھ)

مہمانان خصوصی: مولانا عبداللطیف اشرفی (سکھر)، مولانا غلام فرید (فیصل آباد)، مولانا غلام رسول دین پوری (چناب نگر)

نعت: جناب اسامہ (لاہور)

بیان: قاری محمد انور انصر (چونڈہ)، مولانا محمد ایوب خان (ڈسکہ)

نعت: حافظ محمد شریف منچن آبادی

بیان: مولانا عبدالقیوم حقانی (اکوڑہ خٹک)، پیر طریقت مولانا صاحبزادہ عبدالرحیم نقشبندی (چکوال)، شیخ الحدیث مولانا احسان الحق (پشاور)، مولانا قاضی ظہور حسین اظہر (امیر خدام اہل سنت پاکستان)

دعاء: صدر اجلاس حضرت قبلہ خاکوانی صاحب مدظلہ

تیسری نشست ...... سوال وجواب جمعرات بعد از عصر تا مغرب:

صدارت: مولانا مفتی محمد حسن (لاہور)

سوالات وجوابات: اللہ وسایا (راقم الحروف)

دعاء: پیر طریقت قبلہ خاکوانی صاحب مدظلہ

چوتھی نشست ...... جمعرات بعد از مغرب:

بیان: پیر طریقت مولانا صاحبزادہ ارشد الحسینی (خانقاہ مدنیہ اٹک)

مہمانان خصوصی: مولانا پیر عبدالرحمٰن ہزاروی (جامعہ زکریا راولپنڈی)، مولانا محمد احمد (باب العلوم کہروڑپکا)، مولانا حبیب الرحمٰن (ناظم باب العلوم کہروڑپکا)، مولانا راشد محبوب (ٹنڈوآدم)، مولانا محمد سلیم (جامعہ حسینیہ شہدادپور)، مولانا شہاب الدین (سجادہ نشین موسیٰ زئی شریف)

مجلس ذکر: میاں محمد اجمل قادری (خانقاہ خدام الدین شیرنوالہ لاہور)

پانچویں نشست ......جمعرات بعداز عشاء:

صدارت: مولانا صاحبزادہ عزیز احمد (نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

تلاوت: قاری محمد عثمان مالکی (ساہیوال)

نعت: حافظ محمد شریف (منچن آباد)، جناب فضل امین (چارسدہ)، فیصل بلال (گوجرانوالہ)، اسامہ اجمل (لاہور)، نیاز الرحمٰن (فیصل آباد)، مولانا محمد قاسم گجر (لاہور)، امین برادران (سرگودھا)، جناب طاہر بلال چشتی (جھنگ)، مولانا شاہد عمران عارفی (ساہیوال)، شہباز عالم (لاہور)

بیان: مولانا عبدالرؤف چشتی (اوکاڑہ، عنوان: مرزا قادیانی کی اہانت اہل بیتؓ)، مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی (عنوان: فضائل درود شریف، اہمیت ختم نبوت)، مولانا علیم الدین شاکر لاہور (عنوان: صحابہ کرامؓ اور ملعون قادیانی)، مولانا امجد خان لاہور (عنوان: پارلیمنٹ میں مسئلہ ختم نبوت)، مولانا حسنین معاویہ چناب نگر (عنوان: کذب قادیانی)، مولانا حبیب اللہ چناب نگر (عنوان: قادیانی انگریز کا خودکاشتہ پودا)، مولانا قاضی محمود الحسن آزاد کشمیر (عنوان: آزاد کشمیر میں تحریک ختم نبوت)، مولانا نور محمد ہزاروی سرگودھا (عنوان: قادیانی شبہات کے جوابات)، مولانا معین الدین وٹو منچن آباد (عنوان: ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی برکات)، مولانا سید مظہر شاہ اسعدی بہاول پور (عنوان: تحفظ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری)، مولانا سید محمد زکریا فیصل آباد (عنوان: اتحاد امت)، سید کفیل شاہ بخاری ملتان (عنوان: ۱۹۳۴ء کی احرار کانفرنس قادیان)، جناب لیاقت بلوچ لاہور (عنوان: اتحاد امت وقت کی ضرورت)، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور (عنوان: قادیانی ملک کے قانون کے باغی)، مولانا رضوان عزیز چناب نگر (عنوان: اعتماد علے الاکابر کامیابی کی ضمانت)، مولانا سعید اسکندر کراچی (عنوان: عشق رسالت مآب ﷺ کا تقاضا)، مولانا قاضی ہارون الرشید راولپنڈی (عنوان: ہم ہیں عاشقان ختم نبوت)، انجینئر جناب ابتسام الٰہی ظہیر لاہور (عنوان: تحریک ختم نبوت منزل بمنزل)، حافظ زبیر احمد ظہیر لاہور (عنوان: بڑھتے چلو)، مولانا سیف اللہ قادری گوجرانوالہ (فری سٹائل)، شیخ عبدالحمید گولڑہ شریف (عنوان: قبلہ پیر صاحب گولڑہ کا تعاقب قادیانیت)، مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری ساہیوال (عنوان: اسلام میں ختم نبوت کا عقیدہ)، مولانا سید عبدالخبیر آزاد لاہور (عنوان: عقیدہ ختم نبوت اسلام کی بنیاد)

نعت: سید سلمان گیلانی (لاہور)

مہمانان خصوصی: مولانا سید فاروق ناصر شاہ (فیصل آباد)، مولانا مفتی خالد محمود (کراچی)، مولانا اعجاز مصطفٰے (کراچی)، مولانا مفتی طاہر مسعود (سرگودھا)، پیر طریقت جناب رضوان نفیس (لاہور)، مولانا مفتی شاہد مسعود (سرگودھا)، مولانا سیفی صاحب (مری)، مولانا محمد عابد (خیرالمدارس، ملتان)، مولانا سلیمان (کراچی)، مولانا عبدالمجید (چوک سرور شہید)، مولانا منیر احمد منور (کہروڑپکا)، مولانا مفتی محمد بن مفتی محمد جمیل خان (لاہور)، مولانا ظہور احمد علوی (اسلام آباد)، مولانا صاحبزادہ خلیل احمد (خانقاہ سراجیہ)، مولانا حماد الرحمٰن لدھیانوی (فیصل آباد)، مولانا محمد زکریا (ٹیکسلا)

دعاء: مولانا مفتی محمد حسن (لاہور)

۲۸؍اکتوبر ۲۰۱۶ء بروز جمعہ بعد از نماز فجر مولانا منیر احمد منور شیخ الحدیث باب العلوم کہروڑ پکا نے درس قرآن مجید ارشاد فرمایا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس عمومی کا اجلاس:

۲۸؍اکتوبر ۲۰۱۶ء صبح قریباً ۹ بجے جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس عمومی کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت خانقاہ سراجیہ کے صدر نشین مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب نے فرمائی۔ آپ کے ساتھ کرسی پر مولانا اعجاز مصطفیٰ امیر مجلس کراچی بھی تشریف فرما تھے۔ جامع مسجد ختم نبوت کا ہال شرکاء ارکان مجلس عمومی سے بھرا ہوا تھا۔ اجلاس کے دعوت نامے پیشگی ارسال کردیئے گئے تھے۔ اجلاس بروقت شروع ہوا اور بڑی محبت وعقیدت سے ارکان مرکزی مجلس عمومی نے شرکت فرمائی۔

قاری عبیدالرحمان تلاوت کلام پاک کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم عمومی مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے اجلاس کی غرض وغایت، مسئلہ ختم نبوت کی برکات اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تاریخ پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد آپ نے مجلس عمومی کے ارکان کے سامنے دستور کے مطابق مرکزی دو نائب امراء کے انتخاب کے لئے مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی اور صاحبزادہ مولانا عزیز احمد خانقاہ سراجیہ کے نام پیش کئے۔ کوئی متبادل نام سامنے نہ آیا۔ بلکہ پورے ہاؤس نے ہاتھ کھڑا کر کے دستور کے مطابق ہر دو حضرات کو متفقہ طور پر منتخب کیا۔ اس کے بعد ناظم اعلیٰ مدظلہ نے باقی مجلس کے عہدیداران اور ارکان شوریٰ کے نام پڑھے۔ ارکان مرکزی مجلس عمومی نے ان کی توثیق کردی۔

مرکزی ناظم اعلیٰ کے لئے مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کا نام پڑھا۔ اس کی بھی مجلس عمومی نے توثیق کردی۔ اب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی عہدیداران، عاملہ اور شوریٰ کے ارکان کی تفصیل یہ ہے:

اسمائے گرامی ...... امیر ونائب امراء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت (پاکستان)

۱	مخدوم ومکرم مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ	امیر مرکزیہ عالمی مجلس
۲	مخدوم المکرّم حافظ پیر ناصر یالدین خاکوانی مدظلہ	نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس
۳	مخدومنا المکرّم صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ	نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس

اسمائے گرامی ...... مجلس منتظمہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت (پاکستان)

۱	مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ	ناظم اعلیٰ عالمی مجلس
۲	مولانا اللہ وسایا مدظلہ	ناظم مالیات عالمی مجلس
۳	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مدظلہ	ناظم تبلیغ عالمی مجلس
۴	مولانا ثانی عزیز الرحمٰن مدظلہ	ناظم نشر واشاعت عالمی مجلس
۵	مولانا حافظ محمد انس مدظلہ	ناظم مرکزی دفتر ملتان

اسمائے گرامی ...... اراکین مجلس شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت (پاکستان)

۱	صاحبزادہ سید محمد سلمان بنوری مدظلہ	کراچی

۲	مولانا مفتی خالد محمود مدظلہ	کراچی
۳	مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی مدظلہ	پشاور
۴	مولانا سمیع اللہ جان فاروقی مدظلہ	پنجہ غلام، خیبرپختونخواہ
۵	مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ	خانقاہ سراجیہ کندیاں
۶	شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف مدظلہ	اسلام آباد
۷	مولانا مفتی محمد حسن مدظلہ	لاہور
۸	مولانا قاری محمد یٰسین مدظلہ	فیصل آباد
۹	مولانا انوار الحق مدظلہ	کوئٹہ
۱۰	مولانا قاضی محمد ابراہیم مدظلہ	اٹک
۱۱	مولانا عبیدالرحمٰن انور مدظلہ	تلہ گنگ
۱۲	مخدوم مکرم حاجی فیض احمد مدظلہ	ٹوبہ ٹیک سنگھ
۱۳	مخدوم مکرم حاجی سیف الرحمٰن مدظلہ	بہاول پور
۱۴	مخدوم ومکرم حافظ نذیر احمد مدظلہ	گوجرانوالہ
۱۵	مخدوم ومکرم میاں خان محمد مدظلہ	باگڑ سرگانہ
۱۶	مولانا حفیظ الرحمٰن مدظلہ	ٹنڈو آدم
۱۷	مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی مدظلہ	سرگودھا
۱۸	مخدوم مکرم مولانا حافظ محمد یوسف عثمانی مدظلہ	گوجرانوالہ

چھٹی نشست......۲۸/اکتوبر۲۰۱۶ء قبل از جمعہ:

صدارت: مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

تلاوت: قاری مسعود احمد ربانی (فاروق آباد)

نعت: حافظ افتخار احمد (قصور)، مولانا مفتی محمد یٰسین (کراچی)

بیان: مولانا توصیف احمد حیدرآباد (عنوان: قادیانی عقائد)، مولانا مختار احمد تھرپارکر (عنوان: قادیانی عزائم)، قاضی عبدالخالق مظفرگڑھ (عنوان: قادیانی عزائم)، مولانا سمیع اللہ جان خیبرپختونخواہ (عنوان: قادیانی دہشت گرد)، ڈاکٹر دین محمد فریدی بھکر (عنوان: قادیانیوں سے مناظرے)، قاری سیف اللہ سیفی مری (عنوان: ہمارے فرائض)، مولانا خالد عابد ننکانہ (عنوان: سیدنا مہدی علیہ الرضوان)، مولانا محمد امیر چناب نگر (عنوان: طلباء کی ذمہ داری)، مولانا امجد علی سرگودھا (عنوان: انداز تبلیغ)، مولانا مسعود احمد لاڑکانہ (عنوان: ہماری ذمہ داری)، ڈاکٹر محمود الحسن عارف لاہور (عنوان: حیات عیسیٰ علیہ السلام)، مولانا اعزاز الحق صوابی (عنوان: اپنے علاقہ کی

رپورٹ)، مولانا عبدالشکور نقشبندی راولپنڈی (عنوان: اتحاد کی برکات)، پیر طریقت مولانا عبدالقدوس نقشبندی چکوال (عنوان: ہمارے کرنے کے کام)، صاحبزادہ مبشر محمود فیصل آباد (عنوان: ہمارے اکابر)، مولانا خالد مسعود گیلانی سلانوالی (عنوان: ختم نبوت اور اکابر کی خدمات)، مولانا عبدالحکیم نعمانی ساہیوال (عنوان: عمومی بیان)، مولانا قاضی عبدالرشید راولپنڈی (عنوان: مدارس عربیہ کی ضرورت واہمیت)

مہمانان خصوصی: مولانا صاحبزادہ خلیل احمد (خانقاہ سراجیہ کندیاں)، مولانا مفتی سعید اسکندر (کراچی)، مولانا قاری محمد انیس (نواب شاہ)، مولانا محمد عابد (ملتان)، مولانا عبدالمجید (چوک سرور شہید)، مولانا ظہور احمد علوی (اسلام آباد)، مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی (ملتان)

اسٹیج پر موجود مہمانان گرامی نے ۱۴۳۷ھ میں مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر سے حفظ مکمل کر کے وفاق کا امتحان پاس کرنے والے انیس حفاظ اور ۱۴۳۷ھ میں تخصّص کا ایک سالہ کورس مکمل کرنے والے انیس علماء متخصّصین کل ۳۸ حضرات کی دستار بندی کرائی۔ یاد رہے کہ ۱۴۲۲ھ میں مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر کے حفظ کے شعبہ کا وفاق المدارس عربیہ سے الحاق منظور ہوا۔ تب ۱۴۲۲ھ سے لے کر ۱۴۳۷ھ تک سولہ سال میں مدرسہ ختم نبوت سے حفظ مکمل کرانے والے کل طلباء کی تعداد دوسوپچپن ہے۔ اوسطاً حفظ مکمل کرنے والوں کی سالانہ تعداد پندرہ سولہ بنتی ہے۔ بہت مناسب ہوگا کہ ۱۴۲۲ھ مطابق ۲۰۰۱ء سے ۱۴۳۷ھ مطابق ۲۰۱۶ء تک حفظ مکمل کرنے والوں کی فہرست یہاں ریکارڈ کے لئے شامل کردی جائے، جو یہ ہے:

فہرست حفاظ کرام مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ:

تکمیل تحفیظ القرآن ۱۴۲۲ھ بمطابق ۲۰۰۱ء

مسلسل نمبر	نمبر شمار	نام طالبعلم	ولدیت	ضلع	مسلسل نمبر	نمبر شمار	نام طالبعلم	ولدیت	ضلع
1	1	عبدالرؤف	احمد خان	قصور	2	2	عبیدالرحمٰن	عبدالرحمٰن شاکر	ملتان
3	3	سعیدالرحمٰن	عبدالرحمٰن شاکر	ملتان	4	4	محمد ارشاد	عبداللہ	سرگودھا
5	5	فیض الحسن	احمد خان	قصور	6	6	امتیاز عالم حنفی	محمد عبداللہ	جھنگ
7	7	محمد حلیم	غلام محمد	جھنگ	8	8	قدرت اللہ	فلک شیر	جھنگ
9	9	محمد نصیر	محمد نذیر	جھنگ	10	10	محمد عبداللہ	محمد احمد	ملتان
11	11	محمد اصغر مجاہد	محمد ہاشم	ملتان	12	12	محمد علی	گلزار احمد	ملتان
13	13	محمد ساجد سلیم	محمد سلیم	لودھراں	14	14	محمد فاروق	ملک محمد حیات	جھنگ
15	15	فیض اللہ	محمد ریاض	چنیوٹ	16	16	محمد ندیم اظہر	محمد شفیع	شورکوٹ
17	17	محمد طاہر	خدابخش	ملتان	18	18	محمد شعیب	غلام احمد	چنیوٹ
19	19	شہباز عالم	محمد رمضان	ملتان	20	20	محمد افتخار	محمد مختار	ملتان
21	21	محمد عمران	غلام مرتضیٰ	جھنگ					

تکمیل تحفیظ القرآن ۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۰۰۲ء

مسلسل نمبر	نمبرشمار	نام طالبعلم	ولدیت	ضلع	مسلسل نمبر	نمبرشمار	نام طالبعلم	ولدیت	ضلع
22	1	کاشف محمود	محمد ہاشم	خانیوال	23	2	محمد ارشد	محمد طیب	خانیوال
24	3	شہباز احمد	احمد علی	جھنگ	25	4	محمد شعیب	محمد اسلم	ملتان
26	5	عبدالباسط	محمد اسلم	ملتان	27	6	محمد آفتاب	محمد صابر	ملتان
28	7	راحت نواز	محمد نواز	چنیوٹ	29	8	عبدالرحمٰن	محمد	جھنگ
30	9	شمشیر مرتضیٰ	فلک شیر	جھنگ	31	10	محمد ندیم	محمد شریف	لودھراں
32	11	محمد قاسم	عبدالمجید	ملتان	33	12	محمد شہزاد عالم	محمد حسین	ملتان
34	13	خادم حسین	چراغ دین	ملتان	35	14	لیاقت علی	سخی محمد	ملتان
36	15	شاہد دین	دین محمد	ملتان	37	16	محمد طاہر	محمد امین	ملتان
38	17	ثناءاللہ	محمد صدیق	ملتان	39	18	سجاد احمد	سراج دین	ملتان
40	19	محمد شفیق	محمد صدیق	ملتان	41	20	امیر حمزہ	محمد صدیق	ملتان
42	21	شوکت علی	حبیب احمد	ملتان					

تکمیل تحفیظ القرآن ۱۴۲۴ھ بمطابق ۲۰۰۳ء

مسلسل نمبر	نمبرشمار	نام طالبعلم	ولدیت	ضلع	مسلسل نمبر	نمبرشمار	نام طالبعلم	ولدیت	ضلع
43	1	محمد قاسم	عبداللہ	چنیوٹ	44	2	قیصر محمود	برکت اللہ	چنیوٹ
45	3	عبدالماجد	محمد صادق	گوجرانوالہ	46	4	محمد دل جان	اللہ یار	چنیوٹ

تکمیل تحفیظ القرآن ۱۴۲۵ھ بمطابق ۲۰۰۴ء

مسلسل نمبر	نمبرشمار	نام طالبعلم	ولدیت	ضلع	مسلسل نمبر	نمبرشمار	نام طالبعلم	ولدیت	ضلع
47	1	محمد امین	اللہ یار	چنیوٹ	48	2	محمد ساجد امین	محمد یامین	سرگودھا
49	3	خرم شہزاد	محمد اشرف	ملتان	50	4	محمد یاسین	محمد ریاض	اوکاڑہ
51	5	محسن علی وقاص	محمد علی	چنیوٹ	52	6	محمد عمران	غلام مرتضیٰ	چنیوٹ
53	7	محمد نوید ایاز	محمد دین ایاز	چنیوٹ	54	8	محمد یونس امیر	امیر محمد	ڈیرہ غازیخان
55	9	محمد علی	غلام فرید	چنیوٹ	56	10	محمد قاسم خان	محمد انور خان	چنیوٹ
57	11	فیاض احمد	محمد منیر	منڈی بہاؤالدین					

تکمیل تحفیظ القرآن ۱۴۲۶ھ بمطابق ۲۰۰۵ء

مسلسل نمبر	نمبرشمار	نام طالبعلم	ولدیت	ضلع	مسلسل نمبر	نمبرشمار	نام طالبعلم	ولدیت	ضلع
58	1	محمد سلیم	محمد اللہ یار	چنیوٹ	59	2	امتیاز احمد	احمد علی	چنیوٹ
60	3	عبدالشکور	محمد اکرم	چنیوٹ	61	4	غلام مصطفی	محمد لیاقت	چنیوٹ
62	5	محمد فرحت نواز	محمد نواز	چنیوٹ	63	6	محمد عاشق رفیق	محمد رفیق	چنیوٹ
64	7	محمد زاہد	واحد بخش	ملتان	65	8	محمد بلال	اللہ یار	چنیوٹ
66	9	محمد مراتب علی	محمد ذوالفقار علی	چنیوٹ	67	10	محمد اشرف	محمد عاشق علی	اوکاڑہ
68	11	محمد امجد علی	محمد عارف	چنیوٹ	69	12	محمد شہزاد	غلام حیدر	چنیوٹ
70	13	محمد عابد حسین	محمد حسین	چنیوٹ	71	14	محمد عارف خان	محمد ظفر اللہ خان	میانوالی
72	15	امان اللہ	عبدالرحیم	مظفرگڑھ					

تکمیل تحفیظ القرآن ۱۴۲۷ھ بمطابق ۲۰۰۶ء

مسلسل نمبر	نمبرشمار	نام طالبعلم	ولدیت	ضلع	مسلسل نمبر	نمبرشمار	نام طالبعلم	ولدیت	ضلع
73	1	محمد بلال	محمد عارف	چنیوٹ	74	2	محمد مبشر	محمد نذیر	چنیوٹ
75	3	محمد جہانگیر کرامت	حاجی اللہ رکھا	چنیوٹ	76	4	محمد فیصل نواز	محمد نواز	چنیوٹ
77	5	محمد فاروق	غلام مصطفی	چنیوٹ	78	6	محمد اسد علی	محمد یار	چنیوٹ
79	7	عزیز الرحمٰن	محمد یونس	چنیوٹ	80	8	محمد صفی الدین	محمد صالحین	چکوال
81	9	محمد عمران ظہور	محمد ظہور	چنیوٹ	82	10	محمد خورشید	اصغر علی	چنیوٹ
83	11	محمد عمران کبیر	محمد کبیر	چنیوٹ	84	12	محمد شاہد اقبال	محمد اقبال	چنیوٹ
85	13	زوہیب احمد	غلام احمد	چنیوٹ	86	14	محمد یٰسین	محمد حیات	چنیوٹ
87	15	غلام مرتضیٰ	محمد لیاقت	چنیوٹ	88	16	محمد شاہد اقبال	محمد ذوالفقار علی	حافظ آباد
89	17	محمد ریاض	محمد اعجاز	چکوال	90	18	محمد حسن علی	محمد ثناء اللہ	حافظ آباد
91	19	عبدالجبار	محمد امین	خانیوال	92	20	عزیز اللہ خان	محمد قلندر خان	سوات
93	21	محمد مظہر حسین	محمد اختر حسین	مظفرگڑھ					

تکمیل تحفیظ القرآن ۱۴۲۸ھ بمطابق ۲۰۰۷ء

مسلسل نمبر	نمبرشمار	نام طالبعلم	ولدیت	ضلع	مسلسل نمبر	نمبرشمار	نام طالبعلم	ولدیت	ضلع
94	1	محمد بلال علوی	محمد علی علوی	چنیوٹ	95	2	محمد حسن علی	محمد عبداللہ	چنیوٹ
96	3	محمد شفقت	محمد نواز	چنیوٹ	97	4	محمد حسنین ظفر	محمد ظفر حسین	چنیوٹ

98	5	محمد حبیب اللہ	عامیل خان	جنوبی وزیرستان	99	6	محمد زاہد اقبال	محمد اقبال	چنیوٹ
100	7	محمد مظہر	محمد مختار	چنیوٹ	101	8	محمد ممتاز خان	خان محمد	چنیوٹ
102	9	محمد طارق	محمد خالد	چنیوٹ	103	10	محمد نیک دار علی	محمد نورولی	شمالی وزیرستان
104	11	محمد شاہد عمران	فلک شیر	چنیوٹ					

تکمیل تحفیظ القرآن ۱۴۲۹ھ بمطابق ۲۰۰۸ء

مسلسل نمبر	نمبرشمار	نام طالبعلم	ولدیت	ضلع	مسلسل نمبر	نمبرشمار	نام طالبعلم	ولدیت	ضلع
105	1	محمد شیر عالم	محمد شیر خان	چنیوٹ	106	2	محمد عبداللہ	مولانا فقیراللہ اختر	مظفرگڑھ
107	3	محمد مدثر عمر	محمد عمر حیات	چنیوٹ	108	4	محمد زاہد حسن	شفیق عالم	سرگودھا
109	5	عبدالرحیم	شیر محمد	چنیوٹ	110	6	محمد جاوید اقبال	محمد جابر خان	میانوالی
111	7	غلام مصطفیٰ	غلام حیدر	چنیوٹ	112	8	محمد مبشر علی	میاں اللہ یار	چنیوٹ
113	9	محمد ندیم	محمد نواز	چنیوٹ					

تکمیل تحفیظ القرآن ۱۴۳۰ھ بمطابق ۲۰۰۹ء

مسلسل نمبر	نمبرشمار	نام طالبعلم	ولدیت	ضلع	مسلسل نمبر	نمبرشمار	نام طالبعلم	ولدیت	ضلع
114	1	محمد سرفراز	حاجی شیر محمد	چنیوٹ	115	2	محمد عمران صدیقی	محمد رمضان	مظفرگڑھ
116	3	محمد رمضان عزیز	عبدالعزیز	ٹوبہ ٹیک سنگھ	117	4	محمد عامر سلطان	کریم بخش	چنیوٹ
118	5	محمد وسیم انور	انوار علی	چنیوٹ	119	6	محمد شاہد عالم	محمد عالم	چنیوٹ
120	7	غلام مصطفیٰ	محمد وارث	چنیوٹ	121	8	محمد فاروق	دوست محمد	چنیوٹ
122	9	حبیب الرحمٰن	محمد علی علوی	چنیوٹ	123	10	محمد افضل	مولانا اللہ وسایا	لودھراں
124	11	محمد اکرام اللہ	فتح خان	میانوالی					

تکمیل تحفیظ القرآن ۱۴۳۱ھ بمطابق ۲۰۱۰ء

مسلسل نمبر	نمبرشمار	نام طالبعلم	ولدیت	ضلع	مسلسل نمبر	نمبرشمار	نام طالبعلم	ولدیت	ضلع
125	1	محمد وسیم مدنی	گلزار احمد	چنیوٹ	126	2	محمد ابوبکر خان	عامیل خان	ٹانک
127	3	محمد اکرام	محمد فیروز	حافظ آباد	128	4	عتیق الرحمان	عبدالرحمان	چنیوٹ
129	5	محمد آصف	محمد شفیع	چنیوٹ	130	6	محمد عثمان	محمد ظہور	بھلوال
131	7	عبدالقدیر	غلام محمد	مظفرگڑھ	132	8	عبدالباسط	محمد نواز	چنیوٹ
133	9	محمد اعجاز	محمد یعقوب	چنیوٹ	134	10	عبدالخالق	محمد خالد	ملتان
135	11	محمد عامر	احمد شیر	چنیوٹ	136	12	مظہر عباس	اللہ دتہ	چنیوٹ

137	13	محمد قاسم	محمد نواز	چنیوٹ	138	14	محمد ارسلان	محمد ارشد	چنیوٹ
139	15	محمد عثمان	محمد ارشد	چنیوٹ					

تکمیل تحفیظ القرآن ۱۴۳۲ھ بمطابق ۲۰۱۱ء

مسلسل نمبر	نمبر شمار	نام طالبعلم	ولدیت	ضلع	مسلسل نمبر	نمبر شمار	نام طالبعلم	ولدیت	ضلع
140	1	محمد سجاد اللہ	سین اللہ خان	جنوبی وزیرستان	141	2	محمد یاسین	عبدالکریم	چنیوٹ
142	3	محمد عامر علی	احمد شیر	چنیوٹ	143	4	محمد ارسلان	محمد حبیب	خانیوال
144	5	محمد حسن رضا	سکندر حیات	چنیوٹ	145	6	محمد سید امیر	اطلس خان	میانوالی
146	7	محمد عدنان	محمد اشرف علی	چنیوٹ	147	8	محمد انس	شبیر احمد عثمانی	چنیوٹ
148	9	محمد عبداللہ	حاجی غلام اللہ	چنیوٹ	149	10	محمد الطاف	محمد طالب حسین	خانیوال
150	11	محمد تنویر	غلام محمد	مظفر گڑھ	151	12	محمد علی	احمد علی	چنیوٹ
152	13	نوید سلطان	محمد ریاض	سرگودھا	153	14	محمد قاسم	سلطان احمد	چنیوٹ
154	15	محمد عدیل	محمد نواز	چنیوٹ	155	16	محمد ساجد	محمد ابراہیم	رحیم یار خان
156	17	محمد شعیب	محمد عبداللہ	رحیم یار خان	157	18	محمد امین	محمد ابراہیم	رحیم یار خان
158	19	محمد شمس الحق	رئیس قطب الدین	رحیم یار خان	159	20	محمد صغیر	محمد عثمان	رحیم یار خان
160	21	محمد ظفر اللہ	نواب بیروہی	شکار پور					

تکمیل تحفیظ القرآن ۱۴۳۳ھ بمطابق ۲۰۱۲ء

مسلسل نمبر	نمبر شمار	نام طالبعلم	ولدیت	ضلع	مسلسل نمبر	نمبر شمار	نام طالبعلم	ولدیت	ضلع
161	1	محمد امتیاز	ممتاز احمد	چنیوٹ	162	2	محمد حسن جاوید	محمد گلزار	چنیوٹ
163	3	محمد امین اللہ	عبدالسلام	ٹانک	164	4	محمد شاکر بلال	محمد صادق	چنیوٹ
165	5	محمد حسن رضا	ریاض احمد	حافظ آباد	166	6	محمد زبیر	عبدالستار	جھنگ
167	7	محمد عمران نیازی	عبدالغفار	میانوالی	168	8	محمد اویس	نذیر احمد	چنیوٹ
169	9	محمد امجد	اللہ دتہ	چنیوٹ	170	10	محمد صابر	محمد فاضل	چنیوٹ
171	11	محمد افضل	محمد حبیب	خانیوال	172	12	محمد روح اللہ	لقمان خان	نارتھ وزیرستان
173	13	محمد مشتاق	عبدالقادر	رحیم یار خاں	174	14	محمد اشفاق	عبدالقادر	رحیم یار خاں
175	15	محمد حنظلہ	حافظ اللہ دتہ	بھاولپور	176	16	انیس الرحمٰن	حافظ سیف الرحمٰن	لودھراں
177	17	زوہیب انور	محمد انور	چنیوٹ	178	18	عبدالمعین خان	شہباز خان	چنیوٹ
179	19	آصف علی	نور زمان	چنیوٹ					

تکمیل تحفیظ القرآن ۱۴۳۴ھ بمطابق ۲۰۱۳ء

مسلسل نمبر	نمبر شمار	نام طالبعلم	ولدیت	ضلع	مسلسل نمبر	نمبر شمار	نام طالبعلم	ولدیت	ضلع
180	1	محمد زوہیب حسن	گلزار احمد	چنیوٹ	181	2	محمد افتخار	مختار حسن	چنیوٹ
182	3	محمد عابد نواز	محمد نواز	چنیوٹ	183	4	محمد صابر	محمد فاضل	چنیوٹ
184	5	محمد سعید احمد	محمد اکبر	چنیوٹ	185	6	محمد طاہر	محمد گلزار	چنیوٹ
186	7	احمد علی	محمد علی	چنیوٹ	187	8	محمد اسماعیل	محمد حق نواز	مظفر گڑھ
188	9	محمد نعیم	محمد اسماعیل	رحیم یار خاں					

تکمیل تحفیظ القرآن ۱۴۳۵ھ بمطابق ۲۰۱۴ء

مسلسل نمبر	نمبر شمار	نام طالبعلم	ولدیت	ضلع	مسلسل نمبر	نمبر شمار	نام طالبعلم	ولدیت	ضلع
189	1	محمد احمد	غلام اللہ	چنیوٹ	190	2	محمد عمران صدیقی	مزمل حسین	چنیوٹ
191	3	محمد ابوبکر صدیق	غلام مصطفی	چنیوٹ	192	4	محمد شکیل	محمد سلطان	چنیوٹ
193	5	محمد ساجد علی	شہامند علی	چنیوٹ	194	6	محمد نعمان	محمد ابراہیم	چنیوٹ
195	7	محمد جاوید خان	محمد امین خان	چنیوٹ	196	8	محمد زاہد	محمد وریام	چنیوٹ
197	9	محمد عمر فاروق	غلام شبیر	چنیوٹ	198	10	محمد قاسم	گلزار احمد	فیصل آباد
199	11	محمد کاشف	مقبول احمد	چنیوٹ	200	12	محمد حذیفہ اکرم	محمد ابراہیم	چنیوٹ
201	13	محمد ضمیر اللہ	احمد شیر	ٹانک سرحد	202	14	محمد مقدس علی	نوشیر خان	چنیوٹ
203	15	محمد نجیب اللہ	محمد اسلم	ٹانک سرحد	204	16	محمد سلمان	حافظ عبدالمالک	بھاولپور
205	17	محمد زین اللہ	انور خان	ٹانک سرحد	206	18	محمد ابوبکر مدنی	برخوردار	چنیوٹ
207	19	محمد وقار	قاری محمد ابراہیم	سرگودھا	208	20	محمد اکرام اللہ	دوست محمد	فیصل آباد
209	21	محمد گلباز	ذوالفقار علی	چنیوٹ	210	22	مزمل عباس	عمر عباس	چنیوٹ
211	23	تحسین حیدر	اکبر علی	چنیوٹ	212	24	محمد عمران دولت	محمد دولت	چنیوٹ
213	25	محمد اقبال	ظہور احمد	چنیوٹ	214	26	نذیر بادشاہ	نعمت خان	ٹانک سرحد
215	27	معراج اللہ	قادر خان	شمالی وزیرستان	216	28	محمد رضوان	منظور احمد	سرگودھا
217	29	محمد رضوان	اللہ یار انجم	چنیوٹ	218	30	محمد فرحان	منظور احمد	چنیوٹ

تکمیل تحفیظ القرآن ۱۴۳۶ھ بمطابق ۲۰۱۵ء

مسلسل نمبر	نمبر شمار	نام طالبعلم	ولدیت	ضلع	مسلسل نمبر	نمبر شمار	نام طالبعلم	ولدیت	ضلع
219	1	محمد اقبال	محمد ریاض	چنیوٹ	220	2	عزیز الرحمن	قاری عبیدالرحمن	بہاولنگر

مسلسل نمبر	نمبرشمار	نام طالبعلم	ولدیت	ضلع	مسلسل نمبر	نمبرشمار	نام طالبعلم	ولدیت	ضلع
221	3	محمد شاہ نواز	بشیر احمد	مظفر گڑھ	222	4	نعمان علی	نذیر احمد	چنیوٹ
223	5	محمد شہباز	مختار احمد	چنیوٹ	224	6	ثقلین مشتاق	حاجی فلک شیر	چنیوٹ
225	7	محمد ضیاء الحق	حاجی ممتاز حسین	چنیوٹ	226	8	محمد مزمل عباس	عمر حیات	چنیوٹ
227	9	محمد ثمر حیات	محمد سلطان	چنیوٹ	228	10	محمد نعیم نواز	محمد نواز	چنیوٹ
229	11	خان بادشاہ	تازہ گل خان	ٹانک سرحد	230	12	محمد ادریس	حافظ اللہ یار	چنیوٹ
231	13	سراج الدین	گل امر خان	ٹانک سرحد	232	14	محمد احمد	محمد اظہر	لودھراں
233	15	محمد ندیم	برخوردار	چنیوٹ	234	16	محمد بلال	اللہ دتہ	چنیوٹ
235	17	محمد عمران	محمد رمضان	خانیوال	236	18	عامر شہزاد	محمد علی	چنیوٹ

تکمیل تحفیظ القرآن ۱۴۳۷ھ بمطابق ۲۰۱۶ء

مسلسل نمبر	نمبرشمار	نام طالبعلم	ولدیت	ضلع	مسلسل نمبر	نمبرشمار	نام طالبعلم	ولدیت	ضلع
237	1	حافظ محمد احمد	امیر احمد	بہاولپور	238	2	حافظ محمد شان	مزمل حسین	چنیوٹ
239	3	حافظ محمد ضیاء الحق	حاجی ممتاز حسین	چنیوٹ	240	4	حافظ محمد ثقلین	غلام محمد	چنیوٹ
241	5	حافظ محمد صابر	محمد یوسف	چنیوٹ	242	6	حافظ محمد عصمت اللہ	محمد رمضان	چنیوٹ
243	7	حافظ محمد امان اللہ	حفیظ اللہ	مظفر گڑھ	244	8	حافظ قادر خان	کریم خان	چنیوٹ
245	9	حافظ محمد فیصل نواز	عاشق نواز	چنیوٹ	246	10	حافظ محمد طیب حسن	بشیر احمد	چنیوٹ
247	11	حافظ عبدالرحمٰن	اکبر علی	چنیوٹ	248	12	حافظ محمد نوید الحسن	مختیار احمد	چنیوٹ
249	13	حافظ محمد زوہیب حسن	حق نواز	چنیوٹ	250	14	حافظ محمد اسامہ	غلام رسول	چنیوٹ
251	15	حافظ محمد حمزہ	شاہد محمود	چنیوٹ	252	16	حافظ محمد رمضان	محمد بشیر	چنیوٹ
253	17	حافظ محمد عضر	منور حسین	چنیوٹ	254	18	حافظ عمر گل	شیرا	چنیوٹ
255	19	حافظ محمد ارسلان	ظفر علی	چنیوٹ					

اسی طرح ۱۴۳۵ھ مطابق ۲۰۱۴ء سے مدرسہ عربیہ ختم نبوت میں تخصص کی کلاس کا اجراء کیا گیا۔ ۱۴۳۵ھ میں ۱۳ علماء نے یک سالہ تخصص مکمل کیا اور ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۰۱۵ء میں ۱۹ علماء نے تخصّص مکمل کیا۔ ۲۰۱۵ء ۱۹ متخصّصین کی اس سال کانفرنس کے موقعہ پر دستار بندی کرائی گئی۔ لیکن بہت مناسب ہوگا کہ گزشتہ دونوں سالوں کے متخصّصین کی فہرست ریکارڈ کے لئے یہاں شامل کردی جائے، جو یہ ہے۔

اسماء گرامی طلباء تخصص مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ:

تکمیل تخصص ۱۴۳۵ھ بمطابق ۲۰۱۴ء (سال اوّل)

مسلسل نمبر	نمبرشمار	نام مع ولدیت	ایڈریس	ضلع
1	1	مولانا محمد امجد بن محمد اکبر	چک نمبر ۹-۱۹۹/ ایل، ڈاکخانہ خاص	ساہیوال

2	2	مولانا عبدالرؤف بن محمد حنیف	تحصیل اوباڑو رانوتی	گھوٹکی
3	3	مولانا محمد نعیم بن عبدالمجید	کولال والا، گوٹھ بہار تحصیل کہروڑ پکا	لودھراں
4	4	مولانا محمد بلال بن عبدالرشید	گاؤں بولی، ڈاکخانہ وتحصیل بالاکوٹ	مانسہرہ
5	5	مولانا محمد شفیع بن شیر زمان	گاؤں پٹیکہ، تحصیل بالاکوٹ	مانسہرہ
6	6	مولانا محمد راحیل بن منظور احمد	محلّہ شیخاں، سرگودھا روڈ	چنیوٹ
7	7	مولانا محمد عمران بن محمد اسماعیل	مبارکپور	بہاولپور
8	8	مولانا عبدالوحید بن محمد نواز	تحصیل اتوڈھور	لاڑکانہ
9	9	مولانا احسان الحق بن خان عابد	مسلم کالونی چناب نگر، تحصیل لالیاں	چنیوٹ
10	10	مولانا محمد یوسف بن بشیر احمد	ڈاکخانہ بہادر پور، جلالپور پیروالہ	ملتان
11	11	مولانا محمد اویس بن نذیر حسین	گاؤں سگدھار، تحصیل بالاکوٹ	مانسہرہ
12	12	مولانا عبدالرحمٰن بن محمد فاروق	رحیم یارخان	رحیم یارخان
13	13	مولانا ایاس احمد بن عبدالمناف	سری لنکا	سری لنکا

تکمیل تخصص ۱۴۳۶ھ بمطابق ۲۰۱۵ء (سال دوم)

مسلسل نمبر	نمبر شمار	نام مع ولدیت	ایڈریس	ضلع
14	1	مولانا گل اسلام بن حضرت گل	ماہزارہ، ڈاکخانہ حاجی زئی، شبقدر	چارسدہ
15	2	مولانا محمد فواد بن محمد اسلام	غازو ڈھیری چینہ، ڈاکخانہ ترناب، تنگی	چارسدہ
16	3	مولانا عادل خورشید بن خورشید احمد	اپر چھتر ہاؤسنگ سکیم، آزاد کشمیر	مظفرآباد
17	4	مولانا محمد یونس بن امیر محمد	ٹبی قیصرانی، ڈاکخانہ وتحصیل تونسہ	ڈی جی خان
18	5	مولانا سلیمان حیدر بن اللہ وسایا	ڈاکخانہ وتحصیل ڈیرہ اسماعیل خان	ڈی آئی خان
19	6	مولانا مختیار احمد بن عبدالغفور	گاؤں بہرام خان تحصیل تنگی	چارسدہ
20	7	مولانا عبدالحسیب بن ارشد محمود	ویروالا، ڈاکخانہ سیان، ڈسکہ	سیالکوٹ
21	8	مولانا خان محمد بن نصراللہ خان	ڈاکخانہ بہالیکے، تحصیل صفدر آباد	شیخوپورہ
22	9	مولانا محمد ایوب بن نوردین	نیس والی جاگیر، ڈاکخانہ ڈھولن	قصور
23	10	مولانا احتشام بن راجہ سلطان	محلّہ گنج قدیم، فوارہ چوک	ایبٹ آباد
24	11	مولانا عتیق احمد بن مقبول احمد	اعوان پٹی، ڈاکخانہ گڑھی دوپٹہ	مظفرآباد

25	12	مولانا محمد وقار بن فخر الدین	محلّہ کمال، ڈاکخانہ خاص، کلاچی	بھکر
26	13	مولانا حبیب اللہ بن مولانا شبیر احمد	محمد بلاک، علی ٹاؤن، سرگودھا روڈ	فیصل آباد
27	14	مولانا سجاد الرحمٰن بن محمد ہارون	گاؤں وڈاکخانہ خیر آباد، بالاکوٹ	مانسہرہ
28	15	مولانا انوار احمد بن محمد حسین	ڈاکخانہ گڑھی دوپٹہ، تحصیل ہٹیاں	مظفر آباد
29	16	مولانا محمد اشرف بن عبدالستار	سکندر پور، ڈاکخانہ کھڈیاں خاص	قصور
30	17	مولانا محمد مزمل بن محمد خورشید	گاؤں رسول نگر، ڈاکخانہ بازید پور	قصور
31	18	مولانا محمود احمد بن عبدالرشید	چک نمبر۱۲ون اے ایل، رینالہ خورد	اوکاڑہ
32	19	مولانا سرمد شہباز بن شہباز خان	منڈی صادق گنج، محلّہ غزنوی، منچن آباد	بہاولنگر

اس سال فارغ ہونے والے حفاظ کرام اور تخصّص کے حضرات علماء عظام کی دستار بندی مکمل ہونے کے بعد جمعہ کی آذان کہی گئی۔ سنن کی ادائیگی کے بعد جامعہ خیر المدارس ملتان کے مہتمم اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سیکرٹری جنرل مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے خطبہ جمعہ اور امامت جمعہ کے فرائض سرانجام دیئے۔ دعاء جمعہ کرائی، نوافل کی ادائیگی کے بعد، بعد از جمعہ کانفرنس کا آخری اجلاس شروع ہوا۔

آخری نشست......۲۸/اکتوبر ۲۰۱۶ء بعد از جمعہ تا عصر:

صدارت: مولانا سید سلمان بنوری (کراچی)

تلاوت: استاذ القراء مولانا قاری احسان اللہ فاروقی

بیان: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری (ملتان)، مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی (پشاور)، مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی (ملتان)

قراردادیں: مولانا محمد راشد مدنی (رحیم یار خان)

نعت: سید سلمان گیلانی (لاہور)

خطاب واختتامی دعاء: مولانا قاری محمد حنیف جالندھری (ملتان)

مہمانان خصوصی: مولانا صاحبزادہ عزیز احمد (خانقاہ سراجیہ کندیاں)، صاحبزادہ سعید احمد (خانقاہ سراجیہ)، مولانا قاری محمد یٰسین (فیصل آباد)، مولانا محمد احمد (کہروڑپکا)، مولانا محبّ النبی (لاہور)، مولانا سید محمود میاں (لاہور)، مولانا مفتی محمد حسن (لاہور)، پیر طریقت مولانا محبّ اللہ (لورالائی)، جناب رضوان نفیس (لاہور)، مولانا عبدالمجید (چوک سرور شہید)، مولانا منیر احمد منور (کہروڑپکا)، قاری عبدالحمید حامد (چنیوٹ)، مولانا ظہور احمد علوی (اسلام آباد)، مولانا عزیز الرحمٰن رحیمی (فیصل آباد)، مولانا سیف اللہ خالد (چنیوٹ)

ان حضرات کے علاوہ اور بھی بہت سارے اکابر علماء کرام موجود تھے۔ کانفرنس کے اختتام کے قریب دعاء سے کچھ عرصہ قبل قائد احرار ابن امیر شریعت پیر جی عطاء المہیمن شاہ بخاری بھی سٹیج پر رونق افروز ہوئے۔ ان حضرات کی موجودگی میں کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

فالحمد للہ! (ماہنامہ لولاک ملتان دسمبر ۲۰۱۶ء ص ۳ تا ۲۷)

ختم نبوت کانفرنسز بلوچستان

ختم نبوت کانفرنس پشین: ۱۲؍نومبر ۲۰۱۶ء بروز ہفتہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے زیراہتمام بعد نماز مغرب مرکزی جامع مسجد پشین میں ہوا۔ پروگرام کی صدارت مولانا محمد ہمایوں نے کی اور مہمان خصوصی مولانا قاضی احسان احمد تھے۔

ختم نبوت کانفرنس مستونگ: ۱۳؍نومبر بروز اتوار بعد نماز ظہر بمقام ٹاؤن ہال کمیٹی مستونگ میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے زیراہتمام ہوا۔ کانفرنس کی صدارت جمعیت علماء اسلام کے سینیٹر مفتی عبدالستار صاحب نے کی۔ کانفرنس میں تبلیغی جماعت مستونگ کے امیر صاحب، مولانا قاضی احسان احمد، صوبائی مبلغ مولانا محمد یونس، مولانا سعید الرحمٰن فاروقی اور مفتی جلیل احمد صاحب نے خطاب کیا۔

ختم نبوت کانفرنس لورالائی: ۱۴؍نومبر بعد نماز عصر مولانا قاضی احسان احمد اور بعد نماز مغرب مولانا محمد یونس، مولانا مفتی راشد مدنی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ جلسہ کی صدارت مرکزی جامع مسجد لورالائی کے خطیب اور مقامی امیر مولانا ممتاز احمد نے کی، جب کہ مہمان خصوصی خواجہ خواجگان مولانا خان محمد کے خلیفہ مجاز پیر طریقت مولانا محبّ اللہ تھے۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد حسن نے سرانجام دیئے۔

ختم نبوت کانفرنس ژوب: ۱۵؍نومبر کو مبلغین ختم نبوت جناب محمد عمران کی رفاقت میں ژوب کے لئے روانہ ہوئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ژوب کے زیراہتمام چلنے والے مدرسہ ختم نبوت سے ناظرہ قرآن پاک مکمل کرنے والے ۲۵ لڑکوں اور لڑکیوں کو آخری سبق مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے پڑھایا۔

قبیل عصر مولانا محمد یونس نے مرکزی جامع مسجد میں منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کیا جب کہ عصر کے بعد مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا محمد اسمایل کے بیانات ہوئے۔ بعد نماز مغرب مولانا راشد مدنی نے شاندار عالمانہ خطاب کیا۔ کانفرنس کی صدارت مرکزی جامع مسجد کے خطیب اللہ داد کاکڑ نے کی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض حاجی محمد اکبر نے سرانجام دیئے۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶ تا ۲۲؍دسمبر ۲۰۱۶ء ص ۲۳)

خانوزئی میں ختم نبوت کانفرنس: خانوزئی کی مرکزی مسجد میں ۱۶؍نومبر کو ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت شیخ الحدیث مولانا عبدالظاہر نے کی اور اسٹیج سیکرٹری کے فرائض حاجی محمد اکبر نے سرانجام دیئے۔ عصر کی نماز کے بعد تلاوت ونعت کے بعد مولانا محمد یونس اور مولانا قاضی احسان احمد کے بیانات ہوئے جب کہ مغرب کے بعد مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے خطاب کیا۔ کانفرنس کا اختتام شیخ الحدیث مولانا عبدالظاہر کی دعاء پر ہوا۔ کانفرنس سے قبل مولانا محمد راشد مدنی نے مدرسہ شمس العلوم خانوزئی کے طلباء اور اساتذہ کرام سے خطاب کیا۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶ تا ۲۲ دسمبر ۲۰۱۶ء ص ۲۴)

چمن میں ختم نبوت کانفرنس: ۱۷؍نومبر ۲۰۱۶ء کو چمن کی جامع مسجد الجامعۃ الاسلامیہ علامہ عبدالغنی ٹاؤن چمن میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ ۱۷؍نومبر صبح کی نماز کے بعد مبلغین ختم نبوت کا یہ قافلہ چمن کی طرف روانہ ہوا۔ راستہ میں کوئٹہ مجلس کے کارکن جناب حاجی محمد سلیم خان اچکزئی بھی شامل قافلہ ہوئے۔

قبل ازعصر تلاوت ونعت کے بعد صوبائی مبلغ مولانا محمد یونس، مولانا قاضی احسان احمد اور بعد نماز عصر مولانا مفتی محمد راشد مدنی اور امیر جمعیت علماء اسلام چمن مولانا عبدالخالق نے خطاب کیا۔ اس نشست کی صدارت شیخ القراء قاری ممتاز احمد سرحدی نے کی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض چمن کے معروف نعت خوان مولانا محمد عمر کدیوال نے سرانجام دیئے، بعد نماز مغرب آخری نشست منعقد ہوئی جس کی صدارت مہتمم الجامعہ شیخ محمد یوسف نے کی۔ قاری سہیل احمد نے اپنی خوبصورت آواز میں تلاوت کلام سے آغاز کیا، جب کہ نعت خوان حافظ عطاء اللہ نے اردو اور پشتو میں نعتیہ کلام پیش کیا۔ آخری خطاب مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا ہوا۔

سبی میں ختم نبوت کانفرنس: ۱۸؍نومبر بعد نماز عشاء جامعہ مفتاح العلوم سبی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سبی کے امیر اور سبی میونسپل کمیٹی کے چیئرمین حاجی محمد داؤد نے کی۔ جب کہ مہمان خصوصی جمعیت علماء اسلام کے ضلع امیر مولانا عطاء اللہ تھے۔

کانفرنس سے صوبائی مبلغ مولانا محمد یونس، رحیم یار خان کے مبلغ مفتی راشد مدنی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ نعتیہ کلام اور ترانہ ختم نبوت کوئٹہ کے خوش الحان نعت خوان اور شاعر حافظ عطاء اللہ نے پیش کیا۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔

بھاگ ناڑی میں ختم نبوت کانفرنس: ۱۹؍نومبر کو مدرسہ مدینۃ العلوم مین بازار میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت مولانا سید محمد ارشد شاہ نے کی۔

کانفرنس میں تلاوت کلام پاک کے بعد جناب حاجی خدا بخش نے سندھی زبان میں دو نعتیں پڑھیں۔ حافظ عطاء اللہ کوئٹہ نے اردو زبان میں حمد ونعت پڑھی۔ بعد ازاں مولانا محمد یونس اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ علماء کرام نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر بیانات کئے۔ نیز علاقہ کے علماء کرام سے استدعا کی کہ وہ کم ازکم ہر ماہ میں ایک جمعہ عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وضرورت پر خطاب فرمائیں۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶تا۲۲؍دسمبر ۲۰۱۶ء ص ۲۵)

ختم نبوت کانفرنس جیکب آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جیکب آباد کے زیر اہتمام ۲۰؍نومبر ۲۰۱۶ء کو مسجد علی المرتضیٰ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا تاج محمد چنہ، مولانا محمد حسین ناصر مبلغ ختم نبوت سکھر اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ پروگرام کے آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع جیکب آباد کی مقامی جماعت کی تشکیل کی گئی۔ جو کہ ذیل میں مرقوم ہے۔ سرپرست: ڈاکٹر اے جی انصاری، نائب سرپرست: حاجی محمد امین سومرو، امیر: مولانا تاج محمد چنہ، نائب امیر اوّل: مفتی شبیر احمد سرکی، نائب امیر دوم: مولانا عبدالعزیز، ناظم: حافظ نیاز احمد بنگلانی، خازن مولانا شاہنواز، پریس سیکرٹری حافظ ظہور احمد سومرو۔ کانفرنس کا اختتام مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کی دعاء سے ہوا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان جنوری ۲۰۱۷ء ص ۴۵)

ختم نبوت انعام گھر لاہور

۲۱؍نومبر ۲۰۱۶ء لاہور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ شادی پورہ لاہور کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت انعام گھر آغاز میرج ہال پاکستان منٹ جی۔ٹی روڈ لاہور میں منعقد ہوا۔ انعام گھر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، معروف مصنف محمد متین خالد، انجمن تاجران اعظم مارکیٹ کے صدر میاں محمد داؤد، پیر رضوان نفیس، قاری جمیل الرحمٰن اختر، قاری

ظہورالحق، مولانا عبدالنعیم، مولانا خالد محمود، مولانا سعید وقار، قاری عبدالعزیز، تاجر میاں محمد شفیق، میاں حاجی فریاد، میاں محمد اختر بٹ، مولانا سبحان محمود، حافظ عبداللہ سمیت اسکولز، کالجز، اکیڈیمیز اور دینی مدارس کے طلباء اور علماء نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ ختم نبوت انعام گھر میں آسان سوالات کے درست جوابات دینے والوں کو قیمتی انعامات سے نوازا گیا متین خالد نے احسن انداز میں کمپرنگ کی اور سامعین کو خوب محظوظ کیا۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵؍جنوری ۲۰۱۷ء ص۲۳)

ختم نبوت کانفرنس قصور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۲۶؍نومبر ۲۰۱۶ء کو جامع مسجد گنبدوالی قصور میں نماز عصر سے عشاء تک ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس سے مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمان ثانی، مولانا عبدالرزاق مجاہد اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ کانفرنس کی صدارت مقامی امیر قاری مشتاق احمد رحیمی نے کی۔ نگران مولانا سید خبیب احمد ہمدانی تھے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان فروری ۲۰۱۷ء ص۵۱)

ختم نبوت کانفرنس طوگانی بونیز

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام طوگانی بونیز خیبر پختونخواہ میں ۲۷؍نومبر ۲۰۱۶ء کو عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عابد کمال، مولانا اعزازالحق، مولانا فیضان الحق نے خطاب کیا۔ کانفرنس صبح دس بجے سے نماز عصر تک جاری رہی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان فروری ۲۰۱۷ء ص۳۸)

ختم نبوت کورس واسک لوئیر دیر

جامع مسجد ورسک، مدرسہ مدینۃ العلوم میں ۲۷، ۲۸، ۲۹؍نومبر ۲۰۱۶ء کو ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ جس میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عابد کمال، مولانا گل اسلام، مولانا تاج محمد نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت، حیات اور رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام اور قادیانیوں کے کفریہ عقائد پر لیکچر دیئے۔ مولانا محمد تاثیر، مولانا محمد عمران شیخ الحدیث نے نگرانی وصدارت فرمائی۔ (ماہنامہ لولاک ملتان فروری ۲۰۱۷ء ص۳۸)

بنوں میں ختم نبوت کانفرنسیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بنوں کے زیراہتمام گڑھی شیر احمد میں یکم؍دسمبر ۲۰۱۶ء کو ظہر کی نماز کے بعد ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت ضلعی امیر مولانا عظمت اللہ نے کی۔ کانفرنس سے مولانا حمید اللہ، مولانا ظاہر شاہ، مولانا غریب نواز، مولانا عصمت اللہ، مفتی عبدالغنی اشرفی، سید ظہیرالدین ایڈووکیٹ اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ دوسرا پروگرام اسی روز بعد نماز عشاء جامع مسجد کوثر فتح میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت ضلعی امیر مفتی عظمت اللہ نے کی۔ ضلعی نائب امیر مولانا شمس الحق اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ (ماہنامہ لولاک ملتان فروری ۲۰۱۷ء ص۵۶)

ختم نبوت کانفرنس فیصل آباد

۲؍دسمبر ۲۰۱۶ء بعد نماز مغرب جامع مسجد ابوبکر صدیق شہزاد کالونی فیصل آباد میں جلسہ ختم نبوت منعقد ہوا جس سے مولانا سید جاوید حسن شاہ صاحب مدظلہ اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ نعتیہ کلام مولانا محمد قاسم گجر نے پیش کیا۔

(ماہنامہ لولاک ملتان فروری ۲۰۱۷ء ص۵۱)

بھلوال میں خطبہ جمعہ

۲؍دسمبر ۲۰۱۶ء مطابق ۲؍ربیع الاوّل کا جمعۃ المبارک کا خطبہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جامع مسجد مدنی نہر والی میں مولانا محمد یعقوب احسن کی دعوت پر دیا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان فروری ۲۰۱۷ء ص ۳۸)

ختم نبوت کانفرنس راوی روڈ لاہور

۳؍دسمبر ۲۰۱۶ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے زیر اہتمام سالانہ تاریخی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس آفتاب چوک کریم پارک راوی روڈ لاہور میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے امت کے تمام طبقات نے بھرپور انداز میں شرکت کی۔ کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا، مجلس لاہور کے امیر مولانا مفتی محمد حسن، عالمی مجلس لاہور کے سرپرست مولانا محمد نعیم الدین، مناظر اسلام مولانا محمد اسماعیل محمدی، مولانا شاہنواز فاروقی، مولانا سید ضیاء الحسن شاہ، قاری جمیل الرحمٰن اختر، پیر رضوان نفیس، عالمی مجلس کے مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا قاری علیم الدین شاکر، مولانا محمد قاسم گجر، بھائی محمد حامد بلوچ، مولانا عبدالنعیم، قاری عبدالعزیز، قاری غلام عباس، بھائی مسلم بلوچ، بھائی محمد یونس، بھائی عبدالولی، حکیم ارشاد حسین، کاشان مرزا، نعمان ملک، حافظ ذوالفقار، مرزا عمر بیگ، رانا قیصر، ناصر ادریس، بھائی محمد وقاص سمیت متعدد دینی ومقتدر شخصیات نے شرکت وخطاب کیا۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵؍جنوری ۲۰۱۷ء ص ۲۲)

۲۳ روزہ اجتماعات بسلسلہ سیرت خاتم الانبیاء ﷺ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ اسماعیل خان کے زیر اہتمام ۲۳ روزہ اجتماعات بسلسلہ سیرت خاتم الانبیاء منعقد ہوئے۔ یہ پروگرام ۴؍دسمبر ۲۰۱۶ء سے شروع ہوکر ۲۵؍دسمبر کو اختتام پذیر ہوئے۔ ضلع بھر میں ہونے والے ان ۲۳ پروگراموں میں متعدد علماء کرام، مشائخ عظام ودیگر معزز شخصیات نے شرکت کی۔ جن میں ولی ابن ولی صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عطاء الرحمٰن خانوخیل، مولانا قاری محمد طارق، مولانا مفتی احمد انور، مولانا محمد رفیق جامی، مولانا خلیفہ محمد طیب، مولانا قاری کفایت اللہ، مولانا قاری عبدالحلیم، مولانا اللہ بخش، مولانا رمضان ثاقب، قاری عبداللطیف، مولانا قاری حفیظ اللہ، مولانا قاری عنایت اللہ عثمانی، مولانا شیخ محمود الحسن، مولانا زین العابدین، مولانا محمد حمزہ لقمان، جناب میاں مستقیم وثناء خوان مصطفیٰ قاضی ابراہیم احمد مدنی، حافظ سلمان سعید، جناب شوکت اللہ صدیقی، حافظ خبیب احمد ودیگر کئی شخصیات شامل ہیں۔ (ماہنامہ لولاک ملتان فروری ۲۰۱۷ء ص ۵۱)

ختم نبوت کانفرنس میانوالی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع میانوالی کے زیر اہتمام ۷؍دسمبر ۲۰۱۶ء بروز بدھ بعد نماز عشاء مکی سراجیہ مسجد واںڈی روشن والی میں ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں اسٹیج سیکرٹری کے فرائض قاری محمد یوسف نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا عبدالقدوس، مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا محمد نعیم مبلغ خوشاب اور مولانا عثمان علی فاروقی نے بیانات فرمائے۔ کانفرنس کی نگرانی مولانا عبدالرزاق جنرل سیکرٹری مجلس اور صدارت مولانا عبدالرحیم شیخ الحدیث خانقاہ سراجیہ نے فرمائی۔

(ماہنامہ لولاک ملتان فروری ۲۰۱۷ء ص ۵۶)

ختم نبوت کانفرنس ہڈالی

۸؍دسمبر ۲۰۱۶ء کو بعد نماز مغرب جامع مسجد ہڈالی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت ونعت حافظ عطاء الرحمٰن نے پڑھی۔ مولانا محمد نعیم، مفتی محمد معاویہ اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔

پیلو وینس میں خطبہ جمعہ

۹؍دسمبر ۲۰۱۶ء کا جمعتہ المبارک کا خطبہ مولانا شجاع آبادی نے جامع مسجد ختم نبوت پیلو وینس میں دیا، جب کہ مولانا محمد نعیم نے جامعہ مسجد میں جمعہ پڑھایا۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶ تا ۲۲؍جنوری ۲۰۱۷ء ص ۹)

ختم نبوت کانفرنس لکی مروت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس ضلع لکی مروت، وروئت ہلال کمیٹی تحصیل نورنگ کے زیر اہتمام ۱۱؍دسمبر ۲۰۱۶ء بروز اتوار کو جامع مسجد مولانا جمعہ خان نورنگ میں سیرت خاتم الانبیاء ﷺ کانفرنس ضلعی نائب امیر مولانا مفتی عبدالغفار کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد ابراہیم ادہمی نے ادا کئے۔ کانفرنس حافظ ذبیح اللہ ادہمی وقاری صفی اللہ کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ کانفرنس سے مولانا مفتی عبدالشکور، مولانا قاری محمد عبداللہ، مولانا شیر بہادر نے خصوصی خطاب کئے۔ اس کے علاوہ مولانا حافظ امیر پیاؤ شاہ، مولانا سیف اللہ جان، مفتی ضیاء اللہ، مولانا ماسٹر عمر خان، مولانا بشیر احمد حقانی اور مولانا محمد طیب طوفانی نے بھی مختصر خطاب کئے۔

(ماہنامہ لولاک ملتان فروری ۲۰۱۷ء ص ۵۶)

جامع مسجد الصادق بہاولپور میں ختم نبوت کانفرنس

علماء اہل سنت والجماعت (دیوبندی مسلک) کی تمام دینی وسیاسی جماعتیں ہر سال ۱۲؍ربیع الاوّل کو جامع مسجد الصادق میں سیرت النبی کے حوالے سے مشترکہ پروگرام منعقد کرتی ہیں۔ امسال ۱۲؍ربیع الاوّل ۱۳؍دسمبر ۲۰۱۶ء کو جامع مسجد الصادق میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس اوپر والے ہال میں منعقد ہوئی، جس کی صدارت مولانا مفتی عطاء الرحمٰن نے کی۔ تلاوت کلام کی سعادت جناب قاری منظور احمد مدنی نے حاصل کی، نعتیہ کلام اصغر برادران نے پیش کیا۔

کانفرنس سے جمعیت علماء اسلام خیبر پختونخوا کے رہنما مولانا مفتی کفایت اللہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا معین الدین وٹو، مولانا عبدالرحمٰن، مولانا محمد الیاس چنیوٹی، مولانا قاری محمد احمد کہروڑپکا دیگر مختلف دینی وسیاسی جماعتوں کے رہنماؤں نے خطاب کیا۔

پروگرام میں مولانا مفتی ارشاد احمد، قاری غلام یاسین صدیقی، مولانا شمس الدین انصاری، مولانا احمد جالندھری، مولانا صہیب مصطفیٰ سمیت مدارس کے اساتذہ کرام اور مساجد کے ائمہ وخطباء نے خصوصی شرکت کی۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶ تا ۲۲؍جنوری ۲۰۱۷ء ص ۲۱)

سالانہ ختم نبوت کانفرنس منظور کالونی کراچی

۱۵؍دسمبر ۲۰۱۶ء کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ منظور کالونی فرنیچر مارکیٹ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں خطاب

کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے فرمایا کہ دیگر اسلامی عقائد کی طرح عقیدۂ ختم نبوت کو مانے بغیر کوئی بھی آدمی مسلمان نہیں ہوسکتا۔ قادیانی آئین پاکستان سے بغاوت کے مرتکب ہیں۔ قادیانیوں کی قانون شکنی کا نوٹس لے کر انہیں قانون کا پابند کیا جائے۔ مرکزی امیر متحدہ جمعیت اہل حدیث پاکستان کے مولانا ضیاء اللہ بخاری نے کہا کہ حکومت نے قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے شعبہ فزکس کو متعصب اور جنونی قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام کے نام موسوم کرنے کا آرڈر پاس کیا ہے جو قادیانیت نوازی اور مسلمان سائنس دانوں کی خدمات سے چشم پوشی کے مترادف ہے، وزیراعظم اپنا یہ حکم واپس لیں۔ مولانا عبدالکریم ندیم، مولانا قاضی احمد نورانی، مولانا محمد رفیق جامی (فیصل آباد) نے کانفرنس میں بیان کرتے ہوئے کہا کہ چکوال میں ہونے والے ناخوشگوار واقعہ کی فی الفور تحقیقات کروائی جائیں اور ذمہ دار شرپسند قادیانی عناصر کے خلاف بھرپور ایکشن لیا جائے تاکہ مسلمانوں میں اشتعال اور اضطراب کی کیفیت ختم کی جاسکے۔ مولانا قاری احمد میاں تھانوی، مولانا قاضی احسان احمد ودیگر اکابر علماء کرام نے کہا کہ سندھ حکومت نے قبولِ اسلام کے لئے عمر کی جو شرائط عائد کی ہیں وہ فوری طور پر واپس لی جائیں۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵ر جنوری ۲۰۱۷ء ص۱۹)

کلویا ٹوبہ میں ختم نبوت کانفرنس

۱۶ر دسمبر ۲۰۱۶ء بعد نماز عشاء مدرسہ عربیہ خدام الدین چک نمبر ۳۷۷ پی ج ب کلویا میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا سید محمد بدر عالم ترمذی نے کی۔ کانفرنس سے انجمن خدام الدین لاہور کے امیر مولانا محمد اجمل قادری مدظلہ کے فرزند ارجمند مولانا احمد علی ثانی، احقر خبیب احمد اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ جب کہ تلاوت ونعت قراء اور نعت خوانوں نے پیش کی۔ مولانا احمد علی ثانی نے فضائل ذکر کے عنوان پر خطاب فرمایا اور ذکر کرایا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ اس علاقہ سے بندہ کا دہرا تعلق ہے، کیونکہ میرے شیخ، استاذ العلماء، سید الصلحاء مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم کا یہ آبائی علاقہ ہے۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۱۶تا۲۲ر فروری ۲۰۱۷ء ص۲۴)

ختم نبوت کانفرنس چکوال

گزشتہ دنوں الفلاح مسجد تلہ گنگ روڈ چکوال میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۲۵ر دسمبر ۲۰۱۶ء کو ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی۔ الفلاح مسجد چکوال میں یہ پہلی ختم نبوت کانفرنس تھی جو بھرپور طریقے سے کامیاب ہوئی۔ اس کے مہمان خصوصی مولانا اللہ وسایا تھے۔ تلہ گنگ جماعت کے امیر مولانا عبیدالرحمٰن، خالد مسعود ایڈووکیٹ کے علاوہ چکوال کے علماء کرام بھی شریک ہوئے اور خطابات کئے۔ دوالمیال واقعہ کی شدید الفاظ میں مذمت کی گئی اور قادیانیوں کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا گیا۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی یکم تا ۷ر فروری ۲۰۱۷ء ص۲۴)

سہ ماہی اجلاس مبلغین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا سہ ماہی اجلاس ۲۹، ۳۰ر دسمبر ۲۰۱۶ء کو دودن رہ کر اختتام پذیر ہوگیا۔

اجلاس میں مبلغین کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا اور طے کیا گیا کہ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے ہماری پرامن تحریک جاری رہے گی۔ اسلام آباد، سرگودھا، گوجرانوالہ، فیصل آباد، حافظ آباد، منڈی بہاؤالدین، گجرات، سمندری، سیالکوٹ اور سندھ کے بعض

علاقوں میں ختم نبوت کورسز منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔مختلف زبانوں میں لٹریچر کی اشاعت اور تقسیم کا بھی فیصلہ کیا گیا اور مولانا قاضی احسان احمد، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی پر مشتمل کمیٹی قائم کی گئی جو لٹریچر کا جائزہ لے کر اشاعت کے لئے سفارش کرے گی۔کئی ایک علاقوں میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔نئے سال سے معاون مبلغین کی تقرری کا بھی فیصلہ کیا گیا۔

اجلاس میں قائداعظم یونیورسٹی کے شعبہ فزکس کو ڈاکٹر عبدالسلام کے نام سے منسوب کرنے پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔اسی طرح چناب نگر کے نیشنلائزڈ تعلیمی ادارے قادیانیوں کو واپس کرنے کے فیصلے کی مذمت کی گئی۔سانحہ دوالمیال میں ایک مسلمان کو شہید اور درجنوں مسلمانوں کو زخمی کرنے پر بھی تشویش کا اظہار کیا گیا۔ (ماہنامہ لولاک ملتان فروری ۲۰۱۷ء ص ۵۵)

ختم نبوت کانفرنس شاہ لطیف ٹاؤن کراچی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ملیر کے زیر انتظام ختم نبوت کانفرنس ۱۸؍دسمبر ۲۰۱۶ء بروز اتوار بعد نماز عشاء بمقام جامع مسجد اقصیٰ سیکٹر بی-۱۷، شاہ لطیف ٹاؤن کراچی میں منعقد ہوئی۔

پروگرام کا آغاز قاری حبیب الرحمٰن صاحب فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی کی تلاوت سے ہوا، حمد ونعت رسول مقبول حافظ محمد اشفاق فاضل جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن نے پیش کی۔پروگرام کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ دامت برکاتہم فرمارہے تھے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ ختم نبوت کا عقیدہ ضروریاتِ دین میں سے ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا نے اپنے خطاب میں آقاﷺ سے عقیدت اور محبت کا درس دیتے ہوئے فرمایا کہ آقاﷺ کا امتی ہونا دنیا اور آخرت کا سب سے بڑا اعزاز ہے اور قادیانی اس اعزاز سے محروم ہیں۔

مولانا عبدالکریم ندیم مدظلہ نے اپنے خطاب میں پاک پیغمبرﷺ کے اوصاف کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح کلمہ توحید کے پہلے جزو میں کوئی نکتہ نہیں، اسی طرح دوسرے جزو میں بھی کوئی نکتہ نہیں، جب تک نبوت جاری تھی نکتوں والے آتے رہے اور جب نبوت ختم ہوگئی تو محمد رسول اللہﷺ تشریف لائے کیونکہ آپﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہوگیا۔مولانا نے تمام مجمع سے عہد لیا کہ ختم نبوت کے کام میں اپنے آپ کو پیش کریں، یہ کام ہر کلمہ گو مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ عشق رسول سے خود بھی سرشار ہو اور دوسروں کو بھی اس کی دعوت دے۔

مولانا احسن راجہ صاحب نے نقابت کے فرائض انجام دیئے۔شرکاء میں جمعیت علماء اسلام ضلع ملیر کے امیر مولانا احسان اللہ، مولانا مفتی عبدالخالق، مولانا عبدالماجد، مولانا عبدالواحد، مفتی مبشر ابراہیم، مولانا عبدالسلام، مولانا ضیاء الرحمٰن، مولانا طارق قاسمی، مولانا عادل محمود، مولانا عبدالشکور، مولانا محمد وسیم سمیت سینکڑوں سیاسی، سماجی اور مذہبی شخصیات نے شرکت کی۔پروگرام رات گئے اختتام پذیر ہوا۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ۸تا۱۵؍جنوری ۲۰۱۷ء ص ۲۳)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کی

مرکزی شوریٰ کے اجلاسوں

کی

کارروائیاں

۲۰۱۱ء تا ۲۰۱۶ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عالمی مجلس کی مرکزی مجلس شوریٰ اور مجلس عمومی ومجلس عاملہ کے اجلاسات

نمبرشمار	مقام اجلاس	تاریخ	صدر اجلاس
۱۱۳	دفتر مرکزیہ ملتان (اجلاس شوریٰ)	۲۲؍مارچ ۲۰۱۱ء، مطابق ۱۶؍ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ	حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی
۱۱۴	دفتر مرکزیہ ملتان (اجلاس شوریٰ)	۱۱؍مارچ ۲۰۱۲ء، مطابق ۱۷؍ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ	〃 〃 〃
۱۱۵	دفتر مرکزیہ ملتان (اجلاس شوریٰ)	۲۸؍فروری ۲۰۱۳ء، مطابق ۱۷؍ربیع الثانی ۱۴۳۴ھ	〃 〃 〃
۱۱۶	مسلم کالونی چناب نگر (جنرل کونسل)	۲۵؍اکتوبر ۲۰۱۳ء، مطابق ۱۹؍ذی الحجہ ۱۴۳۴ھ	〃 〃 〃
۱۱۷	دفتر مرکزیہ ملتان (اجلاس شوریٰ)	۱۹؍مارچ ۲۰۱۴ء، مطابق ۱۷؍جمادی الاوّل ۱۴۳۵ھ	〃 〃 〃
۱۱۸	دفتر مرکزیہ ملتان (اجلاس شوریٰ)	۸؍فروری ۲۰۱۵ء، مطابق ۱۸؍ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ	حضرت ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
۱۱۹	مسلم کالونی چناب نگر (اجلاس شوریٰ)	۳۰؍اکتوبر ۲۰۱۵ء، مطابق ۱۶؍محرم الحرام ۱۴۳۷ھ	〃 〃 〃
۱۲۰	مسلم کالونی چناب نگر (جنرل کونسل)	۲۸؍اکتوبر ۲۰۱۶ء، مطابق ۲۶؍محرم الحرام ۱۴۳۸ھ	حضرت صاحبزادہ خلیل احمد
۱۲۱	دفتر مرکزیہ ملتان (اجلاس شوریٰ)	۱۱؍دسمبر ۲۰۱۶ء، مطابق ۱۱؍ربیع الاوّل ۱۴۳۸ھ	حضرت صاحبزادہ عزیز احمد

(۱۱۳واں) اجلاس مجلس شوریٰ

اجلاس مرکزی مجلس شوریٰ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، بمقام دفتر مرکزیہ ملتان۔

مؤرخہ ۲۲؍مارچ ۲۰۱۱ء، مطابق ۱۶؍ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ، بروز: منگل منعقد ہوا۔

زیر صدارت: امیر مرکزیہ مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم۔

شرکاء: (۱) مولانا عبدالمجید لدھیانوی، (۲) مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، (۳) مولانا سید محمد سلیمان بنوری، (۴) مولانا عبدالمجید ندیم شاہ، (۵) صاحبزادہ عزیز احمد، (۶) صاحبزادہ خلیل احمد، (۷) مولانا مفتی خالد محمود، (۸) مولانا عبدالروٴف، (۹) مولانا مفتی محمد شہاب الدین، (۱۰) مولانا نورالحق نور، (۱۱) مولانا عبدالواحد، (۱۲) مولانا قاضی عزیز الرحمٰن، (۱۳) مولانا قاری خلیل احمد، (۱۴) مولانا مفتی محمد حسن، (۱۵) مولانا احمد میاں حمادی، (۱۶) حاجی سیف الرحمٰن، (۱۷) حاجی فیض احمد، (۱۸) میاں خان محمد سرگانہ، (۱۹) حاجی اشتیاق احمد، (۲۰) حافظ محمد یوسف عثمانی، (۲۱) مولانا محمد اکرم طوفانی، (۲۲) مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، (۲۳) مولانا اللہ وسایا، (۲۴) مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، (۲۵) مولانا بشیر احمد، (۲۶) مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، (۲۷) مولانا قاضی احسان احمد، (۲۸) مولانا مفتی محمد ظفر اقبال (اعزازی)۔

تلاوت: مولانا قاضی احسان احمد صاحب۔

مخدوم المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحب، مولانا مرغوب الرحمٰن انڈیا، مولانا عبدالرحمٰن اشرفی اور دیگر مرحومین کے لئے دعاء مغفرت وترقی درجات کی گئی۔

سابقہ اجلاس مجلس شوریٰ اوراجلاس مجلس عمومی کی کارروائی پڑھ کرسنائی گئی۔اراکین نے تائید کی اورقائم مقام امیر مرکزیہ مولانا ڈاکٹرعبدالرزاق اسکندر نے توثیقی دستخط کئے۔ فالحمدللہ!

دستوری ترامیم: اجلاس مجلس عمومی منعقدہ ۱۵؍اکتوبر۲۰۱۰ء میں تین ترامیم منظور کی گئی تھیں کہ آئندہ مجلس کے:

☆ ...... دونائب امیر ہوں گے

☆ ...... مجلس شوریٰ کی مستقل حیثیت ہوگی

☆ ...... امیرمرکزیہ مجلس شوریٰ نامزد کرے گی

ان تین ترامیم کے باعث دستورمجلس تحفظ ختم نبوت میں جن ترامیم کی ضرورت پیش آئی،اس کے لئے ایک دستوری کمیٹی بنائی گئی تھی۔مجوزہ کمیٹی نے دستورمجلس کی توضیح وتشریح اور جوترامیم کیں وہ کمپوز شدہ تمام مقرر اراکین کو پیش کی گئیں۔جن کی خواندگی اورنظرثانی کے بعد نئے دستور کی اشاعت کی منظوری دی گئی۔

شعبہ تبلیغ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا شعبہ تبلیغ بہت ہی اہمیت کا حامل ہے۔مجلس کے شعبہ تبلیغ کے مقاصد میں فتنہ قادیانیت جو اسلام، بانی اسلام اورمسلمانان اسلام کے خلاف عالمی سطح پرانتہائی بغض وعداوت اور بدترین دشمنی رکھنے والا گروہ ہے۔اس کی گمراہی سے اسلامی عقائداورمسلمانوں کے ایمانوں کو بچانا یہ اہم ترین مقصد پوری امت مسلمہ کی طرف سے مجلس تحفظ ختم نبوت ادا کررہی ہے۔ ردقادیانیت پرکورس، درس، خطبات جمعہ، کانفرنسیں،فری تقسیم لٹریچر جیسے اور بہت سے پروگرام شامل ہیں۔اس وقت مجلس کے ۱۴۱ مبلغین ملک کے ۱۴۱حلقوں میں تبلیغی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں اوراخلاص نصیب فرمائیں۔آمین!

شعبہ تعلیم وتدریس: مجلس کے زیرانتظام گیارہ مدارس ہیں جن میں قرآن کریم کے حفظ وناظرہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔مسلم کالونی چناب نگر، چوک پرمٹ ضلع مظفرگڑھ۔ان دومقامات پرمقیم طلباء کرام ہیں۔جن کی تعداد ۳۶۶ ہے۔تفصیل حسب ذیل ہے۔مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں رابعہ تک درجہ کتب ہے۔درجہ کتب میں تعداد مقیم طلباء کرام ۵۶ ہے۔پانچ جید علماء کرام تدریسی خدمات انتہائی محنت سے سرانجام دے رہے ہیں۔ناشتہ،کھانا اورنقد ماہانہ وظیفہ دیا جارہا ہے۔آئندہ حسب فیصلہ مجلس شوریٰ طلباء کرام درجہ کتب کو ۲۰۰ روپیہ وظیفہ دیا جائے گا۔

مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی درجہ تحفیظ القرآن میں پانچ اساتذہ کرام، ۲۳۰مقیم طلباء کرام ہیں۔جنہیں عمدہ ناشتہ،کھانا اورنقد ماہانہ وظیفہ دیا جارہا ہے۔

مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی درجہ پرائمری میں دواساتذہ کرام ہیں۔مقیم طلباء کرام کو پرائمری تا میٹرک کی تیاری کرائی جاتی ہے۔

چوک پرمٹ ضلع مظفرگڑھ درجہ تحفیظ القرآن میں تین اساتذہ کرام ہیں۔۸۰مقیم طلباء کرام ہیں۔ناشتہ،کھانا عمدہ دیا جاتا ہے۔

دیگرمدارس میں صبح وشام سکول کے بچوں اوربچیوں کوناظرہ قرآن کریم اورنماز وغیرہ اسلامی باتوں کی تعلیم دی جاتی ہے۔

بینک لین دین: عالمی مجلس کی جملہ آمد کے اکاؤنٹ نیشنل بینک، پنجاب بینک، مسلم کمرشل بینک، یو.بی.ایل بینک میں ہیں۔

مجلس شوریٰ نے دستور کی دفعہ نمبر۱۱،شق نمبر۷ کے مطابق بینک لین دین کی توثیق کی اورقرار دیا کہ:

امیرمرکزیہ: مولانا عبدالمجید صاحب لدھیانوی ...... نائب امیرمرکزیہ: صاحبزادہ عزیزاحمد صاحب

ناظم اعلیٰ: مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری ...... ناظم مالیات: مولانا اللہ وسایا صاحب

کے دستخطوں سے بینکوں میں اکاؤنٹ رکھے جائیں۔ چیک پر ان چار حضرات میں کسی دو کے دستخط ضروری ہوں گے۔

(۱۱۴واں) اجلاس مجلس شوریٰ

اجلاس مرکزی مجلس شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان بمقام دفتر مرکزیہ ملتان۔

مؤرخہ ۱۱؍مارچ ۲۰۱۲ء، مطابق ۱۷؍ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ، بروز: اتوار منعقد ہوا۔

زیر صدارت: امیر مرکزیہ مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم۔

شرکاء: (۱) مولانا عبدالمجید لدھیانوی، (۲) صاحبزادہ عزیز احمد، (۳) صاحبزادہ خلیل احمد، (۴) مولانا مفتی خالد محمود، (۵) مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، (۶) مولانا عبدالرؤف، (۷) مولانا نورالحق نور، (۸) مولانا عبدالواحد، (۹) مولانا انوارالحق، (۱۰) مولانا مفتی محمد حسن، (۱۱) مولانا قاضی عزیزالرحمٰن، (۱۲) مولانا قاری خلیل احمد، (۱۳) مولانا احمد میاں حمادی، (۱۴) جناب حاجی سیف الرحمٰن، (۱۵) جناب حاجی فیض احمد، (۱۶) جناب حافظ محمد یوسف عثمانی، (۱۷) مولانا مفتی محمد ظفر اقبال (اعزازی)، (۱۸) مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری، (۱۹) مولانا اللہ وسایا، (۲۰) مولانا بشیر احمد، (۲۱) مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، (۲۲) مولانا عزیزالرحمٰن ثانی۔

شرکاء مالیاتی کمیٹی: (۱) صاحبزادہ عزیز احمد، (۲) مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، (۳) جناب حاجی سیف الرحمٰن، (۴) جناب حاجی فیض احمد۔

شرکاء تعمیراتی کمیٹی: (۱) صاحبزادہ عزیز احمد، (۲) مولانا اللہ وسایا، (۳) مولانا عزیزالرحمٰن ثانی، (۴) جناب محمد عامر۔

تلاوت: جناب حافظ محمد یوسف عثمانی صاحب گوجرانوالہ۔

دعائے مغفرت: مولانا محمد مراد صاحب ہالیجوی، مولانا مفتی محمد فرید صاحب اکوڑہ، مولانا علی محمد حقانی لاڑکانہ، مولانا قاری اہل اللہ رحیمی اور دیگر فوت شدگان کے لئے حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم نے مغفرت اور ترقی درجات کی دعاء کرائی۔

سابقہ کارروائی: سابقہ اجلاس شوریٰ کی کارروائی مولانا عزیزالرحمٰن نے پڑھ کر سنائی اور ساتھ ساتھ مجوزہ امور کی تشریح وتوضیح کی۔ کارروائی گزشتہ اجلاس شوریٰ کی خواندگی کے بعد امیر مرکزیہ دامت برکاتہم نے توثیقی دستخط کئے۔

اجلاس شوریٰ میں عدم شرکت: مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا سید محمد سلیمان بنوری، مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ۔ تینوں حضرات اپنی اہم دینی مصروفیات کی بناء پر شریک اجلاس نہ ہوسکے۔

قاری محمد یٰسین، میاں خان محمد سرگانہ، مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی سفر عمرہ مبارک کی وجہ سے شریک نہ ہوسکے۔

حافظ نذیر احمد اور حاجی اشتیاق احمد بوجہ علالت شریک اجلاس نہ ہوسکے۔

جدید تقرریاں: شعبہ تبلیغ میں سہ ماہی کورس دفتر مرکزیہ ملتان میں شریک ہونے والے علماء کرام میں سے مولانا محمد خالد عابد سرگودھا، مولانا محمد اسلم خوشاب، مولانا محمد ریاض احمد شیخوپورہ، مولانا مختار احمد سندھ علاقہ تھر میں بطور مبلغ مقرر کئے گئے اور مولانا صفدر حسین ختم نبوت لائبریری مرکزی دفتر ملتان مقرر کئے گئے۔

اور شعبہ تدریس میں مولانا محمد شاہد درجہ کتب چناب نگر میں مدرس رکھے گئے۔

مجلس کے چار مبلغین مولانا محمد یوسف نقشبندی، مولانا عبدالستار تونسوی، مولانا محمد عرفان، مولانا محمد نذر عثمانی چاروں حضرات مجلس کے شعبہ تبلیغ سے الگ ہوگئے۔

کراچی دفتر کا حادثہ: اس سال یکم محرم الحرام ۱۴۳۳ھ چوک پرانی نمائش پر دو متحارب جلوسوں کے شرکاء میں فائرنگ سے ایک نوجوان ہلاک ہوا۔ بھگدڑ میں کچھ مظاہرین کراچی دفتر میں گھس آئے۔ دفتر کے اندر اور باہر مظاہرین کی شدید ہنگامہ آرائی سے دفتر کے ساتھیوں کو جانیں بچانی مشکل ہوگئیں۔ دفتر کے باہر مجلس ذکر کے شرکاء کی کاریں اور موٹر سائیکلیں جلادی گئیں۔ رینجر اور پولیس نے مظاہرین سے دفتر خالی کرانے کے ساتھ دفتر کے تمام ساتھیوں کو گرفتار کر کے قریبی تھانہ پہنچا دیا۔ دو یوم دفتر ختم نبوت پولیس کے قبضہ میں رہا۔ پولیس کیا تھی، ڈکیت اور چور قابض ہوگئے۔ دفتر اور مکانات کے تالے اور دروازے توڑ کر دفتر کی سیلف، ساتھیوں کے ڈیکس، گھریلو سامان، زیورات اور نقدی سب کا پولیس نے صفایا کر دیا۔ اس صورتحال سے اعلیٰ آفیسران سے شکایت اور انہیں حالات سے آگاہ کیا گیا۔ موقع پر توڑ پھوڑ دیکھ کر حکام نے نقصانات کی تلافی کا وعدہ کیا۔ اگر انتظامیہ مجلس کے رفقاء کے نقصانات کی تلافی نہ کرسکی تو ساتھیوں کے نقصانات کی تلافی مجلس کو کرنی چاہئے۔

چوک پرانی نمائش جہاں دفتر واقع ہے ہمہ وقت ہنگامہ آرائی کا مرکز ہے۔ ہمارے ساتھی بڑی حوصلہ مندی سے کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائیں۔

(۱۱۵واں) اجلاس مجلس شوریٰ

اجلاس مرکزی مجلس شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان بمقام دفتر مرکزیہ ملتان۔

مؤرخہ ۲۸؍فروری ۲۰۱۳ء، مطابق ۱۷؍ربیع الثانی ۱۴۳۴ھ، بروز: جمعرات منعقد ہوا۔

زیر صدارت: امیر مرکزیہ مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم۔

شرکاء: (۱) مولانا عبدالمجید لدھیانوی، (۲) مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، (۳) مولانا شہاب الدین پوپلزئی، (۴) صاحبزادہ عزیز احمد، (۵) صاحبزادہ خلیل احمد، (۶) مولانا عبدالرؤف، (۷) مولانا مفتی خالد محمود، (۸) مولانا نورالحق نور، (۹) مولانا انوارالحق، (۱۰) مولانا عبدالواحد، (۱۱) مولانا مفتی محمد حسن، (۱۲) قاری محمد یٰسین، (۱۳) جناب حاجی سیف الرحمٰن، (۱۴) جناب حاجی فیض احمد، (۱۵) جناب میاں خان محمد سرگانہ، (۱۶) جناب حاجی اشتیاق احمد، (۱۷) جناب حافظ نذیر احمد، (۱۸) جناب حافظ محمد یوسف عثمانی، (۱۹) مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، (۲۰) مولانا اللہ وسایا، (۲۱) مولانا محمد اکرم طوفانی، (۲۲) مولانا بشیر احمد، (۲۳) مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، (۲۴) مولانا عزیز الرحمٰن ثانی۔

شرکاء مالیاتی کمیٹی: صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا مفتی شہاب الدین، جناب حاجی سیف الرحمٰن، جناب حاجی فیض احمد۔

شرکاء تعمیراتی کمیٹی: صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، جناب محمد عامر۔

آغاز: باجازت حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کارروائی اجلاس شوریٰ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا۔ جناب حافظ محمد یوسف عثمانی نے قرآن کریم کی سورۂ فتح کا آخری رکوع تلاوت کیا۔ گزشتہ سال بہت سی علمی اور روحانی شخصیات طبعی وفات سے ہم سے جدا ہوئیں اور بہت سے علماء اور طلباء کراچی کے ہنگامہ اور فسادات میں شرپسندوں کے ہاتھوں شہید ہوئے، ان مسافران آخرت کے لئے صاحبزادہ خلیل احمد زید مجدہ نے دعائے مغفرت اور ترقی درجات کرائی۔

شعبہ تبلیغ: مجلس کا شعبہ تبلیغ ۴۹ مبلغین پر مشتمل ہے۔ ۴۹ حلقوں میں مجلس کے دفاتر ہیں۔ یہ شعبہ تبلیغ شب وروز قادیانیت کی تبلیغی سرگرمیوں پر نظر رکھتے ہوئے مسلمانوں کو قادیانیت کے محاذ پر بیدار رکھتا ہے۔ تبلیغی بیانات، تقسیم لٹریچر، یک روزہ دوروزہ، سہ روزہ کورس ہائے ردقادیانیت مساجد اور مدارس میں رکھے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اس کے علاوہ کانفرنسیں ایک مربوط نظم کے ساتھ تمام حلقوں میں رکھی جاتی ہیں۔ خاص طور پر پشاور کانفرنس، مسلم کالونی اور اسلام آباد، لاہور، بہاول پور، سکھر، نواب شاہ، کنری، کوئٹہ ان شہروں میں بڑے اہتمام کے ساتھ کانفرنس ہائے ختم نبوت سال ہا سال سے منعقد ہوتی آرہی ہیں۔ جن کا آج تک انعقاد جاری ہے۔ اس سال سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر ۱۹، ۲۰؍ ذی الحجہ مطابق ۲۴، ۲۵؍ اکتوبر ۲۰۱۳ء بروز جمعرات، جمعہ منعقد ہوگی۔ ان شاءاللہ!

اسی طرح حسب سابق برمنگھم ختم نبوت کانفرنس ۹؍ جون ۲۰۱۳ء بروز اتوار منعقد ہوگی۔ ان شاءاللہ!

مدرسہ ختم نبوت اچھروال: اس مدرسہ کے بانی ماسٹر محمد حیات صاحب ہیں جو معمر اور معذور ہوگئے ہیں۔ ان کی خواہش پر کہ مجلس اس مدرسہ کا انتظام سنبھال لے۔ حاضرین اجلاس سے درخواست ہے کہ مدرسہ کے انتظامی اور تعلیمی امور سنبھالنے کی اجازت دی جائے۔ چنانچہ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا غلام رسول، مولانا غلام مصطفیٰ پر مشتمل کمیٹی کو امور مدرسہ سنبھالنے کی اجازت دی گئی۔

کمیٹی برائے ویب سائٹ مجلس: مولانا مفتی خالد محمود نے اپنی تجاویز میں ایک اہم تجویز مجلس کی اپنی ویب سائٹ بنانے کی دی۔ موصوف نے دیگر اداروں کی ویب سائٹ ان کی کارکردگی کی توضیح وتشریح کرتے ہوئے مجلس کی اپنی ویب سائٹ کی ضرورت، اہمیت وافادیت پر روشنی ڈالی۔ صاحبزادہ عزیز احمد نے تائید فرمائی۔ چونکہ یہ ایک تکنیکی شعبہ ہے تو اس کو آگے بڑھانے کے لئے صاحبزادہ عزیز احمد کی زیر صدارت سہ رکنی کمیٹی بنادی گئی۔ مولانا مفتی خالد محمود اور مولانا عزیز الرحمٰن ثانی ہر دو اس کمیٹی کے رکن ہوں گے۔ بوقت ضرورت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی کو شریک مشورہ کرلیا کریں گے۔

امداد مسجد ختم نبوت گوجرہ: نائب امیر مرکزیہ صاحبزادہ عزیز احمد کی تجویز پر تکمیل تعمیر مسجد ختم نبوت گوجرہ کے لئے مبلغ (-/۵۰۰۰۰۰) پانچ لاکھ روپے دینے کی منظوری دی گئی۔

امداد مدرسہ بنات ٹالہی: قادیانیوں کی زرعی جاگیر کے درمیان مسلمانوں کا ایک شہر ٹالہی ہے۔ عالمی مجلس نے دوسال قبل ٹالہی میں مسجد خاتم النّبیین تعمیر کرائی۔ اب مدرسہ بنات زیر تعمیر ہے۔ عالمی مجلس کنری پاک کے ساتھی نگرانی کر رہے ہیں۔ عالمی مجلس نے -/۱۵۰۰۰۰ روپے ذی الحجہ ۱۴۳۳ھ میں بھجوائے تھے۔ اب مزید -/۲۰۰۰۰۰ روپے جماعت کنری کی درخواست پر بھجوانے کی مجلس شوریٰ سے منظوری لی گئی۔ مذکورہ رقم بذریعہ ڈرافٹ نمبر ۶۷۵۰۰۴۶ یو.بی.ایل حرم گیٹ ملتان سے عالمی مجلس کنری پاک کے نام بھجوائے گئے۔

ممبر شپ: سال ۱۴۳۴ھ مجلس کی ممبر شپ کا سال ہے۔ اس کے آخیر میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے موقع پر سہ سالہ مرکزی انتخابات ہوں گے۔ جس میں عالمی مجلس کے دو نائب امراء کا انتخاب ہوگا۔ طے ہوا کہ معاشی حالات کے پیش نظر فیس ممبر شپ میں اضافہ نہ کیا جائے بلکہ فیس ممبر شپ -/۱۰ روپے ہی رہنے دی جائے۔ فی الحال بک ہائے ممبر شپ پانچ ہزار کی تعداد میں چھاپی جائیں۔ مزید ضرورت ہو تو پچیس سو چھاپ لی جائیں۔ اسی طرح بقدر ضرورت احتیاط سے بکیں چھاپی جائیں۔ ممبر شپ پورے ملک میں حضرات مبلغین یا اراکین شوریٰ کے زیر نگرانی کی جائے۔

ممبر شپ کے ساتھ ساتھ مقامی جماعتوں کی تشکیل اور اراکین مجلس عمومی کا تقرر عمل میں لایا جائے اور یہ کام ۳۰؍ شعبان المعظم ۱۴۳۴ھ تک مکمل کرلیا جائے۔

اجلاس مجلس عمومی: عالمی مجلس کے نائب امراء کے انتخاب کے لئے اراکین مجلس عمومی کا اجلاس بروز جمعہ ۱۹؍ذی الحجہ۱۴۳۴ھ مطابق ۲۵؍اکتوبر۲۰۱۳ء صبح ۹ بجے برموقع سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر منعقد ہوگا۔ ان شاءاللہ!

حسابات آڈٹ: حسب سابق عبدالستار اینڈ کمپنی سے حسابات آڈٹ کرانے کی اجازت دی گئی۔ (دستخط)

(۱۱۶واں) اجلاس مجلس عمومی

اجلاس مرکزی مجلس عمومی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان بمقام مسلم کالونی چناب نگر۔

مؤرخہ ۲۵؍اکتوبر۲۰۱۳ء، مطابق ۱۹؍ذی الحجہ۱۴۳۴ھ، بروز: جمعۃ المبارک منعقد ہوا۔

زیر صدارت: امیر مرکزیہ مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم۔

حسب فیصلہ مجلس شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امراء کے انتخاب کے لئے اراکین مجلس عمومی کا اجلاس بروز جمعۃ المبارک ۱۹؍ذی الحجہ۱۴۳۴ھ مطابق ۱۵؍اکتوبر۲۰۱۳ء صبح ۹ بجے برموقع سالانہ ختم نبوت کانفرنس مسلم کالونی چناب نگر منعقد ہوا۔

نوٹ: (اسماء گرامی اراکین مجلس عمومی، مرکزی شوریٰ کے رجسٹر پر درج ہیں)

اسماء گرامی حضرات امراء مجلس: (۱) مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم امیر مرکزیہ، (۲) مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم نائب امیر، (۳) صاحبزادہ عزیز احمد دامت برکاتہم نائب امیر۔

مہمان خصوصی: صاحبزادہ خلیل احمد صاحب دامت برکاتہم۔

تلاوت: جناب حافظ محمد یوسف گوجرانوالہ۔

عالمی مجلس کے ہر دو امراء کے چناؤ کی کارروائی کے آغاز پر مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے صوبہ خیبر پختون خواہ کے ۱۰۸ اراکین مجلس عمومی کے دستخطی کارڈ پیش کئے۔ جن میں مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد ان ہر دو حضرات کے نام آئندہ ۳ سال کے لئے (یکم محرم۱۴۳۵ تا ذی الحجہ۱۴۳۷ھ) نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے تجویز کئے گئے تھے۔ چنانچہ تمام ممبران عمومی نے اس تجویز کی تائید وتوثیق کی۔

الحمدللہ! بہت ہی مختصر اور پرسکون ماحول میں یوں مجلس عمومی کی کارروائی مکمل ہوئی۔

حضرت امیر مرکزیہ کے فرمان پر مخدوم ومکرم صاحبزادہ خلیل احمد مدظلہ نے اختتامی دعا فرمائی۔ (دستخط)

(۱۱۷واں) اجلاس مجلس شوریٰ

اجلاس مرکزی مجلس شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان بمقام دفتر مرکزیہ ملتان۔

مؤرخہ ۱۹؍مارچ۲۰۱۴ء، مطابق ۱۷؍جمادی الاوّل ۱۴۳۵ھ، بروز: بدھ منعقد ہوا۔

زیر صدارت: امیر مرکزیہ مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم۔

شرکاء: (۱) مولانا عبدالمجید لدھیانوی، (۲) جناب سید سلمان بنوری، (۳) مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، (۴) مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، (۵) مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ، (۶) صاحبزادہ خلیل احمد، (۷) مولانا مفتی خالد محمود، (۸) مولانا انوار الحق، (۹) مولانا مفتی محمد حسن، (۱۰) قاری محمد یٰسین، (۱۱) مولانا قاری خلیل احمد، (۱۲) جناب حاجی سیف الرحمٰن، (۱۳) جناب حاجی فیض احمد،

(۱۴) جناب میاں خان محمد، (۱۵) جناب حاجی اشتیاق احمد، (۱۶) جناب قاری محمد یوسف عثمانی، (۱۷) مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، (۱۸) مولانا اللہ وسایا، (۱۹) مولانا محمد اکرم طوفانی، (۲۰) مولانا بشیر احمد، (۲۱) مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، (۲۲) مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، (۲۳) مولانا قاضی احسان احمد، (۲۴) مولانا مفتی محمد راشد مدنی، (۲۵) مولانا محمد انس۔

آغاز اجلاس: جناب حافظ محمد یوسف عثمانی گوجرانوالہ کی تلاوت سے اجلاس شوریٰ کا افتتاح ہوا۔

مرحومین کے لئے دعاء: گزشتہ سال ہماری بہت سی علمی، روحانی شخصیات وفات پاگئیں۔ ان مرحومین اور دیگر تمام مسلمانوں کے لئے مخدوم ابن مخدوم صاحبزادہ خلیل احمد نے دعائے مغفرت اور ترقی درجات فرمائی۔

شعبہ دعوت وارشاد: تجویز مولانا سید سلمان بنوری۔ سہ ماہی کورس ردقادیانیت جو ہمیشہ شوال، ذیقعدہ، ذی الحجہ میں فضلاء مدارس عربیہ کے لئے ہوتا رہا ہے۔ مولانا سید سلمان بنوری کی تجویز پر اس کو سالانہ کر دیا گیا۔ جس میں موضوع کی مناسبت سے قادیانیت اور دیگر فرق باطلہ کے تردیدی مضامین پڑھائے جائیں گے۔ اس شعبہ کا نام ’’دعوت وارشاد‘‘ تجویز کیا گیا۔ شعبہ دعوت وارشاد میں داخلہ ۳۰؍شوال تک ہوگا۔ شرکاء کو ۱۵۰۰ روپے وظیفہ دیا جائے گا۔

جدید تقرریاں: مولانا رضوان عزیز اور مولانا عبداللہ معتصم جن کا بطور مبلغ ابھی نیا تقرر ہوا ہے۔ یہ دونوں حضرات کورس دعوت وارشاد کا نصاب اور شرکاء کے قواعد وضوابط مرتب کریں گے۔ مزید چار مبلغ مولانا محمد قاسم کراچی، مولانا عبدالرؤف کراچی، مولانا محمد حمزہ لقمان سندھ، مولانا محمد وسیم چناب نگر کا تقرر کیا گیا۔

مصدقہ رپورٹ کا خلاصہ: تجویز: حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم نے فرمایا کہ مصدقہ رپورٹ کی ۵؍جلدیں تو بہت ضخیم ہیں۔ اگر ممکن ہو سکے تو رپورٹ کا وہ حصہ جس میں قادیانیت پر بحث کی گئی ہے، وہ الگ بطور خلاصہ طبع ہو سکے تو مناسب ہے۔ اس پر سوچ لیا جائے۔

آڈٹ حسابات: مجلس کے حسابات عرصہ دراز سے عبدالستار اینڈ کمپنی نواں شہر ملتان سے آڈٹ کراتے ہیں۔ جناب عبدالستار صاحب مجلس کے حسابات کے آڈٹ کے لئے اپنے عملے کو مجلس کے مرکزی دفتر میں بھجوادیتے ہیں۔ اس سے بہت آسانی رہتی ہے۔ مجلس شوریٰ نے طرز آڈٹ کی تعریف کی اور نئے سال ۱۴۳۵ھ کے حسابات کے آڈٹ کرانے کی انہی سے منظوری دی۔

(۱۱۸واں) اجلاس مجلس شوریٰ

اجلاس مرکزی مجلس شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان بمقام دفتر مرکزیہ ملتان۔

مؤرخہ ۸؍فروری ۲۰۱۵ء، مطابق ۱۸؍ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ، بروز: اتوار منعقد ہوا۔

زیر صدارت: امیر مرکزیہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم۔

شرکاء: (۱) مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، (۲) صاحبزادہ عزیز احمد، (۳) مولانا ناصرالدین خاکوانی، (۴) صاحبزادہ خلیل احمد، (۵) مولانا عبدالرؤف، (۶) مولانا مفتی خالد محمود، (۷) مولانا مفتی محمد حسن، (۸) مولانا انوار الحق، (۹) مولانا قاری محمد یٰسین، (۱۰) مولانا قاری خلیل احمد، (۱۱) جناب حاجی فیض احمد، (۱۲) جناب حاجی سیف الرحمٰن، (۱۳) جناب میاں خان محمد سرگانہ، (۱۴) جناب حاجی اشتیاق احمد، (۱۵) جناب حافظ محمد یوسف عثمانی، (۱۶) مولانا بشیر احمد، (۱۷) مولانا عزیز الرحمٰن، (۱۸) مولانا اللہ وسایا، (۱۹) مولانا محمد اکرم طوفانی، (۲۰) مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، (۲۱) مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، (۲۲) مولانا حافظ محمد انس، (۲۳) مولانا مفتی محمد راشد مدنی، (۲۴) مولانا قاضی احسان احمد۔

تبلیغی وتنظیمی امور کے مشیر: مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا قاضی احسان احمد کوتبلیغی وتنظیمی امور کا مشیر مقرر کیا گیا۔

مرحومین کے لئے دعاء مغفرت: امیر مرکزیہ عالمی مجلس شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید صاحب لدھیانوی، جناب میاں سراج احمد دین پوری، مولانا محمد نافع، مولانا جمشید احمد رائے ونڈ، مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو، مولانا نور محمد تونسوی، مولانا بشیر احمد شاہ جمالی، قاری محمد ابراہیم فیصل آباد، مولانا سعید احمد بہاول نگر، مولانا قاری نذیر احمد کندیاں، مولانا عبدالستار چاوڑہ بدین ودیگر بہت سی علمی، روحانی شخصیات جوسال گزشتہ وفات پاگئیں، تمام مرحومین کے لئے مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے بخشش ومغفرت اور ترقی درجات کی دعاء کرائی۔

انتخاب امیر مرکزیہ: محبوب العلماء والصلحاء امیر مرکزیہ شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی ۱۱/ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ مطابق یکم/فروری ۲۰۱۵ء بروز اتوار دفتر وفاق المدارس العربیہ ملتان تشریف لائے۔ حالات حاضرہ پر باہم مشاورت کے لئے ڈویژن ملتان کے منتظمین مدارس عربیہ سے خطاب کے دوران حضرت امیر مرکزیہ کو دل کی تکلیف ہوئی۔ حضرت والا کی طبیعت سنبھل نہ سکی۔ کارڈیالوجی لے جاتے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ انا ﷲ وانا الیہ راجعون!

اجلاس شوریٰ میں ’’عہدہ امیر مرکزیہ‘‘ کے لئے مخدومنا المکرّم مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم کا نام نامی، اسم گرامی پیش ہوا۔ ’’نائب امیر‘‘ کے لئے مخدومنا المکرّم مولانا حافظ ناصرالدین صاحب خاکوانی دامت برکاتہم کا اسم گرامی پیش ہوا۔ تمام اراکین شوریٰ نے توثیق وتحسین فرمائی۔

کارروائی گزشتہ اجلاس: ناظم اعلیٰ مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری نے گزشتہ اجلاس شوریٰ کی کارروائی مناسب وضاحتوں کے ساتھ پڑھ کرسنائی۔ اراکین شوریٰ نے توثیق کی۔ حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم نے توثیقی دستخط ثبت فرمائے۔

۱...... مجلس شوریٰ نے آمدواخراجات ۱۴۳۵ھ کے گوشواروں کا تفصیلی جائزہ لیا اور سالانہ اخراجات کی منظوری دی اور آڈٹ حسابات کی تحسین کی۔

۲...... مجلس شوریٰ نے مدرسہ تعلیم القرآن ختم نبوت مسلم کالونی میں آئندہ تعلیمی سال درجہ دورۂ حدیث شریف کے اجراء کی منظوری دی۔

۳...... مجلس شوریٰ نے دفتر مرکزیہ ملتان کے ستونوں اور دیواروں کے حاشیہ پر روغنی ٹیل لگانے کی اجازت دی۔

۴...... مجلس شوریٰ نے لاہور دفتر کے بوسیدہ دوکمروں کی جدید تعمیر کی اجازت دی۔ عبدالرزاق

(۱۱۹واں) اجلاس مجلس شوریٰ

اجلاس مرکزی مجلس شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان بمقام مسلم کالونی چناب نگر۔

مؤرخہ ۳۰/اکتوبر ۲۰۱۵ء، مطابق ۱۶/محرم الحرام ۱۴۳۷ھ، بروز: جمعۃ المبارک منعقد ہوا۔

زیرصدارت: امیر مرکزیہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم۔

شرکاء: (۱)مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، (۲)مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی، (۳)صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد، (۴)صاحبزادہ خلیل احمد، (۵)مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی، (۶)مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ، (۷)مولانا عبدالرؤف، (۸)مولانا خالد محمود، (۹)مولانا مفتی محمد حسن، (۱۰)مولانا قاری محمد یٰسین، (۱۱)جناب حاجی فیض محمد، (۱۲)مولانا انوارالحق، (۱۳)جناب حاجی اشتیاق احمد، (۱۴)جناب حافظ نذیر احمد، (۱۵)جناب حافظ محمد یوسف، (۱۶)مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری،

(۱۷) مولانا اللہ وسایا، (۱۸) مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، (۱۹) مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، (۲۰) مولانا محمد انس، (۲۱) مولانا محمد اکرم طوفانی، (۲۲) مولانا قاضی احسان احمد، (۲۳) مولانا مفتی محمد راشد مدنی۔

صدارت: امیر مرکزیہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم ۱۵؍محرم الحرام بروز بدھ کراچی سے فیصل آباد پہنچے۔ شب اقراء روضۃ الاطفال کے پروگرام مین مہمان خصوصی تھے۔ اگلے روز صبح مسلم کالونی چناب نگر کے لئے روانہ ہوئے۔ نو بج کر انسٹھ منٹ پر موبائل پیغام میں ارشاد فرمایا کہ دس بجے تک پہنچنے والا ہوں۔ اجلاس شوریٰ بروقت شروع کردیا جائے۔ حضرت امیر مرکزیہ کی اجازت پر شیخ المشائخ مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی کی زیرصدارت اجلاس کا آغاز کیا گیا۔

تلاوت: جناب حافظ محمد یوسف عثمانی کی تلاوت سے اجلاس شوریٰ کا آغاز کیا گیا۔

دعائے مغفرت: اسی دوران امیر مرکزیہ قبلہ ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم تشریف لے آئے اور صدارتی نشست کو رونق بخشی۔

کارروائی سابقہ اجلاس شوریٰ: بندہ عزیز الرحمٰن جالندھری نے گزشتہ اجلاس کی کارروائی کے اہم اہم عنوانات کی تفصیلات پڑھ کر سنائیں۔ ممبران شوریٰ نے توثیق کی۔ حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم نے توثیقی دستخط کئے۔

آغاز کارروائی: اجلاس میں ایجنڈا کی تفصیلات کمپوز شدہ پیش کی گئیں۔ شعبہ تبلیغ میں تبلیغی خدمات سرانجام دینے والے حضرات مبلغین کی فہرست، درجہ کتب کے اساتذہ کی فہرست، درجہ حفظ کے اساتذہ کی فہرست، سکول، پرائمری، آئمہ وخطباء، تعداد طلباء، وظائف طلباء کی تفصیلات پیش کی گئیں۔ اراکین شوریٰ نے تفصیلات ملاحظہ فرما کر مجلس کے دائرہ کار کی تحسین کی اور مالیاتی کمیٹی کو اجازت دی کہ وہ مجلس کے تبلیغی، تعلیمی اور تنظیمی خدامت سرانجام دینے والے رفقاء کے مشاہرات میں غور کر کے مناسب ترقی برائے سال ۱۴۳۷ھ تجویز کردے۔

ڈبل سٹوری چار مکانوں کی تعمیر: اراکین شوریٰ سے درخواست کی گئی کہ اساتذہ کے لئے مکانوں کی ضرورت ہے۔ ۵مرلہ کا ایک پلاٹ کالونی میں مجلس کی ملکیت ہے۔ نقشہ منظور شدہ ہے۔ ڈبل سٹوری چار مکانوں کے بنانے کی اجازت دی جائے۔ تعمیر ٹھیکہ پر کرائیں گے تاکہ لیبر، معمار، مزدور کے حسابات اور نگرانی لیبر کی الجھن سے بچ کر ٹھیکہ داری کے آسان طریقہ سے چاروں مکان بعجلت تیار ہوجائیں۔ مجلس شوریٰ نے تعمیر مکانات کی اجازت دی۔ الحمدللہ!

آٹھ قدیم کمروں کی تعمیر، عیدگاہ: مسجد کے شمالی جانب آٹھ قدیم کمرے جن کی چنائی گارا کی ہے۔ چھتیں گارڈر ٹی آئرن کی، خستہ حالی اور بارش ک پانی ٹپکنے کی وجہ سے قابل استعال نہیں رہے۔ ان آٹھ کمروں کی از سرنو تعمیر کی اجازت دی جائے۔ مجلس شوریٰ نے ان آٹھ کمروں کی تعمیر نو کی اجازت دی۔ عیدگاہ مسلم کالونی مجلس کے زیر قبضہ ہے۔ چاردیواری موجود ہے۔ مزید تعمیراتی کام کی اجازت مرحمت فرمائی جائے۔

صحن مسجد میں برآمدہ کی تعمیر: مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی میں حاضری طلباء ۵۰۰ صد کے قریب ہے۔ نمازیوں کی بھی کثرت ہے۔ ان حالات میں صحن مسجد میں برآمدہ کی تعمیر بہت ضروری ہے۔ مجلس شوریٰ نے صحن مسجد میں تعمیر برآمدہ کی بھی اجازت دی۔ الحمدللہ! مکانات، آٹھ کمرے، برآمدہ صحن مسجد تینوں کاموں کو ٹھیکہ پر کرایا جائے۔

ممبرسازی: ۱۹؍ذی الحجہ ۱۴۳۴ھ مطابق ۲۵؍اکتوبر ۲۰۱۳ء بروز جمعۃ المبارک مسلم کالونی چناب نگر میں نائب امراء عالمی مجلس کا چناؤ عمل میں لایا گیا تھا۔ جس کی میعاد تین سال محرم الحرام ۱۴۳۵ھ تا ذی الحجہ ۱۴۳۷ھ تھی۔ سال ۱۴۳۷ھ ممبر شپ اور مقامی جماعتوں

کی تشکیل کا ہے۔ ناظم اعلیٰ صاحب کی درخواست پر مجلس شوریٰ نے ممبرشپ کی اجازت دی۔ طے ہوا کہ آئندہ سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے موقع پر نائب امراء عالمی مجلس کا انتخاب ہوگا۔ ان شاءاللہ!

آڈٹ حسابات: عبدالستار اینڈ کمپنی عرصہ تیس سال سے مجلس کے حسابات آڈٹ کرتے ہیں۔ ۱۴۳۶ھ کے حسابات وہ آڈٹ کر چکے ہیں۔ رپورٹ تیار کی جارہی ہے۔ اراکین شوریٰ نے مسلسل ایک ہی آڈیٹر سے حسابات آڈٹ کرانے کو پسندیدہ قرار دیا۔ رپورٹ تیار ہونے پر امیر مرکزیہ ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم کو تائیدی دستخط کے لئے بھجوادی جائے گی۔ ان شاءاللہ! جناب عبدالستار کی آڈٹ فیس مبلغ ۵۰۰۰۰ روپے ہے۔ وہ اس پر طبعاً راضی نہیں۔ اس سے زیادہ فیس دینا مناسب بھی نہیں۔ اگر وہ موجودہ آڈٹ فیس پر حسابات کرتے رہیں تو ٹھیک ہے اگر زیادہ فیس مانگیں تو آڈیٹر بدلنے کی اجازت دی جائے۔ مجلس شوریٰ نے دونوں تجاویز کو قبول کیا اور اجازت دی۔

مکرمی حافظ نذیر احمد صاحب رکن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت از گوجرانوالہ کی ہمشیرہ صاحبہ نے اپنا اڑھائی مرلے کا مکان مسجد خاتم النّبیین کنگنی والا گوجرانوالہ کی تجدید، تحسین، فرش اونچائی، دروازوں اور ونڈوز کی تبدیلی جائے وضواور تجدید تعمیر واش روم کے لئے وقف کیا اور مکان عالمی مجلس کے نام بطور وقف رجسٹری کرادیا۔ مرحومہ کی وفات کے بعد مکرمی حافظ نذیر احمد نے حسب وصیت مکان فروخت کردیا اور حسب وصیت مسجد خاتم النّبیین کی تعمیر ومرمت بہت عمدہ پیرائے سے کرادی۔ حافظ صاحب کے فرمان پر بندہ عزیز الرحمٰن اور مولانا حافظ محمد انس نے گوجرانوالہ کا سفر کیا اور مکان خریدار کے نام رجسٹری کرادیا اور رقم برائے تعمیر مسجد خاتم النّبیین حافظ نذیر احمد نے وصول کرلی۔

مجلس شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رکن مولانا عبدالواحد کوئٹہ نحیف اور کمزور اب سفر کے قابل نہ رہے۔ کئی اجلاسوں میں ان کی تشریف آوری نہ ہوسکی۔ مولانا احمد میاں حمادی عمر رسیدگی، گھٹنوں کا درد، دل کی تکلیف کے باعث یہ بزرگ بھی سفر کے قابل نہ رہے۔ کئی بزرگ وفات پاگئے تو بمشورہ صاحبزادہ عزیز احمد نائب امیر مرکزیہ کی اجازت سے مجلس سے گہرا قلبی تعلق رکھنے والے مولانا قاضی ابراہیم اٹک اور مولانا قاضی عبیدالرحمٰن تلہ گنگ، مولانا سمیع اللہ جان فاروقی پشاور، مولانا حفیظ الرحمٰن ٹنڈو آدم ان چاروں حضرات کی اپنے اپنے حلقے میں گزشتہ تحاریک ہائے ختم نبوت میں گراں قدر خدمات ہیں اور موجودہ حالات میں محاذ ختم نبوت پر نئی نسل کو قادیانیت کے دجل وفریب سے باخبر رکھنے میں بہت فعال ہیں۔ چاروں حضرات کو رکن شوریٰ عالمی مجلس کا رکن منتخب کیا گیا۔

جماعت نواب شاہ اور جماعت کنری میں مقامی دفتر تعمیر کرنے کا مقامی رفقاء نے ارادہ کیا جو مناسب ہے۔ اس سلسلے میں ان حضرات کو مقامی بکیں پندرہ پندرہ عدد دی گئی ہیں۔ حسب ضرورت مزید بھی مقامی بکیں دینے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ بعد تعمیر مقامی بکیں دینے کی اجازت دی گئی۔

عبدالرزاق

(۱۲۰واں) اجلاس مجلس عمومی

اجلاس مرکزی مجلس عمومی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان بمقام مسلم کالونی چناب نگر۔

مؤرخہ ۲۸؍اکتوبر ۲۰۱۶ء، مطابق ۲۶ محرم الحرام ۱۴۳۷ھ، بروز: جمعۃ المبارک منعقد ہوا۔

زیر صدارت: صاحبزادہ خلیل احمد صاحب دامت برکاتہم۔

مؤرخہ ۲۸؍اکتوبر ۲۰۱۶ء بروز جمعۃ المبارک صبح ۹ بجے جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس عمومی کا اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت خانقاہ سراجیہ کندیاں کے سجادہ نشین صاحبزادہ مولانا خلیل احمد نے فرمائی۔ جامع مسجد ختم نبوت کا وسیع حال اراکین مجلس عمومی سے بھرا ہوا تھا۔ اراکین کو دعوت نامے پیشگی بذریعہ ڈاک ارسال کردیئے گئے تھے۔ اجلاس بروقت

شروع ہوا۔انتہائی عقیدت ومحبت سے اراکین مجلس عمومی نے شرکت فرمائی۔

جناب قاری عبیدالرحمٰن کی تلاوت قرآن کریم سے اجلاس عمومی کا آغاز ہوا۔مجلس کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری نے اجلاس کی غرض وغایت، مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت وبرکات اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے آغاز وقیام پر روشنی ڈالی۔مجلس عمومی کے ارکان کے سامنے دستور مجلس کے مطابق نائب امراء کی توثیق کے لئے مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی اور صاحبزادہ مولانا عزیز احمد کے نام پیش کئے۔پورے ہاؤس نے ہاتھ کھڑے کرکے ہر دو حضرات کو متفقہ طور پر آئندہ تین سال کے لئے مجلس کا نائب امیر منتخب کیا۔

اس کے بعد حاضرین کے سامنے مجلس منتظمہ کے نام اور مجلس شوریٰ کے نام پڑھ کر سنائے۔ممبران نے ہر دو نائب امراء، مجلس منتظمہ، مجلس شوریٰ اور تمام عہدیداران کی توثیق فرمائی۔

صاحب صدر صاحبزادہ مولانا خلیل احمد نے اختتامی دعاء فرمائی۔ **الحمد للہ علیٰ ذالک!**

(۱۲۱واں) اجلاس مجلس شوریٰ

اجلاس مرکزی مجلس شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان بمقام دفتر مرکزیہ ملتان۔

مؤرخہ ۱۱؍دسمبر ۲۰۱۶ء، مطابق ۱۱؍ربیع الاوّل ۱۴۳۸ھ، بروز: اتوار منعقد ہوا۔

زیرصدارت: نائب امیر مرکزیہ صاحبزادہ عزیز احمد صاحب دامت برکاتہم۔

شرکاء: (۱) صاحبزادہ عزیز احمد، (۲) مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری، (۳) مولانا اللہ وسایا، (۴) مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، (۵) مولانا عزیزالرحمٰن ثانی، (۶) مولانا حافظ محمد انس، (۷) مولانا قاضی احسان احمد، (۸) مولانا مفتی محمد راشد مدنی، (۹) مولانا خواجہ خلیل احمد، (۱۰) مولانا سمیع اللہ جان، (۱۱) مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، (۱۲) مولانا عبدالرؤف، (۱۳) مولانا عبیدالرحمٰن، (۱۴) مولانا قاضی محمد ابراہیم ثاقب، (۱۵) قاری محمد یٰسین، (۱۶) مولانا حفیظ الرحمٰن، (۱۷) جناب حاجی سیف الرحمٰن، (۱۸) جناب حافظ محمد یوسف، (۱۹) جناب میاں خان محمد سرگانہ، (۲۰) مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی، (۲۱) مولانا بشیر احمد۔

۱۱؍ربیع الاوّل بروز اتوار صبح ۹ بجے لائبریری ہال میں اجلاس شروع ہوا۔

امیر مرکزیہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب دامت برکاتہم بوجہ دھند فلائٹ کینسل ہونے کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے۔

نائب امیر مرکزیہ قبلہ مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی صاحب زیدمجدہم بوجہ اجتماع خانقاہ شیخوپورہ تشریف نہ لا سکے۔

اجلاس کا آغاز قاری محمد یوسف صاحب عثمانی کی تلاوت سے ہوا۔

اجلاس زیرصدارت نائب امیر مرکزیہ صاحبزادہ عزیز احمد زیدمجدہم خانقاہ سراجیہ منعقد ہوا۔

آغاز کارروائی: مجلس کے ناظم اعلیٰ نے ایجنڈا کی شق نمبر۱ کی وضاحت کرتے ہوئے حاضرین کو ۳۸ مبلغین حضرات کی فہرست اوران کے حلقہ ہائے تبلیغ کی تحریری فہرست پیش کی۔وضاحت کی کہ ہر تین ماہ بعد دفتر مرکزیہ ملتان میں تمام مبلغین کی سہ ماہی میٹنگ منعقد ہوتی ہے۔گزرے ہوئے تین ماہ کی تبلیغی پروگراموں کا جائزہ لیا جاتا ہے اور آئندہ کے تین ماہ کے پروگرام ترتیب دیئے جاتے ہیں۔جس میں عمومی تبلیغی پروگرام، مدارس، مروجہ تعلیمی ادارے سکول وغیرہ اور مساجد میں یک روزہ، دوروزہ، سہ روزہ، کورس ردقادیانیت رکھے جاتے ہیں۔

حضرات مبلغین لٹریچر ردقادیانیت اپنے تبلیغی پروگراموں شرکاء کو تقسیم کرواتے ہیں۔

سالانہ کورس ردقادیانیت چناب نگر کی تشہیر، اس میں شرکت کی دعوت اور کورس چناب نگر کا انعقاد شعبان المعظم میں ۲۵؍روزہ منعقد ہوتا ہے اور بڑے اہتمام کے ساتھ سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں منعقد ہوتی ہے۔ اکابرین کو خصوصی دعوت نامے اور مقامی جماعتوں کو عمومی دعوت نامے، اشتہارات پورے ملک میں لگوائے جاتے ہیں۔ جہاں جہاں ہنگامی ضرورت ہو حضرات مبلغین کی فرمائش اور تجویز پر وہاں خصوصی اجتماعات منعقد کئے جاتے ہیں۔ حضرات مبلغین کی پوری ٹیم ہمہ وقت اس جہادی جدوجہد میں اپنے اوقات مصروف رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں اور فتنہ قادیانیت اور گمراہ طبقوں کو نیست ونابود فرمائیں۔

مجلس کے شعبہ ہائے نشر واشاعت سے ہر کورس کے انعقاد اور اختتام پر تعلیم یافتہ، متحرک بعض خصوصی افراد میں مفید کتب بھی ہدیہ کی جاتی ہیں۔

شعبہ ہائے تدریس، تعلیم اور مساجد کا نظم: مسلم کالونی چناب نگر میں اس وقت دورۂ حدیث تک کتب کے تمام درجات کی تعلیم دی جاتی ہے۔ شعبہ حفظ کا بھی بہت اہتمام کیا گیا ہے۔ دینی مدارس میں رائج مروجہ تعلیم کا طلباء کے لئے بھی انتظام کیا گیا ہے۔ مسلم کالونی چناب نگر میں فری ڈسپنسری کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ طلباء کے لئے ناشتہ اور کھانے کا بہتر اور مناسب انتظام کیا گیا ہے اور اہم بات یہ کہ فضلاء درس نظامی کے لئے درجہ تخصص کا اہتمام کیا گیا ہے۔

ضلع مظفرگڑھ چوک علی پور میں درجہ حفظ کا مدرسہ ہے۔ ناظرہ اور حفظ کے طلباء کے لئے ناشتہ اور کھانے کا انتظام ہے۔

مالیاتی کمیٹی: شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید صاحب لدھیانوی سابق امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مشورہ سے مالیاتی کمیٹی کی تجدید کی گئی تھی۔ مالیاتی کمیٹی کا کام اخراجات پر نظر رکھنا، مشاہرات میں اضافہ کرنا، حسابات بروقت آڈٹ کرانے کی نگرانی کرنا، کمیٹی کے ارکان حسب ذیل نامزد کئے گئے تھے۔ نائب امیر مرکزیہ صاحبزادہ عزیز احمد، اراکین مجلس منتظمہ اور مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا مفتی محمد راشد مدنی مذکورہ مالیاتی کمیٹی، رفقاء مجلس کے مشاہرات کا جائزہ لے کر ترقیاں تجویز کریں گی۔ چنانچہ ۱۱ربیع الاوّل ۱۴۳۷ھ بعد نماز عصر تا عشاء مالیاتی کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ مشاہرات میں اضافہ تجویز کیا گیا۔

۱...... تجویز از مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی زیدمجدہ: مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی صاحب نے تجویز دی کہ صوبہ خیبر پختونخواہ میں مزید دو مبلغین کی ضرورت ہے۔ اس کی منظوری دی جائے۔ جواباً مولانا اللہ وسایا نے فرمایا کہ خیبر پختونخواہ میں مولانا عابد کمال دوسال سے شعبہ تبلیغ میں مقرر ہیں لیکن فنڈ کے لئے بک نہیں رکھتے۔ اس وقت بھی ان کے پاس بک نہیں ہے تو مفتی صاحب نے فرمایا کہ تینوں مبلغین بکیں رکھیں گے اور فنڈ بھی کریں گے۔ ان شاء اللہ! چنانچہ دو مبلغین خیبر پختونخواہ میں رکھنے کی اجازت دی گئی۔

۲...... تجویز از صاحبزادہ خلیل احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ: مدرسہ مسلم کالونی، درجہ تخصص کو مزید وسعت دی جائے۔ درجہ تخصص کے شرکاء کی تعداد پچاس کرلیں۔ اس وضاحت پر کہ ماہانہ وظیفہ کی وجہ سے خرچہ بہت بڑھ جائے گا۔ اس پر حضرت والا کی تجویز اس طرح منظور کی گئی کہ درجہ تخصص کے طلباء کی تعداد ۳۰ سے بڑھا کر ۳۵ کردی جائے۔

۳...... تجویز از مولانا اللہ وسایا: مسلم کالونی شعبہ کتب میں ایک مدرس کی ضرورت ہے۔ فی الحال موجود اساتذہ سے گزارہ کررہے ہیں۔ درجہ کتب کے لئے ایک مدرس، مدرسہ مسلم کالونی کی انتظامی امور کے لئے ایک ناظم مدرسہ اور صفائی کے لئے ایک خادم کی ضرورت

ہے۔ مدرس کتب، ناظم مدرسہ اور صفائی کنندہ خادم کے رکھنے کی اجازت دی گئی۔

۴...... تجویز از مولانا اللہ وسایا: مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی میں تا دورۂ حدیث شریف مکمل کلاسیں موجود ہیں۔ اساتذہ کرام کے لئے زیرتعلیم شروحات کتب کی ضرورت ہے اور جدید لائبریری مسلم کالونی میں کچھ ضروری کتابیں رکھنے کی ضرورت ہے۔ حسب ضرورت کتابیں اورشروحات خریدنے کی اجازت دی گئی۔

۵...... تجویز از مولانا اللہ وسایا: حضرت لدھیانوی شہید کی ردقادیانیت پر ’’تحفہ قادیانیت‘‘ کے نام سے چھ جلدیں ہیں۔ آئندہ ۲۵ یومیہ کورس ردقادیانیت چناب نگر کے شرکاء کے لئے تحفہ قادیانیت کو چھاپنے کی اجازت دی جائے۔ چنانچہ حسب ضرورت تحفہ چھاپنے کی اجازت دی گئی۔

۶...... تجویز از مولانا عزیز الرحمٰن ثانی: مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے بجلی کے لئے جنریٹر اور ڈیزل کے بڑھتے ہوئے اخراجات کے پیش نظر رائے دی کہ دفتر مرکزیہ ملتان میں سولرسسٹم نصب کردیا جائے۔ وقتی طور پر خرچہ زیادہ ہوگا۔ نتیجہ کے اعتبار سے خرچہ آدھے سے کم رہ جائے گا۔ شرکاء اجلاس نے اس کی تحسین فرمائی۔ مولانا اللہ وسایا نے فرمایا کہ ثانی صاحب، حافظ محمد انس، جناب یوسف ہارون اور مولانا محمد وسیم یہ چار ساتھی سولرسسٹم لگانے کا جائزہ، اخراجات کا تخمینہ لگا کر ناظم اعلیٰ صاحب کی رائے حاصل کریں۔

۷...... تجویز از مولانا اللہ وسایا: بعض قادیانی افسران کی مسلسل ترقی اور بعض تعلیمی اداروں کا نام عبدالسلام قادیانی کے نام پر رکھے جانے کی حکومت کی کوشش اور جدوجہد سے عوام الناس کو آگاہ کرنے کے لئے کہیں مجلس عمل کا اجلاس یا جمعہ کے خطبات، کون سا راستہ اپنایا جائے۔ مختلف تجاویز کے بعد یہ طے ہوا کہ خطبہ جمعہ سے قبل مختصر اور جامع قرارداد مرتب کر کے خطباء کو دی جائے۔ جسے خطیب حضرات خطبہ جمعہ سے قبل حاضرین کو پڑھ کر سنا دیں۔

توسیع برآمدہ مسجد چناب نگر: برآمدہ مسجد کی تعمیر مکمل ہوچکی ہے۔ فرش اور روغنی ٹائل کا کام باقی ہے۔ تکمیل کام کی اجازت دی گئی۔

مسجد اچھروال: حاجی جمیل احمد لاہور کے مخیرّ ساتھی ہیں۔ مسجد اچھروال اور مدرسہ اچھروال تعمیر کروا رہے ہیں۔ مدرسہ کی تعمیر مکمل، مسجد زیرتعمیر ہے۔ کسی ہنگامی ضرورت کے تحت تعمیر مسجد میں مجلس کی طرف سے مناسب تعاون کی اجازت دی گئی۔

دفتر ختم نبوت نواب شاہ: نواب شاہ میں بعض تاجر حضرات نے تعمیر دفتر ختم نبوت نواب شاہ کے لئے پلاٹ خریدا اور دفتر کی تعمیر شروع کردی۔ یہ منصوبہ اندازاً چالیس لاکھ میں مکمل ہوگا۔

بخاری مسجد کنری: کنری شہر میں بننے والا دفتر اور مسجد سن ۱۹۷۴ء میں تعمیر ہوئے۔ مسجد میں حاضری بڑھنے کی وجہ سے مقامی ساتھیوں نے بخاری مسجد اور دفتر ختم نبوت کی جدید تعمیر کا باہم مشورہ کیا۔ مذکورہ تمام تعمیراتی منصوبوں کی اراکین شوریٰ نے بخوشی اجازت دی۔

این۔ٹی۔این نمبر کے حصول کی ضرورت: مخدوم ومکرم صاحبزادہ عزیز احمد نے رائے دی کہ مجلس کا این۔ٹی۔این نمبر حاصل کر لیا جائے اور یہ کام جناب خالد مسعود صاحب تلہ گنگ کے ذمہ لگا دیا جائے۔

خریداری نیو کار برائے دفتر ملتان: دفتر مرکزیہ ملتان کی گاڑی نمبر ۵۶۹، ماڈل ۱۹۹۸ء جو کہ تقریباً ۱۰سال سے مرکز ملتان کے زیر استعمال ہے۔ کافی پرانی بھی ہے۔ صاحبزادہ عزیز احمد صاحب نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس کی تجویز پر دفتر مرکزیہ ملتان کے لئے مناسب قیمت والی نئی گاڑی خریدنے کی اجازت دی گئی۔

ختم

تحریک ختم نبوت پر ایک تاریخی دستاویز

نابغہ وعبقری شخصیت کے مالک حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کو تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر ایک جری، دلیر اور تہور پیشہ سپہ سالار کی حیثیت حاصل ہے۔ تقریر وتحریر ہو یا مباحثہ ومناظرہ، دونوں میں انہیں لاثانی خداداد ملکہ حاصل ہے۔ مطالعہ وتحقیق اور تصنیف وتالیف ان کے محبوب ومرغوب مشاغل ہیں۔ ان کی گرانقدر مطبوعہ کتب ''قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ، چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ، دروس وبیاناتِ ختم نبوت، آئینہ قادیانیت، یادِ دلبراں اور قادیانی شبہات کے جوابات'' خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ یہ ایک غیر مختتم سلسلۃ الذہب ہے۔ ؎ اللہ کرے یہ مرحلہ شوق نہ ہو طے

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کی نئی کتاب ''تحریک ختم نبوت'' نہایت مبسوط، مدلل، مربوط، جامع اور تحقیقی کتاب ہے۔ ۱۹۷۴ء کی ختم نبوت کانفرنس قادیان سے دسمبر ۲۰۱۹ء تک تحریک ختم نبوت جن مراحل سے گزرتی رہی اس کی لمحہ بہ لمحہ رپورٹ کو جمع کر دیا گیا ہے، دس ضخیم جلدوں کے ساڑھے چھ ہزار صفحات پر مشتمل قریباً ایک صدی کی عشق ومحبت کی داستان لازوال جو ایمان پرور، جہاد آفرین بھی ہے اور حقائق افروز بھی۔ اس کی ترتیب وتہذیب اور تالیف وتدوین بڑی عرق ریزی، دقت نظر اور حسن عقیدت سے کی گئی ہے۔ انداز نگارش ایسا سحر انگیز ہے کہ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے جیسے مولانا خود ان تمام حالات وواقعات کے عینی شاہد ہیں۔

یہ کتاب کارکنان تحفظ ختم نبوت کے لیے ایک دستور العمل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس میں ایمان پرور واقعات، اکابرین کے ولولہ انگیز خطابات، پس پردہ حقائق، ہوش ربا انکشافات، حکمرانوں کی قادیانیت نوازی اور مختلف اعلیٰ عدالتی فیصلوں کا بھرپور تذکرہ ہے جس کے مطالعہ سے دلوں میں عقیدت ومحبت کی ایک برقی رو دوڑ جاتی ہے۔ دینی غیرت وحمیت کی ایسی پرسوز وگداز کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ خون جوش مارتا اور آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں۔ ایسی کیفیات اور احساسات کو جاننے اور سمجھنے کے لیے اس تاریخی کتاب کا مطالعہ ناگزیر ہے۔ امید ہے کہ یہ کتاب کارکنان تحفظِ ختم نبوت کے لیے انمول سوغات اور سدا بہار گلدستہ ثابت ہوگی۔ مزید برآں اس اہم موضوع پر ریسرچ کرنے والے سکالرز اور طالب علموں کے لیے بھی چراغ راہ کا کام کرے گی۔ دعا ہے کہ رب کائنات حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کی ہمت کو جواں اور ان کے قلم کو رواں دواں رکھے۔ آمین

محمد متین خالد

لاہور